بعون صانع بیچون و بیمکان و فضل خلاق زمین و زمان در این اوان فیض رسان

این کتاب مستطاب نفیس لاجواب حقایق فرقان تصنیف قدوۃ السالکین و زبدۃ العارفین
و قدوۃ المفسرین والمحدثین مقبول بارگاہ صمد جناب مولانا شاہ رؤف احمد صاحب نقشبندی مجددی کا موسوم

تفسیر مجددی

معروف بہ

۱۳۰۵

تفسیر رؤفی

بتصحیح تمام باہتمام مستوفی اجر عظیم قاضی
ابن قاضی شیخ محمد صاحب سلمہ اللہ

لا یمسه الا المطهرون

وہ کیا حاجت ہے ہم کیا ہیں — رضا کس میں ہے اور کیا نارضا ہے

پیمبر نے بھیجے تاکہ تعلیم — کریں طور ادائے شکر و تعظیم

اوامر اور نواہی سب بتائے — زبان انبیا سے کل جتائے

پس کل انبیا سردار سب کے — کئے پیدا کہ ہیں محبوب رب کے

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شمع ایوان نبوت — محمد مشعل بزم فتوت

محمد آفتاب مشرق نور — محمد ماہتاب مطلع سرور

محمد مظہر سر الٰہی — محمد کان نور لاتناہی

محمد باعث تخلیق عالم — محمد مفخر حوا و آدم

محمد رحمۃ للعالمین ہیں — بروز دین شفیع مذنبین ہیں

نہ ہوتے وہ تو کل عالم نہ ہوتا — کبھی تخم ظہور اللہ نہ بوتا

صلوٰۃ بیحد و تسلیم بیحد — انھوں کی روح پر نازل ہو سرمد

پھر اونکی آل اور اصحاب پر ہو — اور انکی پیروی کرتے ہیں جو جو

تنزیل من رب العالمین

مناجات بجناب باری عزاسمہ

خداوندا بحق فخر افلاک
محمد سرور دین شاہ لولاک

بحق حضرت بوبکر صدیق
کہ تھے وہ کاشف اسرار تحقیق

بحق حضرت عثمانؓ ذی علم
کہ تھے کان حیا و منبع حلم

بحق حضرت خاتون جنت
نگین خانۂ مہر نبوت

مجھے عشق اپنا دے ایسا خدا یا
نہ رکھ میرا دل اس سے خالی

بس اسی رافت ادب کر بخش محبوب
بہت گستاخ ہونا بھی نہیں خوب

بحق آل و اصحاب حبیب
[illegible]

بحق حضرت فاروق عادل
[illegible]

بحق شاہ مردان بوالبیت
[illegible]

بحق آن اماہین مجتبیٰ عین
[illegible]

تجلی کر کہ سب تن ہو جلا سے
[illegible]

تمنائے دل و جان [illegible]
[illegible]

الٰہا ملکا یا وشاہا پروردگارا بندۂ گنہگار شرمسار بد اطوار نابکار رؤف احمد بن شعور احمد بن محمد شرف بن [illegible] العابدین [illegible] الف ثانی سرہٗ عمل رکھتا ہی کہ قابل قبول تیری جناب کے ہوا اور نہ وہ فضل رکھتا ہی کہ جسکے روز [illegible] حساب کے ہو [illegible] ہی اور جو کام ہی سبب ملامت کا ہی عمل نیک اوسکا بدتر از بد ہی اور بد کا کیا عرض کرون [illegible] قبولیت سے دور ہی نہ وہ نماز ہی کہ جسمین سجدۂ نیاز ہوا اور نہ وہ روزہ ہی کہ جس سے [illegible] قرب کا باز ہو [illegible] خطا ہی کیا عرض کرون کہ بد ہونیکا ایک تیلا ہی مگر تو نے ارشاد فرمایا ہی کہ [illegible] والاغریق یحیہ ماتم ہی اسی رحیم اگرچہ بنظر گناہان شایان عتاب ہی اور قابل رد درگاہ ہی لیکن امید رکھتا ہی [illegible] لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اسی غفور اگرچہ کوئی مخلوقات ممکنات مین بامین گناہگاری و خطاکاری نہین پیدا ہوا لیکن امید وار مغفرت ہی [illegible] ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجیٰ عندی من عملی معاملہ اس سے ساتھ فضل کے کر کہ الٰہی ہو نہ عدل کو کام فرمایا تباہی ہو **بیت** الٰہی گرچہ مین ہونگا گنہگار وسلے تیرا ہی ہر دم فضل درکار اسی فاعل [illegible] عالم [illegible] معانی کلام اللہ کرون اور قدرت دے کہ زبان ہندی مین لکھون سا تقریر دلکشا کے اور تحریر جانفزا کے **مثنوی** الٰہی مجھکو دے قرآن کا فہم [illegible] بود [illegible] غلط معنی نہو تحریر مجھ سے تیری مرضی کی ہو تقریر مجھ سے بدریا ئے معانی ہو کے غواص ~~نکالون~~ [illegible] وسلے رتا صل مین ہی او اسلوب الٰہی وہ معانی مجھسے تحریر ہون کہ جو تیری جناب مین مقبول ہیا اور وہ موجب نجات کے ہون بیچ نزع مین اور قبر مین اور حشر مین اور نشر مین اور واسطہ تسلیہ مومن دنیا و آخرت ہون اور سبب رستگاری فتن قیامت ہون اللھم نور قلبی بنور القرآن و اشرح صدری بحرمۃ القرآن خداوندا عطا کر سلامت جان بقائے ایمان لقائے رحمان دوام عافیت دنیا و آخرت مین مجھے اور سب مسلمانون کو آمین برحمتک یا ارحم الراحمین مجھ [illegible] اس تفسیر مین جو معانی مسطور ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ کتب تفاسیر سے یا بعضے جا مناسب مقام کے احادیث صحیحہ سے یا کہین کہین مسائل موافق آیۃ شریفہ کے کتب فقہ معتبرہ سے مذکور ہونگی کہین دخل اپنے ذہن و فہم کا ہوگا اگر اتنا کہ عبارت عربی اور فارسی کو زبان ریختہ مین بیان کرنا اور ہیں تمام پر کلام نظم وہ البتہ اپنی ہی طبع ناقص سے موزون کیا ہوگا کوئی شعر ہندی کسی شاعر کا کہیں لایا جاویگا اور مقام تصوف مین کتب معتبرہ صوفیہ سے نقل کیا جاویگا اور بعضی جا موافق اپنی فہمیدگی کے بھی بیان ہوگا اور جس کتاب سے کہ معانی منقول ہونگی وہان نام بھی اس کتاب کا اگر مقام متحمل ہوگا ذکر کیا جاویگا نہیں ہوگا تو ترک کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علیٰ کل شیء قدیر وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پناہ پکڑتا ہون میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے کے سے ہر چند اعوذ کلام اللہ سے نہین ہی لیکن واسطے فرمان رب العزت کے کہ ارشاد کیا ہی فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ چاہیے ہر ایک قاری کو کہ جب قرآن شریف [illegible] پڑھنے کا قصد کرے پہلے اعوذ پڑھے اور الفاظ مین اعوذ کے نزدیک قاریون کے بہت خلاف ہی ائمہ قرأت نے بھی یہی قرأۃ امام عاصم کی اختیار کی ہی کہ [illegible] روایت کی ہی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ابتدا قرأت [illegible]

الغرض اعوذ کے باب مین عبارت بہت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور شیطان ماخوذ ہے شطن سے شطونا اسی بُعد بُعدًا اور ابلیس کو شیطان کہتے ہین اسلئے کہ ابعد ہوئی رحمت الٰہی سے اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان مشتق ہے شاط شیطا بمعنی ہلاک ہلاکا سے + سورۂ فاتحہ مکی ہے اور اس مین سات آیتین اور پچیس کلمہ اور ایک سو چالیس حرف ہین فوصل اسکی نم ہین

وھی سبع آیات	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سورة الفاتحة مكية

شروع کرتا ہون مین اس کتاب کو ساتھ نام اللہ کے کہ روزی دینے والا ہے تمام اٹھارہ ہزار عالم کو ایمان لاوین یا نلاوین اور بخشنے والا ہے مسلمانونکو دن قیامت کے نہ کافرونکو رحمٰن اور رحیم دونون نام مشتق ہین صفت رحمت سے لیکن رحمٰن بلیغ تر ہے رحیم سے کہ زیادتی لفظ کی چاہتی ہے زیادتی معنونکو اور رحمٰن نہ چاہئے کسی اور کا نام کہین بندونمین سے بخلاف رحیم کے کہ جایز ہے رکھنا چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود بیچ صفت پیغمبر کے فرمایا ہے بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور بسم اللہ مین اختلاف ہے آیۃ مقرر کلام اللہ کی ہے الگ بیچ سورۂ نمل کے اور ہر سورۃ کے پہلے تبرکا لکھدی ہے یہہ مذہب حضرت امام ابو حنیفہ کا ہے اور امام شافعی اور امام حنبل کے نزدیک ہر سورۃ کی جزو ہے جس سورۃ کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی گویا ایک آیۃ اس سورۃ کی چھوڑدی اور امام مالک سے دونون روایتین ہین پس اللہ تعالیٰ کہ موصوف ہے ساتھ ان صفات کاملہ کے کہ رزق دیتا ہے دنیا مین اور بخشتا ہے آخرت مین بابت انعامات واجب ہے کہ حمد اسکی کہین اور ہم نہین جانتے تھے کہ کیونکر کرین پس واسطے تعلیم ہمارے کے ارشاد فرمایا کہ یون کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جمیع حمد ازل سے ابد تک جو صادر ہون کسی حامد سے بیچ حق کسی محمود کے خاص ہین واسطے اللہ کے یعنے سب خوبیان اوسیکو ہین اس واسطے کہ جس کسیمین جو خوبی ہے علم ہے یا حلم ہے امارت یا ثروت ہے شجاعت ہے یا سخاوت ہے خوبصورتی ہے یا خوش آوازی اور جو صفت نیک ہے کسنے دی ہے اللہ نے دی ہے پس مرجع سب خوبیونکا وہی ہے اور وجہ سب خوبیان ہونیکی اوسیکو یہہ ہے کہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پالنے والا ہے تمام عالم کا اور پرورش دو قسم ہے جمالی ہے اور جلالی جمالی وہ ہے کہ رزق پہنچایا لباس پہنایا صحت دی عافیت دی جو چیز جسکی جی نے چاہی موافق خواہش اسکے عطا کی اور جلالی یہہ ہے کہ قرض داری ناداری خواری مصیبت مرض رنج بلا دکھ درد امور خلاف طبع کسیکے جو ظاہر ہون اگرچہ یہہ پرورش بحسب ظاہر بندونکو ناخوش آتی ہے لیکن اونکے حق مین عین صلاح اور فلاح ہوتی ہے چنانچہ دوا اطبا کی مریض کو کڑوی بدمزہ معلوم ہوتی ہے لیکن اسباب صحت اوسکے سے ہے یا مار ناصح کا لڑکونکو ناگوار ہوتا ہے لیکن اونکے حق مین عین صلاح ہے پس جو کوئی کہ تمام جہان کی پرورش کرے بایچ لی اوسیکو سزاوار ہے کہ سب خوبیان ہون اور اگر بالفرض اور کوئی ایسا ہو کہ تمام جہانکو تربیت کرے لیکن یہہ دو صفتین کہانسے لاویگا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وہ ایسا ہے کہ رحمٰن ہے یعنے سوال کسیکا رد نہین کرتا جو کوئی جو کچھ مانگتا ہے دیتا ہے اگرچہ بحسب ظاہر وقفہ یا تاخیر واقع ہو بسبب مصالح اور حکمت کے اور رحیم ہے یعنے جو کوئی نہین سوال کرتا غصے ہوتا ہے اوپر اوسکے کہ کیون نہین میری جناب مین سوال کرتا مانگ مجھ سے کہ مین دون پس کون ہے ایسا کہ پرورش کرے سب مخلوقات کی با این خوبی اور سوال کسیکا رد نکرے اور جو کوئی نہ مانگے غصے ہو نہین ہے ایسا کوئی مگر وہی ہے پس بالضرورت سب ثنا سب بیان سب بھلائیان اوسی کو ہین اور اگر بطور فرض محال مقرر کیجئے کہ اور بھی کوئی ایسا ہو کہ یہہ سب باتین اوسمین پائی جاتی ہون لیکن ایک صفت ایسی ہے اسمین کہ ممکن نہین ہے کہ پائی جاوے وہ کیا ہے کہ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ مالک ہے قیامت کے دنکا اور کوئی ایسا نہین ہے کہ مالک ہو اوسدنکا سبکو اپنی اپنی پڑیگی اور سب اپنی اپنی بلا مین مبتلا ہونگے ماں باپ بھائی بیٹا ماموں چچا دوست آشنا امیر فقیر دولتمند کنگال سبکے سب موافق اعمالونکے سراسیمہ پشیمان حیران پریشان کھڑے ہونگے کوئی کسیکی مدد معاونت نکرسکیگا اگرچہ یہان بھی دنیا مین کوئی کسیکو نفع ضرر نہین پہنچا سکتا ہے بغیر حکم اوسیکے لیکن ظاہر مین ایک دوسرے کا آپسمین مدد معاون ہوتا ہے اور ملکیت کرتا ہے اپنے اپنے ملک کو جتنی جسکیو حق تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہے اور اوسدن قیامت کے کسیکے کچھ ملک مین ہوگا نہ کوئی کسی چیز پر تصرف کرسکیگا مگر وہی اللہ کہ موصوف ساتھ ان صفات کاملہ کے ہے پادشاہ ہوگا اوسدنکا جو چاہیگا وہ کریگا کسیکو مجال انحراف کی نہوگی اور اگر بخشیگا جنت مین جاینگے اور اگر نعوذ باللہ منہا عذاب کریگا دوزخ مین جلینگے پس اوسیکی عبادت کی چاہئے اور شریک کسیکو بیچ عبادت کے نہ کیا چاہئے اِیَّاکَ نَعْبُدُ خاص تجھہی کو عبادت کرتے ہین ہم وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور خاص تجھہی سے مدد چاہتے ہین ہم قاعدہ ہے دنیا مین بھی سلاطینون امراؤنکا کہ جسقدر مدح وثنا صفت بیان کرو اوسقدر خوش ہوتے ہین اور متوجہ ہو کر سنتے ہین اسطرح حق تعالیٰ کیا دنیا عالم

بیان و انکا حال اسکی جو کی زیادہ تر خوش ہوا اور متوجہ ہوا طرف بندگی پس مناسب ہے جانتے [illegible] ہونگے [illegible]
اسی واسطے حقتعالی نے خود تعلیم فرمایا کہ دعا کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ [illegible] صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ [illegible]
کی ہی تو او پیغمبروں اور صدیقین کے اور شہدا اور صالحین کے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ [illegible] اون لوگونکی [illegible]
اور نہ راہ گمراہون کی آمین [illegible] ایسا ہی ہو جیسا خدا یا اور بقول حضرت انس رضی الله عنه یہ سورۃ فاتحہ [illegible]
کہتے ہیں کہ مکی بھی ہے اور مدنی بھی ہے دوبار نازل ہوئی ہے اول مکے میں پھر [illegible] تعالی [illegible]
اس قول پر ایک اعتراض واقع ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر سورۃ فاتحہ دوبار نازل ہوئی [illegible]
موافق نزول کے کتابت میں بھی مکرر آتی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ ایک آیۃ کا مکرر [illegible]
ہو چنانچہ فبای آلاء میں بخلاف سورۃ فاتحہ کہ دوسرے بار نازل ہونا اوسکا بحدیث [illegible] سات
آیتیں ہیں باتفاق او پچیس کلمے ہیں اور ایکسو چالیس حروف ہیں ابی بن کعب رضی الله عنہ [illegible] صلی الله علیہ وسلم [illegible]
صلی الله علیہ وسلم نے جس کسی نے پڑھی سورۃ فاتحہ گویا ثواب ختم قرآن کا ہوا اور دوسری روایت میں آیا ہے [illegible]
مسلمانونکے مرد ہوں یا زن صدقہ درویش کو دیا او ر سبب شان نزول اس سورۃ کا یہہ ہے کہ ایک روز حضرت صلی الله علیہ وسلم [illegible]
صحرائے مکہ میں تشریف لیگئے تھے ناگہ کاروان بھرے ہوئے مال واسباب کے جانب شام سے آتے تھے آپ نے دیکھا [illegible]
مسلمانونکی ہوتی تا اسباب ظاہری اپنا درست کرتے حق تعالی کی طرف سے یہہ سورۃ نازل ہوئی اور فرمایا [illegible] کاروان مال [illegible]
تا ساختگی کار دنیا کی کرین تجھے ای مصطفی اور یارونکو تیرے سورۃ فاتحہ عنایت فرمایا کہ سات آیتیں ہیں [illegible] توحید ہے اور پرستش اور دعا
ہے پھر آیت نازل کی وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ [illegible] اسباب ظاہری اونکے کو وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
اور غم مت کھا اپنے یارو نپر کہ کارساز حقیقی میں ہوں اور اسکو سبع المثانی کہتے ہیں کہ سات آیتیں ہیں اور دوبار نازل ہوئی مثانی مشتق تثنیہ سے ہے یعنی
دونا کے اور اگر مشتق ثنا کے سے کہئے تو بھی سزاوار ہے کہ متضمن ثنا الہی کے ہے اور یہہ ام الکتاب ہے یعنی کہ اصل ہوتی ہے [illegible] اولاد کی ایسی
ہی یہہ سورۃ جامع ہے جمیع علوم قرآن کی اسواسطے آنحضرت [illegible] فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ یعنی جسنے
پڑھی سورۃ فاتحہ پس گویا کہ تلاوت کی تمام قرآن کی سمجھ لیجئے کہ جو کچھ کہ حمد و مدح و ثنا و شکر جناب باری تعالی قرآن شریف میں [illegible] سب کلمۂ الحمد میں
مندرج ہے او تمام اسما اور صفات اور بیان وحدانیت اور ربوبیت او سکا یہ معنی کلمہ رب العالمین کے موجود ہے اور [illegible] قرآن میں [illegible]
فرشتونکا اور پیغمبرونکا اور آدمیونکا اور جنونکا اور ہر دو ہزار عالم کا [illegible] کا اونکے سب معنے کلمہ الرحمن میں ہیں اور [illegible] بہشت اور مغفرت
کا معنی کلمہ الرحیم میں ہے اور قرآن میں کہ بیان احوال قیامت ہے اور احوال [illegible] اوسکا اور بہشت
کا اور درجات اوسکیکا ہے سب معنی کلمہ مالک یوم الدین میں ہیں اور جو قرآن میں عبادت ہے اور خشوع اور خضوع اور گذارنا امر الہی کا اور
ڈرنا نہی سے سب معنی کلمہ ایاک نعبد میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں استقامت اور توفیق اور یاری اور نصرت طلب کرنا اور پرہیز گناہ اور عیب
سے چاہنا حق تعالی سے ہے سب معنی کلمہ و ایاک نستعین میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں بیان ہدایت کا اور ارشاد کا اور ثبات چاہنے کا دین اسلام
کے اور دعا اور زاری اور تضرع اور سوال ہے سب معنی کلمہ اهدنا الصراط المستقیم میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں بیان صفت فرشتونکی اور
پیغمبرونکی اور صدیقونکی اور صلحاؤنکی ہے سب معنی کلمہ صراط الذین انعمت علیہم میں ہیں اور جو کچھ قرآن میں ذکر کافرونکا اور مشرکونکا اور
یہودونکا اور ترسایونکا اور طرح طرح کے ملل کا فرونکا ہے سب معنی کلمہ غیر المغضوب علیہم میں آیا اور جو کچھ قرآن میں مذکور بدعتیونکا اور
ہوا اور ونکا ہے کہ بہتر ہوا مختلف ہیں سب معنی کلمہ ولا الضالین میں ہیں پس یہہ کہ کہ تمام قرآن میں ہے وہ سب کا سب بطور اختصار

اس سورۃ میں موجود ہے اور تفسیر اوسکی بطور اختصار یہہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کل امر ذی بال لم یبدا فیہ باسم اللہ فہو ابتر یعنے جو کام صاحب عظمت کا کہ پہلے اوسکے بسم اللہ نہ کہو تو بس وہ
کام ناقص و ناتمام ہوگا معلوم کیجئے کہ مبارک نام کا موقع ہے ذکر نام اوسکا یہی ہے کہ ہر وقت کسی کام میں اوسکو فراموش نکیجئے اور پہلے ہر چیز کے اوسکا نام لیجئے
شعر تسبیح ہے ترا نام کہ ہے ورد دل زار ÷ ہی گرچہ مرا زبان پہ ڈھلکا ہوا مثل تار + تفسیر بحر مواج میں لکھا ہے کہ حقتعالی کے تین ہزار نام ہیں ہزار نام فرشتے
جانتے ہیں اور ہزار نام انبیا پہچانتے ہیں اور ہزار نام کتابوں میں ہیں جو کہ انبیا و پیغمبر نازل ہوئے ہیں تین سو توریت میں تین سو انجیل میں تین سو زبور میں نوے اور
نو قرآن مجید میں بعلم مومنان اور ایک مکنون ہے کہ بعلم خدا مقرون ہے اور بسم اللہ میں کہ تین اسم ہیں اَللّٰہُ رَحْمٰنٌ رَحِیْمٌ بمنزلہ تین ہزار اسما کے
ایک ایک نام میں ثواب ایک ایک ہزار اسما کا ہے جس کسی نے ان تین اسموں سے حق تعالی کو یاد کیا گویا ان تین ہزار اسما سے یاد کیا اور در ... میں
نقل کی ہے کہ جس کسی نے ایکبار بسم اللہ صدق دل سے پڑھی حقتعالی بعوض ہر حرف کے چار ہزار نیکی اوسکے نامۂ اعمال میں لکھیگا اور چار ہزار بدی محو کریگا بعضے
اکابر سے منقول ہے کہ جو کوئی بارہ ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور دو رکعت نماز ادا کر کر حاجت طلب کرے حقتعالی حاجت اوسکی بر لاتا ہے بعضے مشائخ
بعد عصر کے تا غروب آفتاب یہہ تینوں اسم یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ورد رکھتے ہیں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ کھولنے
والی ہے بہشتوں کی اور آسان کرنیوالی ہے دشواریوں کی دور کرنیوالی ہے سروں کی شفاعت اور راحت دلونکی ہے امن دینے والی دن قیامت کی ہے
پس ہر شخص کو چاہئے کہ کھانے پینے میں لباس میں پوشاک میں جانے میں آنے میں بیٹھنے میں اوٹھنے میں قرأت میں کتابت میں ابتدا اسکا بسم اللہ سے کرے اور لطف
اسمیں یہہ ہے کہ خود اوس محبوب حقیقی نے اپنی کتاب اپنے نام سے شروع کی ہے اور کلید افتتاح کار و بار بنا دی ہے شعر اپنا نام اپنی زبان سے جو بتاتا ہے
کوئی ÷ صدقے اس لطف کے کیا لطف اٹھاتا ہے کوئی + عرب کا دستور ہے کہ ابتدا کلام کی حرف سے کم کرتے ہیں اور اگر بضرورت کرتے بھی ہیں تو کچھ
محذوف پہلے رکھتے ہیں اول بس بسم اللہ میں دو حال سے خالی نہیں محذوف امر ہے یا خبر ہے اگر امر کہئے تو ابدا بسم اللہ ہے اور اگر خبر کہئے تو بدا بسم اللہ ہے جا
اسم مجرور جار مجرور متعلق ساتھ ایک کے ان دونوں میں سے ہے اور اصل بسم اللہ کی باسم اللہ تھی ہمزہ درج کلام میں حذف ہو گیا بیچ کثرت استعمال کے اسیواسطے
بے کو دراز لکھتے ہیں تاکہ دلالت کرے اوپر حذف ہمزہ کے اور اللہ اسم اس ذات کا ہے کہ جامع ہے جمیع صفات کمال کو اور منزہ ہے تمام نقصان اور
زوال سے سب خوبیاں ہیں اوسمیں اور برائیوں سے پاک ہے اور اللہ کو مقدم کیا اوپر رحمن اور رحیم کے اس سبب سے کہ یہہ اسم ذات ہے اور وہ دونو
اسماء صفاتی ہیں اور اصل لفظ اللہ کی اِلٰاہ تھی ہمزہ حذف کرکے لام کو بیچ لام کے ادغام کر دیا اللہ ہوا اور الہ وِلہ یولہ سے ہے یا الہ یالہ سے ہے یا لاہ
یلوہ سے ہے اور اکثر اہل تفسیر کہتے ہیں کہ نام مبارک اللہ کا مشتق نہیں ہے اور یہی قول محمد بن حسن کا ہے اور رحمن اور رحیم دونوں مشتق ہیں صفت رحمت
سے عرب کا دستور ہے کہ دو لفظ ایک معنی کے لئے آتے ہیں واسطے فصاحت عبارت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تمام ثنا ثابت ہے خدائے عزوجل کے تئیں یہہ مقام دو
حالت سے خالی نہیں یا تو حق سبحانہ بندونکو فرماتا ہے کہ ثنا میری یا اس عبارت ادا کرو الحمد للہ تو قولوا اول اوسکے محذوف ہے اے قولوا الحمد للہ
یعنے کہو الحمد للہ اور دلیل اوپر حذف ہونے اس امر کے اور آیات ہیں کہ انمیں ظاہر امر کیا ہے چنانچہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ اور فرمایا ہے قُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا لیکن صیغہ واحد ہے ان دونوں جگہہ اور اول فاتحہ کے جو صیغہ جمع کا نکالتے ہیں اوسکی وجہ یہہ ہے کہ مخاطب
اگرچہ ایک پیغمبر ہیں لیکن تمام امت داخل ہے اسیواسطے آگے فرمایا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ساتھ صیغوں متکلم مع الغیر کے یا حمد کیا
ہے خدا تعالی اپنی آپ حمد لنفسہ استحمد من خلقہ اور حسین بن الفضل نے کہا ہے حمد نفسہ تعلیما للخلق حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
لا احد احب الیہ المدح من اللہ تعالی یعنے کسی شخص کو دوست تر اور پسند تر مدح اپنی نہیں ہے جیسے حقتعالی کو پس اسیواسطے مدح کی آپنے اپنی ذات مبارک
کی کہ فرمایا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور دوسری جگہہ فرمایا ہے هو الله لا اله الا هو له الحمد فى الاولى والآخرة یعنے ضمیر غائب کی طرف
ذات مبارک اپنے کی پھرتی ہے کہ میں ہوں اللہ نہیں کوئی معبود بحق مگر میں واسطے میرے حمد ہے بیچ دنیا اور آخرت کے اور حمد و شکر بر نعمت کا ہے
اور ثنا کہیں منعم کی ہے الغرض حق تعالی کو جو خوش آتی ہے حمد کہلوانی اسی سبب خبر دی ہے ان لوگوں کی جو ... کہتے ہیں ... اور تعلیم اسکی کے جس پہ

قرآن شریف مین وارد ہے حال حضرت نوح کہتے فاذا استویت انت ومن معک علی الفلک فقل الحمد للہ الذی نجانا [illegible]

ابراہیم سے الحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسمٰعیل واسحٰق تا آخر آیۃ [illegible] الحمد للہ [illegible] علی کثیر من

عبادہ المؤمنین اور خبر دی ہی حضرت خاتم الرسل سے علیہ وعلی جمیع الانبیاء الصلوات [illegible] قل الحمد للہ وسلام

علی عبادہ الذین اصطفی الآیۃ اور تمام مومنونکو بسبب حمد کہنے کے [illegible] التائبون العابدون الحامدون [illegible] کوئی

کہ جو اس جہان مین حمد کہینگے کہ ہر گاہ کہ فارغ ہونگے حساب اور کتاب سے [illegible]

وقضی بینہم بالحق وقیل الحمد للہ رب العالمین اور جب بہشت کو دیکھینگے کہینگے الحمد للہ الذی ہدانا لہذا [illegible] الحمد [illegible]

تا آخر اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور [illegible]

اور جب لغمتونکو بہشت کی پہنچینگے اور درجات بہشت کے ملاحظہ کرینگے کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ [illegible]

کہینگے سبحانک اللہم وبحمدک جو تمنہ یہ کلمات کہینگے اسیوقت جو آرزو انکی ہوگی انکو ملیگی اور جب فارغ ہونگے طعام سے کہینگے الحمد للہ رب العالمین [illegible]

نے واخر دعوٰہم ان الحمد للہ رب العالمین رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پیدا کرنیوالا سب خلق کا [illegible]

جیسا کہ یا ین صفت موصوف ہے اور اصل رب کی رابی تھی حذف ہوگیا ہمزہ کثرت استعمال مین [illegible] ربّا [illegible]

تربیب [illegible] الرب ساتھ الف لام کے بغیر حقتعالیٰ کے وصف مین کسی مخلوق کے جایز نہین کہنا اور بغیر الف لام کے جائز ہے [illegible]

اور رب المتاع [illegible]

تا ساتھ [illegible] بمعنی سید کے معنو مین آتا ہے جیسا کہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین [illegible]

عند ربک ذکر کر یعنی میرا نزدیک سید اپنے کے اور حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام [illegible] فاذہب انت وربک [illegible]

ہارون علیہ السلام ہے حضرت موسیٰ [illegible] سواسطے سید کہا اور رب بمعنی مصلح بھی آتا ہے [illegible]

والاحبار عالم کو ربانی کہا ہی کہ صلاح مین لاتے ہین کام اپنے اور اور لوگونکے علم سے اور رب بمعنی پالنے والیکے بھی آتا ہے [illegible]

اسجگہ یعنے رب العالمین مین سب معانی پائی جاتی ہین کہ سید ہے اور مصلح ہے اور پرورش کرنیوالا ہے سبکا اور عالمین [illegible] اور عالم مین

اختلاف ہے کہ کتنے ہین مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حقتعالیٰ نے اسی ہزار عالم پیدا کیا ہے چالیس ہزار بحر مین اور چالیس ہزار بر مین اور

مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہے اونمین سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین حقتعالیٰ کے چالیس عالم ہین بیس ہزار

عالم ہین صحرا مین بیس ہزار دریا مین دنیا تمام ایک عالم ہے انمین سے اور بعضے کہتے روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خداتعالیٰ

کے اٹھارہ ہزار عالم تمام فرشتے آسمانونکے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اور ہوا مین اڑنیوالے اور کیڑے بیابان اور دریا یان بالکثرت اختلاف اور اجناس

اپنے کے ایک عالم ہے اور تمام آدمی باختلاف اجناس ترکی رومی ہندی حبشی زنگی عربی عجمی ایک عالم ہے اور ایک عالم جنونکا ہے اور

ایک پریونکا ہی [illegible] مجھے حکم نہین ہے کہ بیان کرون اور اگر حکم بھی ہو تو دل تمہارا متحمل نہوگا اور زہرہ تمہارا پھٹ جاویگا اور ابن عباس نے کہا ہی کہ

عالمین جمع عالم کی ہے اور عالم مشتق ہے علم سے علامت کو کہتے ہین کہ خلق مین ہر ایک [illegible] جدا جدا ہوتا ہے تا کہ پہچانا جائے [illegible]

ہر کوئی بھولا ہوا [illegible] اپنا پہنچا [illegible] اللہ تعالیٰ رب العالمین یعنے پیدا کرنیوالا ہے سب [illegible] کہ

کروڑون نشان ہین اور ہر کمال قدرت [illegible] عرش کرسی لوح قلم آسمان [illegible] درخت [illegible]

ہین [illegible] ہر نشان ہے تیری قدرت [illegible] دلیل ہے تیری صنعت [illegible] دلیل ہے اور ہر قدیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] موصوف [illegible] صفات ہے اَلرَّحْمٰنِ [illegible]

کہ وعدہ کیا ہی حقتعالی نے رزق دینیکا بندونکو اور حکم کیا ہی بندگی کرنیکا اگر یہہ حکم اوسکا بجا نہ لاوین اور خلاف امر اسکے کرین تبھی وہ خلاف وعدے
اپنے کا نہین کرتا اور رزق پہنچاتا ہی بہت خلاف اسکا کرین ہم اور روزی ہمکو دے خوش ہو یہہ رافت اور یہہ رحمت واہ رحمان اسکو کہتے ہین +
الرَّحِيْمِ بخشنے والا ہی مومنونکو قیامت مین اور داخل کرنیوالا بیچ جنت کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے رحیم کے یہہ ہین کہ بندونکو امر فرمایا بندگی کا کم طاقت
سے اور نعمت دی زیادہ حاجت سے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ خداوند ہی روز جزا کا یا متصرف ہی دن قیامت کا جو چاہے وہ کرے یا حافظ ہی
اعمال بندونکا تاکہ داد او رستد مین نا ہماے اعمال کی غلطی ہو یا قاضی ہی روز حسابکا کہ درمیان بندگان کے ساتھ حق کے حکم فرما دے یا جزا دینیوالا
ہی روز حسابکا اول آیۃ آئی الرحمن الرحیم پھر آئی مالک یوم الدین درمیان ان دونون آیتونکے تطبیق یہہ ہی کہ نام حقتعالی کے دو قسم ہین بعضے واجب کرتے ہین
امید کو چنانچہ غفور شکور حلیم کریم لطیف رؤف باسط رزاق اور بعضے واجب کرتے ہین ترس اور ڈر کو چنانچہ جبار قہار خافض منتقم عادل عزل اور بندونکو
حکم ہی کہ معاملہ اپنا درمیان ترس اور امید کے رکھین کہ الایمان بین الخوف والرجاء ایمان درمیان ترس اور امید کے ہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ یقول اللہ تعالی سبقت رحمتی علی غضبی فرماتا ہی حقتعالی سبقت لیگئی رحمت میری غضب میرے پر پس پہلے وہ نام کہ جسمین امید تمام تھی اور
ظہور رحمت کا تھا بیان فرمائے پیچھے جسمین کہ خوف و ترس و ڈر تھا اور ظہور جلال و غضب کا تھا ارشاد کیا کہ مالک یوم الدین مالک ہون روز حسابکا جو چاہونگا وہ
کرونگا ڈرو مجھسے اور نافرمانی نکرو میری اور مالک یوم الدین ساتھ الف کے اور ملک یوم الدین بغیر الف کے دونون قرائتین منقول ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے
لیکن اختلاف اسمین ہی کہ تواتر کسمین زیادہ ہی اور کونسی اولی تر ہی حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت علی اور عبد الرحمن بن عوف اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم
روایت کرتے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مالک یوم الدین ساتھ الف کے اولی تر ہی اور بلند تر ہی ساتھ ثواب کے اور قرأت عاصم رضی اللہ عنہ کی یہی ہی
محمد بن شجاع بلخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین مالک یوم الدین پڑھا کرتا تھا کسینے کہا ملک یوم الدین پڑھ مین اسیطرح بیچ بغیر الف کے ملک یوم الدین پڑھنا شروع
کیا ایکرات خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہی تونے دس حسنے اپنے کیون کم کئے کلام اللہ کے ہر حرف پڑھنے مین دس حسنے ہین پھر مینے وہی موافق عادت قدیم
کے مالک یوم الدین پڑھنا اختیار کیا اور ہر چند مالک ہر دنکا حق عز و جل ہی لیکن تخصیص دن قیامت کی باینمعنی ہی کہ یہان ہر ایک کو دعوی ملک اور ملک کا ہی اوسدن
دعوے سبکے منقطع ہو جاوینگے ایک دعوی اوسی پروردگار عالم کا رہیگا چنانچہ فرماویگا لمن الملك اليوم لله الواحد القهار ابن مسعود اور ابن عباس اور حسن بصری
رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ دین بمعنی حساب ہی چنانچہ اور آیۃ مین ہی ذلك الدين القيم اور مجاہد اور ضحاک کہتے ہین کہ دین بمعنی جزا ہی چنانچہ وما
ادريك ما يوم الدين مین ہی اور محمد بن کعب نے کہا ہی بمعنی توحید ہی چنانچہ الا لله الدين الخالص مین ہی اور حسن بن فضل کہتے ہین
کہ بمعنی خشوع اور خضوع ہی اوسدن خضوع اور خشوع کا ہیگا خاشع خاضع ہونگے سب خدای عز و جل کیتئین چنانچہ فرمایا ہی وعنت الوجوه للحي القيوم پس مالک
یوم الدین شامل ہی ان سب معانی کو کہ دن قیامت حساب اور شمار ہی اور بعد شمار کے جزا ہی اور خلق سب اوسدن متواضع ہوگی اور سب موحد ہونگے اور نجات بھی
ساتھ توحید کے ہوگی اِيَّاكَ نَعْبُدُ تجھہی کو پوجتے ہین ہم پس ابن عباس کہتے ہین کہ نعبد بمعنی توحد ہی جسجگہ قرآن مین ذکر عبادت کا ہی مراد اوس سے توحید ہی
اور جس مقام پر مذکور تسبیح کا ہی غرض اوس سے نماز ہی اور جسجگہ پر مذکور قنوت کا ہی مراد اوس سے طاعت ہی اصل ایاک کی اویاک ہی واو کو یے کیا ہی پھر یے کو یے کے
ادغام کیا ایاک ہوا وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور خاص تجھہی سے مدد چاہتے ہین ہم بیچ عبادت کے اور تمام مہمات کے اندو جگہہ کاف خطاب کا ہی اور نعبد
اور نستعینک نہ کہا اسواسطے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین مبالغہ زیادہ ہی کہ اسکی معنی یہہ ہوئی تجھہی کو پوجتے ہین ہم نہ سواے تیرے کسیکو اور تجھی سے یاری
چاہتے ہین ہم ہر کام مین نہ سواے تیرے کسی اور سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ دکھلا ہمکو راہ راست بیچ افعال کے اور اقوال کے اور اخلاق کے کہ وہ راہ متوسط ہی
افراط و تفریط مین اور غلو اور تقصیر مین یا یہہ معنی ہین کہ ثابت رکھہ ہمین اوپر راہ مستقیم کے کہ دین اسلام ہی اور سنت سید الانام ہی علیہ الصلوۃ والسلام چنانچہ
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ثبتنا على الصراط المستقيم یعنی ثابت رکھہ ہمین راہ راست پر کہ دی ہی تونے راہ ہمکو اوپر اوسکے یعنی
طاعت کی تیری کہ بندیکا دم بدم ہی تجھسے وساوس شیطان کے اور مدد طلب کی نفس کیسے عمل ایسا کہ تمام با ہمین اول سے آخر تک لیکن کا اوپر
ثابت ہدایت کے کہ اپنی ثابت رکھہ اوپر راہ راست کے دنیا مین اور بیچ بہشت کے اور آخرت مین بیچ سب مسلمانون کو اور اسواسطے کہا کہ مسلمان اہل سنت

دعا کی اور رد ہے ان لوگوں کا کہ منکر ہیں شفاعت کے کہ حقتعالی نے تمام مسلمانوں کو دنیا میں [illegible] ثابت کی شفاعت [illegible]
وسلم کو کہ محبوب رب العالمین ہیں شفاعت کرینگا گناہ ان مومنین کے [illegible] ہدایت [illegible]
جس راہ پہ گئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم صراط الّذین راہ اون لوگوں کی کہ ساتھ فضل کے انعمت علیہم [illegible]
نبوت کے اور صدیقیت کے اور شہادت کے اور صلاحیت کے یا ادا ان لوگوں کی ظاہر ان کا تھکو رب ساتھ احسان [illegible]
کے اونکو معزز اور مکرم یا ہی وہ راہ مجھے بھی دکھا علیہم کا اشارہ طرف ہیا کہ وہ کون لوگ ہیں ایک تو انبیا ہیں [illegible]
داخل ہیں اولیا ہیں اور وہ مشرف ہیں ساتھ تجلیات ذاتیہ الٰہیہ کے کہ کمالات [illegible]
تجلیات صفاتیہ سے ہے اسواسطے نبوت بہتر ہے ولایت سے اور بعضونے کہا ہے الولایۃ افضل من النبوۃ [illegible]
خیال کیا ہے اونھوں نے کہ نبوت میں روے تجلی ہے اور ولایت میں توجہ بحق ہے اور توجہ بحق بہتر ہے توجہ بخلق سے [illegible]
الصلوٰۃ والتسلیمات کاالکبر اور کروڑ درجے اولی تر ہے اور افضل تر ہے اوس توجہ بحق سے [illegible]
ہیں تا کہ ہزاروں کروڑ ونکو متوجہ بحق کردیں اور تجلیات ذاتیہ سے بہرہ ور ہیں [illegible] بوقت نزول متوجہ بخلق ہوتے [illegible]
رہتی ہے بالکل ادھر متوجہ نہیں ہوتے اور تجلیات صفات سے نصیب ہے ولایت اونکی [illegible] ولایت انبیائی اور کمالات انبیا کے [illegible]
کمال دشوار ہے مگر بہ تبعیت اور وراثت انبیا کے اگر کسیکو دیں سے حقتعالی اوس [illegible] ذلک فضل
اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم دوسرے صدیقین ہیں [illegible] مقام انبیا ہے سوا انبیا کے سب سے بلند تر ہے [illegible]
الٰہی میں تیسرے شہدا ہیں کہ راہ خدا جان دیے ہیں یا تو واسطے رواج اسلام کے کفار سے لڑکر شہید ہوتے ہیں یا میدان [illegible] ساتھ شیطان [illegible]
مجاہدے ساتھ نفس کے کر کر موئے ہیں چوتھے صالحین کہ ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کے آراستہ ہیں غیر المغضوب علیہم نہ راہ ان لوگوں کی کہ غضب کیا ہے [illegible]
انکے یعنے کہ قبل وجود کے معرض غضب میں تیرے آئے ہیں اور اسی سبب سے وجود میں آکر بیچ اس جہان کے [illegible]
نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شیوہ کیا اور غیر بمعنی لا ہے ولا الضالین اور نہ گمراہوں یعنے ان لوگوں کی کہ [illegible]
کے اور پیدا نہ راہ [illegible] کی کہ بواسطے افراط کے بیچ شان حضرت عیسیٰ کے و تفریط کے بیچ شان حضرت ختم المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے گمراہ
ہوئے ہیں بعضے کہتے ہیں مغضوب علیہم یہود ہیں اور ضالین نصاریٰ ہیں آمین معنے اسکے یہہ ہیں کہ قبول کیجیو دعا [illegible] داخل قرآن
میں نہیں ہے مگر بقول مجاہد رضی اللہ عنہ اور اتفاق ہے اسپر کہ یہہ ذکر بھی کہنا اسکا سنت ہے بعد فاتحہ کے چنانچہ حدیث میں ہے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن الحمد پڑھکر آمین نہ کہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ کہو آمین اور اوسکی لغت میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ممدود مخفف
ہے اور یہی مختار فقہا ہے اور یہی صحیح تر ہے چنانچہ شعر میں باندھا ہے کسی شاعر نے شعر یا رب لا تسلبنی حبہا ابدا [illegible] ویرحم اللہ عبدا قال
آمینا اور بعضے ممدود مشدد کہتے ہیں اور جو ممدود مخفف کہتے ہیں وہ الف ممدودہ کو بمعنی ندا کے کہتے ہیں اور یہہ معنی کہتے ہیں کہ یا آمین استجب دعائی
ای آمین قبول فرما دعا میری آمین اسم حق سبحانہ تعالی کا ہے چنانچہ مجاہد نے کہا ہے اور جو مقصور و مخفف پڑھتے ہیں وہ بھی یہی معنی مراد رکھتے ہیں اور
کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ آمین خاتمہ الحمد للہ رب العالمین کا ہے کہ ختم ہوتی ہے ساتھ اسکے دعا [illegible] ابی زہیر النمیری رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ میں ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات چلا ایک خیمہ کے پاس آنحضرت پہنچے آواز دعا کی وہاں سے آتی تھی آپ کھڑے ہوگئے جب اس دعا
مانگنے والے نے دعا تمام کی فرمایا حضرت نے کہ ختم کرے دعا کو ساتھ آمین کے اور مژدہ ہو ساتھ اجابت دعا کے اور ابن عباس کہتے ہیں کہ تفسیر آمین کی یہہ ہے
فلیکن کذالک یعنے ایسا ہی ہو جیسے سورہ فاتحہ کے [illegible] سوال اور حاجت میں میرے تو ویسا ہی ہے کہ وصف کیا
یعنے خیر اور خبر کی کہ سوال ہے میرا ویسا ہی ہو [illegible] بعضے کہتے ہیں کہ آمین لغت [illegible] یہودیوں نے کہ تفسیر [illegible] توریت
میں دیکھی تھی تو فخر کرتے تھے اپنا کہ ہمیں اللہ تعالی نے [illegible] عطا کی آمین اس امت کو [illegible]

، بالا او نہ نکو نہ دیا تہا کہتے ہین کہ حقتعالی نے تین چیزین اس امت کو عنایت فرمائین ہین اور کسی امت کو نہین دین ایک نماز جماعت کی دوسری السلام علیکم کہنا اور جواب اسکا وعلیکم السلام دینا تیسری آمین کہنا بعد دعا کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو وقت کہ کہتا ہی بندہ آمین بخشتا ہی حقتعالی گناہ ما تقدم اوسکے

بیان لطایف اور نکات سورۂ فاتحہ

سمجھ لیجیے کہ لطائف اور نکات دو قسم ہین ایک تو جدی جدی آیت سے تعلق رکھتے ہین اور دوسرے یہہ ہین کہ متعلق مجموع ہین وہ جو جدی جدی آیت سے متعلق ہین انکا بیان بطور اختصار ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظاہر ہے کہ حق سبحانہ نے جمیع علوم چار کتابون مین کہ توراۃ انجیل زبور فرقان ہین مندرج کئے ہین اور قرآن مجید جامع ان سبکا ہی اور قرآن مین جو علوم ہین سورۂ فاتحہ مین وہ موجود ہین اور علوم سورۂ فاتحہ کے بسم اللہ مین اور بسم اللہ کے فقط ایک حرف با مین مندرج ہین پس سب کے سب علوم ایک اس حرف با مین مخفی ہین ایضاح اس ابہام کا اور اظہار اس اخفا کا یہہ ہے کہ مقصود سب علوم سے وصول بندہ بجناب قدس حق سبحانہ ہے اور بندہ بکمال دنائت اور آلودگی نجاسات طبعیہ مین گرفتار ہے اور ہوا و ہوس نفسانیہ مین پابند ہے اور حق سبحانہ بکمال نزاہت اور قدس مین پاک اور منزہ سب سے پس طریق وصول کا اوس سے نہین ہے مگر ساتھ ذکر اسما اوسکے اور چسپیدگی نام پاک اوسکی اور استغراق بیچ یاد اوسکے یہانتک کہ فنا فی المذکور ہو جاوے ہوس اور آرزو اور طلب اور جستجو ماسوی اللہ کی دور ہو جاوے اور دال اس چسپیدگی پر حرف باہی کہ موضوع واسطے الصاق و چسپیدگی کے ہے پس با مین خلاصہ مقصود حصول جمیع علوم ہے اور ابتدا تعلیم اطفال کی الف سے ہوتی ہے یہان ابتدائے کتاب خدا کے ساتھ حرف با کے واقع ہی اسواسطے کہ الف سبب تطاول اور ترفع کے محل نظر رحمت الٰہی نہوا اور حرف با بجہت انکسار اور افتادگی کے مقبول جناب کبریا ہوئی **بیت** بشکستگی علو ہے کہ ہو نہ پایہ بلند ٭ رکھے ہے جبتلک اپنی نگین زمین پہ جبین ٭ حدیث مین وارد ہے کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ **بیت** پستی ہجر کے ہے بعد مرتبہ بلند وصل ٭ پہنچین جو زیر بام تو ہاتھ لگے کمند وصل ٭ اور قاعدہ ہے سلاطین کا کہ اپنی چیزون پر مہر لگا دیتے ہین تاکہ چورون سے محفوظ رہین اسی طرح گہوڑے اصطبل خاص بادشاہی کے ہوتے ہین انپہ داغ ہوتا ہی کہ سارق دست تعدی دراز نکرین پس یہہ مضمون بسم اللہ مہر خاص الٰہی ہے جس کام کے پہلے یہہ پڑھی جاویگی تعرف شیطان سے وہ امن مین ہوگا لکھا ہے کہ جب حضرت نوح کشتی مین سوار ہوئے خوف غرق سے ہراسان ہونے لگے بسم اللہ مجریہا پڑھا چنگئے دیکھیے کہ آدھے اس کلمہ کے پڑھنے سے نجات پائی و فیفیکہ کوئی شخص سارا اسے پڑھیگا کسطرح محروم رہیگا نجات سے **بیت** تجھکو آفت سے سخن پند یہہ معلوم رہے ٭ نام جو اوسکا جپے کیونکہ وہ محروم رہے ٭ نقل ہے کہ ایک عارف نے بسم اللہ لکھکر وصیت کی تھی کہ کفن مین میرے رکھدیجیو کسینے سبب پوچھا اونہون نے کہا کہ ایک فقیر نے کسی امیر کے بڑے محل کے دروازے پر سوال کیا کچھ اندک چیز ملی تیشہ لاکر دروازہ ڈہانے لگا امیر نے کہا کیا کرتا ہے کہا کہ یا دروازہ لائق بخشش کے کر یا بخشش لائق دروازے کے اور یہہ آیۃ دروازہ کتاب اللہ کی ہے پس روز قیامت کو مجھے دستاویز حکم ہے کہ اسسے معاملہ رحمت کا درخواست کرونگا اور بسم اللہ مین انیس حرف ہین اور موکل دوزخکے بھی انیس ہین ہر حرف پڑھنے سے بلا ایک کی اونمین سے دفع ہوتی ہے اور لکھا ہے کہ دن رات کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعت کیواسطے پانچوقت کی نماز ہے باقی انیس ساعتون کیواسطے یہہ انیس حرف ہین تا ہر نشست و برخاست اور حرکت و سکون مین ان انیس ساعتونکو ان انیس حرف سے معمور رکھے **بیت** ہر ایکدم مجھے تیری ہی یادگاری ہے ٭ گھڑی گھڑی کا زبان پر ترا نام جاری ہے اور کہا ہے کہ سورۂ برات مشتمل اوپر حکم قتل کفار کے تھی اس سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے مقرر کیا ہے کہ اللہ اکبر کہین بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسواسطے کہ صورت ذبح صورت قہر ہے اور رحمت تقاضا اوسکا نہین کرتی پس ہر شخص کہ اس کلمۂ رحمت کو ہر وقت و ہر آن ملازمت کرے تھوڑے سے تھوڑا اسقدر بارہ البتہ بعد ہر نماز فرض کے پڑھے یقین ہے کہ غضب اور عذاب سے محفوظ اور رحمت اور ثواب سے محظوظ ہووے اور خواص اس آیۃ کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی پاخانے جاوے بسم اللہ کہتے تاکہ پردہ ہو جاوے درمیان شرمگاہ اوسکی اور نظر جنونکے یہانسے دریافت کیجیے کہ یہہ کلمہ جب حجاب ہوا درمیان شخص کے اور دشمنون دنیوی اوسکے تو درمیان شخص اور عذاب عقبی کے کیونکر حجاب نہوگا اور اسمین تین اسم کو اختیار کیا ہے [illegible] کام مین استعانت انہین اسماسے حاصل ہو اور وجہ ان تین اسم اختیار کرنیکی یہہ ہے کہ ہر کام کارہائے دنیوی اور اخروی [illegible] موقوف ہے اول تو یہہ آنا اسبابکا اس کام کے بیچ تصرفات اسم اللہ سے ہے کہ دلالت اوپر جمیع صفات کے فرماتا ہے دوسری بقا اون اسبابکی ابتداء کام سے انتہا تک یہہ مقتضائے صفت

رحمٰن ہی کہ لقائے عالم ساتھ اوسکے موقوف ہی تیسری ترتیب ثمرات اسلام کے ساتھ معمول تابع کے تیقّن نتائج سنت نبی کی ... [illegible]
فرمانا شان نزول سورۂ فاتحہ کا کہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ و حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہی کہ یہہ سورہ مکے میں نازل ہوئی ہی اور کیفیت نزول کی یہہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنگل میں گیا میں آواز سنا میں نے کہ یا محمد
اور ایک شخص نورانی کو دیکھا میں نے اوپر تخت زرین کے درمیان آسمان زمین کے معلق اوس آواز سے ڈر کھا گیا میں جب یہہ حادثہ مکرر ہوا تو ورقہ بن
نوفل سے کہ برادر عم زادہ حضرت خدیجہ کا تھا بیان کیا میں نے وہ مرد عالم توریت اور انجیل کا تھا علمائے نصاریٰ سے علم بہت پڑھا تھا اوسنے کہا کہ اب جو وہ
آواز سنو تم تو بھاگیو مت کان رکھکر سنیو کہ کیا کہتا ہی اسیطرح کیا میں نے جب آواز آئی کہ یا محمد کہا میں نے لبیک کہا اوسنے انا جبرئیل وانت نبی ہٰذہ الامۃ
پھر کہا کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر کہا کہو الحمد للہ تا آخر سورۃ الحمد للہ ... [illegible]
تھا کہ زبان بندے سے الحمد للہ کہا جاتا یعنے حمد کرتا ہوں میں خدا کی لیکن آدمی اوسکا عاجز ہے اس سے کہ حمد الٰہی کو جیسی شایان ذوالجلال ... فوق الطاقت ... تکلیف ...
با یں عبارت فرمایا الحمد للہ یعنے کمال حمد حق اور ملک اوسکی ہی خواہ بندہ قادر اوپر ادا اوسکی ہو یا نہو **فرد** حق ... مالک ...
رافت بیچارہ کو طاقت ادا کی ہو نہو + کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جناب الٰہی میں عرض کیا کہ یارب کیف اشکرک ... عبدہ شکر
تیرے باہر کون اسواسطے کہ شکر کرنا میرا توفیق وتعلیم تیری سے ہی اور یہہ انعام دوسرا ہی اوسپر شکر دوسرا کیا چاہیے پس تسلسل لازم آتا ہی حق تعالیٰ نے فرمایا
کہ اے داؤد جو تو نے یقین تو نے جانا ... شکر میرے سے عاجز جانا ادا شکر میرا کیا تو نے **بیت** ... حمد جب قابل ہو قابل ما حمدنا کا + سو گویا کہو کہ پھر تمہید میں لطف
اور اشیا کا + اور یہہ بھی ہی کہ اگر احمد اللہ کہتے تو دلالت کرتا کہ گو بندہ حمد حق تعالیٰ کی کرتا ہی حالانکہ ... قبل ... اسیواسطے
فرمایا الحمد للہ یعنے حمد اور ثنا لائق اوسکے ہی ازل سے ابد تک کوئی کو ... **شعر** شایاں حمد تو ... اور لائق ... محمود ہی تو ...
حامد ہو تو کیا ہی + یہاں ایک شبہ وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی ہر جگہ تسبیح مقدم ہی اوپر تحمید کے اسیواسطے کہتے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ یہاں تحمید کو کیوں
مقدم کیا جواب اوسکا یہہ کہ تقدیم تسبیح کی تحمید پر اسوقت ہی کہ دونوں کلام میں مذکور ہوں یہاں صرف تحمید مذکور ہی تسبیح نہیں اور اکتفا کیا اوپر تحمید کے
اسمیں بھی ایک وجہ ہی وہ یہہ ہی کہ مضمون تسبیح کا مضمون تحمید میں داخل ہی اسطرح سے کہ مضمون تسبیح کا یہہ ہی کہ ذات حق تعالیٰ کی اور صفات اوسکی سب
نقصانات سے مبرا اور پاک ہی اور مضمون تحمید کا یہہ ہی کہ ہر کمال و ہر نعمت کہ بیچ ذہن اور خیال بشر کے ہی سب اوس جناب مقدس سے ہی اور جو تمام کمالات
اور نعمتیں خاص اسیکو اعتقاد کریں تو لازم آیا کہ کوئی نقصان بیچ اوسکے نہو اور کہا ہی کہ لفظ الحمد للہ میں آٹھ حرف ہیں بعدد دروازے بہشت اور
حمد کو ساتھ دو چیز کے تعلق ہی اوّل ماضی سے کہ شکر نعمتہائے سابقہ اوسکے کہنے سے ادا ہوتا ہی دوسری مستقبل سے کہ یہہ کلمہ شکر ہی اور شکر تقاضا ...
مزید نعمت کرتا ہی لئن شکرتم لازیدنکم پس بسبب تعلق اوّل دروازے دوزخ کے حمد کہنے والے سے مسدود ہوئے اسواسطے کہ مواخذہ اور عتاب
بسبب ادائے شکر کے نہ ہوا اور بسبب تعلق دوم کے مستحق کھلنے دروازے بہشت کا ہوا **فرد** را افتادہ رب العالمین کیواسطے + جنت و دوزخ کے
دروازے کھلیں اور بند ہوں + منقول ہی کہ ہنوز روح حضرت آدم کی تا بہ ناف نہ پہنچی تھی کہ عطس آیا کہا الحمد للہ رب العالمین اور کلام اللہ میں
ہی کہ آخر کلام اہل جنت کا بھی الحمد للہ رب العالمین ہی پس فاتحہ عالم انسانی میں اوپر حمد کے ہی اور خاتمہ اس عالم کا بھی ... اوپر حمد کے کیا بندیکو
... اعمال ... آخر اعمال اپنے کو مقرون ساتھ کلمۂ حمد کے کرے **بیت** چاہیے بندیکو جبتک ہی یہہ پابند حیات + رات دن حمد مولیٰ میں
کرے اور ... مناسبت رکھتے ہیں **بیت** ... مالک ... [illegible]
[illegible]

اوسکے سے مثلاً نطفے سے خون مخلوط دیا کر علقہ کیا اور علقہ کو منجمد کرکے مضغہ کیا اور مضغے کو اعضائے مختلفہ دئے پھر افاضہ روح فرمایا اور ہر عضو کو قوت
اور ایک ایک کے جبلّی عطا کی پھر روح کو ساتھہ شریعت اور طریقت اور حقیقت کے مکمل کیا پس مستحق اکمل محامد کا ہوا اور تربیت دو قسم ہی ایک یہہ ہی کہ کوئی شخص
کسی چیز کو واسطے منفعت اپنے کے پرورش کرے تاکہ اوسکے کام آوے وہ چیز یہہ قسم تربیت کی شایان مخلوقات ہی کہ با غرض حاجات ہین اور دوسری
قسم وہ ہی کہ واسطے فایدے اوس چیز کے اوسے پرورش کرے یہی شان خالق کی ہی اسواسطے کہ رتبہ اسکا بلند ہی اس سے کہ مخلوقات اپنے سے استکمال فرماوے
لہذا احادیث مین وارد ہی ہی حق عز سبحانہ کے کہ ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء یعنی حق سبحانہ دوست رکھتا ہی الحاح کرنیوالونکو بیچ دعا کے
اور وارد ہی من لم یسئل اللہ یغضب علیہ جو نہ سوال کرے اللہ سے غضب ہوتا ہی اوسپر یہانسے معلوم کیا چاہیئے کہ رب العالمین اکمل صفات
اوسکی ہی اسواسطے کہ ابتدا ظہور سے تا انتہا وصول ہر کس بمعاد خود حیطہ تصرف مین اس اسم اعظم کے ہی اور ہر نسبت اور ہر علاقہ کہ عالم مین دیدہ
ہر تو ہی اسم مبارک کے انوار کا ہی اسیواسطے بعد اسم مبارک اللہ کے کہ دلالت اوپر تمام وکمال کے کرتا ہی اس اسم کو مقام حمد مین لایا کہ یہہ دال
ہی ما فوق التمام اور کمال پر اور جو کچھہ کہ جہان مین دیدہ اور شنیدہ اور دریافتہ ہی دو حال سے باہر نہین ہی یا واجب لذاتہ ہی یعنی وہ موجود کہ
بخود موجود ہی اور نہونا اسکا محال ہی وہ ذات حق تعالیٰ کی ہی یا ممکن لذاتہ ہی یعنی وہ موجود کہ بخود موجود نہین ہی بایجاد حق سبحانہ موجود ہوتا ہی
اور دونون طرف وجود وعدم اوسکا برابر ہی پس یہہ قسم موجود ہوا ہی یا موجود ہوویگا اسکو عالم کہتے ہین اور عالم مشتق علامت سے ہی اور اس قسم کا
اسواسطے عالم نام رکھا کہ علامت اسماء اور صفات الٰہی کی ہی کہ جو فرد ہی افراد عالم سے مظہر ایک اسم اور صفت کا ہی اور اجناس اور انواع اسکی مظاہر اسماء کلیہ
اور صفات اطلاقیہ ہین اور جو ہر فرد افراد عالم سے مظہر ایک اسم خاص کا ہی اسماء الٰہی سے بسبب عوالم اس جہت سے غیر متناہی ہین لیکن اصول اور کلیات عالم کی
موافق اسکے کہ شرایع مین مقرر ہین بیان کئے جاتے ہین سمجھہ لیجئے کہ جو کچھہ کہ بیچ عالم کے موجود ہی یا ذات ہی یا صفات ہی ذات وہ ہی کہ وجود اپنے مین
محتاج اور چیز کے نہو مثل آسمان اور زمین اور صفت وہ ہی کہ وجود اپنے مین محتاج اور چیز کے ہو جیسے رنگ اور بو اور مزہ اور سوا اسکے اور ذات کو
عرف مین متفلیون کے جوہر کہتے ہین اور صفت کو عرض کہتے ہین اور ذات دو قسم ہی جسم اور روح جسم وہ ہی کہ مقدار اور شکل معین رکھے اور اس
مقدار اور اس شکل کو کچھو سے اور روح وہ ہی کہ مقدار اور شکل معین نہ رکھے باشکال مختلفہ اور مقادیر متفاوتہ ظاہر ہوا اور جسم دو قسم ہی علوی
اور سفلی علوی بہت قسم ہی عرش ہی کرسی ہی سدرۃ المنتہیٰ ہی لوح ہی قلم ہی معدن بہشت ہی معدن دوزخ ہی ستارے ہین ثوابت وسیارہ
آسمان ہفت گانہ ہین اور سفلی دو قسم ہین بسیط جیسے عناصر اربعہ کہ زمین ہی اور آب اور ہوا اور آتش ہی اور مرکب اور یہہ چار قسم ہی اسواسطے کہ جمیع
عناصر سے مرکب ہی یا بعض سے پہلے کو تام دوسرے کو ناقص کہتے ہین مرکب تام منحصر تین عالم مین ہی عالم معادن عالم نباتات عالم حیوانات اور ہر ایک ان مین
سے مشتمل اوپر عوالم کثیرہ کے کہ تفصیل اوسکی کو بڑی تطویل چاہیئے اور مرکب ناقص بھی تین قسم ہی بخار یعنی آب و ہوا اور غبار یعنی خاک و ہوا اور دخان
یعنی آتش و ہوا اور ان تینون سے عوالم بہت پیدا ہوتے ہین پس غبار محض سے کہ باوسکے مختلف الوان اور گرد باد پیدا ہوتا ہی اور بخار سے باران
برستا ہی اور جب بخار بلند تر جاتا ہی اور مقام سردی مین پہنچتا ہی منجمد ہو کر ژالہ و برف پیدا ہوتا ہی اور دخان سے برق اور صاعقہ اور شہب
اور ستارہ دُمدار پیدا ہوتا ہی اور جو بخار اور دخان منعکس ہو کر زمین مین محبوس ہوتے ہین نیچے زمین کے بگولا اوٹھتا ہی اوسے زلزلہ کہتے ہین اور
جو بخار زمین کے تلے محتبس ہو جاتے ہین اور قوت ہوا سے باہر نکلتے ہین چشمے جاری ہو جاتے ہین اور اگر بخارات لطیف بسبب سردی کے درمیان آسمان اور
زمین کے اکٹھا دیکھتے ہین پھر زمین پر جو گرتے ہین اوسے شبنم کہتے ہین اور اگر منجمد ہو کر درمیان آسمان اور زمین کے پراگندہ ہو جاتے ہین اوسے صقیع
کہتے ہین اور ہماری زبان ہندی مین کہل کہتے ہین اور بعضے بلاد مین یہی بخارات لطیفہ قلیلہ منجمد ہو کر بہ رنگ شکر سفید اور سرخ زمین پر برستے ہین اوسے
ترنجبین اور خشک انگبین اور شیرخشت اور من کہتے ہین یہہ تین اقسام مرکب ناقص تحت جریان عادت ہین اور کبھی بطریق خرق عادت بھی چیزہای عجیب و
گونا گون پیدا ہوتے ہین اور درمیان آسمان و زمین کے معلق کھڑے رہتے ہین اور کبھی سطح زمین پر گر پڑتے ہین بیان انکا اپنے مقام مین کتب
ہی اور کتب عجائب کائنات الجو مین مسطور اور روح یا نیک محض ہی اوسے فرشتہ کہتے ہین یا بد محض ہی اوسے شیطان کہتے ہین یا مخلوط ہی

نیک و بد سے وہ دو قسم ہین جن اور انسان بنی آدم اور جنت بھی عالم [illegible]

اور جیسا اور تشریح اس عالم کی مفصلاً حکمت مین ہے حاصل ہے یہ ایسا حاصلاً اول [illegible]

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سمجھ لیجئے کہ صفت رحمت کی حق تعالیٰ کے اتصال [illegible]

عام اور خاص عام افاضۂ جود ہے کہ ہر چیز اس سے نصیب پاتا ہے اور خاص [illegible]

صفاتی دو قسم ہے عام اور خاص عام بخشنا اوس چیز کا جو لائق ہر چیز کے ہے صفات [illegible]

فضل اور رونیز حاصل ہو پس یہان معلوم ہوا کہ لانا رحمٰن اور رحیم کا اس ترتیب سے جو تسمیہ مین [illegible]

رحمت جو تسمیہ مین مذکور تھی ذاتی ہے اور یہہ رحمت جو یہان مذکور ہے صفاتی ہے اور [illegible]

اقسام کے دو اسم تسمیہ مین لائے ہین اور صفاتی بھی دو قسم ہین عام اور خاص اسواسطے [illegible]

رحمٰن اور رحیم کا تسمیہ مین واسطے تسکین اُس ہیبت کے ہے کہ ذکر اسم اللہ ت الحمد للہ [illegible]

ہی نا خوف مالک یوم الدین سے ہیبت بہون بہیبت لطف فرماجو وہ رحمت نہ اسم ہونے [illegible]

اور جو کلام آئندہ مین مذکور عبادت کا ہی اور عبادت فعل شاق ہی پس ضرور ہی کہ [illegible] خوف امید [illegible]

کہتے ہین اور سالک آگے پیچھے سے انکے والیکو اور یہہ مقام بین دو اسم لانیکی وجہ بھی ہی کہ ایک لالت [illegible]

اور دوسرا خواص کو اور کہا ہی کہ ابتداء ظہور عالم ساتھ رحمت خاص عام کے اور انتہا بھی ساتھ خاص [illegible]

کے ہی اور اسجگہ طرف رحمت انتہائیہ کے اور یہہ بھی ہی کہ مبدء کو رحمتہائے عام و خاص ہی عام نظر عام کے اور خاص [illegible] خاص کے

کہ منتہائے حمد بھی دو قسم رحمت ہون اسی تفصیل سے اور یہہ بھی ہی کہ اشارہ ہی طرف اسکے کہ ہر چند حمد کامل اور تام ہو لیکن مکافات [illegible] ساتھ

باری تعالیٰ خواہ عام ہون خواہ خاص نکر سکتے چہ جائے آنکہ موجب جزائے مزید ہوسکے مگر یہہ کہ دو قسم رحمت اور دوسری ساتھ اُس [illegible]

جزائے مزید ہو عام واسطے مزید عام کے اور خاص واسطے مزید خاص کے اور یہہ بھی ہی کہ اشارہ ہی طرف اسکے کہ جیسی رحمت دنیاوی دو قسم ہی عام [illegible]

ہی اور خاص کہ تفصیلی ہی ایسی ہی رحمت آخرتکی دو قسم ہی عام کہ سبب نجات ہی اور خاص کہ سبب قرب ہی یا اشارہ طرف اسکے کہ رحمت حق تعالیٰ

کی سبب حمد اوسکی ہی بلا واسطے خاص واسطے حمد خاص کے ہی اور عام سبب حمد عام کے ہی اور وہی رحمت موجب عبادت ہی بواسطہ ملاحظۂ مضمون

مالک یوم الدین عامہ برائے عبادت عامہ اور خاصہ برائے عبادت خاصہ پس حمد کو ساتھ دو حیثیت کے ضرور رجا نا چاہیے اول یہہ کہ مقتضائے رحمت

ہی دوسری یہہ کہ مقصود عبادت سے ہی اور عبادت مقصود ہی خلق انسان سے اور خلق انسان مقصود ہی خلق عالم سے اور معانی تحقیقات رحمٰن

اور رحیم کی پیچھے تفسیر مین بھی کچھ کچھ مذکور ہین بعضے جو سوائے انکے ہین وہ یہان لکھے جاتے ہین ضحاک نے کہا ہی کہ رحمٰن اشارہ طرف ظہور رحمت اسکی

کے ہی اوپر اہل آسمان کے اور رحیم اشارہ بنزول رحمت حق ہی اہل زمین پر ابن مبارک نے کہا ہی کہ رحمٰن وہ ہی کہ جب اُس سے سوال کرو دے

اور رحیم وہ ہی کہ جو اس سے کچھ نہ مانگو خشم مین آئے بعضون نے کہا کہ نعمتہائے گونا گون دنیا و آخرت آثار رحمت رحمانی ہین دفع بلیات و آفات

دارین بمقتضائے رحمت رحیمی ہین اور ترتیب اسم اللہ اور رحمٰن اور رحیم مین مناسبت تنزلی ہی بعضون نے کہا ہی کہ رحمٰن دلالت کرتا ہی اوپر

ان نعمتونکے کہ وصول و حصول انکا بندونکی طرف سے مقصود نہین ہی جیسی کہ زندگی دنیا اور قوت شنوائی اور بینائی کی عطا کرنا اور رزق دینا

اور رحیم دلالت کرتا ہی اوپر اُن نعمتونکے کہ گمان آدمی کا اور آدمیونسے حاصل کرنیکا بھی ہوتا ہی جیسی تشخیص مرض کی اور معالجہ بد و الادو [illegible]

اور ملک املاک اور اعانت امور معاش اور معاد مین پس گویا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین رحمٰن ہون نطفۂ گندہ کو تم میرے حوالے کرتے ہو مین اُسے

مرد خوش قامت خوبصورت بنا کر تمھین عطا کرتا ہون اور تخم خشک پوسیدہ کو مجھے سونپتے ہو درخت باشاخ و برگ و بار تیار کرکے تمھین دیتا

ہون اور مین رحیم بھی ہون کہ جو کچھ باپ ماں خداوند مالک استاد طبیب عطار آقا مربی سے چاہتے ہو مجھسے توقع رکھو سمجھ لیجئے کہ جو چیز دنیا

اور آخرت مین بھی اونکی جبکہ نافع ہے یا قسم اول یہہ کہ نافع ہی ہے اور ضروری نہین جیسی دنیا مین لذت ایک خط منقطع ہو مرجاوے
اور ملی حضرت الٰہی آخرت مین لذات الٰہی جو منسوب عذاب ابدی ہو قسم دوسری یہہ ہے کہ نافع ہے ضروری ہین جیسے دنیا مین مال اسباب اور
کثرت علوم معارف اور لذت نوافل اور طاعات آخرت مین قسم تیسری یہہ ہے کہ ضروری ہی اور نافع نہین جیسی آفات اور امراض دنیا مین اور اس
قسم کا آخرت مین نظیر نہین ہے قسم چوتھی یہہ ہے کہ نہ نافع ہے نہ ضروری جیسی فقر دنیا مین اور عذاب آخرت مین پس جو کہ نافع ہے خواہ دنیا مین ہو
خواہ آخرت مین بمقتضاے رحمت خاص ہی اور جو ضروری ہے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین بمقتضاے رحمت عام ہے کہ بنسبت تمام عالم کے متعلق
ہے اور جو نہ نافع ہے نہ ضروری دنیا مین ہی اور آخرت مین بھی رحمت اضافی ہے تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ اگر دنیا مین فقر نہو تو غنا اور لوازم
غنا یا دشاہت اور امارت کی قدر نہ جانے اسواسطے کہ جب کہ کسی کو احتیاج نہو تو سرانجام کام اسکے مین اپنے آپکو کیون ذلیل کرے اور
اوقات اپنی اور اپنی طاقت امور ہتی مین کیون صرف کرے پس یہہ انتظام کار برہم ہو جاوے خلقت انسانی مثل جانورونکے پراگندہ اور
منتشر ہو پس رحمت اضافی حق تعالیٰ کہ ہر منصب اور ہر مرتبہ اور ہر حرفت اور ہر صفت سے متعلق ہے مقتضی فقر و احتیاج اور طروق امراض و
مصائب و آفات کی ہوتی ہے فرض کیجیے کہ اگر عالم مین چور نہو تو پاسبان کیا درکار ہے اور اگر مرض نہو تو طبیب اور عطار اور جراح اور سالوتری
معطل ہین اگر فقر اور احتیاج نہو تو بادشاہ بے سپاہ کے اور امیر بغیر خدمتگار کے اور تاجر بے گماشتہ کے اور منصدی بغیر پیشکار کے کیا کرین یہان
تک بدست رحمت الٰہی کی اقتضا ہوئی کہ جو ہر بلا اور آفت کے بکنون و مخفی ہے اسیواسطے آفات اور بلا کو اہمد و اثر تمام عالم مین پراگندہ کیا ہی بہت
بادشاہ ذو الاقتدار ایسے ہین کہ امراض مین گرفتار ہین اور محتاج اطبا اور عطارون اور دواسازونکے ہین اور بہت فقیر ہین کہ کسیکا خوف نہین رکھتے
باامن تمام گذارتے ہین حاجت لشکر و پاسبانکی نہین رکھتے اور بادشاہ اور امیر اور وزیر پر رشک کھاتے ہین پس مرض بادشاہ رحمت ہے عظیم
بیچ حق اطبا کے اور فقر اور احتیاج طبیبونکا رحمت ہے عظیم بیچ حق بادشاہونکے اسی پر قیاس کر لیجیے جمیع بلیات و آفات کو کہ ظاہر خلاف رحمت معلوم
ہوتے ہین اور ایسی مصلحت مع انواع رحمت کے نہین دیکھ والا فساد نظام ظاہر ہوا و صفت قہر و غضب بے مظہر رہے یہان نکتہ ہے لطیف کہ حضرت مریم
رضی اللہ عنہا کو رحمت دی کہ سبب نجات انکی کا طعن کفار فجار سے ہووے چنانچہ قرآن مجید مین ہے ولنجعلہ آیۃ للناس ورحمۃ منا اور جمیع
امت مصطفویہ کو رحمت عمدہ تر عنایت کی چنانچہ فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین پس کیا بعید ہے کہ بسبب اس رحمت کے عذاب
دوزخ سے خلاص ہون مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی پیچھے بمقتضاے عدالت فرق ہے درمیان محسن اور بدکار کے اور مطیع اور عاصی کے اور
موافق و مخالف کے اور یہہ فرق ظاہر نہین ہوتا مگر بیچ روز جزا کے اسواسطے کہ اگر دنیا مین نیکونکو نعمت اور دولت اور عافیت دے اور بدونکو
فقر اور مصیبت دیا کرے تو آدمی بالطبع راہ نیکی کی اختیار کرین اور بدی سے پرہیز کرین واسطے طمع حصول دولت اور عافیت کے اور حجت ایمان
کی درمیان نرہے پس امر تکلیف برہم ہو جاوے اور اعمال نیک اور کام اچھے بے اختیار آدمیون سے بالضطرار ظہور مین آوین نہ بحکم الٰہی لہذا روز جزا
کو روز عمل سے جدا کیا ہے تا حقیقت تکلیف اور معاملہ امتحان ساتھ ہمارے متحقق ہو اور یہان دو قرأت متواترہ صحیحہ ہین مالک اور ملک اور
دونون طریق سے پڑھنا درست ہے لیکن علما کو بیچ ترجیح ایک کے اوپر دوسرے کے گفتگو ہے جو کہ مالک پڑھتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہہ قرأت راجح
ہے تجوید وجہ اول و دلائل ترجیح مالک اور ملک کے پڑھنے کی یہہ ہے کہ مالک عام ہے ساتھ آدمیونکے اور غیر آدمیونکے بھی تعلق ہوتا ہے بخلاف ملک
کے اور بادشاہت کے خاص ساتھ آدمیونکے ہے دوسری یہہ ہے کہ مالک کو اوپر مملوک کے کمال قدرت ہوتی ہے اگر چاہے مملوک کو بیچ ڈالے
چاہے بخشدے بخلاف بادشاہ کے کہ اسقدر رعیت پر قدرت نہین رکھتا تیسری یہہ کہ نسبت مالکیت کی قوی تر ہے نسبت بادشاہت کی سے اسواسطے
کہ مملوک کو ملک مالک سے باہر آنا ممکن نہین اور رعیت کو ممکن ہے کہ اپنے تئین رعیتگری بادشاہ کے سے باہر لے آوے چوتھی یہہ کہ علو مرتبہ مالککا
اوپر مرتبہ مملوک کے افزونتر ہے علو مرتبہ بادشاہت کے اوپر سے رعیت کے اسواسطے کہ مملوک بیچ حالت دون اور کمینہ پن کے پستتر ہے رعیت سے
پس استعلا اور قہر مالکیت مین زیادہ ہے بادشاہت سے پانچوین بندہ کو خدمت سید کی واجب ہے اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین

جیسی بندہ بغیر اذن خاوند کے کچھ نہیں سکتا بخلاف رعیت کے بدون ہر ایک بادشاہ کے [illegible]
طمع خاوند اپنے سے لازم ہے اور بادشاہ کو بالعکس رعیت سے طمع ہوتی ہے [illegible]
اور ہیبت اور سیاست کی اور بندہ یکو اپنے مولی سے طلب خوراک کی اور پوشاک کی اور [illegible]
اقرب بامید ہے اور آدمی کو احتیاج ساتھ عفو اور تربیت کے اور رافت اور رحمت کے زیادہ تر ہے [illegible]
انصاف سے چنانچہ حدیث قدسی میں وارد ہے یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ
فاستکسونی اکسکم یعنے اے بندہ میرے سب تم گرسنہ ہو مگر جس کسیکو کہ میں کھلاؤں پس طلب طعام کی کرو مجھ سے تا [illegible]
بندہ میرے سب تم برہنہ ہو مگر جس کسیکو کہ میں پہناؤں پس طلب پوشش کی کرو مجھ سے تا پہناؤں [illegible]
تو بہرا اور ضعیف اور شکستہ حال اور مریض اور عاجز پر نظر رحم نہیں کرتا ہے اور مالک جو نفقہ غلاموں اپنے کا [illegible]
بوڑھا ہو پر زیادہ تر رحمت فرماتا ہے اور ساتھ معالجے اور رعایت کے مشغول ہوتا ہے [illegible]
ایک صرف زائد رکھتا ہے ملک سے پس ثواب اسکا زیادہ تر ہوا کیا [illegible] قیامت میں بادشاہ [illegible]
خدا کے ہوگا [illegible] بندہ یکو اپنے مولی کے ساتھ ایک اتصال ہے قوی تر اس اتصال سے کہ رعیت کو بادشاہ کے ساتھ ہوتا ہے اسواسطے [illegible]
مذکور ہے کہ خاوند غلام نے نیت سفر کی یا نیت اقامت کی کی غلام بے اختیار مقیم اور مسافر ہو جاتا ہے بخلاف رعیت کے [illegible]
وہ کہتے ہیں کہ ہر بادشاہ مالک ہے اور ہر مالک بادشاہ نہیں ہے پس وصف بادشاہی کا بہتر وصف مالکیت سے ہے [illegible]
نافذ ہے اور حکم مالک کا بادشاہ پر نافذ نہیں اور سیاست بادشاہ کی اقوی اور اتم اور [illegible] بادشاہ کے نہیں
ہو سکتے اور مالک بہت شہر میں موجود ہوتے ہیں اور بادشاہ سوا ایک کے نہیں ہوتا اور لفظ رب العالمین کا [illegible]
اگر اس جگہہ لفظ مالک کا پڑھیں تکرار لازم آوے اور یہہ بھی ہے کہ لفظ مالک کا اسماء حسنی میں واقع ہے [illegible]
وارد ہیں مالک نہیں ہے اور مالک الملک جو واقع ہے بمعنی ملک ہے اور یہہ بھی ہے کہ لفظ ملک کا آخر قرآن میں مذکور ہے ملک الناس
اور ختم کلام کا اوپر چیز اشرف کے ہوتا ہے پس افتتاح کلام کی بھی ساتھ اسکے مناسب ہے اور اطاعت بادشاہ کی اوپر [illegible] واجب ہے اور طاعت مالک
واجب نہیں ہے مگر اوپر مملوکوں اوسکے یہہ ہیں وجوہ قراءتوں کی کہ مذکور ہوئیں اور یوم عرف میں ابتداء طلوع آفتاب سے تا غروب کو کہتے ہیں اور
شرع شریف میں طلوع صبح صادق سے تا غروب آفتاب ہے اور کبھی بمعنی مطلق وقت کے آتا ہے خواہ رات ہو خواہ مہینہ خواہ برس جیسے کہتے ہیں
بلبیت جدن کہ تم آؤگے ہمارے یہاں :: تو ہمکو یہہ ہوگا اور وہ ہوگا حاصل :: یعنے جسوقت کہ تم آؤگے اور جیسے کہتے ہیں روز خندق میں یہہ اتفاق
ہوا اور روز صفین حنین میں ایسے ایسے وقایع واقع ہوے حالانکہ یہہ مدتیں ہیں مہینوں کی اور دنوں کی پس یہاں جو ساتھ دین کے اضافت فرمائی ہے
معلوم ہوا کہ مراد مطلق وقت ہے اور حد اسوقت کی ابتداء نفخہ ثانیہ سے وہانتک ہے کہ اہل جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں مستقر
ہونگے اور ہر چند اسمیں وقایع بسیار اور حالات بیشمار واقع ہونگے لیکن جو مقصود سب سے واقع جزا ہے اسواسطے اس روز کی اضافت طرف
دین کے فرمائی کہ بمعنی جزا ہے اور سمجھ لیجئے اس سورۃ میں دو مضمون ہیں اول حمد و ثنا کہ زبان بندہ سے جناب الٰہی میں معروض ہوتا ہے دوسری [illegible]
مطلب کہ بعد از ایفائے حمد و ثنا منظور ہے اور اس سورۃ میں پانچ نام ہیں حق تعالیٰ کے اللہ رب رحمن رحیم مالک یوم الدین ان پانچوں ناموں کو
ساتھ دونوں مضمون کے کمال ارتباط واقع ہے اسواسطے کہ حمد اول باعتبار کمال ذاتی حق تعالیٰ کے ہے کہ مفاد لفظ اللہ سے ہے پھر باعتبار افاضہ
وجود اور توابع وجود کے ہے کہ مفاد اسم رب کا ہے پھر باعتبار نعمت تیسیر اسباب معاش اور بقا کے ہے بیچ دنیا کے کہ لفظ رحمن سے مفہوم ہے پھر باعتبار
توفیق اصلاح معاد کے ہے کہ مضمون رحیم ہے پھر اوپر نعمت جزا کے ہے کہ مرتب ہے اوپر کمال حمد و شکر کے یا اخلال اسکے کہ مقتضائے مالک یوم
الدین ہے اور وہ چیزیں کہ سوال جنکے منظور ہے کئی چیزیں ہیں اول عبادت ہے کہ وہ مقتضائے الوہیت ہے دوسری استعانت ہے کہ وہ مقتضائے

ربوبیت ہی پانچویں تیسری خطاب ہدایت ہی اور وہ مقتضائے رحمانیت ہی بوقتی استقامت راہ ہی کہ وہ مقتضائے رحمت ہی پانچویں انعام ہی کہ وہ مقتضائے
مالکیت ہی لیکن نزدیک استقامت کے چنانچہ غضب بھی مقتضائے مالکیت ہی بیچ صورت عدم استقامت کے اور یہہ بھی سمجھہ لیجیے کہ وجہ تخصیص ان
پانچ اسم کی ساتھہ تعلق حمد کے اسطور سے ہی کہ حمد اور ستایش درمیان آدمیونکے واسطے ایک کے ان چار وجہ سے ہوتی ہی اوّل او پر کمال ذاتی محمود
کے کہ وہ صاحب احسان ہووے دوسری وصول احسان محمود بجا تیسری طمع اور توقع احسان کی اس سے چوتھی خوف اور ترس غضب اُسکے سے پس
کمال ذاتی کو ساتھہ اسم ذات کے یعنے لفظ مبارک اللہ کے کہ دلالت او پر استجماع کمال کے کرتا ہی بیان فرمایا اور وصول احسانکو یا فاضہ وجود اور
توابع وجود کے ساتھہ لفظ ربّ العالمین کے ارشاد کیا اور اصلاح معاش اور معاد کو کہ جناب الٰہی میں ہر بندہ متوقع ہی ساتھہ دو لفظ رحمٰن اور
رحیم کے واضح کیا اور خوف و ترس کو روز جزا سے ساتھہ مالک یوم الدین کے دلالت کی پس گویا یہہ ارشاد ہوا کہ اگر بندے تعظیم میری بجہت کمال
ذاتی میرے کے کریں تو میں بھی شایان اوسکا ہوں کہ نام میرا اللہ ہی اور اگر بسبب اعطائے وجود اور توابع وجود کے ثنا میری کریں تو بھی سزاوار اُسکا
ہو نہیں کہ رب العالمین صفت میری ہی اور اگر بجہت توقع اور احسان میرے کے بیچ دنیا اور آخرت کے ستایش میری کریں تو بھی بجا ہی کہ رحمٰن اور
رحیم ہو نہیں اور اگر بملاحظہ خوف عقاب حمد کریں میری تو بھی روا ہی کہ مالک روز جزا ہوں میں اور کہا ہی کہ تخصیص ان پانچ اسم کی اسواسطے
ہی کہ نعمتہائے عمدہ او پر آدمی کے آثار سے ان پانچ اسم کے ہیں اسطرح سے کہ اوّل اُسکو نہانخانۂ عدم سے بمقتضائے الوہیت ظہور میں لایا پھر بانواع
نعم بمقتضائے ربوبیت پرورش کیا پھر عصیان اور عیب اُسکے دنیا میں مستور رکھے اور فضیحت نہ کیا کہ مقتضائے صفت رحمانیت ہی پھر گنجایش توبہ
کی دی اور اگر توبہ کرے قبول فرماتا ہی اور آمرزش کرتا ہی کہ مقتضائے صفت رحیمی کے ہی پھر موافق اعمال اُسکے جزا دیگا کہ مضمون مالک یوم الدین
کا ہی إِيَّاكَ نَعْبُدُ تقدیم مفعول کی نزدیک اہل عربیت کے مفید اختصاص ہی یعنے کسیکی سوا تیرے عبادت نہیں کرتے ہم اور لفظ نعبد سے یہہ
اختصاص مفہوم نہیں ہوتا ہی اور وجہ اختصاص عبادت کی ساتھہ اس ذات مبارک کے یہہ ہی کہ حقیقت عبادت کی نہایت تذلل ہی واسطے نہایت تعظیم غیر
اپنے کے جو باختیار صادر ہووے اور جو تذلل باضطرار ہو وہ عبادت میں محسوب نہیں اور حقیقت عبادت کی بالبداہت لیاقت اُسکی نہیں رکھتی کہ واسطے کسیکے
کی جاوے سوا اوسکے کہ جسکے نہایت انعامات او پر سب موجودات کے ہوں اور وہ ذات نہیں ہی مگر اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ بندیکی تین حالتیں ہیں ماضی
حال مستقبل ماضی میں بندہ معدوم محض تھا اس کو کتم عدم سے ساتھہ تشریف وجود کے مشرف کیا وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا پھر حالت
نطفگی میں مردہ تھا زندہ کیا كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ پھر جاہل تھا اسکو تعلیم فرمایا اور اسباب علم کے کہ حواس اور عقل ہیں اُسکو بخشے أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ
أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ اور زمانۂ حاضر میں پس حاجات اُسکی حد شمار سے زیادہ بر لاتا ہی اور انعامات
اور احسانات جو کرتا ہی بیان سے سوا ہیں اور باوجود انواع تقصیرات اور نافرمانیونکے کہ مدام اس سے صادر ہوتے ہیں رفع حاجات اوسکی میں فضل
اور احسان اپنا منقطع نہیں کرتا اور زمانۂ مستقبل میں پس ابتدائے موت سے تا وصول بجنت متوقع انعام کا اور حفظ کا اقسام عذاب اور عقاب سے
محض اوسی جناب سے ہی پس بندہ کو کسی حالت میں احوالات سے پناہ اور بھروسا سوا اس ذات کے نہیں ہی پس مستحق عبادت بندہ وہی ذات
پاک ہی نہ غیر اور جو چیز ہی یا تو انتفاع اوسکا نقد وقت ہی جیسے آفتاب مہتاب دریا کوہ اور مانند اسکے کہ انکا نفع نہ قبل وجود کے نہ بعد
وجود کے ہوگا یا نفع اسکا زمانۂ ماضی میں پہنچکر منقطع ہوگیا مثل آبا اجداد کے اور شیر پلانے دائیونکے یا توقع نفع کی اُسکے زمانۂ آئندہ میں
ہی مثل اماد اور ارواح طیبہ کے اور وہ ذات کہ نفع اُسکا تینوں حالت میں بندیکا احاطہ کرے وہ نہیں ہی مگر ذات مبارک اللہ کی اور علاوہ
اسکے یہہ ہی کہ جو ما سوا اللہ کے ہی وہ ممکن اور فقیر ہی محتاج جناب مبارک اُسکے کا اور ہر محتاج اپنی حاجت میں گرفتار ہی پس بحاجہ و حاجات
میں غیر کو غنی مطلق درکار ہی اور غنی مطلق کہ رافع حاجات ہر مخلوق ہو نہیں سکتا ہی کوئی مگر وہی پس استحقاق عبادت منحصر بیچ ذات اُسکے
ہوا لہذا فرمایا وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ اور بعضے لاحدہ جو طریق شبہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ غنی مطلق ہی چنانچہ ہمارے عبادتکی
نہیں احتیاج بھی کیا ضرور ہی کہ بیفائدہ مشقت اُٹھائیں اور عبادت کریں اُسکی حق علیہ صحیح دیا انکا یہہ کیا ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ حق تعالے

بسبب کمال ذات اور صفات اور افعال اپنے کے تقاضا اسبات کا کرتا ہی کہ جو کوئی خالی نقصان سے ہو واسطے اوسکے تذلل کیجاوے اور نہایت
تعظیم اوسکی بجالاوے واسطے رعایت حکمت کے کہ وضع ہر شئی کی موضع اپنے مین چاہیئے پس ایجاب عبادت مقتضائے حکمت ہی نہ باستدعا اور احتیاج
اور ظاہر ہی کہ ہر کمال تقاضا کرتا ہی کہ مقابل اوسکے صاحب نقصان تذلل اور پستی کرے اور اگر مساوات نقصان اور کمال کی لازم آتی ہے اور یہہ
مخالف حکمت کے ہی اسی سبب سے ہی کہ ہر صاحب کمال کو دنیا مین ارباب مراتب دون معظم و مکرم رکھتے ہین اور ایاک نعبد کو بعد مالک یوم الدین کے
مالک یوم الدین کے ہی کہ عقب مین اوسکے لائے جواب عبادت کے تین درجے ہین اولی یہہ ہی کہ واسطے طمع ثواب آخرت کے واقع ہو کہ جو باعث قصور
اور جنات اور انہار وہان ملینگے حقیقت مین مبادلہ ہی اسواسطے کہ ہر عاقل یقین جانتا ہی کہ دنیا اور لذات اور امتعہ اسکے سب فانی ہین اور
جہان دوسرا کہ اشرف اس سے اور باقی ہی اور وہ پیش آمدنی ہی پس اسکے حاصل کرنیکے واسطے اس عالم فانی سے اوقات عزیز اپنی صرف کرے اور لذات
اسکے چھوڑ چھاڑ کر متوجہ طرف اس باقی کے ہوا اور عمر اپنی صرف بیچ عبادت کے کرے اور ثمرہ اس شجرہ عبادت کا حاصل نہین ہوتا مگر روز جزا مین
دوسرا یہہ ہی کہ واسطے خوف عقاب کے ہو کہ انبیا قاطبۃ اگر ڈرا گئے ہین کہ جو بندہ عبادت نکریگا مستوجب عقاب کا ہوگا اور خبر ایک شخص کی جو صادق
اور امین ہو تو مفید یقین ہوتی ہی چہ جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران صادق کہہ جائین پس یہہ عبادت مثل غلام کی اطاعت کے ہی کہ وہ بسبب
چار ناچار خدمت مین اپنے خاوند کی حاضر رہتا ہی اور ظہور ثمرہ اسکا اس عبادت کے کہ خلاص اور نجات ہی وجوہ عذاب اور عقاب سے نہین حاصل
ہوتا مگر روز جزا مین تیسرا یہہ ہی کہ واسطے شاہدے حق کے واقع ہو یہہ اعلی سب درجات کا ہی اسیواسطے نیت نماز مین یہی تعلیم فرمایا ہی اصلی للّٰہ
اور لثواب اللّٰہ اور للخلاص من عذاب اللّٰہ نہین تعلیم کیا اور حقیقت مین رابطہ کہ درمیان خدا اور بندہ کے واقع ہی قطع نظر ثواب اور
عقاب سے تقاضا عبادت کا کرتا ہی اور الوہیت موجب عزت اور ہیبت ہی اور عبودیت مقتضی خشوع اور ذلت اور ظاہر ہی کہ مشاہدہ
حق تمام نہین ہوتا مگر اسی روز مین دنیا کے مشاہدہ کو اس مشاہدہ سے کچھ نسبت نہین اگرچہ والیان شوق نے کہا ہی بیت امروز چون جمال تو بیحجاب
ہست + در حیرتم کہ وعدہ فردا برای چیست + اسواسطے ایاک نعبد کو مرتب اوپر مالک یوم الدین کے کیا اور ذکر معبود کو مقدم فرمایا تا
موجب حشمت اور اجلال کا ہوا اور عبادتین النفات جیب و راست نہ ہو چنانچہ مشہور ہی کہ ایک پہلوان نامی کسی مرد دون کے کشتی کرتا تھا بیچ
کشتی مین کسی نے کہدیا اس دون کو کہ ای فلانے کچھ جانتا ہی تو کہ یہہ کون ہی فلان استاد پہلوان اور استاد ہی بمجرد سننے کے وہ گر پڑا اور مغلوب ہو گیا
سمجھ لیجئے کہ جو نام استاد پہلوانون کا اس مرتبے پر موجب حشمت اور اجلال کا ہوا نام اوس قوی متین کا کس قدر سبب حشمت اور اجلال کا ہووے
اور جب نام حقتعالی کا قبل عبادت سے یاد کیا حضور معنوی محبوب کا حاصل ہوا اور عاشق کو حضور محبوب مین کچھ کلفت درک اور محسوس نہین ہوتی
پس بندہ حضور مین محبوب اپنے کے کچھ کلفت اور ملال نہ بہم پہنچاوے اور بشوق و ذوق ادا کرے اور خاصیت ذکر الٰہی کی ہی کہ شیطان دل سے
بھاگتا ہی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطن تذکروا فاذا ہم مبصرون پس بندہ کو چاہیئے کہ قبل عبادت کے ذکر معبود کا
بجالاوے تا شیطان کہ دزد عبادت ہی ساتھ کسل اور غفلت کے نقصان نہ کرے اور عبادت اوسکی محفوظ رہے اور جانے کہ عبادت کرنیوالا ایک
ہی اور صیغہ نعبد واسطے جمع کے ہی یعنی عبادت کرتے ہین ہم اب اختیار کرنا بیچ اس صیغے کے کیا نکتہ ہی نکتہ یہہ ہی کہ بندہ عبادت ناقص اپنی کو بیچ
عبادت کاملون عابدون کے مخلوط کر کے حضور اقدس مین عرض کرتا ہی تا بموجب کرم تمیز عبادات نکرے اور کل کو رد نقصان بعض سے نفرماوے اور
جملہ عبادت انبیا اور اولیا کے بلکہ ملائکہ کی عبادت ناقصہ بھی مقبول ہو چنانچہ فقہ مین مذکور ہی کہ اگر کوئی دو چیزین ایک قیمت کو بیچے اور بعضی انمین
ناقص اور بعضی جید ہوین تو خریدار کو نہین روا کہ جید کو لیوے اور ناقص کو واپس کرے بلکہ یا سبکو قبول کرے یا سبکو رد کرے اور درمیان معاملہ ارحم
الراحمین کے ساتھ بندہ کے سوا قبول کے کچھ احتمال نہین ... بیت بحق ... اسمٰعیل ایمان + ... کرتا جو کہ ہر
... اور یہہ بھی ہی کہ صیغہ جمع ... عبادت کا تمام جماعت ہی اور بدون جماعت
عبادت ناقص ہوتی ہی اور یہہ بھی ہی کہ ... ایاک نعبد کے ...

کہ مین ایک بندہ ہون بندہ دن تیرے لیے یہہ مضمون کمال مناسب ادب ہے وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ حقیقت استعانت کی طلب معونت ہے اور معونت
اور ہر کام کے چار قسم ہے اول یہہ کہ قدرت اوس کام کے بخشتا ہے دوسری اس کام کو آسان کرتا ہے تیسری اوس کام کے نزدیک کرتا ہے یعنی
اوس کام پر مستعد کرتا ہے اور رغبت دیتا ہے مثلاً عقل اور شعور اور ہاتھ پانوں بخشنا واسطے عبادت کے قسم اول سے ہے اور رفع موانع
اور فراغ خاطر دینا قسم ثانی سے ہے اور داعیہ اوسکا دل مین ڈالنا اور حسن اوسکا بیچ نظر عقل کے جلوہ دینا اور لذت عبادت کی اور انشراح خاطر
کی زیادہ کرنا قسم ثالث سے ہے اور مرشد کو انبیا اور اولیا سے پیدا کرنا کہ دمبدم ساتھ پند اور نصیحت کے تاکید اوپر عبادت کے کرین اور حرص
دلانا قسم رابعہ سے ہے اور تقدیم ایاک کی نستعین پر یہان مفید حصر اور اختصاص ہے یعنے بغیر تیرے سے استعانت نہین رکھتے ہم اور یہہ استعانت
یا خاص ہے واسطے عبادت کے یا عام ہے بیچ تمام امور دنیا اور آخرت کے اگر خاص ہے تو سر استعانت مین یہہ ہے کہ عبادت ہر چند کسب
اور عمل بندہ کا ہے لیکن بندہ پابند خواطر نفسانی ہے قدم راہ عبادت مین نہین رکھہ سکتا بدون اعانت الٰہی کے اور نفس جو چیز فی الحال نافع
ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اور عواقب امور اس سے پوشیدہ ہین اور عقل چاہتی ہے کہ جسکا مآل اچھا ہو وہ اختیار کیا جاوے پس آپسمین
کشاکش رہتی ہے اور تنازع غالبا لشکر ہوا غلبہ کرتا ہے اور منجر بہلاکت قلب ہوتا ہے اور دفع اس لشکر کا ممکن نہین مگر بعون الٰہی اور یہہ
بھی ہے کہ عبادت آسان نہین ہوتی مگر بعد دفع عوائق اور وہ چار چیزین ہین دنیا اور خلق اور شیطان اور نفس اور یہہ بھی ہے کہ ممکن نہین مگر
بعد دفع عوارض اور وہ کئی چیزین ہین مصائب اور خطرات مصائب اور انواع غموم اور ہموم اور یہہ بھی ہے کہ درست نہین ہوتی مگر بازالۂ
قوادح عبادت مثل ریا اور سمعہ اور عجب وغیرہ کے اور یہہ بھی ہے کہ تمام نہین ہوتی مگر بوجود بواعث کہ خوف اور رجا اور اشتیاق مشاہدہ
خدا ہے اور یہہ سب چیزین پہاڑ ہین سد راہ کہ قطع انکا بدون عون الٰہی متصور نہین اور یہان دو شبہے ہین ایک تو یہہ ہے کہ اگر عبادت مقدر
ہے تو اعانت بھی ہو جاویگی فائدہ استعانت کا کیا ہے کہتے ہین کہ عون الٰہی غالب اوقات مین اوس کسبکو حاصل ہوتی ہے کہ استعانت اوس کی
جناب سے چاہے پس یہہ سبب عادی ہے واسطے حصول عون کے اور اسباب عادیہ مین یہہ نہین کہا جاتا کہ کیا فائدہ رکھتے ہین فائدہ انکا یہی
ہے کہ حقتعالی نے ساتھ جریان عادت اپنی کے ان چیزونکو واسطہ یافت مطلوب کا کیا ہے جیسے طعام کھانا واسطے حصول سیری شکم کے اور
پانی پینا واسطے دفع تشنگی کے پس اعتراض حضرت صوفیونکا ساقط ہے یہان شبہ دوسرا یہہ ہے کہ استعانت اوپر عمل کے قبل شروع کے مناسب ہے نہ
بعد پس استعانت کو مناسب یہہ ہے کہ عبادت پر ذکر مین بھی مقدم کرتے جواب اسکا یہہ ہے کہ عبادت وسیلہ ہے اور استعانت حاجت ہے اور وسیلہ
کو حاجت پر تقدم ہے اور جو استعانت واسطے تمام عبادت کے ہے اور تمام ہر چیز کا بعد شروع اوس چیز کے ہوتا ہے پس استعانت کو بھی
بعد عبادت کے لائے گویا بندہ یہہ کہتا ہے کہ مینے عبادت تیری تیرے حکم سے شروع کی ہے لیکن اتمام اوسکا بیچ ہاتھ تیرے ہے مبادا
کوئی مانع مانع ہو اور معارض پیش آوے پس ساتھ تیرے استعانت چاہتا ہون اتمام مین اوسکے کہ اِنَّ قَلْبَ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ
اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اور اگر عام ہے امور دنیا اور دین کے بیچ تو وجہ اختصاص کی یہہ ہے کہ جس جس نے غیر سے اپنی استعانت چاہی تو پہلے دل مین
اوسکے داعیہ اعانت کا آویگا اور یہہ محض فضل الٰہی ہے پس جو کوئی کسی کی اعانت کرتا ہے اول اللہ اوسکے دل مین ڈالتا ہے جب وہ کرتا ہے اس
واسطے بندہ یہان کہتا ہے کہ غیر تیرے سے استعانت ممکن نہین ہے مگر تو جب ارادہ اعانت کا دے اور اسباب مہیا فرما دے جب کوئی کسی کی اعانت
کرے پس مین قطع نظر وسایط سے کر کر تجھسے اعانت چاہتا ہون توضیح اس مقام کی یہہ ہے کہ بندیکو قدرت دی ہے اوسکے سبب سے گمان کرتا ہے
کہ یہہ کام کا کرنا نہ کرنا میرے ہاتھ مین ہے لیکن ترجیح فعل کے ترک پر بغیر کرانے میسر نہین ہے اسواسطے کہ بارہا دیکھا ہے کہ بہت جد و جہد اور
کوشش اور سعی کی ہے لوگون نے اور مقصود کو نہین پہنچے مگر بعضے پس معلوم ہوا کہ حصول مطلب نہین ہے مگر باعانت غیبی اور بہت دیکھا ہے کہ ان
نے انسان سے حاجت طلب کی ہے اور اپنے مدت تک اسے لیت و لعل مین رکھا ہے پھر ناکام حاجت اوسکی بر لائی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ
بغیر القاء غیبی کے کوئی کسی کی اعانت نہین کر سکتا پس بندہ مسلمانکو چاہئے کہ شرک سے بھاگے اور دل مین تکیہ فضل الٰہی پر رکھے اور اعانت

تعبیر کی اور گو کہ ظاہر میں اعانت ہے اور معنی میں اصل اقدست اعانت کی کوئی نہیں رکھتا ذات اور ... اعانت ... الفاظ سے ... کہتے ہین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو جب نمرود نے آتش میں ہاتھ پانون باندھکر پھینکا اسوقت جبرئیل نے آکر کہا مجھ سے کچھ حاجت ہو تو کہو اوسنے جواب دیا کہ طرف تیرے حاجت نہین رکھتا ہین جبرئیل نے کہا جناب الہٰی سے التجا کرو انھون نے کہا دونون زبان و آنکھ ... کرنا کیا درکار ہے پس جب بندہ مومن نماز مین کھڑا ہوا پانون اوسکے حرکت سے باز رہے ہاتھ اوسکے بندھے مشغول ہوئے زبان اوسکی سوائے قرآن اور ذکر کے نہ ہوئی گویا اسباب ظاہری طلب اور سبب کے جیسے حقیقت مین بیکار تھے ظاہر مین بھی بیکار ہوے اسوقت ان اسبابون کا ہم دیکھکر جی بحقیقت کارلیجاوے اور کہے ایاک نستعین اور کہا ہے کہ جب بندہ مومن نے ایاک نعبد کہا تو اوسکو عبادت اپنی طرف اپنی لی ہے اپنے تکبر اور عجب مین پڑا مین واسطے دور کرنے اس ترس کے ایاک نستعین تعلیم فرمایا بیانسے وجہ تقدیم نعبد کی اوپر نستعین کے واضح ہوئی کہتے ہین کہ اس سورہ مین دو مقام ہین مقام معرفت ربوبیت اور مقام معرفت عبودیت جب یہ دونون مقام جمع ہوے معاملہ بندہ کا ساتھ خدا کے تمام ہوا اور معنی او فوا بعہدی اوف بعہدکم نے جلوہ دکھایا ابتدائے سورہ سے تا مالک یوم الدین بیان مقام ربوبیت ہے مبدا سے معاد تک اور ایاک نعبد بیان ابتدا مقام عبودیت ہے اور ایاک نستعین بیان کمال اوسکا اور رجوع فنا بعد وجود دونون جانب سے متحقق ہوئی ثمرہ اسکا اوسپر مرتب ہوا اہدنا الصراط المستقیم ہے اکثر علما نے بیچ وجہ التفات غیبت سے طرف حضور کے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین واقع ہے یون کہا ہے کہ مصلی نے وقت شروع نماز کے اجنبی وار کھڑے ہوکر ثنا الہٰی بلفظ غیبت آغاز کی جب ثنا کو کمال پہنچایا حجاب کہ درمیان مین تھا مرتفع ہوگیا اور بعد مبدل بقرب ہوا اور اجنبیت ساتھ یگانگت کے بدل ہوگئی پس عابل ایسکے ہوا کہ ساتھ لفظ خطاب کے تکلم کرے بعضے علما نے کہا ہے کہ دعا اور سوال کو حضور بہتر ہے سوال نماز نہ جیسا ان کا گر نہین ہوتا اور ثنا اور ستائش کو غیبت اور پس پشت کہنا اولی ہے تا محمول خوشامد پر نہو سمجھ لیجئے کہ بیچ تخصیص عبادت اور استعانت کے مشرکین کو ساتھ اہل اسلام کے خلاف ہے بعضے مشرک اجسام معدنیہ کی عبادت کرتے ہین جیسے پہاڑون کی اور سونے چاندی کی اور بعضے درختون کی جیسے پیپل تلسی وغیرہ اور بعضے روحانیات غیبیہ کی کہ مربی اپنا قرار دیتے ہین بلکہ ایک فرقہ انکا یہہ ہے کہ ہر اقلیم کی ایک روح کو ارواح فلکیہ سے مدبر اور مربی جانتا ہے اور ہر نوع کو انواع عالم سے بھی روح مدبر اور مربی اعتقاد کرتا ہے اور واسطے دفع ہر مرض کے اور حصول ہر کیفیت کے بدنی حرارت برودت رطوبت یبوست سے ایک روح کو مقرر کرتا ہے کہ اس سے استعانت چاہیے اور وہ روحین جو نظر سے غائب ہین تو صورتین اور مثالین اون کی بنا بنا کر ساتھ کمال تعظیم اور تضرع کے انکے پیش آتا ہے اور بعضے انمین کاملین افراد انسانی کی عبادت کرتے ہین اور بعضے اجسام بسیط کی خواہ مفیدہ ہون مثل آتش کے کہ معبود مجوس ہے اور کہتے ہین کہ یہہ جسم نہایت لطیف اور نورانی ہے اور یہہ صفت آدمی مین دخل رکھتا ہے پس ظہور ربوبیت الہٰی کا اسمین اتم ہے اور کسیکو انواع حیوانات سے ساتھ اس عنصر کے معاش مین احتیاج نہین ہے مگر آدمی کو پس یہہ عنصر مختص بنوع انسان ہے اور ربوبیت نے خاص انسان کیلئے اسمین ظہور کیا ہے قابل اوسکے ہے کہ ساتھ اوسکے نہایت تذلل سے پیش آوے اور بعضے اجسام علوی کی عبادت کرتے ہین جیسے چاند سورج ستارے اور کہتے ہین کہ تدبیر عالم کی موقوف اوپر تبادل نور و ظلمت کے ہے کہ ذرات اس سے انتظام رکھتے ہین اور تبدیل فصل کی اور اختلاف ہوا کا اور بعضے اوقات زیادتی رطوبت کی بعضے وقت قوت یبوست کی یہہ سب چیزین آثار انہین اجسام کے ہین پس ان اجسام کی نہایت تعظیم کی چاہیئے اور معنا یہہ اجسام ارواح رکھتے ہین کہ کمال مناسبت ساتھ اسماء الہٰی کے بہم پہنچائی ہے پس بالاولی قابل عبادت ہین سبکے سب ان مذہب والونکو مرد مسلمان ساتھ اندو کلمہ کے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین ہے ہجو کرتا ہے اور حقیقت ملت حنفی کی کہ آورده ابراہیم خلیل اللہ ہین اسی کلمہ مین ہین و کلمہ ان کی ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین بیان اسکا یہہ ہے کہ عبادت بیچ حقیقت تذلل واسطے نہایت تعظیم کے ہے اور کسیکو ارباب حقوق مثل ماں باپ استاد پیر آقا بادشاہ کے اور مظاہر الٰہی کے مثل عناصر و فلکیات اور ارواح غیبیہ کے جائز نہین واسطے کہ اسباب نہایت تعظیم کی انمین متحقق نہین ہین اور جب ... نہایت

بیان خطائے مشرکین و اہل اسلام در استعانت

تعظیم کے مستحق نہوئے تو نہایت تذلل بیموقع اور بیجا ہے اور اتلاف حق مالک مطلق ہی اور ظلم ہے بڑا نعوذ باللہ منه **بیت** سوا تیرے
کسیکے سجدہ کرتے نہرا راست + نہیں ہے کوئی سزاوار بندگی تجھ بن + اور استعانت ساتھ اس چیز کے ہے کہ توہم استقلال کا او سچیز کے ساتھ
وہم و فہم ہاں کیا مشرکین اور موحدین سے نہیں گذرتا جیسے ساتھ حبوب اور غلات کے دفع گرسنگی میں اور استعانت ساتھ پانی اور شربت کے دفع
تشنگی میں اور استعانت واسطے راحت کے ساتھ سایہ درخت وغیرہ کیا اور دفع مرضوں میں ساتھ دوا کے اور یقین وجہ معاش میں ساتھ امیر یا دشاہ
کے حقیقت میں معاوضہ خدمت کا ساتھ مالک کے ہے نہ تذلل یا ساتھ اطبا اور معالجوں کے کہ بسبب تجربہ اور طلب مشورہ کے ہے استقلال متوہم
نہیں ہوتا پس اس قسم کی استعانت بلا کراہیت جائز ہے اسواسطے کہ فی الحقیقت استعانت نہیں ہے اور اگر استعانت ہے استعانت بخدا ہی ہے اور یا استعانت
ساتھ اس چیز کے ہے کہ توہم استقلال اس چیز کی لئے نزدیک مشرکین میں جگہہ پکڑتی ہے مثل استعانت بارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ
کے یا بارواح ساحرہ کے جیسے بھوانی نیچ ستیدہ زین خان وغیرہ میں اس نوع کی استعانت عین شرک ہے اور منافی ملت حنیفہ ہے پس اہل
اسلام باعتقاد تمام باین کلام متکلم ہیں **بیت** کونین میں جز تیرے نہیں یار ہمارا + ناصر ہے تو ہی تو ہے مددگار ہمارا + اور اگر کوئی دلیل
اوپر حصر عبادت اور استعانت کے طلب کرے تو کہتے ہیں ہم تینوں آیتیں سابق کی دلیل ہیں اوپر اس حصر کے اسواسطے کہ عبادت اور استعانت یا واسطے
اسکے ہے کہ وہ شخص کمال ذاتی رکھتا ہے یا واسطے اسکے ہے کہ نعمتیں سابقہ اسکی موجب شکر اور طلب مزید کی ہیں تا با مداد اور اعانت اسکیکے مستمر ہوں
الی غیر النہایۃ تربیت یا بسبب اسکے ہے کہ ربوبیت اوسکی شامل اور محیط ہے کل خلایق کو اور اعانت بھی تتمہ ہے حق ربوبیت کا یا واسطے اسکے ہے کہ
رحمت اوسکی بایصال وجود اور باعطاے ارزاق بصفت عامہ ظہور کرتی ہے اور یہہ چیزیں جو بوصف عموم اور احاطہ مخصوص ہیں ذات باریتعالی
میں پس عبادت اور استعانت جو متفرع انہیں چیزوں پر ہے مخصوص ساتھ اسکے ہوئی **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** معنی ہدایت کی نشان
بتانا مطلب کا ہے اور وہ یا بالہام ہے جیسے چوسنا پستانکا کہ بے تامل اور تعلیم طفل کو القا فرماتے ہیں اور مثل گریہ کے کہ بہت شکایت جوع
طفل کو ابتدا خروج شکم مادر سے تعلیم کرتے ہیں اور یا ساتھ عطا کرنے حواس ظاہرہ اور باطنہ کے ہے یا ہدایت عقل کی ہے یا دلایل نظری کی
ہے یا ارسال رسل کی ہے پس مراتب ہدایت کے ترتیب وار میں اول ہدایت الہامی ہے کہ حالت طفولیت میں حاصل ہے پھر ہدایت احساسی
ہے کہ جب حواس آدمی کے بیچ ظاہر اور باطن کے قوت پکڑے اچھی بری چیزوں کو پہچاننے لگا اور جہاں رسائی حواس کی نہیں وہاں کے
دریافت کرنیکو ہدایت عقل دی ہے تا مدرکات حواس ظاہرہ اور باطنہ سے کلیات اونکی انتزاع کرکر کامیاب مطلب ہو اور جہاں ہدایت
عقل نہیں پہنچتی وہاں کے معلوم کرنیکو دلایل نظریہ عطا کی ہیں کہ ان دلایل سے نتیجہ برلاتے اور جن اشیا میں نظر عقل کی گنجایش نہیں ہے اور حسن
اور قبح جسکا قوت عقلیہ سے مدرک نہیں ہوتا یا ادراک میں اوسکے وہم وخیال معارضہ کرتے ہیں اونکے دریافت کرنیکو پیغمبر بھیجے ہیں کہ بواسطہ
ان اکابر کے سمجھ کر ہم آغوش مقصود ہوں اور ہدایت کہ بارسال رسل اور انزال کتب متحقق ہے دو قسم ہے عام اور خاص عام وہ ہے کہ راہ خیر
اور شر کی واضح کریں اور یہہ بھی دو قسم ہے تبیانی اور توفیقی تبیانی شرح ما جاء بہ الرسول ہے ساتھ اس حد کے کہ کچھ احتمال شک اور شبہہ کا فہم مراد
میں راہ نپاوے اور توفیقی وہ ہے کہ اسباب تمسک کے ہدایت انبیا کسی کے حق میں فراہم کرکر تمسک اور پیروی اسکے آسان فرماوینا او سعادت
ابدیہ واصل کریں منتہی اس توفیق کا یا بہشت ہے آخرت میں یا دریافت حق ہے دنیا میں اور خاص وہ ہے کہ ایک نور عالم نبوت سے یا عالم ولایت
سے کسیکے مدرکہ پر مشرق ہو اور انکشاف حقایق علی ما ہی علیہ حاصل ہوجاوے اور اوسکے تین درجے ہیں یا من اللہ ہے چنانچہ فرمایا ہے قل ان
ھدی اللہ ھو الھدی یا الی اللہ ہے چنانچہ کہا ہے **انی ذاھب الی ربی سیھدین** اور یا باللہ ہے جیسے حدیث شریف میں وارد ہے
لولا اللہ ما اھتدینا اور داخل اسی ہدایت خاص میں ہے جو مرید و نہر پا مدد پیران واقع ہوتی ہے اثناے سیر و سلوک میں حالا
فحالا و مقاما بعد مقام اور سمجھو کہ اگر ہدایت سے نشان دادن راہ مراد ہوتا ہے تو ساتھ الی کے تعدیہ کرتے ہیں اور اگر وصف راہ منظور
ہوتا ہے تو ساتھ لام کے تعدیہ کرتے ہیں اور اگر قطع کروانا راہ اور پہنچانا مقصد تک مقصود ہوتا ہے متعدی بنفسہا کرتے ہیں پس لفظ اہدنا

بیان ہدایت

الصراط المستقیم اظہار بکمال عجز اور ناتوانی بندہ ہے کہ اکیلا اور پریشان دادن راہ [illegible] جا دیتے ہیں کہ مطلب میں ایسلنا [illegible]
اسکی جل جلالہ دلیل راہ اور رفیق مسافت اور دستگیر نہ [illegible] **بیت** قدم قدم پہ [illegible] حال ایل [illegible] ناتوان [illegible] [illegible]
اور ایراد صیغہ جمع اہدنا میں واسطے اس نکتے کے ہے کہ نعبد میں [illegible] یعنی التخصیص یہاں مقام [illegible]
اور یہہ بھی ہے کہ حمد کو شامل حمد جمیع حامدین کیا اور ایاک نعبد میں شامل عبادات سب کے کیا اور نستعین [illegible] بیان [illegible]
بھی اسکی طرف سے چاہی اور یہہ بھی ہے کہ اگر ایک شخص سارے گھر کے لوگوں سے یا محلے کے یا شہر کے یا ملک کے [illegible]
اسے بڑی مشکل ہے کہ اگر ان سبکی موافقت کرے تو دیدہ و دانستہ اپنے تئین ہلاکت میں ڈالے اور جو مخالفت [illegible]
مبدل بدشمنی اور صلح بجنگ اور صفا بکدورت ہو اور ملاقات قرابت اور محبت اور تعاون عناصر کا ٹوٹ جاوے [illegible]
ہدایت میں شریک کیا تاکہ اس خارج کی سے محفوظ رہے اور لفظ صراط کا مراد طریق اور سبیل [illegible]
یہہ نکتہ ہے کہ مسلمانون کو ذکر لفظ صراط سے عبور پلصراط کا یاد آوے اور جانیں کہ یہیں اوسپر سے گذرنا [illegible] طریق مستقیم کے
ممکن نہیں **نظم** تیغ سے تیز ہے اور بال سے باریک صراط ۔ بن ہو کے تیری کسطرح سنبھل جاونگا ۔ دستگیری میری [illegible]
ورنہ ہر گام میں رافت تو پھسل جاونگا ۔ اور مشہور یہہ ہے کہ طریق مستقیم اختیار توسط ہے درمیان افراط اور تفریط کے [illegible]
مثلاً عبادت میں افراط یہہ ہے کہ جہان ظہور صفت کا صفات الوہیت سے دیکھے بے اختیار پرستش کرنے لگے [illegible] اور تفریط یہہ
ہے کہ کبھی مشاغل دنیا اور طلب معاش سے فارغ ہو کر متوجہ عالم غیب کی ہو وے [illegible] اور افراط استعانت
میں یہہ ہے کہ ہر چیز کو توہم میں سبب ٹھہرا کر درخواست امداد سے کرنے لگے اور کارہائے مطلوبہ میں طرف [illegible] اور تاثیرات نجوم اور
سعادت اور نحوست ایام کی اور خواص مخفیہ معدنیات اور نباتات اور حیوانات کے ملحوظ رکھکر رعایت انکی کرتا ہے اور شوم [illegible]
میں اولاد میں غلامون میں لونڈیون میں گھوڑون میں حویلیون میں تلوار میں اور سوا انکے اور اشیا میں خیال رکھے اور اوقات زندگی کے اپنے
اوپر تنگ کرے اور سودائیوں کی طرح ہر چیز سے توقع نفع اور انتفاع عظیم کی رکھے اور تفریط یہہ ہے کہ اسباب معتبرہ کو جیسی
دوا اور غذا اور پرہیز اور صحبت نیکوں کی اور بدونکی اور دعا اور التجا جناب باری سے ہے ساقط الاعتبار جانے علی ہذا القیاس جمیع امور میں
توسط محمود ہے اور افراط اور تفریط مذموم ہے چنانچہ بتفصیل کتب مبسوط علم اخلاق میں مذکور ہے اور اگر یہاں بطریق نمونہ بیان کیجئے تو یون کہئے
کہ آدمی کی تین قوتیں ہیں ایک قوت لطیفہ ہے کہ اوسے عقل کہتے ہیں صفت اوسکی جاننا اشیاء کا اور دریافت کرنا حقایق کا ہے اور حقایق یا
ذات یا صفات باریتعالی کی ہیں اور افعال اور آثار اسکے دنیا اور آخرت میں اور اس قسم کے جاننے کو علم الہی کہتے ہیں اور افراط و تفریط اس
قسم میں یہہ ہے کہ تفکر ذات الہی میں کرے اور در پے ہو اسکے دریافت کرنے میں یا صفات کو مطلق نفی کرے واسطے تنزیہ کے یا اثبات صفات کا
کرے بہ نہج تشبیہ کے کہ خالق کو ساتھ مخلوق کے ہمرنگ کرے یا ان صفات کا کہ شریعت میں ثابت ہیں تاویل باطل سے انکار کرے مثل کلام
سمع اور بصر اور رویت اور رضا اور غضب یا افعال الہی کی ناشناسی [illegible] پر حمل کرے یا اصلح اور لطف انکے کو موافق قرار داد
عقل اپنی کے اوپر اوسکے واجب جانے یا اصل کی نسبت بندہ کی طرف کرے اور فعل اور تاثیر اوسکی [illegible] افعال میں منکر ہو یا بندہ کو مثل جماد کے
بے دخل اعتقاد کرے اور جبری ہو جاوے وغیر ذلک من العقائد الباطلة المائلة الی جانب الافراط والتفریط یا ارواح اور
ملائکہ اور انبیا اور اولیا اور ائمہ دین کو اوس قسم کو نبوت کہتے ہیں اور افراط و تفریط اس قسم میں یہہ ہے کہ اصلاً ان مراتب اور
مناصب کا انکار کرے یا معتقد عصمت اور محفوظیت انکے کا خطا سے اور گناہ سے [illegible] اپنے [illegible] اغراض دنیوی میں جانا [illegible]
[illegible] حاجات لغایت سمجھے یا رتبہ ائمہ اور اولیا کا برابر رتبہ انبیا و مرسلین کا اعتقاد کرے اور انبیا اور مرسلین کو لوازم الوہیت کے
[illegible] اور [illegible] ہر جگہ [illegible] ثابت کرے اور [illegible]

تشبیہ صراط مستقیم [illegible] بیان افراط و تفریط

کی تن پرستی و تماثیل کے اور قبور اور تعزیہ کے معبود بنا دے اور رزق اور فرزند اور حاجت اور منصب اونسے بالاستقلال چاہے
اور شفاعت اور عرض اونکی جناب الٰہی مین واجب القبول سمجھے کہ وہ مکروہ جناب مقدس باری ہے یا معاملات قبر کے اور دوزخ کے اور بہشت
کے اور حساب کے اور میزان کے اور سوا انکے امور آخرت کے ہین کہ اس علم کو علم معاد اور سمعیات کہتے ہین افراط و تفریط اس قسم مین یہہ ہے کہ
مثلاً ایمان کو اپنی حد خوف نجات نہ سمجھے جانے کہ اصلاً اثر کسی معصیت کا اوسکی خاطر مین خطور نکرے اور جانے کہ کوئی گناہ باوجود ایمان ضرر
نہین پہنچا و بیجا یا ایمان کو ایک درجہ ساقط الاعتبار کرے کہ ہر گناہ سے زوال تاثیر اسکا سمجھے اور گنہگاران با ایمان کو مثل کافران بے ایمان کے
مخلد فی النار جانے یا اعمال نیک و بد کی تاثیر ذاتی آخرت مین ثابت کرے اور جانے کہ اللہ بے اختیار مقام مجازات مین تابع اعمال بندہ ہے
عقول و اوہام جنون کی طاعت سے ممکن نہین یا بہشت اور دوزخ اور تلذذ اور تالم و انکی مثل انقلابات دنیا کے زائل اور فانی اعتقاد
کرے یا اجسام اور اسکے عوارض کہ اوسے علم جواہر اور اعراض کہتے ہین اور علم طبیعی اور ریاضی بھی نام رکھتے ہین افراط تفریط اس قسم مین
یہہ ہے کہ مثلاً تشریح اور طب مین ان چیزونکے تعمق تمام کرے اور عمر کو اپنے ساتھ تفصیل مالا یعنی احوال اوضاع خواص تاثیرات انکے
معروف رکھے مثل ہیئت ہین اور ہندسہ ہین اور حساب ہین اور فنون ریاضی ہین اور موسیقی ہین اور جر اثقال ہین اور مناظر ہین اور شعبدہ
ہین اور طلسمات ہین اور خواص نباتات ہین اور طب ہین اور سوا انکے ان کی مثل ہین یا ان چیزونکا مطلق انکار کرے اور اونسے بے نصیب اور
بے بہرہ رہے اور جسقدر کہ دین و دنیا مین نافع ہے ان علوم سے اوسقدر بھی منتفع نہو دوسری قوت شہوی یہہ ہے کہ مبدا جذب منافع اور
وسیلہ خواہش مرغوبات ہے اور افراط اوسکی فجور ہے اور خلاعت بھی کہتے ہین یعنے انہماک لذات اور مرغوبات مین زیادہ اس سے جو چاہیے
اور تفریط کو اوسکے خمود کہتے ہین یعنے سکون اس چیز سے کہ ترغیب کرے بیچ اسکے عقل اور شرع مثل نکاح حلال اور طعام لذیذ بے شبہ کے
اور مرتبہ وسط اوسکا عفت ہے یعنے تابع کرنا شہوت کو حکم عقل اور شرع کے تو عبادت ہوا سے سلامت حاصل ہوا اور اس وسط سے اخلاق
محمودہ بہت متولد ہوتے ہین مانند حیا اور صبر اور قناعت اور تورع اور جوانمردی اور سخاوت اور توابع سخاوت کے سے ایثار اور کرم
اور عفو اور مروت اور مسامحت معاملات مین تیسری قوت غضبیہ ہے کہ مبدا اقدام ہر چیز پر خطر کی ہے اور مقتضی اسکا تسلط اور ترفع اور
دفع مضرت غیر ہے اپنے سے اور متعلقان اپنے سے افراط اوس قوہ کی تہور ہے یعنے جرات کرنی وہان جہان نچاہیئے اور تفریط اوسکی جبن ہے
یعنے ڈرنا جس سے نہ ڈرا جاہیئے اور توسط اسکی شجاعت ہے اور شجاعت سے اخلاق محمودہ بہت پیدا ہوتے ہین مثل علو ہمت اور استقلال
اور حلم اور تحمل اور حمیت کے اور سوا اسکے اور توسط استعمال قوت نطقیہ کو حکمت کہتے ہین اور اوس سے ذکا اور سرعت فہم اور صفائے ذہن
اور آسانی سے تعلیم کرنا اور حسن تحفظ اور تذکر اور تعقل حاصل ہوتا ہے اور طرف افراط اسکے کو جربزہ کہتے ہین اور طرف تفریط اسکے کو
بلادت اور غباوت نام رکھتے ہین اور جب تینون قوتونمین توسط حاصل ہوا اسے عدالت کہتے ہین اور لوازم عدالت کے دوستی اور الفت اور وفا
اور شفقت اور مکافات احسان اور پاس علاقہ اور حسن صحبت اور مشارکت اور توکل اور ایفائے حق معبود مطلق اور حق ملائکہ اور پیغمبران
اور اولوالامر اور انبیا اور امر اور نواہی شرعی ہین یہی ہے کمال تقویٰ **بیت** حق تعالیٰ نصیب فرماوے + ہمکو یہہ راہ راست دکھلاوے
یہان ایک نکتہ ہے سمجھ لیجیے کہ قوت نطقیہ ذاتی ہے انسان کی کہ روح کو پیش از تعلق بدن حاصل تھی اور قوت شہویہ اور غضبیہ بواسطہ تعلق
بدن حاصل ہوئے ہین پس کمال توسط قوت نطقیہ مین یہہ ہے کہ اسکا یہانتک استعمال کرے کہ زیادہ اس سے ممکن نہین اور کمال توسط قوت شہویہ
اور غضبیہ کا یہہ ہے کہ اسکا بقدر ضرورت استعمال کرے بجائیکہ کمتر اس سے ممکن نہین پس طریق توسط دریافت کرنا بغیر دلالت انبیا کے اور
رفاقت صدیقون اور شہیدون اور صالحونکے دشوار ہے اسواسطے کہا ہے کہ صراط المستقیم اقتدا با نبیا ہے اور قدر مشترک یہہ ہے کہ انسان دل
سے اپنے اسکی طرف متوجہ رہے اور اوسیکا ذکر کرے اور معرض ماسوی سے ہوا اور یہانتک تابع فرمان الٰہی ہو کہ اگر ارشاد ہو کہ پسر ذبح کر تو کر ڈالے
مثل حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اور اگر فرمان ہو کہ جان اپنی نثار کر تو بشاشت تمام سے قبول کرے مانند حضرت اسمٰعیل کے اور اگر حکم ہو کہ اپنے

انکو دریائے ذخار میں ڈال تو ڈالدے مثل حضرت یونس کے اور اگر [illegible] ماننا ہو کہ مثل شاگردوں کے [illegible] الحال کے باطن
بعضی باتیں سیکھ تو تنگ و عار نہ رکھے حکم بجالائے مثل حضرت موسیٰ کے علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام [illegible] کہ طرف حضرت خضر کے گئے [illegible]
شاگردی اختیار کی حدیث میں [illegible] کہ صحابہ کو یہ کہا کرتے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اظہار کی آنحضرت سایہ کعبہ میں بیٹھے تھے فرمایا کہ قبل تمہارے اہل ایمان لوگ کہا کرتے [illegible]
زمین کھود کر گڑھا کیا جاتا اور آرہ سر پر چلایا جاتا اور [illegible] کر دیا جاتا [illegible]
سے پوست استخوان کندہ کئے [illegible] خلاف مذہب کا [illegible] صراط مستقیم [illegible]
فرض کیا جاتا ہے گویا بندہ کہ صراط مستقیم چاہتا ہے بخیال ضعف اپنا بیان کرتا ہے [illegible]
پیرا و رنا تو ان کو جو راہ چلنا منظور ہوتا ہے تو نزدیک کی تلاش کرنے میں [illegible]
ہی عجب ایک کشمکش میں گرفتار ہے کسی راہ پر زن و فرزند بلا رہے ہیں کسی پر ماں باپ [illegible]
تو کسی راہ پر دشمن اور حاسد کتنے قدم ادھر نکو نفس اپنی ہی راہ پر چلایا چاہتا ہے شیطان اپنی ہی طرف بلایا چاہتا ہے [illegible]
دکھائے ہے غضب اور ہی راہ بتاتا ہے عقل اوسکی ضعیف اور عمر تھوڑی [illegible] حیران [illegible]
کہ اھدنا الصراط المستقیم یہاں بعضے جاہل جو شبہ کرتے ہیں یہ کہ مسلمانکو یہ دعا تعلیم ہوئی [illegible]
ہدایت کا بیان بیموقع ہے اسواسطے کہ اسکو یہانتک ہدایت حاصل ہے کہ [illegible] تحصیل حاصل کا کیا فائدہ جواب اسکا یہہ ہے کہ ہدایت
ہدایت کے چنانچہ مذکور ہوئے بہت ہیں پس شخص ہر وقت سوال ہدایت [illegible] نہیں کہا ہے کہ علم آدمی کا [illegible] طریق کے [illegible] زیادہ
کے ہے اول دوام اس علم کا دوسری زیادتی ادلہ کی کہ علم جو ایک دلیل سے حاصل ہو وے برابر اس علم کے کہ بہت دلیلوں سے حاصل ہو نہیں
ہوتا جو کچھ عالم اقسام ممکنات سے موجود ہے اسمیں دلالت ہے اوپر وجود ذات الٰہی کے اور علم اوسکا اور قدرت کے اور ہر چیز میں حکمت اسکی مخفی
ہے **نظم** ففی کل شیٔ لہ شاھد + تدل علی انہ واحد + خاک سے سبزہ لہلہا جاتا + وحدہ لاشریک لہ کہتا + پس علم
آدمی کا ہر وقت زیادتی پذیرا اور مستعد ترقی کی ہے **بیت** دل میں آخر ہو نہ سکا اوسکے زلف دھیان پیچ کا + زلف دراز یار کا [illegible]
برسوں نہ پڑھیگا + مجملا امتثال اوامر و نواہی الٰہی کا اور تحصیل فضائل اور مراتب عالیہ کا ایک میدان ہے نہایت وسیع [illegible]
ثبات ہے اوپر اسکے کہ اس شخص کو مرتبہ ہدایت سے حاصل ہوا ہے چنانچہ قرآن مجید میں اور جگہ گویا شرح اسکی فرمائی ہے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد
اذ ھدیتنا یہاں ایک شبہ اور وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ زبان سے چاہنا مطلب کا اپنے کی خالی دو وجہ سے نہیں ہوتا یا یاد دلوانا ہوتا ہے اسکو
کہ جسے مطلب ہے وہ بھولجاوے یا ترغیب دینی ہوتی ہے بخیل کو اوپر جود کے اور یہہ دونوں باتیں حکیم برحق اور جواد مطلق جل جلالہ میں متصور نہیں
ہوسکتیں پس فائدہ اس درخواست کا اور اس دعا کا کیا ہے علی الخصوص دعا منافی قضا ہے جواب میں اسکے کہتے ہیں ہم کہ گاہے حکمت [illegible]
تقاضا کرتی ہے کہ مطلب طالب کا بدون تضرع و زاری کے حاصل نہیجئے تا نفس اوسکا منکسر ہو اور تکبر اوسکا پست ہو پس شاید تذلل ہمارا کارگر
پڑجائے اور وہ شرط کہ حکمت الٰہی میں مرعی ہے ظہور کرے **بیت** تا نگرید طفل کی جوشد لبن + تا نگرید ابر کی خندد چمن + اور دعا
منافی بقضا نہیں ہے اسواسطے کہ جاری ہے عادت الٰہی اس بات میں کہ بندہ تذلل اور زاری کرے اور عطا لے بعد طلب اسکے واقع ہو اب
سمجھ لیجیے کہ سوال ہدایت کا اوپر استعانت کے [illegible] اسواسطے کہ ہدایت بھی ایک نوع استعانت ہے اور خاص کا عام پر تفرع
ہوتا ہے اور اوپر عبادت کے بھی [illegible] اسواسطے کہ عبادت [illegible] کمال حاصل کرے مفید ہدایت خصوصی
ہو والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا [illegible] استعانت [illegible] عبادت اور استعانت مخلوط ہو دیں تفرع
ہدایت کا اوپر مالک یوم الدین کے بھی ظاہر ہوا اسواسطے کہ [illegible] ہدایت کا [illegible] ظاہر ہوگا واسطے عبادت کاملہ کے بعد اطاعت حق کے

میسر نہیں ہوا۔ تفریع ان تینوں چیزوں کا اوپر رحمت عام اور رحمت خاص کے بلکہ اوپر رب العالمین کے کہ بہترین تربیتہائے الہی ہدایت ہی خوب ظاہر ہے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سمجھ لیجئے کہ حقیقت نعمت کی مقتضی ہے کہ بوجہ احسان ساتھ غیر کے پہنچاویں اور منظور نفع اپنا اسمیں کچھ نہو لہذا منعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہیں اسواسطے کہ مخلوقات کو انعام میں منافع اپنے منظور ہوتے ہیں اور نعمت الٰہی کافر اور فاسق کے حق میں نعمت نہیں اسواسطے کہ احسان ساتھ انکے منظور نہیں جو کچھ جنس منافع سے کفار فساق کو عطا ہوا ہے صورتیں نعمت کی معنوں میں آفت ہے جیسی زہر ملا ہوا حلوا میں کسیکو دیجیے یا زہر ہو حلوا ہی فقط ہو وقت کوئی کھا جائے یا زیادہ حد شبع سے تناول کرے اور موجب تخمہ اور ہیضہ کا ہو لہذا قرآن شریف میں فرماتا ہے ولا تحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما اسی سبب سے نعمت الٰہی کو اور آیہ میں خاص ساتھ چار گروہ کے فرمایا ہے وہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہیں پس لفظ انعمت علیہم کا ہر چند ظاہر شمول رکھتا ہے لیکن حقیقت میں مخصوص ساتھ انہیں چار کے ہے سوال یہاں کیا ہے کہ صراط الذین انعمت علیہم فرمایا صراط من انعمت علیہم کہا جواب واسطے اسکے کہ لفظ من کا گاہے لغت عرب میں نکرہ موصوفہ ہوتا ہے پس علم باشخاص معروفین کہ بانعام الٰہی معروف و مشہور ہیں حاصل نہوتا اور جب علم حاصل نہوتا طلب متابعت مجہول لازم آتی اور وہ محال ہے اور لفظ انعمت فرمایا اسناد انعام کی بذات الٰہی کی تا اشعار او پر کمال انعام کے ہو کہ ذات الٰہی سب جہت سے کامل ہے اور کامل سے کامل ہی ظہور کرتا ہے اور لفظ خطاب کا لائے تا بندہ بعد حضور کے بغیبت رجوع نہ کرے کہ یہ بعد کو رہے یعنی نقصان بعد کمال ہے اور علیہم کو مقدم نفرمایا اسواسطے کہ تخصیص مفاد ہوتی اور تخصیص مانع طلب مثل ہے اور بندہ درپے ہی طلب مثل اسکے کا پس تخصیص منافی غرض اسکے کی تھی اور انعمت کو بصیغہ ماضی لائے تا کوئی توہم نکرے کہ انعام مشکوک میں ہے یا مستقبل محل شک ہے اور مفعول انعام کا حذف کیا تا شامل انعام دنیوی اور اخروی کو ہو یہاں ایک شبہ وارد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ صراط مستقیم راہ واحد ہے اور یہہ چار گروہ مختلف الطریق پس ایک راہ چار گروہ کی کیونکر ہو اور ظاہر ہے کہ ہر نبی وضع علاحدہ شریعت جدی رکھتا ہے اور ہر ولی اشغال واذکار و مراقبات طریقت میں معمول رکھتا ہے پس باوجود کثرت طرق کے کہ قول مشہور ہے الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق کیونکر ہے وحدت راہ کسطرح ہو جواب اس شبہے کا ایک تمثیل سے خاطر نشان کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ طب یونانیاں مثلا راہ مستقیم علاج ہے اور وقت بقراط اور جالینوس سے تا عہد علوی خان مسلوک اور محفوظ ہے باوجود اسکے کہ معالجات بقراط اور جالینوس کے زمانے اپنے میں اور ہی وضع پر تھے اور علوی خان کے زمانہ میں اور ہی نہج پر وہ مفردات کا استعمال کرتے تھے اور تنقیے سے ساتھ فصد اور اسہال کے کمال احتراز کرتے تھے اور یہہ مرکبات کو معاجین اور اشربہ سے کام میں لاتے تھے اور ہر مرض میں اقدام اوپر تنقیہ فصد اور اسہال سے کام فرماتے تھے پس معلوم ہوا کہ اس قسم کے اختلافات منافی وحدت طریق کے نہیں سوا اسکے بعضے اطبائے یونانی واضع قواعد گذرے ہیں اور بعضے مقلد ان قواعد کے پس یہہ اختلاف بھی موجب اختلاف راہ نہیں ہے جیسا ایک قافلہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو ایک راہ سے روانہ ہو بعضے اس قافلہ میں تجار ہوں بعضے حمال ہوں بعضے بدرقہ اور پاسدار حال آنکہ سب ایک راہ جاویں اور کام مختلف موافق خدمت اور منصب اپنے کے عمل میں لاویں ایسے ہی انبیا اس راہ میں راہبر اور بدرقہ اور صدیقین اور شہدا اور صالح اپنے اپنے مرتبے سے رفیق اور دست کش اور باربردار اور پاسدار ہیں یہہ سب مرتبے وحدت طریق کے منافی نہیں اور اختلاف کہ شرایع انبیا میں واقع ہے اصل دین میں نہیں ہے بلکہ بسبب اختلاف استعدادات امم کے اور اختلاف مصالح ہر وقت کے احکام متغائر نظر عوام میں پیدا ہوکے گمان مخالفت کا ڈالا ہے حقیقت میں منظور سب انبیا کا قدر مشترک ہے غیر مختلف مثلا ایک طبیب اگر بعض حار مزاج والیکو موسم تابستان میں آب زن میں بٹھاوے اور ادویہ باردہ اور اغذیہ مرطبہ واسطے اسکے تجویز کرے اور دوسرا طبیب واسطے اسی مرض حار مزاج والیکے موسم زمستان میں حمام میں بیٹھنا تجویز فرماوے اور ادویہ گرم اور اغذیہ مجفف کھلاوے ہرگز مخالفت آپسمیں نہیں ہے کہ طبیب اول بجائے دوم یا دوم بجائے اول ہوتا اور ایک کا مریض دوسرے کے پاس جاتا بعینہ وہی کرتا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

سوال جب انعام الٰہی دنیا و آخرت میں نصف شے ہے [illegible] عضب [illegible] [illegible] اور [illegible] کا [illegible]
احتراز کی کیا ہے جواب اسکا یا ہیں گذرا ہے کہ ایک جماعت ہی آنکو ساتھ اصحاب [illegible] [illegible]
گمراہی میں گرفتار ہے مبادا وہ راہ خرف ساتھ انکے [illegible] [illegible] [illegible]
گمان کریں اور غضب اور ضلال میں شریک واسطے [illegible] [illegible] مغضوب [illegible]
ہیں بعضے انمیں پہلے مذکور ہوئے ہیں اور بعضے یہاں ذکر کئے جاتے ہیں بیضاوی میں لکھا ہے کہ [illegible] ضال [illegible]
تمام نعمت بیچ حق بندہ کے یہ ہے کہ اسے معرفت حق اور عمل نیک [illegible] [illegible]
آدمی معرفت حق رکھتا اور عمل خیر نہیں رکھتا فاسق ہے اور محل غضب اور جو معرفت حق نہیں رکھتا [illegible] ضال [illegible] مغضوب
علیہم وہ فرقے ہیں کا فر معاند کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہیں اور عاصی [illegible] [illegible] [illegible]
ہیں ایک نوکا فر کہ بتقلید کفر میں پڑے ہیں یا بسبب قصور نظر کے حقیقت دین کی انپر واضح نہیں ہوئی [illegible] [illegible]
الٰہی کے کر ارتکاب گناہ کرتے ہیں یا بسبب قصور رکھنے بیچ تامل کے اور طلب علم کے اور [illegible] [illegible] ہوئے ہیں اور
بعضے کہتے ہیں کہ مغضوب علیہم وہ ہیں کہ جنسے بالیقین انتقام روز جزا میں لیا جاویگا اور ضال [illegible] [illegible]
بعضوں نے کہا ہے کہ بیچ اعتقاد کے اور خلق نیک کے اور عمل صالح کے طرف تفریط کے پڑا اور جس قدر کرنا تھا اس قدر [illegible]
مغضوب علیہ ہے اور جو بطرف افراط گیا گمراہی ہے یہاں محمد ایجے کہ بظاہر حاجت اس لفظ کی نہیں معلوم [illegible] کہ اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین کافی اور وافی تھا ذکر ضلال اور [illegible] درکار تھا
لیکن ایمان دو بازو رکھتا ہے کہ قوت سے ان دو بازو کے مومن کو سیر و سلوک اس راہ کا میسر ہوتا ہے اور وہ دو بازو عبارت خوف اور رجا سے ہیں
اور دونوں چاہیں کہ باعتدال ہوں لہذا جابجا قرآن شریف میں وعدہ کو ساتھ وعید کے مقرون فرمایا ہے اور تصریح ارشاد کیا ہے کہ نبئ عبادی
انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ لووزن خوف المؤمن ورجاءہ لاعتدلا
پس جو ذکر انعام کا دلالت اوپر رجا کے کرتا تھا لازم آیا کہ ذکر غضب اور ضلال کا بھی فرما دیں تا دلالت اوپر خوف کے کرے اور دونوں رکن ایمان
کے برابر ہوں اور سمجھ لیجئے کہ غضب کی نسبت طرف ذات حق کے نفرمائی اور ایسی ہی گمراہی کی بخلاف انعام کے اسواسطے کہ محض تفضل ہے بلا سابقہ
استحقاق اور غضب بسبب شومی اعمال بندگان اور گمراہی بسبب قصور ادراک انکی کے ہے پس گویا حق تعالیٰ فاعل حقیقی نہیں ہے مگر انعام کا اور
غضب اور ضلال بشرکت بندگان اور استحقاق انکے اس سے صادر ہوتے ہیں اور اس مقام میں غیر الذین غضب علیہم نفرمایا تا احتراز
خاص اشخاص معلومین سے کہ بغضب اور ضلال شہرت رکھتے ہیں ہو سکے اور منعم علیہ کے مقابل مغضوب علیہ لائے اور ضالین کے مقابلے مہتدین
ہے اور یہاں صنعت لف و نشر غیر مرتب ہے اور تقدیم مغضوب علیہ کی اوپر ضالین کے اشعار ہے اوپر اسکے کہ حالت انکی یہاں تباہ تر ہے اور آخرت
میں رسوا تر ہونگے بہ نسبت ضالین کی اور تفسیر میں مغضوب علیہم کی بدمالی میں رجا کی رعایت کی چاہئے تا اخلاف نظم قرآنی کے لازم نہ آوے قسم دوم میں
وہ چیز کہ متعلق ساتھ تفسیر تمام سورہ کے ہے [illegible] وہ یہ ہے کہ اس سورہ کو نماز میں واجب القرأت کردیا ہے اور اعمال محسوسہ نماز میں سات کرتے
ہیں اور آیتیں بھی اس سورت کی سات ہیں [illegible] قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدہ اولیٰ اور جلسہ بیچ التحیۃ میں اور سجدہ ثانیہ اور قعدہ
ہی مثل ہفت اندام جسم انسانی کے [illegible] [illegible] ہے اور روح [illegible] [illegible] ہوتی ہے حیات اور زندگی حاصل ہوتی
ہے پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابل قیام کے [illegible] [illegible] قیام [illegible] [illegible] بسم اللہ واسطے ابتداء
ہر کام کے مقرر بھی ہے اور قیام ابتدا اعمال نماز ہے اور [illegible] العالمین مقابل رکوع کے ہے اسواسطے کہ [illegible] نظر حق بھی ہے اور
نظر خلق بھی ہے اور بلاحظہ منعم بھی ہے اور بلاحظہ نعمت [illegible] ایک حالت ہے متوسط غفلت اور استغراق میں چنانچہ رکوع

حال ہے متوسط بین القیام والسجود یا یہہ ہے کہ جو حمد بین نعمتین بشیا رجناب باری کی ملاحظہ کنین پشت مصلی گران باری سے دوتا ہو گئی اور منحنی ہوا صورت رکوع کی بہم پہنچانی اور الرحمٰن الرحیم مناسب قومہ ہے اسواسطے کہ ہر بندہ کہ ہر حالت علو اپنی کو واسطے خدا کے بحالت پستی بدل کرتا ہے رحمت اسکی بطریق التزام پھر اسکو بحالت علو اسکیکے عود بخشتی ہے کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ اور مالک یوم الدین مناسب سجدۂ اولی ہے اسواسطے کہ دلالت کرتا ہے اوپر تجلی قہری جلالی کے کہ موجب خوف شدید اور مثمر نہایت تذلل اور خضوع ہے اور خاک ہونا اور منہہ کو خاک پر ملنا آثار اسکا ہے اور یہہ بھی ہے کہ ابتدا و یوم الدین بعد موت ہے اور موت رجوع کرنا انسان کا طرف اصل اپنی کے ہے کہ خاک ہے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین مناسب قعدۂ بین السجدتین ہے اسواسطے کہ ایاک نعبد بیان فراغت ہے سجدۂ اولی سے کہ غایت تذلل اُس مین واقع ہوا اور ایاک نستعین طلب مدد واسطے سجدہ دوسرے کے ہے کہ محل اجابت ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین گویا فال ہے بحصول مطلب اور بوصول انعام رب پس مناسب قعدہ کے ہے اسواسطے کہ عادت مستمرۂ ملوک اور قاعدۂ سلاطین یہی جاری ہے کہ جب غلام انکے بغایت تواضع ادائے مجرا اور تسلیمات سے فارغ ہوتے ہین تو حکم بیٹھنے کا اونکو فرماتے ہین اور اکرام انعام اپنے سے اونھین مشرف کرتے ہین بیٹھنا خداوند کے حضور مین کمال مرتبۂ انعام ہے لہذا بعد حصول اس مرتبہ کے تحیات کہ مشتمل اوپر شکر اور ثنائے منعم کے ہے اور درود اور سلام اوپر وکلا اس طریق اور رفقا اس راہ کے ہے مقرر ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ بسم اللہ کی مناسب طہارت ہے اسواسطے کہ نور اسم الٰہی رافع ظلمت حدث ہے اور رحمت کہ بسم اللہ مین ہے مناسب استقبال قبلہ ہے اسواسطے کہ رحمت ایجاد کا حاصل توجہ کا حق سبحانہ کے بطرف اشیا ہے اور متوجہ کرنا اشیا کا طرف حق کے ہے اور استقبال قبلہ مین بھی توجہ بدنکی طرف مبداء ترابی کعبہ ہے اور جوہر تراب غالب تر بین عناصر کا ہے بدنمین اور تراب بھی نقطہ کعبہ سے منبسط ہوئی ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے اور یہہ حالت موجب توجہ روح کی طرف مبداء اپنی کی ہوتی ہے کہ بعد بنائے کعبہ کے اس بقعۂ مبارکہ مین متجلی ہے پس لانا دو لفظ رحمٰن اور رحیم کا اشارہ ہے طرف استقبال بدنی کے اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام ہے اسواسطے کہ مشعر بقیام خلق بحق ہے کہ جمیع محامد خلق کی راجع بحق ہوئین اور ربّ العالمین مناسب رکوع ہے کہ شامل ہے رب اور مربوب کو جیسے رکوع شامل ہے قیام اور قعود کو اور ذکر رحمٰن اور رحیم کا مناسب اعتدال ہے اسواسطے کہ بعد فنا کے بقا لازم ہے اور بقا مستلزم اعتدال ہے اور مالک یوم الدین مناسب سجود ہے اسواسطے کہ سب خلق اُس دن بیچ غایت تذلل کے ہوگی اور ایاک نعبد مناسب جلسۂ بین السجدتین ہے اسواسطے کہ سجدے سے کمال تقرب حاصل ہوا اور مقرب حضور مستحق جلوس ہے اور ایاک نستعین مناسب سجدۂ ثانیہ ہے اسواسطے کہ استعانت موجب مزید تذلل ہے کہ تکرار سجود سے لازم آتا ہے اور اھدنا الصراط المستقیم مقابل قعدۂ تشہد ہے اسواسطے کہ اشعار کرتا ہے اوپر اکرام صاحب استقامت کے اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر مناسب قرات تشہد اور درود اور دعا کے ہے چنانچہ ظاہر ہے یہان ایک شبہ خاطر عوام مین خطور کرتا ہے وہ یہہ ہے کہ ارکان نماز مین سجدہ کو کیون مکرّر فرمایا جواب اوسکا یہہ ہے کہ سجدۂ اولی مناسب ازل ہے اور سجدۂ دوم مناسب ابد اور جلسہ کہ درمیان سجدتین کے ہے صورت نما ہے پہلا سجدہ صفت ازلیت اسکے کو کہ لا اول لہ ہے ملحوظ کرکر بجا لاتا ہے اور دوسرا سجدہ صفت ابدیت اسکے کی مفہوم کرکر کہ لا آخر لہ ہے کرتا ہے اور یہہ بھی ہے کہ سجدۂ اولے اشارہ بفنائے دنیا ہے بیچ آخرت کے اور سجدۂ ثانیہ اشارت ہے طرف فنائے آخرت کے جلال الٰہی مین اور یہہ بھی ہے کہ سجدہ اولی اشارت بفنائے کل مخلوقات ہے فی حد ذاتہا اور سجدۂ ثانیہ اشارت ببقائے ہمہ کائنات ہے بہ بقائے کبریا اور یہہ بھی ہے کہ سجدۂ اولی انقیاد عالم شہادت بزیر حکم قدرت الٰہی اور سجدۂ ثانیہ انقیاد عالم ارواح ہے بملاحظۂ ہیبت نامتناہی اور یہہ بھی ہے کہ سجدۂ اولی سجدۂ شکر ہے نعمت معرفت ذاتی اور صفاتی اور اسمائی پر سجدۂ ثانیہ سجدۂ خوف ہے تقصیر ادائے شوق کبریائی پر اور یہہ بھی ہے چنانچہ مشہور ہے کہ نماز نشستہ نماز استادہ سے نصف اجر رکھتی ہے پس تواضع دو سجدونکی جو حالت جلوس مین ادا ہوتے برابر ایک رکوع کے ہوئی اور یہہ بھی ہے کہ ہر کام مین دو شاہد معتبر درکار ہین دن قیامت کے یہہ دو سجدے دو شاہد عدل ہین واسطے بندگی بندگی کے اور یہہ بھی ہے کہ ابتداء وجود وحدت سے کثرت ہے اور

فردیت سے بزوجیت پس مناسب انبساط وجود یہی ہے کہ وہ سجانے [illegible] ہوں اور یہ جو [illegible] صفت [illegible]
ختم ہونا صفت چار پایوں کی اور سمجھا نا زمین پہ صفت حشرات [illegible] ہوں کی [illegible] بعضے [illegible]
بار کیا تا کسر نفس دو بار حاصل ہو فائدہ سورۂ فاتحہ [illegible]
مالک پانچ چیزیں صفات ہو [illegible] سے ہیں عبادت استعانت طلب ہدایت [illegible]
عبادت اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور استعانت [illegible] اور طلب ہدایت [illegible]
پناہ غضب سے اور آدمی مرکب پانچ چیزوں سے ہے بدن سے اور نفس شیطانی [illegible]
پس اطمینان جوہر ملکی کا اسم اللہ کی تجلی سے ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور [illegible] شیطانی [illegible]
ہے رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیاطین اور [illegible] اسم [illegible] الملک [illegible]
نفس بہیمی کی تجلی اسم رحیم سے ہے ومن رحمتہ جعل لکم اللیل والنہار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون [illegible]
غلظت اور کثافت بدن کی ساتھ تجلی صفت مالکیت کے ہے لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار [illegible]
بجمیع اجزا اصالح اور مہذب ہوا رجوع قہقری طرف طلب کے کی [illegible] طاعت بدن کے ایاک نعبد کہا اور واسطے طاعت نفس بہیمی کے
تا ترک لذات محرمات آسان ہوا ایاک نستعین لایا اور واسطے خلاص شیطانی نفس سبعی کے اھدنا کہا اور واسطے منافع نفس شیطانی کے طلب
استقامت کی اور واسطے اصلاح جوہر ملکی کے مرافقت ارواح مقدسہ کی درخواست کر کے اور ارواح مفسدہ سے ساتھ غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین کے دوری چاہی اور یہ بھی ہے کہ جب بندہ مناجات کرنے کو کھڑا ہوا اور صفات کمال باری تعالیٰ کی الحمد للہ تا مالک یوم الدین [illegible]
تئیں بے اختیار دل کو سیر الی اللہ دامنگیر ہوا تا چار قصد اس سفر کا مصمم کیا اور ہر سفر میں زاد اور توشہ چاہیے تو شہ اس سفر کا عبادت ہے ایاک
نعبد کہا اور جب جانا کہ سفر نہایت طویل ہے اور زاد نہایت قلیل اور سمجھا کہ قوت و طاقت کیونکر قطع کرونگا اس مسافت کے مرکب چاہیے بالضرور
ایاک نستعین عرض کیا تا برکت اور زاد اور مرکب واسطے قطع مسافت کے ضرور ہے [illegible] ہو حضرت ابراہیم ادہم [illegible] منزل [illegible]
تو جاتے تھے ایک اعرابی نے ان سے کہا کہ اے شیخ بچے کیا سواری کر ایسے بڑے سفر کا بے مرکب قصد کیا ہے آپنے فرمایا کہ بہت [illegible] سواریاں
ہیں اگر بلا آویگی مرکب صبر پہ سوار ہو جاؤنگا اگر نعمت پہنچیگی مرکب شکر پہ چڑھونگا اگر قضا مقدر ہوگی سواری رضا پہ چلونگا اگر نفس [illegible]
ہوگا سواری قناعت اور زہد کی تیار ہے بیٹھ لونگا اگر شیطان وسوسہ لاویگا ساتھ بدرقہ ذکر کے پناہ پکڑونگا اعرابی نے کہا [illegible]
مبارک ہے اور حقیقت میں تمہیں سوار ہو ہم پیادہ ہیں اور جب بندہ کی تحصیل توشہ و سواری سے خاطر جمع ہوئی بہت سی راہ مختلف [illegible]
نمودار ہوئیں [illegible] طلب راہ مستقیم کی لی اور جو راہ مستقیم ظاہر ہوئی اور اس راہ میں دلیل اور رفیق درکار تھی کو دلیل اور اولیا کو رفیق
کیا اور رہزنوں سے اور رکاوٹوں سے اور تھوں سے کہ اس راہ میں درپیش تھے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے احتراز
چاہا سمجھنا چاہیے کہ اس سورہ کے بہت نام ہیں چند یہاں ذکر کیے جاتے ہیں تا فوائد جو اس میں ودیعت رکھے ہیں منکشف ہو جاویں انہیں
سے ایک فاتحۃ الکتاب ہے وجہ تسمیہ کی ساتھ اس نام کے یہ ہے کہ کتاب الٰہی ساتھ اس سورہ کے فتح اور شروع کرتے ہیں بلکہ [illegible]
[illegible]

انسانی ہین حاسن [illegible] جو حیوانات ثابت ہوتے ہین یا چہار الفتعتین [illegible] اسقدر کہ اگر تمام انعامات الٰہی کے ساتھ قیاس کیجیے تو نسبت قطرہ [illegible] سے [illegible] کلمہ [illegible] مین اسکے معرفت نفس کی بھی حاصل ہوتی ہے کہ بسبب اُسکے معرفت تمام خلائق کی دریافت ہوتی ہے اور رب العالمین اشارہ ہے باقسام موجودات بے نہایت اور بے مثالی سے اور اعراض سے اور الرحمن الرحیم اشارہ ہے طرف جمیع خیرات کے اور وجود [illegible] آفات [illegible] جو اعظم مقاصد سلوک ہے اور مالک یوم الدین اشارہ ہے طرف معاد کے اور بقا نے انفس کے [illegible] مفارقت [illegible] بدنون سے اور طرف سعادت بعضونکے اور شقاوت بعضونکے اور تخریب عالم علوی اور عالم سفلی کے اور نفخ صور [illegible] اور کیفیت احیا بعد الموت کے اور وقوف عرصات کے اور حساب و میزان کے اور درجات جنت اور درکات نار کے اور طرف مراتب شفاعت انبیا اور علما اور شہدا کے اور [illegible] مطالب اعتقادیہ سے ہے اور ایاک نعبد اشارہ ہے طرف انواع عبادت قلبی اور قالبی کے کہ کتب فقہ اور سلوک مین اور رسایل اوراد و اشغال مین ہر طریق کے شرح اوسکا لکھا ہے اور ایاک نستعین اشارہ ہے طرف انواع حرفتون کے اور صنعتونکے کہ عالم مین رائج اور معمول ہین اسواسطے کہ سب حرفتین بنی آدم کی اور تمام صنعتین اونکی استعانت مخلوقات الٰہی سے ہین مثلاً صنعت زراعت استعانت ہے [illegible] اور [illegible] کیفیت زمین اور آب اور ہوا اور آفتاب اور ماہتاب اور آہن اور بیل اور چرم وغیرہ سے کہ سب مخلوقات الٰہی ہین علی ہذا القیاس سب حرفتون اور صنعتونکو سمجھ لو اسواسطے کہا ہے کہ صناعات بنی آدم راجع طرف تین چیزکے ہین استنتاج اور [illegible] اور نقل حکایات کی [illegible] کہ ایک چیز کو ساتھ دوسری چیز کے جمع کرین تا چیز ثالث حاصل ہو مثلاً زراعت اور درخت کہ جمع کرنے تخم اور زمین کے سے پیدا ہوتے ہین یا مثل نسل اور دودھ اور [illegible] اور [illegible] کہ جمع کرنے سے نر حیوان کے ساتھ مادہ اسکے حاصل ہوتے ہین یا افادہ ساتھ تعلیل جیسے [illegible] اور [illegible] سے تخم حیوانات کے اور پیوند اشجار و نباتات کے اور ضم صغریٰ و کبریٰ اور تضعیف شرطیہ استثنائیہ قیاسات کے [illegible] اور منفعت جبری کی بکار خود صرف کی جاوے مثل سواری اور بار چارپایون کے اور [illegible] خدمت لینے کے غلامون سے اور لونڈیون سے [illegible] اور [illegible] خاص اور مشترک سے اور نقل و حکایات وہ ہے کہ بتوسط بعضے مخلوقات کے بعضے مخلوقات مین ہیئت و شکل اور کیفیت پیدا کرین کہ خالی چیز مرغوب ہو مثلاً جب چاہین کہ زر و سیم کو پہننے مین استعمال کرین اول انکو باستعانت صالح اور تسلیط آتش گلا کر پانی کرین [illegible] مانند سوت مین روئی کے یا تار مین ریشم کے دوڑاوین اور [illegible] درخشندگی اور تابش اور صفائی زر و سیم کی [illegible] مین اور ریشم مین ظاہر ہوا اور [illegible] حکایات زر و سیم کی کپڑے مثلاً کناری گوٹے [illegible] وغیرہ علی ہذا القیاس ترجیح حکایات اصوات [illegible] کے اور نغمات [illegible] اور [illegible] رباب [illegible] کے گوناگون دلنشین کے تامل کیجیے کہ علم موسیقی اور عطاری اور [illegible] اسی سے پیدا ہوئی اور اہدنا الصراط المستقیم اشارہ ہے طرف دو طریق تحصیل علوم و معارف کے کہ استدلال اور تصفیہ ہے اول کو طریق مشائین اور دوسرے کو طریق اشراقین کہتے ہین اور صراط الذین انعمت علیہم اشارہ ہے طرف مباحث نبوت اور ولایت کے اور اعتقادات صحیحہ اور اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کے اور تواریخ انبیا و تذکرہ اولیا اور مقامات اور ملفوظات اونکے کے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اشارہ ہے طرف فرقون کفار اور مبتدعون اور مقالات اہل علم کے اور کنایہ ہے اعمال فاسدہ اور اخلاق ردیہ اور اعتقادات باطلہ سے کہ اقالیم مختلفہ مین اور قرون بعیدہ مین پراگندہ اور منتشر تھے اور ہین دوسرا نام اسکا سورۃ الحمد ہے کہ ابتدا اسکی ساتھ لفظ حمد کے ہے اور حمد اس سورہ کی شامل ہے اور ترجیح محامد قرآنی اور غیر قرآنی کے چنانچہ انشاء اللہ مقام اپنے مین بیان کیا جاویگا تیسرا نام اسکا سورۃ الشکر ہے اسواسطے کہ حمد اساس شکر ہے اور اس سورۃ مین وجوہ شکر کے جمع کئے ہین اور وہ تین وجہین ہین محبت بدل اور ثنا بزبان اور خدمت باعضا چوتھا نام اسکا سورۃ الکنز ہے اسواسطے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ نزلت سورۃ الفاتحۃ من کنز تحت العرش یعنے اسرار معارف سے کہ شامل ہین معرفت ذات اور اسما اور افعال و معاد اور صراط المستقیم اور جزا اور علم مخاصمہ اور علم احکام کو پس اللہ نام ہے جامع ذات اور اسما کا اور ساتھ صفت باو الصاقیہ کے اشارہ فرمایا ہے کہ وجودات اشیا قایم بذات و اسما کبریا ہین چنانچہ قیام جسد بروح ہے اور یہی ہے سر وجود اشیا لیکن بطریق ایجاب نہین لیکن بمقتضای

رحمت الٰہی ہین کہ افاضہ وجود اور کمالات کا فرماتا ہے اپس لفظ [illegible]

واسطے کمال ذاتی اوسکے ہین کہ مقتضی حمد ہین کیونکہ کمال ذاتی [illegible]

کل مخلوقات کا اسی سے ہے اور ساتھ لام استغراقیہ و اختصاصیہ فرمایا [illegible]

مین استحقاق حمد کا رکھتی ہے سب اسکے انما فیہ ہے اپس ہی [illegible]

کہ نسبت اسکی تیری ہی طرف پھرے ہے درست [illegible] حمد کا اشارہ [illegible]

اول ہر چیز کو جیسا چاہئے ویسا پیدا کیا پھر لقا بین [illegible]

فرمایا ساتھ مالک یوم الدین کے اور ساتھ اضافۂ مالکیت [illegible]

یوم الدین اور سر معاد کا بھی اشارہ فرمایا کہ مقتضاے رحمت [illegible]

اور جابدونکے تمام تب ہو کہ ملک ابد عوض ہین ایک عمل [illegible]

بعبادت اور تزکیہ باستعانت اور صراط المستقیم کا بھی بیان [illegible]

پھر اشعار فرمایا بلب لباب عبادت [illegible]

ہے پھر اشارہ فرمایا طرف جزا کے ذکر انعام اور غضب اور سزا کا بھی بیان فرمایا کہ عبادت اور استعانت [illegible]

عبادت ہے اور عبودیت اعانت ہے اور ہے دونون جامع ہے حصول جزا واسطے سالک طریق [illegible] اور ضلالت کے ضرور ہونی [illegible]

اسکا سورۃ المناجات ہے اسواسطے کہ مصلی مناجات کرتا ہے ساتھ اس سورہ کے [illegible]

سے چھٹا نام اسکا سورۃ التفویض ہے اسواسطے کہ اسمین استعانت کو بحضرت حق خاص فرمایا ہے ساتوان نام اسکا [illegible]

مضمون اسکا وفا کرتا ہے ساتھ معراج صلوٰۃ کے باے بسم اللہ اشارہ ہے بظہور موجودات من جانب اللہ [illegible]

ظہور کے مقتضی ہے تا اکہ رحمت اسکی عام ہوئی افاضہ وجود اور سائر کمالات کی یہانتک کہ مستحق ہے حمد کا [illegible]

بخشش وجود اور نانیا بخشش خاص تابع احیات اور یہ کمالات [illegible] اسواسطے کہ روز قیامت کو بسبب [illegible]

منفک ہو جاوینگے اسے عوض ان کمالات کے اہل عبادت اور استعانت کو کمال دوسرا عطا کرینگے پس طریقہ اس کمالات کے [illegible]

اور استقامت اور انعام اسسے چاہتے اور نقصان کو اور رجوع الی النقصان بعد الکمال کو مضر سمجھ کر اسسے پرہیز کرتے آٹھوان نام اسکا سورۃ الشفا

[illegible] سورۃ الشافیہ ہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء اور وجہ اسکی [illegible] اسم الٰہی [illegible] اسباب

مرض [illegible] اور رحمت [illegible] زحمت ہے کہ مرض سے متوقع ہوتی ہے اور حمد اسکی موجب مزید نعمت بمقتضاے لئن شکرتم

لازیدنکم اور نعمت کہ حالت مرض [illegible] شفاء وصحت ہین اور اقرار ربوبیت مقتضی فیضان [illegible] کے سبب سے شفا کا

ہوتی ہے اور بندہ ساتھ ذکر رحمت کے کمال افعال اپنے کو چاہتا ہے کہ مرتبہ اور کمال صحت کے ہے اور مالکیت یوم الدین سے [illegible] اسباب مرض کو

[illegible] اسباب شفا [illegible] طلب کرتا ہے اور طلب ہدایت مین اشارہ طرف صحت کے [illegible]

اور [illegible] استقامت [illegible] کے اشارہ کرتا ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ تشبیہ ہیں الحمساء والمکبراء [illegible] مقام مناجات [illegible] ہمیں بھی پہنچاتی ہے کہ اسامین جمیع کمالات ہے اور اس سورہ میں مبدا کو ساتھ
معاد کے [illegible] ساتھ ترتیب مراتب کے [illegible] اساس دو [illegible] مثلا انعام و غضب مرتب اور ہدایت اور استقامت اور چند
[illegible] استقامت کے [illegible] افعال الٰہی کے ہے بیچ دنیا اور آخرت کے
کہ [illegible] مالک یوم الدین [illegible] افعال الٰہی آتا اسما و صفات باری ہیں کہ [illegible] مرتب ہے بارھواں نام اسکا
سورۃ الصلوۃ ہے اسواسطے کہ نماز میں پڑھنا اسکا ضروری ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے اور آنحضرت
نے حضرت ربوبیت سے حکایت فرمائی ہے کہ نماز کو میں نے تقسیم کیا ہے درمیان اپنے اور درمیان بندے کے دو حصہ پر جب بندہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم حق تعالیٰ جواب فرماتا ہے کہ دیکھو بندے میرے نے مجھے یاد کیا یعنے ذکر کہ جامع ذات اور اسما و صفات اور افعال میرے کا ہی آتے
لیے ہیں آیا اور جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندے میرے نے میری ستایش کی یعنے ایسی ستایش کی کہ جامع جمیع ستایشوں کی ہے اور جب
بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساتھ بزرگی اور تعظیم کے یاد کیا مجھے بندے میرے نے کہ ہر چیز کی طرف میری نسبت کی اور جانا کہ ایجاد
ہر چیز کا مجھسے ہوا [illegible] ہے اور جب [illegible] کہتا ہے مالک یوم الدین حق تعالیٰ فرماتا ہے خاص کیا بندے میرے نے مجھے ساتھ بزرگی کے اسواسطے
کہ [illegible] اور جب کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مضمون
اس آیت کا مشترک ہے درمیان میرے اور [illegible] کہ عبادت حق [illegible] ربوبیت ہے اور اعانت حق بندہ ہے کہ
لازم عبودیت ہے [illegible] بلفظ ایاک نعبد [illegible] بلفظ ایاک نستعین حق اپنا درخواست کیا اور جب بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم
تا آخر سورت حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب واسطے بندے میرے کے ہے اور بندے کو سوال اسکا دیا میں نے یعنے طلب ہدایت اور استقامت اور
ایمان اور امان غضب اور ضلال سے یہ سب منافع بندے کے ہیں اور بندہ بطریق تذلل کہ روح عبودیت ہے انکو چاہتا ہے پس مقتضائے ربوبیت
[illegible] ساتھ ان مطالب کے [illegible] اور تیرھواں نام اسکا سبع المثانی ہے یعنے سات آیتیں ہیں کہ تکرار کی جاتی ہیں بیچ ہر نماز کے اور وہ یہہ
ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب ذکر ہے الحمد للہ رب العالمین کہ مفتاح باب شکر ہے الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب رجاء
امید ہے مالک یوم الدین کہ مفتاح باب خوف و بیم ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین کہ مفتاح باب اخلاص ہے اور اخلاص متولد
ہوتا ہے معرفت عبودیت اور معرفت ربوبیت سے اور اھدنا الصراط المستقیم مفتاح باب دعا و تضرع ہے اور صراط الذین
الذین انعمت علیہم تا آخر مفتاح باب ابیت ہے اور اقتدا بارواح طیبہ ہے اور طلب نزول برکات اور انوار انکیا ہے کہ بسبب اسکے
سالک کو رجوع اور محروی سے امن حاصل ہوتا ہے اور بحکم قرآنی کہ اذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم جب کلمہ آٹھویں کو کہ اعوذ
باللہ من الشیطن الرجیم ہے ساتھ ان سات آیتوں کے ضم کیا جاوے آٹھ مقابلہ [illegible] واسطے آٹھ دروازوں بہشت کے [illegible] اور
چودھواں نام اسکا قرآن عظیم ہے اسواسطے کہ یہہ سورۃ اعظم اور افضل ہے بیچ ثواب کے تمام سورتوں سے اور پندرھواں نام اسکا سورۃ التعلیم المسئلہ
ہے اسواسطے کہ آداب سوال کے پروردگار سے اس سورت میں بندوں کو تعلیم ہوئے ہیں کہ اول ثنا پھر اخلاص پھر دعا کریں اور سولھواں نام اسکا کافیہ
ہے اسواسطے کہ حدیث شریف میں ہے کہ یہہ سورۃ غیر اپنے سے کفایت کرتی ہے اور کوئی سورۃ دوسری اس سے کفایت نہیں کرتی اور سترھواں
نام اسکا ام الکتاب ہے اور اٹھارواں نام اسکا ام القرآن ہے اسواسطے کہ یہہ سورۃ اوپر تینوں علم کے کہ موجب کمال علمی اور عملی بندہ ہیں مشتمل
ہے اور وہ تین علم علم شریعت ہے یعنے تکلیفات شرعیہ اور علم طریقت ہے یعنے پہچاننا معاملات قلوب اور علم حقیقت ہے یعنے دریافت
مکاشفات ارواح علم شریعت دو قسم ہے اول اصول عقاید دوم فروع احکام علم اصول سے اس سورۃ میں اول معرفت ذات ہے ساتھ اس
طور کے کہ ایک چیز ہے کہ موجودات سب ساتھ اس چیز کے قایم ہیں مانند قیام اجساد بارواح پھر معرفت اس ذات مقدس کے وجود کی ہے ساتھ اس
دلیل کے کہ رحمت اسی سے احد الطرفین ممکن کو ترجیح دیتا ہے پس لابد موجود ہے پھر معرفت صفات اس تعالیٰ و تقدس کی ہے ساتھ اس طرح کے

کہ وہ صفتیں سب کا مایہ ہیں کہ وہ سب جمال ہیں اور دلیل اسکی ... [illegible]
متصور نہیں اور دلیل اسکی رحمت الٰہی ہے اسواسطے کہ حقیقت رحمت کی بخشنا ہے ... [illegible]
بتفصیل اور بدون تقاضا اس چیز کے کہ لائق ہے ایک شے ... [illegible]
اور سریان تدبیر واحد کی جمیع کثرات میں ممکن نہیں اور دلیل اسکی جزا ہے اسواسطے ... [illegible]
کے کہ ساتھ اسکے تکلیف دین ممکن نہیں بغیر معرفت اسما الٰہی کی ہے ساتھ اس ... [illegible]
اور درمیان خلق کے ساتھ ان حقایق کے دلچسپا ہے اور سنتا ہے ... [illegible]
توحید ہے ساتھ اس دلیل کے کہ وہ رب سبکا ہے اور جو کچھ سوا اسکے ہے مربوب ہے ... [illegible]
مسبب ہے اسی سے جو مانگنا ہو مانگنا ہے کہ رب ہے وہ شاہ ... [illegible]
اسکے احتیاج کسی کی دوسرے کی طرف باقی نہیں رہتی ہے ... [illegible]
استحقاق اسکی واسطے عبادت کے ہے ساتھ اس دلیل کے کہ ... [illegible]
ربوبیت کی احتیاج ہے وسط میں رحمانیت اور رحیمیت اسکی ان حالات انتہا میں مالکیت اسکی کہ روز جزا کا مالک ہے ... [illegible]
کہ ان حالات اور ان حاجات میں انعام اور تفضلات فرماتا ہے پس مستحق عبادت کا بھی ہے ... [illegible]
ایمان صراط المستقیم میں اور صراط الذین انعمت علیہم میں مذکور ہے ... [illegible] ضلال میں ... [illegible]
ہے اور معرفت سعادت اور شقاوت ان دونوں معرفتوں سے حاصل ہوتی ہے اور معرفت فضل اور عدل ... [illegible] الرحمن الرحیم
مالک یوم الدین میں بیان ہے اور معرفت حکمت اس تعالی و تقدس کی بیان ... [illegible] استعانت ... [illegible]
کرتا ہے اور استقامت سے انعام اور راہ پر شقاوت اور ضلالت سے غضب مرتب کرتا ہے اور معرفت ... [illegible]
استعانت سے حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر خلاف تکلیف کے مقدر فرماتا تو حاجت استعانت کی ہوتی اور معرفت مبدا ... [illegible]
ہے اور معرفت معاد مالک یوم الدین سے تا ذکر انعام و غضب اور علم فروع سے معرفت عبادات نعبد میں مذکور ہے اور معرفت معاملات
اور مناکحات اور حکومات نستعین میں منظور ہے اسواسطے کہ ہوا و ہوس معارض عقل کے معاملات میں ہوتی ہے ... [illegible]
مباح اور صحیح کو ہدایت سے جاننا چاہیئے اور حرام اور مکروہ اور فاسد کو غضب اور ضلال سے جاننا چاہیئے ... عبادات او معاملات
کہ امر و نہی ہے ذکر عبادات او غضب سے معلوم ہوتا ہے اور ثمرہ امر و نہی کا کہ وعدہ اور وعید ہے ساتھ انعام او غضب کے منکشف
ہوتا ہے بیان علم طریقت کہ معرفت کمال قوت نظریہ اور عملیہ ساتھ صراط مستقیم کے ادا کرتے اور نقصان ان دونوں قوت کا بیچ
غضب اور ضلال کے ذکر فرمایا اور طریقت میں جس جز کی رعایت واجب ہے ابتدا سلوک میں وہ مسمی بعبادت ہے اور وسط سلوک میں وہ
ملقب باستعانت ہے اور نہایت سلوک میں وہ نامزد باستقامت ہے اور معرفت اوصاف نفس کی ذکر غضب او ضلال سے معلوم کی
جاتی ہے کہ حقیقت اسکی انحراف نفس جادہ استقامت سے اور معرفت اوصاف قلب کی ساتھ استقامت اور ہدایت کے پہچانی جاتی ہے اور
معرفت تجلیہ کی ساتھ عبادت اور استقامت کے اور تجلیہ کے ساتھ ہدایت اور استقامت کی اور تجلیہ ... [illegible] سے کہ اسکو تعبیر
فرمایا ہے ساتھ عبادت کے ... [illegible] غضب سے بھی اور ساتھ اسکے ذکر رحمت الٰہی اشارہ فرمایا ہے اسواسطے
[illegible] الرحمن الرحیم
[illegible] استقامت کے بیان کیا ہے اسواسطے کہ ہدایت جادہ استقامت
[illegible] رب العالمین کے ہی واسطے

[illegible] ہے جو آیت [illegible] معلوم ہوا [illegible] اور جو [illegible] علیہا الآیۃ [illegible] تمام [illegible] ہے اور [illegible] کا [illegible]
[illegible] ہے اور لہٰذا خلاصہ [illegible] سے [illegible] رب العالمین ہے اسواسطے کہ نعمت جو [illegible] ہے اپنی عقل [illegible] اصلی طلب [illegible]
[illegible] فائدہ [illegible] غیر کی ملک میں جو [illegible] ہے [illegible] خلاصہ کا
[illegible] ایاک نعبد [illegible] اور [illegible] خلاصہ [illegible] ایاک نعبد ہے اور پانچویں [illegible]
ہے اور [illegible] ولولیست [illegible] ذکر [illegible] غضب اور ضلال کے [illegible] اور تجزیہ [illegible] توسط بیچ اخلاق کے [illegible] ہے مثل [illegible]
[illegible] بھی [illegible] افراط و تفریط [illegible] اعمال میں بھی [illegible] اور [illegible]
[illegible] صراط مستقیم [illegible] اور تخلیہ میں لا [illegible] اور شوق سے بھی اور ان سبکو بجا [illegible] فرمایا ہے
اسواسطے کہ سبب [illegible] اسباب نظر سے ساقط ہوگئے اور [illegible] اسباب کے حاصل آیا اور [illegible] اور شوق طرف منعم کے
[illegible] اور تخلیہ [illegible] اظہار احتیاج سے بھی اور وہ بات معانت میں ہوا [illegible] تذلل سے بھی اور وہ بعبادت مفہوم
ہوا [illegible] معرفت عزت [illegible] اور ذلت [illegible] دریافت ہوئی مضمون مجموع رب العالمین اور ایاک نعبد سے اور تجلیہ میں معرفت بھی چاہیے
اور اسلئے [illegible] فرمایا ساتھ [illegible] الصاق کے یعنے اتصال ۔ روحانی [illegible] کو ساتھ خالق اپنے کے ہے [illegible] اتصال بے تکییف بے قیاس + بہت
[illegible] الناس [illegible] جان [illegible] اور مقام ذکر سے ساتھ یاد کرنے اسما حسنہ کے اس سورہ میں نشان دیا ہے اور مقام شکر سے ساتھ حمد کے اور
مقام رضا سے ساتھ رحمت کے اور مقام خوف سے ساتھ مالکیت روز جزا کے اور ذکر غضب اور مقام اخلاص سے ساتھ ایاک نعبد کے اور
مقام رجا سے ساتھ [illegible] کے اور مقام [illegible] سے ساتھ صراط الذین انعمت علیہم کے اور [illegible] ہے صحبت بد سے اور توسل ارواح
[illegible] سے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے **فد** صحبت سے پہلے نصیحت ہے یہ + کہ کیا کیجئے ناجنس کی صحبت سے حذر +
بیان [illegible] سے یہ بطریق سمجھا جاتا ہے کہ معرفت سر ربوبیت کی بکلمہ الحمد للہ حاصل ہوتی ہے اسواسطے
کہ رجوع [illegible] طرف اسکے نہیں ہے مگر بقیام وجود کل ساتھ اسکے اور یہی ہے مدلول بائے بسم اللہ اور معرفت تجلی جلال کی بمالک یوم الدین اور ذکر
غضب اور معرفت تجلی جمال کی بذکر رحمان اور رحیم اور انعام اور معرفت کمالات الٰہی کی الحمد سے تا یوم الدین اور معرفت اسماء الٰہی کی بذکر اسماء
حسنہ اور معرفت نفس کی بذکر ضلال اور معرفت قلب باستعانت اور معرفت روح بہدایت اور معرفت سر اور خفی اور اخفا بذکر استقامت
اور انعام اور معرفت ذوق سر نبوت بالحمد للہ تا رحیم اور بذکر انعام اور معرفت وحی بلفظ یا اسواسطے کہ حقیقت وحی کی اتصال بعض ارواح
بہ بعض دیگر ہے تا آنکہ یہ سلسلہ اتصال باصل بحق ہوکر منتہی ہوا اور بحث فرق درمیان نبوت اور ولایت کے بذکر تابع اور متبوع بیچ صراط
الذین انعمت علیہم کے جاننے جانا اور بحث احوال اور مقامات بایاک نعبد اور ایاک نستعین کے اور ذکر ہدایت اور استقامت اور انعام کے
جاننے پہنچانا اور مرتبہ علم الیقین کا بذکر الفاظ غیبت کہ الحمد للہ سے تا مالک یوم الدین میں حاصل ہوتا ہے اور عین الیقین بخطاب ایاک سے ظاہر
ہوتا ہے اور معرفت حق الیقین بذکر رحمت اور ہدایت اور انعام اور استقامت دریافت ہوتا ہے اور سر قضا و قدر بلفظ رحیم کہ مفید تخصیص ایک
بمقدار استعداد کے ہے سمجھا جاتا ہے اور معرفت اسرار عادات تفریع اسکے سے اوپر اسماء حسنہ کے معلوم کیجئے اور اسرار معاملات کو بتفریع ہدایت
اوپر استعانت کے سمجھ لیجئے اور اسرار امور آخروی کو بانعام راہ مستقیم اور بغضب غیر مستقیم دریافت کیجئے اور تسخیر عالم شہادت کی واسطے عالم
غیب کے لفظ استعانت سے سمجھی جاتی ہے اور فنائے ماسوی اللہ کے بمالک یوم الدین ظہور جلوہ فرماتی ہے اور معرفت بقا باستقامت اور انعام
جلوہ ظہور دکھاتی ہے **فائدہ** سمجھ لیجئے کہ مداخل شیطان کے کہ بیشتر آنا اسکا دل میں آدمی کے تینوں طرفوں سے ہے اصل میں تین راہ ہیں ۔
شہوت ہے اور غضب ہے اور ہوا ہے شہوت کو بہیمیت کہتے ہیں اور غضب کو سبعیت اور ہوا کو شیطانیت اور مرتبہ غضب کا فوق شہوت
اور ہوا کا فوق غضب کہ انسان بسبب شہوت کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور بسبب غصہ کے اپنے غیر پر اور بسبب ہوا کے اوپر پروردگار اپنے

[illegible]

بیت شہوت کو توڑا اور جو کوئی رب العالمین [illegible]

ہے کہ اپنے پاس [illegible]

مالکیت روز جزا کو [illegible]

سے اور عجب کو کلمۂ دویم سے [illegible] اہدنا الصراط المستقیم [illegible]

بدعت و لعنت نکالا اور [illegible]

سات حروف نہیں ہیں بیت ثا جیم و خا و زا و شین و ظا [illegible]

جہنم کے [illegible]

سے اور دخول ابواب اسکے سے خلاصی پائی حرف ثا اشارہ طرف ثبور [illegible] قیامت [illegible]

سے لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا اور جیم [illegible] جہنم کا ہے کہ جہیم ہے اور حرف [illegible]

رسوائی کے ہے کہ دوزخیونکو تا ابد لازم ہوگی ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حرف [illegible] اشارت [illegible]

ہے اور کنایت طرف زقوم کے ہے کہ طعام کافران ہے اور حرف شین اشارت بشہیق ہے فاما الذین شقوا ففی النار لہم فیہا زفیر و شہیق

اور حرف ظا حرف عمدہ لظی سے ہے کہ طبقہ ہے جہنم کا اور حرف فا حرف فراق ہے محبوں کے نزدیک [illegible]

طرف فرقت کے بھی ہے اور کنایت طرف اختلاف کے بھی ہے کہ سبب دخول دوزخ ہے بیان فضائل سورہ فاتحہ کہ حدیث شریف میں مذکور

ہیں بخاری شریف میں اور سوا بخاری کے صحاح ستہ میں اور کتب معتبرہ حدیث میں مروی ہے کہ ابو سعید بن المعلی کہ صحابی ہے نقل کرتے تھے

کہ میں ایک روز مسجد مقدس میں نماز پڑھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا میں بسبب شغل نماز کے جواب [illegible] بعد فراغ نماز کے حضور

نبوی میں حاضر ہوا اور عذر بیان کیا آپنے فرمایا یہہ عذر مسموع نہیں ہے ندائے رسول کی ہر حال میں اجابت ضرور ہے چنانچہ حق تعالی فرماتا

ہے یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم پھر فرمایا میرے ساتھ چل میں تجھے بزرگترین سورہ کہ قرآن

میں ہے قبل باہر آنے مسجد سے تعلیم کروں پھر آپکا ہاتھ پکڑ کر چلا جب مسجد کے دروازہ کے پاس پہنچا یاد دلایا میں نے آپنے فرمایا وہ

سورہ الحمد للہ رب العالمین ہے اور وہی سبع المثانی اور قرآن عظیم کہ حق تعالی نے [illegible] ولقد اتیناک

سبعا من المثانی والقرآن العظیم [illegible]

[illegible]

[illegible] سورۃ [illegible]

[illegible] القرآن ہے [illegible]

بیان لطائف

بیان فضائل سورۂ فاتحہ

[illegible] اور طبرانی اور حاکم میں روایت ابن عباس آیا ہے کہ ایک دن جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] آسمان کے دیکھا فرمایا کہ فرشتہ جو اب نازل ہوتا ہے کبھی ابتدا خلقت آدم
[illegible] حضرت پاس آیا اور کہا کہ خوشوقت ہو جیئے ساتھ دو نور کے کہ مقصد حق تعالیٰ نے دئے ہیں
[illegible] آخر سورۃ البقرہ کی کوئی حرف ان سے نہ پڑھو گے تم مگر تم کو ثواب عظیم اجر پاؤ گے
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کے کاٹے ہوئے اور بچھو کے ڈنک مارے ہوئے
[illegible] اور آنحضرت نے تجویز فرمایا ہے اور دارقطنی اور ابن عساکر نے روایت کی ہے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورۃ کے رقیہ فرمایا ہے اور آپ دہن مبارک اپنا بعد پڑھنے سورۃ
[illegible] بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے سنن اپنے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] الکتاب [illegible] اور بزار نے مسند اپنے میں ابن مالک سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے [illegible] اور فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھ کر اپنے پر دم کیا ہر بلا سے امن میں ہو اگر موت اوسکے مقدر ہے اور عبد بن
حمید نے [illegible] ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو ثلث قرآن ہے ثواب میں اور بہت روایات کثیر یک
[illegible] ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بھی تصحیح او کی ہے انہیں لفظ افضل القرآن کا اور اخیر سورۃ فی القرآن کا اس سورۃ کے حق
میں [illegible] ہے اور ابو الشیخ نے اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور دیلمی نے اور ضیاء مقدسی نے احادیث مختارہ اپنے میں روایت کی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چار چیزیں گنج عرش سے مجھے عطا ہوئی ہیں اور کچھ چیز کسیکو سوا ان چار چیز کے اس گنج سے نہیں پہنچی ام
الکتاب [illegible] اخیر سورۃ [illegible] اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہے اس سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہیں کرتی اور اگر فاتحۃ الکتاب کو ایک پلے ترازو کے رکھیں اور تمام قرآن کو
پلے دوسرے [illegible] فاتحۃ الکتاب [illegible] قرآن سے آوے اور ابو عبید نے فضائل قرآن میں حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے سورۃ فاتحہ پڑھی گویا توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کی تلاوت کی اور تفسیر کبیر میں اور کتاب المصاحف میں ابن
انباری کے اور کتاب العظمہ میں ابو الشیخ کے اور حلیہ اولیاء میں ابو نعیم کے وارد ہے کہ ابلیس کو چار بار تمام اوسکی عمر میں نوحہ اور زاری کا اور خاک سر پہ
ڈالنے کا اتفاق ہوا ہے ایک جب اوسکو لعنت ہوئی دوسری جب اوسے آسمان سے زمین پر گرایا تیسری جب بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوئی چوتھی جب یہہ سورۃ نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں لایا ہے کہ جسکو حاجت ہو فاتحۃ الکتاب پڑھے بعد ختم کے جناب الٰہی میں
دعا کرے حاجت اوسکی بر آویگی اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اسکے پاس آیا اور شکایت درد کی لایا اسے شعبی نے کہا کہ اساس القرآن
پڑھا کر اور دم کرے درد جاتا رہے اسنے کہا اساس القرآن کیا ہے کہا فاتحۃ الکتاب اور اعمال مجربہ مشایخ میں مذکور ہے کہ سورۃ فاتحہ اسم اعظم ہے واسطے
ہر مطلب کے پڑھے اور اوسکے دو طریق ہیں اول یہہ کہ مابین سنت اور فرض فجر کے باتصال میم بسم اللہ بلام الحمد چالیس روز تک
پڑھتے ہیں جو مطلب ہو حاصل ہوتا ہے اور اگر شفا مریض کی یا دفع سحر کا منظور ہو پانی پر دم کرکے مریض اور مسحور کو پلاتے ہیں دوسرا طریقہ یہہ
ہے کہ یکشنبہ کے دن اول ماہ درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید اتصال میم بلام ستر مرتبہ پڑھتے ہیں پھر ہر روز اسی وقت دس دس بار
کم کرتے ہیں اور شنبہ کو تمام ہوتی ہے اگر ماہ اول میں مطلب ہو گیا فبہا والا دوسرے مہینے تیسرے مہینے اسی طرح کرتے ہیں اور لکھکر اس سورۃ کو
گلاب اور مشک اور زعفران سے کاسہ چینی پر دھو کے مریض مجذوم کو تا چہل روز پلا دے مجرب ہے اور واسطے شفا کے اور درد دندان اور
درد سر اور درد شکم اور سوا انکے دردوں کے دفع کو سات بار پڑھکر دم کردے شفا ہو جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ مجرب ہے یہہ سب لطایف اور نکات
اور فضایل تفسیر فتح العزیز میں مسطور ہیں

سورۃ البقرہ

یہہ مدنی ہے دو سو چھیاسی آیتیں ہیں اور چھ ہزار

الٓمٓ لکھے ہین اور چھبیس جرا [illegible]
اور اس سورۃ مین بہت منافع [illegible]
ایھا الذین امنوا اذا [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے [illegible]
صحیح ابن حبان مین ہے کہ اگر اسکو پڑھو سورۃ بقرہ تو تین [illegible]
شیطان کا دخل نہین ہوتا اس گھر مین [illegible] **سوال** [illegible]
امور عجیبہ مذکور ہین اور اصناف [illegible] **جواب**
نام سب سورتون کے توقیفی ہین یعنی بیان و نقل سے [illegible]
آیا خاص اس سورہ کا ہی اسواسطے لائق اسم کے ہوا [illegible]
اور پرستش ہے اور دعا استقامت اور ہدایت کی ہے [illegible]
نے توحید اور پرستش اختیار کی اور استقامت چاہی اور [illegible]
ظاہر مین اقرار کیا باطن مین انکار کیا وہ منافق ہوئے پس حق تعالی نے اول سورۃ بقرہ مین [illegible]
مومنون کا کیا پھر کافرون کا پھر منافقون کا ہے مناسبت [illegible]
فاتحہ بسبیل اجمال متضمن تمام معانی قرآنی کے ہے اور سورۃ بقرہ [illegible] تفصیل [illegible] اہدنا الصراط المستقیم
ہے سورۃ بقرہ مین ہدی للمتقین اور چوتھی آخر سورۃ فاتحہ مین [illegible] مومنین کا اور دو فرقے کافرین کا [illegible] سورۃ بقرہ مین
بھی مذکور مومنین کا اور دو فرقے کافرین مجاہرین اور منافقین کا ہے اور پانچوین سورۃ فاتحہ مین [illegible] صفات [illegible]
مذکور ہے سورۃ بقرہ مین بھی اول شرح ربوبیت حق تعالی کی [illegible] کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم
اور چھٹی سورۃ فاتحہ مین انواع رحمت دینی اور دنیوی کو ساتھ دو اسم رحمن اور رحیم کے ارشاد فرمایا ہے سورۃ بقرہ مین تفصیل انواع رحمت
دینی اور دنیوی ہے کہ نسبت بدو فرقہ بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل ارشاد ہوئی ہے ساتوین سورۃ فاتحہ مین [illegible]
مالک یوم الدین کے سورۃ بقرہ مین ہیچ ذکر بنی اسرائیل کے مقابل ہر کفران اور عصیان کے مجازات انکی ساتھ عقوبات دنیوی کے مذکور
فرمائین ہین آٹھوین سورۃ فاتحہ مین بیان عبادت اور استعانت ہے سورۃ بقرہ مین آیۃ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا
تکفرون [illegible] مسائل جہاد و حج شرح انواع عبادت ہے اور آیۃ ویسئلونک عن الیتامی سے تا آخر مسائل صدقات اور
ربوا کی تفصیل اقسام استعانت ہے نوین سورۃ فاتحہ مین طلب صراط المستقیم ہے کہ حقیقت مین مطالب سورۃ فاتحہ کے اسی پر منتہی
ہین سورۃ بقرہ مین آیۃ آمن الرسول بیان صراط مستقیم ہے

سورۃ البقرۃ مدنیۃ وہی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مائتان وثمانون وست آیات

الٓمٓ یہ حروف مقطعات اسرار قرآن سے ہین [illegible] اطلاع نہین ہے [illegible] تمام قرآن مین انتیس سورہ
کے [illegible] مقطعات ہین [illegible]
[illegible] الٓمٓ [illegible] المص اور الٓمٓرٰ
[illegible] ابن عباس [illegible]
[illegible]
[illegible] کلام مختصر بہت پسند کرتے ہین

او قرآن امت او عادت عرب پر نازل ہوا ہے چنانچہ خود فرمایا ہے حق تعالی نے بلسان عربی مبین اور بعضے کہتے ہیں کہ الم قسم ہے حق تعالی قسم کھا کر ذکر کرتا ہے امت کو کافر جو کہ قرآن کے منکر تھے کہتے تھے کہ اللہ کا کلام نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا لیا ہے پس قسم کھائی حق تعالی نے الف کی اور لام کی اور میم کی الف اللہ کا اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا ہے یعنے قسم ہے مجھے اپنے ذات پاک کی اور امانت جبرئیل کی اور محمد کی نہیں ہے ایسا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ میں ہی بھیجنے والا ہوں اور لانیوالا جبرئیل ہے اور لینے والا محمد ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حروف مقطعہ کہ اول ہر سورت کے ہیں نام ان سورتوں کے ہیں پس الم نام اس سورۃ کا ہے اور یہہ عادت ہے عرب کی کہ التسمیۃ شی کا ساتھ حروف مفردات کے رکھتے ہیں چنانچہ صفر کا ص اور نحاس کا سین اور جبل کا ق اور حوت کا ن ہے پس یہہ معنے ہوئے کہ الم یعنے یہہ وہ کہ الم اسکا نام ہے ذلك الكتاب الذي وعدتك يوم الميثاق بانزاله عليك معجزة لك ودلالة با فيه على نبوتك یہہ وہ کتاب ہے کہ وعدہ کیا تھا میں نے تجھسے دن میثاق کے نازل کرینگا اوسکے اوپر تیرے اور معجزہ ہے واسطے تیرے اور دلالت با فیہ ہے اوپر نبوت تیری کے آور الم ایک آیت ہے اور ایسے ہی جس سورۃ کے پہلے مقطعات ہیں وہ آیتیں ہیں جیسی حادی امام زاہدی نے فرمایا ہے کہ ساتھ اوس تاویل کے کہ الم مدح اور ثنا ہے پروردگار کی وقف کرنا روا ہے اور اگر معنی قسم کے کہتے تو درست نہیں وقف اسواسطے کہ سخن ناتمام ہے جبتک کہ جواب قسم کا نہ ملے اور جواب قسم کا لاریب فیہ ہے آور جواب قسم کا چار وجہ پر آتا ہے ایک تو ساتھ ان خفیفہ کے جیسے والسماء والطارق میں جواب قسم کا ان كل نفس لما عليها حافظ دوسری ساتھ ان مشددہ کے جیسی والفجر میں ان ربك لبالمرصاد تیسری ساتھ کلمہ ما کے جیسے والنجم میں ما ضل صاحبكم وما غوى چوتھی ساتھ لا کے جیسی اس جگہہ ہے لاریب فیہ تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے کہ الف سے مراد اصل اور لام سے لازم الاتباع اور میم سے محکم یعنے اصل لازم الاتباع محکم وہ کہ منکر انکو معجزہ ہے اور منتد لوگونکو مفید ہے مطالب عالیہ کو ساتھ نتیج روشن کے مثبت ہے اور شبہات واہیات کو مزیل اور ماحی ہے وہ یہہ قرآن شریف ہے یہان سمجھ لیجیے کہ اصول احکام دین کے چار چیزیں ہیں کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اسواسطے کہ بعضے احکام دین کے کتاب سے ثابت ہوئے ہیں جیسی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حرمت خنزیر اور حلت گاؤ اور مانند اونکے آور بعضے احکام قول اور فعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اُسے سنت کہتے ہیں جیسی نماز جنازیکی اور حرمت خز اور ریشم کی اور مانند اُنکے آور بعضے احکام با جماع مجتہدین ثابت ہیں مثل حرمت بیع اس کنیزک کے کہ مالک سے فرزند لائی ہو اور سوا اُسکے اور بعضے احکام بقیاس ظاہر کر غیر منصوص کو اوپر منصوص کے قیاس کیا ہے مثل حرمت سود لینے کی بیچے ملکوںمین کہ صریح ملحق ہوئے جاندی سے ہے اسبابمین لیکن وہ اصل کہ لازم اور محکم ہے سوا کتاب کے نہیں اسواسطے کہ قیاس کو مستند چاہیے کہ نتیج اصل کے بموجب اسکے حکم شرع ثابت ہوا ہو اور مستند اسکا یا کتاب ہے یا سنت ہے یا اجماع ہے اور اجماع بھی بذاتہ اصل نہیں ہے اسواسطے کہ اجماع نام اس قیاس کا ہے کہ تمام مجتہدین نے اوپر اوسکے توارد قیاس کیا ہو پس اسے بھی مستند ہونا چاہیے کتاب اور سنت سے اور سنت نام قول اور فعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تا وقتیکہ نبوت پیغمبر کی ثابت نہو قول اور فعل اونکا معتبر نہوا اور یہ نبوت پیغمبر کی قرآن سے ثابت ہے کہ معجزہ مستمرہ ہے پس حقیقت میں اصل محکم اوپر ہر ایک کے پیغمبر اور امت اور مجتہد اور حامی کے کہ لازم الاتباع ہے یہی قرآن ہے پس اور کتاب ہرچند لغت میں بمعنی مکتوب ہے کہ ہر نوشتے کو کہتے ہیں چنانچہ لباس بمعنی ملبوس ہے لیکن اصطلاح شرع میں خاص بمعنی قرآن شریف کے ہے جنے کہ اگر کوئی کہے کہ کتاب سے فلان چیز ثابت ہے سمجھا جاتا ہے کہ قرآن سے ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ وہ کتاب کہ تجھسے روز میثاق میں ساتھ نزول کرنے اسکے کے وعدہ کیا تھا وہ یہی قرآن ہے کچھ شک اور شبہہ نہیں ہے بیچ اسکے ابن عباس اور عکرمہ کہتے ہیں ذلك معنی ہذا ہے اور یہہ دونوں کلمہ اشارہ کے ہیں ایک دوسرے سے بدل ہوتے ہیں چنانچہ اور جگہہ ہے ذلك الدين القيم معنے ہذا اور هذا يوم لا ينطقون ای ذلك اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذلك الكتاب سے اشارہ طرف اس کتاب کے ہے کہ لوح محفوظ میں مکتوب ہے لاریب فیہ ای لا شک فیہ ابن عباس اور ابن مسعود اور عطا اور مجاہد رضی اللہ عنہم نے کہا ہے نہیں ہے کوئی شی بیچ اسکے کہ جسمین ریب اور شک

اور یا فصل اعد باطل ہو بلکہ ہمیشہ کلام اللہ حق ہی ہے تا ہے [illegible]
شریف کے بعض لینے تھے حرف ہجے لیتے تھے معرب [illegible]
ارشاد فرمایا لا ریب فیہ جسمین کچھ شک نہ ہاے اسکی یعنی قرآن کے کہ [illegible]
قطب و ان پیرو مرشد برحق وافضا سراجی جیلی شاہ غلام علی [illegible]
وہان التجا او طلب شدہ ہے صراط المستقیم کی تھی بیان حق ہے [illegible]
وہ یہہ قرآن ہی کہ کچھ شک و شبہ نہین اسمین هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ [illegible]
راہ دکھلانیوالا ہے واسطے پرہیزگارونکے کہ [illegible]
بن دیکھے اور ایمان لاتے ہین ملائکہ پر اور قیامت پر یا غیب سے مراد [illegible]
اسپر اور ادا کرتے ہین نماز کو پانچون وقت بشرائط و آداب [illegible]
ہمیشہ ہونگے اور مستحق ہین اوسپر [illegible]
اللہ دی ہے تمام الناس [illegible]
مفسرین بھی اشکال مذکور کرتے ہین اور پوچھتے ہین کہ ہدایت مناسب [illegible]
بیضاوی بین جواب اس شبہہ کا [illegible]
هدى للناس لیکن انتفاع بہدایت قرآن خاص نصیب متقین ہے [illegible]
بعد از وصول بمرتبہ تقوی انکو ہدایت کرتی ہے بلکہ معنے یہہ ہین کہ کوئی [illegible]
بلانیوالی اس جانب ہے حالانکہ [illegible]
صاحب کشاف نے کہا ہی کہ هدى للمتقين قبيل من قتل قتيلا فله سلبه [illegible]
تقوی پہنچینگے **سوال** تمام قرآنکو وصف کرنا بہدایت کیونکر ہو سکے حال آنکہ قرآن مین مجملات او متشابہات بھی [illegible]
نہین کیجاتی مگر بعقل اور جب عقل دخیل ہوئی تو ہدایت شان عقل ہوئی نہ شان قرآن اور سوا سے جمیع فرق اسلام [illegible]
بقرآن کرتے ہین اور روایت صحیحہ مین بھی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وارد ہے کہ حضرت ابن عباس [illegible]
کے بھیجا فرمایا کہ علیك بالسنۃ فان القرآن ذو وجوہ لازم کیجیو سنت پیغمبر کو قرآن سے طرح طرح کی وجہین نکلتی ہین اور [illegible]
مسائل اعتقادی ایسے ہین کہ ہدایت ہونا قرآن کا انپر موقوف ہے اور بدلیل عقل کے مثل مباحث ذات اور صفات اور اثبات نبوت [illegible]
پس قرآن اس قسم مین کیونکر ہدایت ہوسکے کہ دور لازم آتا ہے **جواب** معنے ہدایت ہونے قرآن کے یہہ نہین کہ بعض قرآن الزام مخالف [illegible]
سکین بلکہ معنی اسکی انکشاف حقایق نفس الامریہ ہین او پہ ناظر مجملات اور متشابہات کے تا بعد ارجاع بمحکمات موجب مزید انکشاف ہوتا
یا بسبب محض ایمان بمدلول مجملات اور متشابہات موجب ترقی درجہ ایمان ہون اور یہہ بھی ایک نوع ہدایت کا ہے اور منتج ان مسایل کے
کہ موقوف علیہ ہدایت قرآن کے ہین ہدایت قرآن کی بسبب تاکید اور تقویت اور [illegible]
اور یہہ نوع [illegible] ہدایت کا ہے اور علاوہ [illegible] لفظ هدى للمتقين کا دلالت [illegible]
[illegible] لازم آوے [illegible] تمام قرآن واسطے جمیع افراد متقین کے ہدایت ہے [illegible] تفاوت درجاتہم فی الفہم
[illegible] علماء کا معنی ہدایت مین اختلاف ہے [illegible]
[illegible]

اور اسنے قبول کیا اور استقامت کی اور بعض نے استقامت کی اور بعض نے قبول نہ کیا اور نہ قبول ہی کیا استقامت نہ کی اور پایا اوس کے
آخرت کا گمراہ ہوگیا اور دوسرے ... جنت سے چھین لیا اور ... یا منحصر ... خاص اللہ تعالیٰ ... سوا اسکے کوئی او
نظم ... سورت ... ہدایت ... ہدایت ... اور بعض ایسے مقام کی طرف
علماء نے ... ہدایت ... کہ آپ میں ... حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اما ثمود فهدينٰهم اى دللناهم اور ...
... حق تعالیٰ ... معنی ... نہیں ہے اور ... کہ ... طرف ... انك لا تهدي من احببت
ولكن الله يهدي من يشاء اور بعضے آیات میں کہ ... ساتھ انبیا اور ... ہے جیسے ... چنانچہ انك لتهدي
الى ... اور وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا ... کے بعد ... کرنیوالے عذاب الٰہی سے ساتھ
طاعت کے اور اجتناب معصیت کے اور تقویٰ دو قسم ہے ایک تقویٰ اصل ہے ایک تقویٰ فرع ہے اور تقویٰ اصل ... شرک سے ساتھ لانے ایمان کے
اور تقویٰ فرع ... ساتھ ... قبول کرنے فرمانکے جب اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اصل تقویٰ کو ... قرآن کے اور تقویٰ اصل
کے تفسیر کرنے میں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ متقین لوگ ہیں کیا وہ ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود بتا دیا ہے الذين يؤمنون بالغيب
الآية اور غیب اسکے کہتے ہیں جو معلوم کرنے میں احتیاج دلیل کی ہو اور ... معدوم کرنے میں احتیاج دلیل کی نہو وہ عیان ہے اور ایمان لانا ...
... اگر ... ان کی ... کہ ساتھ ... ہوتی تھی اور معجزہ دلیل ہے شرف نبوت کا ...
اور ابن عباس ... جنت اور نار اور قیامت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ غیب سے مراد حق تعالیٰ ہی کہ ... دیکھے ایمان لائے ہیں
... اور معصیت اور ... ہے لیکن بسبب کمال لطافت کے ... میں نہیں آسکتا کیا طاقت ہے اس دیدۂ حادث کی کہ
نظارہ ... ہے **بیت** ... اپنے کہاں ہیں کہ تجھے دیکھیں ہم + آہ پردے ہی سے آواز سنادے ہمکو + لا تدركه الابصار وهو
يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير **بیت** اسکے ... راحت ... حیران ہے + تصور میں بھی جسکے دیدۂ نظارہ حیران ہے + اگرچہ
بعضے ایمان شہودی کے قائل ہیں لیکن شہود ... مشاہدہ ... جو ... بلکہ وہم و خیال میں آوے وہ اس سے سوا ہے ...
... ہے **شعر** پردہ اٹھا اٹھاکے ... + ہم دیکھا ... میں ... + ایمان دو قسم ہے ایک ایمان بالغیب ہے
کہ عام مومنین رکھتے ہیں اور ایک ایمان شہودی ہے کہ خواص رکھتے ہیں ہرچند رویت نہیں لیکن ... ہوتی ہے اکثر اولیا نے اسی کو کمال
کہا ہے اور اوپر اوسکے درجات قرب بیان نہیں فرمائے ایک بزرگ کہ قائل ہے ایمان شہودی کا کہتا ہے **نظم** تا دوست بچشم سر نہ
بینم ہر دم + در راہ طلب کجا نشینم ہر دم + گویند خدا بچشم سر نتوان دید + آن ایشانند ومن چنینم ہر دم + اور کوئی امت میں سوا اس ایک
بزرگ کے ان آنکھوں سے دیکھنے کا دنیا میں قائل نہیں ہے جو ایمان شہودی والے ہیں وہ بھی شہود اور مشاہدہ کے ساتھ دیدۂ دل کے قائل ہیں
اور نقشبندی اس شہود کو تعبیر ساتھ حضور قلب کے کرتے ہیں کہ دلکو ایک نگرانی اور توجہ پیدا ہوتی ہے طرف حق تعالیٰ کے اور اسی کو اکثر نے بلکہ سبھنے
کمال کہا ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کمال یہ نہیں ہے شہود اور مشاہدہ اور توجہ اور حضور دال ہے اوپر
نا تمامیت مقام کے اور باقی رہنے مسافت کے بعد قطع کرنے مسافت کے کمال اتصال میں نہ شہود رہتا ہے نہ مشاہدہ نہ توجہ رہتی ہے نہ حضور ان
مقامات کو ساتھ ایک مثال کے واضح کرتا ہوں تاکہ خوب فہمید میں آجاوے مثلاً ایک شخص نے ہاتھ اپنا پس پشت رکھا ہے یقین ہے اسے
کہ ہاتھ میرا ہے لیکن نظر نہیں آتا یہ ایمان بالغیب ہے عام مسلمانوں کو کہ بیقین جانتے ہیں کہ حق تعالیٰ ہے لیکن دکھلائی نہیں دیتا پھر وہ شخص
اپنا ہاتھ پس پشت سے اٹھا کر روبرو آنکھوں کے لایا یہ ایمان شہودی ہے کہ اولیا کو مشاہدہ دل ہوتا ہے مثل رویت کے پھر اس شخص نے ہاتھ
اپنا لاکر ... دیدہ سے ملا دیا اسوقت اسکو ہاتھ نظر نہیں آتا لیکن یقین ہے کہ میرا ہاتھ ہے پس کمال اتصال میں شہود باقی نہیں رہتا یہ ایمان
اخص خواص کا ہے کہ بعد شہود اور مشاہدہ کے حاصل ہوا اور مشابہ ہے ساتھ ایمان عوام کے اور قدما صحابہ نے ایمان بالغیب کو اس آیۃ میں اور ...

معنوی حمل کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت امام احمد [illegible]
کہ حارث بن قیس نے ایک روز اُن سے کہا کہ بڑا افسوس ہے [illegible] حاصل [illegible]
رسول پروردگار مشرف ہوئے تم عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم ایمان لائے ہو قسم خدا کی کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
ہے پھر سورۂ بقرہ تا مفلحون پڑھی اور اسی کو بزار اور ابو یعلی اور [illegible] روایت [illegible]
فرمایا کہ میں ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھا فرمایا آنحضرت نے [illegible]
نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان فرشتوں کا ہے آنحضرت نے فرمایا [illegible]
کیا یا رسول اللہ ایمان پیغمبروں کا کیا تعجب ہے کہ حقتعالی نے [illegible]
ان لوگوں کا کہ ساتھ انبیاء کے حاضر ہوئے ہیں اور [illegible]
انبیاء کے صحبت رکھی اور اطوار اوضاع انکی دیکھکر یقین تام حاصل کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ [illegible]
فرمایا ایمان اس فرقہ کا جو پشت میں باپوں کے ہیں بعد میرے پیدا ہونگے اور مجھپر ایمان لاوینگے [illegible]
نظر میں آوینگے وہ بسبب قوت ایمان کے موافق اسکے عمل کرینگے یہہ گروہ ایمان میں افضل ہے [illegible]
بایں طریق روایت کیا ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کو [illegible]
کیا یا رسول اللہ یہاں پانی نہیں فرمایا کسیکے پاس پانی پینے کا بھی ہے ایک شخص [illegible]
ڈالکر بلال کو فرمایا کہ لوگوں کو آواز کرکے آویں اور وضو کریں لوگ آئے [illegible] مانند انگشتان [illegible]
جوش کھاتا تھا ابن مسعود منجملہ صحابہ سے اُس پانی کے پینے میں مشغول تھے بار بار نوش کرتے تھے جب لشکر وضو سے فارغ ہوا [illegible]
نماز صبح ادا فرمائی بعد نماز صبح طرف لوگوں کے متوجہ ہوکر فرمایا اے لوگو درمیان مخلوقات کے کونسا فرقہ ہے کہ ایمان [illegible]
کیا یا رسول اللہ فرشتوں کا فرمایا کہ امر و نہی الٰہی فرشتے پہنچاتے ہیں آپ کیونکر ایمان نہ لاویں ایمان اُن کا کیا عجب ہے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان
پیغمبروں کا فرمایا پیغمبروں پر وحی آسمان سے نازل ہوتی ہے یہہ کیوں نہ ایمان لاویں عرض کیا یا رسول اللہ ایمان تمہارا ہے یاروں کا فرمایا
یاروں کو میرے کیا ہے کہ ایمان نلاویں حال آنکہ میں انمیں موجود ہوں اور ہر لحظہ اور لمحہ دیکھتے ہیں جو کچھ دیکھتے ہیں ایمان اُس گروہ کا [illegible]
رکھتا ہے کہ بعد میرے ہونگے اور مجھپر بن دیکھے ایمان لاوینگے اور تصدیق میری کرینگے لوگ اسی فرقے کے ہیں بھائی میرے اور [illegible] یار میرے [illegible]
ابوداؤد نے اور طیالسی نے نافع سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ یا ابا عبدالرحمان تمنے اپنی
آنکھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبداللہ ابن عمر نے کہا ہاں دیکھا ہے اُسنے کہا اس اپنی زبان سے آنحضرت سے ہمکلام ہوئے
ہو انھوں نے کہا ہاں ہوا ہوں اُسنے کہا اس اپنے ہاتھوں سے بیعت بھی کی ہے اونھوں نے کہا ہاں کی ہے اُس شخص کو رونا آیا اور کہا کہ عجب
حالت [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشحال ہے کہ جسنے دیکھا اور مجھپر ایمان لایا اور خوشحال ہے
[illegible] روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایکدن ایک جماعت میری امت
[illegible] اور اعمال اپنا دیکھ [illegible]
[illegible] روایت [illegible] شرائط نماز کی [illegible] اوقات نماز کے ایک قسم شرائط
[illegible] وقت [illegible] ایک شرط [illegible] نماز کی ہیں [illegible]
[illegible] تمام حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ مراد

[illegible] والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها الایة سمجھ لیجیے کہ حقتعالی نے یہان دو چیزین
مؤمنون کی بیان کی ہین ایک [illegible] پڑھنا اور دوسری زکوٰۃ دینا اور لوگون کی جتنی عبادات ہین سب انمین ہین اسواسطے کہ عبادت بدنی ہے یا مالی
ہے بدنی عبادات [illegible] نماز ہے [illegible] اصل کردی [illegible] بہ نسبت [illegible] اور مالی عبادت سب زکوٰۃ ہین کہدی کہ اعظم تر ہے سب سے اور
اور نعمتین [illegible] مالی [illegible] ہیا ہے [illegible] ہین لیکن بڑی سب نعمتون سے دنیا [illegible] ہین تندرستی اور فراخ دستی نماز پڑھنا کہ عبادت
مالی ہے [illegible] تندرستی کا ہے [illegible] اطباء حال کے [illegible] نہین ہے اور زکوٰۃ دینا کہ عبادت مالی ہے شکر نعمت فراخ دستی ہے
[illegible] اسواسطے [illegible] بیان [illegible] اعتبار نہین ہے کیا ہے ابن مسعود نے کہ مراد انفاق سے خرچ کرنا انپر کہ عیال ہین اسکے
چنانچہ فرمایا ہے لینفق ذو سعة من سعته اور مما رزقنا مین کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہے خبر دی ہے حقتعالی نے اپنی ذات مبارک
سے ساتھ ذکر صیغہ جمع کے [illegible] واحد ہے لاشریک اور [illegible] عرب کے کہ عرب والے اپنے آپکو ساتھ جمع کے تعبیر کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین
[illegible] اور [illegible] حقتعالی ہے خواہ [illegible] حرام [illegible] خواہ حلال چنانچہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہے بخلاف مذہب معتزلہ
کے [illegible] روزی [illegible] ہماری ہے [illegible] روزی حرام نہین دیتا یہہ بات معتزلہ کی فاسد ہے اسواسطے کہ رزاق
حرام کا [illegible] کوئی اور [illegible] شریک ہے اللہ کا نعوذ باللہ منہا یہہ کفر ہے ہم کہتے ہین اللہ رزاق مطلق ہے پہنچانیوالا ہے رزق تمام مخلوق
کا [illegible] مخلوق ایسی ہے کہ [illegible] مالک ہے نہ [illegible] ہے چنانچہ غلام ہین دواب ہین ہاتھی گھوڑے اونٹ بیل گائے دنبے بکری شیر چیتے بھیڑیا گیدڑ
کتا بلی بلکہ سانپ بچھو [illegible] چیونٹی سبکو رزق پہنچاتا ہے **بیت** اسیکی سب ہے پیدایش وہی خلاق ہر حق ہے + یہہ سچ ہے ہم ہین سب
مرزوق وہ رزاق مطلق ہے + اور اصل انفاق کی صرف اموال ہے بیچ وجوہ اور حقوق کے اور حقتعالی نے تعریف کی مسلمانون کی کہ حق ادا
کرتے ہین وہ کیا ہے صلوٰۃ ہے اور حق خلق کا ادا کرتے ہین وہ کیا ہے زکوٰۃ ہے اور واسطے حق کے پاس حق خلق کا بیان فرمایا تاکہ بائین [illegible]
اتصال بزرگی اور شرافت حق خلق کو اور اس آیت مین حقتعالی نے مدح مسلمانونکی ساتھ تین چیزونکے کی ایک بیان فرمائی سخاوت دل کی انکے
وہ کیا ہے ایمان لانا ہے بغیب چنانچہ فرمایا والذین یؤمنون بالغیب دوسری ارشاد کی سخاوت تن کی انکے وہ کیا ہے نماز پڑھنا ہے
چنانچہ فرمایا ویقیمون الصلوٰۃ تیسری بیان فرمائی سخاوت مال کی انکے وہ کیا ہے زکوٰۃ دینا ہے چنانچہ ومما رزقناہم ینفقون اور
یہہ دلیل ہے کہ حق تعالی کے بہت حق ہین اوپر دل بندونکے اور جان پر اونکے اور مال پر اونکے جو ٹھیرے ہین حق تعالے ان مین سے ایک ایک کو
بیان فرمایا تاکہ راغب ہون ادا کرنے اور بجالانے انکے وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ
یُوْقِنُوْنَ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے اور وہ چیز جو اتاری گئی
ہے پہلے تجھسے اوپر پیغمبرون کے مثل توریت اور انجیل اور زبور کے اور صحیفے جو بھیجے گئے ہین اور ساتھ آخرت کے کہ دار جزا ہے وہ یقین رکھتے
ہین جب وہ پہلی آیة نازل ہوئی تھی والذین یؤمنون بالغیب تو کہتے تھے یہود اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ نعت اور صفت ہماری ہے کہ اقرار
کرتے ہین ہم ساتھ غیب کے اور نماز پڑھتے ہین طرف بیت المقدس کے اور صدقہ دیتے ہین پس ہم اہل ایمان ہین واسطے اسکے حق تعالی نے
جدا یا انکو اور نازل کی یہہ آیت یعنے متقی وہ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ قرآن کے کہ نازل کیا گیا ہے اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اور کتب دیگر پر کہ قبل تجھسے اوپر پیغمبرون پر نازل ہوئی ہین سمجھ لیجیے کہ ایمان لانا کتب ماتقدم پر فرض ہے کہ کلام باری ہین لیکن عمل اور تلاوت
منسوخ ہے ساتھ نزول قرآن کے اور ظہور نبی آخر الزمان علیہ صلوٰۃ اللہ الملک الرحمان کے اسیطرح ایمان لانا ساتھ قبلہ اولی کے کہ بیت المقدس ہے
درست اور بجا ہے لیکن سجدہ کرنا طرف اسکے ناروا ہے اور بالاخرۃ ہم یوقنون کہ مدح مین متقیونکے وارد ہے آخرت مراد قیامت کو کہتے ہین
اسواسطے کہ آخر ایام دنیا ہے لیس بعدھا وقت یوصف باللیل ولا بالنہار اور بعضون نے کہا ہے کہ قیامت کو آخرت اسواسطے کہتے ہین کہ
متاخر ہے دنیا سے اور دنیا کو دنیا کہتے ہین واسطے دناءت کے کہ ایک کمینہ پن ہے اسمین اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یہہ لوگ اوپر ہدایت کے ہین پروردگار اپنے [illegible] یہہ لوگ ہین مراد پانیوالے [illegible]
درجات ثواب کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے [illegible]
ڈرتے تھے یہہ آیت وعدے کی ہی اور کلمہ ذلک اشارہ ہے [illegible]
ہی اور کلمہ من بیہم مین بیان ربوبیت ہے یہہ آیت دلیل ہے کہ [illegible]
ساتھ ہدایت فرمانے حق سبحانہ تعالیٰ کے اور یہہ آیت رد ہے معتزلون کا کہ وہ کہتے ہین [illegible]
ہی جاننا کہ یہہ آیتین جیسے مذکور ہوئین مومنون کی شان مین ہین [illegible]
اصحاب انکے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سمجھہ لیجیے کہ سورۃ فاتحہ سات آیات [illegible]
کہ برکات انکی معروف و مشہور ہین عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے [illegible]
روایت کی ہی کہ مین ایک روز حضور مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا کہ ایک اعرابی [illegible]
ہی حضرت نے فرمایا کیا درد ہی عرض کیا آسیب جن کا معلوم ہوتا ہے فرمایا اسے پاس [illegible]
پڑھکر دم فرمایا فی الفور شفا ہوئی اور تندرست ہوا گویا کہ کچھہ مرض اور آسیب تھا ہی نہین [illegible]
الٓمٓ اور آیتہ الکرسی اور تین آیتین آخر بقرہ کی اور ایک آیت سورۃ آل عمران کی شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو [illegible]
و یکماللہ اور سورۃ مومنین کی فتعالی اللہ الملک الحق اور سورۃ جن کی وانہ تعالیٰ جد ربنا [illegible]
آیتین آخر سورۃ حشر کی اور قل ھو اللہ اور معوذتین اور دارمی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار آیتین اول سورۃ بقرہ کی شب کو
پڑھے اس شب صبح تک دخل شیطان کا نہین ہوتا اور بعضے روایات مین بیہقی نے شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے [illegible] مسند مین
اور دارمی نے مغیرہ بن سبیع سے کہ یاران عبد اللہ بن مسعود سے تھا لکھا ہی کہ جو کوئی دس آیتین سورۃ بقرہ کی وقت خواب کے پڑھے قرآن
فراموش نہوگا اوسے چار آیتین اول کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین بعد کی اسکے اور تین آیتین آخر سورۃ مرۃ کی للہ ما فی السموات
اور طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی جبکہ فرماتے تھے جو کوئی تم مین
سے مرجاوے اوسے گھر مین نہ رکھو چاہیئے کہ جلد قبر کو لیجاؤ اور سرہانے قبر کے کھڑے ہوکر اول سورۃ بقرہ پڑھو اور پائنتی کھڑے ہوکر آخر سورۃ
بقرہ پڑھو اور ابن نجار نے تاریخ اپنی مین محمد بن یسیر سے روایت کی ہے کہ ہم ایک بار بیکار [illegible] نام شہر کا ہی اُسے لوگون نے کہا
بیان سنا تو یہہ محل خطر ہے جو قافلہ یہان اترتا ہے اسباب اسکا اُٹھ لیجاتے ہین سب یار بار سے [illegible] یہہ بات شہر مین جا اترے مین تنہا
[illegible] حدیث کہ عبد اللہ بن عمر سے سنی تھی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب کو تینتیس آیتہ پڑھے اسے
[illegible] درندہ [illegible] ضرر نہ پہنچا سکیگا اور جان سے اور اہل اور مال اپنے سے محفوظ رہتا ہی صبح تک جب رات ہوئی تو پڑھنے
[illegible] مجھے دیکھا کیا ہون کہ ایک [illegible] شیر [illegible] شمشیر برہنہ [illegible] میرے تئین سے حملہ کیا لیکن مجھہ تک نہ پہنچ سکی [illegible]
[illegible] ملاقات ہوئی کہا وہ [illegible] انسان ہے یا جن کہا مین نے [illegible] کہا اُسنے رات کیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ادراک کی کہ ہدایت قرآن تقوی پر منحصر ہے یہ فراغت ہوئی تو اب حال اندو فرقوں کا کہ انتفاع میں شروع فرمایا اور گویا اس ارشاد میں
تسلی ہے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ناخوش تھے بسبب عدم انتفاع ان فرقوں کا نہ اس سبب سے ہے کہ ہدایت قرآن میں قصور اور
فتور ہے اور نہ اس جہت سے کہ انذار اور تبلیغ تمہارے میں نقصان ہے بلکہ بسبب بطلان استعداد اور فساد فطرت انکی ہے إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں برابر ہے اوپر انکے آیا ڈرایا تونے
انکو عذاب سے یا نہ ڈرایا تونے انکو وہ ایمان نہ لاوینگے تطبیق اور نظم اس آیت کے ساتھ ماقبل کے یہہ ہے کہ ماقبل میں اور تعریف مسلمانوں کی
تھی اور یہہ مذمت کافروں کی ہے اور کفر کے معنے لغت میں ستر کی آتے ہیں زراعت کرنیوالیکو کافر کہتے ہیں کہ چھپاتا ہے دانیکو زمین میں چنانچہ
حق تعالی نے فرمایا ہے کمثل غیث اعجب الکفار نباته ای الزراع اور رات اندھیری کو کافر کہتے ہیں کہ چھپاتی ہے عالم کو ساتھ ظلمت کے
پس جو لوگ چھپاتے ہیں نعمت حق کو اور اللہ کے حق کو اور نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کافر ہیں اور انھوں کی شان میں یہہ آیت ہے
ابن عباس کہتے ہیں کہ نزول اس آیۃ کا بیچ شان اس جماعت کے ہے جو یہود ولیکے سردار اور مشکل کعب بن اشرف تھا اور قتادہ کہتے ہیں کہ یہہ
آیت بیچ شان مشرکوں قریش کے آئی ہے خصوص عتبہ اور شیبہ اور ولید بن مغیرہ لعنہم اللہ اور ربیع کہتے ہیں کہ بیچ شان ان کافروں کے کہ جنگ بدر
میں مارے گئے اور ابو روق رضی اللہ عنہ کہتے بیچ شان ابوجہل کے اور اوسکے یاروں کے ہے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت ہرچند عام ہے بظاہر لیکن مراد
اس سے خاص ہے اسیواسطے فرمایا ڈرا تو یا نہ ڈرا تو ایمان نہ لاوینگے اور حالانکہ بہت کافر بعد ڈرانیکے ایمان لائے پس معلوم ہوا کہ خاص بعضے
کافروں کے حق میں ہے کہ کفر انکا ساتھ علم ازلی اپنے کے حق تعالی نے معلوم کیا ہے کہ ایمان نہ لاوینگے اور حالت کفر پر مرینگے حق تعالی فرماتا ہے کہ
برابر ہے ڈرا یا نہ ڈرا وہ ایمان نہ لاوینگے اگر کوئی کہے کہ حق تعالی کو تو معلوم تھا کہ یہ ایمان نہ لاوینگے پھر پیغمبر انپر کیوں بھیجے کہتے ہیں ہم کہ پیغمبر بھیجے ہیں واسطے
الزام دینے انکے کہ حجت ہوئے اور قطع عذر کا ہو انکے یعنے یہہ حیلہ اور عذر نہ کرسکیں اور حجت اور عذر نہ ہو انکے عذاب کرنے پر چنانچہ والمرسلات
میں فرمایا ہے عذرا او نذرا او بمعنی واو ہے عذرا والی ونذرا والکہ یعنے رسول بھیجے ہیں ہمنے واسطے عذر اٹھانے کے اور ڈرانے تمھارے کے اگر تم
ڈرے اور نصیحت پذیر ہوئے تو نفع تمھارا ہے والا عذر ہمارا ہے اور عذر حق تعالی کی طرف سے حجت الزام دینے کی ہے انکو تاکہ قیامت میں نہ کہیں کہ
کیوں نہ بھیجے تونے رسول کہ ہم ایمان لاتے چنانچہ فرمایا ہے رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل خَتَمَ
اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ مہر کی حق تعالی نے اوپر دلوں انکے اور اوپر کانوں انکے
کے اور اوپر آنکھوں انکے پردہ ہے اور واسطے انکے عذاب ہے بڑا قلب نام پارہ گوشت کا ہے کہ شکل صنوبر زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت
طرف پہلو کے واقع ہے اور روح حیوانی اوسی گوشت میں پیدا ہوتی ہے وہی روح ہے کہ منشا حس و حرکت ہے اسی گوشت سے طرف تمام
اعضائے بدنی کے بواسطہ شرائین کے پہنچتی ہے اور اصطلاح اہل شرع میں نام لطیفہ انسانی کا ہے کہ انسانکی انسانیت اسی سے ہے اور امتثال اوامر
اور نواہی شرع اور عمل کرنا بموجب تکلیفات الہیہ کے اسی سے ہے چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا ہے ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب سلیم
اور یہہ لطیفہ عالم امر سے ہے کہ وجود اسکا اوپر مادہ کے موقوف نہیں ہے چنانچہ فرمایا ہے انما امرنا لشیء اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون
فقط امر کن سے پیدا ہوا ہے اور لطائف عالم امر کے پانچ ہیں بنا بر تحقیق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک لطیفہ قلب ہے دوسرا
لطیفہ روح ہے کہ مقام اسکا زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت ہے تیسرا لطیفہ سر ہے مقام اسکا برابر پستان چپ کے طرف سینہ کے بفاصلہ
دو انگشت ہے چوتھا لطیفہ خفی ہے کہ جگہ اسکی برابر پستان راست کے بفاصلہ دو انگشت طرف سینہ کے ہے پانچواں لطیفہ اخفی ہے موضع اسکا
عین وسط سینہ ہے اور اصل ان لطائف خمسہ عالم امر کی بالائے عرش ہے وجود آدمی میں ایک تعلق ان مقاموں میں رکھتی ہیں باقی قلب صنوبری
کہ بدن انسان میں ہے مثل تمام بدن کے عالم خلق سے ہے کہ وجود اسکا موقوف اوپر مادے کے ہے لکھا ہے حضرت مجدد نے کہ قلب صنوبری
آشیانہ قلب حقیقی ہے اور جہاں لفظ قلب کا وارد ہے اس سے یہی لطیفہ مراد ہے کہ مورد انوار الہی اور محل الہام ربانی ہے اور دلیل سے

استدلال کرنا اور مدلول پر لانا کام اسی لطیفہ کا ہے [illegible]
ہوگیا اور ان کفاروں کے حق میں اسقدر پر بھی اکتفا نہیں کیا [illegible]
بھی نہ سنتے تا رفتہ رفتہ مضمون اس استدلال کا [illegible]
اور دنیا سنکر مال حاصل کیا ہے اُنھیں دیکھیں اور دکھائیں [illegible]
اصلا دیکھ نہیں سکتے شعر نے قلب [illegible]
کفر کی اور ظلمت کفر کی انکے ہے باختیار انکے [illegible]
ایمان الٰہی [illegible] کیا ہونا تو ایمان نہ لانے پر عتاب اور ملامت کا [illegible]
کفر کے ہونے چنانچہ فرماتا ہے فہم لا یؤمنون لیا ہے واسطے [illegible]
اور نہیں لاتے اسیواسطے سزاوار عذاب عظیم کے ہیں کفر ایمان [illegible] طاعت [illegible]
اختیار دیا ہے بایں اختیار عذاب ثواب مترتب ہے [illegible] اللہ تعالیٰ ایمان اسلام طاعت [illegible]
اور برائی اور نافرمانی پر ناخوش اسیواسطے اونپر وعدہ ثواب کیا ہے [illegible]
اپنے غلاموں کو اس باغ میں چھوڑ دیا اور مختار کیا کہ جس درخت کا میوہ چاہو کھاؤ اور جس بوٹی کا پھول [illegible]
شمال میں واقع ہیں اگرچہ میوہ اونکا خوشرنگ خوش شکل ہے اور زبان [illegible]
سوزش حرارت ایسی پیدا کرتا ہے کہ آدمی کا دل کڑوا رگ ریشہ بال [illegible] آخر کو ہلاک ہو جاتا ہے [illegible]
ہرگز اُسے نہ توڑیو اور نہ کھائیو اور وہ بوٹے کہ تختہ [illegible] ہیں نمودار ہیں پھول اُنکے [illegible] رنگ [illegible]
سونگھنے میں بھی البتہ کیفیت رکھتے ہیں لیکن اثر انکا کمال بُرا ہے شامہ کو خراب کرتا ہے اور دماغ کو پریشان [illegible]
کرکر گرا دیتا ہے آخر کو آدمی آخر ہو جاتا ہے اونکے کھیو اور دیکھیو انھیں نہ سونگھیو اور وہ درخت کہ روش [illegible] ہیں اون کے
سایہ میں بیٹھیو کہ ہوا انکی راحت دل ہے اور اونکا میوہ توڑ توڑ کر کھائیو کہ قوت روح ہے اور دافع امراض ہے [illegible]
اور وہ بوٹے کہ تختہ جنوب میں بہار افزا ہیں پھول اونکے مقبول ہیں اونکو توڑ توڑ کر سونگھیو کہ فوائد کثیرہ شامہ و دماغ کو [illegible]
کہ زیبائش تن ہے انکو دیکھ شوق سے اس تختہ میں اس روش میں پھرو چلیو کھیلیو کودیو کہ نفع ہے ضرر نہیں ہے اور [illegible] اس
روش میں بچائیو کہ ضرر ہے ضرر ہے نفع کچھ نہیں [illegible] سمجھا کر بتلا کر بادشاہ نے غلاموں کو باغ میں داخل کر دیا جس غلام نے کہ فرمانبرداری کی
اور امر بادشاہ کا بجا لایا عیش اور آرام پایا اور بادشاہ اس سے راضی ہو مقرب بارگاہ کیا اور جسنے نافرمانی کی اور بادشاہ کا کہا نہ مانا
خراب ہوا اور بادشاہ اس سے ناخوش ہوا غضب سلطانی میں پڑا یہی طور اس باغ دنیا کا ہے کہ اس بادشاہ عالم نے تیار کر کر بندوں کو
چھوڑ دیا جو چاہیں وہ کریں لیکن بتلا دیا کہ روش شمال کفر کی ہے [illegible] سے بچو کہ مردود ہو اور عذاب ابدی ہے اور
تختہ [illegible] فسق ہے [illegible] بچیو کہ نامرضی ہے [illegible] عذاب چند روزی ہے اور روش یمین کی ایمان ہے اسمیں پھل
[illegible] درخت [illegible] اور تختہ جنوب کہ اسلام ہے اسمیں خدا [illegible]
[illegible] کہ یہ آیت عام ہے سب کافرونکے حق میں [illegible]
[illegible] اس آیت کو آیت ماقبل سے
[illegible] ان الذین کفروا [illegible] ختم اللہ [illegible] باختیار ہم ہے
[illegible] کافرون کے استغنا

من اول نے علی سمعہم اور فرمایا علی اسماعہم جیسے کہ علی قلوبہم اور علی ابصارہم ساتھ صیغہ جمع کے کہا تھا اسواسطے کہ سمع مصدر
ہے والمصدر یوحد بیاکل حال معہ واحداً تا ہے ہر حال میں چنانچہ فرمایا ان ھؤلاء ضیفی اور نہیں فرمایا اضیافی اور جائز ہین
معنی علی سمعہم کی علی مواضع سمعہم لفظ مواضع کا حذف کردیا ہے کہ دال ہے سمع اوپر اوسکے اور غشاوہ کے معنے پردے کے ہین کہ جب بصر
ظاہر پر پردہ چھا جاوے تو کچھ نظر نہ آوے اور بصر باطن کا پردہ کیا ہے ظلمت ہے غفلت ہے اور تمام اعضا مین سے ان تین چیزونکا حق یہ
ہے کہ انکو خاص کرکے ذکر فرمایا ساتھ ختم اور پوشش کے اسواسطے کہ خاطب ہون ساتھ دل کے کہ قبول کرین اور ساتھ چشم کے کہ حق دیکھین
اور کان کے لئے تا بات سنین پس انہون نے نہ قبول کیا دل سے احکام الٰہی کو اور نہ کانون سے سنا حق کو باینمعنی کہ سنکر اجابت کرتے اور نہ انکھون
سے دیکھا حق کو باینمعنی کہ معجزات پیغمبر کے یا قرآن کو سنکر دیکھکر ایمان لاتے پس حق تعالیٰ نے ختم اور پوشش کی اضافت ساتھ ان تمام
کے کی اور وعید کیا انکو ساتھ عذاب عظیم کے اس جہان مین اور عظیم بسبب کثرت کے اور مدامت کے ہے اور آگ دوزخ کی اسواسطے بڑی
ہوگی دنیا کی آگ ایک جزو ہے ستر اجزائے آتش دوزخ سے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان نارکم ھذہ جزء من
سبعین جزء من نار جھنم اور حق تعالیٰ جسکو عظیم فرماوے وہ کیا جانئے کیسی بڑی ہوسے سمجھ لیجیے کہ کئی خدشے مع الجواب
بیچ اس آیت کے باقی کئی سوال جواب طلب رہے ہین وہ یہ ہین سوال اول علی سمعہم معطوف اوپر قلوبہم کے ہے پس داخل تحت
ختم ہوا یا عطف جملہ کا جملے پر ہے پس مراد بصر کے داخل بیچ حکم غشاوہ کے ہے جواب اس سوال کا یہ ہے کہ القرآن یفسر بعضہ بعضا
اور مقام پر قرآن مجید مین سمع کو داخل حکم ختم فرمایا ہے نہ داخل حکم غشاوہ چنانچہ کہا ہے وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشٰوۃ
سوال دوسرا جو متفرع ہے اس جواب پر وہ یہ ہے کہ دل اور گوش کو کیون بیچ مہر کے داخل کیا اور بینائی چشم کو کیون پردہ ڈالکر چھپایا
حال آنکہ غرض یکسان مہر لگانیسے اور تینونکے حاصل ہوتی تھی اور پردہ ڈالنے سے بھی اور تینونکے میسر تھی جواب اسکا یہ ہے کہ سبب
دریافت کرنے دل کا مدرکات کو حس سلیم اور خبر صادق اور عقل ہے اور سبب سننے کان کا مسموعاتکو متوجہ ہونا ہے منکشف بکیفیت صوت
ہے پس مہر کرنا اوپر دل اور کانکے اسواسطے ہے کہ یہ چیزین باہر سے اندر نہ جاوین اور سبب دیکھنے چشم کا مرئیات کو اوپر مذہب قوی کے
خروج شعاع ہے اور پہنچنا اس شعاع کا ساتھ مرئی کے ہے پس پردہ چشم کا مانع باہر نکلنے شعاع کا ہے کہ منشا رویت ہے اور قاعدہ ٥
معمولہ عقلا ہے کہ واسطے حفاظت اندر آنے اشیائے بیرونی کے مہر لگاتے ہین اور واسطے محافظت باہر نکلنے اشیائے درونی کے پردہ کھینچتے
ہین موافق اس قاعدہ معمولہ کے یہہ دونون تعبیر واقع ہوئے سوال تیسرا سمع کو مفرد لائے اور ابصار کو جمع حال آنکہ اگر نظر معنے
جنسی کرو تو تعدد کچھ درکار نہین مفرد دونون جگہہ کفایت کرتا تھا اور اگر نظر با فرادان دونو کے کرو کہ مضاف طرف صیغہ جمع کے ہین تو
دونون مقام پر جمع لانا درکار تھا تغیر مین اس اسلوب کے کیا نکتہ ہے جواب محل قوت شنوائی ایک عصب ہے کہ سوراخ گوش مین فرش ہو
ہے اور محل قوت بینائی طبقات مختلف اور رطوبات متعددہ ہین چنانچہ علم تشریح مین مشروح ہے اور ہر طبقے سے خروج شعاع کا بیچ کام
اس قوت کے دخل تمام رکھتا ہے پس یہہ قوت گویا محال متعددہ مین جگہہ رکھتی ہے نظر تعدد محل پر کرکر جمع لانا اسکا مناسب ہوا بخلاف
قوت شنوائی کے کہ آپ بھی ایک ہے اور محل بھی واحد رکھتی ہے جو تعدد کہ لفظ جمع سے مفہوم ہوتا ہے کسیطرح اسکے مناسب حال نہین
سوال چوتھا مہر کرنیکو اوپر دل اور کانکے بصورت جملہ فعلیہ ذکر فرمایا کہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم کہا اور بیان پوشش چشم مین
جملہ اسمیہ لائے کہ افادہ دوام وثبات کرتا ہے کہ علی ابصارہم غشاوۃ فرمایا وجہ فرق کی کیا ہے جواب مہر کرنا اوپر دل اور
کان کے مانع دخول امور خارجہ کا ہے بیچ دل اور گوش کے اور حقیقت مین منع تمام علت اور تمام تاثیر اسکے کو کرتا ہے مانند سپر کے کہ
مانع پہنچنے شمشیر اور تیر کے ہے اور مانع تمام علت کے اور مانع تمام تاثیر اسکیکے بعد ایت علت متاخر ہے ہے پس تعبیر اسکی بصورت
جملہ فعلیہ مناسب نہ ہوئی اسواسطے کہ جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہے اوپر حدوث کے اور غشاوہ چشم مانع باہر آنیکے شعاع کا ہے چشم سے کہ

مبادا دیکھنے کا ہے اور حقیقت میں مانع ہے [illegible]
ہی موجب ابقائے معاول ہے اور [illegible] سوال [illegible]
متفرع اس جواب پر ہوتا ہے کہ آیت ختم اللہ علی قلوبہم [illegible]
ختم علی سمعہ وقلبہ کے پس اگر یہ وجہ ذوقی کی جاوے [illegible] جواب [illegible]
اورا قفال قلوب کی مناسبت ہے [illegible]
اپنے بنا تا ہے چنانچہ علت [illegible]
پس علی البصر غشاوۃ میں کہ بیان [illegible]
مفعول اول کے [illegible]
اور بیان ختم میں اور [illegible] قلب کے [illegible] سوال [illegible]
نزدیک حس بصر افضل ہے حس سمع سے اسواسطے کہ متعلق ابصار [illegible]
سنتی اور عجائب صنعت الٰہی پیدائش بصر میں زیادہ [illegible]
اور جب رویت بصری جاتی رہی اور آنکھ بحال [illegible] بخلاف [illegible]
اور اتم ہے لہٰذا مثال عرب میں وارد ہے کہ لیس وراء العیان بیان جواب [illegible]
میں رعایت ان وجود کی کرنا مناسب نہیں بیان رعایت [illegible]
حس کے مقدم فرمایا اور قوت شنوائی کو انتفاع میں ساتھ ہدایت قرآن کے [illegible]
ہے اسقدر بینائی کو نہیں پس اس مقام میں رعایت اسی وجہ کی [illegible] اسواسطے کہ کوئی
نبی بہرا نہیں ہوا اور بعضے پیغمبر کور ہوئے ہیں مثل حضرت یعقوب اور حضرت شعیب کے [illegible] قوت سامعہ کا [illegible]
ممکن ہے بخلاف ادراک قوت بینائی کہ بہت مقابل سے ہے فقط اور قوت سمع بسبب وصول معارف [illegible]
بسوئے فہم بخلاف بصر کہ محض محسوسات کو ساتھ اسکے [illegible] کیا جاتا ہے غرض بیان عدم انتفاع کفر میں ساتھ ہدایت قرآن کے [illegible]
پیغمبر کے گوش مقدم ہے پردہ چشم سے چنانچہ لکھا ہے فتح العزیز میں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ اور بعضے لوگوں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن جزا کے کہ قیامت ہے اور حالانکہ نہیں ہیں
وہ ایمان والے یہہ فقط اقرار زبانی ہے ولیکن مطلق تصدیق نہیں ہے سمجھ لیجئے کہ ایمان کے دو رکن ہیں ایک اقرار زبانی دوسرا
تصدیق قلبی چاہیئے یہہ دونوں ہوں وہ مومن ہے اور بڑا رکن تصدیق قلبی ہے کہ بغیر اسکے ایمان ہوتا ہی نہیں کسی حال میں چنانچہ خود
فرمایا حق تعالیٰ نے منافقوں کے حق میں کہ تصدیق قلبی نہیں انکو وما ہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ فقط اقرار سے تصدیق کفایت نہیں
کرتا اور تصدیق قلبی بے اقرار زبانی کے [illegible] ابو منصور ماتریدی کا قول ہے ایمان کے حق میں اور ایک روایت امام ابو حنیفہ
سے بھی ہے کہ تصدیق [illegible] ایمان ہے [illegible] اور اقرار واسطے اسکے ہے کہ احکام اسلام کے جاری کریں اور
[illegible] تصدیق کے ساقط نہیں ہے بخلاف تصدیق کے کہ اقرار بھی بعضوں کے مذہب میں
[illegible] آمنا [illegible] ہوں میں گرفتار تھا اور اقرار ایمان سے مارا جاتا ہے
[illegible] انکا ایمان [illegible] طریقہ شریفہ نقشبندیہ کی [illegible]
[illegible] ایمان ہوتا [illegible] ایک رکن سے بھی [illegible]

مذہب میں بعضے مواضع ہے ایمان دو ثابت ہوتا ہے جو کیا ہے تصدیق قلبی ہے اسواسطے کہ اونکے بیان ذکر خفیہ ہے اور وقوف قلبی
ہے اور جیسے میں اضعف ہے یہہ بات کہا نسے کہا نکلی اب رہی یہہ بات کہ عمل کو کیوں بیان واسطے ہوتا ہے وہ کہا ہے کہ جب لفظ تصدیق کو مدخل ایمان
میں رکھتے ہو تو ابلیس کو کیوں تصدیق نہ چاہیے مومن کہو اور حال آنکہ کافر ہے جواب دیتے ہیں ہم کہ ابلیس کو تصدیق نہیں ہے معرفت ہے
اور نیز معرفت ایمان میں نہیں اسواسطے کہ حق تعالی نے معرفت ثابت کی ہے اہل کتاب کی اور ایمان نہیں ہے اونکیں چنانچہ فرمایا ہے الذین
اتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور دلیل اوپر اسبات کے کہ اقرار شرط ہے ایمان کی چنانچہ قول عامہ علماء کا ہے اور کہتے
ہیں کہ تصدیق فقط کفایت نہیں کرتی ہے کہ فرمایا حق تعالی نے قولوا امنا باللہ الآیۃ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امرت
ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ حکم کیا گیا مومنین کو قتل کرنے کفار کو جبتلک کہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ نہ کہیں اور دلیل اسبات کی
کہ تصدیق شرط ہے ایمانکی یہہ ہے قولہ تعالی قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم
بغیر تصدیق کے نفی ایمان کی فرمائی حق تعالی نے انکے اور امام شافعی کے مذہب میں عمل بھی ایمان میں داخل ہے رکن ثالث ہے ایمان کا لما
بیان ترک عمل سے کافر نہیں ہوتا بخلاف اقرار و تصدیق کے اور نظائر۔ تطبیق اس آیت کی ساتھہ آیت ماقبل کے یہہ ہے کہ مدینہ میں بیچ
عہد سعادت مہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گروہ تھے مومن کافر منافق اول آیت میں حق تعالی نے مذکور مومنونکا کیا پھر کافرونکا
کیا بعد اس آیت کے احوال منافقونکا فرمانا شروع کیا اور پہلے مومنونکا ذکر کیا واسطے ایمان اور جزا اونکیکے پھر ذکر کافرونکا کیا واسطے کفر اور شرک اونکیکے اور پھر منافقونکا کیا واسطے
اسکے کہ ان میں جمع ہیں دو وصف ایک تو کفر ہے من حیث الحقیقت دوسرا ایمان ہے من حیث الصورۃ ظاہر میں یہہ اگرچہ جاری رکھتے ہیں
احکام اور ارث اور قبول شہادت اور صلوۃ جنازہ اور مدفون ہونیمیں مقابر مسلمین میں لیکن دل میں انکے تصدیق نہیں ہے مخلد ہونگے
فی النار اور معذب ہونگے مع الکفار چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اس آیت سے لیکر تا ان
اللہ علی کل شیء قدیر تیرہ آیتیں میں نزول اونکا بیچ شان منافقین کے ہے کہ سردار اونکا عبد اللہ بن سلول تھا چنانچہ کہا ہے ابن مسعود
نے اور ابن عباس اور ابی لیلی اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے باقی رہا یہاں ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ وما ہم بمومنین جواب میں امنا کے کیونکر کہا
جاوے کہ امنا میں ذکر شان فعل ہے نہ ذکر شان فاعل اور وما ہم بمومنین میں ذکر شان فاعل ہے نہ ذکر شان فعل **جواب** یہہ جواب
بطریق ترقی ہے یعنے وہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم ایمان میں داخل ہوئے حالانکہ اہلیت اسکی نہیں رکھتے کہ گروہ مومنین میں گنے جاویں اور اگر
جواب میں اس کلام کے کہتے ولم یومنوا یہہ ترقی مفہوم نہوتی اور اسی اسلوب پر یہہ آیت ہے یریدون ان یخرجوا من النار وما ہم بخارجین
منہا اور محتمل ہے کہ وما ہم بمومنین میں دو وجہ سے ترقی سمجھی جائے اول بجہت عموم اوقات یعنے یہہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے زمانہ
قریب میں حالانکہ بیچ کسی وقت کے اوقات سے نہ بالفعل نہ زمانہ آیندہ میں قابلیت ایمانکی رکھتے ہیں دوسرے بجہت عموم متعلقات
ہے یعنے یہہ دعوا کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے خدا اور بروز آخرت حالانکہ کسی چیز پر ایمان نہیں رکھتے نہ خدا پر نہ رسول پر نہ قرآن پر نہ آخرت
پر اور چیز وغیرہ کہ جنپر ایمان فرض ہے یُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ فریب دیتے ہیں
اللہ کو اپنے زعم میں اور اون لوگونکو جو ایمان لائے ہیں یعنے صحابہ کو کہ ظاہر میں کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں از روئے فریب اور نہیں فریب
دیتے مگر جانونکو اپنی کیونکہ وبال اسکا انہیں پر پڑیگا اور نہیں سمجھتے بعضے کہتے ہیں کہ ہمزہ استفہام کا اول کلمہ یخادعون میں چھپا ہوا ہے یعنے
ایخادعون اللہ چنانچہ اور جگہہ بھی اسطرح سے آیا ہے جیسے اس آیت شریف میں فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ہذا ربی ای اہذا
ربی اور بعضے کہتے ہیں یخادعون اللہ ای رسول اللہ یعنے فریب دیتے ہیں رسول اللہ کو اور مسلمانونکو کہ ظاہر میں کلمہ پڑھتے ہیں تو اسکے
ڈر سے کہ انہیں قتل نکریں اور دل میں کفر بھرا ہے اور عداوت مسلمانونکی اور موافقت کافرونکی سمجھ لیجئے کہ یہاں پیغمبر کے فریب کو
حق تعالی نے اپنا فریب کہا اسمیں دو فائدے معلوم ہوتے ہیں ایک تو یہہ کہ شرف اور بزرگی آنحضرت کی بیان فرمائی کہ گویا فریب انکو

دنیا فریب مجھکو دیتا ہے دوسری کمال یعنی ... [illegible]

فاسد ہیں اسطرح خدا تعالی نے اطاعت رسول کو اپنی اطاعت فرمائی من یطع الرسول فقد اطاع الله ... [illegible]

اور بزرگی آپکے اطاعت کی اور یخادعون بصیغہ مفاعلہ ہے ... [illegible]

واقع ہوتا ہے اکثر اور کبھی ایکطرف سے واقع ہوتا ہے ... [illegible]

ابو عمرو اور ابن کثیر نے وما یخادعون ساتھ الف کے پڑھا ہے واسطے مطابقت ... [illegible]

نے بغیر الف کے وما یخدعون پڑھا ہے واسطے مطابقت ... [illegible]

الفاعلین فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ... [illegible]

بڑھا دی انکی اللہ تعالی نے بیماری اور واسطے انکے عذاب ہے دردناک بسبب اسکے ... [illegible] نفاق

اظہار ایمان کا کرتے تھے ابن مسعود اور ابن عباس اور قتادہ اور ربیع رضی اللہ عنہم نے کہا ... [illegible] نفاق

ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بیماری ... [illegible]

رات اندھیری کو اور بعضوں نے کہا ہے کہ مرض کہا ہے غم ... [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور بیماری ریاست جاتی ہے اور نفاق کو کہ انکے ساتھ مرض کے کہا ہے اسواسطے کہ ... [illegible]

اور حیات کے ایسے ہی منافق متردد ہوتا ہے درمیان اسلام اور کفر کے ... [illegible] اور بعضوں نے کہا ہے

کہ منافق کو مریض قلبی اسواسطے کہا ہے کہ دل اسکا خالی ہے سلامتی سے چنانچہ فرمایا ہے حق تعالی نے یوم لا ینفع مال ولا

بنون الا من اتی الله بقلب سلیم ای قلب خال عن الشرک والشک ... [illegible]

یعنے جسکے دلمیں شرک اور نفاق نہوگا اور صوفی کہتے ہیں کہ سلیم لغت میں مارگزیدہ کو کہتے ہیں ... [illegible]

ہوا ہوویگا وہ اس میدان میں بازی لیجاویگا اور فرمایا ہے فزادهم الله مرضا یعنے بڑھائی انکی حق تعالی نے بیماری باختیار انکے

نہ بجبر کیونکہ پیدا کرنیوالا نفاق کا حق تعالی ہے لیکن انکو اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ واسطے انکے عذاب الیم ہے یعنے عذاب ... [illegible]

ہے ایسا کہ نہ زائل ہے اسکو نہ انقطاع اور یہہ عذاب الیم یاین دردناکی کہ ہمیشہ ہو منافقوں کو ہوگا اور مومنوں کو عذاب دردناک بھی

اگر ہوگا تو زوال پذیر ہوویگا ہمیشہ نہیں رہیگا موافق اعمال کے ہو کر آخر داخل جنت میں ہوگا اور منافقوں کو بسبب اسکے ہوگا کہ جھوٹ

بولتے ہیں دلمیں کفر ہے ظاہر میں ایمان کی باتیں کرتے ہیں باطن میں یہہ خدا سے نہیں ڈرتے ہیں اور یکذبون مخفف ہے بمعنی جھوٹ

بولتے ہیں ... [illegible] کو باقی رہے بیان چند سوال

جواب ... [illegible] سوال اول ... [illegible] اول اس سورت میں مومنین خالصین کی شان میں بالکل چار آیتیں

نازل فرمائیں اور بیچ شان کافرانِ ... [illegible] کہ ظاہر و باطن یکساں ... [illegible] شان ان کا فران منافق کے

کہ عبارت منافقین ... [illegible] ظاہر و باطن ... [illegible]

[illegible] گنہگار ہے

[illegible] جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible] منافق ... [illegible] ہے کہ کہتا

جیسے اور نہیں سمجھتا ہے اور یہی ہے الہ کا فریبی ہے اور وہ لوگ ایمان اپنے زعم میں رکھتے ہیں اور ہمراہی جانتے واسطے جو شخص پسند نہیں رکھا بلکہ
اس سے ملتے رہا ہاں البتہ مؤید دل کا صاف بیان کرتا ہے اور منافق اسقدر بے حس الطبع ہے کہ دیدہ و دانستہ دوستی کرتا ہے اور جو
کچھ بعد مال نہ سمجھتا ہے اور یہی ہے حالت منافق ہمراہ کفر اپنے کے استہزاء و فریب دینے کا جناب الٰہی کے قصد کرتا ہے اور کافر بے پردہ ہے اپنی
نہیں رکھتا البتہ کفر منافق کا غلیظ تر اور حجاب اسکا کثیف تر اور حال اسکا بھی بدتر ہے واسطے اسکے تیرہ آیتیں نازل ہوئیں اور بیان حال
اسکا ضرب المثل سے ایسا نہ معلوم ہوا کہ جو مذہب کہ بنا اوسکی اوپر تقیہ کے ہو اور مخالفت ظاہر اور باطن میں ہو بدتر ہے اس مذہب سے کہ صاحب
اوسکا آشکارا مخالفت کرے اسواسطے کہ اوپر حال دوسری صاحب تقیہ کے اصلاً اعتماد نہیں اور اقرار اور انکار اسکا اگرچہ احیاناً صادق ہو کاذب
معلوم ہوتا ہے لہٰذا علماء نے لکھا ہے لا یقبل توبة الزندیق نہیں قبول کی جاتی توبہ زندیق کی اور معنے اس کلام کے یہ ہیں کہ آدمیوں کو اعتماد
اوپر توبہ اسکے کے مقصود نہیں ہوتا اسواسطے کہ طریق اطلاع اوپر توبہ اسکے بھی اقرار زبانی اوسکا ہے اور اقرار زبانی اوسکا بنا برا سکے کہ قائل
تقیہ کا عمل اعتماد نہیں اور معنے اس کلام کے یہ نہیں کہ اگر وہ دل سے اور صدق نیت سے توبہ کرے تو بھی عنداللہ مردود ہے اسواسطے کہ حق سبحانہ
دانا ہے نہان و آشکار اسے احوال دل کا جانتا ہے اور لوگوں کو علم ما فی الصدور ممکن نہیں مگر بتوسط اظہار زبانی **سوال** دوسرا بیان احوال کا
منافقین کا اور بیان حال کافروں کے بطریق عطف لائے اور بیان حال کافروں کو حال مومنین سے قطع کیا اس تغییر اسلوب میں کیا نکتہ ہے
حالانکہ اور مقامات کلام اللہ میں ان دونوں کے احوال کو بطریق عطف لائے ہیں جیسا کہ ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم اور موافق
قواعد اہل معانی کے بیچ جامع وہمی کہ تضاد ہے درمیان دونوں کے متحقق ہے کہ کفر ضد ایمان ہے باوجود جامع اور تناسب کے عطف نہ کرنا
خلاف آئین فصاحت ہے **جواب** کلام سابق اصل میں بیان حال کتاب تھا کہ کتاب بسبب ہدایت فلانے فلانے فرقونکے ہوئی ہے پس ذکر
کافروں کا اور بیان ان الذین کفروا ہے مباین اس مقام کے ہے نہ مناسب اور جامع وہمی کہ تضاد ہے درمیان مومن اور
کافر کے اور ایمان اور کفر کے ہے نہ درمیان مدح کتاب اور ذم کفار کے اور مقتضائے کمال بلاغت یہ ہے کہ تباین مقام کو باوجود جامع مقدم
اپنے پر اعتبار میں اور بطریق عطف لائے ہیں **سوال** تیسرا من یقول امنا باللہ مبتدا ہے اور من الناس خبر ہے اور خبر ایسا لفظ چاہیئے
کہ مفید ہو اور منافقوں کا زمرۂ آدمیوں سے ہونا ایک امر ہے کہ خبردار ہونا اسسے کچھ فائدہ نہیں رکھتا **جواب** من یقول میں من موصوفہ ہے
پس معنے کلام یہ ہے کہ بعض آدمیوں سے طائفے ایسے ہیں پس مدار فائدۂ کلام اوپر وصف کے ہے جیسے من الذین رجال صدقوا میں
کہا ہے اور ہوسکتا ہے کہ ذکر من الناس کا اسواسطے ہو کہ اس فرقے میں سوا محض ہیئت آدم گری کے کوئی چیز نہیں ہے صفات فاضلہ سے
کہ آدمیوں میں ہوتی ہیں مثل ذکا اور علم اور فہمیدگی چنانچہ اصطلاح علماء مصنفین میں لفظ من الناس کا ہے اشارے کے واسطے مذکور ہوتا ہے چنانچہ
کہتے ہیں من الناس من العلماء اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ لفظ من الناس کا بیان واسطے تعجب سامعونکے ہے یعنے من جملہ آدمیان ایسے
بیوقوف بھی ہیں پس بصورت انسانیہ عزہ ہو جیئے اور اصطلاح علم و فہمیدگی میں کوشش کیجئے **سوال** چوتھا عذاب کافروں میں لفظ
عظیم کا لائے اور عذاب منافقین میں لفظ الیم کا درمیان ایذا و عذاب کے شدائی میں اور دردمندگی میں فرق کس راہ سے ہے **جواب**
وہ کافر کہ موت جنکی اوپر کفر کے مقدر ہے مطرودان ازلی ہیں کہ وقت تقدیر کے نعمتہائے دینیہ سے انکو محروم رکھا ہے پس عذاب انکا بڑا
ہے لیکن بسبب بطلان استعداد کے اور بسبب کمال تکدر الواح ادراک اپنے کے شدت الم اس عذاب کی نہیں دریافت کرینگے مانند حال عضو میت
یا مفلوج وغیرہ کے کہ قطع اور داغ اور سوا انکے اقسام آلام کو نہیں معلوم کرتا لیکن منافق واسطے بقائے اصل استعداد کے اور قوت ادراک کے
شدت آلام عذاب دریافت کرینگے لہذا عذاب انکا نہایت مولم ہوگا اور یہہ بھی ہے کہ کافروں نے اصلاً حلاوت ایمانکی نہیں چکھی کیفیت
لذت ایمان کی باوجود حرمان کلی چنداں خواہش نہیں رکھینگے بخلاف منافقونکے کہ دروازہ تک اس گھر کے پہنچکر کچھ حلاوت ایمانکی بکام
وزبان چکھکر محروم ملذات ہوتے ہیں اسواسطے فقدان لذت دیدہ وچشیدہ پر حسرت انکی زیادہ تر ہوگی جیسے ولایت کا آدمی میوجات

وہان تک کھا ہوا لاجو ظلمات دو رجاتے وفقدان ہوجانے [illegible]

وطنے میوؤلی جگہیں ہے نہین انکو اسف سہت نہین ہوئی **سوال** [illegible]

کیا نکتہ ہے **جواب** معلوم ہو کہ انکی ان کا عاجزی ہے [illegible]

کو تنکیر فرمایا ہے اور یہہ شنت لفظ قلوبہم مرض سے نہین جمعی ہاں [illegible]

یا اوپر عرض ہے استقرار و رسوخ کے اور رقت [illegible]

کہ جو چیز ظہور مین آتی ہے اوسکے دو قسم لواحق منفرد [illegible]

وارد ہوتی ہے پس مومنین خاصین امتی کو تطلع الخلسا [illegible]

کو اوسکے ساتھ دیکھتے ہین اقرار کرتے ہین اور سب لواحق [illegible]

سر خم کرتے تھے اور جب صحبت ہر نادان اور کھانا [illegible]

الاسواق اور باوجود اس مرض کے کہ انکی ذات [illegible]

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ [illegible]

اور جب کہتے ہین مسلمان منافقون کو مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور معصیت [illegible]

ہم صلاح دینے والے ہین یعنے سنوارنیوالے ہین کام اپنا ساتھ طاعت اور [illegible]

اور لیکن نہین سمجھتے نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہے کہ پہلی آیت منافق [illegible]

آیت مین برائی فعل کی اونکے ارشاد کی قتادہ کہتے ہین کہ نزول اس آیت کا یہود [illegible] محمد مصطفے صلی

علیہ وسلم اور رشوت لینا اور پھیر دینا حکم کو ساتھ رشوت کے لیکن درست یہہ ہے کہ نزول [illegible]

ہلاک کرنیکا رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فریب دیتے تھے مسلمانون کو اور قسمین جھوٹی کھاتے تھے وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ

النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ اور جب کہا جاتا ہے واسطے منافقون کے [illegible]

دل کے جیسا کہ ایمان لائے ہین لوگ یعنے مہاجر اور انصار کہتے ہین کیا ایمان لاوین ہم جیسا ایمان لائے ہین بیوقوف جاہل یعنے سب مسلمان اونکو

ایمان لانے کے واسطے کہتے ہین تو وہ یہہ جواب دیتے ہین اپنے یاروں مین اپنے آپکو بڑا عقلمند سمجھکر اور مسلمانونکو بیوقوف جانکر پس [illegible]

ہی سمجھتے ہین کہ الا انہم ہم السفہاء ولکن لا یعلمون خبردار ہو تحقیق وہ منافق وہی ہین بیوقوف کہ نظر عاقبت پر نہین کرتے اور

عذاب آخرت سے نہین ڈرتے اور لیکن نہین جانتے اس بات کو کہ ہم کچھ نہین جانتے روایت کی ہے کلبی نے ابی صالح سے انھون نے ابن عباس

سے رضی اللہ عنہم کہ آیت بیچ شان یہود کے اور مسلمان اہل کتاب کے مثل عبداللہ بن سلام اور اصحاب انکے نازل ہوئی ہے [illegible]

پچھلی آیت مین ارشاد فرمایا لا یشعرون اور اس آیت مین لا یعلمون اور انکے شعور کی نفی کی اور یہان علم کی اسکی وجہ یہہ ہے کہ شعور [illegible]

[illegible] مثل [illegible]

[illegible] فرمایا اور تیسری نفعت آخرت [illegible]

[illegible] مناسب تھا جو بیان

[illegible] علم لایا جاوے

[illegible] **سوال** [illegible] امن کما آمن

[illegible] **جواب** [illegible] ماقع

تھا جواب ... [illegible] ... یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے کہ عالم سر خفیات
ہے قول قلبی [illegible] کا اظہار فرمایا اور ابن عساکر نے تاریخ اپنی مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھون نے آمن الناس کی تفسیر مین فرمایا
ہے امن ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا اور جب دیکھتے ہین اہل نفاق اور روبرو
ملاقات کرتے ہین ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ایمان لائے ہم منافقون کا دستور تھا کہ جب اصحابؓ سے ملتے تھے تو اظہار اپنے
ایمان کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسے تم ایمان رکھتے ہو ویسے ہی ہم بھی ایمان رکھتے ہین چنانچہ اسباب نزول مین اس آیت کے لکھا ہے کہ عبد
اللہ بن ابی منافق اور اسکے رفیق ایک روز حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو دیکھکر از روے خوشامد
کے تعریف کرنے لگا حضرت مرتضیٰ علی رض نے فرمایا اے ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق مت کر اوسنے کہا یا ابا الحسن نفاق کی نسبت
طرف ہمارے مت کر کہ ہم مثل تمھارے مومن اور صدیق ہین حق تعالیٰ نے خبر دی کہ یہہ جب مسلمانونکو دیکھتے ہین تو کہتے ہین ہم ایمان رکھتے
ہین جیسے تم رکھتے ہو سمجھنا چاہیے کہ جملہ فعلیہ یا صفویہ لاتے ہین اور مبالغہ اور تاکید اس دعوے مین نہین کرتے اسواسطے کہ جانتے ہین مسلمانونکو کہ سادہ
لوح ہوتے ہین گمان سچ ہونے کا سہی نہین کرتے پس مجرد ہمارے کہنے کے سبب تاکید و مبالغہ قبول کرلینگے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ اور جب
اکیلے ہوتے ہین طرف شیطانون اپنون کے یعنے طرف ان گروہ اپنے کے جو انکے سردار اور یار ہین قَالُوْا اِنَّا مَعَکُمْ کہتے ہین از روے صدق تحقیق
ہم بلاشبہ ساتھ تمھارے ہین اور تمھارے دین اور آئین پر عقیدے ہمارے ہین حاصل یہہ ہے کہ ہم حضور مین مسلمانونکے واسطے جان و مال اپنا
بچانے کو ایسا کرتے ہین کہ ایمان اور اخفیا ظاہر کرتے ہین ہم ہمراہ تمھارے ہین حقیقت مین غرض منافقین جو یہہ انواع تاکید اور مبالغہ
مرعی رکھتے ہین کہ جملہ اسمیہ لاتے ہین اور پھر حرف تاکید موکد کرتے ہین اور بجائے انا کافرون انا معکم کہتے ہین تا دلالت اوپر اتحاد مرتبہ کفر کے کرے
اسواسطے کہ معتقد ہین کمال زیرکی اور فطانت کفار کی جانتے ہین کہ ہم نزدیک مومنونکے اظہار ایمانکا اپنے کرتے ہین اگر اظہار کفر باطنی اپنے مین ملا
کافرونکے ... تاکید اور مبالغہ تمام نکرینگے سخن ہمارا قبول ہوگا اور پھر سب بھی گمان کرتے ہین کہ کافر اس دعوے مین یا وصف ان سب تاکیدکے
بھوٹھا جانتے ہونگے ہین اور یا اعتراض کہین کرین کہ اگر تم ساتھ ہمارے کفر مین شریک ہو تو لفظ آمنا کا کیون زبان پر جاری کرتے ہو جبکہ اس
لفظ کا اگرچہ بنا بر ظاہرداری اور زمانہ سازی ہو لیکن دلالت کرتا ہے اوپر ضعیف اعتقاد تمھارے کے بیچ کفر کے اسواسطے بطریق پیش بندی کہتے
ہین کہ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ سوا اسکے نہین کہ ہم ٹھٹھا کرتے ہین مسلمانونسے اور ہوسکتا ہے یہہ کہ جملہ جواب مین ہو سوال مقدر کے کہ جب یہہ
کہتے ہین اپنے شیاطین کے پاس جاکر انا معکم تو وہ پوچھتے ہین اونسے ما تصنعون فی صحبتہم تو یہہ انکے جواب مین کہتے ہین انما نحن مستہزءون غرض
اونکے سردارون یا رونکو بھی اونکا حال مشتبہ ہوجاتا تھا ظاہر مین اونکا ڈھب ڈول اہل ایمان کا سا بنا ہوا اور صحبت خلطہ اہل ایمان سے
کرتے ہوئے دیکھکر وہ شبہ کرتے تھے کہ یہہ بھی شاید ایمان لے آئے ہون اسواسطے یہہ حصر قصر کرنے لگے سبب صحبت آرائی اپنے کی کہ مومنون سے
رکھتے تھے ساتھ استہزا کے یعنے ہم فقط ٹھٹھے بازی کے واسطے مومنونسے ملاقات کرتے ہین اور کچھہ غرض نہین اور حق تعالیٰ نے انکے یارون
سردارونکو انکا شیطان فرمایا اسواسطے کہ شیطان عام ہے جو وسواس ڈالے دلونمین اور گمراہ کرے ہے وہی شیطان ہے خواہ جن ہو خواہ
انسان شعر جو راہ شریعت سے پھرا وے وہی شیطان + ملعون ہے ابلیس ہے وہ جن ہو کہ انسان + اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ اللہ ٹھٹھا کرتا ہے
ساتھ انکے یعنے خدا جزا استہزا کی انکے انہین دیگا اور بدلا ٹھٹھے بازی کا کہ مسلمانونسے کرتے ہین لیگا یہان جزا استہزا کو بلفظ استہزا ذکر کیا
واسطے رعایت مجاورت کے کہ پاس مستہزءون کے واقع ہے ورنہ حق تعالیٰ کو مستہزی کہنا نہ چاہیے کہنا کہ سزا استہزا کی دینے والا ہے اور اسیطرح سے
اور بہت جگہہ آیا ہے چنانچہ جزاء سیئة سیئة ہے عقوبتہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ اللہ خود استہزا کرتا ہے ساتھ انکے اسواسطے کہ مومنین
کو فرماتا ہے کہ تعرض انکے احوال و مال مین نکرو تا دمبدم نفاق انکا فزون ہو اور بسبب افزونی نفاق کے مستحق عذاب ہون کہ یہہ شفقت اور
رنج وہان کا زیادہ تر مال اور جان جانے یہان کیسی ہے کہ حیات دنیا فانی ہے مدد اسکے کا آسان ہے اور حیات آخرت ابدی ہے

عذاب جگہہ کا سخت اور گران ہے یعنی سمجھا تھا [illegible] منافقون [illegible]
اور یا قوت لیتا ہے اور اسیواسطے جلدی انکے عذاب مین نہین [illegible] سبب نفاق [illegible]
یَعْمَهُونَ اور کھینچتا ہے اونکو یعنے مہلت دیتا ہے اور چھوڑتا ہے [illegible]
حالت مین کور دل ہوکر متحیر سرگردان ہوتے مین اونکی حال اپنے [illegible]
سے سمجھ لیجئے کہ ابتداء با ستہزا کرنا جاہلانہ ہے چنانچہ اسی سورۃ مین آویگا قالوا اتتخذنا [illegible]
جواب استہزا کرنا عین حکمت اور کمال انصاف ہے چنانچہ اس آیت مین [illegible]
مین محبوب کیطرفسے جواب استہزا کا دینا عالم محبت مین واجبات سے ہے اور [illegible]
خالص الایمان ہے کہ حقتعالی اونکی حمایت کرکے آپ جواب استہزا منافقین کی طرف [illegible]
کو عمی کہتے ہین اسیطرح کور دلی کو عمہ کہتے ہین اور یہہ گروہ محل استہزا اسیلیے ہوا [illegible]
سفاہت اونکی ظہور مین آئی ہے اسواسطے کہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ [illegible]
ہدایت کے لیئے وہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ یہی صفت موصوف ہین وہ لوگ ہین [illegible]
اور اختیار کی ہے گمراہی ساتھہ ہدایت کے اور تباہی ساتھہ صلاحیت کے حاصل یہہ ہے کہ [illegible]
یقین کے اور جہل کو ساتھہ علم کے اور نفاق کو ساتھہ اخلاص کے اور ہلاک کو ساتھہ نجات کے [illegible]
ساتھہ سنت کے بیوقوفی سے اچھے اچھے چیزین دیکر بری بری چیزین لین [illegible]
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا مخاطب غیر معین اور یہہ جملہ معترضہ ہے مذمت منافقون مین فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ [illegible]
پہنچا یا تجارت انکی نے اونکو سمجھ لیجئے کہ یہان اسناد مجازی ہے اسواسطے کہ سود کرنیوالا تاجر ہوتا ہے [illegible] تجارت سبب [illegible]
نہ سود کرنیوالی پس یہہ معنی ہوئی کہ نفع دیکر اونی تجارتہم یعنے بے بہرہ رہنے بیچ تجارت انکی کے وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ اور [illegible]
پانیوالے بطریق تجارت شعر کفر و شک لین چھوڑا ایمان و یقین + کیونکر سی [illegible] مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ
نَارًا مثال انکی جیسی مثال اسکے ہے کہ بیچ رات اندھیری گھٹا چھائی ہوئی کے جنگل مین جلاوے آگ واسطے اسکے کہ [illegible] دیکھے یا جائے قرار
مقرر کرے تو کہ چورون سے اور دشمنون درندون گزندون سے امین ہو فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ پس جب روشن
کیا آگ نے جو کچھ کہ گرد اسکے تھا لیگیا اللہ تعالی روشنی انکی وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ اور چھوڑ دیا اونکو بیچ اندھیرے کے کالی
رات کالی گھٹا کی نہین دیکھتے ہین گرد اگرد اپنے سمجھ لیجئے کہ الذی استوقد مین کہ لفظ الذی کا واقع ہے [illegible] واسطے مفرد و جمع کے جیسے
لفظ من کا اور افراد ضمیر استوقد اور ضمیر ما حولہ باعتبار افراد لفظ الذی کا ہے اور جمع لانا ضمیر ذہب اللہ بنورہم وترکہم اور لا یبصرون کا
باعتبار معنی جمع ہے یہہ تمثیل ہے ان کی اگر سنین لیکن بیچ دنیا کے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ خبر ہے مبتدا محذوف کی بتقدیر ہم صم یعنے وہ بہرے ہین سننے
حق بات کی سے کہ قبول حق کی نہین کرتے بُكْمٌ گونگے ہین حق بات کہنے سے یعنے زبان اونکی اقرار ایمان مین ساتھ دل کے موافق نہین ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس معاملہ [illegible] بیان [illegible] شیئاً [illegible] اور آیت شریف میں وارد ہے
[illegible] حال منافقون کی ہے اندھیری رات گمراہی کی [illegible] کی تلوار [illegible] قرآن کلام
[illegible] سبب نفاق کے [illegible] ظلمات ندامت اور حسرت
[illegible] شعور [illegible] تصدیق [illegible] کہا ہے کہ ظلمات بیان
[illegible] ظلمت کفر ظلمات [illegible] ظلمت و روغ
[illegible] ظلمت [illegible] ظلمت جہل [illegible] ضلالت جانے ہیں ظلمت
معاصی و شہوت [illegible] نفاق [illegible] ظلمت کو [illegible] اضافت غضب الہی سے ہے اور ایک
[illegible] نفاق [illegible] اس طرح سے کہ نفاق میں چار حرف ہیں نون ف الف
قاف [illegible] ندامت [illegible] ندامت ہوگی اور [illegible] کی
[illegible] الف الام [illegible] انجام [illegible] قاف قہر الٰہی کا [illegible] او کصیب
من السماء یا حال منافقوں کی مانند مینہہ کے [illegible] آسمان سے [illegible] مینہہ اور آسمان
[illegible] اس عبارت میں وارد [illegible] استقطاعت کم
[illegible] لا طائل [illegible] آسمان [illegible] ہے اس شخص کے
[illegible] منقول ہے بعضے مفسرین لکھتے ہیں کہ لفظ او کا کہ اول واقع ہے واسطے شک کے
آتا ہے اور شک اخبار [illegible] بعضوں نے جواب اس شبہ کا یہہ دیا ہے کہ [illegible] کلمہ او کا واسطے
شک کے ہے کلام خبری میں لیکن جب کلام [illegible] لفظ او کو [illegible] شک سے [illegible] تخییر میں استعمال
کرتے ہیں بیان واسطے اور [illegible] کلام کا یہہ ہے کہ حال منافقونکا یون کہو جب روا
ہے اور دونون کہو جب بجا ہے فیہ یعنی بیچ اس باران کے یعنے وقت برسنے مینہہ کے یا بیچ ابر کے ظلمات اندھیری میں کالی رات گھٹا چھائی
پہاڑ ٹوٹتے ہوئے سے ایک اندھیرا [illegible] کہ ہر لحظہ اسکا [illegible] تاریکی جدی لاتا ہے دوسرا اندھیرا ہجوم قطرات کا تیسرا اندھیرا رات کا اور
ہر چند ذکر رات کا صراحۃً نہیں لیکن مذکور ہونا [illegible] کلما اضاء لهم مشوا فیه و اذا اظلم علیهم قاموا کا قریب تصریح ہے کہ ایسا معاملہ رات ہی کو واقع
ہوتا ہے و رعد اور گرج ہے و برق اور بجلی یجعلون اصابعهم کرتے ہیں انگلیاں اپنی فی اذانهم بیچ کانون اپنون کے من
الصواعق کڑک سے حذر الموت ڈر موت کے سے کہ مبادا ساتھ آواز سننے کے صدمہ دلکو پہنچے اور منجر بموت ہو مفعول لہ ہے یا مفعول
مطلق ہے فعل محذوف کا اے یحذرون حذر الموت یا حال ہے بمعنی حاذرین موتهم یا ظرف ہے اے وقت حذر الموت اور یہان اصابعهم
بجائے انامِلهم بطریق مجاز کہا ہے واسطے مبالغہ کے گویا تمام انگلیاں کانون میں گھساتے ہیں خوف مرگ سے کہ آواز کڑکنے کی سننے میں نہیں آوے
واللہ محیط بالکافرین اور خدا سبحانہ محیط ہے ساتھ کافرونکے یہہ جملہ معترضہ ہے بیچ بیان علم الٰہی کے ساتھ حال کافرونکے اور قادر
ہونے اوسکے کا اوپر جزا دینے انکے کے محیط کی معنی گھیر لینے والے کی ہیں یکاد البرق یخطف ابصارهم نزدیک ہے کہ بجلی چمکا چمک لے
لیجائے آنکھوں اونکی کو یعنے بینائی اونکی کو یہہ جملہ استیناف ہے جب سننے والے نے یجعلون اصابعهم فی اذانهم سنکر کہا کہ کیا ہوگا حال ابصارهم
تب ارشاد ہوا کہ یکاد البرق یخطف ابصارهم کلما اضاء لهم مشوا فیه ہر گاہ کہ بجلی چمک کر روشنی کرتی ہے راہ واسطے انکے چلتے ہیں وہ
بیچ روشنی اوسکی کے اور چند قدم بچاتے ہیں مہلکے سے آپ کو و اذا اظلم علیهم قاموا اور جب اندھیرا کرتی ہے اوپر انکے کھڑے ہو رہتے ہیں
حیران ہو کر عطف اس جملہ کا اوپر شرطیہ کے ہے و لو شاء اللہ لذهب بسمعهم و ابصارهم اور اگر چاہے خدا لیجاوے کان انکے اور

[illegible]
تحقیق حق سبحانہ تعالیٰ [illegible]
فرماتی حق سبحانہ تعالیٰ [illegible]
برقا اور کثرت رعد کی [illegible]
نظر آوے جس وقت کہ بجلی کی چمکار [illegible]
تشبیہ فرمائی ہی کہ سبب حجابات قلب [illegible] کا فتح جیسا کہ [illegible]
ارشاد کیا [illegible]
ظاہر میں اسلام قبول اپنے تھے لیکن [illegible]
نکتہ قرآن شریف سنتے تھا ان [illegible]
تاریکی حجابات اور ریاضات کی اونکے باطن [illegible]
کی ہوتی تھی تو دوست اور مدح کو ہوتے تھے اور [illegible] باقی [illegible]
رافت [illegible] تابع دولت و شریک راحت [illegible] طلب ہوں تو دوست ہوں نہیں [illegible]
یہاں چند سوال جواب طلب **سوال** اول احوال کا فرد [illegible]
بکم عمی کہا اور آخرت کا انکے حال برعکس ارشاد کیا [illegible]
نکتہ اس تغیر اسلوب میں کیا ہے **جواب** دنیا میں حقایق اشیا [illegible]
طریقہ دریافت کرنیکا ان حقایق کے یہی ہے کہ کہنے والوں [illegible]
سنکر معلوم کریں اور بعد سننے کے اگر شبہ اور خلجان باقی رہے کچھ تفتیش اور سوال اور تحقیق اسکی [illegible]
کے جو علامات صدق اور حق کے ظاہر ہوں اور حجاب مرتفع ہو تو کوری [illegible]
سے بیان فرمایا اور آخرت میں کہ حجاب اٹھے ہوئے ہیں کچھ [illegible] درمیان میں نہیں [illegible]
چاہیئے کہ العیان لا یحتاج الی البیان پس طریقہ فقدان دریافت حقایق کا اس مقام کے بھی [illegible]
الات سوال و تفتیش کہ حرف و صوت میں معقود ہوں پھر اگر یہ سوال و تفتیش بھی کچھ صدا کان تک آئے [illegible] آخرت [illegible]
ترتیب مناسب ہوئے **سوال** دوم باران ابر سے برستا ہی نہ آسمان سے پس صیب کا [illegible] **جواب** [illegible]
کر آئے ہیں کہ سما سے مراد آسمان بھی ہو سکتا ہی اور ابر بھی اور اگر معنی حقیقی کہ آسمان کے ہیں مراد ہوں تو کہتے ہیں ہم کہ ہر چند باران ابر سے برستا
ہی لیکن تکوین ابر موقوف [illegible] آسمانی کے ہی پس کہہ سکتے ہیں کہ مینہ آسمان سے آیا [illegible]
[illegible] **سوال** سوم باران [illegible] آسمان [illegible] لفظ من السما
کا کیا ہی **جواب** [illegible] استعمال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

متقی تاکہ واسطے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ [illegible]
کا فقط اشیا کافرون اور مومنون کو جسم [illegible]
اور نہیں فائدہ بیان آنے کے تفسیر [illegible]
لعلکم اور عبادت کرو اولاد تمہارا [illegible]
شک کلام الٰہی میں [illegible]
معنی علیل کر کے مجرد عبادت سے [illegible]
یا فعل کے واسطے مخاطب کے [illegible]
ہے یا ایہا الناس پہلے آیت کے [illegible]
اور یا ایہا الناس کے پہلے آیت [illegible]
[illegible] یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا کر سورہ تحریم میں ہے کی ہے باوجود اسکے کہ پہلے یا ایہا الذین آمنوا واقع ہے
[illegible] خطاب یا ایہا الناس مناسب تھا اور مدینے میں مسلمان بہت
[illegible] خطاب یا ایہا الذین آمنوا [illegible] کہ کلام علماء میں [illegible]
اور [illegible] نہیں [illegible] مدینے میں نازل ہوئی ہیں بلکہ [illegible] یا ایہا الناس آیا ہے خطاب
بلکہ [illegible] یا ایہا الذین آمنوا ہی خطاب [illegible] نہیں ہے کہ غالب مدینے میں [illegible] اسواسطے کہ اسوقت میں قحل
[illegible] ایمان [illegible] بیان ایک [illegible] ہے کہ عبادت [illegible] لعلکم تتقون بعد اعبدوا
[illegible] لعلکم تتقون [illegible] یہہ کلام کمال [illegible] ہے **جواب** معنی عبادت
[illegible] انصاف [illegible] عبادت اور تقوی باعتبار نہایت باہم اتحاد رکھتے ہیں اور
باعتبار [illegible] کلام [illegible] اور محتمل ہے کہ معنی اتقا کی یہان موافق مفہوم لغوی اسکے کے
[illegible] اور اپنے آپ کو نگاہ رکھنے کی ہے عبادت پروردگار اپنے کی بجا لاؤ تا اپنے تئین غضب اسکے سے نگاہ رکھو اس
واسطے کہ اتلاف حقوق موجب غضب الٰہی ہے اور ترک عبادت میں تین حقوق تلف ہوتے ہیں حق ربوبیت کا اسکے حق عبودیت کا اپنے
حق [illegible] کا اسکے [illegible] میں اسکے لازم آتا ہے اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وہ خدا کہ جسنے ساتھ حکمت بالغہ کے کیا واسطے نفع فائدے
تمہارے زمین کو بچھونا کہ اوسپر مقر کرو اور چلنا پھرنا اوسپر وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اور آسمان کو چھت تا اسنعے انوار ملائکہ علویہ نباؤں تمہارے کو بہم
پہنچین وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور اتارا آسمان سے یا ابر سے پانی یعنی مینہ فَاَخْرَجَ پس نکالا بِهٖ ساتھ اس پانی کے اسوقت کہ ساتھ خاک
کے ملے مِنَ الثَّمَرٰتِ پھلوں سے رِزْقًا لَّكُمْ روزی واسطے تمہاری سمجھ لیجئے کہ ثمرات جمع قلت ہے اور استعمال جمع قلت کا تین سے دس تک
آتا ہے اور حق تعالی لاکھوں کروڑوں پھل مینہ برسا برسا پیدا کرتا ہے وجہ کیا ہے کہ اپنی عطاء کثیر کو قلیل بیان فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ
جو کوئی بڑا سخی ہوتا ہے سو اپنے بہت دینے کو تھوڑا سمجھتا ہے پس حق تعالی نے کہ جواد کامل ہے اپنی عطاء کثیر کو قلیل ذکر فرمایا کہ یہہ سب میوے
گوناگون بیچ نظر تمہارے کثیر ہیں اور نسبت بجود وعطاء باری قلیل وحقیر اور من الثمرات میں من تبعیضیہ ہے یعنی بعضے میوے واسطے روزی
دینے تمہارے پاس بھیجے اور امام زاہدی نے لکھا ہے کہ الف اور لام عہد کا ہے اور معہود انواع ثمرات ہیں جنت کی روایت ہے کہ حضرت
آدم علی نبینا وعلیہ السلام جنت بہشت سے زمین پر آئے حق تعالی نے بہشت کے میوؤں کی قسم سے یہاں زمین پر پیدا کئے خلاصہ سمجھ لیجئے کہ حق تعالی
نے ان دو آیتوں میں پانچ چیزیں اور پیوند ان دونوں کے کہ دلائل وحدانیت اسکی ہیں شمار کئے ہیں اوّل خلقت مردم ہر وقت دوسری

خلقت اور ان کی اور ان دو نعمتوں کو ایک جگہ ذکر فرمایا تاکہ ختم [illegible]
بہتر کہ مجموعہ زمین و آسمان سے حاصل ہوتی ہی لہذا آسمان سے پانی [illegible]
نعمتیں اخیر ہیں دوسری آیت کے لانے کی وجہ اس تفریق کی اور اس ترتیب کی [illegible] **جواب** [illegible]
انفسی سے ہیں اور تینوں نعمتیں پچھلی نعمائے آفاقی ہیں انفسی نعمتوں کو مقدم فرمایا [illegible]
نفس اسکا ہی پھر اصول اسکا آبا و امہات ہے اور نعمتوں آفاقی کو ساتھ اس [illegible]
قعود اور قیام اور لیٹنا اور منام سب کا اسی میں ہی اور کسی وقت میں اس سے غافل نہیں [illegible]
ایک قبے کے سر پر سایہ فگن ہی اور انوار اور اشعہ کو ناگون اس سے روشن ہیں پھر مجموعہ سے [illegible]
فرمائے اس واسطے کہ مرتبہ مرکب کا بعد مرتبہ بسائط کے ہی **بلیت** چون فراغت مفردات [illegible]
کیجیئے کہ بعضے کوتہ اندیش لفظ فراشا سے استدلال کرتے ہیں اور یہ کہتے کہ زمین مسطح ہی اس واسطے [illegible]
استدلال انکا نہایت پوچ ہی اس واسطے کہ فراشیت زمین کی [illegible]
شطرنجی کے قیاس کرنا کمال غفلت ہی فرش کو کیا ضرور ہی کہ سطح مستوی ہو [illegible]
اور اطراف اسکے باہم متباعد کلی ہو سکتے ہیں اور ارتفاع اور انخفاض اسکا نظر نہیں آتا [illegible]
قطعیہ قایم ہیں اوپر کرویت اسکے اور جو واضح تر دلیل دلایل عقلیہ اس مدعا کی ہے [illegible]
کے مقدم اور طلوع اور غروب اہل مغرب کے ہی اور ما بین شمال اور جنوب کے [illegible] قطب [illegible]
دور جانے جانب شمال میں اور بالعکس جانب جنوب میں دلیل صریح اوپر کرویت [illegible] لہذا محققین [illegible]
اگر مقارن طلوع آفتاب دو بلد میں ایک چین میں دوسرا اندلس میں [illegible] بالعکس اس واسطے کہ طلوع آفتاب کا چین میں
مقدم اوپر طلوع آفتاب کے کہ بیچ اندلس کے ہوا ہی پس موت بلاد چینی کی مقدم اوپر موت بلاد اندلس کے ہی چین نام شہر ملک مشرق کا
اور اندلس نام شہر مغرب کا ہے اور دوسرا واضح دلیل شرعیہ یہہ ہی کہ اوقات نماز کو اوپر اوضاع آفتاب کے قرار دیا ہی ساتھ اس
وجہ کے کہ جمیع مکلفین کو کہ بیچ اطراف اور جوانب زمین کے اقالیم مختلفہ میں رہتے ہیں عام و شامل ہوا اور یہہ معنی بدون کرویت زمین کے
نہیں ہوتے اور سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ رزق مخصوص غذائے بنی آدم نہیں بلکہ جو چیز کہ ساتھ اسکے انتفاع کیا جاوے
رزق ہی اس واسطے کہ بیچ مقام بیان عموم نعمت کے [illegible] میووں کے کہ غذا آدمیوں کی ہو پس اصلا مناسب نہیں اور یہہ بھی سمجھو کہ مفسرین
سلف سے یوں منقول ہی کہ آب باران آسمان سے آتا ہی نہ ابر سے ابر واسطہ ہی مانند غربال کے چنانچہ ابو الشیخ نے کتاب العظمت میں حضرت
حسن بصری سے روایت کی ہی کہ ان سے پوچھا کہ مینہہ آسمان سے آتا ہی یا ابر سے فرمایا آسمان سے ابر علامت کے سوا نہیں اور کعب احبار سے
روایت کی ہی کہ السحاب غربال المطر اگر ابر نہ ہوتے پانی آسمان کا وقت نزول کے [illegible] کہ زمین کا فتہ ہو جاوے اور نیز
[illegible] روایت کی ہی کہ باران زیر عرش سے آتا ہی اور بترتیب ساتون آسمان سے گذرتا ہی پھر پہلے آسمان [illegible]
[illegible] آسمان [illegible] اور خالد بن یزید
[illegible] اور سبب رعد اور برق کے
[illegible] رکھتا ہی اور
[illegible] واضح ہوتا
[illegible] کی

اقضائے آسمانی سے اور افعال ملائکہ ہفت آسمان سے ماخوذ ہے کہ حکم قضائے سرشتی تدبیر اس امر کی کرتے ہین اگرچہ ظاہر مین اسباب اجنبیہ
سفلیہ سے وابستگی رکھتا ہے لیکن باطن مین تاثیر قضائے سرشتی ہے کہ ان اسبابکو فراہم لاکر مصروف اس کارخانیکا کرتی ہے خصوصاً خلقت
زمین و آسمان اور جو کچھ ترکیب قوابل فاعلیہ اور انفعالیہ ان دونونکی سے متولد ہوتی ہین ۵ قضائے الٰہی کے سب کام ہین + آیات
سب آغاز و انجام ہین + اس اکمل کے کھیل مین جلوہ گر + جو دن رات ہوتا ہے شام و سحر + فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا پس مت مقرر کرو
واسطے اللہ کے شریک اور ہمتا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ اسکا مثل نہین ہے اور یکتا ہے ہوا سواسطے کہ کوئی سوا اسکے
قادر نہین ہے اوپر پیدا کرنے مخلوقات کے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ اور اگر ہو تم بیچ شک کے عطف اوسکا اوپر جملہ اعبدوا کے ہے کہ اُسمین
امر عبادت خدا ہے اور اسمین بیان اعجاز قرآن اور حقیقت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا اس چیز سے کہ
اتاری ہمنے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے سوال پیغمبر کو بلفظ عبدنا ذکر فرمایا اور رسولنا و نبیینا نہ کہا باوجودیکہ مناسب
مقام تھا اسواسطے کہ نزول کتاب کا نہین ہوتا مگر اوپر رسول اور نبی کے جواب پانا منصب رسالت اور نبوت او خلوص بندگی اور کمال عبودیت
سے ہے نظم بندگی کرتا ارباب سے خواجگی + خواجگی دشوار ہے بے بندگی + بندگی ہے موجب خورسندگی + بندگی کریت گی کرندگی + پس جہت
اظہار شرف عبودیت لفظ عبد نامناسب تر ہوا بنا بر آیہ انزل علی عبده الکتاب اور نزل الفرقان علی عبده مین اور قرآن شریف کو کہ تم کہتے ہو خدا
کا کلام نہین محمد نے بنالیا ہے فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ پس لے آو تم کہ اہل فصاحت اور بلاغت ہو ایک سورت کہ اقل اسکی تین آیتین ہون مانند
قرآن کے بیچ فصاحت بلاغت کے اور سستی دیستی الفاظ کے اور بہتر ترکیب اوسکی اوپر موقع کے واقع ہوتی ہو اور بہتر تشبیہ اور بہتر مجاز اور بہتر کنایہ
بحسن و لطافت اسمین مستعمل ہوا اور باوجود اوسکے تنافر اور وحشت کلمات سے اور تعقید کلمات سے سالم اور بری ہو تا معلوم ہو کہ یہہ کلام بھی
تالیف بشری اور سلیقہ شعری سے ہے اور یہہ بھی سہل گیری کیواسطے کہا والا یہہ کلام اور چیزین سوا ان چیزونکے بہت رکھتا ہے ایسے کہ اگر
تتبع اوسکا چاہین تو قافیہ تنگ ہو جائے منجملہ اول یہہ کہ اسلوب اس کلام کا مخالف اسالیب کلام بشری ہے خصوصاً مطالع او مقاطع سور
مین دوسری تناقض اور اختلاف سے منزہ ہے تیسری مشتمل اوپر اخبار غیب کے ہے قصص ماضیہ قرون گذشتہ کی اسمین بے مطالع کتاب اور
مراجعت تواریخ بتفصیل تمام مذکور ہین اور وقایع آیندہ بھی کہین کہین تلویح معلوم ہوتے ہین اور مطابق وقائع کے پڑتے ہین پھر جو اس کلام مین
تامل کیجے تو باوجود ان وجوہ کثیرہ کے فصاحت اُسکی بدرجہ نہایت پہنچی ہے بیان سے دریافت ہوتا ہے کہ سوا اس قادر بیچون کے کسے قدرت
نہی کہ باوجود ان مواقع گونا گون کے ایسا کلام تصنیف کرسکے اور بعض ان موانع سے یہہ ہے کہ فصاحت عرب کی اور سوا اسکے فرق انام کی بیشتر
وصف ان چیزونکی مین ہوتی ہے کہ دیکھی سنی ہین جیسے شتر اسپ غلام کنیزک زن فرزند بادشاہت وزارت جنگ غارت اور امثال اسکے
اور اس کلام مین ان چیزونکا قدر قلیل مذکور ہے اکثر اس کلام مین مذکور ایسے اشیا کا ہے کہ دیدہ و شنیدہ نہین اور بیان مین ان چیزونکے
رعایت تشبیہات دقیقہ کی اور استعارات بلیغہ کی ایسی ہے کہ مقدور کسی فرقے کا نہین اور بعض موانع سے یہہ ہے کہ اس کلام مین سے
رعایت صدق اور اجتناب کذب بہ نہایت واقع ہے اور یہہ جسے کلام نظم و نثر مین ہو بے لطف ہوتا ہے چنانچہ کہا ہے ۵ در شعر
مپیچ و در فن او + چون اکذب اوست احسن او + اور بعض موانع سے یہہ ہے کہ جو ناظم شعرا اور نثر نویس ایک قصہ ایک مضمون مکرر ادا کو ر
کرتے مین کلام اونکا مرتبہ ثانی مین علوی رتبے سے گر پڑتا ہے اور اس کلام مین جون جون تکرار آتا ہے لطف زیادہ بہم پہنچاتا ہے
اور بعضے موانع سے یہہ ہے کہ کلام جب طویل ہوتا ہے رعایت فصاحت بلاغت کی اسمین دشوار ہوتی ہے اور لابد بعضے مواضع مین
درجہ علیا سے ساقط ہو جاتا ہے بخلاف اس کلام کے اور بعض موانع سے یہہ ہے کہ مضامین اس کلام کے واجب کرنا عبادات کا حرام
کرنا لذات اور مشتہیات نفس کا تحریض مردم زہد بیچ دنیا کے اور بذل مال اور صبر مصائب اور یاد کرنا موت اور توجہ آخرت مین
اور ان امور کے بیان مین دائرہ بلاغت کا نہایت تنگ ہے اور بعض موانع سے یہہ ہے کہ کوئی شاعر اور نثر نویس نہین مگر سلیقہ ایک

مضمون کے ادا کا اور سکے کلام میں غالب ہونا ہے البتہ بات سن میں [illegible]
بعضے نرم بعضے نرم اور یہہ کلام ہر فن میں بنظیر ہے اور بعضے [illegible]
باطلہ اور علم اصول فقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور علم اخلاق اور سوا انکے علوم [illegible]
طے کرنا مقدور بشر نہیں اگر تم کسی بلیغ کو فرمائش کرو کہ ایک مسئلہ منطق کے عبارت [illegible]
کرے ہرگز ممکن نہیں پس ان چیزوں سے بیقین دریافت کرلیں یہہ کلام بشری نہیں کلام الٰہی ہے [illegible]
زاری اگر تمکو بھی طاقت معارضہ کی نہیں ہے تو شاہدون اپنے کو لیجئے ماہران فن اور شعراء [illegible]
تمہارے شہدا جمع شہید کی ہے اور شہید ماخوذ شہود سے ہے بمعنی حضور [illegible]
زعم کافرونکے کہ کہا کرتے تھے ہؤلاء شہدون لنا عند اللہ [illegible] دون اللہ
سوا خدا کے اِن کُنتُم صَادِقِینَ اگر ہو تم سچے اپنے قول میں کہ قرآن شریف کو کلام بشر کا [illegible]
اوّل قرآن میں بعضی آیتیں اوروں کے کلام سے نقل کر گئے ہیں پس اگر آیات ان عبارات [illegible] قرآن کا مستحق
نہ ہوا اسواسطے کہ کلام بشر بھی اس درجہ بلاغت کو پہنچا اور اگر یہہ عبارات [illegible]
واقعہ خبر الٰہی میں محال ہے **جواب** حکایت کلام غیر کی دو طریق پر ہے اول یہہ ہے کہ کلام [illegible]
طلاق عتاق اقرار انکاری میں وصیت سے عبارت کسیکی لاتے ہیں یا کلام اطفال کا بلغت اطفال ذکر کرتے ہیں دوسری یہہ ہے کہ نقل
بالمعنی کرتے ہیں اور اونکی معانی کو اپنی عبارت میں ترتیب دیتے ہیں جیسے منشی احکام بادشاہی کے اور نویسندے [illegible]
پر عمل سکتے ہیں حکایات اور قصص قرآنی قبیل ثانی سے ہیں کہ کلام غیر کا اپنی عبارت میں نقل فرمایا ہے اسیطرح بعضے مقام پر بزبان [illegible]
بوجہ تلقین و تعلیم ارشاد کیا مثل ایاک نعبد بیان مطابق معنی کے صدق خبر میں کافی ہے مطابقت الفاظ کی درکار نہیں ہے خدشہ دوم
وقوع شک و شبہہ کافرون سے حقیقت قرآن میں یقینی تھا حرف شک کا کہاں ہے کیوں لائے **جواب** واسطے [illegible] مجاز قرآنی
کے کہ شک کو جہت سے اکثر شبہ اس امر یقینی کو مشکوک قرار دیا اور حرف شک کا استعمال کیا خدشہ سیوم صاحب شک مدعی نہیں ہے تا حجت
درخواست کریں اسواسطے کہ حجت مدعی پر ہے نہ منکر پر منکر کے مقابلے میں اپنی طرف سے حجت لانی چاہیے پس طلب کرنا معارضہ قرآن کو
منکر سے کس وجہ سے ہے **جواب** جو کوئی اعجاز قرآن کا منکر ہوا گویا دعوی کیا کہ تالیف مثل اس کلام کے مقدور بشر کا ہے اس دعوے
ضمنی پر طلب حجت مدعی سے ضرور ہے خدشہ چہارم جبکہ کسیکو کسی چیز میں شک ہوتا ہے اسکے خاطر میں کوئی حکم نہیں ہوتا اور صدق و
کذب لوازم حکم سے ہے پس درمیان ان کنتم فی ریب اور ان کنتم صادقین کے کس وجہ سے ارتباط ہے **جواب** ان کنتم صادقین دو
احتمال رکھتا ہے ایک یہہ کہ مربوط ساتھ ان کنتم فی ریب کے ہو اس تقدیر پر یہہ خدشہ [illegible] وارد ہوتا ہے دفع اسکا یہہ ہے کہ جو کوئی
اعجاز قرآن میں شک کرتا ہے پس گویا خبر دیتا ہے کہ قرآن تالیف بشری ہو سکتا ہے [illegible] کلام ضمنی [illegible]
[illegible]

نہ کرسکے زمانہ نزول میں اور مثل قرآن شریف کے سورت نہ بنا سکے وَلَنْ تَفْعَلُوْا اور ہرگز زمانہ آئندہ میں بھی معارضہ نہ کر سکوگے فَاتَّقُوا النَّارَ
پس ڈرو تم آگ دوزخ سے الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وہ آگ کہ ممتاز ہے اور آگونمیں ساتھ اوسکے کہ ایندھن اوسکا آدمی کافر
ہیں اور پتھر اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ تیار کی گئی ہے واسطے کافرونکے سمجھ لیجیے کہ یہاں حق تعالی نے آگ دوزخ کی کا دو چیز ایندھن فرمایا آدمی
اور پتھر آدمی بسبب اسکے کہ باوجود عقل ہوش کے گمراہ رہے اور قرآن اور پیغمبر پر ایمان نہ لائے سزاوار اس عذاب کے ہوئے اور پتھر
یعنی بت اور کبریت بتونکو کافر معبود اپنا جانکر پوجتے ہیں واسطے تحقیر کافرونکا ایندھن دوزخ کا کیا اور کبریت کہ آگ اسکی صعب تر
اور بہت ناخوش تر ہوتی ہے واسطے تعذیب کافرونکے مقرر کیا بعضونے کہا ہے کہ اہل دوزخ جب دوزخ میں رو دینگے اور نالے کرینگے
تو پیاسے ہونگے تو انکو امید مینہ برسنے کی ہوگی مینہ کی جگہہ پتھر برسینگے آگ زیادہ تر سوزش حرارت پیدا کرے گی اگر کوئی اعتراض
کرے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ دوزخ کی مخصوص ساتھ کافرونکے ہو اور غیر کافرونکے معذب ہوں اور اس سے لازم
آتا ہے کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا اگر بے توبہ مرے تو وہ بھی کافر ہو کہ اسکے حق میں بھی تعذیب آتی ہے چنانچہ مذہب معتزلہ کا ہے کہ گناہ کبیرہ سے
آدمی کافر ہو جاتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ تیاری دوزخکی خاص واسطے کافرونکے ہے لیکن دوسرونکا جانا کچھ منع نہیں جیسے ایک
شخص نے مکان خاص اپنے واسطے بنایا اور اسمین مہمان آرہا تو کچھ قباحت نہیں ہے یا بندیخانہ کہ خاص واسطے قیدیونکے ہے اگر قاضی
مدیونکو یا اور کسیکو اس خوف سے کہ بھاگ نجاوے حکم قید کا اسمین کرے تو خیر کچھ مضایقہ نہیں ہے پس تمسک معتزلہ کا اور خوارج کا ساتھ
اس آیت کے کہ اہل کبائر کفار ہیں اور اہل صغائر واجب العفو ہوتے ہیں اور بے معنی ہے اسواسطے کہ صفت جنت میں اعدت للمتقین وارد ہے
اور حالانکہ صبیان لڑکے اور مجانین دیوانے بھی باجماع معتزلہ اور خوارج جنت میں جاوینگے باوجودیکہ متقی نہیں ہیں کہ مکلف ساتھ
امر اور نہی کے نہیں ہیں اور اعدت اسجگہہ اور آیت وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين میں کہ صیغہ ماضی کا ہے دلالت
کرتا ہے کہ بہشت اور دوزخ زمانہ ماضیہ میں پیدا ہوئے ہیں اور نزدیک معتزلہ کے اور جہمیہ کے ہونیوالے ہیں زمانہ مستقبل میں اور
اعدت کو کہ ماضی ہے بمعنی مستقبل مجازا کہتے ہیں کہ وہ صریح غلط فہمی ہے اونکی کہ احادیث متواتر المعنی اسمین ناطق ہیں اور سوا اسکے معنی
حقیقی آیت کی چھوڑکر مجازی لینا کیا معنی مجاز وہاں لیتے ہیں کہ کوئی دلیل قایم ہو یہاں کوئی دلیل قایم نہیں ہے اور بغیر دلیل کے حمل اوپر
مجاز کے درست نہیں **سوال** آدمیونکو اور پتھرونکو ہیزم دوزخ کا کیا اور دوزخ کو واسطے کافرونکے تیار کیا پس معذب تو کافر ہوئے ایندھن
دوزخ کا کون سے آدمی ہوئے **جواب** معرفہ بعد معرفہ کے مقتضی اتحاد کا ہے چنانچہ جاءنی زید فاكرمت الجائي جائے اور زید ایک
ذات ہے پس کافر اور آدمی کہ ایندھن نار کے ہیں ماصدق علیہ انکا ایک ہے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور خوشخبری دے تو ان لوگونکو کہ ساتھ
توفیق الہی کے ایمان لائے ہیں خدا اور رسول اور قرآن پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے اچھے فرایض اور واجبات اور سنن اور مستحبات
اور مضمون بشارت کا کیا ہے اَنَّ لَهُمْ یہہ کہ واسطے انکے آخرت میں جَنّٰتٍ باغ ہیں کہ انمیں سب قسم کے میوے ہونگے سمجھ لیجیے کہ جنات
جمع جنت کی ہے کہ بمعنی باغ ہے اور جنتیں کلام اللہ سے چار ثابت ہوتی ہیں کہ فرمایا ہے ومن دونهما جنتان اور باعتبار شہرت آٹھ
بہشت میں چنانچہ نام بھی اونکے وارد ہیں جنت فردوس جنت عدن جنت ماوی دار الخلد دار السلام دار المقامہ علیین جنت نعیم پس
ظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ باعتبار دروازونکے آٹھ نام ہوں غرض واسطے مسلمانونکے مہیا ہیں بحسب مراتب ایمان اور اعمال شایستہ
باغ اور وہ باغ ہمیشہ سرسبز اور تر و تازہ رہینگے اسواسطے کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں نیچے درختوں انکے کے یا نیچے غرفوں
اور منظروں انکے کے نہریں لکھا ہے کہ بہشت میں چار نہریں ہیں پانی کی شہد کی دودھ کی شراب کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ نہر پانی کی ایک ہے
لیکن موافق خواہش کے بدل ہوگی وقت خواہش آب کے پانی کی ہوگی اور وقت خواہش شہد کے شہد کی اور وقت خواہش دودھ
کے دودھ کی اور وقت خواہش شراب کے شراب کی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ ایک نہر ہے کہ چار خاصیتیں رکھتی ہے زندگانی کہ

خاصیت آب ہے اور [illegible] کی خاصیت [illegible] [illegible]
موجود ہین پس ایک نہر کو باعتبار [illegible] [illegible]
حکمت ایمان باطن انکے بیان اور [illegible] [illegible]
ہونگے اور لذات اونکی استعمال کرنیکے [illegible] [illegible]
[illegible] ایمان اور عمل صالح ذہن مین انکے ثبت [illegible] [illegible]
تصدیق کرتے [illegible] لذت [illegible] محروم ہین [illegible] [illegible]
درختوں مین ثمرۃ میوے [illegible] رزقا قالوا ہذا الذی رزقنا من قبل [illegible]
ہمکو پہلے اس سے دنیا مین مقامات و احوال [illegible] اعمال [illegible]
مسلمانون کو میوون بہشت کے [illegible] باوجود تفاوت [illegible] [illegible]
نے کہا ہے اور انکا لیکہ وہ میوے [illegible] [illegible]
رضی اللہ عنہما اور سوا انکے اور تابعین سے منقول ہے [illegible] [illegible]
ہے کہ متشابہ ہونگے بیچ جودت کے یعنے سب کے سب اچھے ہی ہونگے [illegible] [illegible]
حمل اوپر نوعیت اور جنسیت کے کیا ہے [illegible] [illegible]
رزق ہے اور ظاہر ہے کہ اول یا [illegible] [illegible]
تھا لہذا بعضے مفسرین نے رزقنا من قبل کو حمل کیا ہے [illegible] [illegible]
کہ بیچ آخرت کے کوئی نعمت ورائے [illegible] دنیوی [illegible] آیات [illegible] اور احادیث [illegible] دلالت کرتی ہین [illegible]
نادیدہ و ناشنیدہ بھی ہونگی از انجملہ آیت فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین ہے اور حدیث اعددت لعبادی الصالحین
مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اور واسطے دونون اشکال کے بعض متاخرین نے رزقنا من قبل کو عام کیا
ہے کہ دنیا میں ہوں یا آخرت میں پس یا اول رزق دنیوی کو یاد کرینگے پھر اور مرتبہ مین رزق اخروی کو لیکن یہ توجیہ بھی باوجود تکلف
کے مطلق درست نہیں ہوتی اسواسطے کہ افراد بہشتیون کے مفالیس اور مساکین اور بیمار بھی ہونگے [illegible] دنیا مین [illegible] سے زیادہ
عنایت نہین ہوا وہ نعمت بہشت کی دیکھکر کونسی نعمت دنیا کو یاد کرینگے کہ اونکو کچھ ہی نہین [illegible] ایک چیز کی لذت
ناقص ہو جاتی ہے کو منافع اور طعم مین تفاوت ہو کہ مثل مشہور ہے مصرع [illegible] [illegible] پس صحیح یہی ہے کہ حمل ہذا الذی
رزقنا من قبل از قبیل حمل جزا بجزی علیہ ہے نہ حمل نوع کا اوپر فرد کے اور اتحاد کہ درمیان جزا اور مجزی علیہ کے فی الواقع متحقق ہے قوی تر ہے
اوس اتحاد سے کہ درمیان فرد اور نوع کے [illegible] [illegible] حقیقت کے مجزی علیہ بیچ لباس
دوسرے کے [illegible] [illegible] لذت و لطف حاصل ہوتا ہے [illegible]
[illegible] [illegible] کے کمال کرتا ہے [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] بعض مفسرین نے
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] تمام جزا اور مکافات

اعمال کے مناسبت ہوگی تاکہ انبساط وسرور انکا زیادہ ہو اور قاعدہ ہے کہ بغیر یاران موافق کے اور محبوبان دلفریب کے جو نعمت ہو مکدر ہوتی
ہے چنانچہ کہا ہے ـــ شعر ـــ اگر بہ بین اپنے وہ جانان نہو، گلستان ہمین کیونکہ زندان نہو + لہذا ارشاد فرمایا کہ واسطے تکمیل انبساط وسرور انکے ہم
صحبت موافق بھی دینے ہانجنے وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ اور واسطے بہشتیون کے بیچ بہشت کے بیبیان ہین پاک کئے گئے بول غایط منی حیض استحاضہ
سے تا آنکہ آب دہان اور آب بینی اور درد سر اور برص وجذام اور دق اور زکام وغیرہ انمین نہونگے اور حسد بخل غل غش کینہ غم اندوہ اور خصائل
رذائل سے باطن انکا پاک ہوگا اور ظاہر مین انکا جو چیز کہ مکروہ الطبع ہے اس سے صاف ہوگا اور بدن انکا ایسا شفاف ہوگا کہ مغز ساق مثل
رشتہ مروارید کے نظر آویگا اور اگر ایک انمین سے خنصر یعنی اندھیری رات مین اپنے دنیا کے دکھاوے تمام جہان روشن ہوجاوے اور اگر آب دہن
ڈالے دریائے شور مین شیرین ہوجاوے ایسی حورین بہشتیونکو ملینگی اور جورو ین دنیا کی انکی اگر بفضل الٰہی بخشی جاوینگی تو وہ ایسی خوبصورت ہوینگی
کہ حورین بابت جمال وکمال رنگ کھاوینگی اسواسطے کہ حورونمین صرف عطا ہے اور انمین عطا اور جزا جمع وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور بہشتی بیچ
جنت کے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ آیۃ مبطل قول فرقۂ جہمیہ ہے کہ فنا جنت اور نار کا قائل ہے یہان محققین نے فرمایا ہے کہ آدمی کو تین چیزین
دریافت کرنی ضرور ہین اوّل مبدا اپنا کہ کہان سے آیا اور کہان تھا دوم معاش اپنی کہ کہان سے کھاتا ہون اور کسیا رکھتا ہون سیوم معاد
اپنا کہ آخر کار میرا کیا ہے اس آیت مین حق تعالیٰ نے تینون چیزونکو یاد دلوایا ہے بیان مبدا مین سوا لفظ الذی خلقکم کے اور کلمہ نہین ارشاد کیا
کہ زیادہ کشف اس حقیقت کا غیر ممکن ہے اور بیان معاش مین الذی جعل لکم الارض سے رزقا لکم تک فی الجملہ تفصیل فرمائی اسواسطے کہ معاش اپنی
ہر ایک سمجھ لیگا اور بیان معاد و تیقین مین فاتقوا النار التی سے خالدون تک شباع تمام فرمایا اسواسطے کہ اسمین محتاج بیان کے تھے لوگ اور
جو ضمن مین اسکے اثبات اعجاز قرآنکی دلیل اور حقیقت فرقانکی تقریر مذکور ہوئی تو کافر لاجواب ہوکر مقر ہوئے کہ مقدور طاقت بشری نہین کہ ایسا
کلام بنا سکے لیکن شبہ دوسرا کرنے لگے کہ شبہ نے کلام مین بڑی بڑی چیزونکا مذکور چاہئے ذکر اشیاء حقیرہ سے بزرگ اپنے سخن مین اجتناب کرتے ہین
اگر یہہ اللہ کا کلام ہوتا تو اسمین ذکر ایسی امثال خسیسہ کا کہ مکھی اور مکڑی ہے کیون ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام اللہ کا نہین ہے
حق تعالیٰ نے انکے رد مین ارشاد فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي تحقیق حق تعالیٰ نہین شرماتا أَنْ يَضْرِبَ یہہ کہ بیان کرے مَثَلًا مَا
مثال کوئی سے بَعُوضَةً مچھر کی فَمَا فَوْقَهَا پھر جو اوپر اوسکے سے مثل مکھی اور مکڑی کے سبب نزول کا اسکے یہہ ہے کہ یہود کلام اللہ
مین کہ مذکور مکھی اور مکڑی کا کرتے وارد ہے چنانچہ مکھی کا ذکر اس آیت شریفہ مین لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان یسلبهم الذباب
شیئا لا یستنقذوه منه اور مکڑیکا اس آیت کریمہ مین مثل الذین اتخذوا من دون الله اولیاء کمثل العنکبوت منکر
ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ کیا مناسب ہے ایسی ادنیٰ چیزونکا مذکور کرنا یہہ نہین سمجھتے تھے کہ اسنے طاؤس اور مگس دونون پیدا کئے ہین
طاؤس کو خوبصورتی ظاہری دی ہے اور مگس کے پیدا کرنے مین کیا جانئے کیا فوائد رکھے ہین جو ہم نہین سمجھتے اس باغ جہان مین مسیر
بیزکا خالی حکمت سے نہین ہے ـــ شعر ـــ ذرہ ذرہ مین چھپی لاکھ تیری حکمت ہے + پتے پتے مین جو دیکھا تو عجب صنعت ہے فَأَمَّا الَّذِينَ
آمَنُوا پس جو لوگ ایمان لاتے ہین اور جانتے ہین کہ قرآن کلام حق ہے فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ پس جانتے ہین بیقین یہہ کہ یہہ
ضرب المثل راست درست سچ ہے پروردگار انکے سے وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا
مَثَلًا پس کہتے ہین از روئے جنگ وجدال یا از راہ طعن وعناد کے کیا چاہا اللہ نے ساتھ اسکے مثال لانا اسجگہہ وقف لازم ہے آیا
کافر نہین جانتے کہ حق تعالیٰ ساتھ عدل اپنے کے يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا گمراہ کرتا ہے ساتھ اس مثال کے بہت کافرون اور منافقونکو کہ تامل
نہین کرتے اور حکمت اوسکی نہین پاتے وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا اور فضل اپنے سے راہ دکھاتا ہے ساتھ اس مثال کے بہتونکو سمجھ لیتے کہ حق تعالیٰ
نے اور جگہہ آیات قرآنی مین ہدایت یافتگان کو بصفت قلت مذکور فرمایا ہے منهم المؤمنون واکثرهم الفاسقون اور فرمایا ہے
وقلیل من عبادی الشکور اور اسجگہہ دونون فریقونکو بصفت کثرت مذکور فرمایا وجہ یہہ ہے کہ اہل ہدایت بھی بذات خویش

کثیر ہین اگرچہ بہ نسبت گمراہان قلیل ہین اور وہ سب جو ہیں کہ بیجت [illegible]
یہان ایک اور سوال جواب طلب ہے یہہ سوال مذکور ہدایت با فصین کا [illegible]
کی بھی جیاچہ اکثر مقامون پر کلام اللہ مین مذکو نیکو ںکا [illegible]
قرآن مین شک و شبہ کرکے زبان العتہ ہو لگمراہ ہوئے تھے [illegible]
کہ فاما الذین امنوا اور واما الذین کفروا [illegible]
کرتا اللہ ساتھہ اوس مثل کے مگر فاسقون کو اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ [illegible]
کا پیچھے مضبوطی اس قول کے مراد شکنندگان عہد سے [illegible]
ہین کہ عہد میثاق کو بھلایا وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ [illegible]
جاوے یعنے قطع کرتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھہ [illegible]
جنکے ساتھہ قرابت ہو اور یہود بھی قطع رحم کرتے تھے کہ درمیان [illegible]
خویشی تھی وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اور بگاڑ کرتے ہین [illegible] اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ گروہ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے بیچ دنیا اور دین کے سمجھہ لینے کہ بیان سے معلوم ہوا [illegible]
ہین یہہ تین صفتین ہین ایک تو عہد شکنی دوسری قطع [illegible]
کرے اور صلہ رحمی کرے اپنے اقربا اور خویشون سے [illegible]
ان افعال سے بچو بچا [illegible] كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ [illegible]
عز و جل کے اور حال یہہ ہے کہ تھے تم مردے یعنے اجسام تھے کہ اوسکو حیات نہ تھی [illegible]
روح تمھارے بدنون مین پھونکی ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مردہ کریگا تمکو جب اجل آویگی تمھاری ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر جلاویگا [illegible]
صور سے واسطے نشور کے ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤگے تم واسطے جزاء اعمال کے [illegible]
بہت آیات مسایل کو پہلی آیت آیات مسایل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ [illegible]
ہے جو مسئلہ نکلیگا وہ پہلا اس آیت کے ذیل بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وہ خدا ایسا
ہے کہ جسنے بقدرت بے علت پیدا کئین واسطے انتفاع تمھارے کے جو چیزین کہ بیچ زمین کے ہین جمادات [illegible] ثُمَّ
اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ پیچھے پیدا کرنے زمین کے قصد فرمایا طرف پیدا کرنے آسمان کے فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ پس درست [illegible]
بے قصور انکو سات آسمان وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ سب چیزونکو جاننے والا ہے یعنے وہ جانتا ہے ہر چیز کا کہ کیون بنائی ہے اور
واسطے کسکے بنائی ہے [illegible] اول خلق لکم ما فی الارض جمیعا دلالت کرتا ہے کہ
جو کچھہ زمین میں ہے [illegible] جواب پیدایش سب چیزون کی واسطے
انتفاع کے [illegible] ما فی الارض کا ساتھہ جمیع بنی آدم کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہی دلیل صریح ہی اور یہ اسلئے کہ سب چیزونکو نفع اپنے دین نہ ضرر اپنے دین استعمال کیا چاہئے اور ضرر دو قسم ہے دنیوی یا دینی پس دنیوی کو
اہل تجربہ جانتے ہین اور دینی کو سوا انبیا کے نہین سمجھ سکتا کوئی اسواسطے کہ وقت ظہور ضرر دینی آخرت ہے اور اسوقت کو کوئی دیکھکر
پھرا نہین ہے تا تجربہ اسکا حاصل کیا ہو پس طریقہ معرفت کا اوس ضرر کے نہین ہے مگر پیغمبرونکی باتین سنکر باور کرنا فائدہ دوسرا اس آیۃ
سے معلوم ہوتا ہے کہ خلقت اول چیزونکی کہ بیچ زمین کے ہین مقدم اوپر خلقت آسمان کے ہو اسیطرح سورہ حم سجدہ مین بھی بصراحت تمام
مذکور ہے اور سورہ نازعات مین والارض بعد ذلک دحٰہا دلالت صریح کرتا ہے کہ دحو زمین یعنے عریض کرنا اور بچھانا زمین کا بعد
خلقت آسمان کے اور تسویہ اسکے کے بلکہ بعد از حرکات کواکب کے ہے اور بعد وجود دن رات کے اور ظاہر ہے کہ خلق زمین اور جو کچھہ
بیچ زمین کے ہے بدون دحو زمین ممکن نہین پس مضمون آیتین مین تعارض اور تناقض ہوا **جواب** خلق لکم ما فی الارض جمیعا بمعنی
قدر لکم ہے اور اسیطرح سورہ سجدہ مین وجعل فیہا رواسی من فوقہا و بارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا اسواسطے کہ خلقت جمیع ما فی
الارض کی بدون توسط حرکات آسمانی کے واقع نہین ہے پس تسویہ آسمانونکا متاخر نہین ہو سکتا اور بعضے مفسرین نے جو کہا ہے کہ دحو زمین
متاخر آسمان سے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تسویہ آسمان کا متاخر خلق زمین سے ہے یہہ سب دال اوپر غفلت کے ہے بعموم ما فی الارض
جمیعا سے اور آیت رفع سمکہا فسوٰہا واغطش لیلہا واخرج ضحٰہا والارض بعد ذلک دحٰہا سے یہ ان محتمل ہے کہ اول
زمین بنائی تھوڑی بنائی ہو اور اسمین وصول جبال اور برکت انہار رکھکر اقوات حیوانات اسمین مقدر کیئین ہون پھر آسمان ساتون
بنا کر دستمین لا کر نور اور ظلمت ستارونکی عنایت کی ہو بعد اوسکے زمین کو پھیلا کر فراخ کیا ہو واللہ اعلم بالصواب **فائدہ** بعضے مفسرین
نے حضرت ابن عباس وغیرہ صحابہ سے نقل کیا ہے کہ قبل خلقت آسمان و زمین کے دو چیزین موجود تھین عرش اور آب جب ارادہ الٰہی
خلقت آسمان و زمین پر متعلق ہوا پانی سے دھوان اوٹھا اور سبب دھوان اوٹھنے کا بعضے روایت مین یہہ لکھا ہے کہ حق تعالی نے
باد کو مسلط کیا باد کے سبب سے پانی مین تموج آیا حرکت امواج سے دخان ظاہر ہو کر اوپر چڑھا وہ بھی آسمان ہے کہ اور آیۃ مین اشارہ
اوسکی طرف واقع ہے ثم استوی الی السماء وھی دخان پھر قدری پانی مین پھین اور تحجر پیدا ہوا وہ مادہ خلقت زمین ہے پس
اول زمین کو قطعہ قطعہ کرکے ہفت زمین درست کین پھر آسمان کی طرف توجہ فرما کر سات آسمان بنائے اور اس روایت مین خلقت زمین
کو چھہ روز مین اسواسطے بیان فرمایا ہے کہ روز یکشنبہ کو ابتدائے پیدائش دود کہ مادہ آسمان ہے اور طین متحجر کہ مادہ زمین ہے واقع
ہوئی اور روز دوشنبہ کو زمین کو سات قطعے کیا اور روز سہ شنبہ کو پہاڑ اسمین نصب کئے اور نہرین جاری کیئن اور روز چہارشنبہ
کو درخت اوسمین لگائے اور قوت جانورونکا دانہ و کاہ پیدا کیا اور روز پنجشنبہ کو طرف آسمانکے متوجہ ہوئے سات آسمان بنائے
اور روز جمعہ کو ہر آسمان مین ستارے جڑے اور گردش ہر ستارے کی معین کی اور ملائکہ کو واسطے کاروبار آسمانکے مقرر فرمایا پس تمام
خلقت عالم چھہ روز مین باین تفصیل واقع ہوئی چنانچہ حم سجدہ مین مفصل اشارہ فرمایا ہے لیکن یہان ایک اشکال ہے کہ دن رات
طلوع و غروب آفتاب سے معلوم ہوتے ہین قبل خلقت زمین آسمان کے کیونکر متصور ہون بعضے علمانے اوسکے جواب مین کہا ہے کہ مراد
دنونسے حقیقت دنونکی نہین ہے بلکہ مدت دنونکی ہے یعنے تمام خلقت عالم کی اتنی مدت مین واقع ہوئی کہ اگر وہ مدت روز و شب
مین قیاس کرین چھے روز ہون بعضون نے کہا ہے کہ نور عرش بعضے وقت منتشر ہوتا تھا بعضے وقت مختفی اول کو روز ثانی کو شب
قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ آسمان اول جسے آسمان دنیا کہتے ہین موج ہے معلق استادہ اور آسمان دوسرا نقرہ سفید اور تیسرا آہن
اور چوتھا مس پانچوان زر چھٹا زمرد ساتوان یاقوت سرخ اور عرش اور کرسی کا جدا جدا ہونا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے مگر بالاء
ہفت آسمان فضا ہے بیابان اور توسط اوسکے ایک جسم ہے نورانی اسکو کاہے عرش کہتے ہین کاہے کرسی اور درمیان آسمان و زمین
ہین وسع کرسیہ السموات والارض واللہ اعلم یہانتک تمام آدمیونکو نہایت نصیحت فرمائی بطریق عموم چنانچہ ابتدا رکوع

گذشتہ سے کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم اور یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی ... اور خاص اور عام
لائے اور درمیان میں قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا کہ اسبق ہے اور باپ سب کے تھے ... وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد
کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے کہ آسمان پر تھے یا ان ... زمین ... تھے یا ... فرشتوں
آسمان و زمین کے بعد قتل اور اجلا وطنی جان کے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً بے شک میں بنانے والا ہوں ... بیچ زمین کے ایک خلق
زمین پر عوض قوم جنوں کے اوس شخص کو کہ عمارت زمین پر خلیفہ تھا یا ہوا اور امانت دین میں اور ... میں خلیفہ ... جو خلیفہ
اوسے کہتے ہیں کہ کسی کے منصب پر کوئی بیٹھے اور بیچ عنوان اوسکا اختیار کرے یا یہ معنی حضرت آدم خلیفہ ... فرشتے ہیں ... جو
پرستش عبادت الٰہی میں مصروف تھے آپ زمین پر جلوہ افروز ہو کر ان صفات موصوف ہوئے یا خلیفہ وہ ہوتا ہے کہ کسی کی
طرف سے اوامر و نواہی جن جنکو بتانے میں تیار ہوئے یا یہ معنی خلیفہ خدا ہیں کہ حق تعالیٰ کی طرف سے احکام ... فرمانے تھے
یا خلیفہ خلف سے ہے کہ ظہور آپ کا بعد خلقت جن کے اور فرشتوں کے اتفاق ہوا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا کہا فرشتوں نے کیا
بناتا ہے تو بیچ زمین کے اس شخص کو کہ فساد کرے بیچ زمین کے وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور بہاوے لہو یعنی قتل کرے مثل اونکو بغیر حق کے ... آئندہ
کی کہ فرشتوں نے دی یا باخبار الٰہی تھی یا لوح محفوظ پر لکھا دیکھا تھا یا از راہ کشف تھی کہ مقتضائے صفات طبیعت ہے ... خلیفہ
کرتا ہے کہ جو خونریزی کا سے نڈر ہے اور خانہ جنگیاں کرے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں ساتھ تعریف تیری کے یعنی
اور اطاعت تیری کے کہ موجب حمد ہے وَنُقَدِّسُ لَكَ اور ذکر کرتے ہیں تیرا ساتھ پاکیزگی کے ... قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی پیدایش میں اوسکی حکمتیں ہیں کہ مجھ کو خبر ہے تمھیں نہیں وَعَلَّمَ اٰدَمَ
الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور سکھائے آدم علیہ السلام کو کہ خلیفہ عبارت انہیں سے ہے نام ساری مخلوقات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ پھر
سامنے کیا اونکو اوپر فرشتوں کے یعنی ان شخصوں کو کہ جنکے نام حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کو سکھائے تھے سامنے فرشتوں کے کیا
فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ پھر کہا بتاؤ مجھ کو یہہ امر حق تعالیٰ واسطے تنبیہ امر کے ہے اور عاجز ہونے کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
نام اونکے کہ تمھارے سامنے کئے ہیں اگر ہو تم سچے طعن میں استحقاق خلافت آدم کے یعنی جو تمھاری غرض یہہ ہے کہ لائق خلافت کے
نہیں اسواسطے کہ اس سے فساد اور خونریزی ہوگی اور ہم تسبیح و تقدیس تیری کرتے ہیں شایان منصب کے ہم ہیں اچھا خلیفے کو علم چاہیے تم
ان اشیا کے نام بتاؤ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہا فرشتوں نے پاک ہے تجھ کو نہیں علم ہمکو مگر جو سکھایا تو نے ہم کو
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ تحقیق تو جاننے والا اور حکمت والا ہے روایت ہے کہ قالب حضرت آدم علیہ السلام کا قبل روح کے درمیان
طایف اور مکے کے تھا فرشتوں نے کہا ابلیس کو کہ جانتا ہے تو اسکو ابلیس نے کہا جانتا ہوں نہیں اسکی شان ہوگی اگر اوسکو تم پر
فضل دیں تو تم عداوت رکھو گے اس سے یا محبت فرشتوں نے کہا ہم مطیع حق تعالیٰ کے ہیں جو فرماویگا وہ کرینگے اگر ہمیں فضل دیگا تو ہم اسکے
حق میں احسان کرینگے اور اگر اوسکو فضل دیگا اوسکی اطاعت کرینگے ابلیس نے کہا از راہ حسد کہ میں تو ہرگز اطاعت نکرونگا سمجھ لیجیے کہ اس
آیت میں دو چیزیں معلوم ہوئیں ایک تو فضل علم کا اوپر عبادت کے اسواسطے کہ فرشتوں میں انواع عبادات بکثرت جمع تھے اور فضل
حضرت آدم کو ہوگیا کہ علم زیادہ تھا انکا دوسری یہہ معلوم ہوا کہ بعضی چیزیں ایسی بھی ہیں کہ اظہار ان کا نہ ہونا موجب زیان ہے کہ
ابلیس نے عداوت حضرت آدم کی اظہار کی ... شقاوت اور ... قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فرمایا حق تعالیٰ نے
[illegible] ... فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پس جب بتا دئے حضرت آدم نے
[illegible] ... قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا حق تعالیٰ نے فرشتوں کو کیا نہ کہا تھا میں نے
[illegible] ... وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور جانتا ہوں جو کچھ

ظاہر کرتے ہو تم نفاق سے اور جو تھے تم چھپاتے زعم اپنے مین کردار سے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اور
یاد کر اس عجیب بیہہ بھی کہ جب کہا ہم نے واسطے فرشتون کے یجیا رسجدہ کرو تم آدم کو تعظیم کا پس سجدہ کیا تمام ملائکہ نے مگر ابلیس نے نہ کیا
کہ نام اوسکا عزازیل تھا حق تعالیٰ نے بجہت نافرمانی کے نام اوسکا ابلیس رکھدیا یعنے ناامید رحمت حق سے اور ابلیس جنونکی قوم سے
تھا چنانچہ اور جگہہ قرآن شریف مین وارد ہے وکان من الجن اور ایک مقام پر ہے خلقتنی من نار ناری جن ہین اسواسطے اوسنے سرکشی اور
تکبر کیا بخلاف فرشتونکے کہ معصوم ہین عصیان سے اور ایک جگہہ ہے افتتخذونه وذریته اولیاء من دونی اس سے نسل
ابلیس کی معلوم ہوتی ہے اور فرشتونکی نسل نہین پس معلوم ہوا کہ جن ہے اور استثنا منقطع ہے اور بعضے کہتے ہین یہان استثنا متصل
ہے یہہ فرشتہ تھا اور کان من الجن کی معنی صار من الجن ہین یعنے بعد نافرمانیکے مسخ کردیا اسکو ہو گیا جن اسیواسطے نسل بھی اسکی ہوئی
دو آیتونکے جواب اسمین آگئے اور تیسری آیت کہ اس سے خلقت اوسکی ناری معلوم ہوتی ہے تو اس سے یہہ لازم نہین آتا جو ناری
ہووے جن ہے جائز ہے کہ بعضے فرشتے بھی ایسے ہون کہ خلقت جنکی ناری ہو لیکن صحیح قول اول ہے چنانچہ شرح عقائد مین تفتازانی
نے اختیار کیا ہے کہا ہے مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے بیچ تفسیر اسی آیت کریمہ واذ قلنا للملائکة اسجدوا لادم کے اوپر قول
بیضاوی کے کہ یہہ ہے واما المعنی اللغوی وهو التواضع کہ تواضع یا انحنا ہے کہ نہین ہے اسمین وضع جبہہ کی اوپر زمین کے بنا بر
اوسکے کہ کہا ہے معالم مین اور یہی اصح ہے اور یا وضع جبہہ ہے اوپر زمین کے اور امم سابقہ مین ایسا کیا کرتے تھے اختیار کیا ہے اوسکو
امام نے بیچ تفسیر کبیر کے اور امام قشیری نے اپنے رسالے مین لکھا ہے کہ حضرت جنیدؒ سے پوچھا کہ تواضع کیا ہے کہا خفض الجناح ولین
الجانب انتهی اور کلام اللہ مین اور جگہہ واقع ہے واخفض جناحك للمؤمنين اور واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين
اور واخفض لهما جناح الذل من الرحمة بیضاوی مین بیچ تفسیر واخفض جناحك للمؤمنين کے لکھا ہے وتواضع لهم وارفق
لهم اور تفسیر واخفض لهما جناح الذل کی معنی مین لکھا ہے تذلل وتواضع پس تواضع کرنا ثابت ہوا کلام اللہ سے اور حدیث مین بھی وارد
ہے عن عمر ابن الخطابؓ قال وهو على المنبر یا ایها الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع
للہ رفعه اللہ فهو فی نفسه صغیر وفی اعین الناس کبیر ومن تکبر وضعه اللہ فهو فی اعین الناس صغیر وفی نفسه کبیر اور
تواضع مین انحنا ہے پس سلام مین انحنا یہان سے نکل سکتا ہے اور سوا اسکے معنے لغوی التواضع کے فروتنی ہین اور فروتنی کے لفظ سے جھک جانا
نکلتا ہے مگر یہہ بحظ نفس نہو اور دنیا ملحوظ نہو مد الدین او پیر اور استاد کی تواضع بھی چاہیے کہ مقتضائے ادب ہے اور ماجور ہوگا عند اللہ
کیونکہ لاجل رضاء اللہ ہے اور انحنا مین زیادہ تر تقبیل اقدام سے تو منصوص نہین ہے اور وہ جائز ہے بلکہ ثواب چنانچہ زمان سعادت
نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لوگون سے تقبیل پائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقوع مین آئی ہے اور حضرت م نے
ممانعت اس سے لوگونکو نہین فرمائی ہے جیسے صحیح ترمذی مین مذکور ہے حدثنا ابو کریب قال حدثنا عبد اللہ بن ادریس وابو اسامة
عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد اللہ بن سلمة عن صفوان بن عسال قال قال یهودی لصاحبه اذهب بنا الی هذا النبی
فقال لصاحبه لا تقل نبی انه لو سمعك لكان له اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالاه عن تسع ایات بینات
فقال لهم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببریء الی ذی السلطان
لیقتله ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا الفرار یوم الزحف وعلیکم خاصة الیهود ان لا تعتدوا فی السبت قال
فقبلوا یدیه ورجلیه فقالا نشهد انك نبی الخ ترجمہ حدیث کہ کہا ابو کریب نے کہا اسنے حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن ادریس نے اور
ابو اسامہ نے شعبہ سے اسنے عمرو بن مرہ سے اسنے عبد اللہ بن سلمہ سے اوسنے صفوان ابن عسال سے کہ کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے
کہ چل ساتھ میرے طرف اوس نبی کے پس کہا یار اسکے نے مت کہہ نبی تحقیق کہ اگر وہ تیرے کہنے کو سنیگا تو اوسکی چار آنکھین ہونگی پس آئے

دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا ان دونون نے ... تو فرمایا اللہ تعالی کے واسطے ... شریک نہ
ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو تم اور نہ زنا کرو تم اور نہ مارو تم اس نفس کو جو حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ ... ساتھ مال
پاک کے نزدیک صاحب سلطنت کے بطریق چغلی تو قتل کرے وہ اوسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کھاؤ سود اور نہ ... تہمت لگاؤ
اور نہ منہہ پھیرا و تم بھاگنے کو دن لڑائی کے اور لازم ہے اوپر تمہارے ... کہ نہ تجاوز کرو ... تعدی نہ کرو
کہا راوی نے پس چومے اونہون نے دونون ہاتھ حضرت کے اور دونون پاؤن ... کہا گواہی دیتے ہین ہم کہ تم نبی ہو
تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے کہ قال اعرابی ائذن لی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل راسک ورجلیک فاذن له فعل
اس حدیث اور سوا اسکے حدیثین آئی ہین بسبب طوالت کلام کے بیان نہین کی مین ... بھی ... ذکر
مین اور احیاء العلوم مین ہے وما قبیل الیدوالا انحناء فی اللقاء فهو منهی عنه الاعند ... الاسلام العادل والعالم
لمن یستحق ذلک لامر دینی وفیه ایضا ان القیام مکروه علی سبیل الاعظام لا علی سبیل الاکرام ... تواضع ... ہے
نبی کی ہے واسطے مومنین کے ایک تواضع مومنین کی ہے واسطے نبی کے یا علماء کے یا والدین کے ایک تواضع اصحاب کی ساتھ اصحاب کے اور
مشایخ کی ساتھ مشایخ کے اور عوام کی ساتھ عوام کے پس جیسا مرتبہ ہے ویسی ہی موافق ہے ... اسکے تعظیم و تواضع ہے چنانچہ کہا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے انزل الناس منازلهم اور آیت مین کہ واخفض جناحک للمؤمنین ... کا حکم کیا ... بعض نے ...
جیسے کہ پیٹھنا اپنے مرتبے سے ہے پس پیغمبر کو مومنین کی تواضع بھی بہت تھی کہ ابتداء سلام کرتے تھے ... مومنین کو ... تواضع ...
بھی کم ہے اسیطرح اور مراتب کے قیاس کر لیجئے اور حدیث صحیح مین ہے انحنا سے جو وارد ہے جیسا کہ ... انس سے کہ کہا حضرت
کہا ایک رجل نے یارسول اللہ ہم آدمی بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے ملے تو انحنا واسطے اسکے کرے یا نکرے فرمایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے نکرے تا آخر حدیث کہ مشکوٰۃ شریف مین ترمذی سے روایت کی ہے اسمین لفظ بھائی اور دوست کا ہے اس سے بھی
نکل سکتا ہے کہ نہی انحنا کی برابر والی کے ملاقات سے فرمائی ہوکہ بھائی اور دوست ہے پس اونکی ملاقات مین تو ضرور انحنا و جھکنا نہ
چاہئے باقی رہے والدین اور پیر اور استاد اونکے حق مین بلفظ صریح حدیث نہی انحنا سے نہین واقع ہوئی جائز ہے کہ جسمین نہی مین داخل
ہونگے کہ مرتبہ اونکا برابری کا نہین ہے اونکا ادب اور اعظام ضرور ہے اگر اونکی جناب مین اہل علم سلام با انحنا جھکو ہر کرین تو جائز ہو سکتا ہے
اور کیون نجائز اور درست ہو کہ صریح حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے حدثنا الحسن بن محمد قال حدثنا ابو عباد یحیی بن عباد حدثنا
ابی ماجشون قال حدثنا عبداللہ بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وهو فی المسجد الی رجل یسحب ثیابه فی ناحیة من المسجد فقال
انظر من هذا لیت هذا عندی فقال له انسان اما تعرف هذا یا ابا عبدالرحمن هذا محمد بن اسامة قال فطأطأ ابن عمر راسه
ونقر بیدیه الارض ثم قال لو راه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبه **ترجمۂ حدیث** حدیث کی ہمکو حسن ابن محمد نے
اسنے کہا حدیث کی ہمکو ابوعباد یحیی ابن عباد نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو ابی ماجشون نے اور اسنے کہا حدیث کی ہمکو عبداللہ بن دینار نے
کہ دیکھا تھا ابن عمر نے ایکدن اور وہ بیچ مسجد کے تھے طرف ایک شخص کے جو کھینچتا تھا کپڑے اپنے کو درازی سے بیچ کنارے مسجد کے پس
کہا ابن عمر نے کون ہے یہ شخص کاش کہ ہوتا یہ نزدیک میرے پس کہا واسطے انکے ایک آدمی نے کیا نہین جانتا تو اسکو اے ابا عبدالرحمن یہ
محمد بن اسامہ ہے کہا راوی نے پس جھکا دیا ابن عمر نے سر اپنا اور مارے دونون ہاتھ زمین پر واسطے سلام اور تعظیم کے پھر کہا اگر دیکھتا
اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتے اسکو اور ... فائدہ ... کہ ... محمد بن اسامہ
بن زید قتیل له هو محمد بن اسامة فطأطأ ابن عمر راسه ونقر بیدیه الارض فقال لو راه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبه
پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جھکنا جائز اور درست ہے بلکہ سنت ہے ... جھکنا یا انحنا ... اسے صحابہ سے ثابت ہوا ... نہین

بیان تواضع

بزرگونکی یون جانے تو جانا جاتا۔ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ نہ مانا اور نہ سر جھکایا سجدہ آدم علیہ السلام کو ابلیس نے اور تکبر
کیا اور تھا علم الٰہی مین کافرونسے وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ اور کہا ہم نے ای آدم علیہ السلام رہو تو اور جورو
تیری یعنے حوّا بیچ بہشت کے وَکُلَا مِنْھَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا اور کھاؤ تم دونون میوے اس بہشت سے بافراغت جہان چاہو تم
وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور مت نزدیک جاؤ اوس درخت کے پس ہو جاؤگے تم ساتھ اس نافرمانی خدا کے
ظالمون سے سمجھ لیجئے کہ شجرہ جو آیت شریفہ مین وارد ہے اسمین اختلاف بہت ہے بعضے کہتے ہین وہ درخت گندم کا تھا چنانچہ مشہور ہے
اور بعضے کہتے ہین انگور کا تھا بعضے کہتے ہین انجیر کا تھا بعضے کہتے ہین کہ پتے اوسکے برگ سیب کے مانند تھے اور وہ جنت فردوس مین تھا
بعضے کہتے ہین کہ جہان حضرت آدم علیہ السلام کا تخت نصب ہوتا تھا وہین وہ درخت بھی قایم ہوتا تھا سمجھ لیجئے کہ یہان کئی نافرمانیان حق
تعالٰی کی ثابت ہوتی ہین اور حالانکہ انبیا معصوم ہین جواب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت آدم نے تاویل ساتھ معہود کے کر کے شجرہ معینہ گمان کیا تھا
پس اُس درخت سے بچکر اور درخت سے تناول کیا یا یہہ ہے کہ نہی تنزیہی آپ سمجھے لیکن اسمین ایک خلل ہے کہ سیاق کلام کا یعنے فتکونا من الظالمین
منافی اسکے ہے یا یون کہے کہ آیت شریفہ مین ولا تقربا ہے یعنے مت پاس جاؤ تم یہہ تو نہین ہے کہ مت کھاؤ تم غرض جب حضرت آدم و
حوّا نے پھل اس درخت کا کھایا تو کپڑے اونکے بدن سے پھٹ کر گر پڑے خلعت عریانی عطا ہوئی پھر جس درخت سے پتے مانگتے تھے پوشش
کو وہ شاخ اپنی بلند کر لیتا تھا کہ آپ کا ہاتھ وہان نہ پہنچتا تھا جب درخت انجیر کے پاس گئے تو وسنے ڈالی جھکا دی اونھون نے اُسکے
برگ سے ستر عورت کیا فَاَزَلَّھُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْھَا فَاَخْرَجَھُمَا مِمَّا کَانَا فِیْہِ پس لغزش دی آدم و حوّا کو شیطان نے بہشت سے پس نکالدیا
اونکو اوس چیز سے کہ تھے بیچ اوسکے اسناد نکالنے کی شیطان کی طرف مجازا ہے کہ واسطہ نکلنے کا پڑا ہے اور نکالنے والا اللہ ہے سمجھ لیجئے
کہ شیطان نے کیونکر لغزش دی کشاف مین لکھا ہے کہ ابلیس کو قبل اسکے زمین پر پھینکدیا تھا زمین سے وسوسا اونکی حضرت آدم کو حق تعالی نے سنادی بعضے کہتے ہین کہ
اگرچہ زمین پر پھینکدیا تھا لیکن آمد رفت بہشت مین رکھتا تھا بعضے کہتے ہین کہ شیطان سانپ کے منہ مین گھسا سانپ طاؤس کے پانو سے لپٹا طاؤس اڑکر بہشت مین گیا پس
شیطان نے بہشت مین جا کر حضرت آدم کو بطریق نیکخواہی کے کہا یٰٓاٰدَمُ ھَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَۃِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّا یَبْلٰی ای آدم رہنموئی کرون مین تجھکو اوپر درخت ہمیشگی
کے اور ملک کے کہ کہنگی نہ قبول کرے جب حضرت آدم نے درخت دیکھا فرمایا کہ اس سے نہی واقع ہوئی ہے شیطان نے کہا اسی جہت
سے کہ کھانا اوسکا سبب ملک ابدی کا ہے غرض حضرت آدم علیہ السلام نے وسوسہ انکار کیا اوسنے حضرت حوا سے کہکر پھر انہین کو کسی ڈھب سے
سمجھا کر کھلا دیا پس بہشت سے حق تعالی نے انہین نکلوا دیا وَقُلْنَا اھْبِطُوْا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ حق تعالی فرماتا ہے کہ کہا ہم نے اُترو کہ
بعض تمھارے واسطے بعض کے دشمن ہونگے یہہ خطاب اھبطوا کا کہ صیغہ جمع ہے آدم اور حوا اور طاؤس اور مار اور ابلیس سبکو ہے
چنانچہ ابلیس اور مار دشمن آدمی کے ہین اور طاؤس دشمن سانپ کا ہے اور اگر کوئی سوال کرے کہ اھبطوا جمع ذوے العقول کی ہے
کیونکر اُسمین داخل ہونگے تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ واسطے ذوی العقول کے کہ آدم علیہ اور حوا اور ابلیس ہین غیر
ذوی العقول کو کہ سانپ اور طاؤس ہے داخل کردیا اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب آدم اور حوا کو ہے ساتھ ذریات کے کہ پشت
آدم مین تھی اور دشمنی بعض کی اونکے ساتھ بعض کے بسبب کفر اور اسلام کے ظاہر ہے سوال ذریت آدم کی اوسوقت معدوم تھی پس
خطاب بایشیا معدومہ کیونکر داخل ہون جواب خطاب مذکور بمعنی کونوا ہابطین ہے اور خطاب تکوین کا معدوم کو روا ہے نہ تکلیف
کا اور بعضون نے کہا ہے کہ خطاب آدم اور حوا کو فقط ہے اور ایسا کلام بلیغ مین مستعمل ہوتا ہے چنانچہ کُنَّا لِحُکْمِھِمْ شٰھِدِیْنَ کلام اللہ مین
وارد ہے حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی شان مین وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ اور واسطے تمھارے ہے اور ذریت تمھاری
کے بیچ زمین کے ٹھکانا ہے اور منفعت فائدہ ہے ایک وقت تک یعنے مرگ تک فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ پس سیکھے
لئے آدم علیہ السلام نے پروردگار اپنے سے کچھ سخن پس پھر آیا اوپر اوسکے اور حق تعالی نے قبول فرمائی توبہ اونکی کہ بخشندہ ذنوب اور

پوشیدہ عیوب ہے اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ تحقیق حق سبحانہ وہی ہے توبہ قبول کرنے والا اور مہربان بخشنے والا ہے ان کے
بخشتا ہے بار بار لکھا ہے کہ آدم اتر کر آسمان سے کوہ سراندیپ پر دو سو برس روتے رہے حق تعالی نے کچھ کلمات سکھائے حضرت آدم
نے وہ پڑھے گناہ اونکا بخشا گیا بعضوں نے کہا ہے کہ وہ کلمات یہہ تھے کہ جس سے توبہ قبول ہوئی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم
تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اور بعضوں نے کہا ہے کہ لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب عملت سوءا وظلمت
نفسی فاغفر لی وانت خیر الغافرین لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب عملت سوءا وظلمت نفسی فارحمنی وانت
ارحم الراحمین اور بعضوں نے کہا ہے یہہ تھی سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک
ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت وان محمدا عبدک ورسولک اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان الفاظ
دعا کی تھی یا رب بحق محمد ان تغفر لی پس جب آدم نے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت مانگی حق تعالی نے ارشاد کیا اے آدم
تو کیا جانتا ہے محمد کو جو وسیلہ مغفرت کر رہا ہے حضرت آدم نے عرض کیا بہشت میں جا بجا نظر کی میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ لکھا پایا اور ایک روایت میں ہے کہ کہا آدم نے کہ جب میرے بدن میں روح پھونکی میں نے آنکھ کھولی ساق عرش پر لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ لکھا دیکھا حق تعالی نے فرمایا اے آدم اوسکے واسطے ایک گناہ اپنے کو کیوں معاف کروانا اگر گناہ ہوتے اہل آسمان اور
زمین کے واسطے محمد کو شفیع لاتا میں عفو کرتا سب کو بخشتا میں سب بھی رب آدم نے حق محمد علیہ السلام اسی مقام پر اعتراض ہے اسکی تفصیل
بحر مواج میں مذکور ہے جسکو منظور ہو دیکھے لکھا ہے کہ جب آدم علیہ السلام اور انہ کھاکر زمین پر آئے زمین پر آتے ہی اوسکو بعض
جانوروں نے کھائی اور اسکے دانت میں یا نیش میں زہر ہو گیا اور جو ان جو گیا ہوا وہ شیاطین ہوئی زہر یلی ہوئی قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا کہا
ہم نے دوسرے بار اترو بہشت سے سب زمین پر فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
پس جو آویگی تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت ساتھ ارسال رسل وانزال کتب کے پس جسنے پیروی کی ہدایت میری کی اونکو نہیں
ڈر اور پرواہ نکے اور نہ وہ غم کھاوینگے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا
نشانیوں ہماری کو کہ قرآن ہے یہہ لوگ رہنے والے ہیں آگ کے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور وہ بیچ آتش دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے
ہیں سمجھ لیجیے کہ پہلے سب قصص کے حق تعالی نے قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیان فرمایا اسواسطے کہ باپ سبکے ہیں اور ارشاد کیا
کہ میں نے سب ملائک کا آدم کو سجود کیا اسمیں احسان اپنا تمام لوگوں کو جتایا کہ اونکا مسجود کرنا گویا تمھارا ہی مسجود کرنا ہے کہ تم اوسکی
پشت میں مخفی تھے علاوہ اسکے احسان باپ سے کرنا بیٹے سے ہے پس باین احسان رجوع طرف میرے نہیں کرتے خلاف
فرمان میرے کے کرنے سے شرم نہیں رکھتے اور پھر قصہ اخراج آدم کا جنت سے بیان کیا اسمیں یہہ اشارہ ہے کہ آدم کو باوجود اس
قرب کے اور مسجود ہونے ملائکہ کے ایک نافرمانی بہشت سے نکالدیا ڈرو تم اور خلاف امر میرے کا کرو والا قیامت کو جنت میں داخل
ہی کروں گا غرض یہہ قصہ کمال عبرت انگیز ہے لازم ہے سبکو کہ تامل اسمیں کریں اور جو کام نارضامندی الہی کا ہو اوس سے باز رہیں
اور دوسرا قصہ ابلیس کا اور تنبیہ اوسکو لیا ہے مومنین سے کہ باوجود اس قرب ومنزلت کے ایک نافرمانی سبحانی راندہ درگاہ
ہوا ابلیس ہردم ہر لحظہ متوجہ جناب الہی ہوئے اور انفعال گناہان گذشتہ میں روئے اور مغفرت بہ نیازمندی جناب خداوند کریم
سے مانگے کہ وہ بخشندہ ذنوب مومنان ہے اور پوشندہ عیوب بندگان ہے بیان قصہ حضرت آدم اور ابلیس کا تمام
ہوا احسان اپنے جتاکر نیا اور نصیحت سب لوگوں کو عموما کی اور پھر اس مقام سے خطاب بنی اسرائیل کو بوجہ خصوص
فرمایا اور نعمتیں اپنی یاد دلائیں اور احسانات جتائے کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
اے فرزندان یعقوب یاد کرو نعمتیں میری جو کہ تمھارے بزرگوں پر تھیں اور جو اب تم پر ہیں اپنے اوپر اپنے

تمہارے یعنی بنی اسرائیل کی تحقیق مین لکھا ہے کہ اسر مرد کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یعنے اسکے معنی مرد خدا کے اور مرد خدا سے مراد یعقوب
ہین۔ لفظ نعمت کا واحد ہے بمعنی جمع اور یاد کرو ان نعمتون کو یہ معنی کہ ان کو فراموش نکرو یا مذکور اونکا کیا کرو اور نہ چھپاؤ اور
وہ نعمتین یہہ ہین کہ انکے آبا کو یعنے فرعون سے بچایا اور بارہ چشمے جاری کئے پتھر سے جب وے پیاسے ہوئے اور سایہ ابر کا کیا اور
من وسلوی بھیجا اور بعضون کو مملکت دی جیسے سلیمان علیہ السلام کو کہ تمام روے زمین پر متصرف ہوئے تھے علی ہذا القیاس
نعمات بیقیاس عنایت کئین اور نیکی باپ سے کرنا عین بیٹے سے ہے کہ عزت باپ کی عزت بیٹے کی ہے اسیواسطے حقتعالی نے
یاد دلوائین وہ نعمتین کہ اونکے باپونپر کین تھین وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ اور پورا کرو عہد میرا کہ سچ شان پیغمبر میرے کے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین باندھا ہے مین نے تمسے توراۃ مین پورا کرونگا مین عہد تمھارا یعنے جزاء وفاداری کی تمھین پہنچاؤنگا وَاِیَّایَ
فَارْهَبُوْنِ اور خاص مجھسے ڈرو اور نقض عہد اور پیمان شکنی نکرو وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ
بِهٖ اور ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے جو اتارا مین نے یعنے قرآن در آنحالیکہ سچا کرنیوالا ہے۔ یہی قرآن یعنے موافق اور مطابق ہے بیچ اصول
کے توحید مین وعدے مین وعید مین خاص اس چیز کو جو ساتھ تمھارے ہے یعنے توراۃ اور مت ہو پہلے کافر اہل کتابون مین سے ساتھ
اسکے یعنے قرآن کے یا مثل اول کافرون کے کہ کافران مکہ ہین یا مراد کفر سے حق پوشی ہے دیدہ و دانستہ کہ یہہ معنی غیر کتاب سے ممکن الحصول نہین
وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اور مت لو بدلے آیتون میری کے کہ توریت ہے مول تھوڑا مخاطب اسکے علماء یہود ہین جیسے کعب ابن
اشرف وغیرہ کہ آیات توریت کو تحریف کرتے تھے اور تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپاتے تھے وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ اور مجھسے پس ڈرو
کلام ربانی کو عوض مین دنیا فانی کے مت بیچو بعضون نے کہا ہے کہ علماء یہود آیتین توراۃ کی تحریف کر کر ایک صاع جو اور چار گز کرپاس
کو بیچڈالتے تھے معاذ اللہ سمجھ لیجئے کہ اگر عوض مین تمام دنیا کے دین کو بیچتے تو بھی حماقت تھی کہ یہہ فانی ہے اور وہ باقی ہے اور یہہ تھوڑی
ہے اور وہ بہت ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت ہرچند بظاہر بنی اسرائیل ہے لیکن حقیقت مین
سرزنش کئی فرقونکی ہے اس امت کے کہ عوض مین آیات الہی کے قیمت قلیل لیتے ہین اور وہ نعمت برباد کرتے ہین فرقہ اول علماء بدقماش
ہین کہ دنیاداروں سے اور ظالمون سے اختلاط کرتے ہین اور واسطے لذات اور شہوات انکے روایات نادرہ نکالتے ہین دوسرا فرقہ قاضیان
مرتشی اور مفتیان بے باک ہین کہ واسطے رشوت کے حکم شرع کو تبدیل کرتے ہین اور مدعی کو مدعا علیہ اور بالعکس اسکے قرار دیتے ہین تیسرا فرقہ
بادشاہان ظالم ہین اور امراے بیداد گر کہ داد مظلومون کی نہین دیتے اور عمال اور متصدیون اور کارپردازون اپنے کا احوال تفحص
نہین کرتے چوتھا فرقہ وزیرون اور متصدیون اور کارپردازون و دفتروالونکا ہے کہ تحصیل اموال مین اور اخذ خراج مین رعایا اور مزارعان
سے خوف آخرت کا خاطر مین نہین لاتے پانچوان فرقہ علماے دنیا طلب اور واعظان طماع کا ہے کہ اوپر تعلیم احکام الہی کے اور تبلیغ ما
مواعظ اور پند کے متاع دنیا درخواست کرتے ہین اور جب توقع منفعت کی ہوتی ہے تو متوجہ بحال سایل ہوتے ہین اور بے توقعی مین
درشتی اور خشونت کرتے ہین لیکن فرقہ معلم الصبیان کا کہ واسطے تعلیم اطفال کے نوکر ہوتے ہین اس زمرہ مین نہین ہین اسواسطے کہ عوض تعلیم
مین کچھ چیز نہین لیتے بلکہ لینا اونکا اجرہ محنت انکی کا ہے کہ صبح سے تا شام اپنے گھر سے جدا رہتے ہین اور کسب معاش سے معطل
ہوکر اطفال بیسروپا کو کہ مانند گوسفندان رم کردہ کے ہوتے ہین جمع کرتے ہین اور باحتیاط نگاہ رکھتے ہین ہان اگر کوئی محض تعلیم قرآن
اور حدیث اور فقہ پر بلا تعین مکانی اور زمانی اجرہ درخواست کرے اس زمرہ مین محسوب ہے اور اجرت لینے مین امامت کے اور
اذان کے اور خطبے کے اختلاف علما کا ہے بعضون نے کہا ہے جائز ہے کہ اجرت اوپر نفس عبادت کے نہین ہے بلکہ اوپر اداے عبادت
کے ہے مکان خاص مین اور زمانہ خاص مین اور یہہ خصوصیت داخل عبادت نہین ہے اور تحقیق یہہ ہے کہ زمانہ [illegible] مین آئمہ اور خطبا
اور موذنین حسبۃ للہ یہہ عمل بجالاتے تھے چنانچہ قاضی اور مفتی اور محتسب اور تحصیل کرنیوالے خراج اور عشر اور زکوۃ [illegible] سے خدا پاتے

اعمال مشغول ہوتے تھے جب خلفانے ان میں اور سلاطین عادلین نے دیکھا یہہ لوگ مصروف ہیں عبادات میں تو انکی معاش کو واسطے
مال بیت المال سے کچھہ مدد خرچ مقرر کیا نہ واسطے اجرت کے بلکہ نا بود ہا ہونے عبادت رفتہ رفتہ یہہ بعضے معاش سے ہو گئے اور یہہ دستور
پکڑ گیا اس زمانہ میں یہہ وجہ معاش متناول بلکہ قریب بحرمت ہے حتی المقدور اس سے احتراز لازم ہے چنانچہ تفسیر فتح العزیز میں
لکھا ہے اور اجرت لینا تعویذ کی اور رقیہ قرآن کی باجماع و نص جائز ہے چنانچہ احادیث صحیحہ بیچ اسکے بیچ صحیحین کے اور کتب معتبرہ کے
موجود ہی تجویز فرمایا ہے اور محققین علمانے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جسکا نافع ہے وہ یہہ ہے کہ جو چیز آدمی کے حق میں عبادت ہو خواہ
فرض عین ہو خواہ فرض کفایہ ہو خواہ سنت مؤکدہ ہو اوسپر اجرت لینی جائز نہیں ہے مثل تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ اور نماز اور
روزہ اور تلاوت اور ذکر اور تسبیح کے اور جو چیز کسی وجہ سے عبادت نہیں ہے مباحات میں سے ہے اوسپر اجرت لینی جائز ہے مثل قبہ
کرنیکے بقرآن یا تعویذ لکھنے کے اور امثال انکے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت ملاؤ سچ کو کہ نعت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے توریت میں لکھی ہوئی ساتھ جھوٹ کے اور مت چھپاؤ سچ کو کہ صفت نبی آخر الزمان ہے کہ تم جانتے ہو کہ یہہ پیغمبر
سچے برحق ہیں پھر جان بوجھکے کیوں اونکی نعت و صفت چھپاتے ہو اور اپنے آپکو و ونکا بدحسن بتاتے ہو معلوم کیجیے کہ دوسری آیت
مسایل کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوۃ کا اور زکوۃ کا اور رکوع کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قایم کرو نماز کو مسلمانوں
کے ساتھ جیسے یہہ پڑھتے ہیں وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوۃ کو اگر مال ہو بطریق اہل اسلام وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے
والوں کے اگر کوئی کہے اس آیت سے فرضیت جماعت کی نکلتی ہے اور حالانکہ نماز جماعت کی فرض نہیں ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ امر اہل
کتاب کو ہے کہ ان کی نماز میں رکوع نتھا حق تعالی نے بعد امر ایمان اسلام کے اور نماز اور زکوۃ کے تاکید فرمادی کہ رکوع بیچ بھی اہل اسلام
کی موافقت کرو اور بعضوں نے وجوب جماعت کا اس آیت سے نکالا ہے اور صلوۃ کی معنی لغت میں دعا کی ہیں پھر نقل کیا اوسکو بیچ شرع کے
طرف ارکان معلومہ کے اور زکوۃ کی معنی لغوی طہارت کی ہیں پھر نقل کیا بیچ شرع کے طرف جزو مقدر کے نصاب سے بشرط فراغ نما
والحول اور رکوع بیچ لغت کے انحنا ہے یعنی جھکنا اور وضع جبہہ ہے اور بیقدر فرض ہے نزدیک حنفیہ کے اور تعدیل واجب ہے چنانچہ کتب
فقہ میں مذکور ہے اور نماز جماعت کا اوپر نماز تنہا کے ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہے اور نماز با جماعت شعار مخصوص اسلام دین کا ہے
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ آیا حکم کرتے ہو لوگوں کو ساتھ بھلائی کے اور بھولجاتے ہو جانوں
اپنی کو اور حال یہہ ہے کہ تم پڑھتے ہو کتاب توریت مطابق حال انکے کے یہہ مثل ہے آپکو فضیحت اور غیر کو نصیحت یہہ آیت بعضے یہود کی شان
میں ہے کہ اپنے دوستوں کو جو ایمان لائے تھے احکام شریعت محمدیہ پر ترغیب دیتے تھے اور آپ کنارہ کش رہتے تھے اور حالانکہ جابجا کتاب
الہی میں پڑھتے تھے کہ جو کوئی خلاف کلام الہی کے عمل کرے اور قول اوسکا مخالف عمل اسکے کے ہو مستحق وبال ونکال ہے چنانچہ قرآن میں تین
جگہہ ایسی معانی کو ارشاد فرمایا ہے اوّل یہاں دوسری آیت لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ تیسری آیت مَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى
مَا أَنْهَاكُمْ میں اور عاقل سے بہت بعید ہے کہ اصلاح حال غیر میں کوشش کرے اور ہلاکت نفس اپنے سے چشم پوشی کرے سو پس ہمیشہ تلاوت
کلام الہی کرتے ہو اور بموجب اسکے ہرگز عمل نہیں کرتے ہو أَفَلَا تَعْقِلُونَ آیا پس نہیں سمجھتے ہو تم معنی کتاب اپنے کی یا قبح اس کلام کا
اپنے حال [illegible] عقل اور [illegible] کے واسطے [illegible] اور [illegible] کہ اور لوگ پند پذیر ہوں
اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] ضرور ہے اور [illegible] اصلاح میں
[illegible] وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ [illegible] اطاعت کی اور
[illegible] عبادت کرنے میں مدد چاہو اللہ سے
[illegible] واسطے نماز کے اور غسل اور

وضو کرنا وقت سردی کے اور مسجد کو جانا گرمی مین اندھیرے مین دوسری صبر لذت گناہ سے ہے کہ بے اختیار مرغوب الطبع ہوتا ہے تیسری
صبر اوپر مصیبت کے ہے کہ درد وامراض اور بلا مین جزع فزع شکایت حکایت سے اپنے آپکو باز رکھے جو آدمی ان تینون حالات مین
نفس اپنے کو ساتھ صبر کے خوگر کرے یقین ہے کہ ہر حال مین مالک نفس اپنے کا ہوگا اور نفس اسکا مغلوب اور عقل اسکی غالب ہوگی فرمایا ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الایمان نصفان نصف فی الصبر و نصف فی الشکر رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس
مرفوعاً گویا اس حدیث مین اشارہ فرمایا ہے کہ ایمان بمنزلۂ صحت کے ہے اور صحت دو چیزون سے حاصل ہوتی ہے پرہیز اور دوا سے پرہیز
صبر ہے اور دوا شکر ہے اگر پرہیز نہ ہو دوا کچھہ فائدہ نہین کرتی اور پرہیز بدون دوا کے بھی مفید ہوتا ہے حضرت امیر المومنین علی مرتضی
رضی اللہ تعالی عنہ نے صبر کو جزو اعظم ایمان کا قرار دیا ہے چنانچہ ابن شیبہ نے کتاب الایمان مین اور بیہقی نے ایسی ہی روایت کی ہے کہ
الصبر من الایمان بمنزلة الراس من الجسد ولا ایمان لمن لا صبر له اور مطابق اس قول کے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہے
کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الایمان قال الصبر والسماحة یعنے صبر اور جوانمردی اور شجاعت وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى
الْخٰشِعِيْنَ اور تحقیق وہ نماز البتہ بڑی دشوار مگر اوپر عاجزی کرنیوالون کے کہ مومن ہین اخلاص والے ایسے کہ عبادت اوپر اونکے گران
نہین ہے اونکی صفت مین حق تعالی نے فرمایا ہے اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وہ لوگ کہ یقین جانتے ہین یہہ کہ وہ ملنے والے
ہین ساتھہ جزا پروردگار اپنے کے وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اور یہہ بھی جانتے ہین وہ طرف اوسکے پھر جانیوالے ہین واسطے جزا پانیکے يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو نعمتین میری جو انعام کین مین نے اوپر تمھارے تکرار اس جملہ کا
تنبیہ ہے واسطے اظہار اہتمام کے اور اعتبار کے جیسے تکرار یا ابت کا اس آیت مین یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک
شیئا یا ابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا غرض اس جملے سے اور جملہ گذشتہ سے کہ پہلے یا بنی
ہے موعظت بنی اسرائیل ہے اور اسی واسطے واو عاطفہ درمیان مین نلائے کہ مخاطب ایک قبیل سے ہے وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ
اور تحقیق مین نے بزرگی دی تمکو اوپر عالمون کے یہہ خطاب بنی اسرائیل کو ہے کہ حاضر تھے باعتبار اجداد انکے کہ اپنے زمانہ مین افضل عالم
اور اکرم بنی آدم تھے جیسے کوئی کہے بادشاہ کے بیٹے کو کہ تجھے بادشاہی دی یا پسر دانشمند کو کہ دانشمندی تجھے دی گئی حاصل یہہ ہے کہ حق
تعالی فرماتا ہے کہ یاد کرو اس نعمت کو کہ مین نے فضل اپنے سے بزرگی دی اباکو تمھارے تمام جہان پر یعنے مین نے یہہ احسان کیا اور تم
کفران نعمت کرتے ہو کہ میرے پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور نعمت کو اسکے پھراتے ہو اور قرآن پر ایمان نہین لاتے ہو وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ
عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا اور ڈرو اس دن سے کہ جسدن نہ کفایت کریگا کوئی جی کسی جی سے کچھہ یعنے کوئی مومن چاہے کہ کسی کافر سے قیامت کو کچھہ
عذاب کم کروا سکے تو یہہ نہ ہوگا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ قبول کی جاویگی اس نفس کافر
سے سفارش یعنی کوئی عرض کرکے بخشوا نہ سکیگا اور نہ لیا جائیگا اوس سے بدلا یعنے کافر چاہے کہ کچھہ فدیہ دیکر عذاب سے چھوٹ جاوے تو
یہہ بھی نہوگا اور نہ وہ مدد کئے جاوینگے روایت ہے کہ یہود سمجھتے تھے کہ آبا ہمارے قیامت کو ہمین بخشوا لینگے رد زعم اونکے مین یہہ آیت
نازل ہوئی سمجھہ لیجئے کہ شفاعت پیغمبر کی باذن پروردگار اہل کبائر کے حق مین مقبول ہے نہ کفار کے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کرو اے بیٹو یعقوب کے جب بچایا ہم نے تمکو یعنے اجداد تمھارے کو قوم فرعون سے کہ تھا سے چکھاتے
تھے تمکو برا عذاب يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ذبح کرتے تھے بیٹون تمھارے کو اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمھاری کو یعنے لڑکیون کو
اور اس جگہہ چھوٹے بچون کی معنی مین آیا ہے مجازاً جیسے تسمیہ شے کا باعتبار ما یئول الیہ ہو لکھا ہے کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا کہ بیت المقدس
سے آگ اٹھی ہے فرعون کو اور اوسکے گروہ کو جلادیا ہے تعبیر کرنے والون سے اوسکی تعبیر پوچھی کہا انھون نے کہ کوئی شخص بیت المقدس سے پیدا
ہوگا تجھے اور تیرے گروہ کو ہلاک کریگا اوس دن سے اوسنے حکم کیا کہ بنی اسرائیل مین جو بیٹا پیدا ہووے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہووے

جینے دو ہماری خدمت کو تا آنکہ بارہ ہزار بیٹے مارے گئے بعضون نے کہا ہے ستر ہزار لڑکے مارے گئے جب ملک کے سردار اسکے پاس آئے اور
کہا کہ اگر تم انکے لڑکونکا مارنا منظور ہے تو جہان خراب ہو جاویگا اور عالم تباہ ہوگا مقرر کیا کہ ایک سال قتل کرو ایک سال چھوڑو دو سال روز بعد
حضرت ہارون پیدا ہوئے اور سال قتل میں حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام متولد ہوئے بہ الہام ربانی خوف قتل سے ایک صندوق
میں حضرت موسیٰ کو بند کر دریائے نیل میں ڈالدیا وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے نیچے آیا فرعون نے دیکھکے نکلوایا دیکھا تو ایک
لڑکا ہے حضرت آسیہ نے کہ قبیلہ اسکی تھی کہا کہ یہ لڑکا بنی اسرائیل سے نہیں ہے خدا جانے کہان سے آیا ہمارے اولاد نہیں ہے ہم اسے
پالینگے بٹیا کرکے حق تعالیٰ نے غیب سے عنایت فرمایا ہے غرض خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے گھر پلوا کر انھین کے
ہاتھ سے اوسے ہلاک کروایا سبحان اللہ عجب قدرت کاملہ اللہ کی ہے کہ اپنے دوست کو ایسے دشمن کے ہاتھ مین پرورش کی کہ جسنے ہزار ہا
بچون کو اوسکے گمان مین مارا تھا وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ اور بیچ اسکے یعنے مارنے مین بیٹون کے اور واسطے خدمت کے جیتے
جلانے مین آزمایش تھی پروردگار تمھارے سے بڑی وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل جب پھاڑا ہم نے
ساتھ تمھارے دریا کو کہ قوم فرعون سے بھاگے تھے تم پس چھڑادیا ہم نے تم کو ایذا اسکی سے وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور ڈبادیا
ہم نے قوم فرعون کو اور تم دیکھتے تھے قصہ غرق ہونے فرعون کا مختصر یہ ہے کہ قوم اوسکی بنی اسرائیل سے عداوت رکھتی تھی اکابر اونکو جمع
کرکے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل کو مت چھوڑ یہ مفسد ہین یہہ خبر بنی اسرائیل سنکر متفکر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اگر عرض کی حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ اس سے بنی اسرائیل کو قوت پیدا ہوئی عاشورے کے دن سب اپنے لوگونکو
جمع کرکے چلے دریا پر جب پہنچے تو فرعون نے سنا لشکر کو لیکر اونکا تعاقب کیا حضرت موسیٰ نے بامر الٰہی عصا دریا مین مارا یہہ بارہ گروہ تھے بارہ
جگہہ سے دریا مین راہ خشک ہوگئی حضرت موسیٰ معہ تمام قوم اوپر گئے فرعون نے جو دیکھا کہ اترے جاتے ہین دریا سے وہ بھی اسی راہ
معہ فوج گھسا غرق ہوگیا قوم سمیت لکھا ہے کہ جبرئیل گھوڑے پر سوار آگے جاتے تھے فرعون کا گھوڑا گھوڑی کو دیکھکر جا گھسا پیچھے قوم بھی اسکے
چلی بیچ دریا کے جا کر ڈوب گیا حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ احسان اپنا بنی اسرائیل کو حق تعالیٰ نے یاد دلوایا کہ جیسے یہہ کیا اونکے
نافرمانی بہری کرتے ہو بحر مواج مین لکھا ہے کہ ایک عورت مزدور و نکی فرعون کے محل کی اینٹین ڈھویا کرتی تھی اوسنے مزدوری نہین پائی
تھی صبح کو پانی پینے دریا مین آئی ہاتھ دریا مین جو ڈالا داڑھی فرعون کی کہ مرصع جواہر سے تھی اوسکے ہاتھ مین آگئی اس نے بال کو
اکھیڑ کر جواہر سب نکال لیے سچ ہے کہ آخر ظالم نگونسار ہوتا ہے اور مظلوم رستگار ہوتا ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً اور
یاد کرو اے بیٹو یعقوب کے جب وعدہ کیا ہمنے موسیٰ کو توریت دینے کا چالیس رات کا سمجھ لیجیے کہ مذکور رات کا فرمایا اور دنکو چھوڑ دیا
اسواسطے کہ عرب مین شمار راتون کا کرتے ہین اور وہ چالیس راتین ذیقعدہ کے مہینے کی اور دس دن ذی الحجہ کے تھے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ
الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ پھر پکڑا تم نے گائے کے بچے کو ساتھ خدائی کے یعنی پوجا اسکے بعد جانے موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور
پر اور تم ظالم تھے کہ اسکی عبادت کی جائے تھی تفسیر کی روایت ہے کہ جب بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات پائی مصر مین آنے عمل
کرنے کو کتاب نہ تھی حضرت موسیٰ نے عرض کیا حضرت موسیٰ نے چاہا کہ مین مناجات کی حق تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ طور پر آؤ چالیس
[illegible] کتاب دینگے [illegible] حضرت ہارون کو خلیفہ اپنا کیا [illegible] سامری [illegible]
[illegible] حضرت موسیٰ [illegible] ایک [illegible] بنائی
[illegible] جبرئیل [illegible] علیہ السلام کے گھوڑے کے
[illegible]
[illegible] ناکن تھا

کہ انی انا ربکم فاعبدون مین ہون پروردگار تمہارا ہون پس عبادت کرو میری لوگ اوسکو پوجنے لگے گمراہ ہوگئے حضرت ہارون ہرچند سمجھاتے
تھے اونکا کہا نہین مانتے تھے جب حضرت موسیٰ چالیس روز بعد الواح توراۃ لیکے آئے یہہ احوال دیکھکر حضرت ہارون علیہ السلام سے
رنجیدہ ہوئے اور لوگونکو ملامت کی سب نے توبہ کی باقی قصہ سورۂ اعراف مین اور طٰہٰ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ پھر معاف
کیا ہم نے تم سے مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پیچھے توبہ تمہاری کی کہ ہلاک نہ کیا ہم نے تمکو بعد صادر ہونے ایسے برے عمل کے اور
یہہ عفو اسواسطے تھا تاکہ تم شکر کرو خدا کا اوپر نعمت عفو کے وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور یاد کرو اوسکو جب دی ہم نے موسیٰ کو توراۃ
وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور معجزے جو فرق کرنیوالے تھے درمیان حق اور باطل کے تاکہ تم راہ راست پاؤ اوس کتاب اور معجزونسے معجزہ
وہی کہ سب کے سمجھنے مین عقل عاجز ہو جیسے عصا تھا کہ کبھی سانپ ہو جاتا تھا لکڑی سے سانپ ہونا خلاف عقل ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اوسکو جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے کہ جو گائی کے بچے کو پوجنے لگی تھی يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ ای قوم میری تحقیق تم نے ظلم کیا جانون اپنی پر ساتھ پکڑنے تمہارے بیچ گائے کے بچے کو معبود فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ
پس توبہ کرو تضرع و زاری طرف پیدا کرنیوالے اپنے کے فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس مارو جانون اپنی کو ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ
یہہ بہتر ہونا تمہارے ہی واسطے تمہارے زندگانی دنیا سے نزدیک پروردگار تمہارے کے بعد اس حکم کے کہ جن جنہے کہ گوسالہ پوجا تھا صحرا کو
گئے اور سر جھکا کر بیٹھ گئے ہارون علیہ السلام بارہ ہزار آدمیونکو تلوارین نبد ہوا کر لیکے صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا پس حق تعالیٰ
فرماتا ہے کہ جب حکم ہمارا انھون نے مانا فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پس توبہ تمہاری قبول کی خدا تعالیٰ نے تحقیق وہی ہے
توبہ قبول کرنیوالا گنہگارونکی اور مہربان اوپر توبہ کرنیوالونکے سمجھ لیجیے کہ توبہ بنی اسرائیل کی ساتھ قتل نفس کے تھی اور نفس معنے جانکے ہین جب وہ جان مارتی تھی توبہ قبول ہوتی تھی
اور اس امت محمدیہ پر بکمال فضل سے حق تعالیٰ نے وہ جان کا مارنا معاف فرمایا لیکن توبہ خواص کی اب بھی بقتل نفس امارہ ہے بحر مواج
مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ ستر اور کتنے تن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے اونھین کو حکم کیا کہ گوسالہ پرستونکو مارو
لیکن یہہ روایت لکھکر رد کی ہے کہ یہہ صحیح نہین اسواسطے کہ وہ بھی مرتد تھے کہتے تھے لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ اور حسن بصری نے
کہا ہے کہ گوسالہ پرست اور غیر گوسالہ پرست دو قسم تھے غیر گوسالہ پرستون نے گوسالہ پرستونکو مارا **سوال** فاقتلوا انفسکم سے یہہ
نکلتا ہے کہ اپنے آپکو آپ قتل کرین چنانچہ بعضون نے یہی معنی لئے ہین **جواب** منقاد ہونا اپنے قتل پر قتل اپنے کا ہے پس جو شخص منقاد اپنے
قتل پر ہوا مجازاً اوسنے اپنے آپ کو آپ ہی مارا دوسری یہہ ہے کہ جنھون نے مارا وہ بھی تو خویش و اقربا اونکے تھے تو گویا بمنزلہ نفس ہی تھے وَاِذْ
قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً اور یاد کرو اسکو جب کہا تمنے یعنے عہد باندھا ستر آدمیون نے جو تمہاری قوم مین سے
تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے بعد سننے کلام ربانی کے کہا کہ ای موسیٰ نہ ایمان لاوینگے یعنے تصدیق تیری نہین کرینگے
ہم اس کلام مین کہ آواز حجاب مین سے آیا ہے یہانتک کہ دیکھین اللہ کو دیدۂ سر سے ظاہر و برو اپنے فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ پس پکڑا تم کو
بجلی نے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھتے تھے اوس بجلی کو کہ آسمان سے آتش غضب اتری تھی لکھا ہے کہ اوس بجلی کی ہیبت سے یکبارگی سب
مرگئے حضرت موسیٰ متحیر ہوئے اور کہا الٰہی مین بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگا جو وہ پوچھینگے ہمارے بزرگ کیا ہوئے حق تعالیٰ نے زندہ کیا
اونکو چنانچہ فرمایا ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ پھر جلایا ہم نے تمکو پیچھے موت تمہاری کے کہ ہیبت صاعقہ سے آئی تھی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
تو کہ تم شکر کرو ہمارا ساتھ زندگانی ثانی کے کہ حیات اصول نعمات ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ اور یاد کرو جو سایبان کیا ہم نے اوپر
تمہارے بادل کو تاکہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہو اور یہہ کسوقت تھا جب جنگل مین تیہ تھے اور انکے ساتھ خیمہ ڈیرا کچھ نتھا وَاَنْزَلْنَا
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اتارا ہم نے اوپر تمہارے من اور سلویٰ کو من بعضے کہتے ہین ترنجبین تھی بعضے کہتے ہین نان میدہ تھا بعضے
کہتے ہین شہد تھا بعضے کہتے ہین اور کچھ نعمت الٰہی تھی کہ غیب سے آتی تھی اور سلویٰ بعضون نے کہا ہے مشابہ بٹیر کے تھا بعضون نے

کیا ہی مانند کبوتر کے فربہ تھا کہ بادشاہ [illegible] ذائقہ [illegible]
مفسرین کہتے ہین کہ زندہ جانور اونکے پاس آتا تھا [illegible]
سے رکھتے تھے تو سڑجاتا تھا لکھا ہے کہ قبل اسکے کوئی کھاتا [illegible]
مین لکھا ہے کہ جب فرعون غرق ہو چکا اور بنی اسرائیل خلاص ہو کر بیچ جنگل مین اوترے دھوپ لگی تو [illegible]
دھوپ کا بچاو اور اناج نہ تھا تو من وسلوی اترتا تھا [illegible] ایک چیز تھی میٹھی [illegible] بہت لشکر کے
ہو رہتی تھی سب کو ہر آدمی اپنی قوت کے موافق ہی لاتا اور سلوی ایک جانور تھا شام کو لشکر کے گرد ہزارون جانور جمع ہوتے ادھا
بھونے پکڑلاتے کباب کرکر کھاتے مدت تک یہی کھایا کئے جیسا کہ انکو من وسلوی اترتا تھا انکو [illegible] کیواسطے [illegible] کلوا
من طیبات ما رزقناکم کہا ہم نے کھاؤ تم پاکیزہ سے وہ چیزین کہ دین ہمنے تم کو یعنے جو کچھ کہ [illegible] تمھین چاہیے کھاؤ اور ذخیرہ
کل کیواسطے نکرو وماظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون اور نہ ظلم کیا ہمکو تنہے اونہوں نے نافرمانی کر یعنے کہ ذخیرہ من اور سلوی کا
کرنے لگے روز آئندہ کے لئے اوپر ہمارے اور لیکن تھے وہ از رہ نے نافرمانی کے اوپر جانون اپنی کی ستم کرتے روایت ہے کہ جب فرعون
غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تو حضرت موسی کتاب لینے گئے پیچھے سامری نے اونکی قوم کو گمراہ کیا پھر آپ آئے تو قوم نے توبہ کی پھر
توبہ اونکی قبول ہوئی بعد اوسکے حکم ہوا کہ قریہ جبارین کو جاکر غزا کرو جب وہان حضرت موسیٰ معہ لشکر پہنچے تو بنی اسرائیل نے اپنا ضعف
اونکی قوت دیکھکر کہا یہہ پہاڑ کو جڑ سے اکھیڑتے ہین ہم انسے کیونکر لڑ سکینگے تم اور بھائی تمھارا ہارون انسے لڑو ہم نہین جنگ کرنے جاتے
یہین رہینگے وہ جنگل چھتیس کوس کا تھا چالیس برس تک اوسی جنگل مین سرگردان رہے روز ارادہ کرتے تھے کہ وطن کو [illegible] سارا
دن چلتے تھے شام کو جو دیکھتے تھے تو جس منزل سے چلتے تھے وہین اترتے تھے ڈیرا خیمہ کچھ نتھا گرمی آفتاب سے جلتے تھے اور بھوک کے
مارے ہلاک ہوتے تھے کہ حضرت موسی نے دعا کی حق تعالی نے آپکی دعا سے اونکے سر پر سایہ ابر کا کیا اور کھانیکو من اور سلوی اتارا جیسا کہ
پچھلی آیت مین مذکور ہے بعد چالیس برس کے اوس جنگل سے نکلا اور اوس قریہ پر پہنچے کہ جسکی غزا پر مامور تھے واذ قلنا ادخلوا ہذہ
القریۃ اور یاد کرو جب کہا ہمنے داخل ہو اس گانون مین نام اس گانون کا ایلیا یا اریحا تھا وہان جبارین رہتے تھے لکھا ہے کہ بنیاد
بیت المقدس اوسی زمین مین ہے فکلوا منہا حیث شئتم رغدا پس کھاؤ تم اوسی سے میوے اور طعام جہان چاہو با فراغت لیکن ابتداء
تلبیس باین نعمت شکر بھی بجالاؤ وادخلوا الباب سجدا اور داخل ہو تم دروازہ مین اس گانون کے سجدہ کرتے ہوے شکر بجا کر اس قید سے
چھوٹنا اور یہہ شکر بدنی ہے وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور کہو تم کہ توبہ اور شکر زبانی بھی ادا ہو کہ درخواست ہماری حطہ
ہے اور حطہ کلمہ استغفار ہے اونکی زبان مین معنے اسکے یہہ ہین کہ دور کر ہمسے گناہ ہمارے اور جب یہہ دونون عمل بدنی اور زبانی ساتھ
ندامت قلبی کے کر رکھتے ہو جمع ہونے توبہ تمھاری صحیح اور قبول ہوگی پس بخش دینگے ہم واسطے تمھارے گناہ تمھارے اور اس دروازے کو
حکم کعبے کا دینگے ہم تمھارے حق مین کہ طواف اوسکا اور سجدہ طرف اوسکے مکفر گناہون تمھارے کا ہوگا اور اکتفا فقط گناہ بخشنے پر [illegible]
اور اہل معاصی تمھارے کے ہے وسنزید المحسنین اور البتہ زیادہ کردینگے ہم ثواب سبب ان دو عمل کے نیکی کرنیوالون کو جو گناہ سے پاک ہین
اسواسطے کہ مکفرات گناہ ہونگی جو گناہ نہین پاتے تو موجب رفع درجات ہوتے ہین سمجھ لیجیے کہ اس آیت سے چند فائدے مستنبط ہوتے ہین
اول یہہ کہ توبہ مین زبان سے بھی استغفار کرنا اور بدن سے بھی نماز اور سجدہ بجالانا متمم توبہ ہے اور چند حقیقت توبہ کی کہ ندامت اوپر گناہ
ماضی کے اور ترک گناہ حال کے اور عزم جزم گناہ نکرنیکا اور تنفر تمام معاصی سے بیچ استقبال کے ہے سب متعلق بدل ہے لیکن
صفت دل کی جب قوت پکڑتی ہے [illegible] ہوجاتے ہین لہذا احادیث شریف مین بھی صلوۃ توبہ اور صیغہ
استغفار کا [illegible] لکھا ہے کہ جو آدمی گناہ مین مشہور ہوجاوے تو اوسکو لازم ہے

کہ توبہ باعلان کرے تاکہ لوگ اوسپر توبہ اوسکی مطلع ہوجاوین اور ساتھ استغفار لسانی کے اور استشہاد عدول اور ثقات کے اور صدقات کے اور صلوٰۃ کے قیام کرے اور یہہ اسواسطے نہین ہے کہ توبہ بدون ان چیزونکے تمام نہین ہوتی کیونکہ توبہ آخر شب بر جا ماندہ کی بھی مقبول ہے اگرچہ قادر حرکت زبان اور جوارح پر نہین ہے بلکہ واسطے اطلاع کرنے لوگونکے ہے تاکہ سمجھین کہ اس شخص نے گناہ چھوڑی اور راہ مستقیم شریعت پر استقامت کی پس تہمت گناہ کی اوسپر نکرین اور سوء ظن اور عیب اوسکے باز رہین اسیطرح اگر کوئی مذہب باطل پر متہم ہوگیا ہوا وسے بھی چاہئے کہ جو لوگ اوسپر گمان بد مذہبی کا کرتے ہین اونکے روبرو رجوع بدین حق کرے اور آگاہ کرے اونکو کہ مجھہ مین یہہ بات نہین ہے اور اگر ہو تو اونکے روبرو توبہ کرے تاکہ مین بعد اتہام سے بچے تیسری یہہ ہے کہ بعضے مواضع متبرکہ کہ مورد نعمت اور رحمت الٰہی کے ہوئے ہین یا بعضے خاندانہائے قدیم اہل صلاح اور تقویٰ کے نے خاصیت پیدا کی ہے کہ توبہ وہان کرنے اور طاعت بجا لانے موجب سرعت قبول اور ثمرات نیک ہوتی ہے اور اسکیطرف سے مردویہ نے ابو سعید خدری سے حکایت کی ہے کہ مین ایک شب غزوہ مین یا کسی سفر مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاتا تھا جب آخر شب ہوئی اوپر پشتہ کوہ کے گذرے ہم کہ اوسے دار الحنظل کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ مقام بھی ویسا ہی ہے کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا تھا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے بروایت صحیح امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ انما مثلنا فی ھذہ الامۃ کسفینۃ نوح وکباب حطۃ فی بنی اسرائیل یعنے مثال ائمہ اہل بیت نبوی کی کہ تیم خاندان نبوت ہین اور حامل اسرار ولایت اور معرفت ہین بیچ اس امت کے مثال کشتی نوح اور باب حطہ کے ہے اسواسطے کہ نجات طوفان نفس و شیطان سے اور تصحیح توبہ اور تکفیر گناہان بسبب داخل ہونے بیچ سلاسل اولیاء اللہ کے ہے کہ منتہی ساتھہ ان بزرگوار ونکے ہین چنانچہ ظاہر و باہر ہے کہ سلسلے اہل سلوک خدا کے اور توبہ اور انابت کے اسی خاندان عالی شان کو پہنچتے ہین چودہ خانوادے کہ اصل ہین اور باقی فروع اونکے ہین وہ سب کے سب ائمہ اہل بیت سے ہین زیدیان و عیاضیان اور ادہمیان اور ہبیریان اور چشتیان اور عجمیان اور طیفوریان اور کرخیان اور سقطیان اور جنیدیان اور گازرونیان اور طوسیان اور سہروردیان اور فردوسیان اور فرع اونکی جیسے قادری اور نقشبندی وغیرہما قادری سلسلہ مین ملکر امام علی موسیٰ رضا کو پہنچتا ہے اور نقشبندی بایزید بونکو پہنچکر امام جعفر صادق سے ملتا ہے اور چار پیر جو مشہور ہین وہ چارون خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت خواجہ کمیل زیاد اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم تفصیل اوسکی کتب صوفیہ مین مسطور ہے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر جلد ثالث کے مکتوب مین لکھا ہے کہ راہ وصول الی اللہ دو ہین ایک تو راہ نبوت ہے کہ اسمین واسطہ درکار نہین ایک راہ ولایت ہے کہ اوسمین وسایط ضرور ہین اوس راہ مین سبکے راہنما حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ ہین مالک مرکز دائرہ ولایت کے حضرت امیر ہین اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین بھی اس منصب مین شریک ہین کوئی کسی امت مین راہ ولایت سے منزل مقصود کو نہین پہنچا بغیر عنایت اونکے قبل اس نشأۂ عنصری کے سے بھی آپکی روح مدد کرتی تھی انبیاء ما تقدم کی امت کو اور بعد آنحضرات اربعہ کے یہی منصب تا دوازدہ ائمہ چلا آیا بعد اوسکے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا پس بغیر توجہ ان ائمہ اطہار کے کوئی تا قیامت بمرتبۂ ولایت نہین پہنچیگا القصہ بنی اسرائیل عہدۂ شکر اس نعمت کیسے باوصف سہولیت نہ باہر آسکے بلکہ ایک گروہ نے انمین سے بے ادبی کی اور بجائے توبہ اور استغفار مسخر اور استہزا شروع کیا چنانچہ فرمایا ہے حق تعالیٰ نے فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے کہ ظلم کیا تھا اپنے پر از روئے استہزا آیات کو سوا اوسکے جو کہا گیا تھا واسطے اون کے یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ حطہ کہو اونھونے حنطہ کہا حنطہ گیہونکو کہتے ہین توبہ کی جگہہ کھانا مانگنے لگے دین چھوڑ دنیا اختیار کیا باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب اول یہہ ہے کہ اس سورۃ مین واذ قلنا فرمایا اور سورۂ اعراف مین واذ قیل لہم اسکی وجہ کیا جواب اوسکا یہہ ہے کہ اس سورۃ مین ابتدا یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم سے افعال کو ساتھہ ضمیر متکلم کے اضافت کرتے آئے ہین چنانچہ

بیان چہاردہ خانوادہ

ظاہر ہے یہان بھی مناسب ہوا کہ اس قول کو بھی [illegible] بان [illegible] طرف اپنے نسبت فرماوین تا کمال [illegible] بنی اسرائیل کا ظاہر
ہو کہ کیسے ہمارے حکم پہ [illegible] پیش آئے اور [illegible] اور [illegible] کے سوق کلام واسطے [illegible]
قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی [illegible] صالحۃ جاشۃ اور [illegible] تقریب [illegible]
قصے کے تفرق اونکا بیچ [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] فرمایا [illegible] از انجملہ قصہ تفرق اونکا [illegible] بیچ مناسب [illegible]
عیون منفجرہ کے ہجرت کی دلالت اوپر انشعاب اور تفرق [illegible] کرتا ہے اور [illegible] انجملہ قصہ [illegible] حال انکے کا بیچ وقت [illegible]
ہونے قریہ مذکورہ کے بعضے موافق فرمان کے بجا لائے اور بعضون نے کمال بے ادبی اختیار کی اور بیچ اس غرض [illegible]
جل کا بلا واسطہ اور کہنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا برابر تھا [illegible] قرآن کے معلوم ہے کہ قائل کون ہے اور نہ فرمایا کہ [illegible]
پس ابہام رفع ہوا دوسرا یہہ ہے کہ بیچ اس سورت کے ادخلوا فرمایا اور سورۃ اعراف بیچ اسکنوا [illegible] یہہ ہے کہ سیاق اس
آیت کا سورۃ بیچ ذکر کھانے من اور سلویٰ کا اور استبدال اونکا [illegible] کو ساتھ حبوب اور غلات کے ہے پس مقصود بالذات
یہان یہہ بیان اونکا ہے کہ پہلے اونکو [illegible] کھانے غلات اوس دیہہ کی [illegible] دخول موقوف علیہ اور وسیلہ اوس مقصود بالذات
کا ہے اور اذن ساتھ شی کے اذن ہے ساتھ اس چیز کے کہ موقوف [illegible] لاجرم مذکور دخول کا ضرور ہوا اور سیاق اس
آیت کا بیچ سورۃ اعراف کے تفرق اور انشعاب اونکا ہے [illegible] اختیار کیا [illegible] بیچ سکونت
کے اور طریق اونکے اختلاف کیا اور یہہ بھی ہے کہ اس سورۃ بیچ سکونت قریہ کو بھی مقصود بالذات بیان فرمایا ہے اسواسطے کہ
جیسے یہہ من اور سلویٰ کھانے ملالت اظہار کرتے تھے سکونت خیمہ اور [illegible] سے بھی عاجز آگئے تھے اور وجود دخول مقدم ہے اوپر سکونت
کے بیچ اس سورۃ بقرہ کے مقدم ہے سورۃ اعراف پر دخول کو ذکر فرمایا اور سورۃ اعراف بیچ سکونت کو تیسرا یہہ ہے کہ یہان کلوا کو
ساتھ فا کے لائے اور وہان سورۃ اعراف بیچ وکلوا ساتھ واو کے یہہ فرق کس جہت ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ یہان لفظ دخول کا
مذکور فرمایا اور دخول دیہہ کا مقصود بالذات نہین ہوتا مقصود بالذات کچھ اور ہی چیز ہوتی ہے کہ مرتب اوپر دخول کے ہوتی ہے اور
وہ چیز مرتب اکل حبوب اور غلات تھی پس لانا اوس لفظ کا کہ مشعر اوپر ترتیب کے ہو ضرور رہا اور بیچ سورۃ اعراف کے جو لفظ اسکنوا
کا لائے اور سکونت قریہ کی مقصود بالذات ہوتی ہے بغیر اوسکے کہ وسیلہ دوسری چیز کا ہو پس مناسب ہوا کہ اکل حبوب اور غلات کو
واسطے بطریق عطف مجرد ترتیب سے بیان فرماوین چوتھا یہہ ہے کہ یہان لفظ رغدا کا زیادہ کیا اور اعراف بیچ اوس لفظ کو ساقط فرمایا
جواب اوسکا یہہ ہے کہ اس سورۃ بیچ مقصود بالذات اباحت اکل حبوب اور غلات اور توسع اسمین ہے پس تاکید اوسکی بلفظ رغدا
مناسب ہوئی اور اعراف بیچ سکونت مقصود بالذات ہے اور اکل ہے واسطے اوسکے کہ سکونت مستلزم اکل ہے مباح ہوا والضرورۃ
یتقدر بقدر الضرورۃ اور یہہ بھی ہے کہ دخول باغ پلاز میوہ مستلزم سیر ہونے اس میوے سے کہ مقام اکل و شرب سوا اس
باغ کے ہوتا ہے اور سکونت بیچ ایک مکان کے مستلزم سیر ہونے طعام اوس مکان کے سے ہے اسواسطے کہ سواے مسکن اونکا [illegible] واسطے
اکل و شرب کے نہین ہوتا پس تفاوت لفظ دخول اور سکونت کا بیچ آیتین کے واقع ہے مقتضی ذکر اور حذف اوس لفظ کا ہے پانچوان
یہہ ہے کہ یہان خطایاکم فرمایا اور وہان اعراف بیچ موافق بعضے قراءت کے خطیئاتکم جواب اوسکا یہہ ہے کہ خطایاکم جمع کثرت ہے اور خطاب
کرنا بیچ مقام امتنان [illegible] جمع قلت کے ہے جو قول کو اس سورۃ بیچ ساتھ اپنے نسبت فرمائی اور لائق جناب پاک ارحم الراحمین
اور اکرم الاکرمین کے یہہ ہے کہ ساتھ [illegible] لفظ دال اوپر کثرت کے لانا مناسب ہوا
[illegible] ذکر رغدا
[illegible] فرمایا اعراف

مین بالعکس یہہ تغیر اسلوب کیون ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ مخاطبین دو قسم تھے گنہگار اور نیک کردار نیکونکو لایق ہی کہ عبادت اور طاعت کو
مقدم کرین پھر توبہ اور استغفا تقصیرات اپنے کی بجالاوین تا ہضم نفس اور ازالۂ عجب اور خودبینی ہوا ور گنہگار کو سزاوار ہی بلکہ واجب کہ اول
صدق دل سے توبۂ نصوح بجالاوے بعد اوسکے قدم طاعت او رخضوع مین رکھے تا طاعت اور خضوع مقبول ہووے اور بیچ سورۂ
اعراف کے جو گنہگار و نکے حال کے لایق تھا رعایت کی کہ اس سورت مین بیشتر مذکور گنہگاران امم ماضیہ کا ہی اور بیچ اس سورت کے جو
مرتبہ کہ سزاوار حال نیکبختون اور محسنون کے تھا مسطور فرمایا کہ اس سورت مین غالبًا صفات متقیونکی اور نیکبختون کی مبین ہین اور یہہ بھی
ہی کہ اس سورت مین جو ذکر دخول کا سابق گذرا پس مناسب ہوا کہ اول کیفیت دخول کی بیان کرین اور اس سورۃ مین ذکر سکونت کا ہی کیفیت
دخول کو ساتھ اوسکے چندان تعلق نہین ساتوان یہہ ہی کہ بیچ اس سورۃ کے وسنزید المحسنین زیادت لفظ واو آیا ہی اور سورۂ اعراف مین
سنزید بحذف واو یہہ فرق کس راہ سے ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ بیچ اس سورت کے دخول باب کہ قبیل طاعت اور عبادت کے سے تھا مقدم ہوا
اور قول حطۃ کہ باب توبہ اور استغفار سے تھا قرین اوسکے ہوکر مجموع فعلین ایک چیز ہوئی اول ازالۂ خطایا کی تاثیر کی من بعد کہ دخول باب آیا
اور وہ قبیل عبادت سے ہی رفع درجات اور مزید ثواب اور کرامت مین مفید ہوا پس دونون جزا مین اور یہہ دونون فعل کے منقسم ہوئے مین
حرف واو کی گنجایش نہی اور یہان اور نکتہ بھی ہی لفظی اور وہ یہہ ہی کہ درمیان واذ قلنا کے کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہی اور سنزید کے
کہ یہہ بھی وہی صیغہ ہی اتصال لفظی متحقق ہی پس عطف کو مناسبت حاصل ہوئی بخلاف اعراف کے کہ وہان واذ قیل واقع ہی سنزید کا
اسپر عطف کرنا مناسب نہوا اور یہہ نکتہ بھی اوپر اوسکے ہی کہ سنزید اوپر نغفر لکم خطایاکم کے معطوف نہووے چنانچہ فی الواقع بھی ایسا ہی ہی
والا نزدیکی نے اور مجزوم لانے کہ جواب امر کا ہوتا آٹھوان یہہ ہی کہ اعراف مین فبدل الذین ظلموا منہم زیادت لفظ منہم فرمایا ہی اور یہان
منہم کو حذف کیا اس تغیر اسلوب مین کیا وجہ ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اعراف مین سابق گذرا ہی کہ ومن قوم موسیٰ امۃ یہدون
بالحق وبہ یعدلون وہان اگر یہ تخصیص سبکو ظالم فرماتے منافی کلام کا ہوتا اور اسی سورۃ مین بیچ ماسبق کے تمیز اور تخصیص کچھہ نہین
گذری تھی حاجت لفظ منہم کی نہوئی نوان یہہ ہی کہ اس سورۃ مین فانزلنا واقع ہوا اور اعراف مین فارسلنا یہہ فرق کس وجہ سے ہی
جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سورت مین پہلے مذکور انزال کتاب کا ہی اور یہان ملک لفظ انزال کا مستعمل ہوا چنانچہ نزدیک اوسکے وانزلنا
علیکم المن والسلویٰ گذرا ہی اس عذاب کو بھی بطریق تہکم اسی وادی سے قرار دیا ہی اور واسطے مشابہت اونکے استعمال کیا ہی
اور سورۂ اعراف مین پہلے سے لفظ ارسال کا مذکور ہی فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین مین بیچ قصص اقوام ماضیہ
کے اور بیچ قصے فرعون کے پس لفظ ارسال کا کہ دلالت اوپر تسلیط کے کرتا ہی مناسب ہوا اور لفظ انزال کا بھی مفید اول حدوث ہی اور لفظ ار
رسال دال اوپر تسلیط عذاب کے اوپر اونکے اور استیصال اونکے کے بالکلیہ ہی پس بیچ اس سورت کے کہ مقدم اوپر سورۂ اعراف کے ہی
ذکر اول نزول عذاب کا مناسب ہوا اور سورہ اعراف مین بیچ نہایت کار کے دسوان یہہ ہی کہ یہان بما کانوا یفسقون مذکور فرمایا اور اعراف
مین یظلمون بجائے یفسقون ارشاد کیا اس فرق مین کیا نکتہ ہی جواب اس کا یہہ ہی کہ یہہ فعل اونکا ظلم تھا اونکے حق مین کہ معرض غضب الٰہی مین
سبب اوسکے داخل ہوئے اور فسق تھا بہ نسبت دین خدا کے پس دونون سورتون مین دونون صفت شنیعہ اس فعل کی بیان باد فرمائین لیکن وجہ
تخصیص کی اس سورۃ مین ساتھہ ذکر فسق کے یہہ ہی کہ ظلم اونکا بیچ حق اونکے سابق عنقریب اس سورت مین گذرا ہی آیت وما ظلمونا ولکن
کانوا انفسہم یظلمون مین اگر یہان بھی یہی لفظ مذکور ہوتا تکرار لازم آتا بخلاف اعراف کے کہ وہان وصف اونکا ساتھہ ظلم کے نہین گذرا
تھا فائدہ اس معنی کا مناسب ہوا القصہ بنی اسرائیل کو اوپر اس تمسخر اور استہزا کے جسم نمائی ضرور تھی لہٰذا الحق سے درگذر نہ کیا بہم اسلئے بلکہ سزا
اس بے ادبی کی چکھائی یعنے فَاَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ پس اتارا ہم نے اوپر اونکے جو ظلم کرتے
تھے باعث تغیر قول کے عذاب آسمان سے بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے اور وہ عذاب آگ تھی کہ اترکر سب کو جلا دیا یا مرض طاعون کا تھا

کہ ایکدم مین عذاب سے [illegible]
کہ طاعون ہے [illegible]
شہید اور [illegible]
قضائے الٰہی سے اور خلاف توکل [illegible]
حدیث صحیح مین [illegible]
موقع اجر کے ہوں خدا تعالیٰ انکو ساتھ [illegible]
نیا اور روایات سے [illegible] الفرار من الایمان من [illegible]
[illegible] شریعت مین [illegible]
خویش اقارب اور [illegible] ہوتے ہین [illegible]
جان سپرد [illegible] سے بھاگ جانے یا [illegible]
اور شکستہ پا لوگ کی طاقت [illegible]
بخلاف اور بلاؤن کے کہ محفوظ ہے اور خوف دشمن [illegible]
ہونے مین بیچ فرار کے یا مستغنی ہوتے ہین اس سے کہ مال [illegible]
خبیثہ جنیان ہے کہ ایکبارگی واسطے ایذا بنی آدم کے مستعد ہو کر [illegible]
اونسے ہے اور صبر اور استقامت موجب ذلت اور انکسار نخوت اونکی کا ہے [illegible] حکم جہاد کا اور صبر فی القتال کا [illegible]
حدیث مین بھی اشارہ واقع ہوا ہے ساتھ اس معنی کے جہان فرمایا ہے طاعون کے حق مین کہ فانہا وخز اعدائکم من الجن یعنی یہ
طاعون زخم پہنچانا ہے دشمن تمہارے جن سے اور جو تعداد نعمائے الٰہی سے کہ بنی اسرائیل کو پہنچی تھین اور موجب کفران اور ناسپاسی کا ہوئین
تھین فارغ ہوئے اب اور نعمت کو یاد فرمایا کہ ہر چند موجب کفران اور فسق کا ہوئے لیکن موجب تفرق اور اختلاف اور [illegible] کا
کہ بیچ فساد اختلاف مذاہب اور مشارب کے ہی ہوئے اور وہ یہہ ہے کہ جب بنی اسرائیل نے بیچ سفر کے پانی نہ پایا اور تشنہ ہوئے شکایت
اوسکی حضرت موسیٰ سے کی آپنے جناب الٰہی مین واسطے رفع تشنگی اونکے دعا کی چنانچہ فرمایا ہے وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اوس وقت
کو کہ دعاء استسقا کی موسیٰ علیہ السلام نے اور پانی مانگا واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل ستے نہ واسطے عالم کے کیونکہ محتاج پانی پینے کے
اور گرفتار تشنگی کی فقط قوم اونکی تھی اور اس تخصیص مین اشارہ ہوا طرف اوسکے کہ طریقہ پانی دینے کا انکے پتھر کے چشموں سے کیوں ہوا نہ آسمان
سے کہ واسطے نہ نازل ہوا چنانچہ استسقے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم مین اور سوا اونکے انبیاؤں مین واقع ہوا تھا وجہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے پانی عام واسطے تمام عالم کے چاہا تھا پس پانی مینہ کا آسمان سے کہ عام ہوتا ہے دیا اور حضرت موسیٰ نے خاص واسطے اپنی
قوم کے چاہا تھا پس پانی خاص پتھر سے چشمہ جاری کر دیا اور استسقا سنت موکدہ سب پیغمبروں کی ہے کہ وقت قحط کے آب خدا سے چاہتے تھے اور
[illegible] استغفار اور [illegible] طریقہ مسنون [illegible] کتب فقہ مین مذکور ہے پس اجابت کی بیچ دعا حضرت موسیٰ
علیہ السلام [illegible] ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو اور عصا حضرت موسیٰ کا [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] تھا [illegible]
[illegible] تھا یہان تک کہ حضرت ابراہیم
[illegible] حضرت موسیٰ کو عطا کیا اور اختلاف ہے

اسمین لام مراد حضرت پتھر معین ہے اس حضرت موسیٰ علیہ السلام جس پتھر کو چاہتے ساتھ عصا کے مارتے پانی نکلتا تھا بلکہ حضرت حسن بصری
اور وہب بن منبہ نے کہا ہے اور الف لام جنسی ٹھہرایا ہے یعنی الحجر میں جنس پتھر کی مراد لیتے ہیں پس اس سورہ میں یہہ معجزہ بواسطہ عصا
فقط بغیر توسط سنگ کے واقع ہوا یا پتھر تھا معین چنانچہ اکثر روایات میں بھی ہے کہ وہ پتھر معین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کر رکھا تھا واقف
احیان کے اس بات کا نام مانتے تھے بعضے کہتے ہیں کہ یہہ وہ پتھر تھا کہ کپڑے اونکے پکڑ کر فرار کیا تھا چنانچہ قصہ اوسکا سورۂ احزاب میں
بطریق اشارہ مسطور ہے حضرت جبرئیل ع نے حضرت موسیٰ ع سے کہا تھا کہ اس پتھر کو اوٹھالو اور بہ احتیاط رکھو کہ یہہ بہت قیمتی مظہر قدرت
الٰہی اور معجزہ عمدہ تمھارا ہوگا بعضے کہتے ہیں کہ یہہ پتھر اور تھا کہ حضرت موسیٰ ع نے کوہ طور سے اوٹھا لیا تھا بعضے کہتے ہیں یہہ جنت سے
کا تھا ہمراہ حضرت آدم ع کے دنیا میں آیا تھا اور بطریق توارث حضرت شعیب کو پہنچا تھا اونھون نے ہمراہ عصا کے حضرت موسیٰ کو دیا تھا
بہر تقدیر پتھر تھا گز در گز بشکل مکعب کہ چھہ سطح محیط رکھتا تھا فوقانی اور تحتانی اور چار ادھر ادھر کی ہر سطح سے تین چشمے روان ہوتے
اور بعضے مفسرین سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ ع نے عصا کو بارہ بارہ جگہہ مارا ہر ضرب سے مانند پستان زن کے ظاہر ہوتا تھا اور اسوقت آتا تھا
تا پانی ترشح ہوتا تھا تا آنکہ چشمہ بنتا تھا حضرت موسیٰ عم نے لشکر والوں اپنونکو کہ بارہ گروہ تھے فرمایا کہ بارہ حوض کھود لو کہ پانی اون
چشمونکا اونمین جمع ہو بھرا اوسے پیوا اور جب اوس پتھر کو وقت کوچ کے اوٹھاتے تھے خشک ہو جاتا تھا القصہ حضرت موسیٰ عم نے بحکم الٰہی عصا
پتھر پر مارا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھٹ نکلے اوس پتھر سے بارہ چشمے اور روان ہوئے اور وہ پتھر چار رویہ تھا ہر کا
رو سے تین چشمے روان ہوئے موافق اعداد بارہ گروہ بنی اسرائیل کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر آدمی نے انہین
گروہوں میں سے گھاٹ اپنا بعضے ارباب وقت یہان ایک سوال کرتے ہیں وہ یہہ ہے کہ اس سورہ میں فانفجرت واقع ہوا ہے اور سورۂ
اعراف میں فانبجست اور انفجار روان ہونا شدید ہے اور انبجاس ترشح ہے یہہ فرق کیون فرمایا جواب اسکا یہہ ہے کہ سابق مذکور ہوا ہے
کہ پہلا انبجاس ہوا پھر انفجار اور اس سورہ میں کہ مذکور استسقاء موسیٰ کا ہے پروردگار اپنے سے اور یہہ قوی تر ہے استسقاء امت سے
کہ پیغمبر اپنے سے ہو پس ذکر نہایت کار کہ انفجار ہے اور دلالت اوپر اجابت اتم اور عنایت اعم کے کرتا ہے مناسب ہوا لہٰذا فقلنا کہ بدلول
اس قول صریح کا ہے اس سورہ میں لائے اور سورہ اعراف میں جو مذکور استسقاء بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ سے ہے ذکر اول انبجاس کا
کہ ترشح قلیل ہے کفایت ہوا اسیواسطے کہ وہان لفظ اوحینا کا کہ بمعنی اشارۂ خفیہ ہے لائے القصہ انکے اوپر اس نعمت کے شکر ہوا اجتناب
معصیت کے بچا ہا اور فرمایا كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ کھاؤ تم طعام آسمان سے کہ من اور سلویٰ ہے اور پیؤ تم اون چشمون سے پانی رزق
سے اللہ کے کہ بے رنج و تعب تمکو دیا ہے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور تباہ کاری مت کرو ایسی کہ
اثر اوسکا سرایت کرے بیچ زمین کے حالانکہ تم بسبب تفرقہ اور اختلاف کے ہوئے ہو فساد کرنیوالے لیکن ہنوز یہہ فساد تمھارا مخفی ہے دلونمین
تمھارے اور اثر اوسکا زمین کو نہین پہنچا ہے اور فعلونمین تمھارے ظہور نہین کیا اگر احتیاط نہ کروگے تو ظاہر ہوکر عالم کو خراب کردیگا پس معلوم ہوا کہ
نعمتہائے الٰہی اوپر بنی اسرائیل بیچ حق اسلاف تمھارے کے واسطے مزید فساد کے ہوئیں تھین اسی جہت سے بسبب بعثت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
زیادہ حال تمھارا ملحق بفساد ہوا باقی رہے یہان دو سوال سوال اول یہہ ہے کہ لا تعثوا مشتق ہے عثی سے اور عثی بمعنی مبالغہ بفساد ہے پس
ذکر مفسدین کا بعد لا تعثوا کے تکرار ہے جواب اسکا یہہ ہے لا تعثوا صیغہ فعل کا ہے دلالت اوپر حدوث فساد کے کرتا ہے اور مفسدین کہ صیغہ اسم
فاعل کا ہے دلالت اوپر ثبوت اوسکے کرتا ہے پس حاصل کلام کا یہہ ہوا کہ لا تحدثوا المبالغة فی الفساد حال کونکم ثابتین علی الفساد مت
احداث کرو تم مبالغہ بیچ فساد کرنیکے درانحالیکہ ثابت ہو تم بیچ فساد کرنیکے گویا یہہ ارشاد ہوتا ہے کہ احتراز تمھارا تو مطلق فساد سے تو ممکن
ہی نہین اسواسطے کہ فساد رگ و ریشے میں تمھارے در آیا ہے لیکن احتیاط کرو کہ وہ فساد زیادتی کی حد مبالغہ کو نہ پہنچے سوال دوسرا یہہ
ہے کہ بسبب ظاہر یون مناسب معلوم ہوتا تھا کہ نعمت تفجیر عیون کو کہ پتھر سے چشمے بہتے تھے ہمراہ تظلیل غمام اور انزال من و سلویٰ کے مذکور

فرمائے تا رفع احتمال اونکی سفر مین ساتھ لیجانے [illegible] ہو جاتی [illegible]
مستقل کیون بیان فرمایا اور تظلیل غمام کو اور انزال من و سلوی [illegible]
کیا جواب یسکا یہہ ہے کہ جو صاعقہ انپر نازل ہوئی آسمان [illegible] تمام [illegible] نعمت نجات [illegible]
سے مذکور کرایا [illegible] فرمایا کہ ہم نے [illegible] کے سبب [illegible] آسمان [illegible]
عنایت اپنے کے تمہارے کام مین مصروف فرمایا [illegible] نہین [illegible]
لگا یس نجات عقوبت صاعقہ کو وہین لانا مناسب ہوا بخلاف نعمت انعام جیون کو [illegible]
اور آسمان کے کچھ تعلق نہین رکھتی تھی اور یہہ بھی ہے کہ یہہ نعمت انعام جیون [illegible] اختلاف [illegible]
بنی اسرائیل تھی یس یہہ واقعہ مستقل تھا [illegible] اختلاف آرا اور تفرق [illegible]
ہونگے بخلاف تظلیل غمام اور انزال من و سلوی کے کہ اسمین سب [illegible] اختلاف نہین رکھتے تھے [illegible]
نعمت کے تھی او لنکا کو ختم فرمایا اور آئندہ مذکور قصوں [illegible] اختلاف [illegible]
دونون بہت او بیل [illegible]
جہت سے سبب کفر اور تفرقہ کا ہوئی تعین [illegible] صبر کرنا [illegible]
ہوا اسواسطے کہ بالطبع میل با امور رفیہ بغلبہ رکھتے تھے [illegible]
یاد دلواتے ہین وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی اور یاد کرو اس وقت کو کہ کہا تم نے اے موسی اور اس ندا مین کمال [illegible]
العزم کو نام لیکر کہا مقتضائے ادب یہہ تھا کہ یا رسول اللہ و یا نبی اللہ کہتے اور مضمون کلام [illegible] اسواسطے کہ کہا تم نے
لَنْ نَّصْبِرَ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اور اسطرح کا کلام دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے کہ صبر کر سکتے ہین ہم لیکن اپنے اختیار سے نکرینگے والا لن نستطیع
الصبر کہتے یا لا یمکن منا الصبر کہ ہم مین طاقت صبر کی نہین یا ہم سے ممکن نہین کہ صبر ہوسکے عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ اوپر کھانے ایک جنس کے کہ
آسمان سے آتا ہے ساتھ کئی وجہ کے اوّل یہہ ہے کہ یہہ طعام آسمانی ہے اسواسطے کہ اگر من ہے تو اصل مین شبنم ہے کہ بیچ بعضے نباتات کے
کے طعم اور مزاج پیدا کر لیتی ہے اور اگر سلوی ہے تو وہ بھی جانور پرندہ ہے کہ بادل کے جھوکے سے ہمارے پاس آرہتا ہے اور ہم زمین
سے مخلوق ہوئے ہین وہ کھانا چاہئے کہ جسمین حکم زمین کا غالب ہو دوسری یہہ ہے کہ [illegible] اور ہر کھانے ایک نوع طعام کے اشتہا جاتی ہے
اور ہضم مین ضعف آتا ہے تیسری یہہ ہے کہ یہہ طعام غیر معتاد تھا اور طعام غیر معتاد ہر چند اعلی اور نفیس ہو چندان مرغوب نہین ہوتا مثل طعام
معتاد کے ہر چند ادنی اور خسیس ہو اسی سبب سے اہل سیر و سیاحت کو طعام اہل شہر اور مستلذات حضر خوش نہین آتے اور [illegible] سیر نہین
ہوتے گو بطریق تکلف اوسکو ایک دو بار تناول کریں سوال من و سلوی دو طعام تھے ایک کیون کہا جواب مراد وحدت سے وحدت
فردی اور جنسی نہین ہے بلکہ وحدت تکراری ہے کہ ہر روز وہی طعام آتا تھا گو دو جنس سے تھا اور عرف مین رائج ہے کہ طعام مکرر کو
[illegible] ایک طعام کہتے ہین اور [illegible] ایک وحدت اعتباری کو بجائے وحدت حقیقی استعمال کرتے ہین
[illegible] ایک طعام ہو جاتا ہے مثل [illegible] اور دال [illegible]
[illegible] اسواسطے کہ من و سلوی باہم استعمال مین انضمام نہین رکھتے تھے ایک کو طعام اور دوسرے کو
[illegible] فَادْعُ لَنَا پس دعا کرو واسطے ہمارے [illegible] آسمانی [illegible]
[illegible]
[illegible] اسواسطے کہ [illegible]

اور سرگردانی میں اور کوچ میں یہہ چیزیں ہم سے کہاں ہو سکینگی پس چاہئے کہ بطریق خرق عادت جیسے من وسلویٰ آسمان سے اترتا تھا ویسے ہی کھان
ے کر ہمارا اترے وہاں موجود اور مہیا پاویں ہم مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ اوس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین نسبت اگانے کی طرف زمین کے مجاز ہے
فی الحقیقت اگانیوالا خدا ہی ہے مِنْ بَقْلِهَا ساگ اور سبزی اوسکے سے مثل خرفہ اور سویہ اور پالک اور میتھی کے اور یہہ سبزی دو قسم ہے ایک تو
ایسی ہوتی ہے کہ کچا کھانا بھی اوسکا رائج اور متعارف ہے جیسے دھنیا اور پودینا اور ترہ تیزک اور گندنا اس قسم کو احرار البقول کہتے ہیں دوسری
ایسی ہوتی ہے کہ اوسے پختہ یعنے پکا کر کھاتے ہیں جیسی خرفہ وغیرہ جنھیں اوّل ذکر کر آئے ہیں اور مانگنے میں سب سے پہلے اونھیں کو طلب کیا اس
واسطے کہ وقت نایابی طعام میں سریع النفع تمام نباتات زمینی سے یہی جنس ہے کہ بنفسہ کھائی جاتی ہے بغیر انتظار غلے اور دانے اور میوے کے خصوصًا
احرار البقول کہ محتاج جوش دینے کا اور نمک ڈالنے کا بھی نہیں ہوتا سوداے نقد ہے وَقِثَّائِهَا اور کھیرا اس زمین کے سے خواہ دراز ہو جیسے ککڑی
کہتے ہیں خواہ خورد ہو جیسی کھیرا کہتے ہیں اور یہہ بس سطرح سے کھائی جاتی ہے اور قائم مقام غذا کے ہوتی ہے کچی بھی کھاتے ہیں اور پکا کے ساگ اوس کا
روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہیں اور انتفاع عمدہ اوسکا ساتھ ظاہر اسکے ہے وَفُوْمِهَا اور گیہوں اوس زمین کے سے کہ انتفاع باطن اوسکے سے
ہے نہ ظاہر سے کہ محتاج پیسنے پکانیکا ہے وَعَدَسِهَا اور مسور اوس زمین سے کہ روٹی کے ساتھ پکا کر کھاتے ہیں اور یہہ دانہ محتاج تقشیر کا نہیں بلکہ
لذت غیر مقشر کی اوسکے زیادہ مقشر سے ہے بخلاف اور حبوب کے جیسی ماش چنانکہ محتاج مقشر اور تنقیہ کے ہیں وَبَصَلِهَا اور پیاز اس زمین کے
سے کہ ساتھ ہوا اپنے کے اصلاح سب نانخورش کی کرتا ہے اور آپ بھی بجائے نان خورش مستعمل ہوتا ہے بعضے مفسران صحابہ فوم کو بمعنی ثوم کے یعنے لہسن کے کہتے ہیں
اسواسطے مناسبت بصل کے کہ پیاز ہے اور کہتے ہیں کہ اصل میں ثوم تھا فا کو ثا سے بدل کر دیا ہے کہ فوم اصل میں نفے رکھتا ہے یعنی گندم آیا ہے اور اتصال اسکا
ساتھ مسور کے اور انفصال پیاز سے بھی اسی پر دال ہے کہ گیہوں کے معنی میں ہوا ورنہ اصلی ہو لیکن قرات میں عبداللہ بن مسعود کے ثومہا بجائے فومہا آیا
ہے بنابراس قرات کے لہسن ہی کے معنوں میں متعین ہے ابوبکر بن ابی الدنیا نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے قرات حضرت میری قرات
زید بن ثابت کی ہے مگر سولہ حرف میں قرات ابن مسعود کی اختیار کرتا ہوں میں از انجملہ ایک من بقلہا و قثائہا و ثومہا پڑھتا ہوں سمجھ لیجئے کہ سبب
ابن مسعود کے اس قرات کو اختیار کرنے سے قرات کے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ایک شبہ ہے کہ حضرت ابن عباس کے خاطر میں گذرا ہے اور وہی شبہ
اکثر مفسرین متاخرین کے دلمیں سمایا ہے وہ یہہ ہے کہ اخیر میں اس آیۃ کے اطعمہ مطلوبہ بنی اسرائیل کو دنی اور خسیس اور ردّی فرمایا ہے پس ساگ
اور ککڑی اور مسور اور پیاز تو البتہ اطعمہ ردیہ ہیں لیکن گیہوں جو حبوب اعلیٰ سے ہے اوسے اطعمہ ردیہ میں کیونکر داخل کریں پس نہیں ہے یہاں مگر
فے بدل ثے سے اور اصل کلمہ ثوم ہے لہسن کے معنی میں کہ ردائت اور گندگی اوسکی ظاہر ہے حل اس شبہے کا یہہ ہے کہ جوہر گندم فی نفسہ
بلاشبہ حبوب اعلیٰ سے ہے لیکن جب ساگ پیاز مسور کے ساتھ کھایا جاوے تو کیوں نہ آپ ادنی ہو جاوے اسواسطے کہ نان گندم کی جودت
اور ردائت اور نفاست اور خساست تابع نان خورش کے ہے جیسی سالن کے ساتھ کھاؤ ویسا ہی لہذا حضرت موسیٰ نے بیچ جواب بنی اسرائیل
کے قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى کہا آیا چاہتے ہو کہ بدل کرو اس چیز کو کہ بحسب واقع وہ ادنی ہے از روے قدر و قیمت کے اور
جہت منفعت کے اور بسبب مزے اور لذت کے بھی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ عوض میں اس چیز کے کہ نفس الامر میں وہ بہتر ہے ساتھ وجوہ مذکورہ
کے اور ہر چند یہہ استبدال فی نفسہ مکروہ شرعی نہیں ہے اسواسطے کہ تقویت حظ نفس اپنے کی ہے لیکن میل باسفل اور دنو ہمت تمھارا آخر کو منجر
ساتھ اسکے ہوگا کہ دنیا کو بدلے آخرت کے لوگے اور شریعت منسوخہ کو عوض شریعت مقبولہ کے اور علی ہذا القیاس ہر محل میں تسفل اور تنزل پر خوگر
ہو کر عالی ہمتی سے باز رہوگے پس میں جناب الٰہی میں یہہ مطلب عرض نہیں کرتا کہ قابل عرض کے نہیں ہے اگر تمھیں باوصف تنبیہ اور اعلام کے شوق
انھیں اطعمہ ردیہ کا ہے تو علاج اوسکا یہہ ہے کہ اِهْبِطُوْا مِصْرًا اترو تم کسی شہر میں یا شہرہاے شام سے مراد اس سے مصر فرعون نہیں اس
واسطے کہ جو مصر نام شہر معین کا ہے وہ غیر منصرف ہے تنوین اوسپر داخل نہیں ہوتی بیچ قرات حضرت عاصم رحمۃ اللہ کے چنانچہ فرمایا ہے اَلَیْسَ لِیْ
مُلْکُ مِصْرَ اور قال ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ اگرچہ موافق ہندی کے صرف اس کی بھی جائز ہے چنانچہ کتب نحو میں مذکور ہے

فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ پس تحقیق واسطے تمہارے میسر ہوگا اس شہر میں جو کچھ تم نے سوال کیا تھا یعنی ساگ اور گیہوں وغیرہ اور غلہ جات عام اور جو عطا الٰہی نہیں کہ یہ سوال جناب آپ میں رونق پا جاوے بنی اسرائیل میں جو میدان میں بہت وقت گذرا مثل حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت یوشع کے کہ انبیا تھے عالی قدر احکام انکے غالب تھے اور وہ بہت نیک تھے معنی یہ ہیں کہ جب وہ ان عالی ہمتوں کے انکے درمیان سے موقوف ہو گئے اور نئی نسل کے ساتھ رہا جیسا اور قتال جو نہ کی اختیار کی زراعت اور مثل اہل قرا اور مزارعین کے ہو گئے اور سب ان کے تسلیم عادات کے ابھار نے ان کے اوپر اونکے غلبہ کیا وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اور ماری گئی اونکے اوپر ذلت کہ انکے حال میں نعمت کے اوقات جاری کی جیسے بہت مسلمان رہتے ہیں اور جزیہ دیتے ہیں وَالْمَسْكَنَةُ اور مفلسی بیچارگی کہ ہر چند توانگر ہوں لیکن اپنے آپ کو عالم میں محتاج ہی جانتے ہیں کہ تا احکام مالدار کہ نکو دست تطاول دراز نکریں اور یہ ذلت اور فقر اونکا مثل ذلت اور فقر مسلمانوں کے نہ تھا کہ صبر کرنا اور موجب خوشنودی خدا اور رفع درجات ہونا اور سبب تقدم بدخول بہشت اور تخفیف حساب ہوتا بلکہ سبب اس ذلت اور فقر کے زیادہ تر رضاء الٰہی ہے دور ہونے وَبَاۗءُوْ اور باز گشت کی اور علو مرتبہ سے کہ بطفیل جو انبیا مثلاً اپنے میں بہم پہنچایا تھا طرف ذلت اور فقر ذاتی اپنے کے جیسے کوئی سفر سے گھر میں پھر آوے بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتھ غضب کے کہ جانب خدا سے نصیب اونکے ہوا کہ جدا بنایا سلط کیا لطف ایمان سے ظاہر و باطن اونکا اور اسی سبب سے کفر اونپر مسلط ہوا اور ایمان نے ان سے کنارہ کیا اور یہ حالت فقط انکی مجرد سوال طعام رنگین اور امثال آسمانی اور انکے گستاخیان اور بے ادبیان کہ زمانہ موسیٰ علیہ السلام میں سادر ہوئی تھیں نہیں بلکہ بعد موسیٰ ۔۔۔ ثابت ہے سبب بطلان استعدادات اور صدور اعمال قبیحہ اور جرائم عظیمہ تھی اس خرابی کے ہوئے چنانچہ فرمایا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ خواری بیچارگی اور خشم خدا اونپر اسواسطے ہوا کہ وہ کفر کرتے تھے ساتھ نشانیوں اللہ کے وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور قتل کرتے تھے پیغمبروں کو مانند یحییٰ اور زکریا اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بغیر حق کے یعنی انکے زعم میں بھی وہ چیز جو موجب قتل کے ہو انبیا اون سے صادر نہیں ہوتی تھی ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہہ کفر اور قتل کرنا اونکا بسبب انکے نافرمانی کی اور حد سے نکلجانے بیچ عصیان کے پس معاصی کے تئیں مستحسن جانتے تھے اور جو کوئی معاصی سے منع اور زجر کرتا اوسے دشمن سمجھتے تھے اور آیات الٰہی کو کہ دلالت اوپر تشنیع اس معاصی کے کرتے تھے ساتھ تاویل باطل کے مداخلت کرتے تھے تا آنکہ رفتہ رفتہ پیغمبروں کو منع معاصی میں مبالغہ کرنے سے قتل کیا اور حدیث شریف میں ہے کہ اشد الناس عذابا رجل قتلہ نبی او قتل نبیا وامام ضلالۃ وممثل من الممثلین یعنی سخت ترین آدمیوں کا از روئے عذاب کے وہ ہے کہ اوسے پیغمبر نے قتل کیا ہو یا پیشوا گمراہ ہو نیکا ہو کہ اسکے سبب اغوا سے بہت آدمی گمراہی میں پڑے ہوں یا انبیا کی تصویر کھینچنے والا جاندار کا اور آیات کتاب الٰہی کا صریح انکار کیا اور یہہ شومی معصیت کی ہے کہ آہستہ آہستہ اعتقاد میں بھی فتور بلکہ تغیر تبدیل ہوا کرتی ہے اور رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ احکام شرع کو مکروہ جاننے لگتا ہے اور سرحد کفر کو پہنچتا ہے جیسے کہ چھوٹے گناہ سے دل پر سیاہی آتی ہے اور وہ سیاہی موجب بڑے بڑے گناہوں کا ہو جاتی ہے پس آدمی کو چاہئے کہ مکروہات سے بچا کرے اور مستحبات کو مقتدور بھر نہ چھوڑے تاکہ دلیر ہو کر ترک واجبات کے ہو اس مقام پر کئی سوال ہیں کہ محتاج جواب کے ہیں سوال اول یہ کہ بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ ہم ایک ایک نوع طعام پر صبر نہیں کر سکتے واسطے ہمارے تغیر ذائقہ اور تفنن طبع کے طعام دوسرا جنس [illegible] ۔۔۔ کہ طعام بہی آیا کرے نہ یہہ کہ من و سلویٰ موقوف مطلق ہو جاوے [illegible] ۔۔۔ سوال کیا فرمایا کہ کب [illegible] ۔۔۔ اور کیا کہ خارج انکا رب کہتے [illegible] ۔۔۔ ناجائز کھانے کہ

گھبرا گئے ہین یا یہہ کہ بقدر سیری شکم نہ کھاوینگے بلکہ طعام زمین سے شکم سیر ہوونگے اور ظاہر ہے کہ شکم آدمی کا سوا قدر معہود اپنے کے متحمل غذا کا
نہین ہوتا ہرگاہ کہ قدرے ایک طعام سے کھایا اور قدرے دوسرے طعام سے باز رہا پس کہا نہین تبدیل ادنی کی ساتھ اعلی کے لازم آئی تو
واسطے تصریح کے لفظ تبدیل کا یہان ذکر کیا سوال دوسرا یہہ ہے کہ ہبوط کی معنی لغت مین بلندی سے طرف پستی کے اترنیکے ہین سفر سے
شہر مین آنیکو ہبوط کیون کہا کہ فرمایا اھبطوا مصرا جواب اسکا یہہ ہے کہ لشکر جب سفر مین ہوتا ہے تو آدمی سواریون پر سوار ہوتے ہین اور
اثاث اور متاع اور خیمہ اور خرگاہ اونٹون پر چھکڑون خچرون پر لدا ہوتا ہے جب شہر مین پہنچتے ہین اوترتے ہین اور اسباب اتارتے
ہین پس بلندی سے پستی مین اترنا ثابت ہے اور دوسرے اوس انتقال مین اونکا ہبوط معنوی تھا کہ انتقال علو ہمت سے دنو ہمت
کی طرف کیا مرتبہ عالی طعام آسمانی سے تخصیص طعام زمینی نزول کیا پس استعمال ہبوط کا یہان بسیار چسپان ہے سوال تیسرا یہہ ہے کہ
اس سورہ مین یقتلون النبیین بغیر الحق فرمایا حق کو معرف باللام لائے اور سورہ آل عمران مین بغیر حق ارشاد کیا لفظ حق کا منکر رکھا جواب اس کا
یہہ ہے کہ حق معلوم نزدیک جمیع اہل کتاب کے کہ موجب قتل ہی ایک ہے ان تین سے ارتداد یا قتل ناحق یا زنا بعد احصان پس یہان حق کو
معرفہ لاکر اشارہ فرمایا طرف حق معلوم کے اور سورہ آل عمران مین بغیر حق نکرہ لائے غرض یہہ ہے کہ کچھ حق نتھا نہ یہہ حق معلوم نہ سوا اسکے اور
حق اتنے عام ہین اور وجہ فرق کی بیچ افادے تخصیص کے اس سورہ مین اور افادے تعمیم کی اس سورہ مین یہہ ہے کہ سوق کلام یہان واسطے
امتحان اور استقباح افعال بنی اسرائیل کے ہے خاصة کہ یہہ اہل کتاب تھے انکے قتل پیغمبران بغیر حق معلوم نہایت قبیح ہے بخلاف سورہ آل
عمران کے کہ وہان کلام خاص ایک فرقہ بنی اسرائیل نہین ہے بلکہ بطریق عموم قاعدہ کلیہ ارشاد کیا ہے اسجگہہ قید اور تخصیص ساتھ حق معلوم کے
کچھ وجہ نہین رکھتی تھی اور ہرچند اصرار اوپر کبائر کے منجر بکفر ہوتا ہے چنانچہ فرق یہود کو ہوا لیکن تصحیح ایمان بخدا اور بروز آخرت بعد البلوغ
کفر کو محو کرنیوالا ہے اور اگر عمل صالح بھی ساتھ ایمان کے مقرون ہون تو جمیع وجوہ خوف اور حزن کو ازالہ کرین پس کسی کافر کو اور کسی مرتکب گناہ کو
قبول ایمان اور توبہ سے مایوس نہ ہونا چاہیے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ازروے نفاق کے ایمان
لائے یعنے زبان ہی سے اقرار کیا یا یہہ کہ پیغمبرون اگلون پر ایمان لائے وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا اور جو لوگ کہ موسوی ہوئے سمجھ لیجئے کہ قبایح انکے
اعتقاد اور اعمال اور اخلاق مین زیادہ حد سے ہین چنانچہ سر کفر کا انکے یہہ ہے کہ حضرت حق کو جسمانی بصورت انسانی اعتقاد کرتے ہین کہتے
ہین کہ ہرچند جسمیت سے مبرا ہے لیکن تعلق بجسم رکھتا ہے ہرگز بے جسم نہین رہتا جسم مثالی نورانی ہے مانند شعاع کے کبھی جمع ہوتا ہے کبھی
متفرق اور لقب یہود دینے واسطے اپنے تراشا ہے کلام موسی علیہ السلام سے کہ وقت مناجات کے اور طلب رحمت کے بجناب الہی عرض کرتے
تھے کہ انا ہدنا الیک یعنے توبہ اور رجوع کرتے ہین ہم طرف تیرے وَالنَّصٰرٰی اور عیسوی ہوئے سمجھ لیجئے کہ اعتقاد اور عمل مین انکے بھی
نہایت خبط بھرا ہوا ہے اور بیشتر خبط اونکا کیفیت نزول حضرت عیسے علیہ السلام مین اور اتصال روح مین انکے ساتھ بدن انکے کے ہے اور کیفیت
صعود مین انکے اور اتصال روح مین انکے ساتھ عالم ملکوت کے ان دو کیفیتون مین ایسا کفریات بکتے ہین کہ کان استماع اوسکے سے تنفر کرتا ہے
اور نصاری کی اصل نصران تھی بمعنی ناصر یہہ لقب ترسایون نے اپنے واسطے مقرر کیا اس جہت سے کہ حضرت عیسے علیہ السلام بیچ وقت استمداد
کے اوپر یہود کے فرماتے تھے من انصاری الی اللہ اور حوارئین جواب مین کہتے تھے کہ نحن انصار اللہ وَالصّٰبِئِیْنَ اور صابی دین کہ کسی
دین آسمانی پر معتقد نہین ہین اور خلاصہ مذہب کا انکے یہہ ہے کہ آدمی کو تحصیل سعادت مین کسی پیغمبر اور مرشد کی احتیاج نہین ہے
روحانیات کہ مدبر افلاک اور عناصر اور موالید ہین تکمیل اور تربیت اوسکی مین کافی ہین اور اکثر صابئین تین وقت نماز پڑھتے ہین اور
جنابت اور مس میت سے غسل واجب جانتے ہین اور کھانا گوشت خر کا اور سگ کا اور پنجہ گیر جانور پرندہ کا اور شتر اور کبوتر کا اور پیاز اور
باقلا اور ماہی حرام جانتے ہین اور شراب کا پینا تجویز کرتے ہین لیکن مستی اوسکی حرام کہتے ہین اور ختنے حرام سمجھتے ہین اور طلاق بغیر حکم حاکم کے
درست نہین جانتے اور آدمی کو زیادہ ایک قبیلے کی تجویز نہین کرتے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی ایمان لاوے تہ دل سے

باخلاص تمام ان گروہوں میں سے ساتھ خدا کے اور صفات خدا کے اور روز قیامت پر [illegible]
جزا کے تمام نہیں ہوتا اسواسطے کہ جو کوئی ایمان اوسپر نہیں رکھتا وہ امر ربوبیت اور عموم قدرت اور کمال حکمت اور عدل [illegible]
ہی اور ایمان کتابوں پر اور رسولوں پر اور فرشتوں پر لانا لازم ہے دونوں ایمانوں کا سبب اسواسطے کہ یہہ دونوں ایمان بغیر توسط رسولوں کے
اور کتابوں کے اور فرشتوں کے نہیں معلوم ہوتے اسیواسطے اقتصار ساتھ ان ہیں دونوں ایمانوں کے فرمایا اور ایمان اوپر مبدا اور معاد [illegible]
وسایط کے تاثیر عظیم رکھتا ہے لیکن واسطے نجات کلی کے اور چیز بھی درکار ہے چنانچہ فرماتا ہے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کرے
اچھے شایستہ اور عمل اچھے کرتے ہیں ضرور ہے کہ ناسخ کو اخذ کریں اور منسوخ کو ترک کریں اور احکام الٰہیہ کو بیچ مقابلہ مصالح معاشیہ
کے ترجیح دیے پس ہر ایک اس فرقہ چہارگانہ سے کہ تصحیح ایمان کرے اور عمل اوپر اس قانون کے بجا لاوے فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس واسطے اونکے ہے ثواب اونکا نزدیک پروردگار اونکے کے اور نہیں خوف اوپر اونکے
تاثیر کفر سابق سے کہ مبادا موجب نقصان اجر ہوا اور نہ وہ غم کھاوینگے وقت جزا کے بسبب فوت ہونے عمل صالح کے ایام کفر میں ہے
واسطے کہ بعنایت الٰہی عمل لاحق نے تدارک اسکا کیا حاصل یہہ ہے کہ پہلے کسی دین پر ہو جب مسلمان ہوا نجات پائی وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ
اور یاد کرو جب لیا ہم نے عہد تمہارا ساتھ متابعت موسیٰ علیہ السلام کے اور تورات کے احکام کے عمل کرنے پر اور تمنے جب دیکھا کہ
احکام توریت کے بہت شاق ہیں ابا کرنے لگے تم حالانکہ قبل اس سے تمنے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بالحاح اور تاکید درخواست کی
تھی کہ ہم شریعت اور دین نہیں رکھتے ہمارے واسطے کتاب لاؤ کہ اسمیں قواعد شریعت ہوں اور آئین اطاعت مفصل مذکور ہوں تا
مطابق اوسکے عمل میں لاویں حضرت موسیٰ علیہ السلام خوب تم سے عہد و پیمان پختہ کرکے کتاب ہماری طرف سے لائے پھر تم پھر گئے اپنے
قول سے اور عمل میں اوسکے توقف کرنے لگے یہانتک کہ بالاکراہ تم سے قبول کروایا وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور اٹھایا ہمنے اوپر تمہارے
پہاڑ طور کا لغت میں اس پہاڑ کو کہتے ہیں کہ سبزہ اور درخت رکھتا ہو چنانچہ ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے
حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ الطور ما انبت من الجبال وما لم ینبت فلیس بطور لیکن یہاں مراد کوہ معین ہے کہ
تورات جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس پہاڑ کو اکھاڑ کے سروں لشکر بنی اسرائیل
کے بفاصلہ قد آدم کھڑا کردو اور لشکر بنی اسرائیل کا ایک فرسنگ طول میں تھا ایک فرسنگ عرض میں اوسوقت تھا وہی قدر پہاڑ طور سائبان انکے
سر پر آیا اور خوف سے زیر کر سجدہ کیا لیکن ایک جانب پیشانی پر اور دوسرے جانب پیشانی تک سے نظر کرتے رہے طرف پہاڑ کے کہ مبادا اوپر
گر پڑے اسیواسطے طور سجدے کا بیچ بنی اسرائیل کے اسی وضع پر مقرر ہے اور کیتنے مفسرین نے کہا ہے کہ بنی اسرائیل بعد نزول تورات
کے کہنے لگے کہ احکام اسکے بہت مشکل ہیں ہم سے عمل نہو سکیگا ہمیں نہیں منظور ہے حق تعالیٰ نے کوہ طور کو حکم کیا وہ اونکے سر پر کھڑا ہو گیا
اور ایک آگ چلنے لگی اور پیچھے اونکے ایک دریا نے دخان پہنچا پھر انھوں نے اپنی گذرگاہ جب کہیں نہ پائی حیران ہو کر [illegible]
گر پڑے حق تعالیٰ نے فرمایا خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو تم جو دیا ہمنے تمکو احکام شریعت زور سے مستقیم ہو کر کہ ترک کرنیکا ارادہ
دلمیں نہ آنے وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور یاد رکھو تم ہمیشہ جو کچھ اسمیں ہے ثواب اور عذاب سے تو کہ بچو تم ناشایستگی
اور مخالفت احکام الٰہی سے بیچ ہر زمانے کے زمان ہر پیغمبر کے کہ آوین پرہیز کرو باقی رہا بیان ایک اشکال قوی وہ یہہ ہے کہ بنا نے
تکلیفات الٰہی کی اوپر اختیار بندوں کے ہے اور اکراہ اور اجبار سے قبول کروانا منافی غرض تکلیف ہے اسواسطے کہ منظور تکلیف دینی احکام
شرعیہ سے یہی ہے کہ [illegible] چار ناچار
[illegible] تو انسان سب
[illegible]
[illegible] اسرائیل نے اپنی خوشی

سے اتباع عمل کے واسطے تنگدلی تھی اور یہ عہد کیا تھا کہ مخالفات کے مرتکب ہوں تو عہد شکنی کی حق تعالیٰ نے طور اونکے سر پر کھڑا کر دیا تاکہ
اوتنی ہیبت سے ایمان اور عمل مین ہوا بلکہ تخوف اور عمل شنیع اٹیلے واقع ہوا جیسے کوئی شخص کہے کہ اس شادی مین جو
خرچ ہوگا میرے ذمے ہے جب شادی کے خرچ جب دکھاوین کہے کہ اسقدر مین نے نہین کہا تھا یہہ میرے ذمہ پر نہین اسکو اس
نقض عہد اور معاملے پر پڑا اور بعضے مفسرین نے جواب مین اسکے کہا ہی کہ غیر ذمی اور معاہد کو اکراہ اوپر ایمان کے اور اجبار اوپر اسلام
کے جائز ہے اور قتال کہ بادشاہان اسلام سے ساتھ اہل حرب کے واقع ہوتا ہے سبب اکراہ ہے پس حکم آیۃ لااکراہ فی الدین کا منسوخ ہی
ساتھ آیۃ قتال کے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر پھر گئے تم سب حکم میرے سے یعنے اعراض کیا تمنے ظاہر اور باطن تورات سے نہ احکام
تورات کے بجالائے نہ متابعت کی یسوع کی اور نہ اس پیغمبر کی حالانکہ متابعت انا دونون کی مدلول باطنی تورات کی تھی پیچھے اس عہد کرنے کے بابعد اس
تاکیدات بلیغہ کے اور مواثیق شدیدہ کے کہ نزدیک اہل عقل کے قطع نظر اہل کتاب اور شرع سے مخالفت ان عہود کے قبیح اور شنیع ہی فَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ پس جو نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے اور مہربانی اوسکی ہرگز توبہ تمھاری قبول نہ فرماتا
اور ایمان تمھارا ساتھ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نکرتا پس البتہ ہوجاتے تم ٹوٹا پانیوالونسے لیکن عنایت خداوندی ہی کہ ہنوز اوپر تمھارے
باب توبہ کا مفتوح رکھا ہی اور ایمان اور عمل صالح تمھارے شایان قبول کے ہین پس تمھین چاہیئے کہ زیان کاری اپنی کو محقق نکرو اور ہرگز
روا نرکھو کہ حالت کفر پر ساتھ اس پیغمبر کے کہ الحال دوا مرض تمھاری منحصر متابعت اوسکے مین ہی مرو اور اگر تم یہہ سمجھے ہو کہ ایک شخص کی متابعت
نکرنے سے خسران کلی اور حرمان ابدی مین ہم کیونکر گرفتار ہونگے فضل الہی شامل حال ہی ہمارے ہم بہت پیغمبرون پر ایمان رکھتے ہین اور شرائع منسوخہ
بسیار پر عمل کرتے ہین تو یہہ سب غلط فہمی ہی تمھاری سمجھو لوکہ ایک فرقہ تمھارا کہ تم سے درجے مین اعلیٰ تھا ایک حکم تورات کے ترک کرنیکے سبب سے
کہ مراتب کمتر تھا ترک متابعت پیغمبر آخر الزمان سے خسران کلی مین اور حرمان ابدی مین گرفتار ہوا اور طوق لعن اور جامہ مسخ پہنایا گیا وَلَقَدْ
عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا ہی تم نے اونکو جو حد سے نکلگئے تھے ساتھ شکار ماہیان دریا کے تم مین بیچ
ہفتے کے کہ ہندی مین سنیچر کہتے ہین قصہ اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ایک فرقے کے لوگ بنی اسرائیل کے شہر ایلیا مین کہ کنارے دریا کے تھا رہتے
تھے اور تورات مین مامور تھے کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نہ کرین اور دن شکار کھیلتے تھے اوس دن موقوف کرتے تھے خدا کی قدرت سے
اور دن مچھلیان چھپ جاتی تھین اسیدن پانی پر ہزارون تیرا کرتی تھین اونکو مرغوب بہت تھی مچھلی پر حرص اونکا لیجانے لگا اور مثل ماہی بے
آب کے تڑپنے لگا عقلمندون نے اونکے تدبیر کی کہ جمعہ کو آخر روز چونبچے کھود دئے اور ایک نالا دریا سے ہر چونبچے تک کردیا روز شنبہ
کو اوس راہ سے پانی مین مچھلیان چونبچون مین آ بھرین پھر راہ بند کر دیا وہ دریا مین نجا سکین یکشنبہ کے دن پکڑ لین پھر اسی حیلہ سے مدام مچھلیان
ہفتے کو بند کرتے تھے اتوار کو دام ڈالکر پکڑ کر بچانے کھاتے تھے اور بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہفتے کے دن کہ شکار منع ہی نہین کرتے نگاہ رکھتے ہین
دوسرے دن پکڑتے ہین یکشنبہ کو کہ حلال ہی کہتے ہین کہ چالیس برس تک یا ستر برس تک یہہ عمل رائج رہا تا آنکہ عہد نبوت اور خلافت حضرت
داؤد علیہ السلام کا ہوا آپنے اس احوال سے مطلع ہوکر اونکو منع فرمایا اور نصیحت کرگئے اور کہا کہ یہہ بند کرنا تمھارا بھی شکار کرنا ہی روز شنبہ کو
زینہار یہہ عمل نکرو اور اگر کروگے تو بڑی عقوبت مین پڑوگے انھون نے کہنا حضرت داؤد علم کا نہ مانا اسی طرح حیلہ بازی کرتے رہے حق
تعالیٰ نے اونسے انتقام لیا چنانچہ فرماتا ہی فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ پس کہا ہم نے اونکو کہ تم نے خلاف امر ہمارے کیا ہو جاؤ تم بندر
ذلیل لکھا ہی کہ جو کوئی واسطے عبرت کے اونکے تماشے کو آتا تھا لعن اور طعن شروع کرتا تھا اور یہہ بکمال حسرت سے سر ہلاتے تھے اور دیکھتے
تھے اخبار مین وارد ہی کہ لوگ اس شہر کے وقت شروع اس عمل قبیح کے یہہ تین گروہ ہوئے تھے بقدر بارہ ہزار کے تو واعظ تھے کہ اونکو
اس کام سے منع کرتے تھے اور حق امر معروف اور نہی منکر کا بجالاتے تھے یہانتک کہ درمیان اپنے اور محلے انکے کے دیوار کھینچی تھی کہ
نہ آپ جاتے تھے اور نہ اونکو اپنے پاس آنے دیتے تھے اور قریب ستر ہزار آدمیون کے مچھلیون کے شکار مین گرفتار تھے اور بعضے ایسے

تھے کہ یہہ کام کرتے تھے اور ہمارا کام کرتے تھے سالت تھے [illegible]

اور ہلاک ہوئے اور ساتھ تحقیق بہت اختلاف ہے [illegible]

وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ پس کہا ہے اوس قصہ [illegible]

اونکو جو حاضر تھے اور دیکھتے تھے اور وہ جو پیچھے اوسکے آوے نصیحت واسطے [illegible]

پس کلمہ بین یدیہا سے وہ شہر اور بلدہ مراد ہے کہ وہ برو اس شہر کے تھے اور اس زمانے مین حاضر تھے [illegible]

وما خلفہا سے وہ شہر اور دیہات کہ غیبت زمانی اور مکانی رکھتے تھے اور مطلب کیا [illegible]

کے جا بجا پہنچیگا لوگ یہہ مقام کے سنکر عبرت کرینگے اور اوسے تواتر اور وقائع [illegible]

وہ بلدہ مشہور کرین تا سبب عبرت عامہ ہوا اور موعظت واسطے متقین کے [illegible]

انکے بمقتضائے بشریت میلان گناہ کی طرف رکھتے ہین جب اس واقعہ مین تامل [illegible]

واعظ کے یہہ ہے کہ تخویف اور ترہیب اونکی سے جادۂ شریعت سے لغزش نہ [illegible]

مانع فعلی ہی اور وعظ مانع قولی اور مانع فعلی اوسی ہوتا ہے مانع قولی سے [illegible]

دشوار ہے اور متقیونکو مانع قولی بھی بس ہے جیسے کہ کہتے ہین کہ غلام کو مارا اور ہمارا کو گفتار کافی ہے [illegible]

کا ہی وہ یہہ ہے کہ قردہ جمع غیر ذوی العقول ہے اور صفات غیر ذوی العقول [illegible]

کے قردۃ خاسئات کہنا درکار تھا خاسئین کہ صیغۂ ذوی العقول ہے کیون ارشاد ہوا جواب اسکا یہہ ہے [illegible]

واقع نہین ہوئی ہے تا مطابق اس قاعدہ کے تانیث اوسکی ضرور ہوتی بلکہ حال مناسبت [illegible]

حال کونکم خاسئین فی ھذا المسخ والتبدیل اور اگر بنی اسرائیل بعضے اس قصے کے کہین کہ اس قسم کا اعتراض حکم الٰہی سے ہمارے اسلاف

ہمارے کے بسبب دوری زمان نبوت موسیٰ علیہ السلام کے اور بسبب غلط فہمی کے ہوا تھا کہ جیسے شرعی کو دلیل واقع [illegible] گمان لب

تھا اور کوئی پیغمبر موجود نہ تھا کہ جسکے پاس جا کر ازالہ شبہ کرتے حضرت داؤد علیہ السلام انکو کچھ خبر لکھ بھیجتے تھے [illegible]

اسکے یہہ واقعہ تھوڑے لوگونپر غرفے ہمارے کے ہوا تھا تمام بنی اسرائیل کو جمیع قبیل کے واسطے کیون سرزنش کی جاوے [illegible] اور بعض

کے نامناسب ہے کہتے ہین ہم اعتراض احکام الٰہی سے اسلاف سے تمہارے چند مرتبے بحضور حضرت موسیٰ اور زمانہ [illegible]

سے ہیچ ایک مقدمے کے وقوع مین آیا ہے پس اس مقدمے کو یاد کرو وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اور یاد کرو اوس وقت کو کہ کہا موسیٰ علیہ

السلام نے واسطے قوم اپنی کے اوس ہنگام مین کہ عامیل کو کہ مرد مالدار تھا برادرزادے یا عمزادے اوسکے نے کہ سوا اوسکے اور وارث اوس

عامیل کا نہ تھا مدت تک انتظار اوسکے موت کا کھینچا تا مال موروث اوسکے دفع قتل کیا جب نہ مرا تو آخر تنگ ہوکر مار ڈالا اور پھر اٹھا کر

اور محلے مین ڈالدیا وقت صبح کے فریاد کرتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور لوگونپر اس محلے کے دعویٰ خون کا اوس مقتول کے

کیا اور چاہا کہ اہل محلہ سے دیت لے حضرت موسیٰ نے اہل محلہ کو بلا کر پوچھا اونھون نے انکار اس امر کا کیا حضرت موسیٰ نے قسم انکو دی [illegible]

دیت ٹھہرائی جناب الٰہی مین دعا کی تا حقیقت حال منکشف ہو حق تعالیٰ سے طرف اونکے وحی آئی اور مضمون وحی کا حضرت موسیٰ نے روبرو

بنی اسرائیل کو جمع کر کر تبلیغ کیا کہ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً تحقیق حق تعالیٰ حکم فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے کو اور ایک ٹکڑا

گوشت کا اوس گائے کے مقتول پر مارو وہ زندہ ہوکر بتا دے گا کہ قاتل میرا فلانا شخص ہے اور یہہ طریق واسطے اختیار کیا کہ اگر [illegible]

[illegible] کہتے [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible] گائے [illegible]

سببیت اور مسببیت درمیان اونکے لغت لیکے خیال مین نہین لاتا دکھا کر زبان مقتول سے کہ تازہ عالم غیب سے آیا ہے دار جزا کو دیکھکر البتہ
صادق القول ہونا یقین قاتل کا کیا تھا بالفرض اگر قاتل اوسکا انکار بھی کرے تو مقتول خود مخاصمہ میں ارنعین سرگرم ہوا۔ قرائن اور وارث سے
ثابت کرتا۔ اور واقع مین وہ مقتول غیر قاتل وارث اور نہین رکھتا تھا اور قاعدہ شرعی ہی کہ قصاص لینا بغیر دعوی وارث درست نہین
ہوتا اگر حضرت موسی علیہ السلام بذریعہ وحی سے یقین قاتل معلوم کرکر اوسکے نام پر خبر بھی دیتے تو بھی قصاص لینا اصلا ممکن نہ تھا سوال احیا
میت ساتھ مارنے پارہ گوشت گاے کے جو محض بفعل خدا تھا بیعلاقہ سببیت اور مسببیت پس تخصیص کیون اس جانور کی بیچ ذبح کے ہوئی
جواب اس واقعہ مین بہت ہی منافع تھا کہ بہت مصالح لوگون کو نفع بعض من مرکی نیز اگر کر اس جہان سے گیا تھا اور سوا گوسالہ کے کچھ میراث بیٹے کو نہین
چھوڑی تھی نفع معتدبہ حاصل ہو کہ مدت عمر اس سے وجہ معیشت کا سرانجام کرے اور یہہ بھی ہی کہ اس جانور کو کہ گاے ہے بیچ اجارہ زمین کے
اور نباتات اور اشجار کے ساتھہ زراعت اور آب پاشی کے دخل تمام ہے اور زمین کی اصل خلقت آدمی ہے اور نباتات اور اشجار اصل غذا اسکی
پس جانور کو خصوصیت زائد بہم پہنچی اور علاوہ اوسکے یہہ ہے کہ مس میت بمیت بیچ احیاے کے عجوبگی تمام رکھتا ہی بہ نسبت مس حی بمیت غرض بنی
اسرائیل نے اس حکم حضرت سے اعتراض کیا اور کمال بے ادبی حضرت موسی سے قَالُوٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا کہا آیا کرتا ہی تو ہمکو مسخرا ہم پوچھتے ہین
کہ قاتل اس مرد کا بیان کیجے اور تم کہتے ہو کہ ایک گاے ذبح کرو اس سوال اور جواب مین کیا مناسبت ہی بیچ بیان کرنے ایک جاندار کے سے قاتل
بیان دوسرے کا کیونکر معلوم ہوگا سمجھہ لیجیے کہ یہہ کلام انکا ساتھہ موسی کے موجب کفر کا اونکے ہوا یا نہ ہوا اسلام کا اس مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ
یہہ کافر ہوئے بنا بر شک کے بیچ قدرت الہی کے اور بیچ احیاء موتی کے صادر ہوا پس کفر صریح ہے اور اگر اوپر حضرت موسی علیہ السلام کے تہمت خیانت
وحی کی رکھتے تھے تو بھی کافر ہوئے اور اصح یہہ ہے کہ ان دونون امر سے اونکو کچھہ خبر باعث اس کلام پر نہ تھی بلکہ راہ تعجب سے کہا کہ ذہن مین
اونکے یہہ بات نہ آئی قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ خدا کے یہہ کہ ہوؤن
مین جاہلون سے جواب سوال کا برجستہ نہ دون اور بیان حق مین استہزا کرون یا کام مین مجالس کے اور طلب قصاص کے کھیل کرون بلکہ اگر انبیا سے
استہزا اور مطائبہ واسطے اظہار انبساط اور تفریح طبع کے واقع بھی ہوتا ہی تو غیر مقام تبلیغ احکام مین واقع ہوتا ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بھی اس قسم کے مطائبات محمودہ منقول ہین اور جنس جہل اور نادانی کے سے نہین ہین اسواسطے کہ اوپر موقع اپنے کے ہین جہل وہ ہی کہ
فعل بے موقع ظہور مین لائے جس وقت انبساط اور تفریح طبع منظور نہ ہو قصہ کوتاہ القصہ بنی اسرائیل نے جو سمجھا کہ شاید ذبح مین کسی گاے کے
کچھہ خاصیت ہوگی کہ جسکے ٹکڑے مارنے سے مردہ زندہ ہو جاوے اور ہر بقرہ کو یہہ خاصیت نہین ہی پس تحقیق اوصاف مین اوس گاؤ عجیب کے
دور دور دوڑے حدیث مین وارد ہے کہ اگر بنی اسرائیل ادنی گاے کو ذبح کرتے کفایت کرتا لیکن انھون نے اپنے اوپر سخت گیری کی حقتعالی
نے بھی ایسی ہی سخت گیری کی اور حقیقت مین جناب الہی کو منظور نفع عظیم پہنچانا تھا مالک گاؤ کو اسی واسطے بنی اسرائیل کے دلمین ڈالا قَالُوا
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ کہا دعا کر واسطے ہمارے پروردگار سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہی حقیقت اس گاے کی اس
واسطے کہ حقیقت متعارفہ اسکی یہہ خاصیت نہین رکھتی نہ بقرہ وحشی کہ اوسے نیل گاؤ کہتے ہین اور نہ گاؤ کوہی کہ اوسے سور گاؤ کہتے ہین پس البتہ
وہ گاؤ کہ یہہ خاصیت رکھتی ہی حقیقت بھی دوسری رکھتی ہوگی سوا حقیقت اس اصناف کے سے کہ نام مین شریک ہوئے جیسے کنار دشتی اور کنار
باغی کہ ہر ایک خواص اور آثار جدی رکھتی ہین وہ سوال جو اہل تفسیر اس مقام مین کرتے ہین کہ سوال ما سے لغت عرب مین واسطے حقیقت چیز کے ہوتا
ہی پس بیان جواب مطابق سوال کے نہین ہوتا پس اندفاع اس سوال کا یون ہی خوب ہوتا ہی کہ انھون نے یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ کا سنا تو گمان
کیا کہ حقیقت اسکی مغایر حقیقت گاؤان متعارف سے ہوگی اگرچہ صورت اور نام مین شریک ہے اسواسطے کہ بلفظ ما ہی سے سوال کیا پس حضرت
موسی نے واسطے انکشاف اس معنے کے جناب الہی مین دعا کی پھر جناب الہی سے نشان اوس گاؤ کا دریافت کرکر قَالَ کہا حضرت موسی
نے کہ وہ گاے حقیقت وراے حقیقت گاؤان متعارف نہین رکھتی اور یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ مین باعتبار خصوص اسکے باعتبار صفت کے

نہین بلکہ اِنَّہٗ یَقُوْلُ حق تعالی فرماتا ہے کہ اِنَّھَا یعنی وہ گائے [illegible] نہ بوڑھی [illegible] ہے [illegible]
گائے متعارف سے بلحاظ حقیقت عاجز دنہین لیکن اونکی صفت اون صفات کا [illegible] ہے اپنے سوال [illegible]
موجود نہین ہے [illegible] بہہ ہے کہ باعتبار سن وعمر کے ایک کمال اسمین متحقق ہے اسواسطے کہ لَا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ [illegible] سوال [illegible]
کے کارنے شاق گذران سے معطل رہے اور نہ خود سال ایسی ہو کہ سنونت پہنچا ہو [illegible] عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِکَ [illegible]
سال ہے [illegible] وسط حقیقی کے واقع ہے درمیان پڑھانے اور جوانی کے بیان اونکی سوال ہوا [illegible]
کالعینیۃ مدلول عوان کا ہے پس احتیاج ذکر عوان کا کیا ہے پھر مدلول عوان کا اور مدلول بین ذلک کا بھی [illegible]
کے لازم آیا جواب اسکا یہہ ہے کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا یہہ ہے کہ نہ بہت جوان [illegible]
کہ میانہ سال ہو پس حاجت ذکر عوان کے واسطے رفع احتمال کی متحقق ہوئی [illegible] میانہ سال ہو [illegible]
سن واقع ہون یا مایل بہ پیری یا جوانی پس واسطے رفع احتمالین باقیین کے [illegible] احتمال اول کے لفظ بین ذلک کا [illegible]
تکرار کسی وجہ سے نہین دوسری خواص لفظ بین کے سے یہہ ہے کہ [illegible] داخل ہوتا ہے اور بیان لفظ ذلک پر داخل ہوا [illegible]
جواب اوسکا یہہ ہے تعدد مضاف الیہ بین کا اعم ہے تعدد لفظی ہو یا تعدد معنوی ہو بیان تعدد معنوی متحقق ہے اسواسطے کہ لفظ ذلک کا
اشارہ طرف دو چیز کے ہے فارض اور بکر کے تفسیری یہہ گائے دو حال سے خالی نہین ہے [illegible]
مین معرف اور مشخص ہو سکے اسواسطے کہ ہر گائے کہ [illegible] ہوتے ہین [illegible]
جنے کے مقتضی ہے اور بیل اصلا صلاحیت جننے کی نہین رکھتا پس موصوف [illegible] ہو سکتا [illegible]
قصہ سے انتہی تک علی التواتر کلام الہی مین وارد ہین [illegible] مین بیل ہونے سے اور اگر مادہ [illegible] وصف [illegible]
درست پڑتے ہین لیکن لَا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ معرف اور مشخص اسکا نہین ہو سکتا اسواسطے کہ ہر گائے [illegible]
عادت صلاحیت زمین جوتنے کی اور آبکشی کی نہین رکھتی کہ بحسب امکان عقلی ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ ظن غالب یہہ ہے کہ وہ گائے بیل تھا
اور تانیث ضمائر بنا بر لفظ بقرہ کے ہے کہ تانیث لفظی مونث ہے اگرچہ اوسمین برائے وحدت کہنے نہ برائے تانیث مثل [illegible]
اور قاعدہ لغت عرب کا ہے کہ جو مذکر کو ساتھ لفظ مونث کے ذکر کرتے ہین ضمائر بھی مونث کے اوسمین لاتے ہین جیسے لفظ دابہ کا اگرچہ [illegible]
کے معنونہین لاوین ضمیر مونث ہی کی لاوینگے اور بعضے بکہتے نہ جنی ہوا مات حیوانات [illegible] اور [illegible] حیوان کو کہتے ہین کہ [illegible]
اور مادہ کے نہ کی ہوا اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ وہ گائے مادہ تھی یعنے گائے تھی بیل نہ تھا بدلیل تانیث ضمائر اور وصف بکارت اور عدم اطلاق
وصف لا ذلول اور لا تسقی الحرث مین جواب دیتے ہین کہ عرف عادت بحسب عادت ازمنہ اور بلاد کے مختلف اور متفاوت ہوتی ہے شاید
اوس زمانہ مین اوس شہر مین گائے کو بھی جوت کر پانی دیتے ہون گیہونکو اور میرے نزدیک بھی یہی قول اخیر کا اقرب بصواب معلوم ہوتا ہے
اگرچہ اول بھی ہو سکتا ہے لیکن ترجیح اسکو معلوم ہوتی ہے بہرحال حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بعد بیان اس نشانی کے فرمایا کہ
تم نظر طرف خواص اور صفات اوس گائے کے نہ کرو بلکہ نگاہ اپنی طرف امتثال امر الہی کے متوجہ رکھو کہ اشیا مین خواص ودیعت رکھے ہین ایسے
دیکھو فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ پس بجالاؤ تم جو حکم کئے جاتے ہو تم حضور خداوندی سے کہ ایجاد خواص اور عجائب وابستہ مشیت اوسکے کا ہے
جس گائے مین چاہے یہہ خاصہ عجیبہ پیدا کرے بنی اسرائیل کو باوجود نشانیان بتانے حضرت موسی علیہ السلام کے اور سمجھانے کے تشفی حاصل
[illegible] تفتیش [illegible] حضرت [illegible] قَالُوا کہا کہ کمال جانور کا جیسا سن وسال سے ہوتا ہے ویسا ہی رنگ مین بھی ہوتا ہے
[illegible] لَنَا مَا لَوْنُهَا [illegible] کے تا پایا [illegible] واسطے ہمارے کیا ہی رنگ اوس
[illegible] فرماتا ہے یہہ کہ وہ گائے ہے

زرد رنگ وہ ڈالا ہے تیل اوسکا اور سبب رنگ کے تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ خوش کرتی ہے دیکھنے والونکو اور ہر رنگ زرد خالص کی تاثیر ہے کہ انقباض خاطر او دفع ہموم اور احزان مین نافع ہوتا ہے طبرانی نے اور خطیب اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جو کوئی زرد پاپوش پہنیگا ہمیشہ شادان رہیگا جبتک کہ وہ پاپوش پہنیگا اور زبیر بن امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونھونے فرمایا دن لبس نعلا صفراء قل ھمہ اور بعضی روایات مین آیا ہے کہ جو کوئی سات پاپوش پے درپے زرد رنگ پہنے غم اور اندوہ اوسکا دور ہووے اور الوان خمسہ یعنے سرخی زردی سیاہی سفیدی سبزی خواص مختلفہ رکھتے ہین کہ اہل تجربہ اور قیاس نے اونکو ثابت کیا ہے مشہور ہے کہ الحمرۃ اجمل والصفرۃ اشکل والخضرۃ انبل والسواد اھول والبیاض افضل یعنے سرخی جمال رکھتی ہے اور زردی اظہار خوشی معلوم ہوتی ہے اور سبزی موجب بزرگی اور وقار کی ہے اور سیاہی ہولناک ہے اور سفیدی فضیلت اور خوبی رکھتی ہے القصہ بنی اسرائیل باوجود رنگ بتانیکے پھر سوال سے باز نرہے قَالُوا کہا پھر جب کمال اس گائے کا باعتبار سن و سال اور باعتبار رنگ و جمال دریافت ہوا لیکن یہہ کمال مشترک ہے بہت گایون مین مرجح ایک فرد نہین ہوسکتا کہ بسبب اوسکے وجود اس خاصیت کا ذہن نشین ہمارا ہوا پس ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے حقیقت مشخصہ اس گائے کی کہ جسمین بالخصوص ترجیح ایجاد اس خاصے کی واقع ہوا سواسطے کہ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا تحقیق مشتبہ ہوگئی ہین گائین اوپر ہمارے کہ یا نہ سال اور زرد رنگ بہت ہین وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ اور تحقیق ہم جو اس مرجح کو دریافت کرینگے تو اگر چاہا ہے اللہ نے البتہ راہ پانیوالے ہین حدیث شریف مین وارد ہے کہ اگر بنی اسرائیل کلمہ انشاء اللہ نہ کہتے تو ہرگز اوس گائیکو نہ پاتے اور تسلی خاطر اونکی نہوتی بیان سے معلوم کیجیئے کہ استعانت ساتھ اس کلمہ مبارک کے شرط نیک ہین کہ غرض حصول کی اوسکے ہو مبارک اور میمون ہے اور استحباب شرعی مقرون ہے اور کیونکر نہو کہ اس کلمہ مین استعانت بخدا ہے اور تفویض امر مشیت الٰہی ہے اور اعتراف اور اقرار بقدرت ایزدی ہے کہ اصلاح اعتقاد و عمل ہے قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ کہا حضرت موسیٰ نے حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مرجح کہ ذہن نشین تمھارا ہووے موجب ایجاد اس خاصہ عجیبہ کا اسمین ہو دو چیزین ہین اول ہونا اس گائے کا اوپر شرف عزت اپنے کے ہے کہ اصلا از روئے ذلت باکشی اور سواری اعمال بنی آدم کے نہین دیکھا اور دوسرے سلامت ہونا اوسکا عیب نوع اپنے سے ہے کہ کچھ عیب نہین رکھتی اس واسطے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ تحقیق وہ گائے ہے کہ کبھی کسی کام مین رام نہین ہوئی اور ذلیل نہین ہوئی ساتھ اس حد کے کہ جوتنے زمین کو یا بارکشی کرے وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ اور نہ پانی پلاتی ہے کھیتی کو اور نہ ڈول کوئے سے کھینچتی ہے مُسَلَّمَةٌ سالم رکھی گئی ہے اس سے کہ ہاتھ آدمیونکا اسے پہنچے اور کام مین لاکر ذلیل کرین یا بدن مین اوسکے سوراخ کرین یا داغ لگاوین یا اور کچھ تصرف اپنا عمل مین لاوین جیسے اور جانورونکو کرتے ہین بعضون نے کہا پس اوٹھائے سب کامون سے خوشی خوان چرتی پھرتی ہے کشاف مین لکھا ہے مسلمۃ کے تفسیر مین کہ سلمہا اللہ من العیوب سلامت رکھا ہے اوسے حقتعالیٰ نے عیبون سے لَّا شِيَةَ فِيْهَا نہین داغ بیچ اوسکے یعنے مخالف زرد رنگ کے اور کسی رنگ کا داغ نہین نہ خلقی نہ عملی چنانچہ اکثر جانورونکی خلقت مین داغ نہین ہوتا لیکن بسبب عمل بار برداری کے داغی ہوجاتے ہین اور اوسنے ذلت عمل کی نہین کھینچی کہ رنگ بعضے اجزاے بدن اوسکے کا متغیر ہو قَالُوا الْـٰٔنَ کہا بنی اسرائیل نے کہ اس وقت اور آن اصل مین نام جزو غیر منقسم کا ہے زمانے سے خواہ وہ جزو غیر منقسم زمان گذشتہ مین یا آئندہ مین فرض کرین لیکن جب اوسے معرف بلام عہدیہ کیا مراد اس سے جزو معہود ہوا کہ متکلم اور مخاطب اوسکو پہچانتا ہے اور وہ نہین ہے مگر جزو حاضر اور بعد دخال لام عہدیہ کے اس لفظ کو مانند ظروف غیر متمکنہ کے استعمال کرتے ہین اور ہمیشہ منصوب لاتے ہین جِئْتَ بِالْحَقِّ لایا تو سخن درست کو کہ فی الحقیقۃ سبب ایجاد اس صفت نادرہ کا بیچ اوسکے یہی ہے اب تمام تردد ہماری زائل ہوئی اسواسطے کہ فیضان حیات جمیع حیوانات مین اور انسان مین اولا بروح حیوانی ہوتا ہے عالم غیب سے اور بواسطے اس روح حیوانی کے اثر حیات جمیع اجزائے بدن گوشت اور پوست

وغیرہ سے [illegible]

انسانکو کہ اوسکو انسان [illegible] تفرقہ [illegible]

اہلی کی اور جانوروں اہلی مین بھی [illegible]

کی کہ گوسالہ سامری خاک پاے جبرئیل [illegible]

موافق حکمت الٰہی ہی اور آدمی جو اوسے [illegible]

تو صرف حیات غلبہ اپنے مین نہین رہتی اور روح حیوانی اوسکی مین [illegible]

ہو مگر تیق پردہ حونٹے کے اور بانی دینے مین [illegible]

قوت اور صرافت اپنے کے ہو اور علاوہ اوسکے ایسی گائے [illegible]

سنے بچی ہو اور معزز ہو ساتھ عزت کے کہ فرمایا [illegible] مشابہت تام [illegible]

اور اوسے ساتھ کمال توقیر کے نگاہ رکھا تھا اور وہ گوسالہ نظر مین [illegible]

پس موافق قضیہ حکم المثلین واحد کے ایجاد اس امر کا اس قسم کا [illegible] سوال [illegible] انسانی [illegible]

قوی ترکھتی ہی مناسبت حیات حیوانی سے کہ ساتھ حیات انسانی کے [illegible] افراد انسان کو [illegible] بدن اوس میت کے واسطے کیا

اس خارقہ کا کیون فرمایا جواب مارنا ایک انسان کا واسطے گویا کرنے دوسرے [illegible]

کسی وجہ سے بغیر حکم شرع کے روا نہین ہی بخلاف مارنے حیوان کے کہ بنام خدا ذبح کرنا [illegible]

بحکم شرع متعذر ہوئی تو ضرور انتقال واقع ہوا ساتھ اوس حیوان کے کہ [illegible] مناسبت تمام رکھ [illegible] ساتھ انسان [illegible] مدت حمل

اوسکی ساتھ مدت حمل انسان کے برابر ہی اسیواسطے دودھ اوسکا افضل ہی سب دودھون سے القصہ جو بنی اسرائیل نے موافق [illegible]

اپنے کے دریافت کیا کہ حکمت الٰہی اس امر مین یہی ہو تو گرم ہوئے اوپر بجا لانے اوسکے کے اور تلاش کرنے لگے ایسی گائے کہ [illegible]

ہو تمام شہر مین ایسی گائے نپائی مگر ایک کے یہان تھی اور قصہ اوسکا یون ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد صالح تھا اوسکا ایک بیٹا تھا [illegible]

سال اور اوس مرد صالح کے پاس حوادثات زمانہ سے کچھ مال اسباب باقی نرہا تھا مگر ایک گوسالہ تھا اوسنے گوسالے کو پکڑ کر بنام خدا نے

ابراہیم و اسحاق و اسماعیل و یعقوب سپرد کر کے جنگل مین چھوڑ دیا اور کہا کہ الٰہی مین نے اس گوسالے کو واسطے بیٹے اپنے کے سپرد تیرے

کیا یہہ امانت میری جب لڑکا بڑا ہو تو اوسے پہنچائیو پھر وہ گوسالہ صحرا مین پتے درختون کے کھاتا تھا اور پرورش پاتا تھا اور بعنایت الٰہی

[illegible] سے محفوظ رہتا تھا اور جو کوئی آدمی وہان آنکلتا اور قصد پکڑنیکا کرتا تو بھاگ جاتا تھا ہر چند لوگ قصد پکڑنے کا

کرتے تھے نہین پاتے تھے جب کمال تجسس کوئی کرتا تھا تو نگاہ سے مخفی ہو جاتا تھا جب یہہ لڑکا بڑا ہوا مثل باپ کے بکمال تقوی اور صلاح

آراستہ ہوا رات کو تین حصے کرتا تھا ایک حصے مین ماں کی خدمت بجا لاتا تھا ایک مین سوتا تھا ایک مین نماز پڑھتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی

تبر اور رسن لیکر صحرا کو جاکر لکڑیان کاٹ لاکر بوقت شام بازار مین بیچکر تین حصے اوسکی قیمت کے کرتا تھا ایک حصہ خدا کی راہ مین دیتا تھا ایک

حصہ آپ کھاتا تھا ایک حصہ ماں کی نذر گذرانتا تھا اسطرح عمر اپنی صرف کرتا تھا ایکروز ماں نے اسکو کہا کہ تیرے باپ نے ایک گوسالہ فلانے

جنگل مین بنام خدا چھوڑا تھا وہ اب بکمال جوانی کو پہنچا ہوگا اوسکو لاکر لکڑیان اوسی پہ لادا کر بیٹے نے علامت اوسکی پوچھی کہ مبادا اور کوئی

گوسالہ مال غیر سے [illegible] حلال نہین ہی [illegible] علامت اوسکی یہہ ہی کہ رنگ اوسکا صاف زرد ہی کہ اگر کوئی دور سے دیکھے

[illegible] آفتاب [illegible] گوسالہ [illegible] کہا کہ مبادا وہ کسیکا بھی ہو

[illegible] دیکھے تو کہیو

بہ آواز بلند کرا ہی کاے نام خدائے ابراہیم واسماعیل واسحٰق ویعقوب رام ہوا ور میرے پاس آ لڑکے نے اوس علامت کو یاد رکھکر صحرا
مین جاکر جو اوسے اوسی ڈھب سے بلایا وہ چلی آئی پھر لڑکا موافق وصیت ماںکے کرانیکے کیا یا تھا کہ اوسپر سوار ہو چونکہ مبادا کہ تصرف
انسانی سے متحمل ہوکر برکت اوسکی جاتی رہے اوس گائے کو کھینچکر لانے لگا گائے باذن خدا گویا ہوئی اور کہا ایجوان تعجب ہے سوار
ہو کہ بہ آسانی تجھے گھر پہنچا دون یہ بات سنکر لڑکے نے کہا کہ ماں نے میری منع کیا ہے سوار ہونیکو گائے نے کہا
واہ واشاباش رحمت آفرین صد آفرین مین تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو مجھپر سوار ہوتا مین گراکر بھاگ جاتی یہہ اطاعت سب
میری سبب اسیکے ہے کہ تو مطیع اپنی ماں کا ہے اثنائے راہ مین ابلیس لعین مسافرانہ اوسکے پاس آیا اور کہا ایجوان تو بہت نیکبخت
ہے اور مجھے ایک حادثہ پیش آیا ہے میری [illegible] دکر مین گلہ گاوان اسطرف اس پہاڑ کے چراتا تھا قضائے حاجت کیواسطے یہان آیا تھا
اب وہ دیکھ مین ایسا اونٹھا ہے کہ اپنے گلہ گاوان تک پہنچنا کمال دشوار ہے مجھے اپنی گائے پر سوار کرکر وہان پہنچادے دو گائین منتخب
اس گلے مین سے تجھے اجرت مین اوسکی دونگا تیرا بھی کام ہوجاویگا اور مین بھی مراد کو پہنچونگا اوسنے کہا میری ماں نے مجھے بھی منع کیا اس پر
سوار ہونیکو تجھے کیونکر سوار کردون ابلیس نے کہا ماں کو تیری عقل نہین تو تو ہشیار ہے سمجھ تو سہی اسمین کیا ضرر ہے تیرا دو گائے ملینگی
نفع مین اور یہہ گائے بھی کچھہ خلل پذیر نہ ہوگی اوسنے کہا کچھ ہو مجھے منظور نہین ہے آخر ابلیس نے اوسکا پیچھا نہ چھوڑا ساتھ لگ گیا
ہرچند یہہ منع کرتا تھا وہ نہین مانتا تھا لاچار ہوکر اوسنے بہ آواز بلند پکارا کہ اے خدائے ابراہیم واسماعیل واسحاق ویعقوب مجھے اس
آفت سے چھڑا ایک فرشتہ حاضر ہوا شیطان مضطرب ہوکر ایک جانور کی شکل بنکر اڑگیا گائے نے اوسکی طرف دیکھکر کہا کہ ایجوان
کچھ سمجھا تو یہہ شیطان تھا چاہتا تھا کسی حیلے سے مجھپر سوار ہو کر برکت میری کھودے حق تعالی نے تجھے شر اسکے سے بچایا القصہ وقت شام کے لڑکا
گائے کو پکڑے ہوئے اپنی ماںکے پاس آیا اور یہہ ماجرائے عجیب راہ کا اور گویا ہونے گائے کا دوبار عرض کیا ماں نے کہا کہ یہہ گائے ایسی
نہین ہے کہ بارکشی مین اوسے ذلیل کرین بہتر یہہ ہے کہ اوسکو بیچڈالین تاکہ وبال اوسکا ہماری گردن پر نہ رہے اور قیمت اوسکی سے تو
بھی فائدہ مند ہو کہ چند مدت لکڑیاں لانیسے بچے جب صبح ہوئی تو لڑکا گائے کو لئے ہوئے نخاس کو چلا لیکن ماں سے پوچھہ آیا تھا کہ کس قیمت
پر بیچون ماں نے کہا تھا کہ اندنون قیمت گائے کی تین دینار ہین کہ قریب چودہ ماشے طلائی خالص کے ہوتے ہین لیکن یہہ گائے عجیب
ہے جو کوئی تجھہ سے خریدے تو تو بغیر میرے پوچھے نہ بیچو حق سبحانہ تعالی نے واسطے تعین قیمت اوس گائے کے ایک فرشتہ بھیجا کہ اوسنے
راہ مین آملا اور کہا ایجوان اس گائے کو کس قیمت پر بیچیگا اوسنے کہا تو کیا دیگا کہا تین دینار اوسنے کہا بشرطیکہ ماں میری راضی ہو فرشتے
نے کہا یہہ شرط موقوف کر چھے دینار دونگا اوسنے کہا چھہ دیناروںکے ساتھ بھی یہی شرط ہے فرشتے نے کہا بارہ دینار دونگا شرط کو
چھوڑدے اوسنے کہا اے عزیز اگر ہموزن اس گائے کے سونا دیگا تب بھی بغیر رضا ماںکے نہ بیچونگا ناحق کیون دردسر دیتا ہے فرشتے نے
کہا مین آدمی نہین ہون فرشتہ ہون واسطے امتحان تیرے آیا ہون کہ کسقدر مطیع ہے اپنی ماں کا تو اب اس گائے کو اپنی پھر لیجا بازار
مین کسی کو نہ دکھا بنی اسرائیل کو ایک واقعہ درپیش آیا ہے علاج اوسکا حضرت موسیٰ ابن عمران نے فرمایا ہے کہ اس قسم کی گائے ذبح کرو
بنی اسرائیل تلاش کر رہے ہین سوا اس گائے کے کوئی گائے باین صفات موصوف نہین ہے اگر تجھہ سے مول لین تو ہرگز اونکے ہاتھ
مت بیچیو یہان تک کہ طلا پوست مین اوسکے بھردین کہ مدت عمر تیرے کو وجہ معیشت سے فراغت ہو اور آدمی جانے کہ جو کوئی عیال اپنے
کو خدا سپرد کرتا ہے حق تعالی اسطرحسے پرورش اوسکی فرماتا ہے اور جو کوئی مال اپنا امانت الہی مین چھوڑتا ہے حق سبحانہ اس وضع پر اس مال
کو نامی اور بارور کرتا ہے غرض یہہ لڑکا گائے کو لئے ہوئے گھر آیا اور اپنی ماں سے یہہ سب ماجرا عرض کیا رفتہ رفتہ خبر اس گائے کی
شہر مین شایع ہوئی بنی اسرائیل واسطے خریداری کے دروازہ پر اوسکے ہجوم لائے اور ہرچند قیمت بڑھاتے تھے یہہ لڑکا اور ماں اوسکی
راضی نہوتی تھی یہان تک قیمت بڑھی کہ پوست اوس گائے کا بعد ذبح کے زر سے بھر کر حوالے کرین لڑکے نے اور ماں نے حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو ضامن لشکر بنی اسرائیل کے دیکھتے ہو گا ... [illegible] پس ذبح کیا بنی اسرائیل نے اوسکو فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ [illegible]
نہ تھے بنی اسرائیل کہ یہہ کام کریں یعنے بجابت تھے کہ ذبح کریں اسواسطے کہ گران قیمت ہے گائے جب تحقیق [illegible] [illegible] عمل
کرتے تھے اور [illegible] تھے کہ مبادا مقتول [illegible] کسی شخص کا کے کہ صاحب [illegible] قصاص لینا [illegible]
لیکن حق تعالیٰ نے ناچار ان سے ذبح کروایا اور آگر بنی اسرائیل کہیں کہ اسلاف [illegible] اعتراض [illegible]
کیا بلکہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تعیین قاتل کا البتہ سامنے ذبح کرنے گائے کے کیا اور [illegible] [illegible] دونوں [illegible]
راہ تعجب سے اسقدر توقف کیا اگر پہلے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام تعیین قاتل کا فرماتے اسلاف ہمارے [illegible]
ہم یہہ سب غلط ہے بلکہ اسلاف تمھارے سرکشی سے اقرار [illegible] [illegible] کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]
کے اطلاع اس امر غیب کی ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو ایکدوسرے پر تہمت خون کی نہ کرتے اور قاتل [illegible]
پس یاد کرو سر قصے کو وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا اور یاد کرو جب مار ڈالا تم نے ایک جان کو [illegible] [illegible]
تم میں سے تھا لیکن جو یہہ قتل درمیان تمھارے واقع ہوا اور تحقیق قاتل سے [illegible] [illegible] ایک گناہ [illegible]
ہی کا بیچ تمھارے واقع ہوتا گناہ اور دوسرا [illegible] فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا [illegible] [illegible] اس مقدمے [illegible]
تمھارے دوسرے کو ڈالا تہمت قتل میں کہ فلانا مرتکب اس کام کا ہے [illegible] [illegible] تم بیچ ڈالنے [illegible]
اور [illegible] ہے یعنے ایک نے طرف دوسرے کے دفع کیا اور آپ بچکر دوسرے کو بیچ ڈالا [illegible] گناہ [illegible] تہمت
ناحق آپسمیں کی اور دلیل ہوئی کہ تحقیق حضرت موسیٰ پر وحی آنے کا یقین کامل نہیں [illegible] قاتل [illegible]
وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ اور اللہ نکالنے والا ہے پردہ مستور سے اوس چیز کو کہ تھے تم چھپاتے [illegible] اور
ضعف یقین اپنے سے لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہ فرمایا کہ نام قاتل بتا دیں کہ مبادا تم تکذیب کرو اور قاتل [illegible]
کہیں نے نہیں مارا اور مقدمہ چھپے کا چھپا ہی رہے یہی عادت مستمرہ الٰہی ہے کہ جو بندہ کسی چیز پر [illegible] کرتا ہے [illegible] عمل
خواہ بد البتہ حق تعالیٰ اوسے لوگوں میں ظاہر فرماتا ہے بخلاف ایک دو بار کے جو تقصیر واقع ہوا اور اوسپر ندامت کرے اور خفا میں
اوسکے کوشش کرے تو حق تعالیٰ بھی مستور رکھتا ہے اللھم اغفرلنا ذنوبنا واسترلنا عیوبنا اور ایک سوال نحوی [illegible] ہوتا
ہے کہ مخرج صیغہ اسم فاعل کا ہے اور ماکنتم میں عمل کر کر مفعولیت نصب دیا ہے حال آنکہ یعنے ماضی ہے اسواسطے کہ اخراجات
مکنونات بنی اسرائیل کو ہزاروں برس گذرے ہیں اور صحت عمل اسم فاعل کے بیچ اعتبار معنی استقبال شرط ہے یہاں کیونکر تحقیق عمل
کا ہوگا جواب اوسکا یہہ ہے کہ اخراج مکنونات بنی اسرائیل ہر چند بہ نسبت وقت خطاب ماضی ہے لیکن بہ نسبت وقت تدافع اور اختلاف
کے مستقبل ہے اور اعتبار معنی استقبال وقت خطاب سے ضرور نہیں ہے بہ نسبت وقت واقعہ [illegible] اور یہہ جملہ معترضہ ہے
[illegible] واسطے اظہار قاتل [illegible] گائے ذبح کرو جب ذبح کی تھی فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ پس کہا ہم نے مارو اوس مردہ کو
[illegible] کہ زندہ ہو کر قاتل کو اپنے بتا دے اختلاف ہے اسمیں کہ وہ عضو کونسا تھا بعضے کہتے ہیں زبان
[illegible] اور کہا تھا کہ نام قاتل کا بتا دے اور بعضے کہتے ہیں عجب الذنب اس گائے کا تھی اور یہہ
[illegible] [illegible] [illegible] ہے اور [illegible] [illegible] سے [illegible] ہیوانات کے ریختہ
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible]
[illegible] [illegible] گوشت [illegible]
[illegible] [illegible] ہے کہ کوئی عضو

معین نہین ہے سارے بدن مین سے اوس گائے کے کوئی ٹکڑا اوس مقتول کو مارا اور زندہ ہوجانا قدرت کاملہ الٰہی ہوا اور ہوسکتا ہی کہ بعد ذبح
کے مجمع خلق کا بہت تھا کسی نے خنجر کھینچ زبان کسی نے دُم کھینچنے ران ماری ہو جسکو جسکی سند پہنچی ہو سنے وہی لکھی۔ بالقصہ بعد مارنے کا ٹکڑا
لگانے کے وہ مردہ زندہ ہو کر کھڑا ہوگیا اور حلق کی رگ سے اسکی فوارہ خون کا چھوٹتا تھا اوسنے بتایا کہ مجھے فلانے شخص نے مارا ہی
تا وارث مال کا میرے ہو حضرت موسیٰؑ نے قاتل سے اقرار کروالیا اور بعد اقرار کے قصاص لیا جب سے حکم شریعت کا یہہ ہوا کہ قاتل میراث
مقتول کی سے محروم ہی گو علاقہ پدری او پسری اور برادری وغیرہ رکھتا ہو حدیث شریف مین وارد ہی کہ ما ورث قاتل بعد صاحب
البقرہ باقی رہے یہان کئی سوال جواب طلب اور وہ یہہ ہین کہ مذکور اقرار کروانیکا حضرت موسیٰؑ کے قاتل سے اخبار مین نہین آیا اور مقتول
کے کہنے سے قصاص نہین لیا جاتا اکثر اہل فقہ نے جواب اس سوال کا اس نوع سے دیا ہی کہ جو مقتول بعد موت کے زندہ ہوا تھا حال
برزخ اور نمونہ عذاب اخروی دیکھ آیا تھا قول اوسکا بجائے دو شاہد معتبر بلکہ زیادہ تر اس سے ہی آرے جب تک کہ مقتول نہین موا اور
حال برزخ کا معاینہ نہین کیا احتمال صدق و کذب کلام اوسکے مین ہی کہنا اوسکا تعین قاتل مین معتبر نہین ہوتا لیکن موافق قواعد کلامیہ
کے اس جواب مین تذبذب قوی اسواسطے کہ اہل کلام بحث معجزات مین تقریر کرتے ہین کہ اگر بدعاے پیغمبر مردہ زندہ ہووے اور شہادت دیوے
صدق نبوت کے یا تکذیب رسالت کے دے معتبر نہین ہی بلکہ معجزہ اس پیغمبر کا نفس احیاے میت ہی شہادت اوسکی کو موافقت دعوے
نبوت مین یا مخالف اوسکے مین دخل نہین ہی اسواسطے کہ میت جب زندہ ہوا عقل اور شعور اور خیال اور وہم انسانی کہ معرفت مین محل
خطا ہے اوسے حاصل ہووے حکم اوسکا حکم افراد انسان کا ہی کہ شہادت اونکی کام نہین آتی اور اگر جانور یا پتھر یا درخت دعاے پیغمبر سے
نطق مین آوے اور شہادت او پر صدق دعوی نبوت کے دے معتبر ہی اور اگر تکذیب کرے تب بھی معتبر ہی اور اہانت ہی مدعی نبوت
کے حق مین مثل اہانت مسیلمہ کذاب اور اخوان اوسکے اسواسطے کہ نطق جمادات اور حیوانات کا تصنع خیال و وہم سے نہین ہی بلکہ نطق غیبی ہی
احتمال صدق و کذب کی گنجایش نہین رکھتا پس موافق اس قاعدے کے چاہیے کہ کلام مردے کا بعد حیات کے محتمل صدق و کذب کا ہو کہ زور و تلبیس کلام
مین شیوہ انسان ہی اور کہنا اوسکا تعین قاتل مین معتبر نہو تا جبتلک اقرار قاتل درمیان نہو پس جواب صحیح اوسکا یہہ ہی کہ جو حقتعالی نے
انکو امر فرمایا بذبح بقرہ اور کہا کہ مارنے بعض اعضا اوسکے سے مردہ زندہ ہو کر احوال قاتل بتاویگا پس حقیقت مین شہادت او پر صدق
خبر اوس مردے کے بالخصوص بھی جناب الٰہی سے ثابت ہوئی لہذا اس مردے کے قول پر قصاص لینا روا ہوا بغیر حاجت اقرار قاتل کے اور اوس مردے کو
اور مردون پر قیاس نہ کیا چاہیے کہ یہہ منصوص الصدق تھا اس خبر مین بالخصوص ولو التزاما اور یہہ بھی جب ہی کہ اقرار قاتل نے معجزہ
باہرہ دیکھکر نہ کیا ہو اور یہہ بعید ہی اور ظن غالب یہہ ہی کہ قاتل نے اقرار یا سکوت کہ قایم مقام اقرار کے ہی کیا ہو حدیث صحیح مین ہی کہ انصار
کے لڑکے زیور نقرئی پہنے ہوئے کھیلتے تھے ایک یہودی نے اوسے صحرا مین لیجا کر مار ڈالا اور زیور اوسکا اتار کے لے گیا وارثون نے اوس لڑکے کے
بڑی جستجو سے اوس لڑکے کو زخمی پایا کچھ رمق جانکی باقی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرت نے فرمایا کہ نام اہل محلہ کے لیو
کہ فلانے نے تجھے مارا ہی یا فلانے نے جب نام اس یہودی کا لیا اس نے سر ہلایا آنحضرتؐ نے اوس یہودی کو بلوا کر قصاص دلوایا اور بعضی
روایات مین آیا ہی کہ اوس یہودی نے اقرار بھی کیا پس محتمل ہی کہ اس قاتل نے بھی جس سے حضرت موسیٰؑ نے قصاص دلوایا اقرار کیا
ہوگا اور روایتین مذکور اقرار کا اوسکے ساقط ہوگیا ہوگا اب حکم اس مسئلے کا بیچ شریعت ہماری کے دریافت کیجیے اور شریعت حضرت
موسیٰ کی بھی مطابق ہماری شریعت کے ہی اسبابمین چنانچہ توریت مقدسہ ساتھ اوسکے ناطق ہی مسئلہ اگر کوئی مردہ کسی جگہہ پڑا ہوا اور
اثر قتل اور جراحت کا اسمین پایا جاوے اور قاتل اوسکا معلوم نہو نزدیک امام اعظم علیہ الرحمہ کے اہل اس محلے کی سے یا اس دیہہ کی سے
کہ جسمین مقتول پڑا ہی اور اگر صحرا مین ہی تو گانون جو اقرب ہی اوسمین سے پچاس آدمی صالح معتبر کو قسم خدا کی کھلائی جاوے کہ ہمنے
نہین مارا ہی اس مقتول کو اور نہ قاتل اوسکے سے خبردار ہین اگر قسم کھائی تو تمام اوس محلے کو یا دیہہ کو دیت لیکر چھوڑ دیا چاہیے اور

اگر قسم کھا نہیں اور انکار کریں تو اونکو حبس کیا جاوے تا قسم کھاوین یا قاتل کو بتلاوین [illegible]
نہیں رہنے کی ایسا واقعہ ملا ہو واقع ہوا تو بندا ہو بیجا نے اور [illegible] امام شافعی [illegible]
محلے سے یا اس دیہہ سے ہو یا ین لوغ کہ ظن غالب ہو کہ اسے [illegible]
ہوئی پھر متفرق ہوئی اور ایک کو کشتہ چھوڑ گئے [illegible]
مقتول کو چاہیے کہ تعیین کرے ایک کا نام اوس جماعت پچاس سے قسم کھاوے [illegible]
[illegible] دلوائی جاوے قصاص نہیں اور امام مالکؒ اور امام احمد حنبلؒ [illegible]
امام اعظم رضی اللہ عنہ حق تعالی نے بعد فرمانے ذبح بقرہ کے اور مارنے اوس کے [illegible]
قاتل کو اور پھر مردہ ہو کر گر پڑنے اوسکے جاسے فرمایا بنی اسرائیل کو فرمایا کَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى [illegible]
اور پھر تمھارے زندہ کیا اور کلام اوسکا تم نے سنا ایسے ہی جلاویگا اللہ تعالی مردوں کو [illegible]
سے بلکہ واسطے محض اقامت عدل اور اجرائے قصاص کے اسواسطے کہ [illegible]
سبب واقع نہیں ہوا اور ظاہر ہے کہ میت [illegible]
بغیر اوسکے حاصل نتھی ارادہ الہی متعلق ہوا اوسپر کہ مردہ کو زندہ فرمایا [illegible] قاتل کا [illegible] قصاص کا [illegible]
قاتل کو عوض اوسکے حکم قتل کا فرمایا اور یہہ معنی آخر تین واسطے اقامت عدل [illegible]
کے ہے وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ اور دکھاتا ہے تم کو حق تعالی نشانیان قدرت اور حکمت [illegible]
کرنے مردے کے تو تم سمجھو اور اندیشہ کرو یہہ خطاب اونھین ہے جو مجلس احیائے عامیل مین حاضر تھے یا زمانہ آنحضرت مین [illegible]
کرتے تھے سمجھ لیجیے کہ اس قصہ کی آیات مین [illegible] آدمی مین اول یہہ کہ [illegible] اعضائے میت کا [illegible]
کا ہوا تو بالیقین معلوم ہوا کہ موثر حقیقی عالم مین وہی ذات ہے سبب کی ہے نہ اسباب دوسرے یہہ کہ جب [illegible]
یا اوپر خاندان اپنے کے نازل کرے پس طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ تقدیم ذبح اور قربانی کی اور صدقت [illegible]
وصول مطلب ہو تیسری یہہ کہ سخت گیری اپنی طرف سے موجب سخت گیری کے ہے جانب خدا سے اور مسارعت امتثال اوامر الہی مین
فی الفور موجب سہولت اور آسانی ہے چوتھی یہہ کہ یتیموں کو حق تعالی موافق لطف اپنے کا کرتا ہے [illegible] مراعات
حال یتیمان اور حفاظت اموال کی اونکے کافہ خلائق پر لازم ہے پانچوین یہہ کہ جو کوئی عیال اپنے اور فرزند کے چھوڑے اور مال اپنا
حفظ الہی مین سپرد کرے حقتعالی ایسا نفع پر نفع اوسے بخشتا ہے چھٹی یہہ کہ خدمت والدین کی موجب نزول رحمت اور برکت الہی کی ہے
ساتوین یہہ کہ جو چیز اللہ کی راہ مین دے اور طمع ثواب کا اوسسے رکھے وہ گران قیمت اور عمدہ ہو جیسے اونھوں نے یہہ گائے ذبح کی
اسیواسطے آیا ہے کہ قربانی لاغر اور عیب دار نہو آٹھوین یہہ کہ جو کوئی انشاء اللہ کہکر کام کریگا اپنے مقصود کو پہنچیگا جیسے بنی اسرائیل ہم
آغوش مطلب ہوئے نوین یہہ کہ جسوقت کچھہ مشکل بڑی پیش آوے اور حل ہونا اوسکا دشوار ہو تو قربانی سے حق سبحانہ حل فرماوے گا
دسوین سرزنش کا فرون گوسالہ پرستوں کی کہ جسکو یہہ معبود اپنا جانکر پوجتے ہین وہ لایق ذبح کے ہے نہ قابل پرستش کے گیارھوین یہہ کہ
دعا باپ کی بیٹے کے حق مین مقبول ہوتی ہے جیسے بیان ہوئی باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب وہ یہہ ہین کہ ذکر مارنے عامیل کا
کہ سر قصہ تھا مقدم اوپر ذبح بقرہ کے کیون نہ فرمایا جواب لطیف اوسکا تفسیر حقانی مین لکھا ہے تا الہ سے نکال لو اور سوا اسکے اور مفسرین
نے جو لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر یون ہی کرتے تو ایک قصہ ہوتا اور غرض جو اس سے منظور تھی حاصل نہوتی اسواسطے کہ غرض بیان اس
قصے سے اس مقام مین بیان یہہ ہے کہ اسلاف تمھارے یعنی بنی اسرائیل کے حضرت موسی کو تبلیغ حکم مین احکام الہی سے کہ وجہ حکمت

اونکی فہم ناقص ہین اونکے ہنین آتی تھی بہت استہزا کی کرتے تھے اور پھر امتثال مین اس امر مقدس کے مبادرت اور سرعت نہین کرتے
تھے بلکہ بار بار مجبوری اختیار کرتے تھے اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر اوسکے کہ وحی الٰہی واقع نہ تھی دوسری یہہ کہ تم اس مرتبے مین قبیح
افعال ہو کہ اسلاف تمہارے اوس زمانہ مین قتل نفس محترمہ کرکر ایکدوسرے پر تہمت کرتے تھے اور کتمان اشہاد قعہ مین کوشش کرتے تھے حالانکہ
وحی نازل ہوتی تھی اور پیغمبر اولو العزم درمیان اونکے موجود تھے پس تفریق اس قصے کی اوپر دو غرض کے موافق ترتیب کے ضرور نہوئی
اور اشتباہ کہ تفریق قصے سے واقع ہوتا ہی یہہ ہی کہ کوئی بسبب ان دو واقعہ کے ایک قصہ کو دو سمجھے اور غلطی مین پڑے علاج اسکا
یہہ ہی کہ ضمیر بعضہا کی راجع طرف بقرہ کے ہی گو بالتصریح باتحاد قصہ فرمائی ہی اللہ اعلم باسرار کلامہ یہان سمجھ لیجئے کہ قاتل عمدا اور خطا
دونون محروم ہی میراث مقتول سے باجماع اور اختلاف اوسمین ہی کہ اگر قاتل اوپر حق کے ہوا ور مقتول ناحق پر تو بھی حرمان میراث
سے متحقق ہی یا نہین امام اعظم رح فرماتے ہین کہ اگر عادل باغی کو مارے یا واقع صایل کو لینے ملک کرنے والیکو قتل کرے محروم میراث سے نہین
ہوتا اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ اس صورتہائے مین بھی محروم میراث سے ہوتا ہی سمجھ لیجئے کہ قصہ بقرہ کا اوپر جمیع مہمات دینیہ کے دلالت کرتا
ہی پس یہہ قصہ گویا خلاصہ تمام قرآن شریف کا ہی علی الخصوص خلاصہ مطالب سورۂ بقرہ کا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ مہم اعظم دینی
اثبات وجود صانع ہی اور وہ اوس قصے سے اوس طریق سے مستفاد ہوتا ہی کہ زندہ ہونا اوس کشتے کا اپنی ذات سے نہ تھا والا ہر
کشتہ زندہ ہوجاوے اور نہ اعضائے بقرہ مارنے سے تھا والا ہر میت اس عمل سے جی جاوے پس نہ تھا مگر بمحض قدرت الٰہی اور نہ
ساتھ اس سبب کے بلکہ نزدیک اس سبب کے یہین سے قدرت حق تعالیٰ کی ثابت ہوتی ہی بلکہ حکمت اوسکی ہی اسواسطے کہ زندہ کرنا
اس مردیکا آگاہ فرماتا ہی اوپر اوسکے کہ دل مردہ کو بھی ساتھ ذبح نفس امارہ کے کیا چاہئے دوسری مہم اثبات نبوت کی ہی اور یہہ مہم
اس قصے سے صریح ثابت ہوتی ہی اسواسطے کہ یہہ قصہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا اور جب نبوت حضرت موسیٰ کی ثابت ہوئی نبوت
جمیع انبیائے متقدمین کی اور متاخرین کی ثابت ہوگئی کیونکہ تمام انبیا دو حال سے خالی نہین یا مصدق حضرت موسیٰ کے ہین یا مصدق اور مصدق
مصدق صادق کے دونون صادق ہوتے ہین اور ضمن اثبات نبوت مین بیچ اس قصے کے اشارہ ہی نہایت مفید طرف اوسکے کہ اطاعت
انبیا کی بے تفتیش وجہ حکم اوپر لوگون کے واجب ہی تا مؤنت کم ہو اور فضیحت واقع نہو مانند گو سالہ کان اتخذ نا ہزوا کے تیسری مہم استقامت
کی ہی اور یہہ مطلب اس قصے سے باین نوع مستفاد ہوتا ہی کہ قاتل نے اوس مقتول کے طلب دنیا کی تھی ذلیل ہوا پس معلوم ہوا کہ
طلب دنیا ذلت ہی اور طلب ماسوی اللہ پس چوتھی مہم مجاہدہ ہی اور یہہ قصہ دال ہی اوپر مجاہدہ کے اور شرائط اوسکے کے مثلا
چاہئے کہ مجاہدہ ساتھ قتل نفس امارہ کے زمان پیری مین ہو اسواسطے کہ جب ہوائے نفسانی قوی اور جوارح کی رگ و ریشے مین دور کر مستحکم
پذیر ہوجاوے تو قلع اوسکا بہت دشوار ہی علی الخصوص وقت ضعف اور تساقط قوی مین کہ ضعیف سے درخت قوی نہین اکھڑ سکتا اور
زمانہ مستی جوانی اور عنفوان شباب مین بھی نہو اسواسطے کہ عقل اسوقت کم اور بے تجربہ ہوتی ہی طاقت محاربہ ہوا کی نہین رکھتی غالب
کہین بھی مغلوب ہوا ہی اور شرائط مجاہدہ سے صفرت کے صلاح بھی ہی کہ تسر الناظرین شان اوسکی ہی اور سلامت رہنا بھی ہی طرف
رہنے اعمال دنیوی سے مثل زراعت اور تجارت کے باوجود صحت استعداد اور بیداغ ہونا جوہر روح کا و علی ہذا القیاس پانچوین مہم
معاد ہی اور یہہ مہم بھی صراحۃ اس قصے سے ثابت ہوتی ہی اسواسطے کہ حیات گئی ہوئی بدن سے قتیل کے پھر آئی اور یہی پانچون مہمین ہین
کہ خلاصہ مطالب مین اس سورۃ کے اور باقی امور مہمات مقدمات ان امور پنجگانہ کے ہین ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر سخت
ہوگئے دل تمہارے ایسا ہو دیکھنے کے یعنی بعد زندہ کرنے عامیل کے فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً پس وہ دل کہ تمہارے ہین
مانند پتھرونکے ہین یا زیادہ تر سختی مین پتھر سے بھی ہین وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ اور تحقیق بعضے پتھرونمین سے البتہ وہ
ہی کہ پھوٹ نکلتے ہین اوس مین سے نہرین وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ اور تحقیق بعضی انہین پتھرونمین سے البتہ وہ ہی

کہ پھٹ جاتا ہے بس طنا ہے اس سے بات پانی وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ [illegible]
گر پڑتا ہے ڈر سے اللہ کے وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ [illegible]
کے مثل بھی نہیں کیونکہ پتھر سے ایک آنسو بھی نہیں بہا اور جو بہا وہ بھی تھا [illegible]
خشیت ہو پتھر سے بھی ول [illegible] سوال [illegible]
اور ڈر کے پر موصوف کیا ہے اور شک نہیں ہے [illegible]
پس کیونکر وصف خشیت کا وہ نہیں ثابت ہو جواب [illegible] اہل سنت و جماعت [illegible]
مجرد ہے کہ تفسیر اس سے ساتھ ملکوت کل شی کے آیت فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء [illegible]
ہی اور مشاہدہ اور ال ہے اور صلوٰۃ و تسبیح جمادکی اور حیوان کی اور نطق [illegible]
اور وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم [illegible]
تا ہیر کا بدن ہیں اونکے نہیں ہے [illegible]
توسط روح حیوانی کے تصرف کرنے ہیں [illegible]
جسم سے سرزد ہوتے ہیں اور بسبب تعلق دائمی نہیں ہے [illegible]
ارواح کے ابدان ہیں اپنے دائمی ہونگے اسی سبب شہادت دینگے [illegible]
سے عجیب ہونگے اور یہاں دنیا ہیں جو گاہ گاہ ہرگونا ظاہر ہوتے ہیں اسی سبب سے اشجار [illegible] شہادت
اجابت امر امتثال حکم کیا ہے چنانچہ اکثر احادیث ہیں وارد ہے صحیح مسلم ہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
اوس پتھر کو کہ مکہ ہیں قبل بعثت کے مجھے سلام کرتا تھا چنانچہ جابر بن سمرہ نے روایت کی ہے اور گویا ہونا [illegible] ثابت
ہے کہ صحیحین ہیں موجود ہے اور ایسے ہی صحیحین ہیں بروایت متعددہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور [illegible] عثمان اور
علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کو وہ حرا پر تشریف رکھتے تھے پتھر اوس پہاڑ کے بطور زلزلہ کے [illegible] آنحضرت نے [illegible]
اور فرمایا کہ باادب ہو کہ پشت پر تیرے نہیں ہے مگر پیغمبر اور صدیق اور شہید [illegible] فرمانے حضرت کے پہاڑ ساکن ہو گیا [illegible]
کرنا ستون حنانہ کا بسبب مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر مشہور ہے کہ حاجت بیان کی نہیں [illegible] اور جب
آنحضرت نے بغل ہیں لیا تو سکونت اوسکی دلالت اوپر شعور اور حیات اوسکی کرتی ہے اور آیت ولو انزلنا ہذا القرآن علی جبل
لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ اصرح آیات ہے اس باب ہیں دوسری یہ ہے کہ اگر مراد اس آیت سے [illegible]
ہے تاج اسباب کے کہ اوامر الٰہی پتھر بجالاتے ہیں اور ڈرتے ہیں اور تم نہیں بجالاتے اور نہیں ڈرتے تو [illegible] الہامات
جبلیہ اور مقتضیات طبعیہ ہیں تو انسان انکار تا ہے نہ اشجار احجار اور اوامر و نواہی شرعیہ کا اور تکلیفات دینیہ کا قبول کرنا احجار اور
اشجار سے کہاں ثابت ہوا ہے کہ بسبب التزام کا ہوا ور بسبب نہ قبول کرنے اوسکے انسان کا فرد نکو سخت تر پتھر سے کیا جائے جواب اوسکا
یہہ ہے کہ الہامات جبلیہ کے قبول کرنے ہیں ہر چند احجار اور فجار سنگدل شریک ہیں لیکن کمال احجار وغیرہ ہیں اسی قدر کافی ہے کہ [illegible] اوسکا
[illegible] جمادی ہے اور فجار سنگدل کو اسقدر قبول کرنا کچھ نہیں ہے اسواسطے کہ کمال انسان کا قبول احکام تکلیفیہ ہے کہ بواسطہ رسل کے
پہنچے ہیں پس اپنے حد کمال کو پہنچتے ہیں احجار [illegible] الہام کا کہ لائق اونکے ہے کرتے ہیں اور فجار سنگدل حد کمال اپنے کو نہیں پہنچے
[illegible] الہام کہ لائق اونکے ہے [illegible] سخت تر ہوئے اور یہ مثل اوسکی ہے کہ کہتے ہیں اس سال تابستان
[illegible] اس موسم کا ہے

تیسری یہہ کہ اس مقام مقام تفاصیل قلوب کفار سنگدل کے اور احجار کے تین قسم پتھر ذکر یاد فرمایا حالانکہ ذکر ایک قسم پتھر کا بھی بیان کافی تھا وجہ اس
اطناب کی کیا ہی جواب اوسکا یہہ ہے کہ ذکر تین قسم پتھر کیسے اشارہ ہے طرف سلوک اہل معرفت کے کہ نزدیک اہل سلوک قلب کے تین مرتبے
ہین اول قلب ہے کہ بحر نور الٰہی مین مستغرق ہو کر نابود ہو گیا اوس سے نہرین معرفت کی جوش مارتی ہین اور دلہاے مسترشدان مستفیضان
کو سبز و شاداب کر کے نبات تازہ سطار لی ہین یہہ قلب اہل اللہ کا اور سابقین کا ہے دوسرا قلب ہے کہ دریاے علم سے سیر ہو کر
باعث نفع خلائق کا ہوا یہہ قلب علماے راسخین کا ہے تیسرا قلب ہے کہ بانقیاد و استسلام اور اطاعت موصوف ہے یہہ قلب زہاد و
عباد کا ہے اور ادنیٰ احوال پتھر کا یہہ ہے کہ ہبوط من خشیۃ اللہ کرے یعنے انقیاد کرے حکم طبعی کو کہ حق تعالیٰ نے اوپر اوسکے حاکم کیا
ہے اور وہ میل بمرکز ہے علی الاستقامت اور جب اس حد سے ترقی کرتا ہے تو پانیکو راہ دیتا ہے اور مسام تنگ بسبب شگافت جوہر
اوسکے اوسمین پیدا ہوتے ہین اوس راہ سے ترشح آب ہوتا ہے اور جب اس حد سے بھی ترقی کرتا ہے قوت اہالہ اور استحالہ ہوا کی
ساتھ پانی کے اسمین حادث ہوتی ہے اور منشاء انہار ہوتا ہے چوتھا قلب ہے غیر متاثر کہ بسبب کمال تمرد اور تجبر کے بخوف و خشیت
یا بلین و رفق ساتھ قبول کرنے فیض علم کے موصوف نہین ہوتا اور ترشح یا طاقت نہین دیتا یہہ قلب کفار فجار کا ہے اور کوئی چیز جواہر محسوسہ سے
ساتھ اس قلب کے مشابہت نہین رکھتی حدیث مین وارد ہے کہ جو حق تعالیٰ نے مجھے ہدایت اور علم سے دیا ہے مشابہ باران بسیار کے ہے
کہ زمین پر برسے پس بعض قطعہ زمین کا تھا پاک و پاکیزہ و نرم پانی نے گاہ اور بہت سبزہ اگایا سبب نفع عام ہوا دوسرے قطعہ نے کہ
سخت اور نشیب تھا پانی اپنے مین جمع کر کر نگاہ رکھا اوس سے بھی نفع مالی ہوا آدمیونکو کہ پانی پیا اور کھیتونکو پانی دیا مواشی کو سیر کیا تیسرا
قطعہ کہ ہموار تھا نہ آب اوسنے پیا نہ جمع کیا کہ کسی کے کام آتا پینے کے یا گیاہ اگنے ہی مثال ہے کہ بعض نے ہدایت پیغمبر کی قبول کی اور علم
پڑھا پڑھایا اور بعضے کچھ متمتع ہوئے اوس سے اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ تین قسم مین پتھر کے اشارہ ہے طرف اوسکے کہ حکم غیب نے احجار
مین ظہور کیا ہے پس ان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار اشارہ ہے اس پتھر کی طرف کہ ضرب موسیٰ علیہ السلام سے منبع عیون اثنا عشر
ہوا تھا اور ان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء سے اشارہ طرف اس پتھر کے ہے کہ سد سیل عرم کیا تھا بحکم الٰہی پھٹ گیا اور سیل کے
پانی کا راہ کھولدیا تا ملک سبا کو خراب کرے اور وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ سے اشارہ ہے طرف سنگ سجیل کے کہ جو آسمان
سے بحکم الٰہی گرا اور قوم لوط کو زیر و زبر کیا تھا چوتھی یہہ کہ کلمہ او کا واسطے شک کے ہے اور کلام علام الغیوب مین جاے شک نہین ہے بلکہ واسطے
تخییر کے ہے یعنے سامع احوال اونکے مین مخیر ہے نظر اصل قساوت مین اونکے کر کر دلونکو اونکے تشبیہ پتھر سے دے یا مرتبہ قساوت مین اون کے
خوب غور کر کر دلونکو اونکی قساوت مین زیادہ پتھر سے جانے اور تشبیہ کو چھوڑ دے اور عنان کلام کو طرف وادی ترجیح کے معطوف کرے
اور اگر کوئی کہے کہ تخییر انشاءات مین ہوتی ہے اخبارات مین نہین ہوتی تو کہتے ہین ہم کہ ہر انشا کو ایک خبر ضمنی لازم ہے چنانچہ ہر خبر کو انشا بھی لاحق
ہے کبھی بلحاظ باقتضاے مقام لفظ او ہر حال اس لازم ضمنی کے فرماکر مراعات ان اعتبارات کی کہ لایق استعمال کے ہین کرتے ہین پانچوین یہہ ہے
کہ اشد قسوۃ کیون کہا حالانکہ بنا اسم تفضیل کی ممکن ہے کہ اقسیٰ کہتے اس جگہہ بات لفظ اشد کے اور اکثر او زید کی استعانت چاہتے ہین جہان بنا
افعل التفضیل کی ممکن نہین ہوتی چنانچہ الوان اور عیوب مین جواب اسکا یہہ ہے کہ دلالت اقسیٰ کی اوپر زیادت قساوت کے دلالت اجمالی ہے
اور دلالت اشد قسوۃ کی دلالت تفصیلی ہے اس مقام پر دلالت تفصیلی واسطے بیان شناعت حال اونکے کے منظور ہوئی اور علاوہ اوسکے
مدلول مین اقسیٰ کے اور اشد قسوۃ کے فرق ہے دقیق اور وہ یہہ ہے کہ اقسیٰ اوپر افراط قسوۃ کے دلالت کرتا ہے خواہ بحیثیت کمیت ہو خواہ
بحیثیت کیفیت اور اشد قسوۃ خاص اوپر افراط کیفیت کے دلالت کرتا ہے اور یہان منظور افادہ اسی کا ہے اور بیان سے معلوم ہوا [illegible] کہ
جب افادہ افراط کیفیت فعل منظور ہو اکثر او زید کہا چاہیے اور جب افادہ افراط [illegible] اسم تفضیل
لائیں اور [illegible] مقام [illegible]

خیانتون نکو مین سے خیانت فتح الیہ بین لعلہ اَفَتَطمَعُونَ اَن یُؤمِنُوا لَکُم [illegible]
دلایل اپنے قایم کرینگے اس بات کی کہ تم کفر اور سما [illegible]
تمھارے زمانے مین تمھاری لیلو نہ اور بدا نصیحت [illegible] وَقَد کَانَ فَرِیقٌ [illegible]
ہین کہ ستر پیغمبر تھا مبعوث ہوا تھا یَسمَعُونَ کَلَامَ اللّٰہِ [illegible]
پھر بدل ڈالتے تھے اسی کلام الٰہی کو بعد اسکے کہ سمجھ لیتے تھے [illegible]
ان تفعلوا ھذہ الاشیاء فافعلوا وان شئتم ان لا تفعلوا فلا باس [illegible]
طاقت ہو تو نہ کرو کچھ باک نہین وَھُم یَعلَمُونَ اور وہ جانتے تھے [illegible]
یہود آپ کے مدینے مین تشریف لائے [illegible] اسلام کرکے آنے لگے [illegible]
ہی وَاِذَا لَقُوا الَّذِینَ اٰمَنُوا اور جب ملتے ہین یہود ان لوگون سے [illegible] قَالُوٓا اٰمَنَّا [illegible]
لائے ہم وَاِذَا خَلَا بَعضُھُم اِلٰی بَعضٍ اور جب اکیلے ہوتے ہین بعض [illegible]
اَتُحَدِّثُونَھُم بِمَا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیکُم کہتے ہین [illegible]
تمھارے کتاب تمھاری مین ایک روایت ہے کہ بعضے یہود [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اصحاب [illegible]
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو توریت مین لکھی تھی کہدیتے تھے [illegible]
علیہ وسلم کی کہتے ہو اصحاب کو لِیُحَآجُّوکُم بِہٖ عِندَ رَبِّکُم جو جھگڑین تم سے ساتھ اوسکے نزدیک [illegible] قیامت کو
یہان سے معلوم ہوا کہ حق سمجھتے تھے اور زبان لوجہ کرتا بعث نہین کرتے تھے اَفَلَا تَعقِلُونَ کیا پس نہین سمجھتے [illegible]
کی یعنے کہدیتے ہو تم یہ نہین سمجھتے کہ بھید کی بات دشمنون سے نہین کہا کرتے اَوَلَا یَعلَمُونَ کیا نہین جانتے [illegible] اَنَّ اللّٰہَ یَعلَمُ مَا
یُسِرُّونَ وَمَا یُعلِنُونَ تحقیق اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہین یہود عداوت رسول خدا کی اور اصحاب کی [illegible]
پیغمبر کی اور اصحاب اونکے کی وَمِنھُم اُمِّیُّونَ اور بعضے انہین سے ان پڑھے ہین کہ لکھنا پڑھنا نہین جانتے اُمّی جو ہے نسبت
کی ہے یعنے منسوب طرف ام کے جیسا آدمی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے کہ کچھ نہین جانتا ایسے ہی ہین لَا یَعلَمُونَ الکِتٰبَ نہین
جانتے توریت کو اور نہین پہچانتے کہ اسمین کیا لکھا ہے اِلَّآ اَمَانِیَّ مگر آرزوئین جو موافق ہوائے نفسانی اونکے ہے [illegible]
علماؤن نے اونکے اپنے دل سے بنا بنا کر کہدیتے ہین کہ بہشت تمھارے واسطے ہے اور باپ دادا تمھارے تمھین بخشوا لینگے وَاِن ھُم اِلَّا
یَظُنُّونَ اور نہین وہ مگر گمان کرتے ہین یقین نہین رکھتے فَوَیلٌ لِّلَّذِینَ یَکتُبُونَ الکِتٰبَ بِاَیدِیھِم پس واے ہے واسطے اونکے [illegible]
عذاب اور اندوہ کہ لکھتے ہین کتاب اپنے دل سے بنا بنا کر ساتھ ہاتھون اپنے کے ثُمَّ یَقُولُونَ ھٰذَا مِن عِندِ اللّٰہِ پھر کہتے ہین یہہ
نزدیک سے اللہ کے ہے اور یہہ کیون کرتے ہین لِیَشتَرُوا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیلًا تو کہ لیوین بدلے اس کلام محرف [illegible]
بدل تھوڑا لکھا ہے کہ علماے یہود واسطے اخذ رشوت کے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ توریت مین لکھی ہے مرد نیکو وجہ موے سر
گوندم [illegible] چشم میانہ قد تغیر کرکے اپنی طرف سے لکھکر لوگونکو دکھاتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا دراز قد ازرق چشم سفید پوست [illegible]
یہہ صفت دجال کی ہے غرض عوام کو کہ ہمکو نہین کہ یہہ وہ پیغمبر موجود نہین ہے فَوَیلٌ لَّھُم مِّمَّا کَتَبَت اَیدِیھِم پس واے ہے اونکو واسطے
لکھنے ہین تغیر کے [illegible] وَوَیلٌ لَّھُم مِّمَّا یَکسِبُونَ [illegible] رشوت [illegible] حرام ہے بعضون نے
[illegible] وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعدُودَةً اور کہتے
[illegible] ہے کہ [illegible] ہین بہ

ہزار برس کے ہی کہ عمر تمام دنیا کی ہے یا چالیس روز کہ ہماری قوم نے گوسالہ پرستی کی تھی قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا کہیو اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم انکو کیا لیا ہے تمنے نزدیک اللہ کے قول کہ یقین زیادہ اس سے کہ کہتے ہو عذاب نکریگا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ پس ہرگز
نخلاف کریگا اللہ تعالی قول اپنا اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو نہیں جانتے ہو یا افترا لیتے ہو اوپر اوسکے
جو نہیں جانتے ہو بَلٰى نہ ایسا ہے جیسا کہتے ہو بلکہ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ جو کوئی کماوے برائی کہ احکام الٰہی سے
ناراضی ہو خلاف اوسکے عمل میں لاوے کبیرا اوسکو گناہ اوسکے نے یہانتک کہ کفر پر مرا فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
پس یہہ لوگ رہنے والے دوزخکے ہیں وہ بیچ اوسکے ہمیشہ ہونگے لفظ من کا مفرد ہے اور معنے جمع کے ہیں پس لفظ کسبت اور احاطت کا
اور ضمیر بہ اور خطیئتہ کی مفرد لانے واسطے رعایت لفظی کے اور لفظ اولئک اور خالدون کا جمع لانے واسطے رعایت معنوی کے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ ایمان لائے ساتھ خدا کے اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا اوسپر اور کام کئے اچھے اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہیں اور مستحق اوسکے ہیں وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ ہونگے وَاِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ اور یاد کر جب لیا ہمنے توریت میں قول بنی اسرائیل کا اور کہا ہمنے نہ عبادت
کرو تم مگر اللہ کو کہ قابل پرستش کے وہی ہے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
اور قرابت والوں سے اور یتیموں سے اور فقیروں سے سمجھ لیجیے کہ ذی القربی کو مفرد لانے اور یتٰمی اور مساکین کو جمع اسمیں ایک نکتہ
وہ یہہ ہے کہ سب افراد ذی القربی کی بجہت تناسب کے مثل ایک ہی کے ہیں بخلاف یتٰمی اور مساکین کے کہ اونمیں یہہ بات نہیں پائی
جاتی وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا اور کہو تم لوگوں سے بات بھلائی کی وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قایم رکھو نماز کو باشرائط وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور
دو تم زکوٰۃ کہ جسطرح سے مامور ہو ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر پھر گئے تم بعد اوس حکم کے اور توڑا عہد اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ مگر تھوڑے تم میں سے
اس قول و قرار پر رہے لکھا ہے کہ بعض اسلاف اونکے شریعت توریت پر استقامت رکھتے تھے وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور حال یہہ
ہے کہ تم منہہ پھیرنے والے ہو توریت سے کہ متضمن متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ
دِمَآءَكُمْ اور یاد کر جب لیا ہمنے عہد تمہارا کہ مت بہاؤ لہو اقربا اور ہم دینوں اپنے کا وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اور نہ نکالو
ہم مذہبوں اپنوں کو گھروں اپنے سے ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ پھر اقرار کیا تم نے یعنے قبول کیا اور تم ای یہود مدینے کے گواہ ہو
کہ باپ دادا تمھارے نے یہہ عہد کیا ہے ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ پھر تم وہی گروہ ہو کہ عہد توڑا ہے مار ڈالتے ہو آپس میں اپنوں کو
وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپس سے گھروں اونکے سے تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
مددگاری کرتے ہو اوپر اوس قوم کے کہ تم سے مغلوب ہوتی ہے ساتھ گناہ کے اور تعدی کے سمجھ لیجیے کہ یہہ دونوں آیتیں مانند مصرعین
کے موزون بہ بحر رمل مسدس مقصور ہیں متحد القافیہ واقع ہیں ثم اقررتم وانتم تشہدون ثم انتم ہؤلاء تقتلون اور یہ وزن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کے گویا کہ ایک مطلع بے تکلیف بنا ہوا یا ایسا نادر بیہا ہے کہ ہر مصرع جسکا مطلع
آفتاب موزونیت کا جلا افزا ہے بلاغت اوسکی ہوش ربائے بلغا اور فصاحت اوسکی متحیر ساز فصحا ہے سچ ہے کہ کلام الملوک ملوک
الکلام اگر تمام جہان کے شعرا جمع ہوکر چاہیں کہ ایک مصرع مقابل اسکے درستی چستی فصاحت بلاغت میں کہیں ممکن نہیں اور اسی طرح
اور بہت آیات ہیں کہ موزون بوزن عروضی ہیں لیکن شعر اونکو نکہا چاہیے اسواسطے کہ شعر اصطلاح شعرا میں اوسے کہتے ہیں
کہ جس میں چند چیزیں ہوں ایک تو موزون ہو ساتھ وزن ایک بحر کے بحور ہژدہ سے کہ طویل مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز رمل سریع
منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث متقارب متدارک قریب جدید مشاکل ہیں اول کے پانچ مخصوص تازی کا ہیں اور آخر کے تینوں
مخصوص فارسی میں سو یہہ تو اس کلام فصاحت نظام میں موجود ہے دوسری یہہ کہ قافیہ ہو اور قافیہ کا اصل تو ایک حرف ہے جسے

روی کہتے ہین اور آٹھ اسکے لوازم ہین چار ادھر چار ادھر آتے ہیں جیسے تاسیس دخیل قید ردف ہوتے ہیں جیسے وصل خروج مزید نایرہ سو یہ بھی کہین پایا جاتا ہے بسبب اسکے تو ہم [illegible] بیان [illegible] ہیں [illegible] جنکی طرف ایسی جناب اعلی کے [illegible] جرأت کرتی ہے [illegible] شعر نہیں کہتے [illegible] مذکور ہوا دوسری کلام منثور ہے اور یہ تین قسم ہے مرجز مسجع عاری [illegible] وزن رکھے قافیہ نہ رکھے [illegible] قافیہ رکھے وزن نہ رکھے اور عاری وہ ہے کہ دونون سے عاری ہو یہ تینون اقسام کلام ملک العلام مین پائے جاتے ہین [illegible] صنائع بدیع لفظی معنوی جو ہین سخن سنجان نکتہ رس نے موافق استعداد اپنی کے وسی ہین سے نکالے ہین ان آیات [illegible] آیات بیان بھی واسطے مشتاقون اس فن کے لکھی جاتی ہین اور لاکھون کروڑون [illegible] بیان کلام کی [illegible] بلاغت فصاحت [illegible] رنگینی ہین کہ علما اونکے سرنے ماس نہین کیا اوسے اقسام صنائع صنعت ترصیع [illegible] عبارت ہے [illegible] اس کلام مرصع سے کہ جس مین جواہر سخن کے خانہ خانہ اس ڈھب ڈول سے نشست ہوا ہو بطریق تقابل [illegible] اوزان اور القوافی واقع ہوا ہو جیسا کہ اس آیت مین ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم صنعت تجنیس [illegible] عبارت ہے آنے دو لفظون متجانس کے بیچ کلام کے بشرطیکہ ایک حرف ایک کلمہ مین زائد ہو جیسے اس آیت شریف مین والتفت الساق بالساق الی ربک یومئذ المساق صنعت تجنیس خط عبارت ہے آنے دو لفظون کے سے کلام مین کہ کتابت مین موافق ہون اور تلفظ مین جدا جیسے اس آیت مین وھم یحسبون انہم یحسنون صنعا صنعت اشتقاق عبارت جمع کرنے ان کلمات کی ہے کہ حروف اوسکے [illegible] متجانس ہون جیسے اس آیت مین فروح وریحان وجنۃ نعیم صنعت سجع موازنہ عبارت ہے لانے ان الفاظون [illegible] کے موافق ہو وزن مین اور قافیہ ردیف نہ رکھے جیسے اس آیت مین واتینٰہما الکتاب المستبین وھدینٰہما الصراط المستقیم صنعت مقلوب مستوی عبارت ہے ایسے کلام سے کہ سیدھا اور الٹا مساوی پڑھا جاوے اور یہ بہترین اقسام مقلوب ہے جیسے اس آیت مین ربک فکبر اور کل فی فلک صنعت اعنات عبارت ہے لزوم مالا یلزم سے کہ بعضے الفاظ واسطے آرائش سخن کے اور [illegible] جیسے اس آیت مین فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر صنعت سجع مطرف عبارت ہے واقع ہونے الفاظون کے سے مقابل کہ متفق ہون روی مین اور مختلف ہون وزن اور اعداد حروف مین جیسے اس آیت مین ما لکم لا ترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا صنعت رد العجز علی الصدر مع شبہ الاشتقاق عبارت ہے آنے دو لفظون کے سے کہ صدر اور عجز مین کہ ایک دوسرے سے مشتق ہونا متوہم ہو جیسے اس آیت مین فنادیٰ فی الظلمٰت ان لا الہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظٰلمین صنعت عکس عبارت ہے لانے ایسے الفاظ [illegible] کلام کے کہ جز مقدم اسکا مؤخر ہو اور جز مؤخر مقدم واقع ہو جیسے اس آیت مین تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی اور اس صنعت تبدیل بھی کہتے ہین صنعت ارصاد عبارت ہے لانے ایسے الفاظ کے سے پہلے قافیہ کے کہ اسکو سنکر سامع قافیہ ثانی معلوم کر جاوے جیسے اس آیت مین ما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون صنعت [illegible] مذہب کلامی عبارت ہے لانے سے ثبات مطلوب بدلیل بطریق اہل کلام جیسے اس آیت مین لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا صنعت [illegible] عبارت ہے لانے صفات مختلفہ کے سے متواتر [illegible] جیسا اس آیت مین یا ایہا النبی انا ارسلنٰک شاھدا [illegible]

[illegible] اللہ باذنہ وسراجا منیرا [illegible] صنعت [illegible] عبارت ہے [illegible] جیسے اس آیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فاما الذین شقوا ففی النار [illegible]

[illegible] واما الذین سعدوا

ففی الجنة خالدین فیها ما دامت السموات والارض الا ما شاء ربك عطاء غیر مجذوذ التفات عبارت ہے تغیر کلام سے خواہ
خطاب سے طرف غیبت کے ہو خواہ غیبت سے طرف خطاب کے ہو خواہ طرف تکلم کے اسلوب پر اکثر کلام اللہ مین وارد ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ التفات یہ ہے کہ ایک معنی بیان کر کر پھر بوجہ مثل دعا تمام کرکے التفات کیا جاوے چنانچہ اس آیہ مین قل جاء الحق وزھق
الباطل ان الباطل کان زھوقا خبر منظور کیا گیا تھا اور تحریر کیا ہوا اب بیان کیجئے اسکو کہ مقصود بالذات ہے وہ کیا ہے یہہ ہے کہ
لکھا ہے کہ مدینہ منورہ مین یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ دوسرا بنی نضیر کہ آپس مین مقابلہ کیا کرتے تھے اور قبل ہجرت کے دو قبیلے مشرکون
کے بھی تھے ایک اوس دوسرا خزرج بنی قریظہ نے ساتھ اوس کے اور بنی نضیر نے ساتھ خزرج کے اتفاق کیا اور ہر فرقہ یہود کا
ساتھ معاونت خلیفہ اپنے کے دوسرے سے قتال کرتا تھا اور بعد غلبہ کے اوسکی خرابی مین کوشش کرتا آخر معاملہ یہان تک پہنچا کہ مغلوب
کو جلاء وطن کرتے تھے اور کوئی جو اسیر ہوتا تھا تو اوسکو باتفاق فدیہ دیتے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی
تُفٰدُوْھُمْ اور اگر آتے ہین تمھارے پاس قیدی لوگ ہو کر بنی اسرائیل بدلا دے چھوڑاتے ہو انکو مثلا اگر کوئی بنو قریظہ سے بیچ ہاتھ
خزرج کے اسیر ہوتا تھا تو بنی نضیر اوسکو خرید کر کر آزاد کرتے تھے اور اگر بنی نضیر سے ہاتھ مین اوس کے گرفتار ہوتا تو بنو قریظہ اوسے زر دیکر
خلاص کروا دیتے تھے وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ یہہ آیت تعلق ساتھ آیت ماقبل کے رکھتی ہے یعنے قوم اپنی کو اونکے گھرونسے باہر کرتے ہو اور
حال یہ ہے کہ یہہ بات حرام کی گئی ہے اوپر تمھارے بحکم میثاق اِخْرَاجُھُمْ نکالدینا اونکا یعنے ہم نے ہوتا نکا اور جب اخراج حرام ہوا تو مارنا اور
دکرنا مارنے بطریق اولی حرام ہوا اور ان چیزونکو جو تم نے تصرف عمل مین لاتے ہو ان معلوم ہوا کہ عمل کرتے ہو بعضے میثاق الہی پر اور نقض
کرتے ہو بعضے مواثیق کا اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ آیا پس ایمان لاتے ہو تم ساتھ بعضی کتاب کے یعنے بعضے
بعضے احکام توراۃ پر کہ فدیہ اسیران ہے اور کفر کرتے ہو ساتھ بعضے کے کہ قتل اور اخراج ہے فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا
خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا پس نہین سزا اوسکی جو کرے یہہ عہد شکنی اور نافرمانی تم مین سے یہود مگر رسوائی خواری بیچ زندگانی دنیا کے
کہ قتل بنی قریظہ کا ہے اور اجلا بنی النضیر کا وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ اور دن قیامت کے پھیرے جاوینگے طرف
سخت عذاب کے کہ دوزخ ہے اور ایک علامات شدت اوسکے سے یہہ ہے کہ دوام ہوگا وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور خدا غافل نہین
ہے اوس چیز سے کہ عہد شکنی کرتے ہین اما مخص بصیغہ مخاطب پڑھتے ہین یعنے نہین ہے اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم اے یہود مخاطب
یہود ہین یا خطاب عام کے اور اسواسطے قیامت مین سخت ترین عذاب مین گرفتار ہونگے کہ انھون نے کچھ جزا اپنی خاطر منافع آخرت کی نہین
چھوڑے اُولٰۗىِٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہین جنھون نے بےعقلی سے مول لیا ہے زندگانی ناپایدار دنیا
کی کو بدلے آخرت کے کہ نعمات اوسکے پائدار ہین فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ پس نہ ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب نہ دنیا مین کہ جزیہ
اونسے کم ہو اور نہ آخرت مین کہ آتش دوزخ سے نکلین وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہ وہ مدد دیے جاوینگے نہ دنیا مین کوئی اونسے دفع آفات
کر سکیگا نہ آخرت مین تخفیف عقوبات اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بعضے احکام شریعت کے کہ موافق طبع اور عادت اوسکے واقع
ہوئے ہون اونکو قبول کرے اور بجا لاوے اور بعضے کہ مخالف طبع اور عادت اوسکی ہون اونکے قبول مین قصور کرے تو یہہ ہوا فقط
اور یہہ عمل کچھ کام نہین آتا مثلا کوئی شخص ہے کہ شراب کو واسطے مزاج اپنے کے مضر دیکھتا ہے یا مخالف وضع خاندان اپنے کے پاکر ترک
کرتا ہے اور زنا پنہان پنہان عمل مین لاتا ہے پس ترک شراب اوسکے حق مین موجب ثواب نہین ہے اسواسطے کہ جہت اتباع شریعت واقع
نہین ہوا آرے اگر باقتضائے طبع اور رسم کے اتباع شریعت کرے لیکن دوسری جانب سے ہے مخالف ظاہر کے عمل مین نہ لاوے تو البتہ بیچ
اصلاح رسم کے فائدہ بخشے اسی واسطے علما کو اس قسم کی عبادت قطعی مین خلاف ہے بعضے کہتے ہین س حرمی کہ رخت ما بحریم فنا کشد
بہتر ز طاعتی کہ بعجب و ریا کشد ؛ اور بعضے کہتے ہین کہ طاعت با ریا بہتر گناہ بے توبہ سے ہے اور محاکمہ بین الفریقین یہہ ہے کہ درباب

تہذیب و اصلاح نفس انسان بانواع و اقسام عبادات [illegible]
باعجب و ریا بہتر انسان سے ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ [illegible]
توریت اور پیچھے لائے ہم بعد حضرت موسیٰ سے پیغمبر لگاتار [illegible]
پیدا ہوئے کہ عمل اونکا توریت پر تھا مثل یوشع اور شمعون اور ایوب اور داؤد اور سلیمان اور الیاس اور [illegible]
یہہ سب شریعت موسوی پر تھے مقصود بھیجنا انکے سے یہہ تھا کہ اس شریعت کا تفرقات [illegible]
اسرائیل میں مانند علمائے ربانیین اور مجددان دین متین کے اس امت [illegible] اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ
عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا سمجھئے کہ ایک [illegible]
تعلق ہے باعتبار اعداد کے ویسا ہی مراتب قرب الہی میں اور درجات [illegible] مجدد الف کو
اور مجدد مائۃ کو یہی طور زمانہ ارسال انبیاء سے چلا آتا تھا کہ بعد [illegible]
پسندیدہ اور رہنمائی انبیا تبع اوسکی شریعت کے ہوتے تھے [illegible]
کہ خاتم النبیین ہیں ختم ہو گئی نبوت اور نزول وحی حق تعالیٰ [illegible] باطن بانوار حقیقت محمدی پیدا
کر کر مروج ظاہر شریعت نبویہ کے اور باطن طریقہ مصطفویہ کے [illegible] مجدد الف ثانی کو موجود
میں لایا اور جمیع درجات ولایات اور کمالات [illegible]
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ [illegible]
کا تھا معجزے روشن جیسے غیب کی باتیں کہنا اور مردوں کو جلانا [illegible]
نہیں رکھتے تھے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اسواسطے ہمارے اسلاف کو [illegible]
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بعد ان پیغمبروں کے معجزات قاہرہ بھی ہمنے معین دکھائے تب بھی تم ایمان نہ لائے وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور قوت
دی ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہیں لکھا ہے کہ جبرئیل ایام طفولیت سے [illegible] شیطان
سے نگاہ میں رکھتے تھے تا آنکہ چہارم آسمان پر لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام کو روح اسواسطے کہا کہ یہہ وحی لاتے تھے اور وحی سبب حیات
دین ہے جیسے روح سبب حیات جسم اور زندگانی بدن ہے ایسی ہی وحی موجب قیام دین ہے اور اضافت اوسکی طرف قدس کے
ایسی ہے جیسی اضافت حاتم الجود میں حاتم کی طرف جود کے اور بعضے کہتے ہیں کہ روح القدس سے مراد اسم اعظم ہے کہ اسی کے سبب
احیائے اموات کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ انجیل ہے کہ تازگی دل اور زندگی جان اوس سے ملتی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وجود جان
پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی مراد ہے کہ استواری تن کی اونکا اسی سے تھی اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ
اسْتَكْبَرْتُمْ آیا پس جب یہہ ہماری طرف سے آیا تھا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے پہنے
تعظیم نہ کی اور گردن اونکے فرمان پر نہ رکھی فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ پس ایک گروہ کو جھٹلا دیا تم نے اونمیں پیغمبروں سے مانند آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو تم مانند زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کے سوال کذبتم
بصیغہ ماضی لائے اور تقتلون مضارع سبب کیا ہے جواب تقتلوا بھی یہاں گویا بصیغہ قتلتم ہے بصیغہ ماضی واسطے استحضار صورت شنیعہ
قتل پیغمبران صیغہ مضارع کا لائے ہیں یا کذبتم بصیغہ ماضی کہا ہے اسواسطے کہ تکذیب ایک امر تھا کہ رفت و گذشت ہوا اور تقتلون از
[illegible] حال ذکر کیا ہے کہ یہود [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سعی کرتے تھے حدیث
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] گذشت [illegible] ہے اور جب

دہ گلاو اور خناق کا ہوتا ہے تا آنکہ اس زمانے میں پاتا ہون مین کہ اکثر اوسکے سے رگ جان میری کٹ گئی ہے پس حقیقت مین وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی انھین کے قتل سے واقع ہوئی یہہ نہج ارشاد کہ اس آیت مین مسلوک ہوا ہے طرف بلاغت کے کہ
محل مین آئی ہے گویا ارشاد فرمایا ہے حق تعالیٰ نے کہ وصف رسالت نزدیک تمہارے مقتضی ایک کا ہے ان دو چیزسے تکذیب یا
قتل اور یہہ نہایت جہالت ہے کہ ساتھ بہترین مخلوقات کے بدترین معاملات کرو وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ اور کہا یہود نے کہ دل
ہمارے غلاف مین ہین یعنے چھپے ہوئے فہم سے اور باز رکھے ہوئے قبول قول محمدؐ سے ہین غرض اون کی یہہ تھی کہ آنحضرتؐ یہہ
باتین سنکر نا امید ہون ایمان لانے اونکے سے ساتھ قرآن کے اور مُتابعت اپنی کے یا یہہ معنی ملحوظ تھی انھین کہ دل ہمارے غلافہا
علوم ہین بند نصیحت اور دنکی سے مستغنی ہین حق تعالیٰ ردّ سخن اونکا فرماتا ہے یعنے ایسا نہین ہے جیسا یہہ کہتے ہین بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ
بِكُفْرِهِمْ بلکہ لعنت کی اللہ نے بسبب کفر اونکے کے یعنے نظر لطف اور رحمت کی اپنی اونپر سے اوٹھالی اور راندۂ درگاہ کیا حق تعالیٰ نے
فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ پس تھوڑے ہیسے ایمان لاتے ہین مانند ابن سلام اور اصحاب اوسکے کے اگر کوئی کہے کہ لعنہم اللہ سے تو سب ملعون
اور مطرود معلوم ہوتے ہین پھر تھوڑے ہیسے ایمان لاتے ہین اسکی کیا معنی کہتے ہین ہم قلت کنایت عدم سے ہے یا لعنہم اللہ سے لعنت اکثر
مراد ہے امام احمد نے ساتھ سند صحیح کے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار قسم دل
ہے دل صاف کہ اسمین چراغ روشن ہے اور دل ہے غلاف مین چھپا ہوا اوسپر ڈورا بندھا ہوا اور دل ہے معکوس منکوس اور دل ہے
دو رنگ ایک صفحہ اوسکا سفید دوسرا صفحہ اوسکا سیاہ دل صاف دل مومن کا ہے اور چراغ درخشندہ اسمین نور ایمان ہے اور دل غلاف
مین دل کافر کا ہے اور دل منکوس دل منافق کا ہے کہ بعد معرفت کے انکار کیا ہے اور دل دو رنگ وہ دل ہے کہ جسمین ایمان اور
نفاق دونون جمع ہین وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللّٰهِ اور جب آئی اونکے پاس کتاب یعنے قرآن شریف نزدیک خدا کے سے
مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالی واسطے اوس کتاب تورات کے کہ ساتھ اونکے ہے بیچ توحید اور نبوت اور حشر کے اور جو کچھ کہ اصول دین
ہین اونہین اونھون نے قبول نہ کیا اور ایمان نہ لائے وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا اور تھے پہلے اس سے یعنے قبل
نزول قرآن شریف کے بیچ وقت عاجزی کے فتح مانگتے ساتھ قرآن کے اور ساتھ اوس شخص کے کہ جسپر قرآن اوترے اوپر اونکے جو کافر ہوئے
مشرکان عرب سے لکھا ہے کہ جب کفار عرب قصد یہود کے ہلاک کا کرتے تھے اور یہہ زندگی سے تنگ آتے تھے تو ہاتھ اوٹھا کر دعا کرتے تھے
کہ الٰہی نصرت چاہتے ہین ہم تجھسے بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبی آخر الزمان ہے ابو نعیم اور بیہقی اور حاکم نے باسناد صحیحہ اور طرق متعددہ سے
روایت کی ہے کہ یہود مدینے کے اور یہود خیبر کے جب ساتھ بت پرستان عرب کے فرقۂ بنی اسد اور بنی غطفان اور جہینہ اور عذرہ سے
جنگ کرتے تھے اور مغلوب ہوکر شکست کھاتے تھے تو ناچار ہوکر دانشمندون اور کتاب خوانون اپنون سے رجوع کرتے تھے وہ بہت تفحص
کرکے یہہ دعا اونکو بتا دیتے تھے کہ اللھم ربنا انا نسئلک بحق احمد النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی اخر الزمان و
بکتابک الذی تنزل علیہ آخر ما تنزل ان تنصرنا علے اعدائنا اس دعا کے پڑھنے سے وہ فتح یاب ہوتے تھے اور یہہ سب محدثین
مذکورین اور امام احمد اور طبرانی سلمہ بن قیس سے روایت کرتے ہین کہ لڑکپن مین ہمارے محلے مین کہ محلۂ بنی عبد الاشہل کا تھا ایک یہودی
سکونت رکھتا تھا ایکدن اپنے گھر سے نکل آیا اور مجلس بنی عبد الاشہل مین کھڑا ہوکر باواز بلند کہنے لگا کہ اے اہل شرک بت پرستو تم نہین
جانتے کہ بعد موت کے کیا ہوگا ہم سب نے کہا کہ بتا کیا ہوگا کہا کہ آدمی بعد موت کے زندہ ہونگے اور بہشت اور دوزخ نمودار ہونگے
اور حساب اور اعمال اور میزان متحقق ہونگے اور ہر ایک کو موافق اعمال اپنے کے جزا دی جاویگی کہا ہم نے یہہ کیا حرف مشتبہ کہتا ہے تو کہا
اوسنے قسم خدا کی اگر مجھے اس آگ کے عوض مین یہان تنور کلان مین بند کرین اور وہان کی آتش سے نجات دین تو مین آرزو میری ہے کہا
ہم نے دلیل پیشگوئی تیرے کی کیا ہے کہا دلیل اس کلام کی یہ ایک پیغمبر ہے کہ عنقریب طرف مکے اور یمن کے آویگا جو مین کہتا ہون

تورات ثابت کر دیا تھا اوس [illegible]
وقت اوس پیغمبر کا پایا [illegible]
مین تشریف لانے تو سب مشرف بایمان ہونگے [illegible]
ہوتے تھے یا دہنین رکھتا ہو کہ بہت کیا گیا تھا تو [illegible]
ہی کہ یہود کو قبل آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نزول قرآن کے احوال الٰہی دونون کا معلوم تھا [illegible]
معرفت اور شناخت اونکے کہا جاتے فَلَمَّا جَآءَهُم مَّا عَرَفُوا پس جب آیا اونکے پاس جو پہچانا تھا اونہون نے كَفَرُوا بِهِ [illegible]
ساتھ اوسکے کیونکہ اونکے گمان مین تھا کہ پیغمبر بنی اسرائیل سے ہوگا آپ بنی اسماعیل سے ہوئے فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ پس لعنت
ہی اللہ کی اوپر اون کافرونکے [illegible] حواشی مین لکھا ہی [illegible]
واقع ہوا ہی کفران کا سبب ہوا انکی لعنت کے [illegible] بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ [illegible]
ہی وہ چیز جو مول لیتے ہین یہہ بدلے اوس چیز کے جانون اپنی کو [illegible]
[illegible] أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ یہہ کہ کافر
ہوئے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ اوتارا ہی اللہ نے یعنے قرآن شریف بَغْيًا [illegible] أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ یہہ کہ اوتارے خدا فضل اپنے سے وحی اور کتاب [illegible] فَبَاءُوا
بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ پس پھر آئے یہود ساتھ غضب خدا کے کہ انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا [illegible] عیسیٰ علیہ السلام
کا اور انجیل کا کیا تھا بحر مواج مین لکھا ہی کہ غضب جو [illegible] تحریف توریت کے ہی اور جو غضب [illegible]
ایمان پیغمبرونکے ہی اور ہو سکتا ہی کہ غضب علیٰ غضب سے کثرت مراد ہو وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ اور واسطے کافرون کے عذاب
ذلیل کرنیوالا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کافرونکو عذاب ذلیل کرنیوالا ہوگا اور مومنون کو محض واسطے پاک کرنے [illegible] ہوگا نہ
واسطے اہانت اور تذلیل کے بدلیل قولہ تعالیٰ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ پس عذاب مومنون [illegible]
جیسا پدر مشفق ساتھ پسر کے کرتا ہی واسطے منفعت اوسکی کے یا مثل ختنہ اور حجامت [illegible] پاک کرنے میل و چرک
کے عمل مین آوے وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ اور جس وقت کہا جاتا ہی یہودونکو ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے کہ اوتارا ہی
اللہ نے انجیل اور قرآن سے قَالُوا نُؤْمِنُ کہتے ہین ایمان لاوینگے ہم بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا ساتھ اوس چیز کے اوتاری گئی اوپر ہمارے یعنی
توریت وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ اور کفر کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے جو سواے اوسکے ہی وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ سچ ہی یعنے انجیل و قرآن
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالا اوسکو جو ساتھ اونکے ہی یعنے توریت اس مقام سے کفر یہود کا نکلتا ہی اسواسطے کہ جسنے ساتھ ایک
چیز کے کفر کیا تو دوسری چیز جو موافق اوسکے ہی اوس سے بھی کفر لازم آگیا قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب مین اونکے کہ وہ کہتے ہین ہم توریت پر ایمان رکھتے ہین پس کیون مار ڈالتے تھے تم پیغمبر اللہ کے پہلے
اگر تھے تم ایمان رکھنے والے توریت پر وَلَقَدْ جَاءَكُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس موسیٰ ساتھ دلیلون کے
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ [illegible] موسیٰ علیہ السلام طور پر لینے وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ اور ہو تم ظلم کرنیوالے
وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا اور اٹھایا اوپر تمہارے پہاڑ کو
[illegible] خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ [illegible] وَاسْمَعُوا اور سنو [illegible]
[illegible] قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا [illegible] سنا ہم نے [illegible] سنا بالفعل اور

عصینا بالحال تھا کان سے سنا دل سے عصیان کیا یا انکے آباء نے سمعنا کہا انھوں نے عصینا کہا یا بنی اسرائیل تو بہت تھے بعضوں نے سمعنا
کہا بعضوں نے عصینا یہہ دو قول دو زمانوں میں کہے ایکوقت میں سمعنا کہا دوسرے وقت میں عصینا وَاُشۡرِبُوۡا فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡعِجۡلَ
بِكُفۡرِهِمۡ اور پلائی گئی بیچ دلوں اونکے کے محبت بچھڑے کی بسبب کفر اونکے کے پلانا ایک چیز کا دوسری میں کنایہ ہے کمال تداخل سے اور
نہایت آمیزش سے قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بُری ہے وہ چیز جو حکم کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے
ایمان تمہارا یعنے کفر ساتھ قرآن کے اور نبی آخر الزمان کے اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ خدا کے کہ جو کوئی مومن ہوگا ایمان
اوسکا تعلیم کفر کی نہیں کریگا اوسکو اور یہود باوجود اس روسیاہی کے کہتے تھے کہ بہشت سوا ہمارے کسیکو نہ ملیگی قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَـكُمُ الدَّارُ
الۡاٰخِرَةُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جواب اس دعوے کے اگر ہے تمھارے زعم میں تمھارے واسطے گھر آخرت کا اور نعمت بہشت کی عِنۡدَ
اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ نزدیک اللہ کے خالص سوا لوگوں کے فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ پس آرزو کرو موت کی اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ
اگر ہو تم سچے اس دعوے میں کہ بہشت تمھارے واسطے ہے اور کوئی وہاں نہ جائیگا سمجھ لیجئے کہ آرزو موت کی علامت اشتیاق لقا ہے
جو کوئی ہوس میر کی کرے وہ مشتاق خدا ہے ۵ کوئی اسکی تلاش میں اگر جائے + تو پہلے یہہ چاہیئے کہ مرجائے وَلَنۡ يَّتَمَنَّوۡهُ اَبَدًا
اور ہرگز نہ آرزو کرینگے وہ یہود موت کی کبھی بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ بسبب اوسکے جو آگے بھیجا ہے ہاتھوں اونکے نے یعنی قتل انبیا اور تحریف
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ بِالظّٰلِمِيۡنَ اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ ستم کرنیوالوں کے اور جھوٹھ بولنے والوں کے وَلَتَجِدَنَّهُمۡ
اَحۡرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ اور البتہ پاویگا تو اے محبوب میرے یہود کو بہت حرص والا لوگوں سے اوپر زندگانی کے وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا
اور ان لوگوں سے جو شریک لاتے ہیں یعنے کفار عرب کے اور اصح یہہ ہے کہ اسجگہہ مراد مشرک مجوسی ہیں کہ وہ بہت ہی زندگانی کو دوست رکھتے
تھے یہاں مبالغہ ہے متاخرین کے نزدیک درمیان حیوٰۃ اور اشرکوا کے لیکن وقف حیوٰۃ پر اولیٰ ہے يَوَدُّ اَحَدُهُمۡ لَوۡ يُعَمَّرُ اَلۡفَ سَنَةٍ
دوست رکھتا ہے ایک اُن کا یعنے گبروں کا کاش عمر دیا جاوے ہزار برس کی وَمَا هُوَ بِمُزَحۡزِحِهٖ مِنَ الۡعَذَابِ اَنۡ يُّعَمَّرَ اور نہیں وہ
چھوڑنیوالا اوسکو عذاب سے کہ عمر دیا جاوے یعنے طول عمر اوسکی دافع عذاب نہیں وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہیں یہود
اور مجوس اور سوا انکے لکھا ہے کہ بعضے یہود کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب جبرئیل ہیں اور وہی وحی لاتے ہیں انسے ہمیں ایسی دشمنی ہے
کہ ہماری قوم پر بہت مصیبتیں اونکے ہاتھ سے پہنچی ہیں اور آبا اجداد ہمارے پر بلا اور عذاب اترا ہے اگر جبرئیل علیہ السلام کی جگہہ میکائیل ہوتے
اور وہی وحی لاتے تو ہم ابوالقاسم پر ایمان لاتے حق تعالیٰ نے فرمایا قُلۡ مَنۡ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِيۡلَ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی ہو دشمن
واسطے جبرئیل علیہ السلام کے اور یہہ نام ہے عبرانی یا سریانی اور معنے اسکے عبداللہ کے ہیں اور امین خزائن وحی ہے اور پڑھا گیا ہے یہہ بہت
طرح سے جبرئیل بوزن قندیل اور جبرئیل بحذف یا اور جبرئل بحذف ہمزہ اور جبرئیل بوزن قندیل اور جبرال ساتھ لام مشددہ کے اور جبرائیل بوزن
جبراعیل اور جبرائل بوزن جبراعل اور یہہ لفظ غیر منصرف ہے بسبب معرفہ اور عجمہ ہونیکے اور مَنۡ اول مَنۡ كَانَ میں جو ہے شرطیہ ہے اور
جواب شرط کا محذوف ہے مَن کان عدوا لجبریل فانه عادی من لا ینبغی ان یعادی یعنے جو کوئی دشمن ہو واسطے جبرئیل کے دشمنی کی اسنے
ایسے سے کہ نہیں لائق ہے جسسے دشمنی کرنا فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلۡبِكَ پس تحقیق اوسنے اُتارا ہے قرآن اوپر دل تیرے کے بِاِذۡنِ اللّٰهِ ساتھ حکم
اللہ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ درانحالیکہ قرآن سچا کرنیوالا ہے اس چیز کو جو آگے اوسکے ہے یعنے توریت اور زبور وَهُدًى وَّبُشۡرٰى
لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اور قرآن راہ دکھاتا ہے ساتھ حق کے اور خوشخبری دینیوالا ہے واسطے ایمان والوں کے ساتھ نجات اور درجات کے فانه نزله
سے یہاں تک یہہ جملہ معترضہ درمیان میں واقع ہے اور انہ کی ضمیر جبرئیل کی طرف اور نزلہ کی قرآن کی طرف پھرتی ہے اور مصدقا لما بین یدیہ
حال ہے ضمیر نزلہ کی سے سوال اگر کوئی کہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور ہوئے یہہ بات کہنے کے علی قلبی کیوں نہ کہا جواب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہیں ساتھ ذکر جملہ شرطیہ کے من کان عدوا لجبریل ہے اور دلیل اوپر شرطیہ کے یہہ ہے فانه نزله علی قلبك

مؤمنین تک سبب نزول مین اس آیت کے یہود ا ین یہ روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینے مین تشریف لائے
عبد اللہ ابن صوریا کہ عالم یہود تھا آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور چند باتین پوچھین آپ نے جواب دئے ایک تو آپ کے سونے کا احوال
پوچھا آپنے فرمایا تمام جینے والا ہمیشہ قلب میری آنکھین سوتی ہین میرا دل نہین سوتا دوسرے پوچھا کہ فرزند ماں کے شبیہ ہوتا ہے یا باپ کی
آپنے فرمایا کہ ان دونوں مین سے جسکا نطفہ غالب اور سابق ہوا اوسکی شبیہ ہوتا ہے تیسرے پوچھا کہ طعام بہشتیون کا پہلا کیا چیز ہوگی آپنے فرمایا کہ
جگر ماہی کہ زیر زمین ہے بہشتیو کا طعام نخستین ہے چوتھے پوچھا حضرت یعقوب نے اپنے اوپر کونسا طعام حرام کیا آپنے فرمایا کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام جو مریض ہوئے تو شدت مرض مین انہون نے نذر کی حق تعالیٰ کی کہ اگر مین اس مرض سے شفا پاؤن تو جو طعام مجھے
بہت مرغوب ہے اسکو ترک کرون اور اپنے پر حرام ٹھہراؤن سب سے ... گوشت اور دودھ اونٹ کا اوپر اپنے حرام کیا ابن صوریا
نے موافق توراۃ کے جواب پائے پھر پوچھا کہ پیغمبر فرشتہ کونسا آتا ہے وحی لیکر آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ابن صوریا نے کہا جبرئیل دشمن
ہمارا ہے اگر وحی پیغمبر میکائیل لاتا تو ہم ایمان لاتے اور عداوت جبرئیل کی اس سبب سے ... بیان کئے ایک تو یہہ کہ ... درمیان ہمارے
تھی جبرئیل نے خبر ہمارا پیغمبر کو دی دوسری حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ ایک شخص جسکا بخت نصر نام ہے بیت المقدس کو خراب کریگا پھر نے ایک
مرد قوی تن کو واسطے قتل اسکے بھیجا کہ اوسکو مار ڈالے جب وہ اوس مرد نے ایک لڑکی ضعیف مین تو بخت نصر نام پایا چاہا کہ مار
ڈالون جبرئیل نے آکر کہا کہ اگر یہہ وہی بخت نصر ہے کہ جسکے ہاتھ مین خدا تعالیٰ نے تمہاری ہلاکت لکھی ہے تو اوسکو تم مار نہ سکوگے اور
اگر یہہ اور ہے تو کسواسطے ناحق اوسے مارتے ہو اوس شخص نے یہہ سنکر قتل اوسکا موقوف کیا اور خرابی بیت المقدس کیا اسلئے اوسے
چھوڑ دیا چنانچہ کشاف مین بھی یہہ دو سبب عداوت کے لکھے ہین کہ یہود کو جبرئیل کے ساتھ تھی یعنی جبرئیل ہمارے حال پر ... اور جس
جگہہ کہ جاتا ہے ہماری خبر پہنچاتا ہے پس یہہ آیت عبد اللہ ابن صوریا کی شان مین نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حال اس شخص کا کہ دشمن
جبرئیل ہو بیان فرمایا اور بعضون نے کہا ہے کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو یہود کی کہا از راہ نصیحت کہ تم کیون نہین
ہمارے پیغمبر پر ایمان لاتے اونھون نے کہا کہ تمہارے پیغمبر پر جبرئیل اترتے ہین اور اونکے ہمسے دشمنی ہے اگر میکائیل وحی لاتے تو ہم ایمان
لاتے اسواسطے کہ میکائیل فرشتہ رحمت کا ہے ارزانی تندرستی لاتا ہے اور جبرئیل علیہ السلام فرشتہ عذاب کا ہے سختی اور بلا لاتا ہے لہذا
جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی ہے ہماری اور میکائیل علیہ السلام سے دوستی حق تعالیٰ نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل کی اور روایت
یہہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی یہود سے ملاقات کرتے تھے تو کہ معلوم کرین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین یہہ کیا کلمات
کہتے ہین ایکروز اونھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تمھین دوست رکھتے ہین آپنے فرمایا مین بھی تمہاری دوستی ہی کے سبب سے
یہان آتا ہون یہہ نہین کہ فضائل پیغمبر کے تمہاری کتاب مین دیکھنے آتا ہون اونھون نے کہا جبرئیل سے ہمسے دشمنی ہے قدیمی اور جبرئیل ہم کو
میکائیل سے اور میکائیل کو جبرئیل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے از راہ نصیحت اونھین کہا کہ جو کوئی دشمن جبرئیل کا ہے دشمن میکائیل
کا ہے اور جو کوئی دشمن میکائیل کا ہے دشمن جبرئیل کا ہے اور جو کوئی دشمن اونکا ہے وہ دشمن خدا کا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے یہہ آیت قبل آپکے آنیکے نازل ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق معجزہ فرمایا
کہ ... یا عمر حضرت عمر نے کہا کہ ... اپنے آپ کو دیکھا ہین اصلب ... زیادہ ...
[illegible] جو کوئی ہے دشمن واسطے اللہ کے و ملٰئکتہ [illegible] اور فرشتون [illegible]
[illegible] اور میکائیل کا [illegible]
[illegible]
[illegible]

شرف کے ہے فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ پس تحقیق اللہ دشمن ہے واسطے کافرونکے کہ دشمن ملائکہ کے اور پیغمبرونکے ہین وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ
اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ اور تحقیق اتارین ہم نے طرف تیرے نشانیان ظاہر یعنے قرآن اور معجزات وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور نہین
کفر کرتے ساتھہ اوسکے مگر بدکار اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ کیا جب کبھی یہود باندھتے ہین
عہد توڑ ڈالتا ہے اوسکو ایک فرقہ اونمین سے بلکہ اکثر اونکے نہین ایمان لاتے توراة پر وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَهُمْ اور جب آتا ہے اونکے پاس رسول نزدیک اللہ کے سے سچا کرنیوالا واسطے اوسکے جو ساتھہ اونکے ہے یعنے توراة نَبَذَ فَرِيْقٌ
مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ پھینک دیتا ہے ایک فرقہ انمین سے جو دیگئی ہے کتاب توراة كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ کتاب اللہ
کی کو یعنے توراة کو یا قرآن کو پیچھے پیٹھہ اپنی کے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ گویا کہ وہ علماء یہود کے پھینکنے والے کتاب کے نہین جانتے کہ قرآن کلام
الٰہی ہے اور محمد رسول خدا ہین وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ اور پیروی کرتے ہین یہہ یہود اس چیز کی کہ پڑھتے
تھے شیاطین بیچ وقت بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور قصہ اوسکا یون ہے کہ زمانہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے شیاطین نزدیک
آسمان کے جاکر باتین فرشتون کی سنکر جادوگرونسے کہتے تھے وہ جادوگر اون باتونکو اپنی سحر کی کتاب مین لکھہ کر لوگون جاہلونکو دکھاتے تھے
کہ سلیمان علیہ السلام کا یہی علم ہے کہ جسکے سبب سے جہان مسخر ہے حضرت سلیمانؑ نے سنکر اوس کتاب کو منگواکر اپنے تخت کے نیچے دفن کر دیا
بعد انتقال حضرت سلیمان علیہ السلام کے جو شیاطین کہ اس بھید سے واقف تھے اونھونے لوگونکو پھر گمراہ کیا یہہ کہکر کہ سلیمانؑ علم سحر کا
رکھتے تھے اسیواسطے جہان اونکے تابع تھا اور وہ کتاب اونکے روبرو تخت کے نیچے سے دفن کی ہوئی نکالدی کہ دیکھہ لو اسمین سحر کی باتین
لکھی ہین پھر یہود نسبت سحر کی حضرت سلیمان علیہ السلام کیطرف کرتے تھے حق تعالی نے اونکے رد قول مین یہہ آیت نازل کی وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ
اور ہرگز نہین کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے اور کافر نہین ہوا اور یہہ عمل ناشایستہ اور کار ناپسندیدہ اوس سے نہین سرزد ہوا وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ اور لیکن شیاطین نے اوسکے زمانہ کے کفر کیا کہ سکھاتے تھے لوگونکو جادو سمجھہ لیجئے کہ سحر اظہار امور عجیبہ ہے اور
حکم مین اوسکے اختلاف ہے اگر قول فعل موجب ارتداد کے ہین تو ساحر مرتد ہوتا ہے اور نہین تو بسبب ترویج کے فاسق مقرر ہے امام زاہدی
نے تفسیر مین لکھا ہے کہ اگر ساحر دعوی تقلب اعیان اور تغییر صور کا کرے جیسے انسانسے بکرا بنا دیا اور کچھہ کہ خاصہ الوہیت ہے یا قول فعل معجزات
کے مین دم مارے جیسے ہوا پر اوڑے یا ایک مہینے کی راہ ایکرات مین چلے کہ خصائص انبیا ہین کافر ہوتا ہے اور جو کوئی اس دعوے مین
تصدیق کرے وہ بھی کافر ہوتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ اولیا سے بھی تو ایسی کرامتین منقول ہین تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ وہ ان فعلونکو اپنی
طرف نسبت نہین کرتے بلکہ نسبت فاعل حقیقی کہ اللہ ہے اوسی کی طرف کرتے ہین اگر فاعل اپنے ہی آپکو کہین تو دعوی خالقیت کا ہو جاوے
کہ کفر ہے تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ افعال خارقہ عادات خواہ شبیہ معجزات پیغمبران ہون خواہ جنس دیگر سب بارادۂ الٰہی صادر ہوتے ہین
ایسے افعال اگر اولیا سے ہوتے ہین تو وہ بقدرت خدا کہتے ہین یا بتاثیر اسماء خدا اسمین شرک لازم نہین آتا اور ساحرونسے جو وہ صادر
ہوتے ہین تو وہ نسبت بغیر خدا ارواح خبیثہ سے اور خواص منترونکے سے اور اسماء اصنام سے کرتے ہین اور ان منترونکو اور پلیدون
کے نامونکو پڑھہ پڑھکر ان اعمال کو اپنے قابو مین لاتے ہین اور انھین سے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح ہے موجب کفر کا ہوتا ہے
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اوس چیز کی جو اتاری گئی سحر سے اوپر دو
فرشتونکے بیچ شہر بابل کے کہ نام ان فرشتونکا ہاروت ماروت ہے اور وجہ سحر اتارنے کی اوپر اونکے یہہ تھی کہ اس زمانہ مین ساحر دعوا
نبوت کا کرتے تھے حق تعالی نے اون کی حکومت کے وقت مین قبل اونکی معصیت کے یہہ علم سحر کا اونکے اوپر بھیجا اور بعضے کہتے ہین کہ الہام
سے اونکو کیفیت اوسکی معلوم ہوئی تاکہ زیرکونکو تعلیم کرین کہ وہ کیفیت سحر سے مطلع ہوکر معارضہ مدعیان نبوت سے کرین یہان ایک سوال
ہے جواب طلب وہ یہہ ہے کہ جو تعلیم سحر کی فرشتون سے اور تعلیم آدمیونکا اونسے ثابت ہوا تو درمیان تعلیم شیاطین کے اور تعلیم اونکے

کے فرق نہوا پھر تعلیم کی شیاطین نے کیوں مذمت فرمائی اور مذہب یہود کا رد کر کیا ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر اور یہہ
تعلیم موجب کفر کی گردانی جواب اس سوال کا یہہ ہے کہ تعلیم سحر شیاطین نے [illegible]
فی العمل بھی اور تعلیم فرشتوں کی واسطے [illegible] اور نصیحت [illegible]
باوصف اوسکے سحر یہود [illegible] شیاطین [illegible] سلیمان علیہ السلام میں [illegible]
اوسکی کرتے تھے اور یہہ دونوں قسم بالبداہت [illegible] اسواسطے حق تعالی شیاطین کی مذمت [illegible]
خواص وعوام ہے پس جو ان سے ماخوذ ہوگا وہ کیونکر محل اعتماد ہوگا اور فرشتے جو ساتھ نصیحت کے [illegible]
جو بحر موا جین لکھا ہے اوسکا اختصار یہہ ہے کہ فرشتگان [illegible] فسق وفجور آدمیوں کا [illegible]
انواع عطا یا مخصوص کیا اور یہہ نافرمانی تیزی کرتے ہیں [illegible] تو ابھی خلاف [illegible]
پر اُتار اور اعضائے مخصوص آدمیوں کی کنادی یہہ [illegible] زمین پر حکومت کرتے [illegible]
ایک عورت تھی اوسپر عاشق ہوگئے وہ اپنے [illegible] پاس آئی اور [illegible] اسم اعظم [illegible]
انھوں نے اسم اعظم بتادیا اوسکی قوت سے یہہ آسمان پر چلی گئی [illegible] دیگر آسمان پر [illegible]
مسخ ہو کر ستارے کی شکل ہوگئی زہرہ جو آسمان پر ستارہ ہے [illegible] بعضے کہتے ہیں کہ یہہ زہرہ جو سبع سیارہ [illegible]
ہی ہے پھر حق تعالی نے اونکی تعذیب کا حکم فرمایا اور مخیر کیا کہ چاہو دنیا میں عذاب قبول [illegible] آخرت میں [illegible]
دنیا میں اختیار کیا حق تعالی نے چاہ بابل میں بیچ زمین کے [illegible] عذاب ہوتا ہے [illegible]
کے واسطے یہہ اوّل اونھیں منع کرتے ہیں اور زبان ساتھ نصیحت کے کھولتے ہیں چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ اور نہیں
سکھاتے یہہ دونوں فرشتے اسوقتیکہ کو نہیں [illegible] ہیں کسیکو جادو یعنے قصد گمراہ کرنے آدمیوں کا نہیں کرتے اور تعلیم سحر میں کفر خلائق
منظور نہیں رکھتے جیسے شیاطین کرتے تھے بلکہ ہرگز تعلیم سحر نہیں کرتے کسیکو تا آنکہ خبردار نہیں کرتے اور [illegible] سحر کے [illegible] نہیں کرتے حتے
یہانتک کہ اپنے آپ کو بصفت حقارت موصوف کرتے ہیں يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ یعنے کہتے ہیں پہلے سکھانے سے سوا اسکے نہیں ہے کہ ہم آزمائش
ہیں خلق کی حق تعالی کی طرف سے اسواسطے کہ خلق ہمسے سحر سیکھ کر کافر و عاصی ہوگی پس تیرے حق میں بہتر ہے کہ سبب کفر اور عصیان
سے باز رہے اور اگر مرتکب اس سبب کفر کا ہوئے فَلَا تَكْفُرْ پس مت کافر ہو تو باعتبار تاثیر کواکب اور شیاطین اور ارواح خبیثہ [illegible]
عبادت اونکے آور قصہ ہاروت و ماروت کا موافق اوسکے کہ ابن جریر نے اور امام ابن حاتم نے اور حاکم نے اور سوا اونکے مفسرین نے
حضرت ابن عباس سے اور حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم اور مجاہد وغیرہم سے نقل کیا ہے
اسطرح ہی کہ زمانہ حضرت ادریس میں اعمال بد بنی آدم کے زمین سے آسمان تک صعود کرتے تھے فرشتہائے آسمانی نے قیل و قال سخن کا
بہت کیا اور حق بنی آدم میں تحقیر اور اہانت اور نفرین اور لعن آغاز کیا حق تعالی نے خطاب کیا کہ بنی آدم میں شہوت اور غضب ترکیب
[illegible] معصوم [illegible] ہیں اگر تمھیں بھی زمین پر نازل کریں اور شہوت اور غضب میں مرتکب کریں تم سے بھی معصیت
[illegible] فرشتوں نے کہا [illegible] ہم ہرگز عصیان کے نہ [illegible] غضب اور شہوت درمیان ہمارے ہو حق تعالی نے
[illegible] ہاروت اور ماروت کو کہ [illegible]
[illegible] غضب ترکیب دیا اور فرمایا کہ زمین پر جاؤ
[illegible] منع فرمایا اور کہا
[illegible] کو نازل کر دیا ایک [illegible]

مستقر ہو آمد و رفت او نکی شہر والونکا زمین پر بہت ہوا کہ دو شخص نیک نہاد فلانے موضع میں ہیں کہ واقعے میں حکم درست فرماتے
ہیں اور قضیہ فیصل بے رو رعایت کیا کرتے ہیں ناگاہ ایک عورت تھی زہرہ نام کہ تمام عورات اوس وقت کی سے حسن اور جمال سے ممتاز تھی اور
روایت امیر المومنین میں آیا ہے کہ اہل فارس سے تھی لقب مشہور اوسکا اس ملک میں بیدخت تھا بیچ لباس فاخرہ اور پیرایہ مکلف کے انکے
پاس آکر اوپر شوہر اپنے کے دادخواہ ہوئی کہتے ہیں اصل اسکو شوق اسم اعظم کے سیکھنے کا تھا لیکن قدیم سے جو خوگر ساتھ مشرب فاحشی اور
بیباکی کے تھی تو اسی مشرب کو وسیلہ تحصیل مطلب کا کیا بہرحال یہہ دونوں فرشتے دیکھتے ہی اوسکا حسن اور جمال فریفتہ اوسپر ہو گئے اور
اس سے فعل شنیع کی درخواست کی اوسنے کہا کہ دین میرا اور تمہارا اور باوجود اختلاف دین کے یہہ معاملہ نہیں ہونیکا اور یہہ بھی کہا کہ شوہر میرا
بہت غیرت دار ہے اگر سن لیگا کہ میری لاگ تمسے لگی ہے مار ڈالے گا اول چاہئے کہ میرے صنم کو سجدہ کرو پھر شوہر کو میرے مارو بعد اوسکے
تمسے صحبت کرونگی ہیں انہوں نے کہا معاذ اللہ کہ شرک اور قتل نفس بغیر حق نہایت قبیح ہے ہم ہرگز نہ کرینگے وہ عورت پھر گئی لیکن دلونمیں انکے
قلق اور اضطراب محبت نے اسکے کمال غلبہ کیا دوسرے دن اونہوں نے پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر میں آتے ہیں اوسنے کہا بسر و چشم مکان مہیا کیا
اور اپنے آپ کو مزین کیا اور موافق عادت کے شیشے شراب کے بھی حاضر کئے جب یہہ اس مکان میں پہنچے تو اوسنے کہا کہ میں نے چار چیزوں میں
اختیار دیا ہے یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے شوہر کو قتل کرو یا اسم اعظم مجھے تعلیم کرو یا قدح شراب کا پیو اون دونوں نے باہم مشورہ
کیا کہ شرک او قتل نفس دونوں گناہ شدید ہیں اور اسم اعظم سر الہی ہے کسی سے نہ کہا چاہئے اور شراب پینا گناہ سہل ہے یہی اختیار کیا چاہئے بمجرد
شراب پینے کے لایعقل ہوگئے بحکم عورت بت کو سجدہ بھی کیا شوہر کو بھی اوسکے مارا اسم اعظم بھی اوس عورت کو بتا دیا اور بعضے روایات میں
آیا ہے کہ وہ عورت اسم اعظم پڑھکر بالاے آسمان گئی حق تعالی نے روح اوسکی کو ساتھ روح ستارۂ زہرہ کے متصل کیا اور بصورت زہرہ مسخ
ہوگئی یہہ دونوں فرشتے اوسکے ساتھ نجا سکے اور اسم اعظم اونکی یاد سے بھول گیا جب مستی شراب کی سے ہوش میں آئے افسوس و ندامت شروع
کیا حق تعالی نے فرشتہاے آسمانی کو اونکے حال سے مطلع فرمایا اور کہا کہ یہہ دونوں فرشتے باوجودیکہ تجلیات میری سے غیب نہیں رکھتے تھے
اور شہود اتم نصیب اونکے تھا بسبب شعلہ شہوت کے اس معصیت میں گرفتار ہوئے بنی آدم کہ غائب حضور سے ہیں اور شہوت طبیعت میں اونکی
مخمر ہے اگر مصدر معاصی ہوں کیا عجب سب فرشتوں نے اقرار ساتھ اپنی خطا کے کیا اور بعد اوسکے واسطے زمینونکے مشغول باستغفار ہوئے
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض غرض وہ دونوں فرشتے احوال اپنا دگرگون کا
دیکھکر مضطرب حضرت ادریس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حال اپنا عرض کیا اور شفاعت اپنے حق میں چاہی حضرت ادریس نے وعدہ کیا
کہ تامل کرو جمعہ کے روز تمہارے واسطے جناب الہی میں عرض کرونگا جب جمعہ گذر گیا تو کہا اس جمعے میں مجھے تمہارے واسطے اجابت نہوئی
آئندہ جمعہ کے منتظر رہو جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس نے فرمایا کہ حق تعالی نے تمکو اختیار دیا ہے اگر چاہو عذاب دنیا کا واسطے
اپنے اختیار کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کے واسطے تیار رہو اونہوں نے آپسمیں مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہے اور عذاب آخرت
باقی فانی کو اختیار کیا چاہئے کہ منقطع ہو جائیگا پس عذاب اس جہان کا قبول کیا حق تعالی نے فرشتونکو حکم فرمایا کہ زنجیریں آہنی سر
اور بدن اونکے میں سراپا باندھدو اور اونکو سرنگون کرکر سر تلے پاؤن اوپر کنوئیں میں کہ ساتھ آتش تیز کے شعلے مارے ہے لٹکا دو
اور ایک ایک فرشتہ بطریق نوبت تازیانہ آتشین مارنمیں قیام کرو تا بہ انقراض دنیا کہتے ہیں کہ ہر فرشتہ تازیانہ لگاتا ہے پھر
بار دیگر اوسکی نوبت نہیں آتی اور یہی فرشتہ پھر آکر لگاتا ہے اور اوپر اونکے تشنگی ایسی مسلط کی ہے کہ زبان اونکی بسبب کمال عطش
کے دہن سے باہر نکل آئی ہے اور ایک بالشت کے قدر آب خوشگوار اونکے منہہ سے رکھتے ہیں اور ہرگز دہن اونکا اوسے نہیں
پہنچتا العیاذ باللہ من غضب اللہ یہہ قصہ تفاسیر محدثین میں اور سنن بیہقی میں اور مسند امام احمد اور اور کتب محدثین بروایات
متعددہ اور طرق مختلفہ کہ بعضے اونمیں سے صحیح ہیں مروی اور ثابت ہے لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضاوی کے انکار

اس وقت کا کرتے ہیں اور سب ہیں نظر قرآنی میں ... [illegible]
و قباحت لازم آتی ہے اول تو ... [illegible]
عذاب شدید کے کہاں وسعت ... [illegible]
اس خباثت کے ساتھ ممکن ہے کہ ... آسمان ... [illegible]
تقویٰ اور طہارت ہے جو ... [illegible]
زن فاجرہ کو ستارہ درخشندہ بنا کر بالائے آسمان جگہ دی ... [illegible]
زہرہ ستارہ جو منسوب معروف ہے سبعہ سیارہ سے ہے کہ قبل خلقت آدم علیہ السلام کے مخلوق ہوا ہے ... [illegible]
کہ بعد وقوع اس واقعہ کے پیدا ہوا ہے ... اس قصے کے ہاں وہ کہاں سے ... [illegible]
ہم باوجود ترکیب شہوت اور غضب عصیان نہیں کرینگے حالانکہ حقتعالے نے فرمایا کہ ... [illegible]
مرکب کریں تم بھی معصیت میں مبتلا ہو جاؤ ... تکذیب اور تجہیل جناب الٰہی کی لازم آتی ہے اور ... [illegible]
پس سبب نازل کرنے ان دو فرشتوں کا یہہ تھا کہ علم سحر ... علوم الٰہیہ ... [illegible]
کے سے نہیں ہے کہ اس قسم کے علوم ضارہ کتنے ہیں اور بسبب اس علوم کے اعتقاد ... مخلوقات ہوا و غفلت ... خالق سے ولیکن چونکہ
تبلیغ فرمائیں مانند فلسفیہ کے ریاضیات و طبیعیات کے کہ ضرر ... [illegible]
نبوت کی دعوت خلق الی الحق ہے اور مدارک اور اذہان ... طرف ملاء اعلیٰ کے متوجہ کرتے ہیں ... [illegible]
لابد ان دونوں فرشتوں کو واسطے تعلیم اس نوع علوم کے نازل فرمایا ہے اور تعلیم سحر کے قباحت نہیں ہے اسواسطے کہ ... [illegible]
کا کیا ہے کفر ہے اور جس چیز میں کہ بیان کفر ہو تعلیم اوسکے میں باک نہیں ہے مثلاً اگر ایک شخص نے یہہ بیان کیا کہ ... [illegible]
کسی ہوتی اور شیطان کی عبادت کی تو مطلب حاصل ہوتا ہے دوسرے شخص نے سنکر اعتقاد تاثیر ... کیا یا شیطان کی عبادت کرنے لگا
تو یہہ اعتقاد اور یہہ عبادت کفر ہے اور کہنے والا کافر نہیں ہوا اور یہہ ہے کہ علم سحر کا فائدہ ثابت رکھتا ہے ... معجزات انبیاء ... اور
کرامات اولیا میں اور سحر جادوگران میں اور طلسم شعبدہ بازان میں ... سے حاصل ہوتا ہے اور جو کوئی اس سے بیخبر ہیں ان چیزوں میں
فرق نہیں کر سکتے بلکہ ساحروں اور شعبدہ بازوں کو مثل انبیا اور اولیا کے جانتے ہیں اور بعضے اعمال سحر کے واسطے ہلاکت اعداء اللہ
کے اور ایتلاف زوجین کے اور دفع شر ظالم کے مستحسن شرعی ہیں اور یہہ بھی ہے جو شخص قواعد سحر کے جانکر استعمال اوسکے سے عمل ناپسندیدہ
میں احتراز کرے مستحق مزید ثواب ہوگا کہ باوجود قدرت گناہ سے باز رہا اور دلیل نازل ہونے یہہ علم سحر ان دونوں فرشتوں پر جناب الٰہی سے
صریح لفظ قرآن میں ہے وما انزل علی الملکین اور احوال بھی ان دونوں فرشتوں کا قرآن میں مذکور ہے وما یعلمان من احد حتی
یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر اور یہہ پند اور نصیحت دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ یہہ دونوں فرشتے خود بخود تعلیم اس علم کو نہیں کرتے
اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محض ذکر تعلیم ہی منظور نہیں ہے بلکہ تعلیم اور منع عمل سے ... اب بیان سمجھ لیجئے کہ اگر تتبع کریں روایات کا کہ اس
بات میں وارد ہیں تو بیقین دریافت ہوتا ہے کہ اس قصے کی اصل ہے اسواسطے کہ مرفوعاً اور موقوفاً احادیث وارد ہوا ہے ... اور
... وجوہ بھی مخالف اس قصے کے ساتھ ... ذکر کئے ہیں بحسب ظاہر مسلم ہیں لیکن جب نظر تعمق کی کی جاوے تو رجوع ان مخالفت
... [illegible] ... روایات کثیرہ کا نہ کیا چاہئے والا تکذیب قصہ
... حضرت ... علیہ السلام ... [illegible] ... اس وقت تک
... [illegible] ... باہر آ ... حرافت

اور عصمت اور طہارت تھی اوس وقت انسے توقع نہ رکھی جاۓ اور مانند نفوس مقدسہ انبیا اور اولیا کہ باوجود بشریت معصوم و مطہر ہونے مین بسبب اصلاحات نہیں اور غضب کے اور ظاہر ہے کہ جو موثر منقلب ہو تو انقلاب اثر مین کیا استبعاد ہے اور کہی خلل ثانی کے جواب مین کہ تعلیم سحر کی بحالت گرفتاری عذاب کے اگر قیاس اوپر حوصلہ انسانی کے کرین تو البتہ مستبعد ہے لیکن سخن فرشتون مین ہے کہ فوائد اونکی نہایت کی معلوم ہے جائز ہے باوجود معذوف عذاب کے وارد ہو اوپر ابدان اونکے قوائے فکریہ اور نطقیہ اونکے برقرار ہون اور بارہا تجربہ مین آیا ہے کہ صاحب ملائکہ ہر علم باوجود گرفتاری اوضاع مولمہ اور امراض شدیدہ کے اس علم کو تعلیم کرسکتا ہے بسبب مزاولت اور ممارست کے القا اس علم کا اوسپر نہایت سبک اور آسان ہوتا ہے اور ساتھہ ادنی التفات کے وہ کام کرتا ہے کہ اوراعیان نظر مین نہین کرسکتے لیکن جائز ہے کہ ان دو فرشتونکو القاے علم سحر مین اس قسم کا ملکہ ہو خصوصا جب مسلم رکھین کہ نزول اونکا واسطے تعلیم اوسی علم کے تھا تو جانب خبیث سے بھی تائید اونکے حق مین پہنچی ہوگی کہ عذاب مانع تعلیم کا نہوتا ہوگا اور اختلاط آدمیون کا اوس وقت مسلم ہے کہ واقع نہین ہے لیکن جائز ہے کہ شیاطین اور جن درمیانین وسائط فائدے استفادہ کے ہون چنانچہ قتادہ سے مروی ہے کہ ہر سال مین ایک شخص بالمشت اونکے پاس جاکر سحر بازدیکھکر لوگونمین منتشر کرتے ہین اور زمان سابق مین کارخانہ تعلیم و تعلم کا تھا لوگ اونسے ملکر سیکھکر کتابونمین لکھتے ہین اور خلل ثالث کے جواب مین کہا جاتا ہے کہ ہر چند وہ زن فاجرہ تھی لیکن شوق سیکھنے اسم اعظم کا رکھتی تھی اور اسکے سیکھنے مین شرط مکین زنا سے کیا تھا پس اس فعل مین حسن و قبح مختلط تھا حسن نیت اور قبح صورت عمل مانند اس شخص کے کہ کوئی تشنے کو آب غصب سے سیراب کرے یا گرسنہ کو طعام حرام سے شکم سیر کرے پس صورت مسخ ہوگئی وہ حسن نیت نے کام کیا کہ کوکب درخشندہ سے متصل ہوئی اور بعضے کہتے ہین یہہ ہے کہ اس عورت نے حسن جمال اپنے کو وسیلہ تحصیل قرب الٰہی کیا تھا لیکن بیجا اور محل پس اوسکو حسن و جمال دائمی باین رنگ عنایت ہوا کہ روح زہرہ سے روح اوسکی ملگئی اور صعود ارواح کا آدمیونکے اوپر آسمان کے کیا تعجب ہے مسلم ہے کہ ارواح موتی کی مومنین سے آسمان ہفتم پر چڑھتے ہین خصوصا شہدا کے اور خلل رابع کے جواب مین کہا جاتا ہے کہ ہر چند کوکب بہ نسبت اور مخلوقات کے شرافت عظمت رکھتا ہے لیکن بہ نسبت انسان کے حقیر محض ہے پس تعظیم بالنسبۃ اور تحقیر بالنسبۃ دونون متحقق ہوئین اور خلل خامس کے جواب مین ہو سکتا ہے کہ کلام ملائکہ کا بیان تعمیم غرض اپنے مین ہے اوپر اطاعت اور عدم عصیان کے کہ تکذیب و تجہیل جناب باری ہے پس معنے کلام اونکے کے یہہ ہین کہ ہم اپنی طرف سے یہہ عزم مصمم رکھتے ہین کہ واقع ہو خلاف اسکے اور ظاہر ملائکہ نے کلام الٰہی سے بھی سمجھا ہوگا کہ شہوت اور غضب بیچ ہر مخلوق کے کہ مرکب ہوئے ہین مستلزم صدور عصیان کے ہین اگرچہ باضطرار اور بے اختیار ہوں اور اپنی طرف سے عرض کیا کہ ہمسے باختیار صدور معصیت نہوگا پس ان دونون کلامون مین تناقض کچھ نہین حتی تا تکذیب و تجہیل لازم آوے اور خلل سادس کے جواب مین کہا جاتا ہے کہ معنی مسخ ہونے زن کے بصورت زہرہ یہہ ہین کہ روح اوس زن کی ساتھہ روح زہرہ کے متصل ہوئی نہ یہہ کہ یہہ ستارہ سابق موجود نہ تھا پس مخالفت واقع کی لازم نہین آتی اور زبیر بن بکار اور ابن مردویہ اور دیلمی نے حضرت امیرالمومنین علی مرتضٰے رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صورتین مسخ ہوئی کتنی ہین فرمایا تیرہ فیل اور خرس اور خوک اور بوزنہ اور مارماہی اور سوسمار اور وطواط اور گژدم اور دعموص کہ چھوٹا جانور ہوتا ہے پانی مین دریا کے رہتا ہے سندوستانین اوسے جوالا کہتے ہین اور عنکبوت اور سہیل اور خرگوش اور زہرہ کہا مین نے کہ یارسول اللہ سبب اونکے مسخ کیا ہے فرمایا کہ فیل ایک مرد تھا دولتمند سرکش لوگر ساتھہ لواطت کے کسی امرد کو بغیر فعل بد کئے نہ چھوڑتا تھا اور خرس ایک مرد تھا مخنث کہ اپنے تئین مانند عورتون کے آراستہ کرتا تھا اور مردونکو اپنے پر مسلط کرتا تھا اور خوک ایک جماعت انصار سے تھی کہ نعمت نزول مائدہ کا کفران کیا تھا اور بوزنہ یہودی تھے کہ روز شنبہ کو شکار مچھلی کا کرتے تھے اور مارماہی ایک مرد تھا دیوث کہ درمیان جورو اپنی کے دلالت کرتا تھا اور سوسمار دہقانی بادیہ نشین تھا کہ قافلہ حجاج کو لوٹتا تھا اور وطواط ایک مرد تھا زبان دراز کہ کوئی

زبان اسکی سے سلامت نہین رہتا تھا [illegible]
صورت ہتی کہ تھا [illegible]
ہین کہ کسی سے رو رت [illegible]
بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ [illegible]
کے اور [illegible] جدائی [illegible]
ہوا کافر ہوا السبین [illegible]
پیدا ہوکر منجر بجدائی ہوا [illegible]
کا اور القا او سکے کافرمایا ہے پس حق تعالی [illegible]
کی دوسری فساد عالم ہو فوت زنا تیسری قطع نسب [illegible]
اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین [illegible]
جائیگا تاثیر بہو جاویگی لہذا اگر ساحر جانب ابطال احوال [illegible]
فوج حشم کے ملک پر مسلط ہو جاوے یا لشکر [illegible]
بھی دائمی مستمرہ نہین ہوتی پس مرد یا یا انکو کہ متعقد ناشد واحد [illegible]
ہی حقیقت مین سب لو فعل الہی ہے لوگ بمقتضائے وہم و خیال سمجھتے ہین لہذا تاویل [illegible]
اور اسباب آسی سے ہین **قطعہ** اے نقش بین تیرے ہی ہین سب [illegible] تو + [illegible]
تو مرگیا اور جی کیا تو جی گیا + تیرے کہنے سے ہوا او تیرے لینے سے تبا [illegible] + تو ہی ہے مالک
تو ہی مولا جو کیا تو نے کیا + دل لبھا یا ہوش اڑا یا عشق دیکر عقل لی + [illegible] دل لیا [illegible] + لا معطی لما
مانع انت نافع انت ضار + جو دیا تو نے دیا اور جو لیا تو نے لیا + جان سے [illegible] چشم سے آنکھ [illegible]
ایکبار ہی آفت بپا + بس بس ایسا کلام گستاخانہ عشق حقیقی ہین اگرچہ بمقتضائے ولولہ دیوانگی محبت [illegible]
لیکن دور از ادب ہے اب عنان کمیت قلم باختیار لا او راس میدان مین [illegible] کہ قطع [illegible] اس مقام [illegible]
کرکے اور پرو فعل سیکھنے انہین دو نوع سحر کے کہ مذموم اور معیوب ہین اکتفا نہین کرتے تھے بلکہ [illegible] تفصیل [illegible] اور
چیزونکے کہ خلاف شریعت اور دین انہین صرف کرتے تھے وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور سیکھتے ہین [illegible] وہ علم جو ضرر کرتا ہے
انکو اگرچہ اور ونکو کیسے اور نہین نفع دیتا انکو اگرچہ اورون کو دے پس عاقل کو چاہیے کہ ایسی چیز کہ اپنے آپکو ضرر دے نفع نہ دے اوس سے
احتراز کرے سمجھ لیجئے کہ علم فی نفسہ مذموم نہین ہے ہوگر علم آدمی کے حق مین مذموم ہو جاتا ہے ساتھ ایک کے ان تین چیز [illegible] پہلے یہہ ہے
کہ اوسکو ضرر کی رکھے اس سے اپنے حق مین یا غیر کے مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی ایسا ہی ہے اسواسطے کہ اکثر خلق کے تئین مضر ہے
ساتھ اس طریقے کے کہ جب لشین ہوئی اسکی تاثیر کواکب کی کہ فلانے [illegible] ستارہ ہو تو یہہ ہوتا ہے اور فلانے [illegible] آوے تو یہہ ہوتا ہے [illegible]
امید حصول مطالب او خوف تبت مقصود سبب ستارے اور [illegible] جاتا ہے التفات طرف مالک ضرر اور نفع کے نہین کرتا ایک تاب
ظلم جاہل ہو جاتا ہے کہ نظر الی اللہ سے [illegible] ہوتا ہے دوسری یہہ ہے کہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہین رکھتا لیکن پیدا ہوتی ہے سبب تصور
[illegible] کے دقائق اس علم کے نہین معلوم کرتا اور جب دقائق کو نہ پہنچا تو جہل مرکب مین گرفتار ہوتا ہے اس قسم مین بحث اسرار
[illegible] تیسری علوم فلسفہ اور علم قضا و قدر [illegible] مسئلہ جبر و اختیار و توحید وجود احدی توحید شہودی اور علم [illegible]

اور ایسا بیان کہ فیما بین ان اکابر کے واقع ہوتی ہین اور علم شطحیات اولیا مثل کلمۂ انا الحق او سبحانی ما اعظم شانی او کلمات غیر مفہوم المعنون کے مثل حصص واضع لہ جس کے یا مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے اور تاویلات قرآن مجید اور تطبیق قواعد تصوف کے اور بھی احوال جو مشہور ہیں اور وصف خد و خال کا کہ حق حق اجلاف عوام کے دل اونکے پر شہوت میں حکم سم کا رکھتا ہے اور موروث ملکہ تخیل اور مبالغے کا ہے ہر چیز کے ہوتا ہے دوسری بہہ ہے کہ علوم محمودہ شرعیہ مین تحریف پیدا کیے اور افراط و تفریط مین پڑے مثلاً علم توحید و عقاید مین فلسفیات کو دخل دے اور علم فقہ مین جیل اور روایات نادرہ شاذ اصل کو ملاوے اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو ملاوے اور علم دعوت اسما مین قواعد سحر اور طلسم کو مروج کرے اور علم قصص انبیا مین تواریخ یہود اور روایات روافض پر اعتماد کرے کہ موجبات فاسدہ عقاید ہین اور علی ہذا القیاس یہہ سب علوم خلق کو ضرر کرتے ہین اور جو نفع کہ ان علوم سے متوقع ہے اونکو نہیں پہنچتا اور یہود یہہ طرح کے علوم سیکھتے تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کرتے تھے اور یہہ اشتغال ان کا اس سبب سے تھا کہ شمرات اس علوم کا نہین جانتے تھے وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ اور البتہ تحقیق جانتے ہین یہہ جو کوئی مول لیوے سحر کو یا اور ایسے علوم فاسد کو یعنے سیکھے اور عمل کرے مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ نہین ہے واسطے اوسکے بیچ آخرت حصہ کچھ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اور البتہ برا ہے جو کچھ بیچا ہے اوسکے بدلون اپنی کو لعنے سحر اختیا کیا ہے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے زیان اس سودا کا وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اور اگر تحقیق یہود ایمان لاتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وَاتَّقَوْا اور پرہیزگاری کرتے سحر سے اور کتمان ہونعت تو پاتے لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ البتہ ایک ثواب نزدیک اللہ کے سے خَيْرٌ بہتر تھا رشوت سے کہ کتمان نعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ جو ہوتے جانتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا مت کہو تم لفظ راعنا کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرتے ہوئے سمجھ لیجیے کہ راعنا کی دو معنی ہین ایک تو زبان یہود مین گالی ہے دوسری راعنا کی معنی رعایت کر ہمارے تئین پس یہود حضرت سے ہمکلام ہوتے ہوئے راعنا کہا کرتے تھے تو غرض اون کی گالی تھی اور صحابہ دوسری معنی سمجھتے تھے یہود اونکا فریب نہ جانتے تھے یہہ بھی کہنے لگے راعنا حضرت سے باتین کرتے ہوئے حق تعالی نے منع فرمایا راعنا کہنے سے اور فرمایا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا اور کہو دیکھ طرف ہمارے یعنے راعنا کا لفظ نہ کہو انظرنا کا کہو وَاسْمَعُوْا اور سنو حکم خدا کا ساتھ سمع قبول کے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے کافرونکے جو پیغمبرؐ کی مذمت مین یہہ کلمہ کہتے ہین عذاب ہے درد دینے والا کہ ہرگز منقطع نہوگا سمجھ لیجیے کہ اٹھاسی جگہہ حق تعالی نے اس امت کے مومنونکو ساتھ اس خطاب کے مشرف فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا اور یہہ موضع اول ہے اون مواضع سے اور کہا ہے خطاب مومنونکے طرف خاصہ قرآن مجید ہے کتب سابقہ مین خطاب مخصوص با انبیا تھا کہ اہل امت کو پہنچا دین اور یہان بلا واسطہ خطاب بالمواجہ اس امت کو فرمایا ہے یہہ بڑا شرف ہے اس امت کا کہ بتبعیت افضل المرسلین حکم پیغمبرونکا دیا ہے الحمد للہ یہانسے معلوم کیجیے کہ جب اس عالم مین ملقب بہ ایمان فرمایا ہے تو اوس عالم مین بھی امن و امان رکھیگا وبشر المؤمنين بان لهم من الله فضلا كبيرا مسند احمد مین اور شعب الایمان بیہقی کی مین اور کتب معتبر حدیث مین وارد ہے کہ ایکشخص عبداللہ ابن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے نصیحت وصیت فرماؤ کہا اونھون نے جب قرآن پڑھے تو اور لفظ یا ایہا الذین آمنوا کا سنے تو فی الفور کان اوسپر رکھ اور متوجہ ہوکے ذہن اپنے کو حاضر کر کہ حق تعالی بیواسطہ ساتھ تیرے خطاب فرماتا ہے اچھی چیز فرماتا ہے یا بری چیز سے منع کرتا ہے چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہے اور سمجھ لیجیے کہ راعنا انظرنا ہر چند دونون مترادف ہین لیکن لفظ راعنا کا مشتمل اوپر فساد کے تھا اوس سے منع کرنا اور اسکی جگہہ دوسرا لفظ تجویز کرنا مناسب حکمت ہوا پس بعضے شافعیہ جو اس مقام پر بطریق استدلال ذکر کرتے ہین کہ بتجویز ایک کلمہ کی ایک مقام مین طرف سے شارع کے مستلزم تجویز کلمۂ دیگر کی نہین ہوتی پس اگر کوئی شخص بجائے اللہ اکبر خدا بزرگ کہے یا الرحمن اجل نماز اوسکی درست نہین ہوتی بخلاف امام اعظم کے مذہب کے یہہ بات خوب چسپیدہ نہین ہوتی اسواسطے کہ یہہ اجگہہ ہی کہ کوئی مراد فین سے مشتمل اوپر مفسدہ کے ہوا اور علاوہ اسکے بعضے حنفیون نے ترادف کو بھی منع

کیا ہے کی وجہ سے [illegible]
باب مفاسلت [illegible]
کرین ہم اور [illegible]
تیسری اس خطا میں نوع [illegible]
الفاظ اس سوال [illegible]
[illegible] مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ [illegible]
کتاب سے وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ [illegible]
پروردگار کا [illegible] قرآن [illegible]
مشرکون کو [illegible] وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ [illegible]
کرتا ہے ساتھ نبوت اور وحی اپنی کے [illegible] وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ [illegible]
دیتے فضل اوسکا [illegible]
نسخ قرآن کا نکلتا ہے وہ یہ ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا [illegible] قرآن شریف [illegible] مصلحت
کے اور بمقتضائے زمانہ کے بدلا دیتے ہیں ہم اوسکو لوگوں سے [illegible]
شریف میں مکتوب ہیں اور [illegible] الفاظ میں محفوظ مثل آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا
الی الحول کہ حکم اوسکا وجوب یکساں ہے ساتھ آیت دوسری کے [illegible]
یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ [illegible] منسوخ ہے [illegible]
زبان ہر حافظ کے جاری ہے ایسی ہی آیت مصابرت کی جنگ کفار میں کہ ایک کو مقابل دس کے [illegible] منسوخ [illegible]
آیت سورۂ انفال میں موجود ہے اور بعضی آیتیں منسوخ التلاوت ہیں کہ اونکے الفاظ خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
ہیں بعضے الفاظ میں اونکے اشتباہ ہوگیا ہے کہ اصل مضمون یاد ہے وہ دو قسم ہیں ایک تو ایسے ہیں کہ حکم اونکا باقی ہے جیسے الشیخ
والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم الفاظ اسکے خوب یاد نہیں سب بعضے کہتے ہیں آخر
میں عزیز حکیم ہے بعضے کہتے ہیں کان اللہ عزیزا حکیما ہے اور ایسے ہی موضع اوسکا معلوم نہیں ہے کہ کونسی سورہ میں تھی لکھوانے سے پہلے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بامر جبرئیل تلاوت اوسکی موقوف کی تھی اور ایسی ہی یہ آیتیں لا ترغبوا فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آبائکم والولد
للفراش وللعاہر الحجر روایت کی ہے عبد اللہ بن عتبہ نے حضرت عمر سے اور جاہدوا کما جاہدتم اول مرۃ روایت کی ہے ابو جبیر
نے عبد الرحمن بن عوف سے اور بلغوا قومنا انا قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا کہ زبان شہداء بیر معونہ کی سے حکایت نازل
ہوئی ہے رواہ البخاری ومسلم اور لو کان لابن آدم واد من ذہب لابتغی الیہ ثانیا ولو کان لہ وادیان لابتغی الیہما ثالثا ولا
یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب کہ اکثر محدثین نے صحابہ کثیر سے نقل کی ہے اور مصحف ابی ابن کعب میں
مکتوب بھی ہے لیکن بعضے الفاظ اسکے مشتبہ ہوگئے ہیں مثل بطن ابن آدم یا جوف ابن آدم اور موضع اوسکا بھی مشتبہ ہے کہ سورۂ
[illegible] میں تھی یا سورۂ براءت میں اور [illegible] ہے کہ انا انزلنا المال لاقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ [illegible]
[illegible] ان اللہ سیؤید ہذا الدین [illegible] باقوام لا خلاق لہم فی الآخرۃ [illegible]
[illegible] مثل عشر رضعات معلومات

نخیہ ہین ایس یا ور ذیل اس آیت کا فراموش ہوا ہے اور موضع اوسکا بھی نسیا نسیا ہوا اور حکم اوسکا بھی موقوف ہوا روا ہ البخاری
و مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو داؤد نے بیچ کتاب ناسخ و منسوخ کے اور بیہقی نے دلایل النبوت مین بروایت ابوامامہ بن سہل
ذکر کیا ہے کہ ایک شخص انصاری رات کو تہجد کیواسطے اوٹھا الحمد پڑھکے سورہ پڑھنے لگا وہ سورۃ ایسی اوسے سہو ہوئی کہ مطلق بغیر بسم اللہ
کے ایک بات یاد نہ آئی صبح کو تعجب کرکے اور اصحابون سے پوچھا سبنے کہا کہ ہمین بھی ایسی بھول پڑی ہے سبنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ آجکی رات وہ سورت منسوخ التلاوت ہوئی ہے سبنے سینے سے اوسیکے سب آدمی
کے دل سے بلکہ جہان لکھی تھی نقوش بھی اوسکے مٹگئے نات بخیر منہا لاتے ہین ہم بہتر اوس سے اور آیت چنانچہ مصابرت ایک غازی
کے ساتھ دس تن کے تھی منسوخ کرکے ساتھ دو تن کے مقرر کی او مثلہا یا لاتے ہین ہم مانند اوسکے جیسے قبلہ بیت المقدس کیطرف سے
موقوف کرکے کعبہ کیطرف مقرر کیا پس فرماتا ہے حق تعالی کہ بہر حال ان دونون طریق سے کہ منسوخ الحکم کردین یا منسوخ التلاوت کردین
یا صدور سے اطلاع دین او مصحف سے مٹا دین لاتے ہین ہم بہتر اوس سے یا مثل اوسکے بیچ خوبی کے پس بہرحال دونون آیت ناسخ و منسوخ مین موجود ہوتی
ہے لیکن ناسخ مین بعضا وقات منسوخ سے زائد ہوتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جو آیت منسوخ الحکم ہوتی ہے تو ناسخ اوسکی آیت اور
ہوتی ہے کہ حکم اور اس سے مستنبط ہوتا ہے اور وہ حکم یا سہل ہوتا ہے جیسے فاقرؤا ما تیسر من القرآن کہ سہل تر ہے قم اللیل الا قلیلا
نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا سے بیچ عمل کے یا سہل ہی ہوتا ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق پڑتا
ہے جیسے الان خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا کہ عمل بھی سہل ہے اور مصلحت وقت کے بھی موافق رہے کہ وقت کثرت افواج مین
آدمی ضعیف القلب بھی درمیان ہوتے ہین اگر اونکو بھی مانند اقویا کے تکلیف مکابرت ایک کس کی بیچ مقابلہ دہ کس کے دیجاوے تو بہیر
کمال شاق واقع ہو اور یا مصلحت حال کے موافق تر ہوتا ہے گو عمل مین سہولیت نرکھتا ہو جیسے تعین صوم ماہ رمضان مین کہ ناسخ تخیر کا ہوا درمیان
فدیہ دینے کے اور ادا اور روزے رکھنے کے یا بیچ اجر کے فزونتر ہوتا ہے گو یا مصلحت حال چندان اوفق نہوا ور عمل مین بھی سہل نہو جیسے امر کا
جہاد بعد اسلام مین کہ بنو اجتماع بہت ہوا تھا اور آدمی جنگ آزمودہ اور سلاح دار داخل ہوئے تھے اور وہ ناسخ آیات صبر و عفو
کا ہوا اور یا حکم آیت ناسخہ کا مانند حکم آیت منسوخہ کے ہوتا ہے ان امور مین کہ مذکور ہوئے اور اگر آیت فراموش ہوئی ہووے پس عوض
مین اوسکے اور آیت آتی ہے کہ اسکی جگہہ اوسے پڑھتے ہین اور ثواب حاصل کرتے ہین اور وہ آیت بہتر آیت سابقہ سے ہوتی ہے کثرت ثواب
مین اور فصاحت الفاظ مین اور بلاغت کلام مین جیسے آیت ان الدین عند اللہ الاسلام آئی ہے اس آیت کی جگہہ مین ان ذات الدین عند
اللہ الحنیفیۃ السمحۃ لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ اور کبھی مثل اسکے ہوتی ہے مانند اکثر سور باقیہ کے کہ عوض آیات منسیہ مین ہین یہان سمجھہ
لیجیے کہ نسخ احکام شرعی مین مانند نسخ احکام تکوینیہ کے ہے اور ملاحظہ حال نظام تکوینی الہی سے استبعاد کہ بیچ نسخ نظام تشریعی کے بسبب القائے
شبہات کافران واقع ہوتا ہے بیان اوسکا یہہ ہے کہ احکام الہیہ جو لوح محفوظ مین مثبت ہین خواہ جنس احکام تکوینی سے ہون خواہ تشریعی
سے دو قسم ہین خاص ہین یا عام ہین اور خاص یا خاص باشخاص ہین یا خاص بزمان ہین وہ جو خاص باشخاص ہین تا بقائے اشخاص باقی
رہتے ہین پھر منسوخ ہوجاتے ہین اور وہ جو خاص بزمان ہین وہ جب ایک زمانہ باقی رہتا ہے باقی رہتے ہین بعد انقراض اس زمانیکے
موقوف ہوجاتے ہین خواہ زمانہ منقرض قلیل ہو مثل احکام منسوخہ قرآن کے خواہ طویل ہو مثل احکام شرایع ما تقدم کے اور یہہ تغیر تبدیل منافی ما
ثبوت ان احکام کے بیچ لوح محفوظ کے نہین ہے اسواسطے کہ وہان موقت ساتھ اوقات اونکے اور موجل ساتھ آجال اونکے ثابت ہین
مثل تمام احکام تکوینی کے صحت اور مرض اور غنا اور فقر سے اور احکام عامہ اصلا قابل نسخ کے نہین تا ابد الابد باقی اور برقرار ہین مثل تکلم
انسان کے اور استواء قامت اوسکے بیچ احکام کونی کے اور مثل حرمت شرک اور زنا اور لواطت اور سرقہ کے بیچ احکام شرعی کے اس بیان
سے واضح ہوا کہ بیچ نسخ احکام کے کوئی ہون خواہ شرعی ہون تغیر اور تبدیل علم الہی مین نہین آتا تغیر اور تبدیل کیطرف اذہان حاضرہ ہمارے مین

ہی کر بات چکو کی نہیں پہچانتے تھے اور [illegible]
نہیں ہے اس واسطے کہ ہر شخص نبی آدم اپنی صحت کا ساتھ [illegible]
اور ایک فرقے ہیں اور زوال دولت اور سلطنت کا ایک [illegible]
مشاہدہ کرتا ہے اور اور اسباب غضب اس [illegible]
طعن کرنے میں حق تعالیٰ واسطے دفع اس طعن اور [illegible]
کیا نہیں جانا تو نے اللہ [illegible]
مقرر کی ہوئی چھوڑ دیا [illegible]
نہیں سمجھتے تھے کہ حق تعالیٰ واسطے [illegible]
لکھتا ہے ایسے ہی حق تعالیٰ ہر زمانے میں [illegible]
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہیں جانا تو نے [illegible] وَمَا لَكُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ [illegible]
کہ تم سے دفع شر کا کرے اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ [illegible] كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ
جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسیٰ علیہ السلام [illegible]
سوال کیا چاہتے ہو اور وہ سوالات [illegible]
حکم مخالف نفس کے اور شاق طبع پر [illegible]
تمام عرض کرتے تھے کہ حق تعالیٰ سے عرض کر کر حکم تبدیل کرنے اسکے عوض میں حکم سہل آسان سہل ہمارے واسطے لانے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کثرت سوالات انکے سے بہت تنگدل ہوتے تھے تا آنکہ شکایت [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اور تجھے بھی تاکید کی کہ جناب الٰہی سے قبل پہنچنے امت تک تخفیف احکام کا سوال کر چکا تھا [illegible]
ہے کہ درخواست تبدیل حکم الٰہی خصوصاً عدم انقیاد حکم ناسخ اور التزام منسوخ صریح کفر ہے اور [illegible] وَمَنْ
يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ اور جو کوئی بدل لیوے کفر کو عوض ایمان کے [illegible] وَدَّ كَثِيْرٌ
مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ دوست رکھتے ہیں بہت اہل تورات میں سے جیسے فنحاص بن عازورا اور امثال انکے لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ [illegible]
مراد اس سے حذیفہ اور عمار بن یاسر ہیں کہ فنحاص اور یاران اسکے انکو دعوت یہودیت کی کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ [illegible] چاہتے ہیں
کہ پھیر دیویں دل تمھارے مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ پیچھے ایمان تمھارے كُفَّارًا کافر حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ حسد [illegible]
کہ مقتضائے طبع ہے انکا کسی کے کہنے سننے سے مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا واسطے انکے حق یعنے رسالت محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کی اور حقیقت قرآن کی اور صحت دین اسلام کی فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ پس معاف کرو [illegible]
انکے [illegible] اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ [illegible] عذاب کرنے
پر انکے قادر ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم کرو نماز کو کہ عبادت شاقہ ہے بدن پر اور نفس کو زیر و زبر کرتی ہے اور دو
[illegible]
[illegible]
[illegible] بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ

ساتھ اوس چیز کے کرتے ہو تم بجا لاتی صفت سے دیکھنے والا ہے وَقَالُوا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى یہود اور نصـ
ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر جو کوئی ہوگا موسوی یا عیسوی ہود جمع ہائد کی ہے جیسے نزل جمع نازل کی سمجھ لیجئے کہ یہود کہتے تھے کہ بہشت
میں نجاوے گا مگر جو کوئی ہوگا موسوی اور نصاریٰ کہتے تھے کہ بہشت میں نہ داخل ہوگا مگر جو کوئی ہوگا عیسوی حق تعالیٰ نے رد دعوی میں انکے
فرمایا تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ یہہ دعوی سرطانفے کی آرزو میں ہیں انکی قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ تو لاؤ تم دلیل اپنی اس دعوے پر
اگر ہو تم سچے بیچ قول اپنے کے بَلٰى نہیں ایسا جیسا کہ یہہ دعوی کرتے ہیں یہود اور نصاریٰ بلکہ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
جو سونپ دے منہہ اپنا یعنے ذات اپنی واسطے اللہ کے یعنے اوسکا ہو رہے اور اوسکی طاعت عبادت کرے اور رہو وہ نیکی کرنیوالا بیچ قول اور
فعل کے فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ پس واسطے اوسکے ثواب اوسکا ہے نزدیک پروردگار اوسکے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہیں
ہے ڈر اوپر انکے فوت اجر کا اور نہ وہ غم کھاوینگے اسبات کا کہ ثواب انسے جاتا رہے سمجھ لیجئے کہ جو اللہ ہی کا ہو رہے اور اوس سے جو مانگنا
ہو مانگے اور جو کہنا ہو کہے اور کسیکی طرف سوا اوسکے نہ متوجہ ہو نہ ملتفت ہو عبادت کرے تو اوسی کی کرے اطاعت کرے تو اوسی کی کرے
مدد چاہے تو اوسی سے چاہے حل مشکلات چاہے تو اوسی سے چاہے اوسیکے واسطے اجر ہے اور وہی مومن صادق ہے کہ نڈر ہے اوسکو نہ غم **نظم**
الٰہی ہے تو ہی میرا مددگار + توہی حافظ توہی ناصر توہی یار + توہی مطلوب ہے اور توہی مقصود + توہی مسجود ہے اور توہی معبود + تجھی کو کہا
جانتا ہوں دو جہان میں + توہی سب ہے زمین و آسمان میں + سوا تیرے نہ وہان ہے اور نہ یہان ہے + توہی حلال مشکل یہان وہان ہے +
میں واقف ہوں تیرا بندہ گنہگار + زیادہ حد سے بد اقوال و کردار + گنہ بخش اور چھپا ای عالم الغیب + توہی غفار ذنب اور ساتر العیب
مجھے بھی فضل سے کر اونمیں داخل + جنونکو خوف ہے نے حزن شامل وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ اور کہا یہود نے نہیں نصاریٰ
اوپر کسی چیز کے دین حق سے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ ایک گروہ عیسوی مدینے میں آیا اور ساتھ موسویونکے مناظرہ کرنے لگا ہر فرقہ ابطال
دین دوسرے کا کرتا تھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ اور کہا نصاریٰ نے نہیں یہودی اوپر کسی چیز کے
کہ معتمد بہ ہو وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اور حال یہہ ہے کہ یہہ سب پڑھتے ہیں کتاب خدا کی یہود یعنے موسوی توریت سے جانتے ہیں کہ نصاریٰ واسطے ثابت
کرنے زن و فرزند اللہ کے اوپر باطل کے ہیں اور نصاریٰ یعنے ترسا عیسوی سمجھتے ہیں انجیل سے کہ یہودی بجہت انکار عیسیٰ کے اور انجیل کے کافر ہیں
كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ اسیطرح کہا اُن لوگوں نے کہ نہیں جانتے اور اہل کتاب نہیں ہیں جیسے مجوس اور مشرکان عرب مانند قول
یہود اور نصاریٰ کے یعنے کفار بھی اونکے حق میں کہتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ حق پر نہیں فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ
پس اللہ حکم کریگا درمیان اونکے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تھے بیچ اوسکے اختلاف کرتے حق و باطل سے سمجھ لیجئے پیچھے سے سب مذمت اہل
کتاب کی چلی آتی ہے حاجت اعادہ کی نہیں ہے کہ موجب تطویل کلام ہے پس حق تعالیٰ نے ایک اور برائی اونکی ذکر فرمائی کہ کفار ون سے ملکر خرابی
بیت المقدس کی بھی اونھوں نے کی ہے اور یہہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ظلم ہے معلوم کیجئے کہ جو کچھ آیت آیات مسایل سے کہ جس مسئلہ حرمت انہدام
مساجد اور حرمت امتناع نماز بہ مسجد نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اور کون
شخص ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ منع کرتا ہے مسجدون اللہ کی کو کہ یہہ ذکر کیا جاوے اوسکے بیچ نام خدا کا یعنے چھوڑا کہ مسجدونمیں خدا کا نام لینے
کو عبادت کرنیکو اور سعی کی کوشش کرتے ہیں بیچ ویرانی اوسکے کے اور بیت المقدس کو حق تعالیٰ نے بلفظ جمع ذکر کیا ہے واسطے تعظیم کے یا ہر موضع اسکا
مسجد ہے یعنے جائے سجدہ لکھا ہے کہ بیت المقدس کی داؤد علیہ السلام نے بنا کی تھی قبل تمام ہونیکے اونکا انتقال اس جہان سے ہوگیا پھر حضرت سلیمان
علیہ السلام نے تمام سے مرمت کیا پھر یہود اوسپر قابض متصرف ہوگئے جب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لیگئے تو نصاریٰ نے کہا یہودونکو کہ تم نے
حضرت عیسیٰ کو قتل کیا ہی غرض درمیان آنہ دونوں کے ایک فتنۂ عظیم برپا ہوا اوسوقت میں ایک بادشاہ تھا نصرانی اوسکے ساتھ مل گئے یہودون
سے لڑائی کی خوب اونکو قتل کیا اور زن و بچہ اونکے پکڑ لائے شہر توڑا مسجد بیت المقدس خراب کی اور بعض کہتے ہیں بخت نصر بادشاہ مجوس

تھا اوس سے ملک بیت المقدس کو ویران و خراب کیا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ [illegible]
کرنے مین خرابی مسجد مین نہین لایق تھا اونکو یہہ کہ داخل ہوان بیچ اوسکے [illegible]
ترسانونکو قوت مسجد اقصیٰ مین جاتے کہ نہین [illegible] لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ [illegible]
اور خواری ہی اور جزیہ دینا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے اونکے بیچ آخرت [illegible]
آیات مسایل سے کہ جسمین بیان ہی اوس مسئلے کا کہ نسخ واقع ہوا احکام [illegible] وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ [illegible]
سورج نکلنے کی و غروب ہونیکی فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ [illegible]
عباس نے فرمایا ہی کہ یہہ آیت نازل ہوئی بیچ تحویل قبلہ کے [illegible]
طرف کعبہ کے پھر امر ہوا کہ متوجہ ہو طرف بیت المقدس کے پھر کفار طعن [illegible] ہوا آیت [illegible]
قول وجہک شطر المسجد الحرام کے او ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین [illegible] اور بعضون
نے کہا ہی اسکی یہہ معنی ہین کہ جدھر [illegible]
ہی کہ اخذ کی ہی کشاف سے لکھا ہی امام زاہدی نے کہ یہہ آیت نازل ہوئی [illegible] سلام لا روتہ مہتوا تھا طرف [illegible]
راہ مین مرگیا جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا صلوا
علی اصاحبکم نماز پڑھو اوپر صاحب اپنے کے صحابہ نے کہا کیونکر نماز پڑھین [illegible]
آیت نازل کی یعنے جسطرف اوسنے نماز پڑھی کچھ گناہ نہین اوسپر اور شریعت نہین [illegible]
کی ہی یا قبلہ کی یا رضا کی یا یہہ آیت او رمثل اوسکے جو آیتین ہین متشابہات ہی نہین سمجھتے ہم کیفیت [illegible] ایمان لاتے ہین [illegible]
پر رضا چنانچہ مذکور ہی بیچ تفسیر احمدی کے اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہی کہ ایک جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر مین سے بسبب [illegible]
تاریکی کے سمت قبلہ مین اختلاف کیا ہر ایک نے تحری کی اور واسطے اپنے محراب بنایا نماز پڑھین جب روشنی ہوئی [illegible] طرف
تھی جب مدینے مین پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور اجازت چاہی اعادہ نماز کی یہہ آیت نازل ہوئی [illegible]
نماز کی نہین ہی کہ سب جہتین اوسی کے ہین اور جسطرف وہی ہی ؎ جسطرف کو منہ پھراوین وہ نصور ہی [illegible] + کھل گیا ہی [illegible]
اللہ کا ؎ پھرے ہی کس لئے کوڈھونڈھتا کرے ہی بیوجہ کیون نکالو + وہی تو ہی جلوہ گر ہر ایک سو [illegible] + [illegible]
چار جگہہ ہی قرآن شریف مین ایک یہان دوسری جگہہ سورۂ شعرا مین تیسری و ہر مین جو تھی کو [illegible] إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ [illegible]
مغفرت والا ہی اور بہت عطا والا جاننے والا احوال دلونکے اعتقاد ونکا مسلمانون کے معلوم کیجیے کہ جتنی آیت آیات مسایل سے کہ جسمین مسئلہ
اثبات تشبیہ اور جنسیت ولد یوالد اور نفی مماثلت حق تعالیٰ بعالم نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا اور کہا یہود اور نصاریٰ نے
اور مشرکان عرب نے پکڑی اللہ نے اولاد یہود کہتے تھے عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ اور نصاریٰ کہتے تھے مسیح کو ابن اللہ اور مشرکان عرب کہتے تھے
ملائکہ بنات اللہ ہین معاذ اللہ تعالیٰ سُبْحَانَهُ پاکی ہی اوسکو اور سب عیبون سے بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ یہہ آیت دلیل ہی اوپر نفی [illegible]
کے یعنے نہین ایسا جیسا یہہ کہتے ہین بلکہ واسطے اوسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی یعنے اہل آسمان اور زمین سب مخلوق اور مملوک
اوسکے ہین بیٹے اور عزیر اور ملائکہ اونکے نسبت سے ہین اور حادث ہین اور وہ قدیم ہی سمجھ لیجیے کہ بیٹا جنس و مشابہ باپ کے سے ہوتا ہی [illegible]
اوسکے بیٹے ہون کہ یہہ حادث اور وہ قدیم كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ سب جو کچھ زمین آسمان مین ہی واسطے اوسکے ہی فرمانبردار ہین [illegible]
[illegible] وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ اور جب [illegible]
[illegible] وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ اور کہا اون لوگون نے کہ نہین جانتے [illegible]

مشرکان مکہ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ اَوْ تَاْتِیْنَآ اٰیَۃٌ کیون نہین کلام کرتا ہمسے اللہ یا کیون نہین آتی ہمارے پاس ہر ایک کی نشانی یعنے
پیغام اللہ کا کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ مِّثْلَ قَوْلِہِمْ اسیطرح کہا تھا ان لوگون نے کہ پہلے انکے تھے یہود اور نصاری انہی سے مانند
بات اونکی کے تَشَابَہَتْ قُلُوْبُہُمْ یکسان ہوئے آپس مین دل کفارونکے اور منکران اہل کتاب کے بیچ کفر اور فساد کے اور کدورت
اور عناد کے کہ جیسے سوال ازراہ تعصب وعناد وہ کرتے تھے ویسے ہی یہہ کرتے ہین قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ تحقیق بیان کین
ہم نے نشانیان اوپر توحید اور نبوت کے واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین اور تردد اور گمان کی طرف نہین جاتے ہین اِنَّا
اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا تحقیق بھیجا ہم نے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ راستی اور درستی کے یا ساتھ قرآن کے
یا ساتھ دین اسلام کے خوشخبری دینیوالا مسلمانون کو اور ڈرانیوالا کافرونکو وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ اور نہ پوچھا جاویگا
تو رہنے والے جحیم کے سے کہا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر گذرا کہ اگر حقتعالی یہود پر دروازہ عذاب
کا کھولے اور اثر غضب اپنے کا انپر ظاہر کرے تو غالب ہی کہ یہہ خوف سے عذاب الیم کے براہ مستقیم آوین حقتعالی نے یہہ آیت نازل
کی کہ یہہ اصحاب جحیم ہین اور ہم تجھے نہ پوچھینگے کہ یہہ کسواسطے ایمان نہین لائے تجھپر اداے رسالت ہی اور ہمپر حساب اہل ضلالت وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ
الْیَہُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھسے یہود اور نہ نصاری حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَہُمْ یہانتک کہ پیروی کرے تو دین اونکی قُلْ اِنَّ ھُدَی
اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ دین کی اپنے تعریف کرین کہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہی باقی ضلالت ہی
حاصل یہہ ہی کہ جو تمنے یہودیت اور نصرانیت پر بنائے ہو یہہ ہدایت نہین ضلالت ہی اور اللہ نے مجھے دین اسلام پر راہ دکھاتا ہی یہہ
ضلالت نہین ہدایت ہی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ اور البتہ اگر پیروی کریگا تو خواہشون اونکی کی بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے
اوس چیز سے کہ آیا تجھکو علم سے کہ وحی ہی بیچ حقیقت اسلام کے اور بطلان ملت اونکے ہین مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ نہین
ہی واسطے تیرے اللہ سے یعنے عذاب الہی سے کوئی دوست چھڑانیوالا اور نہ مددگار اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ وہ لوگ
کہ دی ہی ہمنے اونکو کتاب پڑھتے ہین اوسکو حق پڑھنے اوسکا مراد کتاب سے توراۃ ہی اور یہہ آیت بیچ شان عبداللہ بن سلام اور اصحاب
اوسکے نازل ہوئی ہی کہ حضور نبوی مین آکر اسلام لائے یا مراد کتاب سے انجیل ہی اور یہہ آیت بیچ شان اصحاب سفینہ کے آئی ہی کہ ملازمان
نجاشی ساتھ جعفر بن ابی طالب کے دیار حبشہ سے مدینے مین آکر ایمان لائے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد کتاب سے قرآن ہی اور الذین
اٰتینا سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آیات سابقہ شکایت اہل توراۃ اور انجیل مین آئی ہین تو سننے والون نے رغبت کی کہ اصحاب
قرآنکا کیا حال ہی معلوم کیا چاہیے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ یہہ لوگ ایمان لاتے ہین ساتھ کتاب کے اور احکام
اوسکے بغیر تحریف کے وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جو کفر کرے ساتھ کتاب کے اور احکام اوسکو تغیر دے پس یہہ لوگ
وہی ہین ٹوٹا پانیوالے یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ ای بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم نعمت میری جو انعام کیا
مین نے اوپر تمھارے پس تمھین لازم ہی کہ شکر مین اوس نعمت کے بقدر اس نعمت کے عمل نیک بجا لاؤ اور اگر ملاحظے مین اور نعمتون کے عاجز
ہو تو ایک یہہ نعمت کہ جامع جمیع نعمتون کی ہی اسی کو ملاحظہ کرو کہ تمھین جمیع فرق بنی آدم پر امتیاز بخشا ہی ہمنے وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ
اور یہہ کہ فضیلت دی مین نے تمھین اوپر تمام عالمونکے اسواسطے کہ تمھارے فرقے مین چار ہزار پیغمبر مبعوث کئے اور توریت اور انجیل اور
زبور اور سوا اسکے اور صحف آسمانیہ تمھاری لغت پر تمھارے ہاتھون مین نازل کئے ہم نے اور بہت بادشاہ عادل اور عالم باعمل تم مین پیدا
کئے پس تم جمیع فرقون مین بنی آدم کے ساتھ اس شرف کے ممتاز ہوئے ہو کہ مہبط وحی الہی اور مخزن کتب آسمانی اور وارثان احکام شرعیہ
اور واقف اوضاع واطوار انبیا وملائکہ سوا تمھارے اسوقت ایک فرقہ دوسرا نہین ہوا اور تفضل تمھین جمیع موجودات عالم پر اسوقت
تک حاصل ہی پس حق تمھارا ہی کہ اب بھی جو وقت نزول کتاب جدید ہی اور بعث سید المرسلین ہی تمھین سب پر فضیلت لیجاؤ پہلے

ناصر اس دین کے اور تبیع کا سید المرسلین کے متبع ہو [illegible]
اور پر تمام عالم کے تردد رکھتے ہیں اور حالانکہ جانتے ہو [illegible]
خطاب کے کوئی فرد اس فضائل میں اونکے شریک نہیں ہو [illegible]
نہ قبول کی اور ایمان قرآن مجید پر نہ لایا اس منصب سے [illegible] حاصل
بنی اسرائیل کی تمام جہان پر اسوقت میں اس آیت سے نہیں ثابت ہوتی [illegible]
مرفوع القلم الصدر میں قطعی ہے کہ بعض ناقابل فضیلت رکھتے ہیں [illegible]
اوسکا افضل اور [illegible] ہو وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا [illegible] کفایت
کریگا اور نہ کام آویگا کوئی نفس کسی نفس سے کچھ ذرا سا بھی عذاب [illegible] وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا [illegible] وَلَا هُمْ
يُنصَرُونَ اور نہ قبول کیا جاویگا اوس نفس سے بدلا کہ اپنے جان کی خلاصی [illegible]
اور نہ فائدہ دیگی اوسکو شفاعت اور سفارش کہ اپنے منسوبوں کے حق میں [illegible] ضمیر
منہا اور تنفعہا کی راجع بنفس دوسرے ہو کر [illegible] عذاب [illegible]
بعینہا اول قصہ بنی اسرائیل میں گذری ہے اعادہ اوسکا یہاں کس غرض کیواسطے ہے [illegible]
دلوانے نعمت ان کے ہے ناکفران نعمت اسکی سے احتراز کر کر راہ شکر [illegible] واسطے [illegible]
دعوی متبوعیت اونکے اور درخواست متابعت سید المرسلین کے ہے اسواسطے کہ جب ہم اپنی [illegible] فضیلت دینا عالم
پر دیکھیں تو سمجھیں کہ منشا اور مبدا اس دعویکا کچھ اور چیز ہے [illegible]
آنے والا ہے کہ اوس دن کوئی نسب نسبت کام نہیں آویگی بدون متابعت [illegible] ہوگا اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ [illegible]
قصے میں غرض اس آیت سے اجمال نعمتہائے بنی اسرائیل کو یاد دلوانا ہے اور تتمہ قصے میں تفصیلا حسب اوقات اور [illegible]
سوال دوسرا اس آیت میں آیت گذشتہ سے تین چیز کا تفاوت واقع ہے اول آیت سابقہ میں لا يقبل منها شفاعة ہے اس آیت میں
لا تنفعها شفاعة ہے دویم وہاں لا يؤخذ منها عدل ہے یہاں لا يقبل منها عدل ہے سیوم وہاں نفی شفاعت کو مقدم کیا ہے یہاں نفی
فدیہ کو نکتہ اس تفاوت میں کیا ہے جواب تخصیص آیت اولی میں ساتھ نفی قبول کے اور اس آیت میں ساتھ نفی نفع کے اس جہت
سے ہے کہ ماسبق آیت اولی میں ذکر کفر کا بتصریح تھا کہ ولا تکونوا اول کافر به پس نفی قبول وہاں مناسب ہوئی اور ماسبق اس آیت
کے ذکر انتساب اور اتباع کا ہے کہ اوسے وسیلہ شفاعت متبوعین اور منسوب الیہم اپنا جانتے ہیں پس نفی نفع کی یہاں چسپاں ہوئی
گویا فرمایا کہ ہر چند شفاعت انبیا کی اور اسلاف تمہارے کی اپنے تابعدار ونکے حق میں مقبول ہے لیکن باوجود کفر کے تمہارے حق میں
نافع نہیں اور آیت اولی میں جو نفی قبول شفاعت کی سابق گذری تھی اور غالبا دنیا میں جب شفاعت نہیں قبول ہوتی تو عرض اخذ
عوض ہوتی ہے اسکے تئیں بلفظ اخذ نفی فرمایا تا یہ وہم بھی دور ہو اور اس آیت میں جو نفی نفع شفاعت کی سابق نہیں گذری تھی
عوض کو بلفظ قبول نفی کیا کہ وہاں عوض دینا مقبول ہی نہیں چہ جائے اخذ اسواسطے کہ اخذ بعد قبول ہے لیکن وجہ تقدیم اور تاخیر شفاعت
اور عوض کی یہہ ہے کہ ابتداء حادثہ میں شفاعت کو عوض دینے پر مقدم کرتے ہیں اور جب حادثہ امتداد اور استقرار پاتا ہے تو عوض دینے
کو شفاعت پر مقدم کرتے ہیں پس آیت اولی میں ابتداء حادثہ تھا اور اس آیت میں انتہی واللہ اعلم باسرار کلامہ معلوم کیجئے کہ ترتیب
[illegible] سے کہ جہت سے مسئلہ عصمت انبیا کا اور یہ مسئلہ کہ کافر صلاحیت امامت کی نہیں رکھتا نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ واذا ابتلى
[illegible] تفسیر عزیزی [illegible] اور نایاب [illegible]

نہ آزمایش سے اسواسطے کہ آزمانا وہ شخص ہے جسے جہل ہو انجام کار کا اور اللہ منزہ اس سے ہی دیکھو پروردگار اسکے نے بکلمات ساتھ
کہنے باتونکے کہ وہ اوامر اور نواہی تھین یا مناسک حج کے تھے یا دس چیزین کہ جنکو فطرت اسلام کہتے ہین یعنے حلق موئے سر اور مضمضہ اور استنشاق
اور مسواک اور لبونکے بال لینا اور ناخن تراشنے اور اکھیڑ دینے بال زیر بغل کے اور زیر ناف کے اور ختنہ کرنا اور استنجا پانی سے کرنا یہہ دس
چیزین فرض تھین حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہم پر سنت ہین چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہی اپنی تفسیر اینیک کے اور تیسیر مین ہی ابن عباس رض
رضی اللہ عنہما سے وتلک العشرۃ کانت فرائض لہ ولنا سنن فتامل لکھا ہی ملا عصام محشی بیضاوی نے سمجھ لیجیے کہ حلق راس اور قصر دونون
مسنون ہین مرد کے حق مین علی سبیل التخییر اور عورتونکو نہین جائز مگر قصر ایام حج مین خاص اور قص شارب مسنون ہی بال بالائے لب اعلی
کے اور مضمضہ اور استنشاق اور مسواک مسنون ہی سبکو ہر وضو مین اور مسنون ہین اکھیڑنے بال بغل کے اور حلق کرنے زیر ناف کے اور چھوڑ دینے
چالیس روز سے زیادہ مکروہ ہین اور ناخن تراشنے جمعہ کے روز مستحب ہین یا ایکدن ہفتے مین اور استنجا کرنا پانی سے سنت ہی جو نہ تجاوز
ہو نجاست قدر درہم سے اور اگر تجاوز ہو قدر درہم سے تو واجب ہی اور ختنہ سنت موکدہ واسطے رجال کے اور توقف کیا ہی امام اعظم
رحمہ اللہ نے اوسکی مدت مین بعضون نے کہا ہی کہ بارہ برس تک سنت ہی اور واسطے نسا کے لاباس لکھا ہی فاتمھن پس پورا کیا ابراہیم
علیہ السلام نے اونکو اور قیام کیا اوسپر اور بعضون نے رفع ابراہیم کا اور نصب ربہ کا پڑھا ہی چنانچہ قرأت امام اعظم ابوحنیفہ رح کی ہی
کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اس تقدیر پر ابتلی کی معنے دعا کے ہین اور وہ دعا یہہ ہی ربنا وابعث فیھم رسولا
منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم اور اتمھن کے معنے اتمھن اللہ ہین لیکن قرأت
مشہورہ اول ہی نصب ابراہیم کا اور رفع ربہ کا اور اتمھن کی ضمیر ابراہیم کیطرف ہی قال انی جاعلک للناس اماما فرمایا حق
تعالی نے متابعت فرمان میری کی تحقیق مین کرنیوالا ہون تجھکو واسطے لوگونکے پیشوا دین مین کہ سب نیک بعد تیرے اقتدا تیری کرین گے چنانچہ
اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اتبع ملۃ ابراہیم او ملۃ ابیکم ابراہیم اور جب حقتعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو مشرف بشرف امامت
فرمایا قال عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالی سے ومن ذریتی اور اولاد میری سے بھی امام پیدا کر قال فرمایا حق تعالی نے جواب
اونکے مین لاینال عھدی الظلمین نہ پہنچیگا عہد میرا یعنے رحمت میری ظالمون کو اور معنی عہد کی بقول اصح رسالت یا امامت مسلمانان ہی
اور ظالمین بمعنی کافرین ہی معتزلہ اسی آیت پر تمسک کر کے کہتے ہین کہ نہین جائز امامت فاسق کی اسواسطے کہ وہ ظالم ہی اور ظالم کی امامت منع
ہی اور مراد امامت سے امامت کبری ہی جسے خلافت کہتے ہین دل علیہ ما قال فی الکشاف اور مذہب اہل تشیع کا بھی یہی ہی کہ امام کو معصوم
ہونا واجب ہی کہ لاینال عہدی الظالمین سے نکلتا ہی اور ہر گناہ ظلم ہی پس لایق امامت کے گنہگار نہین ہی اور کہتے ہین معتزلہ کہ ظالم
امامت کی کسطرح صلاحیت رکھے کہ نہین جائز حکم اوسکا اور شہادت اوسکی اور اطاعت اوسکی اور مقدم ہونا اوسکا نماز مین اور نہین
مقبول خبر اوسکی تم کلام حاصل جوابون کا جو اہل سنت وجماعت نے اس فرقہ ضالہ کے دئے ہین یہہ ہی کہ اگر امام کی معنی متعارف لیتے
ہو جسے خلافت کہتے ہین تو مراد ظالم سے کافر ہی اسواسطے کہ وہ ظالم مطلق ہی اوسکی خلافت نہین درست اور گنہگار کی خلافت درست
ہونے مین کیا شک ہی کہ خلیفے کو معصوم ہونا لازم نہین ہی انبیا کو عصمت لازم ہی تو اونکی بھی عصمت مین بڑی بڑی گفتگوین ہین بعضون
نے کہا ہی واجب ہی یہہ کہ انبیا معصوم ہون گناہ سے کذب سے قطع نظر قبل وحی کے اور بعد وحی کے اور بعضون نے قید بعد وحی کے لگائی
ہی اور اس مقام پر بہتیری گفتگو کی ہی تفتازانی نے شرح عقائد مین اس قول کے تحت مین وکلھم کانوا مخبرین مبلغین عن اللہ تعالی
صادقین ناصحین اور کہا ہی کہ انبیا معصوم ہین کذب سے خصوصا بیچ اس چیز کے کہ متعلق ہی ساتھ شرایع کے اور تبلیغ احکام کے اور
ارشاد امت کے لیکن عمدا مین تو اجماع علما کا ہی اور سہوا مین تو نزدیک اکثر کے ہین اور عصمت ان کی تمام گناہون سے اسمین تفصیل ہی کفر
سے تو قبل وحی کا اور بعد وحی بالاجماع معصوم ہین اور ایسے عمدا کبائر سے نزدیک جمہور کے خلاف ہی حشویہ کا اونہین کہ ایک فرقہ حشویہ سے

اور سہوًا اکثر کے نزدیک نہین معصوم اور صغائر سے عمدًا جمہور کے نزدیک نہین معصوم خلاف ہے جبائی کا اور اتباع اوسکے کا اور سہوًا بالاتفاق
نہین معصوم پس جب انبیا کی عصمت مین ایسی ایسی گفتگوین ہین تو امام کو معصوم ہونا کہان سے واجب ہوا پس ثابت ہوا کہ کافر لیاقت امامت کی
نہین رکھتا اور مومن کو واسطے امامت کے عصمت شرط نہین ہے چنانچہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بالاجماع ثابت ہے باوجود
انعدام قطعیت عصمت اسواسطے مذہب ہمارے مین جائز ہے فاسق کی ظالم کی جابر کی امامت واسطے سلطنت کے اور قضا کے یا جب حکم کرے
ساتھ حق کے اور شہادت اور امامت الصلوٰۃ مع الکراہت جیسی کہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے بیچ ہدایہ کے اور اگر امام سے ارادہ صاحب نبوت
کرتے ہو تو ظالم اپنی معنون پر ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ نے سوال کیا تھا کہ بعضی اولاد سے میری نبی ہون خبر دی حق تعالی نے کہ ظالم نبی نہین ہوتے
چنانچہ مدارک مین لکھا ہے اور ہر گناہ ظلم ہے اسواسطے کہ تجاوز حق سے ہوتا ہے اور اکثر گناہ کو حق تعالی نے ظلم فرمایا ہے چنانچہ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس یہہ دلیل ہے اوپر اس مسئلے کے کہ انبیا معصوم ہین کبائر سے عمدًا قبل بعثت کے اور شق پہلی دلیل تھی اوپر اس مسئلے
کے کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا سمجھ لیجئے کہ نہین خلاف بیچ اوسکے کسیکا کہ نبی ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم نہین مرتکب ہوئے کبیرہ کے اور نہ
صغیرہ کے کسی آنہین کبھی قبل وحی کے اور نہ بعد وحی کے چنانچہ ذکر کیا امام ابو حنیفہ رح نے بیچ فقہ اکبر کے معلوم کیجئے کہ آٹھوین آیت آیات مسایل سے
کہ جسے مسئلہ تعظیم و احترام اور حکم اور احکام بیت اللہ کا اور ہونے اسکے کا امن نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا
اور یاد کر جب کیا ہم نے کعبہ کو مرجع یعنے جائے ثواب واسطے لوگون کے کہ حج کرنے آوین ہر سال اور ثواب بجا لاوین وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى اور پکڑو تم اے مومنو بعد اوسکے کہ بزرگی حرم کی تم نے جانی ہے مقام ابراہیمؑ کو جائے نماز اور مقام ابراہیم ایک موضع ہے
کہ وہان ایک پتھر رکھا ہے اوسمین نشان قدم مبارک حضرت ابراہیم کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقام ابراہیم مسجد حرام ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ حرم اور عرفات اور مزدلفہ اور محل رمی جمار سب مقام ابراہیم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تمام زمین مکہ مقام ابراہیم ہے روایت ہے کہ جب حضرت
ابراہیم نے بنا کعبہ کی مرتب کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پکارو لوگونکو کہ حج کو آوین اونھون نے کہا کسطرح آواز میری سنینگے کہا تم آواز کرو مین
سبکے کان تک پہنچا دونگا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ ابی قبیس پر چڑھکر ایک پتھر پر کھڑے ہوئے وہ پتھر سب دنیا کے پتھرونسے بلند ہوگیا
اور حقتعالی نے تمام زمین مثل ایک دسترخوان کے اونکے آگے بچھا دی پھر ابراہیم علیہ السلام نے ندا کی کہ اے مسلمانو حق تعالی نے تمہارے واسطے خانہ بنایا
ہے آؤ زیارت کرو اوسکی اور حج بجا لاؤ پس جو کوئی کہ پشت اور شکم مادر مین تھا سب نے آواز سنی اور جسکو حق تعالی نے چاہا اوسنے اجابت کی اور
تلبیہ بجالایا یعنے لبیک تا آخر کہا اسواسطے لبیک کہنا سنت حاجیون کی ہوئی اور تا قیامت یہہ عمل رہیگا پس جسنے ایکبار لبیک کہا وہ ایکبار حج
کریگا جسنے دو بار کہا وہ دو بار کریگا علی ہذا القیاس موافق اوسوقت کے کہنے کے ظہور مین آتا ہے بحر مواج مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے
جب اپنے مقام سے ہجرت کی سارہ کو کہ اونکی منکوحہ تھی صندوق مین بند کرکے ساتھ لیچلے راہ مین تلاشی والون نے روکا کہ اس صندوق کو
بغیر دیکھے نچھوڑینگے آخر کھولا تو دیکھا کہ ایک عورت بجمال حسن و جمال بیٹھی ہے لکھا ہے کہ جہان مین تین نور ایسے ظہور مین آئے ہین کہ اونکے مثل
اور نہین ہوئے ایک تو نور ید بیضا موسی کا کہ جب جیب سے نکالتے تھے دوسرا نور حضرت یوسف علیہ السلام کا کہ جسوقت کنوئین سے نکلے تھے
تیسرا نور سارہ کا جب صندوق کھولا تھا غرض بی بی سارہ کو بادشاہ کے پاس لیگئے بادشاہ دیکھتے ہی حسن اوسکا حیران رہگیا ہاتھ دراز کیا اسکا
ہاتھ خشک ہوگیا پھر سارہ سے کہا کہ جانتا ہون کہ تیرا پروردگار ہے اوسکی تو عبادت کرتی ہے اسسے میرے ہاتھ کیواسطے دعا کر کہ اچھا ہوجاوے
پھر مین تجھے چھوڑ دونگا اوسنے دعا کی ہاتھ اچھا ہوگیا پھر اوسنے ہاتھ دراز کیا اور عہد اپنا وفا نہ کیا پھر ہاتھ خشک ہوگیا غرض تین بار خشک ہوا
اور تینون بار اونکی دعا سے اچھا ہوا تیسرے بار اونکو چھوڑ دیا اور ایک لونڈی دی اور کہا ہا جرک جب یہہ اوس لونڈی کو اپنے گھر مین
لائین تو اوسکا ہاجرہ نام رکھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آئے تو اونکو بوحی یا کشف سے معلوم ہوگیا کہ خدا تعالی نے سارہ کو سلامت
رکھا ہے اور اوس کافر نے اوپر دسترس نہین پائی پھر سارہ نے جو میل حضرت ابراہیمؑ کا ہاجرہ کیطرف دیکھا تو ہاجرہ کو اونھین کو بخشدیا جب

ہاجرہ حاملہ ہوئی تو سارہ کو غیرت آئی چاہا کہ گھر سے نکال دوں حضرت ابراہیمؑ ہاجرہ کو لیکر مکے مین آئے جہان چاہ زمزم ہے وہین اُترے
یہہ حضرت ابراہیم نے ہاجرہ کو خدا کے سپرد کر کے شام کو سارہ کے پاس گئے ہاجرہ سے یہان اسمعیل علیہ السّلام پیدا ہوئے اوس مقام پر پانی
نہ تھا ہاجرہ نے پانی کی طلب مین سعی کی حضرت اسمعیلؑ نے پاؤن مارا وہان ایک چشمہ جاری ہوگیا ہاجرہ نے کنکر پتھر گرد اوسکے رکھدیے
کہ پانی تھم جاوے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اسمعیلؑ کی ماں پانیکو نہ بند کرلیتی تو ابتک وہ جاری رہتا چاہ زمزم جسے کہتے ہین
یہہ وہی چشمہ ہے کہ ہاجرہ کے بند کرنیسے نہر سے کنوان ہوگیا غرض وہان ویرانے مین ہاجرہ تھی اور چشمہ پانیکا جاری تھا دور سے بعضے لوگون
نے دیکھا کہ جانور اُدھر متوجہ ہوتے ہین معلوم کیا کہ پانی ہے جب نزدیک آکر دیکھا تو مقرر چشمہ پایا سب نے وہین وطن مقرر کیا ہاجرہ
وہان ویرانے مین پڑی تھین آبادی ہین ہوگئین جب حضرت اسمعیل علیہ السّلام بڑے ہوئے اونکا بیاہ کردیا بعد مدت کے حضرت ابراہیم
علیہ السّلام حضرت اسمعیل علیہ السّلام کے دیکھنے کو آئے اونکو گھر مین نہ پایا قبیلے نے اونکے آپکا اعزاز اکرام نہ سمجھا شکایت تنگی معاش کی کئی
جب آپکو بہت دیر انتظار مین ہوگئی اور اسمعیل علیہ السّلام نہ آئے تو آپنے کہا مین جاتا ہون اسمعیل کو میری طرف سے کہنا بچوکہ آستانہ
دروازہ اپنے کا پھیر جب اسمعیل علیہ السّلام آئے تو اونکے قبیلے نے یہہ پیغام کہدیا حضرت اسمعیل علیہ السّلام نے معلوم کیا کہ میرے باپ کی مرضی
ہے کہ قبیلہ اور کرون آخرش اور نکاح کیا پھر دوسرے برس حضرت ابراہیم علیہ السّلام تشریف لائے پھر اونکو گھر مین نہ پایا اونکی قبیلے نے
بہت آپکا ادب کیا اور شکر معاش اور روزگار اظہار کیا اور تعظیم تکریم سے طعام اونکے آگے رکھا آپ بہت خوش ہوئے دعا کئی اوسکے حق مین
اور پھر بغیر ہی ملاقات حضرت اسمعیل کے چلے یہہ کہکر کہ اسمعیل آوینتو کہیو بچوکہ اپنے آستانہ کی محافظت لازم پکڑے حضرت اسمعیل علیہ السّلام
کے قبیلے نے یہہ سمجھا کہ یہہ اب جاتے ہی ہین تو کہا کہ آپ اب یہان جو کسیطرح نہین رہتے تو بارے غبار سفر کا تو بدن مبارک سے دور کرو اور
سر دھوا و غسل فرماؤ آپ وعدہ سارہ سے کر کے آئے تھے کہ اونٹ سے نہ اُترونگا بلحاظ ایفائے وعدہ ایک پاؤن آپنے اوپر رہنے دیا
اور دوسرا پتھر پر رکھکر سر دُھویا اثر پانوُنکا اوس پتھر پر ظاہر ہوگیا وہی پتھر جہان رکھا ہے وہی مقام ابراہیم ہے وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اور عہد کیا ہم نے یعنے فرمان بھیجا ہم نے طرف ابراہیم اور اسمعیل علیہما السّلام کے اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ یہہ کہ پاک رکھو
تم گھر میرے کو بتوں سے اور نجاست سے اور خباثت سے اور معاصی سے اور طواف جنب اور حائض اور نفساکیسے اور اضافت خانہ کی طرف
اپنے کی واسطے تعظیم مضاف کے لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ واسطے طواف کرنیوالونکے اور اعتکاف کرنیوالونکے وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ اور رکوع
کرنیوالون کے اور سجدہ کرنیوالونکے یعنے نماز پڑھنے والونکے رکع جمع ہے راکع کی اور سجود جمع ساجد کی ہے اور اسمین اشارہ ہے کہ رکوع
بغیر سجود کے معتبر نہین ہے اور ارباب اشارت نے یہہ معنی کہی ہین کہ فرمان بھیجا ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کرین گھر میرے کو کہ دل ہے
اونا س تعلقات کونین سے یعنے کوئی آرزو دنیا و دین کی سوا میرے نہ لین رکھین واسطے طواف کرنیوالونکے کہ انوار میرے ہین اور اعتکاف
کرنیوالونکے کہ حالات نا متناہی راسخ ہین اور رکوع کرنیوالونکے اور سجدہ کرنیوالونکے کہ احوال موجب تخشع اور تذلل کے ہین سمجھ لیجئے کہ دل
جب تمام ہوا و ہوس سے پاک ہوتب قابل نزول انوار الٰہی کے ہوتا ہے ۵ اوّل بروب خانہ دگر میہمان طلب + آئینہ شو وصال
پری طلعتان طلب + وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اے پروردگار میرے کر اسجگہہ
کو شہر امن والا یعنے دعا کی ابراہیم نے جناب الٰہی سے کہ کر اس گھر کو کہ تیرے واسطے بنایا ہے مین نے شہر امن قحط سے اور خسف سے اور
مسخ سے یا اہل اسکیکو جبر متغلبونکے سے امن مین اپنے رکھ وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ اور رزق دے لوگون اوسکیکو میوون سے حقتعالی
نے دعا اونکی قبول فرمائی اور حکم کیا جبرئیل علیہ السلام کو کہ ایک دیہ دیہات فلسطین کیسے کہ بہت میوہ تھے اوسمین وہان سے اوٹھا کر سات
بار کعبہ کے گرد پھرا کر زمین تہامہ مین بیچ راہ مکہ کے رکھدو جبرئیل حکم بجالائے اور اب اوس دیہہ کو بجہت طواف کعبہ کے طائف کہتے ہین میوہ
اہل مکہ وہین کے کھاتے ہین پھر حضرت ابراہیمؑ نے تخصیص کی رزق کی واسطے مسلمانون کے اور کہا مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

روزی دے جو کوئی ایمان لاوے اونمین سے یعنے اس شہر کے رہنے والون مین سے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ
قَلِيلًا فرمایا حق تعالیٰ نے پس جو کوئی کفر کریگا پس فائدہ دونگا اوسکو تھوڑا یعنے دنیا ہی مین دونگا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ پھر کھینچ
لے بس کرونگا اوسکو طرف عذاب آگ کے وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور برا مرجع ہے دوزخ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ
اور یاد کر جب اٹھائی ابراہیم نے بنیاد خانہ کعبہ سے اور اسمٰعیل نے ابراہیم فاعل ہے اور لفظ اسمٰعیل کا عطف ہے ابراہیم پر کہ یہہ بھی باپ کے
ساتھ رفع قواعد مین شریک تھے اور یہہ حکایت ہے زمان ماضیہ سے اور حاصل معنے یہہ ہین کہ جب اٹھاتا تھا ابراہیم علیہ السلام بنیاد گھر کی اور
اسمٰعیل اور یہان صیغہ مضارع کا لائے ہین واسطے استحضار صورت عجیبہ کے کہ خبر دا ہم سی ابراہیم اور اسمٰعیل کے سے خدا تعالیٰ نے کی بعضے
کہتے ہین کہ بنیاد کعبہ کی حضرت ابراہیمؑ کیوقت سے تھی طوفان نوحی مین خراب ہوئی تھی حضرت ابراہیم نے معہ اسمٰعیل پھر بنیاد اوسکے دیوارون کی
جہان پہلے تھین بمعاونت جبرئیل رکھی لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو قد اونکا آسمان تک تھا کھڑے ہوتے تھے تو سر مبارک انکا
آسمان تک پہنچتا تھا تسبیح ملائکہ کی سنتے تھے اور عجائبات آسمان کے دیکھتے تھے اونکو دیکھہ کر جتنے مخلوقات زمین پر تھے ڈر کر بھاگے پھر قد مبارک
حق تعالیٰ نے اونکا بتدریج کم کرتے کرتے ساٹھ گز کا رکھا جو تسبیح ملائکہ او نھون نے نہ سنی تو دعا کی اور شکایت وحشت سے اپنی کی حق تعالے
نے ایک کوٹھا یاقوت کا کہ دروازہ اوسکا زمرد کا تھا بہشت سے اُتار کر جہان کعبہ ہے وہین کھڑا کر دیا اوسے طواف گاہ آدم کا مقرر کیا
حضرت آدم زمین ہند سے چالیس بار اوسکے طواف کیلئے گئے اور فرشتون نے کہا کہ حج تیرا قبول ہوا زمانہ نوح علیہ السلام تک یہہ مطاف عالم
رہا پھر طوفان نوحی مین کہ تمام زمین غرق ہو گئی فرشتونکو حکم ہوا آسمان چہارم پر لیگئے اب وہین ہے اوسے بیت المعمور کہتے ہین ستر ہزار فرشتے
ہر روز اوسکا طواف کرتے ہین پھر قیامت تک اونکی نوبت نہین آتی اتنے فرشتے اوسکے گرد ہین اور یہان حضرت ابراہیم کے زمانے تک
وہ مکان خالی رہا عمارت سے پھر حضرت ابراہیمؑ کو فرمان ہوا کہ وہان خانہ کعبہ بنا کرین اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ حدود اوسکی بتا وین اور بعضے کہتے ہین
کہ جسقدر وہ کوٹھا تھا اتنی جگہہ سایہ ابر کا رہتا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا جہان سایہ ابر کا ہے وہی اوسکی حد ہے حضرت ابراہیم کو حکم کیا اسیقدر
گھر بناؤ اوسمین عبادت کرو غرض بہر تقدیر جسقدر عرض وطول مین وہ کوٹھا تھا اور جہان تھا وہین اسی قدر لنبا چکلا او نھون نے کوٹھا بنایا
جبرئیل علیہ السلام پتھر لاکر اسمٰعیل علیہ السلام کو دیتے تھے اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیتے تھے یہہ بناتے تھے تا آنکہ تیار ہوا
اور پتھر اوسمین پانچ پہاڑون کے لگے طور سینا کے طور زیتا کے طور لبنا کے جودی کے حرا کے اور حجر اسود جو اب خانہ کعبہ مین لگا ہے یہہ یاقوت
سفید تھا جبرئیل علیہ السلام نے وقت طوفان کے نیچے جبل ابوقبیس کے چھپا دیا تھا پہاڑ پھٹ گیا اور وہ یاقوت حضرت ابراہیم کو دیا
حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کے دروازہ مین رکھدیا کافرون کے اور عورتون حیض والیونکے ہاتھ لگانے سے کہ ایام جاہلیت مین طواف
کو آتے تھے وہ یاقوت سفید سیاہ ہو گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم کوہ ابوقبیس پر جاتے تھے کوہ نے آواز کیا کہ ای ابراہیم
تیری امانت میرے پاس رکھی ہے لے اور دروازہ مین خانہ کعبہ کے رکھہ آپنے وہان سے لاکر جہان حجر اسود اب ہے وہین رکھدیا بحر مواج
مین تمام قصہ لکھا ہے غرض بعد اتمام خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے دست تضرع اوٹھا کر دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ای پروردگار ہمارے قبول کر ہمسے یہہ کام نیک تحقیق تو ہی ہے سننے والا دعا ہماری جاننے والا نیتین ہماری رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا
مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ ای پروردگار ہمارے اور کر ہم دونون کو مطیع مخلص موحد واسطے اپنے اور اولاد ہماری
سے ایک جماعت مطیع واسطے تیرے وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اور دکھا ہمکو طرح عبادت ہمارے کی یعنے مواضع کہ اوسمین افعال
حج بجا لاوین جیسی میقات احرام اور عرفات اور منا سک اور پھر اوپر ہمارے یعنے قبول توبہ کر ہماری اور درگذر ہمسے اگر کچھہ تقصیر اور
قصور عمل مین واقع ہو إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ تحقیق تو ہی ہے قبول کرنیوالا توبہ مقصرونکی اور بخشنیوالا گنہگارون کا رَبَّنَا وَابْعَثْ
فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ ای پروردگار ہمارے اور بھیج بیچ اونکے یعنے ذریت میرے کے پیغمبر انہین سے کہ زبان اونکی وہ

وہ سمجھین تاکہ اونکو عزت اور شرف حاصل ہو بسبب اوسکے پڑھے اور پڑھاوے اونکے آیتین تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اور سکھاوے
اونکو کتاب قرآن اور حکمت یعنے معانی قرآن کی یا بیان کرے جو کچھہ اوسمین امر اور نہی اور حلال اور حرام ہے اور پاک کرے اونکو گناہ سے
بسبب بیان شرایع اور احکام کے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تحقیق توہی غالب توانا قادر ہے اور پر اجابت دعا ہمارے کے حکمت والا حق
تعالی نے یہہ دعا اونکی قبول کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد اسمعیل مین سے مبعوث کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین بلایا ہوا
ابراہیم کا ہون اسیطرف اشارہ ہے وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اور کون شخص پھرجاتا ہے دین ابراہیم کے سے یعنے کوئی شخص نہین
پھرتا اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ مگر جسنے بے عقل کیا جان اپنے کو یا خوار کیا نفس اپنے کو وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا اور تحقیق کیا ہمنے
پسند ابراہیم کو بیچ دنیا کے ساتھہ کرم اور فتوت کے یا ساتھہ شرف نبوت کے یا عبادت کے یا خلعت کے یا خانہ کعبہ کی عمارت کے وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ نیکنامون سے ہے اور فیروزی پانیوالون سے ہے بیچ صلاح اور فلاح کے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ
یاد کر جب کہا ابراہیم کو پروردگار اوسکے نے مطیع ہو یعنے اطاعت کر فرمان میرے کی یا تسلیم کر جو مجاری قضا اور تیرے جاری کرون قَالَ
اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے مطیع ہوا مین واسطے پروردگار عالمون کے جو چاہے وہ کرے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ
وَيَعْقُوْبُ اور وصیت نصیحت کی ساتھہ کلمہ اسلمت کے یا ساتھہ ملت اپنی کے ابراہیم نے بیٹون اپنونکو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو ساتھہ
موافقت جد اپنے کے اور مضمون نصیحت اون دونونکا یہہ تھا يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ ای بیٹو میرے تحقیق اللہ نے پسند کیا ہے
واسطے تمھارے دین مشروع ماموربہ کہ اسلام ہے فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس مرو مگر در آنحال کہ تم مسلمان ہو مطیع خدا یعنے اسلام پر ہمیشہ
رہو یہانتک کہ موت آئے تمھاری اسلام پر پس نہی ترک اسلام سے ہے نہ موت سے چنانچہ بحر مواج والے نے یہان اعتراض لکھا ہے کہ موت امور اضطراری
سے ہے منہی عنہ کیونکر ہوسکے پھر بھی جواب دیا ہے کہ نہی موت سے مگر در وقت اسلام امر با اسلام ہے بوقت موت اور معنی کونوا مسلمین حین تموتون
یعنے اسلام پر رہو جسوقت مرو اور یہہ آیت رد قول یہود مین ہے کہ وہ کہتے تھے ما مات نبی الا علی الیہودیۃ یعنے نہین موا کوئی نبی مگر اوپر یہودیت
کے فضل یہودیت کا دین اسلام پر کرتے تھے حق تعالی نے اونکو جھٹلایا اور انبیا کا مرنا دین اسلام پر فرمایا چنانچہ اور آیت شریفہ مین بھی ہے ماکان
ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ کیا تھے تم حاضر جسوقت آئی یعقوب کو
موت یعنے اسباب اور علامات اوسکی یاد رکھتے ہو اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ جب کہا بیٹون اپنونکو کس چیز کو عبادت کروگے تم
پیچھے وفات میری کے قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ کہا اونھون نے عبادت کرینگے ہم خدا تیری اور خدا باپون
تیرے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کی اسمعیل اونکے چچا تھے اونکو بھی باپ کہا اسواسطے کہ اہل عرب چچا کو بھی باپ کہتے ہین اور حرمت اوسکی برابر باپ
کے نگاہ رکھتے ہین اِلٰهًا وَّاحِدًا عبادت کرین ہم خدا کی کہ یگانہ اور یکتا ہے وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے اوسکے فرمانبردار ہین تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ
خَلَتْ یہہ ابراہیم اور یعقوب اور اولاد اونکی ایک امت تھی تحقیق گذر گئی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ واسطے اوسکے ہے جو کچھہ کمایا اوسنے
اور واسطے تمھارے ہے جو کمایا تم نے یعنے موافق اعمالون کے جزا دی جاویگی وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور نہ پوچھے جاؤگے اوس چیز سے
کہ تھے وہ کرتے اس آیت شریفہ مین رد اعتقادات یہود کا فرمایا ہے یہود کا عقیدہ تھا کہ بیٹونکو باپ کی طاعت کا ثواب ملیگا اور اوسکے کفر سے
معاقب ہونگے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ نہ تمھین اعمال اونکے سے ثواب ہے اور نہ اونھین افعال تمھارے سے مواخذہ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اور کہا یہود نے اہل اسلام کو ہوجاؤ تم موسوی اور کہا نصاری نے ہوجاؤ تم عیسوی راہ پاؤگے تم قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
حَنِيْفًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ موسوی نہ عیسوی بلکہ پیروی کرتے ہین ہم دین ابراہیم کی کہ مایل ہے سب کجیون سے طرف راستی کے یا ابراہیم
مائل تھا سب دینون سے طرف دین اسلام کے اور بحر مواج مین لکھا ہے قل بل اتبعوا ملۃ ابراہیم کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم پیروی کرو
ملت ابراہیم کی سوال بل حرف عطف ہے اور اتبعوا ملۃ معطوف ہے اور کونوا ہودا او نصاری معطوف علیہ اور یہہ نہین ہوسکتا اسواسطے

کہ یہہ مقولہ یہود اور نصاری کا ہی اور اتبعوا مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جواب عطف اوپر کلام غیر کے اوپر وجہ تلقین کے ہی وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْبَاطِ کہو ای تابعان ملت ابراہیم اعراض کرکے قول یہود اور نصاری سے کہ وہ تمکو اپنے دین پر بلاتے ہین اونکے جواب مین یہہ کہ ایمان لائے
ہم ساتھ اللہ کے اور اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھ اوس چیز کے جو اتاری گئی طرف ابراہیم کے اور اسمعیل اور اسحاق
اور یعقوب کے اور اولاد اوسکی کے اگرچہ اولاد ابراہیم اور یعقوب پر کوئی کتاب نہین نازل ہوئی لیکن عبادت کرتے تھے وہ ساتھ احکام صحف کے
پس گویا وہی اونپر نازل تھے جیسے ہمپر قرآن وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ اور ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جو چیز
دئی گئی ہی موسی اور عیسی کو یعنے توراۃ اور انجیل اور تمام دلائل نبوت اور جو کہ دئی گئین پیغمبرونکو کتابین معجزات پروردگار اپنے سے لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان کسیکے اُن مین سے بلکہ سب پر ایمان رکھتے ہین وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور ہم واسطے خدا کے مطیع ہین
فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر ایمان لاوین یہود اور نصاری مانند اوس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے یعنے سب کتابون
اور پیغمبرون پر پس تحقیق راہ پائی وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ اور اگر پھر گئے پس سوا اوسکے نہین کہ وہ بیچ اختلاف کے ہین اور عداوت کے اور
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنی اونکی سے اندیشہ ناک نہو فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ پس شتاب کفایت کریگا تجھکو اُنسے اللہ یعنے باز رکھیگا تجھسے شر
یہود اور نصاری کا اللہ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہی ہی سننے والا باتین موحدون اور مشرکون کی اقرار اور انکار بھری ہوئین اور جاننے والا
اعتقاد دونون گروہ کے بعد نزول ان آیتونکے یہود نے متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بالکلیہ اعراض کیا اور ترسائیون نے بھی طرح
مخالفت کی ڈالی ساتھ مسلمانون کے اور فخر اپنا کرنے لگے کہ ہمارے یہان صبغہ ہی اور تمھارے یہان نہین اور صبغہ اونکا یہہ تھا کہ جب اونکے یہان
بچہ پیدا ہوتا تو ساتوین روز اوسے زرد پانی مین غوطہ دیتے تھے اور اوسے آب معمود یہہ کہتے تھے اور اپنے اعتقاد مین سمجھتے تھے کہ اب
پاک ہوگیا چنانچہ کہتے تھے کہ یہہ صبغہ تطہیری بچونکی اور حالانکہ دین مسیحی مین یہہ بات تھی اور اوسے قایم مقام ختان کے جانتے تھے حق تعالی نے
فرمایا صِبْغَةَ اللَّهِ کہو ای مسلمانو رنگ دیا ہی ہمکو اللہ نے وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً اور کون ہی بہتر اللہ سے رنگ مین سمجھ لیجئے
کہ لفظ صبغہ کا کلام نصاری مین بیچ صحت تطہیر کے واقع تھا پس حق تعالی نے بھی لفظ صبغہ بجائے تطہیر ارشاد کیا حاصل معنی کا یہہ ہی کہ کہو ای
مسلمانو ہم ایمان لائے ساتھ خدا کے کہ اوسنے ہمین لوث کفر سے بتطہیر ایمان پاک کیا اور کون نیک تر ہی اللہ سے پاک کرنے مین بعضون
نے کہا ہی کہ مراد اس سے ختان ہی کہ تطہیر مسلمانان ہی وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ اور ہم واسطے اوسی کے عبادت کرنیوالے ہین اہل تصفیہ قلوب
کے نزدیک صبغۃ اللہ رنگ گوناگون ہی ظلال افعال اور صفات واجبی کا کہ بسر لطیفہ قلب مین ظاہر ہوکر دل عشاق کے تزکیہ پاتا ہی اور اہل
تزکیہ نفوس کے نزدیک نور صفات الہیہ ہی کہ بالوان مختلفہ مشہود ہوکر آرزو مٹاتا ہی اور اہل عناصر کے نزدیک ایک رنگ ہی تجلیات
ذاتیہ الہیہ کا کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے مثل برق کے جلوہ گر ہوکر تمام بدن مشتاقان وصال کا جلاتا ہی اور اہل کمالات کے نزدیک ظہور
تجلی ذاتی دائمی کا ہی کہ بہ ہیئت وجدانی پرتو افکن ہوکر اخص خواص کو مثل عوام کے بناتا ہی اول فرقہ ولایت صغری والا ہی کہ ولایت
اولیا کی ہی دوسرا ولایت کبری والا ہی کہ ولایت انبیا کی ہی تیسرا ولایت ملائکہ ملاء اعلی کی ہی چوتھا کمالات والا ہی کہ سب سے بالا ہی
لکھا ہی کہ یہود اور نصاری ازراہ تعصب کہتے تھے کہ نحن ابناء اللہ واحباءہ شرف دوستی اور عزت فرزندی ہمین حق تعالی سے ثابت ہی
ہم بہتر اور برتر ہین بھلا تیوہین مسلمانون کی نسبت حق تعالی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ کہہ
جواب مین اونکے کیا جھگڑتے ہو تم ہمسے بیچ دین خدا کے اور دعوے الوہیت کے کہ انتساب اپنا بحق کرتے ہو اور حال یہہ ہی کہ وہ پروردگار
ہمارا اور پروردگار تمھارا اور جب ربوبیت اوسکی سب پر لازم ہی تو عبودیت اوسکی سب پر واجب ہی وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
اور واسطے ہمارے ہی جزا عمل ہمارے کی اور واسطے تمھارے ہی مکافات عمل تمھارے کی وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ اور ہم واسطے اوسکے اخلاص

کرنیوالے ہین بیچ اعتقاد اور عمل کے اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی
کیا کہتے ہو تم اے یہود اور نصارے تحقیق ابراہیم اور سمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد اونکی تھی یہودی اور نصارے یہودی یہود کہتے تھے نصاری نصارا قُلْ
ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ کہہ تو کیا تم بہت جاننے والے ہو یا اللہ کہ اوسنے اونکو اس دین پر مبعوث کیا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً
عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ اور کون شخص بہت ظالم ہے اوس شخص سے کہ چھپاتا ہے گواہی کو جو نزدیک اوسکے ثابت ہے طرف سے اللہ
کے یعنے بواسطہ کتاب الہی جانتا ہے یہہ تعریض اہل کتاب کی ہے کہ چھپاتے تھے اہل شہادت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے حق
مین کہ نبی جانتے تھے اور گواہی نہین دیتے تھے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم کتمان حق
اور تکذیب قرآن اور انکار نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ یہہ جو پیچھے مذکور ہے ایک امت تھی تحقیق گذر گئی
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ واسطے اونکے تھا جو کچھ کمایا اونھون نے اور واسطے تمھارے ہے جو
کچھ کمایا تم نے نہ پوچھے جاؤگے تم اوس چیز سے کہ تھے وہ کرتے تکرار اس آیت کا واسطے تاکید کے ہے اسیواسطے بغیر عطف کے لائے لکھا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین طرف کعبہ کے نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت کے جب مدینہ منورہ مین تشریف لائے فرمان الہی ہوا کہ نماز طرف
بیت المقدس کے پڑھو یہود اسبات سے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ دین ہمارا نہین رکھتے لیکن ہمارے قبلے کیطرف
نماز تو پڑھتے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ یہود کہنے لگے کہ یہہ مرد اور اصحاب اوسکے منہہ طرف قبلے ہمارے کیے لائے جب تک کہ نماز ہماری
نادیکھی جہت قبلے کی نہ پہچانی خاطر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسبات سے ملول ہوئی فرمان الہی صادر ہوا کہ منہہ بیت المقدس
سے طرف کعبۂ ابراہیمی کے لاؤ یہود اور منافقون نے بعد تحویل کعبے کے زبان طعن کی کھولی حق تعالی نے اوس حال سے خبر فرمائی سَیَقُوْلُ
السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ شتاب ہے کہ کہینگے بیوقوف لوگون مین سے یعنے یہود اور منافقان مدینہ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا
کس چیز نے پھیردیا مسلمانون کو قبلے اونکے سے جو تھے وہ اوپر اوسکے یعنے بیت المقدس کے قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے اللہ کے ہے مشرق کہ خانۂ کعبہ اس جانب ہے اور مغرب کہ بیت المقدس اسطرف ہے یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ راہ دکھاتا
ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام اور کعبہ خلیل اللہ ہے معلوم کیجئے کہ لوگون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ہونا اجماع کا حجت
نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا اور اسیطرح سے کیا ہمنے تمکو امت بہتر بیچ کی ذٰلک اشارت ہے طرف مضمون یہدی
من یشاء کے یا طرف مضمون تولی اسی جہت شارکے کہ للہ المشرق والمغرب سے مفہوم ہوتا ہے حاصل معنی کا یہہ ہے کہ جیسی راہ راست دکھائی
ہمنے تمھین یا جیسی قبلۂ بیت المقدس سے طرف کعبۂ ابراہیم کے لائے ہم ایسے ہی کیا ہم نے تمکو امت افضل سب امتون سے وسط کے معنے افضل
کے ہین کہ افضل قوم کا درمیان ہوتا ہے اور توابع اوسکے گرد کھڑے ہوتے ہین یا وسط مرکز عدل ہے کہ چپ و راست میل نہین رکھتا یا وسط
میانہ روی ہے کہ اسمین افراط و تفریط نہین نہ افراط نصاری کا سا ہے کہ عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور نہ تفریط یہود کی سی ہے کہ
نبوت عیسے علیہ السلام کی قبول نہ کی حضرت مریم پر افترا کیا ناحق قتل انبیا کیا پس یہہ دونون گروہ بسبب افراط اور تفریط کے گمراہ ہوئے اور امت
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالی نے میانہ روی عنایت کی کہ خیر الامور اوساطہا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ تو کہ ہو تم گواہ واسطے انبیا
کے اوپر لوگونکے کہ منکران نبوت ہین دن حشر کے وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا اور ہووے پیغمبر یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تمھارے
گواہ دلیل پکڑی ہے ابو منصور ماتریدی نے ساتھ اس آیت کے اوپر اسبات کے کہ اجماع حجت ہے اسواسطے کہ حقتعالی نے وصف کیا ہے
اس امت کا بعدالت اور عادل پس جب جمع ہون یہہ اوپر ایک شی کے اور شاہدی دین ساتھ اوسکے تو کیونکر حجت نہو قول اونکا چنانچہ
مدارک مین ہے اور طرف اوسیکے ہے میل قاضی بیضاوی کا اور تمسک فخر الاسلام بزدوی کا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَآ
اور نہین کیا ہم نے قبلہ جو تھا تو اوپر اوسکے اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ مگر تو کہ جانین ہم اوسکو جو پیروی کرتا ہے

رسول کی اوس سے جو پھر جاتا ہی اور پردہ دلون اپر پڑے ہون انکے حاصل یہہ ہی کہ تحویل کعبے کی کئی ہم نے تو کہ تمیز ہوجاوے درمیان
پیرو اور غیر پیرو پیغمبر کے وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ اور البتہ ہی یہہ تحویل کعبے کی بڑی اور گران مگر اوپر اون لوگونکے
جو راہ دکھائی اونکو اللہ نے اونھون نے تحویل کعبہ کی حق جانی بخلاف یہود کے کہ دلونمین اونکے شبہے پڑنے لگے اور ایک شبہہ یہہ تھا کہ
مسلمانون پر یہود طعنہ کرتے تھے کہ اگر قبلہ برحق کعبہ ابراہیمی ہی تو جنھون نے بیت المقدس کی طرف نمازین پڑھین اور قبل تحویل کعبہ کے مرگئے
جیسے اسعد بن زرارہ اور براء بن معرور رضی اللہ عنہ چاہیے کہ وہ گمراہ ہون حق تعالی نے رفع شبہ اونکے مین فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ
اِيْمَانَكُمْ اور نہین ہی اللہ کہ ضایع کرے ایمان تمھارا اور نہ قبول کرے نماز تمھاری کہ طرف بیت المقدس کے پڑھی ہی اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ہ تحقیق اللہ تعالی ساتھہ لوگونکے البتہ شفقت کرنیوالا ہی مہربان معلوم کیجئے کہ دسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے
مسئلہ فرضیت توجہ الی الکعبہ کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ تحقیق دیکھتے ہین ہم پھرنا منہہ تیرے کا بیچ آسمانکے
یعنے بطرف آسمان کے انتظار وحی مین یہہ آیت بامر تحویل کعبہ نازل ہوئی ہی اور سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ملول رہتے تھے یہود کے اس طعن سے کہ کہتے تھے پیغمبر ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہی اسیواسطے آرزو رکھتے تھے کہ قبلہ ابراہیمی کیطرف حکم
الہی آجاوے نماز کا کہ اقدام قبلتین ہی اور اس حق مین جبرئیل سے یہی کہا تھا جبرئیل اپنے مقام پر گئے تھے آپ ہر ساعت طرف آسمان کے دیکھتے
تھے بانتظار وحی کہ ناگاہ جبرئیل آئے اور آیت لائی کہ ہم متوجہ تجھے طرف آسمانکے دیکھتے ہین فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا پس البتہ پھیرینگے
ہم تجھے طرف اوس قبلے کے کہ پسند کرتا تو اوسکو فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے مراد منہہ سے
تمام بدن ہی اور مسجد حرام مسجد با احترام ہی کہ خانہ کعبہ بیچ اوسکے ہی قبلے دو ہین ایک تو بیت المقدس جسے مسجد اقصی کہتے ہین دوسرا کعبہ
ہی جسے مسجد حرام کہتے ہین بنا کیا اوسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور نماز پڑھتے تھے طرف اسی کے بعد زمانے اونکے حضرت موسی علیہ
السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام وغیرہما نماز پڑھتے تھے طرف بیت المقدس کے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مکے مین بعد
وحی تیرہ مہینے رہے اور نماز پڑھتے رہے طرف مسجد حرام کے اور زاہدی مین روایت ہی ابن عباس سے سترہ مہینے کی اور انس بن مالک
سے انتیس مہینے کی قبل ہجرت کے طرف مدینے کے اور مامور ہوئے نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور وجہ اوسکی پیچھے مذکور ہی
روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیشتر دوشنبے کے دن نصف ماہ رجب کے مین دوسرے برس ہجرت کے مسجد بنی سلمہ مین طرف بیت
المقدس کے نماز ظہر کی بجماعت مسلمانان ادا فرماتے تھے رکوع رکعت دوسری کا تھا کہ یہہ حکم نازل ہوا قبلہ اہل صفا صفونکے پیچھے آئے
اور متوجہ بطرف کعبہ ہوئے مردونکی صف آگے تھی پیچھے ہوگئے اور عورتونکی صف پیچھے تھی آگے ہوگئی مردعورتونکی جگہہ عورتین مردونکے
مقام پر کھڑی ہوئین دو رکعت نماز جو باقی رہی تھی آپنے طرف کعبے کے پڑھی اوس مسجد کا نام مسجد قبلتین مشہور ہوگیا سمجھہ لیجئے کہ ذکر مسجد
حرام کا فرمایا نہ کعبہ کا اسواسطے کہ غائب کو واجب ہی مراعات جہت کی نہ عین کعبہ کی اور تحقیق تصریح کی ہی بیچ زاہدی کے کہ مراد مسجد حرام
سے کعبہ ہی لیکن شاہدین کیواسطے عین اوسکا ہی اور غائبین کیواسطے جہت اوسکی ہی اور کعبہ نزدیک فقہا کے سوائے کعبہ اور عرصہ اوسکا ہی
نہ دیوار اسیواسطے جب منہدم ہوجاوے کوٹھا اوسکا تو جائز ہی نماز طرف جہت اوسکے اور دلیل ہی اوپر اوسی کے جو کہا ہی صاحب ہدایہ
نے ومن صلی علی ظهر الكعبة جازت صلوته خلافا للشافعی اسواسطے کہ کعبہ ہوا اور عرصہ ہی زمین سے آسمان تک نزدیک ہمارے
طرف بناکے اسی واسطے اگر نماز جبل ابی قبیس پر پڑھین تو جائز ہی حال آنکہ بلند ہی کعبہ سے مگر یہہ ہی کہ مکروہ ہی بجہت تعظیم کعبہ کے
اور جہت کعبہ کی کہ جدھر نماز مین منہہ کرنا فرض ہی تو وہ ہندوستان والونکو بین المغربین ہی جہان سورج جاڑے مین ڈوبتا ہی اور
جہان گرمیون مین ڈوبتا ہی ان دونون کے درمیان ہی چنانچہ تفسیر احمدی مین رسالہ شہاب الملة والدین سے نقل کی ہی روایت ہی
براء بن عازب سے کہ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین پس نماز پڑھین طرف بیت المقدس کے سولہ مہینے پھر متوجہ

بطرف کعبہ ہوئے چنانچہ کشاف مین مذکور ہے لیکن تخصیص خطاب کیواسطے تصریح عام حکم کے سب امت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ اور جہان کہین ہو تم خشکی مین تری مین آبادی مین ویرانہ مین پورب مین پچھم مین شہر مین غربت مین اور جا ہو کہ نماز پڑھو پس پھیرو مونہون اپنے کو طرف کعبہ ابراہیمی کے وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی تھی کتاب توراۃ جنھین البتہ جانتے ہین یہہ کہ یہہ تحویل کعبہ کی یا توجہ بطرف کعبہ حق ہے حکم اوسکا پروردگار اونکے سے ہے اسواسطے کہ توریت مین پڑھا ہے کہ پیغمبر آخرالزمان طرف دو قبلونکے نماز پڑھینگے اور آخر قبلہ جو ہمیشہ اوسپر رہینگے وہ اور امت اونکی قیامت تک کعبہ ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اور نہین اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہین یہود اور تعملون بتاء ثنات فوقانیہ بھی قرأت ہے خطاب اہل کتاب کو بھی بوجہ التفات غیب سے طرف خطاب کے ہے وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے ان لوگونکے جو دئے گئے ہین کتاب یعنے یہود اور ترسا اوپر صدق اور حقیقت کعبہ کے ہر آیت یعنے ہر معجزہ اور دلیل اور علامت نہ پیروی کرینگے قبلہ تیرے کی وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ اور نہ تو پیروی کرنیوالا ہے قبلہ اونکے کی وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ اور نہین بعضے اونکی پیروی کرنیوالے قبلہ بعض کی یعنے قبلہ نصاری کا کہ شرق ہے تابع یہود کے ہوکر توجہ بغرب نہ کرینگے اور قبلہ یہود کا کہ غربی ہے یہہ تابع نصاری کے ہوکر توجہ بشرق نہ کرینگے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اور البتہ اگر پیروی کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بسبیل فرض محال خواہشون اونکی کی کعبہ کے حق مین پیچھے اوس چیز کے کہ آیا تیرے پاس علم سے کہ قبلہ ابراہیم حق ہے اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ البتہ تو اوس وقت کہ متابعت اونکی کرے ظالمون سے ہو خطاب ظاہر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن معنو مین خطاب امت پیغمبر کو ہے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ مطلب اونکا نماز پڑھانی پیغمبر کو طرف کعبے اونکے ہے پس مطلوب سبکا ایک ہوا اھوا اہم بصیغہ جمع اس ایک مطلوب کو کسواسطے ذکر کیا اوسکے کئی جواب ہین ایک تو یہہ کہ اہوا کی معنی خواہش اور طلب کی ہین اور طلب باعتبار کثرت طالبون کے متعدد ہوتی ہے اگرچہ سبکا مقصود ایک ہوتا ہے دوسری یہہ کہ خواہش اونکی کہ نماز پڑھنی پیغمبر کی طرف قبلے اونکے ہے یہہ متضمن کئی خوب کو ہے کہ خواہش کرنا انکا قبلہ سے اور پہچاننا اوسکا اور منہہ طرف اوسکے نماز مین لانا پس جب یہہ مطلوب متضمن کئی مطلبون کا ہوا تو صیغہ جمع کا لانا مناسب ہوا تیسری یہہ کہ توجہ اونکی قبلہ کی طرف کرنا اگرچہ ایک خواہش ہے لیکن باعتبار مراتب اور افراد کے بہت خواہشین ہین طالمین پر وقف لازم اور وقف منزل ہے اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ جو لوگ کہ دی ہمنے اونکو کتاب توراۃ پہچانتے ہین قرآن کو یا پیغمبر آخرالزمان کو کہ رسول برحق ہین كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ جیسے پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو اور لڑکون کو یعنے کمال شناخت رکھتے ہین وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور تحقیق ایک فرقہ اونمین سے چھپاتے ہین حق کو عوام بےعقل جاہل اور وہ جانتے ہین کہ ہم چھپاتے ہین یہان وقف لازم اور وقف منزل ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ حق پروردگار تیرے کی طرف سے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس ہرگز نہو تم خطاب پیغمبر کو ہے لیکن مراد امت ہے شک لانیوالونسے اسبات مین کہ امر قبلہ کا غیر اللہ سے نہی بلکہ اللہ ہی سے ہے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا اور ہر کسیکو ایک طرف ہے کہ وہ منہہ کرتا ہے ادھر مولیہا بصیغہ اسم فاعل اگر بصیغہ اسم مفعول کہے تو یہہ معنی ہوئی کہ ہر گروہ کو ایک جہت ہے کہ وہ طرف اوسکے توجہ کیا گیا ہے ضمیر ہو کی عاید ہے طرف کل کے حاصل یہہ ہے کہ ہر فرقہ گروہ کا ایک ایک قبلہ ہمت ہے کہ طرف اوسی کے متوجہ رہتا ہے کسی کی توجہ باسلام ہے کسیکا منہہ باصنام ہے کسیکا مال و اموال پر کسیکی خاطر حشمت و اجلال پر کسیکی آنکھ بزن و فرزند ہے کوئی بحسن و جمال پابند ہے کوئی بعبادت خدا مصروف ہے کوئی بہ متابعت ہوا مالوف ہے ۵ ہر قوم راست راہی و دینی و قبلہ گاہی فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ پس دوڑو تم بھلائیونکو یعنے اے مسلمانو سبقت کرو تم اوپر اور ونکے بیچ نیکیونکے ایک اونمین سے توجہ بہ کعبہ ہے یعنے بحقیقت کعبہ کہ عبادت اس ذات سے ہے کہ مسجود تمام ممکنات کی ہر لحظہ و لمحہ اوسی کی طرف متوجہ رہو کہ وہی کعبہ ہے وہی قبلہ وہی معبود ہے وہی مسجود ہے ۵ قبلۂ شاہان ہے تاج و تختگاہ +

قبلۂ اہل دول ہی عز و جاہ + قبلۂ ارباب دنیا مال ہی + لحہ لحہ اس سے وہ خوشحال ہی + قبلۂ عشاق ہی دیدار یار + قبلۂ عارف جمال
کردگار اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا جہان کہین ہوگے تم اور جس قبلہ کی طرف کہ منہہ لاؤگے تم اہل کتاب لے آویگا تمکو اللہ سب کو
جمع کر کر قیامت کے دن واسطے امتیاز حق کے باطل سے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احضار و تمیز سے قادر
ہی وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جہان سے نکلے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سفر کے پس پھیر تو
منہہ اپنے کو وقت نماز کے طرف مسجد حرام کے وَاِنَّہٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ اور تحقیق یہہ تحویل قبلہ طرف کعبہ کے البتہ حق ہی اتری ہی پروردگار
تیرے سے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین ہی اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہین یہہ اوپر اختلاف قرأتین کے کہ تعملون اور
یعملون ہی بصیغہ خطاب اور غیبت یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے وعید اور ترہیب کے کہ آگاہی قادر مطلق جرائم مجرمان پر موجب تہدید
اور تشدید اونکے کے ہی وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور ہر مکان سے بیچ زمان کے باہر آوے تو اے محمد
پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّۃٌ اور جہان کہین ہو تم اے
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پھیرو منہہ اپنے کو طرف اوسکے یعنے مسجد حرام کے تو کہ نہووے لوگونکو یعنے یہود اور مشرکونکو اوپر تمھارے
حجت یعنے جھگڑا یہود کہتے تھے محمدؐ دین ہمار یکا منکر ہی اور قبلہ ہمار یکا معتقد اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس مرد کو کیا ہوا ہی کہ منہہ اپنے
آبا کے قبلہ سے پھرایا ہی پس ساتھ تحویل قبلہ کے طرف کعبہ کے اوپر تمھارے جھگڑا نہ رہیگا اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ مگر جنھون نے ظلم کیا ہی
اوپر نفس اپنے کے ساتھ عناد اور فساد کے اونمین سے یعنے یہودان مدینہ اور بت پرستان مکہ سے کہ یہود کہتے تھے کہ اپنے اقرباؤنکی طرف میل
کرینگے اسواسطے منہہ طرف مکے کے لائے اور مشرک طعن کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہمین حق پر کہ پھر بار دگر منہہ طرف قبلہ ہمار یکے لائے
فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِیْ پس مت ڈرو اونسے تو جہ کرنیمین طرف کعبہ کے اور ڈرو مجھسے مخالفت فرمان میرے مین **سوال** توجہ بسمت
مسجد حرام کو حق تعالی نے ان آیات متصلہ مین تین بار مذکور فرمایا وجہ اس تکرار کی کیا ہی **جواب** اول خطاب اول بار ساکنان حرم ہی
دوسرے بار ساکنان جزیرۂ عرب ہی تیسری بار جمیع اہل زمین **جواب** دوم تکرار اس مضمون کا بجہت تعدد استدلال اوپر صحت اس مضمونکے
ہی ساتھ تین طریق کے جیسے آیۃ قبا سے آلا رہیکا تکہ بیان **جواب** سیوم آیت اول مین جانے تو سمجھی کہ مبادا یہہ تحویل محض واسطے رضامندی
کے واقع ہو پس آیت دوسریمین ساتھ تکرار امر کے بدون اعادہ مضمون فلنولینک قبلۃ ترضٰھا کے وہم زائل فرمایا اور آیت سیوم مین ساتھ بیان
اس تحویل کے نفی تام دی **جواب** چہارم آیت اول واسطے تعمیم احوال کے ہی اور آیت دوم واسطے تعمیم امکنہ کے اور آیت سیوم واسطے تعمیم
ازمنہ کے تا شبہ نسخ کا اصلا نرہے واللہ اعلم وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ اور تو کہ پورا کرون مین نعمت اپنی اوپر تمھاری کہ مخصص ساتھ ملت حنفیہ
کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ نعمت سے مراد نعمت نصرت کی ہی اور وہ کیا ہی سلامت ایمان اور دخول جنان اور حصول رضوان اور دیدار
رحمان ــہ الٰہی مجھکو اور سب مومنونکو + یہہ نعمت کر عطا اپنے کرم سے + عطف اسکا اوپر لئلا یکون علیکم حجۃ کے ہی وَلَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ اور تو کہ
تم راہ پاؤ ساتھ شرائع اور احکام دین کے اور ثواب آخرت کے باقی رہا یہان ایک سوال جوابطلب وہ یہہ ہی سوال اس آیت سے معلوم ہوتا
ہی کہ اتمام نعمت اوپر مسلمانون کے بمجرد تحویل قبلہ بیت المقدس سے بسمت کعبہ واقع ہوا حالانکہ آیت سورۂ مائدہ کی کہ روز حجۃ الوداع نازل
ہوئی ہی دلالت کرتی ہی کہ اوس روز اتمام نعمت ہوئی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ہی جواب اتمام ہر نعمت کا جدا
ہی اتمام نعمت کا مقدمۂ قبلہ ہی اوسیوقت متحقق ہی اور اتمام نعمت کا کہ مقدمۂ جمیع ارکان دین مین اس روز کہا جاتا ہی کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ
رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا جیسا بھیجا ہمنے بیچ تمھارے پیغمبر تم مین سے پڑھتا ہی اوپر تمھارے آیتین ہماری کہ قرآن ہی ۞ وَیُزَکِّیْکُمْ
اور پاک کرتا ہی تم کو شرک سے یا استغفار کرتا ہی واسطے تمھارے کہ پاک ہوگناہونسے وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ اور سکھاتا ہی تم کو
کتاب قرآن اور حکم حلال اور حرام وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور سکھاتا ہی تم کو جو کچھ نہ تھے جانتے فَاذْکُرُوْنِیْٓ پس یاد کرو تم مجھکو ساتھ

طاعت کے اُذۡکُرۡکُمۡ یاد کرونگا مین تمکو ساتھہ مغفرت کے یا فاذکرونی بالانعام اذکرکم بالاکرام یعنے مین نے جو ساتھہ انعام کے تمھین کرم کیا ہے
اور اتمام نعمت کے پہنچایا ہی پس یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ انعام کے تاکہ یاد کرون مین تم کو ساتھہ اکرام کے یا یاد کرو تم مجھہ کو ساتھہ عبادت کے
تا یاد کرون مین تم کو ساتھہ افادیکے یا یاد کرو مجھہ کو ساتھہ دعا کے تاکہ یاد کرون مین تم کو ساتھہ عطا کے یا یاد کرو مجھہ کو لوگون مین تاکہ یاد کرون مین
تمکو ملائکہ مین یا یاد کرو مجھہ کو بیچ مسرت کے تا یاد کرون مین تمکو بیچ مضرت کے یا یاد کرو مجھکو بیچ یسر کے تاکہ یاد کرون مین تمکو بیچ عسر کے یا یاد کرو مجھہ کو
بیچ حیات کے تاکہ یاد کرون مین تم کو بعد ممات کے روایت ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بندونکو مین نے ایسی چیز دی ہی کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو
عطا کرتا تو کیا نعمت بڑی انپر تمام کرتا اور وہ کیا ہی کہ کہا ہی مین نے فاذکرونی اذکرکم لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی جبتک کہ بندہ ذکر کرتا ہی
میرا ذکر کرتا ہون مین اوسکا یہان تک کہ فریفتہ وارشیدا ہو جاوے مجھپر سچ ہی کہ نتیجہ دوام ذکر کا کمال عشق ہی اور مراد ذکر سے ذکر قلبی ہی نہ ذکر
زبانی اسواسطے کہ مداومت زبان سے نہین ہو سکتی اور دل مین جب راسخ ہو گیا یہہ تو ہر وقت جاری رہتا ہی تا آنکہ خواب اور بیداری مین یکسان
جاری رہتا ہی اسواسطے خاندان عالیشان نقشبندیہ مین طالب کو اول تلقین یہی ذکر قلبی کرتے ہین جب دل ذاکر ہو گیا تو توجہ کرتے ہین کہ دلمین
ایک دیدہ بینا پیدا ہو کہ ہر دم ہر لحظہ نگران بجانب مذکور رہے کہ مقصود ذکر سے لحاظ مذکور ہی پس جسدم نگرانی بجانب مسمّی مبارک اسم اللہ پیدا ہوئی تو
اوسیکو حضور اور یادداشت اس طریقۂ شریفہ مین کہتے ہین اور مرتبہ احسان کا کہ تفسیر جسکی حدیث شریف مین کانک تراہ واقع ہی عبارت
اوسی حضور سے ہی اور حصول اس مطلب کا ساتھہ قطع کرنے قدم اول بیچ راہ الٰہی کے ہی باقی سیر و سلوک بے نہایت ہی تفسیر اوسکی
یہان لکھنی موجب تطویل کتاب ہی مگر ایک رسالہ مسمّی بہ مراتب وصول اس عاصی پر معاصی نے تشریح مقامات اللہ مین لکھا ہی اور اسمین
بتفصیل ابتدا سے انتہا تک مقامات سلوک و جذبہ و اذکار و مراقبات ہر مقام کے علاحدہ علاحدہ اور انوار اور اسرار اور کیفیات اور
واردات اور مشاہدات ہر جگہہ کے جدا جدا بیان کئے ہین اگر کوئی شایق اس راہ کا ہو تو عمل کرنا اوسپر کافی ہی حضرت مجدد الف ثانی رضی
اللہ عنہ نے بیسوین مکتوب مین جلد ثانی کے لکھا ہی کہ ذکر عبارت دور کرنے غفلت کی سے ہی پس جو عمل کہ موافق شریعت غرا کیا جاوے
داخل ذکر ہی اگرچہ بیع اور شری ہووے پس تمامی حرکات سکنات مین رعایت احکام شرعیہ کی چاہیے اور جب رعایت تمام اوامر اور نواہی
بجالائے غفلت آمر اور ناہی سے نہوا اور دوام ذکر الٰہی حاصل ہو یہہ دوام ذکر ورائے یادداشت حضرة خواجہائے قدسہم اللہ تعالیٰ باسرارہم
کہ وہ متعلق بمعاملۂ باطن ہی اور یہہ ظاہر کو شامل ہی اگرچہ متعسر ہی توفیق دے حق سبحانہ اس بندۂ لاشی کو اور سب مسلمانونکو اوپر متابعت
صاحب شریعت کے علیہ الصلوٰة والتحیة وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ اور شکر کرو واسطے میرے اور نہ کرو مجھہ سے یعنے شکر انعام کا میرے کرو
اور کفران نعمت مت کرو بیہقی نے شعب الایمان مین بروایت ابن مسعود لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چار چیزین
پائین چار چیزین دوسری بھی ساتھہ اونکے پائین اور تفسیر اوسکی کتاب اللہ مین ہی جسکسینے توفیق ذکر الٰہی کی پائی اوسے حق تعالیٰ بلاشبہہ یاد
فرماتا ہی کہ قرآن مین فاذکرونی اذکرکم اور جس کسی نے توفیق دعا کی پائی اجابت بھی پائی کہ ادعونی استجب لکم اور جسکسینے توفیق شکر کی
پائی مزید نعمت بھی پائی لئن شکرتم لازیدنکم اور جسکسینے توفیق استغفار کی پائی مغفرت بھی پائی کہ استغفروا ربکم انہ کان غفارا اور اسی
کتاب مین ہی بروایت خالد بن عمران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اطاعت حکم خدا کرے ذاکر خدا ہی اگرچہ نماز روزہ اور
تلاوت قرآن کم کرے اور جو کوئی نافرمانی خدا کرے فراموش کنندۂ خدا ہی اگرچہ نماز و روزہ و تلاوت قرآن بہت کرے اس حدیث مین
اشارہ ہی کہ اجتناب معاصی سے عمدہ ترین ذکر خدا ہی سمجھہ لیجئے کہ شریعت مین چند چیزین واسطے ادائے شکر چند نعمت کے مقرر فرمائین
ہین شکر تولد ولد عقیقہ ہی اور برابر موئے سر اوسکے نقرہ وزن کر کر خیرات کرنا اور شکر نکاح ولیمہ ہی اور شکر نئے کپڑے پہننے کا یہہ ہی
کہ کہنہ جامہ بنام خدا محتاجکو دے اور شکر ادائے روزہ کا صدقہ فطر ہی اور توابع اور تکلف اور تزین عید فطر کے دن اور شکر ادائے
حج کا فرمایا ہی عید الضحےٰ کو اور تکلف اور تزین اوسدن اور شکر کھانے پینے جاگنے کا اذکار لسانی ہی کہ ان اوقات مین ماثور ہین اور

شکر مال کا یہہ ہے الخ ... ہین اثر اوسکا ظاہر کرے لباس خوراک محتاجونکا سامنے کہے اور شکر سواری اور جانورونکا یہہ ہے کہ کبھی کبھی محتاجون
کو دے کہ ادنکا بہی بھلا ہو. ہووین اور شکر مواشی کا یہہ کہ دودہ ایک جانور کا محتاجونکو دیا کرے اور شکر زراعت اور میوونکا یہہ ہے کہ کسی کو
کھانیسے اوسکے منع نکرے ہان اگر کوئی چاہے کہ اوٹھا کے لیجاوے تو مزاحم ہو اور شکر صنعت کا یہہ ہے کہ محتاجکی اوسسے اعانت کیا کرے خصوصًا
مثل کتابت اور خیاطت کے واللہ اعلم بالصواب یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مدد
چاہو ساتھ صبر اور نماز کے مراد صبر سے روزہ ہے کہ بند رکھنا نفس کا ہے کھانے پینے سے شہوت سے یا صبر سے مراد حبس نفس ہے مطلق
عبادت ہین اور ابعد اوسکے ذکر صلوٰۃ کا تخصیص ہے بعد تعمیم کے اور ہوسکتا ہے کہ مراد صبر سے کہ حبس نفس ہے اوپر ثابت رکھنے قدم کے
بیچ جنگ کافرون کے جہاد اصغر ہو کہ جہاد ظاہر ہے اور مراد صلوٰۃ سے کہ محاربہ ساتھ شیطان کے ہے جہاد اکبر ہو کہ جہاد باطن ہے چنانچہ حدیث
شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر اور یا مراد صبر سے صبر اوپر مصائب
اور بلایا کے ہے اور صلوٰۃ سے اشتغال صلوٰۃ بوقت مشکلات یعنے جب کچھ مصیبت اور بلا آوے تو صبر کرو اور جب کچھ مشکل پیش آوے تو مدد ساتھ نماز کے
چاہو اور خضوع اور زاری سجدہ جناب باری مین کرو کہ آسان کریگا اور یہہ رجوع بجناب الٰہی کرنا دلیل اوپر کمال ایمان کے ہے اور اوس تقدیر پر
جملہ استعینوا استئنافیہ ہے کہ جو آیتین ذکر شکر نعمت کا آیا تو سامعین نے چاہا کہ پوچھین کیا کرین ہم وقت بلا او مصیبت کے تو ارشاد ہوا کہ
واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور جملہ ندائیہ درمیان مین معترضہ ہے واسطے تنبیہ کے واقع ہوا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ تحقیق اللہ ساتھ صبر
کرنیوالونکے ہے حامی ناصر نگہبان بحر مواج مین لکھا ہے ان اللہ اعلم باحوال الصابرین ناصرلهم معلوم کیجئے کہ گیارہوین آیت آیات
مسایل سے کہ جس سے مسئلہ احیائے شہدا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ اور مت کہو واسطے ان لوگون
کے جو مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے کہ مردے ہین اموات مبتداء خبر محذوف کا ہے ہم اموات اور عطف اس جملہ کا استعینوا بالصبر پر
ہے اور درمیان ان دونون جملون کے مناسبت تمام ہے کہ وہان صبر اوپر محاربے کے کرنا ہے اور یہان مارے جانا ہے راہ الٰہی مین اور
اگر صبر سے صبر اوپر بلا کے مراد لین تو بھی شہادت سے مناسبت ہے ظاہر اور اگر صبر سے مراد حبس نفس شہوت لین تو بھی مناسب
ہے کہ جہاد اور صوم دونون قہر دشمن خدا ہین اور سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ صحابہ بعد حرب بدر کے حسرت کرتے تھے شہدا پر کہ بیچارون نے
جان شیرین دی اور نعمت حلت اور لذت نعیم دنیا سے محروم رہے حق تعالی نے کہا کہ انھین مردے مت کہو بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ
بلکہ وہ جیتے ہین درگاہ ہماری مین اور لیکن تم نہین سمجھتے کیفیت اس حیات کی اسیواسطے ادراک اوسکا ساتھ عقل کے متصور نہین جب سننے والون
نے بل احیاء سنکر چاہا کہ کیفیت انکے حیات کی دریافت کرین ارشاد ہوا ولکن لا تشعرون **سوال** حقیقت موت کی شہدا کو متحقق ہے کہ عورات
اونکی چھوٹ جاتی ہین جو چاہے نکاح کرے اور مال اونکا بٹ جاتا ہے میراث مین پس کیونکر اونھین زندہ کہا جاوے **جواب** حیات انکی
بوجہ تمثیل ہے جیسے کہتے ہین کہ فلانے شخص نے جو مجھے دیکھا کانٹا اوسکی آنکھ مین کھٹکا یا خون اوسکے بدن مین نرہا تو یہہ معنی ہوتی ہین کہ جیسا
کانٹا خلش ہوتا ویسا ہی ہوا جیسا خون خشک ہوجانے سے احوال ہو ویسا ہی ہو گیا پس شہید بھی ہین تو مردے ہی ہوئے لیکن بجہت مرزوق
ہونے اور شادمان ہونے کے کہ یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ سے معلوم ہوتا ہے انکو حکم حیات کا کیا جیسے ما هذا بشرا ان هذا الا ملك
کریم مین ہے حدیث مین آیا ہے کہ ارواح شہدا کی شکم طیور سبز مین اگر میوے جنت کے کھاتے ہین اور پانی نہرونکے پیتے ہین پھر قندیل نور
مین کہ معلق بعرش ہے جا رہتے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہدا کنارے نہر کے قبے مین ہوتے ہین میوے بہشت کے
کھاتے ہین اور دن قیامت کے فرشتونکو فرمان ہوگا کہ جاؤ طرف بہترین خلایق کے اور عرصات قیامت مین حاضر کرو فرشتے کہینگے الٰہی بہترین
خلایق کون ہین ہم اونھین کیونکر پہچانین فرمان ہوگا کہ شہدا ہین کہ زن اور مال اپنا میرے کام مین کھویا ہے اور جان اپنی فدائے دین
کی ہے اونھون کو تلوارین کاندھون پر رکھے ہوئے لے آؤ اور جنت مین جو اونکے مکان ہین وہان لیجاؤ **سوال** آیا روح شہدا کی قالب

پرندگان مین ہونا تناسخ ہی اور تناسخ باطل ہی **جواب** تناسخ روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب مین آنا ہی اور یہان قدرت کاملہ الٰہی سے روح اونکی پرندونکے قالب مین آتی ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تم کو یعنی معاملہ آزمایش کا کرینگے ہم والا ہمارے علم مین کوئی چیز چھپی نہین ہی اور وہ آزمایش ساتھ کس چیز کے ہی بِشَيْءٍ ساتھ چیز اندک کے مِّنَ الْخَوْفِ ڈر سے دشمن کے وَالْجُوعِ اور بھوکھ سے ساتھ قحط اور تنگی کے وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ اور کمی بعضے مالون کی سے کہ جاد لوٹین تاراج ہو وَالْأَنفُسِ اور نقصان جانونکی سے ساتھ بیماری کے یا ضعف کے یا بڑھاپے کے وَالثَّمَرَاتِ اور نقصان میوؤنکے سے ساتھ آفت سماوی کے یا ارضی کے یا مرگ اولاد کے کہ ثمرۂ باغ جان ہین سمجھ لیجیے کہ وجہ ترتیب مین ان مصایب کے کہ ذکر کی یہہ ہی کہ اول خوف کو لائے اسواسطے کہ حلاوت زندگی فی الفور برباد کرتا ہی پھر گرسنگی کو لائے کہ ہلاکت کی توقع اس سے ہی پھر نقصان اموال کو کہ مقتضی بہ گرسنگی ہوتا ہی اور بیشتر وجہ خوف نقصان مال سے لحوق گرسنگی ہی پھر جہاد کو لائے کہ غالبا منجر بہ قتل ہوتا ہی پھر نقصان ثمرات اور اولاد کو کہ معنوی مین موت ہی بلکہ بدتر از مرگ اسواسطے کہ آدمی بعد موت کے ساتھ بقائے نسل کے اپنے آپکو باقی جانتا ہی جب اولاد نرہے موت نسل اوسکی متحقق ہوئے گو آپ بوجود زندہ رہا وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ اور بشارت دے اے محمدؐ صبر کرنیوالونکو جس کرامت کی کہ ممکن ہو وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہی اونکو مصیبت کیا ہی کہ جو حادثہ مکروہ کہ بندہ پر آتا ہی مصیبت ہی اور وہ صبر کرنیوالا ہی وقت مصیبت کے قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہتے ہین تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین مملوک راضی برضا اور فرمانبردار بحکم قضا اور تحقیق ہم طرف اوسکے پھر جانیوالے ہین انا للہ سے اقرار الفنا د حکم قضا نکلتا ہی اور انا الیہ راجعون سے اعتراف بعث اور نشور مستفاد ہوتا ہی بیہقی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ چار چیزین ہین جس مین جمع ہون حق تعالی اوسکے واسطے بہشت مین گھر تیار کرتا ہی اول یہہ کہ ہر کار وبار مین اپنی التجا بخدا کرے دوسری یہہ کہ ہر وقت مصیبت مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تیسری یہہ کہ جب نعمت جناب الٰہی سے پہنچے تو الحمد للہ کہے چوتھی یہہ کہ جب گناہ سرزد ہو استغفر اللہ کہے امام احمد نے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بروایت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمان کو مصیبت پہنچی ہوا ور بعد مدت کے اوس مصیبت کو یاد کرکے کہے انا للہ وانا الیہ راجعون حق تعالی اسکو اجر اس مصیبت کا تازہ عنایت کرتا ہی گویا وہ مصیبت ابھی پہنچی ہی اور امام ترمذی نے بروایت انس بن مالک حق نعمت کہنے مین اور حمد تازہ مین اسی طرح روایت کی ہی اور اس کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کے فضایل حدیث مین بہت وارد ہین پس آدمی کو چاہیے کہ جب کچھ مصیبت آوے اوسے پڑھے أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ یہہ لوگ کہ مصیبت مین رجوع ساتھ کلمہ استرجاع کے کرتے ہین اوپر اونکے ہی درود پروردگار انکے سے اور رحمت لکھا ہی کہ مراد رحمت سے بہشت ہی کہ آیت شریفہ مین بھی جنت کو رحمت کہا ہی واما الذین ابیضت ففی رحمۃ اللہ شاہ عبد العزیز نے لکھا ہی صلوۃ من ربہم کی تفسیر مین کہ عنایت خاصہ تازہ ہوگی پروردگار اونکے سے کہ بسبب اس عنایت کے خوف معصیت آخرت مین نرہیگا اور کوئی گناہ بسبب اوس عنایت کے تاثیر نکریگا اور صلوۃ حقیقت مین نام اوس عنایت خاصہ حضرت حق کا ہی کہ ضرر معصیت سے مطلقا مامون کرے لہذا مخصوص ہی اصالۃ بحضرات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام اور اوس گروہ کو بھی اتفاضے مین اوس عنایت کے ہمرنگ انبیا فرمایا ہی اور فرق یہہ ہی کہ انبیا کے حق مین یہہ عنایت خاصہ موجب عصمت گناہ ہووے کہ گناہ اون سے صادر ہی نہین ہوتا اور اوس گروہ کے حق مین بسبب قصور استعداد کے اسی قدر تاثیر کرتی ہی کہ گناہ کردہ ناکردہ برابر کردیتی ہی لہذا ترمذی مین اور ابن ماجہ اور سوا اونکے صحاح ستہ مین وارد ہی کہ جسکے تین فرزند نابالغ مرگئے ہون اوسکو کلید بہشت اور سپر محکم آتش دوزخ سے حاصل ہی جب بعضے مردون نے اور بعضے عورتون نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسیکا دو یا ایک فرزند مرا ہو اوسے بھی یہہ مرتبہ ہوگا فرمایا ہان قسم بخدا کہ بچہ ناتمام ساقط ہوا بھی ماں اپنی کو ناف سے کھینچکر بہشت مین لیجاویگا اگر بے صبری نکرے اور متوقع ثواب خدا سے ہو اور

امام مالک نے موطا میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں بروایت ابوہریرہ رضی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد با ایمانکو
بلی درپے بجان و مال اور عیال اور اطفال اوسکیکے مصیبت پہنچتی ہے تا آنکہ قیامت کو باخدا ملاقات کرتا ہے اور کچھ گناہ ساتھ اوسکے نہیں
رہتا اور امام احمد اور نسائی اور بیہقی اور حاکم نے بروایت قرہ مزنی لکھا ہے کہ ایک شخص آنحضرت ص کے پاس آتا تھا اور پسر اوسکا اوسکے ساتھ
ہوتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کہ معلوم ہوتا ہے تو اوسے بہت چاہتا ہے کہ اپنے سے جدا نہیں کرتا اوسنے
عرض کیا یا رسول اللہ ص خدا انکھیں اسقدر چاہتا ہے جسقدر میں اس بیٹے کو بعد چند روز کے وہ مجلس میں حاضر نہوا آنحضرت ص نے لوگون سے اوسکا
احوال پوچھا لوگون نے کہا کہ وہ پسر اوسکا مرگیا اوسے بہت غم ہے حضرت خود وہان تشریف لیگئے اور اوسے کہا کہ قیامت کو جس دروازہ
بہشت کے کہ تو جاویگا لڑکا اوسطرف سے دوڑکر دروازہ کھولدیگا اور بعضے روایات اس قصہ میں یہہ بھی ہیں کہ ہر دروازہ پر دوزخ کے واسطے
تیرے کھڑا ہوگا کہ مانع ہو وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہی ہیں راہ پانیوالے برضا و تسلیم یا ساتھ کلمہ استرجاع کے کہ موجب
ثواب عظیم ہے سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کلمہ استرجاع خاص اسی امت کو عنایت کیا ہے نہیں تو یعقوب علیہ السلام وقت فقدان یوسف
علیہ السلام کے بھی پڑھتے انا للہ وانا الیہ راجعون یا اسفی نہ کہتے باقی رہا یہان ایک نکتہ کہ بیان کرنا اوسکا ضرور ہے وہ یہہ ہے کہ کلمہ صلوات
جمع لائے اور رحمت کو مفرد وجہ کیا ہے سمجھ لیجئے کہ نکتہ اسمین یہہ ہے کہ صلوۃ عبارت عنایت خاصۂ حضرت حق سے ہے کہ یہہ قسم چار ونکو
بچند وجہ عنایت ہوگی اوّل یہہ کہ جو اونھون نے وقت مصیبت میں یہہ عمل کیا اور ون نے بھی اونھین دیکھکر یہی وتیرہ اختیار کیا پس انھین
شرکت کارخانۂ نبوتمین اس راہ سے پیدا ہوئی کہ لوگون نے اونکی اقتدا سے راہ قرب پائی دوسری یہہ کہ اعدا اہل شماتت کے کہ بیشتر
شیاطین انس وجن اور حاسدین اور منافقین ہوتے ہین اونسے یہہ کلمہ سنکر ذلیل اور خائب اور خاسر ہوتے ہین اور وسوسے سے باز رہتے
ہین اس راہ سے بھی شرکت منصب نبوت مین حاصل ہوئی کہ کام پیغمبرونکا ہے طرف پست کرنے شیاطین اور انکسار کفار و منافقین کے ہے
اور حقیقت مین اصل جہاد اور حاصل خاص اوسکا یہی ہے تیسری یہہ کہ ثبات عزم اونکا اور جد و اجتہاد اونکا بدین الٰہی اور رضا بہ نقصان
ساتھ مرتبۂ اعلیٰ کے پہنچا اور یہہ بھی میراث نبوت ہے پس گویا تین راہ سے یہہ استفاضہ درود کا کہ مخصوص ساتھ پیغمبرونکے ہے کرتے ہین
واسطے اشارہ تعداد اس طریق کے لفظ صلوۃ کا جمع لائے بخلاف لفظ رحمت کے کہ مدلول اوسکا عام ہے اور جمیع اہل طاعت کے اور اسمین
اختلاف نہین ہر بندہ کہ حکم خدا کی اطاعت بہر رنگ کہ بجالائے مستحق اوسکا ہوتا ہے حدیث صحیح مین حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ تفسیر مین اس آیت کے فرماتے تھے کہ صابرونکو تین چیزین موعود ہوئی ہین عدلین یعنے دو بار شتر کہ باہم برابر کرکے
دونون طرف ڈالتے ہین اور علاوہ اوسکے بوجۂ خورد کہ اوپر اوسکے رکھتے ہین یعنے صلوۃ اور رحمت کہ قرین یکدگر ہین اور اہتدا کہ علاوہ اوپر
ہے معلوم کیجئے کہ بارہوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ سعی کرنیکا درمیان صفا اور مروہ کے بیچ حج کے اور عمرہ کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ تحقیق صفا اور مروہ کہ دو پہاڑ ہین مکے مین طواف اونکا نشانیون حج خانۂ الٰہی کے سے ہے روایت ہے
کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ نزدیک مکے کے ہین امم سابقہ مین مساف نام ایک مرد تھا اوسنے نائلہ نام ایک عورت سے کعبہ مین زنا کیا معاذ اللہ
غضب الٰہی سے وہ دونون مسخ ہوکر پتھر ہوگئے لوگون نے واسطے عبرت کے مساف کو کوہ صفا پر نائلہ کو مروہ پر رکھدیا بعد مدت کے بت
پرستون نے جو اونکو سنگ تراشیدہ پایا پوجنے کیواسطے بت ٹھہرالئے پھر ایام جاہلیت مین مخلوق اونکے پوجنے کو جمع ہونے لگی جب ظہور
اسلام کا ہوا لوگ بعبادت خدا اشتغال مشغول ہوئے وہ اور دونون پہاڑونپر سے پھینکدئے گئے مقام اصنام مناسک اسلام ہوا پھر بعضے لوگ سعی
کرنیکو درمیان صفا اور مروہ کے واسطے تشبیہ کا فرونکے کہ مساف اور نائلہ کو وہان پوجتے تھے گناہ سمجھتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کی سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ پس جو کوئی کرے حج خانۂ کعبہ کا ساتھ اعمال مخصوصہ کے کہ حج
مین حالت احرام مین ہوتے ہین اَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجالائے ساتھ اعمال مخصوصہ کے کہ عمرے مین ہین فرق درمیان حج اور عمرے کے

یہہ ہی کہ بیچ حج کے جانا عرفات مین شرط ہی اور پھر آنا وہانسے واسطے طواف خانۂ کعبہ کے اور عمرہ مین عرفات مین جانا شرط نہین ہی اگر عمرہ لانیوالا مکے کے باہر سے آیا ہی تو وہ سیدھا مکے مین آکر طواف کرے اور اگر ساکن مکہ ہی تو وہ حرم سے باہر نکلکر احرام باندھکر طواف خانۂ کعبہ کو چلا آوے اور یہہ بھی ہی کہ حج نہین ہوتا ہی مگر ایک برس مین ایکبار اسواسطے کہ جانا عرفاتمین روز عرفے کو کہ نہم ذی الحجہ ہی شرط حج ہی اور یہہ دن ایک برسمین مکرر نہین آتا اور عمرہ ہر روز ہوسکتا ہی کوئی وقت اوسکے واسطے مخصوص نہین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا پس نہین کچھہ خلل گناہ کا اوپر اوسکے جہت مشابہت کفار یہہ کہ طواف کرے بیچ صفا و مروہ کے اور سعی کرے درمیان اونکے بعضون نے کہا ہی کہ حرف لا مضمر ہی اسمین یعنے فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما اگر ترک کرے سعی تو بھی نہین فاسد ہوتا حج لیکن ناقص ہوتا ہی اور واسطے ازالۂ نقصان کے دم لازم ہوتا ہی چنانچہ زاہدی مین لکھا ہی وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اور جو کوئی خوشی سے کرے نیکی پس تحقیق اللہ قدردان ہی جاننے والا جزا دہندۂ شکر گذار بندگان ہی دانائے اعمال بندگان ہی سمجھہ لیجئے کہ بیچ عہد خلافت عہد صحابہ کے اور بیچ زمان کرامت نشان تابعین کے سعی درمیان صفا اور مروہ کرنے مین اختلاف تھا بعضے صحابہ مثل ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے اور بعضے تابعین مثل مجاہد اور عطا کے ساتھہ تطوع کے قایل تھے اور یہی آیت شریفہ تمسک تھا اونکا اور امام مالک اور امام شافعی سعی فرض کہتے ہین اور حدیث اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ فَاسْعَوْا تمسک رکھتے تھے اور نزدیک امام اعظم کے واجب ہی تارک اوسکے پر دم لازم ہی کہ صحابہ کے زمانہین اختلاف اوسمین تھا بعد اوسکے اجماع رافع اختلاف ہوا اگر کوئی کہے کہ اجماع ناسخ آیت کا کیونکر ہو آیت سے استحباب نکلتا ہی اجماع سے وجوب ثابت کرنا گویا کہ منسوخ کرنا ہی حکم آیت کو تو جواب اوسکا دیتے ہین کہ سچ ہی اجماع رافع حکم کتاب نہین ہوتا لیکن یہان تو رافع حکم کتاب نہین ہی بلکہ اُس استحباب کو اور موکد بوجوب کر دیا ہی رافع تب ہوتا ہی کہ حکم مکروہ اور منع کا کرتا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ تحقیق جو لوگ علما یہود سے بسبب حسد کے چھپاتے ہین جو کچھہ کہ اُتارا ہی ہم نے دلیلون سے تورات مین جیسے حکم رجم کا وَالْهُدَىٰ اور ہدایت سے کہ نعت اور صفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ پیچھے اوسکے کہ بیان کیا ہم نے اوسکو یعنے ہدی کو واسطے بنی اسرائیل کے بیچ کتاب تورات کے یعنے ہم نے ظاہر کیا اونھون نے چھپایا أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ یہہ گروہ لعنت کرتا ہی اونکو اللہ اور لعنت کرتے ہین اونکو لعنت کرنیوالے اولئک اشارہ ہی طرف گروہ کے کہ چھپایا ہی حق کو اور لعنت معنی دور ہونا رحمت سے ہی اور لاعنون سے مراد تمام جن اور انس اور ملک کہ دعا لعنت کی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ جو روئے زمین پر ہین یہان تک کہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی ہی دعائے لعنت کرتی ہی اور اوس تقدیر پر ایراد جمع سلامت بوجہ تغلیب ذوی العقول ہی اور غیر ذوی العقول کے لکھا ہی کہ کافر جب جواب منکر نکیر سے عاجز ہوتے ہین تو فرشتے اونکو گرز مارتے ہین آواز اوس گرز مارنیکی اور کافرون کے چلانے کی سوا جن وانس کے سب سنتے ہین اور جو آواز سنتا ہی لعنت بھیجتا ہی کافر پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ مسلمان آپسمین ایکدوسرے پر لعنت کرتے ہین اور دونون مین کوئی مستحق لعن کا نہین ہوتا تو وہ لعنت یہود پر واقع ہوتی ہی اور قاعدہ ہی کہ لعنت غیر مستحق سے مستحق کے ہی طرف جاتی ہی ؎ رافت وہ بات یہان ہی کہ گر تیرے دوست پر ٭ پھینکیں تو ہو نشانہ عدو کا دل و جگر ٭ روایت ہی کہ جسکے پاس مال ہو صدقہ دے پھینکین اور جسکے پاس نہو تو وہ یہود پر لعنت کہے یہی صدقہ ہی چنانچہ بحر مواج مین مذکور ہی غرض تمام یہہ گروہ لایق لعنت کے ہین إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر جنھون نے توبہ کی شرک سے اور ایمان لائے یا توبہ کی پیغمبر صلعم کی نعت چھپانے سے وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا اور نیکی کی یا اصلاح مین لائے اپنے تباہ ہوئے کامونکو اور بیان کیا صفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کہ چھپاتے تھے فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ پس یہہ لوگ ہین کہ بسبب توبہ اور اصلاح کے پھرتا ہون مین طرف اونکے ساتھہ رحمت کے وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اور مین ہون قبول کرنیوالا توبہ بندونکی مہربان کہ جلدی نہین کرتا ہون عذاب مین إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہود سے بانکار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرے وہ اور حال آنکہ کافر رہے حق چھپاتے رہے أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ

أَجْمَعِينَ یہہ وہ لوگ ہین کہ اوپر اونکے لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سب کی خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُونَ ہمیشہ رہینگے بیچ ملاعین بیچ لعنت کے یا بیچ دوزخکے نہین ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دئیے جاوینگے یا نہونگے وہ
منظور نظر الہی وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ اور معبود تمھارا خدا ایک ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ احد ہے بیچ ذات اپنی
کے اور واحد ہے بیچ صفات اپنے کے بخشنے والا ہے تربیت اشباہ مین مہربان ہے تقویت ارواح مین إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
تحقیق بیچ پیدایش آسمانونکے کہ خیمہ ہے بے ستون کھڑا اور زمین کے کہ بچھونا ہے فراخ بچھا ہوا وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے
رات کے اور دنکے لپٹ درلپٹ باختلاف درازی اور کوتاہی اور سفیدی و سیاہی کے وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ
اور کشتیونکے جو چلتی ہے گرانبار بیچ دریا کے ساتھ اس چیز کے جو نفع دیتی ہے لوگون کو تجارات سے وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ اور جو کچھ
اتارا اللہ نے آسمان سے یا ابر سے آب باران فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پھر زندہ کیا ساتھ اس پانی کے زمین کو بعد مرنے کے اور پژمردگی
وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ اور پرکھ دینے سے بیچ زمین کے ہر جانور ونسے درندے و چرندے سے وحوش وطیور اور ہوائے وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ
اور پھرنے ہواؤن کے ہر طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اور بادلونکے جو حکم کے تابع ہین تابع امر الہی کے درمیان
آسمان اور زمین کے تو کہ جدھر امر ہوا ادھر جاوین لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ البتہ نشانیان ہین واسطے ان لوگونکے کہ عقل رکھتے ہین یعنے یہہ سب
کہ بیان کیا ہم نے نشانہائے کامل ہین صنایع حکمت الہی سے اور بدایع فطرت نامتناہی سے واسطے اس گروہ کے کہ عقل رکھتا ہے اور نظر تامل
طرف موجودات کے کرتا ہے کفار قریش کہتے تھے کہ تین سو ساٹھ بت ہین ہمارے کہ جنکو ہم پوجتے ہین اور وہ سب ہمارے ایک شہر کا کام پورا
نہین کر سکتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین میرا ایک خدا ہے کہ کام تمام عالم کا کر رہا ہے اگر اسپر کچھ دلیل لاوین تو ہم بیچ جانین یہہ آیت
مذکورہ نازل ہوئی کہ آٹھ نشانیان ہین اسمین قدرت الہی کی کہ حدیث مین وارد ہے کہ وائے اوپر اوس کسی کے کہ یہہ آیت پڑھے اور بیچ اسکے
تفکر نہ کرے لآیات اسم ان کا ہے اور فی خلق السموات تا آخر خبر ہے مقدم اور جب خبر مقدم ہوتی ہے ان کی اسم پر تو لام تاکید کا اسم پر لے
آتے ہین جیسی وان من شیعتہ لابراہیم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا اور بعضے لوگون سے وہ ہے کہ پکڑتا ہے سوا
اللہ کے شریک یعنے بت عطف اس جملے کا اوپر جملہ والٰہکم الٰہ واحد کے ہے درمیان مین جملہ معترضہ ان فی خلق السموات تا آخر واقع ہے کہ
يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ محبت کرتے ہین اونکی جیسی محبت خدا کی وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ پہلا جملہ صفت انداد مین واقع ہے اور یہہ
جملہ معترضہ بیان حال مؤمنین مین لائے یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے ہین زیادہ تر اور قوی تر ہین محبت مین واسطے خدا کے اسواسطے کہ مشرک
بتونکو دیکھتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور مؤمن اللہ کو نہین دیکھتے اور دوست رکھتے ہین اور امید دیدار پروردگار مین عمر گذارتے ہین
دوسری محبت کفار کی فانی نفسانی ہے اور دوستی مومنونکی باقی جاودانی اور حقیقت مین معنے أَشَدُّ حُبًّا کے یہہ ہین کہ اول خدا نے اون کو
دوست رکھا کہ یحبہم کہا پھر اونھون نے خدا کو دوست رکھا کہ یحبونہ ہے یعنے دوستی اون کی خدا سے لسبب دوستی خدا ہے ان سے عبداللہ آکاکا
الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر تخم یحبونہم نبوتا تو نہال یحبونہ نہوتا ہے یحبہم و یحبونہ سے ظاہر ہے + کہ ابتدائے محبت لسوی
قادر ہے + ہے اودھر سے میل ہوا تب ادھر سے دل تڑپا + تڑپ کا اپنے سبب ہے محبت مولا + وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اور
کاش کے دیکھین اور جانین وہ لوگ جو ظالم ہین یعنے ظلم کیا اونھون نے اپنے نفس پر ساتھ پکڑنے شرکائے بارتعالٰے کہ واحد لاشریک ہے یا
برابر کرنے مین اونکے ساتھ حق کے بیچ نذر کے اور عبادت اور طاعت اور محبت کے تو واسطے تمنی کے اور جواب تمنی کا فتبرا فاہے اس
جہت سے منصوب ہے إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ جب دیکھتے ہین عذاب الہی کو دنیا مین ساتھ اذنی مصیبت کے یا حدوث مرض کے یا غلبہ
فقر کے اور اسوقت مین متوقع امداد ان چیزونکے ہوتے ہین کہ اونکے کام آوین عذاب سے خلاص کر دوین اور اوپر حسب توقع اونکی کے
واقع نہین ہوتا أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا یہہ کہ قوت اور قدرت اور غلبہ ہے واسطے اللہ کے سب وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ اور یہہ

جانیں کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوپر اونکے تب ہر آئینہ جانیں ضرر انکا انداد کا اور زبونی انحراف عبادت رب العباد کا اِذْ تَبَرَّاَ
الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت کو کہ جب بیزار ہووینگے وہ لوگ جو پیشوا تھے اون
لوگوں سے جو پیروی کرتے تھے سمجھ لیجئے کہ مشرک جنکے دنیا مین تابع ہین وہی اونسے قیامت کو بیزار ہووینگے وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے
عذاب کو تابع اور متبوع سب وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ اور کٹجاوینگے اونکے علاقے اور ربط کہ دنیا مین رکھتے ہین عہد سے یا ان سے
قرابت سے یگانگت سے صحبت سے وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا اور کہینگے وہ لوگ جو پیروی کرتے تھے یعنے تابع جو بیزاری اپنے متبوعونکی دیکھینگے
تو کہینگے لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً کاشکے ہمارے واسطے پھر جانا ہووے طرف دنیا کے فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا پس بیزاری کرین ہم اون سے
وہان جیسی بیزاری کی اونھون نے ہم سے یہان كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ اسیطرح یعنے مثل دکھلانے عذاب کے کہ جزا ہے اعمال قبیحہ
اور سزا پرستش اصنام باطلہ ہوگا دکھلاویگا اونکو اللہ عمل اونکے جو انھون نے اپنے زعم مین نیک کئے ہین جیسے حج اور عمرہ اور ضیافات اور
خیرات سبکو حبط کرکے تاکہ ہووین حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ حسرتین اور پشیمانیان اور افسوس اوپر اونکے یا اعمال سیئہ دکھاویگا جو اونھون نے
کئے ہین جیسے قتل اور غارت اور غیر ہما تا مزید حسرت ہو یا اعمال حسنہ جو ان سے چھوٹے ہوئے ہین اونکے آثار دکھاویگا جیسے اشجار انہار مکانات
میوجات بہشت کے واسطے حسرت اور افسوس اونکے کہ ہائے اگر ہم عمل نیک کرتے تو یہہ عیش کرتے وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ اور نہین
وہ سب تابع اور متبوع نکلنے والے آگ سے ہمیشہ دوزخ مین رہینگے يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ای لوگو کھاؤ اوس
چیز سے کہ بیچ زمین کے ہی حلال پاکیزہ یعنے روا بے شبہ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی ایام جاہلیت
مشرکان عرب نے کتنی چیزین شیطان کے وسوسے سے حلال حرام کرلی تھین حق تعالیٰ نے اوس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ظاہر ہی کہ وسوسہ ڈال تمھارے باپکو بہشت سے نکالا اور تمھین فریب دیکر دوزخ کے لیجانے کا
ڈول ڈالا ہی اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ سوا اسکے نہین ہی کہ حکم کرتا ہی تمکو شیطان یعنے وسوسہ ڈالتا ہی ساتھ برائیون کے اور بیحیائیونکے
کہا ہی کہ سوء گناہ ہے چھپی ہوئی اور فحشا گناہ ظاہر ہے یا سوء میل بدنیا ہے اور فحشا متابعت نفس اور ہوا اور حقیقت مین سوء و فحشا دونون
شامل ہین سب معاصی صغیرہ اور کبیرہ کو کہ شیطان آدمیونکو اون کیطرف میل دلاتا ہی وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور دوسرے
شیطان حکم کرتا ہی تمکو یہہ کہ کہو تم افترا اور دروغ اوپر اللہ کے بیچ تحلیل خبائث اور تحریم طیبات کے جو کچھ نہین جانتے تم حقیقت اوسکی وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے اونکے ہم کی ضمیر طرف ناس کے ہی پیروی کرو اوسکی جو اوتارا ہی خدا نے یعنے قرآن
اور حلال اور حرام اوسکے پر عمل کرو قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کہتے ہین ہم نہین پیروی کرینگے اوسکی بلکہ پیروی کرینگے ہم اوسکی جو پایا
ہم نے اوپر اوسکے باپون اپنے کو یعنے جو باپ ہمارے کرتے تھے وہ ہم بھی کرینگے یہہ بات بنی عبد الدار کہتے تھے اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ کیا متابعت باپون کی کرتے ہین اور اگرچہ تھے باپ اونکے نہ سمجھتے کچھ چیز امور دین کی اور نہ راہ راست پاتی تھی ہمزہ استفہام
کا ہی واسطے انکار کے بروجہ توبیخ اور لو متصلہ ہی تقدیر کلام کی یہہ ہی اتبعوا اباؤھم ولو کان اباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون اور
یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے توبیخ کافرون کے اور سرزنش فرقہ گمراہونکے سمجھ لیجئے کہ اتباع گمراہون کا اگرچہ آبا ہون نچاہئے اور پیروی بیوقوفونکی
اگرچہ اجداد ہون نہ کیجئے وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ اور مثال اون لوگون کی جو کافر ہوئے جیسی مثال اس شخص کی ہی کہ چلاتا ہی
بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ساتھ اوس جانور کے کہ نہین سنتا مگر بلانا اور پکارنا یعنے مطلب سمجھنا اور معنی معلوم کرنا کچھ نہین ایسے ہی کافر
ڈرانیوالے کی اور نصیحت کرنیوالے کی فقط آواز سنتے ہین اور حقیقت سخن کو نہین دریافت کرتے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین فَهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ پس وہ نہین سمجھتے جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین معلوم کیجئے کہ تیرھوین آیت آیات مسایل سے کہ جسمین ہے مسئلہ حرمت بعضے
اشیا کا اوسپارے سے نکلتا ہی وہ یہہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ پاکیزہ

سے یعنے حلال اوس چیز سے کہ دیا ہم نے تم کو اور مال کسیکا چرا کے چھین کے نہ کھاؤ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ اور شکر کرو واسطے
اللہ کے کہ حلال روزی دی تمھین اگر ہو تم بصدق دل اسی کو عبادت کرنیوالے سمجھ لیجیے کہ اس آیت سے دو چیزین صفت ہین خدا پرستونکی نکلی ہین رزق
رزق طیّب کھانا اور شکر ادا کرنا پس رزق طیّب کیا ہے بعضون نے کہا ہے جو حلال ہے شرع مین وہ طیّب ہے اور جو حرام ہے وہ خبیث ہے
پس حلال اور طیب دونون لفظ مترادف ہین کہ معنی ایک ہین دونون کی اور حلالاً طیّباً طیّب وُہ ہے کہ کسب اوسکا ساتھ معصیت کے نہو جو
سر کورع مین آیا ہے طیب صفت کاشفہ ہے حلال کی اور بعضے کہتے ہین کہ طیب اخص ہے حلال سے پس حلال طیب وُہ ہے کہ کسب اوسکا ساتھ
معصیت کے نہو جیسے جھوٹھ بولکر نہ لیا ہو یا اور منع جس سے کسب بکتا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ حلال وُہ ہے کہ مفتی شریعت فتوی اوپر حلیّت
اوسکے دین اور طیب وُہ ہے کہ دل جسکی پاکیزگی پر گواہی دے اور شبہہ نہو چنانچہ حدیث شریف مین ہے دع ما یریبك الی ما لا یریبك
چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجھے طرف اوس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجھے اور بعضے کہتے ہین کہ حلال طیب وہ ہے کہ قدر لابدی ہو تو کہ
فردائے قیامت اوس سے سوال نہو اسی واسطے اکثر اولیائے قدر ضرورت کے اکتفا کی ہے اور نفس کو لذت اور حظ سے باز رکھا ہے کھانا اسقدر
کھایا ہے کہ جسمین ادائے فرائض کی طاقت ہو اور کپڑا اتنا پہنا ہے کہ جس سے ستر عورت ہو اونکے احوال مین یہہ مطلع فقیر ہے ۵ حظوظ دنیا
سے دل سوا ہے کچھ اسطرحکا اچاٹ پیدا + کہ جسنے برگ کیہ خورش کو کیا ہے پوشش کو ٹاٹ پیدا + اور ضروری ہے کہ معاش لابدی کسب
حلال سے پیدا کی ہو اور کسب بہتر اور اولی تر غزا ہے کہ کفار دلنے اگر شیوع اسلام کرے اور مال غنیمت سے رفع کرے بعد اوسکے کسب
تجارت ہے کہ جس چیز کی مسلمانونکو احتیاج ہو وہ خرید کرکے اونکو پہنچاوے اور نفع اوسکے سے خود متمتع ہو بعد اوسکے کسب زراعت ہے کہ واسطے
سرسبزی مسلمانونکے تخم بووے اور اوسکے ضمن مین خود بار ور ہووے بعد اوسکے کسب کتابت ہے کہ آیات قرآنیہ اور اخبار نبویہ اور مسائل
دینیہ اور احکام فقہیہ لکھ لکھ کر عالم مین رواج دے اور اجرت اوسکی سے خود بہرہ یاب ہو بعد اوسکے اور حرفین اور صنعتین ہین کہ شریعت مین
حلال ہین اونسے کسب اموال کرے اور جو مال کسب حرام سے پیدا ہو وہ مال حرام ہے اور موجب وبال آخرت ہے اوس سے پرہیز ضرور ہے ٭
پس آیت گذشتہ مین حق تعالی نے امر ساتھ تناول حلال کے فرمایا اب اون چیزونکو ارشاد کرتا ہے کہ جو حرام ہین إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ نہوا
اوسکے نہین مگر خدا نے حرام کیا ہے اوپر تمھارے مردار اور وہ چیز کہ گوشت اوسکا حلال ہے لیکن ذبح کرنے نہیں پائے تم کہ مرگئی ہے وَالدَّمَ
اور لہو بہتا وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ اور گوشت سور کا اور سب اجزا اوسکے کو یہہ حکم شامل ہے وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور جو جانور کہ ذبح کیا جاوے
بنام غیر خدا معلوم ہووے کہ اکثر لوگون کو اس آیت کی معنی مین مغرورونکے بہکانیسے شک پڑتا ہے سو ہم یہان اوسکی تفصیل احقاق الحق مین سے
کئی تفسیرونکی عبارت لے ترجمہ کے ساتھ نقل کرتے ہین تفسیر جلالین مین لکھا ہے وما اهل به لغير الله ای ذبح علی اسم غير الله تعالى والاهلال
رفع الصوت وكانوا يرفعونه عند الذبح لآلهتهم انتہی یعنے ذبح کرتے وقت جس غیر خدا کا نام لیوین وہ بھی حرام ہے اور اہلال کے معنے پکارنیکے
اور نام لینے کے ہین جب کفار لوگ ذبح کرتیوقت اپنے بتونکا نام لیکر ذبح کرتے تھے اور چھری پھراتے تھے تب یہہ آیۃ نازل ہوئی یعنے مردار خون خنزیر کا گوشت اور وہ جانور کہ
جسکے ذبح کرتیوقت غیر خدا کا یعنے کسی بت کا نام لیا جاوے یہہ سب مسلمانونکو کھانا حرام ہے تفسیر حسینی مین لکھا ہے و ما اهل به وحرام کرد آنچہ آواز
بردارند بآن در وقت ذبح لغیر الله برای غیر خدا تعالی بنام بتان یا باسم پیغمبران بکشند تفسیر بیضاوی مین کہا ہے ای رفع به الصوت عند
ذبحه للصنم انتہی یعنے ذبح کرتے وقت بت کے نام سے آواز کرین اور اسیطرح تفسیر کشاف اور مدارک مین لکھا ہے تفسیر جامع البیان مین
لکھا ہے ما ذکر غیر اسم الله عند ذبحه یعنے اللہ کے نام کے سوائے غیر کا نام اوسکے ذبح کرتیوقت ذکر کیا جاوے تفسیر دُرِّ منثور مین لکھا ہے
ما اهل به لغير الله کے معنے مین ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ما اهل به یعنے ما ذبح اور ابن جریر نے ابن عباس رض سے روایت کی ما اهل به لغير الله ای
للطواغيت یعنے جو جانور بتونکے نام سے ذبح ہووے اور حاتم نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے یقول ما ذکر علیه اسم غير الله یعنے جو کہ غیر خدا کا نام اوس پر ذکر
کیا جاوے تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے ما اهل به لغير الله ای ما ذبح للاصنام والطواغيت واصل الاهلال رفع الصوت وكانوا

يذبحون لالهتهم ويرفعون اصواتهم بذكرها وقال الربيع بن انس وغيره ما اهل به لغير الله ما ذكر عليه اسم غير الله
انتہے یعنے جو جانور کہ بتونکے نام سے ذبح کیا جاوے اور اہلال کی معنی آواز پکارنا اور روے کافر لوگ جب ذبح کرتے تھے بتون کے
واسطے تب اونکا نام پکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور ربیع بن انس وغیرہ نے کہا کہ ما اهل به لغير الله یعنے وہ جانور کہ اوسپر غیر خدا کا
نام ذکر کیا جاوے تفسیر احمدی مین لکھا ہے قوله تعالى وما اهل به لغير الله معناه ذبح به لاسم غير الله مثل اللات والعزى و
اسماء الانبياء وغير ذلك یعنے جو ذبح کرتیوقت غیر خدا کا نام لیا جاوے جیسا کہ باسم اللات والعزى باسم المسيح وغیرہ اور اوسکی تین
صورتین ہین پہلی یہہ کہ غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا یا یون کہا کہ باسم الله ومحمد رسول الله عطف کر کے تب کھانا اوسکا حرام ہے دوسری یہہ کہ
ذبح کرتیوقت یون کہا باسم الله محمد رسول الله بغیر عطف کے کہا تو کھانا اوسکا جائز ہے کراہت سے تیسری یہہ کہ ذبح کرنے کے اوّل پیغمبر
یا اولیا کا نام لیا یا ذبیحہ کو گرانے اور باندھنے کے اوّل یا اوسکے بعد تو وہ حلال طیب ہے اور یون بھی تفسیر احمدیہ مین صریح لکھا ہے
ومن ههنا علم ان البقرة المنذورة للاولياء كما هو الرسم في زماننا حلال طيب لانه لم يذكر اسم غير الله عليها وقت الذبح
وان كانوا ينذرونها له یعنے یہان سے صاف معلوم ہوا کہ جو گاؤ کہ اولیاؤنکے نام سے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ اس زمانہ مین رسم ہے سو حلال
طیب ہے کیونکہ ذبح کے وقت اوسپر کچھہ غیر خدا کا نام نہین لیا جاتا اگرچہ اونکے نام سے اوسکو نذر کرتے ہین اور یہہ بھی لکھا ہے کہ خاص نذر
خدا کیواسطے ثابت ہے اور غیر کے واسطے نہین اسلئے ذبیحہ اپنی اصل حلیت پر قایم رہا پھر جب ذبح کرتیوقت اللہ کا نام لیا یعنے بسم الله الله اكبر
کہکر ذبح کیا تو وہ بیشک حلال ہے انتہی اگر کسینے ذبح کرتیوقت عمدًا خدا کا نام نہ کہا تو ابو حنیفہ صاحب کے یہان وہ ذبیحہ ناجائز ہے اور
شافعی صاحب کے یہان حلال ہے اور اگر سہوًا ذبح کرتیوقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق حلال ہے جاننا چاہئے کہ تفسیر فتح العزیز
مین کسی عدو نے الحاق کردیا ہے اور یون لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم الله الله اكبر کہکر ذبح کرنے سے وہ
حلال نہین ہوتی اور غیر کے نام کی تاثیر اسمین ایسی ہوگئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کیوقت حلال کرنیکے واسطے بالکل نہین ہوتا سو یہہ بات
کسی نے ملا دی ہے خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رح کبھی ایسا سب مفسرین کے خلاف نہ لکھینگے اور انکے مرشد اور استاد
اور والد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین ما اهل کی معنی ما ذبح لکھا ہے یعنے ذبح کرتیوقت جس جانور
پر بت کا نام لیوے سو حرام ہے اور مردار کے جیسا ہے اور بسم الله الله اكبر کہکر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہے بعضے نادان تو حضرت نبی علیه
الصلوة والسلام کے مولد شریف کی نیاز حضرت پیران پیر کی نیاز اور ہر ایک شہدا اولیا کی نیاز فاتحہ کے کھانیکو بھی حرام کہتے ہین اور یہہ
آیت دلیل لاتے ہین کہ غیر خدا کا نام جسپر لیا گیا سو حرام ہے واہ واہ کیا عقل ہے ایسا کہتے ہین اور پھر جا کر نیاز فاتحہ کا کھانا بھی کھاتے ہین فَمَنِ
اضْطُرَّ پس جو کوئی بے بس ہوکے کسیکے زور سے ظلم سے یا بھوک سے اسقدر کہ جانتا ہے اب اگر نہ کھاؤنگا تو مر جاونگا اور طعام حلال نہین پاتا
یا کسی مرض مین گرفتار ہوا اور دوا سوا ان چیزونکے نپاوے یا حکمائے متدین اتفاق کر کر کہین کہ اس مرض کی یہی چیزین دوا ہین چنانچہ ضیق النفس
کہ اکثر اطفال کو لاحق ہوتا ہے اوسے زبان ہندی مین ڈبّہ کہتے ہین علاج اوسکا خون خرگوش ہے غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ بیچ اس حالت کے
کہ نہ حد سے نکلنے والا ہو ساتھہ راہ لوٹنے کے یا ساتھہ بغاوت کے امام سے یا ساتھہ طلب معصیت کے یا ساتھہ زیادہ کھانیکے لابدی سے اور
نہ ہیگا نہ مال کھانیوالا ہو یا نہ چھین لینوالا ہو یا نہ شمشیر کھینچنے والا ہو امت محمدیہ پر یا تجاوز کرنیوالا ہو حد شرع سے فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس
نہین گناہ اوپر اوسکے کھانیمین ان حرام چیزون کے کہ مذکور ہوئی ہین امام شافعیؒ باغی سے باغی بادشاہ کا اور عادی سے تعدی کرنیوالا اوپر
رہگذرونکے مراد لیتے ہین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اوس شخص کا کہ وقت ضرورت کے تناول ان محرمات سے کرے
اور مہربان ہے اوپر بندونکے ساتھہ مباح کرنے اشیاء مذکورہ کے وقت اضطرار کے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے پہلے اس آیت کے امر فرمایا
ہم کو ساتھہ اکل طیبات کے پس واجب ہوا اوپر ہمارے شکر بجالانا اوپر انعام اوسکے پھر نہی کی اکل محرمات سے پس فرض ہوا ہمین اجتناب

اس سے اور طیبات کی بعضون نے تفسیر کی ہی ساتھ بحیرہ کے اور سائبہ کے اور وصیلہ کے اور حامی کے یعنے کھاؤ یہہ اور نہ کھاؤ بلنیہ وغیرہ کہ
مذکور ہین آیت شریف مین اور بعضون نے تفسیر کی ہی ساتھ لحوم ابل کے اور کہا ہی کہ خطاب اوسکا طرف عبد اللہ بن سلام کے اور اصحاب اوسکے کے
ہی کہ مت حرام کرو گوشت اونٹ کا اوپر اپنے جیسے کہ حرام کیا ہی یہود نے اوپر اپنے بحیرہ اور اخوات اوسکے چنانچہ زاہدی مین مذکور ہی اور بحیرہ
اوسے کہتے تھے کہ بطریق مذکور کیواسطے صحت بیمار کی اونٹ یا اور جانور کے کان چیر کے بتونکے واسطے رکھتے تھے اور سائبہ اوسے کہتے تھے کہ واسطے
ادائے حاجت کے اونٹ یا اور جانور کے تئین نیاز بتون کی کرتے تھے اور اوسے سانڈ کر کے چھوڑ دیتے تھے اور کھانا اوسکا حرام جانتے تھے اور
وصیلہ اوسے کہتے تھے کہ جب کسیکی منت مانتے فلانے جانور کا بچہ نر ہووے تو ہم اوسکی نیاز کر دیوین پھر جو اکٹھا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ
چڑھاتے تھے مادہ کے ساتھ لاکر وہ بے نیاز ٹھہراتے تھے اوس مادہ کا وصیلہ نام رکھتے تھے اور حامی اوسے کہتے تھے کہ جس جانور کی پشت سے
دس بچے ہوتے اوسپر لادنا اور چڑھنا موقوف کر دیتے تھے اور سمجھ لیجئے کہ امر اکل حلال کا مواضع متعددہ مین بیان فرمایا ہی یا ایہا
الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا خطاب عام کیا کافر ہون یا مؤمن ہون اور کہین تخصیص کی مومنونکے خطاب مین چنانچہ یا ایہا
الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم اور کہین تخصیص فرمائی رسول کی چنانچہ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور
تمسک کیا ہی ساتھ ان آیات کے اوپر اسبات کے کہ اصل بیچ اشیا کے اباحت ہی جبتک کہ نہ قایم ہو دلیل اوپر حرمت اوسکے اور محرمات
بہت ہین جو مذکور ہین بیچ فقہ کے اور تحقیق ذکر فرمایا ہی حق تعالی نے محرمات کو بیچ آیات متعددہ کے کہ اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے انشاء اللہ
تعالی اور بعضے اونکے جو بیچ اس آیت کے ارشاد فرمایا ہی اونکا بیان بطریق اجمال یہہ ہی سمجھ لیجئے کہ چار چیزین حق تعالی نے اس آیت شریفہ
مین حرام فرمائی ہین ایک تو میتہ ہی اور میتہ اوسے کہتے ہین کہ موئی ہو حلال چیزون مین سے بغیر ذبح کے اور ایسے ہی حکم ہی اوس عضو کا جو
کاٹ لیا ہو زندہ جانور کا ساتھ حدیث معروف کے چنانچہ بیضاوی مین مسطور ہی اور حرام ہی کھانا اوسکا فقط اسواسطے کہ آیت مین
نہی صرف اکل کی وارد ہی اور انتفاع چمڑے سے اوسکے لینا بعد دباغت کے درست ہی چنانچہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہی بخلاف
امام مالک کے کہ اونکے نزدیک حرام ہی اور اسیطرح درست ہی انتفاع ساتھ بالون اوسکے اور سینگونکے اور ہڈیونکے اور پٹھون کے اور
پرونکے اور خلاف ہی امام شافعی کا ان سبہین اور امام مالک کے نزدیک پشم گوسفند کے اور شتر کے کہ مردار ہون پاک ہین کہ موت حلول نہین کرتی
بالونمین اور سوا میتہ کے اور جانور کہ جنکا گوشت کھانا حرام ہی سوا خوک کے اور ایک روایت مین سگ بھی ساتھ خوک کے ہمراہ ہی اونکو اگر
ذبح کرین تکبیر کہکر تو گوشت اور پوست اونکا نزدیک امام اعظم کے اور مالک کے بغیر دباغت کے پاک ہی اور درست ہی انتفاع اوسسے مگر
کھانا حرام ہی نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک امام مالک کے مکروہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ذبح سے حرام جانور پاک نہین ہوتا
اور پوست آدمیکا واسطے بزرگی کے حکم پاکی کا رکھتا ہی مگر استعمال نکرین اور بال اوسکے پاک ہین اور جنکا گوشت حلال ہی اونکا تو گوشت و پوست
وغیرہ ذبح سے پاک ہو جاتا ہی انتفاع اس سے روا ہی اور دوسرا دم ہی اور دم سے دم مسفوح مراد ہی جو وقت ذبح کے نکلتا ہی لہو
کسی حیوانکا ہو حرام ہی چنانچہ اور جگہہ قرآن مین ہی او دما مسفوحا اور مسایل اوسکے تفصیل شرح وقایہ ہدایہ مین مذکور ہین اور مدارک اور
کشاف مین لکھا ہی حلال ہین دو میتے اور دو دم دو میتے تو مچھلی اور ٹیتری ہی اور دو دم کلیجی اور تلی ہی چنانچہ حدیث مین ہی احلت لنا
المیتتان والدمان اما المیتتان فسمک والجراد واما الدمان فالکبد والطحال اور ایسے ہی ہدایہ مین لکھا ہی اور تیسرا خنزیر ہی جسے سور
کہتے ہین حرام ہی مطلق نہین جائز انتفاع ساتھ اوسکے سوائے بالون اوسکے واسطے اوس جماعت کے کہ احتیاج بہت رکھتی ہی ساتھ اوسکے
اور آیت شریفہ مین جو تخصیص اوسکے گوشت کی فرمائی ہی ساتھ ذکر کرنیکے اسواسطے کہ مقصود بالاکل ہی اور چوتھا ما اہل لغیر اللہ ہی یعنے وہ کہ
جس چیز پر پکاری جاوے ساتھ نام غیر خدا کے وقت ذبح کے وہ حرام ہی مطلقا بتونکے نام پر ہو یا پیغمبرونکے نام پر ہو پس جو جانور ذبح کرو ساتھ
نام خدا کے ذبح کرو اور ذبح کرتیوقت مشہور کرو تاکہ حلال ہو کھانا اوسکا اور سمجھ لو کہ ذبح کس کس چیز سے درست ہی اور ذابح کی کیا کیا

شرطین ہین اور مذبوح مین کیا کیا چاہیئے چند مسائل علیحدہ ذکر کرکے لکھتا ہون کہ فائدہ عام ہو مسئلہ شرط ہی کہ ذابح مسلمان ہو غیر محرم مرد ہو یا عورت یا لڑکا ہو یا مجنون مگر عقل اسقدر رکھتا ہو کہ تسمیہ جانے اور قادر ہو اوپر ذبح کے اگرچہ گونگا اور ناختنہ ہو مسئلہ درست ہی ذبیحہ کتابی کا اگر نام مسیح کا وقت ذبح کے نہ لے اور متولد کتابی سے اور مشرک سے حکم کتابی کا رکھتا ہی اور روا نہین ہی ذبیحہ بت پرست کا اور آتش پرست کا اور مرتد کا مسئلہ درست ہی ذبح کرنا اوس چیز سے کہ کاٹے ساتھ تیزی کے اور خون بہاوے جس چیز سے تلوار کی سے ہو یا پتھر اور نی اور آگ ہو چنانچہ درالمختار مین لکھا ہی اور دانتون سے اور ناخن سے نزدیک ائمہ ثلثہ کے جائز نہین اور بقول امام اعظمؒ جائز ہی مع الکراہیت اوس وقت کہ بدن سے جدا ہون اور تیزی رکھین مسئلہ جگہہ ذبح کی زکوٰۃ اختیار مین درمیان حلق اور لبّہ کے ہی لیکن چار چیزونکے کاٹنے سے حلال ہوتا ہی ایک حلقوم کہ مجری النفس ہی علی الصحیح دوسری مری کہ مجری طعام و شراب ہی تیسری دونون شہ رگین کہ مجری خون ہین اور اطراف گردن مین واقع ہین لیکن امام شافعیؒ اور امام احمد حنبلؒ کے نزدیک کاٹنا حلقوم اور مری کا شرط ہی اور دو شہ رگونکا مستحب ہی اور نزدیک امام اعظمؒ کے کاٹنا تین چیز کا ان چارون مین سے شرط ہی کہ اکثر کو حکم کل کا ہی اور نزدیک امام مالکؒ کے کاٹنا چارونکا چاہیئے اور زکوٰۃ اضطراری مین زخم کر دینا چاہیئے جس جگہہ کہ قادر ہو تمام بدن مین مسئلہ شرط ہی کہ ذبح کرنیوالا اور وہ شخص کہ معاون اوسکا ہو ذبح مین تسمیہ کہے بلا فاصلہ اور مراد تسمیہ سے ذکر خالص اللہ کا ہی بے شرکت غیر چنانچہ بسم اللہ اللہ اکبر ہی اور ایسی ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ ہی باراده تسمیہ نہ باراده جواب عطسه وغیرہ علی الاصح اور اگر باسم اللہ محمد رسول اللہ کہا بغیر واو عطف کے مکروہ ہی اور ساتھ واو کے حرام ہی اور ایسے ہی اللھم اغفرلی یا اللھم تقبل منی کہکر ذبح کیا تو جائز نہین ہی اور قبل ذبح کے یا بعد ذبح کے اللھم تقبل منی یا الفاظ دعائیہ کہے اور وقت ذبح کے تسمیہ کہکر ذبح کرے جائز ہی اور مراد فاصلے سے تبدیل مجلس کی ہی یا اور امور مثل کھانیکے پینے کے جس مین دیر ہو جاوے اور حد دیر کی یہہ ہی کہ دیکھنے والے دیر سمجھین اور چھری تیز کرنی بعد تسمیہ کے داخل دیر مین ہی مسئلہ اگر گردن دو بکرونکے تلے اوپر رکھکر ساتھ ایک تسمیہ کے ذبح کرے جائز ہی اور اگر جدا جدا ذبح کرے تو جدا جدا تسمیہ کہنا درکار ہی مسئلہ مستحب ہی ذبح مین بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بغیر واو کے اور منہ ذبیحہ کا طرف قبلہ کے کرنا اور چھری قبل ذبح کے تیز کرنا اور مکروہ ہی بالعکس اوسکے کرنا اور قفا سے گردن سے ذبح کرنا اور زیادہ چار رگونسے نخاع کاٹنا رگ سفید ہی کہ بیچ استخوان گردن کے ہوتی ہی اور یہ تعذیب بلا فائدہ دینا مثل قطع سر کے اور بال اکھیڑنیکے قبل سرد ہونے مذبوح کے مسئلہ اگر ذبح مین تسمیہ کرے بغیر حضور نیت کے صحیح ہی اور اگر قصد ترک نیت کا ابتداءً فعل مین کیا بالتسمیہ سے نیت اور خیر کی کرے تو صحیح نہین اور مذبوح حلال نہین اور اگر تسمیہ عمداً ترک کیا حرام ہی نزدیک امام اعظمؒ کے بخلاف امام شافعیؒ کے اور اگر نسیا کیا بھولکے حلال ہی نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بخلاف امام مالکؒ کے مسئلہ بکری مریض وقت ذبح کے حیات اوس کی معلوم ہووے تو حلال ہی مطلقاً اگرچہ حرکت اور اخراج خون کا نہوا اور اگر حیات اوسکی مدرک نہووے تو باخراج خون اور حرکت حلال ہوتی ہی اور اگر خون اور حرکت بھی نہین ہی تو دیکھا چاہیئے اگر بعد ذبح کے دہن یا چشم کھلی ہی نہ کھاوے اور اگر بند کرلین تو کھاوے اور اگر پانون دراز ہین تو نہ کھاوے اور اگر ضم کرے تو کھاوے اور اگر بال سر مردہ ہین تو حرام اور اگر قائم ہو گئے تو حلال اور اگر علم حیات کا بوقت ذبح کے ہی اگرچہ تھوڑی سی حیات مخفی ہی تو حلال ہی مطلقاً کھاوے بہرحال اور یہی حکم ہی گلا کاٹنے کا اور چوب زدہ کا اور اوپر سے گریکا اور شاخ زدہ کا اور کھائے ہوئے درندونکے کا اور اسی پر فتویٰ ہی بدلیل قول تعالیٰ الا ما ذکیتم آگے اوسکا بیان آویگا انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ طریق مسنون ذبح شتر کے یہہ ہی کہ زانو باندھکر کھڑا نحر کرے اور گائے بکریونکو پہلو پر ذبح کرے باتفاق اور عکس اوسکے مکروہ ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک حرام ہی اور بعضے اصحاب اونکے مکروہ کہتے ہین نہ حرام مسئلہ جو حیوان کہ وحشی ہو اور ہاتھ نہ آوے یا مست یا دیوانہ ہو کر مارتا ہو یا کنوئین مین گر پڑے مثل گائے بکری اونٹ وغیرہ کے جس عضو مین اوسکے زخم کرسکے کر دے گلا ہو یا اور جگہہ ہو حلال ہی مگر گوہ قند مین خلاف امام محمد کا ہی بیچ شہر کے مسئلہ گائے وغیرہ اگر دشوار جنے ہاتھ اندر ڈالکر اگر گلا پاوے تو خیر نہین تو جس عضو مین چاہے بچکے زخم پہنچاوے حلال ہی مسئلہ اگر چارپایہ کو ذبح کیا اور بچہ شکم سے مردہ نکلا اور خلقت اوسکی تمام ہی حرام ہی نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور حلال ہی نزدیک صاحبین کے

اور امام شافعی کے بقول علیہ الصلٰوۃ والسلام زکوٰۃ الجنین زکوٰۃ امہ مسئلہ ایکشخص نے صید اپنی زندہ پائی یا گائے ہی کہ قریب ہلاکت
کے ہی اور وقت تنگ تہا او پر ذبح کے یا آلہ ذبح کا نہین پایا پس حلال ہوتی ہی ساتھ جراحت پہنچانیکے رگونکے بیچ ایک روایت کے یہہ تمام
مسائل درالمختار مین ہین مسئلہ اگر بیش یعنے بھیڑیا بکریکا سر کاٹ کے لے گیا اور وہ زندہ ہی خون بہٗودے یعنے موضع اوسکے سے کہ چاہیے حلال
ہو جاویگی یہی مختار ہی اور اسی پر فتوٰی ہی جیسے کہ خلاصہ مین لکھا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ تحقیق وہ لوگ علما
یہود سے جو چھپاتے ہین واسطے اخذ رشوت کے جو اوتارا ہی اللہ نے کتاب توراۃ سے اور احکام اوسکے وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور
مول لیتے ہین بدلے اوسکے یعنے چھپانیکے مول تھوڑا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ یہہ لوگ نہین کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے
کے مگر آگ یعنے یہہ رشوت نہین کھاتے آگ کھاتے ہین یا یہہ مراد ہی کہ قیامت کو آگ کھاتے ہیں جیسے اب دنیا مین رشوت کھاتے ہین یا کنایت ہی
اس سے کہ اندر انکے آگ ہی جیسی باہر مین ہی اور ذکر شکم تاکید ہی بیچ کھانیکے اور محاورہ مین کھانا تعبیر تناول مین بھی مستعمل ہوتا ہی کہ فلانے
شخص نے فلانیکا مال کھایا وقت تلف کرنیکے ایسے ہی یہان بھی ہو سکتا ہی کہ آگ کھاتے ہین یعنے سامان دوزخ مین جلنے کا کرتے ہین وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ اور نہ بولیگا اللہ اونسے دن قیامت کے ایسا سخن کہ جسمین نفع راحت اونکو ہوا اور نہ پاک کریگا اونکو خباثت
اعمال سے یعنے گناہ اونکے آگ سے جلاکر اونکو پاک کر دے یہہ نہوگا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکے ہی عذاب درد دینے والا اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وہ لوگ ہین کہ جنھون نے از روئے جہالت کے مول لیا یہود نے کو کہ عین گمراہی ہی بدلے ایمان کے
اور معرفت کے دنیا مین وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ اور عذاب کو بدلے بخشش کے آخرت مین فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ پس کتنا صبر کرتے ہین وہ اوپر آگ
کے یا کس چیز نے شکیبا کیا اونکو اوپر آتش دوزخ کے کہ ہمیشہ اوسمین رہینگے ذٰلِكَ یہہ عذاب اونکو بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ اسواسطے ہی
کہ اللہ نے اوتارا ہی کتاب توراۃ کو ساتھ حق کے اور اونھون نے حکم اوسکا چھپایا ہی اور نعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تغیر کیا ہی یا
کتاب سے مراد قرآن شریف ہی کہ اوتارا ہی اوسکو اللہ نے اور یہہ متابعت اوسکی نہین کرتے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍ
بَعِيْدٍ اور تحقیق جنھون نے کہ اختلاف کیا بیچ کتاب توراۃ کے یا قرآن کے البتہ بیچ خلاف کے دور ہین وفاق سے یا بیچ ضلالت کے دور ہین
ہدایت سے اور اگر الف لام جنس کا کہین تو سب کتابین منزلہ و اختلاف اونکے ہین کہ بعضو نپر ایمان لائے ہین اور ساتھ بعضو نکے کافر ہوئے ہین پس
اہل اختلاف بیچ ضلالت کے ہین دور ہدایت سے بعد نزول اس آیت کے کہا اہل اختلاف نے ہم بیچ شقاق کے اور ضلال کے نہین ہین بلکہ
ایمان رکھتے ہین ہم خدا پر اور نماز پڑھتے ہین اور یہی نیکی تمام ہی حق تعالی نے اونکے جوابمین یہہ آیت نازل کی اور معلوم کیجیے کہ چودھوین آیت
آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ایمان مفصل کا اور احکام اسلام کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
نہین نیکی یہہ کہ پھیرو تم موہون اپنے کو طرف مشرق اور مغرب کے یعنے فقط نماز مین منہہ پھرانا طرف مشرق کے مانند نصاری کے اور طرف
مغرب کے مانند یہود کے یہہ نہین ہی ایسی نیکی کہ سب نیکیو نکو چھوڑ چھاڑ کے اوسی پر اقتصار کرو وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور
لیکن بھلائی اوسکو ہی کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے یگانہ اور یکتا سمجھ کر نہ مانند یہود اور نصاری کے کہ عزیر اور عیسے کو بیچ الوہیت کے شریک جانتے
ہین اور ایمان لایا ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت اور متعلقات قیامت ہی یہہ تعریض یہود اور ترسا کو ہی کہ بہشت مخصوص اپنے واسطے سمجھتے
ہین وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور ایمان لایا ساتھ فرشتونکے اور دوست رکھا اونکو اور یہہ جانا کہ مخلوق الٰہی ہین گناہ ہونسے معصوم ہین نہ مرد ہین نہ عورت
ہین نہ مانند یہود کے کہ جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہین اور نہ مثل اس فرقے کے کہ فرشتونکو بیٹیان اللہ کی کہتے ہین وَالْكِتٰبِ اور ایمان
لایا ساتھ کتاب کے کہ جو اللہ نے آسمان سے کتاب نازل کی ہی حق ہی نہ مانند اہل کتاب کے کہ بعضے پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین اور وہ چار
کتابین ہین توراۃ حضرت موسٰی پہ انجیل حضرت عیسٰی پر زبور حضرت داؤد پر اور فرقان حضرت خاتم النبیین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر
اور سو صحیفے ہین پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر اور دس حضرت آدم پر نازل ہوئے ہین اور

ایک

ایک روایت مین بیس حضرت ابراہیم پر آئے ہین نہ حضرت آدم پر علیہم السلام چنانچہ ذکر کیا فقیہ ابو اللیث نے وَالنَّبِيّٖنَ اور ایمان
لائے ساتھ سب پیغمبرونکے نہ مانند یہود کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر موسیٰ کے اور نہ مثل نصاریٰ کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر عیسےٰ کے فقط اور
تحقیق روایت آئی ہے بیچ حدیث کے بیان عدد اونکے مین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین اور ایک روایت ہے دو لاکھ چوبیس ہزار
کی چنانچہ شرح عقائد مین لکھا ہے اور اولی یہہ ہے کہ ایمان لائے مومن نہ حصر قصر کرے اوپر اعداد اونکے کے بلکہ ایمان لائے مومن کہ
جتنے نبی بھیجے اللہ نے طرف خلق کے واسطے تبلیغ احکام کے حق ہین اور رسول اونمین تین سو تیرہ ہین علی ما ورد بہ الاحادیث چنانچہ تفسیر
احمدی مین لکھا ہے اور لفظ نبی کا یہان ذکر فرمایا نہ رسول کا اسواسطے کہ نبی عام ہے رسول سے نزدیک جمہور کے اور نزدیک بعض کے مرادف
اوسکا بخلاف رسول کے کہ وہ نزدیک جمہور کے وُہ ہے کہ صاحب کتاب اور شریعت ہوا اور نبی کو لازم نہین ہے یہہ ہونا پس نبی لانا ذکر
ایمان بجمیع مین اولی بلکہ ضرور تھا اور نبیین کہ صیغہ جمع مذکر سالم کا ہے اس سے اشارہ طرف اسبات کے بھی نکلتا ہے کہ نبی کلہم مرد تھے
عورت کوئی نبی نہین ہوئی چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ چار عورتین بھی نبی ہوئی ہین بی بی حوا بی بی سارہ اُم موسیٰ ام عیسیٰ اور اگر جمع باعتبار تغلیب
کہئے تو استدلال اسپر نہین ہوسکتا ہے اور باعتبار تغلیب جمع اور جگہ بھی آئی ہے قرآن شریف مین چنانچہ قصہ رویائے یوسف علیہ السلام
مین ہے کہ کہا ان سے انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتہم لی ساجدین کہ شمس مؤنث سماعی ہے اور داخل ہے
ساجدین مین حالانکہ یہہ جمع مذکر سالم ہے اور اگر یہان تاویل کہئے کہ کوکب بھائی یوسف کے ہین اور شمس اور قمر والدین ہین ماں باپ اور
خالہ تو بھی یہی ہے مگر اور آیت سے نکلتا ہے انبیا سب کے سب مرد ہی تھے وہ آیت یہی ہے وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی
الیھم اگرچہ سیاق کلام سے یہہ ظاہر ہے کہ نبی کوئی ملک نہین ہوا لیکن اشارہ سمجھا جاتا ہے یہہ بھی کہ کوئی عورت اس منصب مردان خدا پر
نہین پیدا ہوئی یہہ ایمان مفصل ہے کہ مذکور ہوا اور مقدم کیا یوم آخر کو اسواسطے کہ بعید النظر تھا مشکل تھا اوسپر ایمان لانا اوپر مقدم کیا ملائکہ کو کتابون پر
اسواسطے کہ وُہ لانیوالے ہین وحی کے اور کتابونکو مقدم کیا اوپر انبیا کے اسواسطے کہ انکے اوپر اوترے ہین پس تمام ترتیب ذکر فرمایا اور
ایمان مجمل اسقدر کافی ہے کہ کہئے آمنت باللہ و بجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ اور دیا مال اوپر دوستی اللہ
کے یا اوپر دوستی مال کے یعنے باوجودیکہ مال دوست ہے قطع دوستی کا کرکے برآہ خدا صرف کیا ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ قرابت
والونکو اور یتیمونکو کہ بن باپکے خورد سال ہون اور محتاجونکو کہ سوال نہ کرین وَابْنَ السَّبِيْلِ اور مسافرونکو کہ جنکے پاس خرچ نہو یا مہمانونکو وَ
السَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ اور فقیرونکو جو سوال کرین اور چھڑانے مین غلامونکے یعنے غلام لونڈیان مول لیکے چھڑاوے یا مکاتب کو روپئے دیکر
آزاد کرواوے یعنے کوئی کسیکا غلام ہو اور میان اوسکا کہے کہ تو اسقدر روپئے مجھے کما دے پھر آزاد ہے یہہ شخص اسقدر مبلغ اوسے دیکر چھڑاوے
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور قائم کرے نماز فرض کو کہ وقت سے فوت ہونا جائز نرکھے اور دے زکوٰۃ مقرر کو کہ بیان اوسکا فقہ کی
کتابونمین مذکور ہے پہلے جو آتی المال گذرا ہے وہ دینا مال کا بطور نوافل اور صدقات کے تھا اور یہہ بطریق زکوٰۃ ہے وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
اِذَا عٰهَدُوْا اور پورا کرنیوالے ساتھ عہد اپنے کے جب عہد کرین خدا سے یا بندونسے وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ
اور صبر کرنیوالے بیچ فقر فاقے کے اور رنج بیماری کے اور وقت لڑائی کے کافرونسے اور صابرین منصوب ہے بہ تقدیر واخص من اھل
البر الصابرین اور اوسکو نصب علی المدح کہتے ہین یعنے مدح کرتا ہونمین اور مخصوص کرتا ہونمین سب بھلائی والونمین سے صبر کرنیوالون کو
بیچ وقت سختی کے اور محنت کے اور ایذا دشمن کے اور مشقت گرسنگی کے اور درد کے اور مرض کے اور مصیبت کے بدنی ہو یا مالی ہو اور وقت
حرب کفار کے اور قرأت والصابرون بھی آئی ہے اور والموفین یون بھی آئی ہے نصب علی المدح چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا وہ گروہ جو موصوف ہین ساتھ ان صفتون کے جنھون نے سچ بولا یا وفائے عہد کیا یا اتباع حق کیا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ
لوگ وہی ہین پرہیزگار سب ناشایستگیون سے لکھا ہے کہ کمالات انسانی بہت ہین لیکن منحصر ہین ان تین چیزونمین ایک صحت اعتقاد دوسری

حسن معاشرت تیسری تہذیب نفس اب سمجھ لیجئے کہ صحت اعتقاد مین ایمان لوحدانیت خدا اور برسالت مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم اور جو چیزین کہ
جن پر ایمان لانا فرض ہے سب گئین اور حسن معاشرت مین سلوک کرنا نہ بالنسے مال سے ساتھ اہل حق کے اور نیکی کرنا اقربا سے دوست سے
اور تمام اہل اسلام سے سب آگیا اور تہذیب نفس مین اقامت نماز اور ادائے زکوٰۃ اور وفائے عہد اور صبر اور تحمل اور عفو سب آگیا پس جو صفات
حسنہ مین وہ سب اس آیت شریفہ مین مندرج ہین اور یہہ آیت جامع الکمالات انسانی ہے ابی عشیرہ سے روایت ہے کہ کہا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے من عمل ھذہ الایۃ فقد استکمل الایمان سچ ہے جسنے اس آیت پر عمل کیا اوسنے ایمان اپنا کامل کیا کہ جو ایمان مین باتین ہین
وہ سب اسمین ہین معلوم کیجئے کہ پندرھوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب قصاص کا اور عفو کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے یَآاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہے اوپر تمھارے برابری کرنا نہ ستم اور زیادتی مین
بیچ مارے گیونکے وقتیکہ قتل عمدًا ہو سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ قبل اسلام سے جو درمیان قبیلونکے لڑائی ہوتی تھی تو جو قبیلہ عالی نسب
ہوتا تھا وہ قبیلہ ارذل سے عوض غلام کے میان کو اور عوض عورت کے مرد کو قتل کرتا تھا بعد ہجرت کے حضرتؐ سے یہہ احوال عرض کیا یہہ آیت
نازل ہوئی اور کشاف والے نے اور صاحب بحر مواج نے لکھا ہے کہ درمیان دو قبائل عرب سے دعوی خون کا تھا ایک نے اوپر دوسرے کے
غلبہ کیا تھا اور سوگند کھائی تھی کہ بدلے غلام کے حر تمھارا اور بدلے زن کے مرد اور عوض ایک کے دو قتل کرینگے ہم پس بحکم پیغمبر مین حاضر ہوئے
اور قصہ اپنا بیان کیا یہہ آیت اونکے حق مین نازل ہوئی کہ قتل مین قصاص چاہئے یعنے برابری اور مساوات اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ آزاد
ساتھ آزاد کے اور غلام ساتھ غلام کے وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی اور عورت ساتھ عورت کے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور عطا اور عکرمہ رحمۃ
اللہ علیہم تمسک اس آیت پر کرکے جائز نہین رکھتے کہ قتل کیا جاوے حر بدلے غلام کے اور مرد بدلے عورت کے اور یہی مذہب امام مالک اور
شافعی رح کا ہے اور نزدیک سعید بن المسیّب کے اور شعبی کے اور نخعی کے اور قتادہ کے اور ثوری کے رحمہم اللہ حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ
آیت ان النفس بالنفس کے اور قصاص ثابت ہے درمیان حر کے اور عبد کے اور ذکر کے اور انثی کے اور تمسک اونکا حدیث شریف مین ہے
المسلمون تتکافوا دماؤھم اور یہی مذہب امام اعظم اور اصحاب اونکا ہے رحمۃ اللہ علیہم فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ پس جو شخص
کہ بخشا گیا واسطے اوسکے کہ قاتل ہے خون بھائی اوسکے سے کہ مقتول ہے کچھ یعنے بعضے وارثون نے بخشا یا تھوڑا سا خون بخشا قصاص ساقط ہو
ہوگیا فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ پس اوپر قاتل کے ہے بعد عفو کے اتباع ساتھ اچھی طرح کے یعنے خوشی اور رغبت بیچ دیت دینے کے وَاَدَآءٌ
اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ اور ادا کرنا دیت کا طرف وارث مقتول کے ساتھ اچھی طرح کے جلدی خوشروئی سے نہ دیر مین بدخوئی سے ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ
مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ یہہ بخشنا قصاص کا اور طلب کرنا دیت کا آسانی ہے پروردگار تمھارے سے اور مہربانی خدا کی طرف سے تسہیل امر مین اور
تحصیل نفع مین فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ پس جو کوئی زیادتی کرے بیچ عفو کے یعنے بخش کر دیت لیکر قاتل کو مار
ڈالے یا غیر قاتل کو واسطے قصاص کے قتل کرے یا قاتل ستم کرے یا ایک کو مار کر دیت دیکر دوسرے کو مارے پس واسطے اوسکے آخرت مین کا
عذاب ہے درد دینے والا وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اور واسطے تمھارے بیچ برابری کے زندگی ہے اے
عقل والو تو کہ تم بچو قتل سے ناحق کے یعنے کوئی شخص کسی کے قتل کا قصد کرے اور خوف قصاص سے نہ مارے تو اوسکی جان بچے اور یہہ قصاص
سے امین ہوا پس سبب قصاص سبب زندگانی ہے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے مسئلہ قصاص کا بہت آیاتمین ذکر فرمایا ہے چنانچہ سورۂ مائدہ
اور سورۂ بنی اسرائیل مین آویگا انشاء اللہ تعالی لیکن یہہ آیت گذشتہ جامع ہے واسطے بیان مسئلہ قصاص اور عفو اور بیان منت علی العباد
وغیرہم کے معلوم کیجئے کہ آیت سولھوین آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے کُتِبَ عَلَیْکُمْ لکھا گیا ہے اوپر
تمھارے یعنے فرض کیا گیا ہے اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ جب حاضر ہو ایک کو تم سے موت یعنے اسباب اور علامات موت کی مرض وغیرہ
سے اِنْ تَرَکَ خَیْرًا اگر چھوڑ جاوے مال بہت اسقدر کہ قابل وصیت کے ہو نہ ایسا تھوڑا کہ کسیکے بانٹنے کے لایق نہو اَلْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ

وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وصیت کرنا واسطے ماباپ کے اور قرابت والونکے ساتھ انصاف کے حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ لکھی گئی یہہ وصیت لکھنا کر ساتھ حق کے اور راستی کے واسطے پرہیزگارونکے ایام جاہلیت مین ماباپکو اور اقرباکو محروم رکھتے تھے اور وصیت کیا کرتے تھے ساتھ ربا کے حق تعالی نے اسبات سے منع فرمایا اور فرض کیا درست واسطے والدین کے اور اقربا کے پھر حکم اس آیت کا ساتھ آیت مواریث کے منسوخ ہوگیا قصے میراث مین مقرر ہوگئے اب وصیت کرنا اولے ہے فرض نہین کہ درویشونکے واسطے کرے لیکن مال کے تیسرے حصے مین سے زیادہ نہین فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ پس جو کوئی بدل ڈالے اس امر وصیت کو یا قول وصیت کرنیوالیکو پیچھے اوسکے کہ سنا ہے اوسکو فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ پس سوا اسکے نہین ہے کہ گناہ تبدیل کا ہے اوپر ان لوگونکے کہ بدل ڈالتے ہین وصیت کرنے والا اوس گناہ سے بری الذمہ ہے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہے کلام موصی کا اور بدلنے والون کا اور جاننے والا ہے نیت انکے لوگونکی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا پس جو کوئی خوف کرے خوف کے معنے یہان علم کے ہین یعنے جانے اور پاوے وصیت کرنیوالے سے یعنے میل طرف وارثون کے ضرر کے قصدًا یا غیر قصدًا اَوْ اِثْمًا یا گناہ عمدًا ساتھ وصیت کے زیادہ تہائی سے فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ پس صلح کردے درمیان وصیت کئے گئے کے اور وارثونکے ساتھ ثلث مال کے کہ موافق شریعت ہے اور جو زیادہ ثلث سے وصیت ہوا اوسے موقوف کرے یا حالت حیات مین وصیت کرنیوالیکے جسنے دیکھا کہ یہہ مخالف شرع کے وصیت کرتا ہے اوسے سمجھاوے اور درمیان وصیت کرنیوالے اور وصیت کئے گیے کے صلح کرواوے فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ اور وبال اوپر اوسکے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہ وصیت کرنیوالے کا کہ زیادہ ثلث سے وصیت مین ضرر ورثہ کا کرکے عاصی ہووے اور مہربان ہے اوپر اصلاح کرنے والیکے کہ قدر نا مشروع کو وصف مشروع مین لاوے معلوم کیجئے سترھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت صوم کا اور بیان صوم مریض اور مسافر اور صوم شیخ فانی نکلتا ہے وہ یہہ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا ہے اور فرض کیا گیا ہے اوپر تمھارے روزہ رکھنا كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ جیسا کہ لکھا گیا تھا اور فرض کیا تھا اوپر اون لوگونکے جو آگے تم سے تھے یعنے یہہ عبادت شاقہ فقط تمھین پر نہین ہے بلکہ جمیع امم سابقہ پر فرضیت اوسکی تھی چنانچہ زمانہ آدم سے اسدم تک کوئی امت ایسی نہ تھی کہ جسپر روزہ فرض نہوا آدم علیہ السلام پر روزے ایام بیض کے فرض تھے اور قوم موسیٰ علیہ السلام پر روزہ روز عاشورہ کا اسیطرح سب امتونپر روزے مقرر تھے پس اس تقدیر پر تشبیہہ اصل روزہ مین ہے نہ عدد مین اور اگر کہئے کہ على الذين من قبلكم سے نصاریٰ مراد ہین کہ انپر تیس روزے ماہ رمضان کے فرض تھے جب دن گرمی کے بڑے آئے تو اونھونے نہایت حرارت سے مشقت اپنے اوپر دیکھکے مہینے کو بدل کر جاڑے مین چھوٹے دن دیکھکر رکھنے لگے اور دس روزے اوّل دس روزے آخر آٹھ تیس روزونمین ملاکر پچاس روزے اوسکے جبر مین رکھنے اختیار کئے پس اس تقدیر پر تشبیہہ اصل مین اور عدد مین ہے روایت ہے کہ آغاز اسلام مین شریعت نبوی مین روزہ عاشورہ کا فرض تھا پھر اوسکی فرضیت منسوخ ہوکر روزے لیالی ایام بیض کے فرض ہوئے یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ کے پھر وہ منسوخ ہوکر روزے ماہ رمضان کے فرض ہوئے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تو کہ تم پرہیزگاری کرو یعنے بچو معاصی سے اور ساتھ مشروع چیزونکے عمل کرو بیچ روزونکے اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ دن گنے ہوئے کہ روزے ماہ رمضان کے ہین انتیس یا تیس روز اور بعضے کہتے ہین کہ ایام معدودات سے مراد روز عاشورہ کا اور تین روزے ایام بیض کے ہین کہ ہر مہینے مین آتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھے پھر منسوخ ہوگئے فرضیت اسلام سے اور ابتداء اسلام مین عشا کی نماز سے دوسری رات کی مغرب کی نماز تک روزہ رکھتے تھے وقت افطار کا مغرب کی نماز سے عشا کی نماز تک تھا یا سونے تک جب آیت كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود نازل ہوئی تو وہ حکم مذکور منسوخ ہوگیا اور حد روزے کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک مقرر ہوئی اور کھانا پینا جماع غروب آفتاب سے تا خروج وقت عشا معین ہوا اور جو روزہ عبادت شاقہ ہے کہ باز رہتا ہے آدمی کامون مالوفات طبع سے اور محبوبات نفس سے اور یہہ بہت طبیعت پر

دشوار تھا اسی واسطے حق تعالی نے تسلیۃ پچھلے لوگون سے دی اور شرکت ہین معاملہ ڈالا کہ مشقت مشترکہ آسان ہوتی ہی طبع پر کم گران ہوتی ہی کہ عربی کی مثل ہی البلیۃ اذا عمت طابت اور فارسی ہین کہتے ہین مرگ انبوہ جشنے دارد اور اسیواسطے ایام معدودات فرمایا کہ عرب والے معدود کنایت قلت سے کرتے ہین تو کہ طبیعت بجہت قلت سے آسان ہوا اور اسیواسطے سفر ہین اور مرض ہین رخصت افطار کی فرمائی تا دشواری کم ہو فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ پس جو کوئی ہو تم سے کہ مکلف ہو ساتھ روزہ رکھنے کے بیمار ایسا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہین ہی یا مرض اوسکا روزہ رکھنے سے زیادہ ہوتا ہی یا اوپر سفر کے ہو پس گنتی ہی اور دنون سے یعنے اول دنون مین افطار کرے پھر قضا اوسکی اور دنون مین رکھے سوال مریضا او علی سفر کو مریضا او مسافر نہ کہا وجہ کیا ہی جواب استعمال علی کا اوپر استعلا کے آتا ہی اور دلالت کرتا ہی اوپر اوسکے کہ سفر امر اختیاری ہی باختیار مسافر حاصل ہوتا ہی بخلاف مرض کے کہ یہہ امر اضطراری ہی اختیاری نہین اسیواسطے فخر الاسلام بزدوی نے کہا ہی کہ سفر امور مختارہ سے ہی باختیار حاصل ہوتا ہی اگر مقیم عمدا ماہ رمضان مین سفر اختیار کرکر افطار کرے کفارت لازم آویگی اسواسطے جو چیز باختیار بندہ حاصل ہو مسقط کفارہ کہ حق شرع ہی نہین ہوتی بخلاف مرض کے کہ امر سماوی ہی طرف سے حق تعالی کے حادث ہوتا ہی مسقط کفارہ کہ حق مشرع ہی ہوسکتا ہی اور نزدیک امام اعظم کے ہر سفر رخصت کا ہی اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت جیسے سفر بغی اور قطاع الطریق کا کہتے ہین موجب رخصت کا نہین ہی اور مرض مطلق بعضے روایت مین سبب رخصت ہی اور بعضے مین وہ مرض کہ روزہ جسمین زیان کرے سبب رخصت ہی اور جسمین روزہ کچھ خلل نہ کرے اسمین رخصت نہین اور نزدیک امام شافعی کے مریض کو اگر خوف ہلاکت کا ہو یا تلف عضو کا ہو تو رخصت افطار کی ہی والا نہین وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اوپر ان لوگون کے کہ کچھ عذر افطار کا نہین ہی طاقت رکھتے ہین روزہ رکھنے کی اور چاہین کہ نہ رکھین پس بدلا ہی کھانا ایک فقیر کا یعنے ایک روزہ کے عوض فدیہ ایکدن کی خوراک کسی درویش کو دین پس جتنے روزے کھاوے اوتنے روزون کی خوراک درویشون کو دین باندازہ سیر روز نصف صاع گیہون اور صاع جو اور خرما وغیرہ بقول امام اعظم رح اور وزن صاع کا چار سیر شاہجہانی کہ ہر سیر چالیس پیسے بھر کا ہی یہہ حکم ابتدا اسلام مین تھا بعد اوسکے منسوخ ہوگیا آیت اگلی سے فمن شهد منكم الشهر فليصمه ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان لا مضمر ہی یعنے لا يطيقونه و لوگ جو طاقت روزہ رکھنے کی نہین رکھتے جیسے شیخ فانی کہ بوڑھا بیطاقت ہو وہ فدیہ دے باین تقدیر حکم اس آیۃ کا منسوخ نہین فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ جو کوئی زیادہ کرے بطوع و رغبت کہ زیادہ مقدار فدیہ سے دے یا ایک مسکین سے زیادہ کو کھلاوے یا جمع کرے درمیان صیام اور اطعام کے پس وہ تطوع بہتر ہی واسطے اوسکے اجر زیادہ ہی وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ اور یہہ کہ روزے رکھو تم بہتر ہی واسطے تمھارے فدیہ دینے سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے فضیلت روزے کی معلوم کیجئے کہ اٹھاروین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صوم کا اور بیان قضا صوم مریض اور مسافر کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ یہہ روزے رکھنے جو کہے ہین مہینا رمضان کا ہی وہ مہینا جو اتارا گیا ہی بیچ اوسکے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن شریف اور اوسجگہہ سے آیت آیت سورت سورت بوفق مصالح بندگان نازل ہوا سمجھہ لیجئے کہ قرآن ابتداء ہجرت سے تا آخر عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیس برس ہوتے ہین نازل ہوا ہی پیغمبر پر دنیا مین لیکن ابتداء نزول رمضان سے ہوا ہی اس اعتبار سے تخصیص رمضان کی کئی یا مراد نزول سے لوح محفوظ پر ہی کہ کل رمضان مین اترا ہی جیسا پیچھے مذکور ہوا ہی بحر مواج مین لکھا ہی کہ سب کتب سماویہ رمضان ہی مین اترے ہین صحف ابراہیم شب اول مین یا شب ششم مین اور توریت دوازدہم مین انجیل سیزدہم مین زبور ہژدہم مین قرآن چہاردہم مین اور قرآن شریف کے سوا قرآن کے چالیس نام اور ہین کہ عین قرآن مین مذکور ہین از انجملہ کتاب ہی ذلك الكتاب لا ريب فيه کہ آغاز بقرہ مین مسطور ہی اور وجہ اس تسمیہ کی ظاہر ہی اور فرقان ہی کہ آیت تبارك الذي نزل الفرقان مین مذکور ہی اور وجہ اس تسمیہ کی دو ہین اول یہہ کہ فرقان تفرقہ کرتا ہی درمیان حق اور باطل کے دوسری یہہ ہی کہ بیچ نزول کے متفرق آیا ہی تئیس برس مین آغاز سے بانجام

لازم ہے عوض ہر روزے کے اور یہ قول راجح امام شافعی کے اور اسی پر مائل ہیں امام احمد اور بقول امام اعظم کفارت لازم نہیں اور پر اونکے اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں ایک اونمیں وجوب کی ہے اور یہ تشبیہ دہندہ کے ساتھ کہ دوسری عدم وجوب کی ہے اور بقول ابن عمر اور ابن عباس وجوب کفارت ہے نہ قضا اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ صوم رمضان واجب ہوتا ہے رویت ہلال رمضان کے سے یا ساتھ کمال شعبان کے تیس روز ہیں اور مختلف ہیں اوپر اوسکے کہ جب ابر یا غبار ہو آسمان پر تیسویں رات کو شعبان کی پس بقول امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی واجب نہیں روزہ رکھنا اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں مختار اونکی اور اصحاب اونکے کی یہ ہے کہ لازم ہے نیت روزہ کی کرنا از روئے حکم نہ از روئے حقیقت اور اگر آسمان روشن اور صاف ہے پس حکم رویت ہلال پر ہے کہ ساتھ مشاہدہ جمع کثیر کے واقع ہو نزدیک امام اعظم کے اور ابر میں ایک شاہد عدل کافی ہے زن ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد اور بقول امام مالک دو شاہد عادل چاہیئے اور امام شافعی کے دو قول ہیں اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ظاہر یہ ہے کہ قبول کیا چاہیئے قول ایک عدل کا اور ہلال شوال میں ایک شخص کا قول منظور و مقبول نہیں ہے اگرچہ عادل ہو بالاتفاق اور بقول ابو ثور مقبول ہے خبر ایک عدل کی اور ہلال رمضان کو اگر ایک شخص دیکھے تو وہ تنہا روزہ رکھے اگرچہ قول اوسکا مقبول نہیں اور روزے کے واسطے اور اگر ماہ شوال دیکھا اکیلے ایک شخص نے تو روزہ افطار کرے وہ چھپکی اور روزے اور بقول حسن اور ابن سیرین وہ بھی افطار نہ کرے کہ قول اوسکا قبول نہیں اور صحیح نہیں ہے روزہ روز شک کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد بروایت مشہورہ اگر آسمان روشن ہے تو روزہ مکروہ ہے اور اگر ابرناک ہے تو واجب ہے اور اگر کسی نے چاند دیکھا دن کو تو وہ چاند شب آئندہ کا ہے نہ گذشتہ کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے برابر ہے کہ بعد از زوال ہو یا قبل از زوال اور بقول امام احمد اگر پیش از زوال ہے تو ہلال شب گذشتہ کا ہے یعنے حکم عید کا اوس پر ثابت ہے اور بعد از زوال میں دو روایتیں ہیں اور متفق اوپر اسکے کہ جب دیکھا ہلال کو بیچ ایک شہر کے تا دہ آشکارا پس تحقیق واجب ہوا روزہ رکھنا تمام دنیا پر مگر بعضے اصحاب امام شافعی نے تصحیح کی ہے کہ حکم روزیکا اہل بلدۂ قریب پر ہے نہ بعید پر اور بعد معتبر کیا ہے بنا بر ترجیح امام حرمین اور امام غزالی اور امام رافعی کے مقدار اوس مسافت کے کہ جسمیں قصر درست ہے اور بنا بر اوسکے کہ ترجیح دیا ہے امام نووی نے ساتھ اختلاف مطلع کے چنانچہ حجاز اور عراق بعد رکھتے ہیں اور متفق ہیں اوپر اوسکے کہ اعتبار ساتھ معرفت حساب منازل کے نہیں ہے مگر کچھ اہل شرح کے ائمہ شافعیہ سے ہیں اوس طرف گئے ہیں کہ جو شخص دانا تر ہو حساب میں اوسکے حق معتبر ہے اور متفق ہیں اوپر وجوب نیت کے بیچ شہر رمضان کے روزہ درست نہیں بے نیت اور بقول امام زفر کہ اصحاب امام اعظم سے ہیں روزے رمضان کے محتاج نیت کے نہیں ہیں اور یہی روایت کی ہے عطا سے اور مختلف ہیں تعیین نیت میں پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور بروایت ظاہر امام احمد رستگاری نہیں ہے تعیین نیت سے اور بقول امام اعظم تعیین نیت واجب نہیں بلکہ اگر نیت کی مطلق روزیکی یا روزۂ نفل کی تو جائز ہے اور مختلف ہیں وقت نیت میں پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد نیت روزۂ رمضان میں غروب آفتاب سے طلوع فجر تک ہے کہ صبح صادق ہے اور بقول امام اعظم نیت جائز ہے شب سے پس اگر شب کو نہ کی تو زوال آفتاب تک درست ہے لیکن قبل زوال سے نیت کرے اور ایسا ہی قول ائمہ کا ہے وقت نیت صوم نذر معین میں اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے احتیاج نیت جدید کی ہے ہر رات کو واسطے روزیکے فردًا فردًا اور کہا ہے کہ کفایت کرتی ہے نیت واحد اول شب اسطرح سے کہ ارادہ کرے تمام رمضان کے روزے رکھونگا اور درست ہے نیت نفل روزیکی پیش از زوال نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بعض نے کہا ہے نہیں درست جیسی روزۂ واجب کی اور اسی قول کو اختیار کیا ہے امام مزنی نے اور اجماع ہے اوپر اوسکے کہ صبح کی صائم نے در آنحالیکہ جنب تھا روزہ درست ہے اوسکا اور مستحب ہے کہ غسل کرے قبل صبح صادق کے اور بقول ابوہریرہ رض اور سالم بن عبداللہ باطل ہے روزہ اوسکا لیکن امساک کرے اور روزہ قضا رکھے اور بقول عروہ اور حسن تاخیر کرے غسل میں بغیر عذر تو روزہ اوسکا باطل ہے اور بقول امام نخعی اگر روزہ فرض ہے تو قضا لازم ہے اور متفق ہیں اوپر اسکے کہ دروغ کہنا اور غیبت کرنا اور سخن چینی کہنا روزہ میں مکروہ تحریمی ہے اور ایسے ہی دشنام دینا اگرچہ روزہ صحیح ہے حکمًا اور امام اوزاعی سے ہے کہ روزہ اون چیزوں سے

باطل ہوتا ہی اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسینے کھایا اس گمان پر کہ آفتاب غروب ہوگیا یا صبح صادق طلوع نہین ہوئی پھر ظاہر ہوا کہ گمان غلطی پر تھا پس اوپر اوسکے قضا واجب ہی اوس روزیکی اور اگر کسینے قی کی قصدًا پس بقول امام مالک اور شافعی روزہ اوسکا تباہ ہوا اور بقول امام اعظم تباہ نہین ہوا مگر یہہ بہری ذہن ہوا اور امام احمد سے دو روایتین ہین مشہور تران سے عدم افطار ہی مگر جب حد سے گذر جائے اور ابن عباس اور ابن عمر سے یہہ ہی کہ روزہ تباہ نہین ہوتا مگر جب قی آپ سے لاوے اور اگر قی آئی بغیر قصد کے روزہ تباہ نہین ہوتا باجماع اور حسن سے روایت ہی کہ تباہ ہوتا ہی اور اگر باقی دانتون مین رہگئی کچھہ چیز طعام سے اور آب دہن کے ساتھہ شکم مین چلی گئی تا روزہ تباہ نہین ہوتا اگر آپ سے نہین نگلی اور اگر آپ نگل لے روزہ باطل ہوگیا ایک جماعت کے نزدیک اور بقول امام اعظم باطل نہین ہوا اور اندازہ کیا ہی بعضے اصحاب امام اعظمؒ نے بقدر نخود کے اور حقنہ کرنا مفطر روزہ نہین بروایت امام مالک اور اسی کے قائل ہین داؤد اور کچھہ ٹپکانا سوراخ کانمین یا سر ذکر مین مفطر ہی نزدیک امام شافعی کے اور ایسی ہی ناک مین اور متفق ہین اوپر اسکے کہ حجامت کرنا مکروہ ہی صائم کو مفطر صوم نہین مگر نزدیک امام احمد کے کہ بقول اونکے حجامت تباہ کرتی ہی روزیکو حاجم کے اور محجوم کے اور اگر کسینے کھایا طلوع صبح صادق مین سبب شک کے پھر ظاہر ہوا روزہ باطل ہی باتفاق اور عطا اور داؤد اور حسن سے ہی کہ قضا لازم نہین اوپر اوسکے اور نقل کی ہی امام مالک سے کہ قضا لازم ہی صوم فرضیہ مین اور مکروہ نہین روزہ دار کو سرمہ لگانا نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک اور امام احمد مکروہ ہی بلکہ اگر پایا مزہ سرمہ کا حلق مین روزہ تباہ ہوگیا نزدیک دونون امامون کے اور ابن لیلی اور ابن سیرین سے ہی کہ سرمہ تباہ کرنیوالا روزیکا ہی اجماع ہی اوپر اسکے کہ اگر کسینے وطی کیا حالت صوم رمضان مین قصدًا بغیر عذر کے گنہگار ہوا اور روزہ اوسکا باطل ہوا کفارت بڑی اوسپر لازم آئی اور باقی روز امساک کرے اور کفارت آزاد کرنا غلام کا ہی اگر نہ پاوے لپے در لپے دو مہینے روزے رکھے اگر یہہ بھی نہو سکے ساٹھہ آدمیون مسکینونکو کھانا کھلاوے اور بقول امام مالک کفارت دینے والیکو خیار ہی اور طعام دینا اونکے نزدیک بہتر ہی اور یہہ کفارت زوج پر ہی بنا بر اصح روایت مذہب شافعی اور احمد کے اور بقول امام اعظم اور امام مالک دونون پر کفارت واجب ہی پس اگر دو روز وطی کیا ایک ماہ رمضان مین لازم ہوئین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے دو کفارتین اور بقول امام اعظم اگر کفارت وطی اوّل کی نہین دیتی تھی تو ایک کفارت لازم ہی اور اگر ایک روز مین دوبارہ وطی کیا واجب نہین کفارت دوسرا واسطے وطی دوم کے اور بقول امام احمد اگر اوّل کی کفارت دی تھی تو دوسری کفارت دوسری چاہیئے اور اجماع ہی اوپر اوسکے کہ لازم نہین کفارت سوا رمضان کے روزونکے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اوس زن پر کہ وطی کی جاوے بکرہ اور نہ مجنونہ پر کفارت مگر قضا کہ صوم اوسکا تباہ ہوا ہی مگر بقول امام شافعی کہ قضا بھی لازم نہین ہی اور لزوم کفارت مین دونونکے امام احمد سے ایک روایت ہی اور اگر فجر طلوع ہوئی اور حالانکہ یہہ جماع مین مشغول تھا پس بقول امام اعظم اگر فی الحال کھینچا آلت کو تو درست ہی روزہ اور کفارت لازم نہین اسپر اور اگر باقی رہا وطی پر لازم ہوئی قضا نہ کفارت اور بقول امام مالک اگر کھینچا آلت کو فی الحال لازم ہوئی قضا اور اگر مشغول رہا جماع مین کفارت بھی لازم ہوئی اور امام شافعی کے نزدیک صورت اولی مین نہ قضا نہ کفارت اور صورت آخری مین قضا اور کفارت دونون ہین اور بقول امام احمد دونون صورتونمین قضا لازم ہی مطلقًا نہ کفارت ترک جماع کرے یا نہ کرے اگر صبح صادق طلوع ہوئی اور اوسکے منہہ مین لقمہ تھا اوسی وقت پھینکدیا اوسنے یا جماع کرتا تھا اوسی وقت موقوف کیا درست ہی روزہ اوسکا نزد اکثر ائمہ کے مگر امام مالک کے نزدیک تباہ ہوتا ہی اور بوسہ لینا زن کا حالت صوم مین حرام ہی نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اوس شخصکو کہ شہوت اوسکی حرکت مین آوے اور بقول امام مالک کے حرام ہی بہرحال اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور اگر بوسہ لیا اور مذی آلت سے باہر آئی روزہ اوسکا تباہ نہوگا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک تباہ ہوا اور اگر ساتھہ شہوت کے نظر کرے اور انزال ہوگیا تو روزہ تباہ نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک کے تباہ ہوگیا اور متفق ہین اوپر اوسکے کہ اگر کسینے کھایا پیا قصدًا اوس حالت کے کہ صحیح ہی مقیم ہی

بے عذر ماہ رمضان مین بیچ دنکے واجب ہے اوپر اوسکے قضا اور مختلف ہین بیچ وجوب کفارت کے پس بقول امام اعظم اور مالک اوپر اوسکے
کفارت ہے اور بقول راجح دو قولون امام شافعی کے اور بیچ مذہب امام احمد کے کفارت نہین اوپر اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسینے کھایا یا پیا
بھولے سے روزہ اوسکا تباہ نہین ہوتا مگر بقول امام مالک روزہ اوسکا فاسد ہوتا ہے اور قضا لازم اور متفق ہین اوپر اوسکے کہ قضا رکھ لے اور
اگر دو کھاوے تو دو دنکے علے ہذا القیاس جتنے کھاوے اتنے قضا کرے اور بقول ربیعہ ایک روزیکے عوض دس رکھے اور بقول مسیب ایک ماہ تمام کے
روزے رکھے اور بقول نخعی کے ہزار روزے رکھے اور بقول حضرت علی مرتضی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قضا اوس ایک روزے کی بجا نہ
لا سکیگا اگرچہ صائم الدہر ہوا اور اگر روزہ دار نے وہ کام کیا کہ جس سے روزہ جاتا ہے جیسے کھانا پینا جماع فراموشی کی حالت مین نزدیک امام اعظم
اور شافعی کے باطل نہین ہوتا اور بقول امام مالک باطل ہوتا ہے اور بقول امام احمد رحمۃ اللہ علیہ جماع سے فقط نہ کھانے پینے سے اور واجب
ہے جماع سے کفارت نزدیک امام احمد کے اور اگر تمام روز سویا درست ہے روزہ مگر نزدیک امام اصطخری کے کہ ایمہ شافعیہ سے ہین قائل بطلان
کے ہین اور اگر کسیکا روزہ رمضان کا فوت ہوا تو تاخیر اوسکی قضا مین جائز نہین اور اگر بغیر عذر تاخیر کرے سال دیگر تک گنہگار رہا اور قضا اوسکی
لازم ہے کہ ایک روزہ رکھ لے یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہے اور بقول امام اعظم جائز ہے تاخیر اور کفارت لازم نہین اختیار کیا
ہے اسکو مزنی نے اور اگر کوئی مرجاوے پہلے قادر ہونے قضائے روزہ کے سے تو گناہ نہین اسپر باتفاق عوض اور طاؤس اور قتادہ کہتے ہین
کہ واجب ہے طعام ایک مسکین کا عوض ہر روزیکے اور اگر بعد قدرت کے دیتو عوض ہر روزیکے ایک رطل مسکین کو طعام دے نزدیک امام اعظم کے
اور امام مالک کے نزدیک ولی پر واجب نہین کہ طعام دے مگر جب وصیت کر مرے اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک تو مثل قول امام اعظم دوسرا
قول قدیم مختار مفتی بہ یہ ہے کہ ولی اوسکی طرف سے روزہ رکھلے اور ولی اس حالت مین جو قریب ہے وہ ہے اور بقول امام احمد کے اگر روزہ
نذر تھا تو ولی روزہ رکھے اور اگر رمضان کا تھا تو طعام دے اور مستحب ہے کہ جتنے روزے رمضان کے رکھے تو اوسنے دس دنکے روزے شوال کے
اور چھ باتفاق رکھنا مگر امام مالک کے نزدیک مستحب نہین اور اتفاق ہے روزہ مین ایام بیض کے کہ مستحب ہین تیرھوین چودھوین پندرھوین ہر ماہ
کی اور اختلاف ہے کہ بہترین اعمال بعد فرایض روزے ہین پس بقول امام اعظم اور امام مالک علم ہے پھر جہاد ہے اور بقول شافعی نماز نوافل ہے اور
بقول احمد جہاد ہے اور جو کوئی کہ شروع کرے نماز نفل یا صوم نفل مستحب ہے تمام کرنا اوسکا اور اگر قطع کریتو قضا لازم نہین اور بقول امام اعظم اور
امام مالک اتمام واجب ہے اور بقول امام محمد اگر کسیکے کہنے سے روزہ نفل توڑ ڈالے تو قضا لازم ہے اور مکروہ نہین روزہ رکھنا جمعہ کے دنکا بطریق
دوام نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور بقول امام شافعی اور امام محمد اور ابو یوسف مکروہ ہے تعین کرنا روزیکا دن جمعہ کے اور مکروہ نہین
ہے مسواک کرنا صائم کو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام شافعی کے مکروہ ہے بعد از زوال آفتاب اور قول راجح متاخرین اصحاب امام شافعی سے
عدم کراہیت ہے وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی ہووے بیمار یا اوپر سفر کے اور افطار کرے پس اوپر اوسکے
ہے قضا اون روزونکی اتنے ہی گنکر اور دلونسے تخییر مقیم کہ آیت اولی مین مذکور ہے حکم اس آیت کیسے منسوخ ہے اختلاف الائمہ مین لکھا ہے متفق
ہین اوپر اوسکے کہ مسافر اور بیمار ایسا کہ امید صحت نہین رکھنا مباح ہے اوسکو افطار روزہ اور اگر روزہ رکھین درست ہے اور اگر ضرر ہو تو
مکروہ اور بقول امام ظواہر درست نہین روزہ رکھنا سفر مین اور بقول امام اوزاعی افطار افضل ہے مطلقا اور جسنے کہ نیت کی شب کو اور صبح کو
مسافر ہوا درست نہین ہے اوسکو افطار کرنا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد جائز ہے افطار اور اوسیکو اختیار کیا ہے مزنی نے اور جب
مسافر مقیم ہوا یا مریض نے صحت پائی یا کودک بالغ ہوا یا کافر اسلام لایا یا زن حائضہ پاک ہوئی درمیان روزہ رمضان کے تو امساک
باقی دن کا کرین لازم ہے اونپر نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور بقول امام مالک امساک مستحب ہے اور یہی اصح روایت امام شافعی کی ہے
اور اگر اسلام لایا ہے مرتد واجب ہے اوسپر قضا ان روزونکی کہ قدرت اور فوت ہوئی ہے اسی حالت ارتداد مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور بقول امام اعظم قضا اون روزونکی لازم نہین ہے اور متفق ہین کہ کودک طاقت روزیکی نہین رکھتا ہے اور مجنون مطلق

غیر مخاطب ہین ساتھ صوم کے لیکن امر کیا جاوے لڑکے کو ساتوین سال ہین اور مارین اوپر ترک روزیکے دسوین برس اور بقول امام اعظم کے صحیح نہین ہی روزہ کودک کا اور اگر ہوشیار ہوئے مجنون مطلق واجب نہین ہی اوپر قضا ما فاتکی نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک کے واجب ہی اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور وہ بیمار کہ امید صحت کی نہین رکھتا اور وہ شیخ فانی کہ امید قوت کی نہین رکھتا اوپر روزیکے نہین ہی اوپر روزہ بلکہ واجب ہی فدیہ دینا نزدیک امام اعظم کے اور یہی اصح ہی مذہب امام شافعی سے لیکن نزدیک امام اعظم کے فدیہ دیوے ہر روزیکا نیم پیمانہ گندم یا ایک پیمانہ جو یا خرما اور بقول امام شافعی کے ہر روز کا ایک رطل ہی اور رطل چہارم حصہ صاع کا ہی اور صاع پیمانیکو کہتے ہین اور بقول امام مالک کے نہ صوم ہی لازم نہ فدیہ اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور بقول امام احمد طعام دیوے نیم پیمانہ جو سے یا خرمے اور ایک رطل گیہون سے يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ تمھارے آسانی کا اور نہین ارادہ کرتا ہی ساتھ تمھارے سختی کا اسواسطے کہ مسافر اور مریض کو افطار کی رخصت فرمائی وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ اور چاہتا ہے اللہ تو کہ پورا کرو گنتی کو بقدر مرض اور سفر افطار کیا ہی یعنے جتنے روزے کھائے ہین اتنے رکھلو اور تو کہ بڑائی کرو اللہ کی اوپر اوسکے کہ راہ دکھائی تمکو ساتھ روزیکے اور بعضون نے کہا ہی کہ تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہی عید فطر کی رات مین چاند دیکھنے سے یا عید کے دن صبح سے نماز عید تک وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور تو کہ تم شکر کرو اوپر نعمت تیسیر کے یا ایجاب ثواب روزہ پر یا اس بات پر کہ اوسنے کمال فضل سے جزا روزیکی اپنا دیدار کیا کہ فرمایا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ روزہ خاص واسطے میرے ہی اور مین ہی جزا دونگا ساتھ اوسکے سے واہ واہ میرے ولی واہ وا + روزہ دارونکو عجب مژدہ دیا + تو ہوا اونکا تو پھر کیا رہگیا + دونون عالم انکے ہین ای کبریا + اور وہ دو جگ کو کرینگے لیکے کیا + اونکا جو مقصود تھا سو مل گیا + سمجھ لیجئے کہ روزہ شرلعیت مین عبارت ہی امساک سے کھانیکے پینے کے جماع کے کہ یہہ خواہش بشریہ ظاہریہ ہین اور اوسپر یہہ ثواب مرتب ہی وقتیکہ آدمی خواہش نفسانیہ باطنیہ کو بھی چھوڑکر جاہ اور علو اور تکبر اور غرور اور حسد اور کینہ وغیرہم ہین اوسکی طرف متوجہ ہو اور بند کرے نفس کو اون سب آرزوؤن سے کہ اہل طریقت کے نزدیک لازم ہی امید ہی کہ وعدۂ فردا امروز جلوہ آرا ہو **نظم** اگر یہان وہ دکھاوے جمال کیا ہی دور + جمال جس سے عبارت ہی ہی وہ دل کا حضور + حضور وہ ہی جسے کہتے ہین شہود دل + شہود وہ کہ نہ باقی رہے وجود دل + الٰہی راقم عاصی کو بھی عنایت کر + یہی شہود و حضور اب بروح پیغمبر + دعا کو سنکے میری کر قبول ای مولی + ہی تو مجیب دعا لئے اعالی و ادنی + قریب ہم سے ہی تو تجھسے کچھ نہین ہی دور کہ سنتے ہی کرے قول قبول سے مسرور + معلوم کیجئے کہ انیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ اجابت دعا کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اور جب کرین سوال تجھ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے میرے مجھسے یعنے صفت میری یا معاملہ میرے سے کہ اونکے ساتھ وقت دعا کے ہی پس تحقیق مین نزدیک ہون صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح اللہ تعالی کو ہم بلاوین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک اعرابی نے استفسار کیا کہ یا نبی اللہ خدا ہم سے نزدیک ہی کہ آواز آہستہ سے بلاوین یا دور ہی کہ آواز بلند سے پکارین ہم یہہ آیۃ نازل ہوئی کہ مین بندون اپنے سے نزدیک ہون جسطرح سے کہ مجھے آواز کرین مین سنتا ہون مجھپر کچھہ چھپا نہین ہی کلام اونکا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جواب دیتا ہون پکارنیکو پکارنیوالیکے جب پکارتا ہی مجھ کو اور حاجت اوسکی روا کرتا ہون نہین جلدی یا دیری مین جیسی مصلحت دیکھتا ہون مین اور جانتا ہون فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ پس چاہئے بندونپر میرے کہ قبول کرین حکم میرے کو اور چاہئے کہ ایمان لاوین ساتھ میرے کہ مستحق اجابت کے ہون تا کہ وہ بھلائی پاوین بعضے کہتے ہین کہ مراد ان بندونسے اور پکارنیوالون سے روزہ دار ہین کہ دعا اونکی قریب باجابت ہی پہلی آیتین مذکور روزیکے دلون کا تھا اب حکم راتون کا روزیکے بیان فرمایا اور مؤکد اس قول کا یہہ ہی کہ ابتداء اسلام مین شام سے نماز عشا تک یا خواب تک اجازت افطار کی تھی بعضے صحابہ بواسطہ غلبۂ شہوت صبر نکرسکے تو وقت منع مرتکب ہوئے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی معلوم کیجئے کہ بیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حد صوم کا اور حرمت وطی کا

بیچ اعتکاف کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ حلال کی گئی واسطے تمھارے رات روزے کی رغبت ساتھ بی بیون اپنی کے یعنے جماع اور مباشرت هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ وہ پردے ہین واسطے تمھارے اور تم پردے ہو واسطے اونکے لباس کنایت ہی کمال اتصال سے چنانچہ لباس بدنکو چھپاتا ہی عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ جانا اللہ نے ازل مین یہہ کہ تھے تم خیانت کرتے جانون اپنی کو اور ستم روا رکھا اوپر اپنے ساتھ مباشرت کے غیر وقت مین فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس رجوع کی اللہ نے ساتھ رحمت کے اور رخصت دی افطار کے روزونکی راتون مین وَعَفَا عَنْكُمْ اور معاف کی ہی تمسے خیانت فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ پس اب ملاکرو جورو وُن اپنی سے روزے کی ملا راتون مین وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اور ڈھونڈھو تم جو کچھ لکھا اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ مین اولاد سے سمجھ لیجئے کہ غرض اصلی مباشرت سے طلب بقائے نسل ہی نہ مجرد شہوت کشاف مین لکھا ہی وابتغوا ما کتب اللہ لکم ای واطلبوا ما قسم اللہ لکم وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ اور کھاؤ اور پیو روزونکی راتونمین یہان تک کہ روشن ہو واسطے تمھارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روز سے ہی ڈوری سیاہ سے کہ اشارت تاریکی شب سے ہی صحیحین مین وارد ہی کہ بعضے صحابہ تاگا سفید اور سیاہ باندھکر افطار مین مشغول رہتے تھے یہانتک کہ سفیدی اور سیاہی مین فرق ظاہر ہوتا تا وقتیکہ نازل ہوا مِنَ الْفَجْرِ فجر سے معلوم کیا چاہیئے کہ مراد اس سے ظہور نور صبح ہی ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ پھر پورا کرو روزونکو رات تک کشاف مین لکھا ہی کہ فی صوم رمضان وعلی جواز تاخیر الغسل الی الفجر وعلی نفی صوم الوصال یعنے بیچ اوسکے دلیل ہی اوپر جواز نیت کے ساتھ دن کے صوم رمضان مین اور اوپر جواز تاخیر غسل کے فجر تک اور اوپر نفی صوم وصال کے وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ اور مت مباشرت کرو اونسے حالانکہ تم اعتکاف کرنیوالے ہو بیچ مسجدونکے امام مالک تلذذات معتکف پر حرام جانتے ہین محققونکے نزدیک اعتکاف نگاہ رکھنا جانا ہی اور امر اور نواہی سے شیخ واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ اعتکاف حبس نفس اور حفظ جوارح اور مراعات وقت ہی جب یہہ شرط بجالاوے تو جسجگہہ کہ ہو تو ثواب اعتکاف پائیگا نقل ہی کہ ایک شخص نے گھر مین آکر کہا اپنے خادم سے کہ پاک جگہہ بنا کہ نماز پڑھون خادم نے کہا جا دل اپنا ماسوی اللہ سے پاک کر پھر جہان چاہے نماز پڑھ سمجھ لیجئے کہ متفق ہین ائمہ کہ اعتکاف مشروع ہی اور مستحب ہر وقت مین اور دس روز رمضان کے مین بہتر اور افضل ہی واسطے طلب شب قدر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضانمین اعتکاف بیٹھتے تھے ایکبار ترک ہوا تھا سو قضا کیا اوس سے وجوب نکلتا ہی کہ دوام فعل حضرت صلعم کا ثابت ہی اور درست نہین اعتکاف مگر مسجد مین اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے مسجد جامع بہتر ہی اور بقول امام اعظم درست نہین اعتکاف مرد کا مگر اوس مسجد مین کہ جماعت کی نماز ہوا اور بقول امام محمد درست نہین اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ جمعہ ہوتا ہوا اور درست نہین اعتکاف عورتکا اوس مسجد مین کہ گھر مین بنا لی ہی نماز کیواسطے بنا بر روایت جدیدہ اصح مذہب شافعی کے اور یہی مذہب امام مالک اور امام احمد کا ہی اور بقول امام اعظم رح اعتکاف زن کا بیچ مسجد گھر اوسکے بہتر ہی اور یہی روایت قدیم مذہب امام شافعی سے ہی بلکہ مکروہ ہی غیر اس مسجد سے جب اذان دے خاوند اوسکا تو اوسی گھر کی مسجد مین اعتکاف بیٹھے پھر جو وہ کہے کہ تو اعتکاف تمام مت کر اور نکل آئی تو امام اعظم اور امام مالک کے قول پر درست نہین ہی اوسکو منع کرنا اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور متفق ہین ایمہ کہ اعتکاف درست نہین ہوتا مگر بہ نیت اعتکاف اور اسمین اختلاف ہی کہ بغیر روزے کے بھی اعتکاف درست ہوتا ہی یا نہین بقول ائمہ ثلثہ درست نہین ہوتا بن روزے کے اور بقول امام شافعی کے بغیر روزے کے بھی درست ہی اور اگر کسی نے نذر کیا اوپر اپنے ایک مہینے معین کا لازم ہی پے درپے سارا مہینا اعتکاف بیٹھے پس اگر درمیان مین خلل ہوگیا ایکروز یا زیادہ اوپر اوسکے قضا اندونون کی لازم ہی مگر روایت امام احمد سے ہی کہ پھر نئے سر سے اعتکاف بیٹھے اور اگر نذر کیا اعتکاف ایک مہینے کا مطلق بغیر تعین کے جائز ہی نزدیک امام شافعی کے اور ایکروایت مین امام احمد کے خواہ کہ پے درپے کرے یا جدا جدا تیس روز تمام کرے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے پے درپے لازم ہی اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور متفق ہین ائمہ اوپر اسکے کہ کسینے نیت اعتکاف کی کی کہ ایکروز مین بیٹھونگا نہ رات اوسکی لازم ہی اوپر اوسکے اعتکاف دنکا نہ رات کا مگر امام مالک کے نزدیک درست نہین ہوتا

جبتک راتکو ہمراہ نکرے اور اضافت تبکی دن کیطرف نہ کرے اور اگر نذر کیا اعتکاف دو روز معین کا بغیر راتکے لیے در لپے پس نزدیک ائمہ ثلاثہ
کے لازم نہین ہی اوپر اوسکے اعتکاف راتکا کہ درمیان دو دنکے ہی اور بقول امام اعظم کے لازم ہوتا ہی اعتکاف دو دنکا اور دو رات کا لپے
در لپے اور یہہ اصح ہی نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ کے اور اگر خارج ہوا معتکف مسجد سے بغیر حاجت ضروری کے کہ وہ کھانا اور پینا اور غسل جنابت کا
اور قضاء حاجت ہی پس اعتکاف اوسکا تباہ ہوا بالاتفاق اور بقول امام ابی یوسف اور امام محمد باطل نہین ہوتا اگر آدھے دنکے باہر رہے اور اگر
زیادہ خارج مسجد سے رہے تو باطل ہوتا ہی اور خارج ہونا مسجد سے واسطے حاجت کے کہ لاچاری ہی چنانچہ مذکور ہین پس درست ہی بالاتفاق
واجماع اور اگر معتکف ہوا غیر مسجد جامع مین اور جمعہ کا دن آیا واجب ہی کہ خارج ہو مسجد سے بواسطہ نماز جمعہ کے باجماع اور اگر شرط کیا معتکف
نے بیچ اعتکاف اپنے کے کہ اگر کچھ عارضہ پیش آویگا تو باہر نکلونگا جیسے بیمار کے پوچھنے کو یا جنازیکی نماز پڑھنے کو جائز ہی اسے کہ نکلے اور اعتکاف
اوسکا باطل نہین ہوتا ہی اگر مباشرت فاحشہ کی معتکف نے بیچ فرج کے قصدًا باطل ہوا اعتکاف اور روزہ اوسکا باجماع اور کفارت لازم نہ ہوئی
اسواسطے کہ فرج زنہین آلت کو داخل نہین کیا ہی اور حسن بصری اور زہری سے یہہ ہی کہ اوپر اوسکے کفارت نہین ہی اور اگر وطی کیا بفراموشی باطل ہوا
اعتکاف نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام شافعی فاسد نہین ہوا اور اگر مباشرت کرے غیر فرج مین بشہوت تو اعتکاف اوسکا باطل ہوگیا اگر انزال
ہوا ہی نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک امام مالک کے باطل نہین ہوا انزال ہوا یا نہین ہوا اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر
ان دونون قولون سے بطلان اعتکاف ہی اگر انزال ہوا ہی اور مکروہ نہین ہی معتکف کے تئین خوشبو لگانا اور پہننا اچھے کپڑے اور بقول امام
احمد مکروہ ہی اور چپ بیٹھنا تمام دن رات تک مکروہ ہی باجماع اور بقول امام شافعی اگر نذر کی اوپر اپنے خاموشی اعتکاف مین کسی شخص نے پس بات کئی
کفارت نہین اوپر اوسکے نہین اور مستحب ہی معتکف کے تئین نماز اور قرأت قرآن بیچ نماز کے اور ذکر باجماع اور اختلاف ہی بیچ قرأت قرآنکے اور حدیث
اور فقہ کے بقول امام مالک اور امام احمد مستحب نہین ہی اور بقول امام اعظم مستحب ہی اور قول امام مالک اور امام احمد کا ہی کہ اعتکاف حبس کرنا
نفس اور دل اور چشم بصیرت کا ہی اوپر تدبر قرآن کے اور معنی ذکر کی اوس چیز سے کہ پراگندہ کرے ہمت اوسکی کو اور قرأت حدیث اور فقہ کی ہمت اوسکی
پراگندہ کرتی ہی پس مناسب اعتکاف والیکو شغل قلب ہی کہ متوجہ طرف اللہ کے بیٹھا رہے **شعر** نہ بات غیر کی سن اور نہ دیکھ جانب غیر + تو گوش و
چشم کو کر بند ہی اسمین خیر + کلام ہو تو اوسی سے ہو دھیان اوسیکا ہو + خیال دلمین بسا بس ہر آن اوسیکا ہو + نہ آرزو ہو کسیکی نہ دلمین خواہش ہو +
بھڑکتی جانمین شوق خدا کی آتش ہو + کنارہ کرکے تو یکبار ماسوی اللہ سے + جو بیٹھا ہو تو یون بیٹھ پل نہ جا کہہ سے + اوسیکا نام ہی بس اعتکاف اے
رأفت + نشان کچھ کو بتا یا مین صاف اے رأفت تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یہہ حدین اللہ کی کہ درباب روزہ اور متعلقات اوسکے مقرر فرمائین فَلَا تَقْرَبُوْهَا
پس نہ نزدیک جاؤ اونکے یہہ مبالغہ ہی بیچ منع کے اور تجاوز کرنے اونکے اسواسطے کہ جب قرب اس سے ہوگا تو تجاوز کیونکر ہوگا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اسطرح سے بیان کرتا ہی اللہ تعالی نشانیان اپنی امر اور نہی اور وعدہ اور وعید سے واسطے تمام لوگونکے توکہ وہ بچین اور حدود
سے نگذرین معلوم کیجئے کہ اکیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت اخذ مال غیر کا اور اکل اوسکے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اور مت کھاؤ مال کہ واقع ہی درمیان تمھارے ساتھ ناحق کے یعنے مت کھاؤ مال ایکدوسرےکا ناشایستگی سے چوری کرکے جوا
کھیل کے خیانت کرکے غصب کرکے جھوٹی قسمین کھاکے یا مال اپنا نامشروع مین صرف منکر و مثل شراب پینے کے اور زنا اور انواع فسق کے ناچ راگ
ڈھول ڈھمکہ مین وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ اور مت کھینچ لیجاؤ اونکو طرف حاکمونکے عطف اوسکا فعل منہی پر ہی لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ
بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ توکہ کھاجاؤ ایک ٹکڑا مال لوگونکے ساتھ گناہ کے ظلم وستم سے یا سوگند دروغ سے یا گواہی جھوٹی سے اور حالانکہ تم جانتے
ہوکہ ستم کرتے ہو سمجھ لیجئے کہ جملہ لا تاکلوا معترضہ ہی بیچ بیان تحریم اکل مال کے ساتھ باطل کے اِی ولا تاکلوا اموال اخوانکم و اموال اھل دینکم
بینکم بالباطل یعنے اموال المسلمین اور جملہ تدلوا کا عطف اوپر تاکلوا کے ہی اِی ولا تدلوا بہا اور انتم تعلمون حال ہی حاصل یہہ ہوا کہ رمضانکی
راتونمین کھاؤ اور پیو اور مال مسلمانون کا درمیان اپنے ساتھ باطل کے مت کھاؤ یعنے اسطرح سے کہ جائز نہو شریعت مین نہ تو مثل غصب خیانت وغیرہ

کے یا کسب خبیثہ سے جیسی کسب زانیہ اور نائحہ اور مغنیہ کے اور اُس عمل سے کہ مستوجب بدکرداری ہے نہ اخذ کرو جیسے دو شخصوں کا جھگڑا قاضی
کے پاس گیا اور ایک کی طرف سے جھوٹی شاہدین کرا اپنے لئے دوسرے کا حق باطل کروا دیا یا سوگند دروغ بین دلیری کر کے کچھ لے لیا ایسا نہ کرو
بحر مواجین روایت لکھی ہے کہ ایکشخص نے ایک شخص پر دعویٰ زمین کا کیا مدعا علیہ نے انکار کیا مدعی نے کہا گواہ نہیں میرے کہ حاضر کروں
پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا منکر پر سوگند ہے مدعی نے کہا اس شخص نے میرا مال لیا ہے قسم بھی کھا جاوے گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سوا اُسکے تجھے نہیں پہنچتا پیغمبرؐ نے اوسے قسم دی اوسنے قسم کھائی جھوٹ گیا اوسکے حق میں یہہ آیت نازل ہوئی کہ ولا تاکلوا اموالکم بینکم
بالباطل معلوم کیجئے کہ بائیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ نسخ بعض عادت جاہلیت کا بیچ حج کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے یَسْئَلُوْنَكَ
عَنِ الْاَهِلَّةِ سوال کرتے ہین تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم چاندون سے کشاف مین لکھا ہے کہ معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری رضی اللہ عنہما
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سبب کیا ہے کہ چاند پہلے پتلا باریک نکلتا ہے مثل تار کے پھر دن بدن بڑھتا ہے اور روشن ہوجاتا
ہے تا آنکہ تمام روشن ہوجاتا ہے پھر کم کم ہوتے ہوتے باریک جیسا پہلے تھا ویسا ہی رہجاتا ہے ایک حال پر نہین رہتا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل
کی اور فائدہ اوسکا بیان فرمایا قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ کہہ کہ یہہ وقت ہین واسطے لوگونکے یعنے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ چاند نشانیان
ہین وقتونکی واسطے آدمیون کے کہ معلوم کرتے ہین اس سے مدت عمر کی اور عادت عورتون کی اور مدت حمل کی اور دودھ پلانے کی اور وعدہ قرض
کا اور وقت گیہون کا اور تجارتون کا اور سوا اسکے تمام کامونکا اور ماہ رمضان کہ ماہ صیام ہے اور ماہ عید کہ شعار اسلام ہے اور وقت ادائے زکوٰۃ
کہ واجب ہے اور مانند اوسکے اکثر امورات دنیا و دین موقت بشہور وسنین ہین وَالْحَجِّ اور واسطے حج کے یعنے علامت وقتون کی ہے واسطے حج کے کہ
موسم معلوم کرین سمجھ لیجئے کہ سائل نے سبب زیادتی اور کمی ماہ کے سے سوال کیا تھا جواب مین غرض بیان کی اور فوائد ذکر فرمائے اسواسطے کہ علت
نقصان اور کمال ماہ کی جاننا کچھ ضرور نہین کہ یہہ قدرت قادر مختار ہے اور فطرت خلاق کردگار ہے پوچھنا اس سبب کا کہ اصحاب علم ہئیت پیدا کرتے
ہین اور متعلق ساتھ بعد اور قرب آفتاب کے جانتے ہین زائد الحاجت ہے اور شغل ساتھ اس علم کے کہ دین مین محتاج الیہ نہین ہے بے فائدہ محض
ہے پس دین مین جو محتاج الیہ تھی وہ بات بیان کی اور اسطرحکا علم معانی مین بنا برجواب سوال آتا ہے وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
ظُهُوْرِهَا اور نہین نیکی بیچ اوسکے کہ آؤ تم گھرونمین پچھواڑے سے پہلی آیت یسئلونک عن الاہلۃ تھی پھر یہہ آیۃ آئی درمیان اُن دونونکے تطبیق یہہ ہے
کہ اوسمین بھی سوال گھٹنے بڑھنے ہلال کا بیفائدہ تھا ایسے ہی پیچھواڑے سے آنا گھر کے عبث ہے کچھ اسمین نیکی نہین غرض نہ ایسے سوال مین فائدہ
ہے نہ ایسے اعمال مین بھلائی ہے وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى اور لیکن بھلائی اور نیکی واسطے اوسکے ہے کہ پرہیزگاری کرے خشم خدا سے یا اعمال جاہلیت سے
سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہے کہ زمان جاہلیت مین جو شخص کہ حج وعمرہ کا احرام باندھتا تھا اوسپر حرام ہوتا تھا گھر کے دروازے سے نکلنا اگر شہر کا
رہنے والا ہوتا تھا تو کوٹھے پر چڑھ کے پچھواڑے کو دتا تھا یا دیوار گھر کی توڑ کر باہر آتا تھا اور اگر جنگل کا رہنے والا ہوتا تھا تو خیمہ کے پیچھے سے نکلتا
تھا اور اوس عمل کو بہت اچھا جانتا تھا اور جو کوئی ایسا نہ کرتا تھا اوسے فاجر کہتے تھے سب مگر جسکو کوئی کچھ نہین کہتا تھا اور نہ وہ آپ یہہ عمل کرتے
تھے اور حمس کئی قبیلے تھے جیسے قریش اور خزاعہ اور بنو عامر اور ثقیف کہ اونکو بسبب صلابت کے کہ بیچ دین و آئین اپنے کے رکھتے تھے حمس کہتے تھے
ایکدن ایام احرام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازے سے باہر آئے پیچھے آپکے رفاعہ انصاری بھی دروازے سے نکل آئے سب انصار اور مہاجرنے
اونھین فاجر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ تم نے کیون ایسی جرات کی کہ دروازے سے نکلے اونھون نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین نے اقتدا آپ کی کی آپ نکلے مین بھی نکلا آپنے فرمایا کہ مجھے روا ہے دروازے سے نکلنا کہ مین قریش حمس سے ہون تم نہین ہو رفاعہ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ جو تم ہو سو مین ہون اگر تم حمس ہو تو مین بھی حمس ہون دین آپ کا دین میرا ہے آئین آپکا آئین میرا ہے حق تعالیٰ نے یہہ آیت
نازل کی اور بیوت بضمتین جمع بیت کی ہے بطریق عنب او رعیوب اور بکسر با واسطے استعمال ضمتین کے اور اتباع یائی کے کہ اخت کسرہ
ہے پڑھتے ہین اور معنی دونون کی ایک ہین لیکن قرات اخری مین خروج کسرہ سے طرف ضم کے آتا ہے اور یہہ خلاف ابنیہ عرب ہے مگر یہہ کہ

کسرۂ عارضی کو معتبر نہین رکھا اعتبار اصل کا کیا وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا اور آؤ گھرون مین دروازون اونکے سے عطف اس کا اوپر
جملۂ سابقہ کے ہی سوال جملہ واتوا البیوت جملہ انشائیہ ہی اور جملہ سابقہ خبریہ ہی عطف انشائیہ کا خبریہ پر کیونکر ہوگا جواب جملہ خبریہ
سابقہ مقول قل کا آیا ہی اور مقول بتاویل ہذا القول ہوکر حکم مفرد سوا پس اس وجہ پر عطف مفرد کا مفرد پر ہوا نہ عطف انشا کا اوپر
خبر کے اور ہوسکتا ہی کہ معطوف علیہ انشائیہ محذوف کلام ہو بہ تقدیر فلا تاتوا البیوت من ظهورها واتوا البیوت من ابوابها کے وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم خلاصی پاؤ یعنے گھرونمین دروازونسے آؤ اور پچھواڑیسے آنا جو مقرر کیا یہہ خلاف مرضی
خدا ہی اسے چھوڑ دو تو کہ رستگار ہو معلوم کیجئے کہ تیئسوین چوبیسوین پچیسوین چھبیسوین ستائیسوین اٹھائیسوین یہہ چھون آیتین باب مسائل
سے کہ جس سے مسئلہ قتال کا نکلتا ہی وہ یہان سے شروع ہین محسنین تک وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ اور لڑو بیچ راہ خدا
کے اون لوگون سے کہ لڑتے ہین تم سے عطف اوسکا اوپر مضمون ولكن البر من آمن بالله تا آخر کے ہی اى افعلوا هذا الامور وقاتلوا فى سبيل
الله یعنے کرو یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوئی ہین شروع ربع مین اور لڑو بیچ راہ اللہ کے اسواسطے کہ اس مقام مین بیان انواع عقائد اور اصناف
طاعات اور ایراد او امر و نواہی تھا اور جہاد بھی ایک قسم ہی اقسام طاعات سے اور حکم ہی احکام شریعت سے اوسکو اوس سے ملانا ملائم
ہی اور عطف اوسکا اوسپر کرنا مناسب ہی سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ گروہ اصحاب کے بہ نیت عمرہ مکہ معظمہ
مین تشریف لیگئے تھے سفہائے عرب اور مشرکان بے ادب نے مکے مین جانیسے منع کیا حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی اوپر اسبات کے کہ اگلے برس مسلمان
مکے مین آوین اور مشرکین تین روز شہر سے باہر نکلجاوین تاکہ بفراغت تمام اہل اسلام مراسم طاعت پر قیام کرین پس دوسرے برس آپ چلے
قضائے عمرہ کو صحابہ کو تامل ہوا کہ مبادا قریش اپنے قول سے پھر جاوین اور وہان لڑین تو ہم کیا کرینگے کہ وہان حرم شریف مین تو حرام ہی قتل
کرنا حقتعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لڑو راہ الٰہی مین اونسے جو تمسے لڑین وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ اور مت زیادتی کرو
تم یعنے پہلے تم مت مارو جب وہ قتل کرین تو تم بھی قتل کرو اونکو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا زیادتی کرنیوالونکو حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ
آیت سیف کے وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ اور مار ڈالو اونکو یعنے مقاتلون اپنونکو جہان پاؤ داخل حرم مین ثقفتموہم کے معنے وجدتموہم کے ہین
چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہی وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ اور نکالدو تم اونکو اوس جگہہ سے کہ نکالدیا ہی تم کو یعنے مکہ سے چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز فتح مکہ مین جو نہین ایمان لایا تھا اوسے نکالدیا تھا وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور شریک لانا یعنے بت پرستی کرنا
سخت تر ہی خون سے کہ تم اون کا حرم شریف مین کرو وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مت لڑو تم کافرونسے نزدیک مسجد حرمت والی کے
مراد اوس سے تمام حرم شریف ہی یہانتک کہ لڑین تم سے بیچ حرم کے یعنے کافر جبتلک حرمت حرم کا کرین اور تم سے لڑین تب تم بھی مت لڑو فَاِنْ
قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ پس اگر لڑین وہ تم سے یعنے ابتداء قتال کرین پس مارو تم اونکو کہ اونھون نے حرمت حرم کی اٹھادی كَذٰلِكَ جَزَاۤءُ الْكٰفِرِيْنَ اسیطرح
ہی جزا کافرونکی جزا مرجوع ہی کہ مبتدا ہی اور کذلک خبر ہی اور یہہ جملہ تذئیل ہی حاصل یہہ ہی کہ مثل جزاء مذکور اور سزائے مسطور جزاے ناگرویدگان
ہی فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس باز رہین وہ شرک سے پس تحقیق اللہ تعالی بخشش کرنیوالا مہربان ہی کہ گناہ جو زمانۂ شرک مین کئے
ہین بخشے اور مہربانی فرماکر بہشت مین داخل کرے وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ اور لڑو تم اونسے یہانتک کہ نہ رہے کفر
اور ہووے دین واسطے اللہ کے یعنے مشرکونسے یہانتک قتال کرو کہ اثر شرک کا نہ رہے اور طاعت عبادت اللہ ہی کی ہو فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ
اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ پس اگر باز رہین وہ پس نہین زیادتی کرنا مگر اوپر ظالمون کے فان انتہوا شرط ہی محذوف الجزاء یعنے فان انتہوا فلا تقاتلوہم اور
فلا عدوان مین فا واسطے تعلیل کے ہی عدوان کا مضاف ہی اى فلا جزاء عدوان اور یہہ جملہ معترضہ واسطے نا امیدی کافرونکے ہی حاصل یہہ
ہی کہ اگر یہہ عدوان اور شرک اور کفر اور قتال مسلمانونسے باز رہین اور غیر خدائے عزوجل کو آلہ نجانین اور شیطان اور بتونکو دخل نہ دین تو ان سے
قتال مت کرو اور اونکے جہاد سے باز رہو اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ مہینا حرمت والا یعنے ذیقعدہ اوس برس کا کہ قضائے عمرہ کو چلے ہو

بدلے مہینے حرمت والے کے ہے کہ پہلا ذیقعدہ جو گذر گیا ہے یعنے اگر جنگ کریں کافر تو مت ڈرو کہ اونھوں نے تمھیں اس ماہ حرام میں مکے سے نکالا
تھا تم اوس ماہ حرام میں قتل کرو اونھیں وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتوں کا بدلا ہے یعنے ترک حرمت اس ماہ کی کہ تم کرتے ہو بدلا ہے ترک حرمت
اس ماہ کی سے کہ اونھوں نے کیا تھا سمجھ لیجئے کہ ماہ حرام چار ہیں رجب ذیقعدہ ذی الحجہ محرم انمیں لڑنا حضرت ابراہیمؑ کے یہاں منع تھا اب آپس میں
مسلمانوں کو انمیں لڑنا منع ہے کافروں سے لڑنا بڑی عبادت ہے فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ پس بیجا
جو کوئی تعدی کرے اوپر تمھارے پس تعدی کرو تم اوپر اوسکے ساتھ برابر اوس چیز کے جو زیادتی کی ہے اوپر تمھارے یہہ لفظ بسبیل مشاکلہ واقع ہے
اور مراد اس سے یہہ ہے کہ جزا تعدی اور ستم کی اوسے پہنچاؤ نہ یہہ کہ عوض ستم کے ستم کرو کہ اہل اسلام ستم نہیں کرتے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِيْنَ اور ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو اور جانو تم کہ اللہ ساتھ پرہیزگاروں کے ہے ساتھ نصرت اور معاونت کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے عمرہ قضا کیا اور مکے سے ارادہ چلنے کا فرمایا بعضے لوگوں نے کہا خرچ راہ نہیں رکھتے اور جنکو دسترس ہے وہ دیتے نہیں حکم ہوا وَاَنْفِقُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور نفقہ کرو تم بیچ راہ اللہ کے یعنے اسی تو مگر و خرچ کرو تم مال کو بیچ راہ اللہ کے اور بحر مواج میں لکھا ہے کہ عطف اسکا اوپر قاتلوہم
کے ہے اسواسطے کہ قتال بے انفاق نہیں ہوتا یعنے یہہ کہ خرچ کرو مال اپنا بیچ راہ خدا کے یعنے بیچ اسباب جہاد اور غزا کے اور خریدنے گھوڑے اور اسلحہ
اور تیر کمان اور تیغ اور سپر کے اور زرہ اور بکتر کے اور بیچ کھلانے غازیوں کے اور دانے گھاس اونٹ گھوڑوں کے وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ
اور مت ڈالو جانوں اپنی کو طرف ہلاکت کے بابدیکم میں بے زائدہ ہے اور ایدیکم بمعنی انفسکم کے ہے اور بانفسکم محذوف ہے اور بے واسطے استعانت
کے ہے اور تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ ولا تلقوا انفسکم بایدیکم مت ڈالو جانوں اپنی کو ساتھ ہاتھوں اپنے کے طرف ہلاکت کے یعنے باستعانت ہاتھونکے
حاصل یہہ ہے کہ اپنے آپکو ہلاکت میں اپنے ہاتھوں سے مت ڈالو اسطرح کہ مال گھوڑے اور سلاح میں خرچ نہ کرو اور پیادہ بے سلاح جنگ میں جاؤ
یا مال اسراف میں خرچ کر کے فقیر ہو کے بیٹھ رہو کہ جہاد نہ کرو اور کفار غالب ہوجاویں یا مال اپنے رفیقونکو نہ دو اور وہ تمھیں اکیلا جنگ میں چھوڑدیں
تمھارے ساتھ تن دہی نکریں اور ہلاک کرواویں لوگو یا تم نے اپنے ہاتھ سے اپنی جانکو ہلاک کیا بخل کر کے مال دے نہ سکے پس ایسا ممسک بنا اور بخل
مت کرو کہ موجب ہلاکت ہے کہ البخیل بعید من اللہ و بعید من الجنۃ و قریب من النار نظم بخل کے تین حرف ہیں راقت + سو برائی انھیں سے اسکی نکال
لے کے معنے ہیں یہہ کہ بُعد خدا + ہو رہیگا بخیل کو ہر حال + خے سے خوف عذاب دوزخ ہے + صاحب بخل کو یہ نہج کمال + اور سمجھو کہ ہے بخیل لئیم
کہ باین نکتہ اوسکا لام ہے دال + وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور نیکی کرو تم ساتھ غازیوں کے اگر غازی محتاج ہیں خرچ دو اور پیدل
ہیں سواریاں دو اور اگر خالی ہاتھ ہیں ہتھیار تیار کرواد و تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالونکو معلوم کیجئے کہ انتیسویں آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ اتمام حج اور عمرہ کا اور احصار حج اور عمرہ کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور تمام کرو حج کو اور
عمرہ کو یعنے مناسک اور حدود اور فرائض اور سنن اوسکے تمامی بجالاؤ واسطے خدا کے نہ مانند کفار کے کہ طواف بیت بتونکے نام پر کرتے ہیں عطف
اوسکا آیت قتال پر ہے کہ ہر ایک متضمن ہے ہجر اوطان کو اور فرقت زنان کو اور اولاد کو اور شامل ہے صرف اموال اور انفاق کو سمجھ لیجئے
کہ حج اسلام اوپر مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو رکن رکھتا ہے ایک تو وقوف بعرفات اور دوسری طواف زیارت کہ حاجی اون دونوں کو
بوجہ فرضیت ادا کرتے ہیں اور احرام شرط اوسکی ہے اور نزدیک امام شافعیؒ کے رکن ہے اور افعال بعضے واجب ہیں بعضے مندوب کہ بیان اونکا
بکتب فقہ منسوب ہے اور عمرہ عبارت طواف اور سعی سے ہے اور احرام اوسمیں بھی شرط ہے جیسے حج میں فرض ہے چنانچہ کتب فقہ میں مسطور ہے اور تمامیت
حج اور عمرے کی بعضوں کے نزدیک یہہ ہے کہ شائبہ حرمت نہو اور بعضے کہتے ہیں کہ قصد تجارت اور طالب زوجہ یا نیت کسی امر کے سوا حج کے ملحوظ
نہو سوال حج اور عمرہ دونوں جیسے ایک خطاب کے واقع ہیں اور دلیل ہیں ایک امر کی وارد ہیں پس ایک کو فرض ایک کو سنت کہنا کہاں سے
نکلا ہے چنانچہ مذہب حنفیہ اور امام شافعی دونوں کو فرض کہتے ہیں وہ یہاں درست اور چسپت معلوم ہوتا ہے جواب آغاز اسلام میں حج اور عمرہ
دونوں مندوب تھے بمعنی مستحب اور امر واسطے ندب کے تھا پھر آیت وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا سے حج فرض ہوگیا اور عمرہ

جب مندوب تھا اسی صفت پر باقی رہا چنانچہ بحر مواج مین لکھا ہے اور اختلاف الایمہ مین مذکور ہے کہ اتفاق ہے ایمۂ اربعہ کا کہ حج ایک
اختلاف ارکان اسلام سے ہے اور فرض ہے ہر مسلمان پر کہ آزاد عاقل بالغ ہو اور توانائی رکھتا ہو اوپر ادا کے تمام عمر مین ایکبار اور رہا
ہے عمرہ مین بقول امام اعظم اور امام مالک عمرہ سنت ہے اور بقول امام احمد فرض ہے جیسے حج اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر
اون دونون مین یہہ ہے کہ فرض ہے اور جائز ہے عمرہ بجا لانا ہر وقت جب چاہے بغیر کراہیت کے نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے
اور امام احمد حنبل کے اور بقول امام مالک کے مکروہ ہے ایک برس مین دو بار اور بقول بعضے اصحاب اونکے عمرہ کرے ہر مہینے مین ایکبار اور باقی
مسائل حج کے تفسیر وللہ علی الناس حج البیت مین لکھی جائیگی انشاء اللہ تعالی فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اگر گھیرے جاؤ تم
ساتھ مرض کے یا خوف کے یا کم ہونے قوت کے یا کم ہونے راحلے کے پس اوپر تمہارے ہے جو میسر ہوئے قربانی سے اونٹ یا گائے یا گوسفند
واسطے ذبح کے مکے مین بھیجو اور جب وہان پہنچے تو قربانی کرو اور اوسکو دم احصار کہتے ہین وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ اور مت منڈواؤ سرون
اپنے کو حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ یہانتک کہ پہنچے قربانی جگہہ اپنی کو کہ منا ہے سوال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو عمرہ کو آئے تھے اور حدیبیہ مین
اہل مکے کے ہاتھ سے محصر ہوئے تھے کہ لوگوں سے مکہ سے وہین قربانی کر لیتے تھے منا مین نہین بھیجے تھے اور آیت یبلغ الہدی محلہ سے بھیجنا ہدی
کا نکلتا ہے جواب حدیبیہ داخل حرم ہے اور محل ذبح ہے اسواسطے وہین محل احصار مین ذبح کر لیا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا پس جو کوئی ہووے
تم مین سے بیمار وقت احرام کے اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ یا اوسکو ایذا ہے سر اوسکے یعنے درد سر ہے یا جراحت ہے یا جوئین پڑگئی ہین بالون مین
اس سبب سے ضرورت ہے اوسے سر منڈوانیکی فَفِدْيَةٌ پس بدلا ہے لکھا ہے کہ کعب بن عجرہ کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
اونکے سر مین جوئین بہت پڑگئین اور محرم تھی کہ سر تراش اور گوسفند درویشونکو کھلا ذبح کر کر اونھونے کہا کہ دسترس نہین رکھتا حکم ہوا کہ فدیہ
دے مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ روزونسے یعنے تین دنکے روزے رکھے یا صدقہ کرے یعنے طعام چھہ مسکینونکو دے نصف نصف صاع
گندم سے یا قربانی کرے ادنی اوسکا گوسفند ہے معلوم کیجئے کہ تیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ احکام تمتع کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ پس جب امن مین آؤ تم خوف دشمن سے یا مرض سے پس جو کوئی فائدہ اوٹھاوے عمرہ لیے ساتھ حج کے یعنے
جمع کرے درمیان حج اور عمرہ کے بیچ سفر واحد کے بطریق تمتع سمجھہ لیجئے کہ حج اور عمرہ یا بطریق افراد ہے کہ اول حج کا احرام باندھکر اوسکے
احکام بجا لایا جب حج تمام ہوا تو احرام سے باہر آکر احرام عمرہ کا باندھا اور اوسکے اعمال بجا لایا نزدیک امام مالک کے اور شافعی کے یہہ افراد
افضل ہے اور یا بطریق قرآن ہے کہ بیچ ایک احرام کے لبیک حج اور عمرہ کا معًا کہے اور اعمال حج پر اقتصار کرے کہ عمرہ اوسمین مندرج ہے
جیسے وضو غسل مین نزدیک امام اعظم کے یہہ قسم فاضلتر ہے اور یا بوجہ تمتع ہے کہ جو موسم حج مین میقات کو پہنچے احرام عمرہ کا باندھے اور مکہ
مین اگر عمرہ سے فارغ ہوکر احرام سے باہر آوے اور محظورات سے متمتع ہووے پھر مکے مین احرام باندھے حج کا امام احمد کا مختار قول یہی ہے پس
جو کوئی کہ متمتع ہو فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ پس اوپر اوسکے ہے جو میسر ہو قربانی سے گائے یا گوسفند یا شتر اور اوسکو دم تمتع کہتے ہین
شکرانہ ہے یہہ توفیق پانے کا بیچ جمع کرنے دو عبادت کے امام اعظمؒ کے نزدیک دم قربت ہے ہر ناسک کو یعنے قربانی کرنیوالے کو کھانا اوسے
روا ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہہ دم جنایت ہے کہ نقصان حج اور عمرہ کے سے کہ سفر واحد مین جمع کر کر دونونکو بجا لایا ہے کھانا اوسکا
ناسک کو ناروا ہے چنانچہ بحر مواج مین کہا ہے اور اختلاف الایمہ مین مسطور ہے کہ متفق ہین ایمۂ ثلثہ کہ جائز ہے حج بہر وجہ وجوہ مشہورہ سے
کہ افراد اور تمتع اور قرآن ہے ہر مکلف کو علی الاطلاق بغیر کراہیت کے اور بقول امام اعظمؒ مکی کو تمتع اور قرآن مشروع نہین اور اوسکے حق مین
مکروہ ہین افعال کرنے ساتھہ دونون کے اور اختلاف ہے افضلیت مین وجوہ ثلثہ کے پس بقول امام اعظم قران بہتر ہے بعد ازان تمتع خارج
والونکو جو آئے ہون باہر سے میقات احرام کے بعد اوسکے افراد ہے اور امام مالک کے دو قول ہین اصح اونمین سے افراد ہے پھر تمتع پھر قرآن
اور دوسری روایتمین قرآن بہتر ہے اندوسے اور امام شافعی کے بھی دو قول ہین اصح ان سے افراد ہے پھر تمتع پھر قرآن اور ترجیح دیا ہے

اسی قول کو از روئے دلیل اور اختیار کیا ہی اسکو ایک جماعت نے اصحاب اُنکے سے اور جائز نہین داخل کرنا افعال حج کا بعد طواف کرنیکے واسطے عمرہ کے اور داخل کرنا افعال عمرہ کے اور حج کے اختیار کیا ہی اوسے امام اعظم اور امام مالک نے پہلے وقوف عرفات سے اور منع کیا اوسکو امام احمد نے مطلقاً اور امام شافعی کے دو قول ہین اول واجب ہی اوپر متمتع کے دم اگر نہووے حاضران مسجد حرام سے اور ایسے قارن پر اور وہ بزہی باتفاق ائمہ اربعہ اور بقول داؤد قارن پر دم لازم نہین ہی اور بقول امام شعبی اوپر قارن کے اونٹ ہی اور اختلاف ہی حاضران مسجد حرام مین کہ کسے کہتے ہین پس بقول امام شافعی اور امام احمد حنبل جو شخص بمقدار سفر شرعی کے کہ جسمین قصر صلوٰۃ ہی دور نہو مسجد حرام سے وہ حاضران مسجد حرام سے ہی اور بقول امام اعظم اہل مکہ اور ذی طوی ہین اور واجب ہوتا ہی دم اوپر متمتع کے جسدم احرام باندھے واسطے حج کے نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک واجب نہین جبتک رمی جمرہ عقبہ نہ کرے اور اختلاف ہی وقت جواز ذبح مین اوسکے پس بقول امام اعظم اور مالک درست نہین ہی ذبح کرنا اوسکو نحر کے دن سے پہلے اور روز نحر روز عید ہی اور امام شافعی کے دو قول ہین ظاہر تر اُن دونون کا بعد فراغ عمرہ ہی اور دوسرا قول یہ ہی کہ بنا دے ہدی واسطے ذبح کے مکان ذبح مین اوپر دس روزے لازم ہوتے ہین تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے جب پھرے طرف اہل اپنی کے چنانچہ فرمایا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ پس جو کوئی نپاوے قربانی کو یعنے اوپر اسکے قادر نہو پس روزے رکھے تین دن کے بیچ دنوں بیچ ایام حج کے اور سات جب پھر جاؤ تم طرف وطن کے یہہ ہوئے دس کامل کہ تین حج مین سات مراجعت مین اور کامل واسطے تاکید کے ہی اور زیادتی اہتمام اوسکے کے سمجھ لیجئے کہ لازم نہین ہوتے وہ تین روزے مگر بعد احرام باندھنے کے واسطے حج کے نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم کے اور بیک روایت دو روایتون امام احمد کے سے جب احرام باندھے ساتھ عمرہ کے جائز ہین اوسے تین روزے اور ایام تشریق مین یہہ روزے جائز ہین یا نہین اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک عدم جواز کا تھا دوسرا قول قدیم مختار جواز کا ہی اور یہی مذہب امام مالک کا ہی اور ایک روایت امام احمد حنبل کی ہی اور فوت نہین ہوتے وہ روزے ساتھ فوت ہونے روز عرفے کے مگر نزدیک امام اعظم کے کہ اونکے نزدیک ساقط ہو جاتے ہین روزے اور ثابت ہوتی ہی ہدی ذمے اوسکے پر اور بقول راجح مذہب امام شافعی کے روزے رکھے بعد عرفے کے اور واجب نہین ہوتا ساتھ تاخیر کے روزونکے سوا قضا اون روزونکے اور بقول امام احمد کے اگر تاخیر کرے بغیر ایک عذر کے تو دم لازم ہوتا ہی اور بعذر تاخیر کرے ایکسال سے دوسرے سال تک تو دم اوپر اوسکے ثابت نہین ہوتا اور جو پایا ہدی حالت روزے مین مستحب ہی اوپر اوسکے ذبح کرے اور بقول امام اعظم واجب ہی کہ ذبح کرے اور وہ سات روز جو باقی ہین پس بیچ وقت اوسکے امام شافعی کے دو قول ہین صحیح اُن دو سے یہہ ہی کہ جب رجوع کرے طرف اہل اپنی کے اور یہی مذہب امام احمد کا ہی اور قول دوسرا جواز ہی پیش از رجوع اور وقت جواز کے مین کہ پیش از رجوع بسوئے اہل ہی دو وجہ ہین امام شافعی کی ایک یہہ ہی کہ جب خارج ہو مکے سے اور یہی قول امام مالک کا ہی اور دوسری وجہ جب فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو یہی قول حضرت امام اعظم کا ہی اور جب فارغ ہو متمتع افعال عمرے سے تو نکل گیا احرام سے برابر ہی کہ ہدی چلا یا ہی یا نہین نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم اور امام احمد کے احرام سے نہین نکلتا روز نحر تک اوس احرام پر کہ احرام عمرہ کا ہی احرام حج کا باندھے پس نکلجاویگا دونون احرام سے نحر کے روز ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یہہ تمتع واسطے اس شخص کے ہی کہ نہو اہل اوسکا رہنے والا مسجد حرام کا یعنے مسافر ہو متوطن مکہ نہو چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہی کہ تمتع اور قران نزدیک انکے مخصوص بآفاقی لوگون کے ہی نہ متوطنون مکہ کے اسواسطے کہ یہہ اہل حرم ہین غیر اشہر حج مین یہی احرام عمرے کی باندھ سکتے ہین اور تحقیق اہل حرم کی کہ عبارت حاضران مسجد حرام سے ہی پیچھے بیان کر دی ہی اور نزدیک امام شافعی کے ذٰلک کا اشارہ طرف حکم مذکور کے ہی کہ ہدی اور صیام ہی اشارہ تمتع کیطرف نہین ہی اور نزدیک اونکے اہل مکہ کو بھی تمتع اور قران ہی لیکن قربانی اور صیام نہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جو کچھ درباب حج صادر ہوا ہی محافظت کرو اوسکی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہی واسطے اُن لوگونکے کہ حفظ امر و نہی نہین کرتے معلوم کیجئے کہ انتیسوین آیۃ آیات مسائل سے کہ جسمے

مسئلہ وقت حج کا اور شرائط اوسکے کا اور وقوف کا بیچ عرفے کے اور مزدلفے کے لکھتا ہے وہ یہہ ہے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ زمانہ حج کا مہینے ہین معلوم معروف مشہور کہ شوال ذیقعدہ ذی الحجہ کی شب نحر سے تا حج کہ مذہب امام شافعی کا ہے اور روز نحر بھی داخل ہے امام اعظم کے نزدیک سوال حج کے دو رکن ہین اوّل وقوف اوپر عرفات کے اور موقت ہے ابتدا وقت ظہر روز عرفے سے تا انتہائے وقت عشائے شب عید مقدر ساتھ دو مہینے دس دن کے کہ مذکور ہین نہین ہے اور رکن دوسرا طواف زیارت ہے اور وہ موقت بوقت مذکور نہین ہے بعد روز عید کے بھی جائز ہے پس توقیت بدو ماہ و دہ روز کس معنون سے ہے جواب شک نہین ہے کہ ارکان حج اسی تفصیل پر ہین کہ سائل نے بیان کئے لیکن احرام باندھنا اور شروع کرنا ساتھ حج کے نزدیک ابوحنیفہ کے کما لا اور نزدیک شافعی کے جواز التعلق اوپر اوسی وقت کے رکھتا ہے اگر کوئی قبل شوال سے بہ نیت حج احرام باندھے اور شروع ہے حج کے کرے نزدیک امام اعظم کے اگرچہ جائز ہے لیکن مکروہ ہوگا اور قصور ذمہ محرم پر ثابت ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک وہ احرام حج کا نہوگا بنا حج کی اوپر اسی احرام کے غیر جائز ہے اور دو مہینے دس دن کہ واسطے حج کے مقرر کئے ہین ثمرہ اوسکا تمتع اور افراد مین ظاہر ہوتا ہے اسطرح سے کہ اگر کوئی قبل سوال سے میقات مین پہنچے اور بہ نیت عمرہ احرام باندھے اور سعی اور طواف کرے اور سب شرائط طواف عمرہ کے بجالائے یا اکثر قبل شوال سے پھر اسی سال مین گھر نہ آوے وہین رہکر احرام بہ نیت حج باندھے اور واسطے حج کے تلبیہ کرے مفرد ہوگا متمتع نہوگا اسواسطے کہ عمرہ اوسکا قبل وقت حج کے سے واقع ہوا ہے اور اکثر طواف ساتھ اکثر شرائط کے بیچ شوال کے بجالایا تو حاجی مذکور متمتع ہے اوسپر دم تمتع لازم ہے اسواسطے کہ عمرہ اور حج اوسکا ایک سفر مین آیا اور عمرہ وقت حج مین واقع ہوا اختلاف الایمہ مین مذکور ہے کہ میقات زمانی ہے اور مکانی پس میقات زمانی اشہر معلوم ہین کہ جائز نہین احرام واسطے حج کے مگر بیچ انہین مہینون کے وہ شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہین کہ تشریح اوسکی پیچھے مذکور ہے اور عید کا دن اوسمین داخل ہے لیکن احرام باندھنے مین داخل نہین اسواسطے کہ روز حلال ہے اوسمین احرام سے نکلتے ہین اور اگر کوئی باندھے احرام حج اور مہینے مین شوال کے مکروہ ہے لیکن ہوجاتا ہے حج نزدیک ائمہ ثلثہ کے بکراہیت اور اصح روایتون سے امام شافعی کے نزدیک یہہ ہے کہ عمرہ ہوتا ہے حج نہین ہوتا اور بقول ابو داؤد کچھ نہین ہوتا نہ حج ہو نہ عمرہ اور دوسری میقات مکانی پس میقات ان لوگوں کی جو ساکنان مکہ ہین نفس مکہ ہے بہ اجماع اور جو دور بستے ہین میقات سے پس وہ مخیر ہین اگر چاہین احرام باندھین اپنے گھر سے اور اگر چاہین میقات سے باتفاق لیکن اختلاف ہے افضلیت مین پس بقول امام اعظم اپنے گھر سے بہتر ہے اور یہی قول امام شافعی کا ہے اور امام رافعی نے اوسکو صحیح کیا ہے اور بقول امام مالک اور امام احمد میقات سے بہتر ہے اور یہی قول امام شافعی کا ہے تصحیح کیا اوسکو امام نووی نے اور کہا ہے کہ یہہ قول موافق احادیث صحیحہ کے ہے اور جو شخص کہ میقات پر پہنچے جائز نہین ہے کہ بغیر احرام باندھے گذرے باتفاق اور اگر گذر گیا تو پھر پھر کر آوے وہین میقات پر اور احرام باندھے باتفاق اور خوشبو ملنا بدن پر واسطے احرام باندھنے کے مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک جائز نہین وہ خوشبو کہ جسکی بو باقی رہے اور اگر ملے تو واجب ہے دھونا اوسکا اور مکروہ ہے خوشبو کرنا جامے کا باتفاق اور بقول امام اعظم احرام منعقد ہوتا ہے ساتھ نیت کے اور تلبیہ کے یا چلانے قربانی کے یا نیت احرام کے بغیر تلبیہ اور تلبیہ واجب ہے نزدیک امام اعظم کے اور امام مالک کے مگر امام اعظم کہتے ہین کہ اگر روانہ کیا قربانی کو اور نیت کی بیچ اوسکے احرام کی محرم ہوگیا اگرچہ تلبیہ نہ کرے اور اگر ہدی نہین چلایا تو درستگاری بغیر تلبیہ کہنے کے نہین اور قائل ہین امام مالک بوجوب تلبیہ مطلقا ہدی چلایا یا نچلایا اور واجب کیا ہے اونھونے دم کو ترک کرنے تلبیہ کے سے اور بقول امام شافعی اور امام احمد تلبیہ سنت ہے اور قطع کرے تلبیہ نزدیک جمرہ عقبہ کے بقول ائمہ ثلثہ اور بقول امام مالک بعد زوال روز عرفے کے قطع کرے اور حرام ہے محرم کو سر چھپانا کہ احرام اوسکا سر برہنگی ہے اور نہ پہنے سب کپڑے سئے ہوئے جیسے قمیص پاجامہ کلاہ قبا موزہ اور سیئے ہوئے کپڑو نکا اور حرام ہے جماع اور بوسہ اور مس کرنا شہوت سے اور نکاح کرنا اور شکار مارنا اور خوشبو سونگھنی نزدیک ائمہ مالکیہ کے اور دور کرنا موے اور ناخن کا اور عورت سب احکام مین مانند مرد کے ہے مگر کپڑے سیئے ہوئے پہنے اور سر چھپاوے اور منہ کھلا رکھے

کہ احرام اُسکا اوسمین ہے اور مسائل حج کے بتفصیل کتب فقہ مین مذکور ہین دیکھکر عمل کرے لیکن شرط وجوب حج کی سمجھ لیجئے توانائی ہے اس شخص کے حق مین کہ حج کرے یا آپ قادر ہو اور پرادا اوسکیکے اور آپ قادر نہو تو غیر کو بطریق نیابت بھیج سکے پس شرط توانائی کی بیچ حق اوس شخصکے کہ بنفس خود ادا کرے توشہ ہے اور بار برداری اور اگر توشہ اور بار برداری نہین لیکن پیدل چلنے پر قادر ہے اور کچھ کسب آتا ہے کہ آمین رفع احتیاج ہوسکتا ہے اوسپر مستحب ہے باتفاق اور اگر محتاج ہے بطرف سوال کے تو مکروہ ہے اور امام مالک کے نزدیک اگر عادی ہے سوال کا تو واجب ہے حج اور اگر کسیکا مزدور ہوکر گیا تو حج ہو جائیگا مگر نزدیک امام احمد کے نہوگا اور اگر کسیکا مال غصب کرکے خرچ راہ کیا یا کسیکا دابہ غصب کرکے سوار ہوگیا اور حج کیا تو درست ہے حج اگرچہ عاصی ہوا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام احمد کے نزدیک جائز نہین حج اور لازم نہین بیچنا مسکن کا واسطے حج کے باتفاق اور کسی کے پاس اگر مال اس قدر ہے کہ حج کر آوے لیکن محتاج ہے اوسے مسکن خریدنے کی تو حویلی خرید لے اور حج کی تاخیر کرے اور بقول ابو حامد کے کہ ائمہ شافعیہ سے ہے صرف کرے مال بڑے حج اور بقول ابو یوسف نہ مکان سکونت بیچے اور نہ خریدے اور سوار ہوکر دریائے قلزم مین جانا حج کو بقول ائمہ ثلثہ کے واجب ہے اگر غالبًا سلامت جاتے آتے ہین لوگ اور امام شافعی کے دو قول ہین ظاہر تر اون دونونکا وجوب ہے اور عورتونکو حج لازم نہین جبتک کہ اوسکا زوج یا اور محرم ساتھ نہو بقول امام اعظم اور امام احمد اور اگر کوئی منصوب عاجز ہو حج کرنے سے بنفس خود لبسبب جاتے رہنے ٹانگ کے یا پیری کے یا بیماری کے کہ امید صحت کی نہین ہے پس کسیکو اپنا نائب کرکے بھیجوا دے اور نائب نکیا تو حج اوسکے ذمے ثابت رہا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام اعظم لازم نہین ہے اوپر منصوب کے حج اور سوا اُسکے نہین ہے کہ لازم ہے اوپر تونگر کے کہ طاقت رکھتا ہے بنفس خود ادائے حج کرے خاصۃً اور جو اجارہ کیا کسیکو واسطے حج کے تو حج ہو جائیگا باتفاق مگر بروایت امام اعظم حج اوسیکا ہے جسنے کیا اور مستاجر کو ثواب نفقے کا ہے اور جائز ہے نائب بھیجنا بیچ حج مفروضہ کے میت کیطرف سے باتفاق اور حج نفل مین نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک شافعی کے دو روایتین ہین اصح انمین منع ہے اور حج نہ کیا جاوے کسی اور کی طرف سے جب تک کہ ساقط ہووے ذمے اوسکے سے حج فرض یعنے اول اپنے ذمے سے فرض ادا کرے بعد اوسکے اور کی طرف سے حج کرے اور اگر اور کی طرف سے کرے تو اسپر جو فرض تہا وہی ادا ہوا اس شخص کا نہوا اور بقول امام اعظم جائز ہے اسطرح سے کہ بکراہیت اور غیر جائز ہے حج نفل اس کسیکو کہ اسپر حج فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پس جب احرام باندھا واسطے حج نفل کے منصرف ہوگیا طرف حج مفروضہ کے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے جائز ہے کہ حج نفل ادا کرے حالانکہ اوسپر فرض ہے اور منعقد ہوتا ہے احرام اُسیکا جسکی نیت کی ہے اور بقول قاضی عبد الوہاب مالکی جائز نہین ہے اسواسطے کہ حج فریضہ ادا کرنا نزدیک مالکیان فی الفور ہے پس وقت حج کا تنگ ہے چنانچہ وقت ادائے نماز کا اور اجارہ کرنا اوپر حج کے جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اور امام مالک کے بکراہیت اور منع کیا ہے امام اعظم نے اس سے فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ پس جو کوئی کہ مقرر کرے بیچ ان مہینونکے اوپر نفس اپنے کے حج ساتھ تلبیہ کے اور بھجوانے قربانی کے بمذہب امام اعظم اور ساتھ نیت کے بقول امام شافعی فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ پس نہین ہے رغبت عورتون کی اور نہین گناہ کرنا اور نہ جھگڑنا بیچ حجکے ایام حج مین قریش آپسمین مجادلہ کرتے تھے منا مین اور کہتے تھے حج ہمارا تمام تر ہے حکم آیا کہ جدال مت کرو وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ اور جو کروگے تم بھلائی سے جانتا ہے اوسکو اللہ وَتَزَوَّدُوْا اور خرچ کیا کرو ایک قوم قافلہ مین کیسے بے توشہ وزاد راحلہ قصد حج کا کرتے تھے اور مکہ مین آکر اظہار احتیاج کرتے تھے اہل قافلہ سے حق تعالیٰ نے فرمایا توشہ اوٹھاؤ تا کہ لوگونکے دلونپر گران ہو فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی پس تحقیق بہتر فائدہ خرچکا بچنا ہے سوال سے اور ترک طمع ہے اہل مال واموال سے سمجھ لیجئے کہ نزدیک سالکان راہ الٰہی کے اشارہ تزودوا سے طرف توشہ راہ آخرت کے ہے اور بہترین توشہ پرہیزگاری ہے معصیت اور گناہ سے اور ترک تمنا وآرزو ہے ماسوی اللہ سے کہا ہے اہل طریقت نے کہ دو چیزین درست اور دو چیزین شکستہ ہو جائین اس راہ مین ایک تو دین درست ایسا کہ کوئی ترک مستحب واقع ہوا ہو دوسرا یقین درست بوعدہائے الٰہی ایسا ہو کہ خیال مین ہے کسی مخلوق سے نہ سائل ہو نہ طامع ہو اور ایک دل شکستہ چاہیے تمنا وآرزو سے

دنیائے فانی سے دوسرا یا شکستہ چاہئے کہ واسطے سوال کے بچھا دے اور اظہار احتیاج نہ کرے کسی حاتم زمانہ سے ۝ وہ سمجھے اوسے جو ہو وے یا ہر
کیا فتح شکست میں ہی ظاہر + اور نزدیک جانبازان راہ خدا کے اور سوختگان شوق کبریا کے تقویٰ اجتناب بصرہے مشاہدہ ماسوی اللہ سے ۝
اوسکی شکل آتی ہی نظر ہر شکل میں رافت + نظر کیجیو کہ نظر وہیں سما نا اسکو کہتے ہیں وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ اور ڈرو مجھ سے ای صاحبو عقل
کے اور تقویٰ اختیار کرو لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ نہیں اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ ڈھونڈھو موسم حج میں فضل یعنے
تجارت پروردگار اپنے سے بعضے عرب تجارت اور اجارت حج میں نہیں پسند کرتے تھے بلکہ جو بایںصورت آتا اوسکا حج معتبر نہیں جانتے
تھے حق تعالیٰ نے فرمایا سوداگری فیض حج سے بے بہرہ نہیں کرتی بشرطیکہ مقصود اصلی اور مطلوب کلی حج ہو فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ
پس جب پھرو تم عرفات سے یہہ نام ہی ایک موضع کا جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضا آپسمیں احوال ایکدوسرے سے عارف ہوئے
ہیں فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ پس یاد کرو اللہ کو ساتھ تہلیل کے اور تلبیہ کے نزدیک مشعر حرام کے مشعر حرام نام ہی مقام معین کا کہ
درمیان عرفات اور منا کے ہی کہ اوسکو مزدلفہ کہتے ہیں اور وجہ تسمیہ تو عرفات کی پیچھے مذکور ہی اور مشعر حرام کی یہہ ہی کہ موضع شعور ہی یعنے
مناسک حج کے یہاں سے معلوم ہوتے ہیں اور مزدلفہ اوسے اسواسطے کہتے ہیں کہ جائے ازدلاف ہی ازدلاف قرب کو کہتے ہیں لکھا ہی کہ حضرت
آدم علیہ السلام اور حوا رضا جب جنت سے زمین پر آئے تو مدت تک آپسمیں جدا رہے چنانچہ قصہ اوسکا بتفصیل پیچھے مذکور ہی پھر عرفات میں ایک دوسرے کو
پہچانا اور مزدلفہ میں نزدیکی واقع ہوئی کہ آپسمیں ملگئے اور دوسری وجہ تسمیہ مزدلفہ کی یہہ ہی کہ وہاں پہاڑ ہیں اونکو مزدلفہ کہتے ہیں واسطے
اسکے کہ مردان خدا وہان گوشہ نشین ہوکر مقرب بارگاہ الٰہی ہوتے ہیں صاحب کشاف نے لکھا ہی فاذکروا اللہ بالتلبیۃ والتہلیل والتکبیر و
الثناء والدعوات یعنے یاد کرو اللہ کو ساتھ تلبیہ کے کہ لبیک ہی اور تہلیل کے کہ لا الہ الا اللہ ہی اور تکبیر کے کہ اللہ اکبر ہی اور ساتھ ثنا کے اور
دعا کے اور پھر لکھا ہی بعضے کا قول کہ کہ ساتھ صلوٰۃ مغرب اور عشا کے اور لکھا ہی کہ ھو الجبل الذی یقف علیہ الامام وَاذْكُرُوْهُ
كَمَا هَدٰىكُمْ اور یاد کرو حقتعالیٰ کو اوسی مکانمیں یاد کرنا نیک جیسا کہ ہدایت کیا تم کو ساتھ مناسک افعال حج کے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ
واذکروہ ذکرا حسنا کما ھداکم ھدایۃ حسنۃ واذکروہ کما علمکم یعنے یاد کرو حق تعالیٰ کو مثل اوس یاد کرنیکے کہ رہنموئی کی اور تعلیم
کی ہی تمکو ساتھ اخلاص اور خلوص اور عبودیت کے کہ جب مزدلفہ میں پہنچو تو مغرب اور عشا وقت عشا میں بجماعت ادا کرو اور صبح ہو روز نحر
کے تو نماز صبح تاریکی میں پڑھکر اپنے تئیں بیچ تسبیح تہلیل ثنا حمد کے مشغول رکھو اور درود پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجو اور حوائج اپنے اللہ
سے چاہو پھر جب آفتاب برآمد ہو رمی جمار کرو پھر طرف خانہ کعبہ کے دوڑو اور جیسا فرمایا ہی ویسا کرو زیادت اور نقصان اور تغییر
تبدیل نہ کرو وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ اور تحقیق تھے تم پہلے اس رہنمائی سے البتہ گمراہوں سے ماقبل بعثت ہادی مطلق کا
حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نادان مواضع ذکر خدا سے اور ناشناسا مقامات عبادت حق جل وعلےٰ سے نہیں جانتے تھے کہ کس جگہہ
خدا کو یاد کریں اور کسطرح یاد کریں ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ پھر پھرو جہانسے کہ پھرتے ہیں آدمی یعنے مزدلفہ سے طرف کعبے
کے جاؤ اور واسطے بجا لانے رکن دویم کے متوجہ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد افاضت سے یعنے پھرنے سے پھرنا عرفات سے ہی اور خطاب
قریش کو ہی کہ سب عرب کا وقوف بیچ عرفات کے تھا اور یہہ عرفات کو نہیں جانتے تھے مزدلفہ میں جمع ہوتے تھے اور اپنا ترفع کرتے تھے سب پر اور
اپنے مساوی کسیکو نہیں جانتے تھے موقف اور افاضت میں راہ نئی اپنے لئے نکالی تھی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وقوف عرفات میں کرو اور عرفات
سے پھرو جیسا کہ اور لوگ پھرتے ہیں اور مزدلفہ میں آتے ہیں وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق اللہ
بخشنے والا ہی گناہ پچھلے اور مہربان ہی اوپر اوسکے کہ مشرف ہو ساتھ سعادت حج کے فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ پس جب کر چکو تم عبادتیں اپنی یعنے مناسک اپنے ادا کر چکو اور عبادات حج سے فارغ ہو پس واسطے شکر نعمت کے یاد
کرو اللہ کو جیسا یاد کرنا ہی تمھارا بعد ادائے حج کے باپوں اپنونکو جاہلیت میں رسم تھی کہ اشراف عرب بعد فراغ مناسک کے آکے حرم کے

درمیان منا اور جبل رحمۃ کے کھڑے ہوکر رفعت نسب اور شہرت حسب آبا و اجداد اپنے پر مفاخرت کیا کرتے تھے حکم ہوا کہ جیسا کہ باپون کو
یاد کرتے ہو ویسا خدا کو یاد کرو اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا یا زیادہ تر یاد کرنا اس سے بھی اور یا یہہ معنی ہین کہ مثل یاد کرنے قوم کے سخت تر ہے تم
سے از روئے ذکر کرنیکے پس حاصل یہہ ہے کہ بعد فراغ حج کے جیسے آبا کی شجاعت سخاوت بیان کرتے ہو ایسی اللہ کی کرو یا سخت تر اسے از
روئے ذکر کے یا یہہ کہ جاہلیت مین جیسا وہ کرتے تھے اب اسلام مین یہہ کرو یا یہہ کہ خدا کو یاد کرو بعد حج کے جیسا لڑکین مین جب زبان کھلی
تھی تو مذکور آبا کا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فاذکروا اللہ بالوحدانیۃ پس ذکر کرو اللہ کا ساتھ وحدانیت کے جیسا باپون اپنے کا
ذکر بوحدانیت کرتے ہو اور جانتے ہو کہ کوئی اور پدری مین شریک نہین پس شرکت پدر مین روا نہین رکھتے خدا لاشریک مین بطریق اولی
شرکت روا نہ رکھو ذکر وحدانیت خدا کا اور نفی شرکت کبریا کا زیادہ تر چاہیئے اسیواسطے اشد ذکرا کہا اور تشبیہ ذکر خدا کو کہ مطلوب ہے اور اعلا
ہے ساتھ ذکر آبا کے کہ غیر مطلوب ہے اور ادنی ہے ایسی تشبیہہ ہے جیسی مطلوب کو ساتھ غیر مطلوب کے بیچ درود کے اللہم صل علی محمد کما
صلیت علی ابراھیم اور یہہ محاورۂ عرب مین درست ہے فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا پس بعضے لوگون مین سے وہ شخص
ہے کہ کہتا ہے اے پروردگار میرے دے ہمکو بیچ دنیا کے یعنے حق تعالی سے متاع محقرہ دنیا طلب کرتا ہے جب موقف مین حاضر ہوتا ہے وَمَا
لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ہ اور نہین ہے واسطے اوس طالب دنیا کے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اگر کافر ہے تو بے نصیب محض ہے اور اگر مومن ہے
تو اور مومنون کی طرح بہرہ مند نہین بحر مواجین لکھا ہے کہ یہہ بیان حال کافران ہے کہ مقصود اونکی دنیا ہے اور محروم ہین عقبی سے کہ عقبی
کے قائل نہین تا دعا اونکے واسطے کرین اور ذکر کافرونکا اس محل مین اسواسطے کیا کہ حج مین کافر مسلمان ایک جگہہ ہوتے تھے اور دونون فریق
بیچ تعظیم خانہ کعبہ کے اہتمام کرتے تھے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بعضا
اونمین سے وہ ہے کہ کہتا ہے اے پروردگار ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کے بھلائی اور بیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہمکو آگ سے حسنہ دنیا توفیق
طاعت روزی حلال خاتمہ نیکبختی پر ہونا ہے اور حسنہ آخرت ساتھ مغفرت کے پہنچنا اور طرف نعمت جاودانی بہشت کے جانا ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ حسنہ دنیا عیش باسعادت اور مردن باشہادت اور حسنہ آخرت اٹھنا گور سے بمژدہ و مسرت ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حسنہ دنیا ایمان اور
حسنہ آخرت امان ہے نیران سے اور حضرت علی مرتضی نے کہا ہے کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہے اور حسنہ آخرت حور پسندیدہ اور عذاب نار زوجۂ
ناشایستہ زشت خو سخت گو ہے **رباعی** زن جسے یہان ملی ہے اے رافت + بد روش بدسلیقہ بداطوار + یہین اوسکو عذاب دوزخ ہے
وقنا ربنا عذاب النار + اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ یہہ لوگ جنہون نے خیر دنیا و آخرت طلب کی ہے واسطے انکے
حصہ ہے اوس چیز سے کہ کمایا ہے اور اللہ جلدی لینے والا ہے حساب ایک لمحے مین حساب تمام مخلوقات کا کریگا یہہ سرعت حساب اعمال باکثرت
خلائق اور بسیاری اعمال دلیل ہے اوپر کمال قدرت اوسکے معلوم کیجیئے کہ تینتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ تکبیرات تشریق کا
اور رمی جمار کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ط اور یاد کرو اللہ کو ساتھ تکبیرات کہنے کے بیچ دنون گنے ہوئون
کے عطف اوسکا اوپر اوامر سابقہ کے ہے ذکر کیا ہے صاحب مدارک وغیرہ نے کہ ایام معدودات ایام تشریق ہین اور زاہدی مین لکھا ہے
کہ یوم نحر اور ایام تشریق ہین اور ایام معلومات عشرۂ ذی الحجہ ہے اور آخر اوسکے ایام معدودات ہین اور مراد ذکر سے تکبیر ہے پیچھے ہر نماز
مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجماعت اور وقت رمی جمار کے اور پھرنے مین منا سے طرف خانۂ کعبہ کے اور طواف سے لکھا ہے تفسیر احمدی مین
کہ اگر مراد ذکر سے تکبیر ادبار صلوٰۃ ہے تو امر للوجوب ہے اور اگر تکبیر رمی جمرۂ عقبہ کی لبطن وادی سے یوم نحر اور رمی جمار ثلثہ بعد اوسکے تین دن ہے تو
امر واسطے استحباب کے ہے اسواسطے کہ یہہ رمی جمار اگرچہ واجب ہے لیکن تکبیر کہنا وقت ہر رمی کے سنت ہے اور ایام تشریق تین دن ہین
بعد روز عید کے اور تکبیرات واجب ہین بعد اس نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجماعت نزدیک امام اعظم کے صبح روز عرفہ سے تا عصر روز
عید ہین اور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کے صبح روز عرفہ سے تا آخر ایام تشریق ہین بعد تیس نماز کے اور امام شافعی کا بھی یہی

مذہب ہی موافق صاحبین کے فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ پس جو کوئی جلدی کرے بیچ دو دنکے قضائے مناسک حج مین اور اتمام رمی جمار
مین یعنے دسوین اور گیارھوین پس نہین گناہ اوپر اوسکے وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اور جو کوئی پیچھے رکھے رمی جمار کو تا دور روز یعنے
بارھوین اور تیرھوین پس نہین گناہ اوپر اوسکے یعضے اہل عرب جاہلیت مین تعجیل کو نہین پسند کرتے تھے اور تاخیر بارھوین تیرھوین
تک لازم جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو منع کرتے سے اعمال حج کرنے مین دو روز پیچھے کرتے تھے حق تعالیٰ نے درمیان تعجیل اور تاخیر کے
تخییر دی اور دونوں کو مظنہ گناہ سے نکالا سوال تخییر درمیان دو چیز کے مقتضی تسویہ کی اور موجب برابری کی ہوتی ہی اور کتب فقہ مین
افضلیت تاخیر رمی جمار تا دور روز آخر بیان کئی ہی اور اولویت پھر آئی ہی جواب تخییر بین درمیان دو چیز کے لزوم تسویہ مسلم نہین ہی
اسواسطے کہ مسافر میان صوم و افطار مخیر ہی اور باوجودیکہ صوم افضل و اولیٰ ہی لِمَنِ اتَّقٰى واسطے اوسکے جو پرہیزگاری کرے خبر ہی
مبتدا محذوف کی ای ذلک لمن اتقی اور یہہ جملہ معترضہ ہی بیچ بیان اختصاص امور مذکورہ کے واسطے متقین کے اور اشارہ ہی اوپر نفی
اثم کے بسبیل عموم بیچ حق متعجل اور متاخر کے تحقیق اوس مقام کی بحر مواج مین خوب لکھی ہی جسے منظور ہو دیکھلے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جانو یہہ کہ تم طرف خدا کے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزائے اعمال اور سزائے کردار پاؤگے
سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے پہلے امر فرمایا نماز کا پھر زکوٰۃ کا پھر صوم کا پھر سب کے بعد حج کا اوسمین اشارہ کنایہ محبوبانہ ہی کہ اسے منافی مجانہ
محبت کے اور دیوانہ خمخانہ عشق کے سمجھے ہین وہ یہہ ہین کہ اعمال سب تقرب بارگاہ کے اور موجب درجات کے یہہ ہین جو بیان فرمائے
لیکن جو لولۂ عشق اور سوزش محبت سے ایک یہہ بات ہی اوسے بھی بجا لاؤ وہ کیا ہی کہ میری راہ مین آؤ سر برہنہ اور پا برہنہ میرا نام لیتے ہوئے
لبیک کہتے ہوئے صادقے ہونیکو خانۂ کعبہ کے کہ مورد ہی تجلیات میرے کا ~ فرض کیا تمپر ہی صوم و صلوٰۃ + اور ہو گر مال تو دینا زکوٰۃ
لیک سوا اونکے ہی ایک اور چیز + چیز وہ یہہ سمجھو اگر ہی تمیز + خانۂ کعبہ کی طرف آئیے + ولولۂ عشق بھی دکھلائیے + شوق کے میدان
مین دیوانہ وار + دوڑیئے کرتے ہوئے جیکو نثار + پھریے میرے نام کو لیتے ہوئے + جان میری راہ مین دیتے ہوئے + فرض ہی آخر کو یہی
بوجھ لو + خاتمہ اسبات پر اپنا کرو + اور ایک نکتہ موخر لانے مین حج کے یہہ بھی ہی کہ جب نماز سے یک نیاز پیدا ہوا اور زکوٰۃ دیکر مال مزکی
کیا اور صوم سے تمام بدن مصفا ہوا تب ارادہ حج کیا چاہیئے کہ طواف خانۂ یار ہی اوسے طہارت تمام درکار ہی ~ لیاقت وہان کے
جانیکی کہان ہی + صفا کی جا کدر کیا یہان ہی + وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ اور بعضے لوگونمین سے وہ ہی کہ خوش آتی ہی تجھ کو
بات اوسکی سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ اخنش ثقفی تیز لسان تھا تقریر فصیح اور شکل ملیح رکھتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف
مین حاضر ہوا اور مضمون اس کلام کا عرض کیا کہ مین آیا تا حلقۂ بیعت اسلام کا بیچ گوش ارادت کے ڈالون اور غاشیہ خدمت سید انام کا اوپر
دوش اطاعت کے رکھون اور ان باتونکو مفید ساتھ قسم کے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہہ باتین خوش آئین جب رخصت ہوا تو شہر سے
باہر جا کر کھیتونکو مسلمانون کی جلا دیا اور مواشی کو قتل کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ بعضے لوگونمین سے وہ ہی کہ خوش لگتی ہی تجھ کو ای
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بات کہ وہ کہتا ہی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ مصالح زندگی دنیا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ
الْخِصَامِ اور گواہ کرتا ہی اللہ کو اوپر اوس چیز کے کہ بیچ دل اوسکے ہی کہ دل اور زبان میری ایک ہی اور حال یہہ ہی کہ وہ بڑا جھگڑالو
ہی جھگڑنیوالون سے خصام جمع خصم کی ہی جیسی صعاب جمع صعب کی یا جمع خصیم کی جیسی کرام جمع کریم کی اور یا خصام مصدر ہی بمعنی مخاصمت
گفتار اور اضافت الد کی طرف خصام کے بمعنی فی ہی ای اشد فی المخاصمة وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ
وَالنَّسْلَ اور جب پھرتا ہی درگاہ تیری سے ای محمد کوشش کرتا ہی بیچ زمین کے تو کہ فساد کرے بیچ اوسکے اور ہلاک کرے کھیتونکو اور جانورونکو
اور یا یہہ معنے ہین کہ جب حاکم ہوتا ہی تو یہہ امور کرتا ہی اس تقدیر پر یہہ آیت خاص کسیکی شان مین نہین بلکہ بیچ حق سب منافقون کے
ہی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ نہین دوست رکھتا فساد کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جب کہا جاتا ہے واسطے اوس منافق کے ڈر اللہ سے پکڑتی ہے اوسکو حمیت جاہلیت کی ساتھ ارتکاب گناہ کے پس
کفایت ہے اوسکو جہنم کہ گھر اکنوان ہے آگ کا دوزخین اور البتہ برا ہے بچھونا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور بعضے لوگون
مین سے وہ ہے کہ بیچتا ہے جان اپنی کو واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے سبب نزول کا اوسکے یہہ ہے کہ زبیر بن عوام اور مقداد بن اسودؓ
مکے سے مدینے کو چلے اور حبیب کو کہ جنگ رجیع مین کفار مکہ نے گرفتار کر کر سولی پر کھینچا تھا سولی سے اوتار کر ساتھ لیا سوار قریش
کے اونکے پیچھے دوڑے اوتھون نے حبیب کو تو گھوڑے پر سے پھینکدیا زمین نے اوسے نگل لیا اسواسطے بلیع الارض کہتے ہین اور دونون بہادر
ستر کافرون سے لڑنیکو تیار ہوئے آخر کار کفار تاب نہ لائے بھاگ گئے حق تعالی نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین
کہ یہہ آیت بیچ شان صہیب رومی کے ہے کہ سو برس کی عمر تھی اور بڑے تیر انداز تھے مکے سے ہجرت مدینے کو اوتھون نے کی راہ مین کفار مکہ نے گھیر لیا
اور بعضے ہمراہیونکو اونکے شہید کیا یہہ بلندی پر چڑھ گئے اور کمان ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ سو تیر ترکش مین رکھتا ہون ایک ایک تیر سے ایک ایک
شخص کو گرادونگا جاؤ اگر سلامتی اپنی چاہتے ہو تو مین ہرگز کلمہ اسلام سے نہین پھرونگا مجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیدو اور مال میرا جو مکے
مین ہے فلانی جگہہ دھرا ہے لو کفار نے بطمع مال اونکو چھوڑ دیا اور اگر اوسی مکان مین کہ نشان بتایا تھا مال پایا پس یہہ راہی مدینہ ہوئے قبل
اونکے پہنچنے کے یہہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی امیر المؤمنین عمر رضؓ نے استقبال اونکا کیا اور بشارت ساتھ اس مژدہ کے دی اور
بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ عام مومنین کے ہے کہ اپنے تئین سپرد کرتے ہین ساتھ رضائے الہی کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان امیر المؤمنین
علی کرم اللہ وجہہ کے آئی ہے کہ شب غار مین فراش پر سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے سوئے تھے اور جان اپنی فدائے جناب نبوی کی تھی وَاللّٰهُ
رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ شفقت کرنیوالا ہے ساتھ بندونکے کہ طلب رضا اوسکی مین جان اپنی فدا کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا
فِي السِّلْمِ كَآفَّةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے سلم بکسر سین اور بفتح سین دونون درست ہین آیات سابقہ مین صور عبادات حج تفصیل
بیان فرمائی اور آیۃ ثم افیضوا من حیث افاض الناس مین ہونا سب آدمیونکا موقف مین ارشاد فرمایا پھر آیت فمن الناس من یقول مین ساتھ معطوف اوسکے
تقسیم حاضران کی او پر طالبان دنیا اور آخرت کے مذکور کی پھر آیت ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا مین ساتھ معطوف اوسکے کہ آیۃ ومن الناس من
یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ہے تقسیم دوسری منافقونکی و مخلصونکی بیان کی پھر یہہ آیۃ یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ارشاد فرمائی پس اس آیت کا شان
نزول اگر بیچ شان عبداللہ بن سلام کے کہئے چنانچہ اکثر تفاسیر مین لکھا ہے کہ عبداللہ بن سلام اور اصحاب اونکے بعد قبول دین اسلام کے احکام شرایع
توریت بھی ملحوظ رکھتے تھے اور تعظیم شنبے کی کرتے گوشت اور شیر شتر کا نہین کھاتے تھے حق تعالی نے اونکو فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے
یعنے بعضے چیز اوسکی بعضے اور دین کی مت کرو تو بخصوص اونکے حق مین اور بعموم متناول ہے سب مومنان مخلص کو پس ربط اوسکا آیت پہلی
سے ہوگیا کہ و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء ہے کہ قسم دویم ہے تقسیم دویم کی وان غیب تھا یہان خطاب ہے التفات غیب سے طرف
خطاب کے ہے اور اگر خطاب اس آیت کا بیچ حق منافقونکے کہئے کہ منافق ایمان بظاہر رکھتے تھے دل مین تصدیق نہ تھی اونکے حق مین ارشاد
فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے یعنے جیسا زبان سے اقرار کرتے ہو ویسی تصدیق دلسے بھی کرو تو ربط اس آیۃ کا و من الناس من یعجبک قولہ
سے ہے کہ قسم اول ہے تقسیم دویم سے اور اگر اس آیۃ کا خطاب بیچ حق اہل کتاب کے کہئے اور معنی کلام کی یون ٹھہرائیے کہ یا ایہا الذین امنوا
بکتاب و رسول ادخلوا فی السلم و امنوا بمحمد و القرآن تو یہہ جملہ بعد اتمام ذکر عبادات مومنان انتقال ہوئے ذکر کا قرآن ہے کشاف
مین لکھا ہے کہ پڑھا ہے اعمش نے سلم بفتح سین اور لام وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی اور احکام
منسوخہ پر قیام نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ شیطان واسطے تمھارے دشمن ہے ظاہر متزلزل کرنیوالا ہے وسوسہ ڈالکر تمھاری خاطر
فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ پس اگر لغزش مین آؤ تم جادۂ شرع اور احکام قرآن سے پیچھے
اوسکے کہ آچکین تمھارے پاس دلیلین اور احکام حلال اور حرام پس جانو تم یہہ کہ اللہ قادر اور غالب ہے اوپر عذاب کرنے مخالفونکے اور حکم

کا رب انتقام نہ لیگا مگر بحق نقل ہے کہ ایک قاری نے بوقت تلاوت بجائے ان اللہ عزیز حکیم کے ان اللہ غفور الرحیم پڑھا ایک اعرابی نے کہ ہرگز قرآن
نہ پڑھا تھا سنکر کہا کہ وقت مخالفت اتباع اعدائے دین اور بیان مضرت اوسکے بیچ غفور الرحیم کہنا کہ دلیر کرتا ہے اوسپر ملائم نہیں اور بہنگام
تخویف اور ترہیب کے عزیز حکیم کہنا کہ متضمن قوت اور غلبہ ہے مناسب نہیں هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ
آیا انتظار کرتے ہیں یعنے نہیں انتظار کرتے کا فر مگر یہہ کہ لاوے اون پاس عذاب اللہ بیچ سایون کے بادل سفید رقیق سے چنانچہ قوم شعیب
پر یوم الظلہ میں ظلل جمع ظلہ ہے جیسے قلل جمع قلہ ہے وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ اور آوین فرشتے کہ موکل ہیں اوپر عذاب کے اور تمام کیا ہوتا وے
کام اون کے کا یعنے جزا ہر شخص کی ساتھ اوسکے پہنچائی جائے وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف خدا کے یعنے طرف جزا اوسکی کے پھیرے
جاتے ہیں سب کام یا یہہ کہ آج سلاطینوں کے حکم بیچ قیامت کو سب کے منقطع ہو جاوینگے امر فرمان سوائے ملک رحمان نرہیگا والامر یومئذ للہ
سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ سوال کر یہود مدینہ سے یا مومنان بنی اسرائیل سے کہ مقصود فرزندان یعقوب سے ہیں کتنی
عطا کین ہم نے آبا اونکے کو نشانیان روشن اور پیغام نیک بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا معجزات ہویدا جون عصا اور ید بیضا اور امثال
اوسکے مثل من وسلوی مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا جو کوئی صلاحیت خطاب کی رکھے وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ
فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی بدل ڈالے یہود سے نعمت اللہ کی کو کہ نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے پیچھے اوسکے کہ آئی اوسکے پاس
توریت بیچ تحقیق اللہ تعالی سخت عقوبت کرنیوالا ہے اوسکو دنیا میں ساتھ قتل اور اجلا کے اور آخرت میں ساتھ عذاب بے انتہی کے زُيِّنَ لِلَّذِينَ
كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا زینت دیگئی ہے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی سے تاکہ اوسپر فریفتہ ہوں اور مغرور ہون وَيَسْخَرُونَ
مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا اور ٹھٹھا کرتے ہیں اون لوگونسے کہ ایمان لائے ہیں سبب نزول کا اوسکے یہہ ہے کہ دولتمند قریش کے فقرا صحابیون پر جیسے بلال رض
اور عمار رض پر ہنسکر کہتے تھے کہ دیکھو محمد ان کنگالون سے انتظام جہان کا کیا چاہتا ہے اور بنیاد اشراف عرب کی اکھیڑا چاہتا ہے اگر دعوی اوس کا
سچ ہوتا تو اشراف اور سادات عرب اوسکے تابع ہوتے حق تعالی نے فرمایا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہیں شرک
اور عصیان سے یعنے یہہ درویش اور گدا جنسے ٹھٹھا کرتے ہیں اوپر اونکے از روئے مرتبے کے جو ٹھٹھا کرتے ہیں دن قیامت کے درجات مومنون کے
عالی ہونگے فردوس برین میں اور کافر پڑے ہونگے بیچ درک اسفل سجین کے وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور اللہ روزی دیتا ہے
جسے چاہے بغیر اندازے اور حساب کے ۵ الہی رزق عطا کر مجھے بغیر حساب + توئی ہے باسط و رزاق و معطی و وہاب + اللہم ارزقنا بغیر حساب
كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً تھے لوگ امت ایک یعنے آدم اور اولاد ایک ملت پر تھی بعد اوسکے مختلف ہوئی فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ پس بھیجے اللہ
نے پیغمبر علیہم السلام بحر مواج میں لکھا ہے کہ آغاز اسلام میں زمانہ آدم علیہ السلام سے تا زمانہ بعثت نوح علم کے مابین وفات حضرت آدم اور بعثت
نوح دس قرن تھے تمام لوگ گروہ واحد متصف بصفت اسلام تھے پھر مختلف ہوئے چنانچہ روایت ہے ابن عباس سے انہ کان بین آدم وبین
نوح عشرۃ قرون علی شریعۃ من الحق فاختلفوا یا بعد نجات اہل کشتی کے تا زمان صالح تک سب اسلام پر تھے پھر مختلف ہو گئے بعضے مسلمان رہے
بعضے کافر ہوئے پھر حقتعالی نے انبیا مبعوث کئے اور زمان صالح علیہ السلام سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام تک متفق بکفر تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ بیچ زمانہ
ابراہیم علیہ السلام کے سب جہان متفق اوپر کفر کے تھا امت واحد پس بھیجے اللہ تعالی نے پیغمبر کشاف میں لکھا ہے کہ کان الناس امۃ واحدۃ متفقین
علی دین الاسلام فاختلفوا فبعث اللہ النبیین تھے لوگ امت واحدہ مجتمع اوپر دین اسلام کے پس اختلاف کیا پس مبعوث کئے اللہ تعالی نے
نبی یہہ معنی موافق ہیں پہلی روایت بحر مواج کی اور اوسیکو وجہ لکھا ہے اور دلیل اوپر مقدر کرنے فاختلفوا کے اور آیت شریفہ ہے کہ اسمین ظاہر ہے
چنانچہ فرماتا ہے وما کان الناس الا امۃ واحدۃ فاختلفوا اور مذہب بعضے کا کت ف میں لکھا ہے کہ تقدیر کلام کی یون ہے کان الناس
امۃ واحدۃ کفارا فبعث اللہ النبیین فاختلفوا علیہم یعنے تھے لوگ امت واحدہ حالت کفر پر پس بھیجے اللہ تعالی نے نبی پس اختلاف
کیا انھون نے اوپر اونکے اور بعضے تفسیرونمین لکھا ہے کہ اجماع عالم اوپر کفر کے کبھی کسی زمانہ میں نہیں ہوا مگر یہہ بعض سے جو مروی ہے محمول

اوپر اجماع اکثر کے اور مصروف اوپر اتفاق اغلب کے ہی مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ خوشخبری دینے والے اہل طاعت کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالے
ارباب معصیت کو ساتھ عقاب کے وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اور اتاری ساتھ اونکے کتاب کہ احکام
شرایع اونکے اس کتاب مین لکھے تھے ساتھ حق کے تو کہ حکم کرین کتاب سے درمیان لوگونکے بیچ اس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہین بیچ اوسکے کتاب سے
جنس کتاب مراد ہی یا ہر نبی پر ایک کتاب اور لیحکم کی تفسیر مین کشاف مین لکھا ہی کہ لیحکم اللہ او الکتاب او النبی المنزل علیہ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ
اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ اور نہین اختلاف کیا بیچ حق کے یا بیچ کتاب کے یا بیچ امر دین کے مگر ان لوگون نے کہ دی گئی تھی وہ کتاب یعنے یہود اور نصاری
کہ تحریف اور تبدیل کرتے تھے مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ پیچھے اوسکے سے کہ آئے اونکے پاس معجزات روشن اور خلاف اونکا
بجہت دنیا اونکے نہ تھا بلکہ بواسطہ سرکشی اور حسد کے کہ کائن تھا درمیان فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس راہ دکھلائی اللہ نے اون لوگون کو کہ
ایمان لائے ہین لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ واسطے اس چیز کے کہ اختلاف کیا تھا بیچ اوسکے حق سے ساتھ حکم اپنے کے یعنے ساتھ علم اور
ارادہ اور امر اپنے کے بحر مواجین لکھا ہی کہ من الحق باذنہ بیان ماہی اور لام جنس کا ہی اسواسطے کہ یہہ ساتھ مسلمانونکے ایک حق مین مخالف
تھے بلکہ بہت سے حقوق مین اختلاف رکھتے تھے نماز بے رکوع پڑھتے تھے اور نماز مین طرف مشرق کے متوجہ ہوتے تھے اور روزہ بعضے دنکو
بعضے شب کو بھی رکھتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بعضے یہودی کہتے تھے بعضے نصاری کہتے تھے اور حضرت عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ
کہتے تھے اور شان قرآن شریف مین اور نبی آخر الزمان مین بے ادبی کرتے تھے حق تعالی نے ہدایت کی کہ نماز مین رکوع ٹھہرایا اور قبلہ طرف کعبہ
ابراہیمی کے سمجھایا اور روزہ صبح صادق سے تا غروب بتلایا اور ابراہیم اور عیسے علیہما السلام کی افراط اور تفریط کرنے سے بچایا اور قرآن پر اور
نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ ایمان لانیکے مشرف فرمایا وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہی جسے
چاہے طرف راہ سیدھی کے روز خندق جو کفار ایکدل ہوئے اور منافقون نے اپنا تعلق اظہار کیا اور ضعفائے مسلمین متردد ہوئے اور خطر عظیم
پیدا ہوا تو واسطے تقویت مسلمانونکے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ آیا گمان کیا تم نے ای مہاجرین کہ ترک
خانمان کیا اور محنت فاقہ اور غربت کربت اختیار کی وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اور ابھی نہین آئی تمھارے تئین مانند محنت
اون لوگونکے جو گذرے پہلے تم سے پیغمبر اور صدیق اور متابعین اونکے حاصل یہہ ہی کہ ای مسلمانو سہل نہ جانو بہشت مین جانا ابھی وہ مصیبتین
تمپر نہین آئی ہین جو دوستان خدا پر قبل تم سے گذری تھین مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ لگا اونکو فقر اور مرض یا سختی اور ناکامی یا شکستگی اور
گرسنگی لکھا ہی کہ درمیان طائف اور مکہ کے ستر ہزار پیغمبر الجوع الجوع کہہ کے مر گئے حدیث مین ہی کہ صعب ترین بلاؤن کی متوجہ انبیا ہوئی
ہی غرض جسپر انعام ہوا ہی اوسپر ایلام زیادہ ہی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہین ایذا دیا گیا کوئی نبی
مثل اوس چیز کے کہ مین ایذا دیا گیا ہون پس انبیا اور مومنین نے ساتھ محنت کے گذارا کیا وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ اور ہلائی گئی
یہانتک ساتھ بلا اور محنت کے کہ کہا پیغمبر نے اونکے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اور اون لوگون نے کہ ایمان لائے تھے اوپر یعنے
کہا باتفاق کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے اوپر اور کب فتحیاب ہونگے ہم دشمنوںپر غرض عرض کرتے تھے جناب الہی مین کہ شتاب باری فرماوے
اور اس بلا سے چھڑاوے نہ یہہ کہ بسبیل شک کہتے تھے پس حق تعالی نے رسول اپنے پر پیغام بھیجا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ آگاہ ہو تحقیق مدد
اللہ تعالی کی نزدیک ہی مسلمانونکے يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہین تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کرین سبب
نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کہ مرد بزرگ اور دولتمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مال رکھتا ہون کیا نفقہ
کرون یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین ابن عباس سے روایت لکھی ہی اور حکم تخصیص مصارف صدقہ کا کہ اوسمین ہی منسوخ ہی
ساتھ اس آیت کے کہ سورہ توبہ مین آئیگی اور کشاف مین لکھا ہی کہ وعن الحسن ہی فی التطوع اور سوال نفقے کا تھا اور بیان مصارف نفقہ
کیا اسواسطے کہ مہم تر تھا اوسکا معلوم کرنا کہ نفقہ اوسوقت معتد بہ ہوتا ہی کہ اپنے محل مین واقع ہوا اور محل دینے کا والدین سے بہتر اور نہین

ہی لبعد اوسکے اور قرابت والے لوگ ہین کہ صلۂ رحم ہین والصلۃ متعلقۃ بالعرش یقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ اسیواسطے
فرمایا حق تعالی نے کہ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرو تم مال سے پس واسطے ماں
باپ کے اور قرابت والونکے وَالْیَتٰمٰی اور بے پدرون خورد سالکے کہ قادر نہون اوپر اکتساب نفقات کے وَالْمَسٰکِیْنِ اور درویشونکے
کہ چارہ معاش کا نہین جانتے وَابْنِ السَّبِیْلِ اور مسافرونکے سمجھیے کہ وابن السبیل بصیغۂ مفرد ذکر فرمایا اسمین ایک نکتہ ہے اور وہ یہہ
ہے کہ مسافر اگر رفیقونکے ساتھ ہوگا تو اغلب یہہ ہے کہ بے توشہ نہ ہوگا چورونسے لٹیرونسے مال اسباب امن مین ہوگا کہ ہمراہی حامی و مددگار
اوسکے ہونگے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ اور جو کروگے تم بھلائی سے پس تحقیق اللہ ساتھ اوسکے ہے جاننے والا جزا اوس کی
تمہین دیگا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَھُوَ کُرْہٌ لَّکُمْ لکھی گئی اوپر تمہارے لڑائی اور وہ مکروہ ہے واسطے تمہارے اور شاق ہے اوپر نفس
تمہارے کے اور یہہ کراہیت مخالفت فرمان خدا سے ہے بلکہ بمقتضائے بشریت ہے کہ تلف مال اور ہلاکت نفس البتہ کارہ ہوتا ہے سمجھ لیجئے کہ پہلے
آیت ام حسبتم مین آنا مخاطب کا بہشت مین ساتھ حال گذشتگان کے متعلق کیا کہ بہشت ساتھ ایسی ایسی محنتون کے ملتی ہے پھر مصارف نفقہ کے
بیان فرمائے کہ یہہ عمل بھی سبب مثوبات عظیمہ ہے پھر یہہ آیت فرمائی کہ قتال باکفار اور جہاد با عدائے کردگار تمپر لازم ہے اور حال یہہ ہے کہ
تمپر دشواری ہے یعنے خداوند دشواری ہے یا قتال نفس دشواری ہے بوجہ مبالغہ جیسے زید عدل حاصل یہہ ہوا کہ محنتین یہان کی اختیار کرو تو
وہان عیش پائدار کرو **شعر** راحت اوسے ڈھونڈھو کہ بہجود + کچھ کھوویگا تب تو پاویگا تو + وَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ
لَّکُمْ اور شاید کروہ رکھو تم ایک چیز کو بہ نفرت طبع اور حالانکہ وہ بہتر ہو واسطے تمہارے جیسے غذا کہ مکروہ جانتے ہو اور نیک ہے واسطے تمہارے
دنیا مین بھی بجہت فتحیابی اور حصول غنائم اور مقہور اعدائے دین اور آخرت مین بھی بواسطہ آیت شہادت اور نعیم مخلد درجات علیین
وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ اور شاید کہ دوست رکھو تم ایک چیز کو از روئے کسالت نفس کہ وہ نہ جانا جہاد کا ہے اور حالانکہ وہ
بری ہو واسطے تمہارے دنیا مین بسبب تحمل ایذا کے غلبۂ اعدا سے اور آخرت مین بجہت حرمان کے ثواب غزا سے اور بعد درجۂ شہدا سے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہے مصلحت تمہاری اور تم نہین جانتے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ سوال کرتے ہین تم سے اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مہینے حرام سے لڑنیسے بیچ اوسکے کشاف مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کو ساتھ اور اصحابونکے
جمادی الآخر مین دو مہینے پہلے غزوۂ بدر سے بطن نخلہ کو بھیجا درمیان اونکے اور قافلۂ قریش کے کہ طائف سے آتا تھا لڑائی ہوئی عمرو بن عبداللہ الحضرمی
اور تین آدمی ساتھ اوسکے کفار سے قتل ہوئے شام کیوقت چاند رجب کا دکھلائی دیا معلوم ہوا کہ وہ دن سلخ جمادی الاخری کا تھا یا غرہ رجب کا
جب یہہ خبر مشہور ہوئی کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارونکو کہا یا کہ حلال ہے خونریزی اور فتنہ انگیزی کرو بیچ ماہ رجب
کے اور حالانکہ اس چاند مین حرام ہین یہہ باتین مسلمانون نے حضرتؐ سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی یعنے اس سوال کا جواب فرمایا حقتعالی
نے کہ قُلْ قِتَالٌ فِیْہِ کَبِیْرٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لڑنا بیچ اسکے بڑا گناہ ہے اسوقتمین قتال ماہ حرام مین حرام تھا پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوگیا
ساتھ آیت سیف کے وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَکُفْرٌۢ بِہٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور بند کرنا آدمیونکو راہ اللہ کی سے یعنے ایمان سے اور کفر کرنا ساتھ
اللہ کے اور کفر کرنا ساتھ مسجد حرام کے یا بند کرنا آدمیونکو مسجد حرام سے یا نماز پڑھنے سے بیچ اوسکے بعضون نے کہا ہے کہ واو والمسجد الحرام مین قسم
کی ہے وَاِخْرَاجُ اَھْلِہٖ مِنْہُ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ اور نکال دینا اہل مسجد حرام کا یعنے پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب اونکے کا مسجد حرام سے بلکہ
مکہ سے کہ مشتمل ہے اوپر مسجد کے بہت بڑا ہے نزدیک خدا کے قتال رجب سے اور عقوبت اوسکی زیادہ تر ہے وَالْفِتْنَۃُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ اور
کفر بڑا ہے قتل سے کہا ہے کہ مراد قتل سے عمرو بن عبداللہ حضرمی کا ہے چنانچہ بحر مواج مین لکھا ہے کہ زبردستی کرنی مسلمانونپر اور باکراہ اونکو دین سے
پھرا کر مرتد کرنا کہ کافر کرتے تھے بڑا ہے بیچ رتبے برائی گناہ عصیان کے قتل عمرو بن عبداللہ حضرمی سے کہ عبداللہ ابن جحش وغیرہ اہل اسلام
کے ہاتھ سے واقع ہوا تھا لام القتل مین عہد کا ہے وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا اور نہ ٹلینگے مشرک

بتعصب اور عناد او عناد کرتے جاوینگے تم سے ای مسلمانو یہانتک کہ پھر دین تمکو دین تمھارے سے کہ اسلام ہی اگر کر سکین اور قادر ہون وَ
مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اور جو کوئی پھر جاوے تمسے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاوے فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ پس مرجاوے اور
حالانکہ وہ کافر ہے یعنے حالت ارتداد مین مرجاوے فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس یہہ لوگ کھوئے گئے عمل انکے
بیچ دنیا کے اور آخرت کے کہ دنیا مین ابیاز نہ رہے فیصلہ جدا ہوا مال گیا میراث منع ہوئی اور عاقبت مین مستحق ثواب نہ رہے فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخکے وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھ لیجئے کہ کھوئے جانا عمل کا اور
زائل ہونا ثواب کا نزدیک امام اعظم مجرد ارتداد کے ہوتا ہی اگرچہ پھر اسلام لے آوے لیکن ثواب عمل کا پھر نہین آتا اور نزدیک امام شافعی
بمجرد ارتداد اعمال حبط نہین ہوتے جبتک کہ حالت ارتداد مین نہ مرے اگر مرتد ہوگیا پھر اسلام لایا تو ثواب اعمال گذشتہ کا پاویگا اور اگر
اسلام نلایا اور اوسی حالت پر نعوذ باللہ منہا مرگیا تو ثواب اعمال کا نہ پاویگا اور تمسک اونکا یہی آیت ہی اسواسطے کہ اسمین موت حالت
کفر پر شرط ہی جب یہہ ثابت ہوا تو جزائے ابطال اعمال اور زوال ثواب اوسپر مرتب ہوا اور امام اعظم رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ اس کلام مین
دو شرطین ہین دو جزا ہین ہر جزا اپنے شرط پر مترتب ہی ابطال اعمال مترتب ہی ارتداد پر اور خلود نار مترتب ہی موت حالت کفر پر اور
دلیل اونکی یہہ آیت شریفہ ہی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ کہ اسمین صریح حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جو شخص کفر کرے ساتھ
ایمان کے یعنے مرتد ہو جاوے پس تحقیق حبط ہو جاتے ہین عمل اوسکے اسمین کچھ قید موت کی نہین ہی مطلقا ارتداد موجب ابطال اعمال ہی
پس حبط ہونا عمل کا کہ مطلق آیا ہی مقید بموت کیونکر ہو اطلاق اور قید جمع نہین ہوتی اور مطلق محمول اوپر مقید کے نہین ہوتا اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین بخدا و رسول اور جنھون نے وطن چھوڑا اور ہجرت
کی اور لڑے کافرونسے بیچ راہ خدا کے یعنے عبداللہ بن جحش اور یار اوسکے رضا اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ یہہ لوگ امیدوار ہین مہربانی اللہ
کی کے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا مسلمانون کا اور مجاہدونکا اور مہاجرونکا ہی اور اونپر مہربان ہی معلوم کیجیئے کہ بیتسوین
آیت آیات مسائل سے کہ جسسے مسئلہ حرمت گناہ خمر کا اور میسر وغیرہما کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ پوچھتے ہین تجھسے
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے اور جوئے سے قصہ اس کا یون ہی کہ جب نازل ہوئی آیت وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ
سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا تو مسلمان شراب پیا کرتے تھے اور یہہ واسطے اونکے حلال تھی پھر بعد مدت کے حضرت عمر ابن الخطابؓ نے اور معاذ بن جبلؓ وغیرہما
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوی دیجئے ہمین بیچ شراب کے کہ زائل کرنیوالی عقل کی ہی اور بیچ جوئے
کہ سبب ضایع ہونے مال کا ہی یہہ پس فرمایا حق تعالی نے قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیچ اندونو
کے گناہ بڑا ہی اور فائدے ہین واسطے لوگونکے منافع خمر کے یا بدنی ہین جیسے ہضم طعام اور اشتعال حرارت غریزی اور یا خلقی ہین جیسی تواضع
متکبران اور سخاوت ممسکان اور جرأت بیدلان اور یا مالی ہین جیسی منفعت بیع شراء ہین اور فائدہ جوئیکا توسع ہی اوپر درویشونکے کہ رسم
جاہلیت تھی جو کوئی کچھ جیتتا جوئے سے وہ مساکین کو تقسیم کرتا تھا بعد نزول اس آیت کے بعضے صحابہ نے چھوڑ دیا پینا اسکا اور بعضے پیتے
تھے بعد اوسکے ایکروز عبدالرحمن بن عوف نے پیکر ایک جماعت صحابہ کی امامت کی قل یا ایہا الکافرون نماز مین پڑھی لا اعبد کی جگہہ اعبد بغیر
لا کے پڑھگئے پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى بعد اوسکے صحابہؓ نے وقت نماز کے اوسکا پینا چھوڑ دیا بعضونے
وقت طلوع شمس سے زوال تک وقت پینے کا اوسکے مقرر رکھا تا آنکہ عتبان بن مالک نے ایکروز جمع کرکے محفل نشاط کی اور بادہ خواری
ہونے لگی جب مدہوش ہوئے تب سعد بن وقاص نے حالت مستی مین شعر بیچ ہجو انصار کے پڑھا انصاریون نے اوسکو مارا اور زخمی کیا اور
ایذا پہنچائی سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انصار مذکور سے گلہ گو ہوئے حضرت عمر نے دعا کی کہ اللھم بین لنا فی الخمر
بیانا شافیا پھر دعا اون کی مقبول ہوئی اور یہہ آیت حرمت خمر مین نازل ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن

فاجتنبوه الخ کہ سورۂ مائدہ مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ صحابہ نے کہا سبحان اللہ کیا مہربانی فرمائی حقتعالیٰ نے اوپر بندونکے کہ شراب
یکبارحرام نہ کیٔ کہ رجہ بدرجہ حکم فرمایا تو کہ نہ شاق ہو لوگون پر پہلے حلال تھی تو عادی تھے پھر فرمایا کہ اسمین اثم ہے نہ حرمت پھر حرام
فرمائی وقت نماز کے نہ اور وقت پھر حرام مطلق کی پس اس آیت شریفہ سے اثم اوسکا ثابت ہے اور حرمت اوسکی آیت جو سورۂ مائدہ مین ہے
آویگی اوس سے ثابت ہوئی ہے سوال جب اوسکا پینا اثم ہوا تو ہر اثم حرام ہے پھر احتیاج طرف مائدہ کے کیا ہے جواب پہلے حلال تھی پھر
اثم جو اوسکا بیان فرمایا مع منافع تو لوگ سمجھے کہ حرام نہین ہے یہہ مگر اثم اوسمین تضییع وقت کا اور مال کا اور فوت صلوٰۃ کا ہے اور یہہ کہ شراب
اوسکا سبب زوال عقل ہے اسواسطے احتیاج اس آیت کی ہوئی سوال منافع خمر سے شفا ء بیماری ہے اور حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم پس کیونکر توفیق ہو درمیان آیت اور حدیث کے جواب یہہ نفع اوسکا جبتک تھا کہ پینا
اوسکا اثم تھا بسبب عوارض کے نہ حرام محض اور جب نازل ہوئی آیت سورۂ مائدہ کی تو حرمت اوسکی نے دور کردیا منفعت اوسکی کو کہ للناس
تھی اور معلوم کرلیا ہے آپنے کہ حدیث محرمات مین واقع ہے پس مخالف اس آیت اور حدیث مین کہان واقع ہوا سمجھ لیجئے کہ نزدیک امام
ابوحنیفہ رح کے شیرہ انگور خام کا جب آگ مین پکاوین اور جوش آکر کف اوسکے اوپر کی دور ہو پھر بیہوشی لائے وہ تو حرام ہے اوسیکا نام شراب
ہے اور صاحبین کے نزدیک جوش آکر کف دور ہو یا نہو خمر ہے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے فرمایا ہے کہ اگر ایک قطرہ خمر کا کنوئین
مین پڑے اور اوسپر منارہ بناوین تو واسطے بانگ نماز کے قدم اوس منارپر نرکھون اور اگر دریا مین پڑے اور دریا خشک ہو کر گھاس
اوسپر اوگے تو چارپایون کو نچراؤن کہ عین خمر حرام قطعی ہے اور پلید محض جیسے خون خوک اور بول سگ حلال کہنے والا اسکا کافر ہے
تھوڑی بہت حرام ہے اور باقی تحقیق خمر کی اور میسر کی سورۂ مائدہ مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا اور گناہ
شراب اور جوئے کا بہت بڑا ہے فائدے اونکے سے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ اور پوچھتے ہین تجھہ سے ای محمد صلی اللہ علیہ
کتنا خرچ کرین عمر بن جموح نے اول بار جو سوال نفقے کا کیا تھا تو جواب مصارف نفقہ مین نازل ہوا تھا پھر سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم جانتے ہین کہ صدقہ دیا چاہیئے لیکن نہین جانتا مین کہ کتنا دیا چاہیئے کہ قُلِ الْعَفْوَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حاجت سے یعنے جو
اہل وعیال کے خرچ سے زیادہ ہو وہ اللہ کی راہ مین دو اور حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھہ آیت زکوٰۃ کے کہ سورۂ توبہ مین آویگی بحر مواجین
لکھا ہے کہ ما مبتدا ہے اور ذا بمعنی الذی ہے اور ینفقون صلہ اوسکا ہے ضمیر موصول کی محذوف ہے ای ما الذی ینفقونہ یا ما محل نصب مین
ہے مفعول ینفقون کا بمعنی ای شئ ینفقون كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جیسا بیان نفقے کا فرمایا
اسطرح بیان کرتا ہے حق تعالیٰ واسطے تمھارے نشانیان مہربانی اپنی کی تو کہ تم فکر کرو بیچ کامون اس جہانکے اور اوس جہانکے یعنے دل اسجہان
مین نہ باندھو اور اوس جہانکو ہاتھہ سے نہ کھوؤ ملاحسین واعظ نے لکھا ہے کہ سلمی نے کہا ہے کہ تفکر بیچ دنیا اور آخرت کے یہہ ہے کہ سمجھے آدمی یہہ
دونون قاطعان راہ ہین فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا حرام علی اہل الاخرۃ والاخرۃ علی اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل
اللہ دنیا حرام ہے طالب عقبیٰ کو اور عقبیٰ حرام ہے طالب دنیا پر اور یہہ دونون حرام ہین طالب مولیٰ پر قطعہ عقبیٰ مین وہ نہ مانگتا ہو جب کچھہ
دنیا کی ہوس پھر اوسکو ہو کب کچھہ ✦ تو اوسکو ملے تو سمجھے کو نہین ملا ✦ سمجھے ہے تجھیکو تیرا رافت سب کچھہ ✦ نقل ہے کہ ایک بزرگ کا انتقال ہونے
لگا بہشت اونکے استقبال کو آئی مکان مہک گیا خوشبو سے لوگ خوش ہوئے وہ روئے پوچھا کہ سبب گریہ کیا ہے حق تعالیٰ نے یہہ عنایت
کی کہ بہشت کو تمھارے لینے کو بھیجا کہا اسواسطے روتا ہون کہ بہشت آئی جسکا مین طالب ہون اوسنے جلوہ نہ دکھایا اور ندا ہوئی غیب سے کہ تو
کیا چاہتا ہے عرض کیا اونھون نے کہ مین تجھے چاہتا ہون پس تجلی واقع ہوئی اور جان نکلگئی واہ عجب موت پائی الٰہی ایسا ہی مرنا مجھے بھی دیجیو
س تیرے مشاہدہ مین جان تن سے جائے میری ✦ الٰہی موت بھی آوے تو ایسی آئے میری ✦ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور سوال کرتے
ہین تجھہ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتیمون سے یعنے کسطرح سے معیشت ساتھہ یتیمونکے کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ جو تاکید تہدید

نکھانے مال یتیمونکے بین ساتھہ نزول اس آیت کے ولاتقربوا مال الیتیم وارد ہی وہ لوگ کہ انکا کاروبار کرتے تھے اور اونکے معاملات بین تصرف کرتے تھے کنارہ کش ہونے لگے یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک بین پہنچی حق تعالی نے فرمایا قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنوارنا اور محافظت کرنی یتیمونکے مال کی واسطے اونکے بہتر ہی اجتناب کرنیسے بحر مواج بین لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا عبد اللہ بن رواح انصاری نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ علاحدہ آٹا خمیر کرنا اور سالن پکانا دشوار ہی کسطرح معاملہ کرین حقتعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضون نے کہا ہی کہ بعضے لوگ کھانا یتیمونکا جدا ہی پکانے لگے اور اونکے بچھونے پر بیٹھنے سے اجتناب کرنے لگے کسی نوع سے مخالطت ساتھہ اونکے روا نہ رکھنے لگے اعراض کلی ان سے کرنے لگے حقتعالی نے فرمایا وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اگر ملالو تم اونکو ور طعام اپنا ساتھہ طعام اون کے کے خلط کرو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے معاملہ برادرانہ ساتھہ اونکے رکھو خرچ اور وزن اونکی جنس کا حساب بین رکھو اور زیادتی اور کمی کھانیکی پر مت خیال کرو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالون اور تباہ کرنیوالونکو اونکے مال کے سنوارنیوالون سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ محنت اور رنج دیتا تمکو اور تنگ کرتا تمکو ساتھہ اسباب کے کہ مخالطت ساتھہ یتیمونکے حرام کردیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ تعالی غالب ہی حکمت والا جو کرتا ہی ساتھہ حکمت کے کرتا ہی سوال یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم اور یسئلونک عن الشهر الحرام اور یسئلونک عن الخمر والمیسر ان تینون آیتونکے درمیان بجہت تباعد معنی فصل کیا اور واو عطف کا درمیان نہ لایا اور یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو اور یسئلونک عن الیتمی اور یسئلونک عن المحیض ان تینون بین بھی ویسا ہی تباعد معنی ہی پس اونمین کیون وصل کیا ساتھہ واو عاطفہ کے وہی فصل جو پہلی آیات ثلثہ بین تھا یہان بھی کرتے جواب لکھا ہی تفسیر وسیط مین کہ سوال تینون پہلے کہ مفصولہ ہین اونمین سے آخر کا سوال کہ یسئلونک عن الخمر والمیسر ہی یہہ اور تینون سوال پچھلے کہ موصولہ ہین ایک وقت بین واقع ہوئے ہین اتحاد وقت کا درمیان اونکے موجب وصل ہی اور تینون سوال پہلے اوقات مختلفہ بین وارد ہوئے ہین اتحاد زمانی بھی اونمین مفقود ہی سبب فصل ہی معلوم کیجیے کہ چوبیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم جواز نکاح مشرکین اور مشرکات کا ساتھہ مومنین اور مومنات کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ اور مت نکاح بین لاؤ عورتین شرک والیونکو یہان تک کہ ایمان لاوین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد غنوی کو کہ بڑا بہادر دلاور مردانہ تھا مکے کو بھیجا تا کہ ضعفائے اہل اسلام کو کفار سے مخفی کرکے لے آوے جب مکے بین پہنچا تو ایک عورت مشرکہ عناق نام نے کہ تعلق باطن ساتھہ اوسکے رکھتی تھی اوسکے پاس آکر کہا کہ خلوت کرو والا فریاد کرکر تجھے ایذا دلواؤنگی اوسنے کہا حرام بین مجھہ سے کردن یہہ محال ہی اوسنے کہا نکاح کرو اوسنے کہا نکاح بغیر اجازت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کرون میری کیا مجال ہی پس مرثد نے بعد مراجعت کے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حقتعالی نے یہہ آیت نازل کی اور اونھین روزونمین عبد اللہ بن رواحہ نے ایک طمانچہ اپنی لونڈی کو مارا تھا وہ آکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دادخواہ ہوئی حضرت نے مہربانی فرماکے عبد اللہ سے اوسکا احوال پوچھا عبد اللہ نے عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہی روزہ رکھتی ہی تصدیق آپکے رسالت کی کرتی ہی لیکن نافرمان ہی حضرت نے فرمایا کہ یہہ مومنہ ہی اس سے نیکی کر عبد اللہ نے اوسے آزاد کرکر نکاح کرلیا لوگ طعنہ کرنے لگے کہ ابن رواحہ نے کنیزک سیاہ سے نکاح کیا اور عورتین حسین خوبصورت مشرک دیتے تھے اوسنے نہ قبول کیا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر عورت ہی آزاد مشرکہ سے اگرچہ تعجب بین لائے تمکو وہ عورت حسن اور جمال اپنے سے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور مت نکاح کرو تم عورات مومنات کا ساتھہ مردون مشرک کے یہان تک کہ ایمان لاوین وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہی عورت کا مرد آزاد شرک لانیوالی سے اور اگرچہ خوش آئے تمکو وہ مشرک بواسطہ صورت یا ثروت کے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ یہہ شرک والے اور شرک والیان بلاتی ہین تمکو طرف آگ کے یعنے طرف کفر کے کہ ارتکاب اوسکا سبب ہی دوزخ کے جانے کا وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ اور اللہ بلاتا ہے تمکو بسنت رسل طرف جنت کے اور بخشش کے یعنے وہ اعمال تم کو تعلیم فرماتا ہے کہ جنکے واسطے
بخشے جاؤ تم اور بہشت میں پہنچو ساتھ قضا اور ارادت اوسکیکے وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور بیان فرماتا ہے نشانیان
اپنی اور ظاہر کرتا ہے احکام اپنے حلال اور حرام سے واسطے آدمیونکے تو کہ نصیحت پکڑیں یا وہ حاصل یہہ ہے کہ نکاح مومنین کا زن مشرک سے
جبتک کہ ایمان نلاوے حرام ہے لیکن اشکال یہہ ہے کہ جائز رکھا فقہا نے لانا زن کتابیہ کا نکاح میں باوجودیکہ شرک اونکا قرآن سے ثابت ہے
کہ قالت الیہود عزیر ابن اللہ و قالت النصاریٰ مسیح ابن اللہ پس بیضاوی میں لکھا ہے کہ حرمت اگرچہ شامل تھی کتابیہ کو بھی لیکن خاص کر دیا
اس آیت نے وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ کہ سورۂ مائدہ میں ہے پس جائز ہو گیا نکاح اوسکا اور کشاف میں لکھا ہے کہ یہہ
حکم منسوخ ہے ساتھ آیت سورۂ مائدہ کے اور عدم جواز نکاح مومنات کا ساتھ مشرکین کے آیت وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ ناسخ ہے اور تفسیر احمدی میں لکھا
ہے کہ وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ میں لاتُنکحوا بالضم ہے باب افعال سے خاصتہ نہ بالفتح ثلاثی مجرد سے بخلاف وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ کے کہ اس میں دونون
قرأتین ہین معلوم کریجیے کہ پنتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت مباشرت کا ساتھ زنان حائضہ کے اور حرمت لواطت
کرنے کا ان سے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ اور سوال کرتے ہین تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیض سے سبب نزول کا اسکے
یہہ ہے کہ یہود حالت حیض مین اپنی جورؤن سے جدے ہوجاتے تھے اور نگاہ اونکی طرف نہین کرتے تھے کھانا طعام اونکے ساتھ حرام جانتے تھے
اور کرنا کلام اونسے منع سمجھتے تھے اور نصاریٰ برعکس اوسکے کرتے تھے کہ حالت حیض مین کلام طعام وطی جماع سب مباح جانتے تھے ثابت ابن ابو
دحداح رح نے حضرتؐ سے پوچھا کہ عورت اپنی سے حالت حیض مین کیا معاملہ کرین ہم جواب آیا کہ قُلْ هُوَ اَذًى کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حیض
ناپاکی ہے کراہت طبع اور نفرت دل اوس مین ہوتی ہے فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ پس چھوڑ دو عورتونکو حالت حیض مین یعنے مجامعت سے
بچو اور مکالمت مواکلت مخالطت شوق سے کرو پھر حقتعالیٰ نے واسطے تاکید کے فرمایا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ اور مت پاس جاؤ اونکے یعنے مباشرت
نکرو حَتّٰى يَطْهُرْنَ یہانتک کہ پاک ہون یطہرن بسکون طا اور ضم ہا قرأت امام حفص کی قرأت ہے یعنے جب خون آنا منقطع ہو بعد اکثر ایام حیض اگرچہ غسل
نکیا ہو مجامعت روا ہے اور اگر انقطاع دم کا ہوا قبل مدت حیض مین تو قبل غسل کے وطی نا روا ہے چنانچہ قول امام اعظم کا ہے اور جب غسل
کرے بعد انقطاع دم تب وطی کرے یہہ مذہب امام شافعی کا ہے فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ جب نہالین بعد انقطاع دم
پس جاؤ اونکے پاس اوسجگہہ سے کہ حکم کیا اللہ نے کہ فرج ہے نہ غیر اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست
رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو مناہی سے اور دوست رکھتا ہے پاکونکو سمجھ لیجے کہ آدمی بیچ مخالطت حائض کے افراط اور تفریط کرتے ہین نصاریٰ کچھ
حیض غیر حیض مین فرق نہین کرتے وہی جماع خلط جو تھا حالت حیض مین بھی کرتے تھے اور یہود اور مغان بکلی تارک تھے کچھ آمیزش کسی امر مین انکے
ساتھ نرکھتے تھے حق تعالیٰ نے مسلمانون کو راہ میانہ روی کی عنایت فرمائی مضاجعہ اور مواکلہ اور مشاربہ اور معانقہ جائز رکھا اور مس کرنا ناف سے
تا زانو حرام کیا چنانچہ یہی قول امام ابیحنیفہ اور ابی یوسف کا ہے اور امام محمد مس غیر فرج روا رکھتے ہین اور مدت حیض کی اقل تین روز ہین اور اکثر
دس دن اور مسائل حیض کے کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہین بیان کرنا موجب طوالت ہے لہذا محرر ہوئے نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ بی بیان
تمھاری کھیتیان ہین واسطے تمھارے یہود کہا کرتے تھے کہ اگر پیٹھ کیطرف سے مجامعت کرینتو فرزند احول پیدا ہوتا ہے لوگون نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا جواب حق تعالیٰ نے نازل کیا کہ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین کہ اونسے اشجار اطفال اور نباتات بنات پیدا ہوتے ہین
فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ پس جاؤ کھیت اپنے مین جسطرح سے چاہو یعنے جماع کرو ساتھ انکے جس نہج سے لٹاکے بٹھاکے اوٹھاکے الٹ کے پلٹ کے
موضع حرث مین نہ محل فرث مین یعنے مقام جماع مین جماع کرو کہ قبل ہے نہ محل سرگین مین لواطت کرو کہ دبر ہے سمجھ لیجئے کہ انّٰی کے دو معنے
آتے ہین من این کی چنانچہ آیت مین انّٰی لک ھذا اور کیف کی چنانچہ اس آیت مین انّٰی یکون لی غلام یہان من این نہین ہو سکتا اسواسطے کہ
اسمین صفت تعمیم مکان ہے اس آیت کی معنی ہوجاوینگی کہ جس مکان سے چاہو قبل سے یا دبر سے چنانچہ اہل روافض کہتے ہین اور یہہ معنی

اس آیت کی درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین اونسے اولاد پیدا ہوگی تمھاری تم اپنے کھیت کو جوتو بوؤ جیسے
چاہو اور اولاد نہین پیدا ہوتی مگر جماع سے لواطت سے اولاد کہان ہوتی ہے پس کھیت وہ ٹھہرا جو مُنبِتْ تخیل اولاد ہو نہ وہ کہ جس مین تخم
ضایع ہوجاوے پس کسیطور سے یہہ معنی اَنّٰی کی بنتی ہے نہین پس بیان انی بمعنے کیف ہے جیسا مذہب ہمارا اہل سنت جماعت کا ہی یعنے کیف
شِئْتُم قائماً او قاعداً او مضطجعاً چنانچہ اوّل تقریر کر آئے ہم وَ قَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ اور پہلے بھیجو واسطے جانون اپنی کے خلوص نیت سے اور
اعمال نیک سے کہ اتباع اوامر اور اجتناب نواہی ہے جماع حلال ہے اوسے کرو اور لواطت حرام ہے اس سے بچو یا یہہ کہ مقدم کرو نفسون اپنے
پر جماع سے طہارت اور دعا اور طلب ولد صالح کہ موجب تقویت دین اور سبب تکثیر امت سید المرسلین ہووے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ اور ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت امر کے اور مباشرت نہی کے جماع کا امر کیا ہے وہ کرو لواطت کی نہی کی ہے وہ نہ کرو اور جانو
یہہ کہ ملنے والے ہو تم اُسے جو پہلے بھیجا ہے اچھا یا بُرا اچھا ہے تو اچھے درجے بہشت مین ملینگے بُرا ہے تو بُرے درجے دوزخ مین ملینگے یا ملاقوہ کی ضمیر
طرف اللہ کے ہے یعنے ملوگے اللہ سے بے پردہ دیدار پروردگار سے مشرف ہوگے یا مراد ملاقات سے عرض نیا۔ گان ہے بخدائے عزوجل چنانچہ
اور آیت شریفہ مین وارد ہے وعرضوا علی ربک صفا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والون کو ساتھ بہشت
اور رویت کے معلوم کیجئے کہ چھتیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ قسم معصیت پر نہ کھانیکا اور بہت قسمین نہ کھانے کا اور تقسیم
اقسام کا اور وجوب کفارت کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اور مت کرو اللہ کے نام کو نشانہ دست آویز اور
بہانہ واسطے قسمون اپنی کے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے بہنوئی سے کہ بشیر بن نعمان تھے ناخوش ہوگئے اور قسم کھالی اسم اعظم الٰہی کی کہ
اُس سے بات نہ کرونگا اور اوسکے حق مین کچھ نیکی نہ کرونگا اور اوسکے اور کسی اور کے درمیان جو جھگڑا ہوگا تو صلح مصالحت نہ کرونگا حقتعالی
نے یہہ آیت نازل کی کہ مت کرو نام خدا کو مانع اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا اوس سے کہ نیکی کرو ساتھ اقربا اور احباب کے اور پرہیزگاری کرو مروت
یا رون دوستان کیسے اور اونسے قطع کلام کرو وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ اور صلح کرو درمیان لوگون کے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ سننے والا
ہے قسم تمھاری جاننے والا ہے جو دلمین قسم کھانیوالونکے ہوتا ہے عبد اللہ بن رواحہ نے بعد استماع اس آیت شریفہ کے جو دل مین ٹھہرایا تھا
بشیر بن نعمان کے ساتھ عدم نیکوئی سے چھوڑ دیا اور بشیر سے بمقام رحمت اور شفقت مین آیا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ نہین
پکڑتا تمکو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمھاری کے کہا ہے صاحب کشاف نے لا یواخذکم اے لا یعاقبکم بلغو الیمین اور دوسری معنی کہتے ہین
کہ لا یلزمکم الکفارۃ بلغو الیمین لغو بقول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وُہ ہے کہ مظنہ راست پر قسم کھائی جاہے اور وہ جھوٹھ نکل آوے اور بقول امام
شافعی لغو وُہ ہے کہ بے اختیار کسی شخص کی زبان پر قسم بطور عادت جاری ہو ہر بات مین کہے واللہ آؤنگا واللہ جاؤنگا واللہ بیٹھونگا واللہ اٹھونگا
اور اوسے اوس قسم مین قصد قسم کھانیکا نہو خیر بہر تقدیر یمین لغو کی کفارت نہین ہے اور حق تعالیٰ اوسپر مواخذہ نفرماویگا وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ اور لیکن پکڑتا ہے تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ کماتے ہین دل تمھارے یعنے جو عمداً قسم کھاؤ اور ارادہ کرکر دل مین ایک کام کا
اور خلاف اوسکے کرو تو حانث ہوگے کفارت لازم آویگی اور بیان کفارت یمین کا سورۂ مائدہ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
حَلِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے بندیکو ساتھ قسم لغو کے اور بردبار ہے سوگند عمدا مین بھی شتابی عذاب کر نہین نہین فرماتا سمجھ لیجے کہ اختلاف ہے بیچ یمین
غموس کے غمس کے معنے لغت مین نیچے لیجانا اور غوطہ کھانا ہے اور اصطلاح اہل شرع مین یمین غموس وہ ہے کہ ایک شخص نے زمانہ گذشتہ مین
کام کیا ہو اور قصداً اجان بوجھ کے قسم کھائی جھوٹھی کہ مین نے نہین کیا بالعکس پس بقول امام اعظم اور ایک روایت مین امام احمد کی ہے کہ
اوسپر کفارت نہین ہے کہ اوسکا گناہ بڑا ہے کفارے سے نہین بدلا جاتا اور بقول امام شافعی اور ساتھ ایک روایت امام احمد کی کفارت ادا کرے
اور اگر قسم کھالی کہ زمانہ آئندہ مین یہہ کام کرونگا اور خلاف اوسکے کرے یا بالعکس تو حانث ہوگا اور کفارت لازم آویگی بالاجماع معلوم کیجئے
کہ یہانسے آیات متعددہ بیان طلاق اور عدت مین شروع ہوتی ہین اور سینتیسوین آیت آیات مسائل مین کہ جس سے مسئلہ ایلا کا نکلتا ہے

وہ یہہ ہے لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِہِمْ واسطے ون لوگونکے کہ قسم کہاتے ہین بی بیون اپنی سے جدا اُسکی سمجھ لیجئے کہ کوئی مسئلہ کلام اللہ مین
ایسا مشروح مفصل نہین ہے جیسا مسئلہ طلاق کا اور عدت کا ہے کہ طلاق باحکامہ و اقسامہ رجعی بائن غلیظ ایلا وغیرہما اور ایسی ہی عدت باحکامہا و
اقسامہا ذکر فرمائی ہے اور تمام یہہ دو سورتون مین بیان کیا ہے ایک تو یہان سورۂ بقر مین دوسری سورۂ طلاق مین کہ آخر قرآن مین آویگی
انشاء اللہ تعالی اور یہان ابتدا کی ہے ساتھہ مسئلہ ایلا کے کہ فرمایا وَالَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِہِمْ لکھا ہے امام زاہدی نے اور حسینی نے
کہ سبب نزول کا اوسکے یہہ ہے کہ جاہلیت مین جس مرد کو اپنی جورو سے میل نہوتا تھا اور غیرت رکھتا تھا کہ اگر اسکو چھوڑ دونگا تو اور سے
نکاح کریگی تو قسم کھا لیتا تھا کہ اتنے روز دن اوس سے مباشرت نکرونگا پس اتنی مدت وہ بیچاری پابستہ دلخستہ بیٹھی رہتی تھی نہ بیوہ
ہوتی ہے نہ سہاگن حقتعالی کو ناپسند آئی یہہ بات اور یہہ آیت نازل کی اور تطبیق اس آیت کی آیت سابق سے یہہ ہے کہ اوسمین مذکور
یمین کا فرمایا تھا اسمین حکم ایک صفت یمین کا کہا پس کلام از باب ذکر خاص بعد عام واقع ہوا حاصل معنی کا یہہ ہوا کہ حق تعالی نے فرمایا واسطے
ملاحظہ احمال اول لوگون کے کہ ایسی قسم کھاتے ہین تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ انتظار کرنا چار مہینے کا فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
پس اگر پھر آوے سوگند کھانیوالا طرف جورو اپنی کے اور مباشرت کرے پس تحقیق حق تعالی بخشنے والا ہے گناہ شکستن گان قسم کا اور
مہربان ہے کہ مباح کو مخالفت قسم کیا اور کفارت مقرر فرمائی سمجھہ لیجیے کہ شریعت مین یہہ ہے کہ اگر ایلا والا چار مہینے کے اندر رجوع
کرے تو حانث ہوتا ہے کفارت لازم آتی ہے اور نکاح ثابت رہتا ہے چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہے اور ایک قول امام احمد
کا بھی یہی ہے اور بقول امام شافعی اور مالک اور بروایت مشہور امام احمد کے حانث نہین ہوتا اور اگر مدت چار مہینے کی گذر گئی
اور وطی نہ کیا اوسنے بغیر عذر کے تو طلاق بائن واقع ہوتی ہے نزدیک امام اعظم کے نہ نزدیک ایمہ ثلثہ کے کہ اونکے نزدیک موقوف
ہے چاہے طلاق دے چاہے ندے اور سرکشی کرے اگر ایلا والا تو حاکم کو چاہیئے کہ طلاق دلوا دے یہہ قول امام مالک اور احمد اور شافعی
کا ہے اور امام احمد اور شافعی سے یہہ بھی روایت ہے کہ تنگی کی جائے اسپر تا کہ طلاق دیوے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ اور اگر قصد کرین طلاق کا پس حق تعالی سننے والا ہے کلام طلاق دینے والے کا جاننے والا ہے قصد اوسکا اختلاف ہے بیچ اسکے
کہ اگر قسم کھائی کسینے بغیر اسم اللہ کے تو ایلا والا ہوگیا نزدیک امام اعظم کے برابر ہے کہ قصد ضرر پہنچانے کا اپنی جورو کے کیا یا ارادہ ایذا دور
کرنے کا اوسکے کیا کہ دودہ پلانیوالی ہے یا بیمار ہے یا قصدا اپنے جانکے ضرر دفع کرنیکا کیا اور بقول امام مالک کے مولی نہین ہوتا مگر حالت
غضب مین قسم کھائی یا ارادہ ضرر رسانی کا ہو زوجہ کے اور اگر نیکی اور سازکاری کا یا اور نفع زوجہ کا قصد ہو تو مولی نہین ہوتا اور
بقول امام محمد قصد ضرر زوجہ سے مولی ہوتا ہے فقط اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر اونسے قول موافق امام اعظم ہے اور اگر
بنام خدا قسم کھا کر چار مہینے کے اندر وطی کرے تو کفارت باتفاق لازم ہوتی ہے مگر قول قدیم شافعی مین اور کسینے وطی کرنا ترک کیا اپنی
زوجہ سے بغیر قسم کے چار مہینے سے زیادہ تو بقول امام اعظم اور شافعی مولی نہین ہوتا اور بقول امام مالک اور ایک روایت احمد کی
مین ہوتا ہے اور اختلاف ہے مدت ایلا کی نسبت مین بقول مالک دو مہینے ہین آزاد ہو جورو اوسکی یا لونڈی ہو اور امام شافعی کے نزدیک
چار مہینے ہین مطلق اور نزدیک امام اعظم کے اعتبار مدت ایلا مین عورت پر ہے اور اگر جورو آزاد ہے چار مہینے ہین اور اگر لونڈی
ہے دو مہینے ہین خاوند کوئی ہو غلام ہو یا میان ہو اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک موافق امام مالک کے دوسری مطابق
امام اعظم کے اور اختلاف ہے ایلائے کافر مین بقول ایمہ ثلثہ صحیح ہے اور بقول امام مالک صحیح نہین اور فائدہ صحت ایلا کا اوسوقت
ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام لے آیا اگر درمیان چار مہینے کے وطی کیا کفارت لازم آئی والا مولی ہوا معلوم کیجیے کہ آٹھہ ۲۸ تیسوین آیت آیات مسایل
سے کہ جس سے مسئلہ عدت مطلقہ کا اور بیان رجعت کا بیچ طلاق کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِہِنَّ ثَلٰثَةَ
قُرُوْٓءٍ اور طلاق والیان انتظار کرین ساتھہ جانون اپنی کے تین قروء تک اور قرء لفظ مشترک ہے حائض ہونے کو زن کے اور پاک

ہونیکو دونون کو کہتے ہین لیکن یہان قرء نزدیک امام اعظم کے حیض ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے طہر ہے اور امام محمد سے دونو
روایتین ہین اور فائدہ اختلاف کا ظاہر ہوتا ہے اوسوقت کہ عورتکو حیض تیسرا شروع ہو کہ امام اعظم کے نزدیک مدت عدت کی پوری ہوجاتی
ہے اور نزدیک امام مالک اور شافعی بعد انقضائے حیض ثالثہ کے جو پھر طہر ہو تب پوری ہوتی ہے اور متفق ہین ائمہ کہ عدت زن حاملہ
کی مطلق بوضع حمل ہے طلاق دادہ ہو یا خاوند مرگیا ہو اور ایسی ہی باتفاق عدت اس عورت کی کہ جسے حیض نہوتا ہو بسبب بڑھاپے
کے حیض منقطع ہوگیا ہو تین مہینے ہین اور اسیطرح سے حیض ہوتا ہے عدت اسکی تین قروء ہین باتفاق لیکن معنون مین قروء کے اختلاف
ہے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے مگر بقول داؤد تین مہینے ہین اور اگر کوئی عورت رانڈ ہوجاوے رستے مین جنگلے تو بقول امام اعظم مدت عدتکی
وہین اقامت کرکے پوری کرے بیچ شہر کے ہو یا قریب شہر کے اور بقول ائمہ ثلثہ کے اگر خوف ہو فوت ہونیکا حجکے تو عدت توڑنا جائز ہے
عین عدتمین نکلکر سفر اختیار کرے اور حج ادا کرے اور اگر خاوند گم جاوے تو بقول امام اعظم اور بقول جدید راجح امام شافعی اور ایک
روایتمین امام احمد کی حلال نہین ہے اوسکو اور کسی سے نکاح کرنا اس مدت تک کہ غالباً اوسکی امید زندگی کی ہو اور حد اس مدتکی نزدیک
امام اعظم کے ایکسو بیس برس ہین اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک نو برس ہین اور بروایت جدیدہ امام شافعی کے خاوند کے مال مین سے
نفقہ پایا کرے ہمیشہ اور اگر دشوار ہو نفقہ اوسکے مالمین سے پانا تو فسخ کرے نکاح بنا بر روایت ظاہر دو قول امام شافعی کیسے اور بقول
مالک اور مختار ہے متاخرین اصحاب اونکے کا اور یہی روایت قوی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کیا ہے اور انکار نہین کیا کسینے صحابہؓ سے
اور نزدیک امام احمد کے بروایت اخری یہہ ہے کہ توقف کرے مدت چہل سال کہ اکثر مدت حمل کی ہے اور چار مہینے اور دس روز کہ
مدت عدت وفات زوج اوسکی ہے پھر حلال ہے اوسے ازدواج اور سے اور اختلاف ہے گم ہوے مین پس بقول امام شافعی مفقود
وہ ہے کہ معلوم ہو کہان گیا اور قطع ہوجاوے خبر اوسکی اور غالب گمان ہووے کہ مرگیا اور بقول امام مالک اور بقول قدیم شافعی وہ
ہے کہ قطع ہو خبر اوسکی اسباب ظاہر ہلاکت کا ہو یا نہو اور بقول امام احمد مفقود وہ ہے کہ منقطع ہو خبر اوسکی اور سبب غالب ہلاکت
کا ہو چنانچہ جنگ مین گم گیا ہو درمیان دو صف کے یا سوار جسپر تھا وہ کشتی غرق ہوگئی اکثر لوگ اوسکے ڈوبگئے بعضے سلامت رہے اور
اگر سفر تجارتکو گیا تھا کہ خبر منقطع ہوگئی معلوم نہین کہ زندہ ہے یا مردہ اس حالت مین اور سے نکاح کا کرنا درست نہین یہان تک کہ متعین
ہو موت اوسکی یا ایسی مدت گذر جاوے کہ اسقدر مدتمین زندہ نرہتا ہو کوئی اور بقول امام اعظم مفقود وہ ہے کہ غائب ہوجاوے اور معلوم
نہووے خبر اوسکے جینے کی اور مرنیکی اور اختلاف اسمین ہے کہ جو پھر آوے خاوند گم ہوا اور یہان نکاح کرلیا ہو اوسکی جورو نے اور سے بعد
توقف مدت گمشدگی کے پس بقول امام اعظم باطل ہوجاویگا نکاح دوسرا اگر وطی کیا اوسکے ساتھ تو مہر مثل لازم ہوگا اور عدت کچھ لازم
نہین کہ دوسرا نکاح باطل تھا اور جورو پہلے خاوند کی ہے اور بقول امام مالک اگر دخول کیا اوسکے ساتھ زوج دوسری نے تو جورو
اوسکی ہوگئی اور زوج اول نے جو مہر دیا ہو تو واجب ہے کہ جورو پھیر دے مہر اور اگر دخول نہین کیا تو جورو پہلے خاوند کی ہے اور امام
مالک سے دوسری روایت یہہ ہے کہ جورو پہلے ہی خاوند کی ہے بہرحال وطی کرے دوسرا یا نہ کرے اور امام شافعی سے دو قول ہین
ایک مین باطل ہے نکاح دوسرا دوسرے مین باطل ہے نکاح پہلا بہرحال اور بقول امام احمد اگر دخول نہ کیا ہو ساتھ اوسکے زوج دوسرے نے
تو جورو پہلے کی ہے اور اگر دخول کیا ہے تو پہلے زوجکو اختیار ہے اسمین چاہے اپنے نکاح مین رکھے اور مہر اگر دوسرے زوج نے دیا ہے تو
جورو سے دلوادے یا دوسرے کو دیدے اور اگر مہر دیا ہو تو لیلے اور جائز رکھتے ہین قسمت مال مفقود کی امام اعظم اور امام احمد اور نہین
جائز رکھتے امام مالک اور امام شافعی تا آنکہ متیقن ہو موت اوسکی اور اختلاف ہے ام ولد مین کہ مرگیا مولی اوسکا یا آزاد کردیا اوسنے دونو
حال مین بقول امام اعظم عدت اوسکی تین حیض ہین اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک حیض اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک
تو ایک حیض کی اوسیکو امام خرقی نے اختیار کیا ہے دوسری آزاد مین ایک حیض اور وفاتمین چار مہینے دس دن سمجھ لیجے کہ پہلے حق تعالی

نے مطلق احکام قسم کا مذکور فرمایا پھر اقسام اقسام مین سے کہ ایلا ہے اوسکا ذکر کیا پھر ایلا سے کہ مناسبت طلاق سے رکھتا ہے مذکور طلاق
کا کیا اب اوسکے احکام مطلقات بیان فرمائے کہ والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء کہ قروء سے مراد تین حیض ہین کہ
کہ انہین جہان طلاق دیا ہو وہین رہے اوس مکان سے بغیر عذر شرعی کے نہ نکلے اور اس مدت عدۃ تین جو قید ہین کہ دلیل شرعی
سے ثابت ہوئی ہین چنانچہ کتب فقہ مین بتشریح اور توضیح مسطور ہین بجالاوے سوال النفس جمع قلت ہے اور نفوس مطلقات
بہت ہین پس مقام جمع کثرت مین جمع قلت کیون لائے باوجود نفوس کہ جمع کثرت ہے اوسکو چھوڑ کر انفس کو کہ جمع قلت ہے کیون
اختیار کیا جواب توکہ استعمال جمع قلت کا دلالت کرے اوپر اوسکے کہ شان عورات سے کہ میل طرف ازواج کے بیشتر رکھتی ہین سکا
تربص اور انتظار قلیل ہے اور امام شافعی جو قروء سے مراد تین طہر مراد لیتے ہین اونکی دلیل یہہ ہے کہ زمان رغبت زنان زمانہ
طہر ہے نہ حیض پس قروء کی تاویل بطہر کرنا مناسب ہے اور سیاق کلام کا بھی اسیکو چاہتا ہے وبعولتهن احق بردهن فی ذلك
ان ارادوا اصلاحا کہ ارادت باشارت طہر ہے اور امام اعظم کہتے ہین کہ صریح آیت واللائی یئسن من المحیض من نساءکم ان
ارتبتم فعدتهن ثلثة اشهر سے معلوم ہوتا ہے کہ تین ماہ بدلے تین حیض کے مقرر کئے اور اعتداد ساتھ اوسکے بہ تقدیر انقطاع حیض
لائے یہہ اشارت کافی ہے اوپر اوسکے کہ عدت ساتھ حیض کے ہے اور سوا اسکے اور بھی ادلہ انکے ہین یہان واسطے طوالت کلام کے
مسطور نہوئے وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ اور نہین حلال ہے واسطے عورتون کے یہہ کہ چھپاوین جو کہ پیدا کیا ہے
اللہ نے فِيْ أَرْحَامِهِنَّ بیچ رحمون اونکے فرزند سے یا خون حیض سے اور جو کتمان ولد سبب ابطال حق رجعت ہے پس عورتون کو روا
نہین ہے لکھا ہے کشاف مین کہ عورت جب ارادہ کرتی تھی جدائی کا اپنے خاوند سے تو چھپاتی تھی حمل کو توکہ منتظر نہو وضع حمل کا اور جو
حائض ہوتی تھی تو ظاہر کرتی تھی کہ طہر مین ہون استعجالا للطلاق پس حقتعالی نے فرمایا کہ نہین حلال یہہ تمھارے واسطے إِنْ كُنَّ
يُؤْمِنَّ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اگر ہین ایمان لائی ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ إِنْ
أَرَادُوْا إِصْلَاحًا اور خاوند اونکے سزاوار تر ہین ساتھ پھیر لینے انکے بیچ زمانہ تربص اور انتظار کے اگر چاہین خاوند صلاح مین لانا
کام بی بیونکا نہ ضرر پہنچانا اونکو لکھا ہے کہ ابتدائے اسلام مین طلاق رجعی دیتے تھے اور جب مدت عدت کی تمام ہونیکو آتی تھی تو رجوع کرتے
تھے اور عورتونکو پاس بلاکر پھر طلاق دیتے تھے غرض اونکی تمام فساد تھا نہ اصلاح حق تعالی کو یہہ بات ناپسند آئی آیت نازل فرمائی وَ
لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور واسطے بی بیونکے ہین اوپر مردونکے حقوق جیسے کہ مردونکے اوپر ہین ساتھ اچھی طرح کے کہ خوبی
معیشت ہے اور حسن معاشرت ہے سمجھ لیجئے کہ حق خاوند کا جورو پر یہہ ہے کہ فرمانبرداری کرے اوسکی اور ننگ ناموس شوہر کا نگاہ رکھے
اور قدم دائرہ عفت سے باہر نہ نکالے اور نگہبانی گھر کی کرے اور تعظیم تکریم ساس کی خسر کی کرے اور اپنے آپ کو آراستہ رکھے واسطے
شوہر کے اور مکان کو مصفے صاف ستھرا کرتی رہے اور خاوند کے بچھونا بچھائین اور کھانا پکا کر کھلائین اور پانی پلائین پانون دبائین
چست وچالاک رہے اور حق بی بی کا اوپر خاوند کے یہہ ہے کہ ساتھ اوسکے زندگانی بوجہ احسن کرے اور علم دین سکھاوے اور اوسکے
واسطے مکان بناوے خبرگیری خرچ ضروری کی رکھے طعام لباس اوسکیسے غافل نہو وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ اور واسطے مردونکے
اوپر بی بیونکے زیادتی اور بلندی کی ہے کہ مہر آنہین ہے اور نفقہ کسوت بھی دیتے ہین یا درجہ عظیمہ اور مرتبہ جلیلہ یہہ ہے کہ سر رشتہ طلاق اور رجعت
انھین کے ہاتھ مین ہے یا بڑائی رجال کی نسا پر یہہ ہے کہ نبوت خاصہ انکا ہے کوئی نبی عورت نہین ہوئی اور ولایت اکثر یہ انھین کو ہوتی
ہے کم عورات بقرب ولایت مشرف ہوئی ہین چنانچہ حدیث مین ہے کہ عورتون سے دو بی بیان کامل ہوئی ہین ایک تو آسیہ اور دوسری
مریم اور اس امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات مین البتہ بہت عورات بدرجہ ولایت پہنچی ہین لیکن بہ نسبت رجال کے قلیل
ہین بلکہ اقل چنانچہ ایک رابعہ بصری ہین کہ ایک ہاتھ مین آگ دوسرے مین پانی لیکر اٹھین کسی نے سبب پوچھا فرمایا کہ بہشت کے جلانیکو اور

اور دوزخکے بچہانیکو تاکہ دنیا مین عبادت خاص واسطے اللہ کے ہو اب لوگ دوزخکے خوف سے اور بہشت کی امید سے عبادت کرتے ہین اللہ
کیواسطے کم کرتے ہین **قطعہ** جان و تن بره خدا شہادت وہ ہے + لو اسکے ہی دلمین ہو سعادت وہ ہے + راقت وہ خوش ہو ہمین عادت
وہ ہی + نیت مین خلوص ہو عبادت وہ ہے + وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ع اور اللہ غالب ہی کہ عزیز کرتا ہی مردونکو اور فضل کرتا ہے عورتونپر
حکمت والا ہی جو حکم کرتا ہی بندگان پر ساتھ حکمت کے کرتا ہی سمجھہ لیجے کہ آدمی چار قسم کے ہین ایک تو نامرد ہین کہ طالب دنیا ہین ایک مرد
ہین کہ طالب عقبیٰ ہین ایک جوانمرد ہین کہ طالب عقبیٰ اور مولیٰ ہین ایک فرد ہین کہ صرف طالب مولیٰ ہین دنیا و آخرت کو بھلائے بیٹھے ہین ۵
مطلع کونین سے کام کیا رہا ہی + نقشہ تیرا دل مین چہا رہا ہے ۵ نہ دنیا کی ہوس ہے اور نہ خواہش جمین عقبیٰ کی + نقوش ماسوی دل
سے مٹانا اسکو کہتے ہین + معلوم کیجئے کہ انتالیسوین آیت اور چالیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ طلاق رجعی اور خلع اور غلیظ
کا نکلتا ہی اور یہہ وو آیتین ہین یعلمون تک اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ طلاق شرعی کہ جسمین رجعت ہے دو بار ہے سمجھہ لیجئے کہ عرب مین ایام جاہلیت
مین عدد طلاق کی مقرر نتھی اگر فرضًا دس بار طلاق دیتے تو پھر رجوع کر لیتے تھے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہے ایکروز حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور جور و شوہر اپنے کی کہ ہمیشہ طلاق دیتا تھا اور اوسکے ضرر کیواسطے پھر مراجعت کرتا تھا بیان کی یہہ حال
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت مین پہنچا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ طلاق رجعی دو بار ہے یہی توجیہہ مذکور ہے حسینی مین اور ایسا
مین بیضاوی مین تلویح مین اور موافق ہے مذہب امام اعظم کے اور شافعی کے اور ایک توجیہہ یہہ ہے کہ موافق ہے مذہب امام ابوحنیفہ
کے حفظ اختیار کیا ہی اسکو فخر الاسلام نے اور یہہ مدارک اور کشاف مین لکھی ہے کہ طلاق بمعنی تطلیق ہے جیسے سلام بمعنی تسلیم یعنے تطلیق
شرعی تطلیق ہے بعد تطلیق کے اوپر تفریق کے نہ جمع کے جسطرح ثم ارجع البصر کرتین ای کرۃ بعد کرۃ نہ کرتین اثنتین مرۃ واحدۃ اسیواسطے
الطلاق مرتان کہا الطلاق اثنان نہ کہا تم کلامہ اور بعد دو طلاق کے فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ ط پس بند کرنا ہے یعنے
اپنے پاس رکھنا ہی ساتھ رجعت کے یا نکالدینا ہی ساتھ نیکی کے یعنے عدت تک چھوڑے پھر بعد عدت کے اگر چاہے آپ نکاح ط
تازہ کرلے چاہے بار دیگر طلاق دے سمجھہ لیجئے کہ مشروع طلاق مین یہہ ہے کہ جب کسی سبب سے چاہے کہ طلاق اپنی عورتکو دے تو
بیچ اوس طہر کے کہ جماع نکیا ہو ایک طلاق کہے اور اگر دوسری طلاق مطلوب ہو تو دوسری طہر مین کہے لیکن جمع کرنا درمیان دو
طلاق کے یا تین طلاق کے بدعت ہے اور مکروہ اور اگر طلاق مذکور سے رجعی مراد ہی کہ بعولتہن احق بردھن سے مفہوم ہوتا ہے تو
معنے یہہ ہووینگے کہ طلاق رجعی دو طلاق ہین چنانچہ متصل تین کے یہہ معنے لکھے گئے ہین اور جب تین ہوں تو محل رجعت کا نہین رہتا
اور بانمعنی مرتان سے تثنیہ ہی مراد ہے اور اگر دوسری معنی مراد لیجئے تو مرتان سے غرض تکریر ہے وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوا اور نہین
حلال واسطے تمہارے ای مردو یہہ کہ لے لو مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ اوس چیز سے کہ دیا ہی تمنے جورؤن اپنے کو شَيْئًا کچھہ چیز زمان ط
طلاق مین طلب کرکر اِلَّا اَنْ يَخَافَا اَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ مگر یہہ کہ ڈرین دونون یہہ کہ نہ قایم رکھینگے حدین اللہ کی یہہ جملہ معترضہ
ہی بیان حکم خلع مین درمیان معطوف اور معطوف علیہ کے روایت ہی کہ جمیلہ بنت عبداللہ ابی بن سلول منافق کی کہ نہایت
جمیلہ تھی اور منکوحہ ثابت بن شماس انصاری کی تھی اپنے خاوند سے کمال ناخوش رہتی تھی اور خاوند اوسے بہت چاہتا تھا ایک روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین آکر اوس جمیلہ نے اپنے خاوند کی کہ ثابت تھا شکایت کی اور جیسی جمیلہ حسن مین جمیلہ تھی ویسا ہی
ثابت محبت مین اوسکی ثابت تھا اوسنے حضرت ؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ تمام مخلوق مین تمہارے برابر کسیکو دوست نہین رکھتا
ہین اور بعد آپکے جمیلہ کے برابر جسکے کوئی دنیا مین دوست نہین جمیلہ نے عرض کیا کہ یہہ سچ کہتا ہے لیکن ایکدن دامن خیمہ اوٹھا کر
دیکھتی تھی مین ایک گروہ مین لوگون کے یہہ ثابت جاتا ہی رنگ اسکا سب سے سیاہ اور قد سب سے کوتاہ تھا جسے یہہ مجھے ایسا برا معلوم
ہوا ہی کہ کسیطرح نرشتی اوسکی دل سے میرے زائل نہین ہوتی اوسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم خلع کا فرمایا ثابت نے

ایک باغ مہر مین جمیلہ کو دیا تھا وہ باغ اوس سے طلب کرنے لگا جمیلہ راضی ہوگئی بلکہ اوسنے چاہا کہ سوا باغ کے کچھ اور بھی اگر لے تو لے لیکن مجھے چھوڑ دے ثابت نے دیکھا کہ باغ پھرا ملتا ہے آپ ہی خلع پر راضی ہوگیا لکھا ہے کہ اوّل خلع اسلام مین ثابت اور جمیلہ ہی کا واقع ہوا ہے اب سمجھ لیجئے کہ یہان ایک خدشہ واقع ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ اگر خطاب لا یحل لکم کا ازواج کی طرف ہے تو خطاب ان خفتم کا کہ متصل اسکے ہے مطابق نہین ہوتا کہ وہ حکام کو ہے اور اگر یہہ بھی حکام کو کہیے تو خطاب تاخذوا مما آتیتموھن کا موافق نہین بیٹھتا اسی واسطے کہ حکام دلوانے والے ہین لینے والے تو نہین تا جواب اوسکا یہہ ہے کہ خطاب لکم کا اور تاخذوا کا اور آتیتم کا ازواج کو ہے اور خطاب ان خفتم کا حکام کو اور اسطرح سے کلام واحد مین ایک خطاب کسیکو ایک کسیکو ہوتا ہے چنانچہ اس آیت مین یوسف اعرض عن ھذا واستغفری لذنبک اور وان کنتم فی ریب مینا وبشر الذین تک اور یہہ بھی ہوسکتا ہے اور خطاب سب حکام کو کہیے اور لینے دینے کو بواسطہ سببیت اور حکم منسوب طرف اونکے ٹھہرائے فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر ڈرو تم اے حکام کہ امر خذ کا اور اعطا کا تمھارے ہاتھ مین ہے اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ یہہ کہ نہ قائم رکھینگے خاوند اور جورو ان حدین اور احکام اللہ کے کو پس نہین گناہ اوپر دونون کے بیچ اوس چیز کے کہ بدلا دے ساتھ شوہر کے اور بسبب اوس بدلے کے اپنے آپکو شوہر سے چھڑا لے جیسے ثابت کی جورو نے کیا تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا یہہ امور مذکورہ اور احکام مسطورہ کہ طلاق اور رجعت اور خلع ہے اندازے الٰہی ہین واسطے مصلحت بندگان کے مقرر فرمائے پس مت گذرو ان حدود سے اور تجاوز ان سے نکرو وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی تجاوز کرے اندازہائے الٰہی سے پس وہ لوگ وہی ہین ستم کرنیوالے نفسون اپنے پر یہان سمجھ لیجئے کہ معتزلہ تمسک کرتے ہین ساتھ اس آیت کے کہ جسنے تجاوز حد الٰہی سے کیا کچھ حکم الٰہی مین کم کیا یا زیادہ کیا وہ ظالم ہے اور ظالم بمعنی کافر کلام اللہ مین آتا ہے پس مرتکب گناہ کبیرہ کا کافر ہوا جواب اونکا یہہ ہے کہ کلام اللہ مین ظالم جو مقابل مومن کے وارد ہے وہ بمعنی کافر ہے سب مقام پر مفسرین ظالم کو بمعنی کافر نہین ٹھہراتے پس یہان بمعنی کافر ممنوع ہے اور تمسک اونکا باطل ہے سمجھ لیجئے کہ خلع بیچنا زن کو ہے عوض مین مہر کے یا غیر مہر کے اور حکم اوسکا مستمر ہے بالاجماع مگر عبد اللہ المزنی کے نزدیک حکم اوسکا منسوخ ہے لیکن قول عبد اللہ کا غیر معتبر ہے اور متفق ہین ائمہ اسپر کہ جو زن کہ شوہر اوسکا مکروہ رکھے ساتھ نظر بد کرنیکے یا ناخوشی رکھے ساتھ اوسکے جائز ہے اوس عورتکو کہ خلع کرے ساتھ اوسکے اور اگر کچھ چیز مخالفت کی نہو تو بھی خلع کرنا بغیر سبب کے جائز ہے بلا کراہت لیکن زہری اور عطا اور داؤد کہتے ہین کہ خلع کرنا اوس حالت مین صحیح نہین اور خلع طلاق بائن ہے نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور ایک روایت مین امام مالک کی اور صحیح قول جدید راجح امام شافعی کا مثل قول ائمہ ثلثہ ہے اور ظاہر تر روایت امام احمد سے یہہ ہے کہ خلع فسخ ہے ناقص نہین کرتا عدد طلاق کو یعنے بعد خلع کے اگر پھر نکاح کرے تو زن مالک تین طلاق ہے اور خلع طلاق نہین یہی قول قدیم قول امام شافعی کا ہے اور اختیار کیا اوسکو بہت اصحاب نے اونکے نے بشرطیکہ لفظ خلع کا کچھ چیز نہین ہے کہ طلاق ہوا اما خلع کرنا بزیادت مبلغ مہر مسمی مکروہ ہے یا نہین پس بقول امام مالک اور امام شافعی کے مکروہ نہین اور اگر ناسازگاری مرد کی طرف سے ہو تو مکروہ ہے لیکن خلع صحیح ہے بکراہت اور امام احمد کے نزدیک زیادت مہر مسمی سے مطلق مکروہ ہے اور اگر کیا تو صحیح ہے چنانچہ اختلاف الائمہ مین مذکور ہے فَاِنْ طَلَّقَھَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْ بَعْدُ پس اگر طلاق دے مرد بعد طلاق ثانی کے تیسرا طلاق عورت اپنی کو پس وہ عورت نہین حلال ہوتی واسطے اوسکے پیچھے طلاق ثلثہ کے عطف اسکا الطلاق مرتان پر حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ یہان تک کہ نکاح کرے خاوند سے سوا اوسکے یعنے نکاح مین آوے شوہر دوسرے کے اور وہ شوہر دوسرا مباشرت اوسکے سے محظوظ ہوا اور یہہ اس سے ملتذ ہو چنانچہ حدیث عسیلہ کی کہ مشہور ہے مؤید اس معنی کی ہے کہ دختر عبد الرحمن قرظی کہ مطلقہ ثلثہ تھی ایک اور شوہر کے عقد نکاح مین آئی پھر اوسنے چاہا کہ شوہر اول سے آشتی کرے قبل مباشرت شوہر دوسرے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حتی تذوقی من عسیلتہ ویذوق ھو من عسیلتک فَاِنْ طَلَّقَھَا پس اگر طلاق دے شوہر دوسرا بطوع و رغبت نہ بالجبر کرہ کے بعد مباشرت کے اوسکو فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِمَآ پس نہین گناہ اوپر شوہر اول کے اور اوس مطلقہ کے

أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ یہہ کہ رجوع کرین آپس مین ساتھہ نکاح جدید کے بعد مدت عدت شوہر ثانی کے اگر جانتے ہین کہ قایم
رکھینگے احکام الہی کو اور حق ایکدوسرےکا پہچانینگے وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ اور یہہ باتین کہ پیچھے مذکور ہوئین تحریم اور تحلیل
سے اندازۂ احکام الہی ہین کہ حق تعالی بیان فرماتا ہے اونکو واسطے اون لوگونکے کہ جانتے ہین سمجھہ لیجیے کہ اس آیت سے وطی کرنا شوہر
دوسرےکا نہین نکلتا مگر حدیث مشہور سے کہ عسیلہ کی ہے ثابت ہے لیکن بعضے مفسرین نکاح مذکور سے وطی مراد رکھتے ہین اور عقد نکاح زوج
سے مستفاد کرتے ہین اسطرح سے اثبات وطی کا بھی کتاب سے ہو سکتا ہے لیکن یہہ تاویل بہت بعید ہے اولی یہہ ہے کہ نکاح کو حمل اوپر عقد
کے کرین اور تسمیہ زوج باعتبار مایونکے جانین اور قید دخول اور اشتراط وطی حدیث مشہورہ مذکورہ سے سمجھین کہ کتب اصول فقہ مین مسطور
ہے معلوم کیجیے کہ اکتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسے مسئلہ رجعت کا بیچ عدت کے طلاق رجعی مین نکلتا ہے وہ یہہ ہے اور یہہ مضمون
اکثر آیات مین وارد ہے چنانچہ سابق ہی مذکور ہو چکا ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس
پہنچنے لگین مدت عدت اپنی کو فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ پس بند کر رکھو اونکو ساتھہ اچھی طرح کے یعنے مراجعت کرو ساتھہ اونکے اور نگاہ
رکھو اونکو بطریق صلاح نہ بوجہ اضرار أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ یا چھوڑ دو اونکو ساتھہ اچھی طرح کے تاکہ مدت عدت کی منقضی ہو جائے
اور مالک نفس اپنے کے ہوون ثابت ابن یسار رض نے اپنی بی بی کو طلاق دی جب مدت عدت مین تین روز باقی رہی پھر رجعت کے ساتھہ
اسکے پھر طلاق دی اسی طرح نو مہینے مین تین مرتبے طلاق دی اور تین بار رجعت کی حق تعالی نے اس آیت شریفہ مین اسبات سے نہی فرمائی
وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا اور مت بند رکھو تم اونکو اور مراجعت نکرو ساتھہ اونکے از روے ایذا دینے کے اور رنج پہنچانیکے تو کہ
ستم کرو اوپر ساتھہ درازی مدت عدت کے وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ اور جو کوئی یہہ کریگا کہ مسلمان کو ضرر پہنچاوے پس تحقیق
ستم کیا اوسنے اوپر نفس اپنے کے کہ غیر کو آزار پہنچا کر اپنے نفس کو معرض غضب الہی مین ڈالا اور طوق بمقتضائے شریعت اپنی جان کو پہنا کر رحمت
نامتناہی سے نکالا ۵ آزار نہ پہنچیے کسیکو + ملعون نہ کیجیے اپنے جیکو وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا اور مت پکڑو احکام الہی کو ٹھٹھا یعنے
سہل جانکر اعراض منکرو اور ہنسی سمجھہ کر سستی نہ لاؤ بیچ عمل کے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ایک جماعت کے نازل ہوئی ہے کہ وہ
کہتے تھے کہ نکاح اور طلاق ٹھٹھے بازی اور کھیل ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت الہی کو کہ فائض ہے اوپر تمھارے
خصوصًا نکاح کے حق مین کہ شرایع امم سابقہ مین زیادہ ایک عورت سے بیچ نکاح کے لانا ایک وقت مین روا نہ تھا مگر پیغمبرونکو اور یہان
شریعت محمدیہ مین علیہ الصلوۃ والتسلیمات چار بی بیان اکٹھی جائز ہین اور لونڈیونکا کچھہ شمار ہی نہین اور پہلی شریعتون مین بعد طلاق کے
مراجعت جائز نتھی اور اسمین روا ہے اور جبتک زن مطلقہ زندہ ہوتی تھی مرد کو درست نتھا اور قبیلہ کرنا اور یہان حلال ہے چنانچہ
زاہدی مین اور حسینی مین مذکور ہے اور تفسیر احمدی مین منقول انسے مسطور ہے وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ اور یاد کرو اوس چیز کو
کہ اوتاری اوپر تمھارے کتاب اور حکمت اور احکام اور حدود اوسکیسے يَعِظُكُمْ بِهٖ نصیحت کرتا ہے تمکو خدا ساتھہ قرآن کے اور منع کرتا ہے
ضرر پہنچانیسے اور اتخاذ ہزو سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۵ اور ڈرو تم اللہ سے بیچ مخالفت احکام کے اور جانو تم
کہ تحقیق خدا ساتھہ ہر چیز کے اعمال تمھارے سے یا مصالح روزگار تمھارے سے دانا ہے معلوم کیجیے کہ بیالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمین
مسئلہ نکاح بعد العدت کا ہے وہ یہہ ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچ جاوین انتہائے
مدت عدت اپنی کو فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ پس مت منع کرو اونکو اور باز رکھو أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ یہہ کہ نکاح کرین پہلے خاوندون اپنے سے
یہہ خطاب بھی عام ہے سب لوگونکو کسیکو نچاہیے کہ منع کرین لکھا ہے تفسیر حسینی مین کہ معقل بن یسار نے خواہر اپنی عبد اللہ عاصم رض کے
نکاح مین دی تھی عبد اللہ نے اوسے طلاق دی اور ہنوز عدت تمام ہوئی تھی کہ پشیمان ہوا چاہا کہ رجوع کرے معقل نے نچھوڑا اور کہا کہ پہلے مینے
نکاح کر دیا تھا تو نے چھوڑ دی اب پھر چاہتا ہے لیتا قسم خدا کی ہرگز نہ دونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مانع مت ہو عورتونکو رجوع

سے طرف ازواج اونکے کی اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ جب رضامند ہوں آپسمین ساتھ نکاح حلال کے اور مہر جائز کے اور قبول حسن
معاشرت کے۔ ذٰلِكَ یہہ نہی کہ کی گئی یُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے ساتھ اسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی کہ ہے
تم مین سے بوجہ اخلاص ایمان لاتا ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے کہ آخری دن ہے سب دنوں مین ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ یہہ باز رہنا تمھارا
باز رکھنے عورتوں کے سے اور ضرر دینے سے پاکیزہ تر ہے واسطے تمھارے از روئے معاش اسواسطے کہ یہہ میاں بی بی آپس مین جانے پہچانے ہین
رجوع اونمین انسب ہے نکاح اور غیر کے ساتھ کرنے سے کہ وہ جان پہچان نہین اور بہت پاک ہے یہہ بات اس سے کہ حرام کا اندیشہ آوے
اور فجور کا خطرہ دل مین سماوے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور اللہ جانتا ہے کہ میاں بی بی آپسمین خواہان ایکدوسرے کے ہین اور تم نہین جانتے
یہہ جملہ حال ہے اور یا یہہ معنے ہین کہ خدا جانتا ہے منافع اور مصالح خفیہ بیچ ہر کام کے کہ تم کرتے ہو اور تم امور مخفی نہین جانتے معلوم کیجیے کہ ان
تینتالیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ رضاع اور وجوب نفقے اور کسوت وغیرہ کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے وَالْوَالِدٰتُ اور مائین
یعنے وہ عورتین جنے والیان کہ جدائی ہو گئی ہو اونکے شوہروں نے ساتھ طلاق کے اور کچھہ بچہ بھی رکھیا ہو خواہ طلاق سے پہلے پیدا ہوا ہو خواہ بعد
طلاق کے حکم اونکا یہہ ہے کہ وہ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ دودہ پلاوین اولاد اپنی کو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس پورے لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے
اوسکے کہ ارادہ کرے یہہ کہ تمام کرے دودہ پلانا فرزند کو کاملین صفت موکدہ ہے حولین کی تا کہ اطلاق حولین محتمل کم پر نہو چنانچہ تلک عشرة کاملة ہے اور جار مجرور متعلق یرضعن کے
ہین اور ہو سکتا ہے کہ لمن اراد خبر مبتدا محذوف کی ہوا ہے هذا الحكم لمن اراد ان يتم الرضاعة دون من اراد النقصان والزيادة
اور یہہ جملہ جواب مین سوال مقدر کے واقع ہوا ہے کسینے کہا کہ دو سال کامل کسکے حق مین ہین پس جواب مین کہا لمن اراد ان يتم الرضاعة اور یہہ حکم
یعنے واجب دودہ پلانا دو سال پورے واسطے باپکے ہے کہ نہین چاہتا اتمام رضاع کو اور مدت رضاع کی مین اختلاف ہے ائمہ کا امام شافعی
کے نزدیک دو برس کامل ہین سب فرزندونکے حق مین چنانچہ اور آیت مین ہے وفصاله في عامين اور بعضے کہتے ہین کہ پوری مدت رضاع
کی اوسکے حق مین کہ مدت حمل کی جسکے چھہ مہینے ہوں دو برس پورے ہین اور جو ساتوین پیدا ہوا ہو بائیس مہینے ہین اور جو نو مہینے مین پیدا ہوا ہو اکیس مہینے ہین اور
جو دس مہینے پیٹ مین رہا ہو مدت دودھ کی اوسکے بیس مہینے ہین چنانچہ آیت شریفہ مین وارد ہے وحمله وفصاله ثلثون شهرا اور بعضے تیس
مہینے یعنے اڑھائی برس رضاع کی کہتے ہین چنانچہ مذہب امام اعظم کا یہی ہے اور تمسک اونکا یہی آیت ہے وحمله وفصاله ثلثون شهرا کہ سورہ
احقاف مین وارد ہے اور حمل کی معنی اوٹھانا ہاتھ مین واسطے دودھ پلانیکے کہتے ہین وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اوس شخص کے کہ لڑکا اوسکا ہے
یعنے اوپر باپکے کہ ولادت اوسکی جہت سے واقع ہوئی ہے رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کھلانا ہے دودہ پلانیوالیونکا اور پہنانا ہے اونکا
جب طلاق سے جدا ہوئین ساتھ انصاف اور عدل کے کہ محبوب شرع اور مرغوب طبع ہو سمجھہ لیجیے کہ ایسے قرینے پر والدات مذکورہ سے مطلقات مراد
لین ہین اور امہات اطفال کہ منکوحات ہین واگذاشت کین ہین کہ استجارہ مادران اطفال کا اوپر رضاع کے روا نہین اور اگر طلاق سے اجنبیہ
ہو جاوین تو اجرت لیکر دودھ پلانا درست ہے چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہے اور علاوہ اوسکے یہہ ہے کہ کلام بیچ مطلقات کے ہے کہ پہلے
ذکر مطلقات کا واسطے وجوب عدت کے کیا پھر ذکر مطلقات رجعیہ کا واسطے بیان حکم رجعت کے لائے پھر ذکر مختلعات کہ مطلقات بمال ہین فرمایا پھر حکم مطلقات ثلثہ کا الہا
کیا پھر حکم مطلقات کا بیچ ہنگام رجعت کے قرب انقضاے عدت مین مذکور کیا پھر حکم مطلقات کا بعد انقضاء عدت کے ارشاد فرمایا پھر اس آیت مین مذکور مطلقات کا کہ اولاد شیرخوارہ
رکھتی ہین مناسب سیاق کلام کے آیا اور بعضے والدات مذکورہ سے منکوحات مراد لیتے ہین اور تطبیق الفاظ کو معانی سے ساتھہ دو طرح کے دیتے ہین یا تو امر
ارضاع کا واسطے استحباب کے جانتے ہین اسواسطے کہ منکوحات پر دودھ پلانا فرزندونکا اپنے واجب نہین ہے وجہ یہہ ہے کہ اسمین کفایت مالکی
ہے اور قیام اولاد کا ہے اور یہہ باپ پر واجب ہے نہ مان پر کہ اپنا مال خرچ کرکے پرورش اولاد کی کرے یا امر ارضاع کا واسطے وجوب
ہی کے کہتے ہین لیکن محمول اوپر تقاضا پر خوف ہلاک فرزند کے سمجھتے ہین کسیصورتین ان صورتوں مین سے یا دائی دودھ پلانیوالی نہین ملتی یا
دائی ملتی ہے لیکن بچہ دودھ اوسکی پستان سے نہین لیتا اوسوقت مین واجب ہے ماں کو دودھ پلانا باقی رہا یہان ایک سوال جواب

طلب و وہ یہہ ہی کہ مراد مولود لہ سے باپ ہی اگر علی الاباء کہتے تو مقصود صریح ظاہر تھا تعبیر کرینمن اوس سے ساتھہ قول علی المولود لہ کے
کیا فایدہ ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ اختیار کرنیمین لفظ مولود لہ کے بہت فایدے اور نکتے ہین ایک تو میان علت لزوم نفقہ ہی ساتھہ
ایک تعلق خاص کے کہ وہ انتساب ہی طرف اوسکے واسطے اختصاص کے دوسرے تحقق نسبت نسب ہی فرزند کی طرف باپکے نہ مانکے تیسرے
ساتھہ لام لہ کے اشارہ ہی طرف حق تملک اور تصرف کے پدر کو ہنگام احتیاج ہین بیچ مال پسر کے چنانچہ وارد ہی انت و مالک لابیک
لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا نہین تکلیف دیا جاتا کوئی نفس مگر طاقت اپنی کا جتنی جسکسکو توانائی ہی حق تعالی نے اوتنی اوسکو تکلیف
فرمائی ہی لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا چاہیئے کہ ضرر دے کوئی مان ساتھہ بچے شیرخوارہ اپنے کے کہ اپنے سے بچے کو جدا کرکر باپ کے حوالے
کرے یا چاہیئے کہ نہ ضرر دیا جاوے مان بسبب فرزند کے کہ اوسے رضاع مین اکراہ کرین یا بعد قبول رضاع نفقہ اور نہ کسوت اوسے
نہ دین اختیار فعل معلوم اور مجہول دونون روا ہین وَلَا مَوْلُودٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ اور چاہیئے کہ ضرر نہ پہنچاوے مولود لہ یعنے باپ ساتھہ بچے
اپنے کے کہ اوسے ایام شیرخوارگی مین ماننے جدا کرے اور چاہیئے کہ ضرر نہ پہنچایا چاہیئے باپ بواسطے فرزند کے کہ اس سے زیادہ کھانے
پینے سے طلب کرین وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ اور اوپر وارث مولود کے ہی جو مولود کہ مرگیا ہو مثل اوسکے کہ اوپر مولود لہ کے تھا
نفقہ اور کسوت بعدم اضرار عطف اوسکا اوپر علی المولود لہ کے ہی حاصل یہہ ہی کہ نفقہ اور کسوت دودھہ پلانیوالیونکا اچھی طرحسے باپ
پر ہی اور جو باپ مرگیا ہو تو وارث جو باپکا ہوا وسپر ہی اور بعضے وارث مذکور سے وارث صبی کے مراد رکھتے ہین یعنے ایسی قرابتین کہ
بعد مرنے صبی کے وارث اوسکے ہوئین اونپر واجب ہی جو باپ پر واجب تھا اور اگر وارث بہت ہون نفقے کو اوپر اندازہ میراث کے قسمت
کرلین مثلا اگر مان ہی اور جد ہی تو نفقہ اور کسوت دائی کا ایک حصہ مان پر دو حصے جد پر فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا پس اگر چاہین مان باپ
دودھ چھڑانا دو برس سے پہلے عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ رضامندی سے آپسمین اور مشورت سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین ہی گناہ
اوپر مانباپکے اس جہت سے وَإِنْ أَرَدْتُّمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا أَوْلَادَكُمْ اور اگر ارادہ کرو تم ای آبا یا وہ کوئی جو محتاج ہو باسترضاع یہہ کہ
دودھ پلواؤ دائی سے اولاد اپنی کو خواہ ماکو دودھ پلانیسے منع کرو خواہ نکرو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ اوپر تمھارے دائی
رکھنے مین إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ جب سونپ دو تم دائیون کو جوکچھہ کہ دینا کہا ہی ساتھہ نیکوئی کے اور خوش خوئی کے وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے حق تلفی نہ کرو اور مزدوری کسی مزدور کی نہ دبا رکھو وَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور جانو تم کہ اللہ ساتھہ
اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم رضاع اور فصال اور استرضاع سے دیکھنے والا ہی معلوم کیجیئے کہ چالیسوین آیت آیات مسایل سے کہ
جس سے مسئلہ عدت کا عورتونکے جنکا خاوند مرجاوے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا اور جو شخص کہ
مرجاتے ہین تم مین سے اور چھوڑ جاتے ہین جورؤن اپنی کو يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا چاہیئے کہ انتظار دینکی بیان جانون اپنونکو
چار مہینے اور دس راتین اگر حاملہ نہون اور اگر حاملہ ہون تو عدت اونکی بوضع حمل ہی اور عدت لونڈیونکی دو مہینے پانچ راتین ہین عرب
مین تاریخ کا شمار رات سے ہی اسواسطے یہان بھی مدت عدت کی ساتھہ راتونکے بیان فرمائی اور تذکیر لفظ عشر واسطے تانیث لیالی لائے کہ لیل
مؤنث سماعی ہی اور دن راتون مین داخل ہین اور بعضے تقدیر کرتے ہین کہ اربعہ اشہر وعشرۃ ایام چار مہینے اور دس دن ہین چنانچہ کشاف
والینے اول یہی معنی لکھی ہین دس دن بجائے دس شب مقرر کئے ہین اور اول حذف مضاف کہا ہی کہ ازواج الذین یتوفون منکم عن عورتین
کے شوہر مرجاوین اور وہ رانڈین ہوجاوین چاہیئے اونکو کہ مدت عدت کی کہ مذکور ہوئی پوری کرین اور اتنی مدت گھر سے باہر نہ نکلین اور
اپنے آپکو نہ آراستہ کرین لباس پوشاک کیسے گوٹہ کناری لگے سے اور نہ عطر لگاوین نہ زیور پہنکر سرمہ کھلا کر مہندی رچا کر چوڑیان پہنکر خوشبو
لگاکر فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ پس جب پہنچین بیوائین انتہائے مدت عدت اپنی کو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین ہی گناہ اوپر تمھارے
ای ایہا الولیا لو چنانچہ کشاف والینے لکھا ہی اوپر ایا ای والدو اور اولیا ازواج اوپر یا ای حکام چنانچہ لکھا ہی مواہب مین فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ أَنْفُسِهِنَّ

بیچ اوس چیز کے کہ کرتی ہین وہ عورتین بیوائین بیچ حق جانون اپنی کے پیغام نکاح سے یا آراستگی تن سے یا تلاش مشاطہ سے کہ شوہر ڈھونڈھ
لائے موافق طبع کے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ اچھی طرح کے یعنے موافق شرع کے سمجھ لیجے کہ بعد عدت خاوند کے یہہ امور مسطور عورتونکو منع نہین جو بسطہ
نکاح شرعی کے کریے اگر منع ہوتے تو اولیا اور حکام کو زجر کرنا لازم ہوتا باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ فعلن صیغہ ماضی کا ہے اور
اس مقام پر نشست بمعنی مضارع کے پائی جاتی ہی کیا وجہ ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ یہان بڑی بلاغت کلام ہے فعلن جو بمعنی یفعلن کے آیا ہے
اس لحاظ سے کہ یہہ امر نکاح بیچ طبیعت عورات کے متیقن الوقوع ہے تعبیر مستقبل کو بصیغہ ماضی کیا ہے حسینی مین لکھا ہے کہ مراد بالمعروف سے
صیغہٴ ایجاب وقبول کا ہے اور حضور شہود عدول وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور الله ساتھ اوس چیز کے کرتے ہو تم ای مردوا اور عورتو خبردار
ہی معلوم کیجیے کہ بینتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز کنایئے ساتھ پیغام نکاح کے عین عدت مین نکلتا ہے وہ یہہ ہے
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ اوپر تمھارے ای راغبان نکاح فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ بیچ اوس چیز کے کہ پردہ کیا تم نے ساتھ
اوسکے اور اشارت کنایت مین خبر دی پیغام نکاح عورتونکے سے یعنے پیغام اوس کلام سے ادا کیا کہ وہ آگاہ ہوگئین رغبت نکاح تمھارے سے
مثلاً اسطور سے کسی عورت سے عدت مین کہا کہ بعد عدت کے مجھے خبر کیجیو یا مجھے تجھسی عورت چاہیئے یا تو بغیر شوہر کے رہ سکیگی اور تصریح ساتھ نکاح کے نکرے
پس اس کنایت کرنے مین کچھ گناہ نہین اور صراحۃً پیغام نکاح دینا عدت مین کہ پیش از ہنگام موجب ایذا و آلام ہے اچھا نہین بلکہ لازم الاحتراز ہے بعضون
نے کہا ہے کہ مراد اس سے منگنی ہے اور ابن عباس نے کہا ہے کہ تعریض یعنے کنایۃً پیغام نکاح مین یہہ ہے کہ کہے مین ارادہ رکھتا ہون کہ بیاہ
کرون اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ کہے مین راغب ہون طرف تیرے اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ یا چھپا رکھو تم اس اندیشے کو بیچ دلون اپنے
کے اور اوسے ظاہر نہ کرو عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ جانتا ہے الله ساتھ علم قدیم اپنے کے یہہ کہ تم نزدیک ہے کہ ذکر کروگے ان عورتون
سے ساتھ تزویج کے بعد تزویج کے وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اور لیکن مت وعدہ دو اونکو اس عمل کا کہ جسکو چھپاتے ہو یعنے مباشرت کا
حاصل یہہ ہے کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نہ کرو اور سب اشارے کنائے رغبت نکاح کے ساتھ ذکر حسب ونسب مناقب شمائل حسن جمال اور
نیکوئی خصال اپنی کے کرو بحر مواجین لکھا ہے کہ سرًا بمعنی جماع آتا ہے اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا مگر یہہ کہ کہو اونکو بات نیک ساتھ رمز اور
اشارت کے نہ تصریح عبارت سے چنانچہ کہے کوئی کہ مین قوی تن ہون یا کہے کہ گلہ عورت نے نہین کیا جسکا وہ مین ہون جائز ہے اور یہہ استثنا
منقطع ہے اور بعضے کہتے ہین یہہ استثنا محذوف سے ہے ساتھ اس تقدیر کے لیس لکم الا ان تقولوا قولا معروفا وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
اور مت قصد کرو تم عقد نکاح عورات کا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ یہانتک کہ پہنچے کتاب وقت اپنے کو یعنے جو کچھ کہ لکھا ہے خدا نے اور
فرض کیا ہے عدت سے مدت اوسکی پوری ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ اور جانو کہ تحقیق الله جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ
دلون تمھارے کے ہے ارادے اس کام کیسے کہ جائز نہین ہے پس ڈرو اوس سے اور بچو عقاب اوسکیسے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور جانو
کہ تحقیق خدا بخشنے والا ہے کہ ڈرتا ہے عقوبت اوسکیسے اور بردبار ہے کہ عذاب دینے مین جلدی نہین کرتا معلوم کیجیے کہ چھیالیسوین آیت آیات
مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب مہر اور عدم اسکے کا بیچ طلاق غیر مدخول بہا کے نکلتا ہے وہ یہہ ہے لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اور نہین گناہ اوپر تمھارے اگر طلاق دو تم عورتون کو جبتک کہ نہین ہاتھ لگایا اونہین حضرت امام اعظم
خلوت صحیحہ کو موجب مس کا جانتے ہین ساتھ شرط عدم مانع کے اور امام شافعی مس سے کنایت طرف جماع کے پہنچاتے ہین لہذا بیواسطہ خلوت
التزام مہر نہین کرتے اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ اور ڈر نہین اوپر تمھارے طلاق دینے مین عورتون اپنی کے جبتک کہ نہین فرض کیا واسطے انکے فَرِيْضَةً
مہر مقرر پس طلاق دو وَّمَتِّعُوْهُنَّ اور فائدہ دو اونکو یعنے کچھ چیز دو لکھا ہے کہ ایک مرد انصاری نے نکاح کیا تھا اور وقت نکاح کے نام مہر کا نلیا
تھا اور قبل دخول کے طلاق دی تھی یہہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا متعها ولو بقلنسوتک غرض یہہ ہے کہ متعہ دیا چاہیے
اور وہ موافق حال طلاق دینے والیکے ہے عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ اوپر مرد توانگر کشایش والیکے اوپر اندازے طاقت

اوسکیکے ہے اور اوپر مرد درویش تنگدست کے مقدار دسترس اوسکیکے اور تصریح کی ہے اوسکی ساتھ تین کپڑونکے پیراہن دامنی چادر اوپر
اندازے حال مالدار اور فقیر کے اور لکھا ہے زاہدی نے کہ کہا ہے ابن عباسؓ نے کہ اعلیٰ اسکا خادم ہے اور ادنیٰ ثوب اور حسینی نے لکھا ہے
مروی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اعلیٰ اوسکا ازار ہے اور ادنیٰ مقنعہ اور تینوں کپڑے زیادہ نصف مہر مثل سے نہوں اور امام اعظم رحمہ اللہ
کے نزدیک کرتہ اور چادر ہے اور درع ہے اگرچہ نصف مہر مثل اوسکا اقل اس سے ہو تو اقل دے لیکن کم پانچ درہم سے نہ دے کہ اقل مہر کے
دس درہم ہیں اور نقصان اوسکے نصف میں نہ کیا چاہئے اور امام شافعی کے نزدیک مفوض اوپر رائے حاکم شرع کے ہے جو حاکم کہے وہ متعہ
دے مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ فائدہ دینا ساتھ اچھی طرح کے موافق شرع اور عرف کے مفعول مطلق واقع ہوا ہے متاعًا تاکید متعوہن کی بمعنی تمتیعا
جیسے کلام بمعنی تکلیم اور سلام بمعنی تسلیم حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ حق ہوا اوپر نیکی کرنیوالونکے حقًّا یا تو صفت ہے متاعًا کی یعنے متعہ واجب یا مصدر ہے
فعل محذوف کا یعنے خدا نے واجب کیا متعہ واجب کرنا کر کے اور اطلاق محسنین کا شوہروں پر کہ اونپر متعہ واجب ہے قبل وقوع فعل کے باعتبار
مآل کے ہے جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ اور اگر طلاق دو اونکو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ اونکو وَقَدْ
فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً اور تحقیق مقرر کر لیا ہے تمنے واسطے اونکے مہر فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس اوپر تمھارے ہے آدھا اوس چیز کا جو مقرر کیا
ہے تمنے مہر سے پہلے نزول اس آیت کیسے جو شخص اپنی عورتکو پیش از دخول طلاق دیتا تھا مہر سے کچھ اوپر اوسکے لازم نہوتا تھا بلکہ متعہ دیتا تھا
چنانچہ سورۂ احزاب میں فمتعوہن وسرحوہن وارد ہے اب جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حکم اوسکا منسوخ ہو گیا اور نصف مہر لازم ہوا اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ
مگر یہہ کہ معاف کر دیں وہ عورتیں کہ اہل عفو ہوں عقل اور بلوغیت رکھتی ہوں اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ یا معاف کرے وہ
شخص کہ بیچ ہاتھ اوسکے ہے عقد نکاح امام شافعی کا قول قدیم یہہ ہے کہ مراد اوس سے ولی ہے اوس زنکا کہ باکرہ اور نابالغہ ہو اور حضرت امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خاوند ہے کہ اوسکے اختیار میں ہے چاہئے تفضل کرے اور سارا مہر ادا کرے اور مؤید اس قول کی بقیہ آیت ہے
وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اور یہہ کہ معاف کرو تم کہ شوہر ہو اور تمام مہر دو یہہ اعطا نزدیکتر ہے واسطے پرہیزگاری کے یہہ جملہ معترضہ ہے واسطے تفضیلت
عفو کے اور یہاں اقرب من التقوی نہ کہا حالانکہ اقرب بفہم تھا کہ مقصود بیان اقرب عفو ہے تقویٰ سے کہ قرب تقویٰ عفو سے مستلزم قرب عفو
تقویٰ سے ہے پس یہہ عبارت اختیار کی نہ برعکس اوسکے تاکہ مقصود کنایۃً سمجھا جاوے نہ صراحۃً کہ کنایت بلیغ تر ہے صریح سے اور تلویح ادنیٰ
تر ہے تصریح سے اور یہہ خطاب ازواج اور زوجات کو شامل ہے اور ان تعفوا کہ صیغہ جمع مذکر ہے برسبیل تغلیب واقع ہے اور عفو
ازواج کا یہہ ہے کہ زیادہ نصف سے کہ مہر دیا ہو طلب نہ کریں اور عفو زوجات کا یہہ ہے کہ آدھا کہ مہر واجب ہوا ہے نہ لیں حق دینا
شوہروں نے ساقط کریں یہہ بات قریب تر ہے تقویٰ سے اور تقویٰ کا بیان یہاں بطریق اجمال سن لیجئے کہ یاد رکھنا ضرور ہے تقوے
کے تین مرتبے مقرر کئے ہیں مرتبۂ اول یہہ ہے کہ اپنے آپکو عذاب جاوید سے بچاوے اور یہہ ادنیٰ مرتبہ ہے تقویٰ کا کہ بسبب دور رکھنے
نفس اپنے کے انواع شرک سے حاصل ہوتا ہے اسی معنوں میں ہے آیت شریفہ والزمہم کلمۃ التقویٰ اور مرتبہ دوسرا اپنے آپکو گناہوں
سے دور رکھتا ہے اسی معنوں میں ہے ولو ان اهل القریٰ آمنوا واتقوا اور اصطلاح اہل شرع میں اس مرتبے کا تقویٰ نام ہے اور مرتبہ تیسرا
یہہ ہے کہ شبہات سے بھی اپنے آپکو بچاوے اور بعضے مباحات کہ منجر بارتکاب گناہ ہوں اونکے پاس بھی نجاوے اور باطن اپنے کو میل
ماسوی اللہ سے چھڑاوے اور بالکلیہ طرف معبود حقیقی کے توجہ بجمیع اعضا و جوارح لاوے اس مرتبے کو تقویٰ حقیقی اور مرتبہ ولایت کہتے ہیں
ایسے مرتبے کی اشارت ہے واتقوا اللہ حق تقاتہ کہ کلام اللہ میں وارد ہے اب تھوڑی سی علامات اور شرائط متقیوں کی کہ احادیث صحیحہ
میں اور آثار صحابہ و تابعین میں وارد ہیں مذکور ہوتی ہیں تا معنے تقویٰ کے ذہن نشین ہو جاویں ابن ابی حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت
کی ہے کہ آدمیونکو قیامت کے دن میدان فراخ میں بٹھاوینگے پھر ایک ندا کرنیوالا آواز کریگا کہ متقی کہاں ہیں سنتے ہی یہہ ندا متقی اٹھینگے
اور سایہ پروردگار میں ایسے متصل مقام تجلی الٰہی میں جاوینگے کہ شان اوس تجلی کی ایک لمحہ ان سے مستور اور محتجب نہوگی لوگوں نے پوچھا

کہ متقی

کہ متقی کون سے لوگ ہیں معاذ بن جبل نے فرمایا کہ وہ ہیں جو انواع شرک سے اور بت پرستی سے اپنے تئیں بچاتے ہیں اور عبادت خالص واسطے خدا کے بجا لاتے ہیں امام احمد اور ترمذی اور سوا اونکے محدثین معتبر نے عطیہ سعدی سے کہ صحابی ہیں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس درجہ کو نہیں پہنچتا کہ متقیوں سے گنا جاوے تا آنکہ چھوڑ دے اون چیزونکو کہ کچھ خطرہ شرعی جن میں نہ ہووے بسبب خوف کے وقوع حرام سے ایکروز ابو ہریرہؓ سے پوچھا کسی شخصنے کہ معنے تقوی کرنیوالونکے کیا ہیں کہا اونھونے کہ کبھی راہ پرخار میں گیا ہے تو کہا اوسنے گیا ہوں کہا کیا کیا تھا تونے کہا جہاں کانٹا دیکھا بچنے وہان سے کنارہ پکڑکر صاف رستے میں جانے لگا کہا یہی حقیقت تقوی کی ہے جب مقدمات دین میں ایسے ہی احتیاط کریگا تو متقی ہوگا اس حکایت کو ابن ابی الدنیا نے کتاب التقوی میں روایت کی ہے اور یہہ بھی اوسی کتاب میں لکھا ہے حضرت حسن بصری رح سے کہ ما زالت التقوی بالمتقین حتے ترکوا کثیرا من الحلال مخافۃ الحرام اور عبد اللہ بن مبارک سے بھی روایت کی ہے کہ کہا اگر شخص سو گناہوں سے بچے اور ایک گناہ سے نہ پرہیز کرے متقیون سے نہیں اور عون بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ تمام تقوی یہہ ہے کہ ہمیشہ آدمی جو پائے شرائط تقوی ہوا ور دانست اپنی پر اکتفا نہ کرے جیسے حافظ صحت اور خائف مرض ہوتا ہے اپنی دانست پر اکتفا نہیں کرتا امام مالک سے روایت کی ہے کہ وہب بن کیسان نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخصکے واسطے بطریق پند یہہ عبارت لکھی ہے اما بعد فان لاھل التقوی علامات یعرفون بہا ویعرفونہا من انفسہم صبر علی البلاء ورضی بالقضاء والشکر للنعماء وذل لحکم القرآن اور ابن مبارک سے روایت ہے کہ حضرت داؤد نے حضرت سلیمان علیہما السلام کو فرمایا کہ اوپر تقوی آدمی کے تین علامت پر استدلال ہوسکتا ہے اول حسن توکل اوسکا اوپر خدا کے ہو جو پیش آوے دوسری حسن رضا جو عنایت فرماوے تیسری حسن زہد جو چیز فوت ہو سعد معتبرہ نے کہا ہے کہ ایک شخصنے حضرت عیسے علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ مجھے بتاؤ کیونکر متقی ہوں فرمایا کہ یہہ امر نہایت آسان ہے ساتھ تمام دل اپنے کے محبت خدا کی بجا لا اور بقدر قوت اور طاقت اپنی کے اللہ کے واسطے عمل کرو اور ابنائے جنس اپنی پر ایسی رحمت کر کہ جیسی اپنی جان پر کرتا ہے کہا ابنائے جنس کون ہیں فرمایا کہ سب بنی آدم اور جس چیز کو تو دوست نہیں رکھتا کہ ساتھ تیرے کریں وہ چیز تو کسیکے ساتھ نہ کر جب یہہ کام کئے تونے تو حق تقوی کا بجا لایا سہم بن منجاب نے کہا کہ تقوی یہہ ہے کہ زبان تیری ذکر خدا سے تر رہے عون بن عبد اللہ نے کہا ہے کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہے اور اللہ سے توفیق اور بندہ کو درمیان اس ابتدا اور انتہا کے ہلاکے اور شبہات بہت پیش آتے ہیں نفس ایک طرف سے اپنی ہی جانب کو کھینچتا ہے شیطان کہ دشمن مکار ہے ایک آن غفلت نہیں رکھتا محمد بن یوسف فریابی نے کہا کہ میں نے ایکروز سفیان ثوری کو کہا کہ نام تمھارا لوگوں میں ایسا مشہور ہے کہ سب سفیان ثوری کہتے ہیں اور تمھیں دیکھا میں نے کہ تمام رات سوتے ہو فرمایا اونھوں نے کہ خاموش ہو مدار اس امر کا اوپر تقوی کے ہے روایت ہے ایک حکماء عصر سے نزدیک عبد الملک بن مروان کے آیا عبد الملک نے اوس سے پوچھا کہ وصف متقی کا کیا ہے اوس حکیم نے کہا متقی وہ شخص ہے کہ خدا کو اوپر خلق کے اور آخرت کو اوپر دنیا کے اختیار کر کر مطالب اور مطامع سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور دیدۂ دل سے بمراتب عالیۂ روح نظر کر کر متوجہ طرف اوس مراتب کے رہتا ہے آدمی سوتے ہیں اور وہ غم ترقی میں بیدار ہے شغل اوسکی قرآن اور ورد اوس کی سخن حکمت اور پند ہے دنیا کو عوض اوسکے میں پسند نہیں کرتا اور کچھہ لذت اور ہوا اسکی نہیں جانتا حاضران مجلس سے کہ اکثر تابعین تھے بات اوسکی پسند کی اور قتادہؓ سے مروی ہے کہ جب حقتعالی نے بہشت کو پیدا کیا ارشاد کیا کہ کچھہ کہہ بہشت نے کہا طوبی للمتقین مالک بن دینار سے مروی ہے کہ تمام قیامت شادی کتخدائی متقیان ہے ابو الدرداء سے کسینے پوچھا کہ سب شعر کہتے ہیں تم کیوں نہیں کہتے اونھونے کہا کہ میں بھی شعر کہتا ہوں لیکن قابل نہیں ہے کہ مجلس شعرا میں پڑھوں اوسنے کہا کچھہ تو مجھے سناؤ تب یہہ بیتیں پڑھیں **شعر** یرید المرء ان یعطی مناہ + ویابی اللہ الا ما اراد + یقول المرء فایدتی وذخری + وتقوی اللہ افضل ما استفادا + یعنے چاہتا ہے آدمی کہ دے جاوے آرزو اوسکی اور خدا نہیں دیتا مگر اسقدر کہ آپ چاہتا ہے آدمی کہتا ہے کہ ہر چیز میری بہ فائدہ اور پس انداز میرا اور حالانکہ تقوی

خدا بہترین فائدہ ہے ابن ابی حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ مدار کار وبار بہشت اوپر چار فرقے کے ہے اوّل متقی دوسرے
ستمگار تیسرے ڈرانیوالے چوتھے اصحاب یمین ابن ابی شیبہ نے اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیا مین میمون بن مہران سے روایت کی ہے
کہ کوئی شخص متقین کے مرتبے کو نہین پہنچتا یہان تک کہ ساتھ نفس اپنی نفس اپنے کے ہر روز محاسبہ شاہ یا نہین کرتا مانند اس محاسبہ کے
کہ ساتھ شریک اپنے کے کرتا ہے تاکہ سمجھے کہ کھانا میرا کہان سے ہے اور پہننا میرا کسجگہہ سے ہے حلال سے ہے یا حرام سے وَلَا تَنْسَوُا
الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اور مت بھول جاؤ بزرگی درمیان اپنے یعنے ترک تفضل مت کرو آپسمین مرد اندیشہ کرے کہ عورت نکاح مین میرے
آکر محبوس ہوئی اور وصال میرے سے محروم اور مایوس ہوئی اُنسے تمام مہر دیکر شادان کرون اور عورت تفکر کرے کہ یہہ مرد مجھہ تک نہین پہنچا
اور وصل میرے سے بہرہ مند نہین ہوا اولی یہہ ہے کہ اوس سے کچھہ نلون إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ تحقیق اللہ تعالی ساتھ اوس چیز کے
کہ کرتے ہو تم جور اور فضل سے دیکھنے والا ہے معلوم کیجئے کہ سینتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوٰۃ خمسہ کا اور
قیام کا بیچ اونکے نکلتا ہے وہ یہہ ہے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى محافظت کرو اوپر سب نمازونکے جو فرض ہین ساتھہ قیود
اونکیکے اور حدود اور حقوق اونکیکے اور نماز بیچ والی کے سمجھہ لیجئے کہ جابجا قرآن مین تاکید اقامت صلوٰۃ ہے اور یہان امر محافظت ہے اور اقامت
بیچ لغت کے ماخوذ قیام سے ہے یعنے سیدھا کھڑا کرنا اور قاعدہ ہے کہ جب چیز کو سیدھا کرو تو ہر جزو جز اوسکے اوپر موضع مناسب کے کہ
وضع طبعی اوسکا ہے راست اور درست بیٹھتا ہے پس معنی اقامت صلوٰۃ کی بھی یہی ہوئی کہ نماز کو ہر خلل اور کجی سے محافظت کرو خواہ وہ
کجی اور خللونکا کام ہو خواہ زبان کا خواہ جوارح اور اعضا کا اور یہہ محافظت بیچ فرضونکے ہو یا بیچ شرائط کے یا سنن کے یا مستحبات کے لہذا
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اقامت صلوٰۃ اتمام رکوع اور سجود اور تلاوت اور خشوع اور اقبال اوپر اوسکے اور بیچ اوسکے ہے اور
قتادہ نے کہا ہے کہ اقامت صلوٰۃ محافظت صلوٰۃ ہے اور حفاظت اوپر اوقات نماز کے ہے اور اوپر رکوع سجود کے ہے اور صوفیہ کے
نزدیک حفاظت صلوٰۃ کی اور اقامت صلوٰۃ کی سوائے ادائے ارکان اور آداب نماز کے یہہ بھی ہے کہ سرّ ہر ایک کا دریافت کرے اور قصد
کرے کہ اپنے آپکو ساتھ اس سر کے متحقق کرے اور دریافت کرنا اسرار نماز کا بقصد تحقیق ساتھ اس اسرار کے مختلف ہے باختلاف مراتب اور استعداد
مصلی کے جو مناسب بحال مبتدی ہے وہ یہان تحریر ہوتا ہے فرمایا ہے عرفانے کہ طہارت نجاست حکمی سے کہ حدث اصغر اور اکبر ہے اور نجاست
حقیقی سے کہ بول اور براز اور خون اور ریم وغیرہم ہے اسواسطے نماز مین مقرر کی ہے تاکہ دلالت کرے اوپر تحصیل طہارت کے علائق دنیویہ سے
کہ سب حادث اور نوپیدا ہین اور نوع خبث سے خالی نہین تاکہ وقت توجہ ایک مناسبت ساتھہ اوس جناب منزہ کے حاصل ہو اور قابلیت
حضوری کی بیچ جناب مقدس کے اور قیام بخدمت ماموره میسر آوے جیسے حضور بادشاہان مین بدون تقدیم حجامت اور غسل اور استعمال
عطریات اور تنظیف جامہ اور بدن نہین جاتے اور قیام اونکی خدمت مین نہین کرتے اور توجہ ظاہر کی طرف قبلے کے کہ زمین اوس بقعہ
پاک کی منشا جمعیت آدمی ہے اسواسطے کہ تمام زمین اوسی بقعہ سے منبسط ہوئی ہے دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے کہ باطن کو بھی متوجہ
بجناب حق کہ منشاء وجود آدمی ہے کیا چاہئے اور تکبیر تحریمہ ساتھہ رفع یدین کے اشارہ ہے کہ مصلی کہتا ہے مین نے دونون عالم سے
ہاتھہ اُٹھائے اور جناب حق تعالی کو جمیع اکوان سے بزرگتر جانا اور مؤید اس اعتقاد کی دعائے استفتاح ہے کہ اوپر زبان کے جاری
کرتا ہے اور کھڑے ہونا دلالت کرتا ہے اوپر استقامت کے بیچ راہ کے اور قرات فاتحہ کی کہ متضمن ثنائے زبانی ہے اور زبان ترجمان
دل ہے اوپر اوسکے کہ دل میرا بالکلیہ طرف اوسکے مایل ہے اور اس سورت مین الفاظ خطاب کے مثل ایاک نعبد و ایاک نستعین مین
اور تخصیص بعبادت اور استقامت دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے کہ بسبب کمال توجہ اور میل کے رتبہ مشاہدہ کا اور مخاطبے کا پایا مین نے
اور سوال ہدایت کا اور فرار راہ اہل غضب اور ضلالت کیسے دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے کہ جبر اور نقص اور میل اور نفرت میرا سب
تابع ہے جناب مقدس تیرے کا ہے پھر رکوع دلالت کرتا ہے کہ بسبب مشاہدہ عظمت الٰہی کے پشت میری خم ہوئی پھر قومہ دلالت کرتا ہے کہ

اس انکسار مین استقامت کئی ہے پھر سجود کہ کمال تذلل ہی بعد انکسار کے اشارہ اوپر کمال تقرب کے کرتا ہی اسواسطے کہ تقرب بقدر بشر
استعداد ہی کہ اجزا انکو یہان تک پست کرے کہ ساتھ اصل حال اپنے کے پیوست کرے اور سجدہ دوسرا دلالت کرتا ہی اوپر دفع تکبیر کے
بحضور قرب پھر قعود اشارہ کرتا ہی بحصول اعزاز اور اکرام اوس جناب سے کہ بجبر قبول فرماکر پروانگی بیٹھنے کی دی پھر سلام دلالت کرتا ہی اوپر
رجوع کے اس سفر باطنی سے پس اسقدر محافظت نماز کی اور لحاظ ان اسرار کا چاہیے ہر موضع کو فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین قبول فرماتا ہی اللہ نماز بندی کی جبتک کہ نہ شاہدی دے بیچ نماز کے دل اوسکا جیسا شاہدی دیتا ہی بدن اوسکا اور تحقیق آدمی ہمیشہ
نماز پڑھتا ہی اور نہین لکھا جاتا دسوان حصہ اوسکا جب دل غافل ہوتا ہی اور حدیث مین ہی جب کھڑا ہوتا ہی مصلی نماز کو اوٹھا
لیتا ہی اللہ حجاب درمیان سے اپنے اور اوسکے اور منہہ اوسکا بوجہ اللہ ہوتا ہی اور حدیث مین ہی کہ بندہ جب نماز کو کھڑا ہوتا ہی
تو روبرو رحمن کے ہوتا ہی جب اور کی طرف التفات کرتا ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کسکی طرف متوجہ ہوتا ہی تو اے ابن آدم کیا کوئی
مجھسے بھی بہتر ہی میری طرف متوجہ ہو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہی کہ ہر چیز کی ایک صفوت ہے اور صفوت خلوت کی تکبیر اولی ہی اور
کہا ہی بعضے اہل قلوب نے کہ الہیت باللہ من اللہ ای بمنا ھذہ اللہ خالصۃ للہ صادرۃ من اللہ اور جب اٹھا اوٹھا دے
دنیا اور آخرت کو پس پشت ڈالدے اور دل سے ماسوی اللہ نکالدے چنانچہ حدیث مین وارد ہی نماز پڑھ ایسی کہ جو دور کرے ہوا تیری اور خواہش
تیری عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ جب بندہ وضو کرتا ہی واسطے نماز کے بھاگتا ہی اوس سے شیطان بیچ کنارہ زمین کے ڈر کر کہ اوسنے
تیاری کی دربار پروردگار کے جانے کی جب اوسنے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پردہ ہوگیا درمیان اوسکے اور شیطان کے ایسا کہ اوسے دیکھتا ہی
نہین اور توجہ فرمائی طرف اوسکے بلکہ جبار نے جب اوسنے تکبیر اولی کہی اوسنے دیکھا کہ کوئی چیز اوسکے دل مین بڑی بزرگ نہین ہی مجھہ سے کہا
سچ کہتا ہی تو مین ہی اکبر ہون بیچ دل تیرے کے جب کہتا ہی تو تا آخر حدیث اور سر اللہ اکبر مین بحسب کن یہہ ہی کہ غفلت سے نکلے یا ترقی کرے
بس اللہ اکبر کو ساتھہ لحاظ کبریائی اوسکے اسطرح کہے کہ آپ نہ رہے عوارف مین لکھا ہی حدیث سے کہ نماز مین چار ہیئت اور چھہ ذکر مین قیام رکوع
اور سجود قعود تلاوت قرآن تسبیح حمد استغفار دعا درود یہہ دس چیزین ہین اور ہر دس قسم ملائکہ کے منقسم ہین ہر ہر قسم کے فرشتے دس دس ہزار ہین
پس مصلی دو رکعت نماز مین لاکھ فرشتونکی عبادت کرتا ہی کہا ہی بعضے کبرا نے کہ نماز اصل جمیع عبادت بدنی ہی اسواسطے کہ مشتمل ہی اوپر کلما
طہارت اور استقبال قبلہ کے اور اوپر ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور شہادتین اور درود اور دعا کے کہ اصول عبادات زبان ہین اور مشتمل ہی
اوپر معنی صوم کے کہ عبارت حبس نفس سے ہی مشتہیات سے بلکہ نماز مین بہ نسبت صوم کے زیادتیان بہت ہین اسواسطے کہ آنکھہ کو بھی التفات غیر
سے نگاہ رکھنا ہی اور زبان کو بھی سوا ذکر نام اوسکے اور تلاوت کلام اوسکے بند کرنا ہی اور پاؤنکو بھی حرکت سے طرف مقصد دوسرے کے ٹھہرانا
ہی اور ہاتھونکو بھی داد و ستد سے کھینچنا ہی علی ہذا القیاس قوت خیالیہ اور فکریہ کو بھی محرمات سے بچانا ہی اور یہہ معنی صوم مین تحقیق نہین
اور اوپر معانی حج کے بھی مشتمل ہی کہ تکبیر تحریمہ اوسکی بجائے احرام ہی اور استقبال قبلہ کا بجائے طواف اور قیام بجائے وقوف عرفات ہی اور رکوع
اور سجود اور حرکات دورہ رکعات مثل سعی کے ہی کہ درمیان صفا اور مروہ کے بجالاتے ہین اور اوپر معانی زکوۃ کے بھی شامل ہی اسواسطے کہ
بذل مال برائے ستر عورت اور تحصیل الات طہارت اسمین واجب ہی اور وقت گواہ ہی اوقات مین سے خالی منافع سے کرکر مصروف بحکم خدا
رکھنا مثل جدا کرنے مال کے سے واسطے جدا کرنے مصارف الہی کے اور متضمن عبادات جمادات کو بھی ہی کہ بیٹھنا ہی اور عبادات چرندہ کو بھی ہی
کہ رکوع ہی اور عبادات جانوران پرندہ کو بھی ہی کہ ذکر اور تلاوت اسماء الہی ہی بالحان خوش ۵ الحان خوش سے ہر مرغ لیتا ہی نام تیرا
اللہ ذات تیری اللہ مقام تیرا + اور شامل ہی عبادات حشرات کو بھی کہ سجود ہی اور عبادات اشجار و نباتات کو بھی کہ قیام ہی اور عبادات جمیع
فرق ملائکہ کو بھی اس اقسام سے اور عبادت کروبین کو بھی کہ استغراق مشاہدہ ہی پس نماز ان سب عبادات کو شامل ہی اسواسطے کہ مرتبہ اسکا
جمیع عبادات سے بلندتر ہی کہ یہہ ہیئت جامعہ عبادات بدنی اور نفسی ہی لہذا حدیث شریف وارد ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

پوچھا کہ کونسا عمل اعمال سے افضل ہے فرمایا الصلوٰۃ لوقتہا نماز وقت پر پڑھنا وقت فجر نماز کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور مستحب نصف اخیر ہے اور وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب سے مثلین تک نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے ایک مثل تک اور بیچ مثل اور مثلین کے تک پہنچنا سایہ کا ہے سوا سایۂ اصلی کے اور وقت عصر کا بعد خروج وقت ظہر کے ہے علی اختلاف المذہبین غروب شمس تک اور وقت مغرب کا غروب شمس سے تا غیبوبت شفق کہ سفیدی بعد سرخی کے ہے یہی مذہب امام اعظم کا ہے موافق قول حضرت ابو بکر اور عمر اور معاذ بن جبل اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے اور صاحبین کے نزدیک شفق عبارت سرخی سے ہے اور یہہ قول ابن عمر اور ابن عباس کا ہے اور وقت عشا کا اور وتر کا بعد غروب شفق سے علی الاختلاف تا صبح صادق ہے مگر یہہ کہ تقدیم وتر کی عشا پر جائز نہیں بسبب وجوب ترتیب کے فروض خمسہ میں سمجھ لیجئے کہ صلوٰۃ خمسہ اس آیت سے کیونکر نکلتے ہیں حافظوا علی الصّلوٰۃ میں کہ صیغہ جمع کا ہے استعمال جمع کا تین پر بھی آتا ہے جائز ہے کہ تین ہی ہوں تشریح اوس مقام کی یوں ہے کہ صلوٰۃ وسطی کا عطف اوپر جمع کے ہے اور عطف مقتضی مغایرت کا ہوتا ہے پس وسطی بلکہ ساتھ جمع کے کہ خود مغائر جمع ہی چاہیئے کہ پانچ سے کم نہوا سواسطے کہ اگر تین نمازیں جمع سے لیکر چوتھی وسطی اوسمیں ملا کر چار ٹھہرائے تو یہہ عدد قابلیت ہی نہیں رکھتا وسطی کی اور اگر اوس سے کم لیجئے تو مفرون جمع نہیں ہوتا پس یہہ آیت دلیل ہے کہ عدد نماز شبانروزی کی پانچ سے کم نہیں باقی رہا یہاں ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہے کہ عطف ہر چند مقتضی مغائرت کا ہے لیکن اقتضاے اس کا نہیں کرتا کہ معطوف جمع کا داخل بیچ جمع کے نہو اسواسطے کہ بہت جگہہ اسطرح وارد ہے جیسے اس آیت میں من کان عدوا للہ وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل اور اللہم صل علی محمد وٰالہ وصحبہ کہ جبریل ملائکہ میں داخل ہیں اور اصحاب آل میں یہاں بھی اسی طرح ہو کہ حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ وسطی کو داخل صلوٰۃ میں کہیئے بلکہ وسطی مؤنث اوسط کی ہے اور اوسط افعل التفضیل ہے اور افعل التفضیل کی جو اضافت طرف جمع کے کرتے ہیں تو بعض اس سے مراد لیتے ہیں جیسے افضل القوم اور اکمل الناس اسطرح پر عطف وسطی کا اوپر تین کے بھی ہو سکتا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ ہولاء الثلثہ واوسطہم پس اس نوع سے یہہ آیت دلیل نہیں ہے کہ عدد صلوٰۃ کے پانچ سے کم نہوں جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ اعتراض جب وارد ہوتا کہ وسطی جمع مذکور کی ہوتی اور اوسمیں داخل ہوتی جیسے جبریل ملٰئکہ میں اور اصحاب آل میں داخل ہیں بخلاف یہاں کے کہ صلوٰۃ وسطی داخل ہی نہیں ہے بیچ صلوٰۃ کے یہہ اور ہی نماز ہے کہ واو عاطفہ لا کر ان نمازوں میں ملا دیا ہے اور اضافت افعل التفضیل کا جواب یہہ ہے کہ وسطی کی اضافت طرف جمع کے کہ صلوٰۃ مفروضہ میں کب ہے اسواسطے کہ سب افراد مفروضات کے متصف بتوسط کہاں ہو سکتے ہیں جو وسطی بہ نسبت مفروضات کے اشد توسطا ہو اور صلوٰۃ وسطی نماز درمیان والی کو کہتے ہیں اور درمیان کی چیز افضل ہوتی ہے پس فاضلتر میں نمازوں نماز وسطی ہے اسیواسطے محافظت میں بخصوصیت اوسکا مذکور فرمایا اور اختلاف ہے اوسمیں کہ وسطی کونسی نماز ہے کہا ہے حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت حفصہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے اور سوا انکے اکابر صحابہ نے کہ نماز عصر کی ہے اور امام اعظم کا بھی یہی قول ہے بموجب حدیث شریف کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الاحزاب میں شغلونا عن صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر اور وسطی واسطے اسکے فرمایا کہ دو نمازیں دن کی ایکطرف اسکے ہیں کہ ایک طرف میں قصر ہے اور دوسری میں نہیں اور دو نمازیں رات کی دوسری طرف اوسکے ہیں اسیطرح کہ شام اور عشا کی ہیں ایکمیں قصر ہے دوسری میں نہیں اور فضل اوس نماز کو اسواسطے ہے کہ وقت ادا میں اوسکے شغل آدمیونکو تجارت کا اور کسب معاش کا اور بازار جانیکا اور ملنے جلنے کا ہوتا ہے لہٰذا تاکید اوسکی فرمائی اور حدیث میں آیا ہے کہ من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ اور بعضے کہتے ہیں صلوٰۃ مغرب کی ہے چنانچہ ابن عباس اور ابن زبیر سے روایت ہے اور وجہ وسطی ہونیکی اوسکے یہہ ہے کہ یہہ نماز درمیان میں ہے دو دن کی نمازوں کے کہ ظہر اور عصر ہیں اور دو رات کی نمازونکے کہ عشا اور فجر ہیں یا یہہ وجہ ہے کہ نماز فرض کی یا چار رکعات ہیں یا دو اور یہہ درمیان تین ہے چار اور دو کے تین رکعات یا یہہ وجہ ہے کہ درمیان دو نماز سریہ کے کہ ظہر اور عصر ہے اور دو نماز جہریہ کی کہ عشا اور فجر ہے واقع ہے اور بعضے کہتے ہیں نماز عشا کی ہے اسواسطے کہ درمیان وترین کے واقع ہے تین رکعات مغرب کی ادھر ہیں اور تین رکعات وتر کی اودھر ہیں یا یہہ وجہ ہے کہ درمیان دو

نماز جہر یہ کے واقع ہی ادھر مغرب ہی اودھر فجر ہی یا درمیان ایسی نمازونکے واقع ہی کہ جسمین قصر نہین ایکطرف مغرب ہی دوسری طرف فجر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نماز فجر کی ہی چنانچہ انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور جابر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ صلوٰۃ وسطی یہی ہی کہ درمیان سواد لیل اور بیاض نہار کے واقع ہی یا درمیان دو نماز لیلی کے اور دو نہاری کے ہی یا درمیان ایسی نمازونکے ہی کہ جنمین قصر واقع ہی عشا اور ظہر اور بعضے کہتے ہین کہ نماز ظہر کی ہی چنانچہ ابن عمر او رزید بن اسامہ سے روایت ہی اور وجہ وسطی ہونیکی یہہ ہی کہ اوسے وسط نہار مین پڑھتے ہین یا درمیان ہی صلوٰۃ نہاریہ کے کہ ادھر فجر ہی اودھر عصر ہی اور بعضے کہتے ہین صلوٰۃ وسطی غیر معین ہی مثل شب قدر کے تاکہ محافظت سب نمازونکی کرین روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز وسطی اور عصر اوسسے معلوم ہوتا ہی کہ وسطی ان چارون نمازونمین سے ایک ہی کہ عصر کو اور اوسکے واسطے فضل کے بیان فرمایا پس نماز وسطی درمیان اونھین پانچ نمازونکے ہی جیسے اسم اعظم اسما الٰہی مین اور شب قدر لیالی مین اور ساعت اجابت روز جمعہ مین اور کیمیا کی لوٹی نباتات مین اور سنگ پارس احجار مین کہ بمقتضائے حکمت اوس حکیم مطلق نے علی العموم فاش نہین فرمایا پس آدمیکو چاہیئے کہ بمقتضائے اختلاف روایات ہر نماز کو وسطی سمجھکر محافظت وقت کی اور شرائط اور ارکان اور واجبات او رسنن او رمستحبات اوسکی کرتا رہے اور بہ ابراز خشوع اور خضوع اور تذلل اور انکسار اور عجز اور افتقار ادا کرے وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ اور کھڑے ہو بیچ نماز کے واسطے خدا کے چپکے یعنے اوس حالت مین کہ جھکی لگ جاوے خوف الٰہی سے او دیدہ بادشاہی سے تمسک کیا ہی صاحب ہدایہ نے اسی آیت کو اوپر فرضیت قیام نماز کے چنانچہ کہا ہی والقیام بقولہ تعالیٰ وقوموا للہ قانتین اور قانتین کے معنے تفسیر احمدی والینے مصلین کے لکھے ہین یعنے درحالیکہ درازکرنیوالے ہون قیام کے تئین بعضونے کہا ہی درحالیکہ زاری کرنیوالے ہون بعضون نے کہا ہی درحالیکہ ڈرنیوالے ہون بعضے کہتے ہین مطیعین کے معنے ہین بعضے کہتے ہین قانتین کے معنے ذاکرین کے ہین چنانچہ کشاف والینے ذاکرین کے معنے کہے ہین اور بحر مواج مین لکھا ہی کہ یحیی ابن یحیی نے باسناد صحیح زید بن ارقم سے روایت کی ہی کہ اونھونے کہا کہ ہم کلام کیا کرتے تھے نماز مین لوگونسے جب یہہ آیت نازل ہوئی قوموا للہ قانتین امر کیا ہمین ساتھ سکوت کے اور نہی فرمائی کلام سے اور صاحب کشاف نے عکرمہ سے روایت لکھی ہی پس اسصورتمین کہ قانتین بمعنی ساکتین کی کہئے تو حرمت تکلم کی نماز مین اس آیت سے نکلتی ہی بعضے کہتے ہین قنوت سے مراد دعائے قنوت ہی بیچ صلوٰۃ صبح کے چنانچہ بیضاوی مین اس سبب سے روایت ہی اس قول پر تائید واسطے اونکے ہی جو دعائے قنوت نماز فجر مین واجب کہتے ہین لیکن اشارہ طرف نماز وتر کے خوب ہو سکتا ہی کہ پانچون نمازین پہلے بیان فرمائی پھر ارشاد کیا کہ کھڑے ہو بیچ نماز وتر کے درانحالیکہ دعائے قنوت پڑھنے والے ہو

معلوم کیجئے کہ اٹھتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسسے مسئلہ سقوط قیام اور سقوط توجہ الی الکعبہ وقت خوف کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا پس اگر ڈرو تم کسی دشمن سے یا آدمی کشندہ سے یا جانور درندہ گزندہ سے پس نہین فرض قیام اوپر تمھارے اور توجہ بقبلہ بلکہ ہو تم مختار درمیان اوسکے کہ نماز پڑھو پیادہ یا سوار مرکب پر فرادی ساتھ اشارہ کے جس سمت کو کہ میسر ہو قبلہ کیطرف رو ہو یا پشت ہو چنانچہ مدارک مین ہی اور یہی ہدایہ مین ہی کہ اگر خوف شدید ہو تو نماز پڑھو سوار فرادی جسطرف چاہو یا تماہی رکوع اور سجود جب قادر نہو طرف توجہ قبلہ کے بدلیل آیت مذکورہ کہ ساقط ہو گئی توجہ الی الکعبۃ بضرورت اور امام محمد سے ہی کہ پڑھے بجماعت اور اختلاف ہی حال مسابقت اور مشی مین پس نزدیک ہمارے نہین جائز اور نزدیک شافعیہ کے جائز ہی ہمارے نزدیک رجال کی معنی قائمین علی الرجل ہین اور امام شافعی کے نزدیک ماشین علی الرجل ہین چنانچہ ملاجیون نے تفسیر احمدی مین لکھا ہی اور حاصل تفسیر حسینی والیکا یہہ ہی کہ پڑھو نماز حال خوف مین پیدل راہ چلتے ہوئے اگر ٹھہر نسکو یعنے امکان نہو قیام کا ایک مکان مین بقول امام اعظم اور بقول شافعی حالت مشی مین باوجود خوف نماز ٹھہرنا ممکن ہو یا نہو اور سوار نماز پڑھو جنگ مین جسطرح ہو سکے رو بقبلہ یا پشت بکعبہ اور رجال جمع راجل کی ہی جیسے قیام جمع قائم کی اور نیام جمع نائم کی اور رجالا منصوب ہی ساتھ حال ہونیکے اور رکبانا کا عطف ہی اوپر اوسکے فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ پس جب امن مین آو

پس یاد کرو تم اللہ کو اکثر مفسرین ذکر سے مراد نماز لیتے ہین یعنے نماز پڑھو تم جیسا سکھایا ہی تم کو بعضون نے کہا ہی مراد ذکر سے شکر ہی یعنے جب
امین ہو تو شکر کرو اللہ کا جیسے تمھین تعلیم کئے گئے ہین آداب اور شرائط اوسکے جو کچھ نتھے تم جانتے اس جملہ مین شرطیہ کا عطف اوپر شرطیہ پہلے کے
ہی کہ فان خفتم ہی اور خوف نسبت امن کے اندک ہی اسواسطے ان خفتم مین ان کا استعمال کیا اور جو امن نسبت خوف کے بیشتر تھا اسی جہت
سے فاذا امنتم مین اذا لائے اور حاصل معنونکا یہہ ہی کہ جب خوف زائل ہو تم سے تو نماز پڑھو جسطرح تعلیم کی ہی تم کو اور تم نہین جانتے تھے
کیفیت اوسکی یعنے نماز امن جیسے پہلے پڑھتے تھے خوف سے حالت امن مین کھڑے ہوکر متوجہ طرف قبلہ کے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی
کہ تعلیم اوس چیز کی ہوتی ہی کہ معلوم نہووے پس علمکم سے نکلتا تھا کہ قبل تعلیم کے نہین جانتے تھے پھر ما لم تکونوا تعلمون کے لانیکا کیا فائدہ ہو ۱
جواب اوسکا یہہ ہی کہ فائدہ اوسکا تتمیم ہی اور تتمیم اوسے کہتے ہین کہ کلام مین فضلہ لے آوین واسطے دفع ابہام ماسبق کے چنانچہ یہان ما لم
تکونوا تعلمون ارشاد کرکر تصریح کردی ساتھہ نجاننے اونکے پیش از تعلیم اور تشریح فرمادی ساتھہ عجز اونکے کے قبل از تلقین اور پھر رجوع کی
یہانسے طرف مسائل عدت اور طلاق کے معلوم کیجئے کہ انچالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ بیان وصیت نفقے کا عدت والیونکے
نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ اور جو لوگ کہ مرجاتے ہین تم مین سے وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا اور چھوڑجاتے ہین جوروین عرب مین
پہلے رسم تھی کہ جو عورتین رانڈین ہوجاتی تھین تو ایک برس تک لباس کہنہ مین بے زینت اور تجمل اپنے کے گھر مین بیٹھین رہتین تھین اگر شہر
والیان ہوتی تھین تو شہر مین وارث شوہر کے اونکے واسطے مکان علحدہ بنادیتے تھے اس مین سال تمام کرلیتی تھین اور اگر جنگل والیان ہوتی
تھین تو خیمہ علحدہ مین بسر کرتی تھین اور ایک برس تک باہر اس سے نہین نکلتی تھین اور نفقہ اولیائے شوہر سے لیتی تھین اور جب گھر سے باہر
نکلتین تو نفقہ ساقط ہوجاتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے ایک مرد طائفی مرگیا اور اوسکی عورت اور پسر اور مان
اور باپ رہگئے آنحضرتؐ نے ترکہ پسر اور والدین پر تقسیم کردیا اور جورو کو کچھہ نہ دلوایا مگر حکم فرمایا کہ ایکسال ترکے مین سے نفقہ اوسے پہنچا دین
یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم صادر ہوا کہ جو تم مین سے مرجاوین اور جوروین اونکی رہجاوین وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم وصیت کرجاوین واسطے
بی بیون اپنی کے وصیت منصوب علی المصدر یہ ہی بالفعل محذوف ای یوصون وصیۃً اور بعضون نے برفع پڑھا ہی اور مبتدا خبر محذوف کا
کہا ہی ای فعلیہم وصیۃ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فائدہ دینا ساتھہ نفقے اور کسوت کے اور مسکن کے ترکہ شوہر سے ایک برس تک نکالدینا
مسکن مقرر سے اور اگر خود نکلجاوے قبل انقضائے سال کے نفقہ اور کسوت اونکا نہین ہی فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اگر نکلجاوین
بعد ایک برس کے یا درمیان ہی مین برس کے نکلجاوین لیکن بسبب ایسے عذر کے کہ سوا باہر نکلنے کے چارہ نہو پس نہین گناہ اوپر تمھارے ای
اولیائے شوہر فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بیچ اس چیز کے کہ کیا اونھون نے بیچ جانون اپنی کے آراستگی اور زیبایش اپنی لباس و زیور سے اور طلب
شوہر سے مِن مَّعْرُوفٍ اوس چیز سے کہ موافق شرع اور مطابق طبع ہو وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب ہی انتقام لیتا ہی جو کوئی مخالفت
امر اوسکے کی کرے اور حکمت والا ہی جو فرماتا ہی اوسمین حکمت ہوتی ہی حکم اس آیت کا ترکہ شوہر سے عورت کو دینا اور ایک برس تک عاطلین
بیٹھنا ناسخ منسوخ ہی ساتھہ آیت میراث کے کہ پہلے مذکور ہوئی ہی کہ چار مہینے اور دس روز عدت کے ہین اگر یہان کوئی سوال کرے کہ یہہ
آیت جسے منسوخ کہتے ہو پیچھے ہی اور آیت ناسخ جسے ٹھہراتے ہو وہ پہلے مذکور ہی جسمین اربعۃ اشہر وعشرا ہی پس نہ کیونکر ہو سکے کہ منسوخ کو
ابھی آئی نہین کہ ناسخ پہلے ہی آگئی جواب اوسکا یہہ ہی کہ کتاب مصحف مین منسوخ بعد ناسخ کے ہی اور نزول مین تقدیم منسوخ کی اوپر ناسخ
کے ہی اور اعتبار ناسخ اور منسوخ ہونیمین نزول کا ہی نہ کتابت کا معلوم کیجئے کہ پچاسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب
نفقہ عدت مطلقات کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ اور واسطے طلاق والیون کے فائدہ دینا ہی ساتھہ اچھی طرح
کے معمول شرع اور مقبول طبع ہی عطف اس آیت کا اوپر آیت والذین یتوفون منکم کے ہی اوسمین بیان نفقہ عدت وفات تھا لیکن وہ حکم منسوخ
ہی اور اسمین بیان نفقہ عدت مطلقات ہی اور یہہ حکم غیر منسوخ ہی بالاتفاق اور متاع کے معنے نفقے کے ہین اور یہی مختار ہی صاحب

مدارک کا پس معنے آیت کے یہہ ہین کہ واجب ہے نفقہ مطلقات کا ازواج پر جبتک وہ عدت مین ہون اور مدت عدت کی چار مہینے دس دن ہین برابر ہے کہ طلاق رجعی دیا ہو یا باین یا سوا اوسکے اور طلاق دیا ہو اور خلاف ہے امام شافعی کا طلاق باین مین اور بعضون نے کہا ہے کہ متاع سے مراد متعہ ہے جیسی آیت متعوهن على الموسع قدره وعلى المقتر قدره متاعا بالمعروف سے مفہوم ہوتا ہے بایمعنی یہہ آیہ بیان متعہ مستحبہ مین ہے کہ بیچ حق تمام مطلقات کے ثابت ہے اور اگلی آیت حقا على المتقين لزوم اعتقاد مین ہے والا استحباب مین لزوم کہان اور یا بیچ حق ان مطلقات کے ہے کہ ماسبق مین مذکور نہین پھر تقدیر آیت ومتعوهن آہ بیان وجوب متعہ مین تھی اور یہہ بیان استحباب متعہ مین نزدیک ہمارے حنفیہ کے ہے اور امام شافعی کے نزدیک مراد مطلقات سے اعم ہے اور آیت محمول اوپر وجوب کے ہے جبکہ ایک دو قول انکے کا ہے لہذا کہا ہے صاحب بیضاوی نے مناسب تر ہے متعہ واسطے تمام مطلقات کے بعد وجوب متعہ کے واسطے ایک کے ان مطلقات سے کہ وہ مطلقہ غیر مدخولہا ہے تفسیر احمدی والیئنے لکھا ہے کہ نہین پوشیدہ رجحان توجیہ متعہ کا اور ضعف توجیہ نفقہ کا لہذا اختیار کیا ہے اسکو صاحب کشاف نے اور نہین ذکر کیا اوسکا امام زاہد نے اور فخر الاسلام نے اور صاحب ہدایہ نے باوجودیکہ حنفی تھے یہہ تتمہ مسائل عدت اور طلاق کا ہے کہ سورۂ بقرہ مین مذکور ہین اور باقی مسائل اوسکے سورۂ طلاق مین آوینگے انشاء اللہ تعالی حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ لازم ہوا اعتقاد کرنا اوس کا اوپر پرہیزگارونکے یا لازم کیا اللہ نے لازم کرنا کرا اوپر مؤمنین کے بعضے اوسکو متصل یہہ ادا امر اور نواہی ماسبق جانتے ہین متعلق بیان استحباب متعہ کا نہین پہچانتے ہین اس تقدیر پر اشکال مذکور وارد نہین ہوتا اور احتیاج اوپر لزوم اعتقاد کے حمل کرنیکی طرف نہین پڑتی حاصل معنونکا اوپر تقدیر اول کے یہہ ہے کہ ثابت ہے یہہ قول ثابت ہونا کرا اوپر پرہیزگارون اور خداترسونکے واجب کو واجب جانتے ہین اور مستحب کو مستحب اور حدود خدا سے تجاوز نہین کرتے اور اپنے تئین بد اعتقادی مین نہین ڈالتے اور بتوجیہ ثانی یہہ معنی ہوتی کہ ثابت ہین سب ادا امر اور نواہی مذکورہ اور تمام تکلیفات مسطورہ ثابت ہونا کرا اوپر مومنین کے كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ اسیطرح جیسے یہہ احکام بیان فرمائے روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے احکام اپنے جن جنمین تم محتاج ہو تو کہ سمجھو تم اور قبول مین اونکی عقل کو کام فرماؤ اور چھوڑو باطلہ تو ہم کو معلوم کیجئے کہ ایکا و نوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم فرار کا وبا اور طاعون سے نکلتا ہے وہ یہہ ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ آیا نہین دیکھا تو نے یا نہین جانا تو نے اور بنگاہ تعجب نہین نظر کی طرف اون لوگون کے کہ نکلے گھرون اپنے سے وَهُمْ اُلُوْفٌ اور وہ ہزارون تھے حَذَرَ الْمَوْتِ ڈر موت کیسے پہلے آیت سل بنی اسرائیل مین حکایت اور شکایت بنی اسرائیل کی تھی اور اس آیتمین حکایت اور شکایت اونھین کی ہے اور درمیان دونون کلام کے اتصال معنوی ہے حاصل معنوی ہے کہ حاصل دونون کا شناعت احوال اور قباحت اعمال بنی اسرائیل ہے اور جملہ معترضہ درمیان کلام مین مناسب مناسب موقع موقع پر واقع ہین اور یہان خطاب مخاطب غیر معین کو ہے کہ جسنے یہہ قصہ سنا ہے پورے پورے لوگونکی زبانی یا اخبار یہود و نصاری کہ اخبار گذشتگان پڑھتے تھے اونسے معلوم کر رکھی ہے یہہ کہانی اسوجہ پر استفہام واسطے تقریر کے ہے کہ مخاطب اقرار کرے اور اگر خطاب اون لوگونکو کیئے کہ نہین جانتے یہہ قصہ تو اس تقریر پر استفہام واسطے تعجب کے ہے کہ نہ سننا اور نہ جاننا اس قصۂ مشہور کا ایک امر عجیب ہے اور وہم الوف حال ہے اور حذر الموت مفعول لہ ہے خبر جواب کا بعضے مفسرین نے قصہ اوسکا یون بیان فرمایا ہے کہ قریۂ داوردان مین کہ حوالی واسط مین واقع ہے طاعون ظاہر ہوئی بعضے جو نکلگئے وہان سے اکثر اونمین سلامت رہے اور جو لوگ وہان رہے اغلب اونمین سے مرگئے پھر دوسرے برس وبا نے عود کیا تمام لوگ دیہہ کے کہ آٹھ ہزار تھے یا چالیس ہزار تھے یا ستر ہزار تھے یکبارگی سب کے سب دیہہ سے نکلگئے مرنیسے ڈر کر جب وادی مین درمیان دو پہاڑ کے پہنچے فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا پس کہا واسطے اونکے اللہ نے مرجاؤ معالم مین لکھا ہے کہ دو فرشتے بھیجے اللہ نے ایک نے اعلائے وادی مین دوسرے نے اسفل وادی مین کھڑے ہو کر ندا کی کہ مرجاؤ سبکے سب ایکبارگی مرگئے لوگ اطراف وجوانب سے دفن کرنیکو آئے پس عاجز ہوگئے بسبب کثرت مردونکے دفن کرنیسے آخر الامر ایک دیوار گرد اونکے کھینچکر چلے گئے مدت گذرگئی اونکو مرے ہوئے اور سوا استخوان کے اونکا کچھ باقی نرہا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ پھر زندہ کیا اونکو اللہ نے اوصورت

اوسکی یون ہوئی تھی کہ ایکروز حزقیل بن نوری کہ تیسرے خلیفے تھے موسیٰ علیہ السلام کے اوپر اوس مکان کے گذرے اور تودہ استخوان کا مشاہدہ کیا کہا
الٰہی جیسا اثر ہیبت کا انکو دکھایا ہی نظر رحمت کی بھی انکے حال پر فرما خطاب جناب الٰہی سے پہنچا کہ فلان کلمہ کہہ تا کہ زندہ کرون مین اونکو حزقیل نے وہ
کلمہ کہا حق تعالیٰ نے اونکو زندہ کیا اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہی اوپر بندونکے وَلٰکِنَّ
اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ اور لیکن بہت آدمی نہین شکر کرتے خصوصاً بنی اسرائیل کہ ایسے معجزے دیکھتے تھے اور متابعت نہین کرتے تھے بعضے مفسرین نے
قصہ اسکا اسطرح بیان کیا ہی کہ یہہ قوم بنی اسرائیل سے تھی بادشاہ نے انھین جہاد کو بھیجا تھا یہہ بھاگ گئے خوف قتل سے پس مار ڈالا اونکو اللہ نے آٹھ
روز پھر زندہ کیا اونکو اور الوف کے معنے بعضے متابعونکے کہتے ہین اور الف کی جمع جانتے ہین جیسے قاعد کی جمع قعود اور جالس کی جمع جلوس اور یہہ معنی
کہتے ہین کہ وہ آپسمین الفت کرنیوالے تھے اور موتوا کہنے مین کنایت ہی مارنیسے اور اشارہ بفنا و ہلاکت پہنچانیسے اور اماتہ اللہ نہ کہا تعبیر بکنایہ کیا کہ ابلغ
ہی صریح سے اور یہہ مارنا اور ہلاکت کرنا تنبیہ ہی واسطے ان لوگون کے کہ موت سے بھاگتے ہین تا کہ سمجھین کہ مرگ سب جگہہ پہنچتی ہی کہین جائے
نہ بچین اور بھاگنا اس سے مطلق سودمند نہین چنانچہ اور جگہہ حق تعالیٰ فرماتا ہی اینما تکونوا یدرککم الموت جہان تم ہوؤگے پہنچیگی تمھین موت
اور تحمل و تباہی غازیونکو اوپر دلاوری کے میدان جنگ مین اور محاربونکو اوپر شجاعت کے عرصہ مصاف مین تا کہ معلوم کرین کہ موت آنیوالی ہی جہان
ہوؤگے اگر بکار خدا آوے تو بہتر ہی اور جو بہر خدا مرے تو خوشتر ہی مطلع بیت دلدار مرجاوین جو مرنا ہو تو ایسا ہو + وہ گذرے لاش پہ
جیسے گذرنا ہو تو ایسا ہو + سمجھہ لیجئے کہ وبا سے بھاگنا اور جنگ کفار سے بھاگنا دونون منع ہین چنانچہ مؤید اسکی حدیث شریف ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے الفار من الطاعون کالفار من الزحف بھاگنے والا وبا سے مثل بھاگنے والے کی ہی حرب سے پس ای مسلمانو عبرت پکڑو و
وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور کارزار کرو بیچ راہ خدا کے واسطے آشکار کرنے دین کبریا کے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور جانو یہہ کہ خدا سننے والا
ہی قول متخلفان جہاد کا کہ عذر ناپسندیدہ پیش کرتے ہین جاننے والا ہی مافی الضمیر کو اُن کے ٭ گنہ سے بازرہین بندگان یہہ ہی تعلیم + جگہہ
جگہہ جو کہا ہی کہ ہون سمیع و علیم + مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ کون ہی وہ شخص کہ بخلوص نیت قرض دے خدا کو یعنے بندگان درماندہ خدا
کو کہ قرض مانگین قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یعنے قرض دینے مین تعجیل کرے یا منت نرکھے یا طلب عوض کی نہو حدیث صحیح مین وارد ہی کہ ثواب قرض
دینے کا صدقے سے زیادہ ہی اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ مراد قرض سے صدقہ ہی کہ تشبیہہ دی اوسکو جسوقت فی سبیل اللہ واقع ہو ساتھہ قرض کے
لزوم جزا مین کہ بشبیہہ اعطا عوض اوسکا لازم ہی پس اس تقدیر پر قرض حسنہ وہ ہی کہ خالص برائے خدا ہو یا مال حلال سے تصدق کرے عاصم رحمۃ
اللہ علیہ مین کو حمل اوپر معنی استفہام کے کرتا ہی یعنے ہی کوئی کہ قرض دے فَیُضٰعِفَہٗ پس حق تعالیٰ دوچند کرے اور دوگنا کرے اجر اوسکا لَہٗ
اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً واسطے اوس شخص کے ہین زیادتیونپر زیادتیان بہت یہان مبہم چھوڑا ہی حق تعالیٰ نے تا کہ اضعافا کثیرۃ کو زیادہ حیز شمار سے
تصور کرے جب یہہ آیت نازل ہوئی یہود ساتھہ طعن کے کہنے لگے مگر حق تعالیٰ کچھہ چیز نہین رکھتا کہ ہم سے قرض طلب کرتا ہی اور مسلمانون نے
جو بوعدۂ الٰہی یقین لانیوالے تھے معاملے مین ایسے قرض کے مبادرت شروع کی اول ابوالدحداح انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ صلعم خدائتعالیٰ یہہ قرض کسواسطے طلب کرتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہتا ہی کہ تمھارے تئین
بواسطے اوسکے بہشت مین لیجائے ابوالدحداح نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میرے دو باغ خرمونکے ہین بہتر اندونون باغون مین سے جو ہی اسے
اگر بقرض خدا دون تم ضامن میرے بہشت کے ہوتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ضامن ہوتا ہون کہ حق تعالیٰ دوچند اوس سے
بیچ ریاض بہشت کے تجھے کرامت فرماوے بجا عرض کیا اونے کہ ای سید عالم صلعم ساتھہ اس شرط کے کہ فرزند میرے اور مان اون کی میرے ساتھہ
بہشت مین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی ہوگا پس ہاتھہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑکر اوس باغ کو براہ خدا تصدق
کیا اور اوسوقت دروازۂ بستان خرمہ پر آیا اور کہا ای ام الدحداح اس حدیقے کو صدقہ کیا مین نے اس شرط پر کہ دوچندان لونگا جنت مین اور تو
اور فرزند تیرے ساتھہ میرے ہون ام الدحداح نے کہا خوب سودا ہی کہ کیا تو نے بارک اللہ لک فیما اشتریت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا حق ہین اوسکے کہ من عرف رواح دذا رفتاح فی الجنة لابی الدحداح وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ اور حقتعالی تنگ کرتا ہی
روزی ساتھ حکم اور حکمت اپنی کے اوپر بعضون کے اور صلاح اونکی ہوتی ہے اور کشادہ کرتا ہی رزق کو اوپر بعضون کے ساتھ تدبیر اور قسمت
اپنی کے اور مصلحت اور منفعت اونکی اوسمین ہوتی ہے پڑھا ہے یبسط کو ساتھ سین کے حفص نے اور ابوبکر وغیرہ نے ساتھ صاد کے اور رسم کتابت
مین ساتھ صاد کے ہے اور معنے دونونکے ایک ہین یہہ آیت تنبیہ ہے اوپر اوسکے کہ صدقہ دینا اور مال مصارف خیر مین خرچ کرنا موجب فخر کا نہین
ہوتا اور جب مال جانیوالا ہوتا ہی امساک اور بخیلی سے نہین رہتا کیا ہی جو آدمی دے کہ کم نہین ہوتا اور جو جاوے غم مت رکھہ کہ نہین آوے گا
ع راہ الٰہی مین تن و مال صرف کر دے نصیحت کا یہی بس ہے حرف + وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اللہ کے پھر جاؤگے تم یعنے طرف حسابگاہ
الٰہی کے عبور ہونا ہی اور ظہور جزا اور سزا وہان ضرور ہوتا ہے پس چاہیئے کہ مال کو اوسجگہہ خرچ کرو کہ حسابگاہ مین شرمندہ نہو جہاد مین اور حج مین
اور طلب علم مین اور سوائے اونکے امور خیر مین صرف کرو کہ وہان موجب سرخروئی کا ہو اور قابض اور باسط کے معنو نمین نکتے ہین کہ لیتا ہی مال
اغنیا سے تاکہ جانین کہ لینے والا اللہ ہے اور منت اپنی اوپر فقرا کے نرکھین اور کشادہ کرتا ہی روزی اوپر فقرا کے تاکہ وہ اللہ سے دیکھین کہ باسط وہی
ہے اور منت اختیار کی نکھینچین ایک عارف نے کہا ہے کہ اللہ قابض اور باسط ہے کسیکو ساتھ قبض کے زندان خودی مین گرفتار کرتا ہی کسیکو
ساتھ بسط کے خودی سے نکالکر اپنا محرم اسرار کرتا ہی ع کسیکو قابض کے پرتو سے کیا ہی پابند دام غفلت + ظہور باسط سے اوکسیکو چھوڑا یا سب
سے بجام الفت + ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ الٰہی جب اپنے آپکو دیکھتا ہون نہین کہتا ہون کہ مجھہ سے زارتر کون ہے اور جب طرف تیری نظر کرتا ہون
کہتا ہون کہ مجھسے بزرگتر کون ہی شعر آپکو دیکھہ پست ہوتا ہون + آپکو دیکھہ مست ہوتا ہون + سالک پر جب تجلی قابض کی وارد ہوتی ہے
بند ہوجاتا ہی مقام مین اور خفقان رفع ہوجاتا ہی انبساط اور فرح ظہور کرتی ہے یہان سمجھہ لیجئے کہ قبض کئی قسم ہے کہ سالک کو پیش آتا ہے
یا تو بسبب ارتکاب مکروہات شرعیہ کے ہوتا ہی یا بجہت ترک سنن نبویہ کے ہوتا ہے یا خلاف امر پیر راہبر کے جو مسترشد سے صادر ہو اس سبب
سے قبض باطن مین آجاتا ہی اسیطرحکا قبض توبہ اور استغفار سے مندفع ہوجاتا ہے اور طریقہ دفع کا اوسکے یون جناب مرشد ہمارے نے تعلیم فرمایا
کہ جب قبض باطن مین آوے تو غسل کیجیو اور دوگانہ ادا کر استغفار اور زاری جناب باریمین کرنا فیض نسبت باطن وارد ہوکر رافع قبض ہوجائیگا
لیکن قبض کہ نسبت تجلی قابض کے وارد ہوتا ہی دفع اوسکا بدون تجلی باسط کے ممکن نہین اوسکے واسطے بھی یہی تضرع اور زاری ہے کہ موجب
رستگاری ہی ع ابھی چھٹو نہین غم دوسرا سے ای رافت + اگر کسیکا اودھر التفات واقع ہو + اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ آیا نہین
دیکھا تو نے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے نہین جانا تو نے اور علم تیرا انتہی نہین ہوا ساتھہ خبر سردارون فرزندان یعقوب کے کہ نام اونکا اسرائیل
ہی اور یعقوب اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت عیص اور یہہ ماکے پیٹ سے توام پیدا ہوئے تھے حضرت عیص اول ہوئے تھے پھر حضرت یعقوب
اونکو مسمی بہ یعقوب کیا اسواسطے کہ عقب حضرت عیص کے پیدا ہوئے اور معنے یعقوب کے لغت عبرانی مین پس آئندہ کے ہین اور یہی نام اون کا
جاری رہا یہانتک کہ قریب بجوانی پہنچے ایکدن حضرت اسحاق کہ باپ اونکے تھے خلوتخانہ مین تھے اونکو دروازہ پر خلوتخانہ کے بٹھایا تھا تاکہ نا
محرم اوسوقت خلوت خاص مین نہ آوے اور مناجات الٰہی مین تشویش ندلاوے ناگاہ دو فرشتے مقرب درگاہ الٰہی سے بصورت آدمی ہوکر واسطے
زیارت حضرت اسحاق کے آئے اور چاہا کہ خلوتخانہ مین جاوین اونھونے اونکو منع کیا اور ہاتھہ پاؤن پکڑ کر اونکے وہین روکا اس عرصے مین حضرت
اسحاق خلوتخانہ سے باہر آئے دیکھا کہ اونھونے دو فرشتون مقرب کو روکا ہی اور عذر آغاز کیا ہی اون فرشتون نے حضرت یعقوب کو تحسین اور
آفرین کئی اور کہا کہ حق خدمت کا یونہی بجالایا چاہیئے اور حضرت اسحاق سے پوچھا کہ اس بیٹے کا تمھارے کیا نام ہے آپنے فرمایا یعقوب فرشتون
نے کہا کہ ہماری طرف سے اوسکا نام اسرائیل مقرر کرو کہ ہماری زبان مین اسرا مرد برگزیدہ کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یہہ فرزند تمھارا مرد برگزیدہ
خدا ہے کہ اصلا پاس کسیکا نہین کرتا سوا خدا کے جیسے اونکا نام اسرائیل جاری ہوا اسواسطے یہہ نام مشابہ ہے فرشتونکے نام سے جیسے جبرائیل اور
میکائیل اور جابجا کلام اللہ مین خطاب ساتھہ اس نام کے ہے چنانچہ پیچھے بھی کئی جگہہ مذکور ہوا ہے اور یا بنی یعقوب نہین فرمایا ہی اشعار ہے اوپر

اسکے کہ تم بیٹے اوس مرد خدا کے ہو کہ برگزیدۂ الٰہی تھا اور اداے حق فرمان پدر اپنے مین پروا کسی کی نہین کرتا تھا اور پاس کسی چیز کا نہین رکھتا تھا
تمھین بھی چاہیے کہ بحکم الولد سر لابیہ وفا کرین ساتھ عہد خدا کے اور بجا لاوین فرمان کبریا کے بے پروا دنیا کے جانے کی نہ کرو اور زوال جاہ و ریاست
سے نہ ڈرو اور اگر ان کاموں مین قصور کروگے خلاف طریقہ تمھارے ہوویگا اور صحت نسب تمھارے مین خلل پڑیگا حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے
کہ انبیاء مذکورین اور مشہورین سب بنی اسرائیل سے تھے مگر دس شخص حضرت آدم حضرت نوح حضرت ہود حضرت صالح حضرت لوط حضرت شعیب حضرت
ابراہیم حضرت اسماعیل حضرت یعقوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیہم السّلام اور یہہ بھی نقل کی ہے کہ کوئی شخص پیغمبروں سے نہین ہے کہ
واسطے اوسکے قرآن مین دو نام ذکر کئے ہون مگر حضرت یعقوب اور حضرت عیسےؑ کہ حضرت یعقوب کو اسرائیل بھی کہا ہے اور حضرت عیسےؑ کو مسیح بھی فرمایا
ہے انتہی لیکن یہہ حصر ناقص ہے اسواسطے کہ حضرت یونس کے تئین ذوالنون بھی فرمایا ہے مگر یہہ کہئے کہ ذی النون قبیل علامات اور القاب کے سے
ہے نام نہین اور بیان انشعاب اولاد حضرت یعقوبؑ کا یہہ ہے کہ باپ اونکے حضرت اسحاقؑ ساتھ دختر حضرت لوطؑ کے کتخدا تھے اس قبیلے سے انکے
دو بیٹے توام پیدا ہوئے تھے جب وفات حضرت اسحاقؑ کی قریب پہنچی دونون بیٹونکو آپنے مسجد مین سجادہ نشین کیا اور مال اپنا بھی درمیان دونونکے
نصف نصف بانٹ دیا اور حضرت اسحاقؑ حضرت عیص کو بہت دوست رکھتے تھے اور زوجہ اونکی حضرت یعقوبؑ کو دوست زیادہ رکھتی تھی ایکدن
حضرت اسحاقؑ نے آخر عمر اپنی مین فرمایا کہ وقت خاص میرے مین حاضر ہو اور آواز کر تو کہ مین تیرے واسطے دعا کرون یہہ بات زوجہ نے اونکی
سن لی حضرت یعقوبؑ کو لباس حضرت عیص کا پہنا کر بھیجا اور کہدیا کہ آواز اپنی کو ساتھ آواز حضرت عیص کے بدل کر کہیو کہ مین حاضر ہون
واسطے میرے دعاے موعود فرماؤ اور حضرت اسحاقؑ کو آخر عمر مین ضعف بصارت کا طاری ہوا تھا جو حضرت یعقوب ساتھ اوس شکل اور لباس کے
حضور مین حضرت اسحاقؑ کی حاضر ہوئے حضرت اسحاقؑ نے واسطے اونکے دعا کی اور مضمون دعا کا یہہ ہے کہ حق تعالیٰ نبوت کو اولاد تیری مین جاری
رکھے بعد دیر کے حضرت عیص آئے اور طلب دعا کی کی حضرت اسحاقؑ نے فرمایا کہ وقت خاص مین آیا تھا تو دعا کی ہے مین نے حضرت عیص
نے عرض کیا کہ مجھے خبر نہین لیکن تحقیق کے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوبؑ آئے تھے مشرف ببرکت دعا ہو گئے حضرت اسحاقؑ نے واسطے حضرت عیص
کے اور دعا فرمائی کہ حق تعالیٰ بادشاہونکے تئین تیری نسل سے کرے جب حضرت اسحاقؑ کی وفات نزدیک پہنچی دونون بیٹونکو وصیت فرمائی
لیکن مسجد اور سجادہ حوالے حضرت یعقوبؑ کے کیا حضرت عیص مکدر ہوئے بعد واقعہ حضرت اسحاقؑ کے تمام مال پر حضرت عیص متصرف ہوئے
اور سب آدمیون نے رجوع طرف عیص کے کی اور حضرت یعقوبؑ فقیر اور بیمایہ رہگئے ام اسحٰق نے حضرت یعقوبؑ کا جو حال اس وضع پر دیکھا
حضرت یعقوبؑ کو کہا یہان بود و باش تمھاری مناسب نہین میرے بھائی کے پاس جاؤ اوسکی بیٹیان بہت ہین اور مرد مالدار ہے تمھارا بیاہ
کردیگا ایک اپنی لڑکی سے معاش کی طرف سے فارغ البال ہو جاؤگے جب حضرت یعقوبؑ اپنے ماموںکے پاس پہنچے کہ اونکا نام لایان تھا وہ
اونکے قدوم سے بہت خوش ہوئے اور اونکی ماںکے بھائی کا احوال پوچھا اونھون نے سب ماجرا بیان کیا لایان نے کہا بدسلوکی بھائی کیسے
مت ڈر کہ تو فرزند میرا ہے تمام امورات خانگی اونکے سپرد کئے اور ساتھ دختر کلان اپنے کے کتخدا کیا چار بیٹے اوس لڑکی سے پیدا ہوئے روبیل
اور شمعون اور لادی اور یہودا پھر وہ لڑکی فوت ہوگئی لایان نے لڑکی دوسری اپنے سے اونکی شادی کی دو لڑکا اوس سے ہوئے پھر وہ مرگئی
بعد اوسکے لایان نے تیسری لڑکی اپنی اونکے نکاح مین دی دو پسر اور ایک دختر اس سے وجود مین آئے پھر وہ بھی مرگئی پیچھے اوسکے لایان نے
چوتھی بیٹی اپنی سے اونھین کتخدا کیا اوسکا نام راحیل تھا حضرت یوسفؑ اور بنیامین اوس سے پیدا ہوئے اوسوقتمین عمر حضرت یعقوبؑ کی
چالیس کو پہنچی تھی اونپر وحی آئی کہ ہمنے تجھے پیغمبر کیا جا طرف کنعان کے اور وہانکے لوگونکو طرف دین آبا اپنے کے دعوت کر حضرت یعقوبؑ
نے یہہ ماجرا لایان سے اظہار کیا لایان سجدہ شکر کا بجالائے اور کہا کہ ہر چند فراق تیرا اور فراق دختر کا مجھپر کمال شاق ہے لیکن رضا مندی
میری ہے اب جو چاہئے مال میرے مین سے لے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ مجھے کچھ مال کی احتیاج نہین لیکن قبیلے اور اولاد میری کو لو
میرے ساتھ رخصت کرو لایان نے اپنی بیٹی کو مع فرزندان رخصت فرمایا اور پانچسو راس گوسفند اور پانچسو راس گاؤ اور پانچسو راس

شتر اور پانچسو راس اسپ اور پانچسو راس اشتر اور غلام بہت سے اونکی خدمت کو اور نگاہبانی جانورونکے کو اور نقد اور پوشاک بسیار
اونکو دیا جب یہہ متوجہ کنعان کے ہوئے حضرت عیص کو خبر پہنچی اوّل جوش وخروش بہت کیا اور مقابلے اور مقاتلے کو اوٹھے آخر بحسن سلوک
پیش آئے اور ساتھ حضرت یعقوب کے ملاقات شایستہ کی اور ساتھ ادب تمام کے اونسے استدعا کی کہ حق تعالی نے ساتھ نبوت کے تمھین بزرگی
کرامت فرمائی ہے تجھہ واسطے میرے دعا کرو کہ نسل میری سے بھی پیغمبر پیدا ہو حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ پشت تمھاری سے ایوب پیغمبرؑ پیدا ہوگا اور
ذوالقرنین بادشاہ نیکبخت مالک مشرق اور مغرب ہوگا پھر حضرت عیص اور حضرت یعقوبؑ آپس مین رخصت ہوئے حضرت یعقوب نے قصد شہر
کنعان کا کیا کنعان مین راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامین پیدا ہوئے اور حضرت یوسفؑ دوسالہ تھے کہ راحیل نے قضا کی لایان
نے یہہ خبر فوتگی سنکر پانچوین بیٹی اپنی کہ سب بیٹیون مین چھوٹی تھی بہت سا جہیز دیکر اونکی خدمتمین بھیجی حضرت یوسفؑ کو اوسینے پرورش کیا تمام فرزند حضرت
یعقوب کے بارہ تھے ہر بیٹے سے سبط عظیم پیدا ہوئے تھے بنی اسرائیل تمام بارہ سبط ہین اونھین کی شکایت حکایت چلی آتی ہے اور یہان حق تعالے
فرماتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر حکایت ان کی حکایات سے کہ مشتمل شکایت ہے اونکی شکایات سے کہ کیا نہین معلوم تجھے قصہ سرداران بنی
اسرائیل کا مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی بعد حضرت موسی علیہ السلام سے اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا جب کہا ان سرداروں نے واسطے نبی اپنے کے
کہ اونکا تھا حسینی ولیکن لکھا ہے کہ بقول اصح وہ بنی اشمویل تھے کہ بعد یسع علیہ السلام کے بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے تھے بعضے کہتے ہین
کہ وہ نبی یوشع تھے بعضے کہتے ہین شمعون تھے بہر تقدیر کہا پیغمبر اپنے کو کہ بحکم الہی اوٹھا واسطے ہمارے اور معین فرما درمیان ہمارے مَلِكًا نُّقَاتِلْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بادشاہ کہ اعانت اوسکی سے لڑین ہم ساتھ جالوت اور قوم اوسکی کے کہ عمالقہ سے تھے بقیہ قوم عاد کہ ہمیشہ سے بت پرستی شعار
اون کا تھا اور شرک کاروبار اور بنی اسرائیل اونکے ہاتھ سے بہت عاجز آئے تھے اور اونمین بادشاہ اور کار فرما نہ تھا اسواسطے پیغمبر اپنے
سے استدعا کی تاکہ ہمراہ ہو کر اوس کے اونسے جہاد کرین قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ کہا اس پیغمبر نے آیا نزدیک ہو تم اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ
اَلَّا تُقَاتِلُوْا کہ اگر فرض کیا جاوے اوپر تمھارے لڑنا ساتھ دشمنان دین کے یہہ کہ نہ مقاتلہ کرو وَقَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
کہا اونھوں نے اور کیا ہے ہمکو وجہ یہہ کہ نہ لڑینگے ہم بیچ راہ خدا کے وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا اور تحقیق ہم نکالے گئے ہین ہم گھرون
اپنے سے اور فرزندون اپنے سے یعنے مساکن سے دور کیا ہے ہمین اور ابنا سے مہجور کیا ہے لکھا ہے کہ ابنائے ملوک اونکے چار سو چالیس
آدمی قید کر کے جالوت لیگیا اور کتنے گروہونکو اونکے گھرونسے نکال دیا تھا اسواسطے یہہ حرب مین مبالغہ کرتے تھے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ
پس جب فرض کیا گیا اوپر اونکے جنگ دشمنونسے تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ پھر گئے مگر تھوڑے اونمین سے قائم اوپر قتال کے رہے وہ تین سو
تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ تعالی دانا ہے ساتھ ستمگارونکے کہ جہاد سے تخلف کیا اور جب پیغمبر نے اونکے اوپر اونکے حجت پکڑی
اونھوں نے بسبیل تاکید جواب دیا پھر نبی نے حق تعالی سے استدعا کی کہ بادشاہ اس قوم کے واسطے معین ہو حق تعالی نے عصا اور شیشہ تیل سے
بھرا بھیجا اور فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر آوے اور یہہ روغن اوسکے آنیسے جوش مارے اور عصا اوسکے قد سے برابر ہووے اس قوم کا بادشاہ ہے
اوس پیغمبر نے یہہ خبر قوم کو پہنچائی ہر ایک سرداروں بنی اسرائیل سے اونکے گھر آتا تھا کسیکے واسطے نہ روغن جوش کھاتا تھا نہ کسیکے قد کے برابر
عصا آتا تھا ایکروز ایکمرد دباغ کہ شاول نام تھا بواسطہ طول قامت اوسکو طالوت کہتے تھے جب وہ آیا اوسوقت روغن نے بھی جوش کھایا اور
عصا بھی اوسکے قد کے برابر آیا بحر مواج مین لکھا ہے کہ طالوت خربندہ تھا گدہا اوسکا گم گیا تھا ڈھونڈھنے کو نکلا تھا جب پیغمبر کے دروازے پر آیا
تو واسطے دعا منگوانے کے کہ گدہا ملجائے پیغمبر پاس حاضر ہوا تھا اوس پیغمبر نے اوسکا طول قد دیکھکر عصا کو ناپا تو برابر نکلا اور تیل کو دیکھا تو
جوش مار رہا تھا وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اور کہا واسطے اونکے نبی اونکینے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا تحقیق اللہ نے تحقیق اوٹھایا ہے
واسطے تمھارے طالوت کو بادشاہ اور فرمان فرما قَالُوْٓا اَنّٰی یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا کہا بنی اسرائیل نے ازروئے استبعاد کیونکر ہوا اوسکو یعنے
طالوت کو بادشاہی اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ اور حالانکہ ہم سزاوار تر ہین ساتھ بادشاہی کے کہ سبط یہودا کے سے ہین اور

وہ سبط بنیامین کیسے ہے کہ اوسمین نہ نبوت ہے نہ مملکت اکمر دتفسیر ہے لکھا ہے بحر مواج مین کہ یہودا کی اولاد مین بادشاہت چلی آتی تھی اور لاوی کی
اولاد مین نبوت اور بنیامین کی اولاد مین دونون چیزین نتھین وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور نہین دیا گیا فراخی مال دنیا سے یعنے اگر نسبت نسب
کیسے عاری تھا تو مال ہی رکھتا ہوتا کہ خزانون سے تیاری لشکر کی اور مہیا اسباب جنگ کا کرتا قَالَ کہا پیغمبر نے جواب اونکے مین اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ
عَلَيْكُمْ تحقیق اللہ نے پسند کیا اوسکو اوپر تمہارے وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ اور افزون کیا اور زیادہ دیا اوسکو پھیلاؤ اور کشادگی
علم حرب مین اور بدن مین کہتے ہین کہ دانا با مور سپاہ اور بہ تدبیر ممالک تھا اور مرد صاحب جمال اور سرگردن اہل زمانہ سے بلند تر رکھتا تھا وَاللّٰهُ
يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ مالک الملک ہے علی الاطلاق دیتا ہے ملک اپنا جسے چاہتا ہے اور جانتا ہے اوسکو کہ صلاحیت ملک داری کی
رکھتا ہے ۵ ملک دہ ملک ستان اللہ ہے + کار مخلوق سے خوب آگاہ ہے + وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش عطا کرنے زمام اقتدار قبضہ
اختیار اوسکے مین ہے دانا ہے مستحق کو خوب جانتا ہے پھر بنی اسرائیل نے موافق عادت اپنی کے حجت کی اور پیغمبر اپنے سے کہا کہ ہمین بادشاہی پر طالوت
کے کچھ اور بھی دلیل اور علامت چاہیئے تاکہ دل ہمارے فرمانبرداری پر اوسکی راغب ہون پیغمبر نے اللہ سے درخواست کی حق تعالیٰ نے علامت بادشاہی
پر اوسکے اعلام فرمایا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا اونکو پیغمبر اونکے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ تحقیق نشانی بادشاہی طالوت کی یہہ ہے
کہ آوے اوپر تمہارے صندوق لکھا ہے کہ تھا وہ پاس انبیا اوسمین کھنچین ہین اور طول صندوق کا تیس گز اور عرض دو گز کا تھا بعضون نے کہا ہے کہ
چالیس گز کا طول تھا چوب شمشاد سے بنا تھا فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ بیچ اوسکے تسکین ہے پروردگار تمہارے سے بعضے کہتے ہین یا سکینہ ایک جانور
تھا مقدار گربہ کے دونون آنکھین اوسکی مانند مشعل کے چمکتی تھین کسیکو دیکھنے کی اوسکے قوت نتھی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ منہہ
اوسکا مشابہ انسان کے تھا اور دو بازو رکھتا تھا جنگ مین تابوت سے نکلکر بانند ہوائے تند کے روئے اعدا پر جست کر کے صف لشکر کو برہم درہم کر دیتا
تھا اسیواسطے بنی اسرائیل اوس صندوق کو اپنے لشکر کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ دوسری اوس صندوق
مین بقیہ ہے اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین آل موسیٰ اور آل ہارون اور آل لغت مین نفس شخص کو کہتے ہین چنانچہ اور مقام پر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے
ان اللہ اصطفٰی اٰدم ونوحًا واٰل ابراھیم اور حدیث مین وارد ہے من مزامیر آل داؤد مراد ذات داؤد ہے علیہ السلام اب سمجھ لیجئے کہ بقیہ موسیٰ
اور ہارون کا اوسمین کیا تھا لکھا ہے مفسرین نے کہ نعلین موسیٰ کی تھین اور عمامہ ہارون کا اور خاتم سلیمان علیہما السلام کی اور ٹکڑا ترنجبین کا تھا
کہ جنگلمین اونپر اترتا تھا اور ریزہ الواح تھے اور اوس صندوق کو عمالقہ اونسے چھین کر اپنی ولایت کو لیگیا تھا لیکن جہان رکھتا تھا اوس موضع پر
آفت آتی تھی آخر مزبلے مین دفن کر دیا تھا حق تعالیٰ نے فرشتون کو حکم فرمایا کہ وہ صندوق نکالکر اوس پیغمبر کے حوالے کرو چنانچہ فرمایا ہے تَحْمِلُهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اوٹھا لاوینگے اوس صندوق کو فرشتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ پہنچنے صندوق کے ساتھ تمہارے البتہ حجت
ہے واسطے تمہارے اوپر صدق قول پیغمبر کے بیچ بادشاہی طالوت کے اگر ہو تم ایمان والے پس بنی اسرائیل بعد پہنچنے تابوت کے محکوم طالوت کے
ہوئے اور تیاری مقابلے جالوت کی کی ستر ہزار آدمی ہمراہ طالوت کے چلے لکھا ہے کہ ہوا نہایت گرم تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ پس اوس ہنگام
مین کہ جدا ہوا طالوت بفرمان پیغمبر شہر ایلیا سے ساتھ لشکر آراستہ کے واسطے لڑائی جالوت کے قَالَ کہا طالوت نے باعلام پیغمبر اپنے کے یا بالہام
ربانی کے کہ اے قوم اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ تحقیق اللہ آزمانیوالا ہے تمکو بیچ اوس ہوائے گرم کے ساتھ ایک نہر پانی کے کہ درمیان اردن اور
فلسطین کے ظاہر ہوگی تاکہ مطیع اور عاصی آپسمین جدے ہو جاوین فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ پس جو کوئی پیئے گا اس نہر سے پانی پس نہین ہے
مجھسے اور مذہب میرے سے وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اور جو کوئی نہ چکھے نہ پیئے اور پانی اس نہر سے پس تحقیق وہ مجھسے ہے یعنے پیرو میرا ہے اور
ہمراہ میرے ہے یہان طعام بمعنی شراب ہے اور لغت مین بانیمعنی آیا ہے چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ مین وارد ہے فیما طعموا اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ
مگر جو کوئی اوٹھالیوے غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ چلو پانی ساتھ ہاتھ اپنے کے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے ساتھ قدرت کاملہ اپنے کے نہر پانی کی اونکی راہ
مین ظاہر کی جب لشکر اوس ہوائے گرم مین پیاسا ہو کر وہان پہنچا فَشَرِبُوْا مِنْهُ پس پی گئے اوس نہر مین سے پانی زیادہ چلو سے اِلَّا قَلِيْلًا

مِنْهُمْ مگر تھوڑے لوگ اونمین سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے جنھون نے ایکہی چلو پر اکتفا کی اور متابعت کی حکم بادشاہ کی حق تعالی نے تشنگی اون کی
دفع کری اور سیراب ہوگئے اور جنھون نے زیادہ چلو سے پیا لب اونکے خشک ہوگئے اور پیاس نے اونپر ایسا غلبہ کیا کہ ہرچند پانی پیتے تھے پیاس نہین
بجھتی تھی پانی پیتے پیتے پیٹ پھول گئے کنارے نہر کے رہگئے طاقت آگے بڑھنے کی واسطے مقاتلہ کے نرہی **شعر** کہنے سے آقا کے کرلے جو عدول
اوسکا یہی حال ہے ای ذی العقول + بعضے عارفون نے اس آیت شریفہ مین نکتہ بیان فرمایا ہے وہ یہہ ہے کہ قوم طالوت سے اشارہ طرف سالکان راہ
الہی کے ہے اور جالوت نفس ہے اور لشکر اوسکا خصائل رزائل اوسکے ہین کہ ہوا اور ہوس اور طمع دنیا اور بخل اور حسد اور تکبر اور کینہ اور غرور ہے
اور جوے آب مال اور متاع دنیوی ہے پس سالک جب متوجہ بقتال نفس ہوتا ہے نہر کہ عبارت مال و متاع دنیا سے ہے راہ مین پیش آتی ہے
جس کسینے قدر ضرورت سے زیادہ میل کیا طرف دنیا کے استسقائے حرص مین گرفتار رہا اور ہرچند زیادہ تر جمع کرتا ہے رغبت اوسکی جمع کرنے مین
زیادہ بڑھتی ہے اطمینان خاطر نہین ہوتا اسواسطے کہ **شعر** پیٹ اہل حرص کا نہ بھرا ہے نہ بھرے گا دیکھہ + دریا مین رہکے کاسہ تہی ہے حباب کا
اور ایسا شخص بدولت ہوس وہین کنارے دنیا کے رہگیا دولت غزا سے محروم ہوا اور جسنے قدر ضرورت بشری اس دنیا سے لیا اور خورش اور
پوشش بالا بدی پر خورسند ہوا حق تعالی نے اوسے مستغنی کیا اور مشرف بغزا ہوکر فتحیاب ہوا سمجھہ لیجئے کہ مال طامع کا وہ تھا اور حال قانع کا
یہہ ہے چنانچہ مولانا روم نے فرمایا ہے **شعر** کاسہ چشم حریصان پر نشد + تا صدف قانع نشد پر در نشد + فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مَعَهُ پس جب پار اوترا اوس نہر سے طالوت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے اور اوسکے قول کی تصدیق کئے تھے ساتھہ اوسکے قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا
الْيَوْمَ کہنے لگے وہ لوگ جنھون نے خلاف حکم کیا تھا نہین ہے طاقت ہمین آجکے دن یہہ جملہ لاطاقت لنا الیوم معقولہ قالوا کا ہے اور یہہ قول بعض
کا ہے قول بعض کو نسبت طرف کل کے کیا ہے بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ساتھہ جالوت کے اور لشکرون اوسکے لکھا ہے کہ لشکر اوسکا چھیاسٹھہ ہزار
کا دریا سے نہین اوترا اور چار ہزار پار اوترے جب اونھون نے لشکر جالوت پر نگاہ کی تین ہزار چھہ سو ستر آدمی بیدل ہوکر ڈرے اور کہنے لگے کہ
ہم طاقت حرب جالوت کی نہین رکھتے قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ کہا اون لوگون نے کہ بہ یقین جانتے تھے یہہ کہ وہ ملاقات کرنے
والے ہین ساتھہ اللہ کے یعنے دیکھنے والے ہین جزاء الہی کے اور یہہ باقی تین سو تیرہ دلاوران میدان جنگ تھے کہ لقائے الہی کی امنگ رکھتے تھے
كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ بہت ہوا ہے کہ جماعت تھوڑی مومنان صابر کی غالب آئی ہے گروہ بہت کفار کے
پر ساتھہ نصرت اور مددگاری اور حکم باری کے وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ اور اللہ ساتھہ صبر کرنیوالونکے ہے تائید مین اور قوت بخشنے مین جب خائفون
نے ڈرکے کنارہ کیا اور مخالفون نے اوپر کنارے نہر کے اوتار کیا طالوت نے گروہ اندک سے مقابلے مین لشکر جالوت کے صف کھینچی بعضے مفسرین
نے لکھا ہے کہ لشکر جالوت مین آٹھہ لاکھہ آدمی سپاہی چست و چالاک تیغ تیر خنجر سے درست تھا اور جالوت خود بنفسہ عظیم الجثہ اور شدید الشوکت
تھا حسینی والبینے نے نقل کی ہے کہ اسلحہ جالوت ہزار رطل لوہا تھا ایک خود اوسکے سر کا تین سو رطل کا تھا وَلَمَّا بَرَزُوا اور اوس وقت کہ مومنین
ظاہر ہوئے اور صف سیدھی کھینچی واسطے قتال کے لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا واسطے جالوت کے اور لشکرون اوسکے کہا مومنین نے رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا ای پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا اور ثابت اور نگاہ رکھہ ساتھہ تائید اپنے کے پاؤن ہمارے کو
میدان حرب مین وَانْصُرْنَا اور یاری دے ہمارے تئین عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اوپر قوم کافرونکے سمجھہ لیجئے کہ صبر کے تئین ساتھہ دوا کے کہ
واسطے ازالہ ضعف اور تحصیل قوت کے اوپر سر اور تن کے ٹوٹتے ہین اور واسطے دور ہونے اضطرار اور خفقان کے اور حاصل ہونے آرام اور
اطمینان کے استعمال کرتے ہین تشبیہ دی اور پھر اثبات اقدام کی چاہی کہ معرکہ جنگ مین جنبش نہو حق تعالی نے دعا اون کی قبول فرمائی اور
صبر اور اثبات قدم اور نصرت بخشی فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ پس شکست دی مومنون نے کافرون کو ساتھہ حکم اللہ کے اور توفیق اوسکی کے
وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ اور مار ڈالا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ساتھہ سنگ فلاخن کے لکھا ہے کہ ایک پتھر فلاخن کا اونھون نے اوپر
خود اوسکے مارا سر اوسکا ٹوٹ گیا مغز نکل آیا لشکر اوسکا شکست کھاگیا اور طالوت نے شرط کی تھی کہ جو کوئی جالوت کو ماریگا اپنی بیٹی اوسکے

نکاح مین دونگا اور بادشاہی مین شریک کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا کہ دختر اپنی حضرت داؤد علیہ السلام کو دی اور آدھی مملکت اونکے حوالے
کی بعد اوسکے تمام مملکت حضرت داؤد علیہ السلام کو پہنچی بحر مواجمین لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام لشکر طالوت کے ساتھ جاتے تھے دامن کوہ مین جو پہنچے
ایک پتھر سے آواز سنا کہ مجھے لیلے مین تیرے کام کا ہون دشمن کو تیرے نے ہنکا ڈونگا حضرت داؤد علیہ نے اوسکو اوٹھا لیا پھر دوسرے پتھر نے بھی
آواز کیا اوسے بھی لیا پھر تیسرے پتھر نے بھی یہی ندا کی اوسے بھی اوٹھا لیا جب مقابلہ لشکر ونکا ہوا حضرت داؤد نے آکر طالوت کے تئین کہا کہ اگر
حکم دو تو مین مقابلہ جالوت کا کرون طالوت نے کہا کہ طاقت تمھین استقدر نہین ہے مین اوسے مارونگا اونھون نے کہا اگر مین مارون تو
مجھے کیا دوگے طالوت نے کہا کہ اپنی لڑکی نکاح مین دونگا اور آدھے ملک مین شریک کرونگا حضرت داؤد پتھر فلاخن مین رکھکر مقابل جالوت
کے ہوئے جالوت نے کہا کہ پتھر کتون پر مارتے ہین مجھ جیسے سے جنگ ساتھ پتھر کے کیونکر کریگا حضرت داؤد نے فرمایا کہ تو بھی کتا
ہے کتے کو پتھر ہی سے مارا چاہیئے آخرش سنگ فلاخن پیشانی پر مار کر گرا دیا لشکر اوسکا ہزیمت کھا کر کوہ مقناطیس مین آیا بسبب آہن نعال
اسپان اور آہن اسلحہ مردان کوہ مقناطیس نے کھینچکر پابند کر دیا اون تین سو تیرہ مؤمنین نے ساتھ آہستگی کے سبکو مارا اور غنائم لیکر مظفر
اور منصور پھرے وَآتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور عطا کی اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام کو بعد قتل جالوت کے بادشاہی اور نبوت
حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جہان قرآن مین حکمت وارد ہے مفسر بعلم حلال و حرام ہے بعضون نے کہا ہے کہ حکمت عبارت ہے
جاننے سے جیسا چاہیے اور کام کرنے سے انجام سمجھ کر بعضے کہتے ہین حکمت علم ہے کہ منفعت اوسکی مخصوص ساتھ بعض اشخاص کے نہین اور
فائدہ اوسکا ساتھ بعض اوقات کے مقرر نہین ہے بعضے کہتے ہین حکمت کلام ہے مشحون الفوائد اور مصئون عن الزوائد اور بعضے کہتے ہین
حکمت صنعت نرم کرنے آہن کی ہے کہ حلقے زرہ کے بآسانی درست ہون وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ اور سکھایا اوسکو جو کچھ چاہا یعنے پیغمبرون کو جو علم کہ
درکار ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ زرہ بنانا بعضے کہتے ہین زبان مرغون کی اور بعضے کہتے ہین علم تالیف نغمات وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
اگر نباز رکھتا اللہ تعالی لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضون کو بعضون سے یعنے اگر دفع نکرتا خدا مشرکونکو بسبب مومنان جہاد کنندہ کے
لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ ہر آئینہ تباہ ہوجاتی زمین بسبب ظلمت کفر کے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ اور لیکن اللہ تعالی صاحب فضل اور رحمت
کا ہے اوپر عالمیان کے تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ یہہ قصہ کہ جسمین معجزات واضحات ہین نشانیان ہین قدرت الہی کی کہ پڑھتے ہین ہم
اوپر تیرے یعنے جبرئیل اوپر تیرے پڑھتا ہے ساتھ فرمان ہمارے کے تلک اشارہ ہے طرف آیات قرآنی کے کہ بیچ ثنائے الہی کے اور قصص اور
امثال اور شرائع اور احکام کے کہ پیچھے مذکور ہوئے ہین یا اشارہ ہے طرف آیات معجزات انبیا کے چنانچہ معجزات داؤد کے اور اوس پیغمبر کے کہ
جسنے خبر کی تھی کہ ان آیت ملکہ کذا اور اوس پیغمبر کے کہ ساتھ دعا اوسکے الوف اصوات زندہ ہوئے تھے اور بعد جدا ہونے استخوان کے حیات
پائی تھی اور مانند معجزات عیسے اور موسی اور ابراہیم اور آدم علیہم السلام کے کہ پہلے مذکور ہوئے ہین بِالْحَقِّ ساتھ راستی کے بروجہ کہ مطابق
واقع ہے اور اہل کتاب مسلم رکھتے ہین وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور تحقیق تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم البتہ پیغمبرونسے ہے لمن المرسلین کی معنی یا
لمن اصحاب الکتب ہین یا لمن المرسلین المذکورین فی ہذہ السورۃ من آدم الی داؤد ہین یا لمن الانبیاء والمرسلین المذکورین فی القرآن یا انک لمن
جیش المرسلین ہین اور یہہ جملہ تذئیل ہے تاکید واسطے رد انکار رسالت کے واقع ہوا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ یہہ پیغمبران مذکورین اوپر وجوہ مسطور
کے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ زیادتی دی ہمنے بعض اونکے کو بخصائص اور فضائل اوپر بعض کے تلک مرفوع المحل ہے اوپر ابتدا کے الرسل
صفت ہے فضلنا بعضہم علی بعض خبر ہے مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعضے اونمین سے وہ ہین کہ باتین کی اونسے اللہ نے بیواسطہ چنانچہ حضرت آدم
علیہ السلام کو کہا کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ اور حضرت موسی علیہ السلام کو فرمایا انی انا ربک اور پیغمبر ہمارے کو علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات
ارشاد کیا جو کچھ چاہا چنانچہ مشعر ہے اوپر اوسکے آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ اور بلند کیا بعضے اونکے کو مرتبے
مین تفاوت انبیا مین اسواسطے ہے کہ بعضے اونکے مبعوث بیک فرقہ آدمیان ہین اور بعضے باکثر مردمان اور بعضے تمام زمرۂ انسان اور بعضے بمجموع

الانس وجان جیسے پیغمبر ہمارے علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور دوسری یہہ ہے کہ بعضون کو خواب مین پیغمبری دی بعضونکو بیداری مین نبوت عطا کی اور نزدیک بعضے مفسرین کے مراد رفع بعضہم سے ادریس علیہ السلام ہین کہ حق تعالی نے اونکو رتبہ عالیہ کرامت فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ورفعناہ مکاناً علیا اور تحقیق اوس مقام کی یہہ ہے کہ یہہ اشارہ طرف پیغمبر ہمارے کے ہے چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ وہ پیغمبر ہمارے ہین کہ اوپر تمام انبیا کے بہ رفع درجات اتارے ہین فضیلت دی ہے اونکو حق تعالی نے اوپر تمام پیغمبرونکے ساتھ خصایص بے پایان کے اور فضایل بیکران کے چنانچہ آیات واحادیث سے ظاہر و باہر ہے ؏ محمد سید کونین صاحب تاج لولاکا ⁂ کہ جسکے قد پہ ہے کہا چست زیبا خلعت اسریٰ کا ⁂ نہ دست وہم پہنچے پایہ اسرار کو اوسکے ⁂ ظہور وجہان سایہ ہے جس شہ کے سراپا ⁂ مقام عالی اوسکا آئے کیونکر فہم مین جسکے بیان ہے امر تنویہاً قاب قوسین ایک ادنیٰ کا ⁂ فداوسکا کس روش ہو سایہ الکن باغ امکان مین ⁂ کہ نور انبیا ہے ظل ظل جس سرور عنا کا ⁂ خطاب خلع نعلین آیا موسیٰ کو جہان رافت ⁂ پھرے پہنے ہوئے وہان کفش بندہ بہر مولی کا ⁂ اور خصائص اور فضائل آپ کے بہت ہین کہ کتب مطولات مین مذکور ہین از انجملہ چند خاصہ کہ آپ ہی مین ہین اور کسی نہ انبیا مین ہین نہ ملائکہ مین اور کئی فضیلتین کہ پیغمبران اولوالعزم پر ثابت ہین تحریر ہوتی ہین خاصہ پہلا روح آپکی خلقت مین سب سے سابق ہے اور بدن مبارک لاحق متاخر بظہور کہ نحن الآخرون السّابقون خاصہ دوسرا حق تعالی نے روز میثاق مین عہد تمام انبیا علیہم السّلام سے لیا کہ اگر زمانہ آپ کا پاوین آپ پر ایمان لاوین اور نصرت دین مصطفوی کی کرین چنانچہ فرماتا ہے حق تعالی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ اگر فرضاً انبیاؤن سے ایک نبی زمانہ آپ کا پاتا واجب تھا کہ متابعت آپ کی کرتا چنانچہ فرمایا ہے آپنے لوکان موسیٰ حیاً لما وسعہ الا اتباعی خاصہ تیسرا حق تعالی نے ہر پیغمبر کو قرآن شریف مین ساتھ نام کے یاد فرمایا ہے اور آپ کو ساتھ وصف کے چنانچہ یا آدم اسکن انت اور یا نوح اھبط بسلام منا اور یا ابراہیم اعرض عن ھذا اور یا موسیٰ ان اصطفیتک اور یا داؤد انا جعلنٰک اور یا زکریا انا نبشرک اور یا یحییٰ خذ الکتاب اور یا عیسی بن مریم اذکر اور جب نوبت خطاب کی آپ پر آئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول اور اگر نام مبارک آپکا بھی فرمایا تو بطریق ثنا و مدح مقرون بصفت رسالت اور ذکر نبوت جیسے کہ وما محمد الا رسول اور محمد رسول اللہ اور والذین امنوا بما نزل علی محمد اور ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نقل ہے کہ قیامت کو سب امتون کو اونکے انبیاؤنکے نام پر بلاوینگے کہ یا امت نوح و یا امت ابراہیم یا امت موسیٰ اور آپ کی امت کو امت محمد نہ کہا جاویگا بلکہ خطاب آویگا یا اولیائی خاصہ چوتھا امم سابقہ اپنے پیغمبرونکو نام لیکر پکارتے تھے اور اس امت کو جائز نہین کہ نام لیکر آپکو بلاوین لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا خاصہ پانچوان مخصوص فرمایا حق تعالی نے آپکو بجوامع الکلم کہ اوتیت بجوامع الکلم یعنے کلام قلیل اللفظ کثیر المعنیٰ خاصہ چھٹا اموال غنائم کو اوپر آپ کے حلال کیا اور امم سابقہ پر حرام تھا کہ اور پیغمبرون کے زمانہ مین یون حکم تھا کہ جو مال غنیمت لاتے تھے روبرو اپنے پیغمبر کے رکھتے تھے آتش آسمان سے آکر جلا دیتی تھی لہذا آپنے فرمایا ہے احلت لی الغنائم خاصہ ساتوان بساط زمین کو مسجد اور معبد واسطے آپکے کیا اور خاک کو پاک کرنیمین حکم پانی کا دیا بخلاف پہلی امتون کے کہ اس دولت سے محروم تھین مسجد اور معبد اونکے معین تھے قایم گاہ انبیا اونکے کی اور تیمم کی ہرگز رخصت نتھی چنانچہ فرمایا ہے آپنے جعلت لی الارض مسجداً وترابہا طہوراً خاصہ آٹھوان مبعوث کیا آپکو حقتعالی نے اوپر کافہ خلائق کے جن وانس سے اور پہلے انبیا سب بطائفہ مخصوص مبعوث ہوتے تھے بعضے روایات مین ہے کہ حضرت نوح علیہ السّلام بھی اوپر کافہ برایا کے مبعوث تھے بقرینہ ہلاکت تمام روئے زمین لیکن بر تقدیر تسلیم اوپر انس ہی کے تھے نہ جن کے اور آپ سب پر چنانچہ فرمایا ہے بعثت الی الخلق کافۃ خاصہ نوان انبیاؤن کو ساتھ وجود مبارک آپکے ختم فرمایا کہ بعد آپکے کوئی پیغمبر نہ پیدا ہوگا چنانچہ فرمایا ہے آپنے ختم بی النبیون اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السّلام کا اترنا آخر زمانہ مین واسطے اظہار شریعت غیر نہین ہونیکا بلکہ اسی شریعت کو اجرا کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت محمدیہ سے علی مصدرہا

الصّلوٰۃ والتسلیمات خاصہ دسوان حق تعالی نے آپکو رحمت عالمین فرمایا کہ وما ارسلناك الا رحمة للعالمین اور اس خاصے مین لطائف
بہت مندرج ہین انشاء اللہ تفسیر مین اس آیت کے تحریر ہونگے خاصہ گیارہوان مختار فرمایا حق تعالی نے آپ کو اوپر تمام پیغمبرون کے دس
چیزمین اول یہہ ہے کہ پہلے انبیا جب اس جہان سے رحلت فرماتے تھے بساط اونکے پھٹ جاتے تھے اور ازواج اونکی نکاح مین غیرون کے
آتی تھین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بساط قیامت تک مبسوط اور شریعت مضبوط اور دین مربوط تا بہ انقطاع دنیا رہیگا اور ازواج
آپکے کہ امہات المومنین ہین یا دوسری یہہ کہ سب انبیا طالب رضائے خدا تھے چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا وعجلت الیك رب
لترضی اور حضرت حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا طلب رضائے مقدس ہوئے ہین علیہ الصلوٰۃ والسّلام ولسوف یعطیك ربك فترضی
تیسری یہہ ہے کہ سب انبیا نے اللہ کی قسم کھائی ہے اور اللہ نے بقا آپکی کی قسم کھائی ہے کہ فرمایا ہے لعمرک چوتھی یہہ ہے کہ موسی اور ہرون
علیہما السّلام کو فرمایا فقولا لہ قولا لینا تا بسبب اوسکے تدارک غلظت اوسکے کا کرے اور آپکو کہا واغلظ علیہم تا تلافی رافت اوسکی کی کرے
پانچوین یہہ ہے کہ تعظیم اسطرح سے آپ کے نام کی فرمائی ہے کہ کسی انبیا کی نہین کی قرآن مین سب انبیا کو بنام علامت یاد کیا ہے اور آپکو بنام
کرامت چھٹی یہہ ہے کہ کسی پیغمبر کی امت کو خطاب بواسطہ نہین فرمایا حق تعالی نے اور اگر جو کچھ ارشاد کرنا بھی منظور ہوا تو اس پیغمبر کو
خطاب فرما کر کہا کہ تم یون کہو چنانچہ قوم نوح علیہ السلام نے جب کہا انا لنریك فی ضلال مبین تو حق تعالی نے طرف حضرت نوح کے خطاب
فرمایا کہ جواب مین اونکے کہو یا قوم لیس بی ضلالة ولکنی اسیطرح جس نے جس پیغمبر کی جناب مین کچھ الفاظ بے ادبانہ ازراہ طعن کہے
اوس پیغمبر نے اسکے جواب بہ تعلیم الہی دیا ہے اور جب نوبت نبوت کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی تو حق تعالی نے جواب طاعن کو
آپ کے آپ فرمایا چنانچہ ابو البختری بن ہشام نے جب آپکو کہا ما اظنك الا ضلالا تو حق سبحانہ نے قسم کھا کر نفی ضلالت اپنے حبیب کی فرمائی
کہ والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی اور دوسرے جاہل نے جو آپ کو مجنون کہا تو حق تعالی نے قسم کھا کر سخن وسخطی جاہل کا
باطل کیا کہ نون والقلم وما یسطرون ما انت بنعمة ربك بمجنون پھر کسی نے جو آپکو شاعر کاہن کہا اوسکے جواب مین فرمایا کہ وما ہو
بقول شاعر اور ولا بقول کاہن پھر کسی نے جو ساحر کہا تو اوسکے رد قول مین ارشاد کیا کہ ان ہذا الا سحر یؤثر اور ولید بن مغیرہ منافق
تھا حق تعالی نے ساتھ دس مذلت کے اوسکی نکوہش فرمائی ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم
عتل بعد ذلك زنیم پھر ایک نے آپ کو مقطوع النسل اور ابتر کہا حق تعالی نے سورہ کوثر نازل کیا اور دشمن کو آپ کے ابتر کہا
اور نظیر اوسکے کلام اللہ مین بہت ہین ساتوین یہہ ہے کہ سب انبیا بعد دعا کے مشرف بعطا ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سوال کے
مخصوص ساتھ اس کمال کے ہوئے وقت قسمت نحن قسمنا بینہم کے جو چیز عوالم عرشی فرشی ملکی ملکوتی سے بہتر اور خوشتر تھی آپکو کرامت
فرمائی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ حق تعالی نے جہات سے جہت کو کعبہ کی انتخاب کر کر فدائے وقت محمدی فرمائی کہ فول وجھك
شطر المسجد الحرام اور صفات سے صفت اپنی انتخاب کر کر آپ کو مرحمت کی الا ان محمّدا یعطی عطاء من لا یخشی الفاقۃ اور
عبادات سے جہاد کو انتخاب کر کے آپکو عنایت کیا وجاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم اور سعادات سے قصر قبول اور حرم
وصول کو انتخاب کر کر آپکو بخشی عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا اور نامون سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتخاب کر کر
دیا وما محمّد الا رسول اور جامون سے جام عشق ومحبت دیا یحبہم ویحبونہ اور روزون سے روز جمعہ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی
للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ اور راتون سے شب قدر لیلة القدر خیر من الف شہر اور مہینون سے رمضان شہر رمضان الذی انزل
فیہ القرآن اور شہرون سے مکہ معظمہ لتنذر ام القری ومن حولہا اور بوڑھے لوگون سے ابو بکر رضی اللہ عنہ والذی جاء
بالصّدق وصدق بہ اور کہولیسے عمر رضی اللہ عنہ یا ایہا النبی حسبك اللہ ومن اتبعك من المؤمنین اور اغنیا سے عثمان رضی
اللہ عنہ امن ہو قانت اناء اللیل ساجدا وقائما اور اصفیا سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ یبتغون فضلا من اللہ و

ورضوانا اور بنات سے فاطمہ رضی اللہ عنہا فاطمۃ بضعۃ منی اور ذریات سے حسنین رضی اللہ عنہما سیدا شباب اهل الجنۃ
الحسن والحسین اور آیات بینات سے قرآن شریف کو انتخاب کر کر آپ کو دیا کتاب انزل الیک مبارک اور ملل اور ادیان سے
دین خلیل کو ملۃ ابیکم ابراہیم اور پہاڑوں سے صفا و مروہ کو ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اور مکانات سے مساجد کو وان المساجد
للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا اور عالم ایمان سے تقویٰ کے ولباس التقوی ذلک خیر اور جہان عرفان سے توحید کو والٰھکم الہ واحد اور
باغوں سے بہشت کو اعدت للمتقین اور گلستان سے فردوس کو کانت لهم جنت الفردوس نزلا اور علویات سے عرش کو فکان قاب
قوسین او ادنیٰ اور سفلیات سے حرم کو حرما امنا ویتخطف الناس من حولهم اور عورات سے تو عورتوں کو یا نساء النبی لستن
کاحد من النساء اور اخوان سے صحابہ کو فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور گھاسوں سے جو کو الشعیر قوت الانبیاء اور دواؤں سے شہد
کو فیہ شفاء للناس اور خوابوں سے خواب صالح کو لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق اور پانی سے چار انہار بہشت کو فیہا انهار
من ماء غیر اسن وانهار من لبن لم یتغیر طعمہ اور کرداروں سے نماز کو ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر اور گفتاروں سے ذکر
لا الہ الا اللہ کو واذکروا اللہ ذکرا کثیرا اور قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم اور بنی آدم سے اس امت کو انتخاب کر کر آپکو دیا
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور ہژدہ ہزار عالم سے آپکو انتخاب کر کے ہمیں امت والوں کو عنایت فرمایا لقد من اللہ علی المؤمنین
اذ بعث فیہم رسولا **غزل** امام کل انبیا محمد رسول برحق ہے کبریا کا + درود بھیجے سلام بھیجے ہو اسپہ نازل سدا خدا کا + نبی اعلیٰ رسول اکرم
صفی اصفیٰ شفیع عالم + زکی ازکی رفیق و ہمدم ہمارا یہاں اور وہاں جزا کا + وہ سب سے ارفع وہ سب سے افضل وہ سب سے اعلیٰ
وہ سب سے اکمل + وہ سب سے اکرم وہ سب سے اجمل وہ تاج ہے فرق انبیا کا + کرے بانگشت شق قمر کو بلائے ہاتھوں میں وہ حجر کو
لٹائے للہ مال و زر کو وہی ہے بس فخر اسخیا کا + نہ رافت اب دلمیں کر تو خطر گنہ بڑے ہیں تیرے تو ہے کیا + یقین ہمیں ہے کہ ہوگا شفیع
وان تجھ سے پر خطا کا + آٹھویں یہہ ہے کہ سب انبیا کے حق تعالیٰ نے تقصیرات زلات قرآن شریف میں پہلے ذکر فرماکر عطا اپنی ارشاد کی ہے
چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں وعصیٰ آدم ربہ فغوی کہکر فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ اور حضرت موسیٰ کے حق
میں کہکر فوکزہ موسیٰ فقضیٰ علیہ ذکر مغفرت کا فرمایا فغفر لہ انہ ھو الغفور الرحیم اور حضرت یونس علیہ السلام کے حق میں کہا وذا النون
اذ ذھب مغاضبا پھر عذر خواہی اُن کی فرمائی فنادیٰ فی الظلمت ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پھر
قبول توبہ اور اجابت دعا اونکی اسپر متفرع کی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں کہا وظن داؤد
انما فتناہ فاستغفر ربہ پھر فرمایا فغفرنا لہ ذلک اسیطرح اور انبیا کے حق میں قیاس کیجئے لیکن جب نوبت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی آئی پہلے ذکر عفو کا فرمایا پھر ذکر زلت کا عفی اللہ عنک لم اذنت لهم پھر ذکر زلت کا تعبیر فرماکے خطائے ما تقدم وما تاخر
کو تحت مغفرت داخل فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نویں یہہ ہے کہ مراتب نبوت کے پانچ ہیں اول صفوت
ہے کہ حضرت آدم کو عنایت ہوا ان اللہ اصطفیٰ آدم دوسرا خلت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا واتخذ اللہ ابراھیم
خلیلا تیسرا قربت ہے کہ حضرت موسیٰ کو بخشا وقربناہ نجیا چوتھا مرتبہ اظہار نعمت ہے کہ حضرت عیسے کو کرامت فرمایا واذکر نعمتی
علیک وعلیٰ والدتک پانچواں مرتبہ محبت ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء وسلم کو ساتھ اوسکے مخصوص فرمایا کہ
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ چنانچہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایکدن چند صحابہ بیٹھے تھے اور آپس
میں کہتے تھے کہ حضرت آدم کو حضرت حق تعالیٰ نے مرتبہ اصطفیٰ عنایت فرمایا اور حضرت ابراہیم کو بخلت مشرف کیا اور حضرت موسیٰ کو
نجی کہا اور حضرت عیسے کو روح اللہ ٹھہرایا اس عرصے میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور کہا کہ کلام تمہارا میں نے سنا
سچ ہے کہ آدم صفی اللہ ہیں اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ لیکن سمجھ لو کہ میں بلا فخر اور صفوت آدم مخروج

بمعصیت ہوئی وعصے آدم ربہ فغوی اور خلت ابراہیم کی مخلوط بحاجت آئی والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی اور قربت موسی کی معذرت سے
لی رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور نعمت عیسی کی بہ تہدید و توبیخ قیامت ہوئی ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ
اور محبت میری ہوتی شفاعت ہوئی عسٰے ان یبعثک ربک مقاما محمودا دسوین یہہ ہے کہ وجود تمام انبیا کا آب و گل سے تھا اور پیغمبر
ہمارے کا جان و دل سے زہرۃ الریاض مین لکھا ہے کہ جب حق تعالٰی نے قضیۂ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب فرمایا سر مبارک کو
سراپا سیدہ سلطان عقل ہی برکت سے ترتیب دیا اور چشم نرگسین کو کہ دو روزن نور گذار اس قصر کے ہین حیا سے پیدا کیا اور کانون
کو دو پاؤ کانہ اس کوشک رفیع الشان کے ہین غیرت سے بنایا اور زبان گوہر فشانکو ذکر سے ظاہر کیا اور دولب جان بخش کو تسبیح سے
تخلیق فرمایا اور چہرۂ رشک مہر کو رضا سے ترکیب کیا اور سینہ بکینہ کو اخلاص سے اور دل مقبل کو رحمت سے اور فواد کو اور زن
سے اور دونون کتف گرامی کو سخاوت سے اور شعرات سنبل صفات کو نبات جنت سے اور آب دہان با برہان کو شہد جنت سے مرتب
اور مزین فرماکر اس گلدستۂ گلستان حسن و ملاحت کو اور اوس سرو نورستۂ بوستان وجود و سماحت کو آراستہ و پیراستہ کر اس چار
بازار کون مین بھیجا تاکہ قدر اس نعمت عظمٰی اور سعادت کبری کی جانکر شکر اس انعام کا بجالاوین **غزل** کڑوڑ شکر اوس خدا کا جسنے
کئے ہین ایسے جناب پیدا ٭ کہ جنکے باعث ہوا ہی سہو خطا سے راہ صواب پیدا ٭ امام کل انبیا محمد قیام ارض و سما محمد ٭ کرے ہی سجدہ کو
جنکے ہردن جبین نو آفتاب پیدا ٭ نمود عالم کے وہ سبب ہین وجود آدم کے ہین وہ باعث ٭ نہوتے وہ تو نہوتا ماہی سے لیکے تا ماہتاب
پیدا ٭ کرین نہ مشکلکشائی گروہ تو روئے مقصود پر ہمارے ٭ نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا ٭ وسیلہ ہمسے نہ عاصیون کے اگر
وہ ہووین تو ہمپہ یہان وہان ٭ عقاب پر ہو عقاب پیدا عذاب پر ہو عذاب پیدا ٭ کرم سے اونکے یقین ہی شیطان بہ نزع کچھ شک نہ لاسکیگا
کریگا گر ایک سوال اگر تو ہونگے لاکھون جواب پیدا ٭ گناہ ہین بیحساب رافت اگرچہ اپنے پہ شکر یہہ ہے ٭ کہ کردئیے ہین خدا نے ایسے شفیع روز
حساب پیدا ٭ خاصہ بارہوان حق تعالٰی نے فضیلت دی آپ کی امت کو اوپر تمام امم کے دس چیزونمین اول خیریت مین کنتم خیر امت
اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر دوسری اجماع کو اس امت کے حجت قاطع کیا اور یہہ بات اور امتون مین نتھی
تیسری ضلالت اور گمراہی سے محفوظ رکھا چنانچہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ چوتھی اس امت کو
گواہ امم سابقہ کا ٹھہرایا قیامت کے دن وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پانچوان اس امت کو تمام امتون
سے قیامت کے دن زیادہ کیا کہ فرمایا آپنے صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ چھٹی تین حصے یہہ امت ہوگی بہشت
مین اور ایک حصہ امم سابقہ چنانچہ فرمایا ہے انی لارجوان تکونوا ثلثا اہل الجنۃ ساتوان اس امت کو بقحط عام ہلاک نہین فرمادیا
اٹھوان اس امت کو تمام غرق نکریگا نوان دشمن غیر اس امت کے اس امت پر مسلط نہوگا دسوین تکالیف امم سابقہ کی اس امت
سے اوٹھا دین ویضع عنہم اصرہم خاصہ تیرہوان سید روز قیامت ہمارے پیغمبر ہونگے اور یہہ خاصہ سات امر مین ظہور فرماویگا اول جو شخص
کہ پہلے سر خاک لحد سے نکالیگا وہ آپہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہے انا اول من تنشق الارض دوسرا مرتبہ شفاعت کا مخصوص آپکو ہوگا اور علما
کہتے ہین کہ آپکی سات قسم کی شفاعت ہوگی ایک شفاعت عظمٰی ہے درمیان اہل موقف کے چنانچہ حدیث مین ہی کہ خلایق سب انبیا سے ناامید
ہوکر ملتجی آپکے ہونگے اور آپ شفاعت سب کی کرینگے دوسری یہہ ہے کہ شفاعت سے آپکے بہت لوگ بحساب و عذاب بہشت کو جاوینگے
اور بدولت رضا و لقائے الٰہی مشرف ہونگے تیسری جو لوگ کہ مستوجب دخول دوزخ ہونگے آپکی شفاعت سے باہر آوینگے چوتھی جو لوگ
کہ بسبب معاصی کے دوزخمین داخل ہوئے ہونگے وہ بھی آپکی شفاعت سے دوزخ سے نکل آوینگے پانچوان جو لوگ کہ بفضل الٰہی بہشت
مین داخل ہوئے ہونگے آپکی شفاعت سے اونکے درجات بلند ہونگے چھٹی شفاعت آپ کی بعضے کفار کے حق مین بھی واسطے تخفیف عذاب
کے مقبول ہوگی چنانچہ ابی طالب کے حق مین ساتوین شفاعت آپ کی مقبوران مدینہ کے حق مین چنانچہ فرمایا ہے من استطاع ان یموت

بالمدینۃ فلیمت فانا اشفع لمن یموت بھا سیوم لوا حمد قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا چنانچہ فرمایا ہی لواء الحمد
یومئذ بیدی اور دوسری روایتین وارد ہے کہ انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی
یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی اور لمبائی اوسکی ہزار برس کی راہ ہوگی ایسا کہ وہ لوا ہزار سال راہ بلند ہوگی اور اوسمین تین سطرین مکتوب
ہونگین پہلی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر الحمد للہ رب العالمین تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اوس لوا کو فضائے عرصات
مین حاضر کرینگے منادی کرنیوالا ندا کریگا کہ یا ایہا النبی الامی العربی القرشی المکی الحرمی التہامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین سید المرسلین و امام
المتقین و رسول رب العالمین پھر پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاوینگے اور اوس کو دست مبارک مین لینگے پھر تمام انبیا حضرت آدم سے
عیسے تک علیہم السلام ساتھ تمام صدیقون کے اور شہدا اور صلحا اور عرفا کے حوالی اس لوا کے مجتمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے اون فرقہ وارون
سے حلہ و تاج حاضر ہوگا اور واسطے جناب مقدس سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوا فرق ہمایون پر رکھین گے اور لباس سبز
خضرا بدن مبارک کو پہناوینگے اور ستر ہزار لوا آگے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو مین لیجاوینگے اور لوا الحمد آپ جناب امیر المؤمنین
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عنایت فرماوینگے رکوع ۵ روز محشر کیون نہ کل عالم کا وہ سردار ہو جسکا ایسا ہو علم ایسا علم بردار ہو اور وجہ
تسمیہ کی لوا الحمد کی یہہ ہے چنانچہ تفسیر بحر العلوم وغیرہ مین لکھا ہے کہ وقت روح ڈالنے جسم آدم مین حضرت آدم کو عطسہ آیا تو الحمد للہ کہا
جواب یرحمک ربک سنا اوس دم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین مبین اونکے مین متحرک تھا اسطرح جیسے مروارید کو مروارید پر گھسین حضرت
آدم نے کہا الٰہی یہہ آواز کیا ہے خطاب آیا کہ نور فرزند تیرے کا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا حضرت آدم کے دلمین تمنائے مشاہدہ نور محمد
علیہ الصلوٰۃ والسلام مشتعل ہوئی اوس نور نے پیشانی سے سر انگشت مسبحہ اونکے انتقال کرکے جلوہ دکھایا حضرت آدم نے جو آیت اظفار مین نور سید ابرار
مشاہدہ کیا فی الحال انگشت مسبحہ اوٹھاکر مبادرت بشہادتین کی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اور یہہ سنت
درمیان اولاد اپنے کے تا قیامت چھوڑی اور برکت انتقال اوس نور پاک کیسے کہ یمین آدم واقع ہوا تھا خیر و یمن اور برکت اور سعادت
قرین یمین ہوئی جو اولاد اون کی کہ جانب یمین متمکن تھی سعادتمند ملقب باصحاب یمین ہوئی اور جو جانب شمال تھی محروم اوس سے رہی القصہ
حضرت حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم جسکا بیٹا غیب سے حضور مین آتا ہے کچھ تحفہ دیتے ہین اس فرزند ارجمند کو کیا تحفہ دیگا تو حضرت آدم
نے عرض کیا کہ الٰہی میرے پاس سوائے الحمد للہ کے کچھ نہین جب روح میرے بدن مین تونے ڈالی ہے زبانسے جاری کیا ثواب اس حمد کا اس
فرزند دولتمند کو دیتا ہون حق تعالیٰ نے اوس ثواب حمد کو لوا بنائی اور مسمی بہ لوا الحمد کرکے حوالے سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائی چارم
اول سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہشت مین جاوینگے چنانچہ فرمایا ہے انا اول من یقرع باب الجنۃ نقل ہے کہ جب آپ دروازہ
بہشت کا ٹھوکینگے خازن بہشت پوچھیگا کہ کون ہے آپ فرمائینگے کہ مین ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم خازن کہیگا کہ فرمان الٰہی ہے کہ دروازہ
بہشت کا کسیکے واسطے نہ کھولونگا پہلے تمسے پھر آپکے واسطے دروازہ کھولدیگا آپ بہشت مین رونق افزا ہونگے اور امت آپکی پہلے سب امم
سے بہشت مین جاویگی الحمد للہ علی کل حال پنجم مالک حوض کوثر آپہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہے اللہ نے انا اعطیناک الکوثر اور تفصیل
اوسکی موجب تطویل ہے کتب سیر مین مسطور ہے ششم مقام محمود ہے کہ مالک اوسکے آپہی ہونگے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
اور مفسرین اس مقام پر بہت لکھتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر مین اس آیت کی مبین ہوگا ہفتم وسیلہ ہے کہ آپہی کو عنایت ہوگا اور وسیلہ
عبارت ایک درجہ سے ہے کہ اعلائے درجات بہشت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسئلوا اللہ
لی الوسیلۃ طلب کرو حق تعالیٰ سے واسطے میرے وسیلہ عرض کیا لوگون نے کہ وسیلہ کیا ہے فرمایا بڑا درجہ ہے بہشت مین کہ اوس درجہ
کو کوئی نہین پہنچیگا مگر ایک مرد اور امید رکھتا ہون کہ وہ مرد مین ہی ہون سمجھ لیجیے کہ یہان امید بجہت حسن ادب ہے والا آپہی متعین ہین سات
اس مقام کے یہہ تیرہ خلاصے آپکے یہان لکھے گئے بجہت اختصار کے والا اور بہت خاصے ہین کہ یہہ دفتر گنجایش تحریر کی نہین رکھتا اب بعضے

فضائل آپکے اوپر انبیاء کرام کے ہین تحریر ہوتے ہین غور سے سنئے اور تفضیل آپکی اوپر حضرت آدم علیہ السّلام کے بہت وجہہ سے ہے انمین
سے انیس وجہین تحریر ہوتی ہین وجہ اوّل یہہ ہے کہ حضرت آدم آب وگل سے بنے اور آپ جان و دل سے اور اس دعویکی پانچ دلیلین
ہین پہلی دلیل یہہ ہے کہ حضرت آدم کا سایہ تھا اور آپکا نتھا اور یہہ خصوصیت علامت جان و دل ہے نہ صفات آب وگل دوسری دلیل یہہ ہے
کہ شب تارمین نور آپکا ایسا روشن ہوتا تھا کہ احتیاج چراغ کی نتھی تیسری یہہ دلیل ہے کہ عروج آپ کا اطباق سموات پر بقوت جان و دل
تھا نہ بشوکت آب وگل چوتھی دلیل یہہ ہے کہ پس وپیش راست وچپ مساوی دیکھتے تھے یہہ بھی علامت جان و دل سے ہے پانچوین دلیل یہہ ہے
کہ خواب اور بیداریمین ادراک آپکا برابر تھا کہ تنام عینی ولاینام قلبی یہہ بھی علامت جان و دل سے ہے وجہ دویم یہہ ہیکہ تخمیر طینت آدم
علیہ السلام اگرچہ بید قدرت الٰہی چالیس ہزار سال مین مرتب ہوا کہ خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحًا لیکن نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کا تین سو پچاس ہزار برس قبل خلقت آدم سے نور احدیت اپنے سے پیدا کیا کہ انا من نور اللہ والمؤمنون من نوری وجہ سیوم یہہ ہے کہ
حضرت آدم کو آب جنت سے پیدا کیا اور قالب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آب رحمت سے کہ وما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین وجہ چہارم یہہ
ہے کہ حضرت آدمؑ کے حق مین فرمایا ونفخت فیہ من روحی اور اپنے حبیب کے حق مین ارشاد کیا وکذلك اوحینا الیك روحًا من امرنا
روح آدم مین بدن ترتیب پاتا ہے اور روح محمدی مین روح نشو ونما مین آتی ہے وجہ پنجم یہہ ہے کہ آدم علیہ السّلام کو اسما تعلیم کئے وعلم
آدم الاسماء کلّہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقایق دقایق اپنے کلام کے سکھائے الرحمٰن علم القرآن وجہ ششم یہہ ہے کہ آدم کو قبلہ
فرشتون کا فرمایا اسجدوا لآدم اور آنحضرتؐ کو مقتدا فرشتگان اور امام پیغمبران کیا اور سب کرامت بمبالغہ آنحضرتؐ فرمایا سبحان
الذی اسریٰ بعبدہ لیلا وجہ ہفتم یہہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو روز اول ایک سجدہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز آخر مقام محمود
اور حوض مورود اور مخصص مشہود اور لقائے محمود ہوگا وجہ ہشتم یہہ ہے کہ آدم کا تخت عالی بخت اعناق ملائکہ پر رکھا اور سبکو تحت تحت
لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روز قیامت کو علم ہوگا کہ سب انبیا واولیا سایے مین اوسکے ہونگے آدم ومن دونہ تحت لوائی وجہ نہم
یہہ ہے کہ آدم کو آسمانونسے گذار کر بہشت مین لیگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت دکھا کر مقام قدس پر خرامان کیا دنی فتدلی فکان
قاب قوسین او ادنی وجہ دہم یہہ کہ شیطان نے ورغلا کر حضرت آدم کو زلت مین ڈالا فوسوس لہما الشیطان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نصرت پائے کہ شیطان آپکا اسلام لایا اسلم شیطانی علی یدی وجہ یازدہم یہہ ہے کہ آدم مبتلا بزلت ہوئے اور آوازہ عصیان کا انکے
عالم مین پہنچایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے صدور گناہ غلغلۂ مغفرت اقطار واکناف عالم مین منتشر فرمایا لیغفر لك اللہ ما
تقدم من ذنبك وما تاخر وجہ دوازدہم یہہ ہے کہ آدم کو عتاب پہلے ہوا پھر عفو وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
عفو پہلے پھر عتاب عفی اللہ عنك لم اذنت لہم وجہ سیزدہم یہہ ہے کہ آدم کو ایک زلت بہشت سے نکالا اور آپکی امت گناہگار کو باوجود ہزار صغائر
وکبائر جنت مین داخل کرینگے قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ وجہ چہاردہم یہہ ہے کہ آدم کو ایک
زلت برہنہ کیا ینزع عنہما لباسہما لیریہما سوآتہما اور چاکران گنہگار آپکے کہ باوجود ہزارون گناہونکے پردہ پوشی کرتا ہے اور رسوا نہین
فرماتا اصابکم من مصیبۃ فیما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر وجہ پانزدہم یہہ ہے کہ آدم کو دو سو برس رلا کر توبہ قبول کیا اور آپکی امت
کے گناہ دو صد سالہ بیکدم ندم بخشی کہ الندم توبۃ وجہ شانزدہم یہہ ہے کہ آدم کو ایک لغزش حرم کعبہ مین بھیجا تا وہان توبہ قبول فرماوین اور
برکت آپکی سے گنہگاران امت کو حاجت گھر سے نکلنے کی قبول توبہ مین نہین متی قلت اسارت اقول غفرت وجہ ہفدہم یہہ ہے کہ آدم علیہ
السلام کو پدر قوالب بشر کیا اور روز میثاق مین سبکو اس تن متین سے نکالا واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم اور
آنحضرت صلعم کو ابو الارواح گردانا اور تمام اہل فلاح کو نور اوسکے سے پیدا کیا کہ انا من اللہ والمؤمنون منی وجہ ہژدہم یہہ ہے کہ زندان آدم
مین قالب غالب آکر جان کو عالم پاک سے طرف ولایت خاک کے کھینچ لایا اہبطوا منہا جمیعا اور در خوش طور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کرمین جان غالب قالب پر ہوگئی ولایت خاک سے عالم پاک پر لے گئی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نوزدہم یہہ ہے کہ وقت
آدم مین فرشتہ نورانی دیظلمانی ہوا ابی واستکبر وکان من الکافرین اور زمان سعادت نشان میں دیہان ہین دیو ظلمانی فرشتہ نورانی
ہوا اسلم الشیطان علی یدی اور فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت ادریس کے بہت وجہ سے ہے اونمین سے پانچ وجہین تحریر
ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہین چھوڑا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کو آسمانون پر
لیگئے اور وہان متمکن نہ فرمایا بلکہ بلند تر اس سے تا بہ مقام او ادنی پہنچایا وجہ دویم یہہ ہے کہ حضرت ادریس کو بہشت مین لیگئے اونھون
نے دیکھکر پسند کی وہین رہگئے اور پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت مین داخل کیا گوشہ چشم بھی آپنے ملاحظہ نفرمایا مازاغ البصر وما
طغی وجہ سیوم یہہ ہے کہ ادریس علیہ السلام کو معرفت سیر کواکب کی دی اور پیغمبر ہمارے کا قدم مبارک فرق کواکب پر رکھا وجہ چہارم یہہ ہے
کہ ادریس علیہ السلام کو علم خیاطت کا دیا اور نبی ہمارے کو علم معرفت اور نور محبت عطا کیا وجہ پنجم یہہ ہے کہ ادریس کو فن کتابت اور معرفت
لوح وقلم دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح وقلم سے گذار کر کتابت سے مخاطبہ پر پہنچایا اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر
نوح کے بھی بہت وجوہ سے ہے لیکن اونمین سے چھ وجہین بیین کی جاتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام کو کشتی دی کہ بروئے آب
روان تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عنایت کیا کہ ہوا پر دوان تھا وجہ دوسری یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام کو نجات بخشی بلا طوفان
سے کشتی مین بتلقین بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لطف الٰہی اور فضل نا متناہی سفر معراج مین دستگیر ہوا کہ سبحان الذی
اسریٰ بعبدہ لیلا وجہ تیسری یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام کو سفینہ دیکر اون کو اور اونکی اہل کو غرق طوفان سے نگاہ رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو سکینہ مرحمت کرکر آپکو اور آپ کی امت کو حرق نیران سے بچایا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ وہ سفینہ حضرت نوح عم کا سبب نجات ہوا
اور یہہ سکینہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موجب علوی درجات ہوا وجہ پانچوین یہہ ہے کہ اگر کشتی نوح علیہ السلام پانی پر تیری تو کچھ ایسا
نادر نہین عجب تر یہہ ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے وقت قبول ایمان معجزہ طلب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چاہتا ہے
عرض کیا کہ وہ سل اوس کنارے سے پانی پہ تیر آوے اوس کنارے تک آپنے اوس پتھر کو بلایا پانی پر تیرتا ہوا آپ کی طرف چلا آیا
وجہ چھٹی یہہ ہے کہ نوح علیہ السلام نے واسطے قوم اپنے کے عذاب چاہا کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کی ہدایت طلب کی کہ اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون واسطے دشمنون کے عذر خواہی کی کہ یہہ نہین جانتے اگر یہہ
پتھر میرے دانتو پر مارین تو تو شکستہ مین اونکے دے سبحان اللہ جو دشمن سے یہہ معاملہ فرماوے وہ دوست سے خدا جانے کیا کرے سو ۵
دشمنون سے بھی یہہ کرتا ہو جو محبوب سلوک ؞ دوستون سے کرے کیا جانے کس اسلوب سلوک ؞ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر
خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے بھی بوجوہ کثیرہ ہے اونمین سے بیس وجہین یہان ظاہر ہوتی ہین وجہ اول یہہ کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلت عطا کی
کہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوبیت سرفراز کیا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور نکتہ عجیب
اسمین یہہ ہے کہ وہان ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیا یہان چاکران محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب فرمایا وجہ دوسری یہہ ہے کہ خلیل ع
نے جو کیا برضائے الٰہی کیا یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا اور یہان بلکہ تعالیٰ وتقدس نے جو کیا برضائے حبیب کیا کہ دنیا مین فرمایا کہ
فلنولینک قبلۃ ترضٰہا اور عقبیٰ مین ارشاد کیا ولسوف یعطیک ربک فترضٰی وجہ تیسری یہہ ہے کہ خلیل الرحمان کو امام عوام انام کیا
انی جاعلک للناس اماما اور حبیب اللہ کو شب معراج مین بیت المقدس مین امام انبیا کا اور بیت المعمور مین امام ملائکہ کا فرمایا وجہ
چوتھی یہہ ہے کہ خلیل اللہ علیہ السلام کو قوت یقین دی اور حبیب ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت بالتعیین کہ فرمایا لی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مراد ملک مقرب سے جبرئیل ہین اور نبی مرسل سے ابراہیم علیہما السلام وجہ پانچوین یہہ ہے کہ خلیل کو وہان
پہنچایا کہ جبرئیل نے کہا ہل لک حاجۃ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس مقام پر ترقی بخشی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت

وجہ چھٹی یہہ ہے کہ اوپر خلیل اللہ علیہ السلام کے آتش نمرود کو برد سالم کیا کہ یانار کونی برداوسلاما علی ابراہیم اور واسطے امت حبیب اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخکو برد سالم فرما ویگا کہ جزیا مومن فان نورک اطفا لھبی اور کیا تعجب ہے کہ بقدم خلیل آتش نمرود بعین
افسردہ ہوئی تعجب یہہ ہے کہ آتش افروختہ غضب الٰہی بقدم امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بجھ جائے اور نازکتر یہہ ہے کہ وہانتک
خطاب نہ آیا یانار کونی برداً وسلاماً مگر دہوئے اور یہان بمجرد پانون رکھنے عاصیان امت مصطفویہ کے بغیر اوسکے کہ فرمان متوجہ
ہوتا منطفی ہوجاوے گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان المؤمن اذا وضع قدمہ علی الصراط تخیل النار تحت قدمہ
کما تخمد النسم علی الطبق یعنے جو بندہ مومن وقت مرور برزخ دوزخ قدم پلصراط پر رکھے آتش دوزخ زیر قدم محترم اسکیکی افسردہ وزخ
بستہ ہوکہ جیسی زمستان سردمین چربی اوپر طبق کے وجہ ساتوین یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی نظر اوپر آفتاب اور ماہ اور تارون کے
تھی کہ فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا اور قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر تارک آفتاب اور ماہ اور ستارونکے ہوا کہ وہ ہو
بالافق الاعلی وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ ابراہیم بواسطہ نظر قرین دوست ہوئے وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بیواسطہ بقرب دوست پہنچے دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنی وجہ نوین یہہ ہے کہ خلیل اللہ علیہ السلام نے درخواست
کی ولاتخزنی یوم القیامۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے خواست ارشاد ہوا یوم لایخزی اللہ النبی وجہ دسوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ
السلام نے درماندہ ہوکر کہا حسبی اللہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت درماندگی اللہ سبحانہ نے کہا حسبک اللہ وجہ گیارہوین
یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا کہ مین خدا پاس جاتا ہون انی ذاہب الی ربی سیہدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے آپ
اپنی طرف بلایا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا وجہ بارہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے ہدایت چاہی سیہدین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ناخواستہ ہدایت فرمائی ویہدیک صراطا مستقیما وجہ تیرہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا الٰہی بندونکو اپنے کہہ
کہ ثنا میری کرین واجعل لی لسان صدق فی الآخرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے فرمایا کہ ہنوز تو نہ تھا کہ ثنا تیری کہتے تھے ورفعنا لک
ذکرک وجہ چودھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے اس رات کہ ملکوت اونھین دکھایا ہلاکت عاصیان چاہی کہ کہا اللہم اہلکہم اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس شب کہ بلقائے کبریا مشرف ہوئے رحمت اور مغفرت گناہگارونکی درخواست کی کہ کہا واعف عنا واغفرلنا وارحمنا
وجہ پندرہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام منادی حج اور کعبہ اور بیابان تھے واذن فی الناس بالحج اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منادی
ایمان اور احسان اور عرفان ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وجہ سولھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مین مطیع کو چاہتا ہون
نہ عاصی کو فمن تبعنی فانہ منی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین پہلے عاصیونکو چاہتا ہون شفاعتی لاہل الکبائر من امتی
وجہ سترہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو خطاب عتاب آمیز آیا کہ اولم تومن اور ناز حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سعادت انگیز آئی کہ امن
الرسول بما انزل الیہ من ربہ وجہ اٹھارہوین یہہ ہے کہ واسطے پسر خلیل کے کہ پیغمبر تھا ایک گوسفند فدیہ بھیجا اور واسطے پدر حبیب اللہ صلی
علیہ وسلم کے سو گوسفند باوجودیکہ باپ مرتبہ تھے قربانی فرمائی وجہ انیسوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مجھے سب عالم سے حق سبحانہ
بس ہے فانہم عدو لی الا رب العالمین اور اللہ نے مجھے فرمایا کہ مجھے کونین سے حبیب میرا بس ہے لولاک لما اظہرت الربوبیۃ اور وجہ
بیسوین یہہ ہے کہ روایت ہے قیامت کے دن عوض ہر ایک مردان امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود اور ترسا یونکو تسلیم کرینگے اور
کہینگے ہذا فداک من النار س۵ نار نمرود ہوئی باغ خلیل حق پر ٭ سکے اس ذکر کو یہان کسکو اچنبھا ہوگا ٭ مجرمونکے لئے وہان امت پیغمبر
کی ٭ شعلہ آتش دوزخ گل حمرا ہوگا ٭ حشر کو فدیہ اس امت کے ہر ایک مجرم کا ٭ یا یہودی ہوکوئی یا کوئی ترسا ہوگا ٭ یہان بفرزند خلیل
ایک ہوا کبش فدا ٭ فدیہ وہان احسن تقویم سے اپنا ہوگا ٭ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت یوسف ؑ کے بھی بوجوہ
مختلفہ ہیں اور یہان سے سات وجہین مکتوب ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث اور تعبیر خواب انعام فرمائی

وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث اور علامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحصیل مواریث اور تفسیر کتاب اکرام کی ثم اورثنا
الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا وجہ دوسری یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو تخت بخت اور قصر مصر باسم سلطنت اور رسم حکومت دیا وکذلک
مکنا لیوسف فی الارض یتبوأ منہا حیث یشاء اور خاکساران امت محمدیہ کو اوپر تخت بخت بہشت کے درمیان قصر مصر جنت کے کہ ملک مؤبد اور
دولت مخلد ہے بٹھایا اذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا وجہ تیسری یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو جمال دیا کہ بیچ اشتیاق ظہور اوسکے
عورات لائمات مصر نے ہاتھ کاٹے وقطعن ایدیہن وقلن حاش للہ ما ہذا بشرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال عنایت کیا کہ واسطے استغراق نور
اوسکے اہل مؤمنات مدینہ نے زنار توڑے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کلید خزائن
زمین عطا کہیں کہ اجعلنی علی خزائن الارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتاح کنوز رحمت اور خزائن رموز مغفرت دین وما ارسلناک الا رحمۃ
للعالمین وجہ پانچوین یہہ ہے کہ بھائیوں نے زمان حشمت یوسف مین صاع زرین متاع بن یامین مین دہری قالوا نفقد صواع الملک اور عہد
سعادت عہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین متاع بانتفاع نور یقین صدور بلا زمان حضرت سید المرسلین مین رکھی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فہو علی نور من ربہ وجہ چھٹی یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو نور وبہا عطا کیا کہ جسکے دیکھنے سے گرسنگان مصر کی بھوکھ بھاگ جاتی تھی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی لوا عنایت ہوگی کہ محنت رسیدگان قیامت کی جب نظر اوس پر پڑیگی بلا اور محنت وہان کی مبدل بعافیت ہوگی وجہ ساتوین
یہہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو روز وصال حضرت یعقوب علیہ السلام کو بالائے تخت بٹھایا ورفع ابویہ علی العرش تو تمام خلایق مصر
کو بلایا اور سبکو کہ حلقہ غلامی کا گردن مین رکھتے تھے آزاد کیا اور جب دن قیامت کا ہوگا تو سب مسلمان بمقتضائے ان اللہ اشتری من المؤمنین
انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ بندگان الہی ہونگے حاضر کئے جاوینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر بساط قرب کے تخت شفاعت پر بٹھا کر
حق سبحانہ عاصیان گرفتار اور گنہگاران تبہ روزگار کو بنظر سید الابرار گذار کر آتش دوزخ سے آزاد فرماویگا اور بمژدہ درجات جنات کے سرافراز
کریگا **قطعہ** زقوم ہو سرو آسا برکت سے محمدؐ کی ÷ ہر خار بنے گل سا شوکت سے محمدؐ کی + امید ہے زحمت کو رحمت سے بدل دیوے ÷ میدان قیامت
مین امت سے محمدؐ کی + کیا دور ہے گر کردے اللہ اس امت پر + دوزخکو حرام اس دن حرمت سے محمدؐ کی + امید ہے جنت مین حوران ملاحت رو
مل ملکے کرین عشرت ملت سے محمدؐ کی + عشق اوسکا رکھا ای رافت دلمین کہ بخشے دیگا + دوزخ سے نجات اللہ الفت سے محمدؐ کی + اور فضیلت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت موسی علیہ السلام کے بوجوہ بیشمار ہے اونمین سے بیس وجہیں ظاہر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام
کو کلیم اللہ کیا وکلم اللہ موسی تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم راز مین ندیم فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی وجہ دوسری یہہ ہے کہ موسے
علیہ السلام کو ید بیضا دیا واضمم یدک فی جیبک تخرج بیضاء اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دین بیضا مرحمت کیا اتیتکم بالملۃ الحنیفیۃ السمحۃ السہلۃ
البیضاء ید بیضا موسوی قصر فرعون کو روشن کرتا تھا اور دین بیضائے مصطفوی ساحت قصر الہی روشن کرتا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فہو علی نور من ربہ وجہ تیسری یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو عصا دیا تا سحر چند ہزار ساحران نابود فرماوین تلقف ما یافکون اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت دی کہ لاکھوں عاصیوں کے گناہوں کو بیکدم ندم محو کرین شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وجہ چوتھی یہہ ہے
کہ موسی علیہ السلام کو بادشاہی اور پیغمبری بنی اسرائیل کی دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمتگار مانند جبرئیل کے اور غاشیہ بردار
مثل اسرافیل کے دیا اور خود بنفسہ رب جلیل جل جلالہ متکفل آپکا ہوا وجہ پانچوین یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام آپسے گئے ولما جاء موسی
لمیقاتنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلوائے گئے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا وجہ چھٹی یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام نے کوہ طور پر کلام
سنا وکلم اللہ موسی تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرسی نور پر دیدار پاک دیکھا دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ
ساتوین یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کو چالیس شبانہ روز آب ونان ندیا بعد اوسکے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر شب خوان
قدس سے آب ونان بسر فرمایا اور دولت وصال سے مشرف کیا ابیت عند ربی وہو یطعمنی ویسقین وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ موسی

علیہ السّلام کو چالیس روز انتظار مین رکھا اور چالیس راتین جگایا جب طور پر اوس سے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچھونے
پر سوتے تھے کہ جبرئیل کے ہاتھ براق بھیجکر بلایا اور طرفۃ العین مین وہان پہنچایا کہ ہم بستر اور ہم ملک حوالی لولاح اوسکے کسو کو نہین پہنچا
وجہ نوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام نے بہ انبساط تمام عرض کیا کہ ارنی انظر الیک خطاب آیا کہ انظر الی الجبل اشارت بقدمگاہ نے بعد
کلام اونکے کیا کہ ابلیس سر نکالے تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قدمگاہ دی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت وجہ
دسوین یہہ ہے کہ موسیٰ کو بیچ وادی مقدس کے امر خلع نعلین آیا فاخلع نعلیک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر براق فلک اطلس
کے نہی خلع نعلین کی آئی کہ یا محمد لاتخلع نعلیک وجہ گیارہوین یہہ کہ جب قرب موسیٰ کو یاد فرمایا موسیٰ کی ستایش کی ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا
اور جب قرب بینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد فرمایا اپنی ستایش کی سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً یہہ دلیل ہے بقائے موسیت کی صفات موسویہ
مین اور فنائے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات احدیت جل علا مین وجہ بارھوین یہہ ہے کہ موسیٰ کو بنام علامت یاد کیا جاء موسیٰ اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنام کرامت بعبدہ لیلاً وجہ تیرہوین یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ کو آیا کہا اور حضرت کو بردہ فرمایا یعنے وہ آپ آئے
بصفت خود اور حضرت کو لیگئے بصفت حق یہان عجب نکتہ ہے جو آپ جاوے بار پاوے یا نپاوے اور جو بلایا جاوے وہ ممکن نہین کہ
دخل نپاوے سمجھ لیجیے کہ آیندہ طالب ہے اور بردہ مطلوب اور وہ مرید یہہ مراد اور وہ محب اور یہہ محبوب وجہ چودھوین یہہ ہے کہ
حضرت موسیٰ اثر تجلی کا کوہ طور پر دیکھ کر اپنی صفت سے فانی ہوئے وخر موسیٰ صعقاً اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کل مقامات انبیا کے
اور عجائبات ملکوت اور ملاء اعلیٰ کے بلکہ انوار جمال وجلال حق مشاہدہ کئے اور جگہہ اپنی سے نہ ہلے یہہ بھی دلیل ہے بقائے موسیٰ کی بیچ صفت
اپنی کے اور بقائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بقائے حق تعالیٰ وجہ پندرھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دیدار چاہا رب ارنی انظر الیک
نہ دیکھا بالن ترانی سنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھین بند کین مازاغ البصر وما طغیٰ فرمایا البصر تقاضا مشاہدے اوسکے کا کیا الم تر الی ربک وجہ
سولھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام کو دو مرتبہ کرامت کیا کہ امت انکی دریا سے اوتری اور دامن خشک اونکا تر نہوا واذ فرقنا بکم البحر اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو فردائے قیامت وہ پایہ عالی مرحمت ہوگا کہ امت اونکی اوپر دوزخ کے گذریگی اور دامن تر اونکا خشک نہوگا جز یا مومن
فان نورک اطفا لہبی وجہ سترھوین یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام دو بار مناجات جناب الٰہی مین کرتے تھے اور امت محمدیہ کے خاکسار ہر پانچ بار
مناجات کرتے ہین المصلے یناجی ربہ وجہ اٹھارھوین یہہ ہے کہ واسطے موسیٰ کے اور قوم اونکی کے من وسلویٰ بھیجا وانزلنا علیکم المن والسلویٰ
اور واسطے امت محمدیہ کے ایمان اور سکینہ اتارے ہو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین وجہ انیسوین یہہ ہے کہ واسطے امت موسیٰ کے
پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عیناً اور واسطے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنان انگشتہای حبیب الرحمٰن
سے فوارے حیات بخش بہائے انفجر الماء من بین اصابعہ ۵ پتھر سے جو ہون نہرین جاری تو عجب کیا ہے + انگشت سے دریا کا بہنا یہہ
اچنبھا ہے + وجہ بیسوین یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام چالیس روز قوم سے باہر رہے تھے قوم گوسالہ پرست ہوگئی تھی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بارہ سو تیس برس ہوئے ہین کہ قوم سے روپوش ہوئے ہین اور ہر روز اعلائے اعلام شریعت محمدیہ اور لواء ولاء
ملت احمدی بیچ ترقی اور تزائد کے ہے الحمد للہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت داؤد کے بھی بوجوہ متعدد ہے تین
وجہین اونمین سے محرر ہوتی ہین وجہ اوّل یہہ ہے کہ حقتعالیٰ نے داؤد علیہ کو خلیفہ اپنا کیا انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور حضرت کو وہ مرتبہ
دیا کہ اونھون نے اللہ کو خلیفہ اپنا کہا اللہ خلیفتی من بعدی وجہ دوسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السّلام کے ہاتھ مین لوہا نرم کیا والنا لہ الحدید
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست مین قلوب محکم باقساوت کو کہ فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ نشان اوسکا ہے موم سے
نرم تر کیا فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم وجہ تیسری یہہ ہے کہ داؤد علیہ السّلام کو نغمہ اور لوا دیا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اور وحوش
صحرا ساتھ نغمہ سرائی اوسکے فریفتہ ہوتے تھے اور پہاڑ معاونت اونکے مین مبادرت کرتے تھے کہ یا جبال اوبی معہ والطیر اور حضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو صیت اور آوازہ دیا کہ ہنوز نہ عالم کا نام نہ آدم کا نشان تھا کوس دولت اور احتشام اور نقارہ عظمت اور احترام
اونکا اوپر طارم عالم وجود کے بجا کہ اوّل ما خلق اللّٰہ نوری اور خس وخاشاک ظلمات جہالت میدان نور افشان معرفت کے بیچ مقدم شریف
اونکیکے دور کی کہ ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فی ظلمۃ رش علیہم من نوری اور فضیلت حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت سلیمان علیہ
السّلام کے بھی بہت وجوہ سے ہے اونمین سے دس وجہین بیان ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے لئے باد کو مسخر کی ولسلیمان
الریح غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت کیلئے ملٰئکہ مسخر فرمائے یمددکم ربکم بخمسۃ الآف من الملٰئکۃ مسومین وجہ دوسری یہہ ہے کہ تخت سلیمان
کا ہر رات اور ہر دن ایک مہینے کی راہ جاتا تھا غدوہا شہر ورواحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا براق پلک مارنے مین فرش سے تا بہ
عرش گیا وجہ تیسری یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السّلام کو مرغ سایہ کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق سبحانہ ظل ظلیل اپنے مین پرورش
فرماتا تھا الم تر الی ربک کیف مد الظل بلکہ خدمتگاران کو حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے سایہ اپنے مین مقام دیگا سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا
ظل الا ظلہ الحدیث وجہ چوتھی یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السّلام کو سلطنت روئے زمین کی دی رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو سایۂ لواء مین مملکت عقبیٰ کی وابستہ کی ولواء الحمد بیدی وجہ پانچوین یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی جن وشیاطین نے
فرمانبرداری کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملٰئکہ مقرب بنائے وجہ چھٹی یہہ ہے کہ تمام دنیا سلیمان علیہ السلام کو بعاریت دی اور بجا کہ ان
امت محمدیہ کو علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ بہشت مین برابر دس حصے اس مملکت کے بخشے واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا عطا فرمایا وجہ ساتوین یہہ
ہے کہ واسطے سلیمان کے ایکروز آفتاب پھر آیا اور واسطے ایک ملازم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کہ علی بن ابیطالب ہین کرم اللہ وجہہ
آفتاب پھر آیا چنانچہ قصہ اوسکا مفصل حدیثین وارد ہے وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو انگشتری مملکت دی اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خاتم نبوت وجہ نوین یہہ ہے کہ سلیمان علیہ السّلام کو کرسی دی کہ شیطان کا دخل ہو والقینا علی کرسیہ جسدا اور حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم
کو آیۃ الکرسی عنایت کی کہ شیاطین بھاگین استخرجت آیۃ الکرسی من کنوز تحت العرش وجہ دسوین یہہ ہے کہ مرغ حضرت سلیمان سے باتین
کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوسمار اور آہو اور شتر اور طیور اور وحوش ہمکلام ہوئے چنانچہ تشریح اوسکی کتابون مین باب معجزات
مین مبین ہے اور فضیلت حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کے بھی بوجوہ متکثرہ ہے سات وجہین اونمین سے نقل
کی جاتین ہین وجہ اوّل یہہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السّلام کو آسمان چہارم پر لیگئے کہ بل رفعہ اللہ الیہ اور وہین رکھا اور امت اونکیکو تنہا چھوڑا
اور حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو فوق العرش پہنچایا اور پھر وہانسے لائے تاکہ امت کو دولت وصال سے محروم نہ کرین اور خلعت رحمت اور
مغفرت سے سرفراز فرماوین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ دوسری یہہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا کیا ان مثل عیسیٰ عند اللّٰہ کمثل
آدم اور نور محمدی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو بیواسطہ نور احدیت اپنے سے نکالا کہ انا من نور اللّٰہ والمومنون منی وجہ تیسری یہہ ہے کہ عیسیٰ
علیہ السّلام بدن مردہ کو دم سے زندہ کرتے تھے واحی الموتیٰ باذنی اور حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم جانہائے پژمردہ کو بدم کرم زندہ وخجندہ
فرمانے تھے او من کان میتا فاحییناہ وجہ چوتھی یہہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السّلام کو وہ یقین دیا کہ جسکے سبب پانی پر جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اس سے زیادہ یقین عنایت کیا کہ بروے ہوا خرامان ہوئے وجہ پانچوین یہہ ہے کہ واسطے عیسےٰ علیہ السّلام کے مائدہ آسمان سے اترا
کہ جسمین طعامہائے گوناگون تھے ربنا انزل علینا مائدۃ اور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مائدہ پر فائدہ قرآن نازل ہوا کہ علم اولین
اور علم آخرین جسمین لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ہے وجہ چھٹی یہہ ہے کہ مائدۂ عیسےٰ بسبب عذاب قوم ہوا فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ
احدا من العالمین اور مائدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم موجب رحمت مؤبد ہوا وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین وجہ ساتوین
یہہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السّلام مامور بمتابعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ آخر زمان مین نزول فرماوینگے اور
موافق شریعت نبوی کے کام کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت مصطفویہ سے علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والتحیۃ اور حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مامور نہین ہین اونکی متابعت پر لوکان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی اور یہی حال سب انبیا کا ہے جو
کوئی نبی آپکے وقت مین ہوتا متابعت آپکی کرتا جب یہہ خصائص اور فضائل انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسطور ہوئے معلوم کر لئے
تو سمجھ لیجئے کہ رفع بعضہم درجات مین مراد بعض سے پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ باین درجات بلند اور مقامات ارجمند فیروز مند
ہین وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ اور دئے ہمنے عیسیٰ بن مریم کو معجزات جیسے تکلم مہد اور احیائے موتیٰ اور بینائی کور اور
شفائے ابرص وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور قوت دی ہمنے اونکے تئین ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین تفسیر اسکی
پہلے ذکر آئے ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِہِمْ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ نہ لڑتے اور نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو پیچھے
انبیا سے تھے مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْہُمُ الْبَیِّنٰتُ بعد اوسکے کہ آئین اونکے پاس نشانیان روشن اوپر نبوت اور پیغمبری اونکے کے
یعنے باتفاق ایمان لاتے اور اختلاف اور اقتتال مین نہ پڑے وَلٰکِنِ اخْتَلَفُوْا اور لیکن اختلاف کیا درمیان اپنے ایکدوسرے نے
پس بعضے اونمین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے فَمِنْہُمْ مَّنْ اٰمَنَ پس بعضے اونمین سے وہ تھے
کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے اوسپر وَمِنْہُمْ مَّنْ کَفَرَ اور بعضے اونمین سے وہ تھے کہ کافر ہوئے ملاملا
وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا اقْتَتَلُوْا اور اگر چاہتا اللہ سبحانہ نہ اختلاف کرتے اختلاف کو بلفظ اقتتال ذکر فرمایا ذکر سبب سے ارادہ مسبب
کا کیا کہ وقوع قتال بسبب خلاف ہے اور تکرار یہان واسطے تاکید کے ہے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ جملہ موکدہ مین جہت کمال اتصال کے او
نہین تو یہان جملہ موکدہ مین واو کیون لائے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس مقام پر ترکیب اسطرح ہے کہ جیسے جاءنی زید و ذہب عمرو ذہب عمرو معطوف کو تاکید کیا
ہے تاکید کو بوجہ عطف نہین لائے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اور لیکن خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنے ایجاد کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے
اتفاق سے اور اختلاف سے اور اقتتال اور ایتلاف سے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ
کرو اوس چیز سے کہ دی ہے ہمنے تمکو سمجھ لیجئے کہ خرچ کرنا مال کا شرعیت مین ساتھ ہفت نوع کے عبادت ہے اوّل ادائے زکوٰۃ مفروضہ کہ
زر و سیم سے بشرط بلوغ حد نصاب کہ چاندی مین پنجاہ و دو و نیم تولے ہے اور سونے مین ساڑھے سات تولے ہے اور گذرنے ایک برس کے چالیسوان
حصہ انکا دینا واجب ہے اور مواشی مین اور اموال تجارت مین اور محصول مین دسوان حصہ جیسا کتب فقہ مین مسطور ہے واجب ہوتا ہے
دوسرا صدقہ فطر ہے کہ نصف صاع جو عبارت چہار رطل سے ہے اور وہ دو سیر شاہجہانی ہوتا ہے گیہون یا آٹا یا ستو دی اور اگر خرمے یا جو
ہووین تو ایک صاع دے اور یہہ واجب ہوتا ہے صبح یوم فطر سے اور تقدیم تاخیر اسمین جائز ہے اور وجوب اوسکا صاحب نصاب
پر ہے اپنی ذات سے اور فرزندان صغیر سے اور لونڈی غلام اپنے سے دے اور زوجہ اور پسر کبیر سے لازم نہین تیسرا خیرات ہے کہ عبارت
ہے دینے سائلون کیسے اور ضیافت مہمانون کے سے اور اعانت یتیمون کے سے اور ضعیفون کیسے اور قرضدار ونکیسے سوائے قدر زکوٰۃ کے چوتھا
وقف ہے جیسے بنانا مسجد کا اور مدرسے کا اور پل کا اور کنوئین کا اور مہمانسرا کا پانچوان مصرف حج ہے خواہ اپنے واسطے خواہ اور مسلمانکے
واسطے سامان درست کرنا سواری کا اور خرچ راہ وغیرہ چھٹا مصرف جہاد ہے کہ ایکدرم اوسمین صرف کرنا برابر سات سو درم کے ہوتا ہے
ثوابمین ساتوان ادائے نفقات واجبات ہے اور وہ نفقہ زوجہ کا اور اولاد صغار کا ہے اور سوا اسکے اور محارم کا بھی ہے بشرط طاقت
اوس شخص کے ہے اور احتیاج اونکی کے یہہ سات قسمین ہین نفقے کی جب یہہ سمجھ لین تو معلوم کیجئے کہ آیات سابقہ مین قصہ حضرت داؤد کا اور طالوت کا
اور ذکر قتال اور شجاعت کا بیان فرمایا تھا یہان انفاق مال کا مذکور کیا کہ جیسی شجاعت جلائل اوصاف سے تھی ویسی ہی سخاوت بھی مکارم
اخلاق سے ہے لیکن جہت تباین مقام کے فصل کیا واو عاطف لاکر وصل کلام مین نفرمایا اور امر کیا کہ نفقہ دو مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ
پہلے اوس سے کہ آوے وہ دن کہ ہول اور ہیبت اوسکی سے لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ نہین خرید فروخت بیچ اوسدن کے کہ کوئی کسیکا عذاب
مول لے لے یا بیچ ڈالے اور کے ہاتھ اور نہ یارانہ کہ کوئی کسیکی حمایت کرے وَّلَا شَفَاعَۃٌ اور نہ سفارش کہ کوئی کسیکی سفارش کر کر عذاب

سے بچاوے وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور کافر یعنے جو لوگ کہ کفران نعمت کرتے ہین اور مال کو مصارف واجبہ مین خرچ نہین کرتے وہی ظالم ہین کہ اپنے نفس پر ستم کرتے ہین کہ مال بمشقت حاصل کرتے ہین اور اوس سے بہرہ مند نہین ہوتے کشاف مین لکھا ہے کہ تارکان صدقات واجبہ کو کافر کہنا اوپر وجہ تغلیظ کے آیا ہے لیکن یہہ سخن محل نظر ہے اسواسطے کہ مسلمانکو کافر کہنا چاہیئے اور ایسی تغلیظ مسلمانکے حق مین نہ بیان فرماتی مگر یہہ کہا جاتا ہے کہ کافرونسے یہان مراد کفران نعمت کرنیوالے ہین چنانچہ پہلے ترجمے مین ہم لکھہ آئے ہین معلوم کیجیے کہ باون آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ توحید باریکا اور صفات اوسکے کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ نہین کوئی معبود بحق لایق پرستش کے بجز وبر ہین تمام خلق کے تئین نگروہ ہے کہ استحقاق عبادت اوسکو ہے اللہ مبتدا ہے اور لا اسم جنس کا چاہتا ہے اسم اور خبر کو آلہ اسم اسکا ہے اور موجود خبر اوسکی محذوف ہے اور یہہ جملہ خبر مبتدا اولی ہے اور آیت سابقہ مین امر با نفاق تھا اور آگے آیت مثل الذین ینفقون تا آخر متضمن فضل انفاق اور لوازم اوسکے آویگی یہہ جملہ درمیانین اور چند جملہ اور درمیان دو کلام متصل کے بوجہ اعتراض مذکور فرمائے اور ہر ایک کو باعتبار نکتے کے لائے ذکر اوس جملہ معترضہ کا واسطے ثنائے خدائے عز وجل کے ہے اور ذکر اور معترضاتکا اور نکتونکے واسطے ہے باقی رہے یہان چند خدشے جواب طلب اونمین سے ایک یہہ ہے کہ خبر لا کی موجود نکالی ہے اور یہہ معتمد عدم امکان آلہ آخر کو نہین ہے اسطرحسے کہ اوسکے یہہ معنے ہوئے نہین کوئی آلہ موجود مگر اللہ پس اس سے یہہ معلوم ہوا کہ موجود نہین ہے آلہ دوسرا اور ہوئے تو ہو سکتا ہے ممکن ہے ہونا اوسکا اور یہہ باطل ہے اور اگر موجود خبر نکالو اور ممکن نکالو تو خدشہ دوسرا لاحق ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ دلالت نہین کرتا اوپر وجود مستثنی کے اسواسطے کہ یہہ معنی ہوئے کہ نہین کوئی آلہ ممکن سوا اللہ کے اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ممکن نہین واجب ہے یہہ بھی باطل محض ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ اختیار کرتے ہین ہم شق اول کو یعنے خبر اوسکی موجود نکالتے ہین جیسے کہ مشہور ہے اور منع کرتے ہین بطلان ثانی اوسکیکو اور عدم امکان آلہ آخر اگرچہ واجبات عقائد ہمارے سے ہے لیکن یہہ ضرور نہین کہ جو عقائد ہین وہ سب اسی کلمے سے نکلین جائز ہے کہ یہان اکتفا فرمایا ہو اوپر اسیقدر دلالت کے کہ نہین کوئی بیچ وجود کے آلہ سوا اوسکے کہ یہہ عمدہ مقاصد سے ہے اور اگر کوئی کہے کہ حاجت خبر نکالنے کی کیا ہے لغت بنی تمیم مین لا کے خبر کا ثبوت ہی نہین چنانچہ ابن حاجب نے لکھا ہے تو جواب ہین اوسکے کہتے ہین ہم کہ یہہ غیر معتمد ہے نزدیک محققین کے اور تحقیق اس مقام کی اور یہہ خدشے اور جواب مفصل رسالہ تہلیلیہ مین حضرت مجدد الف ثانی نے بیان فرمائے ہین اور ارشاد کیا ہے کہ جیسے حیران ہین عقلا بیچ ذات اور صفات اللہ کے بسبب حجاب ہونیکے انوار عظمت کے ویسی ہی لفظ اللہ مین جو عکس ان انوار کا اور شعشعان اور لمعان انکا پر تو افگن ہے حیران ہو گئے ہین دیدہائے مستقرین پس اختلاف کیا ہے کہ یہہ سریانی ہے یا عبرانی اسم ہے یا صفت مشتق ہے یا غیر مشتق علم ہے یا غیر علم بعضون نے کہا ہے اصل اسکی آلہ تھی ہمزہ حذف کرکے عوض اسکے الف لام لے آئے اسواسطے کہتے ہین یا آلہ حالت ندا مین ہمزہ قطعی جانکر حذف نہین کرتے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ عجب شان ہے اوس ہمزہ کی کہ قطعی ہو جاتا ہے ندا مین اور وصلی ہو جاتا ہے غیر ندا مین جواب اوسکا یہہ ہے کہ تجویز کرتے ہین الف لام کو عوضی ندا مین اسواسطے کہ الف لام تعریف کی حاجت نہین ہوتی کہ تعریف بحرف ندا مستغنی ہے تعریف الف لام سے پس قائم مقام ہمزہ اصلی کے جانکر قطعی ٹھہراتے ہین اور غیر ندا مین جو خلو معانی تعریف سے بالکلیہ نہین تو وصلی بتاتے ہین فافہم اور بعضون نے اصل اوسکی الالہ نکالی ہے چنانچہ پہلے معنی بسم اللہ مین مذکور کر آئے اَلْحَيُّ زندہ ہے پہلے سب کے زندگانیون سے اور زندہ رہیگا بعد فنا ہونے سب کے ہمیشہ یہہ بیان ہے صفت الٰہی کا اور جواب ہے اوس شخص کا کہ سنکر اللہ لا آلہ الا ہو پوچھا کہ اوصاف اسکے کیا ہین فرمایا الحی الایۃ اور ذکر کرنا اس اسم کا رد ہے اون لوگون کا کہ پرستش اصنام کی کرتے ہین اور عبادات جمادات مین دم بھرتے ہین اَلْقَيُّوْمُ قایم رہنے والا ہے ذات وصفات اپنے مین یا قیوم ہے اقامت امور خلائق مین اور حفظ مخلوقات مین یہہ اسم رد ہے اون لوگون کا کہ زندہ ناپائندہ کو پوجتے ہین جیسے حضرت عیسے اور حضرت عزیر کو آلہ جانتے ہین بعضے کتب تفسیر مین لکھا ہے کہ اسم اعظم الحی القیوم تین سورہ مین بیچ کلام اللہ کے مذکور ہے ایک تو سورہ بقر مین اس مقام پر دوسری آغاز سورہ آل عمران

مین الم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم تیسری سورۂ طٰہٰ مین وعنت الوجوہ للحی القیوم لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ نہین پکڑتی اوسکو اونگہہ اور نہ نیند کہ مبطل ادراک حواس ظاہر ہے یہہ جملہ تاکید جملہ سابقہ کی ہے اسواسطے کہ جو منزہ اونگھنے سے سونیسے ہوگا وہ مرتبے فنا ہونے سے بطریق اولی پاک ہوگا بعضون نے کہا ہے کہ سنہ گرانی کو کہتے ہین جو سر مین ہوا اور نعاس ثقل کو کہتے ہین جو چشم مین ہوا اور نوم گرانی کو کہتے ہین کہ دل مین ہو چنانچہ مدارک مین ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اوسکے ہے جو کچہہ بیچ آسمانونکے ہے مبدعات علویہ سے اور جو کچہہ بیچ زمین کے ہے کائنات سفلیہ سے یہہ جملہ معللہ ہے لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کا اسواسطے کہ جب سب کچہہ ملک اور تصرف مین اوسکے ہوا تو اونگہنا اور سونا اوسے نا ملائم ہے کہ یہہ موجب غفلت ہین اور غفلت مین قیام تصرف نہین ہوتا چنانچہ حدیث شریف مین ہے ان اللہ لا ینام ولا ینبغی ان ینام لہٗ اور ہوسکتا ہے کہ جملہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اور جملہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور جملہ لہ ما فی السموات وما فی الارض ہر ایک مرفوع سائقہ خبر ہونے مبتدا کے ہو بحر مواہبین لکہا ہے کہ روایت ہے کہ قوم حضرت موسیٰؑ کے نے جیسا ارنا اللہ جہرۃ کہا تہا ویسا ہی یہہ بھی کہا تہا کہ آیا سوتا ہے پروردگار ہمارا فرمان ہوا کہ اے موسیٰ دو شیشے مملو ہاتھہ مین لے حضرت موسیٰؑ نے دو شیشے دونون ہاتھون مین لیے اونکو نیند آگئی دونون شیشے گر کر ٹوٹ گئے تنبیہ ہوئی اونکو کہ اللہ منزہ ہے خواب سے اور مقدس ہے اونگنے سے اسواسطے کہ وہ اگر سو جاوے عالم کو کون نگاہ مین رکہے شعر خیال غفلت اودہر سے اگر ہارا ہوا + الٰہی معاملہ زیر و زبر ہمارا ہوا + مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کون ہے جو سفارش کرے انبیا اور ملٰئکہ وغیرہم سے نزدیک اوسکے روز قیامت مین کسیکی مگر باجازت اوسکے یہہ استفہام ہے واسطے انکار کے اور یہہ جملہ تذئیل جملۂ سابقہ ہے کہ جو ایسا ہو کہ تمام آسمان و زمین وما فیہا کا مالک ہوا اوسکے روبرو کسکو طاقت شفاعت کی بدون حکم اوسکے ہو اور یہہ جملہ رد ہے دعویٰ مشرکان کا کہ اصنام کو شفعا اپنا جانتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ یہہ مضمون بحر مواہبین اور زاہدی مین ہے اور ملا جیون نے اقوال کہہ کے لکہا ہے کہ لازم آئی ہے اس سے جواز شفاعت انبیا و اولیا بعد اذن واسطے مومنین کے پس یہہ آیت رد ہے اوپر معتزلہ کے کہ انکار شفاعت کا کرتے ہین اہل کبائر کے حق مین سمجہہ لیجیے کہ شفاعت یعنے سفارش دنیا مین کئی طرح سے معقول ہے ایک تو شفاعت بالوجاہت سے ہے کہ کوئی امیر و وزیر کسی تقصیر وار کی تقصیر بادشاہ سے سفارش کر کر معاف کروا دے اور بادشاہ ہر چند سمجھے کہ قصور اس شخص سے لایق قتل کے یا زد و کوب کے ہوا ہے لیکن امیر یا وزیر کے کہنے سے معاف فرمائے اور اونکی وجاہت کے سبب سے گناہ اوس کا بخشدے یہہ سمجہکر کہ یہہ رکن سلطنت ہے آزردگی اوسکی موجب تباہی مملکت ہے خاطر اوسکی ضرور تر ہے دوسری شفاعت بالحب ہے کہ محبوب بادشاہ کا کسی گنہگار کی سفارش بادشاہ سے کر کر گناہ بخشوا دے اور بادشاہ صریحًا جانے کہ کام اس شخص نے قابل تعزیر کے کیا ہے لیکن پاس خاطر محبوب کے سے معاف فرمائے یہہ سمجہکر کہ درگذر نا گناہ سے ایکشخص کے اگرچہ خلاف آئین سلطنت کے ہے لیکن بہتر ہے اوس رنج سے کہ محبوب کے روٹہہ جانیسے ہوگا کہ یہہ بڑی آفت ہے ؎ خفگی یار کی ہے آفت جان ای رافت + وہ نہ رنجیدہ ہو سنج اور جو کچہہ ہو سو ہو + پس یہہ دونون قسم کی شفاعتین جناب حضرت مالک الملک مین نہین ہوسکتین اسواسطے کہ نہ کسیکے بگاڑنیسے اوسکا ملک بگڑے اور نہ کسیکے روٹہنے سے اوسے رنج پہنچے تیسری شفاعت بالاذن ہے کہ خود بادشاہ کی مرضی ہے کسی گنہگار کے حق مین کہ اسکا گناہ معاف کرون لیکن بہانہ چاہتا ہے کہ ظاہرًا سلطنت مین خلل نہ واقع ہو پس کوئی وزیر یا امیر مرضی بادشاہ کی دریافت کر کر سفارش مین اوسکے کچہہ بصد آداب عرض کرے اور بادشاہ قبول فرما دے یہہ قسم شفاعت سزاوار جناب کبریا ہے چنانچہ اس آیت شریفہ مین یہی قسم شفاعت کی بیان فرمائی ہے اور وہ جو بعضے منکر ہین شفاعت کے کج فہمی سے معنی اس آیت کے نہ سمجہکر اور سوا اوسکے اور آیتین کہ بطریق عموم وارد ہین اور آیات عدم قبول شفاعت کی کہ اکثر وہ کفار کے حق مین وارد ہین اور یا مراد ان سے قبول شفاعت ہے نہ نفس شفاعت عقیدہ باطلہ اپنے پر استدلال لاتے ہین یہہ نہین سمجہتے کہ درمیان تحقق شفاعت کے جناب پیغمبر اور برگزیدگان حق ہین اور اس آیت اور آیات مین اصلا تعارض نہین ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ شفاعت اور قبول شفاعت سوا اذن اللہ کے دوسرے کے اختیار مین نہین لیکن اون اکابر ممدوحہ کے حق مین اذن شفاعت

کا دار دنیا مین متحقق ہی اور برزخ مین بھی تا روز قیامت باقی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حق مین اور برگزیدگان حق کے
حق مین خبر دی ہی کہ یہہ اکابر دار دنیا مین اور آخرت مین شفاعت اورونکی کرینگے اور خبر دینا حضرت کا محمول ہی اوپر کہ حقتعالی نے آپکو
اطلاع فرمائی کہ یہہ کبرا باذن شفاعت مین اور اونکو دار برزخ اور آخرت مین احتیاج اذن جدید نہین اور حضرت نے جو فرمایا ہی بوحی
فرمایا ہی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اپنی خواہش سے نہین کرتے کلام وحی سے کرتے ہین وہ باتین تمام صحیح بخاری مین
ہین حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا ھشیم حدثنا سیار ھو ابو الحکم قال حدثنا یزید الفقیر حدثنا جابر بن عبد اللہ قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض
مسجدا طھورا فای رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ
وکان النبی یبعث الی امتہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ ایسی ہی صحیح مسلم مین لکھا ہی اور ترمذی مین بیچ شرح اس حدیث کے
مذکور ہی کہ المراد منھا الشفاعۃ العامۃ لان الشفاعۃ الخاصۃ جعلت لغیرہ ایضا اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ المراد بھا الشفاعۃ
لا ترد سنن ابن ماجہ مین ہی عن عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ
ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشھداء عاصیون کی جو شافع ہین یہہ ہین باذن خدا انبیا یعنی وہ ہین پھر علما پھر شہدا یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ جانتا ہی حق تعالی جو کچھ آگے اہل آسمان وزمین کے ہی امورات اس جہانکے سے وَمَا خَلْفَھُمْ اور جو کچھ پیچھے اونکے ہی معاملات
اس جہانکے سے یہہ جملہ دوسری تذئیل ہی مفہوم کلام سابقہ کی سمجھ لیجئے کہ صفت حیات لازم ہی اور قدرت اور علم ملزوم ہین پس
لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ مین کمال قدرت بیان فرمائی اور یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم مین علم
ارشاد کیا مذکوران دونون ملزومون کے سے لازم اونکا کہ جملہ الحی القیوم ہی متحقق ہوگیا وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا
بِمَا شَآءَ اور نہین گھیر لی مخلوقات ساتھ کسی چیز کے معلومات اوسکے سے مگر ساتھ اوسکے جو وہ چاہے حاصل یہہ ہی کہ کوئی مخلوق چاہے احاطہ علم
خالق کرے نہین کر سکتا مگر جسقدر وہ چاہے اوسقدر پر محیط ہو سکتا ہی وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سما لیا ہی کرسی اوسکی نے آسمانونکو جو ہین
ہی اسکو اور زمین کو اور جو اوسمین ہی کرسی نام فلک ہشتم کا ہی کہ محل ثوابت انجم کا ہی سوا ہفت کواکب سیارہ کہ دائر ہین اوپر سات فلک دوار کے اور اضافت
کرسی کی طرف خدا کے واسطے تعظیم مضاف کہ ہی جیسے بیت اللہ اور ناقۃ اللہ بعضے مفسرین کرسی کو بمعنی علم کے کہتے ہین کہ کرسی نشستگاہ علما کی ہوتی ہی اس اعتبار
سے درمیان کرسی کے اور علم کے مناسبت جانتے ہین اور بعضے کرسی سے ملک مراد لیتے ہین اور بعضے عرش عظیم اور اس جملہ کو بیچ بیان عظمت
اور قدرت الہی کے کہتے ہین وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا اور نہین تھکاتی اوسکو نگہبانی اون دونون چیزون کی یعنے آسمان کی اور زمین کی اس
جملہ کا عطف اوپر جملہ سابقہ ہی یا حال ہی وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور وہی ہی برتر اوہام سے اور بزرگتر اندیشہ افہام سے یا برتر ہی صفت
نقص اور زوال سے اور موصوف ہی ساتھ عظمت اور کمال کے یہہ جملہ متضمن ہی صفات سلبیہ اور ثبوتیہ کو بطریق لف ونشر مرتب سمجھ
لیجے کہ یہہ آیت شریفہ کہ مسمی بہ آیت الکرسی ہی مشتمل اوپر توحید الہی کے اور تعظیم اور تمجید اور صفات باری کے اور کوئی مدلول اعظم
اس سے نہین اور شرف عالم نہین ہوتا مگر بشرف معلوم پس یہہ آیت ہوئی اعظم آیات وسور کلام اللہ کی اسیواسطے اوسکے حق مین
بہ احادیث صحاح وارد ہی کہ جو کوئی اس آیت کو بعد ہر نماز مفروضہ کے پڑھے درمیان اوسکے اور درمیان بہشت کے سوا موت کے کوئی
حائل نہین ہوتا اور نہین مواظبت کرتا اوپر اوسکے مگر صدیق اور عابد اور جو کوئی وقت خواب کے پڑھے امن مین رکھتا ہی اللہ اوسے
اور ہمسایہ اوسکے کو اور ہمسایہ کے ہمسایہ کو اور گھرونکو جو گرداگرد اوسکے ہین اور جس گھر مین یہہ آیت پڑھی جاوے تیس راتین
شیطان وہان نہین آتا اور چالیس شب ساحرونکا دخل نہین ہوتا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید بشر آدم
ہین اور سید عرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین فخر اور سید فرس سلمان اور سید روم صہیب اور سید حبشہ بلال اور سید جبال

عرفات اور سید ایام جمعہ اور سید کلام قرآن اور سید قرآن سورہ بقرہ اور سید بقرہ آیت الکرسی اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی وقت خواب کے حق تعالیٰ مبعوث کرتا ہے طرف اوسکے فرشتہ کہ نگہبانی کرے صبح تک اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے دو آیتین شام کو محفوظ رکھتا ہے بلیات سے بسبب اونکے صبح تک اور صبح کو پڑھے تو شام تک ایک آیت الکرسی دوسری حم الیہ المصیر تک اور فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعظم آیت قرآنمین آیت الکرسی ہے جو کوئی پڑھے اوسکو بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتہ کہ لکھتا ہے واسطے اوسکے حسنات اور محو کرتا ہے سیئات جس وقت پڑھے دوسرے دنکے اوسوقت تک یہہ سب روایات تفسیر اور احادیث مین ہین چنانچہ ملا جیون نے سب نقل کیئن ہین بیچ تفسیر احمدی کے اور حسینی والے نے نقل کیا ہے کہ اس آیت کی زبان ہے کہ تقدیس کرتی ہے حق سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک ساق عرش کے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی بعد ہر نماز مفروضہ کے ایکبار اوسے عطا کرتا ہے حقتعالیٰ دل شکر کرنیوالونکا اور عمل صدیقونکا اور ثواب انبیاؤنکا اور کشادہ کرتا ہے واسطے اوسکے چشم رحمت اور مانع نہین ہوتی کوئی چیز اوسکو دخول جنت سے مگر ملک الموت اگر قبض روح کرے اور جو کوئی کہ مداومت کرے اوپر اوسکے فرمایا ہے حق تعالیٰ نے کہ وہ نبی ہوگا یا صدیق یا ایسا شخص کہ رضی ہون اوس سے یا ایسا آدمی کہ ارادہ کرے شہید ہونیکا فی سبیل اللہ روایت کی ہے یہہ حافظ یعقوب بن سفیان نے اور مثل اوسکے احادیث اور آثار فضائل مین اس آیت شریفہ کے کتب اوراد مین بسیار وارد ہین تفصیل اونکی موجب تطویل ہے لہذا اختصار اور اقتصار اسیقدر پر کر کر تحریر ایک نکتہ عجیبہ کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ آیۃ الکرسی بمنزلہ دلکے اس سورہ کے ہے اور فی الواقع بعد تامل کے دریافت ہوتا ہے کہ جمیع مطالب اس سورہ بقر کے گرداگرد اسی آیۃ کے دورہ کر رہے ہین اور جو اس سورہ کا کہ بمنزلہ جان ہے وہ لفظ الحیّ القیوم ہے وہ اسی آیتمین واقع ہے اور تمام آیات سور شیون و مظاہر اسی کلمے کے ہین جیسے کہ تمام اعضائے انسانی شیون و مظاہر جان پاک کے ہین تفصیل اس مقام کی ایسی مطول ہے کہ اینہہ تفسیر تحمل گنجائش اسکے کا نہین رکھتی لیکن بحکم مالا یدرک کلہ لایترک کلہ بطریق نمونہ کچھہ لکھنا ضرور ہے غور سے سنئے جس چیز کا کہ افادہ اس سورہ مین منظور ہے وہ حیات اور قیومیت باریکی ہے کہ اوپر رنگارنگ ظہور کے عالم مین جلوہ گر ہو رہی ہے اوّل حیات ہر ہر فرد انسانی ہے کہ ساتھ کنتم امواتا فاحیاکم کے اشارہ فرمایا ہے پھر حیات اور قیام تمام نوع انسان کا ہے ساتھ ایجاد ابو الآبا کے اور عطا کرنے منصب خلافت کے اونکو اور استقرار اور تمکین اونکی اوپر زمین کے کہ اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ تا آخر قصہ شرح اسکی ہے پھر حیات اور قیام ایک خاندان ہے خاندانون اس نوع کے سے کہ مانند اس خاندان کے کوئی خاندان عظمت اور وجاہت مین عند اللہ اور پائدار نہین دوسرا تا وقت نزول اس سورہ کے موجود نہوا تھا ابتدائے شرح اس حیات اور قیام کی لئے آغاز رکوع یا بنی اسرائیل اوّل سے تا انجام یا بنی اسرائیل نیسر یکے کہ آخر سیپارہ مین واقع ہے امنا دکھیچا اور تمام اقسامون حیات کیسے بیچ اس خاندان عالیشان کے ظہور فرمایا ہے اول اس قسم کو بیان کیا کہ عہد فرعونمین جو قصد ازالہ حیات کا اس خاندانکے کیا تھا ساتھ ذبح ابنا کے اور ابقائے نسا کے پھر حیات قلوب اس خاندانکے کا ساتھ دینے توراۃ کے بوصف اسکے کہ جاہل اس خاندان کے ساتھ گوسالہ پرستی کے بکرار لہ اس حیات کا کرنے تھے ارشاد ہوا اور طریقہ دفع مضرت گوسالہ پرستی کا بھی کہ بصورت قتل اور لینے احیائے خاندان تھا مانند عضو متاکل کے ضمن مین اسکے فرمایا پھر جماعت دیگر نے کہ بے ادبانہ سوال رویت کا کر کر حیات اپنی برباد کی تھی ساتھ دعائے موسیٰ علیہ السلام کے خلعت حیات سر نو پہنی پھر تمام بنی اسرائیل جو بسبب نافرمانی کے حضرت موسیٰ کہ صحرائے لق و دق مین گرفتار ہوئے تھے قریب تھا کہ مرجاوین جانب غیب سے اول اسباب حیات اور قیام انکے سے سایہ ابر کا نمودار کیا اور من و سلویٰ نازل کیا پھر وادی سے نشان آبادی دیا پھر چشمے آب روان کے پتھر سے بہلائے تا صورت حیات اونکی برہم نہو اور جب اس خاندان مین ایک فرقہ بسبب ہتک حرمت سبت مستحق ازالہ حیات انسانیہ ہوکر حرم حیات خسیسہ حیوانیہ عوض مین خلعت حیات طیبہ انسانیہ کے پہنکر مسخ ہوگیا عنایت الٰہی نے شر اوسکی کو سریان سے باز رکھا اور اس قصے کو واسطے اورونکے عبرت کیا تا کہ آئندہ حیات

اور قیام اس خاندان کا ساتھ امثال ان معاصی کے مخل نہو پھر قصہ بقرہ مین حیات عجیبہ غیبیہ نمودار فرما کے دستور العمل واسطے اونکے ارشاد
کیا اور باوصف ان سب باتونکے قسوۂ قلب کی اونکے اور تقاتل اور تشاجر اونکا اور بسبب نفاق فیما بین کے نقض عہود و مواثیق الٰہی کرنا اور بیچ
فکر ازالۂ قیام اس خاندانکے ہونا اور ظہور عنایت الٰہی پے در پے ارشاد ہوا تا آنکہ کلام متغیر ہوا ساتھ بیان حرص اونکے اور حیلے اونکے اور فرامت کے
باوجود اسکے کہ اسباب حیاتکو جڑ سے اکھیڑتے تھے اور دواعی موت کے ہر طرف سے اوپر اپنے جمع کرتے تھے پس فعل اونکا مناقض خواہش اونکے
تھا اور عجب تر یہہ ہے کہ باوجود حرص کے اوپر حیات کے اور قیام خاندان اپنے کے ساتھ اوس فرشتے کے کہ اوپر اسلام کے موکل ہے اور حیات اور
قیام ہر خاندان ہامداد و اعانت اوسکے دشمنی رکھتے تھے چنانچہ قل من کان عدوا لجبریل مین مذکور ہے اور بطریق تتمہ اس کلام کے اشتغال اس
فرقہ کا ساتھ سحر اور دیگر کلمات کفر کے کہ مزیل حیات غیبیہ الٰہی ہین معرض بیان مین آیا تا آنکہ قصہ اس خاندان کا تمام ہوا من بعد بیان وحی و قائمی
خاندان دوسرے کی بنی اسمٰعیل سے شروع فرمائی اور ابتدا اوسکی آیت واذا ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات سے آغاز کی اول قیام خاندان اسماعیلی کا ساتھ
بناء خانۂ کعبہ معظم کے اور بقا اوس خانہ تجلی آشیانہ کے بیچ اس بقعۂ مبارکہ کے ارشاد ہوا پھر امر باستقبال اس خانہ کے بیچ عبادات کے اور تعظیم
حرمت اوسکی کے سبب قیام کا اوس خاندانکے تھا اشعار فرمایا اور جب بیان وحی اور قائمی اُن دونون خاندان عمدہ کی سے فراغت پائی چند قسمین
حیات کے کہ بظاہر منافی حیاتکی معلوم ہوتی تھین اور حقیقت مین خلاصہ اقسام حیات تھین بطریق تنبیہ ادا فرمائی ہین ازانجملہ شہادت فی سبیل اللہ ہے کہ مقتضا
ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون بہترین انواع حیات ہے لہذا اوپر اسباب اس نوع حیات کے
تشجیع و رہائی اور دلیر گردانا ہی امر ساتھ صبر کے اوپر مصائب کے وعدہ اجر جزیل کا کیا اور بشارت عمدہ کا عنایت فرمایا اور ازانجملہ نقد مہ قصاص
کہ بظاہر سلب حیات ہے قاتل سے اور حقیقت مین ایک عالم کی زندگی کا سبب ہے اور اونہین سے ہے حیات معنوی ہر میت کے ساتھ انفاذ وصیت
اوسکی کے بے تبدیل اور تغیر اور اونہین سے ہے حیات روح کے ساتھ گرسنہ اور تشنہ رکھنے بدن کے صوم ہین اور اونہین سے ہے حیات دین کی ساتھ
جہاد اور قتال کے کہ اعدائے دین ہو کہ آیت وقاتلوا فی سبیل اللہ مین تا آخر قصہ مذکور ہے اور اُن مین سے ہے حی اور قائمی ملت کی ساتھ اقامت شعائر
حج کے ایام حج مین بیچ اس مکانونکے کہ مشاعر اس خاندان عالی کا ہے پھر حی اور قائمی ہر ہر خانہ کے ساتھ بیان آداب نکاح کے اور منع کے قریب ہونے
حالت حیض مین کہ موجب ابقائے حیات خبیثہ فاسدہ ہے اور منع اتلاف حقوق زوجیت کے سے ساتھ بہانہ قسم کے کہ اوسکو عرف شرع مین ایلا
کہتے ہین اور پرورش یتیمونکی اور کیفیت اتفاق کی اوپر اقارب کے بھی ضمن خانہ داری مین مذکور ہوئے پھر اگر نوبت ساتھ انفساخ عقد نکاح کے اور
برہمی خانہ داری کی واقع ہو کہ اسکو عرف شرع مین طلاق کہتے ہین تو واسطے ابقائے آثار نکاح کے اور قائم رکھنے حقوق خانہ داری کے محافظت عدت کی
اور دینا متعہ کا اور ارضاع اولاد کی تقید فرمائی تا حی اور قائمی اس عقد کی بالکلیہ برہم نہو اور یہہ مضامین تا آیت الم تر الی الذین خرجوا من
دیارہم ممتد ہین اور جو اُن سب سے فراغت ہوئی چند قصہ عجیبہ جنس درود حیات غیبیہ سے بے اسباب ظاہر ارشاد فرمائے تا کہ معنی حی اور
قیوم کی قبل نزول اس کلمہ کے اور بعد نزول اوسکے اذہان سامعان مین استقرار پذیر ہون وہ جو قبل نزول اس کلمہ کے ہین وہ دو قصے ہین پہلے قصہ
حیات ایک جماعت کے کا ہے بنی اسرائیل سے کہ وبا سے بھاگ کر مر گئے تھے پھر دعا سے حضرت حزقیل کے زندہ ہوئے دوسرا قصہ حضرت شموئیل اور
طالوت کا ہے کہ بعد زوال قیام خاندان بنی اسرائیل کے اعادہ قیام خاندان مسطورہ کا ہوا اور حضرت داؤد کے ہاتھ مین تابوت سکینہ کی قیمت
اتم اور اقرنے ظہور کیا اور جو بعد نزول اس کلمہ کے ہین وہ چند قصے ہین اور قصہ نمرود کا ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہے کہ احیا و اماتت
الٰہی کو نہ سمجھا اور اپنے آپکو بھی بحث قرار دیا دوسرا قصہ حضرت عزیر کا ہے کہ حیات اور قیام شہر ویرانکا مستبعد جانتے تھے تا آنکہ اوپر اپنے
اور سواری اپنے کے اعادہ حیات اور قیام کا ساتھ حق الیقین کے معلوم کیا تیسرا قصہ ابراہیم علیہ السلام کا ہے کہ کیفیت احیاء موتی مین توقف
رکھتے تھے یہانتک کہ ساتھ عین الیقین کے کیفیت اوسکی اوپر مرغان سربریدہ پراگندہ کے دیکھ لے اور یہہ مضمون تا آیت مثل الذین ینفقون
ختم ہوئے پھر نوبت ذکر حی اور قائمی اموال کی شروع ہوئی اور وہ چیز کہ موجب حی اور قائمی اموال کے اور اُن مین رکھنے کی ہے باجاری

سے اور حقیقت مین موجب اتلاف اموال ہی عند اللہ مفصل ارشاد ہوا اور بالعکس اوسکے انفاق اور صدقہ ہی فی سبیل اللہ کہ ذریعہ نمو ہین موجب تلف اموال ہی اور عند اللہ سبب حیات اور تضاعف اوسکا ہی تفصیلوار بیان ہوا اور واسطے حفظ اور قائمی اموال کے اور معاملات مشروعہ مین مبایعات اور مداینات سے دستور العمل بیچ باب کتابت اور استشہاد کے عنایت کر کر سورۂ بقرہ کو ختم فرمایا پس معلوم ہوا کہ مطالب اس سورہ کے سب شرح اور بسط حی اور قیوم کے ہین اور یہہ کلمہ بمنزلہ جان کے ہی اس سورۃ مین اور آیۃ الکرسی بمنزلہ دل کے ہی اور تمام یہہ سورہ بمنزلہ اعضا اور جوارح کے ہی واللہ اعلم اور واسطے حمایت دینی اور دنیوی کے اور تہر فی صوری اور معنوی کے اور بر آنے حاجات کے اور آسان ہونے مشکلات کے عمل اس آیت شریفہ کا کمال مجرب ہی لیکن اجازت مرشد شرط ہی اور کتمان اس عمل مین ضرور ہی کہ سر عظیم ہی اور طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ اوّل و آخر درود تین تین بار پڑھکر شروع کرے اس آیت شریفہ مین دس وقف ہین جب اللہ لا الہ الا ہو کہے خنصر دست راست کو بند کرے جب الحی القیوم کہے تو بنصر کو دست راست کے بند کرے جب لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہے تو وسطی کو اور جب لہ ما فی السموات و ما فی الارض کہے تو سبابہ کو اور جب من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کہے تو ابہام کو بند کرے اور جب یعلم ما بین ایدیہم و ما خلفہم کہے تو خنصر دست چپ کو بند کرے اور جب ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء کہے تو بنصر کو اور جب وسع کرسیہ السموات والارض کہے تو وسطی کو اور جب ولا یؤدہ حفظہما کہے تو سبابہ کو اور جب وہو العلی العظیم کہے تو ابہام دست چپ کو بند کرے پھر دس بار وہو العلی العظیم کو تکرار کرے اور ایک ایک انگلی کھولتا جاوے ابہام سے دست چپ کے شروع کرے خنصر تک پھر ابہام دست راست سے اوسکے خنصر تک بعد اوسکے ساتھ اشارہ ابہام مین کے آو الٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم اور آیت الم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اور آیۃ لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ہر ایک کو تین بار کہے بعد اوسکے اللہم یا وہاب ساتھ اشارہ ابہام کے پانچ بار کہے اور دست راست کی انگلیان بند کرتا جاوے خنصر سے بند کرنا شروع کرے پھر پانچ بار باشارۂ ابہام راست کے اور دست چپ کے انگلیان اسیطرح بند کرے اسیطرح یا فتاح یا رزاق یا غنی یا کافی یا بدوح یا حفیظ یا لطیف یہہ ساتون اس عمل مین لاوے بعد اوسکے بعظمۃ ہذہ الآیات و ہذہ المقطعات کہکر حاجت اپنے دلمین حقتعالی سے چاہے بعد اوسکے کہیعص کفاینا کہکر انگلیان دست راست کی کھولے بر ہر حرف ہر ایک انگلی کھولتا جاوے اور اسی طرح حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولے بعد اوسکے پس وہ تکرار کرے ساتھ ان عقد کے کہ آیت الکرسی کے دقفونمین عمل مین لایا تھا تیسوین مرتبہ یٰس والقرآن الحکیم سارا کہے اور انگلیان ہاتھونکی اسی طرح بند رکھکر دس بار سلام قولا من رب الرحیم وعنت الوجوہ للحی القیوم یا حی یا قیوم یا حافظ یا ناصر یا معین برحمتك استغیث کہے پانچ بار ساتھ اشارے ابہام دست راست کے اور پانچ بار ساتھ اشارے ابہام دست چپ کے بعد اوسکے انگلیان ہی قطع پر ہون کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولٰئك اصحاب النار ہم فیہا خالدون تحصنت بذی الملك والملکوت واعتصمت بذی العزۃ والجبروت وتوکلت علی الحی الذی لا یموت دخلت فی حرز اللہ وحفظ اللہ وعظمۃ اللہ وکنف اللہ وکہف اللہ وجوار اللہ پڑھے پھر کہیعص کفاینا کہکر انگلیان دست راست کی بطریق مذکور کھولے اور حمعسق حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولکر دونون ہاتھ جمع کر کر انگلیان فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم بسم اللہ بابنا تبارك حیطاننا یٰس سقفنا لا الٰہ الا اللہ حصارنا محمد رسول اللہ قفل ومسمارہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین پڑھکر جو مطلب ہو عرض کرے جناب الٰہی سے پھر ہاتھ منہہ پر پھرائے امید ہی کہ مقرون باجابت ہووے مجرب مشایخ ہی لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ نہین زبردستی بیچ قبول کرنے دین اسلام لانے کے یعنے زبردستی نکرے کسیکو یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور صابئین سے اسلام لانے پر بشرط قبول جزیہ اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا ساتھ آیت وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کے منسوخ ہی چنانچہ کتابون مین مذکور ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اہل کتاب کے حق مین ہی خاص کہ انھونے اپنے نفسون پر جزیہ ہی مقرر کر لیا تھا روایت ہی کہ ابو الحصین انصاری کہ قبیلہ بن سالم بن عوف سے

ترکیب عمل از آیۃ الکرسی

تھا دو بیٹے رکھتا تھا قبل بعثت آنحضرتؐ کیسے دونون نصرانی ہو گئے تھے جب آنحضرتؐ مدینے مین تشریف لائے زبردستی کرنے لگا اونپر کہ قبول کرین دین پیغمبرؐ اور قسم کھائی اوسنے کہ واللہ نہین چھوڑونگا مین جبتک اسلام نلاوین یہہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انصاری نے کہا یا رسول اللہؐ آیا داخل ہو بعض میرا آگمین اور مین دیکھون یہہ آیت اوسکی شانمین نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اور بحر مواجمین اوسکا قسم کھانا نہین مسطور اور حسینی مین یہہ قصہ اسطرح لکھا ہے کہ ایک ترسا آیا تھا مدینے مین شام سے اوسکے دونون لڑکے دین ترسائی اختیار کرکر اوسکے ساتھ شام کو چلے ابوالحصین نے آنحضرتؐ سے اجازت چاہی کہ جاکر باکراہ اونھین دین اسلام پر لاوے یہہ آیت نازل ہوئی کہ کسیکو اکراہ نکرو اور زبردستی طرف دین کے لاکر معاملہ اجبار مین نڈالو کام دین کا بہ اختیار مکلفا اور رضا اوسکے مین چھوڑ دو باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ قتال مشرکون سے کرنا یہہ بھی تو اکراہ فی الدین سے ہے کہ جہاد کرنا تیغ اور برچھی لگا کر واسطے قبول دین کے ہے اور معنے اکراہ کے یہی ہین اور جب قتال ثابت ہوا منع اکراہ سے کیونکر ہوگا جواب اوسکا یہہ ہے کہ قتال اس اکراہ سے کہ منع ہی نہین ہے اسواسطے کہ جس قتال مین ابتدا کافرونسے ہے وہ تو دفع ہے اور جسمین ابتدا مسلمانونسے ہے بعد دعوت کے وہ سزائے کفر ہے اور اکراہ تو اسیرونکے ذمیونکے اور عاجزونکے حق مین ہے نہ کہ محاربون مکابرونکے حق مین اور اگر کوئی کہے کہ رفع طور جو بالائے سر قوم موسیٰ علیہ السّلام فرمایا تھا وہ بھی تو اکراہ فی الدّین تھا نفی اکراہ کی کیونکر ہوسکے تو جوابمین اوسکے کہتے ہین ہم کہ رفع طور کار خدا سے ہے اور کار خدا منزہ چون وچرا سے ہے چنانچہ بحر مواجمین یہہ اعتراض اور جواب مسطور ہے قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ تحقیق روشن ہوئی راہ راست گمراہی سے اور نکوئی تباہی سے یعنے کفر ایمانسے اور حق باطل سے متمیز ہوا معرفت ذات اور صفاتکی ہویدا ہوئی اور دلایل ایمان اور ایقانکے واضح ہوئے اب کار دین باختیار مکلفات چھوڑ دیجئے کہ عاقل ساتھ عقل اپنے کے دریافت کرکر راہ راست اختیار کرلیگا فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ پس جو کوئی کافر ہو ساتھ معبودان باطلہ کے خواہ شیطان ہو خواہ بت ہو خواہ ساحر ہو وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور ایمان لائے ساتھ اللہ کے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى پس تحقیق ہاتھ مارا ساتھ دست آویز محکم کے اور پکڑ رکھی گرہ مضبوط کہ اوسے شکست نہین کہ عروۃ الوثقیٰ قبول مضمون لا الٓہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یا مراد اوس سے قرآن ہے یا سنت سید الانام ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام مقامات خواجہ خواجگان قطب انس وجان خواجہ بہاؤالدّین نقشبندی رضی اللہ عنہ مین لکھا ہے کہ اس طریقے مین ہمارے طاغوت ماسوائے حق ہے کفر ساتھ اوسکے اور ایمان ساتھ حق کے ہر قدم مین شرط راہ الٰہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدترین الٓہ باطلہ کہ زمین مین پرستش کرتے ہین لوگ انکی ہوا انکی ہے افرایت من اتخذ الٓہہ ہواہ آیا نہین دیکھتا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو جنھوننے مقرر کیا ہے خدا ہوا اپنی کو اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ لعن عبد الدنیا وعبد الدراہم لعنت کیا گیا ہے بندہ دنیا کا اور بندہ دراہم کا اور صوفیہ کہتے ہین کہ جو کہ در بند آنی بندۂ آنی جس چیز کے ساتھ تعلق قلبی ہوئیگا بندہ ہے پس چاہیے کہ قطع تعلقات ماسوی اللہ کرکے توجہ دل بجانب معبود مطلق رکھے اور ہر لحظہ اور ہر لمحہ نگرانی اور التفات دل طرف غیب الغیب کے ہو یہانتک کہ وہ حضور اور نگرانی احاطۂ جہات ستہ کو کر کر سراپا کو گھیرے نسبت نقشبندی عبارت اس سے ہے اور یہی ہے عروۃ الوثقیٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا نہین انقطاع اور انفصال واسطے اوسکے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہے قول اوس شخص کا کہ متوصل ساتھ عروۃ الوثقیٰ کے ہے اور جاننے والا ہے نیت متمسک عروۃ الوثقیٰ کی سمجھ لیجئے کہ یہان ایک خدشہ ہے وہ یہہ ہے کہ کفر بطاغوت کو مقدم لائے اور ایمان باللہ کو موخر وجہ کیا ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ اثبات معبودیت حق باتفاق ہے کہ لئن سالتہم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ اسکا مصداق ہے خلاف اوس گروہ کا کہ باشراک قائل ہین بیچ نفی الٓہ باطلہ کے اثبات معبود برحق ہے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اللہ دوستدار ہے یا متولی کار ہے اون لوگونکا کہ ایمان لائے ہین نکالتا ہے اونکو تاریکی کفر اور ضلالت سے طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا انکارت سے طرف معرفت کے یا شک سے طرف یقین کے یا ظلمت نفس سے طرف نور دل کے یا صفات

بشریت سے طرف اخلاق ربوبیت کے یا سیئات سے طرف حسنات کے اور اگر کوئی یہان خدشہ کرے کہ ظلمات کو جمع لائے اور نور کو مفرد وجہ کیا ہے تو کہتے ہین یا سمکہ نور سے نور ایمان مراد ہے اور ایمان ایک ہے اسواسطے کہ بصیغہ مفرد لائے اور اضافت ظلمات کی طرف کفر کے ہے کہ ہزارون اقسام رکھتا ہے اس جہت سے بصیغہ جمع ذکر فرمایا لیکن اور ایک شبہ یہان وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ مومنان اصلی جیسے پیغمبر علیہم السلام اور اطفال کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوں اور اسی پر مرین اونکے حق مین خروج ظلمات سے کیونکر ہوگا قبل دخول کے خروج غیر ممکن ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ انکے حق مین ثبات اوپر اسلام کے اور نگاہ رکھنا ظلمات سے کہا جاتا ہے اور تفسیر ایمان کے آغاز سورۂ بقرہ مین بیچ معانی یؤمنون بالغیب کے مسطور ہوئی ہے مگر بعضے تحقیقات کہ وہان بیان نہین ہوئے اور اظہار اونکا موجب فوائد کثیرہ ہے یہان تحریر ہوتے ہین سمجھ لیجئے کہ ایمان بیچ عرف شرع کے عبارت تصدیق سے ہے یعنے گرویدہ ہونیکے اور باور کرنیسے اون چیزونکے کہ بہ یقین معلوم ہین کہ دین محمدی سے ہین صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ ایمان کو قرآن مجید مین جابجا کام دلکا فرمایا ہے چنانچہ کہین فرماتا ہے وقلبہ مطمئن بالایمان اور کسی جگہہ ارشاد کیا ہے کتب فی قلوبہم الایمان اور کسی مقام پر کہا ہے ولما یدخل الایمان فی قلوبہم اور ظاہر ہے کہ کام دل کا بھی تصدیق ہے اور بس اور ایمانکو مقرون بعمل صالح بھی فرمایا ہے چنانچہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اور مفرون بمعاصی کیا ہے جیسے اس آیت مین وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اور اس آیت مین والذین آمنوا ولم یہاجروا پس معلوم ہوا کہ نہ عمل نیک کو ایمان مین دخل ہے اور نہ اعمال بد برہم زنندۂ ایمان ہین اور اقرار محض کو بے تصدیق کے مذمت فرمائی ہے چنانچہ اس آیت مین ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ اقرار محض حکایت ایمان ہے اگر حکایت سابقہ محکی عنہ کے مطابق ہووے فبہا والاخداع اور زور کے سوا نہین ہے اور محکی عنہ نہین ہے مگر تصدیق اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ ہر چیز کے تین نحو وجود کے ہین وجود عینی وجود ذہنی وجود لفظی اسطرح ایمانکے بھی یہہ تین نحو وجود کے متحقق ہین اور قاعدہ مقرر ہے کہ وجود عینی ہر چیز کا اصل ہے اور باقی وجودات فرع اور تابع اس وجود کے ہین پس وجود عینی ایمانکا نور ہے کہ دلمین حاصل ہوتا ہے بسبب رفع حجابکے کہ درمیان اوسکے اور درمیان حق کے ہین اور یہی نور ہے کہ آیت مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح مین مثل اوسکے مثال فرمائی ہے اور اس آیت اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور مین سبب اوسکا مذکور کیا ہے اور یہہ نور مانند سبب انوار محسوسہ کے قابل قوت اور ضعف اور اشتداد اور انتقاص ہے چنانچہ آیت واذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا مین اور آیات کثیرہ مین ارشاد فرمایا ہے اور طریقہ زیادتی اوسکا یہہ ہے جب حجاب مرتفع ہوا نور زیادہ ہوا ایمان نے قوت پکڑی یہانتک کہ اوج کمال اپنے کو پہنچا اور اوس نور نے منبسط اور فراخ ہوکر جمیع قوی اور اعضا کو احاطہ کیا پس اول انشراح صدر کا حاصل ہوتا ہے اور اوپر حقایق اشیا کے مطلع ہوتا ہے اور غیوب الغیب اور مدارکہ اوسکیے منجلی ہوتا ہے اور ہر چیز کو موضع اوسکے مین پہنچاتا ہے اور صدق انبیا علیہم السلام بیچ ہر چیز کے کہ فرمایا ہے اونھون نے اجمالاً وتفصیلاً وجدانی ہوجاتا ہے بقدر نور کے اور بقدر انشراح صدر کے اور ارادہ دلکا یہی ہوتا ہے کہ جو فرمایا ہے امر الٰہی سے وہ بجالایا چاہئے اور جو نہی کی ہے اوس سے اجتناب کیا چاہئے اس حالتمین انوار اخلاق فاضلہ کے اور ملکات حمیدہ کے اور اعمال صالحہ متبرکہ کے ساتھ نور معرفت کے بہم ہوکر طرفہ چراغان شبستان ظلمانین طبیعت بہیمیہ اور شہویہ مین روشن کرتے ہین چنانچہ اس معنونین اشارہ بآیات قرآنی فرمایا ہے کہ نورہم یسعیٰ بین ایدیہم وبایمانہم اور نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء اور وجود ذہنی ایمانکا وہ مرتبہ رکھتا ہے اول ملاحظۂ جمالی اس معارف منجلیہ کا اور غیوب منکشفہ بوجہ کلی کہ مفاد کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اس ملاحظہ کو تصدیق اجمالی اور گرویدن اور باور کردن کہتے ہین دوسرا ملاحظۂ تفصیلی ہر ہر فرد کا افراد غیوب منجلیہ اور حقائق منکشفہ سے ساتھ ربط کے کہ فیما بین رکھتا ہے اس ملاحظے کو تصدیق تفصیلی کہتے ہین اور وجود لفظی ایمان کا بیچ اصطلاح شارع کے شہادتین کا نام ہے پس اور ظاہر ہے کہ وجود لفظی ہر چیز کا بدون تحقق حقیقت اس چیز کے اصلا فائدہ نہین رکھتا والا تشئے

کو نام آب سیراب کرے اور گرسنہ کو نام نان تسلّی بخشے مگر یہہ کہ تعبیر ما فی الضمیر سے جو بدون واسطہ نطق اور تلفظ کے عالم بشریت مین امکان
نہین ناچار تلفظ کو ساتھہ کلمہ شہادتکے دخل عظیم دیا ہی حکم ایمان شخص مین کہ فرمایا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٓہ الا اللّٰہ
فاذا قالوا عصموا منے دمائہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللّٰہ اور اسی تحقیق سے معلوم ہوئی کیفیت زیادتی اور کمی ایمان کی اور قوت
اور ضعف اوسکا اور یہی واضح ہوا کہ جو حدیث مین وارد ہی لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن اور الحیاء من الایمان ولا یؤمن احدکم
حتّٰی یامن جارہ بوائقہ ولا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ یہہ سب محمول ہین اوپر کمال ایمانکے بیچ وجود عینی اوسکیکے اور جسنے نفی
زیادت اور نقصان کی کری ایمانین مراد اوسکی مرتبہ اوّل ہی وجود ذہنی ایمانکے مین پس نزاع اور خلاف کچھہ کسیکا اسمین نہین ہی اور ایمان
دو قسم ہی ایمان تقلیدی ہی اور ایمان تحقیقی اور ایمان تحقیقی بھی دو قسم ہی استدلالی اور کشفی اور ہرایک ان دو قسم سے یا انجام رکھتا ہی
کہ اوس حد سے تجاوز نہین کرتا یا انجام نہین رکھتا جو انجام رکھتا ہی اوسے علم الیقین کہتے ہین اور جو انجام نہین رکھتا وہ بھی دو قسم ہی یا مشاہدہ
ہی کہ مسمی بہ عین الیقین ہی یا شہود ذاتی ہی کہ مسمی بحق الیقین ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ
اور جو لوگ کہ کافر ہوئے دوست اونکے شیطان ہین نکالتے ہین اونکو روشنی سے طرف اندھیرونکے طاغوت اسم ہی اوسکا جو عبادت کیا
جاوے سوا خدا کے اور ضمیر یخرجونکی جو عاید ہی طرف طاغوت کے باراد ۂ جنس بمعنی جمع ہی سمجھہ لیجئے کہ آمنوا بیچ اللّٰہ ولی الذین امنوا کے صیغہ ماضی
کا ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر تحقیق ایمانکے خروج طرف ایمانکے ممکن نہین اور ایسی ہی والذین کفروا مین بعد تحقیق کفر کے حاصل نہین ہوتا
اسیواسطے بعضے ایمہ تفسیر نے دفع اس شبہے کے لئے آمنوا کو بمعنی ارادوا الایمان اور کفروا کو بمعنی صمموا علی الکفر کہا ہی اخراج کفر سے طرف ایمان
کے بعد تحقیق ایمانکے اور اخراج ایمانسے طرف کفر کے بعد تحقیق کفر کے نہین ٹھہرایا ہی اور بعضون نے اخراج کو مئول سیئات کیا ہی چنانچہ
پیچھے مذکور ہوا ہی اور بعضونے آمنوا اور کفروا کو فی علم اللّٰہ کہا ہی اور یخرجہم کو بمعنی حال بعضون نے مراد الذین آمنوا سے مومنان بالفعل
اور الذین کفروا سے کافران بالفعل لئے ہین اور یخرجونہم سے کہ صیغہ مضارع کا ہی بطریق اللّٰہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا معنی ماضی کی
مراد لئے ہین اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یہہ لوگ یعنے کافر ساتھہ طواغیت اپنے کے رہنے والے آگ کے ہین دوزخ مین وہ
بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ جملہ جواب سوال مین واقع ہوا ہی جب مذمت کافرونکی سنکر سامع نے سوال کیا کہ ما شانہم فی الآخرۃ
ارشاد ہوا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ آیا نہین دیکھا تو اے محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم
طرف اوس شخص کے کہ جھگڑا ابراہیم سے بیچ پروردگار اسکیکے سمجھہ لیجئے کہ جھگڑنیوالا نمرود تھا اور رویت اوسکی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم
کو تعبیر بہ رویت مجازا اور تقدیم کلام کی یون ہی الم تعلم بحال من حاج اور پہلے مذکور تھا کہ اللّٰہ دوست ہی اون لوگون کا کہ ایمان لائے
ہین نکالتا ہی اونکو اندھیرونسے طرف روشنی کے پس بیان فرمایا کہ نہین جانتا تو حال اوس شخص کا کہ از روئے عناد کے جھگڑا ابراہیم سے
بیچ دین پروردگار اوسکیکے یا بیچ اثبات ربوبیت اوسکیکے یا وحدانیت اوسکیکے اور کسطرح فتح دی ابراہیم کو اور نکالا ظلمات شبہہ سے جو نمرود
کیطرفسے تھا طرف نور یقین کے اور یہہ جھگڑا کیون تھا اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اسواسطے کہ دی اوسکو خدا نے بادشاہی یا اوسوقت مجادلہ
کیا کہ عطا کی حق تعالی نے اوسکو بادشاہت اور سرپر رکھا اوسکے تاج سلطنت لکھا ہی کہ اول افسر سر پر رکھکر دعوی خدائیکا جسنے کیا ہی
وہ نمرود ہی تھا اور روایت ہی کہ تمام ملک دنیا کا چار شخصونکو اللّٰہ نے عنایت کیا ہی دو مسلمانون کو کہ حضرت سلیمانؑ اور حضرت سکندر
ذوالقرنین تھے اور دو کافرونکو کہ نمرود اور شداد تھے غرض جب نمرود کے تمام روئے زمین قبضہ تصرف مین آئی اور جوبلی اپنی اسنے
سونیکی اینٹون اور چاندیکی چھت لگاکر بنائی اور تخت مکلّل مرصع پر بیٹھا سرکبر وتکبر کا گریبان عصیان سے نکالا اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے بتونکو توڑا اور ارکان دولت اوسکیکے اوپر جلانے آپکیکے آئے نمرود لعین نے آپکو بلاکر کہا کہ ہمارے خداؤنکو باطل کیا تنے بتا تو تمہارا
خدا کون ہی اور بنیاد مناظرہکی رکھی اور یہہ کسوقت مین تھا اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ جسوقت کہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے جواب سخن

نمرود مین رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ پروردگار میرا وہ ہی کہ قدرت کاملہ اپنے سے زندہ کرتا ہی اور عدم سے وجود مین لاتا ہی
اور مارتا ہی اور منزل بقا سے بادیہ فنا کو پہنچاتا ہی بعضے کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم نے جب بتون کو توڑا نمرود نے آپکو قید کیا بعد چند
روز کے مجلس مین بلاکر بنیاد مناظرہ شروع کی زمانہ نمرود مین قحط شدید ہوا لوگ غلہ خرید کرنیکو اوسکے پاس جاتے تھے جو کوئی اوسے سجدہ
کرتا تھا اوسکو غلہ دیتا تھا جب ابراہیم کی نوبت آئی آپنے سجدہ نکیا اوس لعین نے کہا کہ سجدہ کرو اور غلہ لو آپنے فرمایا کہ مین بغیر پروردگار
اپنے کے کسیکو سجدہ نہین کرتا اوسنے کہا کہ پروردگار تمہارا کون ہی کہا ربی الذی یحیی ویمیت قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ کہا نمرود لعین نے
مین جلاتا ہون اور مارتا ہون پس ایک قیدی واجب القتل کو کہ رشتہ امید زندگانی کا اوسکے منقطع تھا بلاکر آزاد کیا اور کہا کہ یہہ ہی
دیکھہ لو مردیکو جلایا مین نے اور دوسرے بیگناہ کو مروا ڈالا اور کہا کہ یہہ ہی زندیکو مارا مین نے حماقت اوس نادان لعین کی سوچو کہ اپنے
اعتقاد مین احیا اور امانت ساتھہ عفو اور قتل کے جانی یہہ نہ سمجھا کہ احیا اور امانت خلق موت وحیات ہی بیچ اجساد کے کہ خاصہ قادر مختار ہی
یا جان بوجھکر حضار مجلس کو تلبیس کے بہر نوع حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو سخن باطل اوسکا سنا طرف اور دلیل روشن کے انتقال فرمایا
چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی قَالَ إِبْرَاهِيمُ کہا ابراہیم نے ای نمرود جواب باطل دیا تونے ایک بات کہتا ہون مین کہ خاموش کردے تجھے وہ یہہ
ہی کہ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ تحقیق اللہ تعالیٰ لاتا ہی سورجکو پہر و مشرق سے پس تو لے آ اوسکو
مغرب سے فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ پس مبہوت ہوا وہ جو کافر تھا یعنے نمرود اور حجب ہو رہا کہ جگہہ دم مارنیکی نرہی مفسرین نے لکھا ہی کہ اول
ظالم جبار کہ جہان مین پیدا ہوا ہی اور تمام عالم تحت تصرف مین لاکر دیہیم خسروی سر پر رکھکر اپنے تئین آپ عالم جانا ہی وہ یہی نمرود تھا اور بادشاہت
مین اوسکی استدراج عجیبہ غریبہ نے ظہور کیا تھا چنانچہ جو شہر کہ تختگاہ اوسکا تھا اوسمین جانور موذی حتی کہ مچھر اور مکھی نہین دخل پاتی تھی اور
اپنی مملکت مین ایک شہر کے دروازہ پر حوض بنایا تھا ہر برس مین ایکروز معین اہل مملکت اپنے کی ضیافت کرتا تھا کھانا پکواتا تھا راگ سنواتا تھا
اور خلق کو کہدیتا تھا کہ مشروبات سے جوجسکو میسر آوے اور لے آوے اس حوض مین ڈالدے کوئی پانی کوئی دودھ کوئی شربت کچھہ لاتا
تھا اور اوس حوض مین ڈالتا تھا سب چیزین ملجل کر ایک نسخہ عجیبہ بنجاتا تھا بعد طعام وسرود کے ساقیونکو حکم کرتا تھا کہ جو جس کسی نے
ڈالا ہی وہی اوسکے واسطے نکالدو ساقی اوس حوض سے پیالے جس جسکی نیت پر بھرتے تھے جو جس کسینے ڈالا ہوا تھا وے اوسکیو اسطے
نکلتا تھا یہ آزمایش حق غیرا اور ایک شہر کے دروازہ پر بط بنائے تھے جو کوئی کہین سے مسافر وارد ہوتا تھا وہ بط بآواز بلند پکارتے تھے سب شہر
والونکو خبر ہوجاتی تھی دربان سنکر اوس غریب سے بازپرس کرتے تھے کہ کہان سے آیا ہی تو اور کہانکو جاویگا مقصود تیرا کیا ہی اور مطلوب
تیرا کسجگہہ ہی اور ایک شہر کے دروازہ پر ایک طبل رکھتا تھا اوس سے احوال چورکا دریافت ہوتا تھا جس کسیکی کچھہ چیز گم ہوجاتی تھی وہ اوسپر
ڈنکا مارتا تھا آواز اوسمین سے نکلتا تھا کہ چور کا تیرے نام یہہ ہی اور چیز گم ہوئی تیری اسجگہہ ہی وہ وہان جاکر لے لیتا تھا اور ایک شہر کے
دروازہ پر طلسم بصورت زن تعبیہ کیا تھا کہ اس سے خبر غائب کی معلوم ہوتی تھی ایکدن معین تھا برسمین یا مہینے مین کہ جو شخص گم جاتا اور
مکان اوسکا معلوم نہوتا تو اوس سے اوسیدن آگر پوچھتے تھے وہ مکان اور حال اوسکا بتا دیتے تھے القصہ اسطرحکے طلسمات نمرودکو
بہت یاد تھے باوجود اوسکے مقابلے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متحیر رہگیا اور ملزم ہوا اور سفہا کا دستور ہی کہ جو حجت سے عاجز آتے
ہین تو عقوبت کی طرف میل کرتے ہین پس آگ جلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق مین بٹھاکے آگمین ڈالا حضرت حق سبحانہ نے
نار گلزار کردی قصہ اوسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **شعر** لطف محبوبکا گر بہر تو افگن ہوجاوے + آتش ہجر نہ کیون وصل کا گلشن ہوجائے
بعد اوسکے نمرود مردود کا احوال سنئے کہ بھیڑا ہی اور تباہی اوسکی یہان تک پہنچی کہ مالیخولیا ہوگیا پراگندگی دماغ نے غلبہ کیا کہنے لگا کہ ملک
تمام زمین کا لے لیا یعنے اب آسمانپر چڑھکر سلطنت ملاء اعلیٰ کیجئے چار کرگس گرسنہ کو چارون پایون تخت کیسے باندھکر تخت پر بیٹھکر گوشت
اوٹھایا کرگس بھوکے بیچارے ہوائے گوشت مین ہوا پر اڑے تخت اوس مجہول نمہوا کا ہوا پر لیچلے جب بلندی پر پہنچا کمان کھینچکر تیر آسمانپر

پھینکا تیر اوسکا باستدراج خون آلودہ رو بہ سر واوسکے گرا پھر گوشت کو نیچے لٹکا پا کر گرسنہ لاچار متوجہ زمین ہوئے وہ مردود زمین
پر اوترکر اور لاف زنی کرنے لگا القصہ جب تکبر اور غرور اوسکا حد سے متجاوز ہوا بفرمان الٰہی لشکر پشہ نے ظہور کیا کثرت ہجوم اوسکا ایسا تھا
آفتاب چھپ گیا آخرش اوسکے لشکر پر گر کر تاراج کر دیا گوشت کھا گئے خون پی گئے سوائے استخوان کے کچھ جسم سے کسی لشکر والیکا اوس کے
باقی نرہا آپ اکیلا یہہ بھاگ کر شہر مین گھسا اور محل مین جا چھپا ناگاہ ایک مچھر لنگڑا اوسکے ناک مین گھس گیا اوسنے حال اوسکا یہانتک
پریشان کیا کہ کسی صورت آرام ندیا سبحان اللہ چارسو برس ایسا استدراج عنایت کیا کہ ہیبت اوسکی دلونمین جانورونکے سمائی
یہانتک کہ شہر تختگاہ اوسکے مین مچھر پر نہین مار سکتا تھا پھر ایکدم مین جب گرفت کی تو پشہ لنگ نے زندگی سے تنگ کیا اور معاملہ
یہانتک اوسپر تنگ کیا کہ جو امر کر کر اپنے سر پر آپ جوتیان لگواتا جبتک کہ کفش زنی ہوتی تھی کچھ صورت افاقہ کی نظر آتی تھی
چارسو برس اوسی حالت مین جیتا رہا لیکن اوس مردود بے شرم کو ندامت نہ آئی جب اجل پہنچی خاک پر لوٹتا تھا اور سر زمین سے
پٹکتا تھا حتی کہ واصل بجہنم ہوا سمجھ لیجیے کہ یہہ قصہ تنبیہ ہے واسطے سرکشونکے کہ عاقبت ظالم کو شرمساری اور نہایت سرکشی سے خواری
ہے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا بطریق احتجاج قوم ظالمون کو اور نہین نکالتا حیلے سے گروہ
ستمگارونکو اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ یا مانند اوس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گانوٗن کے بحر مواج مین لکھا ہے کہ او حرف عطف ہے
اور کاف زائدہ ہے اور عطف الذی حاج ابراہیم پر ہے یعنے نہین دیکھا تونے حال اوسکا کہ مباحثہ کیا جسنے ابراہیمؑ سے یا حال اوس
شخصکا کہ گذرا ایک گانوٗن پر وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور وہ گانوٗن گرا ہوا تھا اوپر چھتون اپنے کے یعنے پہلے چھتین گرین تھین پھر
دیوارین بحر مواج مین لکھا ہے جملہ حال ہے قریہ سے اور خاویہ بمعنی خالیہ ہے اور علی بمعنی مع ہے ای وہی خالیۃ مع عروشہا یعنے لم
یبق فیہا رعیۃ ولا امیر حال یہہ ہے کہ وہ گانوٗن خالی تھا ساتھ تختون اپنے کے کوئی سردار اور رعیت باقی نرہا تھا یہان سمجھ لیجیے کہ وہ
کونسا گانوٗن تھا اور گذرنیوالا کون تھا بعضے کہتے ہین کہ کنارے دجلہ کے ہرقلہ نام ایک قریہ تھا اور بعضے کہتے ہین وہ گانوٗن تھا جسمین
وبا پڑی تھی آدمی اوسکے ترس مرگ سے نکلگئے تھے سبکے سب مرگئے تھے بعد چند مدت کے بدعائے پیغمبر زندہ ہوئے بعضے کہتے ہین کہ
بیت المقدس تھا کہ بخت نصر نے اوسے خراب کیا تھا ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا تھا اور باقی کو قید کرکر ہلاک کیا تھا اور گذرنیوالے مین بھی
اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ کافر تھا اور دلیلین اون کی کئی ہین ایک یہہ ہے کہ بعید جانا اوسنے زندہ کرنا بعد موت کے چنانچہ کہا کیونکر
جلاویگا اللہ بعد موتکے دوسری حدوث یقین ہے کہ فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر سے ظاہر ہے تیسری سلک نمرود مین
واقع ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ خضر علیہ السّلام تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام تھے لیکن صحیح یہہ ہے نزدیک مفسرین کے کہ
حضرت عزیر تھے علی نبینا و علیہ السّلام اور یہہ قصہ سلک نمرود مین نہین ہے ذیل ابراہیم علیہ السّلام مین واقع ہے اور جملہ اعلم ان اللہ علی
علی کل شئ قدیر اخبار ہے انوع اعلم سے کہ مقرون باطمینان قلب ہے اور ثبوت حدوث اطمینان منافی ایمان تحقیقی نہین ہوتا چنانچہ
حضرت ابراہیمؑ کے قصے مین ولکن لیطمئن قلبی وارد ہے غرض حضرت عزیر علیہ السّلام کو حافظ توریت تھے بخت نصر بعد خرابی بیت المقدس
کے اونکو اسیر کر کر بابل مین لیگیا تھا حق تعالیٰ نے قید کفر سے اونکو مخلصی دی وہ پھر بیت المقدس کو چلے راہ مین ایک گانوٗن مین پہنچے کہ دو
فرسخ شہر ایلیا سے تھا ویران پڑا ہوا درخت میوونسے لدے کھڑے جھوم رہے تھے اوسمین اونکو ہوا وہان کی پسند آئی بیٹھ گئے انجیر
توڑ کر کچھ کھائے کچھ زنبیل مین رکھے اور انگور توڑ کر کچھ نچوڑ کر عرق نوش فرمایا کچھ افشردہ اونکا مشک مین بھر لیا اور دراز گوش کہ جسپر
سوار تھے اوسے سامنے باندھکا تکیہ دیوار سے لگا کر اوس دیہہ ویران کو جو نہایت خراب تھا دیکھا قَالَ اَنّٰى يُحْيِيْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ
مَوْتِهَا کہا کیونکر اور کسطرح جلاویگا یعنے آباد کریگا اوس گانوٗن خراب کو اللہ بعد موت اوسکے یعنے پیچھے خرابی اوسکے یا اہل اوسکے
اور یہہ کہنا اونکا بطریق استبعاد نہ تھا بلکہ طلب اطلاع تھا بکیفیت احیاء سوال اللہ فاعل یحیی کا ہے اور ہذہ مفعول ہے پس تقدیم

مفعول کی اوپر فاعل کے کسواسطے فرمائی جواب احوال اس قریے کا منشا انکار احیا ہی کافر کے لئے اور استعجاب ہی مومن کیواسطے اس سبب
سے تاخیر فاعل کی اور تقدیم مفعول کی مناسب ہوئی القصہ جب حضرت عزیرؑ نے یہہ بات کہی فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پس مار ڈالا انکو
حق تعالی نے اسیوقت اوس تامل اور تفکر کے سو برس اور گدھے کو اونکے بھی ثُمَّ بَعَثَهٗ پھر زندہ کیا اونکو جس شکل اور صورت پر کہ پہلے
تھے لکھا ہی بعضے مفسرین نے کہ عمر حضرت عزیرؑ کی چالیس برس کی تھی کہ یہہ واقعہ پیش آیا حق تعالی نے اون کو اور اونکے کھانے پینے کو اور دراز
گوش کو نظر خلق سے چھپا دیا جب ستر برس اونکی مرگ کو گذرے بخت نصر ہلاک ہوگیا حق تعالی نے توشک فارسی کو بادشاہ کیا تیس برس کے
عرصے مین اوسنے ولایت بیت المقدس کی آبادی اور یہہ گانون جیسا پہلے آباد تھا اوس سے زیادہ تر ہوا پس حضرت عزیرؑ کو اللہ نے زندہ
کیا وقت چاشت کے مارا تھا اور جس روز کہ جلایا غروب آفتاب ہوا تھا یہہ آنکھین ملتے ہوئے جیسے کوئی سوتا ہوا اٹھتا ہی چونکے تھے
کہ فرشتے نے بحکم الہی اونکے پاس اکر قَالَ كَمْ لَبِثْتَ کہا انکو یہان کتنی دیر رہا تو یعنے کتنی مدت مرا رہا تو یا کتنی مدت سورہا بعضونے اانکی معنی انام کے لئے
ہین قَالَ کہا عزیر علیہ السلام نے لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ دیر کی مینے یہان ایکدن یا تھوڑے دن جب لحاظ کیا حضرت عزیرؑ نے کہ
وقت چاشت کے سویا تھا اور قبل غروب سے اوٹھا تو خیال کیا کہ ایکدن سویا اور او بمعنی بل ہی بلکہ کم دنسے اور یہہ لفظ باینمعنی اور جگہہ بھی کلام
اللہ مین ہی چنانچہ الف او یزیدون ای بل یزیدون قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ کہا اوس فرشتے نے ایسا نہین ہی جو گمان کرتا ہی تو بلکہ دیر
کی تو نے بیچ اسحال کے یہان سو برس اور ان سو برس مین تو مردہ تھا حضرت عزیرؑ نے جو ہوش مین اکر نظر کی اوضاع اوس گانو کی اور بیچ بر پائی
حیران رہگئے پھر فرشتے نے دوسرے بار کہا فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ پس نظر کر طرف کھانے اپنے کے یعنے انجیر کے کہ زنبیل مین تھے
تھے اور پینے اپنے کے یعنے افسردہ انگور کا کہ مشک مین بھرا تھا لَمْ يَتَسَنَّهْ نہین سڑا تیسنہ بمعنی تغیر کی مین ہی ہا اسمین اصلی ہی یا سکتہ کی ہی
اور جو کوئی ہائے سکتہ کہتے ہین وہ لم یتسن باسقاط ہا بھی پڑھتے ہین اور یہہ جملہ حال طعامک وشرابک سے ہی اور افراد ضمیر اوسکی باوجود تعدد
ذوالحال بتاویل کل واحد ہی وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ اور دیکھہ طرف دراز گوش اپنے کے کہ استخوان باقی رہگئے ہین اور اجزا متفرق ہوگئے ہین پھر
خطاب ہوا کہ تجھے بعد مرگ کے زندہ کیا ہی ہمنے آثار قدرت ہمارے اپنے مین دیکھہ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور تو کہ کرین ہم تجھکو نشانی
اور عبرت واسطے لوگونکے کہ حشر احیا مین شک لاتے ہین وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ اور نگاہ کر طرف ہڈیون چارپایہ اپنے کے تو دیکھے تو بقدرت معلق
كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا کسطرح چڑھاتے ہین ہم اونکو بعضے کو اوپر بعضے کے پہناتے ہین ہم اونکے گوشت حضرت عزیرؑ نے استخوان حمار
اپنے کو جو دیکھا ندا سنی کہ ای گوشت اور پوست اور اجزائے متفرق جمع ہو بقدرت کاملہ الہی سب جمع ہوگئے اور وہی صورت پہلی بن بنا کر
جان پڑگئی دراز گوش کھڑا ہوگیا نعرہ مارتا ہوا بعضے روایتین ہی کہ اول اونکے سر مین جان پڑی اونھون نے بچشم سر دیکھا کہ استخوان حرکت
کرگئے اوسمین اپنے اپنے مقام پر آرہے اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ حضرت عزیرؑ زندہ ہوکر دراز گوش پر سوار ہوکر اپنے گھر آئے بیٹی اونکی
معمر ہوگئی تھی اور یہہ وہی چہل سالہ تھے اونکو کسینے نہ پہچانا اونھون نے ہرچند کہا کہ مین عزیر ہون نمانا آخر کو صدق دعوے پر دلیل طلب
کی آپکو توراۃ حفظ تھی جب یاد پڑھی یقین کیا کہ یہہ عزیر ہی ہین اسواسطے کہ کتاب توراۃ سوا انکے کسیکو حفظ نتھی بعضے لوگ کہ عزیر کو اللہ
کہنے لگے گمراہ ہوئے بعضے ابن اللہ کہنے لگے مردود درگاہ ہوئے فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ پس جب ظاہر ہوا عزیر کو اثر قدرت الہی بیچ احیائے موتی
کے بطریق معاینہ قَالَ اَعْلَمُ کہا جانتا ہون مین اب بمشاہدہ و عیان جبکہ سمجھتا تھا مین پہلے باستدلال و بیان اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لا
تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے جلانے اور مارنیسے قادر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اعلم بصیغہ امر ہی خطاب اپنے نفس کو کیا ہی یا اوسی فرشتے نے
اونکو امر کیا یا سب خطاب اللہ کی طرف سے ہین اول سے یہان تک بیواسطہ فرشتہ یا بواسطہ فرشتہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ اور یاد کر ای محمد صلی
اللہ علیہ وسلم جب کہا ابراہیمؑ نے یہہ دوسرا جملہ معترضہ ہی بیان کمال قدرت خدا اور اظہار احیائے موتی مین رَبِّ اَرِنِيْ ای پروردگار میرے
دکھا مجھے قدرت کاملہ اپنی كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو یہہ سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا واسطے شہود کیفیت احیا

کے بسبب شک قدرت احیائے موتی کے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا حقتعالی نے کیا تو نہین ایمان لایا کہ مین مردونکو جلاتا ہون یہان استفہام
واسطے ایجاب کے ہی یعنے ایمان رکھتا ہی تو اوسپر قدرت کاملہ میری کہ احیائے موتی ہی اور اماتت احیا ہی کہ نمرود کو کہا تھا ربی الذی
یحیی ویمیت قَالَ بَلٰی عرض کیا ابراہیم نے بلے ایمان رکھتا ہون مین کہ تو قادر ہی وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ اور لیکن طلب کرتا ہون مین
مشاہدہ اور چاہتا ہون مین معائنہ تاکہ آرام پائے دل میرا سمجھ لیجیے کہ یہان کئی خدشے ہین اونکو بطور سوال وجواب لکھتا ہون سوال ائمہ اصول
فقہ خبر متواتر کو موجب علم الیقین جانتے ہین اور خبر مشہور کو سبب علم طمانیت اس سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ علم طمانیت فروتر ہی علم الیقین
سے اور اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہی کہ طمانیت فوق الیقین ہی جواب طمانیت کہ اصول فقہ مین مشہور ہی طمانیت ظن ہی اور آرام
یا ناگمان ہی اور یہان اطمینان اوپر یقین کے ہی کہ فوق الیقین ہی سوال امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ لو کشف الغطا
ما ازددت یقینا یعنے اگر دور کیا جاوے پردہ یقین میرا نہ زیادہ ہو یقین نہین میرا شاہد یہی پر فضل کہتا ہی پس جب لی کو یہہ مرتبہ میسر ہو حضرت خلیل اللہ کے حقین
کہ اجلۂ انبیا سے ہین انتفائے اطمینان کیونکر متصور ہو جواب بدلیل عقل کمال الیقین اوسیکا نام ہی کہ کشف غطا اور حصول مشاہدے سے
نہ بڑھے لیکن بعد حصول کمال یقین اگر خواہش مشاہدہ مطلوب کرے اور حصول مشاہدہ سے کہ برترین دلائل ہی آرام دل طلب دلائل
سے چاہیے کہ اطمینان عبارت اس سے ہی کیا مضائقہ ہی حضرت محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ احیائے خلق متنوع ہی کیسکو ابتدا
وجود مین لایا کسیکو بسبب مخلوق کے موجود کیا حضرت ابراہیم نے سمجھا کہ احیائے موتی اور وجود بنیا بھی متنوع ہوگا عرض کیا کہ مجھے دکھا کس
نوع سے زندہ فرماتا ہی تو تا دل میرا حصول سے اس علم کے آرام پذیر ہو بحر مواجین لکھا ہی کہ جب لون محاجہ نمرود مردود بحضرت ابراہیم
علیہ السلام واقع ہوا تو بعضونے کہا ہی کہ حمار مردہ کو آپنے دیکھا کہ بعضے سباع گوشت اوسکا کھاتے ہین اور بعضے طیور بوٹیان اوسکی نوچ رہے
ہین اور بعضونے کہا ہی کہ کوئی آدمی مرا ہوا تھا آدھا دریا مین آدھا خشکی مین پڑا تھا ایکطرف سے خشکی کے جانور گوشت اوسکا کھاتے تھے دوسری
تری کے جانور تناول کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ ابلیس لعین نے کنارے دریا کے ایک مردار پڑا دیکھکر کہ جانور دریا کے اور صحرا کے
اوسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر کر جاتے تھے کھالیتے دلمین کہا کہ عجب حیلہ گمراہ کرنیکو لوگونکے ہاتھ آیا ہی کہ نظر ونکو فریب دونگا کہ یہہ اجزا متفرق
اور پلنگ اور مچھلی اور نہنگ کے پیٹونمین سے کون جمع کرسکتا ہی اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو وہان بھیجا کہ دیکھو ابلیس نے کیا جال ضلال
کا بچھایا ہی آپ جب وہان پہنچے شیطان نے حیران ہوکر شبہ اپنا اظہار کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا محل تحیر کیا ہی جوان اعضا کو کتم عدم سے
فضائے صحرائے وجود مین لایا تھا وہ جمع کرنے پر اجزائے متفرق کے بھی قادر ہی ۵ کوزہ گر توڑکر اگر کوزہ + پھر بناوے تو اوسپہ قادر ہی +
جسنے پہلے بنایا ای رافت + اوس سے پھر کیا عجیب ونادر ہی + پھر حضرت ابراہیم نے جناب الہی مین عرض کیا کہ زندہ ہونے پر اوس مردہ کے
ایمان رکھتا ہون مین اور جمع ہونا اون اجزائے متفرقہ کا یقین جانتا ہون مین لیکن یہہ صورت عجیبہ کہ عین ایمان میرا ہی اگر مشاہدہ کرون حجت عظیم
ہو دکھا مجھے کہ کیونکر جلاتا ہی تو تاکہ یہہ دشمن لعین شرمندہ ہو اور دل میرا اطمینان تام پاوے قَالَ فرمایا حقتعالی نے کہ اگر اس حال کے مشاہدے کی
آرزو رکھتا ہی تو فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ پس پکڑ لے چار جانور وہ چار جانور کبوتر اور خروس اور زاغ اور طاؤس تھے بعضونے کبوتر
کی جگہہ بط بعضونے کرگس کہا ہی فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ پس جمع کر اونکو طرف اپنے اور ہاتھ مین لیکر شکل صورت اونکی خوب تامل کر کے پہچان رکھ
اور دقایق ہر ایک کے بنظر دقیق معلوم کرلے تا بعد زندہ ہونیکے تجھے شبہ نہو یا جمع کر اجزائے ابدان اونکے بعد ٹکڑے کرنے کے اور سر اونکے اپنے
ہاتھ مین رکھہ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ پھر وضع کر اوپر ہر پہاڑ کے کہ ممکن ہو اور جزو اجزائے انکے جس جس پہاڑ پر کہ رکھ سکے کیونکہ تمامی
اجزا کی اوپر جمیع جبال کے متعذر ہی پس یہان ایراد عام بارادۂ خاص ہی مِّنْهُنَّ جُزْءًا اور مرغون پارہ پارہ کئے ہوئے باہم آمیختہ سے ٹکڑا
حاصل یہہ ہی کہ جو پہاڑ تیرے نزدیک ہون اونپر اون مرغون کا ٹکڑا متفرق الحال پھینکدے ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا اونکو نام لے لیکر يَاْتِيْنَكَ
سَعْيًا آوینگے تیرے پاس دوڑتے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جان از روئے یقین کے تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے وہ کرے مردونکو زندہ

کرتا ہی زندہ کو مارتا ہی حکیم ہی مارنا اور جلانا اوسکا دونون بحکمت ہین اور دونون مین اظہار قدرت ہی القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
مرغونکو ذبح کیا اور اونکا گوشت پوست ہڈی پسلی رگ ریشہ پر بازو دُم سبکو ٹکڑے ٹکڑے قیمہ قیمہ کر ملا جلا اون دستے ہین کو ٹکر کو فتے
سے بنا کر چار پہاڑ پر یا سات پہاڑ پر پھینکدئے اور سر اون چارون جانورونکے ہاتھ اپنے مین رکھے پھر آواز کیا کہ ای کبوتر ای طاؤس ای
زاغ ای خروس آؤ اپنے اپنے سر کی طرف پس بفرمان آلہی اجزا ہر ایک جانور کے دوسرے سے جدا ہوکر آپسین ملگئے اور بدن ہر ایک کا دُرست ہوکر
طرف سر اپنے کے دوڑنے لگا اوپر زمین کے اور یہہ صورت ابلغ ہی حجت مین اور دور ہی شبہ سے اسواسطے کہ اگر زمین پر نہ دوڑتے تو توہم
ہوتا کہ شاید بازون اونکے درست نہین ہوئے یا یہہ مرغان پرندہ وہ نہین اور ہی ہین دوسرا ادراک قوت باصرہ کیفیت مرغ بین زمین پر
چلنے مین زیادہ تر ہی ہوا پر اُڑنے سے غرض ابدان جانوران پیش آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوڑ دوڑ کر پرواز کرکے سرون اپنے سے
متصل ہوئے پس چارونکے چارون جیسے تھے ویسے ہی زندہ ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے اُڑکر بالائے کوہہائے مذکور جا بیٹھے پھر
آپنے بلایا بنشاط تمام اُڑ آئے سمجھ لیجئے کہ اس آیتین بھی تائید اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور کی ہی کہ کسطرحسے نکالا اللہ نے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو ظلمات عروض وساوس سے طرف نور اطمینان کے بعضے عرفا نے اس آیت شریفہ سے یہہ نکتہ نکالا ہی کہ جو کوئی چاہے نفس
اپنے کو بحیات ابدی زندہ کرے پہلے قوائے بدنی کو تیغ ریاضت سے بسمل کرے اور بعض کو ساتھ بعض کے آمیزش دے تا صولت انکی شکست ہوکر منقاد
فرمان ہون پھر بداعیہ شریعہ بلاوے تا بطریق کمال دوڑتے آوین بعضے محققون نے کہا ہی کہ ذبح طیور اربعہ مین اشارہ ہی طرف اوسکے کہ کبوتر کو کہ
مدام لوگونسے انس وموانست رکھتا ہی یعنی رشتہ الفت خلق توڑا اور خروس کو کہ ہمیشہ مائل بشہوت ہی ذبح کرے یعنے خواہش اور شہوت چھوڑا اور
زاغ کو کہ مبتلا حرص ہی قتل کرے یعنے مال اسباب دنیوی نہ جمع کرنا چھوڑا اور طاؤس کو کہ جمع زینت ہی سر بریدہ کرے یعنے زیور آرایش دنیوی چھوڑ
پس جو کوئی ان چار صفتونکو بہ تیغ مجاہدہ ذبح کرے حیات جاودانی پاوے بعضون نے کہا ہی کہ چار طبع ارکان اربعہ سے آدمی مین ظاہر ہوئے
ہین ذبح کرنا اون کا شمشیر مخالفت سے لازم ہی اوّل صولت کبر ہی کہ نتیجہ آتش ہی دوسری داعیہ شہوت ہی کہ ثمرہ ہوا ہی تیسری آنکا ہونا
حرص ہی کہ عادت آب ہی چوتھی تیرگی امساک ہی کہ صفت خاک ہی حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ بایں معنی فرمایا ہی جہان مضمون
ان ابیات کا لکھا ہی **قطعہ** چار ہین مرغ چار طبع بدن + بہر دین بسکی توڑا گردن + پھر بایان وعشق وعقل و دلیل + زندہ چارونکو
کر بہ نگ خلیل + سمجھ لیجئے کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے معاملہ سالک کا ساتھ اربع عناصر کے پڑتا ہی فنا اونکی کہ عبارت دور ہونے
خصائل رذائل اونکیسے ہی کمال دشوار ہی اگر جذب عنایت غیبی تائید فرما ہوا اور عروج سالک کا دائرہ ولایت علیا کہ ولایت ولاء
اعلیٰ ہی واقع ہو تو عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک فنا ہوتے ہین پھر وہانسے اگر کشش محبوب حقیقی دستگیری کرے اور سیر وسلوک سالک دائرہ
کمالات نبوّت مین واقع ہو تو وہان فنائے لطیفہ خاک میسر آتی ہی اور یہہ مقام بالاصالت انبیائے کرام کا ہی علیہم السلام اور بہ تبعیت اور
وراثت انبیا جسکو حقتعالی چاہے نصیب فرماوے اولیائے امت محمدیہ سے علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اتمہا واکملہا ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم پس جس بندیکا عروج یہانتک واقع ہو کہ کمال ایمان اور اطمینان اور ایقان اور احسان
حاصل ہوا اسواسطے کہ موانع مرتفع ہوئے اور حجاب اوٹھگئے حجب نورانی اور ظلمانی کہ بمصداق ان اللہ تعالی سبعین الف حجاب من نور و
ظلمۃ ستر ہزار کہ عبارت کثرت سے ہی کچھ نورانی دائرہ ولایت صغریٰ مین کہ دائرہ ظلال ہی اور کچھ دائرہ ولایت کبریٰ مین کہ دائرہ
اسماء وصفات واجبی ہی دور ہوئے اور ضمن مین اوسکے کہ تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہوا کچھ حجب ظلمانی بھی مرتفع ہوئے باقی تمام حجاب ظلمانی
بیچ سیر وسلوک دائرہ ولایت علیا اور کمالات نبوت کے اوٹھ گئے رعونت اور تکبر کہ خاصہ آتش تھا جل گیا اور شہوت اور آرزو کہ خاصہ
ہوا تھا اوڑ گیا اور حرص اور آز کہ خاصہ آب تھا بہہ گیا اور خست اور دنائت کہ خاصہ خاک تھا خاک ہوگیا پس جب حجاب سب اوٹھ گئے
کہ فنا اونکی عبارت اوسی سے ہی اور ان خصائل رذائل کی جگہہ حمایا متحقق اور متاصل ہوئے کہ بقا اسی کو کہتے ہین اگرچہ یہہ معاملہ ولایتی

فنا و بقا ہی کہ فنا و بقا اصطلاح اہل ولایات ہی لیکن حقیقت فنا اور بقا مین حاصل ہوتی ہی پس مراتب اربعہ کہ عبارت کمال ایمان و اطمینان و ایقان و احسان سے ہی بشہود و اعیان حاصل ہوئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بعد فنا و بقائے طیور اربعہ ظاہری بہ نہج کمال منجلی ہوئے تھے مَثَلُ الَّذِيْنَ نمونہ نفقہ کرنیکا اون لوگونکے کہ بے شائبہ غرض اور داعیہ عرض يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خرچ کرتے ہین مال اپنے کو بیچ راہ خدا کے چنانچہ جہاد مین اور طلب علم مین اور دفع حوائج محتاجین مین اور امورات خیر اور مقامات نیک مین كَمَثَلِ حَبَّةٍ جیسی مثال ایک دانیکے ہی کہ اچھی زمین مین بو دیا اور وہ دانہ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ اگا دے سات بال بیچ ہر بال کے سو دانے یعنی ایکدانیسے سات سو دانے حاصل ہون اور اسناد اگانے کی طرف دانیکے مجازی ہی کہ طرف سببکے واقع ہی اور حقیقت مین اگانیوالا اللہ ہی وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور اللہ تعالیٰ دونا کرتا ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی نفقہ دینے والونمین سے موافق نیت اونکے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش والا ہی کہ ایک کو سات سو کرتا ہی بلکہ دو چند کرتا ہی اوس سے اور جاننے والا ہی نیت صدقہ دینے والے کی یہہ جملہ جواب ہی یا ایہا الذین آمنوا انفقوا مما رزقنٰکم کے جو پہلے مذکور ہوا ہی کہ سننے والے اوسے سنکر کہا کیا شان ہی نفقہ دینے والونکی ارشاد ہوا مثل حبۃ اور درمیان مین محلہ معترضے مفید مفید واقع ہوئے اور غرض اس تمثیل سے ترغیب ہی لوگون کو کہ اجر ایک کا سات سو جانکر مشغول بصدقات ہون ۵ خرچ کر مالکو نہ اسی رأفت + از پئے نفس و خواہش دنیا + صرف راہ خدا مین کر کہ تجھے + سات سو ایک کے عوض دیگا + اور جو چاہیگا تو دو چند اوسکے + تجھکو بخشیگا فضل سے مولیٰ + اور نہین ہی دو چند پر بھی حصر + دیگا بیحد بھی واسع الاعطا + امام ثعلبی نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جو کوئی مال اپنے مین سے ایکدرم صرف کریگا حق تعالیٰ دنیا مین سو درم اوسے دیگا صرف کرنیسے مال اوسکا کم نہین ہوگا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہی کہ ما نقص مال من صدقۃ اور ہزار درم آخرت مین عنایت کریگا اضعافًا مضاعفہ پائیگا روایت کی ہی سیوطی نے بیچ خماسیات اپنی کے منقول صحاح سے کہ ثواب صدقہ کا پانچ قسم ہی ایک یہہ ہی کہ ایک کے عوض دس پاویگا وہ صدقہ صحیح الجسم کو دینا ہی دوسری یہہ ہی کہ ایک کے عوض نو د پاویگا وہ اندھے اور اپاہج کو دینا ہی تیسری یہہ ہی کہ ایک کے عوض نو سو پاویگا وہ ذی قرابت اور محتاج کو دینا ہی چوتھی یہہ ہی کہ ایک کے عوض لاکھ پاویگا وہ ماں باپ کو دینا ہی پانچوین یہہ ہی کہ ایک کے بدلے نو لاکھ پاویگا وہ عالم فقیہ کو دینا ہی شان نزول مین اس آیت کے بحر مواج مین لکھا ہی کہ غزوہ تبوک مین لشکر اسلام پر سختی یہانتک آئی کہ ایک خرمہ دو آدمیونکو کھانیکو ملتا تھا بعضے اوقات ایک خرمیکو گروہ کا گروہ چوسکے رہتا تھا اور سواریون کی یہہ قلت ہوئی کہ ایک ایک شتر پر دس دس آدمی نوبت بنوبت سوار ہوتے تھے اور پانی کمتی تھی کہ اونٹ کو نحر کر کر کے اوسکے اوجھڑی نچوڑ کر لب تر کرتے تھے ہوا گرم تھی جب تشنگی سے ہلاک ہونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک سے پانی فوارے کی طرح جاری ہوا سب نے پیا اور ہر مرکب کو پلایا اور ذخیرہ کیا امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی اسباب نرکھتا ہو مین اوسے اسباب تیار کر دون اور جو خرچ نہ رکھتا ہو اوسے خرچ دون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ جو کوئی ساختگی لشکر عسرت کی کرے پس واسطے اوسکے جنت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ رسّے بیچ جھول چہار سے درست کر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر گذرانی پھر آپنے فرمایا من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ اونھوننے دو سو اونٹ اور تیار کر کر حضور مین تسلیم کئے پھر آپنے تیسرے بار کلام مذکور تکرار فرمایا اونھوننے تین سو شتر اور حاضر کئے اور ایک روایت مین ہی کہ ہزار دینار اور لاکر نذر پکڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال مہربانی فرمائی اور اونکی تعریف لوگونمین کی اور ارشاد کیا کہ ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم اور تفسیر مغنی مین لکھا ہی کہ ہزار اونٹ اور ہزار دینار یہہ لائے اور عبد الرحمن بن عوف چار ہزار دینار ہرلئے صرف لائے اور نذر گذرانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تجہیز لشکر کے حق تعالیٰ نے یہہ آیت اونہونکی شان مین نازل فرمائی اور جزا ایک کی سات سو بتائی بلکہ مضاعف سمجھائی اور بعضے کہتے ہین کہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک کنوان خراب تھا اسے اپنے مال سے خرید کر درست کیا پھر براہ الٰہی وقف کر دیا حق تعالیٰ نے عمل اونکا قبول کیا اور یہہ آیت اونکے حق مین نازل فرمائی اَلَّذِيْنَ

ثواب صدقہ

فضیلت عثمان ذی النورین

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے بیچ راہ خدا کے ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا پھر پیچھے نہین لاتے
اوس چیز کے کہ نفقہ کرتے منت یعنے احسان کسی پر نہین رکھتے صدقہ دینے مین کہ اوسپر احسان اپنا جتاوین یا اوس سے کہین کہ فلان شخص ہمارا
ممنون احسان ہے ہم نے اس سے یہہ سلوک کیا اور یہہ یہہ کچھہ دیا وَّلَآ اَذًى اور نہ ایذا یعنے بعد نفقہ دینے کے کسی فقیر کو آزار نہین دیتے
قولًا اور فعلًا لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اونکے ہے ثواب صدقہ دینے اونکیکا نزدیک پروردگار اونکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر اونکے ثواب کم ہونیکا اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ثواب سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ بات نیک اور وعدہ اچھا کہ پسند
شریعت اور قبول طبیعت ہو سائل سے کرنا چنانچہ کہنا نظر اوپر عیب میرے کے نفرمائے اور عذر میرا قبول کیجیے یا اب دسترس نہین رکھتا ہون کہ حق
آپکے آپکا بجالاؤن انشاء اللہ تعالیٰ اس تقصیر کو بتوقیر بدل کرونگا یا آپنے مجھپر کرم فرمایا یہہ آپکا گھر ہے پھر تشریف لائیے خدمت بجالاؤنگا
علی ہذا القیاس اسیطرحکا کلام کہ موجب ملال درویش نہو وَّمَغْفِرَةٌ اور عفو کرنا اور بخش دینا اس رنجش اور آزار کا کہ سائل سے تکرار سوال
اور تشدید مقال دلمین واقع ہوا ہو اور دعا کرنا واسطے اوسکے بہ آمرزش خدا خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى بہتر ہے واسطے سائل کے
بیچ نفع کے اس صدقیسے کہ پیچھے اوسکے ہو ایذا یعنے ایسا قول یا فعل واقع ہو کہ موجب آزار اور رنجش فقیر ہو چنانچہ کہے ای بیشرم جا یا ای
بیننگ اعمل نہ مچا وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے صدقیسے ایسے لوگونکے کہ مشرب نفقات ساتھہ خس و خاشاک منت اور آزار
کے مکدر کرتے ہین تحمل والا ہے جلدی عقوبت منان و موذی مین نہین فرماتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ ای لوگو جو ایمان
لائے ہو مت باطل کرو ثواب صدقے اپنے کو بِالْمَنِّ ساتھہ منت رکھنے کے اوپر درویش کے کہ اللہ سبحانہ کا ہے تمام مال اور تم نہین ہو مگر
عمال پس احسان صاحب مال کا ہے وَالْاَذٰى اور نہ تباہ کرو صدقے کو ساتھہ ایذا دینے درویش کے گدائی سرزنش کرو یا ترش رو ہوکر
دو یا چین بجبین ڈالکر خیرات کرو كَالَّذِيْ مانند ابطال اس شخص کے کہ طریق اخلاص سے منحرف ہوکر يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ خرچ کرتا
ہے مال اپنے کو واسطے دکھانے لوگونکے وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ حقیقت مین نہین ایمان لاتے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے
اسواسطے کہ اگر ایمان اللہ پر رکھتے صدقہ اوسکے واسطے دیتے نہ واسطے اور ونکے اور اگر اعتقاد رکھتے اوپر روز جزا کے تو عمل واسطے رد
و امنکے ثواب کے کرتے نہ واسطے ریا کے فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس نمونہ صدقہ اوس منافق مرد کا مانند مثال سل کے ہے کہ خوار اور ہموار
ہو عَلَيْهِ تُرَابٌ اوپر اوسکے مٹی ہو فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ پس پہنچے اوس سل کو باران بزرگ قطرہ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا پس چھوڑ دے اوسکو صاف
یعنے خاک اوسکی پانی سے بہکر کیچڑ سے پتھر صاف رہجاوے سمجھہ لیجیے کہ سل مثل منافق کے ہے اور خاک جو اوسپر نمودار ہے وہ نفقے اوسکے ہین
جو بریا دہین جب باران عدل سحاب حساب زمانیسے برسا آثار تمام نفقون کا اونکے محو ہوکر سنگ بیحاصل رہجاوینگے اور تمام اعمال اہل ریا
کے یہی حال رکھتے ہین پس مؤمنون کو چاہیئے کہ جو عمل کرین واسطے اللہ کے کرین کسیکے دکھانے کو اپنے اچھے کہلانے کو نگاہ مین نرکھین شعر
خدا کے واسطے جو ہو ثواب اسمین ہی حاصل ہے ٭ والا خاک ہین سب کام اور سل اونکا عامل ہے لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا
نہین قدرت پائینگے یہہ نفقہ کرنیوالے ریائی اوپر ثواب کسی چیز کے اوس سے جو تصدق کیا ہے بریا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ
اور اللہ تعالیٰ نہین راہ دکھاتا یعنے عزم ہدایت دلمین نہین ڈالتا قوم کافر ونکے تئین وَمَثَلُ الَّذِيْنَ اور مثال نفقہ کرنے کی اون لوگون
کے کہ بہ اعتقاد اور اخلاص يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ خرچ کرتے ہین اموال اپنے کو واسطے چاہنے رضامندی خدا کے
وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اور واسطے ثبات و یقین کے کہ صادر ہو نفسون اونکے سے ساتھہ پانے ثواب صدقے کے كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ مانند
مثال میوجات باغ کے ہے کہ واقع ہو موضع بلند کہ تابش آفتاب کی جلد تر پہنچے اور ہوا بیشتر لگے اور ابر سے نزدیکتر ہو اور آفت سیلاب
سے دور ایسی زمین پر ایسا باغ ہو اَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا اوسکو باران بزرگ قطرہ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ پس لایا میوہ اپنا دونا جو
اور باغ دو برس مین میوہ لاتے تھے وہ ایکبرس مین لایا فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ پس اگر نہ پہنچا اس باغ کو مینہہ موسل

دھا یہ بڑے بڑے بوند و نکا بس بہار اور شبنم کافی ہے یعنے اثر بار انکا اوسے ضایع نہین کرتا مینہہ تھوڑا ہو یا بہت ہو پھل لاتا ہی مقصود
اس مثال سے حصول جزاے مخلصان ہی کہ جو کچھہ واسطے خوشنودی خدا کے تصدق کرینگے ثواب اوسکا پاینگے خواہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنے درویشونکو جو دیتے ہو تم صدقہ براے خدا یا از روے ریا بینا ہی
مناسب ہر ایک کے جزا دیگا اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ یہہ مثل دوسری واسطے اہل ریا کے ارشاد ہوئی کہ آیا چاہتا ہی ایک کوئی
تم مین سے یہہ کہ ہووے واسطے اوسکے باغ یہان استفہام انکاری ہی یعنے نہین چاہتا مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجوروں سے اور انگوروں سے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہتے ہون نیچے درختون اس باغ کے نہرین پانی کی لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ واسطے مالک باغ کے ہو بیچ اوسکے
سب میوؤن سے وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ اور حالانکہ پہنچے صاحب باغکو بڑھاپا وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ اور واسطے اوسکے اوس پیری مین اولاد ہو ناتوان
اور خوردسال اور معیشت باپ کی اولاد کی بھی گلستان ہو فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ ذٰلک پس پہنچا اوس گلستانکو بگولا ہوا ے گرم کا بیچ اوسکے
آگ تھی فَاحْتَرَقَتْ پس جل گیا باغ بواسطہ باد سموم رہ گیا صاحب باغ متحیر اور مہموم سمجھہ لیجے کہ یہہ مثال عمل منافق ریا والے کی ہی کہ باغ ریا
کو صدقہ جیسے تیار کیا اور ایکبار سموم عدل الہی کے جھوکینے آکر جلا دیا نہ اشجار اوسکے سے مثمر اور شاداب ہوا اور نہ انہار اوسکیسے سرسبز اور سیراب
٥ کشت برابرے سبزہ ہی تو کیا برق مساحت آویگی + کرکے عمل اعمال کا انکے باغ باغ جلاویگی كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ اسیطرح بیان فرماتا ہی حق تعالی واسطے تمھارے نشانیان الطاف واحسان اپنے کی تو کہ تم فکر کرو اور کسی عبادتین ساتھہ اوس معبود
واحد کے شریک کسیکو نکرو باقی رہے یہان کئی خدشے جواب طلب سو وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال بوستان خرمہ وانگور مین سب
میوے کیونکر حاصل ہون جواب اسکا تین طور پر دیا جاتا ہی ایک تو یہہ کہ ثمرات سے مراد منافع ہین نہ میوے دوسرے ہم کہتے ہین کہ سب ثمرات اوس
بوستانکے نہ تمام میوے جہانکے تیسرے ہوسکتا ہی کہ سب قسم کے میوے ہون فرضًا اور تعین خرمہ وانگور واسطے بزرگی کے ہو سوال من کل الثمرات مین
من تبعیضیہ مناسب مقام نہین ہی اور اگر زائدہ کہین تو زائدہ آنا من کا بقول اخفش ضعیف ہی پس یہہ کس معنو نہن ہی جواب ہوسکتا ہی
کہ من ابتدائیہ ہو بتقدیر حظ من کل الثمرات اور بیانیہ بھی ہوسکتا ہی بتقدیر لہ فیہا منافع من کل الثمرات اور حمل اوپر زیادتکے بھی بنتا ہی اور بقول صحیح
اوسے شاذ کیا جاتا ہی اسواسطے کہ جو کلام قبل وضع قاعدہ نحو کے ہو اگر وہ مخالف قاعدہ کلی نحویونکے ہو یا جمہور کے ہو اوسے شاذ کہتے ہین اور
جو کلام بعد وضع قواعد نحو ہوا اور مخالف کل کے ہو تو وہ ممتنع ہی اور اگر مخالف جمہور کے ہو تو ضعیف ہی معلوم کیجے کہ ترتیب مین آیت آیات مسایل ٥٣
سے کہ جس سے مسئلہ زکوۃ تجارت اور عشر خارج اور خمس معادن نکلتا ہی وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ
ای لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو بیچ راہ خدا کے پاکیزہ سے اوس چیز سے کہ کسب کیا ہی تمنے سوداگری سے یا اور صفت حرفت سے وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ اور اوس چیز سے کہ نکالا ہی ہمنے واسطے تمھارے زمین سے غلے میوے لکھا ہی کہ اغنیاے انصار واسطے فقراے مہاجرین کے
موسم خرمے مین اچھے اچھے خرمے مسجد نبوی کے کونین چھپا چھپا کر رکھہ جاتے تھے ایکروز ایک مالدار دو سو صاع خرمے ردی ناکارے ظاہر
لایا اور درمیان اوّل اچھے خرمونکے ملا گیا ارشاد ہوا وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اور مت قصد کرو خبیث کا کہ بکار وی جن کے دو
اسمین سے کہ خرچ کرتے ہو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اور حالانکہ نہین ہو تم لینے والے اوسکے اگر تمھین دین تمھارے حقوق مین اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ مگر یہہ کہ آنکھہ چرا جاؤ بات ٹلجاے دینے مین اوسکے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور جانو کہ اللہ بے پرواہ ہی اوس شخص سے کہ تصدق کا
بمال خبیث کرے اور تعریف کیا گیا ہی ساتھہ اوسکے کہ مال طیب سے صدقہ قبول فرماتا ہی سمجھہ لیجے کہ مراد طیب سے وہ مال جید ہی کہ
محبوب الطبع ہو چنانچہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون سے ظاہر ہی اور مراد خبیث سے مال مکروہ الطبع ہی چنانچہ میوہ گندہ اور غلہ گندہ
اور یہی مختار عند الاکثر ہی یا طیب سے مراد حلال ہی اور خبیث سے ضد اوسکی علی مانص بہ القاضی اور تصریح کی ہی صاحب مدارک نے کہ انفقوا
من طیبات ما کسبتم دلیل وجوب زکوۃ ہی اموال تجارت مین کہ کسب ہمارا تجارت ہی اور طریقہ ادا کا اوسکے اور مسائل متعلقات اوسکے تمام کتب

فقہ مین مسطور ہین اور تخریج کی امام زاہدی نے کہ مما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب عشر ہی اور کلام باقی مفسرین سے نکلتا ہی کہ ما اخرجنا جوب
اور ثمار اور معادن وغیرہا ہین اسو قتین یہہ آیت شامل ہی عشر خارج اور خمس معادن سبکو کہ مسائل اونکے فقہ ہیں مفصل مسطور ہین معلوم کیجئے
کہ چونبین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فضل انفاق کا اعم اس سے کہ فرض ہو یا نفل نکلتا ہی اور فضل علم اور عمل بھی ظاہر ہوتا ہی اوہ
یہہ ہی اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ شیطان وعید دیتا ہی تمکو نفقہ دینے ہین فقر کا اور ڈراتا ہی کہ مال خرچ کیا اور کنگال ہوئے
اور حکم کرتا ہی تم کو ساتھہ بخل اور امساک اور منع صدقات کے وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا اور اللہ تعالی وعدہ فرماتا ہی تم کو
اوپر صدقہ دینے کے بخشش کا تمھارے گناہون کے روز قیامتمین اور زیادتی روزی دینے کا دنیا مین پس چاہیے کہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے
صدقہ دینا موقوف نکرو وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشائش والا ہی جو کوئی اوسکی راہ ہین صدقہ دیتا ہی روزی اوسکی کشادہ کرتا ہی جاننے
والا ہی مستحقونکو وسعت اور فضل اور مغفرت کے يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ دیتا ہی حکمت انفاق کی جسے چاہتا ہی تاکہ جانین کہ کیا دیا چاہیے
اور کسے دیا چاہیے یا عطا کرتا ہی دانش کہ درمیان القاے رحمانی اور خطرہ شیطانی کے تمیز کرے اور وعید شیطانی سے نہ ڈرے اور وعدہ
رحمانی پر امیدوار رہے وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا اور جو کوئی دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا بھلائی بہت سمجھہ لیجئے کہ حق
تعالی نے مال و متاع دنیا کو اندک فرمایا کہ قل متاع الدنیا قلیل اور دانش کو ساتھہ خیر کثیر کے موصوف کیا کہ فقد اوتی خیرا کثیرا پس عالم کو چاہیے
کہ ملازم خدمت اغنیا نہووے اور رتبہ علم کو کہ متضمن خیر کثیر ہی ساتھہ طلب متاع قلیل کے نہ کھووے شعر علم پڑھہ دنیا کو چھوڑا درلیں و
قارونکو تو دیکھہ + کون ہی فوق السما اور کون ہی تحت السمک وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور نہین پند پذیر ہوتے ساتھہ اس نصیحت
کے مگر صاحب عقل کے باقی رہا یہان ایک سوال جو اہل معانی کیا کرتے ہیں سوال کتب علم معانی ہین قاعدہ یون بیان کرتے ہین کہ اصل استعمال
نفی اور استثنا کا وہان ہی کہ جہان سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار ہوا اور اصل استعمال انما کا یہہ ہی کہ سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار نہو پس یہان
جو قصر کیا ہی نصیحت قبول کرنیکا اوپر ارباب عقول کے اس قصر کا منکر کوئی عاقل نہین اسجگہہ استعمال اسکا کس معنی سے ہی اور علاوہ اسکے یہہ ہی
کہ یہان نفی اور استثنا کا استعمال کیا ہی اور دوسرے مقام پر انما فرمایا ہی کہ انما یتذکر اولوا الالباب ہی پس جمع حکم واحد ہین ما و الا اور انما کیونکر
ہو سکینگے جواب مقصود اس کلام سے مفہوم ظاہر اوسکا کہ قصر ہی نہین ہی بلکہ مقصود یہان تعریض مذمت کفار سے ہی اسطرح سے کہ نصیحت لا
قبول نہین کرتے اولوا الالباب سے نہین ہین اور فرق مذکور ما و الا اور انما ہین بیچ قصد قصر کے ہی پس لازم نہین کہ جو حکم صورت قصد قصر ہین
ہو صورت قصد تعریض ہین بھی ہو سمجھہ لیجئے کہ تحقیق تمسک کیا ہی امام فخر الاسلام بزدوی نے ساتھہ اس آیت کے اوپر اسکے کہ عمل داخل
ہی فقہ ہین اسواسطے کہ حکمۃ لغت ہین اتفاق علم و عمل کو کہتے ہین او تفسیر کی ہی حضرت ابن عباس رضؓ نے کہ حکمت علم شریعت اور حلال اور
حرام ہی بیچ کلام الہی کے کہ فرمایا ہی یوتی الحکمۃ من یشاء پس دلالت کرتا ہی کہ عمل داخل ہون بیچ فقہ کے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی ادع الی
سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ اور اشارہ کیا ہی طرف اوسکے صاحب مدارک نے کہ کہا ہی حکمت علم قرآن اور سنۃ اور علم نافع موصل
الی رضاء اللہ ہی اور عمل کرنا ساتھہ اسکے ہی اور حکیم عند اللہ عالم عامل ہی اور حکمت کو درمیان مسائل انفاق کے ذکر فرمایا اوسین نکتہ یہہ ہی
کہ دلالت کرے اوپر اسکے کہ زکوۃ فی العلم بھی واجب ہی غنی کو اور درس کہنا اوسکا ضرور ہی کہ علم بے نفع خزانہ مدفون ہی یا یہہ کہ علم
مسائل انفاق کا اور فرائض کا اور عمل کرنا اوپر واجب ہی اوپر تمام مسلمانونکے معلوم کیجئے کہ چھٹوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ
فضائل نفقہ کا اور نذر کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اور جو کچھہ خرچ کرو تم ای مسلمانو نفقے سے تھوڑا یا بہت ظاہر یا پنہان
بطریق فرض یا تطوع اخلاص سے یا ریا سے خدا کیواسطے یا غیر کے اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ یا منت مانو تم کچھہ منت معین یا غیر معین سے طاعت
ہین یا معصیت ہین فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ پس تحقیق اللہ جانتا ہی اوسکو اور فراموش نفرماویگا وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اور نہین ہی واسطے
ظالمونکے کہ نفقہ بریا کرتے ہین یا نذر معصیت ہین مانتے ہین یا منت طاعت ہین مانکر وفا نہین کرتے مددد دینے والونسے بیچ آخرت کے کہ

عذاب سے چھڑا وے اونکو اس آیت سے وجوب ایفاے نذر غیر معاصی مین نکلتا ہے بحر مواجمین لکھا ہے کہ من زائد ہے اور معنی یہہ ہین کہ نہین
ہے واسطے ظالمونکے یاری دینے والے کہ عذاب الٰہی سے آخر نہین بچاوین معلوم کیجیے کہ چھبیوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ظاہر خیرات
دینے کا اور چھپا کے دینے کا نکلتا ہے وہ یہہ ہے اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ اگر تم ظاہر کرو خیرات کو وقت دینے کے پس اچھا ہے یہہ کہ اور
لوگونکو رغبت ہو دینے کی وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر چھپاؤ تم صدقے کو اور دو اوسکو درویشونکو خفیہ پس یہہ
چھپانا بہت اچھا ہے واسطے تمھارے اسواسطے کہ صدقہ ریا اور سمعہ سے پاک ہوگا اور فقیر لینے کی ذلت سے بچینگے بعضے علمانے صدقہ مخفی کو عام کہا
ہے فرائض مین ہو یا نوافل مین کہ صحابہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اخفا کے مبالغہ تمام رکھتے تھے ہر طرح کے صدقے مین اور بعضے
کہتے ہین کہ اخفا متعلق ساتھ نوافل کے ہے اور فرائض مین اولی ظاہر دینا ہے تا گمان ترک کا کوئی نکرے اور دوسرے اور لوگ اغنیا دیکھکر رغبت
کرین صدقے دینے پر اور اسمین دلیل مسارعت بامر خدا بھی ہے لیکن صدقہ نفل مین ہر طرح اخفا اولی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس سے منقول
ہے کہ صدقہ نفل چھپا کے دینا ستر مرتبے بہتر ہے ظاہر دینے سے اور صدقہ فریضہ ظاہر دینا بہتر ہے پچیس درجے چھپا کے دینے سے وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ
مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ اور دور کریگا تم سے بعضے گناہ تمھارے یعنے سوا ظلم کے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے
ہو تم ظاہر خیرات یا چھپا کے خبر رکھنے والا ہے جزا دیگا موافق اعمال تمھارے یکفر اور نکفر ساتھ نون کے دونون قرأتین آئین ہین لَيْسَ عَلَيْكَ
هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ نہین اوپر تیرے محبوب میرے ہدایت کرنا ہود کا بلکہ اوپر تیرے دعوت ہدایت کی ہے فقط اور لیکن
خدا ہدایت کرتا ہے ساتھ عنایت اپنی کے طرف ایمان کے جسے چاہے روایت ہے کہ اسما بنت امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہ انکی مان نے کہ
مشرکہ تھی کچھ چاہا مجھے دے اسمانے بجہت کفر نہ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دو سب ادیان والونکو ہدایت اللہ کیطرف سے ہے جسے چاہے کرے اور بعضے کہتے ہین کہ ما اسما کی مدینہ آئی اور کچھ تحفے
اسما کے واسطے لائی اسمانے بجہت کفر کے اوسکے لینے مین توقف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضرت جبرئیل یہہ آیت لائے روایت
اولی ساتھ ذکر صدقات کے موافق ہے اور روایت ثانیہ غیر مطابق اور بعضے کہتے ہین کہ آغاز اسلام مین مسلمان فقرا اہل کتابکو خیرات دیا کرتے تھے
بعد قوت اسلام کے دینا موقوف کیا تھا واسطے تجویز صدقات کے اوپر کفار کے یہہ ارشاد ہوا سمجھ لیجے کہ باتفاق علما صدقہ نفل دینا غیر مسلم کو جائز ہے
لیکن زکوٰۃ دینا نہین درست بحر مواجمین ہے کہ کتے بلی کو کھلانا جب روا ہو تو آدمی محتاجکو کیونکر روا نہو حدیث مین ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہر جگر تشنہ مین اجر پانی دینے کا اور سیراب کرنیکا ثابت ہے غرض جسکو نفع پہنچائے بہتر ہے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ
اور جو خرچ کرو تم مال سے پس واسطے جانون تمھارے کے ہے کہ ثواب اوسکا تمھین ملیگا خواہ کافر کو دو خواہ مسلمان کو وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ
وَجْهِ اللّٰهِ اور نہ خرچ کروگے تم کہ مسلمان ہو مگر واسطے طلب ثواب اور خوشنودی الٰہی کے وجہ کے معنے ثواب کے ہین چنانچہ اور آیت مین وارد ہے
کہ ما اوتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ اور جو کچھ خرچ کرو تم مال اپنے سے پورا پہنچایا جاویگا ثواب اوسکا
طرف تمھارے وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم نہ ظلم کئے جاؤگے یعنے ثواب مین سے تمھارے پس تم کچھ جنہ کم کئے جاؤگے لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ یہہ صدقہ اور نفقہ تمھارا واسطے درویشونکے ہے جو بند کئے گئے ہین بیچ راہ خدا کے کہ گوشہ نشین ہوکر طاعت الٰہی مین مصروف ہین یا بجہاد مالوف
ہین لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ نہین کرسکتے بواسطہ دوام طاعت کے یا اشتغال غزا کے سیر کرنا بیچ زمین کے واسطے تجارات اور طلب رزق
کے یہہ اصحاب صفہ تھے کہ مہاجران قریش سے چارسو آدمی مانند بلال اور عمار اور ابن مسعود وغیرہم کے کہ خدا کے واسطے دنیا چھوڑکر رشتۂ الفت
خویش و اقربا توڑکر گھربار سے منہہ کو موڑکر مدینہ منورہ مین آرہے تھے راتکو سونیکی جگہہ نہ تھی مسجد نبوی کے کونین پڑرہتے تھے اور تمام دن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک مین بسر کرتے تھے قوت اونکا خرمہ ردی افتادہ راہ تھے کہ چنکر دھوکر کوٹکر پانی سے ترکرکے شدت گرسنگی مین
کھاتے تھے اور لباس اونکا چھڑے گھوڑونکے پڑے ہوئے اونکو پاک کرکر عورت چھپاتے تھے سوال کرنے کسی سے شرماتے تھے اسی سبب سے

ارشاد ہوا يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ جانتا ہے انکو مرد نادان کہ بےخبر ہے اونکے حال سے توانگر بے سوالی سے اور استغنائے
خلق سے تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ پہچانتا ہے تو ای محبوب میرے اونکو ساتھ چہرون اونکیکے کہ نشانی اور علامت عشق خدا کی اونمین ظاہر ہے ۵
لب خشک چشم تر مین رنگت ہے زعفرانی + چہرے پر اونکے ہر ایک ہے عشق کی نشانی + لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا نہین سوال کرتے
لوگون سے لپٹ کر نہ الحاح وزاری سے نہ بغیر اوسکے اسواسطے کہ موصوف ساتھ بے سوالی کے ہین اور نہ مانگنا اونکا یہہ بھی شفقت اور مرحمت
اونکی ہے کہ مبادا کوئی سوال رد کرے اور گناہ مین پڑے وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۵ اور جو کچھ خرچ کروگے تم مال اپنے سے
اوپر اصحاب صفہ کے اور سوائے اونکے اور مستحقون پر پس تحقیق خدا ساتھ اوسکے دانا ہے جانتا ہے کہ کسے دیا اور کیون دیا الَّذِينَ يُنْفِقُونَ
أَمْوَالَهُمْ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ خدا کے مالون اپنونکو بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً راتکو اور دنکو چھپے اور ظاہر غرض اس سے
استغراق اوقات اور انواع ہے باعطائے صدقہ سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہے کہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار
دینار صدقہ دئے تھے دس ہزار ظاہر اور دس ہزار باطن راتکو دس ہزار دنکو دس ہزار حق تعالی نے صدقہ اونکا قبول فرمایا اور یہہ آیت اونکی
شان مین نازل کی چنانچہ کشاف مین مذکور ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پاس
چار درہم تھے ایک آپنے ظاہر دیا ایک چھپا کے ایک راتکو ایک دنکو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ
اسطرح سے صدقہ تمنے کیون دیا اونھونے عرض کیا کہ طریقہ صدقہ کا اس چار طرح کے سوا پانچوین طرح مینے نہ دیکھا پس جمع مین اوسکے التزام
کیا مینے کہ کاش کوئی کسی نوع سے قبول ہو جاوے فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ پس واسطے اونکے ہے کہ جو اس چار طرح کا صدقہ دیتے ہین
ثواب صدقات اونکے کا نزدیک پروردگار اونکیکے ہے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہین ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ اندوہگین ہونگے
معلوم کیجئے کہ ستاونوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت ربا کا اور عذاب اوسکا نکلتا ہے وہ یہہ ہے الَّذِينَ يَأْكُلُونَ
الرِّبَا جو لوگ کہ کھاتے ہین سود یعنے نفع زائد محض خالی عوض سے لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ نہ کھڑے
ہونگے قبرونسے بعد مونکے مگر جیسا کہ کھڑا ہوتا ہے وہ شخص کہ باولا کرتا ہے اوسکو شیطان آسیب سے عرب والونکے زعم مین یہہ تھا کہ جب جن
آدمیکو مس کرتا ہے عقل اوسکی ٹھکانے نہین رہتی دماغ مین خبط آجاتا ہے حق تعالی نے موافق عرف اور عادت اونکیکے سمجھایا کہ قیامت
کو دیوانون کی طرح سے کھڑے ہونگے بے ساختہ ہوش وحواس باختہ اور مس کے معنے لغت مین جنون کے بھی آئے ہین ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا
إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا یہہ سراسیمہ کھڑا ہونا اونکا کہ عذاب الہی ہے اسواسطے ہے کہ اونھونے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ بیچنا مانند سود کے ہے کفار
ایکدرم کو ساتھ دو درم کے بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ ربا نہین ہے بیع ہے فرق درمیان ربا اور بیع کے نہین کرتے تھے وَأَحَلَّ اللَّهُ
الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا اور حالانکہ حلال کیا ہے اللہ نے بیچنا اور حرام کیا ہے سود فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ
پس جو کوئی کہ آئی اوسکے پاس نصیحت پروردگار اوسکے سے کہ نہی سود سے ہے پس باز رہا اور حکم خدا کا بجالایا پس واسطے اوسکے ہے جو پہلے لیا یعنے
قبل حرمت کے جو سود لیا وہ اس سے نہ پھیرا جاویگا یا مراد فلہ ما سلف سے یہہ ہے کہ گناہ اوسکے گذشتہ مغفور ہوئے وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ اور کام اوسکا
زمانہ آئندہ مین وابستہ بارادہ الہی ہے چاہئے توبہ پر ثابت رکھے چاہے نرکھے وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
اور جو کوئی بازگشت کرے طرف حلت ربا کے بعد اوسکے کہ خدا نے حرام فرمایا پس وہ گروہ اصحاب دوزخکے وہ بیچ اس آتش کے ہمیشہ رہنے
والے ہین سمجھہ لیجئے کہ ربا لغت مین بمعنی فضل ہے اور مطلق فضل حرام نہین ہے اسواسطے کہ مقصود ربح اوٹھانے بیع کے سے فضل ہوتا ہے اگر
مطلق فضل حرام ہو بیع موقوف ہو جاوے پس فضل مقید مراد ہے کہ مجہول ہے اور محتاج بیان رسول ہے صلی اللہ علیہ وسلم لہذا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحنطة بالحنطة والشعير بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح والفضة بالفضة والذهب بالذهب مثلاً بمثل يداً بيد
والفضل ربوا پس یہہ چھہ چیزین حدیث مین وارد ہین گیہون جو خرما نمک چاندی سونا اور مسائل اوسکے کتب فقہ اور وہ اختلاف ائمہ

نصف الربع

مفصل مسطور ہین ہر مسلمانکو لازم ہی کہ دیکھکر اس سے بچے کہ حرام قطعی ہی کہ حدیث مین وارد ہی کہ لعن الرابی والمربی والکاتب والشاہد اور تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین روایت کی ہی کہ کھانیوالا ہی ربا اور کھلانیوالا اور کاتب اور شاہد ملعون ہین اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حدیثمین وارد ہی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ ایک قوم کے ہلاکت کا ظاہر کرتا ہی بیچ اونکے ربا معاذ اللہ چنانچہ بحر مواج مین یہہ روایتین لکھی ہین یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا مٹاتا ہی اللہ تعالی مال رباکو یعنے ہرچند سود لے اور سود جوڑے اور مال جمع کرے لیکن مال بنقصان وخسران ہی یا غیر محل مین خرچ ہوتا ہی یا حادثہ مین تباہ ہوجاتا ہی اور اگر رہتا بھی ہی تو وارث اوسکے اوس سے متمتع نہین ہوتے مال نامبارک ہی اور اگر اچھے مال مین ملے تو برکت اوسکی بھی کھوتا ہی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ اگر سود کے مال مین سے صدقہ دے یا راہ حج مین خرچ کرے یا غزا مین قبول نہین ہوتا یہہ کمال نقصان ہی وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ اور بڑھاتا ہی اللہ تعالی خیرات کو یعنے ہرچند کم ہو ثواب اوسکا زیادہ عنایت فرماتا ہی یہانتک کہ صدقہ ایک خرمیکے عوض مقدار پہاڑ کے دیتا ہی سمجھ لیجیے کہ ذکر صدقات کا بعد ذکر سود کے قبیل ذکر ضد بعد ضد کے ہی کہ خوبی شی کی ضد اوسکے سے معلوم ہوتی ہی حسن صدقہ قباحت ربا سے ظاہر ہوتا ہی اور قباحت ربا بحسن صدقہ روشن ہوتی ہی کہ ہرچند مال سود کا ظاہر بڑھتا جاتا ہی لیکن آخر کار کم ہوتے ہوتے نابود ہوجاتا ہی اور صدقہ دینے سے مال اگرچہ ظاہر مین کم ہوتا ہی لیکن واقع مین سبب افزونی کمال ہی دنیا مین عوض اوسکا اللہ دیتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ نہین نقصان مال صدقیسے اور نہین ناقص کرتی مالکو زکوۃ ہرگز اور آخرت مین اضعاف مضاعفہ عنایت فرماتا ہی شعر مال خیرات کرے کاہ سے جون کوہ اللہ ۔ ایسے ہی مال رباکو وہ [illegible] کرے کوہ سے کاہ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اور اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہر کفر کرنیوالے گنہگار کو کہ اوپر ارتکاب ربا کے مصر ہوا اِنَّ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے کہ بموجب اوامر اور نواہی الہی کے بجا لائے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور قایم رکھا نماز اور دیا زکوۃ مالکو لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اونکے ہی ثواب اونکا نزدیک پروردگار اونکے روز قیامتمین وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر اونکے اوس چیز سے کہ آگے بھیجی ہی اور نہ وہ غمگین ہونگے اوس چیز سے کہ پیچھے چھوڑ گئے معلوم کیجیے کہ اٹھانوین اور ستھوین آیتین آیات مسائل سے کہ جسے مسئلہ ترک ربا کا بیچ قرض کے نکلتا ہی وہ یہہ ہین کہ متصل ارشاد فرمائین ہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور دست بردار ہو جو کچھ باقی رہا ہی سود سے اگر ہو تم ایمان لانیوالے حرمت ربا پر اور معتقد حکم خدا پر سبب نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ بنی عمرو ثقفی اور بنی مغیرہ مخزومی آپسمین معاملہ ساتھ ربا کے رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ساتھ حرمت ربا کے فتوی دیا بنی عمرو نے اس شرط پر کہ سود اونکا اوروں پر ثابت رہے اور اونکا سود اس سے موضوع ہوجائے صلح کی پس طلب ربا مین بنی مغیرہ سے سخت مواخذہ کیا بنی مغیرہ نے قصہ اپنا عتاب بن اسید سے کہ حاکم مکہ کا تھا کہا کہ کیا بدبختی ہماری ہی کہ ربا سب آدمیونسے وضع کرلین اور ہم ہنوز اسی بلا مین گرفتار ہین عتاب اسید نے کہ حاکم مکے کا تھا یہہ سب ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ سود سے دست بردار ہو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس اگر نکرو تم اور بقیہ سود سے ہاتھ نہ کھینچو پس خبردار ہو جاؤ ساتھ لڑائی کرنے کے خدا سے اور رسول اوسکیسے یا آگاہ کرو ایکدوسر کو اور تیار ہو ساتھ جنگ خدا کے کہ آتش ہی اور ساتھ حرب رسول کے کہ شمشیر ہی وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ اور اگر توبہ کرو سود لینے سے پس واسطے تمھارے ہی اصل مال تمھارا لَا تَظْلِمُوْنَ نہ ظلم کرو تم وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کئے جاؤ تم یعنے تم ظلم نکرو مدیون پر زیادتی لینے مین اس مال سے اور نہ تمپر ظلم کرے مدیون کہ اصل مال مین کم دے بعد نزول اس آیت کے بنی عمرو نے کہا کہ ہمے طاقت حرب خدا اور رسول کی نہین ہی سود چھوڑ کر سرمایہ پر راضی ہوئے اور مغیرہ نے بسبب افلاس اور تنگی کے چاہا کہ مہلت ادائے اصل مال مین بھی ہوجائے حق تعالی نے ساتھ مہلت دینے دیندار تنگدست کے حکم فرمایا اور آیت یہہ اگلی نازل فرمائی اور معلوم کیجیے کہ ساٹھوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ مہلت دینے دیندار تنگدست کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ اور اگر ہو

قرضدار افلاس والا تنگدست پس حکم اوسکا مہلت دینی ہی وقت تونگری اور فراغت تک وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
اور اگر خیرات کرو قرضدار مفلس کو بہتر ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے یعنے اگر اس مال سے بعض یا کل بخشدو تو بہتر ہی واسطے تمہارے
ثواب مین مہلت دینے سے یا لینے سے وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ اور ڈرو عذاب اوس دنکے سے کہ تم سب پھیرے جاؤگے بیچ اوسکے
طرف جناب خدا کے یا جزا کے کہ مقدار کیا ہی ثواب اور عتاب سے ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا ہر نفس کو جو کمایا ہی یعنے
جزا اعمال کی جو نیک و بد کئے ہین وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور وہ نہ ستم کئے جاوینگے یعنے اگر عمل نیک کئے ہین تو ثواب اونکے مین نقصان نکرینگے اور
اگر عمل بد کئے ہین تو زیادہ اون اعمال سے عذاب نہ دینگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آخرین آیات قرآنی باعتبار
نزول کے یہی آیت ہی کہ تین ساعت پہلے وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور بعضے کہتے ہین اکیس روز پہلے انتقال شریف کے نازل ہوئی ہی لیکن
اکثر مفسرین کے نزدیک مرجح یہہ قول ہی کہ سات دن پہلے ارتحال جناب نبویکے علیہ افضل الصلوٰۃ نزول اسی آیۃ کا واقع ہوا ہی معلوم کیجئے اٹھوین آیت آیات
مسایل سے کہ جسے آیت مداینہ کی کہتے ہین اور اطول آیات قرآنی ہی اور بہت مسایل اس سے نکلتے ہین چنانچہ مسئلہ بیع سلم کا اور کتابت
اوسکیکا اور ایلا کا اور گواہ کرنیکا وہ یہہ ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب معاملہ کرو تم
آپسمین ساتھ قرض کے یعنے کسیکے ہاتھ کچھ چیز بیچو یا خریدو اور مبلغ اوسکی قیمت کے قرض ٹھہراؤ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ایکوقت مقرر معین تک کہ
فلانے مہینے مین فلانی تاریخ ادا کرینگے فَاكْتُبُوهُ پس لکھ رکھو اوسکو بیچ کاغذ کے اسطرحسے کہ وصف معاملہ کا اور نام دونون معاملہ کرنیوالونکے
اور مبلغ حق کے اور مدت وعدے کی مہینہ تاریخ اوسمین ہو تا وقت حاجت کے اوسے دیکھ لو وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ اور
چاہئے کہ لکھے درمیان تمہارے لکھنے والا ساتھ انصاف کے کہ کم اور زیادتی نکرے مال مین اور مدت وعدہ مین وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ اور
چاہئے کہ نہ انکار کرے کوئی لکھنے والا تنکیر کاتب کی بعد نفی کے افادہ عموم کرتی ہی بقول اخص طرف فرض کفایت کے اور بعضے روایتمین فرض
عین ہی بشرط فراغ کاتب اور بعضے کہتے ہین فرض تھا منسوخ ہوگیا ساتھ قول ولا یضار کاتب کے اب مستحب اور اولی ہی کہ جسے لکھنا آتا ہو وہ
اباء نکرے جب التماس کرین أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ یہہ کہ لکھے کاغذ معاملہ کا جیسا سکھایا ہی اوسکو اللہ نے یعنے موافق شریعت کے فَلْيَكْتُبْ
پس چاہئے کہ لکھدے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال ولیکتب بینکم کاتب پہلے فرمایا تھا پھر امر فلیکتب لائے تکرار لازم آیا جواب
امر اول راجع طرف متداینونکے ہی یعنے جب آپسمین ایکدوسرا مداینہ کرے تو لکھے کاتب درمیان انکے ان کے امر سے ساتھ انصاف کے یعنے ای
معاملہ کرنیوالو تم امر کرو اور وہ لکھے اور امر دوسرا طرف کاتبونکے ہی یعنے جب یہہ التماس کرین تو چاہئے کہ کاتب انکار نہ کرے لکھدے وَلْيُمْلِلِ
الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ اور چاہئے کہ مطالب کہے کاتب سے وہ شخص کہ اوپر اوسکے ہی قرض اور زبان سے اپنی اقرار کرے وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ اور
چاہئے کہ ڈرے مطالب کہنے والا اللہ سے کہ پروردگار اسیکا ہی وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا اور نہ کم کرے وقت اقرار کے اوس حق سے کہ
ذمے پر اوسکے ہی کچھ چیز اور معاملہ جیسا ہی ویسا لکھواوے کچھ جھوٹ نہ ملاوے فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا پس اگر ہو وہ شخص
کہ اوپر اوسکے حق ہی بیوقوف جاہل یعنے بالغ دیوانہ اور مرد مبہوت أَوْ ضَعِيفًا یا عاجز ناتوان جیسے بچہ خوردسال یا بوڑھا عمر رسیدہ أَوْ لَا
يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ یا یہہ کہ مطلق توانائی نہین رکھتا اوسکی کہ مطلب کہے وہ بسبب بوڑھاپےکے یا بواسطہ مرض کے لکنت زبان نہین ہی یا وہ
زبان جو متعارف قوم ہی نہین جانتا فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ پس چاہئے کہ مطلب کہے ولی اوسکا ساتھ انصاف کے بے کم و زیادہ کا
وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ اور شاہد کرلو اوپر معاملے اپنے کے دو گواہ مردون اپنے سے یعنے مسلمان بالغ آزاد فَإِنْ لَمْ
يَكُونَا رَجُلَيْنِ پس اگر نہون دو مرد گواہ اتفاق زمانہ سے فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ پس ایک مرد اور دو عورتین گواہ ہوئین سے اور دو عورتین اس
واسطے مقرر فرمائین مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ اونمین سے کہ پسند کرتے ہو تم گواہ ہونے أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى اگر بھول جاوے
ایک اون دو عورتون مین سے جو گواہ ہین پس یاد دلاوے ایک عورت دونون عورتون مین کی دوسری عورت کو سمجھ لیجئے کہ بجہت غلبہ رطوبت صفت نسیانکی عورتون

کے مزاج پر غالب ہے اسواسطے دو عورتین قایم مقام ایکمرد کے چاہیین کہ ایک بھولے تو دوسری یاد دلاوے اور گواہی فقط عورتون کی بغیر مرد ونکے بکارت اور ولادت اور عیوب نسا مین بیچ مواضع مستورہ کے معتبر ہے اور ساتھہ مرد ونکے حدود و قصاص مین تو مطلق مسموع نہین ہے اور سوا اسکے حقوق مالی اور غیر مالی مین مثل نکاح اور طلاق اور عتاق اور وکالت وغیرہ مین مقبول ہے وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا اور نہ انکار کرین گواہ جب بلائے جاوین واسطے گواہی دینے کے وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا اور مت کاہلی کرو اور نہ ملول ہو اس سے کہ لکھو اوس حق کو یعنے قرض کو کاغذ مین درانحالیکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا یعنے تھوڑا ہو یا بہت یا خط صغیرہ ہو یا کبیرہ یعنے باختصار یا بطول إِلَىٰ أَجَلِهِ ط ایکوقت تک اوسکے کہ مقرر ہوا ساتھہ اقرار مدیون کے ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ یہہ لکھنا قرض کا تمھارے تئین بہت انصاف والا ہے نزدیک اللہ کے وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ اور سیدھا کرنیوالا ہے واسطے گواہی کے کہ کتابت مین مذکور شاہد و گواہی وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا اور بہت نزدیک ہے یہہ کہ نہ شک مین پڑو تم مقدار حق مین اور مدت مین اوسکی اور تعین شہود مین جب رجوع کرو تم طرف کتاب کے إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً مگر یہہ کہ ہو معاملہ سوداگری کا ہاتھون ہاتھ تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ پھراتے ہو اوسکو درمیان اپنے حاصل یہہ ہے کہ جب معاملہ دست بدست اور نقد بہ نقد ہو فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا پس نہین ہے اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ نہ لکھواؤ اسکو وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ اور شاہد کرو جب خرید فروخت کرو تم ساتھہ نقد کے حکم آیت کا منسوخ ہے ساتھہ آیت فان امن بعضکم بعضا کے وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ط اور نہ رنج پہنچایا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ یعنے کسی کاتب سے زبردستی نہ لکھواؤ اور نہ کسی سے بزور شاہدی دلواؤ یہہ معنے جب ہین کہ یضار کو فعل معروف کہو جیسی کہ قرأت حضرت امیر المؤمنین عمر رض کی ہے تو یہہ معنی ہوئی کہ چاہیے کاتب نہ ایذا پہنچاوے کسیکو کاغذ درست لکھے خیانت کتابت مین نکرے اور گواہ بھی سچ بولین گواہی نہ چھپاوین وقت طلب کے ادھر ادھر نہ چھپے پھرین وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ط اور اگر کرو تم ای معاملہ کرنیوالو یہہ چیزین جو منع کیئین ہین ہمنے تمکو اضرار کتابت اور شہید کیسے پس تحقیق وہ فعل منع کیا گیا گنہگاری ہوگا لاحق ساتھہ تمھارے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے خلاف فرمان الہی نکرو وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ اور سکھاتا ہے تمکو خدا تعالی شرایع اسلام اور لوازم تقوی اور مصالح کارہائے دنیا وعقبی وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور اللہ تعالی ساتھہ ہر چیز کے دانا ہے اعمال تمھارے جانتا ہے سزا اور جزا موافق اونکے دیگا معلوم کیجیے کہ باسٹھوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمے مسئلہ رہن اور عدم اوسکا عند فقدان کاتب نکلتا ہے اور بیان ادائے شہادت ہے وہ یہہ ہے وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ اور اگر ہو تم بیچ سفر کے علی یہان بمعنی فیہ ہے وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم لکھنے والا یعنے ایسا شخص کہ حقوق تمھارے لکھے یا لکھنے والا تو ہے لیکن دوات قلم کاغذ موجود نہین فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ پس گروی کا ہے قبضہ کی ہوئی یعنے واسطے خاطرجمعی اور زوال تردد تمھارے کے یہہ ہے کہ کچھہ چیز اوسکی اپنے مال کے عوض مین گروی رکھلو سمجھہ لیجئے کہ گروی رکھنا مشروع ہے مطلقا فی سفر اور حضر کی نہین ہے یہان مقید بسفر واسطے عذر کتابت کے فرمایا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ رہن مخصوص بسفر ہے فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پس اگر امین سمجھے بعض تمھارا بعض کو اور اوسکی خیانت سے بطمعی کرے فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ پس چاہیئے کہ ادا کرے وہ شخص کہ امین جانا گیا ہے یعنے مدیون امانت اوس دائن کی کو یعنے قرض اوسکا ادا کرے سستی کاہلی درمیان نلاوے سمجھہ لیجے کہ قرض اگرچہ مضمون بامانت سے نہین ہے لیکن یہان واسطے رعایت لفظ اؤتمن کے امانتہ ارشاد ہوا اور یہہ کمال خوبی عبارت ہے کہ ایراد الفاظ بوجہ مشاکلت ہے وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ اور چاہیئے کہ ڈرے پروردگار اپنے سے اور امانت مین خیانت نکرے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ اور مت چھپاؤ گواہی کو کہ چھپانا اوسکا گناہ کبیرہ ہے وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ط اور جو کوئی چھپاویگا گواہی کو پس تحقیق وہ گنہگار ہے دل اوسکا سمجھہ لیجئے کہ یہان اضافت اثم کی طرف قلب کے فرمائی ہے گواہی چھپانیکو گناہ دل کا ارشاد کیا ہے اسمین تنبیہ ہے اور وعید شدید کی اسواسطے کہ جو گناہ متعلق بدل ہووے وہ سخت تر ہوتا ہے اوس گناہ سے کہ متعلق باعضائے ظاہرہ ہو اور ظاہر ہے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا جب بادشاہ پر بلا آوے تو رعایا خاک آرام پاوے اسیواسطے صوفیہ تصفیہ دل مشغول رہتے ہین کہ صفا اوسکی موجب صفائی تمام بدن کی ہے اور کدورت اوسکی

سبب تکدر تمام جسم اور یہی مقام مورد اسرار ربانی اور مہبط انوار سبحانی ہی **بیت** دل عجب چیز ہے جو ہو شفاف + چہرۂ یار دیکھ لو پھر صاف + وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے اظہار شہادت کو اور کتمان گواہی کو جاننے والا ہی کہ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے خدا کے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے ہی کیا ستارے اور کیا فرشتے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی کیا معادن کیا موالید یا مافی السموات سے مراد عوالم روحانی ہی اور اصول لطائف خمسہ عالم امر کہ آثار ظلال افعال واجبی ہین اور مافی الارض سے مراد عوالم جسمانی ہی کہ مظاہر عکوس افعال سبحانی ہی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اور اگر ظاہر کرو تم جو کچھ بیچ جیون تمہارونکے ہی قصد اور نیت بد اَوْ تُخْفُوْهُ یا چھپاؤ اوسکو يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ حساب لیویگا تمسے ساتھ اوسکے اللہ تعالی کہ دانائے ضمائر اور مطلع سرائر ہی لکھا ہی کہ حق سبحانہ قیامت کے دن اعمال بندونکے سب کے سب اونپر ظاہر کردیگا کیا گفتار زبان اور کیا کردار اعضا اور کیا اندیشۂ دل فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ پس بخشیگا جسے چاہے ساتھ فضل کے اور عذاب کریگا جسے چاہے ساتھ عدل کے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی چاہے بخشے چاہے عذاب کرے سمجھ لیجیے کہ نزدیک بعضونکے یہہ آیت ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے منسوخ ہی اور بعضے کہتے ہین محکم ہی اسواسطے کہ قول اصح اصولیونکا یہہ ہی کہ نسخ آیات احکام مین ہوتا ہی نہ اخبار مین اور یہہ خبر ہی پس منسوخ نہین اس تقدیر پر یہہ آیت ترسٹھوین ہی آیات مسائل سے اور اس سے مسئلہ محاسبہ عزم قلوب بذنوب نکلتا ہی سوال مافی انفسکم شامل ہی کفر اور معصیت کو پس کفر پر یغفر لمن یشاء کیونکر مترتب ہو کہ قابل مغفرت ہی نہین ہی جواب کافر لیغفر لمن یشاء مین داخل ہی نہین ہین اسواسطے کہ اونکے حق مین غفران ثابت نہین ہی چنانچہ اور جگہہ فرماتا ہی اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس جواز ثبوت غفران مختص بمومن فاسق ہی اور ثبوت عذاب بحق کافر او پر سبیل وجوب کے اور بحق مومن فاسق اوپر سبیل جواز کے باقی رہے یہان تشریح اور توضیح عزم قلوب بذنوب کی کہ کسپر محاسبہ ہی اور کسپر نہین معلوم کیجیے کہ خیالات فاسدہ دلکے کئی طرح کے ہین ایک تو یہہ ہی کہ خیال بدآیا اور کیا قرار اور تمکن پذیر نہین اسے خطرہ کہتے ہین یہہ بغیر اختیار آدمی کے آتا ہی اور قوت ایمانسے دفع ہوجاتا ہی اسپر مواخذہ نہین ہی اسواسطے کہ یہہ امر اختیاری نہین اضطراری ہی اگر اسپر مواخذہ کرین تکلیف مالایطاق لازم آوے کہ عقل کے نزدیک بھی جائز نہین دوسری حدیث نفس ہی کہ جسے فکر کہتے ہین امم پیشینو پر اسکا مواخذہ تھا لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر معاف فرمایا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالی نے معاف فرمایا امت میری سے مواخذہ حدیث نفس کا جبتک کہ نہ عمل کرین اور نہ کہین چنانچہ بحر مواج مین ہی تیسری قسم عزم ہی کہ خیال بدی کا دلمین آیا اور قصد فعل اوسکا دلمین ٹھہرایا اسمین اختلاف علما کا ہی بعضے کہتے ہین یہہ داخل حدیث نفس ہی اسپر بھی مواخذہ نہین ہی بدلیل آیت ولقد ہمت بہ وہم بہا عزم گناہ نہین ہی اور ہم جزمیہ نہین اسواسطے کہ اگر عزم گناہ گناہ ہوتا تو یوسف پیغمبر علیہ السلام سے نہ سرزد ہوتا کہ انبیا معصوم ہین اور صحیح یہہ ہی کہ عزم سیئہ پر مواخذہ اس سیئہ کا نہین بلکہ یہہ عزم گناہ علحدہ ہی مواخذہ اسپر جدا ہی اور قاعدہ ہی کہ مواخذہ عمل پر ہی خواہ تنکا ہو خواہ دل کا ہوا اور عزم عمل دلکا ہی جب حدیث نفس ساتھ دلکے ملی گناہ ہوگیا اگرچہ عمل تنکا ہو مواخذہ ثابت ہوا اور عمل دل پر مواخذہ بہت آیات کلام اللہ سے ثابت ہی چنانچہ ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم اور ظاہر ہی کہ کفر مجرد عمل دل ہی اور اوسپر آدمی ماخوذ ہی اور تصدیق محض یقین دل ہی اسپر ماجور ہی اور بلاشبہ انبیا معصوم ہین گناہ سے چنانچہ حق تعالی نے خود ارشاد فرمایا ہی قصے مین حضرت آدم علیہ السلام کے کہ فنسی ولم نجد لہ عزما نفی گناہ کی فرمائی ہی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے مین جو ولقد ہمت بہ وہم بہا وارد ہی اوسکی یہہ معنی نہین کہ ارادہ گناہ کا کیا حضرت یوسف ؑ نے اور عزم دفع اوسکا کیا حضرت یوسف ؑ نے ساتھ زلیخا کے پس خلاصہ کلام یہہ ہی کہ آدمی عزم بالجزم پر البتہ ماخوذ ہوگا اور خطرات اور تفکرات پر ماخوذ نہین کہ خارج طاقت بشری سے ہین آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے اور حدیث مسطور سے ظاہر ہی لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام مضمون اس آیت کے تامل

گر کر متالم ہوئے اور حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کے پاس آکر التماس کیا کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو ان سبنے جا کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم تکلیف دی ہمین ایسے کام کی کہ قوت اوسکی نہین رکھتے ہم بلکہ ایسی خبر پہنچی ہم پر
کہ طاقت استماع اسکیکی نہین رکھتے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر ہے اور وہ کونسا عمل ہے اونھونے عرض کیا یا رسول اللہ دل کہ
ہمارے اختیار مین نہین کبھی خطرہ معاصی کا جی مین آتا ہے کبھی فکر مناہی کا خاطر مین سماتا ہے حالانکہ اوسے ہم برا جانتے ہین قوت سے فعل مین
نہین لاتے ہین اور حق سبحانہ فرماتا ہے یحاسبکم بہ اللہ اگر ہمین اوسپر محاسبہ کریگا سخت دشوار ہوگا ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم وہ
کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہا تھا سمعنا وعصینا اور بہت بلائین اونکے قول پر متفرع ہوئین ہمین کہو تم سمعنا و اطعنا کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا سنکر دل اصحاب کرام کینے اطمینان پایا اور کہنے لگے سمعنا قولہ واطعنا امرہ برکت اس کہنے کیسے حق تعالیٰ نے دشواری اون کی مبدل بآسانی
فرمائی اور سبکباری کا تمام امت کے تین آیتین نازل کین کہ آمن الرسول سے تا آخر سورۃ ہین اور اسمین فقرہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کا واسطے
مشعر سبکباری پر ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اسکے
پرور دگار اوسکیسے وہ کیا ہے آیات قرآن اور احکام دین اور حقوق شرع وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان لائے مسلمان امت اوسکیکے لیکن ایمان پیغمبر کا
بہ تحمل اور تبلیغ ہے اور ایمان اہل امت کا بہ اقرار و تصدیق اور امت کو ساتھ پیغمبر کے جمع کیا واسطے تعظیم تکریم امت کے کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ہر ایک نے
اور متابعون اوسکیسے ایمان لایا ہر ایک ساتھ اللہ کے کہ واحد لاشریک ازلی ابدی ہے وَمَلٰٓئِکَتِهٖ اور ساتھ فرشتون اوسکیکے کہ مقربان بارگاہ الٰہی ہین
اور مخلوق اوسکے ہین وحی لاتے ہین اللہ کی اوپر رسولون کے وَکُتُبِهٖ اور ساتھ کتابون اوسکیکے کہ جو اللہ نے نازل کئی ہین سب حق ہین اور کلام
الٰہی ہین غیر مخلوق وَرُسُلِهٖ اور ساتھ رسولون اوسکیکے کہ سب پاک اور معصوم ہین مورد وحی ہین کہ وحی اللہ کیطرف سے اونپر آتی ہے اور وہ اور ون کو
سکھاتے ہین اور راہ سیدھی بتاتے ہین لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اور کہتے ہین نبی اور مومنین نہین فرق کرتے ہم اصل نبوت مین درمیان کسیکے
رسولون اوسکیسے بلکہ سب پر ایمان لاتے ہین ہم بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ حسد سے کسی پر ایمان لاتے ہین اور کسیکے منکر ہین وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور
کہا مومنون نے سنا ہمنے قول اللہ تعالیٰ کا اور مانا ہمنے فرمان اوسکا پس بطریق التفات غیب سے طرف خطاب کے اگر کہا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ
الْمَصِیْرُ بخشش مانگتے ہم تیری اے پروردگار ہمارے اور طرف تیرے بازگشت ہے سب کی سمجھ لیجئے کہ اگر اس قول کو کہ سبب نزول مین مذکور ہوا
ہے اعتبار کرین تو یہہ آیت مدنی ہے اور اہل حدیث متفق ہین کہ یہہ تینون آیتین مکی ہین اور بیواسطے شب معراج مین نازل ہوئی ہین چنانچہ صحیح مسلم
مین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین تین چیزین حق تعالیٰ نے عطا فرمائین نماز پنجگانہ اور خواتیم
سورۂ بقرہ اور بخشش گناہان امت بشرطیکہ شرک نلاوین اور ینابیع مین وارد ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج مین مشرف بقرب الٰہی
ہوئے حق تعالیٰ نے وصف مین اونکے فرمایا آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ پیغمبر خدا نے مناجات کئی کہ الٰہی مجھے شربت اس کرامت کا بغیر مومنان
امت کے گوارا نہین ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ والمؤمنون کل آمن باللہ الآیۃ پھر حق تعالیٰ نے پوچھا کہ امت تمہاری قبول احکام مین کیا کہتی ہے
پیغمبر خدا نے عرض کیا سمعنا واطعنا الآیۃ جناب باری کی طرف سے خطاب ہوا کہ مین نے بھی آسان فرمایا اوسپر لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا معلوم
کیجئے کہ چوتھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ حق سبحانہ بندونپر تکلیف مالایطاق نہین فرماتا نکلتا ہے وہ یہہ ہے لیعنے نہین تکلیف
دیتا خدا سبحانہ کسی جان کو اور نہین فرماتا کسیکو کچھ کام اِلَّا وُسْعَهَا مگر بقدر طاقت اوسکیکے کہ حرج بندونکو نہین دیتا اور عجز اور ناتوانی
اونکی قبول فرماتا ہے سمجھ لیجئے کہ بعضے جو اس آیت کو بیچ حکم مواخذے خطرے کے کہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ سے نکلتا ہے ناسخ کہتے ہین ،،
چنانچہ پہلے لکھ آئے ہم اسمین اشکال قوی وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ نسخ اوس چیز مین ہوتا ہے کہ جسکا پہلے تحقیق ثابت ہوا اور مواخذہ خطرات
پر یہہ تکلیف مالایطاق ہے عند العقل ممتنع ہے پس جو چیز کہ بحکم عقل ممتنع ہو کسی زمانے مین جائز نہین ہوتی پس یہہ ثابت ہی نہین ہے منسوخ
کیونکر کہئے قبل ثبوت کے مرتفع کسطرحسے ٹھہرائے واگر کہئے کہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم سے حدیث نفس مراد ہے اور مواخذہ اسپر پہلی امت والونپر

تھا اس امت سے اوٹھا دیا تو یہہ بھی بات نہین بنتی اسواسطے کہ حدیث نفس وسع مین داخل ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کیونکر ناسخ ہوا اسکا ناسخ
اوسکی تو حدیث ہی ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بانفسہا مالم تعمل بہ او تتکلم حل اس اشکال کا یہہ ہی کہ مراد وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ آہ سے
حدیث نفس ہی خطرہ کہ طاقت بشری سے باہر ہی نہین ہی اور وسع کبھی بمعنی طاقت کے آتا ہی اور کبھی مقابل حرج کے یہان مقابل ہی اور ظاہر ہی کہ احتراز
کرنے مین حدیث نفس کی بڑا حرج ہی پہلے لوگو نپر تھا اس امت سے معاف فرمایا ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے باقی رہا یہان ایک
سوال جواب طلب وہ یہہ ہی جو پہلے مسطور ہوا کہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم آہ جزاے خبری ہی اور اخبار مین نسخ نہین ہوتا جواب اوسکا یہہ ہی
کہ خبر محاسبہ خواطر سے متضمن ہی حکم وجوب تحرز کو اس سے اور جو خبر متضمن ہو بیان حکم کو جیسے کتب علیکم الصیام اور کل مسکر حرام نسخ اسمین واقع
ہوتا ہی لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے اوس جان کے ہی جو کمایا اوسنے نیکیون سے وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اور اوپر اوسکے ہی جو کمایا اوسنے برائیون سے
سمجھ لیجئے کہ لام واسطے نفع کے اور علی واسطے زیان کے کلام عرب مین بہت آیا ہی یہان بھی اسی معنی مین واقع ہی اور ذکر کسب کا نیکی مین اور اکتساب
کا بدی مین دال کمال الطاف پروردگار پر ہی کہ منفعت نیکی کی متعلق بکسب کے اور زیان بدیکا متعلق باکتساب فرمایا کہ صیغہ مبالغہ ہی البتہ
سعر اجمین پیغمبر خدا نے بالہام الہی دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہمکو عقوبت مین
اوسکی اگر بھول گئے ہم اور عمل نیک فوت ہوا ہم سے یا چوک گئے ہم اور بے قصد گناہ سرزد ہوگیا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا اے پروردگار
ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے بوجھ كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا جیسا کہ رکھا اوس بوجھ کو اوپر ان لوگونکے کہ پہلے ہم سے تھے یعنے یہود اور
نصاری کہ تکلیف شاقہ اونپر واقع ہوئی تھی رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ اے پروردگار ہمارے اور مت اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہین طاقت
واسطے ہمارے ساتھ اوسکے سمجھ لیجئے کہ جن مفسرین کے نزدیک یہہ آیت مدنی ہی اور ناسخ آیت محاسبہ کی ہی اونکے نزدیک مراد ما لا طاقت سے
وساوس اور خطرات ہین اور جو مکی کہتے ہین اونکے نزدیک مراد اس سے استیلاے شیطان ہی بواسطہ غلبت شہوت نفس یا شماتت اعدا یا جو چیز اللہ
سے غافل کرے اور فرمانبرداری باری سے چھڑاوے بعضون نے کہا ہی کہ ما لا طاقۃ لنا سے مراد پھسلنا قدم کا ہی صراط مستقیم سے وَاعْفُ عَنَّا
اور معاف کر ہم سے خطا اور فراموشی ہماری وَاغْفِرْ لَنَا اور بخشش کر واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَارْحَمْنَا اور رحم فرما ہمپر ساتھ قبول طاعت کے
أَنْتَ مَوْلَانَا تو دوست کارساز اور مددگار ہمارا ہی فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ پس مدد دے ہمکو اور فتح مند کر ہمکو اوپر قوم کافرونکے
لکھا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب یہہ سورہ ختم کرتے تھے آمین کہتے تھے اور حدیثین وارد ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا شب معراج
مین جو پڑھتے تھے ملائکہ آمین کہتے تھے اور حق تعالی قبول فرماتا تھا خاتمہ مین اس سورہ کے صنعت تشابہ الاطراف ہی اور وہ اوسے کہتے ہین کہ ختم کیا
جاوے کلام ساتھ اون چیزونکے کہ مناسب ہون ساتھ ابتدا کے پس آغاز سورۂ بقر مین مذکور مومنون اور کافرونکا تھا ختم بھی اوسکو بذکر مومنین اور
کافرین کیا سمجھ لیجئے کہ جملہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا مین تکلیف بقدر وسع ذکر فرمائی اور جملہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت مین وعدہ نفع کسب
کا اور وعید زیان اکتساب کا ارشاد کر کر بطور تذنیب چند دعائین متضمن مطالب ضروریہ کی تلقین فرمائین اول دعا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او
اخطانا سکھائی اور اوسمین مہم عظیم سے مطلع فرمایا وہ کیا ہی کہ وقت نسیان کے کام یاد رکھنا اور خطا سے بچنا امر دشوار ہی اور ان دونون پر
بجہت تضمن تقصیر مواخذہ ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو باوجود عذر نسیان کے فنسی ولم نجد لہ عزما سے ظاہر ہی تخت نعمات بہشت سے اوتار کر
تختۂ زمین پر بٹھا دیا اور قتل خطا مین آدمی ماخوذ بکفارت اور دیت ہوتا ہی اور بیچ قتل صید بخطا کے ہنگام احرام مین ماخوذ بجزا ہی پس یہہ بڑا
سخت کام تھا اور مشکل مقام تھا یہان تضرع اور زاری جناب باری مین کرنا ضرور تھا سو خود اس ہمارے مالک نے ہمین تعلیم کردیا کہ عاجزی
کرو میری جناب مین مین معاف فرماؤنگا تمھین ؎ یارب خطا و نسیان ہم سے معاف فرما + رنج مواخذہ سے تن من کو صاف فرما + پھر دعا
دوسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اوسمین کمال الطاف اپنے سے آگاہ فرمایا کہ دعا دفع تکالیف
شاقہ کی جو پہلے لوگون پر تھین میری جناب مین کرو مین مجیب الدعوات ہون ؎ یارب وہ بوجھ ہمپہ مت رکھ + پہلے لوگون پہ جو رکھا تھا

پھر دعا تیسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اور اوسمین تنبیہ فرمائی کہ تحمل ما لا یطاق اشد شداید سے ہے واسطے دفع اسکے
کے دعا کرو تا قبول فرماؤن ۵ الٰہی فوق طاقت ہکو مت تکلیف فرما تو + نوازش لطف رحمت مہربانی اپنی دکھلا تو + پھر تلقین فرمایا
کہ خواہش عفوا و رغفرانکی کرو واعف عنا واغفر لنا پھر دعاے جامع انواع خیر مانع اسباب شر کہ وارحمنا وانت مولانا سکھا کر ساتھ تلقین
دعائے نصرت پانیکے اوپر دشمنونکے سورہ ختم فرمائی کہ فانصرنا علی القوم الکافرین ۵ رحم کر مولا ہمارے دفع کر اعداے دین + تو ہے
ناصر اپنا فانصرنا بالقوم الکافرین + آمین سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ کا ہے کہ متضمن دعاے مقصد اقصے ہے وہ کیا ہے مقہوری اعدا
ہے باقی رہے چند لطائف مطلع اسکیکے اور وہ اکثر مطالع سور کو شامل تھے وہ یہان لکھکر سورہ تمام کیجئے اور صورت حسن خاتمہ اپنے کی اور
سب مسلمانونکی جناب الٰہی سے مانگئے ۵ یارب چھپا گناہ تفضل کے ذیل سے + اعمال وزن فضل کے کرنا توکیل سے + کر حسن خاتمہ میرا اور
مومنین کا + قرآن کے طفیل نبی کے طفیل سے + بیان لطائف مقطعات اوایل سور سمجھ لیجئے بیست و نہ سورتین ہین کہ ابتدا جنکی ساتھ حروف
مقطعات کے ہے از انجملہ سورہ بقرہ ہے کہ مسطور ہوئی اور سورۂ آل عمران ہے کہ شروع ہوگی اور وہ حرف باسقاط مکررات چودہ ہین الف
لام میم صاد را کاف ہا یا عین طا سین حا قاف نون کہ لفظ صراط علی حق نمسکہ جامع ان حروف کا ہے اور لائے ہین ان چودہ حرف
کے انتیس سورہ مین اسقدر دقائق اور نکات مرعی ہین کہ عربیت دان ماہر کو رعایت اونکی ممکن نہین از انجملہ یہہ ہے کہ مقطعات غیر مکرر چودہ
ٹھہرائے ہین اور ضمن مین اونکے چودہ ہی حروف لائے ہین کہ نصف حروف ہجا ہین اگر الف کو ہر سہ حرف شمار نکرین بیچ بیست و نہ سورہ کے
کہ عدد حروف ہجا ہین اور وارد کرنیمین آسانی حروف کو عدد مسمیات مین اشارہ ہے کہ درمیان الف اور ہمزہ کے مشارکت ہے فرق درمیان
انکے سکون و تحرک ہے اور از انجملہ یہہ ہے کہ وارد کرنیمین ان حروف کے اشارہ ہے بجمیع اقسام حروف کہ نصف نصف ہر قسم کے لائے ہین مثل حروف
دو قسم ہین مہموسہ اور مجہورہ مہموسہ کہ دس ہین اونمین سے پانچ حا ہا صاد سین کاف کہ نصف حقیقی انکی ہین لائے اور مجہورہ کا بھی نصف اقل لائے
ل ن ی ق ط ع ر م اور دو قسم حروف کی کہ شدیدہ اور رخوہ ہے شدیدہ آٹھ حرف ہین ء ج د ط ت ب ق ک نصف آن حروف کا کہ ا ق ط
ک ہے مقطعات مین مذکور ہے اور بیس حروف باقی کہ رخوہ ہین دس اونمین سے لائے ح م س ع ل ے ن ص ر ہ اور دو قسم حرف کہ مطبقہ اور
منفتحہ ہین مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ نصف اونکا ص اور ط لائے اور باقی حروف کہ منفتحہ ہین نصف اونکا بارہ لائے اور حروف قلقلہ کے پانچ
ہین قطب جد نصف اقل اوسکا ق ط لائے تا اشارہ ہو کہ قلیل مین یہہ حرف کلام عرب مین اور دو حرف لین کے و ی نہے ی لائے کہ ثقل مین کمتر
ہے واو سے اور حروف مستعلیہ سات تھے ق ص ط کہ نصف اقل ہے اختیار کئے اور حروف منخفضہ کہ اکیس ہین نصف اکثر اوسکا لائے گیارہ اور
حروف بدل کے گیارہ ہین موافق مذہب سیبویہ کے اج وط و ی ت م ن و ء انمین سے نو حرف لائے اور ان حروف مین سے کہ مثل اپنے مین
مدغم ہوتے ہین اور قریب المخرج مین مدغم نہین ہوتے وہ پندرہ ہین ء ہ ع ط م ی نصف اقل لائے خ ع ض ف ط ش ز و کو ترک کیا
اور ان حروف سے کہ دونون مین مدغم ہوتے ہین مثل اپنے مین بھی اور قریب المخرج مین بھی وہ تیرہ باقی ہین نصف اکثر اونکا لائے ح ق ک
ر س ل ن تا کہ اشارہ ہو کہ اوسکے حال پر اکثر چاہئے اور ان چار حروف سے کہ قریب المخرج مین اپنے ادغام نہین قبول کرتے اور قریب المخرج
انکا انمین ادغام قبول کرتا ہے کہ م س ر ف ہین نصف انکا ر لائے اور حروف حلقیہ سے دو ثلث لائے تا اشارہ ہو کہ یہہ بہت کلام عرب مین
واقع ہوتے ہین اور زائد عشرہ سے کہ سالتمونیہا ہین سات حرف لائے تا اشارہ ہو کہ ابنیہ مزید سباعی سے تجاوز نہین کرتے اور وہ کبھی اسم
یہی ہین مثل استفعال اور افعیلال کے پھر ان حروف کو گاہے مفرد لائے مثل ص ق ن کے اور کبھی دوگانہ مثل حم یس طس طہ کے اور کبھی
سہ گانہ مثل الف لام الر طسم اور کبھی چارگانہ مثل المص المر کے اور گاہے پنجگانہ مانند کہیعص حمعسق کے اور مقطعات کو تین جگہہ مفرد لائے ص ق
ن تا اشارہ ہو کہ حروف مفرد تین قسم ہین اسم فعل حرف اسم مین مانند کاف خطاب کے اور فعل مین مانند ق اور لام کے کہ صیغہ امر ہے وقی لیقی
اور ولی یلی سے اور حرف مین مانند بائے جر اور کاف تشبیہ کے اور چار جگہہ دوگانہ لائے طہ طس یس حم تا اشارہ ہو کہ ترکیب دوگانی گاہے حرف

مین ہوتی ہی بغیر حذف کے مثل بل اور ہل کے اور گاہے فعل مین ہوتی ہی بحذف مثل قل کے اور کبھی اسم مین ہوتی ہی بغیر حذف مثل من کے
اور بحذف ہی مثل دم کے تو جگہہ مین تا اشارہ ہو کہ ترکیب ہر ایک کی اقسام ثلثہ اسم فعل حرف تین وجہ پر واقع ہوتی ہین ساتھ ضم فتح کسر
کے پس اسماء مین من اذ ذو فعل مین قل لم خف حرف مین اَنْ مِنْ مُذْ اور ترکیب سہ گانی کو تین جگہہ لائے الم الر طسم تا اشارہ ہو کہ یہہ ترکیب
اقسام ثلثہ اسم فعل حرف مین واقع ہوتی ہی اور تیرہ جگہہ سور مین اشارہ ہی کہ اصول آیت مستعملہ تیرہ ہین دس واسطے اسم کے مثل فلس
فرس کتف عضد حبر عنب ابل قفل صرد عنق اور تین واسطے فعل ماضی کے نصر علم شرف اور ترکیب چہار گانی کو دو جگہہ لائے المر المص اور ایسے ہی
ترکیب خماسی کو دو جگہہ لائے کہیعص حمعسق تا اشارہ ہو کہ ہر ایک ترکیب رباعی اور خماسی سے دو قسم ہی اصل مثل جعفر اور سفرجل کے اور
ملحق مثل فردا اور اگر مجفل کے اور اسیواسطے کہ ان حروف کو اوپر سور کے تفریق کیا ایک جا قرآن مین نہ لائے واللہ اعلم **سورہ آل عمران** اس سورہ مین دوسو آیتین اور تین ہزار چار سو اسی کلمے ہین اور چودہ ہزار پانچو پچیس حروف ہین اور ربط اس سورہ کا ساتھ
سورۂ بقرہ کے یہہ ہی کہ ان دونون کا شروع ساتھ الم کے ہی اور ابتداء مین ہر ایک کے مذکور کتاب کا اور ہدایت کا اور مومنونکا اور کافرون کا
ہی اور ختم بھی ان دونون کا اوپر مذکور مومنونکے اور دعاے مومنونکے اور ذکر غزا و جہاد کی ساتھ دشمنونکے ہی اور یہہ بھی ہی کہ سورۂ بقرہ
مین مذکور خلقت آدم علیہ السلام کا تھا کہ بن ماباپکے پیدا ہوئے اس سورہ مین ذکر عیسےٰ علیہ السّلام کا ہی کہ بغیر باپکے پیدا ہوئے اور فاصلے
اس سورہ کے اوپر ان حرفونکے ہین الم مد بر قطا اور یہہ سورہ مدنی ہی سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ ستر سوار یا ساٹھ سوار ترسایونکے کہ چودہ
اونمین شریف تھے باقی رفیق آنکے حضور نبویہین حاضر ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ملاقاتکے دعوت اسلام کی فرمائی اونھون نے کہا
کہ ہم پہلے سے ایمان رکھتے ہین اب کیا ہمین تلقین کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی چیزین تمھین اسلام سے باز رکھتی ہین اور
کفر مین ڈالتی ہین ایک تو نسبت زن و فرزندکی بجناب الٰہی کہ منزہ و مقدس ہی کرتے ہو دوسری عبادت صلیب کی بجالاتے ہو تیسری
سور پلید کو شرعًا طبعًا خبیث ناپاک ہی کہاتے ہو اونھونے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم حضرت عیسےٰ کے حق مین کیا کہتے ہو حضرت ؐ نے
فرمایا کہ عیسےٰ بندے اور پیغمبر برگزیدہ و برگشیدۂ خدا ہین اونھون نے کہا کہ یہہ بات نکہو اور نسبت بندگی کی طرف عیسیٰ ؑ کے نکرو کہ وہ استنکاف
یعنے ننگ و عار اوس شخص سے رکھتے ہین پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ یہہ محض جھوٹھ ہی بندہ ہرگز بندگی سے ننگ و عار نہین رکھتا اور لاف فرزندی
کی نہین مارتا اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی لن یستنکف المسیح ان یکون عبداللہ ولا الملٰئکۃ المقربون اور جھوٹھ انکا ظاہر ہوگیا پھر اُنھون
نے کہا کہ اگر عیسےٰ بیٹے اللہ کے نہ تھے بن باپکے کسطرح پیدا ہوئے حقتعالی نے یہہ سورت نازل فرمائی حضرت جبرئیل نے اوسیدم آکر ابتداے سورہ
سے تا بہ آیت ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم پڑھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۟ اللّٰهُ عجب مطلع الانوار مطلع ہی اس سورہ کا کہ جس سے نور الاء سبحانی درخشان اور نور لقاے یزدانی تابان اور نور محبت رحمانی
عیان ہی الف سے اشارہ طرف الاء عمیم الہی کے ہی اور لام سے طرف لقاے کریم کے اور میم سے طرف محبت قدیم اوسکیکے برکت آلاء الہی کی
دنیا مین سبکو علی العموم شامل ہی اور نعمت لقا اسکے کی عقبی مین بہ بندگان خاص وصل ہی اور فیض محبت اوسکے کا دونون جہا مین اخص
خواص کو حاصل ہی وہی لایق پرستش کے ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ سمجھ لیجے کہ نصارٰی نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر مناظرہ کیا تھا قصہ اونکا اسباب نزول مین گذرا ہی وہ تین قسم تھے بعضے حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کو اللہ کہتے تھے بعضے ابن اللہ
بعضے ثالث ثلثہ کے قائل تھے حق سبحانہ نے اس آیہ مین توحید اپنی بیان فرمائی اور رد اونکے اعتقادات کا کیا کہ اللہ یعنے وہ ذات پاک کہ
جامع جمیع صفات کاملہ کی ہی اور منزہ تمام نقصان اور زوال سے ہی لایق پرستش کے وہی ہی یگانہ ہی پاک ہے زن و فرزند اور خویش و پیوند
سے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ زندہ ہی کہ حیات ہر ایک زندہ کی اوسی سے اور پایندہ کہ قیام ہر ایک کا اس سے ہی روایت ہی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام

یا حی یا قیوم کہکر مردہ کو زندہ کرتے تھے سمجھ لیجیے کہ جو شخص دعوت اس اعظم کی بجالاوے اس سے ایسے ہی تاثیرات عجیبہ ظاہر ہونگے لیکن دعوت اسماء
الٰہی کو شرائط شرط ہین از آنجملہ اکل حلال اور صدق مقال ہے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ اتاری اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن ساتھ رستی
کے یعنی سچ اخبار کے اور راستی کے بیچ دلائل کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ درآنحالیکہ سچا کرنیوالی ہے یہہ کتاب اون کتابونکو کہ آگے اوسکے ہین
یعنے توریت اور انجیل اور زبور اور سوا انکے صحیفے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ بین یدیہ سے پیشی مکانی نکلتی ہے اور یہان پیشی
زمانہ مراد ہے یہہ کیونکر ہو جواب اوسکا یہہ ہے کہ پیشی نزول مین بمکان مستلزم پیشی زمانی ہے وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ مِنْ قَبْلُ
اور اُتاری توریت اور انجیل پہلے تجھسے یا پہلے نزول قرآن سے هُدًى لِلنَّاسِ راہ دکھانیوالی واسطے بنی اسرائیل کے بطریق حق اور ان دو
کتابونمین نفی معبودیت ماسوی اللہ کے مذکور ہے اور اس نفی سے جھوٹ یہود کا کہ حضرت عزیر کو بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور جھوٹ نصاریٰ کا کہ حضرت
عیسیٰ کو بعضے اونکے بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور بعضے اللہ کہتے ہین اور بعضے ایک تین مین کا کہتے ہین بعضے جانتے ہین کہ الوہیت بٹی ہوئی ہے
تین شخص مین کہ اللہ ہے اور جبریل ہے اور عیسیٰ ہے ثابت ہوتا ہے وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اور اُتارین سب کتابین کہ فرق کرنیوالی ہین درمیان
جھوٹ اور سچ کے مثل صحیفونکے کہ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم پر اور سوا انکے انبیاؤنپر علیہم الصلوٰۃ والسلام نازل کی کہ اون سبھین بیان توحید
باری ہے اور نفی معبودیت غیر اللہ ہے ذکر انزل الفرقان کا بعد ذکر قرآن اور توریت اور انجیل تعمیم بعد تخصیص ہے اور تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ فرقان
مین معجزے ہین کہ اُنسے دعویٰ جھوٹا سچا ظاہر ہو جاتا ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ نشانیون قدرت
الٰہی کے اور آیات قرآنی کے اور پیغمبرونکے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ واسطے اونکے ہے عذاب سخت اور عقوبت صعب یہہ وعید ہے نصاریٰ کے
حق مین بسبب کفر کے کہ عیسیٰ کو آلہ اور ابن اللہ کہتے ہین وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اور قادر ہے عذاب کرنے پر
کافرونکے اور بدلا لینے والا کافرونسے إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ تحقیق اللہ نہین چھپی اوپر اوسکے کوئی چیز سارے جہان سے فِي
الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے بلکہ علم اوسکا محیط ہے سب پر سمجھ لیجیے کہ یہہ آیت بھی رد ہے اعتقاد نصاریٰ کی کہ عیسیٰ کو
آلہ کہتے ہین کہ علم عیسیٰ کا سارے جہان پر محیط نہین ہے کچھ غیب کی باتین وحی سے معلوم ہین پس لائق خدائی کے نہین خدا وہ ہے کہ اُس سے کچھ چیز
چھپی نہین هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ وہ کہ علم جسکا محیط ہے سب پر وہ ہے کہ صورتین بناتا ہے تمہاری بیچ رحمون ماؤن
تمہاری کے جسطرحسے کہ چاہتا ہے دراز کوتاہ مرد عورت کالے گورے ناقص کامل خوبصورت بدشکل نیکبخت کمبخت اور عیسیٰ علیہ السلام کو یہہ
قدرت کہان ہے اونکی تو شکل جب رحم مریم مین اللہ نے بنائی تب پیدا ہوئے پس مصوّر اور خالق سبکا اللہ ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود
مگر وہ تکرار اس آیت کا واسطے رد زعم نصاریٰ کے کہ ثالث ثلثہ کے قائل تھے الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وہ کہ غالب ہے حکمت والا ہے بے ہمتا ہے هُوَ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وہی ہے کہ جسنے اُتاری اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب قرآن شریف مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ بعضے اوسکی نشانیان
روشن ہین اور آیتین مفصل مبین ہین کہ لفظون معنونمین اونکے کچھ اشکال نہین ہے هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وہ آیتین اصل کتاب ہین وَأُخَرُ
مُتَشَابِهَاتٌ اور دوسری آیتین اُسمین متشابہ ہین ایکدوسری کی ظاہر مین سمجھ لیجیے کہ آیات متشابہات وہ ہین کہ جنکی کئی کئی معنی ہین کچھ صحیح
کچھ غلط کسیکے سمجھ مین کچھ آتی ہین کسیکے سمجھ مین کچھ بخلاف آیات محکمات کے کہ اونکی ایکہی معنی ہوتی ہے اور شیخ ابو منصور ماتریدی نے کہا ہے کہ عقل
سے بیان آیت محکم کا ہو سکتا ہے اور متشابہ کا بغیر نقل کے نہین ہو سکتا جیسے ید اللہ قرآنمین واقع ہے اور وجہ اللہ اور سوا انکے معیت اسکی اور
قرابت اور احاطہ اور استوی عرش پر یہہ سب متشابہات ہین کہ ان کے معنونمین عقل حیران ہے اور بعضے کہتے ہین کہ متشابہات حروف مقطعات
ہین کہ اوایل سورتون کے وارد ہین یہود اور نصاریٰ اونکے عددونپر مدت اسلام سمجھتے تھے لیکن مقطعات غیر مکرر کے عدد مین تفاوت بہت رکھتے
ہین چنانچہ الم کے اکہتر عدد ہین اور المص کے ایکسو اکسٹھ اور الر کے دوسو اکتیس اور المر کے دوسو اکہتر اس سبب سے [illegible]
کہنے لگے کہ ہم اسپر ایمان نہین رکھتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ پس وہ لوگ کہ [illegible] اور تعصب کے بیچ دلون

اونکے کہ کجی اور تباہی ہے یا شک بکلام الٰہی ہے فَيَتَّبِعُوْنَ پس پیروی کرتے ہین مَا تَشَابَهَ اوس چیز کی کہ شبہہ والی ہے لفظ اوس کے
متشابہ ہین اور اسکے معنی مشکل ہین مِنْهُ قرآن شریف مین سے ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنے کے کہ شرک ہے یا جھٹانا قرآن شریف کا
ہے یا گمراہ کرنا جاہلون کا ہے چنانچہ یہود کہتے تھے کہ یہہ حساب مختلف ہمہ مشتبہ ہے غرض اونکی یہہ تھی کہ جاہلون کو اپنی قوم کے شک مین ڈالین
وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ اور دوسری پیروی کرتے ہین متشابہا کی واسطے چاہنے تاویل اسکیکے کہ موافق اپنے مدعا کے پھرالین مخالف دلائل عقلیہ
کے ہو واسطے فتنہ انگیزی کے چنانچہ معتزلہ انکار رویت کا کرتے ہین اس آیۃ کو کہ الی ربہا ناظرہ ہے تاویل بمنتظرہ کرتے ہین اور مجسمہ کہ قائل
بجسم الٰہی ہین ایسی آیتون سے کہ ید اللہ اور وجہ اللہ اور فی جنب اللہ ہین اللہ منزہ مقدس کو جسمانی کہتے ہین اسیطرح سے اور جھوٹھے فرقون والے
موافق اپنی اپنی خواہشونکے سعی آیات متشابہات کی ٹھہراتے ہین اور اپنے آپکو دوزخی بتاتے ہین اور مثلثہ کہ فرقہ نصاری سے ہے ایسی آیتون
سے کہ جسمین بظاہر صیغہ جمع کا ہے جیسے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور انا لموسعون اور لنعم الماہدون اور سوا انکے ہین تمسک کرکے ثالث
ثلثہ کے قائل ہوئے ہین معاذ اللہ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ اور نہین جانتا حقیقت اوسکی جو کچھ کہ متشابہ ہے مگر خدا عز وجل یہان وقف لازم
اور وقف جبریل اور وقف منزل ہے پس چاہئے کہ الا اللہ پر وقف کرے تا راسخان علم کہ آگے مذکور ہونگے حقیقت متشابہات کی جانتے ہین مین
داخل نہون کہ سوا اللہ سبحانہ کے کوئی حقیقت اوسکی نہین جانتا یہہ حاصل تفسیر حسینی کا تھا جو مسطور ہوا اور تحقیق اوسکی بعد تمام آیۃ کے بیان ہوگی
انشاء اللہ تعالی وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ اور ثابت قدم یعنے مضبوط لوگ بیچ علم کے کہ مسلمان عالم باعمل ہین يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ
رَبِّنَا کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ متشابہ کے سب محکمات اور متشابہات نزدیک پروردگار ہمارے سے ہے وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ
اور نہین نصیحت پکڑتے ساتھ ان چیزونکے جو بیان ہوئین مگر صاحب عقل کے سمجھ لیجئے کہ علمائے راسخین حقیقت آیات متشابہات کی جانتے ہین
یا نہین اسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ نہین جانتے اور وہ الا اللہ پر وقف کرتے ہین اور واو والراسخون کا استیناف کا ٹھہرا کر راسخون کو
مبتدا اور یقولون کو خبر کہتے ہین لیکن اس قول پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے سوال وضع کلام کی واسطے افہام کے ہوتی ہے جب
مراد اس متشابہات کی کسیکے فہم مین نہ آئی فائدہ نزول کا اوسکے کیا ہوا جواب متشابہات اسرار قرآنی اور رموز فرقانی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل ہین پس مقصود سمجھنا پیغمبر کا ہے وہ سمجھے سمجھائے ہین اور دوسرے کے نہ سمجھنے سے خلاف وضع کلام کی نہین ہوتی اور بعضے
کہتے ہین کہ والراسخون مین واو عاطفہ ہے الراسخون معطوف اور الا اللہ معطوف علیہ ہے علم تاویل متشابہات کا علمائے راسخون کو ثابت ہے
اور اگر کوئی کہے کہ اہل سلف تاویل متشابہات مین مشغول نہین ہوئے تو کہتے ہین ہم اور وہ الا اللہ پر وقف نہین کرتے کہ اس زمانہ مین مخالفین
نہ تھے احتیاج رد کرنے کی کیا ہے بخلاف اس زمانیکے کہ مخالف بہت ہین لازم ہے کہ متوجہ تاویل ہون اور رد تمسک مخالفون کا کرین اور
بعضے کتب اصول فقہ مین لکھا ہے کہ یہہ اختلاف فریقین کا باعتبار ظاہر ہے حقیقت مین کچھ اختلاف نہین ہے اسواسطے کہ شعور دو طرح کا
ہوتا ہے یقینی اور غیر یقینی اور دونون طرحمین قول تمام امت کا ایک ہے کہ سبکا اتفاق ہے اسبات پر کہ علمائے راسخین کو متشابہات کا
علم یقینی نہین ہے اور اسپر بھی اتفاق ہے سبکا کہ تاویل بوجہ ظن اور اجتہاد کے ممتنع نہین باقی رہی تفسیر راسخین کی سو اوسکا بیان یہہ ہے کہ علما
کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہے جو ثابت او رعلم کے ہو عمل موافق علم کے کرے لغزش سے کجی سے بچے اور بعضے کہتے ہین راسخ
وہ ہے کہ حکایت اوسکی راست ہو اور روایت اوسکی درست ہو نامحرم سے پرہیز کرے حق بات دست آویز کرے اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ
وہ ہے کہ متقی ہو معاصی سے اور زاہد ہو بکار خدا اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہے جو پرہیز کرے کار ذلیل سے اور ساتھ خلق کے متواضع
ہو اور ساتھ نفس کے مجاہد ہو اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ راسخ وہ ہے کہ ظاہر جسکا محکوم باحکام صورت شریعت ہو اور باطن جسکا
منور بانوار حقیقت شریعت ہو پس علمائے راسخین وہ ہین کہ جنکی شان مین العلماء ورثۃ الانبیاء وارد ہے حضرت امام ربانی مجدد الف
ثانی رضی اللہ تعالی باسرارہ السامی نے مکتوب مکتوبات کی دوسری جلد کے اٹھارہوین مکتوب مین لکھا ہے کہ علم شریعت کی ایک صورت

ہی ایک حقیقت صورت اسکی نصیب علماء ظواہر ہی شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کہ تعلق ساتھ محکمات کتاب اور سنت کے رکھتی ہی اور حقیقت اوسکی نصیب
علمائے راسخین ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ متعلق ساتھ متشابہات کتاب اور سنت کے ہی اور محکمات اگرچہ امہات کتاب ہین لیکن نتائج
اور ثمرات اونکے متشابہات ہین کہ مقاصد کتاب ہین امہات سوا وسائل کے نہین لب کتاب متشابہات ہین اور محکمات کتاب قشر ہین اس لب کے متشابہات
ہین کہ ساتھ رمز اور اشارہ کے بیان اصل کرتے ہین اور حقیقت اس معاملے کی سے نشان دیتے ہین علمائے راسخین قشر اور لب کو جمع کرکے مجموع
صورت اور حقیقت شریعت کو دریافت کرتے ہین ان بزرگوارون نے شریعت کو مثل ایک شخص سے تصور کیا ہی کہ قشر اور لب اسکا صورت
اور حقیقت سے ہو علم شرائع اور احکام کو صورت شریعت کی جانی ہی اور علم حقائق اور اسرار کو حقیقت شریعت کی پہچانی ہی اور بعضے بصورت
شریعت گرفتار ہین اور حقیقت شریعت سے انکار کرتے ہین اور پیر اور مقتدا اپنا سوا ہدایہ اور دی کے نہین جانتے اور بعضے دوسرے ہر چند
گرفتار حقیقت شریعت ہین لیکن اس حقیقت کو حقیقت شریعت نہین جانتے بلکہ شریعت کو صورت ہی مین حصر قصر سمجھتے ہین اور قشر گمان
کرتے ہین اور لب کو ورا اوسکے تصور کرتے ہین اور انھون نے بھی حقیقت اس حقیقت کی سے آگاہی نہین پائی اور متشابہات سے نصیب اونکے نہین ہوا
پس علماء راسخین ہی وارث انبیا ہین بیچ حقیقت کے جعلنا اللہ سبحانہ من محبیہم ومقتفی آثارہم اور کہتے ہین وہ علماء راسخین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا
اے پروردگار ہمارے مت پھرا دلون ہمارے کو دین سچے سے بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا پیچھے اس سے کہ راہ سیدھی دکھائی ہمکو وَهَبْ لَنَا مِن
لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ اور بخش ہمارے تئین اپنے پاس سے رحمت یعنے نعمت ثبات کی اوپر ایمان کے یا نعمت دخول جنات کے اور حصول رضوان کے
یا ہر رحمت اور نعمت إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ تحقیق تو ہی ہی دینے والا ہر عطیہ کا سوا تیرے کون ہی کہ نعمت دے اور رحمت کرے بحر مواج
مین لکھا ہی کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے نے رضی اللہ عنہم جب مسلمان ہوئے احوال یارون اپنون کا کہ جو اس نعمت سے محروم تھے
یاد کیا واسطے ثبات اس نعمت کے جناب مین اللہ کی دعا کی اور برحمت الٰہی پناہ ڈھونڈھی یہہ آیت بیچ حکایت مقال انکے نازل ہوئی رَبَّنَا
إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ یہہ بھی داخل ہی مقولہ راسخین مین یعنے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو اکٹھا کرنیوالا ہی سب
لوگون کا بعد موت کے اوس دن کہ نہین کچھ شک بیچ آنے اوسکے بحر مواج مین لام کے معنے فی کے لکھے ہین یعنے بیچ اوس دن کے اور حسینی مین حساب
محذوف نکالا ہی یعنے واسطے حساب کے سمجھ لیجئے کہ بعد موت کے حق سبحانہ تعالیٰ سبکو جلاویگا واسطے حساب کے کہ جو دنیا مین اونھون نے عمل کئے ہونگے
اور اوس دن حکم کریگا درمیان اونکے جس چیز مین یہہ اختلاف کرتے تھے اور بیان کریگا حق اور باطل اونکا اور ظاہر کریگا جھوٹ جھوٹون کا اور
سچ سچون کا اور رد فرماویگا تاویلات باطلہ بد مذہب والون کی اور ان لوگون کی کہ کفر اختیار کیا ہی اور شرک مین قدم دھرا ہی بتونکو سجدہ
کیا ہی یا پیپل تلسی چاند سورج گنگا جمنا آگ پانیکو پوجا ہی یا عیسیٰ کو ابن اللہ کہا ہی یا آسمجھا ہی یا ثالث ثلثہ مقرر کیا ہی یا اور کسی پیر شہید
امام امامزادے کو اللہ کے خاص کامون مین دخل دیا ہی یا کسی جن پری بھوت خبیث کو اپنا مشکلکشا سمجھا ہی ان سبکو وہ مالک الملک وحدہ لا
شریک لہ جھوٹا کریگا اور یہہ شرمندہ ہونگے اور انسے کچھ جواب نہ بن آئیگا پھر انسے بدلا لیگا اور سزا کو پہنچاویگا اور نیک کارون موحدون مخلصون
اپنون کو جزائے نیک دیگا إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین خلاف کرتا وعدیکو پس یقین سمجھو کہ بعد مرنے کے سب کو اوٹھا کر
جمع کریگا اور حساب لیگا جسے چاہیگا عذاب کریگا جسے چاہیگا معاف فرماویگا بعضونکو ہمیشہ دوزخ مین رکھیگا بعضونکو کچھ عذاب کرکر بخشیگا ۱۲
بعضونکو بیحساب بہشت مین پہنچاویگا شعر کرا ومین مجھ کو بھی داخل بفضل ای وہاب + بہشت کو جو چلے جائینگے بغیر حساب + إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہودی بنی قریظہ اور یا بنی النضیر یا کفار قریش کہ جناب مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بے ادبانہ
حقارت آمیز کہتے تھے کہ درویش ہین اور بیٹا نہین رکھتے اور اپنا فخر ساتھ مال اور اولاد کے سمجھتے تھے حق تعالیٰ نے ردسخن مین انکے
ارشاد فرمایا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا نہ کفایت کرینگے انکے مال اونکے کہ جن پر نازان ہین اور نہ اولاد انکی کہ جس پر
شادان ہین عذاب الٰہی سے کچھ یعنے ذرا بھی نہ دنیا مین عذاب سے بچا سکینگے نہ آخرت مین چھڑا سکینگے وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ اور یہہ لوگ

وہی ہین ایندھن آگ کے کہ دوزخ ہین ہمیشہ جلینگے اور عادت اون مشرکون کی یا یہود و نصاریکی بیچ جھٹانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگون تابعدارون فرعون کی ہی بیچ تکذیب موسیٰ علیہ السلام کے وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت اُن
لوگونکے ہی کہ پہلے اون فرعونیون سے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا جھٹلایا اونھون نے نشانیون ہماریکو فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ
پس پکڑا اونکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ گناہ انکیکے کہ تکذیب اور انکار کرتے تھے وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوپر
کافرونکے قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے یہود سے اور شماتت کرتے تھے ما بین واقعہ احد
مین سَتُغْلَبُوْنَ شتاب مغلوب ہوگے تم دنیا مین کہ فتحمند ہونگے پر مسلمان وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جمع کئے جاؤگے آخرۃ
مین طرف دوزخکے اور برا بچھونا ہی دوزخ بحر مواجین روایت لکھی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ بدر مین جو بہتونکو مارا اور
بہتونکو اسیر کیا شکست کافرون کی ہوئی فتح اہل اسلام کی تو اہل کتاب کہنے لگے یہہ وہی پیغمبر موعود ہی کہ کتب ہمارے مین احوال جسکا موجود
ہی مظفر با عدا ہوتا ہی اور مؤید بجد اوسپر ایمان لایا چاہیئے بعضونے صلاح دی کہ شتابی نکرو اور دوسری فتح کے منتظر رہو بعد چند روز
کے جنگ احد واقع ہوا اوسمین فتح اہل اسلام کی نہوئی سب متردد ہوگئے اور طعن کرنے لگے کہ اگر مؤید انکا خدا ہوتا تو مغلوب نہوتے دشمنون
پر ہمیشہ غالب اور فتحیاب رہتے اور کہنے لگے کہ لڑائی بدر کی ساتھ آدمیون صاحب رائے اور کار آزمودہ جنگ کے واقع نہین ہوئی تھی
اس سبب سے فتح پائے تھے اگر ہمسے مقابلہ ہو ہزیمت پاتین حق تعالیٰ نے یہہ آیت خاص اونکے حق مین نازل فرمائی کہ قل للذین کفروا اہ
قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا تحقیق ہی واسطے تمہارے نشانی اور علامت درست او پر نبوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیچ لڑائی دو گروہ کے کہ آپسمین اکٹھے ہوئے اور معرکہ جنگ مین مجتمع ہوکر ایکدوسرسے حرب کرنے لگے جنگ بدر مین فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ ایک گروہ لڑتا تھا بیچ راہ خدا سبحانہ کے کہ لشکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تین سو تیرہ آدمی تھے ہفتاد و ہفت مہاجر
اور دو سو چھتیس انصار وَاُخْرٰی كَافِرَةٌ اور گروہ دوسرا کافر تھا لشکر ابوجہل کا ساڑے نوسو آدمی یَرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ
دیکھتے تھے وہ کافر مسلمانون کو دو برابر اپنے دیکھنا آنکھ کا یعنے کافرونکو لشکر اہل اسلام انیس سو آدمیونکا نظر آیا یا یہہ معنے ہین کہ دیکھتے
تھے مسلمان کافرونکو دو چند اپنے سے اگرچہ حقیقت مین وہ سہ چند تھے اور حقتعالیٰ نے کافرونکو اونکی نظر مین دو چند اسواسطے کیا کہ وعدہ
فرمایا تھا کہ ایک مسلمان کو دو کافرونپر غلبہ دونگا مانند صابرۃ یغلبوا مائتین پس مسلمان وعدہ الٰہی پر دلیر ہوکر مستعد بجنگ ہون یا یہہ معنی
ہین کہ دیکھتے تھے مسلمان اپنے آپکو دو چند عدد اپنے کے اس تقدیر پر اجتماع ضمیر فاعل اور مفعول ہی اور یہہ خصائص افعال قلوب
کے سے ہی وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ اور اللہ تعالیٰ قوت دیتا ہی ساتھ مدد اپنی کے جسے چاہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی
الْاَبْصَارِ تحقیق بیچ اس تھوڑے دکھلانے مین بہت کے اور بہت دکھانیمین تھوڑیکے البتہ نصیحت ہی واسطے صاحب بینائیون کے مراد بینائی سے
یہان بینائی دل ہی کہ بصیرت جس سے عبارت ہی زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ زینت دی گئی ہی واسطے مشرکونکے محبت خواہشون کی اور
دوستی آرزوؤن نفس انکے کی زین فعل مجہول ہی اور فاعل اوسکا اللہ ہی کہ خالق افعال ہی اور تزئین واسطے امتحان بندونکے ہی اور
بعضے کہتے ہین کہ مزین شیطان ہی کہ آراستہ کرتا ہی اونکی نگاہونمین مشتہیات اونکے یہان مشتہیات کو شہوات فرمایا ہی جیسے معلوم کو علم
اور مخلوق کو خلق کہتے ہین مِنَ النِّسَآءِ عورتونسے کہ بدترین دام شیطان ہین وَالْبَنِیْنَ اور بیٹونسے کہ محبوب طبائع والدین ہین وَالْقَنَاطِیْرِ
الْمُقَنْطَرَةِ اور خزانے اکٹھے ہوئے قناطیر جمع ہی قنطار کی اور عبارت ہی بہت مال سے اور قنطار مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ قنطار بیل کی
پوست کا وہی دینار درم سے اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار قدر دیت یکمرد ہی اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار آٹھ ہزار مثقال زر ہی اور بعضے
کہتے ہین اسی ہزار درم نقرہ ہی مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ سونے اور چاندی سے وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گھوڑے نشان کئے ہوئے عطف
اوسکا اوپر قناطیر کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد مسومہ سے گھوڑے آراستہ خوش شکل مرغوب ہین بعضے کہتے ہین اسپ ابلق مراد ہین

کہ اہل عرب کو بھاتے ہین وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ اور چارپائے اونٹ گائے گوسفند اور کھیتی ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا یہہ جو بیان کیا نظر کفار
مین آراستہ کیے گئے فائدہ ہے زندگانی دنیا کا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ اور اللہ سبحانہ کہ معبود بحق ہے نزدیک اوسکے ہے اچھی جگہہ
پھر جانیکی سمجھہ لیجیے کہ حسن مآب قرب رب الارباب ہے شعر کسلئے پھرنا جا بجا تو بصد اضطراب ہے + پاس اوسکے جا کہ عندہ حسن المآب ہے
قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر دون مین تمھارے نیئن اے درویشان صحابہ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ساتھہ بہتر کے متاع دنیا سے سمجھہ
لیجیے کہ خیر مذکور عبارت ہے حسن مآب مسطور سے کہ للذین عند ربھم جنات بیان اوسکا ہے باقی رہے یہان کئی خدشے کہ جنکو مفسرین بیان کرتے ہین
وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال متاع دنیا ذکر فرما کر حسن مآب ارشاد کیا کہ بہتر ہے متاع دنیا سے پھر آگاہ کرنیسے کہ مضمون اؤنبئکم بخیر
من ذلکم ہے کیا خبر حاصل ہوئی جواب واللہ عندہ حسن المآب مین خبر اس چیز سے کہ بہتر ہے متاع دنیا سے بسبیل اجمال ہے اور اوسمین التعیین او تفصیل
اوسکی ہے سوال اؤنبئکم بخیر من ذلکم سے تعیین حسن مآب مذکور کہی مقصود ہی اور مضمون معہود ہے پس خیر کو بلام عہد ذکر کیا ہوتا نکرہ کیون لائے جواب
مقام عہد مین واسطے افادۂ تعظیم کے تنکیر مناسب ہوئی لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ واسطے لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک سے کہ
عامہ مسلمان ہین یا پرہیز معاصی سے کرتے ہین کہ خاص لوگ ہین یا پرہیز متاع دنیا سے کرتے ہین چنانچہ اصحاب صفہ نزدیک پروردگار اونکے کے
بہشتین ہین کہ تھوڑی سی جگہہ وہانکی بہتر ہے دنیا سے اور جو دنیا مین ہے اوس سے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے بہر حال صفت اون بہشتونکی
فرماتا ہے حق تعالی تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ چلتے ہین نیچے مکانون اوسکے یا نیچے درختون اوسکے کے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہین گے
بہشتی بیچ اوسکے سمجھہ لیجیے کہ ذکر خلود کا اسواسطے فرمایا کہ نعمت دخول کی بسبب خوف انقطاع کے منغص نہو وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور بی بیان
جنس حور کی سے اور انسانکی سے پاک کیے ہوئے فاذورات سے کہ عورت دنیا سے ہوتا ہے یا پاکیزہ خلق اور خلق ہین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور
رضامندی ہے اللہ تعالی کی طرف سے کہ بہشت اور نعمت بہشت سے بہتر ہے ۵ اوسکی رکاوٹ دوزخ سے بھی بدتر آفت رافت ہے + اور رضائے
یار نظر مین عین ریاض جنت ہے + رضوان بکسر اور ضم دونون آئے ہین اور تنکیر رضوان کی واسطے تعظیم کے ہے اے رضوان عظیم من اللہ وَاللّٰهُ
بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی دیکھنے والا ہے ساتھہ بندونکے اور احوال بندونکے اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا متقی لوگ کہ نازل منازل
بہشت مین ہونگے وہ ہین جو کمال نیازمندی سے کہتے ہین اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے حکم پر تیرے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخش
واسطے ہمارے گناہ ہمارے شعر خطا کو خط کش بکلک بخشش کرم سے فرما کریم میرے + اسیر بند ہوا ہون مجھہ پر تو رحم کر اے رحیم میرے + وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو قیامت کے دن عذاب دوزخ سے یہہ احوال گفتار اونکا تھا کہ اس آیت شریفہ مین حق تعالی نے بیان فرمایا اب احوال
کردار اونکا ارشاد کرتا ہے اَلصّٰبِرِيْنَ اور صفت متقیون کی کیا ہے کہ صبر کرنیوالے ہین اوپر ادائے فرائض اور سنن کے یا اوپر ترک محرمات اور
شبہات کے یا وقت آفات اور بلیات کے اور یا یہہ معنی ہین کہ مراد ہماری متقین سے وہ لوگ ہین کہ صبر کرنیوالے ہین وَالصّٰدِقِيْنَ اور سچے ہین بیچ
قول کے اور فعل کے اور نیت کے وَالْقٰنِتِيْنَ اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین خدا کے حکمونکی ظاہر اور چھپی وَالْمُنْفِقِيْنَ اور خرچ کرنیوالے مال حلال
کے ہین اوپر مستحقونکے برائے خدا نہ بجہت ریا وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ اور بخشش مانگنے والے ہین پچھلی راتکے کہ وقت اجابت دعا کا ہے یا نماز تہجد
پڑھنے والے ہین ثلث آخر شب مین چنانچہ سعید بن جبیر اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہے المستغفرین اے المصلین بالاسحار
یا ادا کرنیوالے ہین نماز صبح کی بجماعت چنانچہ زید بن اسلم نے کہا ہے اور جعفر بن محمد صادق رضی اللہ نے فرمایا کہ من صلی باللیل ثم استغفر سبعین مرۃ
فی السحر کتب من المستغفرین بالاسحار سمجھہ لیجیے کہ محققین کے نزدیک متقی وہ لوگ ہین جو صبر کرنیوالے ہین بوجھہ اوٹھانین ریاضت کے اور سچے مین بیچ
راہ ارادہ کے اور فرمانبردار ہین بیچ سلوک الی اللہ اور سیر فی اللہ کے بیقصور و فتور اور خرچ کرنیوالے ہین صفات اور ذات اپنی کو محبت الہی مین
اور استغفار کرنیوالے ہین ذنوب قلوب سے کہ التفات اور توجہ ہے بغیر حق سبحانہ احوال اونکا بموجب اس شعر کے ہے شعر نہین ممکن کہ خطرا غیر
کا دلمین کبھی آئے + اسی کی یاد مین سب کچھہ بھلا نا اسکو کہتے ہین + باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہے کہ اگر مراد صبر سے اوپر ترک محرمات

اور شبہا تکے لیتے سو توا ستغفار کرنیوالے ساتھ صبر کرنیوالونکے کیونکہ جمع ہونگے کہ استغفار صدور معاصی سر ہوتا ہی جب مرتکب گناہ کے
نہوئے تو استغفار کسلئے کرینگے جواب اوسکا یہہ ہی کہ صابران ترک معصیت بعد توبہ کے استغفار گناہان ماتقدم کا کرتے ہین یا استغفار سہنت فی
ہی اور بعضے کہتے ہین کہ استغفار اونکا واسطے ذنوب کے نہین ہی بلکہ استغفار خلل اور تقصیرات سے ہی کہ واقع ہوتے ہین بیچ طاعات کے اور
بعضے علمائے مفسرین نے کہاہی کہ اس آیۃ شریفہ مین متقیونکے پانچ طایفے بیان فرمائے ہین کہ مقتدا انکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب
کرام اونکے اوّل طائفہ صابرین ہی کہ طاعت اون کی صبر ہی سید اس طایفے کے پیغمبر ہمارے ہین علیہ الصلوٰۃ والسّلام کہ اوپر جفائے اعدا
کے صبر فرماتے تھے دوسرا طایفہ صادقین کا ہی کہ سردار اوسکے امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین تیسرا طایفہ قانتین کا ہی کہ امام
اوسکے امیر المؤمنین عمر فاروق ہین رضی اللہ عنہ چوتھا طایفہ منفقین کا ہی کہ سرگروہ اوسکے امیر المؤمنین عثمان رضؓ ہین پانچوان طائفہ مستغفرین
بالاسحار کا ہی کہ پیشوا اوسکے امیر المؤمنین علی مرتضیٰ ہین کرم اللہ وجہہ یہہ مراتب خمسہ بالترتیب حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائے اسباب نزول
مین ہی کہ دو شخص رؤسا شام سے مدینہ منورہ مین آئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بزرگتر کلمہ اور شریف تر شہادت کلام
الٰہی مین کونسی ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ گواہی دی اللہ نے یا حکم کیا یا اعلام فرمایا یا بیان کیا یہہ کہ
وہ ہی خدائے بحق کہ از روئے تحقیق نہین کوئی معبود لایق پرستش کے مگر وہ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ اور گواہی دی فرشتون نے بھی اسی طرح سے وَاُولُوا
الْعِلْمِ اور علم والون نے کہ مومنان اہل کتاب ہین یا جمیع مہاجر اور انصار ہین یا علمائے امت سید الابرار ہین قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ درانحالیکہ
ہر ایک علما سے کھڑا ہی ساتھ انصاف کے سمجھ لیجیے کہ شاہدی اللہ کی نصب دلائل ہی توحید اور گواہی ملائکہ کی اقرار بوحدانیت ہی اور
شہادت علما کی ایمان لانا اوسپر اور حجت پکڑنا ساتھ اس کے ہی فضیلت علما کی اسی آیت سے معلوم کیجیے کہ شہادت اونکی مقترن ہی
ساتھ شہادت حق کے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تکرار اس جملے کا واسطے تاکید اور مزید اہتمام کے ہی بیچ اثبات وحدانیت کے اور نفی شرک
کے یعنے نہین کوئی معبود مگر وہ کہ غالب ہی حکمت والا بجہت غلبے کے توحید کسی موحد کی اور وصف کسی واصف کا اوسے نہین پہنچتا مگر بوجہ
امر کہ مامور بکلمۂ توحید ہین اور حکیم ہی جاننے والا گواہی اپنے موحدونکی حضرت ابن عباسؓ نے تفسیر مین اس آیت کی فرمایا کہ شہد لنفسہ
واستشہد مین خلقہ گواہی دی اللہ نے اوپر یگانگی اپنے کے اور فرمایا بندونکو کہ گواہی دین ساتھ یگانگی اوسکی کے جیسی حمد لنفسہ واستحمد من
خلقہ اور اسیطرح سے تنزیہ کی اپنی ذات مبارک کی اور چاہا کہ ہم تنزیہ کرین اوسکی چنانچہ فرمایا سبحان اللہ اور اسمین نکتہ یہہ ہی کہ تا شہادت
اور حمد اور تسبیح عباد سے خلاف درخواست اوسکیکے واقع نہو اور قَآئِمًا بالقسط مین نصب علی الحال ہی یا علی المدح اور صفت اللہ تعالیٰ کی ہی
نہ صفت اولو العلم کی اگر صفت اولو العلم کی ہوتی تو قائمین ہوتا مگر ہر واحد کی اہل علم سے ہو سکتی ہی چنانچہ پہلے لکھ آئے ہین ہم اِنَّ الدِّیْنَ
عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ تحقیق دین پسندیدہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلام ہی نہ یہودیت اور نہ نصرانیت وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْکِتٰبَ اور نہین اختلاف کیا اسمین کہ دین اسلام حق ہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہین اُن لوگون نے کہ دی گئی کتاب
توراۃ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَہُمُ الْعِلْمُ مگر پیچھے اوسکے کہ آیا اونکے پاس علم بحقیقت امر یعنے قرآن شریف نازل ہوا کہ موافق ہی اور سچا کرنیوالا
ہی اونکی کتاب کا اوسوقت یہہ خلاف آغاز کرنے لگے بَغْیًۢا بَیْنَہُمْ از روئے حسد کے یا جور کے کہ درمیان اونکے ہی یا سرکشی کے یا میل ریاست
کے اور بزرگی قوم کے وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور معجزات
پیغمبر آخر زمان ہین پس تحقیق اللہ تعالیٰ جلدی لینے والا حساب کا ہی بعد موت اونکے کے حساب اوسکے لیکر سزا اونکے کفر اور انکار کی پہنچاویگا
فَاِنْ حَآجُّوْکَ پس اگر جھگڑین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود دین کے مقدمے مین یا نصاریٰ بواسطہ عیسیٰ علیہ السّلام بعد اقامت حجت
کے فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْہِیَ لِلّٰہِ پس کہہ جواب مین اونکے مطیع کیا مین نے مونہہ اپنا یعنے ذات اپنی اور قول اور فعل اور ارادہ اور نیت اور جان اور
دل واسطے اللہ تعالیٰ کے وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جسنے پیروی کی میری اوسنے بھی یہی کیا وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ او

کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اون لوگونکے کہ دئے گئے ہین کتاب جیسے یہود اور نصاری اور ان پڑھونکو کہ کتاب نہین رکھتے جیسے مشرکان
عرب کیا اسلام لائے تم جیسے کہ اسلام لائے ہم یہان استفہام بمعنی امر ہے یعنے اسلام لاؤ تم فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر اسلام لاوینا
اور اللہ کا حکم مانین پس تحقیق راہ پائی اور گمراہی سے چھوٹے مقصود کو پہنچے دنیا مین قتل سے بچے آخرت مین عذاب دائمی سے دوزخکے نجات پائی
وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ اور اگر پھر جاوین اور اسلام نلاوین تو کچھ تجھے ضرر نہین ہے اسواسطے کہ سوا اوسکے نہین کہ اوپر تیرے
پہنچانا ہے پیغام کا اور بتانا ہے احکام کا بس وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ بندونکے تصدیق اور تکذیب اونکی دیکھتا
ہے إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نبی آخر الزمان ہین یا ساتھ دلائل روشن
کے کہ اوپر وحدانیت حق تعالی کے اونکی کتابون مین واقع ہین وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے ہین پیغمبرونکو ناحق سمجھ لیجیے کہ قتل نبی کا
بحق ہوتا ہی نہین یہان واسطے تاکید کے بغیر حق فرمایا کہ وہ خود نہین جانتے ہین کہ بغیر حق کے مارتے ہین اور یہہ صورت قبیح تر ہے اس سے حق
سمجھکر قتل کرین روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھکر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبرونکو ایکساعت مین اول روز
قتل کیا پھر بارہ آدمی زاہد عابد منع کرنے لگے آخر روز اونکو بھی قتل کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ
النَّاسِ اور مار ڈالتے ہین اون لوگونکو بھی جو حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور انصاف کے آدمیونسے سوا انبیا کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ پس خبر
دے اونکو ساتھ عذاب دردناک کے یعنے وعید دے بجائے بشارت أُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہین
کہ بے شبہ ناپید ہوئے عمل اونکے کہ کہتے ہین ہم ا نام تورات پر چلتے ہین اور شریعت موسی پر عمل کرتے ہین بیچ دنیا کے کہ کوئی اونکو اچھا نہین کہتا
اور بیچ آخرت کے ثواب اوپر مترتب نہوگا وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ اور نہین واسطے اونکے مدد دینے والا کہ قیامت کو عذاب سے چھڑاوے من ناصرین
مین من زائدہ ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ کیا نہ دیکھا تونے طرف اون لوگونکے کہ دئے گئے ایک حصہ کتاب تورات سے
یعنے تھوڑی سی چیز تورات سے جانتے ہین يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے یعنے تورات کے تو وہ حکم کرے تورات
درمیان انکے اوس چیز مین کہ یہہ اختلاف کرتے ہین اور اونکو ظلمت اشتباہ سے نکالے بحر مواج مین لکھا ہے کہ تنکیر نصیبا کی واسطے تعظیم کے ہے کہ
بمعنے نصیبا عظیما اسواسطے کہ یہہ مذکور علماء یہود کا ہے کہ حفظ الفاظ اور فہم معانی تورات مین رنج بہت اوٹھاتے تھے اور ضبط لفظ اور درک
معنی اوسکی مین نصیب وافر رکھتے تھے باوجود اوسکے حکم تورات سے پھر گئے اور روگردانی کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ
وَهُمْ مُعْرِضُونَ پھر پھر جاتا ہے ایک فرقہ اونمین سے اور وہ ہمیشہ سے منہہ پھیرنیوالے ہین حق سے لکھا ہے کہ ایکروز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ایک جماعت یہود کو دعوت اسلام کی فرمائے نعمان بن ابی اوفی نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمسے اپنے دین کے علما کی حضور مین مناظرہ
کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جزو تورات کا جسمین رفعت اور صفت میری لکھی ہے لاکر محکمے مین حاضر کرو یہہ اپنے قول سے پھر گئے
اور تورات نلائے حق تعالی نے احوال اونکا اس آیت شریفہ مین بیان فرمایا اور بحر مواج مین اور زاہدی مین لکھا ہے کہ ایک یہودی سے زنا واقع
ہوا قصدا وسکا محکمے مین اونکے آیا حکم تورات کا زانی کے حق مین محض رجم تھا اوسنے رشوت علما کو دی تاکہ حکم بدل ڈالین علمائے یہود نے رجوع
طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کی کہ شاید انکی شریعت مین کچھ اور حکم ہو آسان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم رجم کا فرمایا انھون نے
قبول نکیا اور کہا یہہ ظلم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات مین بھی یہی حکم ہے لاؤ دیکھلو اونھون نے تورات لانیسے اعراض کیا
اور بعضون نے کہا ہے کہ تورات لائے اور ابن صوریا نے کہ بڑا عالم اونکا تھا پڑھی جہان حکم رجم کا تھا وہانسے اعراض کر گیا عبد اللہ بن سلام
رضی اللہ عنہ نے کہ دانائے تورات تھے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے کہا کہ اے ابن صوریا حکم رجم کا کیون چھپاتا ہے اور اثبات باطل مین
کوشش کرتا ہے پھر ہاتھ سے اوسکے کتاب چھینکر آپنے حکم رجم کا مجلس مین پڑھ دیا ابن صوریا اور جماعت یہود سب شرمندہ ہوئے اور حق
ظاہر ہوا حق تعالی نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین اوسے وہ یہہ ہے کہ تولی اور اعراض

دونوں ایک ہین فائدہ دوعبارتین لانیکا کیا ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ ثم یتولّٰی بصیغہ نجٰ داخبار ہی یہہ پھرجانا اونکا اور ہی کہ بعد کما
بلانیکے طرف کتاب کے واقع ہوا اور یہہ معرضون اخبار اعراض ہی حق او صواب سے کہ پہلے ہی انکا یہی اعراض انکا جو بعد دعوت کتاب کے ہی وہ
حادث اور تجدد ہی اور اعراض حق و صواب سے جو ضمیر ہین اونکے پڑا ہی ثابت اور مستمر ہی چنانچہ لفظ ہم سے ظاہر ہی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ
تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ یہہ اعراض حکم تیرے اونکو اسواسطے ہی کہ اوھونّنے کہا کہ ہرگز نہ لگیگی آگ ہمکو دوزخکی مگر گنتی دن گنے
ہوئے کہ سات یا چار ہین وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور فریب دیا ہی اونکو بیچ دین اونکے اون باتون نے کہ تھے باندھ لیتے
چنانچہ کہتے تھے عذاب سہل ہوجائیگا باپ دادا شفاعت کرلیوینگے فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ پس کیونکر ہوگا حال اونکا جب
اکٹھا کرینگے ہم اونکو واسطے حساب کے اوسدن کہ نہین شک بیچ آنے اوس کے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور پوری
دیجاویگی ہر نفس کو جزا اوسکی جو کچھ کمایا ہی اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ نقصان حسنات اور زیادت سیئات کے عمرو بن عوف رضی
اللہ عنہ نے روایت کئی ہی کہ غزوہ احزاب ہین کہ خندق کھودتے تھے سنگ سخت نمود ہوا اور ہرچند توڑتے تھے ٹوٹتا نہ تھا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر کی آپنے وہان جاکر اپنے دست مبارک سے ایک ضرب کی کچھ وہ پتھر ٹوٹا اور اس سے برق درمیان سنگ و آہن کے ظاہر
ہوئی کہ روشنی ہین اوسکے کنگرے ایوان کسریٰ کے نظر آئے پھر بار دویم ضرب کی اس سے بھی چمکارا ایسا نمود ہوا کہ عمارات یمن کی حاضران
مجلس نے دیکھ لین پھر تیسرے بار جو ضرب فرمائی ایسا لمعہ پیدا ہوا کہ قصور روم ظاہر ہوگئے صحابہ نے کہا متعجب ہوکر اللہ اکبر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی امّت میری کان ملکون پر ظفر پائے اور یمن کو تصرف مین لائے اور روم اور قسطنطنیہ مین اعلام اسلام کا دین
مسلمان سنکر بہت خوش ہوئے اور شکر الٰہی بجالائے اور منافق استہزا کرنے لگے اور طعن کی راہ سے کہنے لگے کہ عجب معاملہ ہی یہہ مرد خوف سے
جنگ مشرکان عرب کے خندق کھودتا ہی طاقت مقابلے کی لشکر اعدا سے نہین رکھتا اور یارون اپنے کو بشارت فتح روم اور فارس اور یمن
کی دیتا ہی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہی ملک جسے چاہے اور چھین لیتا ہی ملک جس سے چاہے یعنے تو مالک ملک کا ہی اگر چاہے
ملک یمن اور فارس اور روم کا اہل اوسکے چھینکر اہل اسلام کو دے تو کون منع کرسکتا ہی اللہم منادی ہی حرف ندا حذف ہی میم مشدد
عوض ہین اوسکے پیدا ہی یعنے مفسرین کہتے ہین کہ مراد اس سے سلطنت ظاہری ہی اور بعضے محققین کہتے ہین کہ مملکت باطنی ہی بحر مواج
ہین لکھا ہی کہ ملک سے مراد ملک نبوت یا ملک قناعت اور مانند اونکے لینا مناسب مورد آیت نہین ہی لیکن بعضے مفسرین نے لکھا ہی
کہ ملک توفیق ہی جسکو عطا کیا عزیز دونون جہانکا ہوا امام احمد نے کہا ہی کہ ملک قبول دلہا ہی کہ دل سبکا بقبضۂ اقتدار مولیٰ ہی جسے
چاہے مقبول قلوب فرماوے اور نظر عنایت صاحبدلونکی سے مشرف کرے اور جسے چاہے درویشونکے دل سے گرادے اور مردود بدے
فرماوے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ اور عزت دیتا ہی جسے چاہے ساتھ اسلام اور ایمان یقینی کے مثل پیغمبرا ور متابعان پیغمبر
کے اور ذلت دیتا ہی جسے چاہے ساتھ کفر اور بددینی کے مانند ابوجہل وغیرہ کے یا مراد اس سے عزت اس امت کی ہی ساتھ فتح عرب عجم
کے اور ذلت اہل فارس اور روم وغیرہ کے ہی یا عزت مومنین کی ساتھ فتح کے ہی یہود اور نصاریٰ پر اور ذلت یہود اور نصاریٰ کی ہی ساتھ
ضرب اور قتل کے یا عزت بشرف قناعت ہی اور ذلت بحسب حرص کہ استغنائے قناعت فقرا کو صدر نشین عزت کرتا ہی اور استیلائے
حرص تونگرونکو صف نعال مین بخاک مذلت ڈالتا ہی نقل ہی کہ سلطان محمود غزنوی امام مقری غزنوی کی خدمت مین حاضر ہوا کہ
وہ درویش صاحب کمال تھے اور صف نعال مین مؤدب کھڑا ہوکر آیت تعز من تشاء و تذل من تشاء کی معنی پوچھی کہ اسمین کیا نکتہ ہی
اوھونّنے کہا روشن تر وجہ یہی دیکھلے کہ تجھسے بادشاہ کو مجھسے گدائے گلیم پوش کی حضور مین لاکر صف نعال مین کھڑا کیا اور مجھسے فقیر کو
تجھسے سلطان عالی شان پر ملک قناعت سے عزت بخشی ؎ رافت جو قناعت آشنا ہی + منصور تعز من تشاء ہی + اور حرص مین

کوئی پھنسا ہی + مقہور تذل من تشاء ہی + بِيَدِكَ الْخَيْرُ بیچ اتھہ تیرے کے ہی بھلائی الخیر مبتدا ہی اور بیدک خبر ہی اور الف لام استغراق کا
ہی یعنے سب خیر بدست قدرت اور تصرف اور امر اسیکے کی ہی اگرچہ شر بھی جیسے چھین لینا ملک کا اور ذلیل کرنا ملک کا اور ذلیل کرنا کسیکا اوسی کے
تصرفات سے ہی لیکن یہان تخصیص خیر کی بمقتضائے مقام ہی کہ سبب نزول سے معلوم ہوا ہی کہ کلام واسطے بشارت اہل ایمان کے واقع ہو
ہی ساتھہ وعدہ فتح اقالیم اور کثرت غنائم کے یا اکتفا کیا احد الضدین پر کہ اُس سے ضد دوسری معلوم ہوتی ہی چنانچہ سرابیل تقیکم الحر یا
رعایت کی ادب کی خطاب مین چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا و اذا مرضت فہو یشفین سمجھہ لیجئے کہ حقیقت یہہ ہی کہ شر خالص عالم مین نہین ہی
بلکہ یہہ امر نسبتی ہی کہ نسبت بعض کی نہین خیر چنانچہ مولانا روم نے مثنوی مین کہا ہی ؎ بد بہ نسبت باشد این را ہم بدان + پس بدی
مطلق نباشد در جہان + زہر ماران مار را باشد حیات + نسبتش با دیگران باشد ممات + با خیر وجود ہی اور شر عدم اور عدم کو ساتھہ وجود
کے آمیزش نہین اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے ادعیہ ماثورہ مین فرمایا کہ الخیر بیدیک والشر لیس الیک ؎ خاصہ ہی وجود کا
خیرات + خاصہ ہی عدم کا نقصانات + پس اسی سے ہی جو ہی خیر و کمال + اور ہی سلب شر نقص و زوال + اسی باعث رسول برحق سے +
واقف راز ہائے مطلق سے + کہا الخیر کلہ بیدیک + لکن الشر لا یعود الیک + اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بیشک تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قدرت والا
ہی جسے چاہے ملک دے جسسے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے عزیز کو ذلیل کرنا اور ذلیل کو عزیز فرمانا متعلق ہی
ساتھہ رضا تیرے کے اور ہیا الٰہی خیر و شر کی وابستہ ہی ساتھہ قضا تیرے کے ؎ الٰہی گرچہ از بس بی تمیزم + عزیزم کن عزیزم کن عزیزم + تُوْلِجُ الَّيْلَ
فِي النَّهَارِ پیٹھاتا ہی راتکو بیچ دنکے یعنے وقت کم ہونے ایام سردی کے تا زمان کمال گرمی کے اجزا راتکے دنمین داخل کرتا ہی جس قدر شب
گھٹتا ہی اسقدر روز بڑھتا ہی وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور پیٹھاتا ہی دنکو بیچ راتکے یعنے کم ہونے موسم گرما سے تا کمال ایام سرما اجزا دنکے
راتمین درلاتا ہی جتنا دن گھٹتا جاتا ہی اتنی رات بڑھتا جاتا ہی یہہ جملہ بیان کمال قدرت الٰہی ہی اور تاکید ہی جملہ سابقہ کی کہ جو قادر ہو درلانے مین رات کو
بیچ دنکے اور دنکو بیچ راتکے اور بدل کرنے مین ظلمت کو ساتھہ نور کے اور نور کو ساتھہ ظلمت کے پس کیونکر نہ بدل سکے وہ عزت کو ساتھہ ذلت کے
اور ذلت کو ساتھہ عزت کے سمجھہ لیجئے کہ دو مقام پر کلام اللہ مین تقدیم نہار کی اوپر لیل کے وارد ہی ایک تو والضحی واللیل اذا سجی دوسری والنہار
اذا جلٰہا واللیل اذا یغشٰہا مین اور باقی جمیع مواضع مین خلاف اوسکے ہی اور یہان مقدم کیا ہی لیل کو اوپر نہار کے اسواسطے کہ ظلمت اصل
ہی اور نور عارض وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور نکالتا ہی زندیکو مردے سے جیسے آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور طیور کو بیضے سے اور تمام
حیوانات کو نطفے سے اور زمین سے اور نباتات کو دانے سے وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہی مردیکو زندے سے جیسے انڈے مرغ سے
اور دانہ نباتات سے اور نطفہ حیوانات سے یا نکالتا ہی خبیث سے طیب اور طیب سے خبیث اور کافر سے مومن اور مومن سے کافر اور
نادان سے دانا اور دانا سے نادان اور جاہل سے عالم اور عالم سے جاہل اور طالح سے صالح اور صالح سے طالح وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ اور رزق دیتا ہی جسے چاہے بیشمار یعنے اسقدر کہ خلق عدد اور مقدار اوسکا نہین جانتی یا بغیر حساب بیچ آخرت کے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ چاہیئے کہ نہ پکڑین مسلمان کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے یعنے دوست اور متولی کار مومنون کے
مومن چاہیئے ہون کہ دوستان خدا ہین نہ کافر کہ دشمنان خدا ہین سمجھہ لیجئے کہ بعضے انصار نے بعضے رؤسائے یہود سے یارانہ کیا تھا حق
تعالی نے اوس سے نہی فرمائی از روئے تہدید ارشاد کیا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اور جو کوئی کرے یہہ دوستی ساتھہ
دشمنونکے پس نہین وہ شخص دین خدا سے بیچ کسی چیز کے یعنے دین حق کچھہ نہین رکھتا اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً مگر یہہ کہ بچو تم اونسے بچنے
ضرر کافرونکے سے بچنا کر سمجھہ لیجئے کہ تقیہ کہ ابتداء اسلام مین قبل استحکام امور دین کے تھا اب رخصت تقیہ کی سوا دار الحرب کے نہین وَيُحَذِّرُكُمُ
اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ تعالی بیچ ارتکاب مناہی کے عذاب ذات اپنے سے یعنے اوس عذاب سے کہ صادر ہو متعلق صفت قہاریہ
الٰہیہ سے بیواسطہ غیر اور نفس عبارت ہی ذات چیز کی سے اور حقیقت اور ہویت اوسکی سے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور طرف جزائے الٰہی کے

ہی پھر جاتا سبکا قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر چھپاؤ تم جو کچھ بیچ سینوں تمھارے کے ہے دوستی کفار سے اَوْ تُبْدُوْهُ
یا ظاہر کرو اوسکو یعنے ما فی الضمیر اپنے کو یَعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہے اوسکو اللہ تعالی وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جانتا ہے جو
کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے وَاللّٰهُ اور خدا تعالی کہ علم ذاتی اوسکا ان سب پر محیط ہے عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اوپر
ہر چیز کے قدرت والا ہے پس جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے بدلا اوسکا دیگا ڈرو اوس سے اور نافرمانی اوسکی مت کرو یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ
اوس دنکو پاویگا ہر نفس عمل کرنیوالونکے سے مَا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا جو کچھ کیا ہے بھلائی سے حاضر کیا ہوا نزدیک اپنے حق لینے صحیفے
حسنات کے وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ اور جو کچھ کیا ہے برائی سے تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا چاہیگا وہ نفس یہہ کہ درمیان اوس
نفس کے اور درمیان اوس برائی کے ہو دوری یعنے نچاہیگا کہ مطلق اپنے عمل بد دیکھے وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہے تمکو اللہ ذات
مبارک اپنی سے تکرار اوسکا واسطے تحذیر کے ہے اور تاکید اور تغلیظ کے بیچ وعید کے یا وہاں امر دنیا کے واسطے ہے اور یہاں امر آخرت
کیواسطے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ خدا ڈراتا ہے اس سے کہ فکر اوسکی ذاتمیں کرو ماللتراب ورب الارباب رباعی دیکھیں اوسے ہے وہ
اوس لقا سے ہے ورا + ہو جلوہ نما ہے اوس اداسے بھی ورا + جو دید میں وہم میں گمان میں آوے + وہ آستے وراہے بل وراسے بھی ورا +
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالی شفقت کرتا ہے ساتھ بندونکے کہ مبالغہ فرماتا ہے بیچ تحذیر اونکے لفظ بوجہ رافت موضع تحذیر میں
سر ہے یہہ رافت بھری تقریر میں + یعنے پہلے اپنے بندونکو ڈرا + پھر دکھایا راہ سے سوئے رجا + تاکہ رحمت کے بھی ہوں امیدوار + مرتجا میں
خوف سے سب ایکبار + جان لیں یہہ بھی کہ وہ ہے مہربان + لطف فرما دیگا یہہ ناگہان + مہربی فرما دیگا وہ ہے رؤف + ناامید اتنے
جو ہے ہے بیوقوف + ہمکو خود اوسنے کیا ہے شاد شاد + کہکے واللہ رؤف بالعباد قُلْ اِنْ كُنْتُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم
اے یہود اور نصاری تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ چاہتے ہو اللہ کو سمجھ لیجیے کہ اہل کتاب کہا کرتے تھے نحن ابناء اللہ واحباءہ حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِیْ پس متابعت کرو میری عیسے کو بندہ خدا کا اور رسول اوسکا کہو اور پسر خدا کا مت کہو
مشرک مت ہو یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تو چاہیے تمکو اللہ تعالی وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشے واسطے تمھارے گناہ تمھارے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
اور اللہ سبحانہ بخشنے والا ہے ان لوگونکو کہ میری پیروی کریمیں مضبوط ہیں مہربان ہے اونپر ساتھ رحمت خاصہ کے بعضے مفسرین نے
لکھا ہے کہ یہہ خطاب قریش کو ہے کہ کہا کرتے تھے کہ ہم بتونکو واسطے خدا کے دوست رکھتے ہیں اور اونکی شفاعت کے نزدیک خدائے آسمانکے
امیدوار ہیں اونھونکو کہا کہ اگر اللہ کو دوست رکھتے ہو حبیب اوسکے کو مانو قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی بیچ اوامر
اور نواہی کے اور محمد رسول اللہ کی بیچ احکام شرع کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری سے خدا اور
رسول کے پس تحقیق اللہ تعالی نہیں چاہتا کافرونکو وضع مظہر کی موضع مضمر میں دلالت کرتی ہے کہ تولی اطاعت خدا و رسول سے کفر ہے
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو ساتھ تعلیم اسماکے اور سجدہ ملائکہ کے اور ابو الانبیا اور اصفیا کے وَنُوْحًا اور
نوح کو ساتھ درازی عمر کے اور ترتیب سفینے کے اور نسخ شریعت متقدمہ کے وَاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ اور نفس ابراہیم کو ساتھ خلت کے اور نجات
آتش نمرود کے اور امامت آدمیونکے اور بنائے خانہ کعبہ کے یا آل ابراہیم کو کئی ہزار انبیا انکی آل میں سے مبعوث ہوئے خصوص خاتم
انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں کی آل میں سے پیدا کیا کہ افضل سب موجوداتکے اور اعظم تمام مخلوقاتکے ہیں وَاٰلَ عِمْرٰنَ اور آل
عمران کو کہ موسی اور ہارون تھے ساتھ رسالت اور تکلیم کے بعضے کہتے ہیں کہ ابن عمران پدر مریم تھے پس آل عمران مریم اور عیسی بھی ہوئے
کہ برگزیدہ کیا اونکو حق تعالی نے ساتھ قدس اور طہارت کے اور ساتھ کتاب اور رسالت کے عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اوپر عالمونکے اونکے
زمانونکے ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ اولاد ہے بعضے اونکے بعضوں سے مراد فرزندان پسندیدہ ہیں آباء برگزیدہ سے ذریۃ حال
ہے آل ابراہیم سے اور آل عمران سے یا تمیز ہے یعنے اس حیثیت سے کہ ہر واحد دونوں آلوں سے ذریۃ ہے وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور

اللہ سننے والا ہی اقوال باطلہ یہود کے کہ کہتے ہین نحن ابناء اللہ واحباءہ اور مزخرفات نصاریکے کہ نبیرۂ عمران کو ابن اللہ کہتے ہیں
جاننے والا ہی اغراض فاسدہ اونکے کو اس واہیات کہ جو بکتے ہین سمجھ لیجیے کہ یہود اصطفائے عیسےٰ کے اور نصاریٰ اصطفائے موسیٰ
کے منکر ہین اور موسیٰ اور عیسیٰ دونون آل عمران ہین کہ موسیٰ پسر عمران ہی اور عیسیٰ پسر مریم بنت ابن عمران ہی حق تعالیٰ نے اون دونونکی
برگزیدگی بیان کی اور بطلان دونون فرقونکا ارشاد فرمایا اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرٰنَ یاد کر ای حبیب میرے صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا
بی بی عمران کی نے کہ نام اوسکا بی بی حنہ تھا جب حاملہ ہوئی رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا ای پروردگار میرے تحقیق مینے
نیاز کیا واسطے تیرے جو کچھ بیچ پیٹ میرے کے ہی آزاد کیا گیا قید تعلقات دنیا سے تا خاص تجھہ ہی کو پرستش کرے اور خدمت مسجد تیری کرے اُس
وقتین خدمت بیت المقدس کی بزرگ جانتے تھے اور فرزندونکو واسطے اوس کام کے نذر کرتے تھے اور شریعت اونکی مین ادا کرنا اوس
نذر کا کہ والدین کرتے تھے اولاد پر فرض تھا یہہ سنکر حنہ سے عمران نے کہا و یحک یہہ کیا ہی کہ کیا تو نے شاید تیرے پیٹ مین بیٹی ہو پھر وہ
خدمت مسجد کی کیونکر بجا لاویگی حنہ کی زبان سے جاری ہوا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ پس قبول فرما مجھہ سے جو کچھ مین نے
نذر کیا ہی تحقیق تو ہی تو سننے والا بات کا کہ نذر کے حق مین کہی ہی مین نے جاننے والا قصد میرے کا کہ سوا رضا تیرے کے نہین چاہا مین نے سمجھہ
لیجیے کہ پہلی آیتین برگزیدگی آل عمران کی ارشاد کی اور اس آیتین قصہ آل عمران کا فرمایا اور عمران مین اختلاف ہی کہ کونسے عمران تھے اگر
عمران باپ حضرت موسیٰ کے کہئے تو مراد عالمین سے عالمین زمانہ اونکے ہین جیسے ترجمہ مین گذرا ہی اور اگر عمران سے غیر اونکے کہئے تو درمیان اُن
عمران اور حضرت موسیٰ کے باپ کے کئی عمران تھے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ ایکہزار آٹھہ برس کا فاصلہ ہی پس عالمین سے مراد عام ہی اور آل کی
آٹھہ معنی آتی ہین تابعونکی خویشون کی فرزند کی اہل خانہ کی اہل دین کی سرا کی چوب خیمہ کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پس جب جنا اوسکو ضمیر طرف نذیرہ
کے ہی یا عاید طرف ما فی بطنی کے ہی بتاویل تسمیہ یا باعتبار تانیث حال قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی کہا عذرا ور حسرت سے ای پروردگار
میرے تحقیق مین جنی اوسکو لڑکی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی جو کچھ جنا بکر کی قرأت مین وضعت ہی بصیغہ متکلم
وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی کہا حنہ نے اور نہین مرد کہ مانگا تھا مین نے واسطے خدمت مسجد کے مثل عورت کے کہ دی تو نے وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا
مَرْیَمَ اور تحقیق مین نے نام رکھا اوسکا مریم معنی مریم کی اُن کی زبان مین امت اللہ کی ہین یعنے لونڈی خدا کی وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ اور
تحقیق مین نے پناہ دی اوسکو ساتھہ تیرے وَذُرِّیَّتَهَا اور اولاد اوسکی کو مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وسوسہ دیو سرکش راندے ہوئے کے سے
یا مس شیطان الرجیم کے سے برکت دعائے حنہ سے حقتعالیٰ نے مریم اور عیسیٰ کو مس شیطان سے محفوظ رکھا چنانچہ حدیث شریف مین ہی کہ
جو شخص پیدا ہوتا ہی شیطان اوسے مس کرتا ہی وقت ولادت کے اسیواسطے وہ روتا ہی مگر مریم اور عیسیٰ کو نہین مس کیا فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا
بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ پس قبول کیا مریم کو پروردگار اوسکے نے ساتھہ قبول اچھے کے واسطے خدمت خانہ کے وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اور اُگایا اوسکو
یعنے نشو و نما نیک کہ پرورش فرمائی ساتھہ صلاح و عصمت کے لکھا ہی کہ جب نو برس کی ہوئین عبادتین سب پر غالب ہو گئین سمجھ لیجیے کہ
جب حضرت مریم پیدا ہوئین تو اونکی ماں نے اونھین بیت المقدس مین لیجا کر وہانکے احبار سے کہا کہ لو اس نذر کی گئی کو کہ خدا سبحانہ کی ہی
بزرگوار نے انکی قبول کرنےمین رغبت کی ہر ایک چاہتا تھا کہ مین پالون اور اپنے سر پر بوجھہ اوسکی پرورش کا لون آخر قرعہ ڈالا بنام حضرت
زکریا علیہ السلام پڑا حضرت زکریا پر کفالت مریم مقرر ہوئی وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا اور سونپ دی حق تعالیٰ نے مریم زکریا کو اور کفلہا مخفف بھی
قرأت ہی اس تقدیر پر فاعل زکریا ہی یعنے زکریا نے تربیت اسکی اوپر اپنے لی پس زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے اور اونکے دودہ پلانیکو دائی مقرر
کی جب لڑکپن سے نکلین مسجد مین لائی اور بالا خانہ بنا کر اوسمین رکھا جب خبرگیری اونکی سے فارغ ہوتے تھے تو بالا خانیکو مقفل کر کر کنجی اپنے
پاس رکھتے تھے اور حفاظت مین اونکی نہایت کوشش کرتے تھے یہانتک کہ حضرت مریم بڑی ہوئین اور انوار ولایت کے اور صفحات احوال
اونکے لایح ہوئے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا جب جاتا اوپر مریم کے زکریا بالا خانہ مین یا نزدیک اسکے

رزق جاڑونکا میوہ گرمی مین اور گرمی کا جاڑونمین جب کئی بار یہہ معاملہ دیکھا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا کہا زکریا نے ای مریم کہان سے
آیا واسطے تیرے یہہ میوہ خلاف موسم کے قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ کہا مریم نے یہہ رزق کہ دیکھتا ہی تو نزدیک سے اللہ کے ہی اِنَّ اللّٰهَ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تحقیق اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہی جسے چاہے بے شمار از جہت کثرت یا بغیر استحقاق مرزوق بحر مواج مین لکھا
ہی کہ ہنگام قحط مین ایکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گرسنگی کی پہنچی یہہ بہت کڑھین اور دو قرص نان اور
پارۂ گوشت طبق مین رکھہ حضور نبوی مین بہیجین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوان کا خوان لئے ہوئے حضرت فاطمہؓ کے گھر چلے آئے فاطمہؓ نے
جو خوان کھولا نان اور گوشت سے بھرا دیکھا تعجب کیا پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ای بیٹی میری جانتی ہی کہ یہہ طعام کہان سے آیا ہی حضرت
فاطمہؓ نے عرض کیا یہہ نزدیک اللہ کے سے ہی تحقیق اللہ رزق دیتا ہی جسے چاہتا ہی بیشمار یعنے وہی جواب دیا جو مریم نے زکریا کو دیا تھا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا الحمد للہ شکر ہی اُس خدا کو کہ کیا تجھے مشابہ یہہ سیدة النساء بنی اسرائیل کے پھر پیغمبر خداؐ نے امیر المومنین علی اور
حسن اور حسین اور جمیع اہل بیت کو بلایا رضی اللہ عنہم اجمعین سب اس طعام سے سیر ہوئے اور وہ جسقدر تھا اتنا ہی رہا بعد اوسکے حضرت
فاطمہؓ نے ہمسایون کو بانٹ دیا هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ اوس جگہہ کہ زکریا نے میوے تازے دیکھے باوجود بڑھاپے کے شوق اون کو
فرزند کا ہوا پکارا زکریا نے پروردگار اپنے کو اوسی بالاخانے پر ہنالک عبارت حال سے ہی یا مکان سے یعنے نزدیک اس حال کے یا اسجگہہ
کے پکارا قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً کہا ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے نزدیک اپنے سے اولاد پاکیزہ
آلایش گناہ سے اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ تحقیق تو کرم سے سنتا ہی دعا اور اجابت کرتا ہی اوسکی فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ پس پکارا اوس کو
فرشتون نے کہتے ہین کہ ندا کرنیوالے فقط جبرئیلؑ تھے واسطے تعظیم کے بصیغہ جمع لائے ہین وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اور حالانکہ زکریا
علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے بیچ محراب کے یعنے بالاخانیکے کہ مریم کو جہان رکھا تھا اور پکارا یہہ تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى تحقیق اللہ
تعالیٰ بشارت دیتا ہی تجھہ کو ساتھہ فرزند کے کہ نام اوسکا یحییٰ ہی سمجھہ لیجئے کہ یحیی اِمشتق ہی حیا سے یا ماخوذ ہی حیات سے کہ نام پدر کا اونسے
زندہ ہوا یا دین پدر نے زندگی پائی روایت ہی کہ یحیی علیہ السلام کی عصمت یہانتک تھی کہ کبھی شہوت اور ہوا عقل پر اونکے غالب نہین ہوئی
اور جبتک عقل مغلوب نہین ہوتی گناہ نہین سرزد ہوتا اور یہہ پیغمبر تھے یکتا علم مین ورع مین صلاحیت مین بعضون نے کہا ہی کہ حضرت یحییٰ کی
مان اور حضرت عیسےٰ کی مان دونون بہنین تھین امام زاہدی نے کہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی جب حاملہ ہوئین مان یحییٰ کی ساتھہ یحییٰ کے اور
عیسےٰ کی ساتھہ عیسےٰ کے تو ایکروز ایک موضع مین دونون مقابلہ بیٹھی تھین پس سجدہ کیا یحیی پیٹ مین مان کے طرف عیسیٰ کے پھر اُم یحییٰ نے بھی
یہی عمل کیا ساتھہ ام عیسیٰ کے اور کہا کہ بشارت ہو تجھے کہ تیرے پیٹ مین جو ہی وہ افضل ہی اوس سے جو میرے پیٹ مین ہی اُسوقتین
سجدہ تحیت کا مشروع تھا واسطے عظما کے مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ درآن حالیکہ یہہ فرزند ماننیوالا ہی اور ایمان لانیوالا ہی ساتھہ عیسےٰ
علیہ السلام کے کہ کلمہ ہی اللہ سے لکھا ہی کہ اوّل حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان حضرت یحییٰ علیہ السلام ہی لائے تھے اور صفت حضرت یحییٰ
علیہ السلام کی یہہ ہی کہ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا اور سردار ہی علم مین حلم مین تقوی مین طہارت مین اور بند ہی عورتون سے اور باز رکھنیوالا
ہی اپنے نفس کو لہو اور لعب سے امام شافعی اس آیت سے نکالتے ہین کہ خلوت واسطے عبادت کے بہتر ہی نکاح سے کہ اللہ تعالیٰ نے صفت
یحییٰ مین حصور فرمایا ہی اور امام اعظم صاحب کی طرف سے جواب یہہ ہو سکتا ہی کہ مدح ساتھہ ایک چیز کے منافی افضلیت غیر کی نہین ہوتی
چنانچہ کوئی علم ظاہر کی تعریف کرے تو فضل اوسکا علم باطن پر نہین ثابت ہوتا یا مدح اغنیا مستلزم فضل فقرا نہین ہوتی قتادہ رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ واللہ سید تھے وہ علم مین اور عبادت مین اور ورع مین اور تمام پیغمبرون مین یحییٰ کو مخصوص بنام سید فرمایا اسواسطے کہ
ہمیشہ سید رہتے وہ اپنے نفس پر کہ اونسے کبھی زلت نہین ہوئی بخلاف اور پیغمبرونکے چنانچہ حدیث مین ہی اور اسی طرح ہمارے پیغمبرؐ سے
بھی ہرگز نہین ہوئی وما ینطق عن الہویٰ ان ہو الا وحی یوحی وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور نبی ہی صالحون سے کہ باپ دادا اوسکے صالحین

ہین جب زکریا علیہ السلام کو ایسے فرزند کی بشارت دی قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ کہا زکریا نے ای پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا وَّقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ اور تحقیق پہنچا ہی مجھ کو بڑھاپا وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ اور بی بی میری ایشاع بانجھ ہی پس ہمین اولاد دے گا قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ کہا اللہ نے یا جبرئیل نے بامر اللہ اسیطرح اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی موافق عادت کے اور خلاف عادت کے یعنے اسی پیری مین اولاد دیگا تمھین قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَۃً کہا زکریا نے ای پروردگار میرے مقرر کر واسطے میرے نشانی کہ جس سے بیٹا ہونا حمل ایشاع سے معلوم ہو قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ حق سبحانہ فرماتا ہی کہ نشانی تیری یہہ ہی کہ نہ بول سکے تو لوگونسے ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا تین دن رات مگر اشارت سے چشم و ابرو کے وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ اور تسبیح کہہ اسکی شام کو اور صبح کو باقی قصہ زکریا علیہ السلام کا سورۂ مریم مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کو کہ کہا فرشتون نے یا جبرئیل نے اور جبرئیل کو جمع یاد کیا اسواسطے کہ یہہ تنہا کبھی نہ آیا نہ گیا ہی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ ای مریم تحقیق اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا تجھکو واسطے عبادت کے یا قبول کیا تجھکو ساتھ خدمت کے یا پرورش فرمائی تیری ساتھ عصمت کے وَطَهَّرَکِ اور پاک کیا لوث شرک سے یا اون قاذورات سے کہ عورتونکو ہوتی ہین مثل حیض اور نفاس کے یا خصائل ذمیمہ سے اور عادات قبیحہ سے وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ تکرار واسطے تاکید کے ہی یعنے بے شبہ برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بی بیون عالمونکے کہ تجھے بغیر شوہر کے فرزند دیا اور ساتھ نفخہ جبرئیل کے مخصوص کیا یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ای مریم فرمانبرداری کیا کر واسطے پروردگار اپنے کے اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ رکوع کرنیوالون کے سمجھ لیجیے کہ حضرت مریم کو حکم تھا کہ نماز بجماعت پڑھین ساتھ احبار بیت المقدس کے ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ یہہ چیزین کہ ان آیات شریفہ مین مریم اور زکریا اور یحییٰ کے بیان مین فرمائین اخبار غیب سے ہین کہ واسطے اظہار معجزے تیرے کے وحی کرتے ہین ہم اوسکو طرف تیرے وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اور نہ تھا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک احبار بیت المقدس کے اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ جب ڈالتے تھے قلمون اپنے کو واسطے قرعہ کے جوے اردن مین تاکہ جانین اَیُّهُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ کون اونمین سے پالے مریم کو وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ اور نہ تھا تو پاس اونکے جب جھگڑتے تھے واسطے پالنے مریم کے سمجھ لیجیے کہ جب مریم کو اونکی مان بیت المقدس مین لاکر نذر کر گئین تو سب بزرگ وہان آکے آپسمین جھگڑنے لگے ہر ایک چاہتا تھا کہ مین پالون آخر کو قرعہ ڈالا اسطرح سے کہ ہر ایک نے اپنے اپنے لکھنے کی قلم کہ جس سے توراۃ لکھا کرتے تھے جاکر کنارے نہر کے دریا مین ڈالے اور کہا کہ جسکی قلم پانی پر تیرے وہی پالے حضرت زکریا کی قلم تیرنے لگی اونھون نے مریم کو واسطے پرورش کے لیا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْهُ دوسری یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا فرشتون نے یا جبرئیل نے ای مریم تحقیق اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہی تجھکو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے مراد اس سے حضرت عیسےٰ ہین اور اونکو کلمہ اسواسطے کہا کہ ساتھ کلمہ کن کے پیدا ہوئے بے پدر اور اگرچہ تمام عالم بنی آدم بواسطہ اسی کلمہ کے پیدا ہوا لیکن یہہ سبب متعارف کہ ماں باپ کے ہون مفقود تھا اس جہت سے انکے حق مین ظہور کلمہ اتم اور اکمل ہی اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ نام اوسکا مسیح عیسےٰ بیٹا مریم کا ہی سمجھ لیجیے کہ مسیح لقب ہی اور عیسی اسم اور ابن مریم کنیت اور تقدیم لقب کی اسم پر واسطے تعظیم کے ہی اور مسیح زبان عبرانی مین مسیحا کی معنی مین ہی یعنے مبارک اور بعضے کہتے ہین کہ مسیحا مشتق سیاحت سے ہی واسطے کثرت سیاحت کے مسیح اونکو کہا بعضے کہتے ہین کہ فعیل بمعنی فاعل ہی یہان بخلاف دجال کے کہ مسیح بمعنی ممسوح ہی وہان ای ممسوح احد العینین وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے سمجھ لیجیے کہ وجاہت دنیا کی باعتبار طاعت کے ہی یا نبوت کے ہی یا بن باپ کے پیدا ہونیکے ہی یا آسمان پر جانیکے ہی یا واسطے نصرت دین محمدی کے بیچ آخر زمانے کے یا بقتل دجال ہی اور وجاہت آخرت کی باعتبار شفاعت ہی یا علو درجات وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اور مقربین سے بکرامت خدا وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اور باتین کریگا یہہ فرزند لوگونسے بیچ گود کے کہ بمنزلہ جھولے کے ہی یا جھولنی کے

دلونمین بیچ جھولیکے یعنے بچپن مین وَكَهْلًا اور اوسوقت ادھیر ہوگا یعنے باتین کریگا حالت کھولت مین تبلیغ شریعت وَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ
اور انبیاؤن سے ہے صالح اسم انبیا ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کل من الصالحین قَالَتْ رَبِّ کہا مریم نے ازروئے استفہام بالطریق
استعظام اے پروردگار میرے اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ کسطرح ہوگا واسطے میرے بچا وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ اور حال یہہ ہے کہ نہین
ہاتھ لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور یہہ خلاف عادت کے ہے کہ بغیر شوہر کے عورت سے بچا ہو قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ کہا جبرئیل
علیہ السلام نے اسیطرح کہ تو ہے بغیر مس کئے مرد کے اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ جب مقرر
کرتا ہے کچھ کام کو پس سوا اوسکے نہین کہ کہتا ہے واسطے اوس چیز کے کہ علم مین اوسکے ہے ہو پس ہوجاتا ہے زاہدی مین لکھا ہے کہ جہان
کہین کلام اللہ مین یہہ آیت ہے ارادہ کیا ہے ساتھ اوسکے خلق عیسےٰ کا یا ایجاد قیامت کا نہ غیر اور مفسرین نے لکھا ہے کہ یہہ لفظ اخبار
ہے سرعت تکوین اشیا سے ساتھ تکوین کے یعنے ایک پلک مین پیدا کرنا خلق کا اوسپر کچھ دشوار نہین جیسا کہ وہ قادر ہے اشیا کے پیدا کرنے پہ
ساتھ اسباب اور مواد کے ویساہی وہ قدرت والا ہے کہ بے اسباب اور مواد کے پیدا کرے ع اسباب و مواد پر ہے کیا حصر + بے
آکے بنائے ہے وہ سو قصر + وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ اور سکھاویگا اللہ اوسکو لکھنا وَالْحِكْمَةَ اور علم حلال اور حرام کا کہ حکمت شریعت ہے وَالتَّوْرٰىةَ
اور تعلیم فرماویگا اوسکو توراۃ وَالْاِنْجِيْلَ اور انجیل اور تخصیص ان دو کتابونکی واسطے فضیلت کے ہے وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور
کریگا اوسکو پیغمبر طرف فرزندان یعقوب کے لکھا ہے کہ اوّل انبیاء بنی اسرائیل سے یوسف تھے اور آخر عیسےٰ ہیں پس کلام کرینگے عیسیٰ علیہ السلام ساتھ بنی اسرائیل
کے اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ یہہ کہ تحقیق مین تحقیق آیا ہونمین تمھارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمھارے سے اور وہ نشانی
گواہی میری پیغمبری کی ہے سمجھ لیجئے کہ مراد نشانی سے جنس ہے نہ فرد اسواسطے کہ نشانیان پانچ مذکور ہین اول نشانی اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ
كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ یہہ کہ تحقیق مین بناتا ہون واسطے تمھارے مٹی سے مانند شکل مرغ کے پس پھونکتا ہون
بیچ اوسکے پس ہوجاتا ہے وہ مٹی کا پتلا بنا ہوا جانور زندہ آواز کنندہ ساتھ حکم خدا کے سمجھ لیجئے کہ چمگیدڑ یہہ مٹی کے بناتے تھے اور اونمین
پھونکتے تھے زندہ ہوکر آسمانکو اڑھ جاتے تھے اور جب نظر سے لوگون کی غائب ہوجاتے تھے تو مرکر زمین پر گرپڑتے تھے اور دوسری نشانی
یہہ ہے وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ اور چنگا کرتا ہون پیٹ کے اندھے کو اور تیسری نشانی یہہ ہے وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہون داغ سفید والیکو
اور چوتھی نشانی یہہ ہے وَاُحْيِ الْمَوْتٰى اور زندہ کرتا ہون مردیکو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ امر اللہ کے تکرار اس کلمہ کا واسطے دفع توہم الوہیت
کے ہے اسواسطے کہ مردیکا جلانا اللہ ہی کا کام ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ عیسےٰ نے چار مردے جلائے ایک اونمین سے سام بن نوح تھا کہ قریب
چار ہزار برس کے اوسکی موتکو گذرے تھے اور نشانی پانچوین یہہ ہے وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اور خبر دیتا ہون تم کو
ساتھ اوس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم بیچ گھرون اپنے کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اوسکے یعنے بیچ ان پانچ معجزونکے
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ البتہ نشانی ہے واسطے تمھارے اور دلالت اوپر صدق مدعا میرکے اگر ہو تم ایمان والے اس معجزے پہ
اور میرے پیغمبری پہ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور آیا مین پاس تمھارے سچا کرنیوالا واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے ہے
توراۃ موسیٰ علیہ السلام سے اور مین تقریر کرنیوالا اشبہات اوسکیکا ہون وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ اور دوسرے اسواسطے
آیا ہون تو کہ حلال کرونمین واسطے تمھارے بعضے وہ چیز کہ شریعت موسوی مین حرام کی گئی ہے اوپر تمھارے جیسے چربی اونٹ کی اور
گائے کی اور بعضے مرغ اور مچھلی اور تعظیم شنبے کی اوٹھادون وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور آیا ہون تمھارے پاس ساتھ نشانی کے
پروردگار تمھارے سے مراد آیات سے معجزات اور دلائل ہین اور لفظ واحد کے لانیمین تنبیہ ہے اوسپر کہ تمام معجزات اور دلائل حکم ایک آیت کا
رکھتے ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت میری کے وَاَطِيْعُوْنِ اور کہا مانو میرا دعوت حق مین اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے پس عبادت کرو اوسکو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہے راہ سیدھی

پہنچانیوالی منزل مقصود کو سمجھہ لیجئے کہ جب جبرئیل نے بی بی مریم کو بشارت دی اللہ کی طرف سے بیٹے کی اور بی بی مریم نے کہا کہ کیونکر ہوگا بیٹا کہ مجھے مس کسی مرد نے نہین کیا تو جبرئیل نے کہا کہ اسیطرح خدا پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر جبرئیل نے اونکے گریبان مین پھونکا کہ یہہ حاملہ ہوگئین حضرت زکریا نے جو آکے دیکھا حس بچے کی اونکے پیٹ مین معلوم کی ڈرے اور اپنی بی بی سے آکر کہا کہ بڑی بدنامی ہی مریم حاملہ ہوگئی اونکی بی بی نے کہا اوسے یہان لے آؤ حضرت زکریا مریم کو اپنے گھر لیگئے جب مریم اور بی بی حضرت زکریا ایک جگہہ بیٹھین تو زکریا کی بی بی نے مریم سے کہا کہ فرزند میرے پیٹ کا فرزند تیرے پیٹ کے کو سجدہ کرتا ہی تو بہتر ہی عورتون مین اور حمل تیرا افضل حملون سے ہی تجھپر اتہام خطا ہی پھر اسبات کی حضرت زکریا کو خبر کی حضرت زکریا نے کہا کہ سوا میرے اور کوئی اس پاس نہین جاتا تھا مین ڈرتا ہون کہ تہمت مجھپر نہ آئے القصہ جب مریم کو درد زہ ہوا تو خلق سے دور چلی گئین اور مارے شرم کے کہتی تھین کہ کاشکے پہلے اس سے مرجاتی بحر مواج مین لکھا ہی کہ حضرت یوسف بن یعقوب بن ماثان چچا کی بیٹی مریم کی تھی اور بھائی کی بیٹی عمران کی جب حضرت یوسف کو خبر حمل مریم کی پہنچی چاہا کہ مار ڈالین فرشتے نے آکر کہا کہ مریم بغیر شوہر غیب سے حاملہ ہوئی ہی اور روح پاک اوسمین پھونکی ہی اوسنے نگاہ رکھہ پھر بھی یہہ اس ارادیسے باز نہ آئے تا آنکہ حضرت عیسے علیہ السلام زیر درخت خرمائے خشک پیدا ہوئے جبرئیل نے کہا کہ اس درخت خشک کو ہلاؤ میوہ تر گریگا ایسا ہی ہوا پھر حضرت یوسف نے بی بی مریم کو چھپا رکھا جب چالیس روز گذرے اور عجائبات قدرت خدا مشاہدہ کئے تو قوم مین لے آئے لوگون نے دیکھکر کہا کہ ای مریم باپ تیرا بدکار نہ تھا اور مان تیری بھی مطلق بدکار نتھی تونے یہہ کیا کیا بی بی مریم نے اشارت طرف بچے کے کی کہ اس سے پوچھو تو حضرت عیسے علیہ السلام گویا ہوئے کہ انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰة والزکوٰة مادمت حیا الی قولہ ویوم ابعث حیا پھر چپ ہوگئے سنکر بعد اوسکے تیس برس مین تبلیغ وحی فرمائی معنی ویکلم الناس فی المهد وکہلا کی اس سے عبارت ہی لکھا ہی کہ اس زمانے مین کوئی خوشنویس ان جیسا نہ تھا اور علم اونکو ایسا تھا کہ جب مکتب خانہ مین اونکو پڑھنے کیواسطے بٹھایا معلم نے کہا بسم تو اونھون نے کہا اللہ اسنے کہا الرحمٰن تو اونھوننے کہا الرحیم غرض جو وہ پڑھاتا اوس سے آگے عبارت پڑھہ دیتے جب معلم نے کہا ابجد تو اونھوننے کہا معنی ابجد کی کیا ہین معلم نے کہا مین نہین جانتا حضرت عیسی نے کہا الف الائے خدا اور با بہائے خدا اور جیم جلال خدا اور دال دوام خدا ہی معلم نے حیران ہوکر کہا کہ جو مجھہ سے زیادہ ہو اوسے کیا پڑھاؤن بی بی مریم نے کہا معلم سے کہ عیسی کو مکتب مین بٹھلائے تو رکھو اسنے کہا بہتر حضرت عیسی وہان بیٹھے رہتے تھے اور جو لڑکے کھا آتے تھے وہ بتا دیتے تھے اور جو مائین انکی انکیواسطے ذخیرہ کرتی تھین وہ بتادیتے تھے اور جب کلان سال ہوئے تو او معجزے ظاہر ہوئے چنانچہ پیچھے مذکور ہین وہ سب ظاہر ہونے لگے اور تیس برس کی عمر مین دعوت خلق کو فرمانے لگے فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْکُفْرَ پس جب دیکھا حضرت عیسے ؑ نے یہود سے کفر سمجھہ لیجئے کہ کفر انکا یہہ تھا کہ جب دعوت کرنے لگے حضرت عیسے علی نبینا وعلیہ السلام تو مشورہ کیا یہودون نے کہ اونکو مار ڈالین یہہ ولایت شام سے مصر کو چلے گئے کنارے دریائے نیل کے ایک جماعت صیادونکی دیکھی کہ مچھلیان پکڑتے تھے اونھوننے کہا کہ آؤ اس سے بہتر صیادی کرین صیادون نے کہا کہ وہ کیا ہی فرمایا حضرت عیسے ؑ نے کہ دام توجہ کا لیجئے توحید مین ڈالین کہ یہہ شکار ماہی ہی اور وہ شکار کما ہی ہی ؎ بس کنارہ جو ہو کیون پیاسو ہو ماہی دام مین + لاؤ ای صیاد عرفان الٰہی دام مین + معالم مین لکھا ہی کہ حضرت عیسے ؑ نے کہا کہ آؤ تا لوگون کو صید کرین صیادون نے کہا تم کون ہو اونھون نے کہا مین عیسے بیٹا مریم کا بندہ اللہ کا اور رسول خدا کا ہون وہ ایمان لائے اونپر بعد اوسکے عیسے علی نبینا وعلیہ السلام نے قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ کہا کون ہی مدد دینے والا مجھہ کو تم مین سے اِلَی اللّٰهِ طرف کار خدا کے تا وقتیکہ نصرت الٰہی پہنچے قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ کہا حواریون نے یعنے صیادون نے کہ ایمان لائے تھے سمجھہ لیجئے کہ حواریون عرب مین سفید چیز بے داغ کو کہتے ہین جیسے سفید کپڑا یا سفید میدہ کہ اور کچھہ اوسمین نملا ہو اسیواسطے دھوبیون کو کہتے ہین اور یہان مراد مسلمان ہین کہ صاف ستھرے دھوئے دھائے کفر سے شرک سے ہین اور باخلاص خدا اور رسول پر ایمان لاکر روشن اور نورانی ہوئے ہین اونھون نے

جواب عیسیٰ علیہ السلام مین کہا کہ نحن انصار اللہ ہم ہین مدد دینے والے دین خدا کے آمنا باللہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے
واشہد بانا مسلمون اور تو اے عیسیٰ علیہ السلام شاہد رہ ساتھ اسکے کہ ہم مطیع ہین دین خدا کے پھر دعا کی اونھون نے ربنا آمنا
بما انزلت واتبعنا الرسول اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی تو نے یعنی انجیل اور پیروی کی
ہم نے رسول کی یعنی عیسیٰ کی فاکتبنا مع الشاہدین پس لکھ ہمکو ساتھ قلم کرم عمیم کے بیچ جریدہ احسان قدیم کے ساتھ گواہونکے
یعنی جمع کر ساتھ ان لوگونکے کہ شاہد ہین وحدانیت تیری کے اور تصدیق کی ہے پیغمبرونکی تیرے مراد شاہدین سے امت پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم ہے اور معنی دعائے حواریونکی یہہ ہین کہ ہمین اور امت محمدیہ کو جمع کر کہ برکت پیغمبر آخر زمان سے امت اونکی افضل تمام امتونکی
ہے اور وہ پیغمبرونسے اول ہین کہ آخر ظہور آوینگے سچ ہے کہ نحن الآخرون السابقون حلوا اے لیپین و شہد اول ہین ۵ سب
رسولونمین جو ہووے خوب تر امت اوسکی کیون نہو محبوب تر + ومکروا اور مکر کیا اونھون نے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کفر کیا تھا سمجھہ لیجیے
کہ مکر اونھون نے اسطرح سے کیا کہ لوگون کو ورغلا کر بھیجا کہ عیسیٰ علیہ السلام جہان ہون فریب سے مار ڈالو اونھون نے حضرت عیسیٰ کو پکڑکر
قید کیا رات کو حجرہ مین بند کرکے تمام رات گرد اوسکے چوکی دیتے رہے صبح کو مہتر اپنے کو کہ یہودا نام تھا کہا کہ حجرہ مین جا کر عیسیٰ کو نکالو وہ جو
اندر گیا حضرت عیسیٰ کو نہ پایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اونکو آسمان پر پہنچایا تھا یہہ تمام حجرہ ڈھونڈھکر جب باہر نکلنے لگا تو حق سبحانہ
نے اوسکی شکل مشابہ عیسیٰ کے کردی جب باہر آیا لوگون نے مار ڈالا ہر چند کہتا رہا کہ مین یہودا ہون عیسیٰ مجھے نہین ملے مگر کسی نے نہ مانا دار پر
کھینچکر تیر باران کیا ومکر اللہ اور جزا مکر کی دی اللہ نے کہ اونھون نے اپنے یار اور سردار کو کس خواری اور ذلت سے مارا واللہ خیر
الماکرین اور خدا بہتر جزا دینے والون کا ہے مکر کرنیوالون کو اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق مین بھر لینے والا ہون تجھہ کو بیچ دنیا کے ورافعک الی اور اٹھانیوالا ہون طرف اپنے یعنی بالائے
آسمان مقربین ملائکہ ومطہرک من الذین کفروا اور پاک کرنیوالا ہون تجھہ کو اور نجات دینے والا ہون تجھکو اون لوگونسے کہ کافر
ہوئے یعنی قصد اور مکر اونکے سے جو کافر ہوئے تجھہ سے وجاعل الذین اتبعوک اور کرنیوالا ہون ان لوگونکو کہ پیروی کرین تیری یعنی
امت تیری سے فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ اوپر اون لوگونکے جو کافر ہوئے دن قیامت تک یعنی زبردست کرونگا تیری امت
کو یہود پر تا قیامت سمجھہ لیجئے کہ ترسا یہود پر غالب رہینگے قیامت تک ثم الی مرجعکم پھر طرف میرے ہے بازگشت تم سب کی یعنی
عیسیٰ کی اور متابعین اور منکرین اوسکی فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون پس حکم کرونگا ساتھ راستی کے درمیان تمھارے
بیچ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے سمجھہ لیجئے کہ یہود موسیٰ کے معتقد ہین اور عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہین اور
نصاریٰ عیسیٰ کی تصدیق کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہین ایمان لائے اور ثالث ثلثہ کے قائل ہین اور مومنین کہتے ہین کہ اللہ ایک
ہے اور موسیٰ اور عیسیٰ اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہم سب فرستادہ خدا ہین ساتھ حق کے پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ موافق اون گروہونکے حکم
فرماؤنگا فاما الذین کفروا فاعذبہم عذابا شدیدا پس جو لوگ کہ کافر ہوئے ہین یعنی یہود اور نصاریٰ پس عذاب کرونگا انکو
بانواع عقوبت عذاب سخت فی الدنیا بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور اسیر کرینگے اور بردہ بنائینگے اور جزیہ دلوانے کے والآخرۃ
اور بیچ آخرت کے ساتھ طرح طرح کے عذابونکے اور ہمیشہ رکھنے بیچ دوزخ کے وما لہم من ناصرین اور نہین واسطے اون کافرونکے مدد دینے
والون سے بیچ موقوف کرنے عذاب کے یا کم کرنے کے واما الذین امنوا وعملوا الصلحت اور جو لوگ کہ ایمان لائے یعنی امت محمدیہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل کئے اچھے فیوفیہم اجورہم پس پورا دونگا اونکو ثواب اونکا یا پورا دیگا اونکو اجر اونکا بیچ دنیا کے ساتھ
نیکنامی کے اور آخرت مین ساتھ درجات جنات کے اور دیدار پروردگار کے واللہ لا یحب الظلمین اور خدا نہین دوست رکھتا
ظالمون کو ذلک نتلوہ علیک من الایت یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوئین قصے انبیاؤن کے پڑھتے ہین ہم اوسکو اوپر تیرے

علامات نبوت سے اور دلالت رسالت سے وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اور ذکر حکمت والی کے سے سمجھ لیجئے کہ ذلک اشارہ طرف قصہ یحیی اور زکریا
اور عیسےٰ اور مریم کے ہے اور مراد آیات سے معجزات ہیں اور ذکر الحکیم سے قرآن مجید ہے لکھا ہے کہ بعد بیان قصہ عیسےٰ علیہ السلام کے نصاریٰ
بہو قوف اعتراض کرنے لگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کیون عیسے کو گالیان دیتے ہو اور بندگی کا نام اونپر رکھتے ہو پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ عیاذاً باللہ جو نام عبداللہ کہیے عیسیٰ کو گالی ہو وہ بندہ ہے خدا کا بھیجا ہوا اور کلمہ ہے القا کیا ہوا نصاریٰ یہہ سنکر اور بر غضب ہوئے
اور کہنے لگے کہ کوئی انسان بن باپکے پیدا ہوا ہے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی کَمَثَلِ اٰدَمَ تحقیق مثال یعنے
صفت اور شان عیسیٰ کی بیچ پیدائش کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنے بیچ علم اور قدرت اسکیکے کہ انسانکو بن باپ پیدا کرنا مانند صفت آدم کے
ہے اور تم سچ جانتے ہو اسکو کہ آدم بن مان باپکے پیدا ہوا تھا اور حال آنکہ اسکو اللہ کا بیٹا نہیں کہتے ہو پس جو شخص بغیر باپ کے پیدا ہو
وہ کیونکر اللہ کا بیٹا ہوا جب بغیر مان باپ والا خدا کا بیٹا نہوا مان والا کسطور سے خدا کا بیٹا ہوا سمجھ لیجئے کہ یہہ تشبیہ حضرت عیسےٰ کی
ساتھ حضرت آدم کے ایکطرح سے ہے کہ بے پدر ہوئے بعد اس تشبیہ کے بیان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی
خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قالب اوسکیکو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهٗ پھر کہا اوس قالب کو کہ حکم میرا ہے کُنْ ہو زندہ ساتھ
روح کے فَيَكُوْنُ پس ہو گیا وہ پتلا خاک کا آدم زندہ سمجھ لیجئے کہ تنبیہ فرماتا ہے حق سبحانہ کہ جیسے خاک کو کہا ہم نے آدم ہو ہو گئی ویسے ہی بادکو حکم کیا ہمنے کہ عیسے ہو ہو گئی اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ یہہ خبر جو حضرت عیسےٰ کی کہی درست اور حق ہے پروردگار
تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھ لیجئے کہ یہہ تاکید ہے واسطے زیادتی یقین کے اور ثبات کے اوپر اوسکے اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ
خطاب اگرچہ بظاہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن مقصود خطاب سے امت کے لوگ ہیں یعنے ای مسلمانو تم مت ہو اون لوگون سے جو شبہ لاتے
ہیں بیچ عیسےٰ کے کہ مثل آدم کے ہے اور گمان نکرو مانند نصاریکے کہ مسیح ابن اللہ کہتے ہیں اور ثالث ثلثہ کے قایل ہیں کہ جھوٹے ہیں اور گمراہی
میں پڑے ہیں فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پس جو کوئی جھگڑے تجھسے بیچ حق عیسےٰ کے پیچھے اوسکے کہ آیا تیرے
پاس علم سے عیسےٰ کے کہ بندہ بھیجا گیا اللہ کا ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ پس کہہ اونکو کہ آؤ واسطے مباہلے کے بلاوین ہم
بیٹون اپنے کو اور بیٹون تمہارے کو وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ اور بی بیون اپنی کو اور بی بیون تمہاری کو وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ اور جانون اپنی
کو اور جانون تمہاریکو یا نزدیکی بی بیونکو اور نزدیکون تمہارونکو یا مراد انفس سے مسلمان ہیں چنانکہ سب اوپر حکم المؤمنون کنفس واحدۃ کے
مقام اتحاد میں ہیں چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ میں انفس بمعنی اہل دین آیا ہے کہ علیکم انفسکم ای اہل دینکم ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى
الْكٰذِبِيْنَ پھر التجا کریں یا جہد کریں تضرع میں اور دعا میں یا طلب لعنت کریں اوپر ایکدوسرے کے پس کردیوین ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹون
کے یعنے کہیں اللہم من کان کاذباً منا فالعنہ سمجھ لیجئے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریکو بلاکر کہا کہ جسقدر ہم
دلائل وحدانیت خدا پر لاتے ہیں تم عناد اور فساد اور منازعت میں سرگرم ہوتے ہو اور حضرت عیسےٰ کو خدا اور بیٹا خدا کا اور ایک تین میں کا
کہنے سے باز نہیں آتے آؤ مباہلہ کریں تاکہ جھوٹا سچا معلوم ہو جاوے اور حق باطل آشکارا ہو جاوے نصارا اس بات پر راضی ہوئے اور مکان
اور وقت مقرر کیا دوسرے روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موافق وعدہ کے اوسیوقت اوسی مکانکو چلے داہنی طرف امام حسن بائین طرف امام
حسین پیچھے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضیٰ کو لیکر روانہ ہوئے اور اون سبکو فرمایا میں دعا کرونگا تم آمین کہیو ترسایون نے دیکھ کر
ہیبت کھائی اور عالمون نے اونکے کہا کہ ای یارو دیکھو اس شخص سے ہرگز مباہلہ نکیجیو یقین جانیو کہ اگر اسنے بد دعا کی ایک ترسا روئے زمین
پر باقی نرہیگا عام لوگون نے ترسایون کے کہا اپنے علما سے کہ تم کیون روپوشی کرتے ہو حق ظاہر ہو جاویگا علمانے کہا کہ تم نہین سمجھتے ہو یہہ وقت
خاتم الانبیا کے پیدا ہونے کا ہے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہی نہون بعضی علامتیں اونمیں ہم نبوت کی پاتے ہیں اور بعضی علامتون میں ہمیں
تامل ہے اسواسطے توقف کرتے ہیں ہم کہ مبادا یہہ وہی پیغمبر ہون تو ہم سب برباد ہو جاوینگے بہتر اسی میں ہے کہ صلح کرو آخرالامر صلح

ٹھہری ہرسال دو ہزار حلہ ہزار رجب مین ہزار صفر مین اور تیس زرہ اور تیس اسپ اور بعضون نے کہا ہے تیس اونٹ بھی مقرر ہوئے اور
صلحنامہ اسیطور پر لکھا گیا اور اپنے اپنے مکانون پر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ترسا صلح نکرتے ایک اوس فرقے مین
سے باقی نرہتا پھر کوئی تا قیامت ترسا کی جنس سے پیدا نہوتا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ تحقیق یہہ قصے کہ مذکور ہوئے ہر آئینہ وہ
ہی بیان سچا یعنے قصہ عیسیٰ علیہ السّلام کا سچا سوا اسکے اور ونکا کہ مقصود اونسے اثبات توحید اور نفی تشریک درست اور راست ہین
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ اور نہین کوئی معبود لایق پرستش کے مگر اللہ کہ استحقاق عبودیت اوسیکو ثابت ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ وہی ہے غالب حکمت والا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ پس اگر پھر جاوین ترسا اور مباہلے سے منہہ
پھراوین پس تحقیق اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے مفسدونکو سمجھ لیجئے کہ وضع مظہر بجائے مضمر دلیل ہے اوپر اوسکے کہ فساد اعراض ہے
طریق توحید سے بلیت توحید سے جو کوئی پھرا ہے + مفسد گمراہ ہو گیا ہے + قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے
اہل کتاب سمجھ لیجئے کہ مراد اہل کتاب سے ترسا ہین اور قتادہ رضہ نے کہا ہے کہ یہود مدینہ کے بھی اسمین داخل ہین اور کہا کہو یہہ کہو کہ تَعَالَوْا
اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ آؤ طرف ایکبات کے کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنے ایسی بات کہ ہم اور تم سب اسمین
یکسان ہین اور مراد اس بات سے تین چیزین ہین ایک اونمین سے یہہ ہے کہ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کی اسمین
تعریض یہود اور نصاری کی ہے کہ عبادت عزیر اور عیسیٰ کی کرتے تھے اور دوسری یہہ ہے کہ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا اور نہ شریک لاوین ساتھ
اوسکے کچھ اور شرک اون دونون گروہ کا ظاہر ہے اور تیسری یہہ ہے کہ وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکڑین بعضے
ہمارے بعضونکو پروردگار سوا اللہ کے سمجھ لیجئے کہ نصارا احبار راہبون کو سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکمال ریاضت سے اثر حلول لاہوت
کا اون کی ذاتین ظاہر ہے یہہ پروردگار جانتا اونکا تھا اور یہود اطاعت احبار اپنے کی کرتے تھے تحلیل تحریم مین یہہ اتخاذ ارباب
تھا اُن مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پس اگر پھر جاوین اہل کتاب اس کلمۂ عدل سے پس کہو تم اے پیغمبر اور
اصحاب پیغمبر اونکو کہ گواہ رہو تم ساتھ اوسکے کہ ہم مسلمان ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ اے یہود اور نصارے کیون کا
جھگڑتے ہو تم بیچ دین ابراہیم کے سمجھ لیجئے کہ مدعا یہود کا یہہ تھا کہ ابراہیم یہودی تھے اور ترسا کہتے تھے نصرانی تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ
کیون ناحق دین ابراہیم مین مجادلہ کرتے ہو اور اوسکو یہود اور ترسا ٹھہراتے ہو وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ اور حال یہہ ہے کہ نہین اتاری
گئی توراۃ کہ یہود اوپر شریعت اوسکے عمل نہ کرین وَالْاِنْجِيْلُ اور نہ انجیل کہ نصاری حکم اوسکا گران رکھین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ مگر بعد زمانہ
ابراہیم کیسے سمجھ لیجئے کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے موسیٰ سے تھے ہزار برس اور دو ہزار برس قبل عیسیٰ سے تھے پس ان دونون پیغمبرونسے جب
وہ پہلے ہوئے اور شریعت اور امت اونکی مقدم ہوئی تو اسناد یہودیت کی اور نصرانیت کی اونکی طرف کسطرح لیجاوے کہ یہود امت
موسوی ہین اور ترسا یعنے نصاری امت عیسوی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے اور سوچ اپنی باتین نہین کرتے هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ
حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ہان تم وہ شخص ہو کہ جھگڑے تم بیچ اوس چیز کے کہ واسطے تمھارے ساتھ اوسکے علم ہے یعنے نعت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توراۃ اور انجیل مین تم نے پڑھی اور اوسکو تغیر دیا فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ پس کیون جھگڑتے
ہو تم بیچ اوس چیز کے جو نہین ہے واسطے تمھارے ساتھ اوسکے علم یعنے قصہ ابراہیم علیہ السّلام کا تمھاری کتاب مین نہین ہے کہ وہ یہودی
تھے یا نصرانی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہے کہ ابراہیم تمھارے کسیکے دین پر نہ تھا اور تم نہین جانتے حقیقت حال
اوسکے کی مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی اور لیکن
تھا پاک موحد منحرف عقائد باطلہ سے اور مائل طرف حق کے فرمانبردار وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا شرک والون سے سمجھ لیجئے کہ
یہہ تعریض اہل کتاب کو ہے کہ شرک رکھتے ہین ساتھ اعتقاد کرنے الوہیت عیسیٰ اور عزیر کے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

تحقیق نزدیکتر لوگونکے ساتھ دین ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہین کہ پیروی کرتے تھے اوسکی اوسکے زمانہ مین وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور یہہ نبی ہی کہ ملت اوسکی پر ہی اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین سمجھ لیجئے کہ بعضے اہل کتاب مسلمانونسے جھگڑتے تھے کہ ہم ساتھ تعظیم ملت
ابراہیم کے سزاوار تر ہین کہ وہ یہودی اور نرسا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مین منسوب ملت ابراہیم ہون یہہ آیت نازل ہوئی اور
اصح یہہ ہی کہ یہہ آیت موافق قول نجاشیکے اُتری ہی اور قصہ اوسکا مختصر یہہ ہی کہ جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ساتھ جماعت مسلمانونکے
مکے سے حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے قریشون نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو تحفے دیکر نجاشی کے پاس بھیجا تاکہ مسلمانونکو پکڑکر اونکے
حوالے کرے نجاشی نے مجلس کی اور جعفر کا ساتھ عمرو اور عبداللہ کے مناظرہ ٹھہرایا آخر الامر مناظرے مین عمرو اور عبداللہ نے الزام کھایا کہ
نجاشی نے اونکو کہا کہ تمھین قسم ہی اوس خدا کی کہ جسنے عیسٰی پر انجیل نازل فرمائی ہی سچ کہیو کہ درمیان عیسٰی کے اور قیامت کے کوئی نبی ہوگا
اونھوننے کہا کہ ہوگا ہمنے اپنی کتابمین پڑھا ہی کہ عیسٰی نے بشارت دی ہی اوسکے پیدا ہونیکی اور کہا ہی کہ جو کوئی اوسپر ایمان لایا مجھپر
لایا اور جسنے اوسسے کفر کیا مجھسے کفر کیا پھر نجاشی نے جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم کچھ کلام جو تمھارے پیغمبر پر نازل ہوا ہی
پڑھو اونھوننے پڑھا واذا سمعوا ما انزل الی الرسول ترٰی اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق سنتے ہی سبکے سب رو پڑے نجاشی نے کہا
کچھ اور پڑھو اونھون نے سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ طٰہٰ پڑھی نجاشی نے کہا کہ مقرر یہہ کلام الٰہی ہی کیا طاقت ہی کسی کی کہ ایسا بنا سکے اہل
بلاغت جو وہان بیٹھے تھے حیران رہگئے القصہ نجاشی ایمان لایا اور تیس عالمون راہبون اپنونکو حضور نبوی مین بھیجا وہ مدینے مین پہنچکر مشرف
باسلام ہوئے اور یہان نجاشی نے کہا جعفر رض کو کہ مت ڈرو کوئی حزب ابراہیم پر غالب نہین ہوگا عمرو بن عاص نے کہا کہ حزب ابراہیم
کون ہین نجاشی نے کہا یہہ گروہ کہ دیکھتے ہو تم اور پیغمبر جو انکے پاس سے آیا ہی عمرو کو یہہ بات ناخوش آئی اور دعوٰی کیا کہ ابراہیم
ہمسے تھا ہم حزب ابراہیم ہین حقتعالی نے موافق قول نجاشیکے کہ حبشہ مین کہا تھا مدینے مین یہہ آیت نازل فرمائی کہ سزاوار تر ساتھ ابراہیم
کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب اونکے ہین وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اللہ تعالی دوست اور کارساز ہی مسلمانونکا لکھا ہی کہ بعد چند
مدت کے جبرئیل ع نے آکر خبر وفات کی نجاشی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپنے یہان مدینہ منورہ مین اصحاب رض سے فرمایا کہ ای یارو نجاشی ایمان
لایا تھا اور ہمسے احسان کیا تھا اوسنے اب وہ مرگیا ہی آؤ اوسکے جنازیکی نماز پڑھین پھر آپنے اوسکے جنازیکی نماز پڑھی اور اگر کوئی کہے کہ وہ حبشہ
مین موا تھا اور پیغمبر خدا ص مدینے مین تھے نماز بغیر حضور جنازہ کیکے کیونکر پڑھی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا ص کو بطریق معجزہ حجاب درمیان سے
اوٹھگئے ہونگے یا یہہ خصائص پیغمبر ص سے ہی وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ اور دوست رکھا ایک گروہ نے یہود سے کاشکے
گمراہ کردین تمکو سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب ساتھ حذیفہ اور عمار رض کے ہی کہ یہود اونکو اپنے دین کی طرف ترغیب دیتے تھے چنانچہ قصہ اوسکا سورۂ بقر
مین گذرا ہی اور چاہتے تھے کہ راہ راست پر آوین وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین گمراہ کرتے مگر جانون اپنی کو کہ وبال
گمراہی کا اونھین پر عاید ہی اور نہین سمجھتے کہ زیان آپ اپنے پر لاتے ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ
ای گروہ یہود اور نصاری کے کیون کفر کرتے ہو تم ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور حال یہہ ہی کہ تم شاہدی
دیتے ہو کہ توراۃ اور انجیل حق ہین اور دونون کتابون مین نعت اونکی موجود ہی يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ای اہل
کتاب کیون ملاتے ہو سچ کو ساتھ جھوٹھ کے توراتکی آیاتکو تحریف کرتے ہو یا چھپاتے ہو اس اقرار کو جو قبل بعثت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے کرتے تھے ساتھ انکار کے کہ بعد بعثت کے رکھتے ہو وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور کیون چھپاتے ہو حق کو کہ وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہی اور حال یہہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ حق ہی یا یہہ جانتے ہو کہ ہم حسد سے چھپاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنے ہین کہ چھپاتے ہو
اور جانتے ہو چھپا نہ سکیگا اسواسطے کہ جو چراغ الٰہی ہی پھونک سے کسی بجھانیوالے کی کب بجھتا ہی ؎ لشکر باد گر جہان لے لے + شمع
خورشید کو بجھا نہ سکے + وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور کہا ایک جماعت نے اہل کتاب سے سمجھ لیجے کہ یہود سے بارہ آدمی تھے کہ

اونھوننے آپسمین مشورہ کرکے مقرر کیا کہ آؤ اوّل روز تو اوسپر ایمان لاوین اور آخر روز پھر جاوین اور کہین کہ ہمنے اپنی کتابین دیکھا اور ۸۰
علماسے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین شاید اس حیلہ سے مسلمان اپنے دین سے پھر جاوین تردد مین اگر حق تعالی نے
مومنونکو اس مکر سے آگاہ فرمایا اور یہہ آیت نازل کی کہ آپسمین ان بارہ آدمیون نے یہہ مشورہ کیا ہے کہ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَي
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے کہ اُتاری گئی ہے اوپر اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین یعنے
قرآن اوّل دنکے اور کافر ہوجاؤ آخر دنکے یعنے انکار کرو آخر روز اوسکا جو اوّل روز اقرار کیا تھا لَعَلَّھُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید کہ وہ مسلمان
بسبب انکار تمھارے کے بعد اقرار کے واقع ہو شک مین پڑکر پھر جاوین دین اپنے سے سمجھ لیجے کہ یہود دلنا خیبر کے مدینے کے
یہود سے باہم یہہ مشورہ کیا پھر جب خیبر والون نے سمجھ لیا کہ ہمارا فریب اہل اسلام پر ظاہر ہوگیا تو یہود مدینہ کو وصیّت کی کہ وَلَا
تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ اور مت تصدیق کرو مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے دین تمھارے کی کہ یہودیت ہے قُلْ اِنَّ الْهُدٰى
هُدَى اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق دین حق دین خدا ہے کہ اسلام ہے سمجھ لیجیے کہ یہہ جملہ معترضہ درمیان سخن یہود کے
بیچ رد قول اونکے ارشاد کرکے تتمہ اونکے سخن کا بیان فرمایا کہ کہا اونھوننے کہ تصدیق مت کرو تم سوا ہم دینون اپنے کے اور باور نہ کرو
اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ یہہ کہ دیا جاوے کوئی شخص مثل اوسکے کہ دئے گئے ہو تم علم اور فضل اور حکمت سے اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ
رَبِّكُمْ یا یہہ مسلمان جھگڑا کرین تمسے نزدیک پروردگار تمھارے کے اسواسطے کہ دین تمھارا درست تر ہے اور حجت تمھاری قوی تر اور روشن
تر ہے سمجھ لیجیے کہ سخن یہود کا یہان تمام ہوا اب حقتعالی فرماتا ہے پیغمبر خدا کو اونکے رد جواب مین کہ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ کہہ تحقیق
برتری اور بہتری یا افزونی علم اور حکمت کی بیچ ہاتھ اللہ کے ہے یعنے تصرف مین اوسکے ہے يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
دیتا ہے جسے چاہیے اور اللہ کشایش والا دانا اہل استحقاق کو جانتا ہے اور اونھین پر فضل عطا فرماتا ہے يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ
يَّشَاۗءُ مخاص کرتا ہے ساتھ رحمت اپنی کے کہ اسلام ہے یا قرآن ہے یا نبوت ہے جسے چاہیے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور اللہ صاحب
فضل بڑے کا ہے اوپر مومنونکے وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اور بعضے اہل کتاب مین سے وہ ہے کہ اگر
امانت دے اوسکو ایک قنطار ادا کرے اوسکو طرف تیرے سمجھ لیجیے کہ قنطار لغت مین اسقدر مالکو کہتے ہین کہ پوست بھر کر گائے کا ہو
اور یہان کنایہ طرف خزانیکے ہے اور اشارہ طرف عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ہے کہ ایک قریش نے ایکہزار دوسو اوقیہ زر کے اونکو
امانت سپرد کئے تھے اونھوننے ادا کئے اور اوقیہ بضم اوّل اور کسر قاف چالیس درم کو کہتے ہین وَمِنْھُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ
اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا اور بعضے اونمین سے وہ شخص ہے کہ اگر امانت دے اوسکو ایک دینار نہ ادا کرے اوسکو طرف تیرے
مگر جبتلک کہ رہے تو اوپر اوسکے کھڑا یعنے تقاضا سمجھ لیجیے کہ یہہ اشارہ طرف فنحاص بن عازوراکے ہے کہ ایک انبار اوسے کسی شخص
نے امانت دیا تھا اسنے خیانت کی اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ قسم اوّل عبارت نصارے سے ہے کہ یہہ مشہور دیانت مین تھے اور قسم
ثانی عبارت یہود سے ہے کہ یہہ منسوب بخیانت تھے ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ یہہ خیانت امانتین یہود کیواسطے
ہے کہ کہا اونھون نے نہین اوپر ہمارے بیچ اَنْ پڑھونکے کچھ راہ یعنے گناہ اور عقوبت آخرت نہین سمجھ لیجیے کہ عقیدہ یہود کا یہہ تھا کہ جو کوئی
توراۃ نجانے وہ اُمّی ہے اور مال امی کا اوپر اپنے حلال جانتے تھے اور کہتے تھے کہ توراۃ نے روا رکھا ہے ہمین کہ ساتھ مخالفون دین کے
خیانت کرین ہم وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہین اسبات مین اوپر اللہ تعالی کے جھوٹھ اسواسطے کہ کوئی دین [illegible]
اور ملت نہین ہے کہ جسمین ادائے امانت کا حکم نہو اور حال یہہ ہے کہ وہ جانتے ہین کہ خیانت حرام ہے بَلٰي مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ نہین ایسا کہ تم اعتقاد کرتے ہو بلکہ تمسے عہد لیا ہے کہ خیانت نکرو اور حکم یہہ ہے کہ جو کوئی پورا کرے قول اپنے کو کہ اللہ
نے ساتھ اوسکے مقرر فرمایا ہے بیچ توراۃ کے ساتھ ادائے امانت اور ترک خیانت کے اور پرہیزگاری کرے حلال و حرام مین پس

اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ تحقیق وہ لوگ کہ مول لیتے ہیں بدلے عہد اللہ کے یعنے عوض
اس عہد کے کہ اللہ سے باندھا ہے وہ کیا تھا ایمان ہے بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَیْمَانِھِمْ اور قسموں اپنی سے کہ جھوٹھی جھوٹھی
تعبیر کرکے وصف میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھاتے ہیں ثَمَنًا قَلِیْلًا مول تھوڑا سمجھ لیجئے کہ کئی صاع جو اور کئی گز کرباس کعب
بن اشرف سے لیکر نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف کی تھی اور اس اپنے اقرار پر جھوٹھی قسمیں عوام کے رو برو کھاتے تھے اونکے حق
میں ارشاد ہوا کہ اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ یہہ گروہ توڑنیوالے عہد کے اور کھانیوالے جھوٹھی قسمونکے نہیں حصہ واسطے اون کے
بیچ آخرت کے ثواب سے وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ اور نہ بولیگا اونسے اللہ ایسا سخن کہ جس سے وہ خوش ہوں وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور نہ
نہیں دیکھیگا نظر رحمت سے طرف اونکے دن قیامت کے وَلَا یُزَکِّیْھِمْ اور نہ پاک کریگا اونکو لوث گناہ سے وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
اور واسطے اونکے عذاب ہے درد دینے والا وَاِنَّ مِنْھُمْ لَفَرِیْقًا اور تحقیق بعضے اون یہود میں سے ایک فرقہ ہے مانند کعب اور ابو یاسر اور
حیی کے کہ ناراستی سے یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَھُمْ بِالْکِتٰبِ موڑتے ہیں زبانوں اپنی کو ساتھ پڑھنے کتاب کے لِتَحْسَبُوْہُ مِنَ الْکِتٰبِ تو کہ جانو تم اوسکو
کہ یہہ پڑھتے ہیں کتاب تورات سے وَمَا ھُوَ مِنَ الْکِتٰبِ اور حال یہہ ہے کہ نہیں وہ کتاب تورات سے وَیَقُوْلُوْنَ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا
ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اور کہتے ہیں وہ جھوٹے مفتری وہ نزدیک اللہ کیسے سے ہے یعنے کلام خدا کا ہے اور حال یہہ ہے کہ نہیں وہ نزدیک خدا کیسے
وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہیں وہ اوپر خدا کے جھوٹھ کہ اوسکا کلام نہیں اور اوسکا کلام کہتے ہیں اور حال یہہ ہے کہ وہ جانتے
ہیں کہ جھوٹھ کہتے ہیں سمجھ لیجئے کہ بعد بیان تعریف یہود کے ذکر فرقے نصاریٰ کا فرماتا ہے کہ حضرت علیہ السلام کے حق میں کہتے ہیں کہ انھوں نے
دعویٰ الوہیت کا کیا اور امت اپنی کو اپنی عبادت فرمائی پس رد قول میں اونکے حقتعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰہُ
الْکِتٰبَ ہرگز نہ تھا اور نہوگا اور نہ ہے سزاوار واسطے کسی بشر کے عیسیٰ ہو یا اور کوئی ہو یہہ کہ دیوے اللہ تعالیٰ اوسکو کتاب وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ
اور حکمت اور نبوت ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ پھر کہے واسطے لوگونکے ہو جاؤ تم بندے واسطے میرے سوا اللہ کے
وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ اور لیکن کہے کہ ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ سچے دین میں اور اچھے آئین میں بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ اسواسطے کہ ہو تم اعلا
سے سکھلاتے ہو کتاب کہ اللہ کیطرف سے اتری ہے اور ونکو وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ اور اسواسطے کہ ہو تم پڑھتے کتاب سمجھ لیجئے کہ اس آیت
سے معلوم ہوتا ہے کہ ربانی وہ شخص ہے کہ علم پڑھے اور پڑھاوے نقل ہے کہ محمد بن الحنیفہ نے دفن کے روز عبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنہ کے کہا کہ آج مرگیا ربانی اس امت کا اور بعضے اہل معرفت نے کہا ہے کہ ربانیین مردان خدا ہیں تجرید تفرید والے قدم میدان
توکل میں گڑائے ہوئے کونین سے ہاتھ اوٹھائے ہوئے بلکہ اپنے آپکو گمائے ہوئے سوا ایکدوست کے سبکو بھلائے ہوئے صفات نفسانیہ
سے منہہ پھرائے ہوئے توجہ اور التفات طرف ذات مولیٰ کے لائے ہوئے ۵ یاد اسکی میں اپنا جی گما بیٹھے ہیں + سب کچھ جز دوست کی
بھلا بیٹھے ہیں + جسنے کہ قدم رہ محبت میں رکھا + رآفت دو جہانسے ہاتھ اوٹھا بیٹھے ہیں + لطائف قشیریہ میں لکھا ہے کہ ربانیین دانا ہیں
بحق اللہ اور بردبار براہ مولیٰ قائم باللہ اور فانی ماسوی اللہ سے ہیں سننا اونکا حق ہے اور کہنا اونکا ساتھ حق کے ہے جو اوسے سنتے ہیں
وہ اسسے کہتے ہیں وَلَا یَاْمُرَکُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَۃَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا اور نہیں لائق ہے پیغمبر کو کہ حکم کرے تمکو یہہ کہ پکڑو فرشتونکو
اور پیغمبرونکو رب سمجھ لیجئے کہ تخصیص فرشتونکی اور نبیونکی اسواسطے ہے کہ مشرک فرشتونکو پوجتے تھے اور یہود اور نصاریٰ پیغمبرونکو کہ
عیسیٰ اور عزیر ہیں باقی رہا اختلاف قرائتیں کا سو اوسکا بیان یہہ ہے کہ ولا یامرکم میں رے کا زبر اور پیش دونوں قرائتیں ہیں اگر پیش
پڑھئے تو عطف اوسکا یقول پر ہے کہ بعد لکن کے محذوف ہے اے لکن یقول کونوا ربانیین اور لا یہاں زائد نہیں ہے یعنے کوئی پیغمبر
آدمیونکو نکہے کہ کونوا عبادا لی من دون اللہ لیکن کہے کہ ربانی ہو بعلم اور نہ کہے کہ پکڑو فرشتونکو اور پیغمبرونکو معبود اور اگر زبر پڑھئے
تو عطف ہے اوسکا اوپر ثم یقول کے اور لا زائد ہے جیسا کہ مامنعک ان لا تسجد میں اور لا اقسم میں اے ثم یقول و یامرکم ان تتخذوا کا

الملائکۃ والنبیین ارباباً اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کیا حکم کریگا وہ پیغمبر تمھارے تئین ساتھ چھپانے حق کے اور شرک لانیکے ۴
پیچھے اوسکے کہ ہوئے تم مسلمان وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لیا اللہ نے عہد پیغمبرونکا اور انہین
عہد لینے ہین تابع پیغمبرونکے ہین پس انبیا سے جب عہد لیا تو امتون سے بطریق اولی ہوا اور بحر مواجہین لکھا ہے کہ اضافت میثاق ہین کہ
طرف پیغمبرونکے ہین کئی وجہ ہین ایک تو یہہ ہے کہ عہد طرف عہد کرنیوالون کے ہو جاوے دوسری عہد طرف عہد لوانیوالونکے ہو کہ پیغمبر امت
سے عہد لوانیوالے ہین تیسری عہد بنی اسرائیل کا مراد ہو کہ یہہ اولاد پیغمبرونکی ہین بر تقدیر بر حذف مضاف کا ہے اے اخذ اللہ میثاق اولاد
النبیین کہ بنی اسرائیل ہین سمجھ لیجئے کہ بڑا عہد ہے یہہ کہ حقتعالی نے پیغمبرونسے اور امتونسے پیغمبرونکی لیا کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پیدا ہون تو ایمان اونپر لائیو پس مضمون عہد کا بیان فرماتا ہے کہ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ البتہ جو کچھ دون مین تمکو کتاب
سے اور فہم سے یعنے کتاب اتارون اور سمجھ بھی اوسکی دون ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ پھر آوے تمھارے پیغمبر میری طرفسے
کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سچا کرنیوالا اوس چیز کو جو ساتھ تمھارے ہے کتاب اور حکمت سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ البتہ
ایمان لائیو تم ساتھ اوسکے اور البتہ مدد دیجیو اوسکو ساتھ اپنے تن کے اگر تمھارے زمانہ مین آوے والاصفیین اور خوبیان اوسکی لوگون کو
بیان کیجیو اور نصیحت کیجیو کہ جسکے زمانہ مین آوے وہ اوسپر ایمان لاوے اور مددگار ہین اوسکے جی کھپاوے قَالَ کہا اللہ تعالی نے پیغمبرونکو
بعد اس کلام کے ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اوسکے کہ کہا مینے بھاری عہد میرا اسطرحسے
کہ پورا کرو قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کیا ہم نے قَالَ فَاشْهَدُوْا کہا اللہ تعالی نے پس شاہد رہو بعضے اوپر
اقرار بعضے کے یا ملائکہ کو فرمایا کہ تم شاہد رہو اقرار انبیا پر وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اور مین ساتھ تمھارے گواہونسے ہون اس اقرار
پر فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ پھر جو شخص کہ پھر جائے اوسپر ایمان لانیسے اور اوسکی مدد کرنیسے پیچھے اس عہد و پیمانکے
پس وہ لوگ پھرے ہوئے وہ ہین بدکار نکلے ہوئے دائرہ ایمانسے یا مقام عہد و پیمانسے اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ کیا پیمان شکن پس غیر دین
اللہ کے چاہتے ہین دین دوسرکیو اور قرات تبغون ساتھ خطاب کے بھی آئی ہے لیکن حفص کی قرات یبغون ہے ساتھ غیب کے وَلَهٗٓ اَسْلَمَ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے مطیع ہوئی وہ چیز جو بیچ آسمانونکے اور بیچ زمین کے ہے طَوْعًا وَّكَرْهًا خوشی سے رغبت سے
اور ناخوشی سے نفرت سے یعنے چاہین نچاہین سر دائرہ حکم سے اللہ کے باہر نہین نکال سکتے اور بعضون نے لکھا ہے کہ اہل آسمان تابع
فرمان ہین ساتھ رغبت کے اور اہل زمین بعضے برغبت بعضے بکراہیت سمجھ لیجئے کہ اہل زمین سے جو مومنان صادق کہ اہل اسلام کے گھر
پیدا ہوئے یا خود اسلام لائے دلائل اس دین کے معلوم کرکر اور حقیقت اس دین کی سمجھ کر وہ رغبت والے ہین اور جو کافر مسلمانونکی زبردستی
سے ایمان لائے اور جو غلام اہل اسلام کے اپنے مالکون کی خاطر سے دین قبول کرتے ہین وہ کراہیت والے ہین وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ اور
طرف اوسکے پھر جائینگے اور ترجعون بھی ساتھ خطاب کے قرات ہے قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایمان لائے
ہم اور متابعت کرنیوالے ہمارے ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی اوپر ہمارے یعنے قرآن شریف وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اور وہ چیز کہ اتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اولاد اوسکے
سمجھ لیجئے کہ کتاب اونکی وہی صحیفے ابراہیم کے تھے اوسی پر عمل اون سبکا تھا وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور جو دی
گئی موسی کو کہ توراۃ ہے اور عیسی کہ انجیل ہے اور سب نبی مانند شیث اور ادریس اور داود اور حیقون اور اشعیا اور شعیب کے پروردگار
اونکیسے سمجھ لیجئے کہ بعد ذکر موسی اور عیسی کے مذکور نبیین کا ذکر عام بعد خاص ہے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ نہین
جدائی ڈالتے ہم درمیان ایک کے اونمین سے کہ بعضے پر ایمان لائین اور بعضے پر نلائین مانند یہود اور نصاری کے اور ہم واسطے اوسکے
فرمانبردار ہین بیچ امر اور نہی کے باقی رہا اس آیت شریفہ مین ایک سوال کہ اہل تفسیر کرتے ہین وہ یہہ ہے سوال سورۂ بقر مین یہہ آیۃ

مذکور ہی وہان وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم ہی اور یہان وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم ہی نکتہ اسمین کیا ہی جواب یہان
لفظ قل کا اول آیت مین مذکور ہی اور یہہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور وحی وارد ہوتے پیغمبر و نبر پس انزل علینا بمنزلہ ورد
علینا ہی علی اپنے محل پر واقع ہی اور وہان بقرہ مین کہ قولوا وارد ہی اور یہہ خطاب مومنونکو ہی اور ورود وحی مومنین پر
نہین بلکہ وصول اور بلوغ وحی ہی طرف اونکے پس انزل الینا بمنزلہ وصل الینا ہی الی اپنے محل پر واقع ہی لیکن اس جواب پر اور ایک
خدشہ واقع ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال عکس اوسکا بہت مقام پر کلام اللہ مین وارد ہی چنانچہ بلغ ما انزل الیک مین اور ما انزل الی ابراہیم
مین اور امنوا بالذی انزل علی الذین امنوا مین جواب سورۂ بقر مین انزل الینا مین اور یہان انزل علینا مین الی اور علی اپنے معنی اصلی
مین واقع ہی اور مقامونپر اگر ایکدوسرےکے معنونمین مستعمل ہوا بوجہ مجاز تو کیا مضائقہ ہی اسطرحسے کلام عرب مین بہت آتا ہی وَمَنْ يَّبْتَغِ
غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے دین دوسرا پس ہرگز نہین قبول
کیا جاویگا اس سے اور وہ بواسطے ترک اسلام کے بیچ آخرت کے ٹوٹا پانیوالونسے ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت تہدید ہی واسطے ان سبکے ہی جو کہ
طالب غیر دین اسلام ہین اور اون لوگونکی شانمین کہ بعد وصول بشرف اسلام مرتد ہوجاوین حقتعالی فرماتا ہی کہ كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ
قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ کیونکر ہدایت کرے اللہ یہان استفہام بمعنی نفی ہی یعنے نراہ دکھاوے اللہ اوس قوم کوکہ کافر ہوئے بعد ایمان
اپنے کے وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور گواہی دی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہی اور قول اوسکا صادق
ہی اور آئین اونکے پاس دلیلین روشن کہ قرآن شریف اور معجزات ہین وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم
ستم کرنیوالونکو کہ ایمانکی جگہہ کفر رکھا ہی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین وہ یہہ ہی سوال اس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہی
نفی ہدایت مرتدون اور ظالمونکی علی الاطلاق اور حالانکہ بہت مرتد ایمان لائے ہین اور ہزارون ظالم ظلم سے باز رہے ہین اور لاکھون
کافر مسلمان ہوئے ہین جواب یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شانمین نازل ہوئی ہی کہ بعد اسلام لانیکے مرتد ہوگئے تھے اور اہل مکہ سے ملگئے تھے
حق تعالی نے اونکو ہدایت نفرمائی اور حالت کفرہی پر مرے تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ وہ بارہ آدمی تھے جنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی حارث
بن سوید اور طعمہ بن ابی رواق اور مقیس بن خبابہ وغیرہم اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت یہود کی شانمین اتری ہی کہ حق تعالی نے علم ازلی اپنے
مین حالت ارتداد پر مرنا اونکا معلوم کرکر فرمایا ہی اور ارتداد انکا یہہ تھا کہ قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ بعثت اور صفت آپ کی
دیکھکر ایمان رکھتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے تو پھر گئے معاذ اللہ ایسے لوگونکو اللہ نہین ہدایت فرماتا اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ
اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یہہ لوگ سزا انکی یہہ ہی کہ اوپر اونکے لعنت ہی اللہ کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سبکی سمجھ لیجئے کہ لعنت
اللہ کی دور ہونا رحمت سے ہی لعنت فرشتونکی بیزاری ہی انکی اونسے اور لعنت آدمیونکی مذمت کرنا ہی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے یعنے لعنت کے یا اثر لعنت کے کہ عقوبت ہی نہ ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب
دوزخکا اور نہ مہلت دئے جاوینگے واسطے رجوع کے طرف دنیا کے یا بیچ تاخیر عذاب کے ایکوقت سے دوسرے وقت تک اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مگر وہ لوگ کہ پھر آئے طرف اللہ کے پیچھے اوسکے کہ مرتد ہوئے تھے اور صلاح مین
لائے اوس چیزکو کہ جسمین فساد کیا تھا پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہی توبہ کرنیوالونپر سمجھ لیجئے کہ یہہ آیتین حارث بن سوید ا
کے بھائی نے ایک امین کے ہاتھ حارث کے پاس لکھ بھیجین حارث نے کہا بعد پڑھنے کے کہ مین نے ہرگز تجھ سے جھوٹھ نہین سنا اور بھائی
میرا بھی رسول خدا پر افترا نہین کریگا اور رسول خدا بھی اللہ پر جھوٹھ نہین باندھنے کے اور اللہ تعالی سب سے سچا ہی پس مین کیون نامید
ہوؤن پس توبہ کرتا ہوا طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہوا اور وقت رجوع کے اون گیارہ آدمیونسے کہ جنمین کا یہہ بارہوان تھا احوال کہا
اوھنون نے توبہ سے اباکی اور جواب دیا کہ ہم ابتو مکہ مین بیٹھے انتظار مغلوب ہونے اونکا کرتے ہین اگر مطلوب ہمارا حاصل ہوا تو فہو المراد

والا ہم بھی دین اسلام قبول کرلیوینگے توبہ ہماری بھی قبول ہوجاویگی حق تعالیٰ نے اونکی شان مین فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ
ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے پیچھے ایمان اپنے کے پھر زیادہ ہوئے کفر مین یعنے ثابت رہے کفر پر یا
ساتھ آیت توبہ کے بھی کافر ہوئے ہرگز نہ قبول کی جاویگی توبہ اونکی وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ اور یہہ لوگ کہ قایم رہے کفر پر وہ ہین گمراہ
طریق ہدایت سے سمجھ لیجیے کہ یہان ایک بڑا خدشہ واقع ہوتا ہی کہ آدمی ہزار طرح سے مرتد ہوجاوے لیکن جب تائب ہوگا توبہ اوسکی قبول
ہی اور اس آیت سے نفی قبول توبہ مرتد نکلتی ہی یہہ کیونکر کہئے جواب دفع اس خدشے کا شان نزول مین آیت کی مذکور ہوا ہی کہ یہہ آیت
خاص ایک گروہ کی شان مین نازل ہوئی اور بحر مواجین لکھا ہی کہ یہہ آیت یہود کی شان مین آئی ہی کہ بعد ایمان لانے موسیٰ اور توراۃ پر
عیسیٰ اور انجیل سے کفر کیا اور پھر زیادہ ہوئے کفر مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر بھی ایمان نلائے یا یہود پہلے اپنی کتاب
مین نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھکر ایمان رکھتے تھے جب آپ پیدا ہوئے پھر گئے اور ریاست کی محبت کے سبب سے کفر اختیار
کیا اور طرح طرح کی ایذائین دین اور فساد مچائے حق تعالیٰ نے اونکو مردود اور مطرود کیا اور ورطہ دوام کفر مین ڈالا ہرگز وہ متوجہ طرف
ایمان کے نہونگے اور نفی قبول توبہ سے ہی انتفائے قبول توبہ سے ثبوت توبہ نہین ہوتا اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ
اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مرگئے اور وہ کافر ہے یعنے کفر پر مرے ہرگز نہ قبول
کیا جاویگا کسی ایک اونمین سے پوری زمین کے سونا اگرچہ بدلا دے ساتھ اوسکے یعنے کافر اگر اسقدر سونا دے کہ زمین مشرق سے مغرب تک
بھر جاوے واسطے دفع عذاب دوزخ کے بیفائدہ ہی قبول نہوگا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ یہہ لوگ کہ کافر مرین
واسطے اونکے ہی عذاب درد دینے والا اور نہین واسطے اونکے کوئی شخص مدد کرنیوالا اوسے کہ عذاب اونسے دفع کرے بحر مواجین لکھا ہی کہ وما
لہم من ناصرین مین من زائدہ ہی یعنے نہین واسطے اونکے مدد دینے والے سمجھ لیجیے کہ ناصرین جمع قلت ہی اور جمع قلت کے لانے مین یہہ نکتہ
ہی کہ واسطے کافرونکے تھوڑے بھی مددگار نہونگے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پہنچوگے تم نیکی کو تو کہ بسبب اوس نیکی کے
بہشت مین جاؤ یہان تک کہ خرچ کرو اور صدقہ دو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو تم **نظم** لن تنالوا البر حتی تنفقوا + سنکے ای رافت
عمل کر اسپہ تو + یعنے اوس شی سے جو ہووے دوستر + واسطے اللہ کے خیرات کر + مال سے اسباب سے اچھا اس سے + صرف راہ حق کر اپنے پاس سے
نقد ہو تو نقد دے ای باخبر + جنس ہو تو جنس دے زر ہو تو زر + گر نہ ان اشیا سے تیرے پاس ہو + لٹ ہو کچھ نقدی نہ کچھ اجناس ہو +
صرف تن کو تو بطاعت اوسکے کر + جتنی ہو طاقت عبادت اوسکی کر + دلکو نت حب خدا مین صرف کر + الفت کونین کا حک حرف کر + جانکو
اوسکی رضا پر چھوڑ دے + کام اپنے سب خدا پر چھوڑ دے + آرزو و خواہش اپنی سب بھلا + تجھسے خوش ہوویگا رافت تب خدا + خواہشین
جب اپنی سب چھوڑیگا تو + رشتہ حب سب سے جب توڑیگا تو + تب ملیگا تجھسے وہ مولیٰ تیرا + اوسکا تو اور ہوگا وہ پیارا تیرا + سمجھ لیجیے
کہ نظم اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہی کہ آیت ماقبل مین ارشاد کیا کہ اگر کافر پوری زمین کے سونا دین ہرگز مقبول نہوگا اور اس آیت مین مومنو
رغبت دلوائی ساتھ نفقہ کرنیکے سبحان اللہ دشمنو لسے جو چیز قبول ہی نہین دوستونسے خواہش ہی اوسکی کہ کرین وہ ناقبول فرماوین سب بعد
نزول اس آیت کے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا ص کی مجلس مین حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باغ نہایت
خوب ہی اور مجھے کمال مرغوب ہی اوسکو خدا کی راہ مین دیتا ہون مین جہان چاہو وہان صرف کرو پیغمبر خدا نے درمیان اقربا اوسکے تقسیم
کردیا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ اور جو خرچ کرو تم کسی چیز سے خواہ تھوڑی ہو خواہ بہت خواہ اموال محبوب سے خواہ اشیاء
مردود سے پس تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے دانا ہی موافق نیتون تمہاری کے تمہین اجر دیگا كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تمام انواع
طعام تھے حلال واسطے بنی اسرائیل کے سمجھ لیجیے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ فبظلم من الذین ہادوا حرمنا علیہم طیبات احلت لہم یعنے شومی
ظلم و معصیت یہود ونکے سے کھانے پاک حلال مثل گوشت مچھلی اور گائی اور بکری وغیرہ ہم کے اوپر اونکے حرام کئے ہمنے یہود یہہ آیت سنکر کہنے لگے

کہ واہ یہہ تو ہمیشہ سے حرام تھی حق تعالی نے ردّ قول اونکے مین فرمایا کہ سب کھانے اولاد یعقوب پر حلال تھے اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآئِیْلُ عَلٰی
نَفْسِهٖ مگر جو حرام کیا تھا یعقوب نے اوپر جان اپنی کے سمجھ لیجئے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام مریض ہوئے تو اللہ تعالی کی نذر مانی کہ اگر مین
اس مرض سے اچھا چنگا ہوؤن تو جو چیز کھانے پینے کی مجھے بہت مرغوب ہی وہی ترک کرون جب حقتعالی نے اونھین اوس بیماری سے شفا بخشی
تو اونھون نے گوشت اور دودہ اونٹ کا کھانے پینے مین جو بہت مرغوب الطبع تھا چھوڑ دیا یہود بھی اونکی متابعت سے اوس سے پرہیز کرنے لگے
اور کہنے لگے کہ بحکم توریت یہہ حرام ہی حق تعالی نے فرمایا کہ یون نہین ہی بلکہ یعقوب نے بسبب نذر کے اوپر اپنے حرام کیا تھا مِنْ قَبْلِ اَنْ
تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ پہلے اوس سے کہ اوتاری جاوے توریت اور اگر یہہ نہین مانتے تو قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس لاؤ تم توریت صحیح کو پس پڑھو اوسکو یعنے جس آیتین یہہ چیزین حرام لکھی ہین پڑھو اوسکو اگر ہو تم سچے سمجھ لیجئے کہ
یہود نے یہہ سنکر توریت لانے سے انکار کیا پھر بہتان اونکا سب خاص و عام پر ظاہر ہو گیا فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس جو کوئی بہتان باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ بیچ حلال اور حرام کے پیچھے اوسکے کہ جان لیا کہ تحریم اسرائیل
سے ہی نہ خداوند جلیل سے پس یہہ لوگ وُہ ہین ظالم اور کوئی ظلم بے انصافی سے بدتر نہین ہی قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ
حَنِیْفًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہا اللہ تعالی نے معاملہ جیسا تھا ویسا بیان فرمادیا اور یہود جھوٹے ہین پس متابعت کرو دین ملّت
ابراہیم کی کہ مستقیم ہی اور سر دین اسلام کے اور بیزار بد دینی سے حنیفًا بیان حال ابراہیم ہی او معنی اوسکی خالص کی ہین وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِیْنَ اور نتھا ابراہیم شرک کرنیوالون سے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق اوّل گھر او پر زمین کے مقرر کیا گیا اور بنایا گیا واسطے آدمیون
کے تا زیارت اوسکی کرین لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ وہی کہ بیچ مکے کے واقع ہی برکت والا اور ہدایت واسطے عالمونکے
یا راہ دکھانیوالا ہی مسلمانونکو طرف بہشت کے سمجھ لیجئے کہ بکہ اور مکہ دونون مرادف ہین نام اس شہر کے کہ جسمین خانہ کعبہ واقع ہی حضرت
امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کسینے پوچھا کہ کیا اوّل گھر واسطے عبادت کے یہی بنا ہی فرمایا کہ نہین پہلے اس سے بھی عبادتخانے تھے لیکن
یہہ اوّل وہ گھر ہی کہ حق تعالی نے مبارک کیا اوپر آدمیونکے اور زیارت اوسکی کو سبب رحمت اور ہدایت کا گردانا چنانچہ خود مبارکا و ہدی للعالمین
فرمایا ہی اور برکت اوس گھر کی یہانتک ہی کہ نظر کرنا طرف اوسکے بے طواف و نماز برابر عبادت یکسالہ کے ہی کہ غیر مکہ مین واقع ہو بحر مواج
مین لکھا ہی کہ مسجد حرام اوّل مسجد ہی کہ بنا بیت المقدس کے چالیس برس بعد اوسکی واقع ہوئی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ آدم علیہ
السلام نے زمین پر آکر اوّل گھر یہی بنایا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ گھر یاقوت سرخ کا تھا آسمان سے اوترا طواف آدمؑ کیواسطے پھر
طوفان نوح مین حق تعالی نے اوٹھوا کر آسمان چہارم پر رکھا اوسکو بیت المعمور کہتے ہین کہ طواف گاہ ملائکہ ہی پھر کعبہ اسکی جگہہ بنایا گیا
پس کعبہ معظمہ ایسا مقابل بیت المعمور کے ہی کہ اگر کچھ چیز بیت المعمور سے گراوین تو چھت پر کعبہ شریف کے گرے فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ
مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ بیچ اس گھر کے یا حرم کے نشانیان ہین ظاہر ایک اونمین سے مقام ابراہیم ہی اور وہ پتھر ہی کہ اثر قدم ابراہیم کا اوسپر
ہی اور اوسمین بھی نشانی فقط نہین ہی بلکہ کئی معجزے اوس سے ظاہر ہین ایک تو نرم ہونا اوسکا دوسرے در آنا پانو نکا آپکے تا کعب تیسری
باقی رہنا نقش پا کا اوس مدت دراز تک چوتھی محفوظ رہنا اوسکا باوجود ازدحام کے اور ایک نشانی یہہ ہی کہ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا
اور جو کوئی داخل ہوا اوس گھر مین ہوتا ہی امن مین قتل اور غارت سے یعنے جو گنہگار کہ پکڑنیوالا ساتھ اوس خانۂ مبارک کے پناہ کا ہی
جبتک وُہ اوس گھر مین ہی دست تعرض اوس سے کوتاہ ہی اور کہا ہی کہ جو شخص داخل ہو حرم مین واسطے ادائے حج اور عمرہ کے امین
ہوتا ہی عقوبات اور مکافات جزا سے کہ قبل حج کے مرتکب اوسکا ہوا ہی اسواسطے کہ بقول اصح وہ مغفور ہی ابو النجم صوفی نے کہا ہی کہ
ایکرات کعبہ کا طواف کرتا تھا مین اور وقت صاف رکھتا تھا مین عرض کیا مین نے کہ الٰہی تو نے فرمایا ہی ومن دخلہ کان آمنا داخل حرم
کس چیز سے امن مین ہی ہاتف غیب نے آواز دیا کہ آمنا من النار سمجھ لیجئے کہ جنھون نے مقام ابراہیم کو ایک آیت گنا ہی اور امن

کو داخل حرم کے دوسری آیت وہ کہتے ہین کہ مجموع آیات بینات سے یہان دو ذکر فرمائے ہین اور باقی کو چھوڑ دئے ہین تاکہ دلالت کرین کہ
آیتین بہت ہین مذکورا ونکا حد وشمار سے متجاوز ہے اور مفسرین نے بعضے ان آیات سے ذکر کین ہین میل قلوب کی طرف کعبے کے اور خاص
ہونا اوسکا مسلمانونکا قبلہ اور جو قصد کرے اوسکے خراب کرنیکا وہ مخذول ہوتا ہے اور کوئی پرندہ اوپر چھت کعبے کے نہین بیٹھتا اور ہرگز کعبہ
بے طواف کنندہ نہین رہتا اور جو کوئی اوسپر نظر کرتا ہے البتہ اشکبار ہوتا ہے اور اولیا شب جمعہ کو گرد اوسکے حاضر ہوتے ہین اور روحانیان
اور جنیان ساتھ طواف اوسکے مایل ہوتے ہین علی ہذا القیاس اور بہت آیات ہین سه کسیکے وصف ہین تھک جائین گو شمار سے ہم +
نہ کہہ سکینگے یہ یک حصہ بھی ہزار سے ہم + بعضے عارفون نے لکھا ہے کہ مراد مکے سے سینہ انسان کا ہے اور اوّل گھر جو اوسمین بنایا ہے وہ دل ہے
کہ واسطے منظوریت بمصداق ولکن ینظر الی قلوبکم کے موضوع ہوا اور تمام اعضا واجزائے وجود برکت دلکے سے راہ حق پاتے ہین اسواسطے کہ جب
اشعۂ لوامعہ نظرات تجلیات ربانی اوپر دل کے جلوہ گر ہوتے ہین تو انوار اوسکے تمام وجود مین سرایت کرجاتے ہین اور دل جب بصفت سعت
کہ لکن یسعنی قلب عبدی ہے متصف ہوتا ہے تو سامعہ اور باصرہ بھی کچھ اور کے اور ہی ہوجاتے ہین ربا عی سنتے ہین اوسی سے دیکھتے ہین
تو وہی + غیر اوسکے نہ وہم مین بھی رہتا ہے کوئی + دکھلائے ہے اپنے سو طرحکے جلوے + بے سمع رافت اور بے بصر بھی + اور اس خانۂ دل
مین علامات روشن ہین کہ طالب بسبب اونکے سراغ مطلوب پاتا ہے از انجملہ مقام ابراہیم ہے کہ مقام تسلیم ہے شیخ شبلی رحمۃ اللہ نے کہا ہے
کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہے اور یہی تحقیق حضرت مجدد الف ثانی اور تبعون اونکی ہے جو کوئی اوس مقام مین داخل ہوا تمام فتنون سے نجات
پائی اور امین ہوا اور سب سے بڑا فتنہ فراق یار ہے سو اوس سے وہ سہیم ہوا اسطرحسے کہ پہلے اسے سالک پر انوار اور استتار دونون بہم تھے
گاہے تجلی برق ہوتی تھی گاہے نہوتی تھی اب واسطے تسلی کے تجلی دائمی نصیب ہوئی اور منصب یارانہ کا ملا نظم درمیان ما واو یارانہ ایست +
گرچہ من شیدایم وجانانہ ایست + ربطہا دارم من ازوی وی زمن + چون خلیل اللہ تمت شد سخن + وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَيْهِ سَبِيْلًا اور واسطے خدا کے ہے اوپر آدمیونکے حج کرنا خانۂ کعبہ کا جو کوئی پاسکے طرف اوسکے راہ حج ساتھ زبر اور زیر حیم کے دونون کی
معنے زیارت بیت اللہ کے کرنیکے ہین سمجھ لیجئے کہ استطاع متضمن زاد اور راحلہ اور صحت کے ہے اور امن طریق بھی شرط ہے یہی مذہب امام
اعظم کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک زاد اور راحلہ ہے اور امام مالک کے قول پر صحت بدن اور قدرت اوپر مشی کے ہے وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعٰلَمِيْنَ اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ گرویدہ ہوا فرضیۂ حج پس تحقیق اللہ سبحانہ بے پرواہے عالمون سے قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اہل کتاب مراد کتاب سے توراۃ ہے کیون کفر کرتے ہو ساتھ نشانیون اللہ کے کہ بیچ وجوب حج
کے بھیجی ہین وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا شاہد ہے اوپر اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم حق چھپانیسے اور کفر کرنیسے ساتھ نشانیون اللہ کے
قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ کہہ اے اہل توراۃ کیون بند کرتے ہو تم راہ اللہ کی سے اوس شخص کو کہ ایمان
لایا ہے مراد اس سے عمار یاسر ہین کہ یہود اونکو اپنے دین کیطرف کھینچتے تھے تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا چاہتے ہو واسطے اوس راہ راست کے کجی
یہود سمجھ لیجئے کہ یہود مسلمانون کو کہتے تھے کہ تمہارے دین مین کجی ہے جس شخصکی کہ تم متابعت کرتے ہو یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہے اور نعت
اور صفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھرائے ہوئے سناتے تھے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ چاہتے ہو تم واسطے دین اسلام کے کجی وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ
اور حال یہہ ہے کہ تم گواہ ہو وصیت ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام سے جانا ہے تم نے کہ راہ راست اور دین درست اسلام ہے وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین اللہ تعالی غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا اے لوگو جو ایمان لائے
ہو اگر کہا مانوگے تم یہہ خطاب جماعت انصار کو ہے رضی اللہ عنہم فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ایک فرقہ کا اون لوگونسے کہ دئے گئے ہین
کتاب یعنے یہود کہ شاس بن قیس اور اصحاب اوسکے ہین يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ پھیر دینگے تمکو پیچھے ایمان تمہارے کے کافر یعنے اگر
متابعت شاس اور اصحاب اوسکی کروگے تو تمہین مرتد کردینگے سمجھ لیجئے کہ یہہ شاس یہودی حسود تھا ہمیشہ عیب جوئی بدگوئی مسلمانونکی

کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ مجمع انصار مین تفرقہ ڈالے اور یہود قبیلے تھے اوس اور خزرج اور جاہلیت مین درمیان اونکے حرب اور قتال
دائم قائم تھا جب مسلمان ہوئے وہ دشمنی مبدل بدوستی ہوگئی شاس نے بہت حسد چاہا کہ وہی طریق عداوتکا درمیان اندونون کے
فرقونکے تازہ ہوا ایک شخصکو سکھادیا کہ مجلس مین جو لوگ اوس اور خزرج کے بیٹھے اور پچھلے قصے اونکے ذکر کرے اور اونمین عداوت
ڈالے اوس شخصنے جاکر فساد مچایا اور قصیدہ کہ ایام جاہلیت مین اوسنے ہجو مین خزرج کی کہا تھا پڑھا القصہ آپسمین فساد برپا ہوا
یہانتک کہ مجادلے سے کام گذر کر مقاتلے کو پہنچا اور دونون فرقے اوس اور خزرج صفین باندھکر لڑنے لگے اوسیوقت جبرئیل نازل
ہوئے اور یہہ آیتین لائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکے معرکہ مین تشریف لیگئے اور درمیان دونون صفونکے کھڑے ہوکر فرمایا
کہ باوجود اسکے کہ مین تم مین موجود ہون تم رسوم جاہلیت سے باز نہین رہتے حق تعالے نے تمھین مشرف باسلام فرمایا ہی طریقہ دینا رہگا
مت چھوڑو سنو کہ حق تعالیٰ کیا فرماتا ہی پس یہہ آیتین پڑھین اور اونھونے توبہ کرکر ہتھیار اتارے اور رو رو کر آپسمین ملگئے اور
سمجھ لیا کہ اگر یہود کا کہنا مانینگے ایمان جاتا رہیگا کافر ہوجاوینگے پس حقتعالے اونکو اسوجہ سے خطاب فرماتا ہی وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ
تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ اور کیونکر کفر کروگے تم اور حال یہہ ہی کہ پڑھی جاتی ہین اوپر تمھارے آیتین اللہ کی اور درمیان
تمھارے پیغمبر اوسکا ہی وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور جو کوئی محکم پکڑے اللہ کو یعنے دین حق کو یا کتاب
اللہ کو پس تحقیق راہ دکھایا گیا طرف راہ سیدھی کے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو اوس اور خزرج سے ڈرو
اللہ سے حق ڈرنیکا سمجھ لیجئے کہ نزدیک اکثر علما کے یہہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ تقوی ایسا کہ جو حق تقوی کا ہی کسی سے نہین ہوسکتا
پس عنایت الٰہی نے بار اس امت کا اس امت سے اٹھالیا اور ناسخ اس آیت کی دوسری آیت پہنچی کہ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پرہیزگاری
کرو اسقدر کہ مقدور تمھارا ہی وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اور ہرگز نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو سمجھ لیجئے کہ لفظ نہی کا موت پر واقع ہی
لیکن حقیقت مین امر ہی باقامت اسلام تا مسلمانی پر مرین وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور محکم پکڑو تم ای انصار رسی اللہ کی اکٹھے یعنے
سب تم سمجھ لیجئے کہ حبل اللہ یہان قرآن شریف ہی یا موافقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اعتصام بذیل متابعت سید انام صراط
مستقیم اور دین اسلام ہی قطعہ سمجھیگا نہ یہان حضرت معبود کو کوئی ✦ وہان پائیگا نہ جنت موعود کوئی ✦ سچ ہی کہ بے متابعت سید رسل ﷺ
پہنچے کبھی نہ منزل مقصود کو کوئی وَلَا تَفَرَّقُوا اور مت متفرق ہو تم خدمت اوسکی سے ۵ خدمت اونکی اپنی عظمت جانئے عظمت
کو نہین خدمت جانئے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت خدا کی جو اوپر تمھارے افاضہ کی ہی وہ کیا ہی اسلام ہی اور
قرآن ہی اور بعد ہجرت اقامت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مدینے مین إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ اوسکو یاد رکھتے ہو جسوقت
تھے تم آپسمین دشمن کہ ہمیشہ حرب کرتے رہتے تھے پس الفت ڈالی درمیان دلون تمھارے کے بسبب برکت اسلام کے اور معیت خدمت سید انام
کے فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا پس ہوگئے تم ساتھ نعمت اوسکے بھائی آپسمین وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا اور تھے تم
بواسطہ ضلالت اور جہالت کے اوپر کنارے ایک گڑھیکے آگ دوزخ سے یعنے قریب گرنیکے تھے دوزخ مین اگر اسحالت مین مرجاتے تو دوزخمین
جاتے پس چھڑایا تمکو اللہ نے اوس سے منہا کی ضمیر حفرہ کی طرف ہی یا نار کی طرف كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ اسیطرح بیان کرتا ہی حال تمھارا الفت
قدیمی اور الفت جدید سے اللہ روشن کرتا ہی لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ واسطے تمھارے نشانیان وحدانیت اپنے کی تو کہ تم راہ پاؤ اور
ثابت رہو اوپر طریقے ہدایت کے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ اور ہر آئینہ چاہیئے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ وہ بلاوین تمام
آدمیونکو طرف بھلائی کے سمجھ لیجئے کہ مراد بھلائی سے اسلام ہی یا نفقہ دینا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بلانیوالے موذن ہین کہ لوگون کو
طرف نماز کے بلاتے ہین وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور حکم کرے ساتھ اچھی چیز کے اور باز رکھین نامعقول سے سمجھ لیجئے کہ
معروف وہ ہی جو موافق کتاب اور سنت کے ہو اور منکر وہ ہی جو مخالف قرآن اور حدیث کے ہو اور نزدیک محققونکے معروف خدمت

حق ہی اور منکر صحبت نفس اور نزدیک عارفون کے یاد الہی معروف ہی اور غفلت منکر اور بلانیوالے اولیا اللہ ہین اور نزدیک عاشقون
کے معروف نسیان ما سوائے محبوب ہی اور منکر خطر غیر ع نہین ممکن کہ خطرہ غیر کا دلمین کبھی آوے + کسیکی یاد مین سب کچھ بھلانا اسکو
کہتے ہین + وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ لوگ بلانیوالے طرف بھلائی کے اور امر کرنیوالے اچھے چیز کے اور منع کرنیوالے نامعقول سے وہین
چھٹکارا پانیوالے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا اور مت ہوو تم ای مسلمانو مانند اون لوگونکے کہ متفرق ہوئے ساتھ عداوتکے جیسے یہود اور نصارا
کہ درمیان ہر ایک کے بہت فرقے پیدا ہوئے یہود مین مثل عنانیہ اور سامریہ اور موشکانیہ اور نصارا مین مانند ملکانیہ اور نسطوریہ اور ماریہ
اور یعقوبیہ کے کہ ہر فرقہ دوسرے فرقیکا دشمن ہی وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ اور اختلاف کرنے لگے بیچ دین اپنے کے پیچھے
اوس سے کہ آئین اونکے پاس دلیلین روشن بیچ کتابون اونکے سمجھ لیجئے کہ یہود نے اختلاف کیا اپنے دین مین پانچسو برس بعد موت حضرت موسی
کے اور نصاری نے تین سو برس بعد حضرت عیسے ؑ کے جانیے وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور یہہ لوگ
بگاڑنیوالے دین کے واسطے اونکے ہی عذاب بڑا اوس دن کہ سفید ہونگے کتنے منہہ اور سیاہ ہونگے کتنے منہہ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ
پس جو لوگ کہ کالے ہوئے منہہ اونکے فرماویگا حق تعالی اونکو ازراہ توبیخ کہو اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ کیا کافر ہوئے تم پیچھے ایمان اپنے کے
سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے اہل کتاب ہین کہ پیچھے ایمان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کرکر کافر ہوئے یا منافق ہین کہ زبانسے اقرار کرکر دل
سے انکار کیا یا کفار ہین کہ روز میثاق مین ربوبیت الہی کا اقرار کرکر دنیا مین کفر اختیار کیا یا مرتد ہین کہ بعد سعادت ایمان کے شقاوت کفر مین
پڑے یا خوارج روافض ہین کہ راہ سنت چھوڑکر بدعت مین پھنسے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو تم عذاب دوزخکا بسبب
اسکے کہ تھے تم بعد ایمانکے کفر کرتے وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور وہ لوگ جو سفید ہوئے منہہ اونکے یعنے مومنان اہل سنت فَفِیْ رَحْمَةِ
اللّٰهِ پس بیچ رحمت اللہ تعالی کے ہونگے یعنے بیچ بہشت کے یا رحمت وصال مین کہ شہود جمال الہی ہی هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوسکے
ہمیشہ رہنے والے ہین تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ یہہ کہ گذرین اس سورہ مین اخبار اور احکام سے نشانیان ہین اللہ کی بیچ خوشخبری کے اور ڈرانے مین
اور وعدکی اور وعیدکی نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ پڑھتے ہین ہم اوسکو بواسطہ وحی اوپر تیرے ساتھ سچ کے وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ
اور نہین خدا تعالی ارادہ کرتا ظلم کا اپنی طرفسے اوپر عالمونکے یعنے کسی پر ظلم نہین کرتا اور بغیر گناہ کے عقوبت نہین فرماتا عالمین سے مراد
جن وانس ہین وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے ہی ستارون اور فرشتون سے وَمَا فِی الْاَرْضِ
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی کان اور موالید سے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہین سب کام كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ہو تم بہتر امت جو نکالے گئے ہو واسطے لوگونکے یعنے تم بہترین امت ہو پہلے سے علم الہی مین یا لوح محفوظ مین یا کتب
انبیا مین یا روز میثاق مین کہ بیچ جواب الست بربکم کے جلدی کی تھی سمجھ لیجئے کہ خیریت اس امت کی اسواسطے ہی کہ افضل پیغمبران محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہین ع افضل پیغمبرونمین اپنے ہین جو پیغمبر + پھر افضل امم ہون ہم امتی نہ کیونکر + حق تعالی نے اس
امت کے لوگونکو تین صفتونکے ساتھ امتیاز بخشا ہی اونکو بیان فرماتا ہی تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ایک یہہ ہی کہ حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے
سمجھ لیجے کہ بھلائی وہ ہی جو شرع مین مستحسن ہی وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور دوسری منع کرتے ہو برائی سے کہ جو شرع مین برائی ہی وَتُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ اور تیسری ایمان لاتے ہو سچے اعتقاد سے ساتھ خدا کے سمجھ لیجئے کہ ایمان لانا خدا پر متضمن سب ایمانیات پر ہی کہ ایمان لانا تو ثابت ہوتا
ہی رحمان پر جو ایمان لائے سب اوسکے فرمان پر وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب قرآن پر کہ آخر ہی
پیغمبر آخر زمان پر البتہ بہتر ہوتی واسطے اونکے وہ تصدیق اور اقرار کفر انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ بعضے اونمین سے
ایمان لائے ہین جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے اور اکثر اونمین سے فاسق ہین لَنْ یَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ہرگز نہ ضرر پہنچاوینگے
تم کو مگر بیچ تھوڑا سا کہ کفر کی طرف بلاوینگے یا بہتان تمپر لگاوینگے یا قتال سے ڈراوینگے وَاِنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ یُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ اور اگر لڑائی کرینگے

تمسے پھیر دیوینگے تم کو پیٹھ اور شکست کھاوینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ پھر نہ مدد دئے جاوینگے نہ خالق سے نہ مخلوق سے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
أَيْنَمَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ ماری گئی اوپر اونکے علامت خواری جزیہ دینے کی جہان پائے جاوین مگر ساتھ پناہ کے
اللہ سے اور پناہ کے لوگونسے یہان استثنا منقطع ہی یعنے خواری لازم ہی اونکی ذاتکو مگر چھٹکارا ہی ساتھ عہد الہی کے کہ قبول جزیہ ہی اور
ساتھ عہد مسلمانونکے کہ بعد لینے جزیے کے ہی وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ اور پھر آئے یہود ساتھ غصّے کے اللہ سے یعنے سزاوار غضب الہی کے ہوئے
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اور ماری گئی اوپر اونکے نشانی فقیری کی ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ یہہ خواری اور فقیری اور آنا
غضب الہی مین اسواسطے ہی کہ تھے وہ از رہے عناد کفر کرتے ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن ہی اور احکام توراۃ یا ہمارے پیغمبر کے معجزات
وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے تھے پیغمبرونکو ناحق سمجھہ لیجئے کہ اگرچہ مارنا انبیا کا ناحق ہی ہوتا ہی لیکن یہان اون کے
اعتقاد کے موافق ارشاد کیا کہ اونکے نزدیک بھی ناحق تھا اور ناحق مارنا بہت برا ہی اور قتل آبا یہود مدینہ سے واقع ہوا تھا لیکن رضامندی
اونکی بھی ہوئی اس سبب سے اونکو بھی قاتلونسے گنا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ یہہ کفر اور قتل اسواسطے ہی کہ وہ نافرمانی کرتے
تھے اور تھے حد سے تجاوز کرتے لکھا ہی کہ جب عبد اللہ بن سلام اور اونکے اصحاب جیسے ثعلبہ اور اسد اور اسید اور سوا اونکے مشرف باسلام
ہوئے یہود طعن کرنے لگے کہ ہماری قوم کے اشرافون نے خلاف اپنے اسلافونکا کیا اور ہمسے راہ مخالفت کا لیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ لَيْسُوا سَوَاءً نہین ہین مسلمان اہل کتاب برابر کافرونکے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بعضے اہل کتاب سے ایک جماعت ہی
قائم دین اسلام پر کہ عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے ہین يَتْلُونَ آيَاتِ اللّٰهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ پڑھتے ہین قرآن اوقات راتکے
بیچ یا درمیان مغرب اور عشاکے اور وہ سجدہ کرتے ہین تلاوتکا یا نماز پڑھتے ہین اوسوقت اور مشہور تر نماز عشا ہی کہ مخصوص ساتھ اس امت
کے ہی سمجھہ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن نماز عشا کو دیر کی لوگ منتظر بیٹھے تھے آپنے نکلکر حجرۂ مبارک سے فرمایا کہ سمجھہ لو کہ کسی دین مین
کوئی گروہ اسوقت خدا کو یاد نہین کرتا سوا تمھارے يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور صفت امت قائمہ کی فرماتا ہی حقتعالی کہ ایمان لاتے ہین
ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ اور حکم کرتے ہین خلق کو ساتھ بھلائی
کے کہ تصدیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا سب ماموراتِ شرع اور منع کرتے ہین برائی سے کہ تکذیب پیغمبر کی ہی یا تمام منہیات شرع کی اور جلدی
کرتے ہین بیچ بھلائیونکے اور بانٹنے مین میراث کے وَأُولٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ اور یہہ لوگ ہین یعنے امت قائمہ موصوف بصفات مذکورہ صالحون سے
ہی وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ اور جو کچھہ کرینگے بھلائی سے پس ہرگز نہ کئے جائینگے ناقدری اوسکی یعنے ثواب اعمال مین نقصان نہوگا اور
عمل اس امت قائمہ کا ضایع نکرینگے سمجھہ لیجئے کہ نقصان ثواب کو یہان کفران فرمایا ہی جیسے توفیہ ثواب کو شکر اس آیت مین و کان سعیکم مشکورا
وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ اور خدا تعالی جانتا ہی پرہیزگارونکو یعنے اونکے احوال سے آگاہ ہی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ قرآن کے اور نبی آخر زمانکے وہ کعب بن اشرف اور یار اوسکے تھے ہرگز نہ کفایت کرینگے اونسے
مال اونکے کہ رشوتمین علما کو دیتے ہین یا آپ اپنی بیچ قوم سے لیتے ہین اور نہ اولاد اونکی کہ اوسپر گھمنڈ کرتے ہین عذاب اللہ کیسے کچھہ وَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور یہہ لوگ کافر رہنے والے دوزخکی آگ کے ہین اور وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مثال اوسکی جو خرچ کرتے ہین یہود بیچ اس زندگانی دنیا کے سمجھہ لیجئے کہ یہان مراد یہود ہین کہ عالمونکو اپنے رشوت دیتے تھے
یا ابو سفیان اور اصحاب اوسکے ہین کہ حرب احد مین کفار کے لشکر کی مدد خرچ کی تھی یا مشرک ہین کہ عید و تمین بتون پر اپنے چڑھاتے تھے یا منافق
ہین کہ ریا اور دکھانیکے واسطے نفقہ کرتے تھے كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ مانند مثال اوس باؤ کے
ہی کہ ہووے بیچ اوسکے سردی سخت پہنچی کھیتی ایک قوم کی کو کہ ساتھ شرک اور معاصی کے ظلم کیا اونھونے جانون اپنی کو پس ہلاک کیا اوس
باؤ نے کھیتی اوسکی کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہین ظلم کیا اون کھیتی والونکو ساتھ نابود کرنے کھیتی کے خدا تعالی نے

اور لیکن وہ ہین کہ جانون پر اپنی ظلم کرتے ہین ایسے عمل کرتے ہین جو سبب عذاب اللہ کے ہون سمجھ لیجیے کہ حق تعالی نے تشبیہ دی اوس مالکو
کہ بموقع نفقہ کرتے ہین عدم انتفاع مین اوس کھیتی سے کہ پالا مارے اوسے ہوس کے کہ کسیکو اوس سے نفع نہ پہنچے کہا ہی بعضونے کہ نفقہ نا بپایدہ انکا
اونکے ہلاک کرنیمین ایسا ہے جیسی باد مہلک کھیتی کے جلاتی ہین یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو مت پکڑو دوست ولی سوا اپنے سے کہ مسلمان ہین اپنائے جنس تمھارے سمجھ لیجیے کہ بعضے صحابہ منافقونسے دوستی رکھتے تھے اور یہود
سے ویسے آشنائی رکھتے تھے حق تعالی نے منع فرمایا اونکی ہمنشینی سے کہ بیگانے ہین یگانے ہونگے لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا کمی نہین کرتے تمسے تباہ
کرنے مین وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ دوست رکھتے ہین یہہ کہ ایذا مین پڑو تم قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ تحقیق ظاہر ہوئی ناخوشی یعنے
علامت ناخوشی منہون اونکے سے سمجھ لیجیے کہ یہود ہمیشہ عیب جوئی مسلمانون کی کرتے تھے اور منافق پیغمبر کی جنابمین باتین فتنہ انگیز کہتے تھے
وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ اور جو کچھ چھپاتے ہین سینے اونکے عداوت اور بغض سے بہت بڑا ہے اس سے کہ زبان پر لاتے ہین قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ
الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق بیان کیا ہمنے واسطے تمھارے نشانیونکو آشناؤن اور بیگانون کے اگر ہو تم از روئے انصاف کے سمجھتے تم
مواقع نفع کے کہ دوستان جانی ہین اور موارد ضرر کے کہ دشمنان نہانی ہین ع دوست ہین تین قسم ایکا رافت + جانی ہین اور زبانی و
نانی + یار جانی سے جیکا یہہ احوال + کہ ہر دوست ہے وہ در ہر حال + اور زبانی جو ہین اونھونسے تو + صرف رکھہ ظاہری ہی گفت وگو + اور
جو ثالث قسم ہے اوسکو نان + دیکھے بس ٹال اے فہیم زمان + هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ خبردار ہو تم وہ لوگ ہو سمجھ لیجیے کہ ہا حرف تنبیہ کا ہے اور یہہ خطا
یارونکے کہ اغیار ونسے یاریان کرتے ہین پس بیان خطا کا فرماتا ہے یون کہ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ دوست رکھتے ہو تم اونکو اور چاہتے ہو
کہ اچھی سی اچھی چیز کو وہ پہنچین کہ اسلام ہے اور نہین دوست رکھتے وہ تمکو اور چاہتے ہین کہ بری سے بری چیز تمکو پہنچے کہ کفر ہے ع بدی وہ
تم سے کرین جنکے خیر خواہ ہو تم + ہزار حیف کہ پھر اونکے محو جاہ ہو تم + وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ اور ایمان رکھتے ہو ساتھہ کتاب ساری کے بخلاف
اونکے کہ یہہ بعض کتاب پر ایمان رکھتے ہین اور بعض کے منکر چنانچہ نعت پیغمبر آخر زمان پر کہ اونکی کتاب مین لکھی ہے ایمان نہین لاتے وَاِذَا
لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا اور جب ملاقات کرتے ہین تمسے کہتے ہین ایمان لائے ہم بھی مثل تمھارے وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ
اور جب اکیلے ہوتے ہین اور آپسمین باہم خلوت کرتے ہین کاٹتے ہین اوپر دشمنی تمھاری کے انگلیان نہایت غصے سے اور کینے سے قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون کینے والونکو کہ مرجاؤ تم ساتھہ غصے اپنے کے سمجھ لیجیے کہ یہہ امر واسطے توبیخ کے ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ تحقیق خدا تعالی جانتا ہے سینے کینے والیکو سمجھ لیجیے کہ امر دعائے بد کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے پس حاصل معنون کا
یہہ ہے کہ خدا مارے تمکو مگر اسی حسد کینے غصے رشک پر اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر لگے تمھین یعنے پہنچے تمھین بھلائی جیسی فتح سند کا
اور مال غنیمت کا چنانچہ جنگ بدر مین ملا تھا ناخوش اور دلتنگ کرتی ہے اونکو وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا اور اگر پہنچے تم کو برائی یعنے
غم الم مصیبت خواری جیسی جنگ احد مین اتفاق ہوا تھا خوشدل اور فرحناک ہوتے ہین ساتھہ اوسکے اور یہہ علامت کمال عداوت کی ہے
کہ غم سے کسیکے شاد ہونا اور شادی سے غمناک ع غم سے شادان اور شادی سے غمین جو کوئی ہو + دشمن اوسّے پھر زیادہ کون ہے ٹک سوچ تو
وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا اور اگر صبر کرو تم اے مومنو اوپر جفائے یہود کے یا کید منافقین کے یا آزار کفار کے اور
پرہیز کرو ملنے جلنے دشمنونکے سے نہ ضرر کرے تمکو مکر اور حیلہ اونکا کچھ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ تحقیق اللہ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین
گھیرنیوالا ہے ساتھہ علم کے وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو نکلا تو مکان عائشہ سے رضی اللہ عنہا
کہ اہل تیری ہے سمجھ لیجیے کہ وہ دن بعضے کہتے ہین کہ احزاب کا یا بدر کا تھا اور صحیح تر اور مشہور تر روز احد کا تھا کہ ساتوین شوال کے
تیسرے برس ہجرت کے واقع ہوا تھا اور قصہ اوسکا مختصر یہہ ہے کہ ابو سفیان نے لشکر جمع کر کر ارادہ مدینے کا کیا تین ہزار سوار اور پیادہ
اور سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑے ہمراہ لیکر کوہ احد کے پاس آکر ڈیرا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مدینے سے نہ نکلین

اور شہر ہی مین اونسے لڑین لیضے اصحابون نے کہ حرب بدر مین حاضر نتھے حضرتکو سمجھا یا کہ نکلکر لڑیئے حضرت ہزار جوان لیکر جہاد اور انصار سے
واسطے قتال اونکیطرف متوجہ ہوئے راہ سے عبداللہ بن سلول نے تین سو منافقون کو لے لشکر اسلام کو پشت دے مراجعت کی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیون سے مقابلہ لشکر اعدا کا کیا اوسدن کی صبح کو حق تعالی نے ارشاد کیا ہی کہ جب اہل اپنے سے باہر آیا تو تُبَوِّئُ
الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ جگہہ دیتا ہی مسلمانونکو جگہہ بیٹھنے کی واسطے لڑائی کے اور یہہ صورت اسطرح سے تھی کہ میمنہ لشکر زبیر ابن عوام کو
دیا تھا اور میسرہ مقداد بن اسود کو اور قلب سید الشہدا حمزہ کو سپرد کیا تھا اور امیر المومنین علی مرتضی کو اپنی ملازمت شریف مین متعین فرمایا تھا
اور عبداللہ بن جبیر کو پچاس آدمی تیرانداز دیکر رخنۂ کوہ مین کہ بطرف احد تھا مقرر کیا تھا کہ وہان سے جنبش نکرین وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور
اللہ سننے والا ہی قول تمھارا کہ مدینے کے توقف مین اور نکلنے مین کہتے تھے اور جاننے والا ہی نیتین تمھاری ساتھ علم قدیم کے اِذْ هَمَّتْ
طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین سے کہ مسلمان ہین بنو حارثہ نے اوس سے اور بنو سلمہ نے خزرج سے اَنْ تَفْشَلَا
یہہ کہ نامردی کرین اور پھر جائین لڑائی سے جسوقت ابن ابی پھرا تھا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا اور حال یہ ہی یعنے کسطرح سے بھاگتے اور پھرتے
اور حال یہہ ہی کہ اللہ یار اور مددگار تھا ان دونون فرقونکا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر خدا کے نہ اوپر غیر اسکے پس چاہیئے کہ توکل
کرین ایمان والے تو کہ اللہ نصرت دے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ اور تحقیق نصرت اور مدد دی تم کو اللہ نے بیچ اوس جگہہ کے کہ اوسکو بدر
کہتے ہین اور وہ چاہ ہی منسوب بہ بدر بن کلدہ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ اور حال آنکہ تم تھے ذلیل دشمنونکی آنکھون مین بسبب کمتی کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو
اللہ سے اور بہت بڑا لشکر مشرکونکا دیکھکر ہراسان نہو اور منافقونکے پھرنیسے دہشت نکرو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ شاید کہ توفیق پاؤ تم تو کہ نعمت
اور نصرت اوپر تمھارے زیادہ ہو سمجھہ لیجئے کہ بعد نصرت مسلمانونکے کہ حرب بدر مین ہوئی تھی خبر دیتا ہی اللہ اور فرماتا ہی کہ یاد کر ای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ جسوقت کہتا تھا تو واسطے مسلمانون کے اوسوقت کہ درماندہ تھے اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ کیا نہ
کفایت کریگا تمکو یہہ کہ مدد کرے تمکو پروردگار تمھارا بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ساتھ تین ہزار سوار فرشتون سے اتارے ہوئے
عالم بالا سے اور بعضے کہتے ہین کہ وعدہ تین ہزار فرشتے اتارنیکا احد کے دن کیا تھا بشرط صبر اور تقوی کے چنانچہ فرماتا ہی بَلٰٓى ایجاب ہی بعد
نفی سے یعنے مدد کریگی تمھاری اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا اگر صبر کرو تم لڑائی مین دشمن کی اور پرہیزگاری کرو تم یعنے بچو پیغمبر کے کہنا نہ ماننے سے جو
مقدمے مین لڑائیکے کہین سمجھہ لیجئے کہ اصح اور اشہر یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن حق تعالی سے مدد مانگتے تھے حق تعالی نے پہلے ہزار
فرشتے بھیجے پھر تین ہزار کو نوبت پہنچی پھر آخر پانچہزار اوتارے چنانچہ فرماتا ہی وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ اور آوینگے تم پر دشمن تمھارے جوش اور
خشمناکی سے کہ انکو ہی یا فوراً آوین دیر نکرین هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ یہہ ہی کہ مدد کرتا ہی تمکو
پروردگار تمھارا ساتھ پانچہزار سوار کے فرشتون نشانی والون سے سمجھہ لیجئے کہ عادت مستمرہ ہی بہادرونکی کہ لڑائی مین کچھہ نشانی اپنی سر یا
اپنے مرکب پر رکھتے ہین پس فرشتے جو اترے تھے اوس روز اونکی نشانی یہہ تھی کہ پھیٹے بندھے شملے درمیان دو مونڈھونکے چھوڑے تھے یا صوف
سرخ پیشانی پر اور دمین گھوڑونکی بندھی تھین وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ اور نہین کیا اس امداد کو یا اس اتارنے فرشتون کو یا اس
گنتی کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمھارے ساتھ جلدی فتح پانیکے وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ اور تو کہ آرام پکڑین دل تمھارے ساتھ وعدہ نصرت کے
وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور نہین مدد مگر نزدیک اللہ غالب اور حکمت والے سے کہ کسی سے مغلوب نہین ہوتا اور فتح دینا اور
شکست کھلانا دونون اوسکے متضمن حکمت ہی اور بدر کی لڑائی مین تھین فتحمند کیا لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا تو کہ کاٹ ڈالے ایک
ٹکڑے کو اور نیست کرے ایک گروہ بڑیکو اون لوگون سے کہ کافر ہوئے سمجھہ لیجئے کہ اس واقعہ مین واقعی یہہ ہی کہ شکست عظیم بڑے بڑے رئیسونکو
قریش کے پہنچی ستر مارے گئے اور ستر قید ہوئے اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ یا یہہ کہ خوار اور نگونسار کرے انکو پس پھر جاوین اور شکست کھاوین نامراد اور بیبہرہ
اور بے امید فتح سے سمجھہ لیجئے کہ بدر کی لڑائی کا مذکور جنگ احد کے بیان مین اسواسطے ارشاد کیا کہ صحابہ صبر اور شکر دونون بجالاوین احد کی

لڑائی کی ہزیمت پر صبر کرین اور بدر کے جنگ کی فتح اور غنیمت پر شکر کرین اور قصہ حرب احد کا مجمل یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات
سو آدمیون نے صفین باندھکر کوہ احد کو پشت پر لے اور لانین کو بیار پر چھوڑا منہہ طرف مدینے کے کر مقابلہ کیا علمبردار لشکر اعدا کے بہت کشتہ ہوئے اور
فوج نے بیچ گھونگھٹ کھایا لشکر اسلام کا اوسپر گرا اور لوٹ مین مشغول ہوا اور وہ تیرانداز کہ محافظت رخنہ کوہ پر مقرر کئے تھے اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو مبالغہ فرمایا تھا کہ ہم غالب ہون یا مغلوب تم اس مقام سے نہلیو وہ بھی مال غنیمت کی ہوس مین والنے دوڑے
ہر چند عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کسی نے نہ مانا مگر دس آدمیون سے بھی کچھہ کم اونکے ساتھہ رہگئے اور باقی سب لوٹنے کو مالکے چلے گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نافرمانی کئے اوس نافرمانی کے سبب سے لشکر اسلام نے شکست کھائی کہ خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہ ہزیمت کھائی تھی
دیکھا کہ رخنہ کوہ خالی ہی ایک جماعت کفار ہمراہ لیکر عبداللہ بن جبیر پر دوڑے اور اونکو اور اونکے ہمراہیونکو شہید کیا پھر لشکر اسلام پر
آئے وہ فتح کہ لشکر اسلام کی ہوئی تھی شکست سے بدل گئی معاملہ منعکس ہوگیا کفارون نے اپنے غلبے کی خبر سنکر مراجعت کی اور پھر جمع
ہوکر مسلمانونکو گھیر لیا سید الشہدا حضرت حمزہ کو کتنے اصحابون سمیت شہید کیا بعضے مسلمان ہٹ گئے اور بعضے حضرت کی رکاب سعادت مین
قایم رہے القصہ یہانتک نوبت پہنچی کہ درِ درجِ لعلِ آبدار دندان سید مختار سنگ بدگہران کفار سے آزردہ ہوا **نظم** در دندان سہیل آسانی
سنگ کو رنگ لعل کا بخشا + سنگ ہوتے ہین اوسکے ای رافت + سنگ دم مین عقیق رنگ ہوا + حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت ایذا
پہنچی اور حضرت امیر حمزہ رض کی شہادت کا سنگ اور زیادہ تر اندوہ ہوا بعضے صحابہ آپکو کوہ احد کی طرف لائے کفار نابکار لشکر مکہ کیطرف
روانہ ہوئے آپکی خاطر شریف مین گذرا کہ تیر نفرین اہل ضلال کے نشانہ حال پر لگاوین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہین واسطے تیرے احکام سے کہ نفرین کفار کی ہی کچھہ چیز یعنے تیرے احکام سے کچھہ فائدہ نہین أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ مگر
یہہ کہ خداتعالی توبہ دے اونکو او بمعنی الا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ واو عطف کا یتوب کی عطف لیقطع پر ہی اور حاصل معنونکا یہہ ہی
کہ خداتعالی نصرت دے تمکو ساتھہ ایک کے ان چار چیزون سے یا شکستہ ہووے رکن دولت اونکا بالقتل چنانچہ دید قریش یا ہزیمت پاوین
وہ لشکر اسلام سے یا یہہ کہ توبہ دے اونکو تاکہ جو مسلمان ہون أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یا عذاب کرے اونکو جو اپنے کفر پر قایم رہین
پس تحقیق وہ ظالم ہین کہ عبادت کرتے ہین بے محل وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے
ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہی جسے چاہے اور عذاب کرتا ہی جسے چاہے وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ اور اللہ بخشنیوالا ہی دوستون اپنونکو مہربان ہی بندونپر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ای لوگو جو
ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال سود کا دونا دونا کیا ہوا لکھا ہی کہ اضعاف درہم مین ہی اور مضاعف اجل مین لوگ ایام جاہلیت مین مال
اپنا بڑھوا دیتے تھے وقت معین تک پھر درہم اور اجل مین بڑھاتے بڑھاتے مالیونکو تھوڑے روزونمین تباہ کر دیتے تھے حق تعالی نے منع
فرمایا اوس سے وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈرو اللہ سے وہ بات نکرو جسکو منع کیا ہی توکہ تم چھٹکارا پاؤ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ
لِلْكَافِرِينَ اور ڈرو اوس آگ سے یعنے پرہیز کرو اوس کام سے کہ تمھین آگمین ڈالے وہ آگ کہ تیار کی گئی ہی واسطے کافرونکے سمجھہ لیجئے کہ
آگ دوزخکی واسطے کافرونکے ہی ہی بالذات اور عاصی گنہگارونکے واسطے بالعرض ہی یا یہہ کہ کافرون کیواسطے آگ تعذیب کی ہی اور
مومنان فاسق کیواسطے تادیب کی وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی جو حکم فرماوے اور رسول کی جو
ارشاد کرے توکہ تم رحم کئے جاؤ اور عذاب مین نہ پڑو وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ جلدی کرو طرف اوس چیز کے کہ سبب بخشش کی ہو
تمھارے پروردگار تمھارے سمجھہ لیجئے کہ مسارعت طرف مغفرت کے اقامت لازم مقام ملزوم مین ہی اور یہہ واسطے شوق دلانے اپنے
بندونکے ہی طرف اسباب بخشش کے اور وہ کلمہ شہادت ہی یا ادائے فرائض ہی یا تکبیر اولی ہی جماعت یا صف اول مین کھڑا ہونا ہی
نماز جماعت مین یا باخلاص ہجرت ہی قبل از فتح مکہ یا متابعت سنت ہی یا استغفار ہی یا جہاد کہ مقتضائے مقام ہی اسواسطے کہ یہہ

آیت بملال قصۂ احد مین نازل ہوئی ہے اور محقق کہتے ہین کہ یہہ جلدی الاقدام کی نہین بلکہ بپاۓ دل ہے جبتک آپسے بجاۓ محبوب کو نہ
پاسکے **بیت** . پانوسے پہنچینگے اس راہ کی پایان کو + جو جان سے جاویگا پاویگا وہ جانان کو + بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ ڈر و اوس راہ
مین ساتھہ قدم تقوی کے کہ تزکیہ نفس ہے اخلاق حیوانی سے اور سوا ان قدمونکے جانا مقام قرب مین اور جنت وصال مین کمال محال ہے **نظم**
ہوا نہی ہوا آرزو کھوویگا + او عیش وطرب + تخم غم دل بکشت جان بوویگا + بارنج وتعب + رکھیگا نہ دل نہ دلکی خواہش کچھہ اور +
بجز جانان + وہ راہ محبت مین روان ہوویگا + رافت ہر ڈھب + وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور جلدی کرو طرف اس
عمل کے کہ پہنچاوے تمھین جنت کو کہ چوڑائی اوسکی آسمان اور زمین ہے سمجھہ لیجیے کہ صفت عرض بہشت کی اسواسطے فرمائی کہ طول اوسکا وہم
بشر مین نہین سماتا تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ اگر آسمانون اور زمینونکو طبقہ طبقہ کیجیے اور ہر ہر طبقہ برابر رکھکر پھیلایۓ تو عرض بہشت کا ہوا
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ تیار کی ہے واسطے پرہیز کرنیوالونکے شرک سے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ
آسانی کے اور سختی کے یا بیچ تونگری کے اور درویشی کے یا بیچ صحت کے اور مرض کے یا بیچ گرانی کے اور ارزانی کے سمجھہ لیجیے کہ مراد اس سے
تمام احوال ہے کہ انسان کسی حال مین خالی مضرت سے یا مسرت سے نہین ہوتا وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور بند کرنیوالے غصے کو باوجود قدرت کے
نقل ہے کہ کسینے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے منہہ پر طمانچہ مارا امام نے کہا کہ مین بھی طمانچہ تجھے مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور قدرت
رکھتا ہون کہ خلیفہ سے شکایت کرون لیکن نہین کرتا اور قادر ہون کہ جناب الہی مین جفا تیری عرض کرون لیکن نہین کرتا اور ہوسکیگا کہ قیامت
مین اوسکا عوض لون لیکن نہ لونگا بلکہ اگر مین بخشا جاؤنگا تو تجھے بخشواؤنگا اور بن تیرے قدم بہشت مین نہ دہرونگا حدیث مین وارد ہے
کہ لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنے نہین پہلوان ساتھہ کشتی کے کہ پہلوان دوسریکو پچھاڑے سوا اوسکے نہین
کہ پہلوان وہ ہے جو مالک ہو نفس اپنے کا وقت غصے کے کہ قادر ہوا اور نکرے **بیت** صف شکنی سے نہین کچھہ پہلوان + خود شکنی چاہیۓ رافت
یہان + وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرنیوالے لوگوسے یا بندگان زرخریدگان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور خدا دوست رکھتا
ہے احسان کرنیوالونکو سمجھہ لیجیے کہ بہتر مضمون احسانکی سے یہہ ہے کہ نیکی کرے بدلے برائی کے جسنے بدی کی ہوا اوسنے نیکی کرے تیسیر مین ہے
کہ حضرت امام حسنؑ کے گھر کئی مہمان آئے تھے آپنے اونکے واسطے کھانا منگوایا خادم کاسۂ آش گرم لایا ہیبت اور رعب امام کیسے پانون نے اوسکے
لغزش کھائی وہ کاسۂ آش گرپڑا سر مبارک پر امام کے آپنے از راہ تادیب نہ از طریق تعذیب اوسکی طرف دیکھا اوسنے پڑہا الکاظمین الغیظ آپنے
فرمایا غصہ میرا فرو ہوگیا اوسنے کہا والعافین عن الناس آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اوسنے عرض کیا واللہ یحب المحسنین آپنے فرمایا مین نے
تجھے اپنی ملکیت سے آزاد کیا **نظم** ہوسکے رافت تو بھلائی تو کر + دیکھہ کسی سے نہ برائی تو کر + تجھہ سے برائی بھی کرے گر کوئی + بدلے مین نیکی ہی
تو کر اوسکے بھی + نیکی سے پاویگا نہ ہرگز خلل + یاد رکھہ اسبا تکو اور کر عمل + وَالَّذِيْنَ اور وہ لوگ سمجھہ لیجیے کہ یہہ معطوف ہے الذین ینفقون
پر اور مضمون کلام کا یہہ ہے کہ متقی دو گروہ ہین ایک تو نفقہ دینے والے اور حلم اور عفو اور احسان والے ہین دوسرے تائب غیر مصر ہین اونکا بیان
یہہ ہے کہ شامت نفس اپنے سے اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جب کرین بڑا گناہ یا ظلم کرین اوپر نفسون اپنے کے ساتھہ مباشرت
معاصی کے سمجھہ لیجیے کہ بعضے کہتے ہین فاحشہ کام بڑا ہے اور ظلم کلام بد یا فاحشہ کبائر ہین اور ظلم صغائر یا فاحشہ خطا ہے اور ظلم عمد یا فاحشہ
زنا ہے اور ظلم مقدمے زنا کے جیسے دیکھنا اور ہاتھہ لگانا اور لپٹنا اور بوسہ لینا غرض ہر تقدیر بعد فاحشہ اور ظلم کے ذَكَرُوا اللّٰهَ یاد کرین
اللہ کو یعنے عقوبت خدا کو یا عتاب اوسکو ساتھہ ندامت کے کہ کیون ہمنے یہہ فعل کیا یا متذکر ہون وعدۂ مغفرت کے کہ موقوف ساتھہ استغفار
کے ہے فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ پس بخشش مانگین واسطے گناہون اپنے کے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور کون شخص بخشتا ہے گناہونکو
یہہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنے کوئی نہین بخشتا گناہونکو بندونکے مگر اللہ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور نہ استادگی کرین اوپر
اوس گناہ کے بعد استغفار کے کہ کیا اور وہ جانتے ہین کہ عقوبت استادگی کی اوپر گناہ کے زیادہ ہے عذاب گناہ سے شان نزول مین اس

آیت کے لکھا ہی کہ ایک شخص خرما فروش تھا اوسکے پاس ایک عورت خوبصورت خرمے خریدنیکو آئی اوسنے اچھے خرمے دینے کے بہانے
سے اوسے گوشے مین لیجا کر اوسسے طلب ہم آغوشی کی اور بوسہ لیا بعد بوسہ کے اوس عورت نے کہا کہ اتق اللہ ڈرا اللہ سے اور دامن پاک
میرا آلودہ بلوث حرام مت کر وہ اپنی حرکت سے پشیمان ہوکر حضور نبوی ﷺ مین حاضر ہوا اور قصہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ مین تمھارے درمیان
ہون اور تم ایسے کام کرتے ہو پس حق تعالی نے تاکید امیدواری مغفرت مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ ابوالیسر کی
شان مین ہی یا بہلول نباش کی یا ثعلبہ انصاری کے حق مین اوتری ہی کہ بعد گناہ کے توبہ اور استغفار کیا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ متقیونکی
کہ منقسم اوپر دو قسم کے تہے جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ بدلا اونکا بخشش ہی پروردگار اونکے سے وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور بہشتین ہین کہ چلتی ہین نیچے مکانون یا درختون اوسکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے وَنِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِيْنَ اور اچھا ہی ثواب ثواب عمل کرنیوالون کا کہ مغفرت ہی اور بہشت قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ تحقیق گذرین ہین پہلے تمسے
راہین یعنے واقعی درمیان جہانکے شادی اور غم اور راحت اور محنت سے یا راہین شرعیونکی یعنے امتین کہ بسبب تکذیب پیغمبرون کے
ہلاک ہوئین فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ پس جاؤ اور سیر کرو بیچ زمین کے اور دیکھو عاد کا بلاد اور ثمود کا شہر اور لوط کا محل فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ پس دیکھو عبرت کی نگاہ سے کہ نافرمانی کے باعث کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیونکا هٰذَا یہہ کلام کہ قصے مین احد اور
بدر کے گذرا یا یہہ شرح کہ پہلے امتونکی اور واقعات زمانیکی ہوئی بَيَانٌ لِّلنَّاسِ سبب ظاہر کرنے سخن حق کا ہی واسطے عام لوگون کے
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ اور ہدایت اور نصیحت ہی واسطے پرہیزگارونکے لکھا ہی کہ حرب احد مین غلبہ کافرونکا دیکھکر مسلمان
ہراسان ہوئے حق تعالی نے اونکی تسلی کیواسطے یہہ آیت بھیجی وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ
زخمی ہونیکا یا مصیبت پانیکا یا مال غنیمت نہ ہاتھ آنیکا اور حالانکہ تم ہی ہو بلند یعنے غالب بحسب مکان یا از روئے محاربہ کہ بدر مین
فتحیاب ہوئے یا یہہ کہ تمھارے مردے جنتی ہین اور اونکے دوزخی یا یہہ بشارت ہی مومنون کو کہ تم غالب اور فتحیاب ہو گے اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان والے وعدۂ حق پر کہ فرمایا ہی ان جندنا لہم الغالبون اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر لگین ہین تم کو زخم فَقَدْ مَسَّ
الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ پس تحقیق لگے ہین قوم کفار کو بھی زخم مانند زخم تمھارے کے یعنے جنگ بدر مین وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور
یہہ دن کہ مدار زندگانی کی ہی اور ہر اونکے باری باری سے پھیرتے ہین ہم اونکو درمیان لوگونکے کوئی دن خوشی کا آتا ہی کوئی غم کا کوئی ،،
عشرت کا کوئی عسرت کا **نظم** کبھی عیش و عشرت کبھی رنج و درد + کبھی رنگ سرخ اور کبھی رنگ زرد + کبھی فرح و جرح دکبھی فرح و
جنگ + زمانیکے یہہ دیکھکر رنگ و ڈھنگ + سمجھ لے کہ کرتا ہی ہر شئی وہی + وہی ہی وہی ہی وہی ہی وہی + اور یہہ مداولہ اسواسطے ہی
کہ پند پذیر ہون وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور تو کہ دیکھے صبر اللہ ان لوگون کا کہ ایمان لائے ہین وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ اور تو کہ پکڑے
تم مین سے گواہ یعنے گواہ ایکدوسرے کے ہون کہ کون معرکہ جہاد مین قایم رہا اور کون بھاگا کسنے جان فدا کی اور کسنے جی چرایا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ
اور اللہ نہین دوست رکھتا ظالمون کو کہ مشرک ہین وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور تو کہ خالص کرے اللہ ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین یہہ
فائدہ دوسرا ہی مداولہ کا سمجھ لیجیے کہ بلا اور مصیبت اور رنج اور مشقت کہ مسلمانونکو پہنچتی ہی گناہ اونکے گھٹاتی ہی وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ
اور مٹا ڈالے کافرونکو اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا گمان کیا تم نے یہہ کہ داخل ہو بہشت مین وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا
مِنْكُمْ اور ابھی نہین دیکھا اللہ نے ان لوگونکو کہ جہاد کرتے ہین تمسے وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ اور نہین دیکھا صبر کرنیوالونکو اوپر فرمانے رسول
کے یا ٹھہرنیوالونکو وقت آنے مصیبتونکے سمجھ لیجیے کہ بے محنت مجاہدہ راحت مشاہدہ کو نہین پہنچتا کوئی مطلع جان دے تاکہ پائے جانانکو
کھوکے سر دیکھے سر عرفانکو + وَلَقَدْ كُنْتُمْ تحقیق تھے تم کہ اشتیاق مین اللہ کے تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے تھے موتکی یعنے شہادت کی مِنْ
قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو یعنے مشاہدہ کرو اسباب اوسکے کو کہ حرب ہی فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ پس تحقیق دیکھا

تمنے اوسکو کہ طلب کرتے تھے لڑائی کفار کیسے اور حالانکہ تم دیکھتے ہو بھائیون اپنونکو کہ مارےگئے یا نظر کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کو کہ اونکو اکیلا لڑائی مین چھوڑکر اپنی جان بچانیمین کوشش کرتے ہو لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب زخم کھاکر ستونمین
پنہان ہوئے ابلیس لعین نے آواز کیا کہ الا ان محمدا قد قتل آگاہ ہو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارےگئے یہہ سنکر ضعفانے چاہا کہ عبداللہ ابی
کی طرف رجوع کرین کہ وہ ابو سفیان سے خط امان لیوے اور بعضے لوگ بھاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ملامت فرمائی اونہون
نے عذر کیا کہ آپکی شہادتکی خبر سنکر ہم ہراسان ہوئے اور نہایت خوف سے نہ ٹھہرسکے حقتعالی نے اونکے دفع عذر مین یہہ آیت نازل فرمائی
کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بھیجا گیا میری طرف سے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ تحقیق گذرے ہین پہلے
اوس سے پیغمبر اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ پس اگر مرجاوے یہ پیغمبر یا مارا جاوے کیا پھر جاؤگے تم اوپر ایڑیون تمہاریکے
یعنے ترک جہاد کا کروگے یا مرتد ہوجاؤ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ اور جو کوئی پھر جاوے اوپر دونون ایڑیون اپنی کے ساتھ ترک کرنے جہاد کے
یا ارتداد کے فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا پس ہرگز نہ ضرر پہنچاوے وہ پھرنیوالے اپنے پھرجانے سے اللہ کو کچھ کہ وہ مضار اور منافع کا اوپر اوسکے
روا نہین وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ اور شتاب جزا دیگا خدا تعالی شکر کرنیوالونکو وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ اور نہین لائق ہے
کسی نفس کو یہہ کہ مرجاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے اور لکھا ہے خدا نے یہہ حکم لوح محفوظ مین کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا لکھنا کر زمانہ اوسکا مقرر کیا گیا ہے
کوئی پہلے اس سے نہ مرے اور نہ وہ زمانہ گذرے سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین حرص دلاتا ہے مسلمانونکو اوپر جہاد کے اور دلیر کرتا ہے مومنونکو
لڑائی مین اوپر اہل عناد کے اسواسطے کہ جس کسی نے سمجھا کہ عمر زیادہ کم نہین ہوتی اوسکا وقت معین مقرر ہے وہ دلیر ہوکا معرکہ جنگ مین ع رباعی ع
تقدیر خدا پر جو نگاہ اپنی کرے + وہ جنگ و جدال تو نہین کا ہیکو ڈرے + جسکی کہ نہین ہے موت زآفت یہہ سمجھ + کاٹیسے نہ وہ کٹے نہ ماریسے مرے
وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْہَا اور جو کوئی چاہے عوض اس جہاد کے کہ کرتا ہے ثواب دنیا کا دینگے ہم اوسکو دنیا سے جو کچھ کہ مقدر
کیا ہے وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ نُؤْتِہٖ مِنْہَا اور جو کوئی چاہے بدلے اعمال اپنے کے ثواب آخرتکا دینگے ہم اوسکو آخرت سے جو کچھ کہ چاہے
بیچ بہشت کے وَسَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ اور شتاب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اوپر نعمت جہاد کے وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ
اور کتنے پیغمبرونسے تھے یعنے بہت پیغمبر تھے کہ بیچ راہ حق کے لڑے ساتھ ہوکے اونکے خدا کے لوگ بہت سمجھ لیجئے کہ ربی بہ معنی ربانی ہے
یعنے خدا کے لوگ جیسے اولیا اور فقہا اور علما اور اتقیا یا خود پیغمبر اور ربی نام سپاہ کا بھی ہے کہ ہزار سے زیادہ ہو اور عین المعانی مین دس ہزار
لکھے ہین فَمَا وَہَنُوْا پس نہ سست ہوئے یہہ پیغمبر اور اصحاب اونکے لِمَآ اَصَابَہُمْ واسطے اوسکے جو پہنچا اونکو محنتونسے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ
راہ اللہ کے جہاد کفار مین وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا اور نہ ضعیف ہوئے بہت لڑائیون سے اور نہ گڑگڑائے دشمنونسے سمجھ لیجئے کہ یہہ
تعریض منہزمونکی کہ التجا ابن ابی سے کرکر خط امان طلب کرتے تھے ابو سفیان سے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہے
صبر کرنیوالونکو اوپر جہاد کے وَمَا کَانَ قَوْلَہُمْ اور نہین تھی بات اون خدا کے لوگونکی بعد قتل پیغمبر اونکے اگر واقع ہو اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہہ کہ
کہا اونہونے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اے پروردگار ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا اور زیادتی ہماری
بیچ کام ہمارےکے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھ قدم ہمارے بیچ وقت لڑائی دشمنون دین کے وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ اور مدد
دے ہمکو اوپر قوم کافرونکے فَاٰتٰىہُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا پس دیا اونکو اللہ نے باعث برکت دعائے یا استغفار کی یا بسبب صبر کرنیکے اوپر
مقاتلے کفار کے ثواب دنیا کا کہ فتح پانا دشمن پر ہے اور ہاتھ آنا غنیمتونکا ہے وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ اور خوبی ثواب آخرت کی کہ نعمتین
بہشت کی ہین اور دیدار پروردگار کا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالون کو یعنے صابرون کو سمجھ لیجئے
کہ ثواب دنیا اور آخرتکا محققونکے نزدیک دونونسے دھیان اوٹھا کر ایک کیطرف لولگانا ہے ع شوق دنیا کا نہ عقبی کی ہوس ہے ہم کو: ع
بس چلے اپنا تو وصل اوسکا ہی بس ہے ہمکو + یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانوگے

تم اون لوگونکا جو کافر ہوئے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت اوس گروہ کے حق مین نازل ہوئی ہے جنہون نے ابو سفیان سے طلب امان کی لیئی تھی
کشاف مین لکھا ہے کہ منافقون نے مومنون کو کہا کہ پیغمبر کشتہ ہوئے اور کفار نے غلبہ پایا اب لازم ہے تمہین کہ اپنے دین کیطرف رجوع
کرو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر منافقونکے کہنے پر عمل کروگے تو یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ پھیر دینگے تمکو اوپر ایڑیون تمہارے کے
یعنے کفر پر پس پھر جاوگے تم زیان پائے ہوئے دونون جہانمین پس دشمنون کا کہا نمانو بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰکُمْ بلکہ جانو کہ اللہ یار اور مددگار اور
دوست اور کارساز تمہارا ہے پس کفار سے دوستی مت کرو اور مدد سوا حق کے غیر سے نچاہو وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ اور اللہ بہتر مددگار لوگونکا
ہے سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ شتاب ڈالینگے ہم بیچ دلون اُن لوگونکے جو کافر ہوئے ترس اور ڈر سمجھ لیجئے کہ حق تعالے
نے روز احد مین بھی ڈر کفار کے دلمین ڈالا تھا کہ باوجود فتح اور غلبے کے بے حجت قتال ترک کر کر پھر گئے اور یہہ رعب ڈالنا کفار کے دلمین
کیون تھا بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ بسبب اسکے کہ شریک لاتے تھے ساتھ اللہ کے مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وہ چیز کہ نہین اوتاری اللہ نے واسطے اسکے
کوئی دلیل وَمَاْوٰىھُمُ النَّارُ اور جگہہ اون کی آگ دوزخکی ہے وَبِئْسَ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ اور بُری ہے جگہہ رہنے ظالمون کی
بیچ دوزخکے وَلَقَدْ صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعْدَہٗٓ اور تحقیق سچا کیا تم سے اللہ نے وعدہ اپنا فتح کا کہ مشروط بصبر تھا جبتک صبر کیا فتحمند رہے
جب صبر چھوڑا شکست کھائی صحیح حاکم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جیسی نصرت کہ جنگ احد مین فرمائی
ویسی کسی مقام پر نہین کی بعضے لوگونے اسبات کا انکار کیا ابن عباس نے فرمایا کہ مین کتاب اللہ سے کہتا ہون کہ فرمایا ہے کہ وعدہ نصرت
میرا ساتھ تمہارے سچا ہوا اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِہٖ جسوقت کہ مارتے تھے تم کافرونکو ساتھ حکم خدا کے یا معونت اوسکے دن فتح تمہاریکا تھا
حَتّٰٓی اِذَا فَشِلْتُمْ یہانتک کہ جسوقت نامردی کی تمنے وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ اور جھگڑا کیا تمنے بیچ کام حرب کے وَعَصَیْتُمْ اور نافرمانی کی تمنے
عبداللہ ابن جبیر کی کہ امیر تھا تمہارا اور مقام اپنا چھوڑا پس مغلوب ہوگئے تم مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىکُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ پیچھے اسکے کہ دکھایا تمہاری
تئین جو چاہتے تھے تم نصرت اور غنیمت سے مِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا بعض تم مین سے وہ کہ ارادہ کرتا تھا دنیا کا یعنے لوٹ اور نام آوریکا اور
وہ طائفہ وہ تھا جیسے جو دائرہ حکم سے پانون نکالکر غنیمت کیواسطے دوڑا وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ اور بعض تم مین سے وہ تھا کہ ارادہ
کرتا تھا ثواب آخرتکا اور سعادت اور شہادت کا اور وہ گروہ وہ تھا کہ حکم پیغمبر پر ثابت رہا اور شربت شہادتکا چکھا ثُمَّ صَرَفَکُمْ عَنْھُمْ
لِیَبْتَلِیَکُمْ پھر باز رکھا تمہین خدا نے اور منہہ تمہارا پھیر دیا اونسے یعنے قتل کافرونکے سے بعد غلبے تمہارے کے تا امتحان کرے یا آزماوے تمکو یعنے معاملہ
آزمایش والونکا کرے تو کہ صبر تمہارا ظاہر ہو جاوے وَلَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ اور تحقیق معاف کیا تمسے کہ باوجود مخالفت کیسے تم سبکو نہ ہلاک کیا
وَاللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل کا ہے اوپر ایمان والونکے سمجھ لیجئے کہ یہہ بھی اوسکے فضلونسے ایک فضل تھا کہ تم
سبکو ہلاک نہ فرمایا اِذْ تُصْعِدُوْنَ جسوقت کہ چڑھے جاتے تھے تم پہاڑ پر بیچ شکست کے وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ اور نہ موڑ کھڑے ہوتے
تھے تم اوپر کسیکے آدمیونسے یا دیکھتے تھے تم کسی ایک کو کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ اور پیغمبر پکارتا تھا تمکو
بیچ پچھاڑی تمہاری کے سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اِلیَّ عباد اللہ اِلیَّ عباد اللہ انا رسول اللہ من یکر فلہ الجنۃ آو طرف
میرے ای بندگان خدا آو طرف میرے ای بندگان خدا مین ہون فرستادہ خدا جو شخص کہ باز رہیگا بھاگنے سے پس واسطے اوسکے جنت
ہے فَاَثَابَکُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ پس دوبار دیا تمکو غم ساتھ غم کے سمجھ لیجئے کہ غم پہلا شکست کا تھا دوسرا خبر وفات کا پیغمبر کی کہ اس غم مین شکست اور
موت اقرباؤنکی سب بھول گئے اور یہہ مکافات دی تمکو تو کہ صبر نچھوڑو مصیبت اور بلا مین اور دوسری لِّکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ تو کہ نہ
غم کھاؤ اوپر اوس چیز کے کہ جو گئی تم سے فتح اور غنیمت سے وَلَا مَآ اَصَابَکُمْ اور نہ اندوہگین ہو جو پہنچی تمکو قتل اور جرح اور ہزیمت سے وَاللّٰہُ
خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالیٰ خبردار ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً
مِّنْکُمْ پھر اوتارا اللہ نے اوپر تمہارے پیچھے غم کے امن چین اور وہ کیا تھا اونگھ تھی کہ ڈھانکتی تھی ایک گروہ کو تم مین سے کہ مومنان حقیقی

تھے سمجھ لیجئے کہ تفسیر حسینی مین بتیان سے منقول ہی کہ یہہ خواب سبک ستر آدمیون پر طاری ہوا تھا حضرت صدیق حضرت فاروق حضرت علی
حضرت طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاص مہاجرین مین سے تھے اور حارث بن صمہ اور سہیل بن حنیف انصار مین سے اور بعضون نے زبیر کو داخل
کیا ہی رضی اللہ عنہم اور فائدہ اونگھنے کا تازہ ہونا قوت کا اور دور ہونا کلال ملال کا تھا تفسیر بیضاوی مین حضرت طلحہ سے روایت ہی کہ ڈھانک
لیا ہمکو اونگھنے نے لڑائی مین یہانتک کہ گرتی تھی تلوار ہاتھ سے ایک کے ہم مین سے پس پکڑتا تھا اوسے پھر گرتی تھی پھر پکڑتا تھا وَطَائِفَةٌ قَدْ
أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ اور ایک گروہ دوسرا تھا جیسے معتب بن قیس اور اصحاب اوسکے منافق کہ تحقیق فکر مین ڈالا تھا اونکو جانون اونکے نے
يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ گمان کرتے تھے ساتھ اللہ کے سوا حق کے ناروا اور ناسزا گمان جاہلیت کا کہ معاملہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا بخوبی تمام نہوگا يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ کہتے تھے آیا ہی واسطے ہمارے بسبیل انکار یعنے نہین واسطے ہمارے کام فتح کے
سے کہ وعدہ کیا تھا کچھ حصہ یعنے طمع غلبے کی ہم رکھتے تھے ابو سفیان کے لشکر پر سو میسر نہوا اور ایک قول یہہ ہی کہ ابن ابی کے تئین کہا کہ مارے گئے
بنو خزرج اوسنے جواب مین کہا کہ ہل لنا من الامر شیء یعنے ہمارے تئین اونکے کام مین کچھ اعتبار نہین ہی ہمنے کہا تھا مدینے سے باہر مت جاؤ
ہماری بات نمانی قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ کہہ کہ تحقیق کام سب فتح اور شکست کا واسطے خدا کے ہی اور فرمان اوسکے ہے ہی ابو عمرو اور یعقوب
نے کلّہ ساتھ پیش لام کے پڑھا ہی چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہی يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ چھپاتے ہین منافق بیچ جانون
اپنے کے شکست ہونے وہ چیز کہ نہین ظاہر کرتے واسطے تیرے دہشت کے سبب سے مسلمانون کی تلوار و نسے یا اس ڈر سے کہ پردہ فاحش ہو
اعمال قبیحہ اور نیات فاسدہ اونکے ظاہر ہون يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کہتے ہین خلوتمین ایکدوسرے سے اگر ہوتا واسطے ہمارے
کام اپنے سے کچھ بہرہ اور نصیبہ یا اگر دین ہمارا برحق ہوتا مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا نمارے جاتے ہم یہان یعنے ساتھ ہمارے نہ کشتہ ہوتے اور
شکست ہم نہ کھاتے قُل لَّوْ كُنتُمْ کہہ اگر ہوتے تم ای منافقو بیچ گھرون اپنے کے اور نہ چاہتے باہر نکلنا ہمارے ساتھ لَبَرَزَ الَّذِينَ البتہ
نکلے ہوتے تم مین سے وہ لوگ کہ بیچ ازل کے كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ لکھا گیا ہی اوپر اونکے مارے جانا طرف جاگہہ پڑنے اپنے
کے تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی الی مضاجعہم کی تفسیر مین الی مصارعہم پس خطاب ساتھ مسلمانون کے فرماتا ہی کہ بعد اس غم الم کے کہ رکھتے ہو من
اور آرام تمپر اتارا تاکہ اوسکے وعدے پر مضبوط رہو وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ اور تو کہ آزماوے اور ظاہر کرے خدا اوس چیز کو جو بیچ
سینون تمھارے کے ہی اندیشون سے وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ اور تو کہ خالص کر لیوے اوس چیز کو جو بیچ دلون تمھارے کے ہی نیتون اور ارادون
سے وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور اللہ تعالی جانتا ہی سینے والی چیز کو جو پوشیدہ اور نہان ہی سمجھ لیجئے کہ اس آیت شریف مین جو تمام قرآن
مجید مین حروف ہین سب موجود ہین عامل اس آیت کو آیت قطب کہتے ہین کہ ورد رکھنے والا اسکا مرتبہ قطبیت پاتا ہی إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا
مِنكُمْ تحقیق وہ لوگ کہ پیٹھ دی تمسے اور ہزیمت کھا کر چلے يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ اوس دن کہ ملے دو گروہ یعنے مسلمان اور کافر لڑائی مین إِنَّمَا
اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ سوا اوسکے نہین کہ لغزش دی اونکو شیطان نے یا شیطان نے طلب کی اونسے ذلت پس مانا اونھونے کہا اوس کا
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا بسبب شامت بعضے اوس چیز کے کی تھی یعنے مخالفت حکم پیغمبر کی وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ اور تحقیق معاف کیا اللہ نے اونسے
یہہ گناہ بسبب توبہ اور عذر اونکے کے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی تحمل کرنے والا ہی جلدی نہین فرماتا عذاب کرنے مین گنہگارون
کے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند اون لوگون کے کہ کافر ہوئے یعنے منافق وَقَالُوا
لِإِخْوَانِهِمْ اور کہنے لگے واسطے بھائیون کے کہ جو مرے ہوئے اونکے إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ جسوقت چلتے بیچ زمین کے واسطے تجارت کے
اور مرتے أَوْ كَانُوا غُزًّى یا ہوتے لڑنیوالے اور جہاد کرنیوالے اور کشتہ ہوتے لَّوْ كَانُوا عِندَنَا اگر ہوتے ہمارے پاس اور سفر اور غزا کو نجاتے مَا مَاتُوا
نمرتے اوس سفر مین وَمَا قُتِلُوا اور نمارے جاتے اس لڑائی مین پس تم ای مومنو مخالفت اونکی کرو اس قول مین لِيَجْعَلَ اللَّهُ تو کہ کرے اللہ
تعالی ذَٰلِكَ اس مخالفت تمھاری کو ساتھ گمان اونکے کہ اگر ساتھ ہمارے ہوتے تلف نہوتے حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ پچتاوا بیچ دلون اونکے کے

وَاللّٰهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ اور اللہ تعالی جلاتا ہی نہ باپ اور بھائی اور وہ مارتا ہی نہ سفر کی تنہائی اور لڑائی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
اور اللہ تعالی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ای مسلمانو صبر و ثبات سے دیکھتا ہی وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ
اللہ کے اَوْ مُتُّمْ یا مر جاؤ تم خوشنودی کی خدا مین پہونچے پر لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ البتہ بخشش ہی اللہ کیطرف سے اور رحمت اوس کی
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ بہتر اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کیسے **بیت** وہ ذرا خوش ہو بہت سے ہی یہہ زر سے بہتر
خذف کو جو جانان ہی گہر سے بہتر ✤ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور اگر مر جاؤ تم ای مسلمانو بخشنودی خدا اَوْ قُتِلْتُمْ یا مارے جاؤ لڑائی مین کافرون کی
لَإِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ البتہ طرف اللہ کے کہ معبود تمہارا ہی اکٹھے کئے جاؤ گے سمجھ لیجیے کہ معنی اس آیت کی مژدہ رسان عاشقان ہی
یعنے جو مر جاؤ تم ای طالبو مخالفت نفس و ہوا مین یا شہادت پاؤ بہ تیغ ریاضت شوق لقائے کبریا مین تو محشور ہو گے ساتھ اوسی کے
کہ جسکی طلب کی ہی اور مسرور ہو گے ملاقات اوسکی سے کہ جسکے واسطے جان دی ہی **بیت** جس مرگ مین ہو وصال دلبر ✤ وہ مرگ ہی
زندگی سے خوشتر فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ پس ساتھ رحمت کے کہ تجھے پہنچی اللہ سے نرم ہوا تو واسطے اونکے جنھون نے ہزیمت پائی
اور شکست کھائی تھی جنگ احد مین سمجھ لیجیے کہ نزول اس آیت کا اسوقت ہوا تھا جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے آئے ہوئے
اہل ہزیمت کو غصہ نفرمایا بلکہ دلاسا تسلی خوشخوئی دلجوئی کرنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ یہہ نرمی تیری بسبب رحمت میری کے تھی
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت کہنے والا غَلِيظَ الْقَلْبِ سخت دل نامہربان لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ البتہ اصحاب تیرے بھاگجاتے
اور پراگندہ ہوتے گرد تیرے سے اور ساتھ تیرے نرہتے فَاعْفُ عَنْهُمْ پس معاف کر اونسے تقصیر کہ خدمتمین تیرے کی وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش
مانگ تجھ سے واسطے اونکے اس قصور سے کہ ادائے حق مین میرے کیا وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ اور مشورت کر اونسے بیچ اوس کام کے کہ حقتعالے
کی طرف سے بیچ مین حکم جزم صادر نہین ہوا بعضے کہتے ہین کہ مشورت مخصوص تھی امور محاربہ کی و لڑائی کفار کی فَإِذَا عَزَمْتَ پس جب قصد مقرر کرے
بعد مشورت کے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ پس بھروسا کر اوپر اللہ کے نہ اوپر مشورت کے إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی
توکل کرنیوالونکو سمجھ لیجیے کہ متوکل حقیقی وہ ہی کہ سوا خدا کے نہ کسی سے ڈرے اور نہ امید رکھے **بیت** رافت خدا کے عشق مین جو دل دو نیم
ہی ✤ امید ہی کسی سے اوسے اور نہ بیم ہی ✤ إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ اور مدد کرے تمہاری اللہ جیسے کہ حرب بدر مین واقع ہوئی فَلَا غَالِبَ
لَكُمْ پس نہین کوئی غالب آنیوالا اوپر تمہارے وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ اور اگر چھوڑ دے تمکو چنانچہ جنگ احد مین واقع ہوا فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ
مِنْ بَعْدِهِ پس کون ہی وہ شخص جو مدد کرے تمہاری پیچھے چھوڑ دینے کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر کرم اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین
ایمان والے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ اور نہین لایق کسی نبی کو یہہ کہ خیانت کرے غنیمت مین سمجھ لیجیے کہ اصحاب بعضے جو پہلوانون بہادرون
مین سے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہتے تھے کہ مال غنیمت مین سے ہمین حصہ بہ نسبت اور ضعیفون کے زیادہ عنایت فرماوین یہہ
آیت نازل ہوئی کہ خیانت پیغمبر کو غنیمت بانٹنے مین روا نہین اور بعضے کہتے ہین کہ اموال غنیمت مین سے کچھ چیز گم ہو گئی تھی بعضے سیاہ باطن
بسبب نفاق کے نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے حقتعالی نے اپنے حبیب کے ذمے سے بلکہ عموماً تمام انبیا سے خیانت دور فرمائی
کہ کوئی پیغمبر خیانت نہین کرتا وَمَنْ يَغْلُلْ اور جو کوئی خیانت کرے غنیمت مین يَأْتِ بِمَا غَلَّ لے آویگا اوس چیز کو کہ خیانت کی ہی یا پاویگا گناہ اوس
دن قیامت کے اور فضیحت ہوگا روبرو اوس جماعت کے اگرچہ ایک تار ہو سمجھ لیجیے کہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص بعد قسمت غنیمت کے ایک رسن
کہنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جو پہلے تقسیم سے اوٹھائی تھی آپنے قبول نہ کی اور فرمایا کہ رکھ تا قیامت کو لاویگا ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ
مَا كَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا اوس دن ہر جیکو بدلا اوسکا جو کچھ کمایا ہی نیکی سے اور بدی سے وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور وہ نہ ظلم کیے
جاوینگے وقت جزا کے أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ کیا پس جس شخص نے پیروی کی خوشنودی خدا کی بیچ ترک کے خیانت ہو یا ہو كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ
اللّٰهِ ہو ویگا مانند اوس شخص کے کہ پھر آیا ساتھ غصے اللہ کے بسبب خیانت کے وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ اور جگہہ اوسکی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور

بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ معاذ اللہ هُمْ دَرَجٰتٌ یہہ لوگ یعنے انبیا اور اہل امانت صاحب درجونکے ہین یا اونکو ہین بیچ اس جہانکے
مرتبے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالے دیکھنے والا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین لوگ امانت
داری اور خیانت گذاری سے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق احسان کیا ہی اللہ نے اوپر مسلمانونکے اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ جسوقت بھیجا درمیان اونکے پیغمبر آپس انکے سے یعنے آدمیون سے يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ پڑھتا ہی اوپر اونکے آیتین قرآنکی
یا نشانیان توحید کی وَيُزَكِّيْهِمْ اور پاک کرتا ہی اونکو اونکو اوناس مقتضیات طبعہ سے برسنجات نیا ہیع احکام شرعیہ یا اصلاح مین لاتا ہی
کام اونکے یا گواہی دیتا ہی اوپر پاکی اونکیکے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور سکھاتا ہی اونکو قرآن یا معارف شرعیہ وَالْحِكْمَةَ اور حدیث یا معارف
عقلیہ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اور تحقیق تھے سب آدمی پہلے بھیجنے پیغمبر سے بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے نہ باطل پہچانتے
تھے اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ کیا جسوقت پہنچی تمکو مُّصِيْبَةٌ مصیبت شکست سے اور قتل سے اور حال یہہ ہی کہ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا تحقیق پہنچایا تمنے
دوبرابر اوسکے کہ انھونے جنگ احد مین ستر آدمی تم مین سے شہید کئے اور تمنے جنگ بدر مین ستر آدمی اونمین سے مارے اور ستر کو قید کرکر
لے آئے باوجود اسکے قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا کہا تمنے غمگین ہوکر کہانسے ہوا یہہ اور ہم مسلمان ہین اور پیغمبر خدا ہمارے درمیان ہین قُلْ هُوَ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ جو تم کو پیش آیا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ نزدیک جانون تمھارے سے ہی کہ نافرمانی کی اور مدینے سے باہر آئے یا ترک
مرکز کرکر مینہ طلب غنیمت لائے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے فتح اور غنیمت قتل اور ہزیمت سے قادر ہی
وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو کچھہ پہنچا تمکو ناگوار طبیعتون تمھاریکا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اوسدن کہ ملی دو جماعتین اور ابوسفیان سپاہ مومنین سے
مقابلہ کرسکا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس ساتھہ حکم اللہ کے تھا اور قضا و قدر اوسکیکے وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تو کہ دیکھے اللہ ثابت رہنا مسلمانونکا لڑائی
مین اور ظاہر کردے وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اور تو کہ ظاہر کردے دشمنی اون لوگونکی کہ منافق ہوئے وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور کہا گیا واسطے انکے اور اصحاب
اوسکیکے جسوقت پھرے وہ راہ مدینہ منورہ سے کہ آؤ اور لڑائی سے مت پھرو اور بکوشش تمام قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لڑو کافرونسے بیچ راہ خدا کے اَوِ ادْفَعُوْا
یا دفع کرو شر اونکا کہ ارادہ قتل کا اور لوٹ کا مدینے والون کے رکھتے ہین قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ کہنے لگے اگر ہم ڈھب ڈول جانتے لڑائی
کا البتہ ساتھہ چلتے تمھارے یا اگر جانتے ہم کہ وہان لڑائی ہوگی البتہ ساتھہ چلتے لیکن لڑائی اور بگاڑ نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقربا
سے صلح اور ملاپ کرلینگے هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ یہہ منافق طرف کفر کے اوسدن کہ یہہ باتین کرتے تھے نزدیکتر تھے اونہین
سے طرف ایمان کے یا ساتھہ اہل کفر کے نزدیکتر تھے مدد کرنے مین یا اہل ایمان يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ کہتے ہین ساتھہ منہہ اپنے کے مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
جو کچھہ نہین بیچ دلون اونکیکے یا یہہ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ملاپ ہوجاویگا اور دلمین جانتے ہین کہ لڑائی واقع ہوگی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ
اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھہ چھپاتے ہین منافق مکر اور فریب اور حسد اور عداوت سے اَلَّذِيْنَ قَالُوْا یہہ منافق وہ ہین کہ جہل سے یا واسطے
فریب دینے جاہلون کے کہا لِاِخْوَانِهِمْ واسطے بھائیون اپنے کے یا امثال اور اقربا اور ہمنشینون اپنے کے کہ جنگ احد مین شہید ہوئے تھے
وَقَعَدُوْا اور حال یہہ ہی کہ یہہ کہنے والے بیٹھہ رہے تھے گھر مین اپنے بچکر مرنے مارنے سے لَوْ اَطَاعُوْنَا اگر کہا مانتے وہ بھائی ہمارے ہمارا
گھر مین بیٹھے رہنے مین اور نجانے مین بیچ لڑائی کے مَا قُتِلُوْا نمارے جاتے جیسے کہ ہم نہین مارے گئے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر اختیار
موت کا تمھارے ہاتھہ مین ہی فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس ہٹادو جانون اپنی سے موت کو اگر ہو تم سچے کہ ڈر و دافع
قدر ہی کشاف مین لکھا ہی کہ جسدن منافقون نے یہہ بات کہی ستر آدمی اونمین سے مرگئے تھے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَمْوَاتًا اور مت گمان کر اون لوگونکو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مردے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اصحابونکو کہ بھائی تمھارے جو جنگ احد مین شہید ہوئے حق تعالی نے جانین اونکی مرغان سبز بال کے پیٹون مین ڈالی ہین کہ ہوا
بہشت کی کھاتی ہین طوبی کی شاخون پر آشیانے بناتی ہین جویبار فردوس سے سیراب ہوتی ہین اور قنادیل زرین سایہ عرش مین لٹکائی ہین کہ اگر

چاہین تو واسطے استراحت کے خوابگاہ وہان مقرر کرین اور وہ کہتے ہین کہ الٰہی کون خبر دے ہمارے بھائیون آشناؤن کو اس دولت کی کہ
ہمنے پائی ہی تاکہ رغبت اونکی طرف جہاد کرنیکے زیادہ ہو حق تعالی نے اونکی تعریف حال مین یہہ آیت نازل فرمائی یا پدر جابر انصاری
رضی اللہ عنہما جب شہید ہوئے حق تعالی سے چاہا کہ مین پھر زندہ ہون تا شربت شہادت بار دیگر چکھون فرمان ہوا کہ حکم ازلی یون نہین ہی
کہ رجوع مرنیسے طرف جینے کے ممنوع ہی عرض کیا کہ اس سعادت حال اور نعمت بیزوال سے کہ مجھے عنایت فرمائی ہی میرے یارونکو
آگاہ کر یہہ آیت نازل ہوئی کہ شہیدونکو مردے مت جان بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ بلکہ جیتے ہین نزدیک پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے
کہ حیات انکی اس معنون سے ہی کہ ہر برس ثواب غزوہ کا اونکو پہنچتا ہی یا بدن کو اونکے خاک نہین کھاتی یا غسل نہین دیتے اونکو جیسے
اور مردونکو دیتے ہین یا جواب سلام کا دیتے ہین یہہ زیارت کرنیوالون اپنونکو مثل زندونکے يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
رزق دئے جاتے ہین آدمیون بہشت کیسے بیچ اس حالت کے کہ خوش ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دیا ہی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے
اور وہ دولت خوشنودی حق ہی کہ کوئی عطا فرحت رسان زیادہ اس سے متصور نہین تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ آفتاب انوار الٰہی جلوہ گر
ہوکر ذرہ ذرہ اونکیکو منور کرتا ہی یرزقون اشارہ طرف اوسکے ہی پس منبع نور اور مصدر رحمت سے ناظر ہوتے ہین فرحین عبارت
اوس سے ہی کہ واقعی کوئی خوشی زیادہ تر وصال مطلوب سے اور کوئی سرور فزون تر دیدار جمال محبوب سے متصور نہین ہی ؎ فرح عاشق
جمال جانان ہی + دید جانان کمال ایمان ہی وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور مسرور ہوئے ہین ساتھ خوشخبری یا شادی
کرتے ہین ساتھ اون لوگونکے کہ ہنوز نہین ملے ساتھ اونکے مِّنْ خَلْفِهِمْ پیچھے اونکے سے اور امید رکھتے ہین کہ بہشت مین ساتھ اونکے پہنچین
اور بیچ کرامت کے ساتھ اونکے شریک ہون یا خوشی اونکو اس سبب سے ہی کہ احوال آخرتکا اونکے معلوم کر کر یقین جانتے اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
یہہ کہ نہین کچھ ڈر اوپر اونکے اوس چیز سے کہ پیش آئی اونہین وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اوپر مفارقت دنیا کے جو کچھ چھوڑ جاوین
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ اور شادمانی کرتے ہین ساتھ رحمت کے کہ فائض ہوئی ہی اللہ کی طرف سے اونپر یعنی ثواب اعمال وَفَضْلٍ
اور زیادتی کی اوپر اوس نعمت کے جسقدر کہ مستحق ہون وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور دوسری خوشی رکھتے ہین شہید ساتھ اوسکے کہ
اللہ تعالی نہین ضایع کرتا ثواب ایمان والون موحدون اور مجاہدونکا اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ جن لوگون نے کہ صدق دل سے
اجابت کی واسطے فرمان خدا کے اور رسول اوسکیکے اوسوقت کہ تکلیف کا مدینے سے حکم کیا سمجھ لیجئے کہ قصہ اوسکا یون ہی کہ جب ابوسفیان احد
سے پھرا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر اوس دن کے کہ ہفتہ تھا سترہوین تاریخ شوال کی مدینے مین تشریف لائے صبح کو اتوار کی فرمایا کہ
لشکر والے احد کے پیچھے دشمنونکے جاوین اور جو کوئی معرکۂ احد مین نتھا وہ اب بھی نجاوے صحابہ نے اطاعت امر کی کی اور باوجود اسکے کہ
ضعیف اور زخم خوردہ تھے مکے کو چلے پیر کی رات حمراء اسد منزل کر کر آگ بہت جلائی کہ ہیبت اور دہشت اونکی قبائل عرب پر ظاہر ہو اور
سمجھین کہ عجز اور انکسار نہین ہی اونکو حق تعالی اس آیت مین تعریف فرماتا ہی اونکی کہ حکم خدا اور رسول کا قبول کیا مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ
الْقَرْحُ پیچھے اوسکے کہ پہنچے اونکو زخم لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ واسطے اون لوگونکے کہ نیکی کرتے ہین اونمین سے لوٹے وفائے عہد وَاتَّقَوْا اور
ڈرتے ہین غضب خدا سے مخالفت امر پیغمبر اَجْرٌ عَظِيْمٌ ثواب ہی بڑا یعنے بہشت سمجھ لیجئے کہ لکھا ہی کہ ابوسفیان نے بعد رجوع کے شرمندہ
ہوکر بعزم استیصال لشکر اسلام عود ٹھہرایا ناگاہ خبر پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمراء اسد مین سے ہراسان ہوکر پھر جانب مکہ پھرا اور قافلہ
تجار کا مدینے کو جاتا تھا یا اعراب بادیہ لوگونکو اوس قافلہ کے خوب سمجھایا کہ محمد جس جگہہ ہین ہماری طرف سے ڈرائیو کہ ابوسفیان نے لشکر آراستہ
کر کر تمھارے قتال اور جدال کو بازگشت کی ہی بلکہ کمر تمھارے مٹانیکو باندھی ہی جب قافلہ حمراء اسد مین پہنچا اور اہل اسلام سے ملاقات
ہوئی تو موافق کہنے ابوسفیانکے ڈرایا لیکن عنایت ازلی شامل حال مسلمانونکے تھی مطلق ہراسان نہوئے بلکہ تصدیق زیادہ ہوگئی اور توکل
سے کچھ خوف نہ کھایا اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قبول کرنیوالے حکم خدا اور رسول کا وہ لوگ ہین کہ واسطے ڈرانیکے کہا اونکو لوگون نے

یعنے تجار لی یا اعراب نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ یہہ لوگ یعنے ابوسفیان اور اصحاب اوسکے تحقیق جمع ہوئے ہین واسطے قتال
تمہارے کے فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اونسے کہ تمہین طاقت مقابلے کی اونکے نہین ہے فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا پس زیادہ کیا اسبات نے
مسلمانون کا ایمان یعنے تصدیق اور یقین اور توکل وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور کہا مسلمانون نے کفایت ہے ہمکو اللہ تعالی
مدد کرنیوالا اور اچھا کارساز ہے سمجھ لیجئے کہ نزدیک بعضونکے یہہ آیت کہ گذری اور بعد اوسکے کہ ہے غزوہ بدر صغری مین نازل ہوئین ہین
لکھا ہے کہ ابوسفیان نے روز احد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغام کیا تھا کہ سال آئندہ لڑائی موضع بدر مین کرینگے آپنے قبول کیا تھا
جب وعدے کے دن قریب آئے پشیمان ہوکر نعیم بن مسعود کو مدینے مین بھیجا کہ لشکر اسلام کو ڈراوے اور اسطرحسے جاکر سمجھاوے کہ کوئی
مسلمان حرب کیواسطے بدر مین نہ آوے نعیم نے مدینے مین آکر ہرچند خوف دلایا اور کثرت لشکر کفار کی اور ہتھیارونکی کہی اور اتفاق انکا
بتایا لیکن سوا جواب حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے نہ سنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ محاربون احد کے اور سوا اونکے اور لوگونکو لے کر
پندرہ سو آدمیونسے بدر کو گئے آٹھ روز وہان رہے بازار لگا لوگونکو تجارتمین منفعت بہت ہوئی کفار ڈر سے اہل اسلام کے وہان
نہ آئے حق تعالی نے یہہ آیتین نازل فرمائین اسی تقدیر پر لفظ ناس کا کہ پچھلی آیتمین گذرا ہے جسکے معنے تجار کے لکھے ہین یہان نعیم سے عبارت
ہے اور ناس دوسرا دونون تقدیر پر عبارت ابوسفیان اور اتباع اوسکے سے ہے اب سنئے تتمہ حال مومنونکا ہے فَانْقَلَبُوْا پس پھر آئے
بقول اول حمراء اسد سے اور بقول ثانی موضع بدر سے بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ساتھ عافیت کے یا ثواب کے اللہ کیطرفسے اور زیادتی
حرمت کی یا افزونی مال تجارت کی لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ نہ لگے اونکو برائی قتل کی اور جرح کی اور ہزیمت کی بلکہ سلامت آئے اور بکرامت
پھرے وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی رضامندی اللہ کی ساتھ فرمانبرداری رسول کے وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور اللہ صاحب فضل
بڑے کا ہے دفع کرتا ہے شر مشرکونکا مومنونسے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ سوا اوسکے نہین کہ یہہ شیطان ہے کہ ڈراتا ہے
تمکو دوستون اپنے سے یعنے جو کچھ اعراب یا اہل قافلہ یا نعیم کہتے ہین وہ شیطانکے سکھائے ہوئے ہین کہ منافقونکو ہراس مین ڈالکر لشکر
پیغمبر سے نکالین اور صورت شکست کی مسلمانونپر لاوین فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پس تم اے مسلمانو مت ڈرو
دوستونسے شیطانکے اور ڈرو مجھسے بیچ مخالفت حکم میرے کے اگر ہو تم ایمان رکھنے والے وعدے اور وعید میرے پر وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ
يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اور چاہئے نہ غمگین کرین تمکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ مدد کرنے اہل کفر کے مانند ابن ابی اور تابع اسکے کہ جنگ
احد مین تخلف کر کر تمھین چھوڑ گئے اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر کرین اللہ کو یعنے دوستان خدا کو کچھ بسبب مسارعت
کے بیچ کفر کے يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ارادہ کرتا ہے خدا یہہ کہ نکرے یعنے ندیوے واسطے اونکے کچھ حصہ بیچ آخرتکے
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اونکے ہے عذاب بڑا یعنے بہت اور ہمیشہ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ تحقیق جن لوگون
نے مول لیا کفر بدلے ایمان کے لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ہرگز نہ ضرر کرینگے اللہ کو کچھ بسبب خریدنے کفر کے بلکہ ضرر اوسکا اونھین کیطرف
پھرتا ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکے عذاب ہے درد دینے والا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ
کافر ہوئے ہین یہود اور نصارا اور مشرکون اور منافقون سے اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ یہہ کہ جو ڈھیل دیتے ہین ہم اونکو خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ بھلا ہے
اونکی ذاتونکے لئے اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ ہمتو ڈھیل دیتے اونکو لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا تو کہ زیادہ کرین گناہونکے تئین اور دین باطل پر اپنے ثابت رہین
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے اونکے ہے عذاب خوار کرنیوالا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ نہین ہے اوپر اوسکے
اللہ سبحانہ کہ چھوڑ دیوے ایمان والونکو اوپر اوس حالت کے کہ ہو تم اے منافقو اوپر اوسکے کہ طعنہ زن ہو ایمان والونپر چھپے چھپے اور ظاہر
کرتے ہو ظاہر ہو بلکہ حکمت الہی نقد حال تمہارے کہ محک امتحان پر مارتی ہے حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ یہان تک کہ جدائی کردے
ناپاک کو کہ آلودگی نفاق کی ہے پاک سے یعنے مومن مخلص سے سمجھ لیجئے کہ یہہ تمیز یا جہاد ہے کہ منافق مقابلے مین اعدائے دین کیطرح

دیتے تھے چنانچہ روز احد مین اوریا ساتھہ ظاہر کرنے اسرار دلہائے منافقین ہے کہ وحی پیغمبر پر حقتعالی نازل کر کر صحابہ کو آگاہ فرماتا ہے آپ
معلوم کر لو کہ دل کا بھید منافقونکے یہہ تھا کہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حق تعالی نے تمام امت میری دکھا دی ہے جیسے
حضرت آدمؑ کو سب ذریات اونکی بتادی تھی مین سب جانتا ہون کہ کسکے دلمین ایمان ہے اور کسکے نہین اور کون اسلام قبول کریگا اور کون
نہین تو منافق آپسمین کہنے لگے کہ دیکھو ایسے دعوے بلند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہین اور ہمارے دلونسے خبر نہین رکھتے کہ ہم مین سے کونسا
مخلص ہے اور کونسا منافق وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور نہین ہے اللہ کہ خبردار کرے تمکو اسی منافقوا وپر غیب کے کہ کون
مومن ہے اور کون کافر وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور لیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبرون اپنے مین سے جسے چاہتا ہے اور
اوسے چھپی باتونسے آگاہ کردیتا ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھہ اللہ کے کہ منفرد ہے ساتھہ علم غیب کے اور ساتھہ رسولون
اوسکے کے کہ بندے برگزیدے خدا کے ہین سمجھہ لیجیے کہ خطاب طرف مومنونکے ہے اور ہوسکتا ہے کہ طرف کفار کے یا منافقون کے ہوگا
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم اسطرح پر اور پرہیزگاری کرو نافرمانی سے یا شرک سے یا نفاق سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ پس
واسطے تمھارے ہے ثواب بڑا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ دون ہمتی سے يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بخیلی
کرتے ہین ساتھہ اوس چیز کے کہ دیا ہے اونکو اللہ نے مال ومنال دنیا کے سے اور کرم اپنے سے هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ کہ وہ بخل بہتر ہے واسطے
اونکے یہہ بات یون نہین ہے بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ بلکہ وہ بخل برا ہے واسطے اونکے کہ دنیا مین برکت مالکی کھوتا ہے اور آخرت مین سبب
عذاب کا ہوتا ہے سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ شتاب ہے کہ طوق پہنائے جاوینگے ساتھہ اوسکے کہ بخل کیا ہے ساتھہ اوسکے مال سے اور
زکوٰۃ دینے سے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسے حق تعالی نے مال دیا اور اوسنے بخیلی سے زکوٰۃ نہ نکالی
قیامت کے دن اوسکے مال کو سانپ کی صورت بناکر اوسکی گردنمین لٹکائینگے کہ وہ دونون جانب سے منہہ اوسکا کاٹیگا اور کہیگا کہ مین
وہ مال ہون تیرا کہ جس پر دنیا مین تو لاف زن تھا اور وہ خزانہ ہون تیرا کہ جسپر فخر کرتا تھا اور لکھا ہے کہ اوس سانپ کے سر پر بال ہونگے
تیزی تندی زہر کی سے اور دو نقطے سیاہ نیچے آنکھون اوسکے ہونگے کہ یہہ قسم سانپ کی سب قسمونسے بدتر ہوتی ہے **بیت** زر جمع کرا سے
تجھہ کو ڈسیگا در محشر ✣ یہہ مال مار ہوا ور گنج اژدہا ہو کر ✣ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھہ چھوڑ جاتے
ہین آسمانون والے اور زمین والے سمجھہ لیجیے کہ سب اہل آسمان اور زمین مرجاوینگے اور تمام بے دعوی مدعیان اور بے نزع منازعان
اوسے واحد لاشریک کو رہجاویگا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار محققون نے کہا ہے کہ میراث حقیقت مین اوسے کہتے ہین کہ ایک نئی چیز ملک
مین آوے کہ قبل اوسکے ملک ہو پس یہان میراث مجاز فرمایا ہے کہ للہ ملک السموات والارض اللہ ہی واسطے ہے ملک آسمانونکا اور زمین کا تصرف
مین اورونکے عاریۃ ہے جب یہہ مرجاوینگے جسکی عاریت ہے اوسکو پہنچیگی اسبات مین عجب اشارت ہے کہ بخیل کا نفس الامر مین مال
نہین ہے مال سب اللہ کا ہے پس مال غیر مین بخل کرنا نہایت بدبختی ہے **نظم** بخل یہہ سر یہ تیرے خاک چہ معنی دارد ✣ کرنا اتنا بھی نہ
ادراک چہ معنی دارد ✣ ملک حق ہی ہے جو تیرے پاس ہے دے دررہ حق ✣ غیر کے مال مین امساک چہ معنی دارد ✣ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ
اور اللہ تعالی ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفاق سے اور امساک مال سے خبردار ہے جیسا کروگے ویسا پاؤگے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ تحقیق سنا اللہ تعالی نے کہنا اون لوگون کا کہ کہتے ہین بتحقیق اللہ فقیر ہے اور ہم دولتمند
ہین سمجھہ لیجیے کہ جب آیت واقرضوا اللہ قرضا حسنا نازل ہوئی یہود نے کہا خدا محتاج ہے کہ ہمسے قرض مانگتا ہے اور یہہ کہنا اعتقاد سے
نہ تھا ٹھٹھے بازی سے تھا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی اور از روئے تہدید فرمایا سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا جلد لکھتے ہین ہم یعنے کراماً کاتبین
کو فرماتے ہین کہ لکھین جو کہا اونھونے نسبت فقر کی ہمارے طرف کر کے اور نسبت دولتمندی کی اپنے طرف وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ
اور مار ڈالنا اونکا پیغمبرونکو ناحق یعنے یہہ بھی لکھتے ہین کہ انکے اسلاف سے یہہ حرکت بڑی ہوئی وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم وقت مارنے

یا وقت اوٹھانے قبور کے ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ چکھو تم عذاب جلن کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ یہہ عذاب تمھین ہی بدلے
اوس چیز کے کہ آگے بھیجا یا ہاتھون تمھارے نے سمجھ لیجیے کہ ذکر ہاتھ کا واسطے تحقق فعل کے ہی وگرنہ فاعل وہ ہین اور افعال ایکے
قتل انبیا اور عبادت گوسالہ اور مثل اوسکے تھے وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ اور تحقیق نہین اللہ ظلم کرنیوالا اوپر بندون اپنے
کے جو مستحق عذاب کے ہین انکو ازروئے عدل معذب کرتا ہی اَلَّذِينَ قَالُوا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا دوسری سنا کہنا ان لوگونکا
کہ کہا تحقیق اللہ نے عہد کیا ہی طرف ہمارے یعنے امر کیا ہی اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ یہہ کہ نہ ایمان لاوین ہم اور نمانے ہم کسی پیغمبر کو حَتّٰى
يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ یہان تک کہ لاوے ہمارے پاس قربانی تَاْكُلُهُ النَّارُ کہ کہا جاوے اوسکو آگ سمجھ لیجیے کہ پہلے دین بنی اسرائیل
مین کھانا قربانی کا حلال نتھا قربانی کو بن چھت کے گھر مین رکھا دیتے تھے اور پیغمبر اوس زمانیکا درمیان گھر کے کھڑا ہوکر مناجات بیچ جناب
واہب عطیات کے کرتا تھا اور بڑے بڑے رئیس بنی اسرائیل کے باہر گھر کے سر جھکائے ہوئے متوجہ ہوتے تھے کہ آگ سفید بے دود
آسمان سے ساتھ آواز مہیب کے اوترکر اوس قربانی کو جلا دیتی تھی پس یہود کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہی کہ سوا اس پیغمبر کے کہ جو قربانی
اسطور پر کرے ایمان نلاوینگے حق تعالی نے اونکے الزام دینے کیواسطے فرمایا کہ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنٰتِ کہہ اے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر پہلے ظہور میرے سے ساتھ معجزون روشن کے مانند عیسے علیہ السلام کے وَبِالَّذِي قُلْتُمْ اور
دوسرے آئے تھے ساتھ اس چیز کے کہ کہا تمنے یعنے قربانی موافق مدعا تمھارے کے کرنیوالے مثل زکریا اور یحیی کے علیہم السلام فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ
پس کیون مار ڈالا تمنے اونکو یعنے زکریا کو کہ اوس قربانی والے تھے اور یحیی بیٹے اونکے کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ اگر ہو تم سچے کہ متابعت پیغمبر
صاحب قربانی کی کیا چاہیے فَاِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پس اگر جھٹلاوین تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملول مت ہو
پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر بہت پہلے تجھ سے ایسے پیغمبر کہ جَاءُوا بِالْبَيِّنٰتِ آئے تھے ساتھ معجزون روشن کے وَالزُّبُرِ اور چھوٹے
کتابونکے وَالْكِتٰبِ الْمُنِيرِ اور کتاب روشن کرنیوالی حلال اور حرام کی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر جان چکھنے والی ہی موت شتاب
ہی کہ سب تم جھٹلانیوالا اور سچا جانیوالو یہہ شربت چکھوگے وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور سوا اوسکے نہین کہ پورا دئے
جاوگے تم بدلے اعمال اپنے کے دن قیامت کے فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پس جو کوئی دور کیا گیا آگ دوزخ کے سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور
داخل کیا گیا بہشت مین فَقَدْ فَازَ پس تحقیق پہنچا مراد کو وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ اور نہین زندگانی دنیا کی مگر فائدہ اٹھانا
ناپایدار سمجھ لیجیے کہ زندگانی دنیا کو ساتھ اس متاع کے تشبیہ فرمائی کہ جسکا خریدنیوالا اغرور مین آوے مراد یہہ ہی کہ زندگانی دنیا کی
لوگونکو فریب دیتی ہی اگر کچھ بھی حقیقت اوسکی معلوم کرلین تو جانین کہ سچ ہی ع یہہ دنیا ہیچ ہی از آفت غرور ہیچ مین مت آ
یہہ دنیا ہیچ ہی ہرگز تو اسکے پیچ مین مت آ لَتُبْلَوُنَّ فِيٓ اَمْوَالِكُمْ البتہ آزمائے جاوگے تم بیچ مالون اپنے کے سمجھ لیجیے کہ بعد ہجرت کرنے
مسلمانونکے مکہ سے طرف مدینہ کے مشرک مکے کے مال اسباب اونکا جو مکے مین رہگیا تھا اوسپر تصرف کرنے لگے اور جو مسلمان راہ مین ملجاتا
اوسے لوٹنے مارنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ تم مبتلا ہوگئے ای مسلمانون بیچ مال اپنے کے نقصان ہونیمین اور ضایع ہونے جانے
مین وَاَنْفُسِكُمْ اور بیچ جانون اپنے کے جہاد کرنیمین اور مرض پانیمین وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ اور البتہ سنوگے ان
لوگونسے کہ دئے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے یعنے یہود اور نصاری سے وَمِنَ الَّذِينَ اَشْرَكُوٓا اور دوسرے سنوگے اون
لوگونسے کہ شرک کرتے ہین اَذًى كَثِيرًا ایذا بہت یعنے باتین کہ موجب رنج اور ایذائے خاطر کی ہون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
تمھاری وَاِنْ تَصْبِرُوا اور اگر صبر کروگے تم اوپر ایذا اوس گروہ کے وَتَتَّقُوا اور پرہیزگاری کرو یعنی عوض آپنے لو اللہی پر چھوڑ دو کہ
فَاِنَّ ذٰلِكَ پس تحقیق یہہ صبر اور اتقا مِنْ عَزْمِ الْاُمُورِ ہمت کے کامونکے سے ہی یعنے جو کام کہ متعلق بدین اسلام ہین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ
مِيثَاقَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ اور یاد کر جسوقت لیا اللہ نے عہد اور پیمان اون لوگونکا کہ دئے گئے ہین کتاب توریت اور انجیل یعنے

علما بنی اسرائیل کے اور مضمون عہد کا یہہ ہی کہ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ البتہ بیان کرو تم اس کتاب کو کہ بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہی واسطے لوگونکے وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ اور نہ چھپاؤ اوسکو سمجھہ لیجیے کہ تبینن اور تکتمون دونون صیغے مخاطب کے ہین حفص کی قرأت
ہین اور قرآنو نہین یہہ دونون صیغہ غائب کے ہین یبینن اور یکتمون یعنے بیان کرین اور نہ چھپاوین فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ
پس پھینکدیا اوس کتاب کو یا اوس بیان کو پیچھے پیٹھون اپنی کے سمجھہ لیجیے کہ یہہ کلمہ مثل ہی عدم التفات پر وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا
قَلِيْلًا اور مول لیا بدلے اوسکے مول تھوڑا رشوت تھی جو ہر سال عوام اور یہو تو فونسے لیتے تھے فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ پس بری چیز جو مول
لیتے ہین یعنے نعیم جاودانی دیکر خط فانی لیتے ہین بیت پڑے بآتش حسرت بگور جلتے ہین + جو لوگ دین سے دنیا کو لبس بدلتے ہین
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگونکو کہ خوش ہوتے ہین بِمَآ اَتَوْا ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین
یعنے چھپاتے ہین نعت تیری وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا اور چاہتے ہین یہہ کہ تعریف کئے جاوین ساتھہ اوس چیز کے کہ نہین کی
سمجھہ لیجیے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھہ یہود سے پوچھا اونھون نے جواب اوسکا جو واقعی تھا اوسے چھپا کر اوسے تقریر بنا کر جھوٹی
کی کہ گویا سچ خبر دی اور اوسپر اپنی تعریف چاہی یہہ آیت نازل ہوئی اور یا یہہ آیت منافقونکی شان مین آئی ہی کہ لڑائی مین آپکے
ساتھہ سے طرح دیکر عذر بیان کرنے لگے اور متوقع تحسین کے ہوئے فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ پس مت گمان کر ای رسول
اور ای مومنو اونکو بیچ خلاصی کے عذاب قیامت سے یا عذاب دنیا سے مثل قتل اور جلا اور ذلت اور قبول جزیہ کی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
اور واسطے اونکے ہی عذاب درد دینے والا دن قیامت کے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی
اور زمین کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے ثواب دینے مین ابرار کے اور عذاب کرنے مین اشرار کے قادر ہی لکھا ہی ۲۹
کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ معجزے موسیٰ کے کیا تھے اونھونے مثل عصا اور ید بیضا کے بیان کئے پھر آکر نصاریٰ سے معجزے حضرت عیسے کے پوچھے
اونھونے مثل احیائے موتیٰ اور ابرائے مرض برص بیان کئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر کہا کہ ہم معجزات عیسیٰ اور موسیٰ ؑ سے
خبردار ہوکر تمھارے معجزے دیکھنے آئے ہین اگر کوہ صفا کو سونیکا بنا دو تو علامت معبود تمھاریکی جانین ہم حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ اگر تم طالب نشانیون وحدانیت کے ہو تو دیکھہ لو اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدائش آسمانونکے اور جو اونمین
ہی اور زمین کے اور جو اوسمین ہی وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے راتکے اور دنکے یا بیچ مختلف ہونے رات اور دنکے نور اور
ظلمت مین یا نقصان اور زیادتی مین لَاٰيٰتٍ ہر آئینہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اوسکیکے اور کمال علم اور قدرت اوسکیکے
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ واسطے عقل والونکے بیت نشان وحدت حق جسکی عقل صافی ہی + ہر ایک ذرہ و ہر برگ کاہ کافی ہی اَلَّذِيْنَ
يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ صاحب عقل کے وہ لوگ ہین جو یاد کرتے ہین اللہ کو وقت کھڑے ہونے اور بیٹھنے کے اور
اوپر وقت تکیہ کرنے کروٹون اپنے کے سمجھہ لیجیے کہ مراد اس سے ہمیشہ ذکر کرنا ہی اور محبت نا کو ہین آہین بھرنا ہے من احب شیئا اکثر ذکرہ بیت کسیکے دل کو
جو وابستگی کسی سے ہو + تو کسطرح سے فراموش اوسکے جی سے ہو + یا مراد ذکر سے نماز ہی کہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تینون ہیئت سے جائز ہی
بحسب طاقت یا ذکر بمعنی شکر ہی یعنے شکر ادا کرتے ہین اللہ کا اوپر کھڑے ہونے کے قدرت کے اور بیٹھنے کی نعمت کے اور لیٹنے کی راحت
کے اور محققون نے کہا ہی کہ مراد یہان ذکر سے ذکر دل کا ہی نہ زبان کا اسواسطے کہ دوام ذکر لسانی ممکن نہین اور ذکر قلبی ہر دم ہر لحظہ
بے قصور و فتور جاری رہتا ہی پس مراد ذکر کرنیوالون سے اہل دل ہین کہ ساتھہ جان کے مشتغل ہین کھڑے ہین تو اوسی کی یاد مین
کھڑے ہین اور بیٹھتے ہین تو اوسکے دھیان مین بیٹھتے ہین اور لیٹے ہین تو اوسکے خیال مین لیٹے ہین یا قائم ہین آستانہ خدمت پر اور
بیٹھے ہین فراش محبت پر اور لیٹے ہین بساط الفت پر بیت از لبکہ لبا ہی دلمین ہر آن + بیٹھے لیٹے کھڑے تیرا دھیان وَيَتَفَكَّرُوْنَ
فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اندیشہ کرتے ہین از روئے استدلال کے بیچ پیدائش آسمانونکے اور زمین کے تاکہ وہ اندیشہ اونکو راہ

دکھاوے طرف ربّ العالمین کے پھر حجاب بعد اور دوری کے نظر سے اوٹھا کر غیب سے بحضور آکر از روئے مشاہدہ بزبان حال کہتے ہین رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا اے پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تو نے اس مخلوق کو کہ آسمان و زمین مین ہے بیفائدہ سُبْحَانَكَ پاکی ہے تجھکو
اس سے کہ کچھ چیز بیفائدہ پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پس بچا لے ہمکو ساتھ مہربانی اپنے کے عذاب دوزخ سے رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ
تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ اے آفریدگار ہمارے تحقیق تو عدل سے جسکو داخل کرے آگ مین اور وہان وہ ہمیشہ رہے پس تحقیق رسوا
کیا اوسکو ساتھ عقوبت کے وَمَا لِلظَّالِمِينَ اور نہین ہے واسطے ظالمونکے جیسے مشرک اور یہود اور نصاری اور مثل اونکے مِنْ أَنْصَارٍ
مدد دینیوالے کہ عذاب سے چھوڑاوین رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا اے اصلاح مین لانیوالے کام ہمارے تحقیق ہمنے سنا آواز پکارنیوالے کا
کہ ظاہر يُنَادِي لِلْإِيمَانِ پکارتا تھا خلق کو طرف ایمان کے سمجھ لیجئے کہ پکارنیوالے پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور یا قرآن مجید ہے کہ عام تر
ہے اسواسطے کہ بہت لوگون نے دعوت پیغمبر ؐ کی نہین پائی اور قرآن کو سب سنتے ہین کہ بزبان بیان پکارتا ہے أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ یہہ کہ
ایمان لاؤ ساتھ پروردگار اپنے کے فَآمَنَّا پس اجابت کی ہمنے پکارنیوالے کی اور ایمان لائے ہم رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا اے پیدا کرنیوالے
ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے گناہ کبیرہ ہے یا مطلق گناہ ہیلے وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا اور دور کر ہم سے تو
برائیان ہماری اور چھپا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ اور مار ہمکو ساتھ نیکون کے رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ اے تدبیر کرنیوالے کام ہمارے کے
اور دے ہمکو جو وعدہ کیا ہے ہمسے اوپر رسولون اپنے کے کہ نعمتین جاودانی ہین یا جو پیغمبرون کی زبانی وعدہ فرمایا ہے ضمنہ یہا مسلمانون
کے یا بخشش بڑی طلب کرتے ہین ہم جو انبیاؤن کو کہا ہے کہ بخشش مومنون کی چاہو چنانچہ حضرت نوح ؑ نے کہا ولمن دخل بیتی مؤمنا و
للمؤمنین اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو امر فرمایا کہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور مت رسوا کر ہمکو دن قیامت
کے إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدے اپنے کو سمجھ لیجئے کہ بعضے مفسرین نے نقل کیا ہے کہ دعائین پانچون کہ بیچ ان
آیتون کے مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چارون یارون آپکے سے واقع ہین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتبہ شہود مین دعا
فرمائی ربنا ما خلقت ہذا باطلا اور حضرت ابوبکر ؓ نے مقام خوف مین کہا ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حضرت عمر ؓ نے تصدیق تحقیق
اپنے سے خبر دی کہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی اور حضرت عثمان و علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے پچھلے وعدونکی التجا مین عرض کیا ربنا واتنا
ما وعدتنا پھر جناب مجیب الدعوات سے مژدہ اجابت کا یون صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پس قبول کیا دعاؤن اونکیکو پروردگار
اونکے نے اسطرح سے کہ ارشاد فرمایا أَنِّي لَا أُضِيعُ یہہ کہ نہین ضایع کرتا مین عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ عمل کسی عمل کرنیوالیکا تم مین سے مِنْ
ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ مرد سے یا عورت سے بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ بعضے تمھارے بعضے دوسرونسے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ تمھین ثواب مین ایک حکم ہے جو
کوئی عمل کریگا ثواب پاویگا کچھ مرد و عورت پر موقوف نہین کوئی ہو حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
سوال کیا کہ ہجرت کرنے مین مردونکے مناقب بہت وارد ہین اور عورتین ہجرت کرنیوالیان اس سے بے نصیب ہین یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی
کہ مین عمل کسی عمل کرنیوالیکا ضایع نہین کرتا مرد سے ہو یا عورت سے فَالَّذِينَ هَاجَرُوا پس جن لوگون نے شرک چھوڑا یا وطن چھوڑا وَأُخْرِجُوا
مِنْ دِيَارِهِمْ اور نکالے گئے گھرون اپنے سے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ جنکو مشرکون نے مکے سے نکالا وَأُوذُوا فِي
سَبِيلِي اور ایذا دئے گئے بیچ راہ طاعت میری کے مراد اس سے پہلے مسلمان ہین جیسے بلال کہ زبان کفار سے ملال رہے اور صہیب کہ کھینچے
نقصان اموال رہے وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا اور لڑے کفار سے اور شہید ہوئے جہاد مین یہہ عام مہاجرین لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ اور البتہ
دور کرونگا مین اونسے برائیان اونکی وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اور البتہ داخل کرونگا مین اونکو بہشتون مین کہ چلتی ہین
نیچے درختون یا نیچے محلون اوسکے نہرین اور بدلا دونگا مین اونکو ثَوَابًا ثواب دینا کہ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ نزدیک اللہ تعالی کے سے سمجھ لیجئے
کہ وضع مظہر کی موضع مضمر مین دلیل ہے اوپر تعظیم ثواب دینے والیکے اور اضافت ثواب کیطرف اپنے فرمائی اور اپنا وہ نام ذکر کیا کہ

دلالت اوپر ذات مجموعۂ صفات کے کرتا ہی یہہ نشان ہے تعمیم ثواب عظیم الشان **بیت** سچ ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے اوسکی ہی خالق + دیویگا
ثواب ایسا ہی جو اوسکے ہے لائق وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ اور اللہ تعالی نزدیک اوسکے ہے اچھا ثواب اہل تفسیر لکھتے ہین کہ مشرکان
مکہ معظمہ ساتھ فراخی اور عشرت کے رہتے تھے اور فقراء مومنان ساتھ تنگی او حسرت کے اوقات کاٹتے تھے اونکے جی مین گذرا کہ **بیت**
تعجب ہے جو بت پوجتے ہین اونکو ناز و نعمت ہے + ہمین اس حق پرستی مین بلا و رنج و محنت ہے + حق تعالی نے واسطے تسلی اونکے کے
ساتھ پیغمبر اپنے کے خطاب فرمایا اور مراد دروش امت کے ہین لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ چاہیے کہ نہ فریب مین ڈالے
تجھکو جانا آنا کافرونکا بیچ شہرونکے واسطے تجارت کے کیونکہ یہہ آمد و رفت اونکی مَتَاعٌ قَلِيْلٌ فائدہ ہے تھوڑا جلدی جاتا رہیگا ثُمَّ
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ پھر بعد موت کے آخر ٹھکانا جگہہ اونکے رہنے کی دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور برا ہے بچھونا دوزخ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عقاب پروردگار اپنے سے اور فائدہ دنیا پر مغرور نہین ہوتے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ واسطے
اونکے بہشتین ہین اس روش کی کہ جاری ہین نیچے درختون یا مکانون انکے نہرین پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ
رہنے والے ہین بیچ اوسکے نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ بیچ اس حالت کے کہ بہشتین مہمانی ہین نزدیک اللہ کے سمجھہ لیجیے کہ نزل اوسے کہتے ہین جو کچھ
نفیس چیزین بہت منزل مہمانین حاضر کرین واسطے اوسکی بزرگی کے اوسے زبانی ہندی مین مہمانی کہتے ہین **بیت** اتقاء الونکو جنت ہے مہمانی
چاہیے + ہمسے مستونکو لقائے یار جانی چاہیے وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ اور جو کچھ نزدیک اللہ تعالی کے ہے الطاف خفیہ سے بہتر ہے واسطے
نیکی کرنیوالون کے فائدے دنیائے فانی سے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا
ہے ساتھ اللہ کے وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف تمھارے کہ قرآن شریف ہے اور ساتھ اوس
چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اونکے کہ توراۃ ہے اور یا انجیل سمجھہ لیجیے کہ مراد ابن سلام ہے اور اصحاب اوسکے یا نجاشی اور اتباع اسکے
خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ بیچ اوس حالت کے کہ ڈرانیوالے ہین یا عاجزی کرنیوالے ہین واسطے خدا کے لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا نہین
مول لیتے بدلے نشانیون اللہ کے کہ احکام توریت ہین یا نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مول تھوڑا مثل علماء یہود کے کہ رشوت خوار تھے
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ یہہ لوگ ڈرنیوالے دینداروا سطے اونکے ہے ذخیرہ رکھا ثواب اونکا نزدیک پروردگار اونکے اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق خدا تعالی جلدی لینے والا ہے حساب آسانی سے اور شتابی سے مومنونکا کریگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا
اے لوگو کہ ایمان لائے ہو صبر کرو اوپر ادائے فرائض کے یا اوپر جہاد کفار کے یا اوپر فرمانبرداری احکام شرعیہ کے سمجھہ لیجیے کہ یہہ معنے اخیر کے خوب تر ہین
کہ شامل ہین سب طاعتونکو وَصَابِرُوْا اور شکیبائی کرو لڑائی ہین دشمنونکی اور پانون مضبوط رکھو میدان جنگ ہین یا تھانبے رکھو ایک دوسرے کو
بیچ لڑائی کے وَرَابِطُوْا اور تیار رہو جنگ اعداء خدا کو یا مقید رکھو اپنے تئین بیچ عبادتکے سمجھہ لیجیے کہ مرابطہ یہہ ہے کہ مجاہدین گھوڑے اور
ہتھیار اپنے تیار رکھین کہ ایذا کفار کی مسلمانونپر نہ آنے دین اور بعضے کہتے ہین کہ مرابطہ انتظار کرنا نماز کا ہے بعد نماز کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور
ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تو کہ تم چھٹکارا پاؤ **بیت** اتقا مین ہے فلاح دو جہان + یاد رکھو اسکو تم اے مومنان
بعضے محققون نے اس آیت شریفہ کی یہہ معنی کہی ہین کہ اے مومنو صبر کرو اوپر مجاہدے نفسونکے ساتھ بچنے ہوائے شیطانی کے اور بجا لانے طاعت
رحمانی کے اور ثابت و مضبوط قدم گاڑی بیچ بجائے اٹھانے رہو ساتھ تسلیم کے بلامین اور رضا کے احکام قضا مین اور تیار رہو واسطے توڑنے
تعلقات ماسوائے اللہ کے اور پرہیزگاری کرو خطرون اور وسواسون سے جو سوا خدا کے اور دلمین آتے ہین اور ہمیشہ توجہ اور دھیان اپنا طرف
اللہ کے رکھو تو کہ چھٹکارا پاؤ تم حجابونسے جو درمیان تمھارے اور اللہ کے ہین اور مرتبہ شہود اور مشاہدہ کا اور حضور اور احسان کا حاصل ہو
بیت ہر گھڑی ہر دم نظر آنے لگے + سامنے جلوے وہ دکھلانے لگے **سورہ نساء** مدنی ہے ایکسو چہتر آیتین ایکہزار نوسو بینتالیس کلمے
ہین سولہ ہزار تیس حرف ہین فواصل اسکے لونما ہین اور ربط اس سورہ کا ساتھ سورہ آل عمران کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھ امر اتقا کے ہے اور

شروع اسکا بھی با امر تقویٰ ہی

سورۃ النساء مدنیۃ وہی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مائۃ و ستّ و سبعون آیۃ

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ای لوگو ڈرو اور پرہیز کرو غصے اور عذاب پروردگار اپنے سے جسنے ساتھ محض قدرت اپنی
کے پیدا کیا تمکو باوجود اختلاف رنگونکے اور شکلونکے اور زبانونکے مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ایک تن سے کہ وہ آدم ہی وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا اور
پیدا کیا اوس ایک تن تنہا سے جوڑا اوسکا کہ حوّا ہی اور اصح یہہ ہی کہ حوّا کو آدم کی بائین پسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْھُمَا اور پھیلائے اور ظاہر
کئے آدم اور حوا سے بواسطے توالد اور تناسل کے رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً مرد بہت اور عورتین بسیار وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو مخالفت امر خدا سے
الَّذِیْ وہ خدا کہ تم وقت مہربانی اور مدد چاہنے کے ایکدوسرے سے تَسَآءَلُوْنَ حاجت مانگتے ہو اور قسم دیتے ہو ساتھ اوسکے وَالْاَرْحَامَ
اور ڈرو قطع رحموں سے آپسمین ساتھ ایکدوسرے کے پیوند مہر کرو اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا تحقیق اللہ ہی اور تھا اور ہوگا اوپر تمھارے
نگہبان سب اقوال افعال تمھارے جانتا ہی سمجھ لیجئے کہ جو کوئی اللہ کو نگہبان اپنا جانے اوسے چاہئے کہ بیٹھنے اٹھنے مین احتیاط رکھے کہ
اللہ دیکھتا ہی کچھ ایسا کام صادر ہو جسمین شرمندگی اپنی اوس جناب مین ہو **نظم** جب یہہ سمجھا کہ نگہبان ہی خدا + دیکھتا سب ہی برا اور بھلا
پھر بھلا کیونکر برائی کیجئے + ہو سکے جتنی بھلائی کیجئے وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَھُمْ اور دو یتیمونکو ای ولیو وصیو اونکے مال اونکے جو بسبب وصیت
اور ولایت کے تصرف مین لائے ہو لکھا ہی کہ اولیا یتیمونکے مال مین تصرف نالایق کرتے تھے جیسی اپنی بکری دبلی یتیمونکی بکریونمین ملادے پھر موٹی
بکری ایک پکڑ لے اور کہا کہ یہہ بکری ہی عوض مین بکری کے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ اور مت بدلو مال ناپاک
کو یتیم کے ساتھ مال پاک لینے کے یعنے نہ لو اچھے مالکو یتیم کے کہ تمھارے حق مین وہ ناپاک ہی عوض مین اپنے برے مالکے کہ تمھارے نزدیک وہ پاک ہی
وَلَا تَاْکُلُوْۤا اَمْوَالَھُمْ اِلٰۤی اَمْوَالِکُمْ اور مت کھاؤ مال اونکے ملا کر ساتھ مالون اپنے کے اِنَّہٗ کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا تحقیق یہہ کھانا مال یتیم کا
یا بدل کرنا یا خیانت رلی اوسمین گناہ ہی بڑا یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی ہی ایک غطفانی کی شانمین کہ اوسکا بھائی مرگیا تھا ایک بیٹا
چھوڑکر وہ چچا ہونے کے سبب اوسکے مال مین متصرف ہوا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اپنا مال مانگنے لگا چچا نے دینے مین تاخیر کی یہہ قصہ محکمہ مین پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا یہہ آیت نازل ہوئی اس غطفانی نے نعوذ باللہ من الحوب الکبیر پڑھکر تمام مال اوس بھتیجے کا حوالے کیا وَاِنْ
خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی اور اگر ڈرتے ہو تم یا جانتے ہو تم یہہ کہ نہ انصاف کروگے تم بیچ مال یتیمونکے سمجھ لیجئے کہ صحیح بخاری مین
حضرت عائشہ صدیقہ رض سے نقل کیا ہی کہ یہہ آیت اوسکی شانمین اتری ہی جسنے ایک یتیمہ کو اپنی گود مین پالا تھا اور اوسکے مال پر متصرف
ہوا تھا چاہتا تھا کہ اوسے قید نکاح مین لاؤن اور حق خدمت اور تعیین مہر جیسا کہ چاہئے نہ کرون اور طرحطرح کی محنت مین ڈالون خلاف
مرضی اوسکے کرون یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے ہو تم کہ تعیین مہر یتیمونمین اور ادائے مال مین اونکے انصاف نکروگے فَانْکِحُوْا مَا طَابَ
لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ پس نکاح کرو تم جو خوش آئے تم کو عورتون سے مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کرنیوالا مختار
ہی ان عدد مذکورہ سے جتنی چاہے کرے فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کروگے اون عورتونمین فَوَاحِدَۃً پس
اختیار کرو ایک عورت کو اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یا اوس چیز کو کہ مالک ہین اوسکے داہنے ہاتھ تمھارے یعنے تمھارا جنین ساتھ ملکیت کے
تصرف ہی وہ کون ہین لونڈیان ہین اونمین نہ کچھ قید عدد کی ہی نہ حصر رکھنے کی ذٰلِکَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا یہہ اختیار کرنا ایک زن آزاد
کا یا لونڈی کا بہت نزدیک ہی اس سے کہ بے انصافی کرو وَاٰتُوا النِّسَآءَ اور دو تم ان عورتونکو کہ قید نکاح مین لائے ہو صَدُقٰتِھِنَّ
مہر اونکا بیچ اسحالت کے کہ ہی وہ نِحْلَۃً ہدیہ اور عطیہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بخشا گیا ہی اونکو فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ پس اگر وہ عورتین خوش ہون
اور بخشدین واسطے تمھارے عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ نَفْسًا کچھ چیز سے اوس مہر مین سے جہت نفس سے یعنے خوشی نفس سے اور رغبت دل سے
فَکُلُوْہُ ھَنِیْۤـًٔا مَّرِیْۤـًٔا پس کھاؤ اوس چیز کو سہتا پچتا اور کام مین لاؤ اوسکو ساز گار خوشگوار تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ ہنی وہ جسمین گناہ نہو

اور مری ہو ہی کہ جس سے درد اور رنج نہ پہنچے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ اور نہ دو بیوقوفوں کم عقلوں کو مال اپنے سمجھ لیجئے کہ خطاب
ساتھ اولیائے یتیموں کے ہے اور اضافت مال کی طرف اونکے واسطے تصرف اونکے ہے اوس مال میں بحق ولایت الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا
وہ مال جو کئے ہیں خدا نے واسطے تمھارے سبب قائم رکھنے معیشت دنیا کے اور واسطے حاصل ہونے امور دین کے مثل حج جہاد زکوٰۃ صدقات
نفقات ضیافات کے اور سوا اونکے طرح طرح کی خیرات کے وَارْزُقُوهُمْ اور دکھلاؤ بیوقوفوں کو یعنے اونکے کھانے کیواسطے ہر روز کچھ مقرر کر دو
فِيهَا اس مال میں سے قدر احتیاج اونکے کے وَاكْسُوهُمْ اور پہناؤ کپڑے اونکو بقدر حال وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا اور کہو بعد کھلانے
پہنانیکے واسطے اونکے بات اچھی مثلاً اگر یتیم ہو تو کہو یہہ مال تیرا ہی ہے ہم خزانچی تیرے ہیں جب تو بڑا ہو گا تیرے حوالے کرینگے اور عورتوں کو بھی عمدہ
کرو کہ دل اونکا خوش رہے وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ اور آزمایا کرو یتیموں کو اگر مرد ہوں تو ساتھ عقل تمیز کے بیچنے میں یا خرید میں مالکے اور اگر عورتیں ہیں
تو امور خانے میں عقل اونکی دریافت کرو حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہانتک کہ جب پہنچیں حد نکاح کو یعنے بالغ ہوں فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا
پس اگر پاؤ تم بعد بلوغ کے اونمیں سے ہشیاری دین و دنیا کے کام میں فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ پس حوالہ کرو طرف اونکے مال اونکے جو
تمھارے پاس تھے وَلَا تَأْكُلُوهَا اور مت کھاؤ اوسکو اے وصیو مال یتیموں کے اور ضایع نہ کرو إِسْرَافًا از روئے زیادتی کے مدت سے لینے زیادہ
اوس سے جو قاضی نے مقرر کیا ہے وَبِدَارًا اور دوسرے نہ ضایع کرو مال یتیموں کے از روئے جلدی کے أَن يَكْبَرُوا خوف اسبات کے سے
کہ بڑے ہو جاویں یعنے شتابی یتیموں کے مال کھاتے ہیں انکو خوف کر کے اسکا کہ بڑے ہو کر یہہ ہمسے لے لیویں گے وَمَن كَانَ غَنِيًّا اور جو کوئی ہو وصی
اور ولی بے احتیاج فَلْيَسْتَعْفِفْ پس چاہئے کہ مال یتیم سے بچے وَمَن كَانَ اور جو کوئی ہو اون لوگوں میں سے کہ مال یتیم کا جنکے ہاتھہ میں
ہے فَقِيرًا درویش محتاج فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ پس چاہئے کہ کھاوے مال یتیم سے ساتھ انصاف کے یعنے بقدر حاجت کھانے پینے کے یا
مقدار اجرت سعی اپنے کے فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ پس جب حوالے کرو طرف یتیموں کے مال اونکے فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ پس گواہ پکڑ لو اوپر
اقرار اونکے ساتھ قبض مالکے تاکہ پھر کبھی جھگڑا نہو وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا اور کفایت کرتا ہے اللہ تعالی گواہ اور پرسندہ اونکے یا جزا دینیوالا اوپر
اعمال اونکے یا حساب کرنیوالا بیچ روز جزا کے سمجھ لیجئے کہ عرب والوں کی ایام جاہلیت میں عادت تھی کہ عورتوں کو اور لڑکوں کو میراث نہیں دیتے
تھے اور کہتے تھے کہ میراث کا مال وہ لے جو دشمنوں سے قتال کر سکے جب حضرت مدینے میں تشریف لائے وہی قانون جاری تھا یہانتک کہ ام کحہ نے
آپسے آکر عرض کیا کہ اوس بن صامت اسلام قبول کر کے موا ہے اوس سے تین لڑکیاں رکھتی ہوں میں اور وہ مال بہت چھوڑ گیا ہے لیکن چچے زاد
بھائی اوسکے اوسپر متصرف ہیں مجھے اور لڑکیوں کو محروم رکھتے ہیں حضرت نے اونکو بلا کر پوچھا اونھوں نے چاہا کہ وہی قانون جاہلیت جاری کیجیے
اور طریق باپ دادوں کا جو چلا آتا ہے آبا و اجداد سے نہ بدلے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
واسطے مردوں کے بڑے ہوں یا چھوٹے حصہ ہے اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ اور قرابتی وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
اور واسطے عورتوں کے بھی حصہ ہے اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ اور قرابتی مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ اوس چیز سے کہ تھوڑا مال گذاشتہ سے یا
بہت ہو حق تعالی نے مقرر فرمایا ہے واسطے اونکے نَصِيبًا مَّفْرُوضًا حصہ باندازہ پیدا کیا ہوا وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسَاكِينُ اور جب حاضر ہوں بیچ وقت بانٹنے میراث کے قرابت والے جسکا میراث میں حق نہیں اور یتیم کہ بیگانے ہیں اور فقیر فَارْزُقُوهُم
مِّنْهُ پس دو اونکو کچھ اوسمیں سے جو بانٹا جاتا ہے تاکہ دل اونکے خوش ہوں سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے حاضران مجلس ہیں بانٹنے کیوقت
اونکو بھی بطریق صدقہ کچھ دیا چاہئے اور کہا ہے مفسرین نے کہ یہہ امر بسبیل وجوب تھا جب آیت مواریث اور وصایا کی نازل ہوئی یہ
منسوخ ہو گیا وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور کہو اوس جماعت کو یعنے قرابت والوں اور یتیموں اور فقیروں کو بات اچھی کہ جس سے وہ
خوش ہوں وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ اور چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو چھوڑ جاویں پیچھے مرنے اپنے سے ذُرِّيَّةً ضِعَافًا
اولاد عاجز ناتوان خَافُوا عَلَيْهِمْ ڈریں اوپر اونکے بینوائی سے اور ضایع ہونے سے یعنے وارثوں کو چاہئے کہ ضعیفوں اقرباؤں پر اور

یتیمون پر اور فقیرون پر نظر مجلس قسمت مین نظر رحمت شفقت کی کرین اور خیال کرین کہ اگر اونکی اولاد ایسی عاجز ہوکر ایسے مقام پر آئی تو اوسپر یہہ رحم
کرین یا نکرین پس جو اپنی اولاد پر نکر سکین وہ اونپر بھی نکرین **بیت** جو اپنی جان پر نہ روا رکھو دوستو * وہ چاہیے کہ اور پہ بھی مت روا رکھو
فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ پس چاہیے کہ ڈرین عذاب خدا سے وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا اور چاہیے کہ کہین ساتھ حاظران مجلس قسمت کے بات محکم درست
و راست یعنے عذر بہ خوشخوئی اور وعدہ بہ نیکوئی إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا تحقیق وہ لوگ کہ جرات کرکے کھاتے اور ضایع کرتے
ہین مال یتیمونکے جہت ظلم و ستم سے إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا سوا اسکے نہین کہ کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے کے آگ انوار مین ابی بردہ
سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ایک قوم کو روز قیامت مین اوٹھاویگا قبرونسے کہ اونکے منہ سے شعلے نکلینگے
اصحابون نے پوچھا کہ وہ کونسے لوگ ہین فرمایا کہ نہین دیکھا تمنے جو حق تعالی فرماتا ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا اور تفسیر کبیر مین مذکور ہی کہ
قیامت کے دن یتیمون کے مال کھانیوالے عرصات مین آوینگے اور آگ اونکے پیٹ مین بھری ہوگی شعلے مارتے ہوئے دھوان منہ سے اور ناک سے
اور کانونسے اور آنکھونسے نکلیگا اس علامت سے سب پہچان لینگے کہ یہہ کھانیوالے مال یتیمونکے ہین سمجھ لیجیے کہ بموجب ان روایتونکے حمل آگ
کھانیکا ظاہر پر مناسب تر ہی وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا اور شتاب جاوینگے یہہ کھانیوالے مال یتیمونکے دوزخمین سمجھ لیجیے کہ یصلون بصیغہ معلوم
اور مجہول دونون قرائتین ہین امام حفص کی قرات بصیغہ معلوم ہی اور جنکی قرات بصیغہ مجہول ہی وہ یہہ معنی کہتے ہین کہ ڈالے جاوینگے آگ
مین يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ امر فرماتا ہی تم کو اللہ تعالی بیچ کام اولاد تمھارے کے مقدار میراثین اونکے یا فرض کرتا ہی ساتھ حکم اپنے
کے بیچ حق فرزندون تمھارے کے سہام میراث کی اسطرح کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ واسطے مرد کے ہی مانند حصہ دو عورتونکے فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً
پس اگر ہووین اولاد میت کی عورتین خالص کہ اونکے ساتھ مرد نہو فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ زیادہ دو سے یا دو پس واسطے
اونکے ہین دو تہائیان اوس چیز کی جو چھوڑ گیا مرنیوالا وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ اور اگر ہووے وارث ایک ہی بیٹی پس واسطے
اوسکے ہی آدہا متروکہ میت سے وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ اور واسطے ماں باپ اوس میت کیواسطے ہر ایک کے ہی اندونو
مین چھٹا حصہ مِمَّا تَرَكَ اوس چیز سے کہ چھوڑ گیا ہی وفات پانیوالا إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ اگر ہو واسطے وفات پانیوالیکے اولاد بیٹا یا بیٹی فَإِنْ
لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ پس اگر نہو واسطے وفات پانیوالیکے اولاد اور وارث اوسکے ہووین یہی ماں باپ اوسکے
پس واسطے اوسکے ماکے ہی تیسرا حصہ مال سے اور باقی کا مال سبکا سب باپکا ہی فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ پس اگر ہون واسطے وفات پانیوالے
کے کئی بھائی سگے ماں باپ سے یا ماں سے سگے یا باپسے سوتیلے یا بعضے باپ سے سگے بعضے ماںسے ایسی بہنین فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے ماں میت
کے ہی چھٹا حصہ متروکہ کا اور پھر جو باپ ہو تو باقی اوسکا ہی نہ بھائی بہن کا اور یہہ حصے وارثونکے جو فرض ہوئے ہین اونکو پہنچتے ہین مِنْ
بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ پیچھے وصیت کے جو وصیت کر جاوین ساتھ اوسکے میت یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو ذمہ مین میت کے ہو
اور یوصی بصیغہ مجہول بھی قرات آئی ہی یعنے وصیت کیا گیا ہی ساتھ اوسکے آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ باپ تمھارے اور بیٹے تمھارے لَا تَدْرُونَ
أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا نہین جانتے کہ کون اونمین سے نزدیکتر اور بکار آئندہ تر ہی واسطے تمھارے نفع مین یعنے تم نہین جانتے کہ اصول اور
فروع ورثہ سے کونسا ہی تمکو زیادہ تر نفع پہنچانیوالا دنیا مین ساتھ شفقت کے اور آخرت مین ساتھ شفاعت کے اور حقتعالی احوال وارث
اور موروث کا جانتا ہی پس قطع کیے سہام مواریث کے اور فرض کیے فَرِيضَةً مِنَ اللّٰهِ فرض کرنا کر ثابت طرف اللہ تعالی کے سے إِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا تحقیق اللہ تعالی ہی جاننیوالا مرتبہ ہر ایک وارث کا حکم کرنیوالا مقدار کا حصون اونکے وَلَكُمْ اور واسطے تمھارے
ہی اے شوہرو نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ آدھا اوس چیز کا کہ چھوڑ گئے ہین بی بیان تمھاری إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ اگر نہو واسطے اونکی بیویون
کے اولاد ایک یا زیادہ تمسے یا اور سے بیٹا یا بیٹی اپنی یا بیٹی پوتی پروتی کی کتنی نیچے اترتے جاوے فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے
اونکے اولاد کسی وجہ سے ہو فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ پس واسطے تمھارے ہی چوتھائی اوس چیز سے کہ چھوڑ گئین بی بیان تمھاری اور یہہ حصہ آدہا چوتھا

پہنچا ہی تمھین مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصِيْنَ بِهَآ پیچھے وصیت کے جو کی بیان تمھاری وصیت کرجاوین ساتھ اوسکے اَوْ دَيْنٍ یا پیچھے ادا کرنے
قرض کے جو اونپر ہو وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اور واسطے بی بیونکے ہی چوتھائی اوس چیز کی کہ چھوڑ جاؤ تم خواہ ایک بی بی ہو خواہ زیادہ ہون
سب چوتھائی مین شریک ہوئین اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمھارے اولاد خواہ ایک خواہ زیادہ خواہ لڑکا خواہ لڑکی خواہ انسے خواہ
اور سے فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ پس اگر ہو واسطے تمھارے اولاد جسطرح سے کہ ہو پس واسطے بی بیونکے ہی آٹھوان حصہ اس
مال مین سے کہ چھوڑ جاؤ تم مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ پیچھے وصیت کے کہ وصیت کرجاؤ ساتھ اوسکے یا پیچھے ادا کرنے قرض کے
جو تمپر ہو وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اور اگر ہو وہ مرد کہ میراث کئے جاتے ہین اوسکے کلالہ یعنے اولاد اور والدین نرکھتا ہو اَوِ امْرَاَةٌ یا عورت
ہو کلالہ وَلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ اور واسطے اس مرد کے اور عورت بھی اوس حکم مین داخل ہی بھائی مادری یا بہن مادری ہو یعنے مان دونوکی
ایک ہوا اور باپ دو ہون فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ پس واسطے ہر ایک کے اون دونون بھائی بہن مین سے چھٹا حصہ ہی میراث کلالہ
سے اور مذکر اسمین ساتھ مؤنث کے یکسان ہی فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ پس اگر ہون اولاد مادری زیادہ اس سے کہ ایک بھائی ہو یا
ایک بہن ہو فَهُمْ پس وہ سبکے سب مرد ہون یا عورتین ہون یا ملے جلے عورت مرد ہون شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ ساتھی ہی ہین برابر بیچ تہائی کے
نہ مرد کو زیادتی نہ عورتکو کمی اور یہہ میراث اونکو پہنچتی ہی مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ پیچھے جاری کرنے وصیت کے کہ وقت مرنیکے وصیت
کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے درآنحالیکہ میت نہ ضرر پہنچانیوالا ہو وارثونکو وصیت مین اور
قرض مین سمجھ لیجئے کہ ضرر وارثون کا وصیت مین یہہ ہی کہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کرے اور ضرر وارثونکا قرض مین یہہ ہی کہ جس کا
قرض واقع مین نہو اوسکا اپنے ذمے مین مان مرے وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ مقرر کیا گیا اللہ کیطرف سے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ اور اللہ تعالی جاننے والا
ہی نیتین تمھاری نفع وضرر مین تحمل کرنیوالا ہی گناہگارونکو عذاب دینے مین جلدی نہین کرتا ہی اور توبہ سے گناہ بخشتا ہی تِلْكَ یہہ احکام
کہ پہلے گذرے امور یتامی مین اور جہات نکاح مین اور قسمت مواریث مین حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین ہین حکم خدا کی کہ اس سے تجاوز نکیجئے وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اوسکیکا ان حکمونمین يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ داخل کریگا اسکو
اللہ تعالی بہشتونمین چلتی ہین نیچے اوسکے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا درآنحالیکہ داخل ہون بیچ ان بہشتونکے ہمیشہ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اور یہہ داخل
ہونا مطیعونکا بہشت مین ایسا کہ ہمیشہ رہین مراد پانا ہی بڑا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اوسکیکی
مانند عیینہ بن حصین فزاری کے کہ ساتھ میراث دینے عورتونکے اور لڑکونکے راضی نہوا اور کہنے لگا کہ مین میراث اوسکو دونگا جو پشت مرکب پر
مقاتلہ کریگا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ جو کوئی کہا نمانے اللہ اور رسول کا وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور گذر جاوے حدون اوسکیسے کہ حلال اور
حرام اور میراث اور تمام احکام مین مقرر ہوئے ہین يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا اللہ تعالی داخل کریگا اوسکو آگ مین درآنحالیکہ ہمیشہ رہنے والا
ہوگا بیچ اوسکے سمجھ لیجئے کہ مذہب صحیح یہہ ہی کہ خلود بجہت استحلال محرمات ہی وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے اوس عاصی مستحل کے عذاب ہی
ذلیل کرنیوالا وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ اور وہ عورتین کہ بجہت متابعت ہوائے نفس کے آتی ہین بیحیائیونکو اور مرتکب برے کام کی ہوتی
ہین مِنْ نِّسَآئِكُمْ بی بیون تمھاری سے مراد اس سے محصنات ہین یعنے خاوندوالیان فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ پس تم ای صاحب احکام شریعت
شاہد مانگو اوپر کام برے اون عورتونکے اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ چار مرد عاقل بالغ اپنے مین سے یعنے مسلمانون مین سے تا اوسپر گواہی دین فَاِنْ شَهِدُوْا
فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ پس اگر چار آدمی زنا پر گواہی دیدین پس نبد رکھون اون عورتونکو بیچ گھرونکے سمجھ لیجئے کہ اصح اقوال یہہ ہی کہ
اول اسلام مین حکم عقوبت زنان زناکار کا یہی تھا کہ گھرونمین نبد کرین حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک کہ اٹھا لیوے اونکو موت یا ملک الموت
اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا یا پیدا کرے اللہ تعالی واسطے اونکے کچھ راہ کہ جس سے مخلصی پائین پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لیو مجھ سے قد جعل اللہ لہن سبیلا تحقیق مقرر کردی اللہ نے واسطے اونکے راہ صحابہ متوجہ ہوئے کہ وہ کونسی راہ ہی فرمایا جن نے

خاوند نہ دیکھا ہو اوسکو سو کوڑے اور جس نے دیکھا ہو اوسکو سنگسار کرنا ہے پس امساک بیوت موقوف ہوا اور استشہاد الو استشہاد باقی رہا وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ اور جو مرد اور زن غیر محصن آوین دونون بیحیائی کو تم سے کہ مسلمانان آزاد ہوون فَآذُوهُمَا پس ایذا دو اونکو ساتھ زبان کے اور سرزنش اور ملامت کرو ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ ہاتھ سے بھی ایذا دی چاہیئے فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا پس اگر توبہ کرین اوس فاحشہ سے اور نیکی پر آوین فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا پس منہ پھیر لو تم اونسے اور دست بردار ہو اونکی ایذا سے یہہ حکم بھی منسوخ ہے ساتھ حکم کوڑے لگانیکے إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَحِيمًا تحقیق اللہ ہے توبہ قبول کرنیوالا بندونسے مہربان ہے اور پر توبہ کرنیوالونکے إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ سوا اوسکے نہین کہ توبہ قبول کرنا اوپر اللہ کے ہے نہ بطریق وجوب بلکہ موافق وعدے کے کہ خلاف اسمین متصور نہین اور وعدہ قبول توبہ کا لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ واسطے اون لوگونکے ہے کہ کرتے ہین برائی ساتھ نادانی کے ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ پھر توبہ کرتے ہین جلدی سے سمجھ لیجئے کہ جلائے عبارت ہے پہلے حضور موت سے یا پہلے دیکھنے سے ملک الموت کے یا زمان صحت سے یا پہلے اس سے کہ دوستی گناہ کی دل مین کھب جائے اور اصح اقوال کا یہہ ہے کہ پہلے مرگ سے سب زمانہ قریب ہے اگرچہ لحظہ ہو تفسیر مین لکھا ہے کہ جو کوئی ایک دم پہلے موت سے توبہ کرتا ہے فرشتے اوسکو کہتے ہین بطریق استحسان کہ کیا جلد آیا تو اور کیا خوب شتابی کی تونے اور مؤید اس قول کا ہے وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان اللہ یقبل توبۃ عبد ما لم یغرغر ۵ بندیکی قبول حق کرے ہے توبہ جبتک دم واپسین نہووے اسکا بزرگونے فرمایا ہے کہ آدمیکو وقت مرنیکا اپنے غیر معلوم ہے پس چاہیئے کہ ہر ایکدم کو دم آخر سمجھ کر توبہ سے غافل نرہے **بیت** ہر دم وہ کیون رافت یاد رو ندم ہوئے ہر عمر اپنے کا جو سمجھے ہوئے کہ ندم ہوئے فَأُولَئِكَ پس یہہ لوگ کہ اللہ سے توفیق پا کر توبہ کرتے ہین يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اور پھرتا ہے ساتھ مغفرت کے اوپر اونکے وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے اللہ تعالی جاننے والا توبہ کرنیوالون کی توبہ کا حکم کرنیوالا کہ توبہ کرنیوالونکو عقوبت نہوگی وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ اور نہین قبول توبہ واسطے اون لوگونکے کہ بطریق اصرار کرتے جاتے ہین برائیان حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ یہانتک کہ جب حاضر ہوتی ہے ایک کو اونمین سے موت قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ کہتا ہے تحقیق مین نے توبہ کی اب سمجھ لیجئے کہ یہہ منافقونکی توبہ کا بیان ہے اور توبہ اونکی اسلام ہے بحسب باطن پس یہہ اسلام لانا اونکا وقت معائنہ مرگ کے مقبول نہین وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ اور نہ توبہ مقبول ہے واسطے اون لوگونکے جو مرجاتے ہین اور حالانکہ وہ کافر ہین یعنے کسی کافر اور منافق سے وقت قبض روح کے ایمان مقبول نہین اسواسطے کہ یہہ ایمان یاس ہے کہ سود نہین کرتا فلم یک ینفعہم ایمانہم لما رأوا بأسنا یعنے پس نتہا کہ نفع کرتا اونکو ایمان اونکا جب دیکھا اونھونے عذاب ہمارا أُولَئِكَ یہہ گروہ کہ منافق ہین اور یہہ جو کفر پر مرے ہین أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا تیار کیا ہے ہمنے واسطے اونکے عذاب درد دینے والا کہ تخفیف اور انقطاع نہین رکھتا سمجھ لیجئے کہ رسم تھی جاہلیت مین کہ جو کوئی مرجاتا تھا اور جورو اونکی رہجاتی تو بیٹا اوس میت کا جو اور جورو سے ہوتا تھا یا اور کوئی اقربا اون اوسکے سے جو استحقاق میراث کا رکھتا تھا وقت مصیبت کے کپڑا سر پر اوس عورت کے ڈالدیتا تھا اور اوس عمل سے اوسکو اپنے تصرف مین لاتا تھا یا تو اوسی مہر پر میت کی نکاح مین لاتا تھا یا کسی سے نکاح باندھکر اوسکا مہر معجل اوسکا آپ لے لیتا تھا یا اوسے نکلنے نہ دیتا تھا قید رکھتا ہے یہان تک کہ جو میراث کہ میت اوسے پہنچی ہوئی تھی آپ لیتا تھا یا وہ مرجاتی اور اسباب مال اوسکا اوسکے پاس رہجاتا اور اگر وہ عورت چادر ڈالنے کے پہلے ہی اپنے اہل مین چلی جاتی تو وارثونکو میت کے اوسپر دسترس نہوتا تھا اور اسلام مین بھی اسی قانونکی رعایت کرتے تھے یہانتک کہ ابو قیس انصاری مرگئے جورو اونکی کبشہ نام رہگئی بیٹا ابو قیس کا کہ اور جورو سے تھا اوسی طور چاہنے لگا کبشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ احوال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ صبر کر کر اپنے گھر بیٹھ دیکھ کہ جناب الہی سے کیا حکم آتا ہے کبشہ اپنے گھر جا بیٹھی پھر اور عورات مدینہ کی جو اسی بلا مین مبتلا تھین خدمت نبوی مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگین کہ ہم سب مثل کبشہ کے اسی دام آلام مین قید ہین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہین حلال واسطے تمھارے یہہ کہ وارث ہو جاؤ عورتونکے زبردستی

سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت سے یہہ نکلا کہ میراث نلو بکراہت اور لو تو لو بطوع و رغبت تو جواب اس خدشے کا یہہ ہے کہ تخصیص شی
کی ساتھ ذکر کے دلالت نفی ماعدا پر نہین کرتی جیسی اور آیت مین ہے ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق یعنے اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر
افلاس کے سے کیونکہ قتل سے ڈر افلاس کا ہو تب بھی تو جائز نہین ہے وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ اور مت منع
کرو اونکو تو کہ لیوین بعضے وہ چیز کہ دی ہے تمنے اونکو مہر سے کہا ہے کہ یہہ خطاب اون مردونکو ہے جو اپنی عورتونکو بند کرتے ہین گھرون مین
واسطے اوسکے کہ اپنی مہر سے دست بردار ہون إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ مگر یہہ کہ آوین ساتھ بیحیائی ظاہر کے یعنے جب جورو صحبت
سے خاوند کی نفرت کرے تو مرد کو روا ہے کہ اس سے خلع چاہے اور کہا ہے کہ فاحشہ بھی زنا ہے اور حد اوسکی ایام جاہلیت مین تا ہدایت اسلام
استرداد صداق زانیہ تھی اور اب یہہ حکم منسوخ ہے وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ اور صحبت رکھو اون عورتونسے کہ مرتکب فواحش نہین ہوئی ہین
ساتھ اچھی طرح کے یعنے نیکی کرو اونکے ساتھ کہنے مین کہ نہین کھلانے مین پہنانے مین رکھنے مین مکان کے پاس کھاؤ اونکو احکام اور آداب شریعت
کے کہ اس سے بہتر اور کوئی نیکی نہین فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا پس اگر ناپسند رکھو اونکو تو صبر کرو اونپر پس شاید یہہ
کہ مکروہ رکھو تم کسی چیز کو وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا اور کرے اللہ تعالی تمھارے واسطے بیچ اوس چیز مکروہ کے بھلائی بہت یعنے
ثواب بڑا عنایت کرے تمکو تحمل کرنے پر اوس ناپسند چیز کے وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ اور اگر چاہو تم تو اسطے
کراہت کے صحبت زوجات سے بن واقع ہونے بدخوئی اور بیحیائی کے اونسے بدل لینا ایک جورو کا جگہہ جورو دوسری کے وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ
اور دیا تمنے ایک کو اونمین سے کہ جسکے طلاق کا ارادہ رکھتے ہو قِنْطَارًا خزانہ مہر کی جہت سے فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا پس مت لو
اوسمین سے کچھ نہ تھوڑا نہ بہت أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا کیا لوگے اوسکو بہتانکر اور گناہ ظاہر کر سمجھ لیجئے کہ بہتان جھوٹھہ باتکو
کہتے ہین اور بعضونکے نزدیک معنی بہتانکی یہان یہہ ہین کہ شوہر نے مہر زنکا مقرر کیا اور اوسپر گواہ کئے پھر جب اوسکو چھوڑنے لگا تو گویا مدعا
یہہ ہے کہ مہر فرض نہین کیا اور یہہ بہتان صریح ہے وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ اور کیونکر کس جہت سے کس وجہ سے
لوگے مالکو عورتونسے اور حال یہہ ہے کہ تحقیق ملے ہین بعضے تمھارے طرف بعضی کی افضی کنایت ہے مباشرت سے وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا
غَلِيظًا اور لیا ہے اون عورتون نے تمسے وقت عہد کے قول گاڑھا کہ کلمہ نکاح ہے یعنے ایجاب اور قبول حدیث مین ہے کہ استحللتم فروجہن
بکلمۃ اللہ سمجھ لیجئے کہ بعضے جاہل زمان جاہلیت مین جورونسے اپنے باپونکے نکاح کر لیتے تھے اللہ تعالی نے منع فرمایا اور یہہ آیت نازل
کی وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور مت نکاح کرو یعنے نہ نکاح مین لاؤ اونکو جو نکاح کیا باپون تمھارون نے
بی بیونسے مگر وہ جو تحقیق گذرا پہلے حرام ہونیسے کہ وہ معاف ہے إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا تحقیق نکاح زن پدر سے تھا پہلی نہی سے
اور نہی بعد حرمت سے بیحیائی اور ناخوشی الہی اور مبغوضی مومنان کہ یہہ عمل نزدیک اشراف عرب کے مکروہ اور ناپسند تھا اور جو لڑکا
کہ زن پدر سے پیدا ہوتا تھا اوسکو مقیت کہتے تھے یعنے دشمن رکھا گیا وَسَاءَ سَبِيلًا اور بری ہے راہ سمجھ لیجئے کہ مراتب قبح تین ہین
ایک قبح عقلی ہے فاحشہ اشارت طرف اوسکے ہے دوسری قبح شرعی ہے کہ مقت کنایت طرف اوسکے ہے تیسری قبح عرفی ہے کہ وساء
سبیلا راہ دکھانیوالا طرف اوسکے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ حرام کی گئین اوپر تمھاری مائین تمھاری اور اوسمین داخل ہین نانیان
اور دادیان اور جو عورات کہ تمھاری جڑ ہین وَبَنَاتُكُمْ اور بیٹیان تمھاری اور اوسمین داخل ہین نواسیان اور پوتیان ایک درجہ
نیچے ہون یا زیادہ یعنے وہ عورتین جو شاخین ہین تمھاری وَأَخَوَاتُكُمْ اور بہنین تمھاری سگی ہون ماں باپ سے یا سوتیلی ہون ماں سے
یا باپ سے وَعَمَّاتُكُمْ اور پھوپھیان تمھاری ایسی ہی سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو باپ سے اوپر ملتی ہین بشرطیکہ بیواسطہ ملتی ہین اور
بواسطے ملنے والیان حلال ہین جیسی پھپھی کی بیٹیان وَخَالَاتُكُمْ اور خالائین تمھاری سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو ماں سے اوپر ملتی ہین اس
طور کہ بیواسطے کے ملتی ہین کیونکہ واسطے سے ملنے والیان حلال ہین جیسی خالاؤ کی بیٹیان وَبَنَاتُ الْأَخِ اور بیٹیان بھائیونکی

جنہین بھتیجیان کہتے ہین جسطرح سے کہ نانا بہالی کا ثابت ہوگا ماں باپ سے ہو یا فقط ماں سے یا اکیلے باپ سے اور بھتیجیونکی اولاد کی بیٹیان اور اولاد کی اولاد کی بیٹیان تا آخر یہی حکم رکھتی ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بیٹیان بہنونکی بھانجیان اونکو بھی مثل بھتیجیونکے سمجھ لو وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ اور مائین تمہاری جنہون نے دودھ پلایا تمکو یہان دالی کو ماں کہا واسطے حرمت کے وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمہاری دودھ سے یعنے دودھ پینے مین شریک ہون سمجھ لیجئے کہ دودھ کے دو ناتے فرمائے ماں اور بہن اشارہ نکی کہ ساتون ناتے اسمین بھی حرام ہین جو پہلے مذکور ہین اور حکم دودھ کا نزدیک امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے ہرطرح ثابت ہے تھوڑا پئے یا بہت اور نزدیک امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے کم پانچ بار متفرق پینے سے ثابت نہین اور دودھ پینا وہ معتبر ہے جو اس عمر مین پئے بڑی عمر کا پینا اعتبار نہین رکھتا وَاُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ اور مائین بی بیون تمہاری یعنے جڑلی بیون تمہاری کی ماں ہو یا دادی یا نانی یا اور اوپر اوسکے اور یہی حکم دودھ کا ہے وَرَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ اور بیٹیان جورون تمہاری کی جو بیچ گودی تمہاری کے ہین پرورش پائی اور منسوب ہوئی ہین مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ بی بیون تمہاری سے جو صحبت کی ہے تمنے ساتھ اونکے فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ پس نہین ہوئے تم داخل ساتھ اونکے پس نہین گناہ اوپر تمہارے نکاح ربایب مین سمجھ لیجئے کہ سسرال کے چار ناتے فرمائے عورتکو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورتکی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہے کہ نکاح کے بعد صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہے اور اگر مرد کو سسرال کا ناتا یا دودھ کا اپنی لونڈی سے ہو تو اوسکی صحبت بھی حرام ہے یون ملک مین رکھے مضائقہ نہین وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ اور جورویں بیٹون تمہارے کی وہ بیٹے جو پشتون تمہاری سے ہین یعنے لے پالک کو بیٹا نہ سمجھو وہ کسی حکم مین بیٹا نہین سمجھ لیجئے کہ زید بن حارث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لے پالک تھا اوسنے زینب کو طلاق دی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو عقد مین لیا مشرک طعن کرنے لگے کہ اپنے بیٹے کی جورو آپ کرلی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یعنے جورو اوس بیٹے کی حرام ہے جو پشت سے ہو نہ کہ لے پالک کی وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور حرام ہے یہہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنونکے ایک نکاح مین مگر جو کچھ گذرا یعنے پہلے ہی اور تحریم سے کہ وہ معاف ہے بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ما قد سلف سے حضرت یعقوب ع ہین کہ اونھونے جمع کیا تھا دو بہنونکو یہودا کی ماں اور یوسف ع کی ماں کو اونکے دین مین حلال تھا سمجھ لیجئے کہ جمع کرنا دو بہنونکا منع فرمایا اس اشارت سے معلوم ہوا کہ ساتون ناتونکا جمع کرنا حرام ہے اور سسرال کے ناتونمین جمع کرنا حرام ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہے ایمان والونکو ہے کہ ایام جاہلیت مین مرتکب اس عمل کے ہوئے ہین مہربان ہے اونپر کہ اسلام مین یہہ عمل کیا پھر توبہ کی ۵ وہ بخشے ایکدم کے ہے ندم سے جرم صد سالہ + جو غفران ہو تو ایسا ہو جو رحمت ہو تو ایسی ہو + وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور حرام کیئن اوپر تمہارے بیاہی ہوئین عورتون مین سے اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مگر جنکے مالک ہوجاوین داہنے ہاتھ تمہارے یعنے جنکو کافرونکی ملک مین سے چھین لاوین خاوندون اونکیسے سمجھ لیجئے کہ ابو سعید خدری نے نقل کیے ہی کہ جنگ حنین مین کہ اوطاس مال بقیاس رکھتا تھا غنیمت مین وہ مجاہدونکے ہاتھ آیا اور بیاہی ہوئی عورتین بہت آئین کہ ہم حسب نسب اونکے پہچانتے تھے لیکن حرمت خاوندوالی عورتونکی ہم سمجھتے تھے اسواسطے حل حرمت مین ہم اونکی متردد تھے اگرچہ ہمارے قبضۂ ملکیت مین آگئین تھین یہہ حال ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ عورتین کفار کی اگرچہ بیاہیان خاوندوالیان ہون لیکن جو بسبب سبی اور اسیری کے ملک مین تمہاری ہون تو تصرف انہین حلال ہے اس شرط پر کہ اخراج اونکا دار الحرب سے بے ازواج انکے ہو یہہ قول امام اعظم کا ہے اور باقی ائمہ مجرد سبی کے حلال جانتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ لکھ دیا اللہ تعالی نے یا کتاب مصدر موکد ہے یعنے لکھا خدا نے لکھنا کر اوپر تمہارے محرمات مین وَاُحِلَّ لَكُمْ اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے یا حلال کیا واسطے تمہارے احل مین دونون قرأتین ہین امام حفص کی قرأت بصیغۂ مجہول ہے اور اورونکی بصیغۂ معلوم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ جو کچھ کہ سوا اس محرمات مذکورہ کے ہے اور حدیث سے بھی محرمات ثابت ہین جیسے نکاح عورتکا چچا اور ماموں اور بھتیجے اور بھانجے اوسکے سے اور نکاح مطلقۂ ثلثہ کا بے تحلیل اور نکاح معتدہ کا

اور نکاح بائجان اور نکاح ملاعنہ کا اور نکاح امتہ با آزاد چنانچہ کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہے اور جو حق تعالیٰ نے حلال حرام بیان فرما دیا
پس چاہیے تمکو اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ یہہ کہ طلب کرو تم عورتونکو کہ غیر محرمات ہین یعنے نکاح مین لاؤ اور مہر ٹھہراؤ ساتھ مالون اپنے کے
مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ درانحال کہ ساتھ اوس نکاح کے قید مین رکھنے والے ہو نہ پانی ڈالنیوالے یعنے نہ بدکاری کرنیوالے سمجھ لیجیے کہ جو عورتین
حرام فرمائین اونکے سوا سب حلال ہین لیکن چار شرط سے پہلے شرط یہہ ہے کہ طلب کرو یعنے زبان سے ایجاب قبول درمیان آوے دوسری یہہ کہ
مال دینا قبول کرو یعنے مہر تیسری یہہ کہ قید مین لاؤ یعنی طرح ہو مستی نکالنے کی نہو ہمیشہ کو وہ عورت اوس مرد کی ہو جاوے اسکے چھوڑ دیے بغیر نہ
چھوٹے حاصل یہہ ہے کہ مدت کا ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک جیسے متعہ مین ہوتا ہے کہ وہ محرم ہے چوتھی شرط سورۂ مائدہ مین فرمائی
ہے اور یہان بھی لونڈیونکے نکاح مین آگے آویگی کہ چھپی یاری نہو یعنے لوگ شاہد ہون کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ
مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً پس جو مال کہ فائدہ اوٹھایا تمنے بدلے اوسکے عورتونمین سے بسبب نکاح کے پس دو اونکو مہر اونکا موافق
مقرر کے کیونکہ مہر مقابلے مین فائدہ کے ہے سمجھ لیجیے کہ اگر بعد نکاح کے عورت سے صحبت اور خلوت واقع ہو تو مہر سارا دے اور جو پہلے ہی صحبت خلوت
سے مرد چھوڑ دے تو آدہا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کرے کہ جسّے نکاح ٹوٹ جاوے تو سب مہر اوتر جاتا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ
بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اور نہین گناہ اوپر تمھارے بیچ اس چیز کے کہ رضامند ہوا یک دوسرے سے ساتھ اوسکے پیچھے مقرر کرنیکے یعنے بعد مہر
مقرر کرنیکے جو دونون میان بی بی اپنی خوشی سے بڑہا دین یا گھٹا دین وہ بھی معتبر ہے اور بعضونے کہا ہے کہ تراضی نفقات مین ہے یا صحبت
اور مفارقت مین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالیٰ ہے جاننے والا بھلائیان بندونکی حکم کار مصلحت نکاح مین اونکے وَمَنْ لَّمْ
يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ اور جو کوئی نہ سکے تمسے توانائی اور تونگری یہہ کہ نکاح کرے بی بیون ایمان والیونکو فَمِنْ مَّا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ پس چاہیے کہ کرے اوس چیز سے کہ مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھ تمھارے لونڈیان تمھاری ایمان
والیون سے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہے ایمان تمھاریکو بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ بعضے تمھارے بعضے سے ہین یعنے سب مشترک
ہو ایمان مین یا تم آپسمین مشترک ہو نسب مین کہ باپ تمھارے سبکے حضرت آدم علیہ السلام ہین فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ پس نکاح کرو انکو
ساتھ حکم مالکون انکے کے کیونکہ یہہ مملوک اورونکی ہین وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور دو اون لونڈیونکو جنسے نکاح کیا ہے مہر اونکا ساتھ
اچھی طرح کے سمجھ لیجیے کہ مہر دینا لونڈیونکا مالک کے ذمے چاہیے مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ اسحالتمین کہ یہہ لونڈیان قید مین رکھنے والی ہون
شرمگاہ اپنی کو نہ بدکاری کرنیوالی ہون ظاہر وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنیوالی یار چھپے فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پس
جب نکاح مین آوین پس اگر کرین بیحیائی بدکاری فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ پس اوپر اونکے ہے لازم آدہا
اوس چیز سے کہ اوپر بیبیون شوہر رکھنے والیونکے ہے عذاب سے یعنے بی بی بے شوہر کو سو کوڑے ہین ایسی ہی میانکو اور جو غلام اور لونڈی
خواہ بیاہی ہون خواہ نہون پچاس کوڑونسے زیادہ نہین ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ یہہ نکاح لونڈیون سے واسطے اوس شخص کے ہے
کہ ڈرتا ہے بدکاری سے تم مین سے کہ مجرد ہو جورو نہین رکھتا ہو وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر صبر کرو تم نکاح کرنیسے لونڈیونکے بہتر ہے
واسطے تمھارے کہ اولاد تمھاری داغ غلامی سے بچیگی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اوسکا کہ صبر نہین کرسکتا لونڈیون کے
نکاح سے مہربان ہے کہ رخصت دی بندونکو اسمین يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہہ کہ بیان فرمائے واسطے تمھارے
احکام حلال اور حرام کے وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور ہدایت کرے راہین اون لوگونکی جو تھے پہلے تمسے یعنے حضرات ابراہیم
اور سمعیل علیہما السلام یا اور پہلے لوگ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور پھر آوے اوپر تمھارے ساتھ بخشنے گناہونکے اور سہل کرنے احکامونکے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور اللہ چاہتا ہے یہہ کہ پھر آوے اوپر تمھارے یعنے توبہ دے تمکو
یا وہ چیز سکھا دے کہ سبب تمھاری توبہ کی ہو وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا اور ارادہ کرتے ہین وہ

لوگ کہ پیروی کرتے ہین خواہشونکی یہہ کہ جھک جاؤ تم سیدھی راہ سے جھک جانا بڑا جب آیۂ تحریم کی بہن بھائی کی اولاد کی اوتری
یہودون نے چاہا کہ مسلمانونکو بہکا کر دین سے پھراوین کہنے لگے کہ بہنین خالا کی بیٹیان حلال ہین باوجودیکہ خالائین اور بیٹیان حرام
ہین پھر بہن حرام ہے تو اوسکی بیٹی کیون حرام ہو وہ بھی چاہیئے کہ حلال ہو یہہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالی چاہتا ہے کہ تمھین
توبہ عنایت فرماوے اور یہود چاہتے ہین کہ تمھین دین سے پھراوین یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ
ہلکا کرے تمسے احکام نکاح مین یا اثقال عبادات مین وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا اور پیدا کیا گیا ہے انسان ناتوان اور عاجز
بار تکلیف اٹھانیسے اسواسطے او سیر سبک کیا واہ کیا مہربانی ہے اوس مالک کی کہ بندیکو صفت ضعف سے یاد کیا اگر طاعت مین تقصیر
واقع ہو تو عذر ساتھ ضعف اپنے کے کرے اور دوسری جگہہ ظلوما جھولا جو ارشاد فرمایا ہے وہ بھی اسی شفقت پر دال ہے کہ ضعفا
اور جہال سے تصور نہ واقع ہونا محال ہے شعر ناتوان خلقت مین ہین اور جہل اپنا ہے ندیم + عفو تقصیرات فرما فضل سے تو
یا کریم + يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال اپنے آپس مین
ساتھ ناحق کے کہ شرع مین حلال نہین ہے جیسے چھینکر لینا اور چرا کر لینا اور سود لینا اور جوئے مین جیتنا اور خیانت کرنا ہے یا جھوٹی قسم
کھاکر یا جھوٹی گواہی دیکر یا جھوٹا دعوی کر کر یا بیع فاسد کر لینا ہے ان سب طرحکے مال مت کھاؤ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْكُمْ مگر یہہ کہ ہوئے سوداگری رضامندی تمھارے جیسے آپسمین لین دین کرتے ہو وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور مت مارو آپسمین
اپنونکو یعنے مسلمانونکو کہ حقیقت مین سب مسلمان ایک ہین یا مت ہلاک کرو اپنے نفسونکو جیسے بت پرست ہنود پر جان اپنی قربان
کرتے ہین یا جیسے زنان ہند اپنے خاوندو پر ستیان ہوتی ہین یا ایسا کام نکرو کہ جسمین تم مارے جاؤ یا اپنے نفس کو مت ہلاک کرو
گناہ کر کر یا حرام کھاکر یا اور ایسا عمل کر کر کہ موجب غضب کا ہو خدا تعالی کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ٥ تحقیق اللہ ساتھ تمھارے
اے مسلمانو مہربان ہے جو امر اور نہی فرماتا ہے مہربانی سے فرماتا ہے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا اور
جو کوئی کرے یہہ چیزین کہ منع کیئے ہین از روئے تعدی کے اور ستم کے پس شتاب داخل کرینگے ہم اوسکو آگ دوزخکی مین وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور ہے یہہ آگمین ڈالنا اوپر اللہ کے آسان اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ اگر پہلو تہی
کرو اور بچو تم گناہ بڑے سے کہ منع کئے جاتے ہو اس سے دور کرینگے ہم تم سے گناہ چھوٹے تمھاری ایک نماز سے دوسری نماز تک ایک جمعہ
سے دوسرے جمعہ تک ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ٥ اور داخل کرینگے ہم تمکو جگہہ عزت کی
مین کہ بہشت ہے حاصل یہہ ہے کہ جو کبیرونسے بچیگا صغیرے اوسکے بخشے جائینگے بطریق جواز نہ بسبیل وجوب کیونکہ وہ مالک ہے اگر چاہے
کبیرونکو بخشے اور صغیرونپر عذاب کرے اور صغیرونکو بخشے کبیرونپر عذاب کرے اب سمجھ لیجیے کہ کبیرے کونسے ہین بعضے کہتے ہین کہ جس سے
نہی واقع ہوئی ہے وہ کبیرہ ہے اور بعضون نے کہا ہے جسکے حق مین دخول نار یا غضب یا لعن یا عذاب یا نکال آیا ہے وہ کبیرہ ہے
جیسے یدخلہ النار اور غضب علیہم ولعنہم اور ولہم عذاب الیم فرمایا ہے اور باقی سب گناہ صغیرے ہین اور بعضونے کہا ہے جسپر حد شرع
مین مقرر ہے یا وعید صریح واقع ہے یا دلیل قطعی سے حرمت ثابت ہے وہ کبیرہ ہے اور اسی آیت کی بطور صوفیہ صافیہ وجہ یہہ ہے
کہ فرمایا اگر پرہیز کروگے تم کبیرونسے کہ اثبات اور اقرار لوجود غیر ہے تو عفو کرینگے ہم سیئات تمھارے کہ تلوینات ظہور نفس اور قلب ہین
محو کر کر مرتبہ تمکین کو پہنچا وینگے مدخل کرینگے مدخل کریم مین کہ مرتبہ جمع ہے کما فی تاویلات الکاشی شعر غیر حق نظرونسے جب زائل ہوا +
تفرقہ سے جمع مین داخل ہوا + اور تفرقہ عبارت غیریت سے ہے اور جمع ارتفاع غیریت اور شہود وحدت اور کثرت سے ہے شعر
عالم تمام نظرونمین آئینہ خانہ ہے + ہر آئینہ مین جلوہ نما وہ یگانہ ہے + لوائح مین ہے کہ تفرقہ پراگندگی دل ہے بواسطہ تعلق امور متعددہ
اور جمعیت ان سب سے چھوٹکر محو ہوتا ہے بمشاہدۂ واحد شعر چھوڑکر سبکو ایک پر رکھ دھیان + تفرقہ دلکا سبب ہے ایمان +

اور معنی آیت کی بطرز صوفیہ مجددیہ یہہ ہین کہ اگر پرہیز کرو تم کبائر سے کہ خطرات غیر ہین غیر کرینگے ہم سیئات تمھارے یعنے تلوینات قلب محو کر کر تمکین پہنچاوینگے کہ مرتبہ حضور ہے اوسکو شہود اور مشاہدہ اور مرتبہ احسان اور مقام جمع کہتے ہین واللہ اعلم بالصّواب اب سمجھہ لیجیے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد شرف جہاد رکھتے ہین اور عورتین اوس ثواب سے محروم ہین اور مرد باوجود غنیمتین لینیکے اور اموال کسب کرنیکے میراث مین دونا حصہ پاتے ہین اور عورتین باوصف ضعف اور کثرت احتیاج کے آدھا حصہ مردونسے پاتی ہین افسوس ہے کہ ہمکوبھی رجولیت مین اگر دخل رکھین تو ثواب جہاد و حصۂ میراث سے فائدہ اٹھائین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور مت آرزو کرو اوس چیز کی کہ بزرگی دی ہے اللہ نے ساتھ اوسکے بعضے تمھار یکو یعنے مرد ہین اوپر بعض کے کہ عورتین ہین لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا واسطے مردونکے ہے حصہ مقرر ثواب اوس چیز کے سے کہ کماتے ہین مثل جہاد اور اعمال خیر کے وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ اور واسطے عورتونکے ہے حصہ مقدر ثواب اوس چیز کیسے کہ کسب کرتے ہین مانند عفت اور اطاعت ازواج کے پس ہر ایک کا حصہ اللہ تعالی نے ٹھہرا دیا ہے دوسرے کا حصہ کیون مانگین وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اور سوال کرو اللہ سے فضل اوسکے تا مراد تمھاری برلاوے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ تحقیق اللہ ساتھہ ہر چیز کے دانا ہے جسکو چاہے وہی اوسکو دیتا ہے شعر اخلاص و توانگری بہ غم کرنہ سرور بہ دانا ہے وہ مصلحت کا تیری تجھسے سمجھہ لیجیے کہ زمان جاہلیت مین لے پالک کو میراث مین وارثونکے ساتھہ داخل کرتے تھے اوسے نہی فرمائی اور ارشاد کیا کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور واسطے ہر ایکشخص کے مقرر کئے ہین ہمنے وارث کہ اپنا حصہ لین اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی سمجھہ لیجیے کہ دوسری یہہ بھی رسم تھی کہ آپسمین قسم کھا کر عہد کیا کرتے تھے کہ تیری میراث مین لون اور میری میراث تو لے اور تیرا دوست میرا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن اور چھٹا حصہ میراث مین سے اوسے دیتے تھے جب آیت میراث کی نازل ہوئی ایک صحابی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم مین یہہ مقرر ہے اب آیت جو میراث کی آئی ہے اوسمین اس حصے کا کچھہ بیان نہین ہے یہہ آیت اتری وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اور جن لوگونکو گرہ باندھا ہے ہاتھہ تمھارے پس دو تم اونھین حصہ اونکا کہ چھٹا حصہ میراث سے ہے حکم اس آیت کا آیۃ اولی الارحام سے منسوخ ہے اور اسناد گرہ باندھنے کی ساتھہ ہاتھہ کے بطریق مجاز ہے اور اس اسناد کا سبب یہہ ہے کہ ہاتھہ پکڑ کر یہہ بات مقرر کیا کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے حاضر سب عہد اور پیمان جانتا ہے لکھا ہے کہ حبیبہ زوجۂ سعد بن ربیعہ رضی اللہ عنہا نے یا جمیلہ زوجۂ ثابت بن قیس نے بدخوئی اختیار کی اپنے خاوند سے طپانچہ اوسکے منہہ پر مارا وہ اپنے باپکو لیکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر یہہ احوال کہا حضرت نے حکم قصاص کا شوہر پر کیا وہ باپکو لئے ہوئے قصاص لینے کو مسجد کے دروازے پر چلی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ مرد قائم رہنے والے ہین یعنے حاکم ہین اوپر عورتون کے اور اونکے امور معیشت اونسے قائم ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو پکارا کہ پھر آؤ ہمنے کچھہ چاہا اللہ نے کچھہ کیا جو اللہ نے چاہا وہی خیر ہے اور اوسسے فضل مردونکا عورتون پر نکلتا ہے کہ یہہ حاکم ہین وہ محکوم بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بسبب اوس چیز کے کہ بزرگی اور زیادتی دی اللہ نے بعض اونکے کو کہ مرد ہین اوپر بعضونکے کہ عورتین ہین سمجھہ لیجیے کہ فضل مردونکا بسبب کمال علم اور عقل اور فہم کے ہے اور کمال صوم اور صلوۃ اور جہاد اور جمعہ اور جماعت اور اذان اور خطبہ اور اعتکاف اور نماز عید اور نماز جنازہ اور شہادت بحدود و قصاص اور زیادت میراث کے ہے اور بڑا فضل اونکا یہہ ہے کہ انبیا اور امام اونھین مین ہین وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ اور دوسری فضیلت دی مردونکو عورتون پر بسبب اسکے کہ خرچ کرتے ہین عورتون پر مالون اپنے سے مہر مین کیا اور نفقہ مین کیا فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ پس نیکبخت عورتین فرمانبردار ہین خدا کی اپنے شوہرونکی

نگاہ رکھنے والی ہین بیچ غائبانہ کے شوہرونکے پس غیبت عصمت سے رہتے ہین ساتھ اسکے کہ نگاہ رکھا ہی اللہ نے وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ
نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ اور جو عورتین کہ ڈرتے ہو تم بدخوئی اور نافرمانی اونکی سے پس نصیحت کرو اونکو ایسے کلمات سے کہ دل اونکا نرم
ہو جاوے یا تعلیم کرو اونکو تعظیم شوہرونکی وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ اور چھوڑ دو اونکو بیچ خوابگاہ کے یعنے اونکے ساتھ مت سوؤ اونکے
طرف سے کروٹ لے لو وَاضْرِبُوْهُنَّ اور مارو اونکو ایسا کہ کوئی عضو نہ ٹوٹے یعنے تھوڑی ایذا دو بعضونے کہا ہی کہ خوف نشوز مین
وعظ ہی اور ظہور نشوز مین ہجر ہی اور تکرار نشوز مین ضرب ہی فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا پس اگر کہا مانین تمھارا
اور جس سے تم ناخوش ہوتے ہو باز آوین پس مت ڈھونڈھو اوپر اونکے راہ ایذا کی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا تحقیق اللہ ہی برتر
اوسے کہ ظلم پر اونکے راضی ہو بزرگتر ہی اوس سے کہ مظلوم کو فروگذاشت کرے وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا اور اگر ڈرو تم ای حاکمو
شرع کے یا ای وارثو جورو اور خاوند کے خلاف اور ناسازگاری سے درمیان بی بی کے فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا
پس مقرر کرو واسطے تحقیق نشوز کے ایک منصف کہ حکم کرے مرد کے لوگونمین سے کہ مرد کے دل کی بات معلوم کرے کہ بی بی سے رغبت
ہی یا نفرت اور ایک منصف عورت کے لوگونمین سے تا اوسکے جی کی بات دریافت کرے کہ صحبت چاہتی ہی یا فرقت اِنْ یُّرِیْدَا
اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا اور اگر ارادہ کرین یہہ دونون منصف صلح کروانا میان بی بی مین تو توفیق دیگا اللہ تعالی درمیان میان بی بی
کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا تحقیق اللہ ہی جاننے والا مصالح زوجین کا خبردار مقاصد حکمین سے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا
بِهٖ شَیْئًا اور عبادت کرو اللہ کو اور مت شریک لاؤ ساتھ اوسکے کسی چیز کو صنم وغیرہ سے وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ اور احسان کرو ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا قول اور فعل سے اور ساتھ قرابت والونکے صلہ رحمی کے اور ساتھ یتیمونکے
دلنوازی اور کارسازی سے اور ساتھ مسکینونکے صدقہ اور زکوۃ سے وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھ ہمسایہ قرابت
والیکے شفقت اور مرحمت سے اور ساتھ ہمسایہ اجنبی کے یا ہمسایہ کافر کے ساتھ رافت اور مروت کے اور حد ہمسایگی چالیس گھر تک
مقرر کی ہی اور مطلق حق ہمسایونکا یہہ ہی کہ ارادہ نیکی کا اور دفع ضرر کا اونسے رکھو حدیث مسلم مین ہی لا یدخل الجنة عبد لا یأمن
جاره بوائقه سمجھ لیجئے کہ جب ہمسایہ بیرونی مستحق احسان کے ہوئے تو ہمسایہ درونی کہ قلب ہی بطریق اولی سزاوار احسانکے ہوئے
اور اس سے احسان کرنا یہہ ہی کہ خطرات ماسوا سے پاک کر کر متوجہ بخدا رکھئے اور بمرتبۂ احسان پہنچائے کہ جسکی تعبیر بین کانک تراہ حدیث
نبوی مین واقع ہی اوسکو اس طائفہ علیہ نقشبندیہ مین حضور کہتے ہین اور کم ہونیکو خطرات کے جمعیت شعر دلکو جمعیت ہو اور رہے حضور
وا چھڑے حاصل ہی پھر کیا کیا سرور وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اور نیکی کرو ساتھ صحبت رکھنے والے کروٹ کے یعنے ہمنشین
اور صحبت کے اور ساتھ مسافرون اور مہمانونکے سمجھ لیجئے کہ مراد صاحب جنب اور ہمنشین سے زن ہی اپنے شوہر کی یا رفیق سفر ہی یا ہم
سبق ہی یا ہم طبق ہی یا ہم بزم ہی یا ہم کسب ہی یا پیر بھائی ہی کہ ہم مجلس ذکر اور مراقبہ ہی اور اس سے احسان کرنا حق صحبت کی رعایت
کرنا ہی وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ اور جسکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھ تمھارے یعنے اونسے نیکی کرو جو دست تصرف مین تمھارے ہین لونڈی
غلام اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اوس شخص کو کہ ہی تکبر کرنیوالا ماں باپ سے اقربا سے ہمسایون
سے مہمانون سے لونڈی غلام سے اترانیوالا کہ حق اللہ کا ادا کرتا ہی نہ احسان ان سب سے لکھا ہی کہ بعضے یہود انصار کو نصیحت کرتے
تھے کہ اپنا مال پیغمبر کو اور یاران مہاجر کو اونکے مت دو کہ چند مدت مین یہہ محتاج ہو کر عاجز ہو جاوینگا اور مآل کار انکا معلوم نہین کہ کیا ہو
یہہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ دوست نہین رکھتا خدا اون
لوگونکو کہ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین آدمیون کو ساتھ بخیلی کے اور چھپاتے ہین خلق سے وہ چیز کہ دی ہی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے
نعمت یا نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ توریت مین لکھی ہی وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے یہود کے

کو عطائے الٰہی یا نعت حضرت رسالت پناہی کو چھپاتے ہین عذاب خوار کرنیوالا کہ عذاب دوزخ سے ہے وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ
رِئَآءَ النَّاسِ اور واسطے ان لوگون کے بھی کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے دکھانیکو لوگونکے یہہ آیت کفار مکہ کے حق مین ہے کہ پیغمبر کی دشمنی مین لشکر
جمع کرتے تھے اور مال خرچ کرتے تھے یا منافقونکے حق مین کہ ریا اور سمعہ مین مال دیتے تھے یا یہود کے حق مین ہے بجہت اغراض نفقہ کرتے
تھے وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت ہے وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ
لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا اور جو کوئی کہ ہوئے شیطان واسطے اوسکے ہمنشین پس برا ہے ہمنشین اور جو یہان دنیا مین ہمنشین ہے تو آخرت مین
بھی ساتھ ہوگا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے فبئس القرین **بیت** اس ہمنشین کو چھوڑ کہ بدہمنشین ہے + شیطان را فانہ بئس القرین ہے
وَمَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ اور کیا زیان ہے اوپر کافرونکے اگر ایمان لاوین ساتھ اللہ کے
اور دن قیامت کے اور خرچ کرین براہ خدا بے شائبہ ریا اوس چیز سے کہ دی ہے اللہ نے اونکو وَکَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا اور ہے اللہ
ساتھ اونکے اور اقوال افعال احوال اونکے کے جاننے والا خبردار اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا برابر ذرہ
کے ذرہ چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہین کہ بہت غور سے نظر آوے اور مشہور ذرہ وہ ہے کہ شعاع آفتاب سے روزن درمین چمکتا ہے اور
جو ہاتھ مین لو تو کچھ معلوم نہین ہوتا یہہ مبالغہ ہے نفی ظلم مین وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا اور اگر
ہو نیکی عملنامے مین مسلمانکی برابر ذرہ کے دوگنا کریگا ثواب اوسکیکو اور دیگا ثواب عمل اوسکے سے اپنے پاس سے ساتھ فضل اور رحمت
اپنی کے ثواب بڑا فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ پس کیونکر ہوگا حال کافرون ظالمونکا جب لاوینگے ہم ہر امت گذشتہ سے گواہی
دینے والا وہ پیغمبر اونکا ہوگا کہ اقوال افعال پر اپنی امت کے گواہی دیگا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا اور لاوینگے ہم تجھکو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اس گروہ امت تیری کے گواہ کہ مومنونکے ایمان پر گواہی دے **قطعہ** واہ جیسے شفیع حضرت ہین + ویسے ہی وہ شہید
امت ہین + یون کرینگے اداشہادتکو + کہ زبان واکرین شفاعت کو + یَوْمَىِٕذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِهِمُ
الْاَرْضُ اوسدن کہ گواہی انبیاؤن کی جسدن واقع ہوگی اور وہ دن قیامت کا ہے آرزو کرینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ اللہ
کے اور نافرمانی پیغمبر کی کی کاش کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنے خاک مین مل جاوین اور پھر نہ اوٹھین یا خاک ہوکر زمین کے برابر
ہوجاوین وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا اور نہ چھپاوینگے یعنے قدرت چھپانیکی نہ رکھینگے اللہ سے ایکبات کی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا
الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰی اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر مت نزدیک جاؤ نماز کے اور حال یہہ ہے کہ تم مست ہو شراب سے
اور مسکرات سے یہہ نہی نماز سے نہین کیونکہ وہ فرض عین ہے بلکہ نہی شراب پینے سے ہے کہ آداب فرض کے مانع ہے ایکدن چند اصحاب
عبدالرحمن بن عوف رضہ کے گھر مین شراب پیکر بیٹھے تھے کہ اذان ہوئی مغرب کی سب نماز کو اوٹھے امام نے قُلْ یا پڑھی بیہوشی مین حرف لا
چارون جگہہ چھوٹ گیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ غلبہ سکر مین نزدیک نماز کے مت جاؤ حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ یہانتک کہ جانو اوس
چیز کو کہ نماز مین پڑھتے ہو محققون نے کہا ہے کہ یہہ خطاب ایمان شہودی والونکو ہے کہ نزدیک مت جاؤ نماز قربت کے مسجد جامع دل مین
حالت مستی مین غفلت اور شہوت کی یہانتک کہ مستی سے ہوشیار ہوا اور جانو کہ کیا کہتے ہو اور کس سے کہتے ہو **قطعہ** تا کہ ہے مستی مین
اس مستی کے تو + غفلت و شہوت کی پیتا ہے سبو + مت نماز قرب کے نزدیک ہو + المصلے دان یناجی ربہ + وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ
سَبِیْلٍ اور مت نزدیک جاؤ نماز کے دراں حالیکہ جنب ہو مگر گذرنیوالے راہ کے کہ مسافر ہو اور تمہارے ساتھ پانی نہو تو تیمم سے نماز پڑھو
اور کسیطرح سے حالت جنابت مین نماز پڑھنا درست نہین حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا یہانتک کہ نہاؤ بعضونے کہا ہے کہ مراد صلوٰۃ سے موضع صلوٰۃ
ہی یعنے مسجد مین نہ آؤ مگر یہہ کہ گذرنیوالے راہ کے ہو ضرورت کیواسطے جیسی ڈول رسی ہے وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ اور اگر ہو تم بیمار کہ استعمال آب سے خوف ہلاکت یا زیادت مرض ہے یا ہو تم بیچ سفر کے

ممانعت شراب

یا آوے کوئی ایک تم مین سے جائے ضرور سے اور محدث ہوا ہو بسبب نکلنے کچھ شی کے مکان بول براز سے یا صحبت کرو عورتون سے
مراد اس سے مباشرت فاحشہ ہی کہ عضو مخصوص مرد کا ساتھ عضو مخصوص زن کے لگے بن آڑ کے وہ ناقض وضو ہی نزدیک امام اعظم
کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ کوئی جگہہ مرد کی جگہہ سے زن نامحرم بالغہ کے لگجاوے وضو دونو نکا ٹوٹجاتا ہی اور امام مالک اور احمد
کے نزدیک مس بالشہوت شکنندہ وضو ہی والا لاغرض ہر طرح سے جو جنب ہو یا بیمار یا مسافر یا محدث خروج نجاست سے یا لمس سے
فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا پس نہ پاؤ تم پانی کو پس قصد کرو خاک پاک کا لکھا ہی کہ غزوہ بنی المصطلق مین شام کو
لشکر اسلام بیابان بے آب مین اُترا یہہ ارادہ کرکر کہ صبح کو کوچ کر کر پانی پر پہنچکر نماز فجر پڑھینگے اتفاقاً ہار حضرت ام المؤمنین عائشہؓ
کا گم گیا کوچ مین دیر ہوئی وقت نماز صبح کا آن پہنچا لوگ بعضے جنب بعضے محدث تھے متردد ہوئے امیر المؤمنین ابو بکر صدیقؓ سے کہا
وہ خیمہ عائشہؓ مین آئے دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گود مین سر رکھے ہوئے حضرت عائشہؓ کے آرام فرماتے ہین حضرت ابو بکرؓ نے اونکو
غصہ کیا حضرتؐ خواب سے بیدار ہوئے اور یہہ احوال پُر ملال صحابہ کا معلوم کر کر متوجہ عالم غیب ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو پانی
نہ پاؤ تم پس قصد کرو خاک پاک کا اور ہاتھ او پر مارو فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ پس مسح کرو ہاتھ اپنے کو ساتھ تمام منہون
اپنے کے کہنیون تک اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا تحقیق اللہ ہی معاف کرنیوالا بخشنے والا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ
الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگون کے کہ دئے گئے ہین ایک حصہ کتاب توریت سے مول لیتے ہین گمراہی کو
یعنے بدل لیتے ہین ہدایت کو گمراہی سے ہدایت اونکی یہہ تھی کہ نعت حضرتؐ کی جانتے تھے اور ضلالت یہہ تھی کہ انکار کرتے تھے وَيُرِيْدُوْنَ
اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ اور ارادہ کرتے ہین یہہ لوگ کہ بہک جاؤ تم ای مومنو راہ سے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہی دشمن
تمھارونکو کہ یہود ہین وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا اور کفایت ہی اللہ دوست تمھارا اور کفایت ہی اللہ مددگار تمھارا دشمنو نپر
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بعضے لوگ جو یہودی ہین بدل ڈالتے ہین کلمونکو جگہہ اونکی سے مراد اس سے نعت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ یا تاویل کلمات توریت کی اپنی طبیعت کے موافق یا آیت رجم کا چھپاتا ہی یا کلام پیغمبر کا تغیر دیتا ہی
لکھا ہی کہ بعضے یہود حضرتؐ کی خدمت مین آکر کلام سن جاتے تھے اور بدلکر کہتے تھے سو حق تعالیٰ نے اونکا پردہ فاش کیا کہ تحریف کلمات
تیرہ کی کرتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور کہتے ہین سنا ہمنے قول تیرا اور نہ مانا ہمنے امر تیرا عصینا پکار کر کہتے تھے عناد سے بعضون
نے کہا ہی کہ ظاہر باطن عصینا کہتے تھے اور ہی یہہ کہ زبان مقال سے سمعنا کہتے تھے اور لسان حال سے عصینا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور
کہتے تھے سن اس حالتمین کہ نہ سنا جائیو کہ یہہ کلمہ ذو وجہین ہی مدح اور ذم دو نکلتے ہین مدح تو یہہ ہی کہ اسماع گالی دینا ہی پس یہہ معنی
ہوئی کہ سن در آنحالیکہ گالی دیا گیا ہو جو اور ذم یہہ ہی کہ اسماع سنا تا ہی پس معنی ہوئی کہ سن در آنحالیکہ غیر سنا گیا ہو یعنے بہرا یہود معنی
مدح کو پردہ نفاق کر کر ارادہ معنی ذم کا کرتے تھے وَّرَاعِنَا اور کہتے تھے راعنا یہہ کلمہ بھی دو معنی رکھتا ہی مدح کی اور ذم کی مدح یہہ ہی
کہ مراعات سے کہے یعنے نگاہ رکھ ہمکو اور ہماری طرف دیکھ اور ذم یہہ کہ رعونت سے کہے پس یہود نسبت رعونت کی کرتے تھے اور بعضو نے
کہا ہی کہ یہود باشباع کہتے تھے راعینا یعنے ای چرواہے ہمارے آپکو نسبت بکریون کے چرواہے کی کرتے تھے لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ پیچ دیکر
سخن کو ساتھ زبان اپنی کے یعنے جو فعل کہ مراعات سے ہی لغت عرب مین اوسے رعونت کیطرف پھراتے تھے یا ہجو کا ارادہ کر کر باشباع راعینا
کہتے ہین وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ اور طعنہ دیکر بیچ دین کے یعنے وہ کیا دین ہی کہ جسکا نبی چرواہا ہو اور حالانکہ حضرت موسیٰؑ کی شبانی پر اقرار
کرتے تھے وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ اور اگر وہ کہتے سنا ہمنے سخن تیرا اور مانا ہمنے امر تیرا
اور سن سخن ہمارا اور دیکھ ہمکو البتہ یہہ گفتار ہوتی بہتر واسطے اونکے ذم سے سید انام کے اور طعن سے دین اسلام مین اور درست تر ہوتا یہہ سخن
اونکا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور لیکن لعنت کی ہی اونکو اللہ نے بسبب کفر اونکے کے پس نہین ایمان لاتے مگر

تھوڑا کہ ضعیف اور غیر معتبر ہی کہ بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین لاتے یا نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے اونمین سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اونکے رضی اللہ عنہم لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علماے یہود کو مانند ابن صوریا اور کعب بن اسد کے بلاکر فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور اسلام لاؤ مین قسم کھاتا ہون خدا کی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ کلام اور احکام جو مین جناب الٰہی کیطرف سے لاتا ہون حق ہین اور تمھین توریت مین میرے احوال سے خبر دی ہی اور مجھپر ایمان لانے پر وعدہ لیا ہی اونھون نے عناد سے کہا کہ ہم نہین نہین جانتے ہین نہ تمھاری لعنت کو نہ قرآنکو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ ای لوگو جو دیے گئے ہو کتاب توریت ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری ہی ہم نے اپنے بندے پر اور وہ قرآن ہی درآنحالیکہ سچا کرنیوالا ہی واسطے اوس چیز کے جو ساتھ تمھارے ہی یعنے توریت پہلے اوس سے کہ مٹاڈالین ہم منہونکو کہ نشان آنکھ بھون ناک ہونٹھ دہن کا اوسمین نرہے پس پھیر دین ہم اول منہونکو اوپر پیٹھون اونکی کے یعنے منہہ کو پس سر کے نکالکر دین یا آنکھہ ناک وغیرہ ادھر سے مٹا ادھر لگا دین تیسیر مین ہی کہ تھہ پاؤن بیٹ پیٹھہ سب اپنی جگہہ ہونگے اور منہہ اونکے سر کے پیچھے ہونگے اور یہہ سب کمال زشتی اور رسوائی کی ہی اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ یا لعنت کرین ہم اونکو یا مسخ کرین ہم اونکو جیسا کہ لعنت کیا ہمنے یا مسخ کیا ہمنے یار ہفتے والونکو کہ ہمارے مخالف فرمانکے ہفتے کے دن شکار ماہی کرتے تھے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہی کام یا وعید اللہ کا کیا گیا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اوسکے وجود مین اور عبادت مین اور بخشتا ہی اوس گناہ کو کہ سوا اوسکے ہی جسے چاہتا ہی بفضل و احسان نہ بوسیلہ عبادت و عرفان امام زاہدی نے کہا ہی کہ بخشتا ہی قبل عذاب کے جسے چاہتا ہی اور بعد عذاب سب گناہگارونکو بخشیگا وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق باندھہ لیا اوسنے جھوٹھہ بڑا کہ بسبب اوسکے عذاب بڑا ہوگا جو مضمون اس آیت کیسے کہ مشرک مغفور نہین گوسالہ پرستون اور عزیر پرستونکو کہ یہود تھے وعید اور تہدید شدید حاصل ہوئی تو منکر ہوگئے کہ ہم مشرک نہین بلکہ ہم مقرب اللہ کے ہین ہمارے باپ انبیا ہوئے ہین اسواسطے کہ ہم مکرم ہین حق تعالی نے ان کی مدح نہ پسند کی اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے کہ تکبر سے پاک کہتے ہین جانون اپنے کو کہ نحن ابناء اللہ واحباؤہ چنانچہ منقول ہی کہ بحر بن عمرو بن نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید اپنے لڑکونکو حضور نبوی مین لائے اور کہا کہ ان بچونپر کچھہ گناہ ہی آپنے فرمایا کہ نہین یہہ بے گناہ ہین اونھون نے قسم خداے موسی عم کی کھاکر کہا کہ ہم بھی بیگناہ ہین مثل اونکے ہین کیونکہ گناہ رات کے ہمارے دنکو بخشدیتے ہین اور گناہ دنکے ہمارے راتکو حق تعالی نے فرمایا کہ تمھارا اپنے آپ کو پاکیزہ کہنا اعتبار نہین رکھتا بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ بلکہ اللہ ہی پاک کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور لائق اوسکے جانتا ہی وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا اور یہہ لوگ کہ اپنے آپکو پاک کرتے ہین کہتے ہین نہ ظلم کئے جاوینگے ایک تاگے کے برابر کہ درمیان خرمے کے ہوتا ہی غرض یہہ ہی کہ اپنا کیا پاوینگے کچھہ ظلم نہوگا اونپر اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ دیکھہ اون یہودون کو کہ عناد سے کیونکر باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتے ہین دن رات کے گناہ ہمارے بخشتا ہی وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا اور کفایت ہی یہہ جھوٹ اونکا گناہ ظاہر کہ کسی پر چھپا نہین رہتا لکھا ہی کہ بنی نضیر کے یہودونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب حکم الٰہی کے اونکے گھرون سے نکال دیا تھا وہ مدد چاہنے کو قریش کے پاس آئے بیس آدمی تھے اشراف اونکے ابوسفیان وغیرہ نے کہ قریش تھے اونسے پوچھا کہ بتاؤ ہماری راہ اچھی کہ مسلمانون کی اونھون نے خوشآمد سے کہا کہ تمھاری راہ اچھی ہی ابوسفیان نے کہا کہ تمھارے کہنے پر اعتقاد نہین جبتک قسم نہ کھاؤ اور ہمارے بتونکو سجدہ نکرو اونھون نے وہی کیا حق تعالی نے اونکے حال سے خبر دی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگونکے کہ دیے گئے ہین ایک حصہ کتاب توراۃ سے کہ یہ بطن

عداوت مسلمان ایمان لائے ہین اوپر جبت کے اور طاغوت کے یہہ دونون بت ہین قریش کے یا جبت سحر ہی کہ یہود معتقد اوسکے تھے اور
طاغوت شیطان کہ اوسکی متابعت کرتے تھے اور صوفی کہتے ہین کہ جبت نفس امّارہ ہی اور طاغوت خواہش اوسکی وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا سَبِيلًا اور کہتے ہین یہود واسطے اون لوگونکے کہ کافر ہوئے یہہ کفار قریش بہت سچے ہوئے ہین ان
لوگونسے کہ ایمان لائے ہین یعنے پیغمبر اور اصحاب اونکے از روئے راہ کے اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ کہ لعنت کی ہی اللہ نے
اونکو وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيرًا اور جسکو لعنت کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اوسکے مدد دینے والا کہ عذاب اس سے
دفع کرے اَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ کیا واسطے یہود کے حصہ ہی بادشاہی سے یہہ استفہام انکاری ہی یعنے نہین ہی یہود نکو گمان
تھا کہ بادشاہت اور نبوت کے لائق ہم ہین اس سبب متابعت عرب کی سے عار رکھتے تھے کہ آخر یہہ منصب ہمین ملیگا سو حق تعالی نے
فرمایا کہ اونکو حصہ بادشاہت سے نہین اور اگر بالفرض ہو بھی فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيرًا پس اوسوقت ندیوینگے وہ لوگون کو
یا پیغمبر اور اصحابکو شگاف برابر کھجور کے یہہ مبالغہ ہی بخل مین اونکے کہ بادشاہی مین کسی فقیر کو نقیر ندینگے تو درویشی مین کیا دین گے
اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بلکہ حسد کرتے ہین لوگونکا یعنے قبایل عرب کے اوپر اوس چیز کے کہ دیا ہی انکو
اللہ نے فضل اپنے سے وہ پیغمبر کا پیدا کرنا ہی اونمین بعضونے کہا ہی کہ مراد ناس سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور عرب
والے جمع کو واحد پر اطلاق کرتے ہین کہ جامع ہو خصایل نیک کو کہ وہ نپائے جاوین مگر بہت لوگونمین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی ان
ابراہیم کان امۃ اور فضل سے مراد نبوت ہی اور قرآن اور اعزاز دین اور بعضونے کہا ہی کہ فضل یہہ ہی کہ حق تعالی نے چار بیبیون
سے زیادہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مباح کین یہود اسپر حسد کرتے تھے کہ اگر یہہ پیغمبر ہوتے تو اتنی بی بیان کیون کرتے حق تعالی نے
فرمایا کہ اگر حسد اونکا نبوت اور کتاب کے سبب ہی تو چاہیئے اور پیغمبرونپر بھی حسد کرین کہ یہہ اعطا مخصوص کچھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہی پر نہین فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا پس تحقیق دی ہمنے آل ابراہیم کو کہ موسی
اور داؤد اور عیسی ہین علیہم السلام کتاب یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور علم حلال اور حرام اور دی ہمنے اونکو باوجود نبوت کے
بادشاہی بڑی چنانچہ یوسف اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام اور بعضونے کہا کہ ملک عظیم کثرت ازواج ہی جیسے حضرت داؤد کی سو
جوروین تھین اور حضرت سلیمان کی ہزار اور اس باب مین یہود کی تعریض ہی کہ اگر حسد تمہارا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب
کثرت ازواج ہی تو داؤد اور سلیمان پر چاہیئے کہ زیادہ حسد کرو اور تیسیر مین ہی کہ مراد آل ابراہیم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور
کتاب سے قرآن ہی اور حکمت شرایع اور ملک عظیم دوام شریعت تا قیامت ہی یا تایید فرشتونکی ہی فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ
مَّنْ صَدَّ عَنْهُ پس بعضے یہود مین سے وہ شخص ہی کہ ایمان لایا ساتھ حدیث آل ابراہیم کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
بعض اونمین سے وہ شخص ہی کہ باز رہا خبر انبیا سے ازواج کے مقدمے مین اور باور نکیا اوسے یا روگردانی کی متابعت پیغمبر سے
وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا اور کفایت ہی دوزخ جلانیوالا کافرونکو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا تحقیق وہ لوگ
جو کافر ہوئے ساتھ دلیلون وحدانیت ہماریکے یا آیتون قرآنکے یا معجزات پیغمبر کے شتاب داخل کرینگے ہم اونکو آگ مین كُلَّمَا نَضِجَتْ
جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس کلجاوینگے چمڑے اونکے بدل دیوینگے ہم اونکو چمڑے سوا اوسکے تو کہ
چکھین عذاب کو اور چکھنا عذاب کا دائمی ہوگا اور تبدیل چمڑے کی ہر ساعتمین سو بار حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ دن مین
ستر ہزار بار چمڑا بدلیگا یا اوسی چمڑے کی سوختگی دور کرکر حالت اصلی پر کر دینگے اور پھر پھر کر جلاوینگے اور یہہ بدلنا یا حالت اصلی پر کرنا
اسواسطے ہی کہ پوست تازہ پر الم زیادہ معلوم کرین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ ہی غالب کہ کوئی اوسکو کفار کے عذاب
دینے سے منع نکر سکیگا دانا عذاب دینے پر دوزخیونکے موافق حکمت کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک شتاب داخل کرینگے ہم اونکو بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے درختون یا محلون اونکیکے نہرین درآنحال کہ مدام ہونگے یہہ مسلمان بیچ اونکے ہمیشہ زمانے بے انتہا تک لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا واسطے مومنونکے بیچ بہشتونکے بی بیان ہونگی پاکیزہ حیض نفاس سے بلکہ سب پلید کردہ چیزونسے اور داخل کرینگے ہم اونکو سایہ پائندہ مین کہ آفتاب اوسے دور نکرسکے عرب مین حرارت بہت ہی سایے کو بڑی راحت سمجھتے ہین پس ظل ظلیل آرام کے واسطے کافی ہی اور وہ خدشہ بھی اس نکتہ سے دفع ہوگیا جو کہتے ہین بہشت مین آفتاب نہین ہی کہ حرارت اوسکی ایذا پہنچاوے گی پھر سایے کا فائدہ کیا ہی اور محقق کہتے ہین کہ ظل ظلیل اشارہ حمایت الٰہی ہی کہ سر پر بہشتیونکے ہمیشہ رہیگا ظل عنایت از لے بیزوال ہی + نقصان نے اوسے نہ اوسے انتقال ہی + اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا تحقیق اللہ حکم کرتا ہی تمکو یہہ کہ پہنچا دو امانتونکو طرف صاحبون اونکیکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ کنجی کعبہ شریف کی عثمان بن طلحہ سے لاؤ عثمان کی مان سلافہ تھی اوسکے پاس کنجی رہتی تھی عثمان نے مانگی اوسنے ندی اور کہا کہ عبد الدار کے وقت سے یہہ ہمین ارث مین پہنچی ہی حضرت نے مسجد حرام مین بیٹھکر انتظار بہت کھینچا جب کنجی آنیمین دیر ہوئی ابوبکر اور عمر رض کو سلافہ کے گھر بھیجا عمر نے آواز بلند سے پکارا کہ ای عثمان جلد کنجی لا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہین عثمان بہزار شدت اپنی ماسے کنجی لیکر حضرت کے پاس آیا آپنے ہاتھ دراز کیا کنجی لینے کو عباس رضی اللہ عنہ نے اوٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ سقایہ زمزم میرے سپرد ہی یہہ بھی میرے تفویض ہو عثمان نے کنجی ندی پھر حضرت نے مانگی وہ دینے لگا پھر عباس نے یہی کہا پھر اوسنے ندی پھر حضرت نے فرمایا کہ تو اگر خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہی تو کنجی دے اوسنے آپکے حوالے کی آپ حرم سے نکلے کنجی لئے ہوئے حضرت مرتضیٰ علی نے مانگی جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائے کہ خدا تعالیٰ امر کرتا ہی تمکو یہہ کہ پہنچاؤ امانتونکو طرف اہل اوسکیکے آپنے عثمان کو بلاکر کنجی عنایت کی اوسنے اپنے بھائی شیبہ کو دی اب تک وہ شیبکی اولاد مین چلی آتی ہی اور اگرچہ مخصوص اس امانت پر اُتری ہی لیکن سب امانتین اس حکم مین داخل ہین اور امانت جو ذکر مین بعد ظل کے یہہ اشارہ ہی کہ ظل جیسے امانت آفتاب ہی اور اوسکے نکلتے ہی محو ہوجاتا ہی ویسے ہی وجود مجازی اپنے کو کہ امانت وجود حقیقی ہی حوالے کرو یعنے اپنے آپکو نیست و نابود کردو **بیت** آپکو گم کر تو بشوق خدا + جسکی امانت ہی اوسے دے دلا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور دوسرے امر کرتا ہی تمکو اللہ جب حکم کرو تم درمیان آدمیونکے یہہ کہ حکم کرو ساتھہ انصاف کے اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ تحقیق اللہ خوب چیز ہی جو نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھہ اوسکے یعنے ادائے امانات اور انصاف حکومات اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی سننے والا قول عثمان کا کہ اوسنے کہا لو امانت کو دیکھنے والا تمھاری کنجی حوالے کرنے کو اوس کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی فرضونمین اور فرمانبرداری کرو رسول کی سنتونمین اور اطاعت کرو صاحبون حکم کی تم مین سے یعنے امرا اسلام کی لکھا ہی کہ حضرت نے خالد بن ولید کو امیر لشکر کا کرکے بھیجا اور عمار بن یاسر کو ساتھہ کردیا لوگ وہانکے بھاگ گئے ایک شخص رہگیا وہ عمار کے پاس آیا اور کہا کہ مین مسلمان ہون سب لوگ میرے قبیلے کے بھاگ گئے ہین مین اکیلا رہگیا ہون جو امن دو تو رہون نہین تو مین بھی اپنے اہل وعیال کو لیکر چلا جاؤن عمار نے کہا تجھہ کو امن ہی صبحکو خالد نے لشکر کو حکم کیا کہ اس قوم کو تاراج کرو لشکر والونے جاکر دیکھا تو وہان کوئی نہ تھا پھر ایک شخص تھا اوسکو اہل وعیال سمیت پکڑ لائے عمار نے کہا کہ اوسکو مین نے امن دی ہی خالد نے کہا کہ بے مشورہ امیر لشکر کے امن دینا ادب سے دور ہی یہہ قصہ حضرت کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ عمار کے کہنے سے اوسکو امن ہی لیکن نچاہئے کہ کوئی بن اجازت امیر کے امن دے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اطاعت کرو امیر لشکر کی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ اولو الامر ابوبکر اور عمر رض ہین کہ اقتدوا باالذین من بعدے ابوبکر وعمر ان کی شان مین وارد ہی ابوبکر وراق نے کہا ہی کہ خلفائے اربعہ ہین اور بعضون نے سب صحابہ کو کہا ہی اور بعضونے

فقہا اور علما کو کہا ہے اور بعضون نے اولوالامر پانچ لکھے ہین ایک بادشاہ حقین رعیت کے دوسری باپ حق مین بیٹے کے تیسری
شوہر حق مین زنکے چوتھی مالک حق مین لونڈی غلام کے پانچوین عالم حق مین جاہلونکے اور صوفیہ کہتے ہین کہ اولوالامر مشایخ طریقت
ہین کہ سالکان راہ الٰہی کی تربیت کرتے ہین فرمانبرداری اونکی لازم ہے **بیت** منزل مقصود کو جاہے اگر پہنچے دلا . سر خط
فرمان سے مت پیر و مرشد کے پھرا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے امور دین سے پس پھیر دوا وسکو طرف کتاب خدا کے اور طرف رسول کے زندگانی مین اونکے اور طرف
سنت رسولؐ کے بعد وفات اونکی کے اگر ہو تم دل کے اخلاص سے ایمان لانیوالے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کیونکہ ایمان بخدا
اور قیامت بھی چاہتا ہے کہ جس باتین تمھین کچھ شبہ ہو اوسے خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝
یہہ خدا اور رسول کی طرف رجوع بہتر ہے تمکو اور نیک تر ہے از روئے عاقبت کے لکھا ہے کہ ایک یہودی اور منافق مین جھگڑا تھا
یہودی کہتا تھا کہ محکمہ نبوت مین چل منافق کہتا تھا کعب بن اشرف کے پاس چل آخر کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دونون آئے موافق ادعا یہودی حکم صادر ہوا
جب دونون وہانسے نکلے منافق نے ہاتھ یہودی کا پکڑ کہا کہ مین حکم پیغمبر پر راضی نہین حضرت عمرؓ کے پاس چل آخر دونون عمرؓ کے پاس آئے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کیا
معاملہ ہے یہودی نے تمام سرگذشت کہہ سنائی حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم دونون کھڑے رہو مین انفصال تمھارا خوب کر دیتا ہون یہہ دونون کھڑے ہو حضرت
عمرؓ گھر مین جا کر شمشیر برہنہ لیکر آئے اور سر منافق کا اڑا دیا اور کہا کہ جو حکم پر ایسے قاضی کے راضی نہوا اوسکی سزا یہی ہے اوسیدن حضرت نے فاروقؓ اونکو لقب دیا اور اللہ
نے یہہ آیت اتاری اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ
وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ آیا نہین دیکھا تونے طرف اون لوگونکے کہ دعوی کرتے ہین کہ وہ ایمان لائے ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری
گئی ہے طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی پہلے تجھہ سے یعنے اور پیغمبرونکی کتاب ارادہ کرتے ہین یہہ کہ حکم لیجاوین
طرف سرکشونکے یعنے کعب بن اشرف کے کہ بڑا طاغی باغی ہے اور حالانکہ تحقیق امر کئے گئے ہین یہہ کہ کفر کرین ساتھ حکم طاغوت کے
وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ اور ارادہ کرتا ہے شیطان یہہ کہ گمراہ کرے اونکو جو طاغوت کی طرف مایل ہین گمراہی
دور کہ ہرگز اس سے سیدھی راہ کو نہ پھرین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ
عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ اور جب کہا جاوے واسطے منافقونکے آؤ تم طرف اس حکم کے کہ اتارا ہے اللہ نے کتاب اپنی سے اور طرف اس
حکم کے کہ فرمایا ہے رسولؐ دیکھتا ہے تو منافقونکو کہ عناد سے ہٹ رہتے ہین تجھسے ہٹ رہنا کر فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ پس کیونکر ہوگا جب پہنچیگی اونکو مصیبت ہٹ رہنے کی اور اعراض یا مصیبت قتل کی اس منافق کو حضرت فاروقؓ
کے ہاتھہ سے بسبب اسکے کہ آگے بھیجا یا ہے ہاتھون اونکے نے یعنے طاغوت کا حکم ماننا ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ پھر آتے ہین تیرے
پاس عذر کرتے ہوئے قسمین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے اور مضمون قسم کا انکے یہہ ہے کہ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝ نہین چاہا تھا
ہمنے تمھاری مجلس حکم سے عدول کر کر یا عمر کے پاس جا کر مگر بھلا کرنا اور موافقت کرنا یعنے بین الخصمین الفت موافقت ہو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ یہہ لوگ منافق اور جھوٹی قسم کھانیوالے وہ ہین کہ جانتا ہے اللہ جو کچھہ بیچ دلون اونکے کے ہے نفاق سے
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ۝ پس منہہ پھیر لے اونسے یعنے عذر اونکا مت قبول کر اور نصیحت کر اونکو کہ
جلوت مین نفاق اور دروغ چھوڑین اور کہہ واسطے اونکے خلوت مین بیچ حق نفسون ناپاک اونکے کے بات کہ اثر کرنیوالی ہو اونکے
دلونمین اور وہ تہدید بقتل ہے یا اور ایذا پہنچی ہے اگر توبہ نکرین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین بھیجا ہم نے
کوئی پیغمبر اپنے بندونپر مگر واسطے اوسکے کہ فرمانبرداری کیا جاوے ساتھ حکم اللہ کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا
اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور اگر یہہ منافق جو وقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنے کو ساتھ انکار حکم تیرے

باساتھہ ماننے حکم طاغوت کے آوین تیرے پاس پس بخشش مانگیں اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اونکے رسول البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ
قبول کرنیوالا مہربان معالم مین لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ مین جھگڑا تھا پانی پر کہ ایک نہر سے دونون اپنے کھیتونکو دیتے تھے
حضرت کے پاس یہہ قصہ آیا حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنے کھیت کو پانی دے پھر چھوڑ دے ہمسایہ کو حاطب غصے ہوا اور بے ادبی
سے ایسا کلام کیا کہ جس سے نکلتا تھا کہ آپ طرفداری کرتے ہین زبیر کی یہہ آیۃ نازل ہوئی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا
شَجَرَ بَيْنَهُمْ پس نہین ہی حقیقت ایمان کی جیسا گمان کرتے ہین یہہ قسم ہی پروردگار تیرے کی نہین ایمان لاوینگے یہہ ایمان حقیقی یہان
تک کہ حکم کرین تجھہ کو بیچ اوس چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان اونکے اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا پھر نہ پاوین بیچ نفسون اپنے کے شک یا دلونمین اپنے تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرینوا اگرچہ مخالف طبع کا اونکے ہوا اور مان لیوین فرمان
تیرےکو مان لینا کہ ظاہر و باطن مین بے اعراض اور مخالفت کے لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب محکمۂ نبوت سے نکلے مقداد رضی اللہ عنہ انسے ملے اور
پوچھا کہ کنکے واسطے حکم ہوا حاطب نے کہا اپنے پھوپی زاد کے واسطے اور مونچھونکو تاو دیا اور تیوری بدلی ایک یہودی وہان حاضر تھا اوسنے کہا
مارے اونکو اللہ یہہ عجب لوگ ہین کہ گواہی رسالت کی جسکے دیتے ہین اوسکے حکم کو متہم کرتے ہین قسم خدا کی موسی کیوقت مین بنی اسرائیل
نے گناہ کیا تھا اور موسی نے حکم فرمایا تھا کہ توبہ تمھاری قبول نہین جبتک کہ ایکدوسریکو نہ مار ڈالو اونھونے حکم مانکر ایکدوسریکے قتل مین
مشغول ہوئے تھے یہانتک کہ ستر ہزار آدمی مارے گئے تھے اور اپنے پیغمبر کو متہم نہ کیا تھا ثابت ابن قیس اور عمار یاسر اور ابن مسعود
نے جو یہہ بات سنی کہا قسم خدا کی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماوین کہ اپنے آپکو مار ڈالو مار ڈالین ہم حقتعالی نے فرمایا وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ اور اگر فرض کرتے ہم اوپر اونکے کہ دعوی ایمان کا کرتے ہین
یہہ کہ مار ڈالو جانون اپنے کو جیسے بنی اسرائیل نے جانین مارین تھین یا نکلو گھرون اپنے سے جیسے بنی اسرائیل نکلے تھے نہ کرتے یہہ مگر
تھوڑے اونمین سے مثل ثابت اور عمار اور ابن مسعود کے رضی اللہ عنہم وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ اور اگر یہہ
منافق کرین جو کچھہ نصیحت دئے جاتے ہین ساتھہ اوسکے البتہ ہوتا بہتر واسطے اونکے وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا اور زیادہ تر ہوتا ازروے تصدیق
کے اور ثابت رہنے ایمان اونکےکے وَإِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا اور اوسوقت البتہ دیتے ہم اونکو اپنے پاس سے ثواب بڑا
کہ نعمتین بہشت کی ہین وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا اور البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہ سیدھی کہ اوس سے مقصود کو پہنچکر بہشت مین
داخل ہوتے کہ ثوبان مولی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن حضرت کے پاس آئے رنگ رو متغیر تھا آپنے پوچھا ای ثوبان ماغیر لونک
کس چیز نے تغیر کیا رنگ تیرا کہ چہرہ سرخ تیرا زرد ہو گیا ہی عرض کیا کہ جبتک آپکے جمال باکمال کی زیارت نہین کرتا بیقرار رہتا ہون
اب یہہ اندیشہ ہی کہ جو اجل میری آئی اور مر گیا تو آپکو کہان دیکھونگا اگر مین دوزخ مین گیا تو آپ کہان اور مین کہان اور جو بہشت مین
گیا تو مرتبہ آپکا بلند میسر البیت ہوگا تو بھی دیدار سے محروم رہونگا اور بعضون نے کہا ہی کہ عبداللہ انصاری نے یہہ عرض کی حقتعالی
نے یہہ آیت نازل کی اور شکستہ دلان فراق کو مژدۂ وصال سے مسرت بخشی وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی
امر اور نہی مین اور رسول کے احکام اور حدود مین پس یہہ لوگ دن قیامت کے ساتھہ ان لوگونکے ہین کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر
اونکے پیغمبرونسے اور صدیقونسے کہ سب سے پہلے تصدیق انبیا کی ہی اور شہیدونسے کہ براہ خدا جان دی ہی وہ شہدا احد ہین یا عام
ہین سب شہیدا اور صالحون سے اور اچھے ہین یہہ لوگ رفیق لفظ رفیق کا واحد اور جمع پر اطلاق کرتے ہین یا ہر ایک اونسے اچھا رفیق
ہی معالم مین ہی کہ مراد نبیین سے ہمارے پیغمبر ہین اور صدیقین سے ابوبکر رض اور شہدا سے عمر اور عثمان اور علی رض اور صالحین
سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور حاصل آیت کا یہہ ہی کہ جو کوئی آج کسیکو دوست رکھتا ہی فردائے قیامت وہ اسکے ساتھہ

ہوگا المرء مع من احب نظم جسکو جو چاہے اوسکے اوہ ساتھ ہو دن قیامت کے یعنے بعد ممات + ولیکن حب خدا وحب رسول + جسکے
ہووے وہ مرد ہی مقبول + رہتا ہی یہان بھی وصل سے مسرور + وہان بھی بعد از وصال ہی پرنور + یا الٰہی محبت اپنی دے + اور
محبت رسول کی اپنے + اسی الفت مین مجھکو رکھہ یہان وہان + دین و دنیا مین خورم وشادان + ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ یہہ فضل
ہی اللہ کیطرفسے وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا اور کفایت ہی اللہ جاننے والا مقصدون اور نیتونکو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو سلاح اپنے کو یعنے تیار رہو حرب کیواسطے فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا پس نکلو دشمنونکے قتال کو
متفرق کئی طرفسے یا نکلو اکٹھے ایکطرفسے وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ اور تحقیق بعضے تمسے وہ شخص ہین کہ دیر کرتے ہین نکلنے مین جہاد کو مراد
اس سے ابن ابی اور اصحاب اوسکے ہین کہ روز احد مین تخلف کیا تھا فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ
مَّعَهُمْ شَهِيْدًا پس اگر پہنچے اے مسلمانو تمکو مصیبت جیسے قتل اور ہزیمت کہے وہ دیر کرنیوالا منافق تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر
میرے جسوقت کہ نہوا مین ساتھہ مسلمانونکے حاضر معرکہ قتال مین وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ
مَوَدَّةٌ اور اگر پہنچے تمکو فضل اللہ کیطرفسے جیسے فتح اور غنیمت البتہ کہتا ہی گویا کہ نتھی درمیان تمھارے اور درمیان اوسکے دوستی یعنے اپنے
آپ کو دور ڈالکر گویا تمھین دیکھا ہی نہین اور تمھاری صحبت مین کبھی آیا ہی نہین اور کہتا یہہ ہی يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا
اے کاشکے مین ہوتا اس جنگ مین ساتھہ مسلمانونکے پس فیروزی پاتا مین فیروزی بڑی یعنے غنیمت سے بڑا حصہ لیتا مین فَلْيُقَاتِلْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ پس چاہیئے کہ لڑین بیچ راہ اللہ کے دشمنان دین سے وہ لوگ کہ بیچتے ہین
زندگانی دنیا کو کہ فانی ہی بدلے آخرت کے کہ سرائے جاودانی ہی وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا
عَظِيْمًا اور جو کوئی لڑے بیچ راہ دین اللہ کے پس مارا جاوے اور درجہ شہادت کا پاوے یا غالب آوے دشمن پر فتح پاوے پس شتاب
دینگے ہم اوسکو آخرت مین ثواب بڑا وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور کیا ہی تم کو اے اہل اسلام کہ جہاد نہین
کرتے بیچ راہ اللہ کے اور واسطے بیچارونکے کہ دست کفار مین گرفتار ہین وہ کتنے شخص تھے کہ مکے مین اسلام لائے تھے اور اونکے قرابتی انکو
ہجرت سے منع کرتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردونسے مثل سلمہ بن ہشام اور ولید بن ابو ولید اور عباس بن ابی اور ربیعہ بن ابی ربیعہ اور ابوجندل
بن سہیل وغیرہم کے وَالنِّسَآءِ اور عورتونسے مثل ام شریک وغیرہا کے وَالْوِلْدَانِ اور لڑکونسے ابن عباس نے کہا کہ نساء اور ولدان مین
مین اور میری ماں تھی الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا اور یہہ مستضعفین وہ لوگ ہین جو کہتے ہین تضرع
سے یعنے دعا کرتے ہین اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکہ سے کہ ظالم ہین رہنے والے اوسکے بسبب شرک کے کہ بڑا ظلم ہی ان الشرك
لظلم عظيم وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا اور کر واسطے ہمارے نزدیک رہنے سے دوست اور کر واسطے
ہمارے نزدیک اپنے سے مددگار کہ دشمنونکا شر ہمسے دفع کرے حق تعالیٰ نے دعا اون کی قبول کی بعضونکو مکے سے نکالا اور بعضے جو وہان
رہگئے فتح مکے کے دن اونکی مہمات کا سرانجام ہوا حضرت نے عتاب بن اسید کو حکومت مکے کی دی وہ یار اور مددگار اون بیچارونکا رہا
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا ورسول پر لڑتے ہین بیچ راہ اللہ کے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے لڑتے ہین بیچ راہ بتونکے فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ پس لڑو اور مارو اے دوستو حق کے دوستون
اور فرمانبردارونکو شیطانکے اور مکر اور فریب اوسکیسے مت ڈرو اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا تحقیق مکر شیطان کا ہی سست بے قوت کہ
نہین رکھتا دلیل اور حجت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ کیا نہین دیکھا تونے طرف اون لوگونکے کہ کہا گیا اونکو نگاہ رکھو ہاتھون
اپنے کو جہاد سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ مستحقونکو اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص
اور مقداد بن اسود وغیرہم رضی اللہ عنہم تھے کہ حضرت سے اجازت چاہتے تھے کہ اہل شرک سے حرب کرین کہ اونکی ایذا سے تنگ آئے ہین

سوا اونکو بحکم الٰہی کہا گیا کہ ابھی جہاد نکرو نماز پڑھو زکوٰۃ دو جب حکم الٰہی آویگا تب جہاد بھی کیجیو فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ
يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً پس جب مدینے مین آئے اور لکھا گیا اور واجب ہوا اوپر اونکے لڑنا کفار سے ناگہان
ایک فرقہ اونمین سے ڈرتا ہے جنگ مشرکون سے جیسا ڈرنا چاہئے اللہ سے یا زیادہ ڈرنا سمجھہ لیجئے کہ یہہ ڈر ضعف بشریت سے تھا کراہیت امر خدا سے
وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ اور کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیون واجب کیا اوپر ہمارے لڑنا کفار کا لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ
قَرِيبٍ ۚ کیون نہ ڈھیل دی ہمکو تا اجل کہ نزدیک ہے سب کے سمجھہ لیجئے کہ یہہ سوال اگر منافقون سے صادر ہوا ہے تو کچھہ عجب نہین اور اگر مومنون سے
وقوع مین آیا ہے تو خوف سے کہا ہوگا پھر توبہ کرلی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے لوگ بعد نزول آیت قتال کے منافق ہوگئے اور جہاد
سے پھر گئے یہہ اونکی شان مین ہے اور اصح یہہ ہے کہ سوال کو تمنائے تخفیف تکلیف پر محمول رکھے نہ انکار پر قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ کہہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فائدہ لینا دنیا کا تھوڑا ہے **بیت** وابستہ دل متاع سے دنیا کے مت کرو ＋ یہہ جنت آخرت مین نہایت
قلیل ہے وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ اور آخرت بہتر ہے دنیا سے واسطے اوسکے کہ پرہیزگاری کرتا ہے شرک سے یا سب گناہون سے
وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا اور نہ ظلم کئے جاؤگے تم اے مجاہدو یعنے ثواب تمہارے جہاد کا کم نکرینگے مقدار تاگے کے کہ دانہ خرمہ پر ہے یعنی مقدار
ثواب سب کے رہو اور موت سے مت ڈرو کہ اس سے کہین چھٹکارا نہین أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ
جہان کہین ہو تم خواہ مکے مین خواہ مدینے مین پالیویگی تمکو موت اور اگرچہ ہو تم بیچ قلعون محکم کے یا محلون بلند کے یا برجون دوازدہ گانہ فلک
کے حاصل یہہ ہے کہ کسی حالتمین کسی جگہہ موت سے رہائی نہین **نظم** پڑھکے دل اینما تکونوا کو ＋ مرگ سے غافل ایک آن نہو ＋ پائیگا کب
رہائی تو اس سے ＋ گر بروج مشیدہ مین چھپے ＋ یا ہفت آسمان و قعر زمین ＋ سب کا سب ایکسان ہے اوسکے تئین ＋ تو جہان ہو وہین
پہہ جاویگی ＋ مہلت ایکدم نہ پھر دکھاویگی وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ اور اگر پہنچتی ہے منافقونکو بھلائی جیسی
نعمتین یا دشمن پر فتح جیسی جنگ بدر مین ہوئی تھی کہتے ہین یہہ نزدیک اللہ کے سے ہے وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ
اور اگر پہنچتی ہے اونکو برائی جیسی تنگی اور قحط یا شکست جیسی جنگ احد مین ہوئی کہتے ہین یہہ نزدیک تیرے سے ہے اے محمد اور تدبیر
تیرے سے ہے کہ درست نہ پڑی اور انوار مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کرکر مدینے مین تشریف لائے اوس سال میوہ
کم ہوا اور غلیکی گرانی ہوئی منافق اور یہود کہنے لگے کہ پیغمبر کے قدوم سے یہہ سختی آئی حق تعالیٰ نے اونکو جھٹلایا اور یہہ فرمایا کہ قُلْ كُلٌّ
مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ کہہ کہ سب قبض اور بسط اور گرانی اور ارزانی اور غنیمت اور ہزیمت نزدیک خدا کے سے ہے اور ارادے اوسکے سے فَمَالِ
هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا پس کیا ہے واسطے اوس قوم منافق اور یہود کے نہین نزدیک کہ سمجھین بات کو یعنی تمثیل
ہے اونکی نصیحت پر یا نہین پاتے بات کو بہائم کی طرح کہ سنتے ہین سمجھتے نہین اور نافہمی اونکی سے ہے کہ کہتے ہین مَّا أَصَابَكَ مِنْ
حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ جو پہنچتا ہے تجھکو غنیمت اور فتح سے پس فضل خدا سے ہے اور جو پہنچتا ہے تجھکو
ہزیمت اور قتل اصحاب سے پس نفس تیرے سے ہے اور بعضونے یہہ معنی کہی ہین کہ اے انسان جو پہنچتا ہے تجھکو بھلائی سے وہ کرم خدا سے
ہے اور جو پہنچتا ہے تجھکو برائی سے وہ شامت گناہ تیرے سے ہے سمجھہ لیجئے تشریح اس معنی کی یہہ ہے کہ حقائق ممکنات کے عدمات ہین اور
وجود جو اونمین آیا پرتو ہے اسماء وجود و صفات واجب جل سلطانہ کا اور عدم کا خاصہ شر اور نقص ہے کیونکہ مقابل وجود کے ہے اور
وجود کا خاصہ خیر اور کمال ہے پس جو برائی کہ اس سے صادر ہوتی ہے ناشی ہے عدم سے کہ حقیقت اسکی ہے اور جو بھلائی کہ اس سے
سرزد ہوتی ناشی ہے وجود سے کہ ظل اسما و صفات حق سبحانہ ہے لہذا فرمایا ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ و ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک
وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ اور بھیجا ہے ہمنے تجھکو واسطے سب آدمیونکے پیغام پہنچانیوالا نہ یہہ کہ اسنادِ برائی اور بھلائی کی تیرے
طرف کرین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا اور کفایت ہے خدا شاہدی دینے والا تیری رسالت پر **شعر** جب خدا شاہد ہو پھر کسکی شہادت

چاہیئے ＋ بھیرنہ برہان چاہیئے اور بھیرنہ حجت چاہیئے ＋ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق
کہا مانا اللہ کا رسول طاعت خدا کو فرماتا ہے بامر خدا پس فرمانبرداری اوسکی فرمانبرداری اللہ کی ہوئی بحر الحقائق مین ہے کہ حضرت
بوصف فنا فی اللہ اور بقا باللہ موصوف تھے اور جو قائم باللہ ہو البتہ خلیفۃ اللہ ہو پس خلافت حضرت کو ثابت ہے ہر معاملے مین
کہ خلق سے کرتے تھے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور خلیفہ تھے ہر معاملے مین کہ خلق ساتھ اونکے کرتے تھے ان الذین یبایعونک
انما یبایعون اللہ پس طاعت ایسے خلیفے کی البتہ طاعت مستخلف کی ہے بیت جسنے طاعت اوکی کی اوسنے طاعت اللہ کی ＋ اپنے
پھرا جو تجھسے پھرا وہ بات یہہ ہے سیدھی راہ کی ＋ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور جو کوئی پھر جاوے فرمان تیرے سے پس
نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر اونکے نگہبان کہ اونکو گناہ کرنیسے بچاوے بعضے علما اسکو سات آیت سیف کی منسوخ کہتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ
طَاعَةٌ اور کہتے ہین منافق تیرے حضور مین کام ہمارا فرمانبرداری ہے فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ
تَقُوْلُ پس جب باہر نکلتے ہین تیرے پاس سے مصلحت کرتے ہین شبکو ایک گروہ اونمین سے سوا اوس چیز کے کہ کہتا ہے تو وَاللّٰهُ يَكْتُبُ
مَا يُبَيِّتُوْنَ اور اللہ لکھتا ہے لوح محفوظ مین یا کراما کاتبین لکھتے ہین اللہ کے حکم سے جو جو یہہ مصلحت اور تدبیر کرتے ہین راتکو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
پس منہہ پھیر لے عتاب اونکے سے کہ اظہار اسلام کے سبب حکم قتل کا انپر جاری نہین وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر اوپر اللہ کے اور کام
اپنا سب خدا پر چھوڑ دے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اور کفایت ہے اللہ کام بنانے والا بندونکا اور بر لانیوالا حاجتونکا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ منافق قرآنکو اور تامل اور تفکر اسمین نہین کرتے تو کہ فصاحت بلاغت اعجاز سے اعجاز دریافت کرین کہ یہہ
کلام الٰہی ہے وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ اور اگر ہوتا قرآن نزدیک غیر اللہ کے سے یعنے مخلوق کا کلام ہوتا
جیسے زعم کافرون منافقون کا ہے البتہ پاتے عقل فہم والے بیچ اوسکے اختلاف بہت تناقض مضمون اور تفاوت نظم مین کیونکہ کلام
بشر کا خالی خلل سے نہین ہوتا خواہ معنونمین خواہ لفظونمین وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اور جب آتی ہے منافقونکے پاس کوئی بات
امن کی مثل فتح اہل لشکر اسلام اَوِ الْخَوْفِ یا ڈر کی مثل شکست سریہ اہل اسلام اَذَاعُوْا بِهٖ افشا کرتے ہین اوسکو قبل تحقیق سے
اور اس افشا مین ضرر اور فساد ہے کیونکہ خبر نیک مین فتنہ ہے دشمن قصد جنگ کا اہل اسلام کے کرتے ہین اور خبر بد مین ضعف مسلمانون
کا اور موجب پریشانی کا اونکے ہے وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ اور اگر پھیرتے اوس چیز کو طرف پیغمبر کے کہ صلاح
مبارک مین اونکی آوے تو ظاہر کرین یا طرف حکم کے مومنونسے جیسے اکابر صحابہ یا امراء سرایا لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ البتہ
جان لیتے اوسکو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہین خبر کو پیغمبر اور اولو الامر مین سے کہ کس خبر کو ظاہر کیا چاہیئے اور کونسی کو چھپایا چاہیئے وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے ساتھ بھیجنے رسولونکے اور مہربانی
اوسکی ساتھ نازل کرنے قرآنکے البتہ پیروی کرتے شیطانکی مگر تھوڑے لیکے بچے رہتے وسوسہ شیطانی سے مدد عصمت ربانی سے جیسے ورقہ
بن نوفل اور قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور زید بن عمرو اور سیف بن ذی یزن اور یوسف بن ذو النون اور امثال اونکے کہ قبل بعثت نبی
آخر الزمان کے اور نزول قرآن کے محض موہبت الٰہی سے راہ راست پر رہے فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس لڑ بیچ راہ رضائے خدا کے لکھا ہے
کہ جب جنگ بدر کا آپنے قصد کیا نعیم بن مسعود نے لوگونکو لشکر ابوسفیان سے ڈرایا بعضے صحابہ بددل ہوئے حضرتنے فرمایا کہ جو سب جمع
ہون تو ہم چلین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ تخلف کرین تو تو اکیلے جاکر مقاتلہ کر لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ نہین
تکلیف دی جاتی تجھکو جہاد کی مگر جان تیری کو پس مخالفت سے اورون کی مت غمناک ہو اور رغبت دلا مسلمانونکو قتل پر مشرکونکے کہ تجھپر
رغبت دلانا ہے نہ تکلیف عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نزدیک ہے اللہ یہہ کہ بند کرے مسلمانونسے لڑائی اون لوگون کی
کہ کافر ہوئے یعنے قریش یا یہہ کہ ترس اونکے دلمین ڈالے جیسے بدر صغری مین واقع ہوا کہ ابوسفیان ڈر کر موضع بدر مین نآیا چنانچہ سورہ

اٰلِ عمران میں گذرا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا اور اللہ سخت تر ہے ہیبت میں قریش سے اور سخت تر ہے عذاب میں اونکی ایذا سے
مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا جو کوئی سفارش کرے سفارش اچھی کہ حق ثابت ہوا ور کسیکو نفع پہنچے اور ضرر دفع ہو ہوگا
واسطے سفارش کرنیوالے کے حصہ ثواب اوسکے سے وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا اور جو کوئی سفارش کرے سفارش
بری کہ حق فوت ہوا ور کسیکو ضرر پہنچے اور نفع سے باز رکھے ہوگا واسطے اوسکے حصہ وبال اوسکیسے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا
اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے خبردار وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اور جب تحیت دئے جاؤ ساتھ سلام کے پس تحیت کرو تم
ساتھ بہتر کے اس تحیت سے اگر وہ السلام علیکم کہے تو تم اوسکے جواب میں کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور جو وہ بھی رحمۃ اللہ کہے تو تم برکاتہ
زیادہ کرو اَوْ رُدُّوْهَا یا پھیر دو اسی تحیت کو یعنے جواب میں السلام علیکم وعلیکم السلام کہو اسقدر فرض ہے اور اول جو کہا وہ اولیٰ ہے اور
یہہ مسلمان کے جواب میں ہے اور کافر کے جواب سلام میں علیک ہے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز
کے حساب لینے والا پس تمسے اوپر سلام اور جواب سلام کے حساب کریگا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہے بے شبہہ نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ
لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ البتہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے نہیں شک بیچ اوسدنکے یا بیچ جمع کے وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا اور کون شخص بہت سچا ہے اللہ سے بات میں یعنے کوئی نہیں کیونکہ کذب کو وعدے اور قول میں اللہ کے دخل نہیں
ع سب سے اصدق ہے رافعنا اللہ + کذب کو اسکے قول میں نہیں راہ + لکھا ہے کہ بعضے لوگوں نے مکے سے ہجرت کی جب کچھ اور
نکلے پشیمان ہو کر پھر گئے اور پیغام اسلام کا اپنے مدینے میں کہلا بھیجا مسلمانونکو اونکے حق میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا مومن ہیں
بعضونے کہا منافق حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ پس کیا ہے واسطے تمھارے بیچ شان منافقون
کے کہ متفرق ہوئے ہو دو فرقہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ کتنے مہاجر بہانہ کئے کہ ہوا مدینے کی ہمکو موافق نہیں حضرت سے اجازت لی
دیہات کی طرف گئے وہانسے مکے گئے مشرکوں میں مل گئے صحابہ کو اونکے اسلام میں تردد ہوا یہہ آیت اتری کہ کیوں تم دو فرقہ ہولے
ہوا اونکے کفر پر اتفاق کیوں نہیں کرتے وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اور حال یہہ ہے کہ اللہ نے رد کیا اونکو ساتھ حکم کفر اور قتل اور
اسیر کرنیکے بسبب اس چیز کے جو عمل کیا انھونے کہ مسلمانوں سے پھر کر کافروں سے ملے اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ کیا ارادہ
کرتے ہو تم یہہ کہ راہ پر لاؤ اوسکو کہ گمراہ کیا اللہ نے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاویگا
تو واسطے اوسکے راہ طرف حق کے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
دوست رکھتے ہیں یہہ پھرے ہوئے دین سے کاش کہ ہو جاؤ تم کافر جیسے کہ کافر ہوئے وہ پس ہو جاؤ تم برابر ایکدوسرے کے گمراہی میں
پس مت پکڑو تم انھیں دوست یہانتک کہ ایمان لاویں اور ثابت ہو جاوے ایمان اونکا ساتھ اوسکے کہ ہجرت کریں بیچ راہ خدا کے بن ریا کے
اور بن نفاق کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس اگر پھر جاویں ایمان اور ہجرت سے پس پکڑو انکو اور قید کرو اور مار
ڈالو اونکو جہاں پاؤ تم اونکو حل میں اور حرم میں وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور مت پکڑو انمیں سے اور نہ دوست اور مدد دینیوالا
بلکہ پکڑو اور قتل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ مگر جو لوگ کہ جاملیں طرف اوس قوم کے کہ درمیان تمھارے
اور درمیان اونکے عہد ہے وہ قبیلہ خزاعہ تھا یا بنی بکر یا بنی اسلم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے مقرر فرمایا تھا کہ جو تمھارے
جوار میں آوے وہ ہمارے جوار میں ہووے اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ یا آویں تمھارے پاس
حال انکہ رک گئے ہیں سینے اونکے اوس سے کہ لڑیں تم سے یا لڑیں قوم اپنی سے کہ کافر ہیں وہ بنی مدلج تھے کہ حضرتؐ سے عہد کیا تھا
کہ تم سے نہ لڑینگے اور قریش سے بھی عہد کیا نہ لڑینگا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ مسلط کرتا
اونکو اوپر تمھارے اور تمھارا خوف اونکے دلسے دور کرتا پس البتہ لڑتے تم سے فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ

النصف

ع ۱۱

پس اگر ایکطرف ہوجاوین تمسے پس نہ لڑین تمسے اور ڈالین طرف تمھارے صلح اور امرجا ہین فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ہ
پس نہین کیا اللہ نے واسطے تمھارے اوپر اونکے راہ مارنے اور لوٹ کا حکم اس آیت کا ساتھ آیت فاذا انسلخ الاشہر الحرم کے منسوخ
ہی سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ شتاب پاؤگے تم اور لوگونکو یعنے بنی غطفان اور بنی اسد کو کہ
مدینے مین آکر اسلام ظاہر کرینگے ارادہ کرینگے کہ امن مین ہون تمسے اور جب مدینے سے جاوینگے کافر ہوجاوینگے اور ارادہ کرینگے کہ
امین مین ہون قوم اپنی سے كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا جبکہ پھیرے جاوین طرف کفر کے یا قتال اہل اسلام کے روکے
جاوین بیچ فتنے کے فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ پس نہ کنارہ پکڑین قتال تمھارے سے اور نہ ڈالین طرف
تمھارے صلح اور طلب امن کو اور نہ بند کرین ہاتھون اپنے کو لڑائی تمھارے سے فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ پس پکڑو اونکو اور
مار ڈالو اونکو جہان پاؤ اونکو وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اور یہہ لوگ دیا ہے ہمنے واسطے تمھارے اوپر اونکے غلبہ
ظاہر اور حجت روشن کہ کفر اور غدر اور مکر انکا ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَئًا اور نہین لائق واسطے کسی مسلمان کے
یہہ کہ مار ڈالے مسلمانکو بغیر حق کے مگر انجانیسے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا
اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو انجانے سے پس اوپر اوسکے آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا ہے ادا کیا طرف وارثون مقتول
کے کہ بانٹ لین آپسمین مثل میراث کے مگر یہہ کہ خیرات کردین وارث مقتول کے قاتل پر اور معاف کردین خون بہا نزول اس آیت کا عباس
ابن ربیعہ کی شانمین ہی کہ اقربا سے چھپکر اسلام لایا تھا ایکبار انکو بھاگکر مکہ سے مدینے کو چلا ماں اوسکے فراق مین رونے لگی ابوجہل اور
حارث کہ برادران مادری عباس کے تھے ماںکا رونا سنکر عباس کے پیچھے گئے اور قریب مدینے سے پکڑلائے ہاتھ پاؤن باندھکر دھوپ مین ڈالدیا حارث بن زید
ایکدن اودھر گذرا کہنے لگا ای عباس یہہ کیون ایذا اٹھاتا ہے اسلام سے گذر اور خوش رہ اوسنے ایذا کے دفع کیواسطے جو اس سے کہلوایا
کہا پھر دوسرے بار حارث نے آکر ملامت کی کہ اگر اسلام حق تھا تو تو کیون پھرا اور جو باطل تھا تو پہلے کیون اختیار کیا تھا عباس غصے ہوا
اور قسم کھائی کہ جب میرا دسترس ہوگا تجھے قتل کرونگا پھر عباس نے ہجرت کرکر تجدید اسلام کی اور حارث بھی مدینے مین آکر اسلام لایا
عباس اوسکی بیعت اسلام کیوقت حاضر نتھا ایکدن محلہ قبا مین اکیلا حارث کو جو عباس نے پایا مار ڈالا اصحابہ نے عباس کو ملامت کی
مسلمانکو ناحق قتل کیا تونے قیامت کو کیا جواب دیگا عباس پشیمان ہوکر حضرت کی خدمت مین آیا اور سب قصہ عرض کیا اور کہا کہ مین
اوسکے اسلام لانیسے آگاہ نتھا انجانمین مجھسے یہہ امر واقع ہوا جو اوسکی سزا ہو مین حاضر ہون یہہ آیت اوتری اور حکم قتل خطا کا ظاہر
ہوا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ پس اگر ہووے مقتول اوس قوم سے کہ دشمن ہین واسطے تمھارے
یعنے کافر اور حال یہہ ہے کہ قاتل مسلمان ہے پس اوپر قاتل کے ہے آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا لونڈی ہو یا غلام کہ جوان ہوا ور
مسلمان اور خون بہا اوسکے وارثون کو ندے وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ اور اگر ہووے مقتول اوس قوم سے کہ وہ کافر ہین درمیان تمھارے اور درمیان اونکے عہد ہی یا ذمی حکم اوسکا کفارت اور
دیت مین حکم مسلمان کا ہی پس قاتل پر خون بہا ہے اور کیا گیا طرف اہل اوس مقتول کے آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ پس اگر نپاوے مقدور آزاد کرنیکا پس روزی رکھنے ہین دو مہینے کے پے درپے
توبہ اللہ کیطرف سے اور توفیق اوسکے سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ جاننے والا احوال قاتل اور مقتول کا حکم کرنیوالا دیت اور
کفارت کا سمجھ لیجیے کہ قتل خطا کا خون بہا سو اونٹ ہین پانچ قسم کے بیس ایکسالہ نر بیس ایکسالہ مادہ بیس دو سالہ اور بیس سہ سالہ اور
بیس چہار سالہ اور خون بہا قتل خطا کا زر سے ہزار دینار ہین اور نقرے سے دس ہزار درم اور خون بہا زنکا آدھا ہے مرد سے اور مسلم اور
ذمی اوسمین برابر ہے اور خون بہا غلام کا قیمت اوسکی دینا ہے اوسکے مالک کو اور دس درم کم دینے اگر دس ہزار درم کو قیمت پہنچ

جاوے یا زیادہ دس ہزار سے اور لونڈی مین بھی دس کم دے اگر پانچ ہزار کو قیمت پہنچ جاوے لکھا ہے کہ مقیس نے اپنے بھائی ہشام
کو محلہ بنی النجار مین کشتہ پایا حضرت سے آکر کہا آپنے زہیر فہری کو اوسکے ساتھ کر کر بنی النجار کے سردارون پاس بھیجا کہ ہشام کے قاتل کو اگر
جانتے ہو تو مقیس کے حوالے کرو والا دیت بموجب شریعت کے دو بنی النجار نے یہہ پیغام سنکر سو اونٹ مقیس کو دئے وہ لیکر مدینے کو
چلا راہ مین زہیر کو مار ڈالا اور کہا کہ ایک جان کے قصاص مین ایک جان کو مارا مین نے اور دیت مجھے مفت مین ملی اور مکہ کو چلا گیا
یہہ آیت نازل ہوئی وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جانکر اور حلال جانے
اوسکا قتل پس سزا اوسکی دوزخ ہے در آنحالیکہ ہمیشہ رہیگا بیچ اوسکے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا اور غصے
ہوا خدا اوپر اوسکے اور لعنت کی اوسکو اور تیار کر رکھا واسطے اوسکے عذاب بڑا بسبب کرنے اس گناہ کے لکھا ہے کہ قوم کفار مین مرداس
فدکی نام ایکشخص مسلمان تھا جب لشکر اسلام کا حضرت نے اس قوم پر بھیجا وہ قوم بھاگ گئی وہ جو ایک مسلمان تھا وہ رہگیا اور اپنے
مواشی کو لیکر لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا پہاڑ سے اتر کر مسلمانون مین السلام علیکم کہکر آملا مسلمانون نے جانا کہ یہہ کافر ہے ڈر کر سلام علیک
کی ہے اسامہ بن زید نے اوسے مار ڈالا اور اوسکے مواشی کو لوٹ لیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ غمگین ہوئے اور کہا کہ ای اسامہ
اوسے مارا تونے کہ جو شرک سے بیزار تھا اور وحدانیت کا اللہ کی اقرار کرتا تھا اسامہ نے بہت پشیمان ہوکر کہا یا رسول اللہ میرے
واسطے بخشش مانگو آپنے تین بار کہا فکیف قتلت من قال لا الٰہ الا اللہ اور ایک روایت مین ہے کہ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ مرداس
نے کلمہ میری تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا آپنے فرمایا تونے دل اوسکا چیر کر دیکھا تھا کہ سچ کہتا تھا یا جھوٹ حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ای لوگو جو ایمان لائے
ہو جسوقت سفر کرو تم بیچ راہ حق کے یعنے جہاد کو جاؤ پس تحقیق کر لو اور مت کہو واسطے اوس شخص کے جو ڈالے طرف تمھارے سلام علیک نہین
ہے تو مسلمان بلکہ ڈر سے ہمارے تونے یہہ کلمہ کہا ہے تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا چاہتے ہو تم ای مجاہدو اسباب زندگانی دنیا
کا مراد اس سے غنیمت اور مواشی مرداس کے ہین اور اگر تم غنیمت کے طالب ہو فَعِندَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ پس نزدیک اللہ کے ہین غنیمتین
بہت تمھین دیگا مسلمان کو مال کے واسطے مت مارو كَذَٰلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ اسی طرح تھے تم پہلے اس سے یعنے اول کہ اسلام مین داخل
ہوئے تھے جان اور مال کے امن کیواسطے کلمہ شہادت کو وسیلہ پکڑا تھا فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا پس احسان کیا اللہ نے اوپر تمھارے کہ
استقامت دی تمھین دین مین پس تحقیق کر لو اور قتل مین آدمی کے جلدی مت کرو گمان بد کر کے وبال ہزار کافر کے چھوڑنے کا کمتر ہے ایک
مسلمان کے مارنے سے إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا تحقیق اللہ ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ نہین برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانون سے
سوا ضرر والونکے کہ اندھے لنگڑے بیمار ہین اور جہاد کرنیوالے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون اپنے کے کہ جہاد کا اسباب بنا دین اور مجاہدونکو
خرچ دین اور جانون اپنے کے کہ آپ میدان جنگ مین جاوین یعنے جو لوگ آرام پکڑ کر گھر مین بیٹھ رہین وہ ان جانبازونکی کب برابری کرتے ہین
زید بن ثابت نے کہا کہ یہہ آیت نازل ہوئی اور اوسمین لفظ غیر اولی الضرر کا نہ تھا ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ میرا حال کیا ہوگا کہ اندھا
ہون جہاد کو نہین جا سکتا اسوقت مین من المؤمنین غیر اولی الضرر نازل ہوا فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ
دَرَجَةً بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے اوپر بیٹھنے والونکے بے عذر درجے مین وَكُلًّا
وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنَىٰ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا کہ جنت ہے جو بیٹھے ہین عذر سے اور شوق جہاد کا اونکے دل مین ہے اور جو
جہاد کو جاتے ہین اون سبکو جنت کا وعدہ ہے لیکن تفاوت مرتبونمین موافق عمل کے ہوگا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ
أَجْرًا عَظِيمًا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو اوپر بیٹھنے والون بے عذر کے ثواب بڑا کہ وہ دَرَجَاتٍ مِّنْهُ درجے بلند ہین

خدا سے آخرتمین لکھا ہی کہ ستر درجے فضل ہی ہر درجہ ستر ہزار برس دوڑنے اسپ تیز رو کا ہی وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ط اور بخشش
ہی اور مہربانی ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۰ اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان اور ہر زیادہ کرنیمین درجے اونکے حدیث مین
آیا ہی کہ بعضے مسلمان جیسے قیس بن فاکہہ اور قیس بن ولید اور مثل اونکے باوجود قدرت کے مکے سے مدینے کو ہجرت کر کر نہ آئے
جب قریش بدر کو آئے وہ بھی ہمراہ کفار کے جنگ گاہ مین حاضر ہوئے اور مسلمانونکی تلوارونسے مارے گئے حق تعالی نے اونکی شان
مین یہہ آیت نازل کی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ تحقیق وہ لوگ کہ قبض کرتے ہین جان اونکی فرشتے درآن
حالیکہ وہ ظلم کرنیوالے ہین جانون اپنے کو ساتھ ترک ہجرت کے کہ اوسوقت فرض تھی اور ساتھ موافقت کفار کے کہ ممنوع تھی
قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ کہتے ہین فرشتے غصے سے اونکو کس دین مین تھے تم اور کس فریقکے ساتھ تھے مشرکونکے یا موحدونکے قَالُوْا كُنَّا
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ کہتے ہین تھے ہم ضعیف اور عاجز بیچ زمین مکے کے اور کفار غالب تھے قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً
فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا کہتے ہین فرشتے اونکے جھٹانیکو کیا نتھی زمین اللہ کی کشادہ پس وطن چھوڑ جاتے تم بیچ اوسکے یعنی یہانسے نکلکر اور جگہہ
چلے گئے ہوتے جیسے مہاجرون نے حبشہ اور مدینے کے کیا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ پس یہہ لوگ ترک کرنیوالے ہجرت کے جگہہ اونکی
ہی دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۰ اور بری جگہہ ہی پھر جانیکی اونکے دوزخ اور یہہ عذاب ترک کرنیوالونکو ہجرت کے مقرر
ہی اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۰ مگر وہ لوگ کہ واقع مین
ضعیف اور عاجز ہین مردونسے اور عورتونسے اور لڑکونسے نہین کر سکتے بہانا اور نہین پاتے راہ باہر نکلنے کی یا نہین پہچانتے راہ مدینے
کی فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ پس یہہ لوگ شاید خدا یہہ کہ معاف کرے اونسے لفظ عفو کا ایماء کرتا ہی کہ ترک ہجرت
امر خطیر تھا یہانتک کہ ضعفا بھی اوس سے ایمن نہین ہو سکے وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۰ اور ہی اللہ معاف کرنیوالا معذورونکو اور
بخشنے والا گناہ اونکے وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۰ اور جو کوئی وطن چھوڑ جاوے بیچ راہ
اللہ کے پاوے بیچ زمین کے جگہہ بہت اور کشادگی روزی مین یا فراخ اظہار دین مین اور اعلائے کلمہ مین عمرو بن دینار نے عکرمہ سے
روایت کی ہی کہ مکے مین بہت شخص اسلام لائے تھے اور طاقت ہجرت کی نہین رکھتے تھے جب آیت تہدید کی ترک ہجرت پر نازل
ہوئی اور نوشتہ اوسکا مستضعفانِ مکہ کو پہنچا جندع بن ہمزہ نے بیٹونکو کہا کہ مین اگرچہ بیمار اور پیر ہون لیکن مستضعفونسے نہین ہون
نکل سکتا ہون اور راہ مدینے کی جانتا ہون ڈرتا ہون کہ اگر مر جاؤن تو ترک ہجرت کے سبب ایمان مین خلل نہ آوے مجھے چارپائی پر
ڈالے ہوئے لے چلو بیٹے لیچلے جب منزل تنعیم مین اترا آثار موت کے ظاہر ہوئے جندع نے اپنا دست راست دست چپ پر رکھا اور کہا خدایا
یہہ ہاتھ تیرا ہی اور یہہ تیرے رسول کا بیعت کرتا ہون مین تجھ سے جیسی کہ بیعت کی ہی رسول تیرے نے تجھ سے یہہ کہکر مر گیا یہہ خبر مدینہ
مین پہنچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر آن پہنچتا یہان تو اسلام اوسکا کامل تر ہوتا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اور جو کوئی نکلے گھر اپنے سے وطن چھوڑ کر طرف اللہ اور رسول اوسکے
یعنی واسطے اللہ اور رسول کے پھر پالیوے اوسکو موت راہ مین اور ہجرتگاہ تک نہ پہنچنے پائے پس تحقیق ثابت ہوا ثواب اوسکا اوپر
اللہ کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا گناہ تاخیر کا کہ ہجرت مین ہوئی مہربان ثواب دینے مین بسبب نیک نیتی کے
وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اور جسوقت سفر کرو تم بیچ زمین کے پس نہین اوپر تمھارے
گناہ یہہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑھو اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر ڈرو تم یہہ کہ مار ڈالین تم کو
وہ لوگ جو کافر ہوئے یہہ شرط باعتبار غالب کے ہی کیونکہ اوسوقت مدینہ کے گرد دشمن بہت تھے اور اب بغیر ڈر کے بھی قصر ہی
اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا تحقیق کافر ہین واسطے تمھارے دشمن ظاہر وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ اور جسوقت کہ ہووے تو درمیان اونکے دشمن کے خوف کے وقت پس قائم کرے تو
واسطے اونکے نماز کو اپنے کو دو قسم کریں چاہیئے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت اونمین سے ساتھ تیرے اور نماز پڑھے اور چاہیئے کہ لیوین
ہتھیار اپنے فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ پس جسوقت سجدہ کرلین نماز پڑھنے والے پس چاہیئے کہ ہوجاوین وہ پیچھے تمھارے
مقابل دشمن کے یعنے جب یہہ ایک رکعت پڑھ لین تو دشمن کے سامنے کھڑے ہوجاوین وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا
مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ اور چاہیئے کہ آوے جماعت دوسری کہ اونھوںنے نہین نماز پڑھی اور نگہبانی کرتی تھی پس نماز
پڑھین ساتھ تیرے ایک رکعت دوسری اور چاہیئے کہ لیوین ساتھ اپنے آلت بچاؤ کے اپنے دشمن سے جیسے ڈھال اور خود اور زرہ
اور ہتھیار اپنے جنگ کے جیسے تلوار نیزہ تیر کمان وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ دوست رکھتے ہین وہ لوگ
کہ کافر ہوئے کاش غافل ہو تم ہتیاروں اپنے سے اور اسباب اپنے سے فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً پس جھک آوین اوپر
تمھارے جھک آنا یکبارگی اور جو یا وین لیجاوین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ مین تشریف لیگئے تھے وہان مشرک صف باندھے قتال کو
کھڑے تھے آپنے بھی حکم فرمایا کہ لشکر اسلام صف باندھکر مقابل ہو وقت نماز پیشین کا آیا اور سوار لشکر کفار کے درمیان سپاہ مومنونکے اور قبلہ کے حائل تھے حضرت
نے صحابہ کے ساتھ نماز جماعت کی پڑھی کفار رکوع سجدہ اونکا دیکھتے رہے جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے کفار نے ارمان کیا کہ نماز
مین اوپر کیون نہ جا گرے ایک کافر نے کہا کہ اونکی نماز کا وقت اونکی آتا ہی اوسوقت اوپر حملہ کیجیو ابھی وقت عصر کا نہین آیا تھا
کہ حق تعالی نے یہہ آیت بھیجکر نماز خوف آپکو تعلیم کردی اور کیفیت اوسکی کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ
كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اور نہین گناہ اوپر تمھارے اگر ہووے تمکو ایذا مینہہ سے کہ بوجھل کردے ہتیار ونکو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا
ہو تم بیمار اور ناطاقت ہتھیار اٹھانے سے اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ یہہ کہ رکھو ہتیاروں اپنے کو وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہر طرح لے لو
آلات بچاؤ اپنے کی تو کہ دشمن تمپر نہ دوڑے اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا تحقیق اللہ نے تیار کیا ہی واسطے کافروں کے
عذاب رسوا کرنیوالا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ پس جسوقت کرچکو تم نماز خوف کو پس یاد کرو
اللہ کو حالت قیام مین کہ تلوار مارو اور حالت قعود مین کہ تیر لگاؤ اور اوپر کروٹون اپنے کے جب زخمی ہوکر گرو غرض ہر حال یاد حق
سے غافل نہ ہو **بیت** ذکر سے محبوب کے رافت زبانکو شاد کر ✦ کیا کھڑے کیا بیٹھے کیا لیٹے خدا کو یاد کر ✦ بعضون نے کہا ہی کہ ذکر
بمعنی خوف ہی یعنے ڈرو اللہ سے قیامًا یعنے وقت تصرف کے امور مین وقعودًا یعنے وقت کھانے پینے کے اور لوگون مین بیٹھنے کے وعلی جنوبہم
یعنے وقت سونیکے **نظم** لاتخافوا مژدہ ہی اس قول کا ✦ جو ڈرا حق سے نڈر سب سے ہوا ✦ ڈر خدا سے رافتا ہر دم ہر آن ✦ جبتلک ہی
دم مین دم اور جان مین جان ✦ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس جسوقت آرام پاؤ تم اور خوف سے بیغم ہو پس سیدھی کرو نماز کو یعنے
ساتھ ادا کرنے ارکان اور شرائط کے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا تحقیق نماز ہی اوپر مومنونکے فرض وقتمقرر
کئے ہوئے یعنے وقت اوسکے مقرر کردئے ہین اونسے باہر نکرو وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اور مت سستی کرو بیچ ڈھونڈھنے کافرونکے اور
لڑنے اونکیکے یہہ آیت غزوے حمراء الاسد مین نازل ہوئی ہی بعد جنگ احد کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ابوسفیان کے پیچھے چلین
صحابہ زخمونسے متالم تھے حق تعالی نے فرمایا اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ اگر ہو تم اے مسلمانو دردمند زخمونسے پس تحقیق
کافر بھی دردمند ہین زخم خوردہ جیسے کہ دردمند ہو تم وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ اور امید رکھتے ہو تم باوجود الم کے اللہ سے جو
کچھ کہ نہین امید رکھتے وہ ثواب آخرت سے اور نعمت دنیا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا دل کی بات کا تمھارے
محکم کار امر اور نہی مین لکھا ہی کہ طعمہ بن ابیرق چھید قتادہ کے گھر لگا کر زرہ اسکے کہ برتن مین آٹے کے رکھے تھے چرا کر اپنے گھر لایا
اوس برتن مین سوراخ تھا آٹا گرتا آیا پھر ایک یہودی کے گھر کہ زید بن السمین اسکا نام تھا امانت رکھہ آیا صبح کو قتادہ اپنی نشان

سے طعمہ کے گھر گیا زرہ مانگنے کو طعمہ منکر ہوا آخر اوس آٹے کے نشان سے یہودی کے گھر چلا گیا اوسے پکڑا کہ زرہ میری دے اوسنے کہا کہ طعمہ امانت
سپرد کر گیا ہے اور لوگوں نے بھی گواہی دی یہہ قصہ حضرت کے پاس پہنچا بنو ظفر کہ قوم طعمہ کی تھی نہیں جانتے تھے کہ طعمہ رسوا ہوا اور یہودی سچا
ہوا اور مسلمان اڑنیکو مستعد ہوئے اور حضرت کی بھی مرضی تھی کہ یہودی پر خیانت ثابت ہوا اور مسلمان بچے رہیں آپنے یہودی کو غصہ کیا اور چاہا
کہ ہاتھ کاٹنے کا حکم کریں اوسی وقت یہہ آیت نازل ہوئی إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ط
تحقیق اوتارا ہمنے طرف تیرے قرآن ساتھ حق کے تو کہ حکم کرے تو درمیان لوگوں کے ساتھ اوس چیز کے کہ دکھلاتا ہے تجھکو اللہ ساتھ وحی
کے وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا اور مت ہو تو واسطے خیانت کرنیوالوں کے جھگڑنے والا اور دشمنی کرنیوالا اوس شخص کا کہ بیگناہ ہے
وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ اور بخشش مانگ اللہ سے اوس قصد سے کہ یہودی کے عذاب کا کیا تھا إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا تحقیق اللہ ہے
بخشنے والا اوس شخص کو کہ آمرزش چاہے مہربان اوپر اوسکے وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ اور مت جھگڑ تو اون لوگوں
کیطرف سے کہ خیانت کرتے ہیں جانوں اپنے کو یعنے قوم طعمہ کی إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اوس
شخص کو کہ ہے خیانت کرنیوالا گنہگار یعنے خیانت میں مصر ہوا اور گناہ میں مستغرق يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ
وَهُوَ مَعَهُمْ شرم کرتے ہیں اور چھپاتے ہیں لوگوں سے اور نہیں شرم کرتے اللہ سے اور حال یہہ ہے کہ خدا ساتھ اونکے ہے اور چھپی باتیں سب
جانتا ہے پس لائق ہے کہ اوس سے شرم کریں اور نہیں کرتے إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ جسوقت مصلحت کرتے ہیں راتکو
اوس چیز کی کہ نہیں پسند کرتا اللہ بات جھوٹی سے بنی ظفر آپسمیں مشورت کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کھالے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
باور کرلینگے کیونکہ مسلمان ہے اور یہودی کی بات کہ کافر ہے نہیں ماننے کے وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا اور ہے اللہ ساتھ اوس
چیز کے کہ کرتے ہیں تدبیر سے گھیرنے والا ساتھ علم کے اور کوئی چیز اوسکے احاطۂ علم سے باہر نہیں هَا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خبردار ہو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑتے ہو تم اونکی طرف سے بیچ زندگانی دنیا کے یعنے ای گروہ بنی ظفر جاہلیت کے سبب دفع کرتے
ہو خیانت خائن کے ساتھ جدال کے دنیا میں فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا پس جو کوئی جھگڑیگا
اللہ سے دفع خیانت میں اونکی طرف سے دن قیامت کے یا کون شخص ہوگا اوپر اونکے نگہبان کہ عذاب کرنیکو نہ چھوڑے یا حمایت کرنے والا
کہ عذاب اونسے دور کرے وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا اور جو کوئی عمل کرے برا کہ ضرر
اوسکا غیر کو پہنچے یا ظلم کرے اوپر جان اپنے کے پھر بخشش مانگے اللہ سے توبہ کرکر پاویگا اللہ کو بخشنے والا گناہ اوسکے کا مہربان اپنے
فضل سے اوپر اس آیت میں رغبت دلوائی ہے طعمہ اور قوم اوسکے کو ساتھ توبہ اور استغفار کے وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى
نَفْسِهِ اور جو کوئی کماوے گناہ اور چاہے کہ بیگناہ کو تہمت لگاوے سوا اوسکے نہیں ہے کہ کماتا ہے اوس عمل کو اوپر جان اپنے کے کیونکہ
ضرر اوس عمل کا اوسکی جان سے دوسرے کیطرف نہیں جاتا وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہے اللہ جاننے والا چور کو زرہ کے حکم کرنے والا
عوض میں اوسکے ہاتھ کاٹنے کا وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا اور جو کوئی کماوے
کچھ گناہ صغیرہ کہ خطاءً ہو یا گناہ کبیرہ کہ عمداً ہو پھر تہمت لگاوے ساتھ اوسکے بیگناہ کو جیسے طعمہ نے زید پر تہمت لگائی تھی پس تحقیق سے
اوٹھا لیا اوسنے بہتان اور گناہ ظاہر وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیرے اور رحمت اوسکی فضل یہہ
تھا کہ وحی بھیجکر حقیقت ظاہر کردی اور رحمت یہہ کہ قصد عذاب زید سے اور تصدیق طعمہ سے پھیر دیا لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ
البتہ قصد کیا تھا ایک جماعت نے بنی ظفر سے یہہ کہ بہکا دیں تجھکو حکم راست سے وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ اور نہیں بہکاوینگے مگر جانوں
اپنے کو کیونکہ وبال اوسکا اونہیں کی طرف پھریگا وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ اور نہیں ضرر پہنچاوینگے تجھکو کچھ بلبت کیونکہ تو ہے
پناہ میں حق کی + تربیت میں ہے رب مطلق کی وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور اوتارا اللہ

نے اوپر تیرے قرآن اور احکام حلال و حرام اور سکھا دیا تجھکو جو کچھ نہ تھا تو جانتا بعضی جزین بعضون نے کہا ہی کہ علم عرفان الٰہی
ہی لفظ حق تعالی کی ربوبیت دیکھہ + نفس کی اپنے عبودیت دیکھہ + راز قیاجان یہی ہی عرفان + کہتے ہین اسکو کمال ایمان ؛ بحر
الحقایق مین ہی کہ حق تعالی نے شب اسری مین علم ماکان اور علم مایکون آپ پر کھولدیا چنانچہ حدیث معراج مین ہی کہ زیر عرش
تھا مین کہ قطرہ حلق مین میرے ڈالا علم اول اور آخر مجھپر کھل گیا وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا اور ہی فضل اللہ کا اوپر
تیرے بڑا کہ نبوت عطا کی اور نبوت سے بڑا کوئی فضل نہین لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ نہین بھلائی بیچ بہت مصلحتون اونکے کہ
قوم طعمہ کے چھپانے کے واسطے طعمہ کی کرتے ہین اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ مگر جو کوئی حکم کرے ساتھہ خیرات دینے کے یا اچھی بات کے
امر معروف وہ ہی جو شرع مین نیک ہو بعضون نے کہا ہی کہ مراد امر معروف سے یہان قرض دینا ہی اور بیمارونکی مدد کرنا ہی اَوْ
اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ یا ساتھہ صلاح کر دینے کے درمیان لوگون کے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا
عَظِيْمًا اور جو کوئی کرے یہہ جو مذکور ہوا واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے پس شتاب دینگے ہم اسکو ثواب بڑا وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اوسکے
راہ سیدھی اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانون کے اعتقاد اور عمل مین یہہ آیت طعمہ کی شان مین ہی کہ قطع ید کے خوف سے بھاگ کر مکہ کو گیا
اور مرتد ہو گیا وہان ایک شخص کے گھر کو سوراخ دیا دیوار گر پڑی دب گیا دوسرے دن دیوار کے نیچے سے نکالا چاہا کہ مار ڈالین لوگون نے
کہا کہ یہہ مدینے سے بھاگ کر یہان پناہ پکڑنے کو آیا ہی مارنا مناسب نہین آخر مکے سے نکالدیا تجار قضاعہ کے ساتھہ شام کو گیا ایک
منزل مین جا اوترا لوگون کو غافل دیکھکر کچھہ اسباب چرا کر بھاگا آخر پکڑکر سنگسار کیا مدت تک جو اوپر اوسکے گذرتا تھا ایک پتھر اوپر مارتا
تھا ایک ٹیلہ پتھرونکا اوسکے مدفن پر ہو گیا اور ایک قول یہہ ہی کہ جب یہ دریا مین بیٹھا کیسہ دینار کا کشتی مین چرایا لوگون نے معلوم کر کر
دریا مین پھینکدیا یہہ عذاب دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا حق تعالی فرماتا ہی نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى متوجہ کرینگے ہم اوسکو آخرت مین جدھر
متوجہ ہوا ہی وہ دنیا مین یعنے یہان کفر اور ارتداد اختیار کیا تھا وہان بھی کافرون مرتدون مین اوٹھا دینگے وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ اور داخل
کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور بری ہی جگہہ پھر جانے کی دوزخ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ع الثلثة
ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک بنایا جاوے ساتھہ اوسکے اور بخشتا ہی جو سوا اسکے ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی
لکھا ہی کہ پیر مرد تھا اوسنے آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گناہون مین غرق ہون لیکن جب سے اللہ کو پہچانا ہی شریک اوس کا
نہین لایا مین اور گناہون سے شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہوا آپ پاس آیا ہون میرا کیا حال ہوگا اوسکی شان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ سوا
مشرک کے سب گناہونکی بخشش کی ہی وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا اور جو کوئی شریک اوس کا
لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا حق سے دور یعنے نہایت گمراہی ہی پس حال مشرکونکا فرماتا ہی
اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا نہین پکارتے یعنے عبادت کرتے سوا اللہ کے مگر عورتون کی سمجھہ لیجئے کہ بتونکو عورتین کہتے تھے
نامون کی تانیث کے سبب جیسے لات اور منات اور عزی اور جس قبیلے کا بت ہوتا تھا اوسکو کہتے تھے فلانے کا انثی اور تفسیر منیر مین ہی
کہ عورتونکی شکل بتون کو تراشتے تھے اور یا مراد اناث سے فرشتے ہین کہ انکو پوجتے تھے اور خدا کی بیٹیان کہتے تھے وَاِنْ يَّدْعُوْنَ
اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ اور نہین عبادت کرتے مگر شیطان سرکش کی کہ لعنت کی ہی اوسکو اللہ نے کیونکہ شیطان بہکاتا ہی مشرکونکو
کہ ان کی عبادت کرو وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا اور کہا شیطان نے البتہ لیدون تیرے بندون سے ایک حصہ مقرر کیا گیا
کہ اوسے بعث النار کہتے ہین حدیث مین ہی کہ ہزار آدمیون مین نو سو ننانوے بعث النار ہونگے وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ اور البتہ
گمراہ کرونگا مین اونکو راہ حق سے اور آرزوئین ڈالونگا مین اونکو جھوٹی جیسے طول حیات یا تاخیر توبہ یا انکار قیامت یا انکار دخول

بہشت یا ارتکاب ذنوب وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ اور البتہ حکم کرونگا مین اونکو پس البتہ چیرینگے کان جانورونکے اور جو
خدانے حلال کیا ہی اوسے حرام کرینگے یہہ اشارہ بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ وغیرہ پر ہی کہ عرب والے کیا کرتے تھے سورۂ مائدہ مین مذکور
ہوگا وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ اور البتہ حکم کرونگا مین اونکو پس پھیر ڈالینگے پیدایش اللہ کی صورت مین یا صفت مین جیسے
خوجہ کرنا اور تیز کرنا دانتون کا اور لواطت اور سحق اور گندوانا رخ اور سب ہاتھ اور پانون کا یا مراد فطرت الٰہی کا تغیر ہی یعنے اسلام
کا یا قوی کا اور جوارح کا استعمال بد کا مومنین ہی وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا اور جو
کوئی پکڑے شیطانکو دوست سوا اللہ کے اور اوسکا کہا مانے پس تحقیق ٹوٹا پایا ظاہر کہ عمر ہاتھ سے گئی اور فائدہ نملا یا ٹوٹا یہہ ہی کہ بہشت
ہاتھ سے گئی اور دوزخ ملی يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وعدہ دیتا ہی اونکو شیطان اوس چیز کا کہ وفا نکرے اور آرزو مین ڈالتا ہی اونکو ایسی
چیز کی کہ نپاہیے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان مگر فریب اور مکر یعنے نفع ظاہر کرتا ہی اوس چیز
مین کہ ضرر سے بھری ہی اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ یہہ لوگ کہ بتونکو پوجتے ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین جگہہ اون کی دوزخ ہی
وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا اور نہ پاوینگے دوزخ سے گریز کی جگہہ کہ جہان بھاگ جاوین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے شتاب داخل کرینگے ہم اونکو بہشتون
مین کہ چلتی ہین نیچے درختون اونکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اوسکے ہمیشہ بے انقطاع ابدًا تاکید ہی وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا
وعدہ کیا اللہ نے سچ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اور کون بہت سچا ہی اللہ سے بات مین لکھا ہی کہ یہود اور نصاریٰ مسلمانون
سے اپنی بڑائی کرنے لگے کہ پیغمبر ہمارا پہلے تمھارے پیغمبر سے ہوا اور کتاب ہماری تمھاری کتاب سے پہلے اوتری اور بہشت مین نجاویگا
مگر یہودی اور نصرانی مسلمانون نے جواب دیا کہ ہمارا پیغمبر خاتم انبیا ہی اور کتاب ہماری ناسخ کتب تمھارے کی ہی ہم سزاوار بہشت
کے ہین یہہ آیت اتری لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ نہین ہی ہوا آرزوؤن تمھارے کی اے مسلمانو اور نہ موافق آرزوؤن
اہل کتاب کے کہ کہتے ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر وہ شخص کہ ہوگا یہودی یا نصرانی یعنے ثواب ملنا اور بہشت مین جانا آرزوؤن
سے نہین حاصل ہوتا اگر اسکی محبت ہی محنت کر اور عمل نیک بجالا بیت ریاضت سے ریاض جنت فردوس ملتا ہی + آب دیدہ و
خون جگر یہہ پھول کھلتا ہی + مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ جو کوئی عمل کرے برا جزا دیا جاویگا ساتھ اوسکے جلدی یا دیر مین یہہ حکم عام ہی
سب عمل کرنیوالونکو لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب غمگین ہوئے امیر المومنین ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کیف الفلاح بعد ہٰذہ الآیۃ کیونکر چھٹکارا ہی بعد نزول اس آیت کے کیونکہ کوئی شخص عمل بد سے خالی نہین پس تحمل اسکی
سزا کا کیسے ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ بیمار نہین ہوتے تم اور مصیبت اور بلا نہین آتی ہی کہا ہان فرمایا یہی سزا ہی تیسیر مین ہی کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے بعد اسکے فرمایا کہ اے ابوبکر تجھکو اور اصحاب اور مسلمانون کو سزائے گناہ دنیا مین دینگے کہ ملاقی ہو خدا سے بیگناہ اور اوروں
کے گناہونکی جزا جمع کرینگے اور قیامت کو دینگے اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ عمل سوء شرک ہی اس دلیل سے کہ حق تعالٰے
فرماتا ہی وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ پاویگا عامل سوء واسطے نفس اپنے کے سوا اللہ کے دوست کہ
مدد اوسے پہنچاوے اور نہ یار کہ عذاب سے چھٹاوے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا اور جو کوئی بجالاوے بعضے اعمال صالحہ سے کیونکہ سب عمل نیک کرنے کی کسیکو طاقت نہین ہی مرد سے ہو
یا عورت سے در انحال کہ وہ ہو ایمان والا پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون بھی قرأت
ہی بصیغۂ مجہول اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب عمل اپنے مین کھجور کے تاگے کے برابر یعنے کچھہ ثواب اونکا کم نہ ہوگا وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا
مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور کون شخص بہتر ہی از روئے دین کے اوس شخص سے کہ خالص کرے جان اپنی کو واسطے اللہ کے

یا مطیع کرے منہہ کو واسطے سجود خدا کے اور حالانکہ وہ ہی نیکی کرنیوالا اور بدی چھوڑنیوالا ہی وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا اور پیروی کی
دین ابراہیم کی درآنحال کہ ابراہیم یا یہہ پیروی کرنیوالا جھکا ہی سب دینوں سے طرف دین اسلام کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا اور
پکڑا خدا نے ابراہیم کو دوست لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے وقت مین قحط پڑا لوگ ہمیشہ سے خوان خلیل سے بہرہ مند
ہوتے تھے بشدت جوع سے اوسی رجوع لائے اونھونے جو تھا سب تصرف کیا جب غلہ نرہا تو مصر مین ایکدوست تھا اونکا معتبر اوسکے پاس
کتنے اونٹ بھیجے کہ مصر سے طعام شام کو لادین اوسنے اونکا پیغام سنکر کہا کہ میری ولایت مین بھی قحط ہی اگر اونکے کھانے کو درکار ہوتا
بھیجدیتا وہ فقرا کے بانٹنے کو منگواتے ہین غلہ ندیا اور قیمت پر بھی نہ ملا اونٹ خالی آئے راہ مین ساربانون نے کہا کہ خالی اونٹ
لیجانے سے شرم آتی ہی محتاج راہ دیکھتے ہونگے کہ غلہ آتا ہی ریت سے تھیلیونمین بھرکر لے آئے حضرت ابراہیم یہہ حال دیکھکر مسجد کو چلے
گئے بی بی سارہ زوجہ اونکی جو سوتیسے اوٹھین تھیلیے بھرے دیکھکر خوش ہوئین ایک کا منہہ کھولا تو اوسمین سفید آٹا تھا نکالکر روٹی پکایا
عیال اطفال کو اور درویشونکو کھلایا حضرت ابراہیم گھرمین آئے بوئی نان دماغ مین پہنچی پوچھا کہ کہان سے یہہ طعام آیا سارہ نے کہا دوست مصری کے
پاس سے اونھونے کہا کہ نہین یہہ دوست حقیقی کے پاس سے آیا کہ اللہ ہی اللہ نے اس سبب سے اونکو دوست پکڑا وَلِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی پس جسکو چاہیے ساتھ دوستی کے
قبول فرماوے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا اور اللہ ہی ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا ساتھ علم اور قدرت کے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي
النِّسَآءِ اور فتوی پوچھتے ہین تجھسے بیچ حق میراث عورتونکے یعنے بیٹیونکے چنانچہ تفسیر مین رکوع یوصیکم اللہ کے گذرا کہ عیینہ بن حصین
کہتا تھا کہ ہم میراث نہ دینگے مگر اوسیکو کہ لڑائی مین جائے اور غنیمت لائے قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ کہہ اللہ فتوی دیتا ہی تمکو یعنے حکم
اپنا بیان کرتا ہی بیچ حق اونکے وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اور دوسری فتوی دیتا ہی وہ جو پڑھا جاتا ہی اوپر تمھارے بیچ قرآن کے
فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ بیچ شان یتیم عورتون کے وہ عورتین کہ نہین دیتے تم اونکو مَا كُتِبَ لَهُنَّ جو کچھ فرض کیا گیا
ہی واسطے اونکے میراث سے وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اور رغبت کرتے ہو یہہ کہ نکاح کرلو اونکو اگر خوبصورت ہون اور مال اونکا
کھالو وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ اور فتوی دیتا ہی قرآن بیچ حق ناتوانون کے لوگون سے کہ اونکو میراث نہین دیتے ہو وَاَنْ
تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ اور حکم کرتا ہی قرآن یہہ کہ قائم رہو تم واسطے یتیمونکے بیچ مہر اور میراث اونکے ساتھ انصاف کے وَمَا
تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا اور جو کچھ کروگے تم بھلائی سے بیچ حق یتیمون اور لڑکونکے اور سوا اونکے اور کے پس تحقیق اللہ
ہی ساتھ اوسکے جاننے والا جزا اوسکی دیگا لکھا ہی کہ ایک شخص بہانہ ڈھونڈھتا تھا کہ اپنے زن کو طلاق دے اور زن اوس کی
بسبب اولاد کے راضی نہین ہوتی تھی اور کہتی تھی تو جہان چاہیے جا لیکن طلاق مت دے بعضون نے کہا ہی کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی
تھی رافع بن خدیج اوسکا خاوند تھا چاہتا تھا کہ طلاق دون یہہ کہتی تھی کہ مین نے اپنی نوبت بھی تیری اور جورو نکو بخشی لیکن
جدا نہ کر حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا
صُلْحًا اور اگر عورت ڈرے خاوند اپنے سے لڑنے سے یا منہہ پھیرنے سے پس نہین گناہ اوپر اون دونونکے یہہ کہ صلح کرلیوین دونو
درمیان اپنے کچھہ صلاح اسطرح سے کہ زن کچھہ مہر اپنا بخشدے یا اپنی نوبت اور جورو اوسکی کو بخشدے اور مرد بھی حقوق خدمت
کے نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا نہ کرے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ اور صلح بہتر ہی خصومت سے اور مفارقت سے لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ کو رضی اللہ عنہا اوسنے طلاق دیا وہ راہ مین آپکے آبیٹھین جب آپ نکلے اونھونے عرض کیا یا
رسول اللہ صلعم رجوع کرو طرف میرے واللہ مجھے خواہش مرد کی نہین لیکن مین یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کو آپکے ازواج مین اٹھون
اور دن اپنی نوبت کا میلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشا حضرت نے اونسے رجعت فرمائی اور نوبت کے روز حجرۂ عائشہ مین تشریف

رکھتے تھے یہہ آیت اونکے قصہ مین نازل ہوئی وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کی گئی ہین جانین بخیلی پر وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَ
تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگر احسان کرو تم بیچ زندگانی کے اور پرہیزکرو تم بدخولی سے اور خفگی سے پس تحقیق
اللہ ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم احسان اور خصومت سے خبردار۔ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ اور ہرگز نکرسکوگے
تم اے لوگو کہ ایک زن سے زیادہ رکھتے ہو یہہ کہ عدل کرو درمیان عورتونکے اسواسطے کہ عدل وہ ہے کہ ہرگز ایک جانب میل نہ واقع
ہو اور وہ مشکل ہے لہذا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باوجودیکہ درمیان ازواج مطہرات کے عدل کمال ملحوظ رکھتے تھے
خدایا بارالہا اس چیز مین کہ مین کرتا ہون کہ جسکا مین مالک ہون جیسی صحبت اور نفقہ اور جسکا تو مالک ہے اوس چیز مین مجھے مواخذہ مت
کیجیو کہ میرے اختیار سے باہر ہے جیسے دوستی بعضی بی بی کی چنانچہ عائشہ کی کہ سب ازواج پر غالب تھی وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ اور اگر حرص
کرو تم عدل کرنے پر اور قادر نہو اوس پر پس مت جھک جاؤ تمام جھک جانا طرف اوسکے کہ مرغوب ہے صحبت اور نفقہ مین یعنے میل قلب کو ساتھ میل فعل اکٹھا
اور اگر ایسا کروگے فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ پس چھوڑ دو اوس دوسری کو جیسی لٹکتی یعنے ایسی عورت نہ مطلقہ ہوگی نہ خاوندوالی وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور اگر اصلاح مین لاؤ اوس چیز کو کہ خرابی کی معاملہ مین بی بیونکے زمانہ گذشتہ مین اور پرہیزگاری کرو ایسے کاموں سے زمانہ آئندہ
مین پس تحقیق اللہ ہے بخشنیوالا گناہان گذشتہ کا اور مہربان ہے اوپر توفیق دینے کے زمانہ آئندہ مین وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ
سَعَتِهٖ اور اگر جدے ہوجاوینگے دونون غنی کردیویگا اللہ ہر ایک کو کشایش اپنی سے وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا اور ہے اللہ کشایش
کرنیوالا اوپر بندونکے حکمت والا بیچ افعال احکام کے وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانونکے
ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ اور البتہ تحقیق وصیت کیا ہمنے
اور فرمایا اون لوگونکو جو دئے گئے ہین کتاب پہلے تمسے اور تمکو بھی وصیت کرتے ہین ہم اور فرماتے ہین ہم یہہ کہ پرہیزگاری کرو اللہ کی
یعنے بچو شرک سے وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ اور اگر کفر کرو پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون
کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے سب مخلوق اور مملوک اوسکے ہین پس کفر اور معصیت سے تمہارے اوسکو کچھ ضرر نہین جیسے ایمان اور
طاعت سے تمہاری اوسکو کچھ نفع نہین وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا اور ہے اللہ بے پروا مخلوق سے اگر اوسکا حکم نمانین تعریف کیا گیا حمد
اوسکی کہین یا نہ کہین ع خود وہ محمود ہے حمد اوسکی کہین یا نہ کہین + لایق حمد ہے تعریف کرین یا نہ کرین وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِى الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانونکے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہے اللہ کارساز
بندونکا اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ اگر چاہے خدا لیجاوے اور فانی کرے تمکو اے لوگو اور لے آوے اور
پیدا کرے اور ونکو کہ فرمانبردار تر ہون جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت سلمان فارسی
پر مارا اور فرمایا وہ لوگ اوسکی قوم ہین فارس والے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا اور ہے اللہ اوپر نیست اور ہست کرنے کے
قادر مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جو کوئی چاہتا ہے ثواب دنیا کا اپنے عمل سے مثلاً جہاد
کرنیوالا کہ غرض غنیمت لینی ہو پس نزدیک اللہ کے ہے ثواب دنیا کا کہ خسیس ہے اور ثواب آخرت کا کہ شریف ہے پس خسیس کو طلب
کرکر شریف کو کیون چھوڑے اور جو کوئی شریف کو چاہیگا تو خسیس تو خود آجاویگا کہ تابع اوسکے ہے مثلاً جو کوئی اللہ کیواسطے جہاد کرے گا
ثواب آخرت کا اوسکو اتنا ملیگا کہ دنیا اوسکے آگے کچھ چیز نہین اور دنیا کی غنیمت بھی اوسکے ہاتھ آویگی پس اصل کو پکڑئے فرع خود ملجائیگی وَ
كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا اور ہے اللہ سننے والا گفتار کا دیکھنے والا کردار کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ اے لوگو جو
ایمان لائے ہو ہوجاؤ قائم رہنے والے ساتھ انصاف کے شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ گواہی دینے والے سچی واسطے اللہ کے اور
اگرچہ اوپر نفسون تمہارے کے ہو گواہی اپنے نفس پر یہہ ہے کہ جسکا حق اوسکے ذمے مین ہو بیان کردے لکھا ہے کہ ایک انصاری نے کہا یارسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا حق میرے باپ پر ہے اور میں شاہد ہوں اسکا لیکن افلاس کے سبب سے باپ کے گواہی نہیں دیتا یہہ
آیت نازل ہوئی کہ گواہی کو مت چھپاؤ اگرچہ تمہارے نفسونپر ہو اَوِ الْوَالِدَيْنِ یا ماں باپ پر تمہارے وَالْاَقْرَبِيْنَ اور قرابت والوں پر
تمہارے اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا اگر ہو وہ شخص غنی یا فقیر یعنے غنی کا غنا کے سبب احترام مت کرو اور فقیر پر افلاس کے
باعث ترحم نہ کرو پس اللہ بہت مہربان ہے ساتھ اون دونوں کے اگر وہ جانتا کہ شہادت اونکی حق میں بری ہے حکم نفرماتا فَلَا تَتَّبِعُوا
الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا پس مت پیروی کرو خواہش نفس کی یہہ کہ میل کرو حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرًا اور اگر پیچ دو زبانوں اپنی کو گواہی راست سے یا اعراض کرو گواہی دینے میں اور چھپاؤ پس تحقیق اللہ ہے ساتھ اوس چیز کے کہ
کرتے ہو تم عدل اور میل سے خبردار اور اوسپر جزا دیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے لوگو جو ایمان لائے ہو خطاب مسلمانونکو ہے یا منافقون کو
یا مومنان اہل کتاب کو کہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر ایمان لائے اور قرآن پر اور موسیٰ اور عزیر اور توریت پر اور کسی
پیغمبر اور کتاب کو ہم نہیں مانتے مسلمانون کو فرمایا کہ دل اور زبان سے تم ایمان لائے اٰمِنُوْا ثابت رہو اوسپر اور منافقون کو کہا کہ ایمان
لائے ہو بزبان ایمان لاؤ بدل اور مومنان اہل کتابکو کہا کہ ایمان لائے ہو بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاؤ سب پر بعضے کہتے ہیں خطاب
کافرونکو کہ ایمان لائے ہو لات اور عزیٰ پر ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکے کہ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم
وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور ایمان لاؤ ساتھ اوس کتاب کے جو نازل کی ہے اوپر پیغمبر اپنے
کے یعنے قرآن اور اس کتاب کے جو اتاری ہے پہلے قرآن سے سمجھ لیجیے کہ معنی اس آیت کی محققون نے یہہ کہے ہیں کہ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو دیکھکر دلیل اور برہان ایمان لاؤ بسبیل کشف اور عیان یا ایمان لائے ہو از روئے تصدیق ایمان لاؤ بطریق تحقیق حضرت خواجۂ
خواجگان مرہم دلہائے دردمندان خواجہ بہاؤالدین نقشبندی قدس سرہ سے منقول ہے کہ فرماتے تھے یا ایہا الذین آمنوا آمنوا
اشارہ ہے کہ ہر پل نفی اپنے وجود کی اور اشارت واجب الوجود کی کیا چاہیے نظم آپکو نیست کر اوسے کر ہست ۔ نفی و اثبات ہے یہی
ای مست ۔ ہو کے بیخود راہ حق کر سیر ۔ کہ خودی سے ہے اور خدا سے بیر ۔ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے معنی میں
یا ایہا الذین آمنوا آمنوا کے فرمایا کہ جیسا ہر سبیے ایمان ہے ایمان کے لایا ہو ہمیں اور ہر نو ایمان تازہ کر نہیں ہوش نظم ایکدم بے حق گذرتا ہے گناہ ۔ ہونا مشغول
آپمیں ہے کفر راہ ۔ خود پرستی کفر ای عارف سمجھ ۔ اپنی ہستی کفر ای عارف سمجھ ۔ چھوڑ ہستی کو کہ ہے ایمان یہی ۔ خود نہ رہ تو حق کا
ہے عرفان یہی ۔ بحر بے پایان ہے اللہ کا ۔ ایک یہہ نکتہ ہے بس اس راہ کا وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اللہ کے اور فرشتون اوسکے اور کتابون اوسکے کے اور پیغمبرون اوسکے اور دن
قیامت کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی نہایت دور مقصود سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام پر یعنے
یہود ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے بچھڑا پوجکر ثُمَّ اٰمَنُوْا پھر ایمان لائے اور توبہ کی ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور
اونکے مارنیکا قصد کیا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا پھر زیادہ ہوئے کفر میں ساتھ انکار نبی آخر زمان
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نہیں کہ اللہ بخشے اونکو کیونکہ اعتبار ہر کام کا خاتمے پر ہے اور اللہ جانتا ہے کہ اونکا خاتمہ کفر پر ہے اور نہ یہہ کہ راہ
دکھلاوے اونکو وہ راہ کہ طرف حق کے ہے بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا بشارت دے منافقونکو ساتھ اوسکے کہ واسطے اونکے ہے
عذاب درد دینے والا لفظ بشارت کا بسبیل تہکم ہے یا خبر کے بجائے بشارت ہے الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
منافق وہ لوگ ہیں کہ پکڑتے ہیں کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا آیا چاہتے ہیں
وہ نزدیک کافرونکے دوستی اونکی سے عزت پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہے سب اور جسکو عزت پہنچتی ہے اوسی سے پہنچتی ہے اور وہ دوستونکو اپنے عزت
دیتا ہے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اور تحقیق خدا نے اتارا اوپر تمہارے اے مسلمانو بیچ قرآن کے

سمجھ لیجئے کہ مکہ مین حق تعالی نے آیت نازل کی تھی کہ ساتھ خوض کرنیوالون اور ہنسنے والون قرآنکے نشست و برخاست مت رکھو اور
وہ آیت یہہ ہے کہ واذا رایت الذین یخوضون الآیۃ سو یہان مدینے مین اوسکا مذکور فرماتا ہے اور یاد دلواتا ہے کہ خدانے قرآن
مین اُتارا تھا اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِھَا وَیُسْتَھْزَءُ بِھَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖٓ یہہ
کہ جب سنو تم آیتون کو اللہ کے قرآن مجید سے کہ کفر کیا جاتا ہے ساتھ اونکے پس مت بیٹھو ساتھ کافرون ٹھٹھہ کرنیوالونکے یہان تک کہ
بحث کرین اور شروع کرین بیچ باتکے سوا ٹھٹھے کے اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ تحقیق تم اسوقت کہ بیٹھو گے اونکے پاس مانند اونکے ہوگے
گناہ مین کیونکہ اوٹھ جانے پر قادر ہو پھر باوجود قدرت کے اون کی صحبت پر راضی ہو اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ
فِیْ جَھَنَّمَ جَمِیْعًا تحقیق اللہ جمع کرنیوالا ہے منافقونکو اور کافرونکو بیچ دوزخکے سب کو اِۨلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ
مِّنَ اللّٰہِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہین ساتھ تمھارے خرابی کا پس اگر واقع ہووے واسطے تمھارے فتح اللہ کیطرف سے
کہتے ہین منافق تمکو کیا نتھے ہم ساتھ تمھارے ہمین بھی حصہ غنیمت مین سے دو وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ
وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اگر ہووے واسطے کافرونکے کچھ نصیب حرب سے یعنے مسلمانوںپر غلبہ کرنا کہتے ہین کافرونکو کیا نہ غالب آئے
تھے ہم اوپر تمھارے تمھین چاہتے تو مار ڈالتے لیکن نمارا ہمنے اور باز رکھا ہمنے تمکو مسلمانونسے کیونکہ ہمنے سستی کی اور مدد مسلمانون کی نکی
تم بچگئے اب ہمین بھی لوٹ مین شریک کرو فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ پس اللہ حکم کریگا اے مسلمانو درمیان تمھارے اور منافقونکے
(۲۰) دن قیامت کے کہ سوا اوسکے کسیکو دعوی حکومت کا نہوگا وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا ۹ اور ہرگز نکریگا اللہ
واسطے کافرونکے اوپر مسلمانونکے دن قیامت کے حجت کہ جس سے مسلمانونکو الزام دیوین یا دنیا مین نکریگا اونکو اوپر مسلمانونکے دسترس
اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ تحقیق منافق فریب دیتے ہین دوستان خدا کو اسلام ظاہر کرکر اور کفر چھپا کر اور اللہ
جزا دینیوالا ہے اونکو فریب اونکی اسطرح سے کہ قیامت کو بھی نور دیگا جیسے مسلمانونکو دیگا جب صراط پر قدم رکھینگے نور مسلمانونکا باقی
رہیگا اور اونکا بجھ جائیگا اندھیرے مین لغزش کھا کھا دوزخمین گرینگے وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی اور جسوقت کھڑے ہوتے ہین
منافق واسطے نماز کے کھڑے ہوتے ہین کاہلی سے جیسے کوئی کچھ کام کراہیت سے کرے اور جو کوئی صحابی دیکھتا ہے تو پڑھتے ہین نہین تو
ترک کرتے ہین یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا دکھلاتے ہین لوگونکو تاکہ جانین کہ یہہ بھی مومن ہین اور نہین یاد کرتے
خدا کو مگر تھوڑا اور وہ بھی مسلمان لوگونکے سامنے نہ خلوت مین یا ذکر زبانسے کرتے ہین بلا دل وہ بہ نسبت ذکر دل کے تھوڑا ہے یا ذکر
اونکا تھوڑا اسواسطے کہا کہ غیر خالص ہے طمع دنیا کے ساتھ ملا ہے اور دنیا اور جو دنیا مین ہے اندک ہے اور ذکر اللہ کا سب
سے بڑا ہے ولذکر اللہ اکبر اور منافق ذکر اللہ کا کرتے ہین اور ریا کرتے ہین مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ دھوکھے مین ہین درمیان
کفر اور اسلام کے لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ نہ طرف مسلمانونکے اور نہ طرف کافرونکے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ
سَبِیْلًا ۱ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اوسکے راہ طرف حق اور صواب کے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ
اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے یہہ خدا کے دشمنونکو دوست
پکڑنا منافقونکا کام ہے اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا آیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو تم واسطے اللہ کے اوپر عذاب
اپنے کے حجت ظاہر اور وہ دوستی کافرون کی ہے کہ موجب عذاب ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق منافق
بیچ طبقے نیچے کے ہین دوزخ کے جسمین عذاب اونپر کافرونسے زیادہ ہے اسواسطے کہ یہہ دل سے کافر ہین اور کفر کو مکر و فریب ساتھ
مسلمانونکے جمع کیا ہے کشف الاسرار مین لکھا ہے کہ جب منافقونکو حکم ہوگا کہ دوزخ مین ڈالو درکۂ اول مین لیجاوینگے وہانکی آگ
کہیگی کہ مین انکو نہین جلاتی کیونکہ حکم میرا زبان پر ہے اور یہہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے اگرچہ دلمین انکے نتھا پھر درکۂ دوم مین لاکر

لیجاوینگے وہان بھی یہی حال ہوگا یہانتک کہ درکہ ہفتم مین لیجاوینگے وہان کی آگ کہیگی کہ لاؤ حکم ہیرا دلبر ہے نہ زبان پر وہ دل مین
اونکے دیکھیگی توسوا شرک سے نہ پاویگی پس جلاویگی ایسا کہ ابدالآباد تک صورت مخلصی کی ندکھاویگی وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا اور نہ
ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اونکے مددگار بنیوالا کہ اوس درکہ سے نکالے اور سب منافق اوسی عذاب مین ہونگے إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا
وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ وہ لوگ کہ توبہ کی نفاق سے اور اصلاح مین لائے فساد اپنے کو اور چنگل مارا ساتھ دین
خدا کے اور سنت پیغمبر کے اور خالص کیا دین اپنے کو واسطے اللہ کے یعنے طاعت عبادت واسطے رضائے الٰہی کے کئی ہے فَأُولَٰئِكَ
مَعَ الْمُؤْمِنِينَ پس یہہ لوگ کہ ساتھ توبہ اور اصلاح اور اعتصام اور اخلاص کے موصوف ہین ساتھ مسلمانونکے ہین یہان بھی وہان
بھی وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا اور شتاب دلویگا اللہ مومنونکو ثواب بڑا اور یہہ بھی اونکے شریک ہونگے مَا
يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا اللہ ساتھ عذاب تمھارے یعنے تمکو کیون عذاب کریگا إِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کروگے تم اوسکا ساتھ
فرمانبرداری کے وَآمَنْتُمْ اور ایمان لاؤگے تم ساتھ وحدانیت اوسکیکے یا ایمان لاؤگے تم ساتھ اوسکے کہ نجات تمھاری اوسکے فضل سے ہے نہ
شکر پر وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا اور ہے اللہ ثواب دینے والا شکر کرنیوالونکو حقوق شکر کا فقطم شکر پر آن حق کا کرافت ۞ إِنْ
شَكَرْتُمْ کو پڑھکے بھول تومت ۞ شکر ہی دافع عذاب خدا ۞ جبکہ ایمان سے بہم بہہ ہوا ۞ کیونکہ ہے نص مین پڑھکے دیکھو لو تم ۞ إِنْ
شَكَرْتُمْ کے ساتھ آمنتم ۞ شکر ایمان جنمین ہون یہہ دو ۞ کیون نہ دوزخ سے ہو نجات اونکو ۞ کہ ہے اللہ شاکر او علیم ۞ اجر دیگا اونکی
بالفضل عمیم ۞ یا الٰہی کروڑ شکر میرے ۞ تیری درگاہ مین ہین سو جانسے ۞ بلکہ کرتا ہون شکر مین اتنا ۞ کہ نہ جسکا ہے حد نہ ہے احصا
بدلے ہر ایک تیری نعمت کے ۞ جو کہ تونے عطا کئی ہے مجھے ۞ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ نہین دوست
رکھتا اللہ پکار کر کہنا بری بات سے مگر جو کوئی ظلم کیا جاوے کیونکہ اوسکو درست ہے کہ ظالم کو برا کہے اور شکایت اوسکی ظاہر کرے لکھا ہے
کہ ایک شخص بھوکا ایک قوم پر گذرا طعام مانگا کسینے اوسکو نہ دیا جہان وہ گیا اوسنے اوس قوم کی شکایت کی اور بیمروتی کی حکایت کی
صحابہ نے منع کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ مظلوم کو شکایت ظالم کی جایز ہے وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا اور ہے اللہ سننے والا بات مظلوم
کی جاننے والا ظلم ظالم کا إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا اگر ظاہر کرو تم بھلائی کو یا
چھپاؤ تم اوسکو یا درگذر و برائی سے کہ شکایت اوسکی تمکو روا ہو پس خدا ہے بخشنے والا عاصیونکا باوجود اوسکے کہ قدرت رکھتا ہے بدلا
لینے کی قادر ہے اوپر عذاب کرنے ظالمونکے اور ثواب دینے عفو کرنیوالونکے اس آیت مین تحریض مظلومون کی ہے عفو پر تو کہ متخلق
باخلاق الٰہی ہون اور باوجود اسکے کہ ظالم کو برا کہنے کی رخصت رکھتے ہین معاف کرین إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ تحقیق وہ
لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اوسکیکے وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ اور ارادہ کرتے ہین یہہ کہ جدائی
ڈالین درمیان اللہ کے اور رسولون اوسکیکے اسطرح کہ ایمان اللہ پر لاوین اور اوسکے پیغمبرونکو نہ مانین وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ
وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم ساتھ بعضونکے اور کفر کرتے ہین ساتھ بعضونکے مراد اس سے یہود ہین کہ کہتے ہین ایمان
لاتے ہین ہم موسیٰ اور عزیر پر اور کافر ہوتے ہین ساتھ عیسے اور محمد کے علیہما الصلوٰۃ والسلام پر وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ
سَبِيلًا اور چاہتے ہین یہہ کہ پکڑلین درمیان کفر اور ایمانکے راہ حالانکہ ایمان تمام نہین ہوتا ساتھ خدا کے جبتک کہ تصدیق پیغمبرونکی
نکرو أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا یہہ لوگ کہ درمیان کفر اور ایمانکے راہ طلب کرتے ہین ہین کافر تحقیق وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا
مُهِينًا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کرنیوالا وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ اور
جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور سب رسولون اوسکیکے اور نہ جدائی ڈالی درمیان کسیکے اونمین سے بیچ ایمانکے بلکہ سب پر ایمان
لائے أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ یہہ لوگ کہ مومنان حقیقی ہین شتاب دیگا اللہ اونکو ثواب اونکا اور نوتیہم میون بھی

قرات ہی یعنے دینگے ہم اونکو ثواب اونکا کہ وعدہ کیا ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا بسبب اونکے مہربان
ساتھ دُگنی کرنے حسنات اونکیکے لکھا ہی کہ سردار یہود کے مثل کعب بن اشرف وغیرہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
کہا کہ اگر تم دعوے پیغمبری مین سچے ہو تو یکبارگی کتاب لے آؤ جیسے موسیٰ لائے تھے یہہ آیت اتری يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ
تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ سوال کرتے ہین تجھسے اہل کتاب یہہ کہ اتار لا دے اوپر
اونکے ایک کتاب آسمان سے ایکبارگی توریت کیطرح یا کتاب بخط سماوی لکھی ہوئی جیسے الواح موسیٰ علیہ السلام یا ایسی کتاب
کہ ہم ظاہر اترتی ہوئی آسمان سے دیکھین یا ہمارے ہر ایک کے نام پر کتاب لاکہ اوسمین لکھا ہو کہ تو پیغمبر خدا ہی یہہ سوال اونکا از روی
تعنت کے تھا اسواسطے قبول نہوا حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی کہ تم آزردہ نہو ایسے ایسے سوال امت والے کیا ہی
کرتے ہین پس تحقیق سوال کیا تھا موسیٰ سے بڑا اسے یعنے بنی اسرائیل وہ قوم ہین کہ موسیٰ سے اس سوال سے بھی بڑا سوال کیا تھا جب
کلام اللہ کا سنا فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً پس کہنے لگے دکھلاوے ہمکو اللہ کو ظاہر اور آشکار فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ پس
پکڑا اونکو صاعقہ نے یعنے آگ آسمان سے آکر جلا گئی بسبب ظلم اونکیکے کہ سوال محال کیا تھا اللہ کی رویت دنیا مین چاہی تھی ثُمَّ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ پھر پکڑا گوسالہ کو ساتھ خدائی کے پیچھے اس سے کہ آئی تھین
اونکے پاس دلیلین یعنے معجزے موسیٰ کے پس معاف کیا ہمنے اونسے یہہ گناہ بسبب توبہ کرنیکے وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اور دیا
ہمنے موسیٰ کو غلبہ ظاہر اتنا کہ موسیٰ نے فرمایا مارو گوسالہ پرستونکو اور اونھون نے فرمانبرداری کی وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ
اور اوٹھایا ہمنے اوپر اونکے پہاڑ کو واسطے قول لینے کے اونسے اور اونھون نے قول کرکے پیچھے توڑا وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
اور کہا ہمنے اونکو ساتھ زبان یوشع علیہ السلام کے داخل ہو دروازہ مین شہر اریحا کے سجدہ کرتے ہوئے اور اونھونے اوس حکم کو نہ مانا
وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اور کہا ہمنے واسطے اونکے مت تعدی کرو بیچ سنیچر کے یعنے مچھلیان
مت پکڑو اور اونھونے یہہ بھی امر نگاہ نہ رکھا اور لیا ہمنے اونسے بیچ ہر ایک اس حکم کے قول گاڑھا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ پس بسبب توڑ ڈالنے اونکیکے قول اپنے کو کیا ہمنے اونکے ساتھ جو کچھ
کیا یعنے مسخ اور طرح طرح کے عذاب ہونے اور دوسرے بسبب کفر کرنے اونکیکے ساتھ توراۃ کے یا قرآن کے اور بسبب مارنے اونکیکے پیغمبرون
کو ساتھ ناحق کے اور یہہ بسبب کہنے اونکیکے کہ دل ہماری طرف علم کے ہین یعنے عقل سے پڑھین محتاج کسیکے علم کے نہین یا دل ہمارے
پردون مین ہین بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین سمجھتے اور ایسا نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا بلکہ مہر کی ہی اللہ نے اوپر دلون اونکیکے بسبب کفر کرنے اونکیکے پس نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے مثل عبداللہ بن سلام اور
اصحاب اسکیکے یا ایمان تھوڑا غیر معتبر وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا اور بسبب کفر کرنے انکے کے ساتھ عیسیٰ کے اور کہنے
اونکے کے اوپر مریم کے بہتان بڑا کہ نسبت زنا کی کرتے تھے وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور بسبب
کہنے اونکیکے کہ تحقیق ہمنے مار ڈالا مسیح عیسے بیٹے مریم کے کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا رسول اللہ مقولہ اللہ کا ہی نہ قول یہود کا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا
صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور نہ مارا اوسکو اور نہ سولی دی اوسکو ولیکن سبہ ڈالا گیا ہی واسطے اونکے سمجھ لیجئے کہ اونکے سردار
کی شکل مشابہ حضرت عیسے کے ہوگئی تھی اوسکو سولی پرچڑھا دیا چنانچہ سورۂ آل عمران مین گذرا وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ
مِّنْهُ اور تحقیق جن لوگون نے کہ اختلاف کیا بیچ شان عیسے علیہ السلام کے البتہ بیچ شک کے ہین قتل اوسکے سے کیونکہ جب اپنے سردار
کو دار پہ چڑھا دیا عیسے سمجھ کر پھر سردار کو ڈھونڈھنے لگے جب کچھ پتا اوسکا نہ پایا تو متردد ہوئے کہ یہہ عیسے ہین لیکن سردار ہمارا کہان
ہی یا شبہے مین عیسے کے جو مارا تھا پھر صبحکو مقتول کو دیکھنے گئے نگاہ کرکے کہنے لگے الوجہ وجہ عیسیٰ والبدن بدن صاحبنا **بیت**

مشبہ ہی عیسیٰ کا بدن اوسکا ہی اپنے یار کا + بعد سولی کے عجب نقشہ ہی اس سردار کا + مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہین ہے
واسطے یہود کے ساتھ عیسیٰ کے اور قتل اوسکے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کی وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ نہین مارا ہے اوسکو مریم
کو بہ یقین بلکہ اوٹھا لیا اوسکو اللہ نے طرف محل کرامت اپنے کے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ غالب بیچ رفع عیسیٰ اور انتقام
یہود کے حکم کرنیوالا ساتھ لعن یہود کے یا حکمت والا بابہام عیسیٰ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ اور نہین کوئی اہل
کتاب سے مگر البتہ ایمان لاویگا ساتھ عیسیٰ کے پہلے موت اپنے سے اور وہ وقت نزع کا ہی جسکو ایمان یاس کہتے ہین وہ کچھ فائدہ کا
نہین ہی یا ایمان لاوینگے سب اوپر عیسیٰ کے جب وہ آسمان سے اوترکر دجال کو مارینگے تو سب اہل کتاب اونکو جانینگے یہہ پیغمبر ہین اور
وہ دین اسلام جاری کرینگے تمام عالم مین کوئی دین نرہیگا سوا اسلام کے چالیس برس زمین پر وہ رہینگے اور حکم شریعت مصطفوی پر کرینگے
پھر وفات پاوینگے مسلمان اونکے جنازے کی نماز پڑھینگے اور روضۂ مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین دفن کرینگے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ
عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا اور دن قیامت کے ہوگا عیسیٰ اوپر اہل کتاب کے گواہ یعنے گواہی دیگا کہ یہود مجھے جھٹلاتے تھے اور نصاری ابن اللہ
کہتے تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ پس بسبب ظلم کے کہ واقع ہوا اون لوگون سے کہ یہودی ہوئے
حرام کین ہمنے اوپر اونکے پاکیزہ چیزین جو حلال کی گئی تھین واسطے اونکے یہہ دونبہ اور تمام حیوانات سے تفصیل اوسکی سورہ انعام مین آویگی
وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا اور بسبب بند کرنے اونکے راہ اللہ کی سے بہت لوگونکو کہ حکم توریت کا چھپاکر اور نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی چھپاکر لوگونکو راہ راست سے باز رکھتے ہین یا یون لوگون کو بہکاتے ہین کہ اوپر ایمان نہ لاؤ پیغمبر دعوی یہہ نہین ہین وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا
وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ اور بسبب لینے اونکے سود کو اور حال آنکہ منع کئے گئے ہین اس سے توریت مین وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ اور بسبب کھانے اونکے مال لوگونکا ساتھ جھوٹ کے باطل سے رشوت اور غصب اور تمام طرق حرام داخل ہین وَاَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور تیار رکھا ہمنے واسطے کافرونکے بنی اسرائیل سے عذاب درد دینے والا لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ
لیکن مضبوط لوگ بیچ علم کے بنی اسرائیل سے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اونکے وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور مسلمان مہاجر اور انصار سے
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ایمان لاتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ
اوس چیز کے کہ نازل کی پہلے تجھ سے یعنے اور کتابین اللہ کی وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ اور ایمان لاتے ہین ساتھ قائم کرنیوالون نماز کے یعنے پیغمبر
ہین کیونکہ نماز سب کی شریعتون مین مقرر تھی وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور دینے والے زکوۃ کے اور ایمان
لانیوالون ساتھ خدا کے اور دن جزا کے اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا یہہ لوگ شتاب دینگے ہم اونکو ثواب بڑا کہ دولت دنیا اور
سعادت عقبی ہے اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ تحقیق ہمنے وحی بھیجی طرف تیرے جیسی وحی بھیجی طرف
نوح کے اور پیغمبرونکے پیچھے نوح سے مثل ھود اور صالح اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام سمجھ لیجیے کہ نوح آدم ثانی اور شیخ
مرسلین ہین اور اول اونھین نے ڈرایا ہی مشرکونکو اور پہلے مشرکونکو اور پہلی امت کو ہلاک انہین نے دعا کرکے کیا ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ اہل کتاب کہتے تھے کہ ایکبار کتاب اللہ کیطرف سے لاؤ تو ہم ایمان لاوین یہہ اونکے جواب مین آیا کہ پیغمبر اسطرح وحی بھیجی ہمنے جیسے نوح وغیرہ
پر وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ اور
وحی بھیجی ہم نے طرف ابراہیم کے اور اسمٰعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور فرزندان یعقوب کے اور عیسیٰ کے اور ایوب کے
اور یونس کے اور ہارون کے اور سلیمان کے تخصیص ان پیغمبرونکی باوجودیکہ من بعد نوح مین داخل تھے واسطے تفضیل اور تعظیم کے
ہی کہ ابراہیم اول اولوالعزم ہین اور عیسیٰ صاحب شرع ناسخ شرایع سابق اور باقی اشراف انبیا ہین وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا
اور عطا کی ہمنے داؤد کو زبور کہ بھری تھی ثنائے الہی سے اور خالی تھی اوامر اور نواہی سے اور شریعت توریت کی تھی وَرُسُلًا

ع ۲۲

قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور بھیجے ہمنے پیغمبر کہ بیچ قرآنکے تحقیق بیان کیا ہمنے اونکوا ویر تیرے پہلے اس سے مثل یوسف
اور زکریا او ر یحیٰی اور الیاس اور الیسع اور عزیر وغیرہم کے وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ اور پیغمبر کہ نہین بیان کیا ہمنے اوپر
تیرے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا اور باتین کہین اللہ نے موسیٰ سے باتین کرنا بیواسطہ اور یہہ نہایت مرتبہ وحی کا ہی سمجھ لیجے کہ
موسیٰ سے کلام کوہ طور پر کیا اور ہمارے پیغمبرؐ سے شرفہ لور پر ببیت فاوحٰی الی عبدہ پڑھکے جان + پیمبرؐ کی رافت تو قدرا ور
شان + اور موسیٰ کے کلام سے سب بنی اسرائیل آگاہ ہوئے اور ہمارے پیغمبر کے کلام سے کسینے اطلاع نپائی رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ بھیجے ہمنے رسول خوشخبری دینیوالے مسلمانون کو اور ڈرانیوالے
کافرون اور منافقونکو تو کہ نہو واسطے لوگونکے اوپر اللہ کے الزام پیچھے بھیجنے رسولونکے یعنے نہ کہین کہ ہمپر پیغمبر نہین آیا تھا کہ ہمین
اسلام میں ڈالتا اور کفر سے نکالتا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ غالب جیسے چاہے ویسے پیغمبر بھیجے حکمت والا کہ امر
نبوت مین رعایت حکمت کی لکھا ہی کہ کئی سردار قریش کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے اپنے
عالمون سے تمہاری نبوت اور کتاب کا پوچھا اونہونے کہا کہ ہم اونکو نہین جانتے اور نہ ہماری کتاب مین اونکا احوال ہی اوسوقت
کئی یہود آئے حضرتؐ نے فرمایا واللہ تم نہین جانتے کہ مین پیغمبر خدا ہون اونہونے کہا کہ ہم نہین جانتے اور نہ کوئی گواہ رکھتے
ہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہہ گواہی نہین دیتے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ لیکن اللہ شاہدی دیتا ہی
ساتھ اوس چیز کے کہ اُتارا ہی طرف تیرے کہ قرآن ہی اور معجزہ دال نبوت پر تیری اُتارا ہی اوسکو ساتھ علم اپنے کے کہ مثل
اوسکے کوئی اہل بلاغت نہین لاسکتا عاجز ہی عقل عقلا کی وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اور فرشتے شاہدی دیتے ہین اوپر
نبوت تیری کے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کفایت ہی اللہ شاہدی دینے والا اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نبوت تیری کے یعنے یہود اور باز رہے راہ اللہ کی سے یا باز رکھا
لوگونکو راہ اللہ کی سے نعت پیغمبرؐ کی چھپا کر تحقیق گمراہ ہوئے گمراہی دور کہ خود گمراہ ہوئے اور اورونکو گمراہ کیا سـ۵ کیون نگمراہی
نہایت ہو پھر اوسکی رافت + جمع جسمین کہ یہہ دونون ہون ضلال و اضلال اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے چھپایا حق کو کہ نبوت ہی اور ظلم کیا پیغمبرؐ پر انکار نبوتکا کر یا لوگونپر راہ حق
سے باز رکھکر نہین ہی اللہ کہ بخشے اونکو اور نہ ہدایت کریگا اونکو راہ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا مگر راہ دوزخکی اور دوزخ
مین جاکر ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے ہمیشہ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور ہی یہہ دوزخمین پہنچانا اور ہمیشہ رکھنا اوپر اللہ کے آسان
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ای لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے کہ کلمہ
شہادت ہی یا قرآن پروردگار تمہارے سے پس ایمان لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمہارے وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور اگر کفر کروگے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے ہی اور زمین کے پھر تمہارے کفر سے اوسکو نہ زیان ہی ایسے ہی
تمہارے ایمان سے اوسکو کچھ نفع نہین وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا احوال تمہارا حکم کرنیوالا تمہارے حق مین
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ای یہود اور نصاریٰ مت زیادہ گوئی کرو تم بیچ دین تمہارے کے
اور مت کہو تم اوپر اللہ کے مگر سچ یہود حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اور نصاریٰ حضرت عیسےٰ کو سو منع فرمایا کہ اتنا غلو مت کرو
کیونکہ عیسےٰ اور عزیر اللہ کے بیٹے نہین ہین اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ سوا اوسکے نہین کہ مسیح عیسےٰ بیٹا مریم
کا رسول خدا کا ہی اور حکم اوسکا ہی مراد کلمے سے بشارت ہی اونکے پیدا ہونے کی بغیر باپکے اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ڈال
دیا اوسکو طرف مریم کے یعنے بشارت دی مریم کو اور عیسےٰ روح اللہ کیطرف سے ہی کہ وجود مین آئی بیواسطے اسبابکے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھ خدا کے اور پیغمبروں اوسکے کے وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اور مت کہو کہ خدا تین ہیں یہہ نصاریٰ کو ارشاد
فرمایا اونکا اعتقاد تھا کہ خدا تین ہیں اللہ اور عیسیٰ اور مریم اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّكُمْ باز رہو تین کہنے سے بہتر ہوگا واسطے تمھارے اِنَّمَا اللّٰهُ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سوا اوسکے نہیں کہ اللہ مستحق عبادت کے اکیلا ہی سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ پاکی ہے اوسکی اوس سے کہ ہو واسطے
اوسکے اولاد لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ واسطے اوسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے اور سب مخلوق
اوسکے ہیں اور مخلوق مثل خالق کے نہیں ہوتا اور فرزند مثل باپ کے ہوتا ہے پس اوسکا زمین اور آسمان میں کوئی فرزند نہیں
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا اور کفایت ہے اللہ تدبیر کرنیوالا بندونکے کاموں کی سمجھہ لیجئے کہ اس آیت میں اللہ کی بے پروائی کا بیان ہے
کہ اوسے کچھہ فرزند کی حاجت نہیں کیونکہ بیٹا واسطے کفایت مہمات پدر کے چاہیئے اور اللہ تعالیٰ آپ حافظ نگہبان اپنے مخلوق کا
ہے کسی یار مددگار کی اوسے احتیاج نہیں حدیث میں وارد ہے کہ نصاریٰ نے کہا کیوں عیسےٰ کو عیب لگاتے ہو آپنے فرمایا بندگی
میں عیب نہیں یہہ آیت نازل ہوئی لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ہرگز نہ انکار کریگا نہ عیب جانے گا عیسےٰ اس سے کہ ہو
بندہ واسطے اللہ کے وَلَا الْمَلٰٓىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور نہ فرشتے مقرب کہ حاملان عرش ہیں یا کروبیان کہ حوالی عرش ہیں یعنے وہ بھی انکار بندگی
سے نہیں کرتے یہہ رد ہے انکا جو فرشتونکو بنات اللہ کہتے تہے وَمَنْ یَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیَسْتَكْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا
اور جو کوئی انکار کریگا اور ننگ رکھیگا عبادت اوسکیسے اور سرکشی کریگا پس شتاب اکٹھا کریگا اونکو طرف اپنے سب کو واسطے جزا دینے
کے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس
پورا دیگا اونکو ثواب اونکا اور زیادہ کریگا اونکو فضل اپنے سے وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
اور جن لوگوں نے انکار کیا اور تکبر کیا پس عذاب کریگا اونکو عذاب درد دینے والا وَّلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا
اور نہ پاوینگے واسطے اپنے سوا اللہ کے کوئی دوستدار اور نہ مددگار یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ اے لوگو تحقیق
آئی ہے تمھارے پاس دلیل پروردگار تمھارے سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا معجزات یا دین اسلام وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا
اور اوتاری ہمنے طرف تمھارے روشنی ظاہر کہ قرآن ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَفَضْلٍ وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور محکم پکڑا کتاب اوسکی کو یا پناہ پکڑی
ساتھہ اوسکے وسوسۂ شیطان سے پس شتاب داخل کریگا اونکو بیچ رحمت کے اپنی طرف سے اور فضل کے اور دکھلاویگا اونکو طرف اپنے
راہ سیدھی کہ اسلام اور طاعت ہے دنیا میں اور انعام اور جنت ہے عقبیٰ میں جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کہا
میں بیمار ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ میں کلالہ ہوں یعنے ماں باپ اور اولاد
نہیں رکھتا اور میرا مال ہے اور کئی بہنیں ہیں میری کیونکر تقسیم کروں یہہ آیت اتری یَسْتَفْتُوْنَكَ فتوےٰ پوچھتے ہیں تجھہ سے
میراث کلالہ میں قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ کہہ اللہ فتوےٰ دیتا ہے تمکو بیچ میراث کلالہ کے اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ
اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ اگر کوئی مرد ہلاک ہو جاوے نہو واسطے اوسکے اولاد بیٹا کیونکہ بیٹی کے ہونے سے بہن میراث سے نہیں
نکلتی اور واسطے اوسکے ہو ایک بہن پس واسطے اوسکے آدھا ہے اوس مال کا کہ چھوڑ گیا وَهُوَ یَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ اور
مرد وارث ہوتا ہے اوس بہن کا اگر نہو واسطے اوسکے اولاد سمجھہ لیجئے کہ اگر سب مال کا وارث ہونا مراد ہے تو اولاد عام ہے
بیٹا ہو یا بیٹی اور نہیں تو مراد بیٹا ہے فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَیْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ اگر ہوویں دو بہنیں اوس مرد کی پس
واسطے اون دونونکے دو تہائیاں ہیں اوس مال سے کہ چھوڑ گیا مرد وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ
اور اگر ہوویں وہ وارث اوسکے بھائی بہنیں مرد اور عورتیں پس واسطے مرد کے ہے مال میراث سے برابر حصہ دو عورتونکے یُبَیِّنُ

اللّٰهُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا بیان کرتا ہی اللہ احکام میراث کے واسطے تمھارے تو کہ ایسا نہو کہ گمراہ ہو جاؤ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور اللہ ساتھ
ہر چیز کے جو بندونکے واسطے زندگی اور موت مین بہتر ہی جاننے والا ہی سمجھ لیجیے کہ میراث کلالہ کے سگے بھائی بہن کو حکم بیٹا بیٹی کا ہی اور
سگے نہون تو سوتیلیونکو بھی حکم ہی اور جو اکیلی بہن ہو تو آدھا اور جو دو ہون تو دو تہائی اور جو بھائی بہن ملے جلے ہون تو بھائی کو
دوہرا حصہ اور بہن کو اکہرا اور جو نری بھائی ہون تو وارث ہین کچھ حصہ معین نہین عصبہ ہین اور اگر بیٹی اور بہن ہو تو بیٹی حصہ دار ہی
اور بہن عصبہ یعنے جو حصہ دارونسے بچے سو لے

سُورۂ مائدہ

مدنی ہی مگر ایک آیت الیوم اکملت لکم دینکم
ایک سو بیس آیتین دو ہزار چار کلمے ہین گیارہ ہزار سات سو تیس حروف ہین فواصل اسکے لم ندیر ہین ربط اوسکا ساتھ سورۂ نساء کے
یہہ ہی کہ سورۂ نساء مین ذکر تحریم طیبات اوپر ظالمون اور توڑنیوالون عہد کے کیا تھا اس سورۂ مائدہ مین ذکر تحلیل بہایم واسطے وفا
کرنے والون عہد کے ارشاد فرمایا اور یہہ بھی ہی کہ اول نساء مین ذکر نفقہ تھا اوّل مائدہ مین امر بوفائے عہد کیا ہی

سورة المائدة مدنية		بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ		وهي مائة وعشرون اية

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہدونکے تئین کہ آپسمین کرتے ہو ساتھ عقدونکو مثل عقد نکاح اور
عقد شرکت اور عقد بیع کے سمجھ لیجیے کہ جب آدمی ایمان لایا سب احکام قبول کئے سو حق تعالی احکام فرماتا ہی اُحِلَّتْ لَکُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ
حلال کئے گئے واسطے تمھارے چار پائے چرنیوالے نہ پھاڑنیوالے جیسے اونٹ گائے بھیڑ بکری اور جنگلی جانور جیسے ہرن بارہ سنگا نیل گائے گورخر اِلَّا
مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ مگر جو پڑھے جاوینگے اوپر تمھارے اسی سورتمین کہ آگے آیت آویگی حرمت علیکم المیتۃ تا آخر وہ حرام ہین غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ
حُرُمٌ نہ حلال جاننے والے ہو شکار کو اور حال آنکہ تم احرام باندھو واسطے حج کے یا عمرہ کے یا حلال تم سب انعام ہین مگر وحشی جانورون کو شکار
کرنا حالت احرام مین حرام ہی اِنَّ اللّٰهَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی حلال اور حرام مین جو کچھ چاہتا ہی یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمتی کرو نشانیون اللہ کی کو یعنے مناسک حج کو کہ نشانیاں دین
حق ہین اور نہ مہینے حرام کو یعنے اوسمین حلال مت جانو قتال کو لکھا ہی کہ حطم کندی ایک شخص تھا شریح اوسکا نام تھا عرب مین بیباک مشہور
تھا وہ حضرت کی خدمتمین آیا اور کہا کہ آپ امت کو کس چیز کی دعوت کرتے ہو آپنے فرمایا کہ خدا کو ایک جانین اور میری رسالت مانین اور نماز
پڑھین اور زکوٰۃ دین اوسنے کہا کہ اچھی بات ہی یہہ مین اپنے یارونسے مشورت کرلون پھر آکر ایمان لاؤنگا پھر اوٹھ گیا اور اونٹ اور مویشی
مدینے کے لوٹکر لے گیا اور آپنے اوسکے آنیسے پہلے فرمایا تھا کہ آج ایک شخص کافر آویگا اور غادر جاویگا پھر حضرت جب عمرہ قضا کو تشریف
لے گئے تنعیم مین پہنچکر آواز تلبیہ حجاج یمامہ کی سنی دیکھا تو حطم کندی وہی اونٹ جو مدینے سے لوٹکر لے گیا تھا قلادے گردنون مین انکی
ڈالے ہوئے ہدیہ کعبے کیواسطے بنائے ہوئے لئے جاتا تھا صحابہ نے چاہا کہ اوس سے چھین لین حضرت نے چاہا کہ قلادے کعبے کیواسطے
اوسنے ڈالے ہین تمھین چھیننا لایق نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ بیحرمت کرو مناسک حج کو اور حلال مت جانو ماہ حرام مین قتال کو
وَلَا الْهَدْيَ اور نہ ان جانورونکو کہ نامزد کعبے کے ہون وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ پٹے والونکو یعنے جن جانورونکے گلےمین پٹہ ڈالکر کعبے کو
لیجاوین وَلَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ اور نہ قصد کرنیوالون گھر حرمت والے کو کہ مکہ معظمہ ہی یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا دھوندھتے
چاہتے ہین قصد کرنیوالے زیارت کعبہ شریفہ کے زیادتی ثواب کی پروردگار اپنے سے یا نفع تجارت کا اور رضامندی اللہ کی یہہ مسلمانون کا
احوال ہی اور کافر زیادتی روزی کی اور اصلاح معیشت دنیا کی فقط چاہتے تبیان مین لکھا ہی کہ رضوان حج ہی وَاِذَا حَلَلْتُمْ
فَاصْطَادُوْا اور جب حلال ہو تم یعنے احرام کھولو پس شکار کرو اگر چاہو سمجھ لیجیے کہ یہہ امر واسطے اباحت کے ہی اور امر بیس قسم ہی
واسطے وجوب کے جیسے اقیموا الصلوٰۃ اور واسطے ندب کے جیسے فکاتبوہم اور واسطے تادیب کے جیسے کل مما یلیک اور واسطے ارشاد
کے استشہدوا اور واسطے اباحت کے جیسے یہان فاصطادوا اور واسطے تہدید کے جیسے اعملوا ما شئتم اور واسطے انذار کے جیسے

قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار اور واسطے امتنان کے جیسے کلوا مما رزقکم اللہ اور واسطے اکرام کے جیسے ادخلوہا بسلام آمنین اور واسطے
تسخیر کے جیسے کونوا قردۃ خاسئین اور واسطے تعجیز کے جیسے فاتوا بسورۃ اور واسطے اہانت کے جیسے کونوا حجارۃ اور واسطے تسویہ کے
جیسے اصبروا اولا تصبروا سواء اور واسطے دعا کے جیسے اللہم اغفرلی اور واسطے التماس کے جیسے افعل واسطے مساوی کے اور واسطے تمنی کے
کے جیسے الا ایہا الشباب ارجعی اور واسطے ترجی کے جیسے الا ایہا اللیل الا انجلی اور واسطے احتقار کے جیسے بل القوا اور واسطے تکوین
کے جیسے کن فیکون اور واسطے تخییر کے جیسے فاصنع ما شئت چنانچہ مسلم مین لکھا ہے وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی قوم کفار قریش کی اسواسطے کہ بند کیا تھا تمکو حدیبیہ مین طواف مسجد حرام سے یہہ کہ حد سے
نکلجاؤ تم اور بدلا اوسکا چاہو سمجھ لیجئے کہ حکم اس آیت کا یہان تک منسوخ ہے مگر شکار کرنا احرام سے نکلکر رواہے اور کافرونکو ہدی
اور قلائد سے امان نہین وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور مددگاری کرو آپسمین اوپر بھلائی کے کہ امر ہے اور پرہیزگاری کے کہ نہی
ہے یعنے امر بجالاؤ اور نہی سے بچو وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور مت مددگاری کرو اوپر گناہ کے اور تعدی کے وَاتَّقُوا
اللّٰہَ اور ڈرو نافرمانی خدا سے اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے نافرمانونکو حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ
وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ حرام کیا گیا اوپر تمھارے مردار کہ بن ذبح مرا ہوا اور لہو بہتا اور گوشت سور کا اوسمین
سب اجزا اوسکے داخل ہین اور جو کچھ کہ پکارا جاوے سوا اللہ کے وقت ذبح کے یعنے اور کے نام پر ذبح کرتے ہین تفصیل اوسکی سورۂ بقرہ
مین مذکور ہوئی وَالْمُنْخَنِقَۃُ اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے گلا گھونٹے ہوئے جانور کا کہ گلا گھونٹ کر مارتے تھے اور انکو کھاتے تھے وَالْمَوْقُوْذَۃُ
اور لاٹھی پتھر مارے جانور کہ مرگئے ہون وَالْمُتَرَدِّیَۃُ اور اوپر سے گرکر مرے ہوئے یا کوئے مین گرکر مرے ہوئے وَالنَّطِیْحَۃُ اور سینگ
مارنیسے جانور مرے ہوئے وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ اور جو کھا گیا درندہ اور مرگیا مگر جو ذبح کرلو تم اونمین سے جینے کو اتنی زندگی
بھی کافی ہے کہ آنکھ یا دم مین حرکت ہو وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ اور جو ذبح کی جاوے اوپر پتھرون منصوب کے کہ گرد بیت اللہ کے تین
سو ساٹھ تھے جاہلیت مین لوگ اونکی تعظیم کرتے تھے بعضون نے کہا ہے کہ نصب سے مراد اصنام ہین اس تقدیر پر علی بمعنی لام ہے
یعنے حرام ہین بت کے واسطے ذبح کرنا وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ اور یہہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھ تیرونکے سمجھ لیجئے کہ تین تیر تھے بے پرو
پیکان ایک پر امرنی ربی لکھا تھا ایک پر نہانی ربی ایک بن لکھا تھا مجاور ہبل پاس رہتے تھے جب کچھ کسیکو کام پڑتا تو مجاور ہبل کے
پاس ہدیہ پہنچاتا وہ خریطے مین ہاتھ ڈالکر ایک تیر نکالتا اگر امرنی ربی والا نکلتا تو وہ کام کرتا اور نہانی ربی والا نکلتا تو اس سال اس
کام سے باز رہتا اور خالی نکلتا تو پھر خریطے مین ہاتھ ڈالکر اور نکالتا اور ان تیرونکو ازلام اور اقداح کہتے تھے اور بعضونے کہا ہے کہ
اونٹونکو ذبح کرکر ازلام پر قسمت کرتے تھے اور بہت ازلام تھے ہر چیز کے جدے جدے نکاح کے جدے اختتان کے جدے ایسے ہر
کام کے جدے جدے سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ قسمت بھی حرام ہے مت کرو ذٰلِکُمْ فِسْقٌ یہہ قسمت معلوم کرنا فسق ہے اور دائرہ
اسلام سے نکلتا ہے کیونکہ اللہ پر افترا ہے اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ آج کے دن کہ روز جمعہ اور عرفہ ہے ناامید ہوئے
وہ لوگ کہ کافر ہوئے جھٹانیمین دین تمھارے سے یا تمھارے رجوع کرنیسے طرف دین اونکیکے فَلَا تَخْشَوْہُمْ وَاخْشَوْنِ پس مت ڈرو انسے
اور ڈرو مجھسے لکھا ہے کہ حجۃ الوداع مین عرفہ کے دن یہہ آیۃ نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ عضبا پر سوار تھے بعد اوسکے
اکاسی روز دنیا مین رہے صحابہ اس آیت کے اترنیسے خوش ہوئے کہ دین تمام ہوا اور امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رض روئے لوگونے
سبب پوچھا اونھونے کہا کہ پیغمبر کا انتقال اس عالم سے قریب ہے کیونکہ جسواسطے عالم دنیا مین تھے وہ کام پورا ہوچکا کہ حقتعالے
نے فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آجکے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا کہ کوئی حکم اوسکا منسوخ نہوگا وَاَتْمَمْتُ
عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ اور تمام کی مین نے اوپر تمھارے نعمت اپنی کہ حج کرو بے غم کوئی مشرک تمھارے ساتھ شریک نہوگا وَرَضِیْتُ لَکُمُ

الربع

الاِسْلَامَ دِیْنًا اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو دین پاکیزہ سب دینونسے سمجھہ لیجیئے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی آیت
احکام مین سوا آیت کلالہ کے نہین نازل ہوئی فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ پس جو کوئی بے بس ہو بیچ بھوک کے کھانا
نہ ملنے کے سبب اوران حرام چیزونمین سے جو مذکور ہوئین کھالیوے درآنحال کہ نہ جھکنے والا ہو طرف گناہ کے یعنے لذت کے لئے نکھاوے
اور نہ زیادہ سد رمق سے فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس تحقیق اللہ بخشنیوالا ہے یہہ گناہ مہربان ہے اوسپر کہ اسقدر کھانیکی رخصت
فرمائی لکھا ہے کہ عدی بن حاتم اور زید الخیل طائی نے کہ حضرت صلعم نے اوسکا نام زید الخیر رکھا تھا حضرت صلعم سے آکر عرض کیا کہ ہم کتون کا
اور مرغونکا شکار کھیلتے ہین بعضے جانور جو کتے مارتے ہین تو ہم دوڑکر اونکو زندہ پاکر ذبح کر لیتے ہین اور بعضے ہمسے پہلے ہی کتے
تلف کردیتے ہین اور حقتعالی نے مردار کو حرام کہا ہے پھر ہمین حکم کیا ہے یہہ آیت اتری یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ
الطَّیِّبٰتُ سوال کرتے ہین تجھسے کہ اونمین سے کیا حلال کیا گیا ہے واسطے اونکے کہہ حلال کئی گئی ہین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین
کہ بنام خدا ذبح ہون وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ اور حلال ہے شکار اوس چیز کا کہ سکھلاؤ تم زخم دینے والونکو خواہ سباع مین سے ہو
جیسے کتا اور چیتا خواہ طیور مین سے ہو جیسے باز اور شکرہ مُكَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ اوس حالت مین کہ شکار کرنیوالے
سکھلانے ہو تم اونکو اوس چیز سے کہ سکھلایا ہے تمکو اللہ نے سمجھہ لیجیئے کہ کتے کی پانچ شرطین ہین اول یہہ کہ آموختہ ہو یعنے کہین پکڑ تو
پکڑلے اور کہین چھوڑ تو چھوڑدے دوسری یہہ کہ جہان بھیجے وہانسے پھرے نہین تیسری یہہ کہ شریک ہوئے پکڑنے ایسا جانور کہ شکار اسکا
نہ کھایا جائے چوتھی یہہ کہ زخم سے مارا ہو پانچوین یہہ کہ اس شکار سے آپ نکھاوے ایسا کتا بسم اللہ اللہ اکبر کہکر جو چھوڑ دو تو اسکا
شکار کھانا درست ہے اور اونمین سے ایکبات بھی نپائی جائے تو درست نہین جیسے کہ فتاوے خلاصہ مین لکھا ہے فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ
عَلَیْكُمْ پس کھاؤ پاک اور حلال اوس چیز سے کہ پکڑ رکھا جانور شکاری نے اوپر تمھارے وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اور یاد کرو تم
نام اللہ کا اوپر اوسکے یعنے وقت چھوڑنے جانور شکاری کے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار پر چھوڑو اور لفظ بسم اللہ بھی کافی ہے سمجھہ لیجیئے کہ
یہہ شرطین مرغان شکاری مین نہین کیونکہ اونکی تعلیم مشکل ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے حرام کھانے مین اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ
تحقیق اللہ جلدی لینے والا ہے حساب حلال اور حرام سے پوچھیگا اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ
لَّكُمْ آجکے دن یعنے بیچ دن نزول اس آیت کے حلال کی گئین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین یعنے جو بنام خدا ذبح ہوئی ہون یہودی نے
کی ہون یا نصرانی نے اور جو مجوسی ہو یا اور دین کا ہو وہ نام خدا کا لیکر ذبح کرے تو وہ حلال نہین اور کھانا اون لوگونکا کہ دی گئی ہین کتاب
یعنے یہود اور نصاریکا حلال ہے واسطے تمھارے وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ اور کھانا تمھارا حلال ہے واسطے اونکے بیچ دین اونکے کیونکہ
تم بنام خدا ذبح کرتے ہو وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ اور حلال ہین واسطے تمھارے عورتین آزاد پاکدامن مسلمانیون سے آزاد واسطے
اولویت کے کہا نہین تو لونڈیان مسلمانیان بھی حلال ہین اور پاکدامن سے یہہ غرض ہے کہ جو عورت بدکار تھی اور توبہ کی تو نکاح مین
آوے درست ہے اور جو پہلے نکاح مین تھی پھر بدکار ہوگئی تو نکاح نہین ٹوٹا پر جو کوئی بدکار ہو اور اپنے کسب پر قایم رہے تو نکاح
اوسکا درست نہین وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور پاکدامنین اون لوگونسے کہ دی گئی ہین کتاب پہلے
تم سے سمجھہ لیجیئے کہ امام اعظم کے نزدیک محصنات عفائف ہین حرا اور لونڈی کتابی کے برابر ہین نکاح مین اور امام
شافعی کے نزدیک محصنات آزاد ہین پس لونڈی کتابیہ کو حرام کہتے ہین اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ
غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ جب دو تم اون کو مہر اونکی درآنحال کہ نکاح مین لانیوالے ہو نہ بدکاری
کرنیوالے ہو ظاہر اور نہ پکڑنیوالے ہو چھپی آشنائی سے وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور جو
کوئی کفر کرے ساتھہ واجبات ایمان اور شرایع اسلام کے کہ حلال و حرام ہے پس تحقیق ناپید ہوگئے عمل اسکے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا

پانیوالونسے ہی سمجھہ لیجیے کہ مسلمان کے حق مین زن یہودیہ اور نصرانیہ اگرچہ اپنے مذہب پر ہو نکاح درست ہی اور اوردین
والی جبتک ایمان نلاوے نکاح کرنا اوس سے درست نہین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو واسطے نماز کے اور بیوضو ہو پس دہوؤ مونہون اپنے کو حد مونہہ کی سر کے بالون سے کہ اکثر
لوگون کے ہوتے ہین اسفل ذقن تک طول مین اور نرمہ گوش سے نرمہ گوش دوسرے تک ہی عرض مین وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ اور
ہاتھون کو کہنیون تک وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اور مسح کرو سرون اپنے کو امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح اور امام اعظم کے نزدیک
چوتھائی سر کا جادھر سے چاہو اور امام شافعی کے نزدیک جسپر اطلاق مسح ہوسکے اوسقدر فرض ہی وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ
اور دھو پانؤن اپنے کو ٹخنون تک ارجلکم منصوب ہی اور عطف اوسکا وجوہکم پر ہی اور بعضے قرات مین کہ مجرور واقع ہی جر
جوار ہی اور کہنیان اور ٹخنین دھونی مین داخل ہین کیونکہ الی واسطے انتہاء غایت کے آتا ہی اور جو غایت جنس مغیا کی ہو تو اس مین
داخل ہوتی ہی جیسے یہان اور جو غیر ہوتے نہین داخل ہونے جیسے فاتموا الصیام الی اللیل مین وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اور اگر
ہو تم ناپاک پس نہاؤ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَآءً اور ہو تم بیمار اور استعمال پانی کا تمکو ضرر کرے یا ہو تم اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم مین سے جائے ضرور سے یا صحبت کرو تم
عورتون سے پس نہ پاؤ تم پانی کو اور شکلین پانی نہ پانے کی یہہ ہین نظم پانی ہو یک میل دور اور یا مرض بڑھنے کا ڈر + یا ہو شدت
کار سردی جانے یا جاوے بیگامر + یا بالیقین زحمت کا ہو یا خوف حیوان و بشر + یا ہو خوف تشنگی نفس یا ہو جانور + یا نہو دلو و رسن
یا نہ پائے مثل آب + ہو گران پانی وہ جبکہ خلف ای با صواب + پھر نہو جیسی کہ عیدین اور جنازہ جز ولی + سارے ان شکلون
مین ہی رخصت تیمم کرنیکی فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا پس قصد کرو تم مٹی پاک کا یعنے جو چیز کہ جنس زمین سے ہو ۵ کہ تیمم اس سے
جو جنس زمین سے ہووے چیز + یعنے جو نہیں ہو خاکستر اور زم العزیز فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ پس ملو مونہون اپنے کو اور
ہاتھون اپنے کو اوس سے ساتھہ دو ضرب کے ایک منہہ کے واسطے ایک ہاتھہ کیواسطے نظم کرکے نیت قصد خاک پاک کی کر ادا + ضرب
دو کر ایک منہہ پر ایک ہاتھو پر پھیرا + دونون اعضا کا کہ استیعاب یہہ شرطین ہین جان + اور بگولے پر بھی جایز ہی تیمم اسکو مان +
بلکہ رفع جنابت کرکے بہر غسل بھی + کر اوسی ڈھب سے تیمم طور اوسکا ہی یہی + میل ہی اربع ہزار از گام اشتر ہر قدم + ڈیڑھ گز کا
گز وہی جو بیس انگلی کا نہ کم + وقت سے پہلے تیمم کے ہی مذہب مین روا + اور برائی اکثر از یک فرض بھی جایز ہوا + جو وضو توڑے
تیمم کو بھی بس توڑے ہی وہ + اور قدرت آب پر زائد اگر حاجت سے ہو + جسکو ہو امید پانی کی کرے تاخیر وہ + تا بوقت مستحب پانا
کہ آخر وقت ہو + بھولکر پانی تیمم سے اگر پڑھلے نماز + تو بمنزل کر اعادہ کا نہ پھر کچھہ اوسکے ساز + ہو گمان تو ڈھونڈھ پانی تا بہ یک پرتاب
تیر + کر وضو و غسل سے زخمی ہون اندام کثیر + تو تیمم کر صحیح اکثر ہون تو غسل و وضو + کرکے باقی عضو پہ زخمی ہین جو کر مسح تو + ہی وضو مین
اختلاف اور غسل مین ہی معتبر + تا نینا اعضا کا لے گنتے یہہ رافت یاد کر + ہی تیمم سے روا موجود ہووے گرچہ آب + قرات قرآن اس
مسجد مین دخل ای باصواب + مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ نہین ارادہ کرتا اللہ تو کہ کرے اوپر تمہارے
کچھہ تنگی اور لیکن ارادہ کرتا ہی تو کہ پاک کرے تمکو پلیدی سے یا گناہ سے وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تو کہ پوری کرے
نعمت اپنی اوپر تمھارے تو کہ تم شکر کرو کہ بڑی نعمت تحقیق جنابت کی غسل اور وضو فرض کیا تو کہ پلیدی سے پاک ہو اور حرج کیوقت
تیمم کی رخصت دی کیا بڑی آسانی کی بیت الہی شکر تیرا ہووے کس زبان سے بیان + دہن مین لال ہی گویا کہ اس بیان سے زبان +
بحر الرائق مین کہا ہی کہ معنے آیت بزبان اہل اشارت یہہ ہین کہ جب اوٹھو خواب غفلت سے واسطے نماز کے کہ معراج تمہارا ہی اور رجوع
بمقام قرب ہی پس مونہون اپنے کو کہ ساتھہ اسکے توجہ طرف دنیا کے ہوئی ہو دھوؤ ساتھہ پانی توبہ اور استغفار کے اور ہاتھونکو پاک کرو

پکڑنے علایق دوجہان سے اور تعلق ماسوائے رحمان سے اور مسح کرو گردنکا یعنے سر راہ الہی مین دو اور پانونکو قیام انانیت سے دھو
اور اگر تمکو جنابت پہنچی ہو التفات ماسوی اللہ سے پس پاک کرو نفسون اپنے کو معاصی سے اور دلونکو رویۃ طاعات سے اور سرونکو
ملاحظہ اغیار سے اور ازواج کو آرام بغیر یار سے اور سراسر کو لوث وجود سے کہ اس سے زیادہ اور پلیدی نہین **نظم** تو پلیدی ہے
آپکو تو کھو + دور کر اپنا کو طاہر ہو + راقبا پھر پاین طہارت دل + ہو تو شاید نمازی کامل + وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ اور یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمھارے وہ شرایع اسلام اور احکام حلال وحرام
ہین اور یاد کرو عہد اوسکا وہ جو قول لیا تم سے ساتھ اوسکے مراد اُس سے عہد روز الست کا ہے یا وہ میثاق کہ لیلۃ العقبہ مین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا کہ سمع اور طاعت پر بیعت کی تھی اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا جسوقت کہا تمنے سنا ہمنے قول
تیرا اور مانا ہمنے امر تیرا اور بعضنے کہا ہے کہ مراد اس سے بیعت الرضوان ہے کہ کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی حدیبیہ مین
تفصیل ان دونون بیعتون کی اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بیچ فراموشی نعمت کے اور توڑنے عہد اسکیکے
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ جاننے والا ہے سینے والی چھپی بات کو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ
بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو ہوجاؤ تم قایم رہنے والے ساتھ حق کے واسطے اللہ کے شاہدی
دینیوالے ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہووے تمکو دشمنی کسی قوم کی مشرکین سے اوپر اس بات کے یہہ کہ تم نہ عدل کرو اونکے حق مین اور اونسے
عہد کر کر توڑو اِعْدِلُوْا عدل کرو هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى کہ عدل بہت نزدیک ہے واسطے پرہیزگاری کے سمجھ لیجیے کہ عدل کفار سے جب اقرب
بمرتبہ تقویٰ ہے تو مومنون سے کیا جانے کہ کیا درجہ رکھتا ہے **بیت** عدل کر اقبا کہ عادل کا + مرتبہ ہے جناب حق مین بڑا وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اور ڈرو اللہ سے ظلم کرنیمین اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو عدل اور ظلم سے وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین اور کام کئے اچھے اور وہ
وعدہ یہہ ہے کہ واسطے اونکے بخشش ہے گناہونکی اور ثواب ہے بڑا فضل الہی سے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ
اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹھایا نشانیون ہماریکو یہہ لوگ رہنے والے دوزخکے ہین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی غطفان
مین حرب بنی ثعلبہ کو گئے تھے وہ اپنے سردار کو کہ غورث نام تھا لیکر پہاڑ پر چڑھ گئے اوسدن مینہہ برستا تھا حضرتؐ اپنے لشکر سے جدا ایک
درخت کے نیچے کپڑے سکھا نیکو بیٹھے تھے غورث نے تلوار کھینچکر آپکے سرپر آیا اور کہا کہ من یمنعک الیوم منی کون ہے کہ حمایت کرے شر سے
میرے آج تمھاری آپنے فرمایا کہ اللہ مانع اور کافی ہے اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور ہاتھ کو غورث کے سینے پر مارا تلوار اوسکے ہاتھ
سے گر پڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اٹھا کر فرمایا من یمنعک منی پھر غورث نے کہا کوئی نہین منع کر سکتا پس کلمہ شہادت پڑھکر
ایمان لایا اور اپنی قوم مین جا کر سبکو دعوت اسلام کی یہہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ
اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمھارے جسوقت کہ قصد کیا ایک جماعت
نے یعنے غورث اور تابعدارون نے اوسکے یہہ کہ دراز کرین طرف تمھارے ہاتھ اپنے واسطے قتل اور ہلاک کے فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
پس بند کئے اللہ نے ہاتھ اونکے تم سے اور ضرر اونکے سے تمھین بچایا بعضونے کہا ہے کہ نزول اس آیت کا حرب بنی نضیر مین واقع ہوا
ہے کہ حضرت دیت عامریونکے واسطے وہان گئے سورہ حشر مین اوسکا قصہ آویگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے کفران اس نعمت کا منکر ہو
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کرین ایمان والے **بیت** کہ اسد نیکی رسانندہ ہے + بدی اور شر
سے رہانندہ ہے وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اور تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا موافقت موسیٰ مین اور جنگ قوم
جبارین مین وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا اور کھڑے کئے ہمنے اونمین سے بارہ سردار ایک ایک ہر قوم مین کہ احوال اپنے قوم

کا معلوم کرین لکھا ہی کہ جب فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کو خالص ہوئی حق تعالی نے حکم کیا کہ ارض مقدسہ کو جاؤ کہ ایلیا یا اریحا یا تمام ولایت شام ہی وہان قوم جبارین تھی عمالقہ اونکو کہتے تھے لقبیہ قوم عاد سے تھے سب زبردست قد اور اور وہانکے ہزار گانون تھے ہر ایک مین ہزار باغ حضرت موسی نے بارہ ہزار سردار لشکر کے بنائے کہ خبرگیری اپنی اپنی قوم کی رکھین جب نزدیک وہانکے پہنچے سردارونکو احوال عمالقہ کا معلوم کرنیکے واسطے بھیجا اوہنونے جاکر جابرونمین ایک سے ملاقات کئی کہ عوج بن عنق تھا تین ہزار تین سو تیتیس گز کا اوسکا قد تھا اور تین ہزار برس کی اوسکی عمر تھی اور اور ونکے بھی قد بڑے بڑے تھے آٹھ سو گز سے اسی گز تک تھے اور باغونمین ایک ایک خوشہ انگور کا اس قدر تھا کہ پانچ آدمی نہ اوٹھا سکین اور انار ایسے تھے کہ آدھے چھلکے مین پانچ آدمی سما جاوین بعضون نے لکھا ہی کہ یہہ جو گئے تو اوہنونے گھوڑے سمیت ہر ایک کو اوٹھا کے اپنی نیفہ مین اورس لیا پھر چھوڑ دیا اوہنونے کہا آپسمین کہ انکی بڑائی اور زور کا احوال چلکر اپنے لشکر مین نکہنا کہ لوگ بددل ہوکر فرمان الہی سے عدول کر کر مصر کو پھر جاوینگے غرض وہانسے یہہ آئے اور موسی اور ہارونکو حقیقت حال سے مخفی خبر کئی دو سردار تو اپنے عہد پر رہے کہ یوشع بن نون اولاد یوسف سے اور کالب بن یوقنا اولاد یہودا سے تھا اور باقی پھر گئے لشکر مین جو احوال دیکھا تھا کہا یا لوگ ہراسان ہوئے کہ ہم اونسے کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ اور کہا اللہ نے تحقیق مین ساتھ تمھارے ہون فتح دینے مین دشمنونپر لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اگر قایم رکھو تم نماز کو ساتھ شرایط اسکے کے اور دو تم زکوۃ مستحقونکو اور ایمان لاؤ تم ساتھ پیغمبرون میرکے اور قوت دو اونکو اور حکم کیا اونکے بجالاؤ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو تم اللہ کو قرض اچھا یعنے راہ الہی مین مال خرچ کرو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ البتہ دور کرونگا مین تم سے گناہ تمھارے اور البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتونمین کہ چلتی ہین نیچے درختون اونکے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ پس جو کوئی کافر ہووے پیچھے اس سے تم مین سے پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سے بنی اسرائیل نے یہہ عہد پورا نہ کیا حق تعالی نے فرمایا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ پس بسبب توڑ دینے اونکے کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہم نے اونکو یا مسخ کیا ہمنے اونکو ذلت جزیہ کی رکھی ہمنے اوپر وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً اور کردئے ہمنے دل اونکے سخت کہ ڈرانا و معجزے دیکھنے اثر نہین کرتے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بدل ڈالتے ہین کلمون کو توریت یا لغت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہہ اونکے سے یعنے توریت کے حکمونمین فاسد تاویلین کرتے ہین یا صفت اور کی بجائے صفت پیغمبر رکھتے ہین وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور بھول گئے حصہ اس چیز سے کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اوسکے توریت مین متابعت پیغمبر آخر زمان سے وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اور ہمیشہ رہیگا تو کہ خبردار ہوتا اوپر خیانت کے یہود ونکے سے مگر تھوڑے اونمین سے کہ خیانت نہین کرتے جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے پس معاف کر اونسے اگر توبہ کرین اور ایمان لاوین اور درگذر کر ایذا اونکیسے اگر جزیہ دینا لازم پکڑین بعضونے کہا ہی کہ مطلق عفو اور صفح ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالونکو وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓی اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور اون لوگونسے کہ کہتے ہین ہم نصاری ہین لیا ہم نے قول اونکا جیسے یہود ونسے لیا تھا پس بھول گئے یہہ بھی حصے اوس چیز سے کہ نصیحت دئے گئے تھے انجیل مین ساتھ اوسکے کہ متابعت فارقلیطا کی کہ احمد مرسل ہین کیجیو فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ پس اوٹھائی ہمنے درمیان اونکے دشمنی ظاہر اور بغض دلمین روز قیامت تک وہ یہہ ہی کہ نصاری تین فرقے ہین آپسمین ایک ایک کا دشمن اور بعضونے کہا ہی کہ یہود مین اور نصاری مین عداوت ڈالی وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ اور شتاب خبردار کریگا اونکو اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے وہ کرتے اور وہ خبردار کرنا وقت جزا کے ہوگا يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ

لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اے اہل کتاب کے تحقیق آیا تمہارے پاس رسول ہمارا بیان کرتا ہی
واسطے تمہارے بہت اوس چیز سے کہ تھے تم چھپاتے کتاب توریت مین سے جیسے آیت رجم کی اور نعت پیغمبر کی اور یہ کتاب انجیل کے
مین سے جیسی بشارت حضرت عیسے ع کے ساتھ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درگذرتا ہی بہت چیزی باتونسے اور نہین خبر نہین کرتا
اونکی کیونکہ کچھ دین کا کام اوسپر موقوف نہین نقل ہی کہ ایک یہودی نے حضرت سے آکر پوچھا کہ وہ کثیر کونسے ہین کہ عفو کرتے
ہو تم آپنے منہہ پھر لیا جب تین بار یہہ معاملہ ہوا اور آپ کچھ غصے ہوئے اور اوسکی غرض یہہ تھی کہ غصہ کرین تا ترک عفو ظاہر
ہو تو آپ کی نبوت پر یقین لا کر ایمان لایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کیطرف
سے نور کہ دور کرنیوالا ضلالت کا ہی اور کتاب روشن کرنیوالی اور خود روشن لکھا ہی کہ نور جناب رسالت ہین صلی اللہ علیہ وسلم
اور وجہ اوس نام کی یہہ ہی کہ پہلے سب سے حق تعالی نے نور آپکا پردۂ عدم سے باہر لایا پھر تمام عالم اوس نور سے ظاہر فرمایا اول
ما خلق اللہ نوری و خلق الخلق من نوری اسیواسطے حقیقت محمدی حقیقۃ الحقایق ہی **بیت** اونھین سے ہی روشن زمین و
زمان + زمین و زمان بلکہ نہ آسمان + ہوتے وہ تو یہان نہ ہوتا کوئی + نہ ہنستا کوئی اور نہ روتا کوئی + عدم سے کوئی دیکھتا
کب وجود + اونھین کے سبب سے ہی یہہ سب نمود + اونھونکا ہی نور اول آیا ظہور + ظہور حق کیا اول اونکا ہی نور + امیر ہین سرور
مرسلین + شہ آخرین مفخر اولین + جناب محمد علیہ السلام + رسول محمد شفیع انام + امام جہان مقتدای رسل + قیام زمان رہنمای سبل
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ ہدایت کرتا ہی ساتھ اوس نور کے یا کتاب کے اللہ اوس شخص کو کہ پیروی
کرتا ہی رضامندی اوسکی ساتھ طلب کرنے راہون سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی کہ سیدھی جنت کو گئی ہی وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ اور نکالتا ہی اونکو اندھیرونسے کفر کے کہ شک ہی یا جہل طرف روشنی ایمانکے یا یقین کے یا علم کے ساتھ
حکم اپنے کے وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور راہ دکھاتا ہی اونکو طرف راہ سیدھی کے کہ نزدیکتر راہونکی ہی طرف حق کے لَقَدْ
كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہی بیٹا مریم کا یعقوبیہ ایک فرقہ
ہی نصاری کا وہ اسکا قایل ہی اور اسی قول سے اوسکا رد ظاہر ہی کہ مان مقدم ولد سے ہوتی ہی پس ولد حادث ہوا اور حادث
الوہیت کے لائق نہین اور دوسری مان اکبر ہوتی اور ولد اصغر اصغر اکبر کا الٰہ کیونکر ہو قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ
اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا کہہ پس کون اختیار رکھتا ہی اور منع کرتا ہی ارادہ اللہ کے سے
کسی چیز کا یعنے کوئی نہین منع کر سکتا اگر چاہے اللہ یہہ کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور مان اوسکی کو اور اون لوگونکو جو بیچ زمین
کے ہین سارے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھ
درمیان اندونونکے ہی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بڑی قدرت والا ہی بے اصل اور بے مادہ پیدا کرتا ہی
جیسے آسمان زمین اور اصل اور مادہ سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے درمیان کی چیزین آسمان زمین کے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا
ہی کہ جنس اوسکی نہین جیسے آدم کو خاک سے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اوسکی ہی جیسے ولد کو والدین سے اور
مرد بے زن سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے حوا اور زن بے مرد سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے عیسی اللہ اللہ عجب شان ہی مولا کی میرے
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ ہی اوپر ہر چیز کے قادر **بیت** قادر مطلق ہی وہ ہر آن ہین + مالک برحق ہی وہ ہر شان ہین
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اور کہا یہود نے اور نصاری نے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور پیارے ہین اوسکے
سمجھ لیجئے کہ توریت مین خطاب آیا تھا یا ابناء احباری یہود نے پڑھا یا ابناء ابکاری اور انجیل مین الی ابی و ابیکم نصاری نے پڑھا
الی ابی و اباکم قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ کہہ پھر کیون عذاب کرتا ہی تم کو ساتھ گناہون تمہارے کے دنیا مین ساتھ قتل اور قید

کے اور آخر مین ساتھ آتش دوزخکے تمھارے ہی قول پر کہ ایام معدودات ہیں چند روز گنتی کے عذاب ہوگا پس اگر تم بیٹے ہوتے تو
باپ بیٹے کو رنج نہین دیتا اور دوست ہوتے تو دوست بھی دوست کو عذاب مین نہین ڈالتا معلوم ہوا کہ تم نہ پسر ہو نہ دوست بَلْ اَنْتُمْ
بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ بلکہ تم آدمی ہو اوس چیز سے کہ پیدا کیا اللہ نے مثل اور آدمیونکے کہ نیکی بدی کا بدلا ملیگا یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ
مَنْ یَّشَآءُ بخشتا ہے اللہ جسے چاہتا ہے اور وہ مسلمان ہین اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ کافر ہین وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اونکے ہے وَاِلَیْهِ
الْمَصِیْرُ اور طرف اوسکے ہے بازگشت سب کی یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا
مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ اے یہود اور نصاری تحقیق آیا ہے تمھارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے واسطے تمھارے راہ حق پیچھے موقوف
ہوجانے پیغمبرونکے تو کہ نکہو تم نہین آیا ہمارے پاس پیغمبر کوئی خوشخبری دینے والا جنت کی اور نہ ڈرانیوالا عذاب دوزخ سے
فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ پس تحقیق آیا تمھارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اللہ
اوپر ہر شی کے قادر ہے چاہے پیغمبر لپ درلپ بھیجے جیسے کہ ایکہزار سات سو برس مین کہ درمیان موسیٰ اور عیسیٰ کے تھے ہزار پیغمبر بھیجے
اور چاہے نہ بھیجے جیسے چھہ سو برس مین کہ درمیان عیسیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء کے تھے چار پیغمبر بھیجے تین بنی
اسرائیل سے اور ایک خالد بن سنان عرب سے اور اس آیت مین حق تعالی نے احسان جتایا اپنا بندونپر کہ جس زمانہ مین وحی آنا ازر
آسمان سے موقوف تھا ہمنے پیغمبر بھیجا بشیر اور نذیر **بیت** جہان تاریک تھا ظلمتکدہ تھا سخت کالا تھا + کہ وہ پردیسے کیا نکلا کہ سب
جا گہہ اجالا تھا + وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ اور یاد کر جب کہا موسیٰ علیہ
السلام نے واسطے قوم اپنی کے اے قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ خالص ہے اوپر تمھارے جو وقت کئے بیچ تمھارے پیغمبر لو کہ
تمھین ہدایت کرین اور کسی امت مین اتنے پیغمبر نہین ہوئے جتنے تم مین اے بنی اسرائیل وَّجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو بادشاہ کہ
فرعونکو غرق کرکر مصر کی حکومت تمھین ہوئے متخلص یا تمھین ملک وسیع دیا کہ اوسمین نہرین جاری ہین مثل منازل ملوک کے یا تم مملوک
فرعونیونکے تھے تمھارے نفس کا تمھین مالک کیا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ اور دیا تمکو جو کچھ نہین دیا کسیکو عالمونسے کہ
من اور سلوی تمپر اتارا اور سایہ ابر کا کیا اور دریا کو پھاڑا یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اے قوم میری داخل
ہو زمین پاک مین جو لکھی ہے اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ مین کہ تمھارے رہنے کی جگہہ ہوگی اس شرط سے کہ قوم جبارین سے
جہاد کرو سمجھ لیجئے کہ ارض مقدسہ ولایت شام ہے یا طور اور گرداگرد اوسکے ہے یا فلسطین ہے یا اور اصح یہہ ہے کہ اریحا اور ایلیا ہیگا کہ
الحال زمین بیت المقدس کی ہے سمجھ لیجئے کہ بنی اسرائیل نے طایفے کا احوال سنکر بہت دہشت کھالی تھی کہنے لگے کہ اگر ہمارا کوئی
سرگروہ ہو تو مصر کو پھر جاوین حضرت موسیٰ نے فرمایا وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھہ
اپنے کے پس پلٹ جاؤگے ٹوٹا پانیوالے دنیا مین جہاد کے ثواب سے اور آخرت مین دیدار حضرت وہاب سے قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا
قَوْمًا جَبَّارِیْنَ کہا اونہونے اے موسیٰ تحقیق بیچ زمین مقدسہ کے قوم ہے سرکش زبردست اوسکا ہمسے مقابلہ نہ ہوسکیگا وَاِنَّا لَنْ
نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاوینگے اوس زمین مین لڑنے کو یہانتک کہ نکلجاوین وہ وہانسے فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ پس اگر نکلین وہ اوس سے پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہین اوسمین قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ کہا بنی اسرائیل کو دو مردون نے اون لوگون سے کہ ڈرتے تھے خدا سے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر
اوندونونکے وہ یوشع اور کالب تھے کہ داخل ہو تم اوپر جبارونکے دروازے قریہ کے سے آنکے ناگہان اور اونکو گلیون مین گھیر لو جگہ
ہین نہ نکلنے دو فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پس جب داخل ہولئے تم اسطرحسے کہ ہم نے بتادیا پس تحقیق کہ تمھین غالب ہو

کیونکہ اونکے قد بڑے ہین اور دل چھوٹے **بیت** تن چند نامرد وبیدل ہین وہ + بدل ناقص اور قد مین کامل ہین وہ + سمجھ لیجئے
کہ یوشع اور کالب نے الہام الٰہی سے بنی اسرائیل کو یہہ بات کہی ہوگی یا حضرت موسیٰ سے دریافت کرکر واللہ اعلم وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوٓا
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور اوپر اللہ کے توکل کرو اس لڑائی مین اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ
اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ کہا اونہون نے اے موسیٰ ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اس ولایت
مین جبتک کہ رہینگے وہ بیچ اوسکے تو دو آدمیونکی بات مانتا ہے اور ہمارے دس کی نہین مانتا ہے پس جا تو اور پروردگار تیرا پس لڑو
تم دونون تحقیق ہم ہین یہان بیٹھے یا مراد رب سے ہارون ہے کیونکہ رب کے معنے سید کے ہین ا ہارون حضرت موسیٰ سے عمر مین بڑے تھے
اسواسطے رب کہا اور لفظ قاتلا سے بھی یہی معنی معلوم ہوتی ہین قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے مین نہین مالک ہون مگر جان اپنے کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال ما
درمیان ہمارے اور درمیان اوس قوم فاسقونکے کہ تیرے فرمان سے نکلے ہین قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً
کہا اللہ نے پس تحقیق زمین مقدسہ حرام کیٔ گئی ہے اوپر اونکے کہ اسمین نجاوین اور نہ مالک ہون وہ انکے سبب نافرمانی کے چالیس برس تک
يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے چھہ فرسخ کے جنگل مین پس قوم موسیٰ کی چالیس برس اوسی چھہ کوس مین سرگردان رہی
صبح کو کوچ کرتے تھے شام کو وہین آ اترتے تھے جہان سے چلتے تھے بعد چالیس برس کے جو بنی اسرائیل باقی رہگئے تھے اونکو لیکر حضرت
موسیٰ نے اریحا فتح کیا پھر وہان رہے لیکن اصح یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ اور ہارون نے اوسی جنگل مین وفات پائی اور بہت بنی اسرائیل بھی
وہین موئے اولاد اونکی جوان ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع کو پیغمبر کیا سب نے اون سے بیعت کی وہ گئے اور ولایت ایلیا اور اریحا
کی جا کر فتح کی اور جبارونکو مارا حدیث مین ہے کہ حضرت موسیٰ ع نے اپنی قوم کو بد دعا کی حکم ہوا کہ چالیس برس تباہی مین سرگردان رہینگے
حضرت موسیٰ پشیمان ہوئے خطاب آیا فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس مت غم کھا اوپر قوم فاسقونکے اور تبیان مین ہے کہ
خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ قوم موسیٰ کی سرگردانی پر غم مت کھا کہ بسبب فسق کے ملعون موسیٰ کے تھے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ
ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اور پڑھ اوپر اہل کتاب کے خبر دو بیٹونکی کہ اونکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل ساتھ حق کے اور قصہ اوسکا مختصر
یہہ ہے کہ حضرت حوا کے ہر بار بیٹا اور بیٹی توام پیدا ہوتے تھے جب جوان ہوتے تھے تو حضرت آدم ایکبار کا بیٹا دوسرے بار کی بیٹی لیکر
نکاح کر دیتے تھے اقلیما قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور لیوذا ہابیل کے ساتھ حضرت آدم موافق اپنی شریعت کے اقلیما کا ہابیل کے
ساتھ نکاح کرنے لگے اور لیوذا کا قابیل کے ساتھ قابیل نے یہہ حکم نمانا کہ میری بہن جو رحم مین میرے ساتھ رہی وہ بہت خوبصورت ہے
مین ہابیل کو نہین دینے کا وہ میرے ہی پاس رہے تو بہتر ہے حضرت آدم نے فرمایا کہ حکم الٰہی یون ہے میرا اختیار نہین قابیل نے
کہا کہ تم ہابیل کو بہت چاہتے ہو مجھہ سے کہ اوسے خوبصورت دیتے ہو اور مجھے بدشکل حضرت آدم نے کہا کہ اگر میری بات تو باور
نہین رکھتا تو تم دونون قربانی کرو جنکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کو لے وہ خبر حق تعالیٰ نے دی کہ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا جو وقت نیاز لائے
دونون کچھہ نیاز ہابیل نے ایک اچھی گوسفند لاکر پہاڑ پر کھڑے کی اس نیت سے کہ اگر میری قربانی مقبول ہو تو اقلیما کو مین
نکاح مین لاؤن اور قابیل نے دستہ ضعیف کم دانہ گندم کا وہین لاکر دھرا اس نیت کہ میری نیاز قبول ہو اور نہین تو مین اپنی بہن
چھوڑونگا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا پس قبول کی گئی قربانی ایک کی ان دونون مین سے کہ ہابیل تھا اسطرح کہ آتش بے دود آسمان
سے اتر کر اوسکے گوسفند کو کھا گئی وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے کہ قابیل تھا آگ اسکے پاس سے گذری اور کھایا
قابیل نے آتش غضب سے جلکر کہا قَالَ کہا قابیل نے ہابیل کو لَاَقْتُلَنَّكَ البتہ مار ڈالونگا مین تجھکو کیون تیری قربانی مقبول ہوئی اور میری
مردود قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ کہا ہابیل نے سوا اوسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ پرہیزگاروں سے کہ قربانی مین نیت

ربع

النصف

خالص رکھتے ہین لَئِنۡ بَسَطۡتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقۡتُلَنِیۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیۡكَ لِاَقۡتُلَكَ اگر دراز کریگا تو طرف میرے ہاتھ
اپنا تو کہ مار ڈالے مجھکو نہین ہین دراز کرنیوالا ہاتھ اپنا طرف تیرے تو کہ مار ڈالون ہین تجھکو اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ تحقیق
مین ڈرتا ہون اللہ پروردگار عالمونکے سے باوجود اوسکے کہ ہابیل قوی تھا قابیل سے لیکن اللہ سے ڈر کر قتل ہونے پر راضی ہوگیا اور ہابیل
نے کہا اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَاِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ پھر جاوے تو ساتھ عذاب
گناہ قتل میرے کے اور ساتھ بدلے گناہ تیرے کے کہ سبب رد قربانی کے ہوا اور یہہ ارادہ ہابیل سے موافق حکم خدا کے تھا پس ہوجاوے تو ان دو
گناہونکے سبب رہنے والون دوزخکے سے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ اور یہی ہے سزا ظالمون کی کہ ناحق قتل کرتے ہین فَطَوَّعَتۡ لَهٗ
نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِیۡهِ پس رغبت دلائی قابیل کو نفس اوسکے نے بیچ مار ڈالنے بھائی اپنے کے اور نہین جانتا تھا کہ کیونکر مارون ابلیس آدمی
کی شکل بنکر ظاہر ہوا ایک مرغ ہاتھ مین لئے ہوئے پس سر اوس مرغ کا ایک پتھر پر رکھا اور دوسرا پتھر اوسپر مارا وہ کچل کر مرگیا قابیل نے
دیکھا جب رات ہوئی اور ہابیل سوگیا تو سر اوسکا ایک پتھر پر رکھا فَقَتَلَهٗ پس مار ڈالا اوسکو دوسرا پتھر اوسکے سر پر مار کر فَاَصۡبَحَ
مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ پس ہوگیا ٹوٹا پانیوالونسے دنیا مین اسطرح کہ جبتک جیا مردود رہا اور آخرت مین ظاہر ہے کہ آدھا عذاب اہل دوزخکا
اکیلے اوسکو ہوگا پھر قابیل حیران تھا کہ کیا کرون چالیسدن اپنی پشت پہ لئے پھرا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ ایک برس تک اوٹھائے
پھرا درندے پرندے غلبہ کرتے تھے ہر وقت لاش کو ہابیل کی گرا دیتے تھے پھر یہہ اوٹھا لیتا تھا جب بہت تنگ آیا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا
یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَهٗ كَیۡفَ یُوَارِیۡ سَوۡءَةَ اَخِیۡهِ پس بھیجا اللہ نے ایک کوے کو کہ کریدتا تھا بیچ زمین کے چونچ سے اور پانون
سے اور پانوسے تا کہ گڑھا ہوگیا اور وہ کیون کریدتا تھا تو کہ دکھاوے قابیل کو کہ کیونکر ڈھانپ دے لاش بھائی اپنے کی لکھا ہے کہ
کوے نے گڑھا کیا اور ایک کوے مردہ کو لاکر اوسمین دھرا پھر اوسپر سے خاک ڈالدی کہ وہ چھپ گیا قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ
مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوۡءَةَ اَخِیۡ کہا قابیل نے ای وائے ہے مجھکو کیا نہو سکا مجھسے یہہ کہ ہون مین اس کوے مانند
اس کوے کے پس ڈھانپ دون مین لاش بھائی کی گڑھا کھود کر گاڑ دی فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ پس ہوگیا پشیمانونسے کیونکہ ایک برس
اوسکو اوٹھائے لیا پھرا یا اسواسطے کہ پشیمان ہوا کہ ماں باپ اوس سے بیزار ہوئے اور تمام بدن اوسکا سیاہ ہوگیا اور آواز غیب سے سنتا تھا
کہ کن خائفا ابدا پھر قابیل جسکو دیکھتا تھا ڈرتا تھا کہ مار نڈالے آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ پس بسبب
اوس قتل کے كَتَبۡنَا عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ لکھا ہمنے اور حکم کیا اوپر بنی اسرائیل
کے یہہ کہ جو کوئی مار ڈالے کسی آدمی کو بغیر بدلے کہ اوسنے کسیکو مار ڈالا ہو یا بغیر فساد کے بیچ زمین کے جیسی راہ لوٹنا ہے یا مرتد ہونا ہے
یا زنا کرنا ہے بشرط احصان فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا پس گویا کہ مار ڈالا لوگون سب کو کیونکہ قتل ایک کا اور سب کا غضب خدا
مین برابر ہے یا اس جہت سے ہے ہتک کی حرمت قتل کی وَمَنۡ اَحۡیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا اور جسنے جلایا اوسکو یعنے
سبب جلانیکا ہوا کسیکے جیسا قصاص معاف کردیا یا کوئی کسیکو قتل کرتا تھا اوسنے چھڑا دیا پس گویا کہ جلا دیا اوسنے لوگون سبکو غرض
اس کلام سے ڈراتا ہے کہ قتل سے بچو اور رغبت دلاتا ہے کہ حمایت لوگون کی کرو وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَیِّنٰتِ اور تحقیق
آئے ہین بنی اسرائیل کے پاس رسول ہمارے ساتھ معجزون روشن کے یا آیتون ظاہر کے ثُمَّ اِنَّ كَثِیۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِی الۡاَرۡضِ
لَمُسۡرِفُوۡنَ پھر تحقیق بہت اُنہین سے پیچھے پہنچنے رسولونکے اور اوتارنے آیتونکے بیچ زمین کے حد سے نکلجانیوالے ہین اوامر اور نواہی الہی
مین لکھا ہے کہ چھٹے برس ہجرت سے کچھ لوگ مدینہ آکر اسلام لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے ہوا مدینہ کی اونکو
ناموافق آئی بیمار ہوگئے حضرت نے دودھ اونٹون کا پلوایا وہ اچھے ہوگئے صبحکو پندرہ اونٹ حضرت کے لیکر اپنے قبیلے کی طرف
چلے یسار حضرت کا غلام تھا کئی آدمی کو لیکر اونکے پیچھے گیا راہ مین ملکر لڑائی ہوئی آخر یسار کو اونھونے پکڑ کر ہاتھ پانون کاٹے چشم

اور زبان بین کانٹے چھبوئے اور شہید کیا حضرت نے سنکر کرز بن جابر کو بیس سوار ساتھ کر کر بھیجا اُن سبکو وہ پکڑلا یا باندھکر یہہ آیت
اُتری اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا سوا او سکے نہین کہ سزا اون لوگونکی کہ لڑتے
ہین دوستان خدا سے اور رسُول او سکے سے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو کہ لوٹتے ہین اور مارتے ہین اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا یہہ کہ خوب
قتل کئے جاوین اگر کسیکو اونھوننے قتل کیا ہوا ور مال نہ لیا ہوا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا یا سولی دئے جاوین اگر کسیکو قتل کیا ہوا ور مال لیا ہو
اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ یا کاٹے جاوین ہاتھ اونکے اور پانٔون اونکے مخالف طرف سے یعنے دست راست اور پائے
چپ اگر مال لیا ہوا ور قتل نہ کیا ہو اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یا کھوئے جاوین زمین سے یعنے قید رکھے جاوین کہ اونسے اور مسلمانون کو
ضرر نہ پہنچے اگر قتل اور غارت نہ کیا ہو پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہ دست و پا اونکے قطع کر کر سلائیان آنکھونین کھینچکر
سولی پر چڑھا دیا ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا یہہ حدین جو مذکور ہوئین واسطے اونکے رسوائی ہی وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا کہ گناہ کیا ہی اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ مگر جن لوگونے کہ توبہ کی
پہلے اس سے کہ قدرت پاؤ تم اوپر اونکے اگر لڑنیوالا مشرک ہی اور توبہ کی اسلام لا کر خواہ پہلے قدرت کے خواہ بعد سب حدین جو مذکور ہین
اوس سے ساقط ہوگئین نہ اوسے مارینگے اور نہ مال چھینینگے اور اگر مسلمان ہی اور پہلے قدرت پانیسے اوسپر توبہ کی تو مالک بن انس کہتے
ہین کہ اوس سے سب حدین ساقط ہوگئین کچھ اوسکو نہ کہینگے مگر کسیکا مال جو بعینہ او سکے پاس ہوگا تو صاحب مالکو دلوا دینگے اور جو کسیکو
مارا ہوگا تو وارث مقتول کے خون کا دعوی کرینگے اور امام شافعی کے نزدیک قبل قدرت پانیکے اوپر اوسکے توبہ سے اللہ کے حدود ساقط
ہوجاتے ہین اور آدمیونکے حق نہین ساقط ہوتے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جانو تحقیق اللہ بخشنے والا گناہون کا ہی ساتھ
توبہ کے مہربان ہی توبہ کرنیوالونپر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ
سے اور ڈھونڈھو طرف او سکے وسیلہ کہ جسنے تم مقرب درگاہ الہی ہو سمجھ لیجئے کہ وسیلہ قرب الہی کا بجالانا اوامر اور نواہی کا ہی لطائف
قشیری مین لکھا ہی کہ وسیلہ تجرید اعمال ہی ریا سے اور تفرید احوال ہی عجب سے اور تخلیص انفاس ہی طلب حظوظ سے کشف الاسرار مین
ہی کہ وسیلہ عابدونکا ساتھ فضایل کے اور عالمونکا ساتھ دلائل کے اور عارفونکا ساتھ ترک وسایل کے ہی عابد توسل پکڑتا ہی ساتھ
معاملہ کے اور عالم ساتھ مکاشفے کے اور عارف ساتھ معائنے کے عابد عمل اس آیت پر کرتا ہی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا عالم
نظر اس آیت پر رکھتا ہی اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض عارف عمل اس آیت پر کرتا ہی قل اللہ ثم ذرہم ندیم بارے
خواجہ عبد اللہ انصاری نے کہا الہی وسیلہ طرف تیرے بھی تو ہی ہی **بیت** گر کسنے طلب سے پایا تجھے + پائی مین نے طلب بھی
ہی تجھ سے وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ اور محنت کرو اور جہاد کرو بیچ راہ او سکے اعدا ظاہر اور باطن سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تو کہ تم
چھٹکارا پاؤ بسبب ان اعمال کے **نظم** سوچ ای رافت کلام کردگار + یعنے فرمائین ہین چیزین اوسنے چار + رستگاری حقیقی انہین
سے ہو ترک ان چارونسے مت کرو تم بھول + اوّل ایمان ہی کہ دیتا ہی نجات + شرک سے اور کفر سے ای نیک ذات + دوسری تقوے
جو عصیان سے بچا + مرضی اللہ دیتا ہی دکھا + تیسری ہی جو وسیلہ کی طلب + اسمین رکھا ہو سنے ہی سر عجب + یعنے کل ناسوت کو کر کر
فنا عالم لاہوت مین ہوجئے بقا + چوتھی فرمایا جہاد نفس کو + یعنے تو اپنی انانیت کو کھو + نفی کر اپنے وجود اور ذات کو + حق کو ثابت
سوچ تو اسبات کو + جب رہا حق اور نہ تو تب ہی مزا + درمیان سے صاف پردہ اوٹھ گیا + دیکھکر پھر وا چھوڑے دیدار یار + ہوگیا
دونون جہان مین رستگار + رائے ومرئی وہ بہت پھر ہی ایک + جز خدا کوئی نہین ای مرد نیک + اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے بتونکی پوجا کرکے اور گوسالہ کی پرستش کرکے اگر ہو واسطے اونکے جو بیچ زمین
کے سب مال و متاع اور مانند او سکے ساتھ او سکے یعنے جتنا زمین کے سب مال متاع اور مانند او سکے ساتھ او سکے یعنے جتنا زمین مین ہی

اتنا ہی اور بھی ہو نقدا ور جنس لِیَفْتَدُوْا بِہٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ تو کہ بدلا دیوین اپنے نفس کا ساتھہ اوسکے عذاب دن قیامت
کے سے مَا تُقُبِّلَ مِنْہُمْ نہ قبول کیا جاویگا اونسے وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے اونکے ہی قیامت کو عذاب درد دینے والا یُرِیْدُوْنَ اَنْ
یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا ہُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْہَا ارادہ کرینگے یہہ کہ نکلجاوین آگ سے اور نہین وہ نکلنے والے اس سے وَلَہُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ
اور واسطے اونکے ہی عذاب ہمیشہ کہ دور نہوگا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَہُمَا اور چور مرد اور چور عورتین پس کاٹو ہاتھہ ان
دونونکے سمجھ لیجئے کہ دس درم کی قدر اگر چرایا ہو امام اعظم کے نزدیک اور ربع دینار امام شافعی کے نزدیک اور تین درم امام مالک
کے نزدیک اور زیادہ اوس سے جو ہو لیکن اس سے کم پر ہاتھہ کاٹنا نہین جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا سزا ہی بدلے اوسکے کہ جو کمایا اُن دونون
نے کہ مال مومن مین ترک حرمت کی نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ عبرت ہی خدا کی طرفسے کہ پھر ایسا کام نہ کرین وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ اور اللہ غالب
ہے اپنے حکم مین حکمت جانتا ہی جسمین کہ حکم کرتا ہی فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِہٖ وَاَصْلَحَ پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے یعنے
چوری سے اور صلاح مین لاوے کام اپنے کہ جسکا مال لیا ہو اوسے راضی کرے اور آگے کو پھر نہ چھوڑ دے فَاِنَّ اللّٰہَ یَتُوْبُ عَلَیْہِ
پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی توبہ اوسکی لیکن قطع ید ساقط نہین ہوتا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا اونکے گناہ کا ہی
مہربان ہی اوپر اوسکے کہ قیامت کو رسوا نکریگا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانا تونے یہہ خطاب
حضرت کو ہی اور مراد امت ہی یہہ کہ اللہ واسطے اوسکے ہی ملک آسمانونکا اور زمین کا یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ
عذاب کرتا ہی جسے چاہتا ہی جیسے چور کا ہاتھہ کاٹنا ہی اور بخشتا ہی جسے چاہتا ہی جیسے چور کو بعد توبہ کے وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی چاہئے عذاب کرے چاہے بخشے یٰٓاَیُّہَا الرَّسُوْلُ ای رسول یہہ بڑا لی کا خطاب ہی کہ یاد
فرمایا اللہ نے ساتھہ لقب کے اور انبیاؤنکو ساتھہ نام کے ذکر کیا ہی جیسے یا آدم انبئہم یا نوح اہبط یا ابراہیم اعرض عن ہذا یا موسے
انی اصطفیتک یا عیسے ابن مریم ءانت قلت اور ہمارے پیغمبر کی نوبت جب خطاب کی ہوئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول
لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاہِہِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُہُمْ نہ غمگین کریں تجھہ کو وہ لوگ
کہ بسبب عناد کے جلدی کرتے ہین اور ڈالتے ہین اپنے آپ کو بیچ کفر کے اون لوگونمین سے کہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اور یہہ کہنا
ہی ساتھہ منہون اونکے اور نہین ایمان لائے دل اونکے مراد اس سے منافق ہین وَمِنَ الَّذِیْنَ ہَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ
اور اون لوگونسے کہ یہودی ہوئے سننے والے ہین قول تیرےکو واسطے جھوٹ کے سمجھ لیجئے کہ یہود کا دستور تھا کہ حضرت کا کلام سنکر باہر
نکلکر کہتے تھے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ سنا اور حال آنکہ وہ نہ سنا ہوتا تھا جھوٹ کہتے تھے اور وہ یہود مدینے کے تھے
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ لَمْ یَاْتُوْکَ سننے والے ہین واسطے اوس قوم دوسری کے کہ نہین آئے تیرے پاس مراد اس سے یہود خیبر
کے ہین کہ یہود مدینے کے اونکو خبرین پہنچاتے تھے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ خیبر کے اشراف مین ایک مرد اور زن سے زنا ہوا دونو
محصن تھے یعنے مرد بھی بیاہا تھا زن رکھتا تھا اور عورت بھی بیاہی تھی خاوند رکھتی تھی اور حد اونکی توریت مین رجم تھا یہود نے وہان
کے کہا کہ کتاب مین اوس شخص کے کہ یثرب مین پیدا ہوا ہی اگر تازیانے ہون تو قبول کرو اور رجم سے اونکو چھڑاؤ کہ اشراف ہین
آخر کئی یہود اون دونونکو لیکر مدینے مین آئے مدینے کے یہودون نے حضرت سے کہا کہ حد محصن کے زنا کی کیا ہی آپنے فرمایا کہ تم
مانو تو کہون اونھون نے کہا ہمین قبول ہی اسیوقت جبرئیل حکم رجم کا لائے آپنے فرمایا رجم کرو اونھون نے نہ مانا اور کہا توریت
مین چالیس تازیانے سیاہ کرکر مارتے ہین کہ پشت سیاہ ہو جائے اور منہہ سیاہ کرکر اُلٹا گدھے پر سوار کرکر گرد شہر کے پھراتا ہی جبرئیل
نے حضرت کو کہا کہ یہہ جھوٹ کہتے ہین ابن صوریا توریت کا عالم ہی اوسکو بلا کر پوچھہ تو رجم ہی حضرت نے فرمایا کہ فدک مین جوان
ہی سادہ روی سفید پوست یک چشم ابن صوریا نام یہود نے کہا ہان ہی وہ بڑا عالم توریت کا ہی آپنے فرمایا اوسے بلاؤ وہ

٨٣ ہکری

کہارے سوما تو یہود نے کہا اچھا ابن صوریا کو بلا یا حضرت نے فرمایا تو ہی ہے ابن صوریا اوسنے کہا ہان آپنے کہا قسم ہے تجھے
اوس خدا کی کہ جسنے توریت موسیٰ پر نازل کی اور دریا پھاڑا اور تمکو فرعون سے نجات دی اور من وسلویٰ نازل کیا تمھاری کتاب
مین حد زانی محصن کی رجم ہے یا نہین اوسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ توریت مجھے نہ جلادے اگر جھوٹ کہون اور تغیر دون نہین
تو اقرار کرتا مین بھلا تم تو کہو تمھارے یہان کیا ہے آپنے فرمایا رجم اگر چار شخص گواہی دین زنا پر محصن اور محصنہ کے ابن صوریا نے
کہا کہ ہمارے توریت مین بھی یہی حکم ہے لیکن علما ہمارے ملاحظے سے اشراف کے تازیانو نپر حکم دیتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ دونو نکو
رجم کرو نزدیک مسجد کے دروازے پر رجم کیا اللہ تعالیٰ نے اونکا احوال بیان فرمایا کہ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ بدلاتے ہین
کلمونکو جنمین رجم ہے پیچھے اوس سے کہ اللہ نے وضع کیا اونکو بیچ جگہہ اونکیکے اور عوض اوسکیکے جلد او تحمیم لکھدیتے ہین یَقُوْلُوْنَ اِنْ
اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا کہتے ہین یہود خیبر کے اگر دئے جاؤ تم یہہ حکم محرف یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو جلد
کا حکم کرین پس لیلو اوسکو اور قبول کرو اور اگر نہ دئے جاؤ تم یہہ حکم اور رجم کا حکم کرین پس بچو اور قبول مت کرو وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ
فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ؕ اور جس شخص کا ارادہ کرے اللہ گمراہ کرنا یا فضیحت کرنا یا ہلاک کرنا اوسکا پس ہرگز نہ مالک ہوگا تو
واسطے اوسکے اللہ کیطرف سے کچھ چیز کا کہ دور کرے اوس فتنے کو اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ یہہ لوگ وہ ہین کہ
بیچ ازل کے نہین ارادہ کیا اللہ نے یہہ کہ پاک کرے کفر سے دلون اونکے کو لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ واسطے اونکے بیچ دنیا کے رسوائی
ہے وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ ہمیشہ دوزخمین رہینگے سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ یہود بہت سننے والے ہین جھوٹکو بہت کھانیوالے ہین حرام کو رشوت کی راہ سے حکم پھرانین فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ پس اگر آوین محکمے مین تیرے پاس پس حکم کر درمیان اونکے یا منہہ پھیرلے اونسے اس آیت مین حقتعالی نے
اختیار دیا حضرت کو حکم کرنے نکرنیمین وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْــًٔا اور اگر منہہ پھیرلے تو اونسے پس ہرگز نہ ضرر پہنچا دینگے تجکو
کچھ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان اونکے ساتھ انصاف کے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالونکو وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
اور کیونکر حکم کرین تجھکو اور حال یہہ ہے کہ پاس اونکے توریت ہے بیچ اوسکے حکم ہے اللہ کا ساتھ رجم کے پھر پھر جاتے ہین پیچھے اوس کے
کہ تو حکم کرتا ہے موافق کتاب اونکیکے وَمَآ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور نہین یہہ لوگ ایمان لانیوالے اپنی کتاب پر یا تیرے حکم پر اِنَّآ اَنْزَلْنَا
التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ تحقیق ہمنے اوتاری توریت بیچ اوسکے ہدایت ہے طرف حق کے اور روشنائی ہے کہ شبہ کے اندھیرکو
دور کرے يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا حکم کرتے تھے ساتھ اوسکے پیغمبر بنی اسرائیل کے وہ جو مطیع تھے خدا کے لِلَّذِيْنَ هَادُوْا
وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ اور واسطے اون لوگونکے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے ہین خدا کے لوگ اور عالم
زاہد ساتھ اوس چیز کے کہ امر کئے گئے تھے محافظت کا کتاب اللہ کے سے کہ توریت ہے یعنے نگاہ رکھنے کا توریت کے تغیر تبدل سے
وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ اور تھے اوپر کتاب کے گواہ کہ بیان اوسکا سچ کرین جیسے ابن صوریا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ پس مت
ڈرو لوگونسے حق بات کہنے مین اور ڈرو مجھہ سے حکم حق مت چھپاؤ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اور مت مول لو بدلے حکمون
اور آیتون ہمارے کے مول تھوڑا کہ مال رشوت ہے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس
چیز کے کہ نازل کی اللہ نے پس یہہ لوگ وہی ہین کافر یہہ یہود کو فرمایا کہ توریت مین کچھ لکھا ہے حکم کچھ کرتے ہین وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ اور لکھا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے بیچ توریت کے یہہ کہ ایک جان مارین بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر اللہ
کے حکم کے خلاف عوض ایک تن کے دو تن بنی قریظہ کے مارتے ہین وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ

بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخمونکا
بدلا ہے فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ پس جو کوئی خیرات کر ڈالے ساتھ قصاص کے یعنے معاف کر دے پس وہ کفارت ہے
واسطے گناہون اوسکے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی
اللہ نے وہ یہود ہین کہ عوض مین ایک کے دو کو مارتے ہین پس یہہ لوگ وہی ہین ظالم وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور پیچھے بھیجا ہمنے اوپر نشانہون پیغمبرونکے عیسے بن مریم کو درانحال کہ سچا کرنیوالا تھا اوس
چیز کو جو اوسکے آگے تھی توریت سے وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ اور دی ہمنے اوسکو انجیل بیچ اوسکے ہدایت طرف توحید
کے اور روشنی راہ حق کی ہے وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ اور سچا کرنیوالی ہے انجیل
اصول دین مین اوس چیز کو جو آگے اوسکے تھی توریت سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگارونکے وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ اور چاہیے کہ حکم کرین انجیل والے عالم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ نے بیچ اوسکے مراد اس سے وہ حکم ہین
کہ اوس وقت مین کہ منسوخ نہین ہوئے تھے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ
نازل کی اللہ نے مانند یہود کے کہ حکم انجیل سے عدول کرتے تھے پس یہہ لوگ وہی ہین فاسق کہ حکم خدا سے یا ایمان سے انکار کرتے ہین
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نازل کی ہمنے طرف تیرے کتاب یعنی قرآن
ساتھ حق کے درانحال کہ سچا کرنے والی ہے اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہے جنس کتب منزلہ سے اور نگہبان اوپر اوس کتب کے کہ جو کوئی
اون کتابون مین سے تغیر دے قرآن مین معلوم ہو جاتا ہے یا گواہ صحت پر اونکے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ پس حکم کر درمیان اہل
کتاب کے ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور تسویہ سے بیچ قصاص کے یہہ آیت ناسخ ہے حکم تخییر کو کہ پہلی آیت مین گذرا
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ اور مت پیروی کر خواہشون اونکی کی ہرگز اوس چیز سے کہ آئی ہے تیرے پاس حق سے
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا واسطے ہر ایک فرقے کے کیا ہمنے تم مین سے دین اور راہ کہ نص قرآن اور حدیث نبی آخر الزمان
سے ثابت ہے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو امت ایک اور
لیکن تو کہ آزماوے تمکو بیچ اوس چیز کے کہ آئی ہے تمھارے پاس شریعتون مختلفہ سے مناسب ہر زمانیکے کہ ماننے والا ظاہر ہو جاوے
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ پس دوڑ کر بھلائیونکے کہ اتباع شرائع ہے اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ
طرف خدا کے ہے پھر جانا تمھارا سبکا پس خبر دیگا تمکو وقت جزا دینے کے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے دنیا کے
کامونمین وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور یہہ کہ حکم کر تو درمیان اُنکے ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے سبب نزول اوسکا
یہہ ہے کہ علماے یہود نے آپسمین مشورہ کیا کہ حضرتکو چلکر کچھ فریب دین کہ شاید اپنی راہ سے پھر جاوین پھر آپکے پاس آکر کہا کہ ہم بڑے
اشراف ہین جو ہم ایمان لائے تو اور سب یہودی ایمان لے آوینگے ہم مین اور قوم مین کچھ قصہ خون اور مال کا ہے اگر تم حکم موافق رضا
ہمارے کرو تو ہم رسالت تمھاری مانتے ہین حق تعالی نے حضرت کو اون کی بات قبول کرنیسے منع فرمایا اور کہا کہ حکم کر ساتھ اوس چیز
کے کہ نازل کی اللہ نے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ اور مت پیروی کر خواہشون
اونکی کی اور ڈر اونسے یہہ کہ بھکا دوین تجھکو بعضے اوس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے طرف تیرے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ پس اگر پھر جاوین حکم اللہ کے سے پس جان تو یہہ کہ ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ پکڑے اونکو ساتھ بعضے
گناہون اونکے کے دنیا مین اور باقی کے عقبی مین وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ اور تحقیق بہت یہودیون سے البتہ فاسق ہین
سبب نزول اس آیت کے یہودون نے کہا ہم تیرے حکم پر نہین راضی یہہ آیت اتری کہ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ پس حکم جاہلیت کا چاہتے

ع ہین حد زنا اور قصاص مین جو حکم ہے توریت اور قرآن کے راضی نہین ہوتے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ اور کون
شخص بہتر ہی اللہ سے حکم مین واسطے اوس قوم کے کہ یقین لاتے ہین لکھا ہی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حضرت
کی حضور مین جھگڑنے لگے عبادہ نے کہا کہ میرے یہود بہت مددگار اور دوست ہین لیکن مین نے دوستی خدا اور رسول مین سکو چھوڑا
خدا اور رسول کی دوستی بس ہی عبداللہ بن ابی نے کہا کہ حوادث زمانے سے ڈرتا ہون مین یہود کو نہین چھوڑ سکتا یہہ آیت اُتری
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود اور نصاری کو دوست
بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ بعض اونکے دوست بعض کے ہین واسطے موافق ہونے اونکے تمھاری مخالفت مین وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ
فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور جو کوئی دوست پکڑے اونکو تم مین سے پس تحقیق وہ ان مین سے ہی **نظم** یہود اور نصاری کو مت دوست کرو کہ
ہی دوستی اونکی بدای البشر + یہہ کیا سخت ہند بد واقع ہی جان + کہ اونکا محب اونکے ہی درمیان + اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمونکو کہ دشمنونسے دوستی کر کر اپنے پر ظلم کرتے ہین فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ پس دیکھا تونے اون لوگونکو کہ بیچ دلون اونکے آزار ہی نفاق
کا جیسے ابن ابی وغیرہ جلدی کرتے ہین بیچ دوستی یہود ونکے کہتے ہین ڈرتے ہین ہم یہہ کہ پہنچ جاوے ہمکو گردش زمانے کی یعنے اسلام
مغلوب ہوجاوے اور کفار غالب حقتعالی نے اس اندیشے کو اونکے باطل کر کر فرمایا فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ پس شاید ہی
کہ اللہ لے آوے فتح کو پیغمبر کے اور مومنونکے واسطے مراد اس سے فتح مکہ ہی یا یہود کے مواضع جیسے فدک اور خیبر اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کے قتل اور اخراج کا فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ پس ہوجاوین منافق اوپر اوس
چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلون اپنے کے دوستی یہود سے یا شک بیچ کام پیغمبر خدا کے پشیمان وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ اور کہینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین کیا یہی وہ لوگ ہین جو قسم کھاتے تھے ساتھ امر خدا کے
الثلثة سخت قسم اپنی کہ تحقیق یہہ ساتھ تمھارے ہین اور اب پردہ اونکا فاش ہوگیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے تھے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ نابود ہوئے عمل اونکے پس ہوگئے ٹوٹا پانیوالے کہ دنیا مین فضیحت ہوئے اور آخرت مین ثواب سے محروم رہے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم مین سے دین اپنے سے اس آیت
مین اخبار غیب ہی وقوع اوسکا بعد وفات حضرت کے ہوا کہ تمام عرب مرتد ہوگئے مگر اہل مکہ اور مدینہ اور سوا اونکے جسے اللہ نے چاہا
فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ پس شتاب لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہی اونکو اور وہ پیار کرتے ہین اوسکو
اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ نرمی کرنیوالے ہین اوپر مسلمانونکے سختی کرنیوالے ہین اوپر کافرونکے وہ اہل یمن یا اہل
فارس تھے یا اشعری کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے ابو موسی اشعری کی طرف منہہ کر کے کہا ہم قوم ہذا اور تفسیر مین ابن عباس
اور حسن بصری سے ہی کہ ابوبکر صدیق اور اصحاب اونکے کہ مہاجر اور انصار ہین کہ مرتدونکو مارا اونکے حق مین حق تعالی نے فرمایا یُجَاهِدُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ جہاد کرینگے بیچ راہ اللہ کے اور نڈرینگے ملامت کرنے سے کسی ملامت کرنیوالیکے ذٰلِكَ فَضْلُ
اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ یہہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی اوسکو جسکو چاہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ کشایش والا ہی اور خلق اپنے کے
جاننے والا ہی اُسکو جو مستحق اوسکا ہی لکھا ہی کہ عبداللہ بن سلام اپنے یارونکو لیکر حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ بنی قریظہ
اور بنی نضیر ہمارے ساتھی ہین لیکن بواسطہ اسلام کے اونھون نے قسم کھائی ہی کہ ہمسے ایک جگہہ جمع نہون اور رشتہ داری نہ رکھین
اور ہمارا مکان دور ہی آپکے اصحاب کے بھی مجلس سے ہم محروم ہین ہم کیا کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر یہود دشمنی کرتے ہین تو
کرنے دو اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا سوا اسکے نہین کہ دوست تمھارا ہی اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ جو ایمان

لائے ہین ابن سلام نے جب یہہ آیت سنی کہا رضینا باللّٰہ و برسولہ و بالمؤمنین اولیاء پھر صفت مومنونکی کی کہ اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ وہ لوگ کہ قایم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور حال آنکہ وہ رکوع کرنیوالے ہین اکثر تفسیرونمین لکھا ہی کہ یہہ آیت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی شان مین آئی ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت حجرے سے باہر نکلے مسجد مین لوگونکو دیکھا بعضے رکوع مین تھے بعضے قیام مین تھے اور مسجد کے دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا اس سے آپنے پوچھا کہ تجھے کچھ چیز کسینے دی ہی اُسنے کہا ہان یہہ انگوٹھی مجھے اس شخصنے دی ہی اور اشارہ علی مرتضی کیطرف کیا آپنے فرمایا کسوقت اُسنے کہا حالت رکوع مین آپنے یہہ آیت پکار کر پڑھی اور کہا خوشخبری ہو تجھہ کو اے علی کہ تیری شان مین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ اور جو کوئی دوست پکڑے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین پس تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہین غالب حدیث شریف مین ہی کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہود ی اظہار اسلام کرتے تھے آخر منافق ہو گئے بعضے اصحاب سے اور اونسے دوستی تھی حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو اون لوگونکو کہ پکڑتے ہین وہ دین تمھارے کو ٹھٹھا اور کھیل اون لوگونمین سے کہ دئے گئے ہین کتاب توریت پہلے تم سے اور کافرونکو دوست وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور ڈرو اللہ سے جو اونسے منع کیا اوس سے باز رہو اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ مقتضائے ایمان حقیقی یہہ ہی کہ دشمنان خدا سے دوستی مت کرو **بیت** دوستی مت کیجئے رافت عدو اللہ سے ✤ کیونکہ وارد ہی اللہ کی درگاہ سے وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا اور جب پکارتے ہو تم لوگونکو طرف نماز کے پکڑتے ہین اوسکو ٹھٹھا اور کھیل سمجھ لیجئے کہ جب مسلمان اذان سنکر نماز کو اُٹھتے تھے تو یہود آپسمین بطریق استہزا کہتے تھے قاموا لا قاموا صلوا لا صلوا اور ہنستے تھے معالم التنزیل مین ہی کہ ایک ترسا مدینہ مین تھا جب موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تو وہ ملعون کہتا جل جائیو جھوٹ کہنے والا ایک رات خدمتگار کے ہاتھ سے اوسکے گھر کو آگ لگی وہ مع اہل و عیال جلکر رہگیا **بیت** آتش قہر الہی سے نہ جلجائے وہ کیون ایسے محبوب خدا سے جو کرے بے ادبی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ یہہ ٹھٹھا اونکا ساتھ اذان کے واسطے اسکے ہی کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے اسبات کو کہ دین کے کام مین ٹھٹھا کرنا کیا عذاب لاتا ہی لکھا ہی کہ ابو یاسر بن خطب اور رافع بن ابی رافع کئی یہودیونکو لئے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور پوچھا کہ تم کس پیغمبرونمین سے ایمان رکھتے ہو آپنے فرمایا کہ ایمان رکھتا ہون خدا پر اور جو مجھپر نازل کیا ہی و ما انزل الی ابراہیم و اسمعیل و اسحق ساری آیۃ پڑھدی جب حضرت عیسے کا نام آیا اونھون نے اونکی نبوت کا انکار کیا اور کہا قسم خدا کی نہین جانتے ہین تمھارے دین سے بدتر کوئی دین اور تمسے بے نصیب زیادہ کوئی دین والا دو نوجہانمین یہہ آیت اتری قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ کہہ اے یہود نہین عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھ اوس چیز کے کہ اُتاری گئی پہلے اوس سے مثل توریت اور انجیل اور تمام کتابونکے وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ اور یہہ اسواسطے ہی کہ اکثر تمھارے فاسق ہین قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ کیا خبر دون مین تمکو ساتھ بدتر کے اوس جزا مین نزدیک اللہ کے یعنے تم کہتے ہو کہ تمھارا دین سب دینونسے بدتر ہی اور تم سب دین والونسے بے نصیب زیادہ ہو اوس سے مین بدتر دین والا جزا مین نزدیک اللہ کے بتادون مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وہ شخص ہی کہ لعنت کی اوسکو اللہ نے اور غصے ہوا اوپر اوسکے اور وہ یہود ہین کہ اللہ نے اپنی رحمت سے دور کرکر غضب مین ڈالا ہی وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ اور کئے اونمین سے بندر صورت مسخ کرکے جیسے اصحاب سبت وَالْخَنَازِيْرَ اور سور جیسے منکر مائدہ عیسے کے وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اور وہ شخص کہ بندگی کی شیطان کی جیسے گوسالہ پرست یا مراد

ع

کعب بن اشرف ہی یا دہ ہے کہ معصیت مین فرمانبردار شیطان کا ہے اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ یہ لوگ بدتر
ہین جگہہ مین یعنے قیامت کو بری جگہہ مین ہونگے اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ سیدھی سے وَاِذَا جَآءُوْکُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا
بِالْکُفْرِ وَھُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ اور جب آتے ہین تمھارے پاس منافق یہود وغیرہ کہتے ہین ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہین
ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق نکلگئے ہین ساتھ اوسکے یعنے کفر اونکے ساتھ ہی دخول اور خروج مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا یَکْتُمُوْنَ
اور اللہ خوب جانتا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ ہین وُہ چھپاتے کفر اور نفاق سے وَتَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَاَکْلِهِمُ السُّحْتَ اور دیکھا تونے بہت منافقون اور یہود و نمین سے جلدی کرتے ہین بیچ گناہ کے اور ظلم کے اور بیچ کھانے
اونکے رشوت اور ربا کو لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ البتہ برا ہی جو تھے وہ کرتے لَوْلَا یَنْھٰهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ
الْاِثْمَ وَاَکْلِهِمُ السُّحْتَ کیون نہ منع کیا اونکو درویشون نے اور عالمون نے بولنے اونکیسے جھوٹکو اور کھانے اونکیسے رشوت یا
ربا کو لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ البتہ برا ہی جو کچھہ کہ وُہ کرتے ہین اور نہی اور منع مین اونکے دریغ رکھتے ہین لکھا ہی کہ ہجرت سے
پہلے مدینے مین یہود کے پاس مال بہت تھا عیش و عشرت کرتے تھے جب آپ تشریف لائے اوھوننے انکار اور عناد کیا حق تعالی
نے برکت اونکے مال کی اوٹھالی اسباب معیشت مین نقصان آنے لگا کلام بیہودہ بکنے لگے اونکے احوال کی حق تعالی خبر دیتا ہی
وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ اور کہا یہود نے ہاتھہ اللہ کے بند ہین یہہ کنایہ ہی بخل سے یعنے ہمین کچھہ نہین دیتا اور روزی ہمپر تنگ
کرتا ہی غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بند کئے گئے ہین ہاتھہ اونکے خیر سے اور لعنت کئے گئے سبب اوس چیز کے کہ کہا اوھون نے
کلام بیہودہ بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ بلکہ دونون ہاتھہ اوسکے کشادہ ہین خرچ کرتا ہی جسطرح چاہتا ہی سمجھہ لیجیے
کہ یہہ آیت متشابہات سے ہی ایمان ہمارا ہی اسپر اور عقل سے ہماری وراہی جیسا اوسکے لائق ہی ویسا اوسکا ہاتھہ ہی اور یہہ کنایہ ہی
کمال جود سے دونون ہاتھو نسے دیتا ہی یعنے کثیر العطا ہی وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا اور
البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود مین سے جو کچھہ اتارا گیا طرف تیرے پروردگار تیرے سے نافرمانی اور کفر یہود کا اور زیادہ ہوگا اگرچہ قرآن دافع
کفر و طغیان ہی لیکن انکی ان دونون صفتونکو بڑہا دیگا جیسا غذائے لطیف صحیح کو قوت دیتی ہی اور مریض کو سبب افزونی مرض ہوتی
ہی وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور ڈالی ہمنے درمیان اونکے یعنے فرقون یہود کے جیسے قریظہ اور
نضیر عداوت اور بغض روز قیامت تک کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا جسوقت جلاتے ہین
آگ واسطے لڑائی کے ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بجھا دیتا ہی اوسکو اللہ اسطرح کہ آپسمین اونکے پھوٹ پڑجاتی ہی اور ملا
دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ اور اللہ دوست نہین رکھتا فساد کرنیوالونکو وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْکِتٰبِ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَکَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ اور اگر تحقیق اہل کتاب ایمان لاتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
پرہیزگاری کرتے گناہونسے یا یہودیت اور نصرانیت سے البتہ دور کرتے ہم اونسے برائیان اور گناہ اونکے اور البتہ داخل کرتے ہم
بہشتون نعمت کے بین وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ اور اگر وہ قایم رکھتے احکام توریت
کو اور انجیل کو یعنے اوسپر عمل کرتے اور جو کچھہ اتارا گیا ہی طرف اونکے پروردگار اونکے سے کہ قرآن ہی اوسپر عمل کرتے لَاَکَلُوْا مِنْ
فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ البتہ کھاتے وہ روزی اپنی کو اوپر سر اپنے سے اور نیچے پاؤن اپنے سے یعنے روزی فراخ ہوتی اوپر
سے مینہہ برستا نیچے زمین مین روئیدگی ہوتی یا اسقدر میوہ ہوتا کہ درختونسے اوپر سے بھی توڑتے اور نیچے سے زمین پر گرا ہوا بھی
چنتے مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ بعضے اون یہود و نمین سے ایک جماعت ہی بیچ راہ کے میانہ رو چلنے والی یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لائے وَکَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا یَعْمَلُوْنَ اور بہت اونمین سے برا ہی جو کچھہ کہ کرتے ہین یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ

رَبِّكَ اے پیغمبر پہنچا تمام خلائق کو جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار سے تیرے یعنے جو احکام دین کے اترے ہین
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ اور اگر نہ کرے تو اور تمام احکام کو نہ پہنچاوے پس نہ پہنچایا تو نے پیغام اوسکا کیونکہ بعضے کا چھپانا
ضایع کرنا اوسکو ہے جیسے ایک رکن نماز کا اگر ترک کرے نماز نہین ہوتی وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور اللہ بچاویگا تجھکو لوگون
سے کوئی تجھے نہین مار سکیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو انس رضہ سے منقول ہے
کہ حضرت کی پاسبانی کیا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی آپنے قبہ ادیم دوختہ سے سر نکالکر فرمایا کہ اے لوگو باز رہو کہ خدا نے
مجھے نگاہ رکھا قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ کہہ اے اہل کتاب
نہین ہو تم اوپر کسی چیز کے دین سے یہانتک کہ قایم کرو تم حکم توریت کو اور انجیل کو کہ ایمان لانے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر دونون کتابون
مین امر ہے اور قائم کرو اوامر اور نواہی اوس کے کو کہ اتارا گیا طرف تمہارے پروردگار تمہارے سے یعنے قرآن وَلَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ
مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّكُفْرًا اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود اور ترسا سے جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار
تیرے سے یعنے سنا قرآن کا سرکشی اور کفر فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ پس مت غم کھا اوپر زیادتی سرکشی کے اوپر کفر قوم کافرون
کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے زبان سے اور جو لوگ کہ یہود ہوئے اور بیدین اور ترسا جو کوئی ایمان لائے انمین
سے دل کے اخلاص سے ساتھ اللہ کے جل جلالہ اور دن قیامت کے اور کام کئے اچھے پس نہین ڈر اوپر اونکے عذاب کا اور نہین وہ کہ غم
کھاوین فوت ثواب سے لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ رُسُلًا تحقیق لیا ہمنے عہد زبانی انبیا کے بنی اسرائیل
کا توحید مین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اقرار کرنے مین اور پہنچائے ہمنے طرف اونکے پیغمبر اول موسی اور آخر عیسے
علیہما السلام كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُهُمْ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ جسوقت آئے اونکے پاس پیغمبر ساتھ
اوس چیز کے کہ نہ چاہتے تھے جی اونکے تکالیف شرعیہ سے ایک فرقہ کو جھٹلا دیا مانند عیسے اور محمد کے علیہم الصلوٰة والتسلیمات اور
ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہین مثل زکریا اور یحیی اور اشعیا کے علیہم السلام وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا اور گمان کیا بنی
اسرائیل نے یہہ کہ نہوگا کچھ فتنہ اونکو مارنے اور جھٹلانے پیغمبرونکے سے پس اندھے ہوئے حق دیکھنے سے اور بہرے ہوئے حق بات سننے
سے بعد حضرت موسی علیہ السلام کے ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ پھر پھرا یا اللہ نے اوپر اونکے توبہ کو حضرت عیسے علیہ السلام کے وقت مین
ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا پھر اندھے اور بہرے ہوئے كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ بہت اونمین سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ
بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ اور مناسب اوسکے سزا دیگا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا وَقَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا ہے نظم
اپنا سا جانو مجھے کو خوب ہون + بندہ ہون مخلوق ہون مربوب ہون + بندگی رب کی کرو اے جاہلو + غافل اتنے بھی نہو اے غافلو
بندگی بندیکی کرنا جہل ہے + جو کرے یہہ سخت وہ نااہل ہے + ہو نہا ہے مخلوق بھی خالق کہین + مین ہون مخلوق خدا خالق نہین
میرا اور تم سبکا وہ خالق ہے ایک + ہم ہین سب مرزوق اور رازق ہے ایک + ہے وہی لایق عبادت کے خدا + اور نکوئی معبود ہے
اوسکے سوا + اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ تحقیق شان یہہ ہے کہ جو کوئی شریک لاوے
ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا اللہ نے واسطے اوسکے بہشت اور جگہہ اوسکی دوزخ ہے وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اور نہین
واسطے ظالمونکے کہ اللہ کو چھوڑ کر اور کی عبادت کرتے ہین کوئی مدد دینے والا کہ عذاب اُنسے دفع کرے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ

اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں اللہ تیسرا ہے تین میں کا سمجھ لیجیے کہ مرقوسیہ ایک فرقہ ہے نصاریٰ کا اونکا یہہ اعتقاد ہے کہ خدائی تین میں بٹی ہے اللہ اور مریم اور عیسیٰ میں وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّآ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ اور حال یہہ ہے کہ نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ ایک کہ گرد شرکت کی پردۂ وحدانیت اوسکی کو نہیں پہنچی وَاِنْ لَّمْ یَنْتَہُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور اگر نہ باز رہینگے یہہ قوم اوس چیز سے کہ کہتے ہیں اور اللہ کو ایک نجانینگے البتہ لگیگا اون لوگونکو کہ کافر ہوئے ترساؤں میں سے عذاب درد دینے والا اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ کیا پس نہیں توبہ کرتے طرف اللہ کے اس قول اپنے سے کہ کہتے ہیں اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں بخشش مانگتے اوس سے اللہ کو ایک جانکر یہہ استفہام بمعنی امر ہے یعنے چاہیئے کہ توبہ کریں اور بخشش مانگیں وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے بخشش مانگنے والونپر مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ نہیں مسیح بن مریم مگر پیغمبر قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ تحقیق گذرے ہیں پہلے اوس سے پیغمبر اور اونکو معجزے دئے تھے جیسے عیسیٰ کو دئے اگر عیسیٰ مردہ جلاتا تھا تو موسیٰ عصا کو اژدہا کرتا تھا کہ اس سے بھی نادر ہے اور جو عیسیٰ بن باپکے پیدا ہوا تو آدم بن ماں باپکے پیدا ہوا یہہ اس سے عجب تر ہے پس معجزے پیغمبروںکے بندے سے خدا نہیں کرتے وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ اور ماں اوسکی اولیا سے ہے اور سچا کرنیوالی ہے آیات ربانی کو چنانچہ کہا ہے وصدقت بکلمات ربہا وکتبہ کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ تھے دونوں مریم اور عیسیٰ کھاتے تھے کھانا جیسے اور سب کھاتے ہیں پس جو محتاج غذا کا ہو وہ اللہ نہیں اُنْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَہُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم واسطے اونکے نشانیاں وحدانیت اپنے کی پھر دیکھ احوال اونکا کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں قبول کرنے حق کے سے قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اوس چیز کی کہ نہیں مالک واسطے تمہارے ضرر ہیں اور نہ نفع میں یعنے عیسیٰ کو یہہ قدرت نہیں کہ خدا کی طرح سے ضرر تم سے دور کرے اور نفع بخشے وَاللّٰہُ ہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور اللہ وہی ہے سننے والا اچھوٹی باتیں تمہاری جاننے والا پلید عقیدے تمہارے قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ کہہ اے اہل کتاب کے مت زیادتی کرو ناحق دین اپنے کے سوا حق کے یعنے اے یہود مبالغہ مذمت عیسیٰ میں مت کرو اور اے نصاریٰ افراط مدح میں عیسیٰ کی سنکرو وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ اور مت پیروی کرو خواہشونکی اوس قوم کے کہ گمراہ ہوئے پہلے بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور گمراہ کیا بہتونکو اور ثابت رہے بہکنے پر راہ سیدھی سے بعد بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لعنت کئے گئے وہ لوگ جو کافر ہوئے بنی اسرائیل سے یعنے یہود اوپر زبان داؤد علیہ السلام کے کہ اہل ایلیہ کو اونہوں نے کہا اللہم العنہم اور اوپر زبان عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اونہوں نے اصحاب مائدہ کو یہی کہا ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ یہہ لعنت اونکو بسبب اسکے تھی کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے وہ حد سے نکلجاتے کَانُوْا لَا یَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ تھے وہ کہ ایکدوسریکو منع نہیں کرتے تھے برے کام سے کہ کرتے تھے اوسکو لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ البتہ برا ہے جو کچھ تھے کرتے اس آیت میں تہدید عظیم ہے برے کام سے منع نکرنے پر تَرٰی کَثِیْرًا مِّنْہُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا دیکھتا ہے تو بہت کو اہل کتاب میں سے کہ مسلمانوں کے حسد کے سبب سے دوستی کرتے ہیں اون لوگوں سے کہ کافر ہوئے جیسے کعب بن اشرف کہ بعد غزوۂ بدر کبریٰ کے مکے کو گیا اور مشرکونکو مسلمانونکے جنگ پر حرص دلوائی لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَہُمْ اَنْفُسُہُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَفِی الْعَذَابِ ہُمْ خٰلِدُوْنَ البتہ بری ہے کچھ کہ آگے بھیجا ہے واسطے اونکے جانوں اونکی نے اور وہ کیا چیز ہے یہہ کہ ناخوش ہوا اللہ اوپر اونکے اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وَلَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَا اتَّخَذُوْھُمْ اَوْلِیَآءَ اور اگر ہوتے یہود کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے اور اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف اوس پیغمبر کے نہ پکڑتے

مشرکونکو دوست کیونکہ موسیٰ کا فرمان اور توریت کا حکم یہہ ہے کہ کافرونکو دوست نہ پکڑو یا مراد اس سے منافق ہین کہ اگر یہہ ایمان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر رکھتے اہل کفر سے دوستی نکرتے وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور لیکن بہت یہود اور منافقون مین سے
خارج ہین دائرۂ اسلام سے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا البتہ پاویگا تو سخت تر لوگون
سے عداوتمین واسطے اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین یہود کو اور اون لوگون کو کہ شرک لائے ہین یعنے بڑے دشمن مسلمانونکے یہود اور مشرک
ہین اسیواسطے مخالفت مین تمہاری موافقت رکھتے ہین وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی اور البتہ
پاویگا تو نزدیکتر آدمیونکا دوستی مین واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے ہین اون لوگونکو کہ کہتے ہین کہ ہم نصارے ہین کیونکہ دل اونکے نرم
ہین یہود سے ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ یہہ نزدیک دوستی مین اسواسطے ہے کہ بعضے اونمین سے
دانا یا ان رستگو ہین اور عبادت کرنیوالے ہین اور یہہ کہ وہ نہین تکبر کرتے حق کے قبول کرنیسے مراد اس سے نجاشی اور اصحاب اوسکے ہین
کیونکہ نصاریٰ مسلمانونکے قتل مین اور بلاد اسلام کے خراب کرنیمین یہود سے کم نہین لیکن حبش والے نصاری کہ جعفر بن ابی طالب سے
قرآن سنکر نرم دل ہوگئے تھے اور نجاشی کے ساتھ اکثر ایمان لائے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب جعفر نے حبشہ سے مراجعت کی
نجاشی نے ستر آدمی عالم اپنے خدمت نبوی مین بھیجے جب یہہ آپکے پاس پہنچے آپنے سورۂ یٰسٓ پڑھی یہہ بہت روئے اور احکام اسلام
کے قبول کئے اور کہا آپسمین کہ قرآن مشابہت تام رکھتا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ عیسیٰ پر اتری تھی مقصود قائلان انا نصاری سے وہ
لوگ ہین واللہ اعلم وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ اور جب سنتے ہین علما اور عباد جعفر طیار سے یا نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم
سے وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف پیغمبر کے یعنے قرآن شریف تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ دیکھتا ہے تو انکی
آنکھون اونکے کو کہ نرمی دل کے سبب بہتی ہین آنسوؤن سے اوس چیز سے کہ پہچانا ہے اونھون نے حق سے یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا
مَعَ الشّٰهِدِیْنَ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم اس کلام اور اس پیغمبر پر پس لکھہ ہمکو ساتھ اون سے کہ شاہدی دی
حقیقت پر قرآن کی اور نبوت پر نبی آخر الزمان کی یا ہمین داخل کر امت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ شاہدا انبیا کے ہین
قیامت کے دن حدیث مین ہے کہ جعفر طیار کے لوگونکو یہود مدینہ نے سرزنش کی کہ کیا جلدی ایمان لائے ہین ہمین حیرت ہوتی کہ
دعوت کرتے ہین اور ہم ایمان نہین لاتے یا اہل حبشہ کو یا نجاشی کو کہا کہ ایمان لائے تم اوسپر کہ نہین دیکھا تم نے اوسکو حق تعالی خبر دیتا
ہے کہ اُنھون نے جواب مین کہا وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ اور کیا ہے ہمکو کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتھ اللہ کے
اور ساتھ اوس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس حق سے یعنے کتاب اور پیغمبر وَنَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ
اور حال یہہ ہے کہ طمع رکھتے ہین ہم یہہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا ساتھ قوم صالحون کے کہ امت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہین فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا پس ثواب دیا اونکو اللہ نے بدلے اوسکے جو کہا
اونھون نے اخلاص اور اعتقاد سے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور حویلیون اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے
وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ اور یہی ہے بدلا نیکی کرنیوالونکا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ اور جو لوگ کہ
کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے والے دوزخ کے ہین لکھا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم احوال
قیامت کا بیان فرماتے تھے دس آدمی کہ اونمین سے ابوبکر اور علی اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہم تھے
عثمان بن مظعون کے گھر جمع ہوئے اور اتفاق کر کے یہہ بات مقرر کی کہ باقی تمام عمر دنکو صیام رات کو قیام کیجئے اور بچھونے پر نسوئیے
اور گوشت اور چربی نہ کھائیے اور صحبت عورتون سے نکیجئے کلیم پوش ہوکر بیٹھہ رہئے اور اس عزم کو موکد بقسم کیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی
آپنے اونکو کہا کہ مین مامور اوسکا نہین جو تم نے ٹھہرایا ہے تمپر تمہارے نفس کا حق ہے روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو اور شب کو

سوتو بھی اور جاگو بھی کہ مین سوتا ہون اور جاگتا ہون روزہ رکھتا ہون اور نہین بھی رکھتا گوشت اور چربی کھاتا ہون عورتونسے
صحبت کرتا ہون فمن رغب عن سنتی فلیس منی پس جو شخص کہ پھرے سنت میری سے پس نہین مجھسے حق تعالی نے یہہ آیۃ نازل
کی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو اوپر اپنے
پاکیزہ وہ چیزین کہ حلال کین ہین اللہ نے واسطے تمھارے اور مت نکلجاؤ حد سے اللہ کی کہ حلال کو حرام کرلو اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ
تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکلجانیوالونکو وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا اور کھاؤ اوس چیز سے کہ دی ہے تمکو اللہ
نے درانحال کہ حلال پاکیزہ ہو وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو اللہ سے حرام کرنیمین حلال کے وہ اللہ کہ ہو تم ساتھ
اوسکے ایمان لانے بعد نزول اس آیت کے اون دس شخصون نے کہا ہمنے جو قسم کھائی اوسکا کیا علاج کرین یہہ آیت اتری کہ لَا
یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ نہین پکڑیگا تمکو اللہ ساتھ بیقصور کے بیچ قسمون تمھاریکے سمجھ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک
قسم لغو وہ ہے کہ قسم کھاوے ایک چیز کی اس گمان پر کہ ہے اور وہ نہوا وسپر مواخذہ شرع مین نہین اور امام شافعی کے نزدیک بیقصد
جو زبان سے نکلے جیسے لا واللہ و بلی واللہ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ اور لیکن پکڑتا ہے تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ
گرہ باندھی تمنے قسمونکی اور یمین معقود وہ ہے کہ زبان سے قسم کھائی اور دل سے قصد کرے پھر جو ایسی قسم توڑے فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ
عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ پس کفارت اوسکی کھلانا دس مسکینونکا ہے بمذہب امام اعظم نصف صاع گیہون یا ایک صاع جو اور خرما ہے کہ دو
سیر ہوتا ہے پینتالیس پیسے بھر کے سیر سے اٹھارہ ماشے کے پیسے سے اسقدر ہر مسکین کو طعام دے مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ درمیان اوس چیز کے کہ کھلاتے ہو تم اہل اپنے کو یعنے بہت اچھا نہ برا یا پہنانا دس مسکینونکا ہے ہر ایک کو ایسی
پوشش دے کہ جس سے نماز پڑھی جائے یہہ مذہب امام اعظم کا ہے اور اوروں کے نزدیک ستر عورت کے قدر کفایت کرتا ہے اَوْ
تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ یا آزاد کرنا ایک گردنکا ہے یعنے بندہ آزاد کرے سالم بیعیب خواہ مومن ہو خواہ کافر یہہ مذہب حنفی ہے اور شافعی کے نزدیک
ایمان شرط ہے فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ پس جو کوئی نہ پاوے یہہ کفارے پس روزے رکھے تین دنکے لگاتار یعنی پے درپے
اور شافعی کے نزدیک تتابع شرط نہین ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ یہہ ہے کفارت قسمون تمھاریکی جب قسم کھاؤ تم اور
توڑو وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ اور محافظت کیا کرو قسمون اپنے کے کہ کھا کر مت توڑا کرو یا کھایا ہی نکرو كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ جیسا کہ کفارہ قسم کا بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے نشانیان اپنے شرع کی تو کہ تم
شکر کرو اوس بیان کی نعمت پر سمجھ لیجئے کہ خمر کے حق مین چار آیتین نازل ہوئی ہین اول آیت مکے مین نازل ہوئی ہے ومن
ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا اور ان لوگون مین حلال تھی دوسری جب عمر فاروق اور معاذ بن جبل نے
خمر اور میسر کے حق مین پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تو جواب مین یہہ آیت آئی کہ قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس بعضون نے
نظر کرکے طرف اثم کبیر کے ترک کئے اور بعضون نے منافع للناس کر کے پینتے رہے تیسری مہمانی مین عبدالرحمن بن عوف کے نماز شام
مین امام قل یا ایہا الکافرون مین چار جگہہ لا بھول گیا آیۃ آئی لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری اکثر صحابہ نے ترک کی چوتھی عتبان
بن مالک کے گھر صحابہ کی ضیافت تھی بعد کھانیکے شراب پی سعد بن وقاص نے حالت مستی مین ہجو انصار مین شعر کہا ایک شخص نے
سعد کے سر مین ضرب دی مجلس ساری ابتر ہوگئی سعد نے حضرت سے آکر قصہ عرض کیا عمر فاروق نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ الہی بیانکر
واسطے ہمارے بیچ خمر کے بیان شافی یہہ آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ
الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہین کہ شراب اور جوا اور تھان بتونکی اور تیر فال کے
پلید ہین کام شیطان کے سے ہین سمجھ لیجئے کہ شراب مین سب مسکرات داخل ہین اور جوئے مین نرد اور لعب وغیرہ فَاجْتَنِبُوْهُ

لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ پس پرہیز کرو اوس سے توکہ تم چھٹکارا پاؤ اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَالۡبَغۡضَآءَ
فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ وَیَصُدَّکُمۡ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے شیطان یہہ کہ ڈالے درمیان تمھارے
عداوت اور بغض بیچ پینے شراب کے اور کھیلنے جوئے کے اور بند کرے تمکو یاد خدا کے سے اور نماز سے فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ پس کیا ہو
تم باز رہنے والے یہہ استفہام بمعنے امر ہے یعنے باز رہو تم شراب پینے سے اور جوا کھیلنے سے کہ تمھین اونکے عیبون پر اطلاع کردی ہے
مین ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا انتہینا یا رب باز رہے ہم اے پروردگار ہمارے سمجھ لیجئے کہ اس
آیت مین دس دلیلین ہین حرمت خمر کی اوّل یہہ کہ خمر کو قمار کے ساتھ لائے وہ حرام ہے یہہ بھی حرام ہوئی دوسری بت پرستی کے
ساتھ ملا یا کہ سر حرامون کی ہے پس یہہ بھی حرام ہوئی تیسری اسے رجس یعنے پلید کہا اور جو پلید ہے حرام ہے چوتھی عمل شیطان کا کہا
اور جو عمل شیطان کا ہے حرام ہے پانچوین حکم کیا اوس سے دور رہنے کا اور جس سے دور رہنا فرض ہے وہ حرام ہے چھٹی چھٹکارا
بیچ اجتناب اوسکے فرمایا اور جسکے اجتناب مین چھٹکارا ہے وہ حرام ہے ساتوین اوسکو سبب عداوت اور بغض کا کہا اور جو
درمیان مسلمانون کے سبب عداوت ہو وہ حرام ہے آٹھوین یہہ باز رکھنے والی یاد خدا سے ہے اور جو یاد خدا سے باز رکھے حرام
ہے نوین جو سبب منع نماز ہے بیشک حرام ہے دسوین فرمایا کہ باز رہو اسّے اور ترک کرو اور جسکا ترک فرض ہے حرام ہے حدیث
مین ہے کہ مدمن الخمر کعابد وثن یعنے مدمن خمر مثل پرستندہ بتان ہے بیت معاذ اللہ گناہ سخت شرب خمر ہے رافت لا
خدا اپنے تفضل سے بچاوے ہر مسلمانکو + وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاحۡذَرُوۡا اور فرمان برداری کرو اللہ کی بیچ نہ پینے
شراب کے اور فرمانبرداری کرو رسول کی بیچ امر اور نہی اوسکے اور ڈرو مخالفت سے فرمان خدا کے فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا عَلٰی
رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ پس اگر پھر جاؤ تم امر اور نہی سے پس جانو تم یہہ کہ اوپر رسول ہمارے کے پہنچانا ہے ظاہر اور کچھ ضرر اوسکو
نہین ضرر تمکو ہے جو تمانو گے لکھا ہے کہ جب آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی بعضے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بعضے بھائی ہمارے کہ
شراب پیتے تھے اور اب شربت اجل نوش کر گئے اونکا کیا حال ہوگا یہہ آیت اتری لَیۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا
جُنَاحٌ فِیۡمَا طَعِمُوۡۤا نہین اوپر اون لوگون کے جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے گناہ بیچ اوس چیز کے کہ کہایا ہے اونھون نے اور اوپر
حرام نہ تھی پھر مر گئے اور زندہ و پر بھی شراب پینے کا پہلے حرمت سے گناہ نہین اِذَا مَا اتَّقَوۡا وَّاٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّاٰمَنُوۡا
ثُمَّ اتَّقَوۡا وَّاَحۡسَنُوۡا کہ جسوقت پرہیزگاری کرین شرک سے اور ایمان پر ثابت رہین اور عمل کرین اچھے پھر پرہیز کرین محرمات سے اور ایمان
لاوین اونکی حرمت پر پھر ثابت رہین پرہیزگاری پر اور نیک کام کرین وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے نیک
کارونکو **نظم** منہہ نہ نیکی سے پھرا ایمرد دین + بولکے واللہ یحب المحسنین + مندرج ہے حبّ حق احسان مین + دوست رکھہ
احسانکو ہر آن مین + رافتا ہر ایک سے احسان کر + صرف احسان اپنا مال و جانکر + لکھا ہے کہ سال حدیبیہ مین شکاری جانورون
نے مسلمانون کے لشکر مین غلبہ کیا اونکے اسباب مین چلے آتے تھے اور یہہ عمرہ کا احرام باندھے تھے شکار کو دیکھکر غمگین ہوتے تھے
یہہ آیت اتری یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَیَبۡلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیۡءٍ مِّنَ الصَّیۡدِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو البتہ آزماویگا تم کو اللہ
ساتھ ایک چیز کے شکار سے وقت احرام تمھارے کے تَنَالُهٗۤ اَیۡدِیۡکُمۡ وَرِمَاحُکُمۡ کہ پہنچتے ہین ہاتھ تمھارے مثل چھوٹے شکار کے
اور تیر بن تمھارے مانند بڑے شکار کے اور یہہ آزمانا اسواسطے ہے لِیَعۡلَمَ اللّٰہُ مَنۡ یَّخَافُهٗ بِالۡغَیۡبِ توکہ ظاہر کرے اللہ اس شخص کو
کہ ڈرتا ہے اوس سے بن دیکھے فَمَنِ اعۡتَدٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ پس جو کوئی حد سے نکلے اور شکار کرے پیچھے وس
آزمایش کے پس واسطے اسکے عذاب ہے درد دینے والا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّیۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو مت مار ڈالو شکار کو اور حالانکہ تم احرام مین ہو حج کے یا عمرہ کے سمجھ لیجئے کہ سوا مذہب حنفی کے اور تینون مذہبون مین سگ

گزندہ اور گرگ اور مردار خوار اور کوا اور سانپ اور بچھو شکار میں داخل نہیں اونکو مارنا درست ہے وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا
اور جو کوئی مار ڈالے شکار کو تم میں سے جانکر کہ احرام میں ہوں اور شکار مجھپر حرام ہے اس سے مراد ابوالیسر رضی اللہ عنہ ہیں کہ
سال حدیبیہ میں گورخر نیزے سے مارا تھا یہہ قصدًا قید اوسکے واسطے ہے والا ہر محرم کہ شکار کرے قصد سے یا خطا سے فَجَزَاءٌ
مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ پس اوسپر واجب ہے بدلا مثل اوسکے جو شکار مارا جانکر چارپایوں سے جیسے اونٹ اور گائی اور بکری یعنے
اوس شکار کے عوض ان چارپایوں میں سے ذبح کرے بڑیکے بدلے بڑا چھوٹیکے عوض چھوٹا يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ حکم کریں ساتھ
اوسکے دو صاحب عدالت تم میں سے یعنے دو مرد دانا کہدیں کہ اس شکار کے برابر یہہ چارپایہ ہے قیمت میں هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ
درانحال کہ وہ قربانی پہنچنے والی کعبے کی ہو یعنے کعبے میں لیجاکے ذبح کرے أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ یا اوپر اوسکے ہے کفارہ
شکار کرنیکا کھلانا مسکینونکا أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ یا برابر اوس کھلانیکے روزے رکھنے میں تو کہ چکھے شکار
کرنیوالا احرام میں وبال کام اپنے کا سمجھ لیجیے کہ اگر محرم شکار مارے تو مثل اوسکے قربانی کرے پھر امام مالک اور شافعی کہتے ہیں
کہ خلقت اور ہیئت میں مثل ہو جیسے شترمرغ مارا تو اونٹ ذبح کرے اور گورخر مارا تو گائے اور ہرن مارا تو بکرا اور امام اعظم رح کے
نزدیک یہہ ہے کہ جہاں مارا ہے وہاں اوسکی قیمت ٹھہرا لے اگر اسقدر قیمت ہے کہ قربانی خرید کر سکتا ہے تو خرید کرکے حرم میں پہنچائے
یا اوسکا کھانا خرید کر درویشونکو کھلائے ہر مسکین کو نیم صاع گیہوں اور ایک صاع سوا اسکے یا عوض طعام ہر مسکین کے ایک روزہ رکھلے
اور نزدیک امام شافعی کے ہر درویش کو ایک مد طعام دے عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا اللہ نے اوس چیز سے کہ گذر گئی یعنے شکار
کرنا ایام جاہلیت کا یا تحریم سے پہلے کا عفو فرمایا وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ اور جو کوئی پھر کریگا یہہ عمل پس بدلا لیویگا اللہ اوسے
وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ غالب ہے حکم اپنے میں بدلا لینے والا ہے اوس سے جو حکم اوسکا نمانے أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ
مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ حلال کیا گیا واسطے تمھارے شکار دریا کا محل ہو یا محرم اور دریا میں چشمہ اور جھیل اور تالاب اور کنوان سب
داخل ہے اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے کھانا دریا کا کہ مچھلی پانی کی اچھلکر کنارے پر آرہے اور مرگئی فائدہ ہے واسطے تمھارے
اور مسافرونکے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے شکار جنگل کا جبتک کہ رہو تم احرام میں وَاتَّقُوا
اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ طرف اوسکے جمع کئے جاؤگے جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا
لِلنَّاسِ کیا ہے اللہ نے کعبے کو کہ گھر حرمت والا ہے باعث قایم رہنے کا واسطے لوگونکے دین دنیا میں دین کا قیام یہہ ہے کہ حج
اور مناسک حج وہاں ہیں اور دنیا کا یہہ ہے کہ وہاں امنی ہے قتل وغیرہ سے وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور مہینے حرمت والیکو کہ تیاریاں
حج کی کریں یا مراد اس سے سب مہینے حرام ہیں کہ آدمی انمیں قتل اور غارت سے امن رہتا ہے وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ اور قربانیاں
اور گلے میں پٹے والیاں یعنے یہہ بھی تمھارے باعث قیام امور ہیں کہ لٹیرون اور چوروں سے مامون ہیں ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ یہہ جو مذکور ہوا اسواسطے ہے تو کہ تم جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے
جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے اور یہہ کہ اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے جو کچھ مقرر کرتا ہے حلال حرام اپنے
علم اور حکمت سے کرتا ہے اِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ جانو تم یہہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے واسطے
اوسکے کہ جو محرمات کرتا ہے اور یہہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اوپر اوس شخص کے کہ محرمات سے بچتا ہے مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ
نہیں اوپر رسول کے مگر پہچانا احکام کا مکلفونکو کہ عذر اونکو نرہے وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر
کرتے ہو تم اور جو کہ چھپاتے ہو تم قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں
برابر ہوتا ہے پلید اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھکو بہتایت پلید کی کیونکہ اعتبار اچھے برے کا ہے تھوڑے نہ بہت کا اور یہہ حکم

عام پلید آدمیون مین ہو یا مالونمین یا اعمالونمین یا اور چیزونمین فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ پس ڈرو اللہ سے
حلال جاننے مین حرام کے اے عقل والو تاکہ تم فلاح پاؤ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بعضے لوگ حضرت صلعم سے
بطریق استہزا بیہودہ باتین پوچھتے تھے کوئی کہتا تھا کہ باپ اس شخص کا کون ہے کوئی کہتا تھا میرا اونٹ گم گیا ہے کہان ہے یہہ آیت
اُتری یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو اون چیزون سے
کہ اگر ظاہر کئے جاوین واسطے تمہارے جواب اونکے ناخوش لگے تمکو وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْہَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ اور اگر سوال
کروگے اون چیزونسے پیغمبر سے اوس وقت کہ اتارا جاتا ہے قرآن ظاہر کیا جاویگا واسطے تمہارے عَفَا اللّٰہُ عَنْہَا معاف کیا اللہ نے
اونسے یعنے مت پوچھو اون چیزونسے کہ اللہ نے معاف کیا اونکو اور بندونکو تکلیف اونکی نہین دی لکھا ہے کہ جب آیت فرضیت حج کی
نازل ہوئی سراقہ بن مالک نے کہا کیا ہر سال مین فرض ہوا حضرت صلعم نے فرمایا لا اور اگر کہتے نعم ہر سال واجب ہو جاتا اور تمہین طاقت
اوسکے ادا کی نہین پس حضرت نے فرمایا فاترکونی ما ترکتکم اور یہہ آیۃ اتری کہ حق تعالی نے معاف کیا اور اس سوال پر تم سے مواخذہ
نکیا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے کہ معاف کرتا ہے اور بردبار ہے کہ عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا قَدْ سَاَلَہَا قَوْمٌ مِّنْ
قَبْلِکُمْ تحقیق پوچھا تھا چیزونسے ایک قوم نے پہلے تمسے جیسے قوم ثمود نے ناقہ طلب کیا تھا اور حواریون نے مائدہ مانگا تھا ثُمَّ اَصْبَحُوْا
بِہَا کٰفِرِیْنَ پھر ہوگئے ساتھ اوسکے کافر یعنے بعد دیکھنے معجزے کے ایمان نہ لائے عذاب الہی کے سزاوار ہوئے لکھا ہے کہ عمرو بن یحیی
نے عرب کے سات قبیلون ٹرونکو دین اسمعیل سے پھراکر بت پرستی پر لگا دیا تھا اونمین سے ایک قبیلہ قریش کا تھا اور اوسنے بت پرستی
کیلئے بت بنائے تھے اور بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ و حامی ٹھہرائے تھے جس اونٹ کو بت کی نیاز کرکے کان چیر دیتے تھے اوسے بحیرہ کہتے تھے اور جس جانور کو بت کے نام پر
آزاد کرکے سانڈ کر دیتے تھے کہ جہان چاہے پھرے اور کھائے اور اسکا کھانا حرام گنتے تھے اوسے سائبہ کہتے تھے اور جو شخص مقرر کرتا کہ بچہ ہو تو اونکی نیاز مین ذبح کرون
اور مادہ ہو تو مین رکھون پھر جو نر اور مادہ دونون اکٹھے پیدا ہوتے تو بھی نر آپ رکھتا اوسے وصیلہ کہتے تھے اور جس اونٹ کے دس بچے
ہونے لایق سواری کے اور لادنے کے تو اوس اونٹ پر لادنا اور سواری موقوف کرتے تھے اور کسی گھاس اور پانی پر اوسے نہین منع
کرتے تھے اوسکو حامی کہتے تھے عمرو بن یحیی کے زمانے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کرامت نشان تک ساتون قبیلونمین عرب کے
یہہ دستور تھا اور جانتے تھے کہ خدا نے یون ہین فرمایا ہے حق تعالی نے اونکی بات رد کی اور یہہ آیت نازل کی مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْۢ بَحِیْرَۃٍ
وَّلَا سَآئِبَۃٍ وَّلَا وَصِیْلَۃٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ نہین مقرر کیا اللہ نے بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ
وصیلہ اور نہ حامی ولیکن جو لوگ کافر ہوئے باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ جیسے عمرو بن یحیی اور اوسکے اتباع وَاَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
اور اکثر اونکے نہین سمجھتے حلال حرام کو اور تحقیق کرنے مین غور نہین کرتے پہلے گمراہونکے قدم پر قدم رکھتے ہین وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا اِلٰی
مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اور جب کہا جاتا ہے واسطے اونکے اے گمراہو آؤ طرف اوس
چیز کے کہ اتاری ہے اللہ نے حلال اور حرام کے حکم اور آؤ طرف پیغمبر کے کہ بیان کرنیوالا اوس حکم کا ہے کہتے ہین کفایت ہے ہمکو جو کچھ کہ
پایا ہم نے اوپر اوسکے باپون اپنے کو اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَہْتَدُوْنَ کیا تقلید کرتے ہین اگرچہ تھے باپ اونکے نجانتے
کچھ اور نہ راہ پاتے یعنے وہ جاہل اور گمراہ تھے اونکی پیروی مین نفع نہین پس پیروی اوسکی چاہیئے جو عالم اور رہنما ہو نظم پیروی جاہل
کی کرنا جہل ہے + کیونکہ وہ خود گمرہ و نااہل ہے + راہ بتلانیکو عالم چاہیئے + حکم پر اللہ کے قایم چاہیئے + سچ کہا ہے مولوی نے رافعا
سوچ اس نکتہ کو با فہم رسا + دست بر بینا زنی آئی براہ + دست در کوری زنی افتی بچاہ + یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو اوپر اپنے محافظت جانون اپنے کی یعنے احکام الہی پر قایم رہو لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اہْتَدَیْتُمْ
نہ ضرر کریگی تمکو گمراہی اوس شخص کی کہ گمراہ ہوا جب راہ پاؤگے تم لکھا ہے مسلمان کافرون پر حسرت کھاتے ہین اور اونکے ایمان کی آرزو

کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آپ سنبھلے رہو کافرون کی گمراہی مومنان راہ یافتہ کو خلل نہین پہنچاتی اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا
فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ طرف اللہ کے ہی بازگشت تمھاری سبکی پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوسکے جو تھے تم کرتے لکھا ہی کہ عدی اور
تمیم انصاری تجارت کیواسطے شام کو گئے تھے اونکے ساتھ مسلمان بدیل نام عمرو عاص کا غلام گیا تھا وہ وہان بیمار ہوا اور اپنے
سب اسباب جنس اور نقد ایک کاغذ پر لکھکر اپنے اسباب مین رکھ لیا جب مرض بہت شدید ہوا تو تمیم اور عدی کو وصیت کی کہ میرے
گھر سب اسباب میرا پہنچانا پھر مر گیا اونھون نے سب اسباب مدینے مین اوسکے گھر دیا لیکن ایک کٹورا پانیکا سنہری نقش اوپر بنے
تھے وہ اوس اسباب مین سے نکال لیا بدیل کے وارثون نے وہ کاغذ لکھا ہوا دیکھا تو سب چیزین موافق لکھے کے پائین لیکن وہ
کٹورہ نہ ملا تمیم اور عدی پر دعوی کیا اور اس قصے کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس لیگئے یہہ آیت نازل ہوئی
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی کی درمیان تمھارے جب
حاضر ہوا ایک کسیکو تم مین سے موت کی نشانی حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِكُمْ وقت وصیت کے
دو شخص ہون صاحب عدل اور انصاف کے تم مین سے مسلمان یا اور دو سوا تمھارے سے یعنے ذمی اور اب یہہ حکم منسوخ ہی گواہی ذمی
کی مسلمانو پر باجماع درست نہین اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ اگر تم سفر کرو بیچ زمین کے پس پہنچے تم کو
مصیبت موتکی یعنے سفر مین اگر علامت موت کی پاؤ تو دو مسلمانونکو وصیت پر گواہ کرلو تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ بند رکھو اندونو
کو پیچھے نماز عصر کے کہ وہ وقت برکت والا ہی دعا نیک اور بد اسمین زیادہ قبول ہی فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ پس قسم کھاوین دونون ساتھ
اللہ کے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک رکھتے ہو تم بیچ اونکے اور مضمون قسم کا یہہ ہو کہ لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا نہ مول لینگے ہم بدلے اوس قسم کے
کچھ مول یعنے دنیا کی طمع کیواسطے جھوٹھی قسم نہین کھانے کی وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی اور اگرچہ ہو صاحب قرابت وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اور
نہ چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین اقامت پر اوسکے حکم کیا ہی اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ تحقیق پس ہم اوسوقت گواہی چھپاوینگے
ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین اقامت پر اوسکے حکم کیا ہی البتہ ہوجاوینگے گنہگارونسے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم اور عدی
کو بعد نماز عصر کے منبر کے پاس کھڑا کرکے قسم دی اونھون نے قسم کھائی کہ ہم نے بدیل کا مال نہین لیا یہہ قسم ہم سچ کھاتے ہین آپنے چھوڑ دیا
پھر وارثون نے بدیل کے وہ کٹورہ ایک سنار کے پاس دیکھا اوس سے پوچھا اوسنے کہا مین نے تمیم اور عدی سے مول لیا ہی پھر تمیم
اور عدی سے جھگڑا کیا اونھون نے کہا یہہ ہمنے بدیل سے خرید لیا تھا اور ہمارے شاہد نہین تھے اسواسطے ہمنے اقرار نہین کیا کہ پھر حضرت
کے پاس قصہ آیا یہہ آیت اتری فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ
الْاَوْلَیٰنِ پس اگر خبر ہووے اوپر اسبات کے کہ اوندونون گواہونے کسب کیا ہی گناہ کا بسبب خیانت کے پس اور دو شخص کھڑے
ہووین گواہی کو جگہہ اندونون خائنون کی اون لوگونمین سے جنکا حق دبا ہی اوپر اونکے کہ احق اور اولی ہین شاہدی دینے مین او
اوندو بیگانون سے کیونکہ اپنے نزدیک ہین فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا پس قسم کھاوین ساتھ اللہ کے اس
مضمون سے کہ البتہ گواہی ہمارے سچی ہی گواہی اوندونونکے سے کہ جنھون نے پہلے دی ہی وَمَا اعْتَدَیْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ
اور نہین حد سے نکل گئے ہم تحقیق ہم جب ایسا کرینگے البتہ ہوجاوینگے ظالمون سے کہ جھوٹ کو حق کی جگہہ رکھینگے پھر حضرت نے فرمایا
تو کہ عمرو عاص اور مطلب بن وداعہ تھے اور قسم کھائی خدا کی بعد نماز عصر کے کہ یہہ کٹورا بدیل کا تھا اور اونھون نے خیانت کی ہی
پھر حضرت نے وارثون کو بدیل کے دلوا دیا ذٰلِكَ اَدْنٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰی وَجْهِهَآ اَوْ یَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ بَعْدَ
اَیْمَانِهِمْ یہہ حکم جو کیا ہمنے نزدیک تر ہی اوسے کہ لے آوین گواہی اور طرح اوسکے یا نزدیکتر ہی اوس سے کہ ڈرین یہہ کہ پھیری جاینگی
قسمین اوپر مدعیون کے پیچھے قسمون اونکے کہ کھائی ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے جھوٹی قسم کھانیسے وَاسْمَعُوْا اور سنو خدا کے

ع

حکم کو اور قبول کرو وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقونکو کہ خیانت کرنیوالے اور گواہی
دینے والے جھوٹے ہیں يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ یاد کرو جسدن کہ اکٹھا کریگا اللہ پیغمبرونکو پس کہیگا اونکو کیا
چیز اجابت کی گئی تھی یعنے تمہاری قوم نے کیا بات مانی تھی تمہاری جب تم اونکو توحید کی دعوت کرتے تھے اور یہہ سوال منکرونکی توبیخ
کیواسطے ہوگا یا واسطے ادائے شہادت انبیا کے ہوگا اوپر مسلمانونکے قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا کہینگے پیغمبر نہین علم ہمکو کسی چیز کا تیرے علم کے آگے
اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تحقیق توہی ہے جاننے والا غیبونکا پس تو جانتا ہے جو قوم نے ہمری مجھ سے ظاہر کیا اور جو دلمین چھپایا
اور جس چیز کی اجابت کی اور جسکا انکار کیا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ یاد کر جسوقت کہیگا
اللہ اے عیسے بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری کہ پہنچائی مین نے اوپر تیرے اور اوپر ماں تیری کے اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ جس
وقت کہ قوت دی تجھکو ساتھ روح پاک کے کہ جبرئیل ہے یا ساتھ کلام کے کہ جس سے مردے جلاتا تھا یا ساتھ انجیل کے تُكَلِّمُ النَّاسَ
فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا باتین کرتا تھا لوگونسے بیچ جھولے کے اور جوانی کے یعنے باتین تیری بچپن مین اور جوانی مین از روے فصاحت
یکسان ہین سمجھ لیجیے کہ اس آیت سے اوترنا حضرت عیسے کا آسمان سے نکلتا ہے کیونکہ باتفاق علما قبل اس کہولت سے وہ آسمان
پر گئے ہین اور جس عمر مین گئے ہین اوسی مین اوترینگے پھر زمین پر آکر کہولت کے سن کو پہنچینگے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ اور یاد کر اے عیسے جسوقت سکھائی ہمنے تجھکو کتاب یعنے کتابت اور خط اور فہم چیزون کا اور معنی توریت کی اور انجیل
کی وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ اور یاد کر جسوقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسی صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے
فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ پس پھونکتا تھا تو بیچ اوسکے پس ہوجاتا تھا پرندہ زندہ ساتھ حکم میرے کے وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ
الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ اور چنگا کرتا تھا مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والیکو ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ اور
جسوقت نکالتا تھا تو مردونکو قبرونسے زندہ ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور یاد کر
جسوقت بند کیا مین نے بنی اسرائیل کو یعنے یہودونکو تجھ سے کہ تیرے قتل کا ارادہ کرتے تھے جب آیا تھا تو اونکے پاس ساتھ معجزون
روشن کے کہ مذکور ہوئے فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ پس کہا اون لوگون نے کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے
نہین یہہ معجزے جو عیسیٰ دکھاتا ہے مگر جادو ظاہر سب پر وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت امر کیا ہم نے طرف حواریونکے اونکے پیغمبر کی زبانی یہہ کہ
ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے کہ عیسے ہے کہا اونھونے ایمان لائے ہم اور گواہ ہو تو ساتھ اوسکے کہ ہم مسلمان ہین
اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ یاد کر جسوقت کہا حواریون
نے اے عیسے بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہے پروردگار تیرا یہہ کہ اوتارے اوپر ہمارے خوان کھانیکا آسمان سے قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کہا عیسے نے ڈرو اللہ سے اور ایسے سوال مت کرو اگر ہو تم ایمان لانیوالے اوسکی قدرت پر اور میری نبوت پر قَالُوْا
کہا اونھون نے عذر لاکر کہ ہم قدرت کاملہ مین اوسکی شک نہین رکھتے لیکن نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ
صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اور ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ کھاوین ہم اس خوان مین سے اور آرام پکڑین دل ہمارے اور
جانین ہم یہہ کہ تحقیق سچ کہا تو نے ہم سے کہ جو تم خدا سے مانگوگے دیگا اور ہووین ہم اوپر اس خوان کے گواہون سے جب تو ہم سے گواہی
مانگے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب حواریون نے خوان طعام طلب کیا حضرت عیسے نے کہا تیس روز روزے رکھو
انھون نے رکھے پھر کہا اے عیسے جسکے واسطے ہم یہہ کام کرتے ہین وہ ہمین طعام دیتا ہے اللہ سے ہمارے واسطے خوان مانگ اور
سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حواریون نے مائدہ کا سوال کیا حضرت عیسے نے کمل اوڑھکر دعا کی چنانچہ حق تعالیٰ نے

الربع

فرمایا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ کہا عیسے بیٹے مریم کے اے یا اللہ سمجھ لیجیے کہ اصل اللہم کی یا اللہ تھی حرف ندا کو حذف کر کے میم آخر مین عوض اوسکے لے آئے اور یہہ کلمہ اللہم بڑا بزرگوار ہے کہ ستر نام اللہ کے ناموں سے اوسکے میم مین رکھے ہین بعضو ننے کہا ہے کہ جسنے اللہم کہا گویا اوسنے سب ناموں سے اللہ کو یاد کیا اسواسطے حضرت عیسے نے اوّل دعا کے یہہ کلمہ پڑھا پھر دعا کی رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اے پروردگار ہمارے اُتار اوپر ہمارے خوان آسمان سے کہ ہووے واسطے ہمارے عید اوّل ہماریکو اور آخر ہماریکو یعنے ہمارے زمانے والے اور پیچھے آنیوالے اوس خوان سے بہرہ یاب ہوں اور وہ خوان ہو نشانی تیری طرف سے اوپر کمال قدرت تیری کے اور صحت رسالت تیری کے اور روزی دے ہمکو وہ خوان یا توفیق شکر کی اوسکے اور تو بہتر دینے والا ہے قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فرمایا اللہ نے تحقیق مین اُتارنیوالا ہون خوان کو اوپر تمھارے واسطے قبول کرنے سوال تمھار یکے فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اُترنے خوان کے تم مین سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اوسکو وہ عذاب کہ نہ عذاب کرونگا اوسکو کسیکو عالموں سے پس حقتعالی نے دو ابر کے ٹکڑے بھیجے اوسمین سرخ دستر خوان تھا حواریوں کے سامنے اُترا حضرت عیسے ع نے دعا کی کہ اللہم اجعلنی من الشاکرین پھر دعا کی کہ الٰہی اس خوانکو رحمت کر نہ عقوبت پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور روئے اور کہکر بسم اللہ خیر الرازقین دستر خوان کھولا اوسمین خوان تھا آراستہ اور مچھلی بھونی بن چھڑے اور کانٹے کی رکھی تھی اور روغن اوسسے ٹپکتا تھا اور اوسکے سرکیطرف نمک اور دُم کیطرف سرکہ اور گرد اوسکے سبزی وغیرہ دھرا تھا اور پانچ نان تھے ایک پر زیتون دوسرے پر شہد تیسرے پر روغن چوتھے پر پنیر پانچوین پر قدید تھا ایک شخص تھا شمعون نام اوسنے اوچھلکر کہا یا روح اللہ یہہ طعام دنیا کا ہے یا آخرت کا حضرت عیسے نے کہا کہ نہ دنیا کا ہے نہ آخرت کا یہہ کھانا ہے اللہ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا کھاؤ تم نے مانگا تھا اور شکر کرو تو کہ نعمت زیادہ ہو کہا یا روح اللہ اگر اسپر اور بھی معجزہ دکھاؤ تو اور یقین ہمارا زیادہ ہو حضرت عیسے ع نے اوس ماہی بریانکو کہا زندہ ہو وہ ہلنے لگی فرمایا بحال ہو پھر بریان ہو گئی حوارین ڈر گئے اور اوس خوان مین سے نکھایا حضرت عیسے ع نے درویشونکو اور بیمارونکو بلایا اور فرمایا کہ کھاؤ تمھارے واسطے عطا ہے اور اونکو بلا ہے ایکہزار تین سو آدمیون نے وہ کھانا کھایا اور جتنا اوس خوان مین تھا اوس سے کچھ کم نہوا اور جس فقیر نے کھایا تونگر ہو گیا اور جس بیمار نے کھایا شفا پایا پھر وہ خوان آسمانکو چلا گیا دوسرے دن وقت چاشت کے پھر اُترا اغنیا اور فقرا نے کھایا چالیسدن تک اُترا کیا حضرت عیسیٰ کو وحی ہوئی کہ یہہ خوان فقرا کیواسطے ہے نہ اغنیا کے اغنیا یہہ حکم سنکر شک مین پڑے اور جادو بتانے لگے تین او پر اسّی آدمی اور بقول عالم تین سو تیس شخص مسخ ہو صورت سوّر کی بنگئے اور بعد تین دن کے مر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ اترا نہین تہدید سنکر مانگنے والون نے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہین شاید اس دعا کا اثر یہہ ہو کہ امت عیسے علیہ السلام کی ہمیشہ مالدار رہے اور جو نا شکری کریگا آخر مین سب سے زیادہ عذاب پاوے اور اس آیت مین عبرت ہے کہ مسلمانونکو چاہیئے اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نچاہے کیونکہ شکر گذاری اوسکی دشوار ہے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اور یاد کر جب کہیگا اللہ اے عیسے بیٹے مریم کے بعد لیجانیکے آسمان پر یا روز قیامت کو واسطے توبیخ نصاریٰ کے ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کیا تو نے کہا تھا لوگونکو پکڑ و مجھکو اور ماں میریکو دو معبود بدون خدا کے کہ مستحق عبادت کے ہے قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ کہیگا عیسے پاکی ہے تجھکو نہین ہے واسطے میرے یہہ کہ کہون وہ چیز کہ نہین واسطے میرے لائق اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ اگر مین نے کہا ہوگا یہہ پس تحقیق جانتا ہوگا تو تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ جانتا ہے تو سب کو جو کچھ بیچ جی میرے کے ہے اور نہین جانتا مین جو کچھ بیچ جی تیرے کے ہے یا جو مین نے چھپایا ہے وہ تو جانتا ہے اور جو تو نے چھپایا ہے وہ مین نہین جانتا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تحقیق تو ہی ہے جاننے والا غیبون کا مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ نہین کہا مین نے واسطے امت اپنی کے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو ساتھ اوسکے

توحید سے اور نہین کہا مین نے اونکو مگر اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا
ہی پس مین نے اپنے آپکو مربوب اور مخلوق کہا ہی نہ رب اور خالق بلبث مین ہون مربوب اور مخلوق خدا ۱ء رب و خالق یک
وہی ہی کبریا + وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اور تھا مین اوپر اقوال اور افعال اونکے کے شاہد یا نگہبان جب تک کہ
رہا مین بیچ اُنکے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ پس جب اُٹھا لیا تونے مجھکو آسمان پر تھا تو ہی نگہبان اوپر اونکے وَاَنْتَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہی اور نگہبان اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ اگر عذاب کریگا تو اونکو کفر پر پس تحقیق
وہ بندے ہین تیرے وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور اگر بخشدیوے اونکو کہ کفر سے توبہ کرینا اور ایمان لاوین پس تحقیق
تو ہی ہی غالب ثواب اور عقاب دینے پر حکمت والا جو کرے عفو اور عذاب سے قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ
کہا اللہ نے مراد یہہ ہی کہ کہیگا اللہ لفظ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے ہی گویا کہ قیامت قایم ہی اور کہا اللہ نے یہہ دن ہی کہ
فائدہ دیویگا سچونکو سچ اونکا کہ دنیا مین بولے تھے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا واسطے سچون کے
بہشتین ہین کہ چلتی ہین نیچے درختون انکے سے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اوس کے ہمیشہ یہہ تاکید ہی کہ بے نہایت ہی زمانہ انکے
رہنے کا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ اونسے ساتھ طاعت کے اور راضی ہوئے وہ خدا سے ساتھ اعطائے کرامت
کے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ بہشتون مین جانا اور اللہ کا راضی ہونا مراد پانا ہی بڑا لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ
واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھ بیچ اونکے ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر
ہی سورۂ انعام مکی ہی مگر تین آیتین قُلْ تَعَالَوْا اور مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى اور وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ درمیان مکے اور مدینے کے نازل
ہوئی ہین ایکسو پینسٹھ آیتین ہین اور کلمات ایکہزار بیالیس ہین حروف بارہ ہزار ایکسو تیس ہین فواصل بالترتیب نم رلط ہین اور
ربط اس سورۃ کا ساتھ سورۂ مائدہ کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر اہل کتاب کا اور گفتگو ونکیکا تھا اسمین رد گفتگوئے ناپسندیدہ
مشرکان فرمایا اور یہہ بھی ہی کہ ختم سورۂ مائدہ کا بذکر ملک السموات والارض تھا آغاز اس سورۃ انعام کا بذکر ملک السموات والارض
ہوا اور یہہ بھی ہی کہ آخر اسمین ذکر تعمیم قدرت ہی کہ وہو علی کل شی قدیر اول اسمین مذکور سموات اور ارض اور ظلمت اور نور ہی کہ
آثار قدرت ہین کہ تخصیص بعد تعمیم ہی

سورة الانعام مكية وهي	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مائة وخمس وستون آية

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ سب تعریف واسطے خدا کے ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو
اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرونکو اور اُجالیکو یہہ رد ہی قول مجوس کا کہتے ہین اللہ خالق نور کا ہی اور شیطان خالق ظلماتکا
ہی سو اللہ نے فرمایا کہ دونونکو مین نے پیدا کیا ہی یا مراد ظلمت اور نور سے رات دن ہی یا جہل اور علم ہی یا معصیت اور طاعت
ہی یا دوزخ اور بہشت ہی یا ضلالت اور ہدایت ہی اور ظلماتکو جمع لائے اسواسطے کہ ضلالتین بہت ہین اور نور کو مفرد لائے
کیونکہ ہدایت ایک ہی واللہ اعلم بحر الحقایق مین ہی کہ پیدا کیا آسمان دل اور زمین نفس کو اور گردانا ظلمات نفوس کو صفات
بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی شیطانی سے اور ظاہر کیا نور قلب کو اوصاف ملکی روحانی ربانی سے ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
يَعْدِلُوْنَ پھر باوجود ان دلیلونکے وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے برابری دیتے ہین بتون کو یا عدول کرتے ہین
اوسکی عبادت سے طرف اور کی عبادت کے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا وہ ہی جسنے پیدا کیا باپ تمھارےکو
کہ آدم ہی مٹی سے پھر مقرر کی اجل وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ اور ایک اجل مقرر کی ہوئی نزدیک اوسکے ہی کہ اوسے کوئی نہین
جانتا ہی وہ قیامت ہی ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ پھر تم شک کرتے ہو بعث مین لینے بعد ثابت ہونے کے کہ ابتدائے خلق اس سے

ہی پھر شک کیون چاہیے کہ معاد خلق بھی طرف اوسیکے ہی وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ اور وہی ہی اللہ بیچ آسمانونکے مالک
اور بیچ زمین کے يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ جانتا ہی پوشیدہ تمھارا اور آشکار تمھارا یعنے دلکی چھپی بات اور منھہ کا
پکار کر کہنا سب اوسکو معلوم ہی اور جانتا ہی جو کچھہ کسب کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے پھر اوسپر جزا دیگا فتوحات مین ہی کہ سر اور جہر
نسبت باطنی اور ظاہری ہی بحر الرائق مین ہی کہ مراد سر سے سر خلافت ہی کہ انسان مین امانت رکھا ہی اور جہر صفات حیوانی اور
احوال نفسانی ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ نظم آدمی کی شکل جسمانی سمجھہ + اور معنی اوسکی روحانی سمجھہ + عالم خلق اوسکا جسم خاک ہی
عالم امر اوسکا روح پاک ہی + سرکم سے ہی اشارہ روح کا + جہرکم سے جسم کا رتبہ کہا + نقد النصوص مین ہی کہ انسان آئینہ ہی دو
رویہ ایکطرف خصائص ربوبیت کے اوسمین پیدا ہین دوسری جانب نقایص عبودیت کے ہویدا جب خصایص ربوبیت کے دیکھتا ہی
توسب موجودات سے بزرگوار تر ہی اور جب نقایص عبودیت ملاحظہ کرتا ہی توسب کائنات سے خوار اور بے اعتبار تر نظم
جسدم کہ نیرادلمین اثر پاتا ہون + افلاک سے بھی بلند سر پاتا ہون + اور جبکہ بخود نگاہ کرتا ہون مین تو پھر + مٹی سے بھی جان پست
تر پاتا ہون + پس حق تعالی فرماتا ہی کہ مین خصایص تمھارے پردۂ غیب مین جانتا ہون اور نقایص تمھارے عالم شہادت مین
پہچانتا ہون اور جانتا ہون اعمال تمھارے کہ سبب ترقیات درجات انسانیہ ہین یا موجب تنزلات درکات حیوانیہ مین پس آدمی
کو لازم ہی کہ وہ کام کرے جو ترقیات درجات انسانیہ ہو نہ وہ عمل کرے کہ موجب تنزلات درکات حیوانیہ ہو نظم خواب و خور مین گذار
کر سب عمر + تو بہایم سے بھی نہ بدتر ہو + راہ ثنا وہ صفات کر پیدا + کہ فرشتے سے بھی برتر ہو + وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ اور نہین آتی کافرونکے پاس نشانی نشانیون پروردگار اونکیسے یعنے قرآن یا معجزے جیسے شق قمر
اور تسبیح حجر اور انقلاع شجر مگر ہوتے ہین اوس سے منھہ پھیرنیوالے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ پس تحقیق جھٹلایا اونھونے قرآنکو
جب آیا اونکے پاس فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس البتہ آوینگی اونکے پاس خبرین اوس چیز کی کہ تھے وہ ساتھہ
اوسکے ٹھٹھا کرتے ظہور اون خبرونکا آخرت مین تو کافرونپر ظاہر ہی اور دنیا مین وقت نزول عذاب کے اونپر ہوگا اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا اونھون نے کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے اونسے قرنون سے یعنے گروہ سے کہ اہل قرن
مین قرن ستر یا اسی برس کا ہوتا ہی کہ اغلب عمر آدمی کی ہی پھر صفت کی اہل قرن کی جنکو ہلاک کیا کہ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ
لَّكُمْ مقدور دیا ہم نے اونکو بیچ زمین کے جو کچھہ کہ نہ مقدور دیا تمکو کہ عمر بڑی مال بہت قوت زیادہ بخشی تھی وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ
مِّدْرَارًا اور بھیجا تھا ہمنے مینہہ آسمان سے اوپر اونکے برسنیوالا وقت احتیاج اونکیکے وَجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور کیئین
ہمنے نہرین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور محلون اونکیکے فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پس ہلاک کیا ہمنے
اونکو ساتھہ گناہون اونکیکے اور فائدہ نہ کیا اونکی قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہمنے پیچھے ہلاک اونکے سے گروہ دوسرا اس آیت مین
کفار قریش کو تہدید کی ساتھہ ہلاک کے اخبار مین ہی کہ نضر بن حارث اور نوفل ابن خویلد اور ابن امیہ مخزومی حضرتؐ کے پاس
آکر کہنے لگے کہ ہم تمھپر ایمان نہین لاوینگے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے نلاوین اور گواہی دین کہ یہہ کتاب اللہ کیطرف سے
تمھین آئی ہی اور اوسمین یہہ لکھا ہو کہ تم رسول اللہ کے ہو یہہ آیت آئی وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ
اور اگر اتارتے ہم اوپر تیرے لکھا ہوا بیچ کاغذ کے پس ٹٹولتے اوسکو ساتھہ ہاتھون اپنے کے جب بھی آسمان سے اترنیکا شبہہ نرہتا لَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ البتہ کہتے وہ لوگ جو کافر ہوئے نہین یہہ کہ تو ہمارے پاس لایا ہی مگر جادو ظاہر سب پر
وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ اور کہا کافرون نے کیون نہ اتارا گیا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ کہ ہم سے کہہ دیتا کہ پیغمبر
ہین وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ اور اگر اتارتے ہم فرشتے کو البتہ فیصل کیا جاتا کام اونکا اور ہلاک ہوجاتے کیونکہ سنت الہی

ہی برجا رہا ہے کہ موافق طلب کے جو فرشتے کو معائنہ کریں تو ہلاکت لازم ہو جاتی ہی ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ پھر نہ ڈھیل کی جاتی بعد نزول
فرشتے کے پل بھر اور جب مشرکوں نے کہا کہ فرشتہ کیوں نہیں ہمارے پاس آتا حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ
رَجُلًا اور اگر کرتے ہم رسول کو فرشتہ البتہ کرتے ہم اوسکو بصورت مرد کے جیسے جبرئیل کو دحیہ کلبی کی شکل پر کر دیتے تھے اور بشر کی صورت پر
کر دینا اسواسطے ہی کہ فرشتے کو صورت اصلی پر دیکھنا طاقت بشری سے باہر ہی مگر انبیا قوت قدسی سے مشاہدہ کر سکتے ہیں پس ہم
فرشتے کو آدمی کی شکل پر اتارتے وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر اونکے جو شبہ کرتے ہیں اب لینے اب رسالت
بشر کی مسلم نہیں رکھتے ایسے ہی تب بھی طعنہ کرتے ما ہذا الا بشر مثلکم پس واسطے تسلی خاطر حضرت کے کہ کافروں کے کہنے سے ملال خاطر عاطر
پر نلاویں فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا تھا
ساتھ پیغمبروں کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا اون لوگوں کو کہ ٹھٹھا کرتے رسولوں سے اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے اور وہ چیز
عذاب الٰہی تھا کہ اونکو احاطہ کیا قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ کہہ اگر عذاب گذرے لوگوں کا
یاد نہیں کرتے تو سیر کرو بیچ زمین کے یمن اور شام کو سفر کرو دیار عاد اور ثمود پر گذر کرو پھر دیکھو عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانے
والوں کا قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو واسطے کسکے ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے
ہی خلق اور ملک پھر اگر وہ جواب نہ دیں تو قُلْ لِّلّٰهِ کہہ تو کہ واسطے اللہ کے ہی كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی اللہ نے اوپر ذات
مبارک اپنی کے محض فضل سے رحمت کہ توبہ قبول کرتا ہی گناہ بخشتا ہی حدیث میں ہی کہ حق تعالیٰ نے کتاب لکھی اور وہ نزدیک
اوسکے فوق العرش ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ تحقیق رحمت میری غالب آئی غضب میرے پر اور ہو سکتا ہی
کہ مراد اس سے رحمت ذاتیہ ہو کہ سب چیز کو پہنچی ہی اور وہ دیتا ہی بن مانگے اور بن احتیاج اور بن رابطہ استحقاق کے نظم ہم عدم
میں مستحق رافت تھے کب + سر بسر یہہ محض ہی الطاف رب + جان دیکر ہمکو بینا کر دیا + زندہ و دانا توانا کر دیا + لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ البتہ اللہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے کہ شک نہیں ہی بیچ آنے اوس دن کے اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ جنھوں نے کہ ٹوٹا دیا جانوں اپنے کو یعنے فطرت اصلیہ اور عقل سلیم کو کہ سرمایہ اونکا تھا ضایع کیا پس وہ نہیں
ایمان لاتے وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بستا ہی بیچ رات کے اور دن کے کہ مالک ہی مکان اور
زمان کا اور جو کچھ مکان اور زمان میں ہی اوسکا ہی وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہی ہی سننے والا جو کفار کہتے ہیں جاننے والا اونکی
نیتوں کا سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ کفار قریش نے کہا اے محمد تحقیق حرص مالکی ہی اور ہم سب اشراف قبائل سے لیکر اتنا
جمع کر دیتے ہیں کہ تم تو سب قوم سے اپنے زیادہ تونگر ہو جاؤ لیکن اس شرط پر کہ اپنے دعوے سے باز آؤ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ کہ
رات اور دن اوپر اونکے اشتمال رکھا ہی خدا سے ہی اگر چاہیگا اپنے پیغمبر کو اسقدر مال دیگا کہ تونگر خلق سے ہو جائیگا قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ
اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ کہہ کیا سوا اللہ کے پکڑوں میں دوست وہ خدا کہ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا
اور زمین کا ہی اور وہ کھلاتا ہی خلق کو اور نہیں کھلایا جاتا وہ بے پرواہ ہی خلق سے اور خلق محتاج ہی اوسکی قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ
اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کہہ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہہ کہ ہوں اول وہ شخص جو مسلمان ہوا ہی کیونکہ نبی جو
میں پہلے ہوتا ہی امت سے اور ہرگز مت ہو تو شریک لانیوالوں سے قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ کہہ تحقیق
میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں میں پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے سے کہ قیامت ہی مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ
وہ شخص کہ پھرا جاوے عذاب اوس سے اور بعضے قرات میں یصرف بصیغہ معلوم ہی یعنے پھیرے اللہ عذاب اوس سے اوس دن
پس تحقیق مہربانی کی اوپر اوسکے وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ اور یہہ ہی مہربانی اللہ کی مراد پانا ظاہر وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ اور اگر لگاوے تجکو ضرر جیسے فقر اور مرض پس نہین کہولنے والا اوسکو مگر وہی وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ
فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اگر لگادیوے تجکو بھلائی جیسے غنا اور صحت پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ
عِبَادِهِ اور وہی ہے غالب اوپر بندون اپنے کے وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ اور وہ ہے حکمت والا خبردار چھپی باتون کا بندونکے
لکہا ہے کہ بیوقوف قریش کہنے لگے اے محمد صلعم ہم کسیکو نہین دیکہتے کہ تمہاری تصدیق کرے اور ہمنے علماے یہود اور نصاری
سے پوچھ لیا ہے کہ اوس شخص کی صفت کتابون مین لکھی ہے سب نے انکار کیا اب کسیکو لاؤ کہ گواہی دے تمہاری رسالت پر اور
قرآن کی حقیقت پر یہہ آیت اُتری قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً کہہ جواب مین اونکے کونسی چیز بڑی ہے گواہی قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ کہہ اللہ بڑا ہے شہادت مین گواہ درمیان میرے اور تمہارے یعنے گواہ حقیقت پر میرے اور بطلان پر تمہارے وہ ہے
وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ اور وحی کیا گیا ہے طرف میرے یہہ قرآن تو کہ ڈراؤن تمکو ساتھ اوسکے
اور جسکو پہنچے عرب اور عجم مین انسان ہو یا جن ہو سبکو ڈراؤن مین ساتھ قرآن کے اور اگرچہ قرآن مین بشارتین بھی ہین لیکن یہان پر
اکتفا احد الضدین پر کیا ہے اور مقاتل رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ قرآن شریف جسکو پہنچا پیغمبر اوسکے نذیر ہین یہین سے ہے محمد کعب قرظی
رحمۃ اللہ کا قول کہ من بلغ القرآن فکانما رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہنچا قرآن جسکو اوسی وقت + گویا حضرت کی ہوگئی رویت
أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ کیا تم گواہی دیتے ہو یہہ کہ ساتھ اللہ کے معبود اور ہین بت قُلْ لَا أَشْهَدُ کہہ
مین نہین گواہی دیتا قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ کہہ سوا اوسکے نہین کہ وہ مستحق عبادت کے اکیلا ہے اور
مین اوسپر گواہی دیتا ہون اور تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم بتونکو الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا
يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے اونکو کتاب پہچانتے ہین پیغمبر خدا کو ساتھ اس حلیہ اور صفت کے کہ توریت مین مذکور
ہے جیسے کہ پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو ساتھ حلیہ اور صفت اونکے کے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ معرفت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اللہ نے قرآن مین فرمائی ہے کہ مثل معرفت فرزندونکے ہے یہہ کسطرح ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ مین پیغمبر کی رسالت پر یقین زیادہ ہے صحت نسب پسر اپنے سے کیونکہ اسکو توریت سے معلوم کیا ہے اور یہہ معلوم نہین کہ
عورتون نے کیا کیا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا توفیق رفیق تیری کرے اے عبد اللہ سچ کہا تو نے الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ جنہون نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو مشرکون اور اہل کتاب مین سے پس وہ نہین ایمان لاتے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ اور کون ہے ظالم تر اوس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ فرشتون کو اوسکی
بیٹیان کہے اور بتونکو اوسکی درگاہ مین شفیع جانے یا جھٹادیتے تھے آیتون اوسکی کو قرآن ہے اور اسے شعر اور سحر اور کہانت
ٹھہرائے إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین فلاح پاتے ظالم یعنے کافر وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ
لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ اور یاد کر جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم اون کو عابد اور معبودون سبکو پھر کہینگے
ہم واسطے اون لوگونکے کہ شریک لاتے تھے کہان ہین شریک تمہارے جنکو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ ہماری شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ
فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ پھر نہوویگا بہانا اونکا مگر یہہ کہ کہینگے قسم ہے اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہے نہ تھے
ہم شریک لانیوالے جھوٹ کہینگے اور اوسپر جہوٹی قسم کھاوینگے سمجھ لیجئے کہ قیامت کے دن توحید والون کے بڑے مقام دیکھکر کافر
کہینگے کہ آؤ ہم بھی انکار شرک کا کرین شاید ہم بھی نجات پاوین پس قسم کھاوینگے کہ ہم مشرک نتھے حق تعالی اونکے منہ پر مہر لگاویگا
اور سب اعضا اونکے کفر پر گواہی دینگے انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ دیکھ کیونکر جھوٹ بولا
اونھون نے اوپر جانون اپنے کے اور کھویا گیا اون سے جو تھے افترا کرتے کہ خدا کا شریک بناتے تھے لکھا ہے کہ ابو سفیان اور ولید

اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف وغیرہ ایکجگہہ مسجد حرام مین جمع ہوکر حضرت کا قرآن شریف سنتے تھے پھر نضر بن حارث سے کہ قصہ
خوان تھا پوچھا کہ کیا ہی جو محمدؐ کہتے ہین اوس لعین نے کہا مین نہین جانتا کیا کہتے ہیں مگر سر ہلاتے ہین اور قصہ پہلے لوگونکا بیان
کرتے ہین جیسے کہ مین کبھی تمھارے روبرو کہتا ہون یہہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور بعضے اونمین سے وُہ
ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب تو قرآن پڑھتا ہی وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور ڈالے
ہین ہمنے اوپر دلون اونکے پردے اس سے کہ سمجھین اوسکو اور بیچ کانون اونکے بوجھہ تو کہ حق بات نہ سنین وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ
لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین ہر معجزہ کہ تجھہ سے طلب کرین نہ ایمان لاوین ساتھہ اوسکے کہ بڑا عناد رکھتے ہین اور نہایت جھٹلاتے
ہین تجھکو حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یہان تک کہ جب آوین تیرے
پاس جھگڑین تجھہ سے کہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین نہین یہہ قرآن مگر کہانیان پہلونکی وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــٴَـوْنَ عَنْهُ اور
کافر منع کرتے ہین لوگون کو ایمان لانیسے پیغمبر پر اور دور رہتے ہین اپنے آپ بھی اس سے یعنے نہ آپ ایمان لاتے ہین نہ اورون کو
لانے دیتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ابیطالب کے ہی اور معنی اسکے یہہ ہین کہ منع کرتے ہین دشمنونکو پیغمبر کے ایذا
پہنچانے سے اور آپ دین اونکے سے دور رہتے ہین وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین ہلاک کرتے مگر جانون اپنی
کو اور نہین سمجھتے کہ ضرر اونکا اور پر نہین جاتا وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ اور کاشکے دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے وُہ
اوپر آگ کے اور سختی عذاب سے فریاد کرینگے فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس کہینگے ای
کاشکے ہم پھر جاوین طرف دنیا کے اور نہ جھٹلاوین آیتون پروردگار اپنے کو اور ہووین ہم ایمان والونسے بَلْ ایسا نہین ہی کہ یہہ
کہتے ہین ہم دنیا مین جاوین اور مسلمان ہُوں بلکہ کفر ہی پر رہینگے اور اب جو اقرار توحید کا کرتے ہین اسواسطے ہی کہ بَدَا لَهُمْ مَّا
كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ظاہر ہوگیا واسطے اونکے جو کچھہ کہ تھے چھپاتے کفر پہلے اس سے دنیا مین آج جو اونکے اعضا شاہدی دینے لگے
اونکے کفر اور عصیان کے عذر کرتے ہین اور آرزو پھر دنیا مین جانے کی رکھتے ہین وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اور اگر پھیرے
جاوین طرف دنیا کے البتہ پھر جاوین طرف اوس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اوس سے یعنے شرک اور عصیان سے وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ
اور تحقیق وُہ البتہ جھوٹے ہین وعدے مین ایمان کے جب یہہ آیتین بیچ وعدہ ایمان اور وعید قیامت کے کافرونپر پڑھی گئین
بعث اور نشور کے منکر ہوئے وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ اور کہا اونھون نے نہین یہہ مگر زندگانی
ہماری دنیا کی اور نہین ہم اوٹھائے جانیوالے قبرون سے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے
جاوینگے کافر اوپر پروردگار اپنے کے قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ کہیگا اللہ کیا نہین یہہ بعث اور نشر حق قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا کہینگے
البتہ ہی بیچ قسم ہی پروردگار ہمارے کی قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ کہیگا اللہ پس چکھو عذاب بدلے اوس چیز
کے کہ جو تھے تم کفر کرتے قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگون نے کہ جھٹلایا دیکھنے اللہ کے کو یا لقا عذاب
اور ثواب کو بعد مرگ کے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى
ظُهُوْرِهِمْ یہان تک کہ جب آلی اونکے پاس قیامت ناگہان کہینگے ای افسوس ہمکو اوپر اوسکے کہ تقصیر کی ہمنے بیچ زندگانی دنیا
کے اور وہ اوٹھاوینگے بوجھہ اپنے گناہونکے اوپر پیٹھون اپنے کے غرض یہہ ہی کہ گناہ اون کے پاس ہوکے جدا اونسے نہین ہونگے
معالم مین ہی کہ جب مومن قبر سے نکلیگا ایک خوش شکل چیز اوسکے سامنے آویگی اور کہے گی کہ تو مجھے پہچانتا ہی یہہ کہیگا نہین
جانتا مین وہ کہیگی کہ مین عمل صالح ہون تیرا آؤ تو مجھپر سوار رہو کہ مین بہت دنیا مین تجھپر سوار رہا ہون اور آیۃ یوم نحشر المتقین
الی الرحمن وفدا اشارہ ساتھہ اسی کے ہی اور جو کافر خاک سے سر اوٹھاویگا اوسکے بھی ایک چیز آویگی نہایت بدشکل بدبو

کہیگی تو مجھے جانتا ہی یہہ کہیگا نہین جانتا ہین وہ کہیگی مین عمل ناپاک ہون تیرا تو دنیا مین بہت مجھپر سوار رہا تھا آج مین تجھپر سوار
ہوتا ہون اور آیۃ وہم یحملون اوزارہم عبارت اسی سے ہی الا ساء ما یزرون خبردار ہو برا بوجھہ گنا ہونکا ہی جو کچھہ اٹھاتے
ہین وما الحیوۃ الدنیا الا لعب ولہو اور نہین زندگانی دنیا کی کہ یہہ اسیر مغرور ہین مگر کھیل لڑکونکا اور مشغولی دیوانون کی
وللدار الاخرۃ خیر للذین یتقون اور البتہ گھر آخرتکا بہتر ہی واسطے اون لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین سمجھہ لیجئے کہ بہتر اس
واسطے ہی کہ باقی ہی اور لذتین وہانکی بے زوال ہین افلا تعقلون کیا پس نہین سمجھتے ہو تم اور یعقلون بھی قرأت ہی یعنے نہین سمجھتے
ہین کہ دونون گھر مین کونسا بہتر ہی لکھا ہی کہ اخنس بن شریف نے ابوجہل سے پوچھا کہ محمد بن عبد اللہ کی شان مین کیا کہتا ہی
اپنے دعوی مین یہہ سچا ہی یا جھوٹھا ابوجہل نے کہا کہ سچا ہی جو ہمکو پہنچاتا ہی آسمانی ہی نہ شیطانی لیکن ہم اگر نبوت پر اوسکی
اقرار کرینگے تو شرافت ایک تو آل قصی رکھتے ہی ہین کہ سب چیزین مسجد حرام کی اونکے متعلق ہین اگر نبوت بھی اونمین ہوئی تو اور
عزت زیادہ ہوگی اور اشراف قریش اور بقیہ آل لوی محروم رہجاوینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوجہل نااہل نے بالمشافہ حضرت
سے کہا کہ ای محمد ہمنے کبھی تجھہ سے دروغ نہین سنا اور تجھے ہم سچا جانتے ہین لیکن اس دعوے نبوتمین تجھے جھٹلاتے ہین پس حق
تعالی نے یہہ آیت نازل کی قد نعلم انہ لیحزنک الذی یقولون فانہم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ
یجحدون تحقیق جانتے ہین ہم تحقیق غمگین کرتا ہی تجھکو جو کچھہ کہتے ہین وہ پس جھٹلاتے تیرے پس تحقیق وہ نہین جھٹلاتے تجھکو
حقیقت مین اور تجھے سچا جانتے ہین اور لیکن وہ ظالم ہین ساتھہ نشانیون اللہ کے انکار کرتے ہین عناد کے سبب پھر واسطے تسلی
خاطر عاطر حضرت کے فرمایا ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتہم نصرنا اور تحقیق
جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھہ سے پس صبر کیا اونھون نے اوپر اوسکے کہ جھٹلائے گئے اور ایذا دیئے گئے یہانتک کہ آئی اونکے
پاس مدد ہماری اور وعدہ کیا ہی ہمنے صابرونکو مدد پہنچانیکا اور حکم کیا ہی مسلمانونکے غلبے کا اوپر کافرونکے ولا مبدل
لکلمت اللہ اور نہین کوئی بدلنے والا واسطے وعدے اللہ کے اور حکم کے کہ نصرت اہل ایمان مین فرمایا ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا
المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون ولقد جاءک من نبای المرسلین اور البتہ تحقیق آئی ہین تیرے پاس
یعنے خبرین پیغمبرون کی کہ اونکی امتون نے کیا کیا اونکو رنج پہنچایا اور اونھونے صبر کیا پھر آخر غالب ہوئے کتب اللہ لاغلبن انا و
رسلی وان کان کبر علیک اعراضہم اور اگر ہوا ہی گران اوپر تیرے منہہ پھرانا اونکا دین قبول کرنیسے لکھا ہی کہ حضرتکو جو کمال
خواہش تھی ایمان لانیکی قوم کے تو چاہتے تھے کہ جو معجزہ یہہ چاہین وہ حق تعالی ظاہر کرے اور یہہ کسیطرح ایمان لاوین حق تعالی نے
یہہ آیت اتاری کہ اگر تجھپر گران ہی اونکا ایمان سے منہہ پھرانا فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما فی السماء فتا
تیہم بایۃ پس اگر طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ ڈھونڈھے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے پس لے آوے انکے
پاس کوئی نشانی یعنے تو اگر یہہ کرسکتا ہی تو کر دیکھہ ولو شاء اللہ لجمعہم علی الہدی فلا تکونن من الجہلین اور اگر
چاہتا اللہ البتہ اکٹھا کرتا اونکو اوپر ہدایت کے اور توفیق ایمان کی دیتا پس ہرگز مت ہو جاہلون سے اس مسئلے مین کہ کفر اور ایمان
اپنی توفیق دینے نہ دینے مین ہی یہہ خطاب صورت مین حضرت کو ہی اور معنو مین امت کو انما یستجیب الذین یسمعون سو
اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین دعوت تیری کو وہ لوگ کہ سنتے ہین سمع قبول سے لیکن کافر مثل مردونکے ہین وہ کیا سنینگے اور قبول
کرینگے والموتی یبعثہم اللہ ثم الیہ یرجعون اور مردے جلاویگا اللہ اسوقت جانینگے اور جاننا فائدہ نکریگا پھر طرف اللہ
کے پھیرے جاوینگے سب جزا اور سزا دینے کو وقالوا لولا نزل علیہ ایۃ من ربہ اور کہا راہون نے قریش کے کیون نہین اتاری
جاتی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اونکے سے یعنے جو ہم طلب کرتے ہین اس سے قل ان اللہ قادر علی ان

يُنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ تحقیق اللہ قادر ہے اوپر اوسکے کہ اتارے نشانی اور لیکن اکثر اوسکے نہین جانتے کہ اوترنا
اوس کا موجب بلا کا ہی کیونکہ حکم الٰہی یون ہے کہ جو معجزہ طلب کرین اور اللہ ظاہر کرے پھر وہ ایمان نلاوین تو عذاب متصل اوسکے
آتا ہی جیسے قوم ثمود اور اصحاب مائدہ کے غارت ہوگئے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اور نہین
کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی اڑنیوالا بیچ ہوا کے اڑے ساتھ بازوون اپنے کے کلمہ بجناحیہ کا تاکید ہی جیسے کہتے ہین
بعضی چیز ہمنے آنکھ سے دیکھی اور بعضی کان سے سنی یا سرعت سیر سے کنایہ ہی اور حاصل کلام کا یہہ ہی کہ کوئی چلنے والا اور اڑنیوالا
نہین اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مگر امتین ہین مانند تمھارے پیدا کین ہین اور مارے جلائینگے یا اللہ کی ثنا کہتے ہین کہ ان من شئ الا یسبح بحمده
کوئی چیز نہین مگر تسبیح کہتی ہی ساتھ تعریف اوسکے سب خلق کا تو رب ہی اور شان ہی کیا بڑی مرغان خوش الحانی ثنا تیری کرتے ہین
مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ نہین کم کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے کوئی شئی بلکہ سب اسمین ہی ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ پھر طرف
پروردگار اپنے کے اکٹھے کئے جاوینگے یہہ امتین تو کہ انصاف بعض کا بعض سے لیا جاوے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ
بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ اور جن لوگون نے جھٹلایا نشانیون ہماریکو بہرے ہین کہ دلیلین ربوبیت کی نہین سنتے اور گونگے ہین کہ اقرار
وحدانیت کا نہین کرتے بیچ اندھیرون کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کے ہین مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ جسے چاہتا ہی اللہ گمراہ
کرتا ہی اوسکو یعنے توفیق ہدایت کی نہین دیتا وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور جسے چاہتا ہی کرتا ہی اوسکو ثابت
اوپر راہ سیدھی کے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کہہ اونکو کیا دیکھا ہی تمنے اپنے
تئین اگر آوے تمھارے پاس عذاب اللہ کا جیسے پہلے زمانیمین کافرونپر آیا تھا دنیا مین یا آوے تمکو قیامت اور عذاب آخرت کا
کیا غیر اللہ کے کو پکاروگے کہ عذاب سے تمھین بچاوے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ بتونکو خدا کہتے ہو بَلْ اِيَّاهُ
تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ایسا نہین ہی کہ بتون کو پکارو بلکہ اللہ کو پکاروگے
اور اسیکی جناب مین عاجزی کروگے پس کھولدیگا جو کچھ دنیا مین بلاتے ہو طرف اوسکے اگر چاہے اور بھول جاوگے جو کچھ شریک مقرر
کرتے ہو ساتھ اوسکے یعنے بتونکو اپنے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ
اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولونکو طرف امتونکے پہلے تجھ سے اور وہ کافر ہوگئے پیغمبر کو جھٹلانے لگے پس پکڑا ہمنے اونکو ساتھ فقر
کے اور مرض کے تاکہ عاجزی کرین اور شرک سے بچین اور توبہ اور استغفار بجا لاوین فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا پس کیون
نہ جسوقت آیا اونکے پاس عذاب ہمارا عاجزی کی اور نیاز ہماری جناب مین لائے کہ ہم بلا دفع کردیتے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور لیکن سخت ہوگئے دل اونکے کہ ترک عاجزی دلکی سختی سے ہی اور زینت دی واسطے اونکے
شیطان نے جو کچھ تھے وہ کرتے یعنے اپنے عملونپر تکبر کرتے تھے اور تکبر ہلاک کرتا ہی سمجھ لیجئے کہ خود بینی اور تکبر بہت برا ہی نظم
مرد معجب صاحب دین کب ہوا + راہ فنا خود بین خدا بین کب ہوا + خود پرستی بت پرستی ایک ہی + غفلت حق اور مستی ایک ہی
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ پس جب بھول گئے جو کچھ کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ فقر اور مرض کے
کھولدئے ہمنے اوپر اونکے دروازے ہر چیز کے نعمت اور راحت سے کہ یہہ بیچ مین تو تنبیہ پذیر نہوئے شاید عیش مین ہون حَتّٰٓى اِذَا
فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دئے گئے تھے نعمتون سے اور پھر بھی شکر بجا نہ لائے نعمت مین
ہوئے شاغل منعم سے رہے غافل اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ پکڑا ہمنے اونکو ناگہان یکبارگی پس ناگہان وہ عذاب
دیکھکر پشیمان اور ناامید تھے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس کاٹی گئی جڑ اوس قوم کی جو ظلم کرتے تھے یعنے دوستونکو اپنے
نصرت دی ہمنے اور دشمنونکو ہلاک کیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سب حمد واسطے خدا کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی اور یہہ

ہلاک کرنے ظالمونکے سمجھ لیجئے کہ ہلاکت ظالمون کی سبب خلاصی کا ہی لوگونکے کہ اونکے ظلم سے چھوٹے اور یہہ بڑی نعمت ہی اِس
ہلاک کرنیوالا لائق ثنا کے ہوا قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ کہہ کیا
دیکھا تمنے اگر لیوے خدا سننا تمھارا اور دیکھنا تمھارا کہ بہرے اندھے ہو جاؤ اور مہر لگاوے اوپر دلون تمھارے کہ فہم اور ہوش
اسمین نرہے کونسا خدا ہی سوا اللہ کے کہ قدرت اور کرم سے لا دیوے تمکو وہ جو اوسنے لیا ہی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ دیکھ
کہ کسطرح بیان کرتے ہین ہم آیتونکو ایک پیچ سے ساتھ دوسری پیچ کے نظم گاہ وعدہ گہے وعید ہی + یہان خوف و امید
بس بدیا ہی + یہان کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب + کبھی کہتا ہی قصہ ہائے عجیب + کبھی احکام ہین بیان کرتے + امر اور
نہی ہین عیان کرتے + کبھی لاتا ہی ایسی آیاتین + فہم سے بھی وراہین جو باتین + واہ اوسکا ہی کام البیلا + اسلئے ہی کلام
البیلا + ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ پھر کافر اعراض کرتے ہین اوس سے اور حکم نہین مانتے قُلْ اَرَاَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً
اَوْ جَهْرَةً کہہ اے کافرو کیا دیکھا تمنے اگر آوے تمکو عذاب خدا کا ناگہان کہ پہلے سے کچھ نشانی معلوم نہو یا آشکارا کہ علامتین جسکی
پہلے سے ظاہر ہون یا بغتۃً وہ ہی کہ راتکو آوے اور جہرۃً وہ ہی کہ دنکو واقع ہو ہر تقدیر پر هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ
نہین ہلاک کئے جاوینگے عذاب سے مگر قوم ظالم کہ شریک ٹھہراتے ہین اللہ کا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ اور نہین
بھیجتے ہین ہم پیغمبرونکو مگر بشارت دینے والے ایماندارونکو بہشت کی اور ڈرانیوالے کافرونکو دوزخسے فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے کام اپنا ساتھ تقوی کی طہارت کے پس نہین خوف اوپر اونکے
ہمیشہ کے عذاب سے اور نہ وہ اندوہ اوٹھاوینگے نہ ملنے ثواب سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ
اور جن لوگونے جھٹلایا آیتون ہماریکو لگیگا اونکو عذاب بسبب اسکے کہ تھے وہ فسق کرتے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ کہہ نہین کہتا مین تمکو نزدیک میرے خزانے اللہ کے ہین کہ جو تم مانگو دون اور نہین جانتا
مین غیب کو جبتک وحی نہ آوے تو کہ جو تم پوچھو بتادون اور نہین کہتا مین تمسے کہ مین فرشتہ ہون تو کہ تم چاہو قوت ملکی سے
کردون بلکہ مین آدمی ہون اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ نہین پیروی کرتا مین مگر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے قُلْ هَلْ
يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ کہہ مثلا کیا برابر ہوتا ہی اندھا اور آنکھون والا یعنے برابر نہین ہوتا گمراہ راہ یافتہ کے اور
عالم جاہل کے اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ کیا پس نہین فکر کرتے تم تو کہ حق اور باطل مین تمیز کرو وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا
اِلٰى رَبِّهِمْ اور ڈرا ساتھ اوس چیز کے کہ تجھپر وحی کی ہی اون لوگونکو کہ ڈرتے ہین اپنے عملونکے سبب اوس سے کہ اکٹھے کئے
جاوینگے طرف جزا پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ انذار قرآن عام ہی سب کیواسطے اور یہان تخصیص ڈرنیوالونکی اس جہت
سے ہی کہ دل پذیر اور گوش نصیحت شنوا انکا ہی لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ نہین واسطے
اونکے سوا اللہ کے دوست کہ متولی امور اونکا ہو دنیا مین اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ عذاب سے چھڑاوے عقبی مین پس اونکو
ڈرا تو کہ وہ بچین گناہ سے لکھا ہی کہ سرداران قریش کے اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ تمھاری مجلس مین مفلس اور
غلام بہت رہتے ہین جیسے ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور سہیل اور مثل اونکے رضی اللہ عنہم اگر اونکو منع کردو
اپنی مجلس سے تو ہم آکر بیٹھین اور قرآن سنا کرین آپنے فرمایا کہ مسلمانون کو اپنی صحبت سے منع نہین کر سکتا اوٹھون نے
کہا کہ ہمین عار آتی ہی کہ انکے پاس بیٹھین جب ہم آوین تب یہہ اوٹھ جایا کرین تو ہم البتہ تمھارا حکم مانین حضرت عمرؓ نے
کہا یا رسول اللہ یہہ رؤساء عرب ہین انکا کہا مانو شاید کہ ایمان لے آوین آپنے فرمایا اچھا اوٹھون نے کہا ہمین اس
وعدہ ہمکو کاغذ پر لکھدو آپنے اسباب لکھنے کا منگوایا اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کو کتابت کا امر فرمایا یہہ آیت اوتری

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط اور مت ہانک مجلس اپنے سے اون لوگون کو کہ پکارتے
ہین پروردگار اپنے کو صبح اور شام یا نماز پڑھتے صبح کی اور شام کی اور عصر کی چاہتے ہین اس دعا اور نماز سے رضا اللہ کی یا
منہہ اوسکا یعنے دیدار اوسکا ایک بزرگ سے صفت مرید کی پوچھی کہا یدعون ربہم بالغداة والعشے یریدون وجہہ سمجھ لیجیے کہ ارادت
تین قسم ہی ایک ارادت محض دنیا کی ہی کہ فرمایا یریدون عرض الدنیا اوسکی نشانیان دو ہین دنیا کی زیادتی پر ساتھ نقصان
دین کے راضی ہونا اور مفلس مسلمانون سے اعراض کرنا دوسری ارادت محض آخرت کی ہی کہ فرمایا من اراد الآخرة وسعی لہا
سعیہا اوسکی بھی دو علامتین ہین دنیا کے نقصان پر واسطے سلامتی دین کے راضی ہونا اور الفت درویشون سے کرنا تیسری ارادت
محض حق کی ہی کہ فرمایا یریدون وجہہ اوسکا نشان دونون جہان سے ہاتھ اوٹھانا اور اپنے سے اور تمام خلق سے آزاد ہونا
ہی **بیت** جسکا دیدار روئے جانان باعث آرام ہی + اوسکو رنج وعیش سے کونین کے کیا کام ہی + مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ
مِنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ نہین اوپر تیرے حساب اعمال اونکے سے کچھ اور نہ حساب عمل تیرے سے اوپر اونکے
کچھ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس ہانکدے تو اونکو اپنی مجلس سے کیونکہ جو ہانکیگا اونکو پس ہوجاویگا تو ظالمون سے
وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اور جیسے یہان تیری مجلس مین ای رسول مقبول
آزمایا ہمنے فقرا کو ساتھ اغنیا کے اسیطرح آزمایا ہمنے بعضے دولتمندونکو ساتھ بعضے مفلسونکے دین کے امر مین کہ مفلس ضعیف ایمان
لے آئے اور دولتمند قوی رہگئے تو کہین دولتمند قوی کیا یہی ہین کہ نعمت ایمان پر احسان کیا ہی اللہ نے اوپر اونکے ہم مین سے
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ کیا نہین ہی اللہ جاننے والا شکر کرنیوالونکو یعنے جانتا ہی جو شکر نعمت اسلام پر کرتے ہین وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اور جب آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھ نشانیون ہماری کے پس کہہ سلام اوپر
تمھارے ہو مراد اس سے وہی فقرا صحابہ ہین کہ جنکے دور کرنیسے نہی فرمائی پھر جب وہ آتے تھے پہلے ان سے حضرت فرماتے تھے سلام
علیکم اور بعضے تفسیرون مین ہی کہ ایک جماعت نے آپکی خدمت مین آکر عرض کیا کہ ہمنے بہت گناہ کئے ہین استغفار کسطرح کرین آپنے اونکو
کچھ جواب نہ دیا وہ ناامید پھرے اوسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو مسلمان گنہگار کہ میری یگانگی پر اور تیری پیغمبری اور قرآن پر
ایمان لائے ہین تیری خدمت مین حاضر ہون تو تو اونسے سلام علیکم کر کہ بشارت سلامتی کی دنیا مین اور رحمت کی عقبی مین ہی اور
پھر کہہ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی ہی پروردگار نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یعنے وعدہ رحمت کا فرمایا ہی اور اوسکا
وعدہ خلاف سے پاک ہی اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ تحقیق جو کوئی کرے تم مین سے عمل بد ساتھ نادانی کے ثُمَّ تَابَ مِنْۢ
بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر توبہ کرے پیچھے اوسکے اور نیکیان کرے یا یہہ ارادہ رکھے کہ پھر وہ گناہ نکرونگا پس تحقیق اللہ
بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالونکا مہربان اونپر مضمون اس آیت کا بیماران گناہ کیواسطے شفا ہی لیکن بشرط پرہیز یعنے توبہ اور استغفار
نظم بہر بیماران عصیان را شفا + کب دوا بہتر ہی استغفار سے + وصل جانان چاہیے تو رکھ دمبدم + کام اپنا نالہائے زار سے
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ اور جسطرح تفصیل کی ہمنے اس سورت مین دلایل توحید اور نبوت کی اسیطرح
جدا جدا بیان کرتے ہین ہم آیتونکو قرآن کے مطیعون اور عاصیونکے وصف مین حق کے ظاہر ہونیکے واسطے اور تو کہ روشن ہوجاوے
راہ گناہگارونکی یعنے حق باطل سے جدا ہوجاوے لکھا ہی کہ قریش جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو طرف دین آبا
کے بلانے لگے یہہ آیت اوتری قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ تحقیق مین نہی کیا گیا ہون یہہ کہ
عبادت کرون مین اون کی کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے یعنے بتون کی قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُهْتَدِيْنَ کہہ نہین پیروی کرتا مین خواہشون تمھارے کی تحقیق گمراہ ہوجاؤنگا مین اوسیوقت کہ متابعت تمھارے خواہشون کی

کرون اور نہ ہونگا مین راہ پانیوالون سے لکھا ہی کہ نضر بن حارث وغیرہ نے حضرتؐ سے کہا کہ کہانتک ہمین عذاب الٰہی سے ڈراؤ گے
جو کچھ عذاب ہمپر ہوسکے آؤ اور پھر مت ڈراؤ یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ کہہ تحقیق مین اوپر
حجت عقلیہ اور دلیل روشن کے ہون پروردگار اپنے سے کہ قرآن ہی اور وحی اور جھٹلایا تمنے اس دلیل کو مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ
بِهٖ نہین میرے پاس وہ جو شتابی کرتے ہو تم ساتھ اوسکے یعنے عذاب اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم تعجیل اور تاخیر عذاب مین
مگر واسطے اللہ کے یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ بیان کرتا ہی اللہ حق کو اور وُہ اچھا فیصل کرنیوالا ہی قُلْ لَّوْ اَنَّ
عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ کہہ اگر ہو میرے پاس وُہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو اوسکو یعنے عذاب لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ البتہ فیصل
کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمھارے یعنے تمکو جلد ہلاک کرکر چھوٹ جاتا مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ دانا
تر ہی ساتھ ظالمون کے اور وقت عذاب کرنے اونکے سے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ اور نزدیک اوسکے ہین
کنجیان غیب کے خزانون کی یعنے چھپی چیزین اوسکو معلوم ہین جیسے ثواب عقاب خاتمہ عمل کا پورا ہونا اجل کا نہین جانتا مگر وہ پس
جلدی اور دیر عذاب آنے مین اوسکی حکمت سے ہی اور تعلق رکھتا اوسکی مشیت سے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ
فرمایا خزانہ غیب کی پانچ چیزین ہین کہ اونکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا پھر یہہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ تا آخر تفسیر
اوسکی سورہ لقمان مین آویگی وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور جانتا ہی اللہ جو کچھ بیچ جنگل کے ہی درخت اور حیوان اور جو کچھ بیچ
دریا کے ہی جواہر اور جانور یا بر عالم شہادت اور بحر عالم غیب ہی وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا اور نہین گرتا کوئی پتا
درخت سے مگر جانتا ہی اللہ اوسکو کہ زمین پر آتے آتے کتنے بل کھائے اور کتنے پتے درخت سے گرے اور کتنے باقی ہین غرض تمام
جزئیات پر اوسکا علم محیط ہی وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ اور نہین گرتا کوئی دانہ
اندھیرون مین زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنیوالی کے ہی یعنے لوح محفوظ مین سب لکھا ہی اور مراد رطب اور
یابس سے چیزین ہین جسمانی کیونکہ کوئی جسم رطوبت یا یبوست سے خالی نہین یا رطب عالم روحانی ہی اور یابس عالم جسمانی
وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ اور وہ ہی خدا جو قبض کرتا ہی تمکو بیچ رات کے یعنے سلامت رکھتا ہی یہان توفی استعارہ ہی مرگ
سے واسطے خواب کے ؎ رافتا سونا بھی ہونا فوت ہی + اسلئے النوم اخ الموت ہی + وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ اور جانتا ہی
جو کماتے ہو تم بیچ دن کے ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّى پھر اوٹھاتا ہی تمکو خواب سے بیچ دن کے جاگنے کو بعث فرمایا توفی
کی رعایت کیواسطے تو کہ پورا کیا جائے وقت مقرر کیا ہوا یعنے مرگ سنہجے ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف
اوسکے پھر جانا ہی تمھارا بعد مرگ کے پھر خبر دیگا تمکو قیامت مین ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور خبر کرنا واسطے جزا دینے
کے ہوگا وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً اور وُہ ہی غالب اوپر بندون اپنے کے اور بھیجتا ہی اوپر
تمھارے فرشتے کہ نگہبان ہین تمھارے اعمالونکے یعنے لکھتے ہین عمل تو کہ قیامت کے دن سب کے روبرو پڑھین اور حکمت کرام
الکاتبین کے بھیجنے مین یہہ ہی کہ آدمی قیامت کے فضیحت ہونیسے اندیشہ کرے اور گناہ سے بچے نظم رافتا روز قیامت یاد کر
بچ گنہ سے ذلت او رسوائی سے ڈر + جب حساب اقرار کا بک آویگا + تب نہ کچھ ذرہ چھپایا جاویگا + نیک و بد سے جو کیا ہوویگا
کام + سر پنہان فاش ہوویگا تمام + وہان کی پھر بے حرمتی ہی سخت بد + بار سے بچ تا ہو نہ حسرت تا ابد + لطف تب ہی جب
عملنامے مین ایک + فعل بد ہووے نہ جز اعمال نیک + کام جو ہووے رضائے حق کا ہو + شوق اور دل مین لقائے حق کا ہو
نیت اور اعمال سب ہون بہر حق + دے خدا اعمال کا ایسا ورق + حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا
یُفَرِّطُوْنَ یہانتک کہ جب آتی ہی ایک کو تم مین سے موت قبض کرتے ہین اوسکو فرشتے بھیجے گئے ہمارے کہ ملک الموت اور ساتھی

اونکے ہین سمجھ لیجئے کہ چودہ فرشتے ہین سات رحمت کے سات عذاب کے جب ملک الموت روح قبض کرتے ہین مسلمانونکی تو رحمت کے فرشتونکو سپرد کرتے ہین اور کافرون کی عذاب کے فرشتونکو حوالہ کرتے ہین معارج النبوۃ مین ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آسمان چارم پر عزرائیل کو دیکھا مین نے کرسی پر بیٹھے تھے فرشتے نورانی سبز پوش خوشبو خوشخو خوشرو دست راست کو کھڑے تھے اور ملایک ظلمانی روسیاہ لباس سیاہ درشت گو بدخو دست چپ کو کھڑے تھے تسبیح کہتے تھے آگ انکے منہہ سے نکلتی تھی ہاتھو نمین حربے آتش کے تھے اور روبرو عزرائیل کے ایک طشت تھا اور ایک جریدہ اور ہاتھ مین لوح تھی پسندیدہ اوسی پر نگاہ تھی اور ایکدرخت عظیم سامنے کھڑا تھا طشت مین سے دمبدم کچھ چیز اوٹھا اوٹھا کر گاہے فرشتہائے دست راست کو گاہے ملائکہ دست چپ کو دیتے تھے اونکے مشاہدے سے مجھے ایک ہراس آیا اور لرزہ اندام مین میرے پڑا جبرئیل سے پوچھا مین نے یہہ کون ہین کہا یہہ عزرائیل ہادم اللذات مفرق الجماعات ہین جبرئیل نے بڑھکر اونھین میرے احوال سے آگاہ کیا کہ اے عزرائیل یہہ محمد ہین پیغمبر آخرالزمان محبوب سبحان عزرائیل تبسم کر کے میری تعظیم بجا لائے اور کہا مرحبا ہو تمکو تم سب پیغمبرونسے نزدیک اللہ کے عزیز تر اور بزرگتر ہوا ور امت آپکی سب امتونسے بہتر ہے اور مین تمھاری امت پر والدین سے زیادہ تر رحیم ہون مین نے کہا اے عزرائیل خوش کیا تو نے مجھکو اب اس احوال سے آگاہ کر کہا یہہ طشت مثال تمام دنیا ہے اور لوح اجل نامہ اور جریدہ روزنامہ اور درخت مثال زندگی ہے جانتے ہین کے فرشتے رحمت کے ہین جانب یسار کے عذاب کے ہین ہر پتے پر ایکطرف نام بندون کا دوسری طرف شقاوت سعادت لکھی ہے جب کوئی بیمار ہوتا ہے پتا اوسکے نام کا زرد ہو جاتا ہے جب اوسکی اجل آتی ہے وہ پتا لوح پر گر پڑتا ہے اور نام اوسکا مٹجاتا ہے مین اوسے دریافت کر کر قبض روح کرتا ہون اگر میت نیکبخت ہوتا ہے تو روح قبض کر کر دست راست کے فرشتونکے حوالے کرتا ہون اور جو بدبخت ہوتا ہے تو دست چپ کے ملائکونکو سپرد کرتا ہون مین نے پوچھا کہ یہہ فرشتے کتنے ہین کہا گنتی اونکی مین نہین جانتا مگر ہر بندیکی قبض روح کو چھہ لاکھ فرشتے رحمت کے چھہ لاکھ عذاب کے حاضر ہوتے ہین پھر جب مردہ ہوتا ہے ویسے ہی فرشتونکو دیتا ہون ہر روح کیواسطے اسیقدر ملائک نئے نئے آتے ہین اور تا قیامت اسیطرح چلے جائینگے دوسرے بار نوبت نہین آنے کی پھر مین نے پوچھا ہر روح تمھین قبض کرتے ہو یا اور فرشتے کو بھی اسمین دخل ہے کہا جبسے مجھے یہان بٹھایا ہے مین یہان سے نہین اوٹھا لیکن ستر ہزار فرشتے لشکرکش میرے ہین ہر فرشتے کا ستر ہزار فرشتونکا لشکر تابع ہے اونکو بھیجتا ہون وہ سارے بدن سے روحکو کھینچکر حنجرہ مین لاتے ہین پھر مین ہاتھ دراز کر کر قبض کر لیتا ہون پھر مینے ملک الموت کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ایکبات میری ہے اگر مانو تو کہون اونھونے کہا جو فرماؤ مجھے قبول ہے مین نے کہا وقت قبض روح کے امت پر میری سہولت کیجو کہ ضعیف و نحیف ہین قابض ارواح نے کہا کہ آپ مطلق اندیشہ نکیجئے قسم ہے اوس معبود کی کہ جسنے خلعت خاتمیت انبیا و رسل تمھارے قامت با استقامت پر چست و درست فرمائی ہے ہر دن رات ستر ہزار بار حضرت پروردگار واسطے اس امت کے خود خطاب فرماتا ہے کہ اے عزرائیل امت محمدیہ پر آسانی اور سہولت کر اسواسطے مین اونپر والدین سے زیادہ تر شفیق و رحیم ہون **بیت** بخوف نزع رہین کیون محیط غم مین غریق ✦ خدا رحیم ملک مہربان نبی ہین شفیق ✦ وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ اور فرشتے نہین تقصیر کرتے اور قبض روح مین نہین تاخیر کرتے ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ پھر پھیرے جاتے ہین لوگ پیچھے مرنے کے وقت حکم اور جزا خدا کے کہ مولا ہے اونکا اور حق ہے أَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار ہو کہ واسطے اوسکے ہے حکم اور اوس دن کسی حاکم کو مجال حکم کی نہوگی وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ اور وہ جلد تر حساب لینے والونکا ہے لکھا ہے کہ بقدر دوہنے گوسفند کے حساب کل کا کر لیگا باوجود کثرت عدد جن اور انس کے اور بہت عملون اونکے یہہ دلیل کمال قدرت ہے قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تمکو اندھیرون جنگل کے سے اور دریا کے سے سمجھ لیجئے کہ ظلمات جنگل کی اندھیرا رات کا اور

بخار کا اور غبار کا ہی اور ظلمات دریا کی اندھیرا شبکا اور سحاب کا اور بخار کا ہی اور مراد اوس سے سختی کشتیونکی اور جنگلونکی
ہی تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ پکارتے ہو تم نجات دینے والے اپنے کو عاجزی سے اور چھپاکر اور کہتے ہو لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ
هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ البتہ اگر نجات دیگا ہمکو اللہ اس آفت سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالے اوپر نعمت نجات کے قُلِ اللّٰهُ
يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نجات دیگا تمکو اندھیرون جنگل اور دریا کے سے اور
ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو اور اپنے قول پر نہین رہتے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ کہہ کہ
وہ ہی قادر اوپر اوسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمھارے سے جیسے طوفان قوم نوح پر آیا اور پتھر قوم لوط پر برسے اَوْ مِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِكُمْ یا نیچے پانون تمھارے سے جیسے فرعون والے غرق ہوگئے اور قارون زمین مین دھس گیا اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا یا ملا دیوے
تم کو باہم گروہ گروہ ہر گروہ کا مدعا خلاف دوسرے کے تو کہ اس مخالفت سے جنگ ہو وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور چکھاوے
بعضے تمھارے کو لڑائی بعضے کی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ دیکھ کسطرح بیان کرتے ہین ہم اور پھراتے ہین آیتونکو
ساتھ وعدے اور وعید کے تو کہ وہ سمجھین وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ اور جھٹلایا عذابکو یا قرآنکو قوم تیری نے کہ کفار
قریش ہین اور وہ عذاب یا کتاب حق ہی قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ کہہ نہین ہون مین اوپر تمھارے دار وغہ کہ تمھین تکذیب سے
منع کرون یا تکذیب کرکے جزا دون لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ واسطے ہر خبر کے وقت ہی قرار پکڑنیکا یعنے ہر وعدہ اور وعید اپنے وقت
واقع ہوگا یا ہر عمل کی جزا ملیگی وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور شتاب ہی کہ جان لوگے تم اوسکو وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۚ اور جسوقت دیکھے تو اون لوگونکو کہ ساتھ تکذیب اور استہزا کے جھگڑتے ہین بیچ آیتون
ہماری کے کہ قرآن ہی پس منہہ پھیرلے اونسے یہانتک کہ تکرار کرین بیچ بات کے سوا قرآن کے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا
تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور اگر بھلاوے تجھکو شیطان منہہ پھرانیکو اونسے یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی
پس مت بیٹھ پیچھے نصیحت کے ساتھ گروہ ظالمون کے کہ جگہہ تصدیق اور تعظیم کی تکذیب اور استہزا کو رکھتے ہین سبب نزول اس آیت
کا یہہ ہی کہ جب مسلمان مشرکونکے پاس بیٹھتے تھے وہ قرآن پر ہنسنے لگتے تھے اور جھٹلانے لگتے تھے حکم ہوا کہ پہلے ہی جو دیکھو کفار
قریش کو کہ قرآن کو جھٹلاتے ہین اونکے پاس سے اوٹھ آؤ اہل اسلام نے کہا یا رسول اللہ ہم طواف بیت اللہ کیا چاہین اور مسجد
حرام مین بیٹھا چاہین اور کافر بھی وہان ہمیشہ رہتے ہین اور قرآن اور مسلمان پر ہنستے ہین اور ہم اونکی نہ مجلس چھوڑ سکتے ہین نہ
اونکو خوض سے منع کر سکتے ہین اس بات مین ہم گنہگار ہونگے یا نہین یہہ آیت آئی وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى اور نہین اوپر اون لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین حساب اونکے سے جو جھگڑتے ہین یعنے گناہ اونکے کچھہ اور لیکن
نصیحت دینا ہی جھگڑنے والونکو کہ مت جھگڑو قرآن مین اور اوسکی برائیان بیان کرتے ہین لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تو کہ وہ بچین اسکام
سے وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا اور چھوڑ دے اون لوگونکو کہ پکڑتے ہین دین اپنے کو کھیل اور تماشا جیسی بتون کی
عبادت کرتے ہین اور بحیرہ اور سائبہ حرام جانتے ہین یا پیغمبر اونکا جس دین پر بلاتا ہی اوسپر ہنستے ہین وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور
فریب دیا ہی اونکو زندگانی دنیا کے نے اس سبب سے حشر اور بعث کا انکار کرتے ہین وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ اور
نصیحت کر ساتھہ قرآن کے تو کہ نہ سونپا جاوے ساتھہ ہلاکت کے یا نہ رسوا ہووے یا نہ پکڑا جاوے جی ہر کافر کا سبب اوس چیز کے کہ کمایا
ہی برائیون سے لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ نہین واسطے اوس جی کے سوا اللہ کے دوست مددگار اور نہ شفاعت کرنیوالا
کہ چھڑاوے عذاب اوسسے وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۚ اور اگر بدلا لیوے وہ جی ہر بدلا کہ ہو تو کہ عذاب سے چھٹے نہ لیا
جاویگا اوس سے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا یہی لوگ ہین کہ سونپے گئے ہین فرشتونکو عذاب کے سبب اوسکے جو کماتے ہین

برے فعل لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ واسطے اونکے ہے بیچ دوزخکے پینا گرم پانی کہ اندر بدن اونکا جلاوے
اور عذاب ہے درد دینے والا اسبب اوسکے کہ تھے وہ کفر کرتے قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کیا عبادت کرین ہم سوا اللہ کے اوس چیز کی کہ نہ نفع دے ہمکو اور نہ ضرر دے وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اور کیا پھیرے
جاوین ہم اوپر ایڑیون اپنی کے یعنے مرتد ہو جاوین اور شرک کرنے لگین پیچھے اوسوقت کے کہ ہدایت کیا ہمکو اللہ نے ساتھ اسلام کے
اور جو دین حق سے پھر جاوینگے ہم تو ہو جاوینگے كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ مانند اوس شخصکے کہ ڈال دیا ہے اسکو
شیطان نے بیچ زمین کے سیدھی راہ سے دور سراسیمہ پریشان لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا واسطے اوسکے یار ہین کہ شفقت
سے پکارتے ہین اوسکو طرف ہدایت کے کہ چلا آ ہمارے پاس اور شیطان اپنی طرف بلاتا ہے اور وہ متردد ہے کہ کدھر جاؤن اگر شیطانکا
کہا مانیگا ہلاک ہوگا اور جو اونکا کہنا سنیگا نجات پائیگا وجہ تمثیل کی یہہ ہے کہ جو مرتد ہوا وہ اسطرح ہے جیسے کسی شخصکو غول بیابانی کاروان
سے اوٹھا لیجاوین اور جنگل خطرناک مین بٹھاوین رفیق اوسکے مسلمان راہ شریعت پر اوسے بلاتے ہین اور بھوت اوسکو بیابان ضلالت
کی طرف کھینچتے ہین اگر اوسنے اپنے آپ کو کاروان مین پہنچایا مسلمانون مین داخل ہوا اور بھوتون پاس رہگیا کفر مین ہوا قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کہہ تحقیق دین اللہ کا کہ اسلام ہے وہ ہے دین سچا اور سیدھا وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور حکم کئے گئے ہین ہم کہ
مطیع ہووین واسطے پروردگار عالمونکے وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ اور یہہ کہ قایم رکھو نماز کو اور ڈرو اللہ سے اوسکے ترک کرنے مین وَهُوَ
الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہے جو طرف اوسکے اکٹھے کئے جاؤگے دن قیامت کے وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ اور اللہ وہی ہے کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے حق کے یعنے کیونکہ مصنوعات ہے رافت دلیل قدرت
اللہ کی بے قال وقیل وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ اور یاد کرا وسدنکو کہ کہیگا اللہ جس چیز کا ہونا چاہیگا بس ہو جاویگی سمجھ لیجئے کہ وہ دن
قیامت کا ہے اوسدن حکم فرمائیگا مردونکو کہ زندہ ہوا اور اکٹھے ہو وہ ہو جاوینگے قَوْلُهُ الْحَقُّ بات اوسکی سچ ہے وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ اور واسطے اوسکے ہے بادشاہی اوسدن کی کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہے
غیب کا کہ عالم ملکوت ہے اور حاضر کا کہ عالم ناسوت ہے وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہ ہے حکمت والا بیچ اوٹھانے اور جمع کرنے خلق
کے خبردار طریق بعث اور حشر کا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اور یاد کر واسطے اہل مکے کے قصہ ابراہیم
علیہ السلام کا کہ یہہ دعوی فرزندی اسکیکا کرتے ہین پس اولی یہہ ہے کہ اوسکی اقتدا کرین توحید مین اور قصہ یہہ ہے کہ جسوقت کہا
ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے آزر کو کیا پکڑتا ہے تو بتون کو جو آپ تراشتے ہین معبود اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
تحقیق مین دیکھتا ہون تجھکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور جیسے کہ
ابراہیم کو گمراہی قوم کی دکھائی اسیطرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی یعنے عجائب غرائب اونکے لکھا ہے کہ ملکوت آسمانونکے
چاند سورج ہین اور زمین کے درخت اور نہر حق تعالی نے ایک سل پر اونکو کھڑا کرکے عرش سے تحت الثری تک سب دکھا دیا تو کہ
دلیل پکڑین اوپر قدرت کاملہ حق کے وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ اور تو کہ ہووین یقین لانیوالون سے علم استدلال مین معالم مین ہے کہ
نمرود بن کنعان روئے زمین کا بادشاہ تھا بابل مین رہتا تھا ایکرات اوسنے خواب دیکھا کہ ستارہ روشن اس شہر کے افق سے نکلا
چاند سورج کی روشنی اوسکے سامنے نابود ہو گئی حکما سے اوسکی تعبیر پوچھی اونھون نے کہا کہ امسال ولایت بابل مین ایک لڑکا نیک
طالع پیدا ہوگا تو اور لشکر تیرا اوسکے ہاتھ سے ہلاک ہوگا اور ابھی وہ مولود نجستہ حمل مین نہین آیا نمرود نے کہا کہ کوئی مرد اپنی جورو
سے خلوت نہ کرے اور ایک نگہبان ہر ایک کیواسطے مقرر کیا اور بڑا مقرب نمرود کا تھا اوسنے نگہبان سے چھپکر اپنے اہل خانہ سے
خلوت کی وہ حاملہ ہو گئی کاہنون نے کہا نمرود سے کہ امشب وہ لڑکا رحم مین آیا نمرود غصے ہوا اور ہر حاملہ کا ایک نگہبان مقرر کیا

جب وقت ولادت کے لڑکا ہو تو مار ڈالین اور لڑکی ہو تو چھوڑ دین ابراہیم علیہ السلام کی مان پر کچھ اثر حمل کا نہ تھا وقت وضع حمل
کا پہنچا وہ ڈرین کہ اگر بیٹا ہوا تو نمرود مردود کو خبر ہو گی مار ڈالیگا بہانیسے شہر سے نکلکر ایک غار مین جا کر لیٹی وہان ابراہیم علیہ السّلام
پیدا ہوئے پھر ایک کپڑے مین اونکو لپیٹ کر وہین غار مین رکھکر غار کا منہہ بند کر کر یہہ شہر مین آئی اور آزر سے کہا کہ شہر کے باہر مین گئی
تھی لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا مین دفن کر کر چلی آئی آزر نے سچ جانا پھر دوسرے روز یہہ غار کو گئی دیکھا کہ ابراہیم اپنی انگلیان چوستے
ہین ایک سے دودھ ایک سے شہد نکلتا ہی خوش ہوئی پھر شہر کو آئی اور ابراہیم وہان اللّٰہ کی عنایت سے پلتے تھے ایک مہینے مین
اسقدر بڑھتے تھے کہ اور کوئی برس مین جب پندرہ مہینے کے ہوئے مقابل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے اور غار سے نکلے اور بعضون
نے کہا ہی کہ سات برس غار مین رہے بعضوننے کہا ہی تیرہ برس بعضون نے کہا ہی سترہ برس بہر تقدیر جب ابراہیمؑ بزرگ
ہوئے اونھوننے آذر سے کہا کہ خبر موت کی مین نے تیرے بیٹے کی جھوٹ کہی تھی وہ چل دیکھ جوان ہوا ہی پس آزر غار مین آیا اور
ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا حسن و جمال اونکے سے بہت خوش ہوا اور اونی سے کہا کہ اسکو غار سے باہر نکال کہ نمرود پاس لیجاؤ مین
اونی نے اونکو غار سے نکالا نماز شام کا وقت تھا اونٹ اور گھوڑے اور بکریان جمع تھین ابراہیم نے ماں سے پوچھا یہہ کیا ہین اوسنے
بتایا آپنے کہا انکا پروردگار ہوگا جسنے پیدا کیا اور رزق دیتا ہی پھر ماں سے کہا کوئی مخلوق بن خالق کے نہین ہی اور خالق کے
تربیت سے مخلوق پرورش پاتی ہی بتا میرا پروردگار کون ہی ماں نے کہا مین کہا تیرا پروردگار کون ہی کہا باپ تیرا کہا خدا اوس کا
کون ہی کہا نمرود کہا نمرود کا خدا کون ہی کہا ماں نے چپ یہہ مت کہہ اسمین بڑا خطرہ ہی اور نمرود کے زمانہ مین بعضے ستارون کو
اور آفتاب اور ماہتاب کو پوجتے تھے اور بعضے بتونکو اور بعضے نمرود کو ابراہیم علیہ السّلام ماںکے ساتھ شہر کیطرف چلے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ
اللَّيْلُ رَاٰى كَوْكَبًا پس جب ڈھانپ لیا اوپر اوسکے رات نے یعنے رات ہوئی اور اندھیرا ہوا دیکھا ایک تاریکو روشن کہ زہرہ یا مشتری
تھا نزدیک کنارے مغرب کے پس بعضے ستارہ پرستون نے اودھر منہہ کر کر سجدہ کیا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا ابراہیمؑ نے کیا یہی ہی
پروردگار میرا بطور استفہام یا اوس قوم کے زعم پر فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ پس جسوقت کہ وہ ستارہ چھپ گیا کہا نہین
دوست رکھتا مین چھپ جانیوالونکو کہ پروردگار عالم کو زوال نہین پھر آگے چلے چودھوین رات تھی کنارے پر آسمانکے چاند نمود ہوا
فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا پس جب دیکھا چاند کو درخشندہ اور بعضے قمر پرستونکو طرف اوسکے سجدے مین پڑے ہوئے قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا کیا یہی ہی پروردگار
میرا یعنے یہہ نہین فَلَمَّآ اَفَلَ پس جب چھپ گیا قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ کہا ابراہیم نے اگر نہ ہدایت
کریگا مجھکو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤنگا مین قوم گمراہونسے پھر وہانسے چلکر نزدیک شہر کے پہنچے آفتاب طلوع ہونے لگا بعضے لوگ اوسکی
طرف سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ پس جب دیکھا سورجکو روشن کہا کیا یہہ ہی پروردگار
میرا یعنے یہہ نہین یہ سب ستارونسے بڑا ہی جرم مین اور روشنی مین یہہ ہی کہ کہتے ہین آفتاب پرست کہ یہہ پروردگار میرا ہی یہہ سب
سے بڑا فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ پس جب چھپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شرک
کرتے ہو اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ تحقیق مین نے متوجہ کیا منہہ اپنے
کو واسطے اوس شخصکے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو دراںحال کہ مائل ہون مین سب دینونسے طرف دین توحید کے
اور نہین ہین شرک لانیوالونسے لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیمؑ شہر مین آئے آزر اونکو نمرود پاس لیگئے نمرود مردود بدشکل تھا اور غلام و
کنیزک خوش شکل اوسکے تخت کے گرد دست بستہ کھڑے تھے اونھون نے پوچھا کہ یہہ کون ہی کہا خدا سبکا کہا یہہ گرد تخت کے کون کھڑے
ہین کہا یہہ بندے اوسکے ابراہیمؑ نے ہنسکر کہا اے پدر یہہ کیسا خدا ہی کہ اپنے سے اور ونکو خوبصورت پیدا کیا ہی چاہئے کہ سب سے
آپ خوش شکل ہوتا پھر ابراہیم ہمیشہ بتونکی مذمت کیا کرتے تھے اور اونکے پوجنے والونکو گالیان دیتے تھے اونکی قوم اونسے جھگڑنے لگی

جنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا اوس سے قوم اوسکی نے بیچ توحید کے قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ
کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ وحدانیت خدا کے اور جاہتے ہو کہ مجھپر غلبہ کرو اور حال یہہ ہی کہ تحقیق اللہ نے راہ
دکھائی ہی مجھکو توحید کی پھر اونھون نے ڈرایا کہ ہمارے معبود پر تو ہنستا ہی وہ تجھپر آفت لادینگے حضرت ابراہیم نے کہا وَلَآ اَخَافُ
مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اور نہین ڈرتا ہون مین اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو ساتھ اوسکے یعنے بتون سے تمھارے مین خوف نہین کرتا کہ وہ کسیکو ضرر
نہین دے سکتے اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا مگر یہہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھہ آفت پہنچانا مجھپر اونکے سبب سے وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ
عِلْمًا سمالیا پروردگار میرے نے سب چیز کو علم کی جہت سے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم اور درمیان عاجز کے اور
قادر کے اور عالم اور جاہل کے تمیز نہین کرتے تم وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا اور کیونکر ڈرون مین اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہین ڈرتے ہو تم یہہ کہ شریک مقرر کیا ہی تم نے ساتھہ اللہ کے
اوس چیز کو کہ نہین اوتاری اللہ نے ساتھہ اوسکے اوپر تمھارے کتاب اور دلیل فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ پس کونسا دونون فرقون
موحدون اور مشرکون مین سے لایق تر ہی ساتھہ امن کے بتادو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے حضرت ابراہیم کو اس سوال کا
جواب اللہ تعالی دیتا ہی کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ وہ لوگ جو ایمان لائے
ہین اور نہین ملایا اونھون نے ایمان اپنے کو ساتھہ شرک کے یہہ لوگ واسطے اونکے ہی امن دوزخین ہمیشہ اپنے سے اور وہ ہین راہ
پانیوالے وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ اور یہہ استدلال ابراہیم کا کواکب کے چھپنے پر وہ ان سے یہان تک دلیل ہماری ہی
کہ دی ہمنے وہ ابراہیم کو لوگ حجت پکڑے ساتھہ اوسکے اوپر قوم اپنے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بلند کرتے ہین ہم درجون علم اور
حکمت کے جسکو کہ چاہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہی اپنی صنعت مین علم والا ہی اپنی خلقت مین
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور دیا ہمنے واسطے ابراہیم کے بیٹا اوسکا اسحق کہ باپ پیغمبران بنی اسرائیل کا ہی اور پوتا اوسکا یعقوب
کہ اسرائیل ہی كُلًّا هَدَيْنَا ہر ایک کو اون دونون مین سے ہدایت کی ہمنے وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور نوح کو ہدایت کی تھی پہلے ابراہیم
سے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اور ہدایت کی ہمنے اولاد نوح کے مین سے یا ابراہیم کے
مین سے لیکن اوّل اصح ہی کیونکہ یونس اور لوط اس آیت مین مذکور ہین اور وہ ذریۂ نوح سے بھی ہین کہ ابراہیم بھی ذریۂ نوح سے
ہی داؤد کو کہ اولاد یہودا سے ہی اور سلیمان کو کہ پسر داؤد ہی اور ایوب کو کہ پسر اموص ہی اولاد عیص بن اسحق سے اور یوسف کو کہ
پسر یعقوب ہی اور موسی اور ہارون کو کہ دونون بیٹے عمران کے ہین اولاد لاوی بن یعقوب کے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور جیسے
ابراہیم کو جزا دی ہمنے ساتھہ رفع درجات کے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو موافق استعداد ہر ایک کے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ
عِيْسٰى وَاِلْيَاسَ اور ہدایت کی ہمنے زکریا کو کہ اولاد سلیمان سے ہی اور یحیی کو کہ پسر زکریا ہی اور عیسی کو کہ پسر مریم ہی اور الیاس کو کہ
اولاد ہارون سے ہی اور جو لوگ کہتے ہین کہ مراد الیاس سے ادریس ہی وہ نہین بنتا کیونکہ ادریس نوح کے آبا سے ہی نہ اولاد سے اور
یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مان کی طرف کی بھی سند ہی کیونکہ عیسے کو ذریت نوح یا ابراہیم مین گنا حالانکہ نسبت مادری ہی
نہ پدری پس نسبت سادات کی صحیح جناب پیغمبرؐ سے كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہر ایک اون پیغمبرون مین سے صالحون سے تھے وَاِسْمٰعِيْلَ
وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا اور ہدایت کی ہمنے اسمعیل کو کہ پسر ابراہیم ہی اور یسع کو کہ پسر اخطوب ہی اور یونس کو کہ اولاد یہودا بن
یعقوب سے ہی اور لوط کو کہ پسر ہارون بن آذر ہی برادرزادہ حضرت ابراہیم کا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور ہر ایک کو بزرگی
دی ہمنے ساتھہ نبوت کے اوپر عالمون کے کہ عالم ملائکہ اور عالم انس اور عالم جن ہی وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ
اور ہدایت کی ہمنے بعضونکو باپون اونکے سے اور بعضون کو اولاد اونکے سے اور بعضون کو بھائیون اونکے سے وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور کھینچ لیا ہمنے اون پیغمبرونکو اور ہدایت کی ہمنے اونکو طرف راہ سیدھی کے یعنے ثابت رکھا ہمنے راہ راست پر
ذٰلِکَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ دین کہ انبیا جسپر ہے ہدایت اللہ کی ہے راہ دکھاتا ہے ساتھ اس
دین کے فضل اپنے سے جسے چاہے بندون اپنے سے وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور اگر یہہ پیغمبر شریک کرتے ساتھ اللہ
کے باوجود اس فضل اور کمال کے البتہ کھویا جاتا اونسے جو کچھ تھے عمل کرتے کیونکہ کفر اعمال کو کھوتا اور نیست کرتا ہے یہہ آیت بڑے
تہدید کی ہے مشرکونکے واسطے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ یہہ گروہ انبیا وہ ہین جو دی ہمنے اونکو کتاب
اور حکم اور پیغمبری فَاِنْ یَّکْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِهَا بِکٰفِرِیْنَ پس اگر کفر کرین ساتھ کتاب اور حکم اور
نبوت کے یہہ کفار قریش پس تحقیق مقرر کیا ہمنے ساتھ اوسکے وہ گروہ کہ صدق دل سے نہین ہین ساتھ اون چیزونکے کفر کرتے مراد اوسے
پیغمبر اور پیرو اونکی ہین یا انصار اور اہل مدینہ ہین اور وقت نزول اس آیت کے وہ ایمان نہین لائے تھے یہہ بشارت ہے ساتھ ایمان
اونکے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یہہ گروہ انبیا وہ لوگ ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھ ہدایت اونکے
پیروی کر تو مراد اس سے وہ چیزین ہین جنمین متفق ہین توحید اور اصول دین اسے نہ فروع مختلف فیہ سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو حکم ہوا کہ اقتدا انبیا کی کرین اور حال آنکہ آپکو کسی پیغمبر کی اقتدا نچاہیئے نہ فروع نہ اصول دین مین کیونکہ شریعت آپکی ناسخ
ادیان ہے پس یہہ حکم اونکے احوال کی پیروی کا ہے اور اسمین اشارہ ہے کہ صفات سنیہ اور خصال رضیہ اور محاسن اخلاق اور مکارم
اوصاف سب پیغمبرونکے اکیلے آپکو عنایت فرمائے لہذا افضل انبیا ہوئے ؀ سب رسولونکے صفات نیک اور خلق حسن + کر دئے
ہین خلق خالق نے اکیلے آپ مین + قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون سے نہین چاہتا مین تم سے
اوپر اس پیغام حق پہنچانیکے بدلا جیسے پہلے مجھ سے کسی پیغمبر نے امت سے اجر دعوت کا نہین چاہا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ
نہین یہہ پیغام پہنچانا میرا مگر نصیحت واسطے عالمونکے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اور نہ تعظیم کی یہود نے اللہ کی موافق تعظیم اسکیکے
کشف الاسرار مین ہے کہ نہ پہچانا اللہ کو جیسا کہ پہچاننا اوسکا ہے ان قدیم کو حادث سے کیا نسبت اور خاک و آب کو رب الارباب
سے کیا مناسبت ایک بزرگ سے معرفت الہی سے پوچھا کہا کل ماخطر ببالک فهو علی خلاف ذلک نظم دیکھین اوسے ہے وہ اس لقا
سے بھی ورا + ہو جلوہ نما ہے اس ادا سے بھی ورا + جو دید مین وہم مین گمان مین آوے + وہ اوس سے ورا ہے بل ورا سے بھی ورا +
بعضون نے کہا ہے کہ معنی اس آیت کی یہہ ہے کہ ما وضعوا اللہ حق وضعه لکھا ہے کہ مالک بن صیف کہ سر حلقہ احبار یہود تھا حضرت
کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ تجھے قسم دیتا ہون مین اوس خدا کی جسنے توریت موسی پر نازل کی ہے توریت مین دیکھا ہے تونے کہ خدا دانشمند
فربہ کو دشمن رکھتا ہے اوسنے کہا ہان یہہ خبر توریت مین ہے آپنے فرمایا وہ فربہ تن پرور خود پرست تو ہی ہے وہ غصے ہوا اور کہا خدا نے
کوئی کتاب کسی پر نازل نہین کی آیت آئی کہ نہین وصف کیا اونھون نے اللہ کا جیسا کہ وصف اوسکا چاہیئے اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ جس وقت کہا نہین اوتارا اللہ نے اوپر کسی بشر کے کوئی چیز احکام شرع سے اور اسیطرح صفت انزال کتب
اور ارسال رسل کا انکار کیا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّهُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا
وَتُخْفُوْنَ کَثِیْرًا کہہ کسنے اوتارا ہے کتاب کو وہ جو آیا تھا ساتھ اوسکے موسی در آنحال کہ ہے وہ کتاب روشن کرنیوالی اور راہ دکھانیوالی
واسطے لوگون کے کرتے ہو تم اوسکو ورق ورق پراگندہ ظاہر کرتے ہو تم اوسکو موافق خواہش کے اور چھپاتے ہو تم بہت کو اوسمین
سے جیسی نعت اور صفت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیت رجم کی اور سوا اوسکے وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُکُمْ اور
سکھائے گئے ہو تم اے اہل اسلام زبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمہارے امر اور نہی اور
حلال اور حرام قُلِ اللّٰهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا نے نازل کی ہے یہہ جواب اوسکا ہے کہ توریت کسنے اوتاری ثُمَّ ذَرْهُمْ

پھر چھوڑ دے یہود یان کو لوگ کہ ہمیشہ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ بیچ باطل اور خرافات اپنے کے کھیلیں شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ نے
کلمہ قل اللہ ثم ذرہم مین کہا اللہ بس ماسوی ہوس وانقطع النفس شیخ الاسلام نے کہا کلمہ قل اللہ ثم ذرہم مین امید طرف اوسکے رکھتا
ہون اور غیر اوسکیکو ترک کرتا ہون نظم اللہ ہی کی مین جستجو رکھتا ہون + دو جگہین یہہ آرزو رکھتا ہون + مطلب ہی تو یہہ ہی ماسوا
اسکے اور + رافت نہ طلب نہ نک وپو رکھتا ہون + شیخ شبلی نے بعضے اصحاب اپنے سے کہا علیک باللہ ودع ماسوی نظم
رافت تو تعلقات ماسوی کو چھوڑ + سررشتہ حب ماسوی دل سے توڑ + ہین تفرقہ دلی کے باعث یہہ سب + دل ایک سے بس لگا کے
سب سے منہ موڑ + وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا اور یہہ
قرآن ایک کتاب ہی کہ اتارا ہی ہمنے اوسکو بہت فائدے اور برکت والی سچی کرنیوالی اوسی چیز کو جو آگے اوسکے ہی کتابون سے اور
تو کہ ڈراوے تو مکی کرنیوالونکو اور اونکو جو گرد اوسکے ہین اور ہینار ساتھ ہیے کے بھی ہے یعنے لوگ ڈراوے یہہ کتاب وَالَّذِينَ
يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے یعنے پیغمبر کے یا
کتاب کے کیونکہ ایمان جب آخرت پر لایا تو ڈرے وہانکے عذاب سے اور سمجھ لیجئے کہ چھٹکارا سوا متابعت پیغمبر اور قرآن کے میسر نہین
پس ایمان لاتے ہین اوپر اونکے وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ اور وہ کہ نبی اور کتاب پر ایمان لاتے ہین اوپر نماز اپنے کے محافظت
کرتے ہین کیونکہ نماز ایمان کی نشانی ہی اور دین کا ستون ہی لکھا ہی کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے دعوی نبوت کا کیا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی خاطر عاطر پر زنگ ملال اس دعوی دروغ سے ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ ذکر مسیلمہ کذاب
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ اور کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندہ لیا ہی اوپر اللہ کے جھوٹ اور کہتا
ہی کہ مین پیغمبر اوسکا ہون یا کہتا ہی وحی کی گئی طرف میرے اور نہین وحی کی گئی طرف اوسکے سمجھ لیجئے کہ مسیلمہ جھوٹھی باتین جوڑ
کر کہتا تھا کہ یہہ مجھپر وحی اوتری اور اسود عنسی کہتا تھا کہ ایک شخص حمار پر سوار میرے پاس آتا ہی اور باتین القا کرتا ہی وَمَن قَالَ
سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ اور کون ہی ظالم تر اوس سے جو کہتا ہی کتاب شتاب نازل کرونگا مین بھی مثل اوس چیز کے کہ نازل کی
ہی اللہ نے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات کہنے والا عبداللہ بن سعد ہی کہ کاتب وحی تھا ایکدن آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ لکھتا
تھا ملاحظہ قدرت الہی کر کر کہ کسطرح علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظم عظم سے لحم بناتا ہی بعد سننے کلمات ثم انشأناہ خلقا آخر کے
بے اختیار تعجب سے اوسکی زبان پر جاری ہوا فتبارک اللہ احسن الخالقین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ یہی نازل ہوا
ہی وہ شک مین پڑکر مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین مجھپر بھی وحی آئی ہی جیسی اونپر اور جو کاذب ہین تو
مین مثل اونکے وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جب ہون ظالم یعنے کافر
بیچ شدتون موت کے اور فرشتے عذاب کے کھولین ہاتھ اپنے اونکی روح قبض کرنیکو یا اونکے عذاب کرنیکو اور گرز آتشین اونکو مارتے
ہون اور کہتے ہون أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ نکالو جانون اپنی کو تنون اپنے سے جیسے کوتوال کا پیادہ کسی سے غصے سے چیز طلب کرے
یا کہتے ہون فرشتے کہ نکالو نفسون اپنے کو عذاب سے اگر نکال سکتے ہو الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ
عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ آجکے دن کہ وقت مرنے تمہارے کا ہی ابد الآباد تک جزا دیئے جاؤگے ساتھ
عذاب رسوائی کے بسبب اوسکے کہ تھے تم کہتے اوپر اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم آیتون اوسکی سے تکبر کرتے وتعظیم نہین کرتے تھے
وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس واسطے حساب اور جزا کے اکیلے بلیت
لی مال نہ فرزند نہ مونس نہ مددگار + خادم ہی نہ حشمت ہی نہ ہمدم ہی نہ ہی یار + جیسا کہ پیدا کیا تھا ہمنے تم کو رحم مادر مین
سر و پا برہنہ پہلے بار وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ اور چھوڑ دیا تم نے جو دیا تھا ہمنے تم کو دنیا مین اور اوسپر تم ناز

کرتے تھے پیچھے پیٹھہ اپنے کے نہ آگے بھیجا نہ ساتھہ لائے وَمَا نَرٰی مَعَکُمْ شُفَعَآءَکُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْکُمْ شُرَکٰٓؤُا اور نہین دیکھتے ہم
ساتھہ تمھارے شفاعت کرنیوالون تمھارینکو جنکو دعوی کرتے تھے تم یہہ کہ وہ بیچ تربیت تمھاریکے شریک ہین اللہ کے لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَکُمْ
تحقیق کٹ گیا علاقہ تمھارا وَضَلَّ عَنْکُمْ مَّا کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور کھویا گیا تم سے جو کچھہ تھے تم دعوی کرتے اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی
تحقیق اللہ پھاڑنیوالا ہی دانیکا لوکہ اناج پیدا ہوا ور گٹھلیکا لوکہ درخت اوگے یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ نکالتا ہی زندیکو یعنے نبات کو
کہ نشو نما حیات کی رکھتی ہی مردیسے کہ دانہ اور گٹھلی ہی یا نکالتا ہی آدمیکو نطفے سے مرغکو بیضے سے مومن کو کافر سے عاقل کو جاہل
سے وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ اور نکالنے والا ہی مردیکو کہ تخم یا نطفہ یا بیضہ ہی زندیسے کہ نبات یا آدمی یا مرغ ہی ذٰلِکُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی
تُؤْفَکُوْنَ یہہ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا ہی اللہ پس کہانسے پھیرے جاتے ہوا وس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ پھاڑنیوالا ہی صبح کا ظلمت
شب سے یعنے اندھیرا دور کرکر روشنی کردیتا ہی وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور کیا راتکو آرام گاہ لوگ بے آرامی سے
حرکت کے آرام پکڑین اور کیا سورج اور چاندکو گرد پھرنیوالے لوگ جینے اور برس انسے معلوم ہون ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ یہہ جو
مذکور ہوا اندازہ ہی عزت والے علم والیکا وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور وہی ہی ایسا اللہ
جسنے اپنی بڑی قدرت اور حکمت سے پیدا کیا واسطے تمھارے ستارونکو لوگ راہ پاؤ تم ساتھہ اونکے بیچ اندھیرون بیابان کے اور دریا کے سمجھہ
لیجئے کہ منافع ستارونکے سوا اوسکے اور بہت ہین لیکن یہان بھی منفعت ذکر کی کہ دلیل قدرت کی بہین بڑی ظاہر ہی کہ آسمانکے ستارے
باوجود اس بعد و مسافت کے میان زمین و آسمان رہنما ہون زمین کے تمھارے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ تحقیق بیان
کین ہمنے نشانیان اپنی قدرت کی واسطے اوس گروہ کے کہ جانتے ہین اور استدلال پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ اور وہ ہی اللہ جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم ہی پس واسطے تمھارے جگہہ رہنے کی اور جگہہ سونپنے کی
کہ رحم مادر اور صلب پدر ہی یا مستقر آخرت ہی اور مستودع دنیا اور حقیقت یہہ ہی کہ جہان آدمی قرار نہ پکڑے وہ مستودع ہی او قرارگاہ مستقر ہی پس صلب
اور رحم اور دنیا اور گور سب مستودع ہین اور بہشت اور دوزخ مستقر قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ تحقیق بیان کین ہمنے علامتین
وحدانیت اپنے کی واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہین وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور وہ ہی اللہ کہ جسنے اتارا ابر سے یا جانب
آسمانسے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ کُلِّ شَیْءٍ پس نکالین ہمنے ساتھہ پانی کے بوٹیان سب چیز کی یہان التفات غیبت سے طرف کلام کے ہی
اور مجمل ذکر فرما کر اب مفصل ارشاد فرماتا ہی فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاکِبًا پس نکالی ہمنے پانی سے سبزی کہ بیج سے
اوگکر بیخ و رشاخ پیدا کرلی ہی نکالتے ہین ہم اوس سبزی سے دانے ایک پر ایک چھڑے یعنے خوشے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا
قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ اور نکالتے ہین ہم کھجور مین سے گابھے اوسکے سے خوشے جھکے ہوئے وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا
وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ اور نکالتے ہین ہم باغ انگورونکے اور درخت زیتون کے اور انار کے یکسان آپسمین بیچ پتون کے اور غیر یکسان بیچ مزے کے
کہ بعضے شیرین بعضے ترش بعضے کھٹ میٹھے اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ دیکھو طرف پھل ہر درخت کے جب پھل آوے کہ چھوٹا اور بیمزہ
ہوتا ہی اور دیکھو طرف پکنے اوسکیکے کہ جب پختگی کو پہنچتا ہی کیا خوش شکل اور مزہ دار ہو جاتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِکُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق
بیچ اوسکے کہ مذکور ہوا نشانیان ہین او پر وجود قادر حکیم کے واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَکَآءَ الْجِنَّ اور مقرر
کرتے ہین کافر مجوس زعم مین اپنے واسطے اللہ کے شریک جنون کو یعنے کہتے ہین کہ خالق خیر کا اللہ یزدان اور شر کا شیطان اہرمن ہی وَخَلَقَهُمْ
اور حال یہہ ہی کہ اللہ نے پیدا کیا ہی اون گبرونکو نہ شیطان نے بلکہ شیطان کو بھی اوسی نے پیدا کیا ہی اور یہہ احمق مخلوق کو شریک
خالق کا ٹھہراتے ہین وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنٰتٍ بِغَیْرِ عِلْمٍ اور باندھہ لیتے ہین بعضے کافر واسطے اللہ کے بیٹے یعنے عزیر اور عیسی اور
بیٹیان یعنے فرشتے بغیر علم کے کہ اپنے کہنے کی بھی حقیقت نہین جانتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ پاک ہی وہ اور بلند ہی اوس

چیز سے کہ وصف کرتے ہین اوسکو شریک اور فرزند سے بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ پیدا کرنیوالا ہے وہ آسمانون کا اور زمین کا اَنّٰی
یَکُوۡنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمۡ تَکُنۡ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ کیونکر ہووا سطے اوسکے اولاد اور حال آنکہ نہین ہے واسطے اوسکے جورو اور اولاد جورو واولاد تو
کے بہم ہونے سے ہوتی ہے اور کیونکر اوسکی جورو ہو کہ اوس سے جنسیت چاہئے اور اوسکا کوئی جنس ہی نہین وَخَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ اور پیدا کیا ہر چیز
کو اور خالق کا مانند نہین وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ اور وہ ساتھ ہر شئے کے جاننے والا ہے اور سوا اوسکے کسیکو یہہ دانائی نہین پس اوسکا مثل
نہین اور جب کسی کا مثل اور مانند نہوا اوسکا ولد اور زوجہ ٹھہرانا ناحق گمان ہے کیونکہ محال ہے ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ یہی ہے کہ ان صفتون
کے ساتھ موصوف ہے اللہ پروردگار تمھارا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین مستحق عبادت کے مگر وہ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ فَاعۡبُدُوۡہُ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا
پس عبادت کرو اوسکی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ وَھُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ نہین
پالتی اوسکو نظرین اور وہ پاتا ہے نظرونکو سمجھ لیجئے کہ ادراک کنہ شئے کے دریافت کرنیکو کہتے ہین سوا اللہ کے کنہ ذات کو کوئی نہین پا
سکتا اور جو ادراک کے معنے رویت کے لیجئے تو تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ نہین دیکھہ سکتی اوسکو نظرین دنیا مین کیونکہ رویت عقبے نص قرآن
اور حدیث سے ثابت ہے وَھُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ اور وہ ہے باریک بین خبردار بالاسرار نظم وہی باریک بین ہے اور پنہان دان ۔ اوسے
یکسان ہے سب پیدا و پنہان + نہ دیکھے کوئی جو وہ دیکھتا ہے + وہ جانے سب کی دانست سے سوا ہے + قَدۡ جَآءَکُمۡ بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ
تحقیق آئی ہین تمھارے پاس نشانیان روشن پروردگار تمھارے سے فَمَنۡ اَبۡصَرَ فَلِنَفۡسِہٖ پس جسنے دیکھہ لیا نفع اوسکا واسطے جان اوسکے
کے ہے وَمَنۡ عَمِیَ فَعَلَیۡھَا اور جو اندھا ہوا پس ضرر اوسکا اوپر جان اوسکے ہے وَمَاۤ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِحَفِیۡظٍ اور نہین مین اوپر تمھارے نگہبان
کہ محافظت تمھارے اعمال کی کرون اور اوپر مجھ ہین جز اوس ہی ہے کہ پہنچا دون حکم الہی اور پس حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت
سیف کے وَکَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الۡاٰیٰتِ وَلِیَقُوۡلُوۡا دَرَسۡتَ اور اسیطرح جیسے آیات گذشتہ مین کیا پھراتے ہین ہم آیات قرآن کو خوف
سے طرف رجا کے اور وعد سے طرف وعید کے تو کہ سننے والے خبردار ہون اور تو کہ کہین کے والے پڑھا ہے اور تعلیم لیا ہے تو نے اور
سے کفار قریش کے زعم مین تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبر اور یسار سے کہ دونون غلام تھے روم کے نزدیک آئے سیکھ کر کہتے ہین کہ وحی
خدا نے مجھپر بھیجی سو حق تعالی فرماتا ہے کہ مین آیتونکو اپنی پھراتا ہون تا بیان کرین ہم قرآن واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام
اللہ کا ہے تو کہ تم سمجھ لو کہ یہہ کلام مقدور بشر سے باہر ہے وَلِنُبَیِّنَہٗ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ اور پھراتے ہین ہم آیتون اپنی کو تو کہ بیان کرین ہم
قرآن واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہے لکھا ہے کہ جہان کفار عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف دین آبا اپنے
کے دعوت کرتے تھے وہان یہہ آیت اتری اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف تیرے پروردگار
تیرے سے یعنے راہ توحید کی اور جان کہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اور منہ پھیر لے شریک
کرنیوالون سے اور اونکے کہنے پر التفات مت کر وَلَوۡ شَآءَ اللّٰہُ مَاۤ اَشۡرَکُوۡا اور اگر چاہتا اللہ کہ یہہ موحد ہون ہرگز نہ شریک کرتے وَمَا
جَعَلۡنٰکَ عَلَیۡھِمۡ حَفِیۡظًا اور نہین کیا ہمنے تجھکو اوپر کافرونکے نگہبان وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡھِمۡ بِوَکِیۡلٍ اور نہین تو اوپر اونکے داروغہ لکھا ہے کہ
جب آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی کفار قریش کہنے لگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ہمارے بتون کو برا کہو
اور نہین تو ہم تمھارے خدا کو کہینگے یہہ آیت نازل ہوئی پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوا ساتھ آیت سیف کے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ
یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ اور مت برا کہو اون لوگونکو کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے پس وہ مقابلے
مین برا کہنے لگینگے اللہ کو از روئے ظلم کے نادانی سے سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے انہی کی دشنام سے اوس شخص کو کہ مستحق دشنام ہے اس
واسطے کہ مقابلے مین دشنام تو واقع ہوا اوسکو جو کہ لائق دشنام نہین کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَھُمۡ اور جیسا کہ آراستہ کیا اعمال
کفار کو اسیطرح زینت دی ہم نے واسطے ہر ایک فرقے کے عمل اونکو نیک ہون یا بد کل حزب بما لدیہم فرحون ثُمَّ اِلٰی رَبِّھِمۡ

مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پھر طرف پروردگار اونکیکے ہی بازگشت اونکی پس خبر دیگا اونکو وقت جزا کے ساتھ اوس چیز
کے کہ تھے وہ عمل کرتے لکھا ہی کہ اکابر قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ تم کہتے ہو موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا بارہ چشمے
جاری ہوئے اور عیسیٰ نے مردیکو جلایا تم بھی ایسا معجزہ کوئی ہمکو دکھاؤ تو ہم ایمان لاوین حضرت ؐ نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو کہا کہ کوہ
صفا سونیکا ہو جاوے آپنے کہا کہ اگر ہو گیا تو تم ایمان لاؤگے اونھونے کہا لاوینگے اور سخت قسمین اسبات پر کھائین معالم مین ہی
کہ آپ دعا کرنے لگے جبرئیل آئے اور اللہ کا پیغام لائے کہ مین تیری دعا سے اس پہاڑ کو سونیکا کر دونگا لیکن یہہ قاعدہ ہی میرا کہ جو
امت اپنے پیغمبر سے معجزہ طلب کرتی ہی اور وہ معجزہ ظاہر ہوتا ہی پھر وہ ایمان لائی تو خیر اور جو منکر ہوئی تو عذاب متصل لاتا ہون
اگر تو چاہیے یہہ معجزہ ظاہر کرون لیکن عذاب بھی بعد اوسکے آئیگا اور اگر چاہیے چھوڑ دے اونکو تو کہ توبہ کرین حضرت ؐ نے شق دوسری
اختیار کی یہہ آیت آئی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا اور قسم کھائی تھی اونھون نے ساتھ اللہ
کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ البتہ اگر آویگی اونکے پاس وہ نشانی جو طلب کی ہی البتہ ایمان لاوینگے وہ ساتھ اوسکے قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ
عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ سوا اوسکے نہین کہ نشانیان نبوت کی کہ معجزے ہین نزدیک اللہ کے ہین اور وہ قادر ہی جو کچھ چاہے ظاہر کرے
وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور کیا چیز معلوم کروا لی ہی تم کو ای مسلمانو ساتھ اوسکے کہ کافر ایسے صادر ہو تحقیق معجزے
جب آوینگے اونکو اور وہ دیکھینگے نہ ایمان لاوینگے وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اور پھیر دینگے ہم دلون اونکیکو تصدیق سے اور نظرون
اونکیکو حق دیکھنے سے پس نہین ایمان لاوینگے آخر مین كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ جیسا کہ نہ ایمان لاتے تھے ساتھ اون معجزون کے جو
ظاہر ہوئے تھے پہلے بار جیسے شق قمر وغیرہ وَنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور چھوڑ دینگے ہم اونکو بیچ سرکشی اونکیکے بھٹکتے **بیت**
پھر جو معجزہ حضرت رسول سے ہی + وہ دور دور بھٹکتا رہ قبول سے ہی + وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور اگر ہم اتارتے
طرف کافرونکے فرشتے جیسے کہ کہتے ہین وہ لولا انزل علینا الملائکۃ اور اگر باتین کرتے اونسے مردے جیسے کہ حکم چلاتے ہین کہ فاتوا بآبائنا
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا اور اگر جمع کرتے ہم اوپر اونکے ہر چیز کو کہ دنیا مین ہی مقابل گروہ گروہ تو کہ گواہی دیتے اوپر وحدانیت
قادر مطلق کے اور نبوت رسول برحق کے مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ نہوتا کہ وہ ایمان لاوین مگر یہہ کہ
وہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر کافرونکے جاہل ہین اگر معجزے دکھائے بھی جاوینگے تو بھی ایمان نہین لاوینگے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اور جیسا کہ تیرے ای دوست میرے دشمن ہین اسطرح سے کئے ہمنے واسطے ہر ایک پیغمبر کے دشمن شیطان
آدمیونکے اور جنونکے شیاطین الانس کافر ہین کہ ابلیس کیطرح اللہ کی رحمت سے دور ہین يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ جی مین ڈالتے ہین
وسوسے بعضے شیطان جنکے طرف بعضے شیطان انس کے یا وسوسے ڈالتے ہین بعضے جن جن کو اور بعض انس انس کو زُخْرُفَ الْقَوْلِ
غُرُوْرًا ملمع کی ہوئی بات جھوٹی فریب دینے کو وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان
اونکے کو نکرتے وہ دشمنی پیغمبرونسے پس چھوڑ دے انکو اور ان جھوٹی چیزونکو کہ باندھتے ہین وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ اور تو کہ جھکین طرف اوسکے دل اون لوگونکے کہ نہین ایمان لائے ساتھ آخرتکے
اور تو کہ پسند کرین اوسکو اور تو کہ کسب کرین گناہ اونسے جو کچھ کہ وہ کسب کرنیوالے ہین اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا پس غیر اللہ کے چاہون مین حکم کرنیوالا درمیان اپنے اور تمھارے اور وہ ہی
جسنے اتاری طرف تمھارے کتاب مفصل یعنی قرآن کہ اسمین حق اور باطل تفصیل وار ہی وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ
مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ اور جو لوگ کہ دی ہمنے اونکو کتاب جیسے علمائے یہود اور نصاری جانتے ہین کہ قرآن اتارا ہوا پروردگار تیرے کا
ہی ساتھ حق کے فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس مت ہو تو شک لانیوالون سے خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہی

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی راستی مین بیچ اخبار کے اور انصاف مین بیچ احکام کے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ نہین کوئی بدلنے والا واسطے اخبار اور احکام اوسکے جیسے توریت کو بدل دیا اسطرح قرآن شریف کو کوئی
نہین بدل سکیگا کہ اللہ خود نگہبان ہے اسکا کہ فرمایا ہے وانا لہ لحافظون تحقیق ہم واسطے قرآن کے البتہ محافظت کرنیوالے ہین وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ ہے سننے والا سب کی گفتار جاننے والا اسکے اسرار وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اور اگر کہا مانیگا تو اکثر ان
لوگونکا کہ بیچ زمین کے ہین کافر اور جاہل یا مراد زمین مکے کی ہے کہ اکثر اہل مکے کا اگر کہا مانیگا تو يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ گمراہ کردینگے
تجھکو راہ اللہ کی سے اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ نہین پیروی کرتی وہ گروہ مگر گمانکی اور گمان اونکا یہہ تھا کہ انکے
باپ حق پر تھے اور نہین وہ مگر جھوٹ کہتے ہین اللہ پر کہ اللہ نے حلال کیا ہے بحیرہ وغیرہ اور یہہ حرام بتاتے ہین اور وہ پاک اور منزہ
ہے یہہ شریک اوسکا عبادت مین ٹھہراتے ہین اور اوسکا فرزند بتاتے ہین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقیق پروردگار
تیرا وہی خوب جانتا ہے اوس شخصکو کہ گمراہ ہوا ہے راہ اوسکی سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ ہی خوب جانتا ہے راہ پانیوالون کو
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ پس کھاؤ اوس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اوسکے دم ذبح
اگر ہو تم ساتھ آیتون اللہ کے کہ حلال اور حرام مین واقع ہین ایمان لانیوالے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ
فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ اور کیا ہے واسطے تمھارے یہہ کہ نکھاؤ اوس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر
اوسکے وقت ذبح کے اور تحقیق مفصل بیان کردیا ہے واسطے تمھارے جو کہ حرام کیا ہے اللہ نے اوپر تمھارے آیہ حرمت علیکم المیتہ
مین اور حرم بصیغہ مجہول بھی قرأت ہے مگر جو لاچار ہو تم طرف اوسکے یعنے اون محرمات کے تو ضرورت کیوقت وہ حلال ہین وَاِنَّ
كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہین خلق کو حرام بتا کر حلال کو اور حلال بتا کر حرام کو ساتھ
خواہشون اپنی کے بغیر علم اور دلیل کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہے خوب جانتا ہے حد سے نکلجانیوالونکو
وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کو یعنے گناہ ظاہر اور باطن سے بچو یا گناہ ظاہر نکاح محارم ہے اور گناہ باطن زنا
یا گناہ ظاہر جوارح کا فعل بد اور باطن دل کا وسوسہ ہے یا گناہ طلب نعمت دنیا ہے اور گناہ باطن رغبت نعمت عقبے ہے کیونکہ
دونون غفلت دینے والین یاد حضرت کبریا سے ہین یا ظاہر حظوظ نفس ہے اور باطن حظوظ قلب یا ظاہر میل ہے طرف مشتہیات
نفس کے ساتھ جوارح کے اور باطن آرزوئے نفس ہے ساتھ دل کے یا ظاہر وہ ہے جو خلق جانے اور باطن وہ ہے جو حفظ خدا
پہچانے یا جرم ظاہر وہ ہے کہ اعضا سے ہو اور جرم باطن عقائد فاسدہ اور ارادہ باطلہ ہین بحر الحقائق مین ہے کہ جیسے آدمی کا ظاہر
ہے بدن جسمانی اور باطن ہے دل روحانی ایسا ہی گناہ کا بھی ظاہر ہے قول اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہے
صفات حیوانی اور اوصاف سبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک کرو افعال طبع کو ساتھ استعمال اعمال شرع کے اور چھوڑو اخلاق ذمیمہ
نفسانی کو ساتھ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالی نے جو نعمت ظاہر و باطن عنایت کی
کہ واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ و باطنہ یہان فرمایا کہ وذروا ظاہر الاثم و باطنہ یعنے شکر نعمت ظاہر و باطن ترک گناہ ظاہر و باطن ہے
ترک گناہ ظاہر مین نجات نفسانی ہے عذاب نیران سے اور ترک گناہ باطن مین خلاصی قلوب ہے عقوبت حرمان سے ظاہر و باطن گند
سے بچ کہ تا صورت و معنی تیری پاکیزہ ہوں اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ کماتے ہین گناہ
ظاہر اور باطن البتہ جزا دئے جاوینگے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کسب کرتے لکھا ہے کہ مشرکان عرب جو مردار کو حلال جانتے تھے کہنے لگے
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم گوسفند جو مرتی ہے اوسکا مارنیوالا کون ہے حضرت نے فرمایا پیدا کرنیوالا اوسکا کہنے لگے واعجبا جس چیز کو
کہ تمھارے یار مارین او رکٹے اور باز پھاڑ دین وہ حلال اور جسکو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک اسبات سے وسوسہ ضعفائے اہل اسلام کے

دل مین پڑا یہہ حکم آیا وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ط اور مت کھاؤ اوس چیز سے کہ نہین یاد کیا گیا نام
اللہ کا اوپر اوسکے وقت ذبح کے اور تحقیق کھانا اوسکا فسق ہے امام احمد کے نزدیک لحم متروک التسمیہ خواہ عمدًا ہو خواہ سہوًا حرام
ہے اور مالک اور شافعی کے نزدیک خلاف اوسکے ہے کہ ذبیحہ مسلمان حلال ہے گو تسمیہ نہ کہے اور امام اعظم کے نزدیک اگر عمدًا ترک
تسمیہ کیا تو حرام اور جو سہو کیا تو حلال وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ اور تحقیق شیطان وسوسے ڈالتے ہین
طرف دوستون اپنے کے کہ کافر ہین تو کہ جھگڑین تم سے ای مسلمانو کہ جو آپ مارتے ہو کھاتے ہو اور جسے خدا مارتا ہے حرام ٹھہراتے ہو
وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اور اگر ای مسلمانو کہا مانو تم اونکا حلال جانتے ہین حرام کے تحقیق تم بھی مشرک ہو کیونکہ اللہ کا حکم
نہ ماننا غیر کے منع کرنے سے شرک ہے اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى
الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا کیا جو شخص تھا مردہ بسبب کفر کے یا جہل کے یا ضلالت کے پس جلایا ہمنے اوسکو ساتھ اسلام کے یا علم
کے یا ہدایت کے اور کی ہمنے واسطے اوسکے روشنی دلیلون کی تو کہ حق اور باطل دیکھے چلتا ہے ساتھ اوس روشنی کے درمیان
لوگونکے راہ راست پر پس ایسا شخص ہے یعنے نہین ہے مانند اوس شخص کے کہ صفت اوسکی یہہ ہے کہ بیچ اندھیرونکے ہے کفر و جہالت
اور ضلالت کے نہین ہے نکلنے والا اس سے كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جسطرح مومنونکے دلمین ایمان کو آراستہ
کیا اسطرح سے زینت دی گئی واسطے کافرون کے جو کچھ کہ تھے وہ کرتے عبادت بتون کی یہہ آیت حضرت حمزہ اور ابوجہل کی شان مین
اوتری ہے ابوجہل نے جہل سے حضرت کی جناب مین بے ادبی کی تھی حضرت حمزہ شکار مین تھے وہان سے آکر یہہ بات سنکر قہرناک
اوس ناپاک کے پاس گئے اور کمان اوسکے سر پر ماری اور کلمہ شہادت پڑھا پس زندہ نور اسلام سے حمزہ ہین اور ظلمات کفر مین
گرفتار ابوجہل نااہل ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ آیت حضرت عمر اور ابوجہل کے حق مین نازل ہوئی ہے دونون نے ایذا
پیغمبر کی چاہی تھی حضرت نے دعا کی کہ یارب ایک کو ان دونونمین سے مشرف باسلام فرما حضرت کی دعا عمر فاروق کے حق مین
قبول ہوئی پس صاحب نور عمر ہین اور مقید ظلمت ابوجہل **بیت** کسیکو نور ایمان سے منور وہ بناتا ہے + کسیکو ظلمت کفر
و معاصی مین پھنساتا ہے + محققون نے کہا ہے کہ موت خواہش نفس ہے اور حیات محبت حق ہے یا موت نکارت ہے اور
حیات معرفت **بیت** مردہ ہے وہ تجھ سے جو انجان ہے + زندگی پیارے تیری پہچان ہے + کشف الاسرار مین ہے کہ
حیات معرفت اور ہے اور حیات بشریت اور لوگ حیات بشریت سے زندہ ہین اور دوست حیوۃ معرفت سے ایکدن ہوگا
کہ حیات بشریت منقطع ہوگی کل نفس ذائقۃ الموت اور ہرگز حیات معرفت منقطع نہوگی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ یہی معنی ہین کہ المؤمن
حی فی الدّارین **بیت** دم عرفان تیرا جو کوئی انجان بھرتا ہے + نہ کاٹیسے وہ کٹتا ہے نہ وہ مارسے مرتا ہے + شاہ کرمانی
قدس سرہ نے یہہ آیت پڑھی اومن کان میتا فاحییناہ اور کہا کہ نشانیان اس حیات کی تین ہین خلق سے عزلت اور بحق
خلوت اور دوام ذکر زبان و دل سے **نظم** مخلوق سے رافتاکنارہ جو ہو + ہر سمت پھراکے دل بحق یکسو ہو + رکھہ دھیان
اوسیکا جی مین اور لب پہ نام + تا زندۂ جاوید دو جگمین تو ہو + وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا
فِيْهَا اور جیسے کہ مکہ مین بڑے لوگ گنہگار ہین اسیطرح پیدا کئے ہمنے بیچ ہر بستی کے بڑے گنہگار اوس بستی کے تو کہ مکر کرین بیچ اوسکے
اور آدمیونکو ایمان سے پھراوین جبکہ رئیس مکہ کے راہو نمین جا بیٹھتے تھے جو کوئی آنیوالا احوال حضرت کا پوچھتا کہتے تھے کہ ساحر
اور شاعر اور کاہن ہین وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین مکر کرتے کافر مگر ساتھ جانون اپنی کے کیونکہ وبال
اوسکا اونہین پر ہے اور نہین سمجھتے کہ برائی مکر کی صاحب مکر کو پہنچتی ہے ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ لکھا ہے کہ ابوجہل نااہل نے
اور اتباع اوسکے نے کہا کہ بنی عبد مناف جو شرافت رکھتے ہین وہ ہم بھی رکھتے ہین اب یہہ کہتے ہین کہ ہم مین پیغمبر ہے کہ اوسپر

وحی اتری تھی ہم راضی نہین جبتک کہ ہم پر بھی وحی نہ آلے یہہ آیت اتری وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى
مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ اور جب آتی ہے کفار قریش کے پاس کوئی آیۃ قرآن کی یا معجزہ اثبات نبوت مین نبی آخر زمان کے
کہتے ہین ہرگز نہین ایمان لاوینگے ہم اس آیت پر یا معجزے پر یہان تک کہ دئے جاوین ہم مانند اوسکے جو دئے گئے ہین پیغمبر خدا
کے یعنے جیسی اونپر وحی اور کتاب اتری ہے ہمپر بھی اتری یہہ محل اجابت ہے چنانچہ حدیث مین ہے بین الجلالتین فی الانعام
دو نام اللہ کے یہین برابر آئے ہین اور کہین تمام قرآن مین نہین اور مراد رسل اللہ سے ہمارے پیغمبر ہین تعظیم کی راہ سے جمع
فرمایا ہے جیسے یا ایہا الرسل مین شرح معارف مین ہے کہ اگر حق تعالی شمائل سب انبیاء کے اکیلے آپ کو عنایت نہ کرتا یا ایہا
الرسل کا خطاب نفرماتا لنظم رافت ہین کمال سارے پیدا اسمین + کیا کہئے کہ خوبیان ہین کیا کیا اسمین + جتنے کہ خدا کے
ہین نبی اور ولی + سب ہین جو یہی سو ہے وہ تنہا اوسمین + لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ نے کہا حضرت کو کہ اگر نبوت حق ہے
تو مین سزاوار تر ہون کیونکہ تجسے عمر مین بڑا ہون اور مال زیادہ رکھتا ہون حق تعالی نے فرمایا کہ نبوت عمر اور مال پر نہین
بلکہ فضل اور کمال پر ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ط اللہ تعالے خوب جانتا ہے کہ کسجگہہ رکھے ہے پیغمبری اپنے کو
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ شتاب پہنچیگی اون لوگون کو وہ جو گنہگار
ہوئے ساتھ کفر کے ذلت اور رسوائی نزدیک اللہ کے سے اور عذاب سخت بسبب اسکے کہ تھے مکر کرتے ساتھ مومنون کے
فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ پس جسکو چاہتا ہے اللہ یہہ کہ ہدایت کرے اوسکو کھولدیتا ہے سینہ
اوسکا واسطے قبول کرنے اسلام کے وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ اور جسکو
چاہتا ہے اللہ یہہ کہ گمراہ کرے اوسکو کرتا ہے سینہ اوسکا تنگ بندگویا کہ زور سے چڑھتا ہے بیچ آسمان کے یعنے بھاگتا ہے قبول حق
سے اور چاہتا ہے کہ آسمانکو چلا جاوے كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ جیسے کہ کافرونکے دل تنگ ہین
کرتا ہے اللہ ناپاکی اور لعنت اوپر اون لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا اور یہہ اسلام ہے راہ
پروردگار تیرے کی سیدھی قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ تحقیق مفصل بیان کین ہمنے آیتین قرآن کی واسطے اوسی قوم
کے کہ نصیحت پکڑتے ہین لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ واسطے نصیحت ماننے والونکے ہے گھر سلامتی کا
کہ بہشت ہے ذخیرہ نزدیک پروردگار اونکے اور اللہ دوست ہے اونکا دنیا مین اور آخرت مین بسبب اوسکے جو تھے کرتے تصدیق
قرآن کی اور پیغمبر کی وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کر اوسدن کو کہ جمع کریگا اللہ جن اور انس کو سب کو اور نحشرہم بھی قرارت ہے
یعنے اکٹھا کرینگے ہم پھر جمع کرکر کہیگا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ اے گروہ جنونکے تحقیق بہت لئے تمنے آدمیون سے
کہ ورغلاکر اپنے تابع کئے وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اور کہینگے دوست اونکے آدمیون سے
یعنے وہ آدمی جو تابع جنونکے ہوئے اے پروردگار ہمارے فائدہ اوٹھایا بعضون ہمارے نے بعضون اونکے سے فائدہ آدمیونکا
جنون سے یہہ ہے کہ اونکے نفس کی خواہشون پر رہنمونی کی اور فائدہ جنونکا آدمیون سے یہہ ہے کہ تابع اونکے ہوئے وَبَلَغْنَآ
اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا اور کہینگے الہی پہنچے ہم وعدے پہنچنے کو جو مقرر کیا تھا تونے واسطے ہمارے یعنے قبرونسے اوٹھنے کا کہا
تھا سو اوٹھے اب کیا حال ہوگا ہمارا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہیگا اللہ کہ آگ ہے ٹھکانا تمھارا درانحال
کہ ہمیشہ رہوگے بیچ اوسکے مگر جو چاہا اللہ نے تو آگ سے زمہریر مین ڈالیگا اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا
ہے جو کریگا ساتھ جن اور انس کے حکمت سے کریگا دانا ہے اعمال اور احوال اونکا وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ اور اسیطرح دوست کرتے ہین ہم بعضے ظالمون کو بعضون کا یا مسلط کرتے ہین ہم بعضے ظالمون کو اوپر

ع ۱۵

بعضونکے یعنے خواہشون پر بعضونکی بعضونکو چھوڑ دیتے ہین بسبب اسکے کہ تھے یہہ کسب کرتے گنا ہونسے پھر دوسرے بار اللہ
تعالی فرماویگا ڈانٹ کرکہ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ ای گروہ جنونکی اور ای آدمیونکی کیا نہ آئے تھے تمھارے
پاس پیغمبر تم مین سے یعنے آتے تھے اور اگرچہ پیغمبر سوا آدمیونکے نہین ہوئے ہین لیکن جنکے ساتھ انسانکو جو جمع کیا خطاب صحیح
ہوا اور بعضونے کہا ہی کہ جنون مین بھی پیغمبر ہوئے ہین اور جمہور اسپر ہین کہ جنکے پیغمبر کو نذیر کہتے ہین کیونکہ رسولون کیطرف
سے رسول ہوتے ہین جیسے سات نفر جنون سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام طرف قوم کے لے گئے تھے چنانچہ حق تعالی نے
فرمایا ہی ولوا الی قومہم منذرین پھر حق تعالی فرماویگا کہ کیا نہین آئے تھے پیغمبر تمھارے پاس دعوت کیواسطے یَقُصُّوْنَ
عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا بیان کرتے تھے اوپر تمھارے آیتین کتاب میری کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس
دن تمھارے سے کہ روز قیامت ہی قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا کہینگے وہ جواب مین گواہی دیتے ہین ہم اوپر
جانون اپنی کے یعنے قایل ہین اپنے کفر پر اور لایق ہونے پر عذاب کے اور حال یہہ ہی کہ فریب دیا تھا انکو زندگانی دنیا
کی نے بعث اور نشر بھول گئے تھے جب حشر مین آئے اپنے گناہ پر معترف ہوئے وَشَهِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ
اور گواہی دی اونھون نے اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ تھے وہ کافر ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
غٰفِلُوْنَ یہہ بھیجنا رسولون کا اسواسطے ہی کہ نہین ہی پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیون کا ساتھ ظلم کے اور حال یہہ ہی کہ
لوگ ان بستیونکے غافل ہون کہ کوئی پیغمبر اونپر نہ آیا ہو اور انکو عذاب خدا سے اور قیامت سے نہ ڈرایا ہو سمجھ لیجئے کہ
عذاب کسی قوم پر نہین آیا مگر پہلے وعید آئی ہی اگر یہہ ہوتا تو وہ حجت نہ پکڑتے اللہ پر کہ لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک
کیون ہم پاس رسول نہ بھیجے تو ہم پیروی کرتے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے ہر ایک کے درجے ہین ثواب مین اور عقاب
مین اوس چیز سے کہ کیا ہی اونھونے وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ اور نہین پروردگار تیرا بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہین لوگ وَرَبُّكَ
الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرا بے پرواہی عبادت بندونکی سے مہربانی والا ہی اوپر اپنے بیاز ہی طاعت سے مطیعونکی
رحمت کرنیوالا ہی اوپر گنہگارونکے اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ
اگر چاہے لیجاوے تمکو اور جانشین تمھارا کرے پیچھے تم سے جسکو چاہے بندون اپنے سے جیسا کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم اور سے کہ
باپ تمھارے تھے یہہ وعید ہی تکے والونکے حق مین اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ تحقیق جو وعدہ دئے جاتے ہو
حشر نشر کا البتہ آنیوالا ہی بیشک اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو اپنے بعث اور حشر مین قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای قوم میری مراد اس سے کفار قریش ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے جسقدر ہو سکے اپنا کفر اور
عداوت پر رہو تحقیق مین بھی عمل کرنیوالا ہون اوپر صبر کے یہہ امر واسطے تہدید کے ہی فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس شتاب جانوگے تم
مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اوس شخصکو کہ ہوگا واسطے اوسکے آخر اس گھر کا یعنے انجام اچھا آخر سرائے آخرت کا اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ تحقیق نہین فلاح پاتیکے ظالم یعنے کافر لکھا ہی کہ مشرکان عرب اپنے کھیتونمین خط کھینچ دیتے تھے آدھا خدا کیواسطے آدھا
بتونکے واسطے مقرر کرتے تھے اور ایسے ہی چارپایونمین بھی بعضے اللہ کے بعضے بتونکے نام زد کر دیتے تھے پھر جو خدا کے نام کے ہوتے
تھے وہ نہین سے درویشون کو اور مہمانونکو دیتے تھے اور جو بتونکے نام کے ہوتے وہ پتجاریوالونکو بانٹتے تھے اور جو حصہ خدا کا بہتر
ہوتا تو بتون کے حصے سے بدل دیتے تھے اور جو بتون کا حصہ اچھا ہوتا تو بحال رکھتے تھے اور جو خدا کا حصہ بتونکے حصے مین ملجاتا تو اوسے نہین
نکالتے تھے کہ خدا تو نگر ہی اوسکی احتیاج نہین رکھتا اور جو بتون کا حصہ کچھہ خدا کے حصے مین ملجاتا تو نکال لیتے تھے اور کہتے تھے کہ
یہہ فقیر اور محتاج ہین انکا احوال حق تعالی فرماتا ہی وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ

وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور مقرر کیا اوھونںے واسطے اللہ کے اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی کھیتوں سے ایک حصہ اور ایک حصہ بتونکے
واسطے پس کہا اوھون نے یہہ حصہ واسطے اللہ کے ہی ساتھہ گمان اپنے کے اور یہہ حصہ واسطے شریکون ہمارے کے ہی کہ واسطے خدا
کے پیدا کئے ہین ہمنے فَمَا کَانَ لِشُرَکَآئِہِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰہِ پس جو حصہ کہ ہو واسطے شریکون اونکے گمان مین پس نہین پہنچتا طرف
اللہ کے وَمَا کَانَ لِلّٰہِ فَہُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَآئِہِمْ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ اور جو حصہ کہ ہی واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا ہی طرف بتون انکیکے
یعنے بہتر حصے کو اللہ کے بتونکو دیتے ہین برا ہی جو کچھ کہ یہہ حکم کرتے ہین وَکَذٰلِكَ زَیَّنَ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَکَآؤُهُمْ
اور جسطرح شیطان نے آرایش دی ہی اس بانٹنے مین اسی طرح زینت دی ہی واسطے بہتون کے مشرکون سے مار ڈالنا اولاد اونکیکا
شریکون اونکے نے یعنے شیطانون نے یا خادمون نے بتخانیکے اولاد کا مارنا مشرکون کی آنکھون مین بھلا دیا ہی لِیُرْدُوْهُمْ وَلِیَلْبِسُوْا
عَلَیْهِمْ دِیْنَهُمْ تو کہ ہلاک کرین اونکو یعنے گمراہ کرین اور تو کہ ملا دیوین اور چھپا دیوین اوپر اونکے دین اونکا کہ کیش اسمٰعیل ہی
وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ اور اگر چاہتا اللہ نکرتے مشرک یہہ باتین پس چھوڑ دے اونکو اور جو کچھ افترا کرتے
ہین وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا یَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ اور کہا اوھونںے یہہ حصہ بتونکا ہمارے جانورا ور کھیتی
ہین اچھوتے نہین کھاتا اوسکو مگر جسکو چاہین ہم جیسے بتخانیکے ساتھہ گمان اپنے کے بے دلیل وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا اور کہا اوھون
نے جانور ہین کہ حرام کی گئی ہی پشت اونکی لادنے اور سواری سے یعنے بحا یرا ور سوائب اور حوامی وَاَنْعَامٌ لَّا یَذْکُرُوْنَ اسْمَ
اللّٰہِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ اور جانور ہین بتونکی قربانی کے نہین یاد کرتے نام اللہ کا اوپر اونکے بلکہ بتونکے نام پہ ذبح کرتے ہین
جھوٹ باندھکر اوپر اللہ کے کہ اللہ نے فرمایا ہی سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ شتاب جزا دیگا اللہ اونکو بدلے اوس چیز کے کہ
تھے باندھتے وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُکُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤی اَزْوَاجِنَا اور کہا اوھون نے جو کچھ بیچ
شکمون ان چارپایونکے ہی یعنے بحیرہ اور سائبہ کے حلال ہی اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہی اوپر جوروُون ہمارے کے اگر زندہ
پیدا ہو وَاِنْ یَّکُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَکَآءُ اور اگر ہووے مردار یعنے مرا ہوا پیدا ہو پس وہ بیچ اوسکے شریک ہین یعنے زن اور
مرد اوسکے کھانے مین شریک ہون سَیَجْزِیْهِمْ وَصْفَهُمْ البتہ جزا دیگا اللہ کہنے اونکے کی کہ خدا پر جھوٹھ باندھتے ہین حلال حرام مین اِنَّهٗ
حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ حکمت والا ہی حلال اور حرام کرنے مین جاننے والا مصلحت بندونکی حل اور حرمت مین قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْۤا
اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگون نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے معالم مین ہی کہ ربیعہ
اور مضر اور بعضے اور عرب بیٹیونکو زندہ گاڑ دیتے تھے اس ڈر سے کہ بچپن مین کسیکے قید مین نہ پڑین کیونکہ قید اور لوٹ عرب
مین عام تھی یا اس خوف سے کہ اگر یہہ بڑین ہوئین تو اونکے بیاہ مین مال خرچ کرنا پڑیگا سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہہ اولاد کو جہل
سے مارتے ہین وَحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰہُ افْتِرَآءً عَلَی اللّٰہِ اور حرام کیا اوس چیز کو کہ دی تھی اونکو اللہ نے یعنے بحیرہ وغیرہ جھوٹھ
باندھکر اوپر اللہ کے قَدْ ضَلُّوْا وَمَا کَانُوْا مُهْتَدِیْنَ تحقیق گمراہ ہوئے اور نہین ہین راہ پانیوالے طرف حق کے وَهُوَ الَّذِیْۤ
اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ اور وہ ہی اللہ جسنے پیدا کئے باغ انگور کے ٹٹیون پہ چڑھے ہوئے اور بغیر چڑھے
ہوئے بعضون نے کہا ہی کہ معروشات وہ ہین جو لوگون کے بوئے ہوئے ہون اور غیر معروشات وہ ہین جو آپ اوگے ہون
جنگل مین وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُکُلُهٗ اور پیدا کئے درخت کھجور کے اور کھیتیان در انحال کہ مختلف ہین میوے ہر ایک کے رنگ
مین اور مزہ مین وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ اور پیدا کیا زیتونکو اور انار کو در انحال کہ یکسان ہین پتے اوسکے
اور غیر یکسان ہین مزہ مین کہ بعضے ترش ہین بعضے شیرین بعضے کھٹ میٹھے کُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ کھاؤ
پھل ہر ایک کے سے جب پھلین اگرچہ خام ہوا ور دو حق اوسکا دن کاٹنے اوسکے یعنے اللہ کی راہ پر صدقہ دو جب کھیتی کاٹو اور باغکا

میوه توڑو یہہ مبالغہ فرمایا تو کہ صدقہ دینے مین دیر نکرو اور مراد اس سے صدقہ مندوبہ ہے نہ زکوٰۃ مفروضہ کیونکہ زکوٰۃ مدینہ مین فرض ہوئی ہے اور یہہ آیۃ مکی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد زکوٰۃ مفروضہ ہے اور یہہ آیۃ مدنی ہے لکھا ہے کہ ثابت بن قیس کی کھجورین قریب پانچسو کے تھین اونھون نے اون سبکے پھل اللہ کی راہ پر تصدق کردئے یہانتک کہ ایک نہ رہا یہہ آیۃ آئی وَلَا تُسْرِفُوْا اور مت حد سے گذرو صدقہ دینے مین بعضے جو ہے سب یکبارمت تصدق کرو معالم مین ہے کہ مت منع کرو صدقے کو یعنے حد سے مت گذرو بخل اور امساک مین امام قشیری نے کہا کہ جو اپنے نفس کیواسطے خرچ کرے وہ اسراف ہے اگرچہ تل کا دانہ ہوا اور جو اللہ کیواسطے دے اسراف نہین اگرچہ ہزار خزانہ ہو اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا بیجا خرچ کرنیوالونکو وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا اور پیدا کئے جانوروں سے بوجھہ اوٹھانیوالے جیسے اونٹ اور گائی اور زمین سے لگے ہوئے جیسے بکری اور بھیڑ یعنے بڑے جانور اور چھوٹے كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ کھاؤ اوس چیز سے کہ رزق دی تمکو اور حلال کیا اللہ نے اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی یعنے اوسکی راہ پر مت چلو اور حلال کو حرام مت کرو اوسکے کہنے سے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے تمھارے ہے دشمن ظاہر ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ اور چار پایون سے پیدا کئے آٹھ زوج سمجھہ لیجئے کہ یہان فرد کو زوج فرمایا ہے کیونکہ زوج اوسے کہتے ہین جو اپنی جنس سے مزاوجہ کرے یعنے ملے پس ذکر زوج انثی کا ہے اور انثی زوج ذکر کی پس آٹھ زوج آٹھہ فرد ہین مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ بھیڑ مین سے دو زوج اور بکری مین سے دو ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہے اللہ نے یا دو مادونکو یا اسکو جو مشتمل ہین اوپر اوسکے بچہ دان ان دونون مادونکے پھر خواہ وہ نر ہو خواہ مادہ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ خبر دو مجھکو ساتھہ امر معلوم کے جو دلالت کرے اوسپر کہ اللہ نے کونسا حرام کیا ہے اگر ہو تم سچے اوس کہنے مین کہ اللہ کیطرف سے تحریم ہے وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ اور اونٹ سے دو زوج ایک نر ایک مادہ اور گائی سے دو زوج ایک نر ایک مادہ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہے اونٹ اور گائی کے یا دو مادونکو یا جسکو کہ گھیر لیا ہے بچہدان ان دو مادونکے نے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا کیا تھے تم حاضر اور مشاہدہ کرنیوالے جسوقت کہ حکم کیا تمکو اللہ نے ساتھہ اس تحریم کے سبب نزول اس آیۃ کا یہہ ہے کہ عوف بن مالک نے حضرت کے پاس آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حلال کیا آپنے اون چیزونکو کہ ہمارے باپون نے حرام کی تھین آپنے فرمایا کہ تمھارے باپون کے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہین ہوتی عوف نے کہا اللہ نے حرام کی ہین یہہ آیۃ نازل ہوئی پھر آپنے فرمایا کہ خدا نے ازواج ثمانیہ واسطے کھانے اور نفع لینے کے پیدا کئے ہین پس تم جو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو حرام کہتے ہو یہہ تحریم نر کیطرف سے ہے یا مادہ کی عوف چپ ہوا اگر کہتا کہ بسبب نر کے ہے تو سب نر حرام ہوتے اور اگر باعتبار مادہ کے کہتا تو سب مادہ حرمت مین داخل ہوتے اور اگر اشتمال رحم کیواسطے کہتا تو سب نر اور مادہ حرام ہوتے کیونکہ رحم مین یا نر ہوتا ہے یا مادہ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابن مالک جواب نہین دیتا اوسنے کہا کہ تمھین کچھہ بات کہو کہ مین سنون حضرتؐ نے یہہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ پس کون شخص ہے ظالم تر اس سے جو باندھہ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو بغیر علم کے مراد اس سے بڑے اونکے ہین جو یہہ باتین مقرر کر گئے ہین یا عمرو بن لحی ہے کہ بانی اس قاعدہ کا تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے اوسکو دوزخ مین دیکھا دوزخی بدلوا ویسکے بیچ مین تھے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالمونکو کہ دین جاہلیت کے حکم مین مشرکون نے جب یہہ آیت سنی کہا کہ جانور سب حلال ہوئے حرام کونسا ہے یہہ آیت اتری قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین پاتا مین بیچ اوس چیز کے کہ وحی کی گئی ہے طرف میرے حرام کیا گیا اوپر کسی

کھانیوالونکے کہ کھاوے اوسکو مگر یہہ کہ ہووے مردار اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یا لوہو
ڈالا ہوا رگونمین یا گوشت سوّر کا پس تحقیق وُہ پلید ہی یا مارا گیا ہوا ساتھ فسق کے کہ نام لیا گیا ہو واسطے غیر اللہ کے وقت مارنے
اوسکیکے یعنے بنام غیر خدا ذبح کیا ہوا ور اوسکو فسق اسواسطے کہا کہ اس عمل سے شخص فاسق ہوتا ہی فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ
فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بیبس ہو نہ چھیننے والا ہو لوگونکا مال اور نہ حد سے گذرنیوالا ہو کھانے مین زیادہ ضرورت سے
پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنیوالا ہی اوسکا جو ضرورت کیوقت ان حرام چیزونسے کھاوے مہربان ہی بیبسون پر کہ اونکو ان محرمات
کی رخصت دی وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ اور اوپر اون لوگونکے کہ یہودی ہوگئے حرام کیا ہمنے ہر جانور ناخن والا
جیسے شیر اور باز بعضون نے کہا کہ جسکی منقار اور سم ہی وہ اسمین داخل ہی اور معالم مین ہی کہ مراد شتر اور شترمرغ اور بط ہی کہ یہود
پر حرام تھی وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اور گائے اور بکری سے حرام کین ہمنے اوپر اونکے چربیان انکی اِلَّا مَا حَمَلَتْ
ظُهُوْرُهُمَآ مگر جو اوٹھا رہی ہون پیٹھین اونکی اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا انتڑیان اونکی جو لپٹ رہے چربی ساتھ ہڈی کے
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ یہہ تحریم ان چیزونکی بدلا دیا ہمنے اونکو بسبب سرکشی اونکے کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین خبر
دینے مین ہر چیز کی فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ پس اگر جھٹلاوین وُہ تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ خبر کے کہ ہمنے
تجھپر وحی بھیجی ہی پس کہہ پروردگار تمھارا صاحب رحمت کشادہ کا ہی کہ تمھین چھوڑ رکھا ہی اور ان باتون پر عذاب جلد نہین
لاتا وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب اوسکا قوم گنہگار ونسے کہ جھٹلانیوالے ہین حاصل کلام یہہ ہی کہ مہلت
عذاب سے یہ چھٹنا عذاب سے نہین ہی دیکھ ای رافت یہہ قوم مجرمین کا حال ہی + رنج سے اونکو نہین اہمال گوا جہال ہی + سَيَقُوْلُ
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ شتاب کہینگے وہ لوگ کہ شریک لاتے ہین اس آیت
مین ظاہر اعجاز قرآن ہی کہ پہلے خبر دی پیچھے نزول آیت کے مشرکون نے کہا اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے یہہ
بات سچ ہی کہ سب چیز اللہ کے ارادے سے ہی لیکن اونکا اعتقاد یہہ تھا کہ اسکے کہنے سے ہم شریک لائے ہین اگر وہ نہ فرماتا نہ
شریک لاتے ہم اور نہ حرام کرتے ہم کچھ شی بحیرہ اور سائبہ سے غرض یہہ ہی کہ اوسی کے فرمانے سے کیا كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا جیسے کہ تیری تکذیب کرتے ہین اسیطرح جھٹلایا اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے یہان تک کہ چکھا
عذاب ہمارا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا کہہ کیا ہی تمھارے پاس کچھ علم کہ اس سے اپنی بات پر دلیل لاؤ پس نکالو اور
ظاہر کرو تم اوسکو واسطے ہمارے اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ نہین پیروی کرتے تم اپنی بات مین مگر گمان کی
اور نہین تم مگر جھوٹ بولتے قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس کوئی دلیل نہین آئی ہی تو
کی پس واسطے اللہ کے ہی دلیل پہنچی ہوئی کمال صحت کو فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ پس اگر چاہتا اللہ ہدایت کرتا تمھین سبکو
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا کہہ لے آؤ گواہون اپنے کو وہ جو گواہی دیتے ہین کہ اللہ
نے حرام کئے ہین یہہ محرمات تمھارے کہ جانور اور کھیتی وغیرہ ہین فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس اگر گواہی دیوین واسطے اپنے
پس مت گواہی دے تو ساتھ اونکے یعنے اونکی تصدیق تو اسمین مت کر وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ اور مت پیروی کر خواہشون اونکے کی کہ جھٹلایا آیتون ہماریکو حلال اور حرام مین اور مت پیروی
کر اونکی کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین تو انکو قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ
عَلَيْكُمْ کہہ آؤ ای لوگو اور سنو پڑھونمین اوپر تمھارے جو حرام کیا پروردگار تمھارے نے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت اور دو آیتین اسکے
آخر کی محکمات کتاب سے ہین دس حکم ہین انمین امر اور نہی وہ کسی شریعت مین منسوخ نہ تھے اور اونمین سے ہی اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ

شَیْئًا یہہ کہ نہ شریک لاؤ تم ساتھ خدا کے کچھ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا سمجھ لیجئے کہ گوہر توحید اور مرجان احسان والدین کو ایک رشتہ میں پرویا اسواسطے کہ مظہر آثار انوار صفت ایجاد حق اور اطوار صفت ربوبیت مطلق وجود والدین ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کیسے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ہم روزی دیتے ہیں تمکو اور انکو جب ہم رزق دینے والے ہیں تمہاری اولاد کے پھر تم کیوں ناحق قتل کرتے ہو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیوں کے جو کچھ ظاہر ہے اسمیں سے اور جو کچھ چھپا لکھا ہے کہ فواحش زنا ہے عرب والے لوگ انسے پنہان زنا کرتے تھے اور بعضے اوباش بیباک ظاہر کرتے تھے اوسے منع فرمایا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ظاہر خمر ہے اور باطن زنا یا ظاہر فعل ہے باطن نیت وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور مت مار ڈالو تم جسکو جو حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے کہ قصاص ہے یا قتل مرتد ہے یا رجم زانی محصن ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ یہہ چار نہی اور ایک امر جو مذکور ہوئے نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ ساتھ اسکے توکہ سمجھو تم کہ راہ سیدھی یہہ ہے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ اور مت نزدیک جاؤ تم مال یتیم کے اور مت تصرف کرو اوسمیں مگر ساتھ اسطرح کے کہ وہ بہت اچھی ہے جیسی تجارت کرو کہ مال زیادہ ہو اور آپ مت کھاؤ اور نہ کھیکو دو یہانتک کہ پہنچیں وہ یتیم جوانی اپنی کو وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور پورا کرو ناپکو اور تول کو ساتھ انصاف کے نہ کم دو نہ زیادہ لو نزول اس آیت کا یہہ ہے کہ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم قادر نہیں ہیں کہ پلہ ترازو کا بال برابر نہ جھکے یہہ آیت نازل ہوئی لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نہیں تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکے یعنے اگر ماپنے تولنے میں بے قصد تمہارے کچھ قصور واقع ہو اور تمہارے جی میں منظور انصاف ہو تو اوسکو معاف کرینگے ہم وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور جب کہو تم حکم کرنے میں یا گواہی دینے میں پس انصاف کرو تم اور اگرچہ ہو محکوم لہ یا محکوم علیہ یا مشہود لہ یا مشہود علیہ صاحب قرابت تمہارا وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو تم یعنے احکام شرع پر چلو اور جو نذر مانو ادا کرو ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یہہ تین امر اور ایک نہی بیان کئی نصیحت کرتا ہے خدا تمکو ساتھ اوسکے توکہ نصیحت پکڑو تم وَاَنَّ هٰذَا اور یہہ کہ بیان کرتے ہیں ہم حکم دسوان اور وہ یہہ ہے جو مذکور ہوئے دلائل توحید اور اثبات نبوت اور احکام شریعت سے اس سورہ میں صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا راہ میری ہے سیدھی بہشت کو گئی فَاتَّبِعُوْهُ پس متابعت کرو اسکی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ اور مت پیروی کرو راہوں پراگندہ کی اور دینوں مختلفہ کی پس دور پھینکدینگے وہ تمکو راہ حق سے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یہہ متابعت کرنا فرماتا ہے اللہ تمکو ساتھ محافظت اوسکے توکہ تم بچو گمراہی سے عبداللہ ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے میرے ایک خط کھینچا پس فرمایا کہ یہہ راہ سیدھی راہ اللہ کی ہے پھر اور خط چپ و راست اوسکے کھینچے اور فرمایا کہ یہہ راہیں ہیں شیطانونکی کہ ہر راہ پر شیطان لوگونکو بلاتا ہے پھر یہہ آیت پڑھی وان ہذا صراطی مستقیما آہ اور صورت اوسکی یہہ ہے راہ سیدھی راہ شریعت ہے چلو اسپر اور چپ و راست کی راہیں شیطان کی ہیں بیچ اونکے ہر ایک پر شیطان کھڑا بلاتا ہے کہ ادھر آؤ یہہ راہ سیدھی ہے دیکھو اسکا کہنا تمہیں اعجاز البیان میں ہے کہ احاطہ اللہ کا ساتھ سب اشیا کے ثابت ہے واللہ بکل شئ محیطا اور وہ احاطہ وجودی یا علمی باختلاف اقوال منتہا ہر راہ اور غایت ہر سالک ہے چنانچہ فرمایا ہے صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور نظم جسجا کہ قدم دھرا تیرا ہی کوچہ تھا ٭ جس گوشہ کو دیکھا تیرا تو ہوتا ٭ کہتے ہیں کہ رافت جو جانب عنبر ہی ہے ٭ ہیں نے توجد ہر نظر اوٹھائی تو تھا ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ پھر پڑھا اوپر اونکے کہ دی

ہمنے موسی کو کتاب توراۃ واسطے تمام کرنے نعمت اور کرامت کے اوپر اوس شخص کے کہ اچھا قائم ہوتا ہے اوسکے احکام پر اور واسطے
بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین مین کام آوے اور ہدایت اور رحمت تو کہ بنی اسرائیل ساتھ ملاقات جزا پروردگار اپنے کے ایمان لاوین
وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور یہہ قرآن کتاب ہے کہ اتاری ہمنے اوسکو برکت والی پس پیروی
کرو اوسکی اور بچو مخالفت اوسکی سے تو کہ تم رحم کیے جاو اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا اتارا ہے ہمنے
قرآن کو اسواسطے تو کہ نہ کہو تم اے عرب والو کہ سوا اسکے نہین کہ اتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے ہمسے یعنے یہود اور
نصاری وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اور تحقیق تھے ہم پڑھنے اونکے سے غافل یعنے یہود اور نصاری جو اپنی کتاب
پڑھتے تھے تو ہم نہین سمجھتے تھے کیونکہ زبان ہماری مین نتھی اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ اور قرآن
اسواسطے نازل کیا تو کہ نکہو تم کہ اگر اتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب جیسے یہود اور نصاری پر اوتری ہے البتہ ہوتے ہم راہ پانیوالے
زیادہ اونسے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ پس تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے
یعنے قرآن کہ تمھاری زبان مین اترا اور ہدایت کہ جسنے متابعت اوسکی کی مقصود کو پہنچا اور رحمت واسطے مومنونکے یہہ تینون صفتین قرآنکی
ہین اور بعضونے کہا ہے نبی آخر الزمان کی ہین اور بینہ بمعنے گواہ ہے یعنے حضرت گواہ امت ہین اور ہدایت رحمت ہین واسطے
جہانونکے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ پس کون ہے ظالم تر اوس شخص سے کہ جھٹھلاوے آیتون اللہ کی کو وَصَدَفَ عَنْهَا
سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ اور پھرے اونسے البتہ جزا دینگے ہم اون
لوگون کو کہ پھرتے ہین آیتون ہماری سے برا عذاب با شدت عذاب بسبب اوسکے کہ تھے پھرتے قرآن سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ
اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ نہین انتظار کرتے مکے والے بعد تکذیب قرآن اور پیغمبر کے مگر یہہ کہ آوین اونکے پاس فرشتے روح قبض
کرنیکو انکی عذاب دینے کو اونکے اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ یا آوے عذاب پروردگار تیرے کا یا آوین سب آیتین اوسکی مراد ان نشانیونسے
علامتین قیامت کی ہین جیسے نکلنا دجال اور دابۃ الارض کا اور اترنا عیسے کا اور ظہور حضرت مہدی کا اور ظاہر ہونا یاجوج اور
ماجوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آوین بعضی نشانیان پروردگار تیرے کے واسطے قیامت
کے مقرر رکھین ہین يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا جسدن آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیرے کی نہ نفع کریگا
کسی نفس کو ایمان اوسکا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا نتھا ایمان لایا پہلے یس اسدنسے یا نہ کمائی تھی
بیچ ایمان اپنے کے بھلائی سمجھ لیجیے کہ اکثر مفسرین نے اس بعضے آیت کو طلوع شمس کہا ہے جو جانب مغرب سے ہوگا اور رات
اوسدن کی بڑی ہوگی لوگ وظیفہ خوان معلوم کرینگے کہ وظیفہ اور وردا اپنا پڑھ چکینگے اور رات نہین ٹلیگی توبہ اور استغفار کرینگے
اور سمجھینگے کہ کار عظیم خلوتخانہ غیب سے عالم شہادت پر ظہور کیا چاہتا ہے پھر آفتاب جنوب سے نکلیگا اور اوسمین روشنی نہ ہوگی
سب لوگ دیکھینگے بیچ آسمان کے آکر پھر مغرب کیطرف مراجعت کر کے غروب ہو جائیگا اوسدن نہ کافر کا ایمان مقبول ہے نہ اوس
شخص کا کہ ایمان مین نیکی نہین کمائی اور یہہ دلیل ہے اوس شخص کی کہ عمل کو ایمان مین داخل جانتا ہے جو عمل کو ایمان مین نہین داخل کرتا ہے
وہ تخصیص اس حکم کی کرتا ہے اوسدن نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد نیکی سے اخلاص ہے یعنے جیسے کافر کا ایمان نفع نہین کرتا
ویسا ہی اوسدن عمل منافق کا کہ بے اخلاص ہے حضرت حسن بصری رض نے کہا ہے کہ جو کوئی پہلے اس سے کہ طلوع شمس ہو مغرب سے
ایمان رکھتا ہو لیکن اوامر ترک کیے ہون اور نیکیان چھوڑی ہون جب یہہ نشانیان دیکھے تب نیکیان کرنے لگے اوسکی نیکیان
مقبول نہین اور معالم مین ہے کہ اوسدن ایمان کافر کا اور توبہ فاسق کی مقبول نہین چنانچہ حدیث مین ہے کہ توبہ منقطع نہین
ہوتی ہے یہان تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منتظر رہو نشانیونکے

ہم بھی منتظر ہین جب ظاہر ہوئین والے ہے اوپر حال تمھارے کے اور والے ہی اوپر احوال ہمارے کے اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ
تحقیق جن لوگون نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبرون اور بعضی کتابون پر ایمان لائے اور بعضون سے
کافر ہوئے وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اور ہوگئے گروہ گروہ جیسے یہود اکہتر فرقے اور نصاری بہتر فرقے ہوگئے
نہین تو قتال اونکے سے بیچ کسی چیز کے یعنے وقت جنگ کا اونکے نہین ہے حکم اس آیت کا منسوخ ہے ساتھ آیت
سیف کے یا مراد اس قول سے بدعت والے ہین اور معنے اس آیت کے یہہ ہین کہ نہین ہے تو انہین سے بیچ کسی چیز کے کہ تو
اونسے بیزار ہے اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ سوا اوسکے نہین کہ حکم اونکا طرف اللہ کے ہے چاہے عذاب
کرے چاہے توفیق توبہ کی دے پھر خبر دیگا اونکو دن قیامت کے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے دنیا مین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو کوئی آوے ساتھ بھلائی کے پس واسطے اوسکے دس برابر اوسکے ہین امام ماتریدی نے کہا ہے کہ مراد
تعین عدد نہین بلکہ اظہار تفضل ہے ساتھ زیادتی عنایت کے اور بحر الحقائق مین ہے کہ جس سے ایک حسنہ ہوا اوسکے واسطے ہین
دس حسنہ پہلے اس سے جب دہ اوس ایک حسنہ کو پہنچتا ہے ایک حسنہ یہہ کہ اوسکو عدم سے وجود مین لائے دوسری خلعت
احسن تقویم کی پہنائی تیسری تربیت کی چوتھی رزق دیا پانچوین پیغمبر بھیجے چھٹی کتاب اوتاری ساتوین نیکی بدی بیان کردی
آٹھوین توفیق نیکی کی دی نوین اخلاص عنایت کیا دسوین قبول حسنہ فرمایا جب یہہ دس حسنہ وجود مین آئے تب بندہ ونسے
ایک حسنہ صادر ہوا اگر یہہ دس نہوتے تو نہوتا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور جو کوئی آوے
ساتھ برائی کے پس نہین بدلا دیا جاویگا مگر مانند اوسکے یعنے ایک کا ایک اور وہ نیکی بدی کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ نقصان ثواب
اور زیادتی عقاب کے قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کہہ اس قوم کو اپنی کہ دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے تحقیق مین
ہدایت کی مجھکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدھی کے دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا دین استوار کہ وہ ملت ابراہیم علیہ السلام
کی ہے درانحال کہ ابراہیم سب دینوں سے مائل تھے طرف دین توحید کے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نتھا ابراہیم شرک لانیوالون
سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ کہہ تحقیق نماز میری وَنُسُكِيْ اور قربانی یا حج میرا وَمَحْيَايَ اور زندگی میری یعنے وہ عمل کہ مین زندگی مین اوپر
ہون وَمَمَاتِيْ اور موت میری یعنے وہ چیز کہ جسپر مرتا ہون مین ایمان اور اطاعت سے لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ واسطے
اللہ کے ہے کہ پروردگار عالمونکا ہے نہین شریک واسطے اوسکے یعنے مین عبادت مین کسیکو اوسکا شریک نہین کرتا جیسے بت پرست
کرتے ہین اور قربانی اوسکے نام پر کرتا ہون نہ غیر اوسکے اور حج مین تلبیہ اوسکے واسطے کرتا ہون غیر کو اوسکے ساتھ نہین یاد
کرتا **بیت** صلوٰۃ و نسک اور حیات و ممات + خدا کیلئے سب ہے ای نیکذات + وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ
اور ساتھ اوسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین اول مسلمانونکا ہون کیونکہ پیغمبر مقدم ہوتا ہے اسلام مین امت سے لکھا ہے کہ
جب کفار نے بہت کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے دین کی طرف رجوع کرو یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ
اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ کہہ کیا سوا اللہ کے ڈھونڈھون مین پروردگار اور حالانکہ وہ پروردگار ہر چیز کا ہے پس ماسوی
سب مربوب اور مخلوق اوسکے ہوئے اور مربوب ربوبیت کے لایق نہین ہوتا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا اور نہین کماتا کوئی
جی کچھ برائی مگر وبال اوسکا اوپر اوسکے ہے ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ ای سردار و عرب کے میری متابعت کرو گناہ تمھارے میری
گردن پر ہین حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اوٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا
یعنے ہر ایک اپنے گناہ کا آپ عذاب کھینچیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پھر طرف پروردگار تمھارے
کے ہے بازگشت تمھاری پس خبر دیگا تمکو دن قیامت کے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے دنیا مین دین

کے کا مومنین اور سچ جھوٹ اونکا ظاہر ہو جاویگا وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ اور اللہ وہ ہی جسنے کیا تمکو اسی آدمیو
خلیفہ زمین کا بعد قوم جنون کے یا تمھین ای امت محمدیہ کیا خلیفہ گذری ہوئی امتونکا وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ
لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اور بلند کیا بعضے تمھاریکو اوپر بعضونکے درجونمین تو کہ آزماوے تمکو بیچ اوس چیز کے کہ دی ہی تمکو مال اور النصف ع
جاہ سے تاکہ شکر اغنیا ظاہر ہو اور صبر فقرا اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا
ہی بے شکرونکو اور تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی شکر کرنیوالونکو **سورۂ اعراف** مکی ہی دوسو چھہ یا پانچ
آیتین ہین یا تین ہزار تین سو پچیس کلمہ ہین چودہ ہزار تین سو پندرہ حروف ہین فواصل اسکی منل ہین اور نظم اور تطبیق اسکی
ساتھہ سورہ انعام کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر حجت کا ساتھہ کافرونکے اور الزام اونکے کا تھا اور وعدہ مومنون کا اور
وعید کافرونکی اس سورت مین نجات مومنون کی اور تعذیب کافرون کی بیان کی اور یہہ بھی ہی کہ آخر سورہ انعام
مین ذکر عقاب کا کافرونکے اور غفران اور رحمت کا مومنونکے حق مین تھا اول اس سورۂ اعراف مین ذکر ڈرانے کا کافرون کے
اور پند دینے کا مومنونکے ارشاد کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلٓمّٓصٓ یہہ قرآن کا نام ہی یا اس سورہ کا یا ہر حرف اسکا اللہ کے اسمون کیطرف اشارہ ہی کہ اللہ اور لطیف اور ملک اور س
صبور ہین یا ہر حرف اسکا طرف صفات اللہ کے کنایت ہی کہ اکرام اور لطف اور مجد اور صدق ہین یا ایما ہی طرف الصبور
کے یا بعضے حرف اسکے دال طرف اسماکے اور بعضے طرف افعال کے ہین اور تقدیر یہہ ہی کہ انا اللّٰہ اعلم وافصل مین
اللہ ہون کہ جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یا دانا تر سب سے ہون اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہون یا الف اشارہ
بذات احدیت اور لام عبارت ذات با صفت علم سے ہی اور میم کنایت جامعیت سے ہی کہ حقیقت محمدی ہی اور
صاد صورت محمدی ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا الف ازل کا ہی اور لام ابدی اور میم مابین ازل اور ابد اور
صاد اشارت باتصال ہر متصل اور انفصال ہر منفصل ہی اور فی الحقیقت یہان نہ اتصال کی گنجایش ہی نہ انفصال
کی نمایش **نظم** یہہ برون ہی راہ فصل وصل سے + کام باہر ہی یہہ فرع واصل سے + لی ہی معنی لی عبارت اسجگہہ + لی
کنایت لی اشارت اسجگہہ + لی نہان ہی لی عیان ہی لی بیان + نے ہی شک لی وہم ہی لی یہان گمان + بات
یہہ برتر ہی عقل و وہم سے + کیونکہ ہو دریافت فکر و فہم سے + لی تکلم لی ہی نظارہ یہان + جز خموشی کے نہین چارا یہان
را قفا چپ ہو کہ اولی ہی سکوت + سمجھے کیا تو رمز حی لا یموت كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ یہہ کتاب
ہی کہ اتاری گئی طرف تیرے پس چاہئے کہ نہووے بیچ سینہ تیرے کے تنگی اس سے یعنے اسکے پہنچانے مین دل تنگ نہ ہو اور
جھٹلانے سے قوم کے غم نہ کر کہ یہہ کتاب تجھپر اتری ہی لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ تو کہ ڈراوے تو کافرونکو ساتھ
اوسکے اور نصیحت دے واسطے مومنون کے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ پیروی کرو ای مکلفو اوس چیز کی کہ اتاری
گئی ہی طرف تمھارے پروردگار تمھارے سے یعنے متابعت قرآن کی کرو اور اوسکے احکامون پر چلو وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ
دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اور مت پیروی کرو سوا کتاب خدا کے دوستونکی مراد بت ہین کہ کفار اونکو دوست پکڑتے تھے یا شیاطین
الانس والجن ہین کہ خلق کو گمراہی مین ڈالتے ہین قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تھوڑی سی نصیحت پکڑتے ہین جبکہ متابعت غیر حق کی کرتے ہین
وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ اور بہت اہل بستیونکے ہین کفار اور فجار سے کہ حکم ہلاک
کا کیا ہم نے اونکے پس آیا اونکے پاس عذاب ہمارا رات کو سوتے جیسے قوم لوط علیہ السلام کی یا وہ دوپہر کو سوتے تھے جیسے

قوم شعیب علیہ السلام کی سمجھ لیجئے کہ تخصیص ان دو وقت کی اسواسطے ہی کہ وقت آرام کے ہین توقع عذاب کی اونمین
نہین پس بلا سے ناگہانی بری ہوتی ہی بلبت خبر نہووے اور آجاوے آفت ای رافت + خدا بچاوے ہر ایک جیکو ایسی
آفت سے + فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ پس نتھا پکارنا اونکا جب آیا اونکے پاس عذاب
ہمارا مگر یہہ کہ کہنے لگے تحقیق ہمین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ رسولونکو جھٹلاتے تھے سمجھ لیجئے کہ گناہ کا اقرار کرینگے اور اونکے
گمان مین یہہ ہوگا کہ خلاصی عذاب سے اقرار کرنیکے سبب ہوجاویگی اور حالانکہ وقت نزول عذاب توبہ اور استغفار فائدہ
نہین دیتا مگر قوم یونس اس حکم سے باہر ہی چنانچہ احوال اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالیٰ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ
پس البتہ سوال کرینگے ہم قیامت کو اون لوگونسے کہ بھیجا گیا ہی طرف اونکے پیغمبر اور یہہ سوال قبول رسالت کا ہوگا وَلَنَسْـَٔلَنَّ
الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ سوال کرینگے ہم بھیجے گیون سے یعنے پیغمبرونسے اور یہہ سوال ادائے رسالت کا ہوگا بلبت وہ سوال عنف
اور تعذیب ہی + و یہہ سوال شرف اور تقریب ہی + بعضون نے کہا ہی کہ امتون کو فرمانبرداری انبیا سے پوچھینگے اور
انبیا کو مہربانی امم سے سوال کرینگے فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر پیغمبرون اور امتون
اونکی کے اقوال اور افعال اونکے ساتھ علم اپنے کے کہ جان لیا ہی تمکو ہمنے کہ ہر ایک نے کیا کیا ہی اور کیا آپسمین کہا ہی
اور نہ تھے ہم غائب اور بیخبر گفتار اور کردار اونکیسے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ اور تولنا اعمال کا ہر شخص کے اوسدن حق ہی
لکھا ہی نامۂ اعمال کو تولینگے ترازو مین اوسے ایک ڈنڈی اور دو پلے ہونگے سب لوگ دیکھینگے اور یہہ واسطے اظہار معدلت ہی تبیان
مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ درازی ڈنڈی کی پچاس ہزار سالہ راہ ہی اور پلہ اوسکا ایک نور کا ایک ظلمت کا ہی
نیکیان پلۂ نور مین اور برائیان ظلمت مین تولینگے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس وس کسیکی کہ بھاری ہوئی تول
اوسکی پس یہہ لوگ وہی ہین فلاح پانیوالے سمجھ لیجئے کہ موازین کو اگر جمع موزون کی کہئے تو یہہ معنے ہوئے کہ عمل تلے ہوئے اوسکے
بھاری ہوئے اور جو جمع میزان کی کہئے تو تعدد وزن اور اختلاف موزونات پر نظر کیجئے اور ہر طرح گرانی ترازو کی ساتھ طاعت
کے ہی اور سبکی ساتھ معصیت کے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ
اور جو کوئی کہ ہلکے ہوئے تول اوسکے پس یہہ لوگ وہ ہین جنھونے ٹوٹا دیا جان اپنے کو بسبب اوسکے کہ تھے ساتھ آیتون ہماری
کے ظلم کرتے کہ سچانے کی جگہہ جھٹلاتے تھے وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ اور تحقیق قدرت دی ہمنے تم کو
اے آدمیو بیچ زمین کے کہ رہو اور کھیتی کرو یا خطاب قریش کو ہی یعنے قدرت دی ہمنے تمکو اے قریشو بیچ زمین کے تو کہ سیر کرو
شام اور یمن کو جاڑے گرمی مین اور پیدا کیا ہمنے واسطے تمھارے بیچ زمین کے اسباب معیشتو کا کہ کسب کرو تجارت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ
تھوڑا شکر کرتے ہین باوجود تخصیص ان نعمتون کے یا تھوڑے ہین تم مین کہ شکر کرین بلبت بہت نعمت ہی اور شکر مین اندک
سپاس حق کرے سو سو مین ہی ایک وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پشتون مین باپونکے پھر صورتین
بنائین تمھاری رحمون مین ماؤن کے یا پیدا کیا ہمنے باپ تمھارے آدم کو پھر صورتین بنائین تمھاری اوسکی پشت مین ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ پھر کہا ہمنے واسطے فرشتونکے سجدہ تعظیم کرو آدم کو پس سجدہ کیا فرشتون نے حکم ہمارے سے مگر ابلیس نے
کہ راہ تکبر سے لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ نہوا سجدہ کرنیوالونسے آدم کو قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ کہا اللہ نے ابلیس کو
کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ نہ سجدہ کیا تونے آدم کو جب حکم کیا مین نے تجھے سجدہ کا اسکے کو قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہا ابلیس نے مین
بہتر ہون آدم سے خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ پیدا کیا ہی تونے مجھکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی ہی
اور پیدا کیا ہی تونے آدم کو کیچڑ سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہی ابلیس نے اس صورت مین غلطی کی کہ فضیلت باعتبار

صورت کے جانی کہ عنصر سے بنی ہی اگر باعتبار فاعل کے کہ لما خلقت بیدی عبارت اس سے ہی اور باعتبار حقیقت کے کہ ونفخت
فیہ من روحی اشارت اس سے ہی ملاحظہ کرنا دیکھنا کہ بہتری آدم کو ہی اور قیاس بھی چاہتا ہی کہ خاک بہتر ہو نار سے
کیونکہ آتش خائن ہی کہ جو اوس سے دو بیست کر دیتی ہی اور خاک امین ہی جو سپرد کرو نگاہ رکھتی ہی پس امین بہتر ہی خائن
سے اور آتش متکبر ہی اور خاک متواضع تواضع بہتر ہی تکبر سے اور خاک نقش قبول کرتی ہی چنانچہ نقش معرفت قبول کیا
کتب فی قلوبہم الایمان اور آگ نقش جلاتی ہی چنانچہ نقش معرفت ابلیس نے جلایا ففسق عن امر ربہ بیت خاک کا رتبہ
عجب ہی ارجمند ولپست ہی ظاہر میں باطن میں بلند قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ
مِنَ الصّٰغِرِيْنَ کہا اللہ نے ابلیس کو اوتر آسمان سے یا بہشت سے یا مرتبۂ بلند سے کہ طاعت کے سبب تھا اوپر منزل پست کے
بواسطۂ معصیت کے کہ تجھہ سے ہوئی نہیں لایق واسطے تیرے یہہ کہ تکبر کرے تو بیچ آسمان کے کہ وہ جگہہ فرشتونکی ہی جو ڈرنیوالے
اطاعت کرنیوالے ہین یا نہیں سے تجھکو کہ معصیت کرے بیچ بہشت کے کہ مکان طاعت کرنیوالونکا ہی پس نکل آسمان سے یا بہشت سے
تحقیق تو ہی ذلیلون سے نیا ہیج مین ہی کہ نکل صورت ملکی سے اور مت رہ ملائکہ مین پس حق تعالی نے بری شکل کر دی اوسکی قَالَ
اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ کہا ابلیس نے جب مسخ ہوگیا اور ناامید ہوا رحمت سے ڈھیل دے مجھکو اوس دن تک کہ قبرونسے اٹھائے
جاوین آدمی قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ کہا اللہ نے تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں سے ہی سمجھہ لیجئے کہ ابلیس نے چاہا تھا کہ مین زندہ
رہون قیامت تک سو حق تعالی نے اوسکی درخواست نہ قبول کی اور نفخۂ اولی تک اوسکو مہلت دی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی الی
یوم الوقت المعلوم ای نفخۃ الاولی حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ تیرا ارادہ گمراہ کرنیکا ہی لوگونکے پس نفخۂ اولی تک کہ بنی آدم زندہ ہین تجھے
ڈھیل دی قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ کہا ابلیس نے پس قسم ہی اوسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجھکو البتہ
بیٹھونگا مین واسطے آدمیونکے اوپر راہ تیری کے کہ سیدھی ہی یعنے دین اسلام کی اور اونکو اوس راہ سے پھرا دونگا ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ
مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ پھر البتہ آؤنگا مین اونکے پاس آگے اونکیسے یعنے امر آخرت سے اور کہونگا اونکو کہ بعث اور حشر اور
بہشت اور دوزخ نہین ہین اور پیچھے اونکیسے یعنے کار دنیا سے اور اونکی نظرونمین اوسکو زینت دونگا وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ
شَمَآئِلِهِمْ اور آؤنگا مین سیدھے اونکے سے یعنے طرف حسنات اونکی سے اور اونکو عجب مین ڈالونگا بائین اونکے سے یعنے جہت
سیئات اونکی سے اور انکو دلونمین اونکے شیرین کرونگا مین سمجھہ لیجئے کہ شیطان نے کہا ہر طرف سے منع کرونگا مین لوگونکو اللہ کی
راہ سے کہا ابن عباس نے اور نہین طاقت یہہ کہ آوے فوق اونکے سے تو کہ نہ حایل ہو درمیان بندے کے اور اللہ کی رحمت
کے وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ اور نہ پاویگا تو کہ خدا ہی اکثر بنی آدم کو شکر کرنیوالے یعنے کافر ہونگے کہ منعم کو نہین پہچانین گے
قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا کہا اللہ نے ابلیس کو نکل بہشت سے یا آسمان سے برے حال سے راندہ ہوا رحمت سے
لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری بنی آدم سے البتہ بھرونگا دوزخ کو تم مین سے
سب سے یعنے تجھہ سے اور تیری متابعت کرنیوالون سے وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا
اور کہا مین نے بعد نکالنے ابلیس کے بہشت سے ای آدم رہ تو اور جورو تیری کہ حوا ہی بہشت مین پس کھاؤ میوون بہشت
کے جہان سے کہ چاہو یا جو کچھہ کہ چاہو وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور مت نزدیک جاؤ جنس اوس
درخت کے کہ گندم ہی یا انگور اور مت کھاؤ اگر کھاؤگے پس ہو جاؤگے ظالمون سے اوپر جان اپنی کے فَوَسْوَسَ لَهُمَا
الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا پس وسوسہ کیا واسطے حوا اور آدم کے شیطان نے تو کہ
ظاہر کر دیوے واسطے اونکے جو کچھہ کہ چھپایا تھا اونسے شرمگاہون اونکی سے سمجھہ لیجئے کہ اہل بہشت کی عورت چھپائی تھی

ابلیس نے سمجھا کہ نا فرمانی سے یہہ لباس اونکا دور ہوجائیگا پس چاہا کہ اونکو معصیت مین ڈالے تا کہ لباس دور ہو کر فرشتون
مین رسوا ہون مار اور طاؤس کی مدد سے بہشت مین آکر اونکو ورغلایا چنانچہ قصہ اوسکا سورۂ بقر مین مسطور ہوا ہی وَقَالَ
مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ اور کہا شیطان نے آدم اور حوّا کو نہین
منع کیا تمکو پروردگار تمھارے نے کھانے اوس درخت کے سے مگر اس خطر سے کہ ہوجاؤ تم دونون فرشتے یا ہوجاؤ تم ہمیشہ
رہنے والے بہشت کے یا ایسے زمانے کہ مروہی نہین حضرت آدمؑ نے باوجود اس وسوسے کے کھایا نہین اوسکے تامل کیا ابلیس پر
تلبیس نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم اور حوّا کے آگے کہ البتہ مین واسطے
تمھارے خیرخواہون سے ہون اور شفقت سے کہتا ہون کہ یہہ کھالو تو کہ نہ مرو آدم علیہ السّلام نے گمان کیا کہ کوئی اللہ کی قسم
جھوٹھہ نہین کھاتا اس قسم سے فریفتہ ہوئے فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ پس ابلیس نے کھینچ لیا اوندونونکو یعنے مرتبۂ بلند سے
گرادیا ساتھہ فریب کے اور وسوسے کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا پس جب چکھا اوندونونے میوہ اوس
درخت کیسے کہ جس سے منع کیا تھا ظاہر ہوگئین واسطے اونکے شرمگاہین اونکی کہ لباس تن سے گر پڑا ننگے رہگئے اخبار مین ہی
کہ سوا آپس کے اور کسینے اونکو ننگا نہین دیکھا اور آپس مین ایکدوسریکو دیکھکر شرمندہ ہوئے وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ
الْجَنَّةِ اور شروع کیا اوندونون نے کہ ٹانکتے تھے اوپر اپنے اپنے درخت بہشت کیسے اور وہ درخت انجیر کا تھا بقول اشہر اس
کے پتون سے اپنا ستر عورت کر کر ادھر اودھر بھاگتے تھے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ اور پکارا اونکو پروردگا
اونکے نے کیا نہ منع کیا تھا مین نے تم دونونکو کھانے اوس درخت کیسے وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اور نہ
کہا تھا مین نے تم کو کہ تحقیق شیطان ہی واسطے تمھارے دشمن ظاہر اور دشمنی اوسکی وقت نہ کرنے سجدے کے ظاہر سب فرشتون پر
روشن ہوگئی تھی لکھا ہی کہ وقت بھاگنے کے حق تعالی نے فرمایا کہ ای آدم مجھہ سے بھاگتا ہی تو اونھونے کہا نہین بلکہ بھاگنا میرا
بسبب حیا کے ہی تجھہ سے پھر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حقتعالی سے کمال عجز اور نیاز سے قَالَا کہا دونون نے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ای پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے اوپر جانون اپنی کے یہہ نا فرمانی
کر کے اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہمپر البتہ ہوجاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالون سے قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
کہا حقتعالی نے آدم اور حوا کو اور سانپ اور طاؤس اور ابلیس کو اترو تم زمین مین بعضے تمھارے واسطے بعضونکے دشمن ہین
آدمی اور شیطان اور مار اور طاؤس سب آپسمین ایکدوسریسے دشمن ہین وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور
واسطے تمھارے بیچ زمین کے جائے قرار ہی اور فائدہ ہی ایک مدت تک حضرت آدم علیہ السّلام غمگین ہوئے یہہ جانکر کہ پھر
بہشت مین نہین آینگے قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ فرمایا حق تعالی نے بیچ زمین کے جیوگے تم اور
بیچ زمین کے مروگے تم اور زمین سے نکالے جاؤگے تم واسطے جزا کے مضمون اس خطاب کیسے حضرت آدم کی تسلی ہوئی
کہ پھر بھی بہشت مین آوینگے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا یہہ خطاب عام ہی ای بیٹو آدم کے تحقیق اُتارا ہم نے
اوپر تمھارے پہناوا پھر اوسکا فائدہ ارشاد فرمایا کہ يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ڈھانکتا ہی شرمگاہ تمھاری اور دوسری
اُتارا پہناوا زینت کا اور جاڑے کا سمجھہ لیجئے کہ جو شرمگاہ ڈھانکے وہ لباس ہی اور ماورا اوسکے ریش ہی تفسیر امام اہدی
مین ہی کہ لباس روئیکا کپڑا ہی اور ریش ریشم اور کتان اور پشم کا ہی اور بعضونے کہا ہی کہ ریش متاع خانہ ہی واللہ اعلم
وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ اور پہناوا بچاؤ کا یہہ بہتر ہی یعنے جامہاے حرب جیسی زرہ اور جلیقہ کہ اثر تیغ اور تیر کا نہ پہنچے یا
موٹا کپڑا بہتر ہی مہین سے کہ شکست اور تواضع نکلتی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ردا بلند اور ازار دبیز پہنی

ہے رسالۂ انواع اللباس مین بیان اوسکا بتفصیل لکھدیا ہے مین نے جسکیکو شوق ہووے اوسمین دیکھ لے سمجھ لیجیے کہ
محققون کے نزدیک لباس تقویٰ اللہ کی یاد ہے کہ اوس سبب سے عیب آدمیکا چھپتا ہے **مصرعہ** طاعت حق ساتر ہر عیب
ہے ✦ یا لباس تقویٰ عفت ہے یا حیا یا ترس الٰہی یا التزام طریقۂ نیک اور بحر الحقایق مین ہے کہ لباس دو قسم ہے
لباس فتویٰ اور لباس تقویٰ لباس فتویٰ مفوض بامر شریعت ہے اور لباس تقویٰ متعلق بحکم حقیقت لباس فتویٰ
سے بدن فائدہ اٹھاتا ہے کہ شرمگاہ اوسکی چھپاتا ہے اور لباس تقویٰ سے ہر ایک دل اور روح اور سر اور خفی بہرہ پاتا
ہے اور ساتھ ہر ایک کے ایک ایک چیز چھپاتا ہے بہرۂ دل لباس تقویٰ سے صدق ہے بطلب مولیٰ اور اس سے پوشیدہ
ہوتی ہے سوآت دنیا و ما فیہا اور حظ روح لباس تقویٰ سے محبت خدا ہے اور اوس سے مستور ہوتی ہے سورت تعلق
بغیر مولیٰ اور نصیب سر لباس تقویٰ سے شہود انوار لقا ہے اور اس سے چھپتی ہے رویت ماسویٰ اور حصہ خفی لباس تقویٰ سے
بقا اوسکی ہے بہویت حق اور اوس سے پنہان ہوتی ہے سوآت ہویت خلق یعنے سب تعینات مضمحل اور متلاشی ہوجاتے ہین
اور پردۂ پندار چہرہ وجود متکبر سے دور ہوجاتا ہے اور مشاہدہ لمن الملک الیوم غرۂ وحدت اور قہاری سے جلوہ دکھاتا ہے
نظم کل شئی ہالک الا خدا ✦ فانی و معدوم ہے سب ماسوا ✦ کون ہے اوسکے سوا کونین مین ✦ دین مین دنیا مین اور آئین مین
ہے احد کہہ تو یگانہ لاشریک ✦ کوئی ہے لٰکن تھا نہوا اوسکا شریک ✦ ہے وہی اوّل وہی آخر دلا ✦ ہے وہی باطن وہی ظاہر دلا ✦

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ لباس بھیجنا نشانیون رحمت اور فضل اللہ کیسے ہے کہ شرمگاہ آدمیونکی پوشیدہ ہو اور درختون کے پتے
باندھنے سے چھوٹین لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور قدر اس نعمت کی پہچانین يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
اے بیٹو آدم کے ڈرتے رہو کہ نہ بہکاوے تمکو شیطان كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ جیسے کہ نکالدیا ماں باپ کو تمھارے بہشت سے
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا اوتار لیا تھا اونسے لباس اونکا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا تو کہ دکھلاوین اونکو شرمگاہ اونکی یعنے سبب یہہ تھا
کہ ننگے ہوکر بہشت سے گر پڑین پس تم بھی حذر کرو اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ تحقیق ابلیس دیکھتا ہے
تمکو وہ اور کنبا اوسکا اسطرح سے کہ نہین دیکھتے تم اونکو اونکے بدن لطیف ہین تمھین نہین نظر آتے اور تمھارے جسم کثیف ہین وہ
تمھین دیکھتے ہین پس ایسے دشمنونسے ڈرنا لازم ہے اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق کیا ہے ہم نے
شیطانون کو دوست واسطے ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے یعنے واسطے جنسیت اور مناسبت کے شیطانون کو دوست کافرونکا
کیا ہے وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اور جسوقت کرتے ہین کافر عمل بد جیسے بت پرستی اور تحریم بحیرہ وغیرہ کی اور اگر کوئی اونکو منع کرے
قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا کہتے ہین پایا ہمنے اوپر اوسکے باپون اپنے کو اور اللہ نے حکم کیا ہمکو ساتھ اوس کے
غرض یہہ ہے کہ ہم اپنے باپونکی تقلید کرتے ہین اور حکم اللہ کا بھی اسیطرح ہے قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تحقیق اللہ نہین حکم فرماتا ساتھ بیحیائی کے قول اور فعل مین کیونکہ اللہ نیک باتین فرماتا ہے اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو تم اوپر خدا کے جو کچھ نہین جانتے کہ اوسنے فرمایا ہے قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ کہہ حکم کرتا ہے پروردگار میرا
ساتھ انصاف کے یا ساتھ توحید کے کہ سر انصاف ہے وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اور سیدھا کرو منہون اپنے کو طرف
قبلے کے نزدیک ہر نماز کے مسجد بمعنی زمان سجود یا مکان سجود ہے اور مراد اس سے صلوٰۃ ہے یا یہہ معنی ہے کہ توجہ کرو ساتھ عبادت
خدا کے جب وقت نماز کا آوے نزدیک ہر مسجد کے یہہ دیر نکرو اس جہت سے کہ اپنی مسجد مین چل پڑینگے وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ اور عبادت کرو اللہ کی دراٰنحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اوسکے دین اور طاعت كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ جیسے
کہ پہلے پیدا کیا تمکو پھر آؤگے تم طرف اوسکے پیچھے تو کہ جزا دیگا تم کو اوپر اعمال تمھارے کے یا جیسا کہ تمکو خاک سے پیدا کیا ویسا ہی

خاک مین بھرلیجاویگا فریقا ھدی وفریقا حق علیھم الضللۃ ایک فرقے کو ہدایت کی اور ایک گروہ کو ایسا کیا کہ ثابت ہوئی
اوپر اونکے گمراہی انھم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون اللہ ویحسبون انھم مھتدون تحقیق اون گمراہون نے پکڑا
شیطانونکو دوست سوا اللہ کے اور گمان کرتے ہین کہ وہ راہ پانیوالے ہین اور حقیقت مین ایسا نہین یا بنی آدم اے بیٹو آدم کے
بعضے کہتے ہین یہہ خطاب عام ہے اور اکثر مفسر یہ کہتے ہین کہ خاص ہے مسلمانونکو کیونکہ بنی ثقیف اور بعضے اور مشرکان عرب مرد و
زن برہنہ طواف کرتے تھے اور اپنے گناہونکی بخشش اوسمین جانتے تھے اور بنی عامر ایام احرام مین حیوان کا کھانا ترک کرتے تھے
اور طعام اندک پر قناعت کرتے تھے اور اوسمین تعظیم کعبے کی سمجھتے تھے اہل اسلام نے کہا کہ اس تعظیم کے سزاوار تر ہم ہین حقتعالےٰ نے
اونکو منع کیا اور فرمایا اے مسلمانو خذوا زینتکم عند کل مسجد لو زینت اپنے نزدیک ہر مسجد کی کہ طواف اوسکا کرتے ہو یا نماز اوسمین
پڑھتے ہو مراد زینت سے لباس بہتر اور پوشاک پاکیزہ تر ہے کہ واسطے نماز کے پہنے بعضونے کہا ہے زینت کنگھی کرنا ہے ڈاڑھی مین
امام قشیری نے کہا ہے کہ مراد زینت ستر ہے نہ آرایش ظاہر اور حقیقت یہہ ہے کہ ظاہر ستر عورت چاہیے واسطے نماز کے اور باطن دل
درکار ہے واسطے نیاز کے **بیت** وہ سجدہ کیا جو با جسام آب وگل ہووے + نماز وہ ہے کہ جسمین نیاز دل ہووے وکلوا واشربوا
ولا تسرفوا اور کھاؤ ایام احرام مین گوشت اور چربی اور سب کھانے کی چیزین اور پیو دودھ اور سب پینے کی چیزین اور مت حد سے
نکلجاؤ کہ حلال کو حرام ٹھہراؤ یا زیادہ بھوک سے کھاؤ **بیت** رافت اللہ نے ارشاد کیا ہے کہ کلوا + پر یہہ کب ہمکو کہا ہے کہ کلو تا بہ گلو
انہ لا یحب المسرفین تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے حد سے نکلجانیوالونکو کہ زیادہ سیری سے کھاتے ہین قوت القلوب مین
ہے کہ ایکدنمین دو بار کھانا بھی اسراف ہے عبداللہ انصاری نے کہا کہ اگر تمام دنیا کو ایک لقمہ کر کر دہن درویش مین ڈالدین اسراف
نہین ہے اسراف وہ ہے کہ برضائے حق نہو **بیت** رافتا اگر کوئی کہے اسراف مین نیکی نہین + در جواب اوسکے تو کہہ کچھ چھوڑنا اسراف
ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق کہہ کسنے حرام کی ہے زینت کہ اللہ نے مقرر فرمائی
ہے یعنے طرح طرحکے پہناوے جو نکالے ہین محض قدرت اپنی سے واسطے بندون اپنے کے نباتات مین سے جیسے روئی اور کتان اور
حیوانات مین سے جیسے پشم اور ریشم اور معادن مین سے جیسے زرہ اور خود اور کسنے حرام کین ہین پاکیزہ چیزین رزق سے جیسے مکلف
کھانے پینے گوشت گھی پلاؤ نان دودھ دہی یا حلال چیزین مانند بحیرہ و سائبہ کے قل ھی للذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا کہہ یہہ
زینت اور طیبات یعنے مکلف پوشاکین اور پاکیزہ کھانے واسطے اون لوگونکے ہین کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور کافر اور
فاجر اونکی تبعیت سے شریک اونکے ہین دنیا مین لیکن نعیم جاودانی مسلمانونکو ہوگی خالصۃ یوم القیامۃ پاکیزہ اور بیشریک دن قیامت
کے کذلک نفصل الآیات لقوم یعلمون جیسے کہ بیان کئے ہمنے یہہ حکم اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان اور احکامونکو واسطے
اوس قوم کے کہ جانتے ہین قل انما حرم ربی الفواحش کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ حرام کیا پروردگار میرے نے
گناہان کبیرہ کو کہ موجب بڑے عذاب کے ہین ما ظھر منھا وما بطن جو ظاہر ہین اونمین جیسے کفر اور چھپے ہین جیسے نفاق والاثم
والبغی بغیر الحق اور حرام کیا ہے گناہ صغیرہ کو جسپر حد مقرر نہین اور ظلم کو یا سرکشی کو ساتھ ناحق کے یہہ تاکید ہے کیونکہ ظلم اور کبیرہ
ساتھ حق کے نہین ہوتا وان تشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا اور حرام کیا ہے یہہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ نہین
اتاری اللہ نے واسطے اوسکے دلیل وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون اور یہہ کہ کہو ساتھ جھوٹھ کے اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہین
جانتے جیسے کھیتی اور جانورونکا حرام ٹھہرانا ہے اور برہنہ بیت الحرام کا طواف بجالانا ہے ولکل امۃ اجل اور واسطے ہر امت
کے ایک وقت ہے مقرر اونکی زندگانی کا یا ہر امت کیواسطے سوا مومنونکے ایک وقت ہے مقرر عذاب کا فاذا جاء اجلھم
لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون پس جب آتا ہے وقت اونکا نہ پیچھے رہجاتے ہین اوس سے ایک ساعت اور نہ آگے چلے

جاتے ہین ساعت سے مراد آن ہی **بلبت** پیش وپس پھر نہین ہوتا جو اجل آتی ہی + ر اقم اس اسیدم جان نکل جاتی ہی
یا بنیٓ اٰدم اِمّا یأتینّکم رُسُلٌ مِّنکم اے بیٹوآدم کے اگر آوین تمھارے پاس پیغمبر تم ہی سے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب خاص
ہی مشرکان عرب کو اور اصح یہہ ہی کہ عام ہی یقُصُّون علیکم اٰیاتی بیان کرین اوپر تمھارے آیتین کتاب میری یا احکام
شریعت کے فمن اتّقیٰ واصلح فلا خوفٌ علیہم ولا ھم یحزنون پس جو کوئی پرہیز کرے شرک سے اور جھٹھانیسے اور نیکی کرے
پس نہین ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے والّذین کذّبوا بِاٰیاتنا واستکبروا عنہا اُولٰٓئک اَصحٰبُ النّار اور جن
لوگون نے جھٹا یا آیتون ہماریکو اور تکبر کیا اونسے اور ایمان نہ لائے پس یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین ھم فیہا خٰلدون
وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین فمن اَظلم مِمّن افتریٰ علی اللہ کذبًا او کذّب بِاٰیاتہ پس کون شخص ہی ظالم تر اوس
شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ زن اور فرزند اور شریک اوسکا ٹھہراوے یا جھٹھاوے آیتون اوسکی کو کہ اتاری
ہین اسنے اور اسمین منجملہ اسکے انکار نبوت کا بھی ہی اُولٰٓئک ینالہم نصیبہم من الکتٰب یہہ لوگ جھوٹھ باندھنے والے اور جھٹھانیوالے
پہنچیگا اونکو حصہ اونکا لوح محفوظ سے یعنے جو اونکی تقدیر مین لکھا ہی عذاب اور رنج وہ پہنچیگا یا جزا پاوینگے جو کچھہ کہ لکھا نامہ اعمال
مین اونکے ہی حتّیٰٓ اذا جآءتہم رُسُلنا یتوفّونہم یہانتک کہ جب آوینگے اونکے پاس بھیجے ہوئے ہمارے کہ ملک الموت اور
لشکر اونکا ہی قبض کرتے ہونگے روحون اونکی کو قالوٓا این ما کنتم تدعون من دون اللہ کہینگے فرشتے اونکو غصے سے
کہان ہین بت تمھارے کہ تھے تم پوجتے اونکو سوا اللہ کے اب آوین اور اللہ کا عذاب تمسے دفع کرین قالوا ضلّوا عنّا وشہدوا
علیٰٓ انفسہم انّہم کانوا کٰفرین کہینگے کافر کھوئے گئے ہمسے اور گواہی دینگے اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ تھے وہ کافر قال
ادخلوا فیٓ اُمم قد خلت من قبلکم من الجنّ والانس فی النّار فرماویگا اللہ داخل ہو بیچ اون امتون کے کہ گذرے ہین
پہلے تم سے اوپر دین آئین تمھارے جنون سے اور آدمیون سے اونمین ملکر بیچ آتش دوزخ کے کلّما دخلت اُمّۃٌ لعنت اُختہا
جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کرینگے بہن اپنی کو یعنے جماعت دوسری کو کہ ہم دین اسکی ہی اور ایک ملت پر مری ہی جیسے
یہود یہود کو لعنت کرینگے ترسا ترسا کو گبر گبر کو حتّیٰٓ اذا ادّارکوا فیہا جمیعًا قالت اُخریٰہم لاُولٰہم یہانتک کہ جب ملجاوینگے
بیچ دوزخ کے سب کہینگے پچھلے اونکے واسطے پہلون اونکیکے ربّنا ھٰٓؤلآء اضلّونا فاٰتہم عذابًا ضعفًا من النّار اے پروردگار
ہمارے اونھون نے گمراہ کیا تھا ہمکو دے اونکو عذاب دوگنا ہمسے آتش دوزخ سے ایک اونکی گمراہی کا ایکدوسریکے گمراہ کرنے کا
قال لکلٍّ ضعفٌ ولٰکن لا تعلمون فرماویگا اللہ تعالی واسطے ہر ایک کے عذاب دوگنا ہی پہلونکو واسطے گمراہ ہونے اور
گمراہ کرنیکے اور پچھلونکو واسطے گمراہ ہونے اور پیروی کرنے کے اور لیکن نہین جانتے تم اور ایکدوسریکے عذاب سے خبر نہین رکھتے
تم اور یعلمون ساتھہ صیغۂ غائب کے بھی قرأت ہی یعنے نہین جانتے وہ وقالت اُولٰہم لاُخریٰہم فما کان لکم علینا من
فضلٍ اور کہینگے اگلے اونکے واسطے پچھلونکے پس نہووے واسطے تمھارے اوپر ہمارے کچھہ زیادتی عذاب کی فذوقوا
العذاب بما کنتم تکسبون پس چکھو عذاب کو بسبب اوسکے کہ تھے تم کماتے کفر سے انّ الّذین کذّبوا بِاٰیاتنا واستکبروا
عنہا لا تفتّح لہم ابواب السّمآء تحقیق جن لوگون نے جھٹھایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہی اور سرکشی کی اونسے اور فرمانبرداری
اونکی سے نہ کھولے جاوینگے واسطے اونکے دروازے آسمانکے کہ اعمال اونکے اور روحین اونکی جاوین بلکہ سجین مین لیجاوینگے
کہ نیچے زمین ہفتم کے ہی اور واسطے اعمال اور ارواح مومنون کے دروازے آسمان کے کھولدیوینگے اور اونہین علیین کو پہنچاوینگے
کہ بالائے آسمان ہفتم ہی ولا یدخلون الجنّۃ حتّیٰ یلج الجمل فی سمّ الخیاط اور نہین داخل ہونگے یہہ جھٹھانیوالے اور تکبر کرنیوالے
بہشت مین یہانتک کہ داخل ہوجاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور یہہ صورت ہونیوالی نہین پس کافر بھی بہشت مین جانیوالے

نہین وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم گنہگارونکو یعنے کافرونکو لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ
غَوَاشٍ واسطے اونکے ہی دوزخ سے بچھونا کہ اوسپر بیٹھینگے اور اوپر اونکیسے بالاپوش ہین آگ کے کہ اوڑھینگے زیر و زبر
کفار کو دوزخسے چھٹکارا نہین ہی آتش کی توشک ہی بچھی آتش کا بالاپوش ہی وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ اور اسیطرح جزا
دیتے ہین ہم کافرونکو وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے
مانند تصدیق رسل کے اور فرمانبرداری کتاب کی اور جو اعمال صالحہ بہت تھے سبکا بجالانا طاقت بشری سے باہر تھا اس
واسطے فرمایا نہین تکلیف دیتے ہم کسیکو مگر طاقت اوسکی پر کہ جتنا اوس سے ہوسکے یہہ جملہ لا نکلف نفسا الا وسعہا درمیان مبتدا
اور خبر کے معترضہ ہی مبتدا والذین آمنوا وعملوا الصالحات ہی اور خبر أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ اور کھینچ لیا
ہمنے جو کچھہ کہ تھا بیچ سینون اونکے کینے اور حسد سے چلتی ہین نیچے مکانون اونکے نہرین واسطے زیادتی لذت اور سرور اونکے کے
وَقَالُوا اور کہینگے بہشتی اپنے مقام دیکھکر الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے کمال فضل اپنے سے
راہ دکھائی ہمکو طرف اوسکے یعنے اوس مقام کے یا طرف اوس عمل کے کہ جسکے سبب سے یہہ مقام ملا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا
اللَّهُ اور نتھی ہم کہ راہ پاوین اپنی قوت سے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ یہہ شکر نعمت ہدایت کا ہی کہ بہشتی ادا کرینگے کیونکہ بدون توفیق
الہی کوئی منزل مقصود کو نہین پہنچا **نظم** گر بدرقہ لطف تیرا رہ نہ دکھائے + تو تیری طرف گئے کہین کوئی نہ جائے + کسکو یارا ہی
یہان قدم دھرنے کا + ہان جا ہے جسے تو کہ وہی تجھکو پائے لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ بہشتی کہینگے تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار
ہمارے کے ساتھہ حق کے اونکے ارشاد سے ہمنے راہ توحید کی پائی تھی وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ اور پکارے
جاوینگے بہشتی کہ یہہ ہی بہشت جسکا وعدہ تمھین دیا تھا دنیا مین وارث کئے گئے ہو تم اوسکے سبب اون عملونکے کہ تھے تم کرتے وَنَادَىٰ أَصْحَابُ
الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا پکارینگے رہنے والے بہشت کے رہنے
والونکو دوزخکے یہہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھہ وعدہ دیا تھا ہمکو پروردگار ہمارے نے سچ پس کیا پایا تمنے جو کچھہ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار
تمھارے نے سچ یعنے ہمین وعدہ ثواب کا فرمایا تھا سو ہمنے پایا اور تمھین وعید عذاب کا تھا سو تمنے پایا قَالُوا نَعَمْ کہینگے ہان پایا ہمنے
جو کچھہ اللہ نے کہا تھا فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ پس پکاریگا پکارنیوالا یعنے اسرافیل درمیان بہشتیون
اور دوزخیون کے یہہ کہ لعنت ہی خدا کی اوپر کافرونکے کہ عبادت کی ہی غیر محل مین الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا
عِوَجًا جو لوگ بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کی سے اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی وَهُم بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ اور وہ ساتھ آخرت
کے کافر ہین وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ اور درمیان بہشت اور دوزخکے ایک پردہ ہوگا یا اہل بہشت اور دوزخکے درمیان فصیل ہوگی جیسی
شہر پناہ کہ دوزخی بہشت مین نہ جاسکین چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ اس حجاب کو اعراف کہتے ہین امام زاہد
نے کہا ہی کہ اعراف سفید مشک کا ٹیلہ ہی وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانینگے وہ
ہر ایک بہشتی اور دوزخی کو ساتھہ چہرے اونکے کے کہ بہشتیونکے چہرے سفید ہونگے دوزخیونکے سیاہ اور اس مقام کو اسی واسطے اعراف
کہتے ہین کہ وہانکے رہنے والے عارف ہونگے احوال فریقین سے اور وہ انبیا اور شہدا اور کبرائے مومنان ہونگے اور اعراف مین رہنا
دلیل اونکے کرامت اور فضل کی ہی کہ وہانسے اپنے مقام بہشت مین دیکھکر خوش ہونگے اور عذاب دوزخ دیکھکر اوسکی رہائی سے سرور
اٹھاوینگے یا ملائکہ بصورت رجال ہونگے واللہ اعلم تفسیر امام ثعلبی مین منقول ہی کہ ابن عباس نے کہا اعراف موضع بلند ہی صراط سے
اور حمزہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہم وہان بیٹھینگے اور اپنے دوستونکو پہچانینگے ساتھہ تازگی اور سفید رنگی کے اور دشمنونکو ساتھہ تیرگی

الثلث

اور سیاہ روئی کے بعضون نے کہا ہی اعراف پر وہ لوگ ہونگے جن کے حسنات اور سیئات برابر ہین یا ابوین مین سے ایک راضی
ہی ایک ناخوش یا موحد مقصر عمل ہین اس تقدیر پر اعراف مین اونکا رہنا بہت نقص ثواب ہوگا بہشت مین نہ جانیسے واللہ اعلم
وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اور پکارینگے اعراف والے رہنے والے بہشت کے کو یعنے جب بہشت کی طرف نظر کرینگے
تو بہشتیونکو کہینگے سلام علیکم یعنے سلامتی ہی اوپر تمھارے یا تحیت اللہ کی ہو جیو اوپر تمھارے یا خوش ہی حال تمھارا کہ بسلامت
دار السلام کو پہنچے لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ اعراف والے ابھی نہین گئے ہونگے بہشت مین اور وہ امید رکھتے ہین کہ داخل
ہون ایک قول یہہ ہی کہ آخر اون لوگون کے کہ بہشت مین جاوینگے یہی ہونگے فتوحات مکی مین ہی کہ میزان حسنات اور سیئات
اہل عرفان کے مساوی ہونگے یہہ بہشت کو بھی دیکھینگے اور دوزخکو بھی دیکھینگے واسطے دخول کے کسی ایک مین ترجیح نہوگی جب خلق
کو حکم سجدہ کا ہوگا کہ آخری تکلیف ہی دن قیامت کے تو اہل اعراف بھی سجدہ کرینگے میزان حسنات اونکی راجح ہوجاویگی بہشت مین
داخل ہوجاوینگے وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ اور جب پھیری جائینگی نظرین اونکی تفسیر زاہدی مین ہی کہ حقتعالی فرشتے کو فرماویگا
کہ منہہ اونکے پھیر دو تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ طرف دوزخیونکے قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ کہینگے اے پروردگار ہمارے
مت کر ہمکو ساتھہ قوم ظالمون کے یعنے ہمین اور اونکو جمع مت کر دوزخمین وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ
اور پکارینگے رہنے والے اعراف کے مردونکو کہ پہچانتے ہین اونکو ساتھہ چہرون اونکے کہ سیاہ رو کیری آنکھین ہونگی وہ کافر ہونگے جیسے
ولید بن مغیرہ اور ابوجہل نا اہل اور عاص بن وائل اور امثال اونکے کہ دنیا مین کہتے تھے خدا ایسے کنگالونکو مثل بلال اور عمار
اور صہیب کے بہشت مین لیجاوے اور ہمین دوزخمین یہہ کبھی نہین ہوویگا اور قسم کھاتے تھے کہ اللہ تعالی غلامون اور چرواہونکو
ہمپر فضل دیگا قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ کہینگے اونکو اعراف والے کہ تم عذاب مین ہو نہ کفایت کیا تم سے
جمع مال تمھارینے یا کثرت مددگار تمھارینے اور یہہ کہ تھے تم تکبر کرتے یعنے اون چیزون نے تمھارا عذاب دفع نہ کیا پھر اعراف والے اشارت
طرف بلال اور عمار اور صہیب کے کرکر کافرونکو کہینگے أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ آیا یہہ لوگ وہ ہین جن پر دنیا
مین قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچاویگا اونکو اللہ رحمت اور اب بسبب رحمت حق کے بہشت مین ہین اور جب اہل اعراف یہہ باتین
کرچکینگے تو حق تعالی اونکو اپنے کرم سے فرماویگا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ داخل ہو بہشت مین نہین ڈر
اوپر تمھارے اور نہ تم اندوہگین ہوگے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب اعراف والونکو بہشت مین لیجاوینگے دوزخیون کو
طلب الفرج بعد الیاس پیدا ہوگی کہینگے الہی ہمارے سگے بہشت مین ہین ہمین اجازت دے کہ اونسے باتین کرین حق تعالی حکم
فرماویگا تا کہ بہشتی طرف دوزخیونکے دیکھینگے اور اپنے قرابتوالونکو نہ پہچانینگے کہ خلقت اونکی متغیر ہوگئی ہوگی لیکن دوزخی اون کو
پہچانینگے اور نام لے لے پکارینگے اور کھانا پینا وہان کا مانگینگے چنانچہ فرماتا ہی وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا
عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ اور پکارینگے رہنے والے آگ کے بہشت والونکو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے یا اوس چیز
سے کہ روزی دی ہی تمکو اللہ نے قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ کہینگے بہشتی جواب مین اونکے تحقیق اللہ نے حرام کیا
کھانے پینے کو بہشت کے اوپر کافرونکے الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا جنھون نے پکڑا دین اپنے کو تماشا اور کھیل کیونکہ
یہہ اپنے عید کے دن گرد کعبہ کے آتے تھے اور تالیان بجاتے تھے اور کھیلتے تھے وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا
اونکو زندگانی دنیا کی نے **نظم** دنیا ہی بلا ہیچ اس سے رافت + لاتی ہی یہہ سر پہ لاکھہ آفت + شیرین ہی بندوق اثر مین
یہہ سم ہی + ظاہر ہی خوشی بمعنی غم ہی + مانند حباب ہی نمود اسکے + کچھہ اسکو نہین ثبات ای یار + مت اسکے فریب مین تو آنا
اور پھر پیچھے ہی منہہ دکھانا + فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ پس آج بھولجاوینگے

ہم اونکو بہی آگ کے جیسا بھول گئے تھے وہ ملاقات اسدن اپنے کی اور جیسے تھے ساتھ آیتون ہمارے کے انکار کرتے وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ
بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور البتہ تحقیق لائے ہم اونکو پاس کتاب کے کہ مفصل بیان کیا ہے
ہمنے اوسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت کے اور رحمت کے واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ نہین انتظار
کرتے کافر مگر ظاہر ہونے حقیقت اوسکی وعدے اور وعید سے یعنے منتظر ہین کہ جو وعدہ وعید اللہ نے اس کتاب مین کیا ہے وہ
سچ ہوتا ہے یا نہین يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ جسدن آوے گی حقیقت اوسکی یعنے ظاہر ہوجاوینگے وعدے
اور وعید کے آثار اور وہ دن قیامت کا ہے کہینگے وہ لوگ جو بھول گئے تھے اوسکو پہلے اس سے دنیا مین قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ
رَبِّنَا بِالْحَقِّ تحقیق آئے تھے رسول پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے اور ہمنے جھٹھلایا تھا اونکو فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا
لَنَا پس آیا ہین واسطے ہمارے سفارش کرنیوالے آجکے دن اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ یا پھیرے جاوین ہم دنیا مین
پس عمل کرین ہم سوا اسکے کہ تھے عمل کرتے یعنے تصدیق کرین نہ تکذیب اور وحدت کے قایل ہون نہ شرک کے پس نہ اونکی کوئی شفاعت
کریگا نہ دنیا مین پھر بھیجے جاوینگے قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ تحقیق لوٹا دیا اونھون نے جانون اپنی کو کہ بتون کے پوجنے مین عمر کھودی وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور کھویا گیا اونسے جو کچھ تھے باندھتے یعنے جھوٹھ کہ بت ہماری شفاعت کرینگے درگاہ خدا مین اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تحقیق پروردگار تمھارا اللہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ مقدار چھہ رات دنیا کے
کیونکہ قبل آسمان زمین کے دن کی مدت کہ طلوع شمس سے غروب تک معین ہے نتھی اور تبیان مین ہے کہ چھہ دن ایام آخرت کے ہین
کہ ہر روز برابر ہزار سال دنیا کے ہے لیکن قول اول اصح اور اشہر ہے اور پیدا کرنا اشیا کو ساتھ تدریج کے باوجود قدرت کے
کہ بکلمۂ کن موجود کردیتا دلیل اختیار قادر مختار ہے اور اشارہ ہے کہ صبر بیچ امور کے درکار ہے جلدی کار شیطان ہے کار ہے العجلة من
الشیطان والتانی من الرحمان نظم کار شیطان کا ہے تعجیل اور شتاب + خوئے رحمان صبر ہے اور احتساب + خلق چھہ دن مین کئے ہفت
آسمان + باوجود قدرت ایجاد آن + یہہ ہے تعلیم سبب تاخیر ہے + تجھکو سکھلائی اُنے تدبیر ہے + یعنے عجلت سے بگڑتا کام ہے
صبر فرما صبر نیک انجام ہے + ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے یہہ متشابہات قرآنی سے ہے ایمان ہمارا ہے
اسپر اور حقیقت اوسکی اللہ ہی جانتا ہے جیسا وہ بے کیف ہے ویسا ہی استوا اوسکا عرش پر بلا کیف ہے **بیت** ادراک سے ورا
ہے افہام سے ہے برتر + دریافت سے سوا ہے اوہام سے ہے برتر + بعضون نے کہا ہے کہ استوا بمعنی قصد ہے یعنے پھر قصد کیا اوپر
پیدا کرنے عرش کے واللہ اعلم يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ڈھانکدیتا ہے اللہ رات کو بیچ دن کے واسطے اکتفائے احد الضدین
کے عکس اوسکا نفرمایا والا ڈھانکدیتا ہے ایسے ہی دنکو بیچ رات کے ڈھونڈھتی ہے رات دنکو شتاب شتاب یعنے جلد جلد اوسکے پیچھے آتی
ہے وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اور پیدا کیا ہے سورجکو اور چاندکو اور ستارے مسخر کئے گئے ساتھ حکم اوسکے کے
اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ خبردار ہو واسطے اوسکے ہے پیدا کرنا اور حکم کرنا یعنے جو کچھ ہے اوسی نے بنایا ہے اور وہی تصرف کررہا ہے
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ بہت برکت والا ہے اللہ پروردگار عالمونکا اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی
سے اور چھپاکر عاجزی نشانی احتیاج کی ہے اور چھپاکر دعا کرنی دلیل اخلاص کی اور محتاج مخلص کو امیدواری ہے **بیت** ناامیدی
نہین امید ہے یہان + کہ ہین محتاج مخلص ای یاران + سمجھہ لیجئے کہ اس آیة مین صریح امر ہے کہ خفیہ ہے تفسیر امام نجم الدین مین معنی
مین اس آیت کی لکھا ہے کہ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین
تھے جب بلندی پر چڑھتے تھے تکبیر تہلیل باواز بلند کہتے تھے حضرت نے فرمایا یا ایہا الناس اربعوا علی انفسکم لستم تدعون اصما
ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا یعنے ای لوگو نگاہ رکھو جانون اپنی کو یعنے نعرہ مت کرو دلمین اپنے اللہ کو یاد کرو نہین ہو تم

بلاتے بہرے اور غائب کو تحقیق تم بلاتے ہو سننے والیکو کہ نزدیک تم سے ساتھ علم قدیم اپنے کے ہی اوراۓ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ مین بھی صریح امر بذکر خفیہ ہے اور سوا اسکے جا بجا
آیات اور احادیث مین بذکر خفیہ آیا ہے اور کہین امر بذکر جہر صریح نہین آیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل وحی جو غار حرا مین
خلوت کی تھی بقول صحیح ذکر قلبی کرتے تھے نہ ذکر لسانی واللہ اعلم إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکلجانیوالونکو
کہ دعا مین آواز بلند کرتے ہین اور فریاد کرتے ہین یا دعا ریا سے ملاتے ہین یا دعاے بدحق مین غیر مستحق کے کرتے ہین یا اللہ سے وہ مانگتے ہین
کہ جسکے لایق نہین ہین جیسے رتبہ انبیا اور صعود سما وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا اور مت فساد
کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے پیچھے درستی اوسکیکے ساتھ ایمان کے یا عدل کے اور پکارو اللہ کو ڈر سے عذاب کے اور طمع سے ثواب کے
إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہے نیکی کرنیوالون سے سمجھ لیجیے کہ نیک کار اور بدکار سب امیدوار
رحمت الٰہی کے ہین اور محسنین اگرچہ بمعنی مطیعین ہے لیکن سب مؤمنین اسمین داخل ہین **بیت** مین اگرچہ پرخطا ہون کہ جو کام ہے
جفا ہے + ہون امیدوار رحمت کہ وہ منبع وفا ہے + تذکیر قریب کی کہ بیان رحمت ہے واسطے اللہ کے ہے وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ
الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ اور اللہ وہ ہے جو کہ بھیجتا ہے باؤنکو خوشخبری دینے والین آگے آنے باران رحمت اوسکے کے
حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ یہان تک کہ جب اٹھاتی ہین باوین بادل بھاری کو ہانک لیجاتے
ہین ہم اوس بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردہ کے پس نازل کرتے ہین ہم پانی کو سمجھ لیجیے کہ باد صبا بادل زمین سے اوٹھاتی ہے اور
باد شمال سبکو جمع کرتی ہے اور باد جنوب برسانے لگتی ہے اور باد دبور بعد تھمنے مینہہ کے سبکو متفرق کردیتی ہے واللہ اعلم فَأَخْرَجْنَا
بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ پس نکالتے ہین ہم ساتھ اوس پانی کے ہر طرحکے میوے كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ جیسے زمین مردہ
کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہین ہم ایسے ہی نکالینگے ہم مردونکو قبرونسے اور احیائے زمین کہ مثل احیائے اموات ہے بیان کی تو کہ تم نصیحت
پکڑو اور قیامت پر ایمان لاؤ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ اور زمین پاک پتھر اور ریت سے کہ لایق زراعت کے
ہو نکلتی ہے کھیتی اوسکی ساتھ حکم پروردگار اوسکیکے وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا اور جو زمین کہ ناپاک اور شورناک ہے نہین نکلتی
کھیتی اوسکی مگر تھوڑی کہ اوسمین منفعت کچھ نہین یہہ مثال مومن اور کافر کی ہے دل مومن کا زمین طیب ہے اور دل کافر کا زمین
خبیث پس جب باران مواعظ کلام الٰہی دل مومن پر برستا ہے اشجار طاعات اور عبادات اوس سے روئیدہ ہوتے ہین اور جب
کافر استماع سخن حق کرتا ہے زمین دل اوسکی تخم نصیحت قبول نہین کرتی اور کوئی درخت باراور اوس سے نہین اوگتا **بیت**
بارض شور عبث تخم کاری گل ہے + کہ خار خشک نظر آئے جائے سنبل ہے كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ اسیطرح بیان
کرتے ہین ہم نشانیان واسطے اوس قوم کے کہ شکر کرتے ہین نعمت فہم اور ادراک پر اور بہرۂ اعتبار اوٹھاتے ہین ان مثالونمین فکر
کر کر لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو کہ پچاس برس کے تھے
طرف قوم اوسکی کے کہ اکثر اولاد قابیل کی تھی بت پوجتے تھے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے
کوئی معبود سوا اسکے پس اوسیکا حکم مانو اور عبادت مین اوسکی کسیکو شریک نہ کرو إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ تحقیق مین
ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن بڑے سے کہ روز طوفان یا روز قیامت ہے قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ کہا
سرداروں نے قوم اوسکی سے تحقیق دیکھتے ہین ہم تجھکو اے نوح بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اپنے خداؤن کی عبادت سے پھیر کر ایک خدا
کی عبادت پر لاتا ہے قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ کہا نوح نے اے قوم میری نہین مجھے
گمراہی و لیکن مین بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کی طرف سے أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

پہنچاتا ہوں تمکو پیغام پروردگار اپنے کی طرف سے اور خیر خواہی کرتا ہوں تمھاری اور جانتا ہوں وحی اللہ کی سے کہ مجھپر آئی ہی جو کچھ
تم نہیں جانتے قوم نوح پر عذاب قوم کا جو تکذیب پیغمبر کی کرتے ہیں نہیں سنا تھا اور نہیں جانتے ہیں جب نام پیغام اور وحی کا سنا تعجب
ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم یہہ کہ آوے
تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے کیطرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم میں سے تو کہ ڈراوے تمکو آل کفر اور عصیان سے
وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور تو کہ بچو تم غضب خدا سے اور تو کہ رحمت کیئے جاؤ شرک سے بچنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹھایا قوم
نوح نے نوح کو اور نوح علیہ السلام نے ہلاک قوم کی دعا کی حق تعالی نے حکم کیا تو کہ کشتی بناکر مومنونکو لیکر سوار ہو گئے پھر طوفان
آیا اور سب کافر ہلاک ہو گئے اور نوح علیہ السلام اور جو اونکے ساتھ کشتی میں تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ پس
نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونیسے اور اون لوگون کو کہ ساتھ اوسکے تھے بیچ کشتی کے وہ سب تھے چالیس مرد اور چالیس زن وَاَغْرَقْنَا
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور ڈبو دیا ہمنے طوفان میں اون لوگونکو کہ جھٹھاتے تھے نشانیوں ہماریکو کہ وحدانیت کی تھین یا معجزون کو
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ تحقیق وہ تھے قوم اندھے کہ نشانیاں ہماری نہیں دیکھتے تھے وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے طرف
عاد کے بھائی اونکے ہود کو سمجھیئے کہ عاد کی طرف قبیلہ منسوب ہی وہ پدر بہارم ہود کا تھا اور وہ عاد بن عوص بن ارم بن سام بن
نوح ہی اور نزدیک ارباب سیر کے نام ہود کا عابر بن صالح بن ارفخشد بن سام بن نوح ہی اس قول پر ہود ابن عم قبیلہ عاد
ہی اور قبیلہ عاد کے لوگ بڑے بڑے قد والے تھے تمام روئے زمین میں مثل اونکے قبیلہ عظیم تھا اور مال بہت رکھتے تھے اور بتون کو
پوجتے تھے حق تعالی نے ہود کو اونپر بھیجا پس ہود علیہ السلام نے اگر طرف حق کے دعوت کی قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی اور اوسکی یگانگی کے قایل ہو نہیں واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اوسکے اور بت لایق
عبادت کے نہیں ہیں اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہیں ڈرتے ہو عذاب خدا سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ
سَفَاهَةٍ کہا سرداروں نے جو کافر ہوئے تھے قوم اوسکی میں سے کیونکہ بعضے قوم اشراف اسکی میں سے مسلمان بھی تھے جیسے مرثد بن
سعد اور تابعین اوسکے لیکن کافرون نے کہا تحقیق ہم دیکھتے ہیں تجھکو بیچ بیوقوفی کے کہ دین قدیم کو چھوڑکر دین نیا اختیار کرتا ہی
وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ گمان کرتے ہیں تجھکو جھوٹھون سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ کہا ہود نے اے قوم میری نہیں مجھکو بیوقوفی ولیکن میں رسول ہون پروردگار عالمونکی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ
رَبِّىْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ پہنچاتا ہون میں تمکو پیغام پروردگار اپنے کیطرف سے اور میں واسطے تمھارے خیر خواہ ہون امانت دار اسچا
اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کیا تم نے یہہ کہ آئی تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے
کی طرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم میں سے تو کہ ڈراوے تمکو عذاب الہی سے وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِى
الْخَلْقِ بَصْۜطَةً اور یاد کرو نعمت خدا کو جس وقت کہ کیا تمکو جانشین پیچھے ہلاک قوم نوح کے اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدایش کے پھیلاؤ یعنے قد
تمھارے لمبے کیئے لکھا ہی کہ چھوٹے قدوالا اونکا ساٹھہ گز کا تھا اور بڑے قدوالا سو گز کا فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ
پس یاد کرو نعمتون اللہ کی تو کہ تم فلاح پاؤ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا کہا اونھون نے
ہود علیہ السلام کو کیا آیا ہی تو ہمارے پاس اسواسطے کہ عبادت کریں ہم اللہ اکیلے کی اور چھوڑ دیویں جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے
باپ ہمارے بتون کی ہم کسطرح بتون کی عبادت نہیں چھوڑینگے اور تو جو ہمیں عذاب سے ڈراتا ہی فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ کہ تو وعدہ دیتا ہی ہمکو اگر ہی تو سچون سے نہیں عذاب آئیگے قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ کہا ہود علیہ السلام نے کہ تحقیق واقع ہوا اوپر تمھارے پروردگار تمھارے سے عذاب اور غصہ اَتُجَادِلُوْنَنِىْ فِىْۤ

اَسۡمَآءٍ کیا جھگڑا کرتے ہو تم مجھ سے بیچ کاموں اون ناموں کے کہ ہر ایک کا نام رکھ لیا تھا کسیکو ساقیہ کہتے تھے اس گمان سے کہ
مینہہ یہی برساتا ہی کسیکو حافظہ کہتے تھے اس ظن سے کہ سفر مین نگہبانی کرتا ہی ایسے رازقہ اور سالمہ اور یہہ اور یہہ سم ہی تھے فقط بے
مسمی کیونکہ بت پتھر تھے قدرت کچھہ نہین رکھتے تھے پس ہود علیہ السلام نے کہا کہ تم جھگڑتے ہو مجھ سے ان چیزون مین کہ جہل کے
سبب سَمَّیۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ رکھ لئے ہین وہ نام تمنے اور باپون تمھارے نے اُتاری نہیں اللہ نے ساتھ
جائز ہونے عبادت اونکی کے کچھہ دلیل اور جبکہ حق ظاہر ہوگیا اور تم نہین مانتے فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ پس منتظر رہو
نزول عذاب کے تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے منتظر رہنے والوں سے ہون لکھا ہی کہ تین برس مینہہ نہ برسا قحط پڑا اور اوس زمانے
مین دستور تھا کہ جب کچھہ بلا نازل ہوتی تھی تو متوجہ اس مقام کی طرف ہوتے تھے جہان اب کعبہ شریفہ ہی اور وہان تھل
ریگ سرخ کا تھا وہین مسلم اور مشرک سب جاتے تھے اور دعا کرتے تھے مطلب اونکا حاصل ہوتا تھا پس قوم عاد سفر کو تیار ہوئی
قیل ابن عنز اور مرثد بن سعد ستر آدمی اس قبیلے کے ساتھہ لیکر مکے کو گئے معاویہ بن بکر کے پاس کہ اولاد عملیق سے تھا اور وہ
اُن دنون مکے کا حاکم تھا جا اُترے مہمانی کھائی اور اجازت چاہی کہ موضع معین مین جا کر دعا کرین مرثد کہ رؤسائے عاد سے تھا
اور ہود علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا کہنے لگا کہ انکی دعا سے مینہہ نہین برسیگا جب تک ہود علیہ السلام کی اطاعت نکرینگے سب نے
معاویہ سے کہا کہ مرثد کو بند کر کے یہین رکھو موضع دعا مین نجانے دو اور قیل ابن عنز قوم کو لئے ہوئے وہان گیا اور دعا کرنے لگا کہ
الٰہی قوم عاد پر مینہہ برسا جیسا یہہ چاہتے ہین اوسوقت تین ٹکڑے بادل کے ایک سرخ ایک سفید ایک سیاہ نمود ہوئے اور آواز
آئی کہ ای قیل ان تینو مین سے جونسا ٹکڑا چاہئے اپنی قوم کیواسطے اختیار کر لے اُسنے سیاہ لیا کہ بہت برستا ہی اور مکے سے نکلکر اپنے شہر کو چلا
جب وہان پہنچا سب عادی خوش ہوئے اور اپنے گھرون سے نکلے عذاب الٰہی اونپر نازل ہوا آٹھہ دن رات باد صرصر چلی سب ہلاک ہو گئے
ہود علیہ السلام اور جو اونپر ایمان لائے تھے سلامت رہے فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا پس نجات دی ہمنے ہود کو اور اون
لوگون کو جو ساتھہ اوسکے تھے یعنے اوسپر ایمان لائے ساتھہ مہربانی کے اپنی طرف سے وَقَطَعۡنَا دَابِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوۡا
مُؤۡمِنِيۡنَ اور کاٹ ڈالی ہمنے جڑ اون لوگون کی کہ جھٹھلاتے تھے نشانیون ہماری کو اور نتھے ایمان والون سے وَاِلٰى ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا
اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اونکے صالح کو سمجھہ لیجئے کہ یہہ ایک قبیلہ عرب مین تھا کہ منسوب ساتھہ ثمود بن عاد بن عوص بن
ارم بن سام بن نوح کے تھا بت پرستی کرتا تھا اور درمیان ولایت حجاز اور شام کے حجر ایک جگہہ تھی وہان رہتا تھا اور حضرت صالح
بھی ثمود کی اولاد سے تھے سات واسطون سے قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ کہا صالح نے ای قوم میری عبادت
کرو اللہ لاشریک لہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود مستحق عبادت کے سوا اسکے قوم ثمود نے کہ بہت تھے اور مال بہت رکھتے
تھے اور قوت والے تھے حضرت صالح کو جھٹھلایا اور کہا کہ کچھہ معجزہ دکھاؤ تو ایمان لاوین اونھون نے کہا کیا معجزہ چاہتے ہو کہا کل ہماری
عید ہی ہم بھی اپنے بتونکو آراستہ کر کے نکالینگے اور تم بھی نکلکر صحرا کو چلیو ہم اپنے بتون سے دعا کرینگے تم اپنے خدا سے کیجیو جسکی دعا قبول ہوئے
اوسکی دوسرے متابعت کرینگے دوسرے دن یونہین کیا اونھون نے بہتیرے بتون سے دعا کی کچھہ نہوا شرمندہ اور رسوا ہوئے
جندہ بن عمرو نے کہ اشراف قبیلۂ ثمود سے تھا اشارہ طرف ایک پتھر کے کر کے کہ صحرا مین اکیلا پڑا تھا کہا کہ ای صالح اس پتھر سے
واسطے ہمارے ناقہ برابر شتر بچے کے نکالدے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ میرا اپنی قدرت کاملہ سے ایسا ہی ناقہ اس پتھر سے
پیدا کرے تو تم کیا کرو کہا ہم ایمان لاوین اور عبادت تیرے خدا کی کرین اس شرط پر قسم کھائی صالح علیہ السلام نے دو رکعت
نماز پڑھکر دعا کی وہین پتھر حرکت مین آیا جیسی اونٹنی وقت جننے کے نالہ کرتی ہی اسی طرح آواز کر کر پھٹ گیا اور ناقہ کلان موافق
مدعائے قوم کے نکل آیا اور اسیوقت اُسے ایک بچہ پیدا ہوا اوسکے مثل سب نے دیکھا جندہ ایمان لایا اور باقی اشراف قوم ثمود

کے انکار کرنے لگے اور گمراہی مین پھنسے رہے پھر وہ ناقہ درمیان قوم کے رہا پھرا چرتا تھا اور پانی کنوؤنکا ایکدن درمیان پیتا
تھا بعد ظہور اس معجزہ کے صالح علیہ السلام نے کہا اے قوم میری قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن
پروردگار تمھارے سے کمال قدرت اوسکی پر اور صحت نبوت میری پر هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہہ ہے اونٹنی اللہ کی اضافت واسطے
تخصیص کے کی کہ مخصل اسکی قدرت سے صخرہ کا شبہ سے نکلی تو کہ ہو لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطے تمھارے نشانی اوپر پیغمبری میری کے پس چھوڑ دو اوسکو کہ کھاوے گیاہ بیچ زمین خدا کے اور
مت ہاتھ لگاؤ اوسکو ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب درد دینے والا سمجھ لیجئے کہ استحقاق عذاب بواسطہ ضرر ناقہ نہین
بلکہ رہنے اونکے کفر پر کہ بعد شہود معجزہ کے انکار کیا اور کوچین مارنے ناقے کے دلیل کفر اونکی ہے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ
خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ اور یاد کرو نعمتون کو خدا کی جس وقت کیا ہمنے جانشین تمکو بیچ زمین کے پیچھے ہلاک کرنے قوم عاد کے
وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا اور جگہہ دی تمکو بیچ زمین حجر کے بنا لیتے ہو زمین
نرم اوسکی سے محل گرمیون کے واسطے اور تراش لیتے ہو پہاڑ کو گھر واسطے جاڑونکے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ
مُفْسِدِيْنَ پس یاد کرو نعمتین اللہ کی کہ متمکن کیا زمین پر اور کوہ تراشنے کی قوت دی اور مت پھرو بیچ زمین حجر کے فساد کرتے
ہوئے انھونے صالح علیہ السلام کے جواب سے اعراض کیا اور مومنونسے کہنے لگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کہا سرداروں نے جو تکبر کرتے تھے قوم صالح علیہ
السلام سے واسطے اون لوگون کے جو ناتوان کئے گئے تھے واسطے اونکے جو ایمان لائے تھے کیا تمھین یقین ہے یہہ کہ صالح بھیجا ہوا ہے
پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ کہا اون ناتوانون نے تحقیق
ہم ساتھ اس دین کے کہ بھیجا گیا ہے صالح ایمان لانیوالے ہین قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا اون لوگون نے
کہ تکبر کیا تھا ایمان لانیسے خدا و پیغمبر پر تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اوسکے کفر کرنیوالے ہین لکھا ہے کہ تمام لوگ قوم
کے ناقے سے تنگ آئے کہ اپنی نوبت کے دن تمام پانی کنوؤنکا پی جاتا تھا اونکے جانور پیاسے رہتے تھے دوسرے تابستان مین یہہ ظہر
وادی کو جاتا تھا چارپائے تمام قوم کے ڈر کر بطن وادی کو نکلجاتے تھے اور زمستان مین یہہ بطن وادی کو جاتا تھا چارپائے خوف کھا کر
ظہر وادی کو بھاگجاتے تھے ان باتونسے سب قوم کو ضرر پہنچتا تھا آخر عنیزہ اور صدوقہ دو عورتین تھین مواشی اونکے بہت تھے انھونے
قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو کھڑا کیا کہ ناقہ کے پاؤن کاٹ ڈالین قصہ اوسکا بہ تفصیل آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ناقے کا
مارنا سبب نزول عذاب کا ہوا انپر چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس پاؤن کاٹے اونٹنی کے
اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے سے وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور کہا کھلی سے اے صالح لا ہمارے
پاس جو وعدہ دیتا ہے تو ہمکو عذاب کا اگر ہے تو پیغمبرونسے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس پکڑا اونکو سبب
مارنے ناقہ کے زلزلے نے بعد سننے آواز ہولناک کے پس فجر اوٹھے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوئے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ پس منہہ پھرایا
صالح علیہ السلام نے اونسے جب اونھون نے ناقے کو مارا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ مین قوم ثمود کو ساتھ صیحہ جبرئیل کے زلزلے مین ہلاک
کرونگا وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ اور کہا حسرت سے اے قوم میری تحقیق
پہنچا دیا تمکو مین نے پیغام پروردگار اپنے کا اور خیرخواہی کی تھی مین نے واسطے تمھارے وقت دعوت کے ولیکن نہین تم دوست رکھتے
خیرخواہی کرنیوالونکو کہ تمھین مہربانی سے ایمان کی طرف بلاوین اور متابعت کرنی نفس اور شیطان کی سے منع کرین وَلُوْطًا اور
یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوط علیہ السلام بن ہاران بن آزر بن ناخور کو کہ برادرزادہ ابراہیم علیہ السلام کا تھا لکھا ہے کہ جب

ابراہیم علیہ السلام شام کو گئے لوط علیہ السلام بھی اونکے ساتھ تھے حق تعالیٰ نے اونکو پیغمبری دی اور موتفکات کو بھیجا کہ پانچ شہر
تھے سدوما اور عاموراہ اور داوما اور صابورا اور سعودا ہر شہر مین چار ہزار آدمی تھے لوط علیہ السلام سدوما مین آئے وہ بڑا
شہر تھا اور انتیس برس وہان رہے اور لوگونکو دعوت طرف حق کے کرتے رہے نیکیون کا امر کرتے تھے فواحش سے منع کرتے تھے
ایک اونکی فواحش سے لواطت تھی کہ حق تعالیٰ نے اس امت کو مآل کار اونکے سے خبر دی اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاد کر
قصہ لوط علیہ السلام کا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ جس وقت کہا اوسنے واسطے
قوم اپنی کے کہ شہر سدوما مین رہتے تھے اور لوط علیہ السلام درمیان اونہین کے تھے کیا کرتے ہو تم بیحیائی یعنے لواطت کہ نہین پہل
کیا تمسے اسکو کسی نے عالمونمین سے اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ تحقیق تم آتے ہو تم مردونکے پاس شہوت سے
سوا عورتون کے کہ مباح کین ہین تمپر پس تم راہ حق پر نہین ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم قوم ہو حد سے نکلجانیوالے وَمَا كَانَ
جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اور نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہتے تھے بعضے سدوما کے لوگ بعضونکو نکالدو
لوط کو اور بیٹیون اوسکے کو اور اون لوگونکو جو اوسپر ایمان لائے ہین بستی اپنی سے یعنے سدوما سے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ تحقیق
وہ ایک لوگ ہین بہت پاک رکھتے ہین آپکو بیحیائیون سے یعنے اس عمل لواطت مین ساتھ ہمارے متفق نہین حقتعالیٰ نے جواب
اونکا نا پسند کیا اور عذاب اونپر اوتارا چنانچہ تفصیل اوسکی آویگی اور جو عذاب آیا فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور
لوگون اوسکے کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر عورت اوسکی کو کہ واہلہ نام تھا ظاہر اسلام رکھتی تھی اور دلمین کفر اور کافرونکو انکار پر لوط علیہ
السلام کے رغبت دلاتی تھی كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ تھی پیچھے رہ جانیوالی گھر مین اپنے یعنے لوط علیہ السلام جو وہانسے نکلے وہ ساتھ
نگئی وہین رہی اور سب قوم کے ساتھ ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر کفار قوم لوط کے مینہہ پتھرونکا فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام گنہگارونکا وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اولاد ع ۱۰
مدین کے کہ پسر ابراہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی اونکے شعیب کو کہ بیٹا ملیک بن یشجر بن نضر بن مدین کا تھا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا شعیب نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی لائق عبادت کے سوا اسکے قَدْ
جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے سمجھ لیجیے کہ معجزہ شعیب علیہ السلام کا قرآن شریف
مین کہین مذکور نہین اور نہ ظاہر حدیث مین ہے مگر آیات باہرات مین کہ معجزات انبیا کے بیان کئے ہین لکھا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام
جب چاہتے تھے کہ کوہ بلند پر چڑھین کوہ پست ہو جاتا تھا آپ بآسانی چڑھ جاتے تھے پھر وہ بلند ہو جاتا تھا اور قوم والے شعیب
علیہ السلام کے دو پیمانے رکھتے تھے ایک کم ایک زیادہ کم سے دیتے تھے زیادہ سے لیتے تھے باوجود کفر کے خیانت کیل اور وزن مین
بھی کرتے تھے حضرت شعیب نے اونکو کہا مین تمکو طرف خدا کے بلاتا ہون اور معجزہ دکھاتا ہون فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا
النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ پس پورا کرو پیمانہ کو اور تول کو اور مت کم کرو لوگونکو چیزین اونکی یعنے خرید و فروخت مین خیانت نکرو وَلَا تُفْسِدُوْا
فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور خیانت کے پیچھے درستی اوسکیکے کہ انبیا کے آنیسے اور کتابون
کے اوترنیسے ہوئی ہے ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یہہ جو مین تمکو کہتا ہون بہتر ہے واسطے تمھارے اگر ہو تم ایمان لانیوالے
اور قوم شعیب تول ناپ مین خیانت تو کرتے ہی تھے راہ بھی لوٹتے تھے سو اس سے بھی منع فرمایا وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ
تُوْعِدُوْنَ اور مت بیٹھا کرو ہر راہ مین واسطے لوٹنے کے کہ ڈراتے ہو لوگونکو لکھا ہے کہ وہ سر راہ بیٹھتے تھے جو شعیب علیہ السلام
کے پاس جاتا تھا اوسے ڈراتے تھے اور منع کرتے تھے سو حضرت شعیب نے فرمایا کہ راہونمین مت بیٹھو کہ طالبان حق کو ڈراتے
ہو وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور بند کرتے ہو راہ حق کی سے اوسکو جو ایمان لاوے ساتھ

اللہ کے اور چاہیئے سو واسطے اوسکے بھی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ اور یاد کرو نعمت خدا کی جسوقت تھے تم تھوڑے پس بہت
کیا تمکو اللہ نے کہ برکت دی تمھارے مال مین اور اولاد مین لکھا ہے کہ مدین بن ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی بیٹی سے
نکاح کیا تھا اوس سے اولاد بہت ہوئی اور تونگر ہوئے سو شعیب عم نے اس نعمت کو یاد دلوایا اور کہا وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ
اور دیکھو کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالونکا یعنی اونسے پہلی امتونمین سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ہود اور قوم لوط تھے پس شعیب علیہ السلام
نے مومنونکو کہا وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا اور اگر ہے ایک جماعت تم مین سے
ایمان لائی ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے اور ایک جماعت نہین ایمان لائی سمجھ لیجیے کہ قوم مدین سے بعضے
ایمان لائے تھے اور بعضے نہین ایمان لائے تھے اور کہتے تھے کہ قوت اور ثروت ہمین ہے نہ مومنونکو پس حق ہماری طرف ہے اگر
حق مومنونکی طرف ہوتا تو چاہیئے تونگر وہی ہوتے پس شعیب علیہ السلام نے کہا تم دو گروہ ہوئے ہو فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا
پس صبر کرو یہانتک کہ حکم کرے اللہ درمیان دو گروہ کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور اللہ ہے بہتر حکم کرنیوالا ہے مصرعہ حکم مین اوس کے
رافت و میل و مداہنہ نہین قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ
فِيْ مِلَّتِنَا کہا سرداروں اونکے نے جو تکبر کرتے تھے اللہ کی عبادت سے قوم شعیب علیہ السلام کی سے پیچھے انکار کرنے دعوت اُنکی
سے البتہ نکالدینگے ہم تجھکو اے شعیب اور اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین ساتھ تیرے بستی اپنی سے یا پھر آوگے تم بیچ دین ہمارے کہ
کفر ہے قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ کہا شعیب نے ہمین کفر کیطرف پھراتے ہو اور اگرچہ ہوون ہم ناخوش سمجھ لیجیے کہ حضرت شعیب
کافر نتھے کہ عود کرنیکو طرف کفر کے اونکو کہا مگر یہہ کہ مومنونکے ساتھ ملاکر بسبیل تغلیب کہا چنانچہ کشاف والے نے لکھا ہے اسیواسطے حضرت
شعیب نے جواب بھی اوسی وتیرے پر دیا کہ ہم کیونکر تمھارے دین مین پھر آوین کہ ہم ناخوش ہین اوس سے پس اگر پھر آوین ہم تمھاری ملت مین
اور خدا کے شریک پیدا کرین اور واقع مین نہین ہے قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا تحقیق باندھ لیا ہے ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹھ لکھا ہے
کہ قوم شعیب والے جانتے تھے کہ اللہ نے امر کیا کہ اس طریق پر رہو اسیواسطے ملت کہتے تھے سو شعیب علیہ السلام نے کہا کہ عود تمھاری
ملت پر کرنا اور اعتقاد کرنا اسپر یہ ہے کہ اللہ نے کہا افترا ہے اللہ پر اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا اگر پھر آوین
ہم یعنے قوم والے ہمارے جو ایمان لائے ہین بیچ دین تمھارے پیچھے اوسکے کہ نجات دی اللہ نے ملت تمھاری سے پس جھوٹھ باندھنے
والے ہون اللہ پر وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا اور نہین لائق ہمکو یہہ کہ پھر آوین ہم بیچ ملت کفر کے مگر جو چاہے
اللہ پروردگار ہمارا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہے پروردگار ہمارے نے ہر چیز کو علم مین یعنے اوسکے علم نے احاطہ کرلیا ہے سب چیز
کو وہ جانتا ہے آخر کام ہر کسیکا ایمان اور کفر اور ارتداد اور نفاق سے اور تمھارے ڈرانیسے کہ مومنونکو نکالدینگے ہم نہین ڈرتے عَلَى
اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اور اپنا سب کام اوسیکو سونپا پھر شعیب علیہ السلام نے اونسے منہہ پھیر کر جناب الٰہی مین دعا کی کہ
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ اے پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہمارے کے
ساتھ حق کے اور تو بہتر حکم کرنیوالا ہے وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور کہا سرداروں
نے جو کافر ہوئے قوم شعیب علیہ السلام کی سے اور لوگون سے اپنے جو ایمان لائے تھے اگر پیروی کرو تم شعیب کی بیچ دین اوسکے اور اپنی
ملت کو چھوڑ دو تحقیق تم اسوقت ٹوٹا پانیوالے ہو کہ آئین قدیم ترک کرکر دین جدید مین آؤ اور اپنے باپ دادونکی روش سے منہہ پھیر او
اور سردار کافرون نے قوم کفار اپنے سے بھی کہا کہ جو دین اپنا ترک کروگے زیان مین پڑوگے کیونکہ نفع ہمارا کم بیچنے مین ہے اور اُسنے
شعیب منع کرتے ہین پس اونکا کہا نمانو اور کفر اور خیانت سے باز نرہو فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑا اونکو زلزلے نے سورہ ہود مین مذکور
ہے کہ اہل مدین صیحہ سے ہلاک ہوئے سو اسکی تطبیق یہہ ہے کہ آواز آئی زلزلہ پیدا ہوا کیونکہ زلزلہ بغیر صیاح اور ریاح کے نہین ہوتا

حدیث مین آیا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے فریاد کی زلزلہ شہر مین پڑا سب زلزلہ مین آئے فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ پس صبح اوٹھے
بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوئے اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ
جنھون نے جھٹھایا شعیب کو ہلاک ہوئے گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اوس شہر کے جنھون نے جھٹھایا شعیب کو ہوئے وہی ٹوٹا پانیوالے
دنیا اور عقبی مین لکھا ہی کہ شعیب علیہ السلام عذاب آتے دیکھکر اوس شہر سے نکلنے لگے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ پس منہہ پھیرا کافرون سے اور کہا اے قوم میری تحقیق پہنچایا مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور
خیرخواہی کی واسطے تمھارے مہربانی سے بعضون نے کہا ہی یہہ خطاب بعد ہلاک ہونے اونکے تھا جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے بعد قتل کے کفار بدر کو خطاب فرمایا اور شعیب علیہ السلام نے بعد اظہار حسرت اور افسوس کے اپنی قوم کی تسلی کر کر کہا فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى
قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ پس کیونکر غم کھاؤن مین اوپر قوم کافرونکے کہ میری تصدیق نکری سمجھہ لیجیے کہ حق تعالی بعد قصے پہلی امتونکے اور ہلاک ہونے
اونکے بسبب جھٹھلانے پیغمبرونکے کفار قریش کو تہدید کرتا ہی اور فرماتا ہی وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ اور نہین بھیجا ہمنے کسی بیچ بستی کے کوئی نبی کہ اوسکو جھٹھلایا مگر پکڑا ہمنے لوگون اوس بستی کے
کو ساتھہ فقر کے اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کرین اور نصیحت قبول کر کر ایمان اپنے پیغمبر پر لاوین تو کہ بلا دفع ہوا اور جب سختی
اور زحمت سے وہ راہ پر نہ آئے تو غنا اور راحت مین مبتلا کیا ہمنے ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا پھر بدل ڈالی ہمنے
جگہہ برائی کے بھلائی یہان تک کہ زیادہ ہوئے مال مین اور رجال مین پھر بھی کفران کرنے لگے وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ
وَالسَّرَّآءُ اور کہنے لگے کہ یہہ راحت اور نعمت جگہہ زحمت اور نقمت کی عادت دہر اور طبیعت زمانہ سے ہی تحقیق لگی تھی باپون ہمارے
کو شدت اور راحت یعنے زمانہ گذشتہ مین قحط تھا کبھی فراخی کبھی صحت تھی کبھی بیماری کبھی غم تھا کبھی شادی کچھہ کفر اور ایمان پر یہہ باتین
نہین ہین پس ہم جس طریق پر چلے آئے ہین اوسی پر رہینگے جب ناشکری پر قایم ہو گئے فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ پس
پکڑا ہمنے اونکو ناگہان اور وہ نہ جانتے تھے کہ عذاب اونپر نازل ہوگا اور یہہ بڑی حسرت ہی اس سے کہ مقدمات عذاب کے دیکھین اور
سمجھہ لین کہ عذاب اوترتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر لوگ ان بستیون
کے جنپر عذاب آیا یا مکے والے اور گرد اوسکے کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے شرک اور مخالفت پیغمبر سے البتہ کھولتے ہم اوپر اونکے برکتین
آسمانون سے اور زمین سے کہ آسمان سے مینہہ برساتے اور زمین سے نبات اوگاتے یا آسمانونسے ساتھہ قبول کرنے دعوات کے اور زمین
سے ساتھہ بر لانے حاجات کے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ولیکن جھٹھلایا اونھون نے پیغمبرون ہمارے کو پس پکڑا ہمنے
اونکو ساتھہ اوس چیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے کفر اور عصیان سے حقایق سلمی مین ہی کہ اگر بندے ایمان لاتے وعدونپر میرے اور
ڈرتے خلاف کرنے امر میرے سے دلونکو اونکے ساتھہ نور مشاہدے اپنے کے روشن کرتا مین کہ برکت اوسکی عبارت اوس سے ہی اور
جوارح اور اعضا کو انکی اپنی خدمت سے آراستہ کرتا کہ برکت زمین کی اشارت اوسے ہی **بیت** جبہہ ساجدہ حق مین جو تو دم بھر
ہوتا + بدن آراستہ اور قلب منور ہوتا + اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآىِٕمُوْنَ پس نڈر ہوگئے ہین رہنے والے
اور گرد اوسکے بعد اوسکے کہ کافرونکا عذاب بیان کیا ہمنے یہہ کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا رات کو اور حالانکہ وہ سوتے ہون
یعنے وقت غفلت اونکی کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ اور کیا نڈر ہوگئے ہین رہنے والے بستیونکے
یہہ کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا دن چڑھے اور حالانکہ وہ کھیلتے ہون یعنے دنیا کے کام مین ہون کہ کھیل غافلونکا ہی حاصل
یہہ ہی کہ پیغمبرونکے تئین جھٹھلا کر عذاب الہی سے نڈر نہ رہو دن نہ رات اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ پس کیا نڈر ہوگئے جھٹھلانیوالے پکڑنے اللہ
کے سے ناگہان مگر استعارہ ہی پکڑنے سے اسطرح کہ نہ جانے بندہ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ پس نہین نڈر ہوتے

مگر اللہ کی سے مگر قوم ٹوٹا پانیوالے کہ بسبب کفر اور نفاق کے زیان زدہ دوجہان ہین اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ
بَعْدِ اَهْلِهَآ کیا نہین راہ دکھائی اللہ نے واسطے ان لوگونکے کہ وارث ہوتے ہین زمین کے یعنے رہتے ہین اوسمین پیچھے ہلاک
ہونے اہل اوسکیکے مراد اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار ہین کہ پہلی امتونکی بستیون مین رہتے ہین اور اللہ نے بیان کردیا ہے
اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ یہہ کہ اگر چاہین ہم پکڑین اونکو ساتھ جرم انکا ہون اونکی کے یعنے اونپر بھی عذاب اتارین جیسا
پہلون پر اتارا تھا وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مہر رکھین ہم اوپر دلون اونکی کے پس وہ نہین سنتے کیونکہ دل پر مہر ہے
جو دل کھلا ہو تو سنکر سمجھین **بیت** استماع قول حق کو گوش دل درکار ہے * گوش آب وگل یہان راخت بدنہر بارہے + پس
واسطے تسلی خاطر عاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا یہہ بستیان پہلے امتون کی جیسے احقاف
اور حجر اور موتفکات اور سوا انکے بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے بعضی خبرین اونکی وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور تحقیق آئے تھے
اونکے پاس پیغمبر اونکے جیسے ہود اور صالح اور لوط علی نبینا وعلیہم السلام ساتھ معجزون روشن کے یا دلیلون واضح کے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا
بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ پس نتھے کہ ایمان لاوین بعد آنے رسولون کے ساتھ اوس چیز کے کہ جھٹلایا تھا پہلے آنے رسولونکے سے یعنے ہمیشہ تکذیب
پر تھے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہین رکھتے تھے سبب اسکے کہ کفر مین پھنسے تھے اور دلونپر انکے مہرین لگین تھین كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ جیسے مہر کفار گذشتہ کے دلون پر تھی اسیطرح مہر رکھتا ہے خدا اوپر دلون کافرونکے مراد اس سے کفار قریش ہین کہ اللہ
جانتا ہے کہ ایمان نہین لاوینگے وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ اور نہ پایا ہمنے واسطے بہتونکے امم مذکورہ مین سے قایم رہنا اوپر
عہد کے کہ روز میثاق مین کیا تھا یا عہد جو وقت ڈر اور مضرت کے کرتے تھے کہ اگر نجات پاوین تو ایمان لاوین وَاِنْ وَّجَدْنَآ
اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ اور تحقیق پایا ہمنے اکثر اونکے کو البتہ فاسق عہد شکن ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ پھر بھیجا
ہمنے پیچھے ان سب پیغمبرونکے موسیٰ بن عمران کو ساتھ معجزونکے جو عطا کئے تھے ہمنے طرف فرعون کے کہ نام اوسکا قابوس تھا یا ولید بن مصعب
بن ریان فرعون لقب ہے مصر کے بادشاہونکا جیسے کسریٰ فارس کے بادشاہونکا اور قیصر روم کے سلطانونکا اور خاقان چین کے ملوک کا
اور تبع یمن کے شاہونکا وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا اور سرداروں قوم اوسکیکے پس ظلم کیا یعنے کام ہونون سے ساتھ اون معجزون کے کہ رکھا کفر کو
بجائے ایمان فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام مفسدونکا کہ ڈوب گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام جو مصر
سے نکلکر مدین مین شعیب علیہ السلام کی خدمت مین پہنچے اور صفورا اونکی بیٹی نکاح مین لائے پھر مصر کو آئے راہ مین وادی ایمن مین
خلعت پیغمبری سے مشرف ہوئے اور معجزے عصا اور ید بیضا ہاتھ لگے اور حکم الٰہی ہوا کہ مصر کو جا اور فرعون کو طرف حق کے بلا اور تکبر اور
سرکشی اور دعوا خدائی سے منع فرما موسیٰ آئے اور بعد مدت کے کہ فرعون سے ملاقات ہوئی دعوت آغاز کی وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ
رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور کہا موسیٰ نے ای فرعون تحقیق مین رسول ہون پروردگار عالمون کی طرف سے تجھپر اور تیری قوم
پر حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ثابت ہون اوپر اس بات کے کہ نہین کہتا مین اوپر اللہ کے مگر سخن راست قَدْ جِئْتُكُمْ
بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تحقیق آیا ہون مین پاس تمھارے ساتھ دلیلونکے پروردگار تمھارے یا ساتھ معجزون
کے کہ میری صدق رسالت پر گواہ ہین پس بھیج رے ساتھ میرے اولاد یعقوب کو اور اونسے خدمت مت لے تو کہ زمین مقدس مین کہ اونکے
آبا کا وطن ہے چلے جاوین لکھا ہے کہ فرعون بنی اسرائیل کو غلام اپنا جانتا تھا اور سبب یہہ تھا کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی
اولاد سمیت مصر کو آئے تھے تو وہین رہے نسل بہت ہوئی پھر جو حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ اور بھائی اونکے اس جہان سے
انتقال کرگئے اور ملک ریان بھی کہ حضرت یوسفؑ کے زمانیکا فرعون تھا مرگیا بیٹا اوسکا ملک مصعب بنی اسرائیل کی بہت حرمت
کرتا تھا جب وہ بھی مرگیا ولید تخت پر بیٹھا کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا تھا کہنے لگا انا ربکم الاعلیٰ بنی اسرائیل نے اوسکا دعویٰ قبول نہ کیا

اونسے کہا باپ تمھارا میرے دادا کا غلام زرخرید تھا تم سب غلام زادے ہو میرے پس اونکو غلامی مین لے لیا یہانتک کہ حضرت
موسیٰ مبعوث ہوئے اورا وہنون نے کہا ای فرعون بنی اسرائیل سے ہاتھ اوٹھا قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہا فرعون نے اگر ہی تو آیا ساتھ معجزے اور حجت کے تو لا اوسکو اگر ہی تو سچون سے فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ
مُّبِيْنٌ پس ڈالدیا موسیٰ نے عصا اپنا پس ناگہان وہ اژدہا تھا ظاہر کہ کسیکو شک نتھا روایت ہی کہ عصا اژدہا ہوگیا منہہ کھولے ایسا بڑا کہ
درمیان دونون لب کے اسی گز کا فرق تھا نیچے کا لب زمین پر اور اوپر کا کنگرہ پر فرعون کے محل کے اور منہہ تخت کے طرف کئے تھا سب
درباروالے فرعون کے بھاگ گئے اور فرعون بھی تخت سے اوتر کر چھپ گیا اژدحام مخلوق کا یہان تک ہوا کہ پچیس ہزار آدمی ہلاک
ہوگئے فرعون نے کہا ای موسیٰ تجھے قسم ہی اوس خدا کی کہ جسکا رسول ہی تو عصا کو اپنے ہاتھ مین لے مین تجھپر ایمان لاتا ہون اور بنی
اسرائیل کو تیرے حوالے کرتا ہون حضرت موسیٰ نے گردن اژدہے کی پکڑکر اوٹھا لیا عصا ہوگیا فرعون پھر تخت پر آبیٹھا اور کہا اور بھی معجزہ
کچھہ رکھتا ہی تو موسیٰ نے کہا ہان پس ہاتھ اپنے گریبان مین زیر بغل ڈالا وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ اور نکال لیا ہاتھ
اپنا پس ناگہان وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والونکے لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السّلام سانولے تھے جب ہاتھ گریبان مین ڈالکر نکالا اسقدر روشن
تھا کہ شعاع اوسکی نور آفتاب پر غالب تھی مدارک مین ہی کہ موسیٰ علیہ السّلام نے ہاتھ اپنا فرعونکو دکھایا پھر گریبان مین ڈالکر نکالا اس
قدر نورانی ہوگیا کہ درمیان زمین وآسمان کے نور ہوگیا پھر گریبان مین ڈالکر باہر لائے جیسا اوّل تھا ویسا ہی ہوگیا فرعون نے یہہ
معجزے دیکھکر اپنی قوم کے امیرونکو بلایا اور موسیٰ علیہ السّلام کے معاملہ مین مشورت کی قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ کہا سرداروں نے قوم فرعون کیسے تحقیق یہہ موسیٰ جادوگر ہی بڑا دانا اوستاد فن سحر کا کہ چوب کا اژدہا کر دکھاتا ہی اور دست
گندمگون کو نورانی بناتا ہی يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ارادہ کرتا ہی یہہ ساحر یہہ کہ نکالدے تمکو زمین تمھاری سے کہ
ولایت مصر ہی اور یہان کی حکومت بنی اسرائیل کو دے فرعون نے یہہ بات سنکر کہا فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ پس کیا حکم کرتے ہو مجھہ کو
تدبیر اسکی کیا کرون قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ کہا اوہنون نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے ہارون کو یا
ڈھیل دے اونکے کام مین شتابی مت کر اور بھیج بیچ شہرونکے اکٹھا کرنیوالے کہ وہ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ لے آوین تیرے پاس
ہر جادوگر دانا کو لکھا ہی کہ جتنے جادوگر حضرت موسیٰؑ کے قرن مین تھے اتنے کسی قرن مین نتھے غرض فرعون نے لوگونکو بھیجا جادوگرون
کے لینے کو ایک مقام پر دو بھائی تھے بڑے اوستاد اس فن مین جب اونکو فرعون کا پیغام پہنچا تو وہ اپنے باپکی قبر پر گئے اور پکارا
جواب آیا کہ کیا کہتے ہو بیٹون نے کہا مصر کے بادشاہ نے ہمین بلایا ہی وہان دو شخص آئے ہین اوہنونے بغیر لشکر اور سلاح کے بادشاہ کو
عاجز کردیا ہی عصا کو ہاتھ سے ڈالدیتے ہین اژدہا بن جاتا ہی جو سامنے آتا ہی کھالیتا ہی اونکے مقابلے کیواسطے ہمین طلب کیا ہی
قبر سے آواز ہوئی کہ مصر مین تم پہنچکر معلوم کیجیو کہ جب وہ سوتے ہین تب بھی عصا اژدہا بنا رہتا ہی یا نہین اگر رہتا ہی تو وہ جادوگر
نہین ہی کیونکہ ساحر کا سحر خواب مین نہین چلتا اس سے مقابلہ مت کیجیو کہ کوئی اوس سے عالم مین بر نہین آنیکا القصہ وہ دونون
بھائی اپنے شاگردونکو لیکر بارہ ہزار آدمیون سے بعضون نے کہا ہی ستر ہزار آدمی لیکر مصر کو آئے اور بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے
وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس بعد طلب اوسکے اور جب فرعون نے اونکو دیکھا قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ
الْغٰلِبِيْنَ کہا اوہنون نے تحقیق واسطے ہمارے کچھہ بدلا ہی اگر ہووین ہم غالب موسیٰ پر قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ کہا فرعون
نے ہان ہی بدلا اور تحقیق تم البتہ مقربون سے ہوگے جب جا ہوگے میرے پاس چلے آوگے لکھا ہی کہ سرداراون سب جادوگرونکے
چار تھے دو وہ دونون بھائی تھے جو باپ کی قبر سے رخصت ہوکے آئے تھے ایک کا نام سابور تھا دوسرے کا عادور اور دو حطحط اور
مصفی تھے اور لباب مین ہی کہ ان چارونکا بھی ایک مہتر تھا سمعون اوسکا نام تھا جب مصر مین آئے تو سابور اور عادور نے

موسیٰ علیہ السلام کا احوال دریافت کیا کہ جب یہہ سوتے ہین تو عصا ان کا اژدہا ہوکر چوکی دیتا ہے دونونکے دلمین دغدغہ پیدا ہوا لیکن
اس خوف کو ظاہر نہ کیا یہان تک کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السّلام کو بلایا کہ جادوگرون سے مقابلہ کرین رسّیان اور سونٹے لیکر ستر
ہزار جادوگر ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوئے اور ایکطرف حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ اور فرعون تخت پر خوش بیٹھا
اور تمام مصر کے لوگ تماشے کو آئے قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ کہا جادوگرون نے اےموسیٰ یا تو
ڈال دے عصا اپنی اور یا ہووینگے ہم ڈالنے والے رسّیان اور سونٹے اپنے قَالَ اَلْقُوْا کہا موسیٰ علیہ السّلام نے کرم سے کہ خلق انبیا
ہی تھین ڈالو فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ النَّاسِ پس جب ڈالا اونجادوگرون نے جادو کردیا آنکھونپر لوگونکی کہ حقیقت مین کچھ
نتھا اور نظر آگیا وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ اور ڈرا دیا لوگون کو اور لائےجادو بڑا لکھا ہی کہ رسّیان بڑی بڑی بٹکر
کالا رنگ لگا کر اور لاٹھیان لنبی لنبی درمیان سے خالی کرکر پارہ اونمین بھرکر ڈالدی تھین گرمی آفتاب کی جو اونکو پہنچی سانپونکی
طرح بل کھانے لگین اور تفسیر عین المعانی مین ہے کہ زمین تلے سے خالی کر آگ بھردی تھی جب گرمی آگ کی نیچے سے اور حرارت
آفتاب کی اوپر سے لگی وہ ہلنے لگین لوگونکو معلوم ہوا کہ سب میدان سانپون سے بھرا ہے وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ
اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے یہہ کہ ڈالدے عصا اپنا پس موسیٰ علیہ السّلام نے عصا ڈالدیا اژدہا بنگیا منہہ کھولے فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ
مَا یَاْفِكُوْنَ پس ناگہان وہ نگل جاتا تھا جو کچھ کہ باندھہ لیتے تھے اور فریب کرتے تھے اور وہ چالیس خروار رسّیان اور لاٹھیان
تھین سبکو عصا نگل گیا پھر نظارے والون کیطرف منہہ کیا سب بھاگ گئے بہت لوگ انبوہ مین ہلاک ہوگئے پس موسیٰ علیہ السّلام
نے عصا ہاتھہ مین اٹھا لیا حق تعالیٰ نے باطل کو نیست کردیا فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ پس ثابت ہوا حق موسیٰ علیہ السّلام
کا اور زایل ہوا جو کچھ کہ تھے کرتے جادوگر جادو سے پھر آپسمین ساحرون نے کہا کہ اگر یہہ سحر ہوتا تو ہمارے سحر کو نہ نگلسکتا فَغُلِبُوْا
هُنَالِكَ پس مغلوب ہوگئے جادوگر اور فرعون اور قوم اوسکی اوسجگہہ کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوئے وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ اور پھر گئے
اوس مقام سے ذلیل اور ناامید وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ اور ڈالے گئے جادوگر سجدہ مین اللہ کے قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا
اونھون نے ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار عالمونکے فرعون نے کہا کہ مجھے پروردگار کہتے ہوا ونھون نے کہا تو کون ہے ربّ العالمین کو
کہتے ہین رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ کہ پروردگار موسیٰؑ اور ہارونؑ کا ہے قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ کہا فرعون
نے جادوگرونکو ایمان لائے تم ساتھہ موسیٰ کے پہلے اس سے کہ حکم کرون میں تمکو اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ تحقیق یہہ
عمل کچھہ مکر ہے کہ مکر کیا تمنے وہ مکر بیچ شہر مصر کے پہلے آنیسے وعدہ گاہ مین یعنے تمنے موسیٰ سے کچھ خفیہ سازش کرلی ہے لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ
اَهْلَهَا تو کہ نکالدو اس شہر مصر سے لوگون اوسکے کو کہ قبطی ہین اور یہہ ملک تمکو اور بنی اسرائیل کو ملجاوے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس
البتہ جانوگے تم نتیجہ اس قضیے کا کہ تمنے ترتیب دیا ہے یہہ اونکو مجمل ڈرایا پھر تفصیل کی اور کہا لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ
خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ البتہ کاٹونگا مین ہاتھہ تمھارے اور پانون تمھارے مخالف طرف سے پھر سولی پر دونگا تم سبکو کہ تم
فضیحت ہوا اور اورونکو عبرت ہو قَالُوْۤا کہا جادوگرونے کہ مرنیسے ہمین کیا ڈراتا ہے تو ہم تو آپ مشتاق ہین موت کے کہ بسبب مرگ کے
اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ تحقیق ہم طرف پروردگار ہمارے کے پھر جانیوالے ہین **بیت** کیونکہ نہ چاہین موت کو موت مین تو وصال ہے
عشق کا راقفایہی مرتبہ کمال ہے + وَمَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا اور نہین عیب پکڑتا تو اے فرعون ہم سے
مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھہ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کے جب آئین ہمارے پاس موسیٰ کے ہاتھہ پھر فرعون سے منہہ پھیر کر
اونھون نے اللہ کیطرف متوجہ ہوکر کہا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اے پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر کہ اس
بلا مین فریاد نکرین ہم اور مار ہمکو مسلمان ثابت ایمان پر وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰی وَقَوْمَهٗ لِیُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ اور کہا سرداروں نے قوم فرعون کے سے کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰ کو اور قوم اوسکی کو تو کہ فساد کریں بیچ زمین * مصر کے
اور چھوڑ دیوے پرستش تیری کو اور معبودوں تیرے کو لکھا ہے کہ فرعون لوگوں کو اپنی عبادت کا حکم کرتا تھا اور آپ ستاروں کو پوجتا تھا اور صحیح
یہہ ہے کہ اپنی صورت کے بت تراش کر لوگوں کو دیتا تھا کہ انکو پوجو تو قرب میرا پاؤ اسی سبب انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا کہ یہہ چھوٹے خدا ہیں
میں بڑا ہوں القصہ اوسکے امیروں نے کہا کہ موسیٰ کو اور قوم اوسکی کو مار ڈالو فرعون نے سمجھ کر کہ اونکے قتل کی مجھے قدرت نہیں قَالَ
سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ کہا البتہ قتل کرینگے ہم بیٹوں اونکے کو جیسے پہلے مارتے تھے تو کہ نسل اونکی منقطع ہو جاوے وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ
اور زندہ رکھینگے ہم بیبیوں اونکی کو تو کہ خدمت ہماری کریں وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر اونکے غالب ہیں اور یہہ مغلوب حکم کے
ہیں ہمارے بنی اسرائیل نے جو یہہ ڈر سنا غمزدہ ہو کر بطریق استغاثہ منہہ طرف موسیٰ کے کیا قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ
وَاصْبِرُوْا کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے مدد چاہو اللہ سے اور صبر کرو جو ستم کریں اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہے وارث اوسکا کرتا ہے جسکو چاہے بندوں اپنے سے اس کلام میں وعدہ ہے ہلاک ہونیکا قبطیوں کے
اور بنی اسرائیل کے تصرف میں اس ولایت کے آنیکا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اور عاقبت نیک یا فتح یا بہشت واسطے متقیوں کے ہے بنی اسرائیل
نے اس اشارت پر بشارت کو نہ سمجھا یہہ شکایت شروع کی قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا کہا اونھوں نے
ایذا دئے گئے ہم قبطیوں کے ہاتھ سے پہلے اوس سے کہ آوے تو ہمارے پاس مدین سے کہ آدھے دن اپنی خدمت میں رکھتے تھے ہمکو اور
آدھے دن آزاد کرتے تھے اور پیچھے اوس سے کہ آیا تو ہمارے پاس کہ تمام دن اپنے ہی کام میں رکھتے تھے یا پہلے ایذا یہہ تھی کہ قتل
ابنا کرتے تھے اور پھر اوسی پر تیار ہیں قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ کہا موسیٰ نے شتاب ہے پروردگار تمہارا یہہ کہ ہلاک کرے
دشمن تمہارے کو کہ فرعون اور قوم اوسکی ہے وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ اور خلیفہ کرے تمکو بعد ہلاک اونکے بیچ زمین مصر کے یا ارض
مقدسہ کے فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ پس دیکھے کیونکر عمل کرتے ہو تم کفر کرتے ہو یا شکر طاعت کرتے ہو یا معصیت جو کرو گے اوسکی جزا پاؤگے
حق تعالیٰ بعد وعدے ہلاک دشمنوں کے مقدمات اوسکے بیان فرماتا ہے وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ ع ١٥
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ اور تحقیق پکڑا ہم نے قوم فرعون کو ساتھ قحط کے اور کمی میووں کے سے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں اور کفر سے پھریں وہ
نہ پھرے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ پس جب آئی اونکو نیکی کہ فراخی اور ارزانی ہوئی کہا واسطے ہمارے ہے یہہ کہ ہم
اسکے مستحق ہیں وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ اور اگر پہنچی اونکو برائی کہ بلا اور گرانی آتی فال بد پکڑتے ساتھ موسیٰ
کے اور جو ساتھ اوسکے تھے مومنوں سے اور کہتے کہ یہہ رنج اور مصیبت انکی شامت سے ہم پر آئی اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ خبردار ہو سوا اوسکے نہیں کہ سبب نیکی اور برائی اونکے کا نزدیک اللہ کے تھا کہ اعمال بد اونکے کراما کاتبین نے لکھکر بارگاہ
مقدس کبریا میں پہنچائے تھے اونکی شامت سے وہ اندوہ اونپر آئی تھی اور لیکن اکثر اونکے نہ جانا کہ یہہ رنج ہماری شامت اعمال نے
ہمکو دکھائے وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور کہا فرعونیوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جو کچھ لاویگا تو
ہمارے پاس اوسکو نشانیوں سے کہ تیرے زعم میں ہیں وہ معجزہ تیرا ہو گا مثل قحط اور مرض اور بلا کے تو کہ جادو کرے ہمکو ساتھ اوسکے
پس نہیں ہم واسطے تیرے ماننے والے جب قبطیوں نے انکار حد سے زیادہ کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ پس بھیجا ہم نے اوپر اونکے
طوفان اور وہ یہہ ہے کہ طواف کرے مکانوں کا اور ان سبکو گھیرے جیسے مینہہ اور سیل وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ
اور بھیجیں ہم نے ٹڈیاں اور چچڑیاں یا جوئیں یا گھن اور مینڈک اور لوہو در آنحال کہ نشانیاں قدرت ہماری کی ہیں جدی جدی مہینے مہینے
کے فاصلے سے ہر ایک نشانی آتی تھی اور سات دن ہر ایک رہتی تھی فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ پس تکبر کیا اونھوں نے
ہمارے حکم ماننے سے اور تھے قوم گنہگار کفر میں گرفتار کہ باوجود ایسی نشانیاں ظاہر دیکھکر ایمان نہ لائے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ

قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اور جب اُترتا اوپر اونکے عذاب کہ مذکور ہوا کہتے عجزسے اے موسیٰ دعا کر واسطے ہمارے
پروردگار اپنے سے ساتھ اوس چیز کے جو قرار کیا ہی نزدیک تیرے یعنے خدانے وعدہ کیا ہی کہ جب دعا کریگا تو قبول کرونگا لَئِنْ
كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اگر کھولدیگا اور دور کریگا ہمسے عذاب البتہ ایمان لاوینگے ہم
واسطے تیرے اور بھیجدینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہان چاہے تو لیجاوے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ
يَنْكُثُوْنَ پس جب کھولدیتے اور دفع کرتے ہم اونسے عذاب ایک مدت تک کہ وہ پہنچنے والے تھے اوسکو ناگہان وہ توڑڈالتے تھے عہد کو
لکھا ہی کہ مصر میں سات دنرات مینہہ برسا اور اندھیر اگھٹا کا چھا رہا اور قبطیونکے گھرمین پانی بھرگیا مرد و زن کھڑے رہے لڑکون کو
بلندی پر بٹھا یا جو قبطی گھرمین بیٹھتا تھا وہ ڈوبتا تھا اور بنی اسرائیل کے مکان بھی آسپاس اونکے تھے اونمین ایک بوند نہ پڑی قبطیون
نے تنگ آکر فرعون سے کہا اوس سے کچھ علاج نہو سکا تو ناامید ہو کر حضرت موسیٰؑ کیطرف رجوع کی کہ اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہہ عذاب
دفع ہو تو ہم ایمان لاتے ہین حضرت موسیٰؑ نے دعا کی وہ مینہہ موقوف ہوا پانی نکل گیا کھیتیان کھل گئین اور اسقدر اناج ہوا کہ کبھی نہ دیکھا
تھا پھر کفران نعمت کیا اور ایمان نہ لائے حق تعالیٰ نے ٹڈیان اُتارین اکثر کھیتیان اون کی کھاگئین پھر موسیٰ علیہ السّلام سے التجا کی اور
قسم کھائی کہ اگر یہہ بلا دفع ہووے تو تمھارے خدا پر ایمان لاوین ہم حضرت موسیٰ صحرا کو گئے اور عصا سے اشارہ کیا مشرق اور مغرب کی
طرف سب ٹڈیان اوندو سمتونکو اُڑگئین اونھون نے دیکھا کہ کچھ اناج کھیتونمین باقی رہی کہا کفایت کرتا ہی اور تصدیق نہ کی حق تعالیٰ
نے قملین بھیجین جو باقی رہا تھا اناج وہ کھاگئین پھر انھوں نے طرف موسیٰ علیہ السّلام کے رجوع کی اور عاجزی کرنے لگے حضرت موسیٰؑ نے بشرط
ایمان لانے اونکے دعا کی وہ عذاب بھی دور ہوا پھر کہنے لگے اے موسیٰ ہمین متحقق ہوگیا کہ تو فن سحر مین اُستاد ہی پھر حقتعالیٰ نے مینڈکین
پیدا کین کہ اونکے کپڑونمین اور کھانونمین گرتی تھین اونسے عاجز آکر موسیٰ علیہ السّلام سے پھر التجا کی اور ایمان لانا قبول کیا حضرت موسیٰؑ کی
دعا سے وہ بھی دفع ہوئین تو پھر اپنے قول سے پھر گئے حق تعالیٰ نے آب نیل کو اونکے حق مین خون کردیا کہ جب قبطی پانی لیتا تھا لوہو
ہوتا تھا اور جب سبطی لیتا تھا آب صاف ہوتا تھا پھر حضرت موسیٰؑ نے آکر عہد کیا اور دعا چاہی جب وہ بلا بھی دور ہوئی عہد شکنی کی اور
متابعت موسیٰ علیہ السّلام سے پھر گئے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ پس بدلا لیا ہمنے اونسے پس ڈبو دیا ہمنے اونکو بیچ دریائے
قلزم کے کہ مصر سے طرف شام کے جانب مغرب کے ہی بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ بسبب اوسکے کہ وہ جھٹلاتے تھے
نشانیون قدرت ہمارے کو اور تھے وہ اونسے غافل وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ اور وارث کیا ہمنے اوس
قوم کو کہ تھے ناتوان یعنے بنی اسرائیل کہ قبطیونکے ہاتھ سے عاجز آئے تھے بعد ہلاک فرعونیونکے وارث کیا ہمنے اونکو مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا طرف مشرقون زمین شام کے اور جہات مغربون اوسکی وہ زمین جو برکت رکھی ہمنے بیچ اوسکے ارزانی
غلات سے اور کثرت محصولات سے یا سبب اقدام انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السّلام کے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
اور تمام ہوئے وعدے پروردگار تیرے کے وعدے نیک اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ فتح دشمنونپر تھی اور تصرف اونکے ملک پر بِمَا صَبَرُوْا
بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا اونھون نے اوپر شدت اور محنت کے وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ اور
خراب کیا ہمنے جو کچھ کہ تھے بناتے فرعون اور قوم اوسکی بناؤن سے اور جو کچھ تھے چڑھاتے اور بلند کرتے عمارتون سے وَجٰوَزْنَا
بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ اور پار اتار دیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت پس آئے اوپر
ایک قوم کے کہ بیٹھے رہتے تھے اوپر بتون اپنے کے جب بنی اسرائیل نے مجاور ونکو اوس شکل کے دیکھا قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ
لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ کہنے لگے اے موسیٰ بنا دے واسطے ہمارے معبود جیسے واسطے اونکے معبود ہین قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ کہا
موسیٰ نے تحقیق تم ایک قوم ہو جاہل کہ اللہ کے سوا اور کی عبادت جایز جانتے ہو اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

تحقیق یہہ لوگ بت پرست باطل ہین جو دین کہ وہ بیچ اوسکے ہین اللہ ہلاک کردیگا اونکے دین کو اور اونکے بت ہم توڑینگے اور باطل ہے
جو کچھ کہ ہین یہہ کرتے عبادت بتونکی قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ کہا موسیٰ نے کیا سوا خدا کے چاہون
واسطے تمھارے معبود اور حال آنکہ اوسنے بزرگی دی تمکو اوپر عالمون زمانے تمھارے کے اور طرح طرح کی نعمتون سے مخصوص فرمایا وَاِذْ
اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور یاد کرو جب نجات دی ہمنے
تمکو لوگون فرعون کے سے کہ پہنچاتے تھے تمکو برا عذاب مار ڈالتے تھے بیٹون تمھاریکو واسطے انقطاع نسل تمھاری کے اور جیتا چھوڑ
دیتے تھے بیٹیون تمھاری کو واسطے خدمتگاری کے وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ اور بیچ اوسکے آزمایش تھی پروردگار تمھارے
کی طرف سے بڑی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا تھا بنی اسرائیل کو کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے کتاب اللہ کیطرف سے تمھارے
پاس لاؤنگا جو تمھین چاہیئے وہ اسمین سب لکھا ہوگا جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل دریا سے سلامت اُتر آئے وہ کتاب مانگی موسیٰ
علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے عرض کی حکم ہوا کہ تیس دن تک ہر روز روزہ رکھو پھر طور پر آؤ وہان کلام ہوگا موسیٰ علیہ السلام نے تیس روزے
رکھے اور اکتیسوین دن طور پر گئے اور اونھون نے مکروہ سمجھا کہ کلام اللہ تعالیٰ سے ہو اور منہہ سے بوئے روزہ آوے مسواک کی فرشتون
نے کہا بوئے مشک تمھارے دہن سے آتی تھی مسواک کرکے تمنے دور کی حق تعالیٰ نے فرمایا اسکا جرمانہ یہہ ہے کہ دس روزے
اور رکھو چنانچہ فرماتا ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً اور وعدہ دیا تھا ہمنے موسیٰ کو کتاب دینے کا تیس رات کا ذیقعدہ کے
مہینے کی سمجھہ لیجئے کہ حساب عرب مین رویت ہلال پر ہے اور چاند رات کو نظر آتا ہے اسواسطے رات کو حساب فرمایا کہ دن اسمین داخل ہے
وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ اور تمام کیا ہمنے اوس تیس کو ساتھہ دس دن ذی الحجہ کے فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً پس پورا ہوا وعدہ
پروردگار اوسکا چالیس راتین وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ اور
کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ مین کتاب لینے کو طور سینا پر جاتا ہون خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے
اور سنوار یو تو کام کو اور مت پیروی کیجیو راہ مفسدونکی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور جب آیا موسیٰ واسطے وعدے
ہمارے کے اور کلام کیا اس سے پروردگار اوسکے نے بیواسطہ تبیان مین ہی کہ جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ موسیٰ سے کلام کرے سات فرسخ
گرداگرد کوہ طور کے ظلمت چھا گئی موسیٰ نے قدم ظلمت مین رکھا شیطان اوسکو اوس سے بھگا دیا اور کراماکاتبین کو اونسے جدا کر دیا
آسمان نظر آنے لگا فرشتونکو ہوا پر کھڑے دیکھا عرش عظیم ظاہر ہو گیا پھر حق تعالیٰ نے اونسے کلام کیا تیسیر مین ہے کہ چوبیس ہزار
کلمے سنائے اور ایک روایت مین سات لاکھ اور اصح یہہ ہے کہ چورانوے ہزار کلمے سنائے اور کشاف مین ہی کہ حق تعالیٰ نے چہل شبانہ
روز موسیٰ سے کلام کیا موسیٰ نے جو باتین اللہ کی سنین بادہ محبت سے مست ہو گئے دنیا مین ہونا اپنا بھول گئے سمجھے کہ بہشت مین
ہون اور بہشت مقام دیدار ہے قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ کہا اے پروردگار میرے دکھا دے تو مجھکو دیدار اپنا تو کہ اس
جسم کی آنکھون سے نظر کرون مین طرف تیرے قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ فرمایا حق تعالیٰ نے ہرگز نہ دیکھہ سکیگا تو مجھہ کو دنیا مین کیونکہ حکم ازلی یون
ہی کہ جو بشر دنیا مین میری طرف نظر کریگا مر جاویگا مدارک مین ہی کہ چشم فانی سے مجھے نہ دیکھہ سکیگا بلکہ جمال باقی دیدۂ باقی سے دیکھنا
چاہیئے اور وہ جنت مین ہوگا سمجھہ لیجئے کہ موسیٰ علیہ السلام کی طلب رویت دلیل جواز رویت ہی کہ کیونکہ اگر رویت محال ہوتی
موسیٰ طلب نکرتے کہ طلب محال انبیا سے روا نہین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ مقام موسیٰ علیہ السلام کا وقت خطاب لَنْ
تَرٰىنِیْ کے عالی تر تھا اوس دم سے کہ اَرِنِیْ کہا تھا کیونکہ اَرِنِیْ کے وقت قید مراد اپنے مین تھے اور لَنْ تَرٰىنِیْ کیوقت صرف مراد حق
مین بیت مراد یار اے رافت مراد اپنے سے برتر ہے + خذف ہی خواہش اپنی خواہش دلدار گوہر ہے + سمجھہ لیجئے کہ زخم
لن ترانی لگا کر مرہم راحت دیا کہ بسبب ضعف بشریت کے طاقت دیدار نہ رکھیگا تو اسواسطے لن ترانی کہا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي اور لیکن نظر کر طرف کوہ ربیر کے کہ ولایت مدین کے سب پہاڑوں سے بڑا ہے اور قوت تحمل کی اسکو
زیادہ ہے پس اگر قایم رہے جگہہ اپنی پر وقت تجلی میری کے کہ اوسپر ہو پس البتہ دیکھ سکیگا تو مجھکو اور جو اوس پہاڑ کو طاقت
دیدار پر نہو تو تو بھی اس تمنا سے دنیا میں ؟ خدا و کہا فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا پس جب تجلی
کی پروردگار موسیٰ کینے یعنے ظاہر کیا نور اپنا یا نور عرش کا سوئی کے ناکے کے برابر واسطے پہاڑ کے بعد اسکے کہ حیات اور علم اور
رویت اوسمین پیدا کردے تو کہ نور حق کو دیکھا کیا اللہ نے اوسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑے موسیٰ بیہوش اس دہشت سے کہ کوہ کو
پارہ پارہ دیکھا عشیہ پنجشنبہ روز عرفہ سے تا عشیہ روز جمعہ بیہوش پڑے رہے عین المعانی میں سہل ساعدی سے نقل کیا ہے کہ
حق تعالیٰ نے نور اپنا ستر ہزار پردوں میں سے بمقدار درہم کے ظاہر کیا اوسوقت جو روئے زمین پر دیوانہ تھا ہشیار ہو گیا اور جو
بیمار تھا شفا پائی تمام زمین سرسبز ہوگئی آب شور شیرین ہو گیا تمام اصنام زمین پر گر پڑے آگ آتش پرست مجوس کی بجھ گئی بیان
میں ہے کہ پہاڑ باوجود اس عظمت کے پارہ پارہ ہو گیا اور چھہ پہاڑ اوس سے جدا ہوئے تین پہاڑ احد اور ورقان اور رضوی مدینہ میں
آپڑے اور تین پہاڑ ثور اور ثبیر اور حرا مکے میں آرہے فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ پس جب ہوش میں آیا موسیٰ کہا پاکی ہے تجھکو اسسے
کہ دنیا میں تجھے دیکھیں تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ توبہ کی میں نے طرف تیرے اس سوال سے کہ بغیر اذن تیرے کرون اور میں اول
ایمان لانیوالونکا ہون ساتھ عظمت اور جلال تیرے کے یا اسبات پر کہ دنیا میں کسیکو طاقت دیدار تیرے کی نہیں **بیت** بھلا کسطرح ممکن
ہو بشر کو اوسکا نظارہ + درون پردہ جسکے نور سے ہو کوہ صد پارہ + سمجھ لیجیے کہ تحمل رویت حق دار دنیا میں بدیدہ سر طاقت بشری سے
باہر ہے لیکن واقع ہونے تجلی اخص خواص کے دل پر ہے سبحان اللہ عجب اسرار ہے کہ کوہ باآن عظمت محروم دیدار ہے اور دل انسان
کا محل تجلی و لکن ینظر الی قلوبکم مورد انظار کردگار ہے اور نکتہ اوسمین یہہ ہے کہ کوہ پر نظر ہیبت فرمائی اور دل پر نظر رحمت لہذا وہ ویران
ہوا یہہ آباد اور وہ غمگین اور یہہ شاد **نظم** آسمان و جبل کی کیا طاقت + کہ اوٹھاوے یہہ بار اسی رافت + دل انسان میں ہے
یہہ استعداد + کہ باین موہبت ہوا ہے شاد + پس حق تعالیٰ نے واسطے تسلی دل موسیٰ کے اور دفع غم کے نا یافت مقصود سے ہوا تھا
قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ فرمایا اے موسیٰ تحقیق میں نے برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بنی اسرائیل کے
یا سب لوگونکے کہ زمانہ میں تیرے موجود ہیں ساتھ پیغاموں اپنے کے کہ خلق کو پہنچاوے اور ساتھ کلام اپنے کے کہ بیواسطے تجھسے باتیں
کین فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ پس پکڑ جو کچھ دیا ہے مینے تجھکو امر اور نہی سے اور اوسپر عمل کر اور ہو شکر کرنیوالوں سے اوپر نعمت
اس عطا کے وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ اور لکھا ہمنے یعنے قلم کو حکم کیا اوسنے لکھا یا جبرئیل نے قلم ذکر اور سیاہی نور سے لکھا واسطے
موسیٰ علیہ السلام کے بیچ تختونکے کہ سات یا نو یا دس تھے اور زاد المسیر میں ہے کہ بارہ تختے تھے یہہ موافق قول اہل کتاب کے ہے اور
طول ہر لوح کا بارہ یا دس گز کا تھا اور وہ تختے یاقوت سرخ کے یا سدرہ بہشت کے یا زمرد سبز کے تھے اور اونپر لکھا تھا مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے کہ دین میں احتیاج پڑے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی امر او نہی سے فَخُذْهَا
بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا پس کہا میں نے موسیٰ کو پکڑ ان تختونکو ساتھ قوت کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کریں ساتھ بہتر
اوسکے احسن بمعنی حسن ہے کہ الواح میں جو لکھا تھا سب حسن تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ احسن عزایم ہیں اور حسن رخصتیں یعنے عزیمت پر
عمل کریں نہ رخصت پر زاد المسیر میں ہے کہ احسن جمع کرنا ہے درمیان فرض و نفل کے سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ شتاب دکھاؤنگا
میں تمکو اے بنی اسرائیل گھر فاسقوں کا کہ دوزخ ہے یا مکین ولایت شام میں لیجا کر گھر پہلے لوگونکے کہ دائرہ فرمان سے باہر نکلے تھے دکھاؤنگا
یا مکانات فرعون اور قبطیونکے مصر میں دکھاؤنگا کہ خراب اور ویران پڑے ہیں مالکوں سے خالی تو کہ تم عبرت پکڑو **نظم** چشم عبرت سے
دیکھ اے عارف + ہے حیات جہان حباب مثال + کہاں فرعون اور کہاں شداد + کہاں اونکے وہ دعوائے کمال + نہ وہ حشمت ہے

اور نہ شوکت ہے + نہ وہ ہے جاہ اور نہ وہ جلال + ہوگئے خاک سر سے پاؤن تک + کچھ نشان بھی نہین ہے اونکا بحال + مرگئے
چھوڑکر نام اپنے + قصر و بستان و ملک و مال و منال + پس جدا سب سے ہوکے دلکو لگا + اوس سے جسکو فنا ولی ہے زوال +
خالق و باسط و کریم ہے وہ + دافع کرب و مالک و متعال سَأَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ البتہ
پھیر دونگا مین قبول کرنے آیتون اپنی سے کہ قرآن ہے اون لوگونکو کہ تکبر کرتے ہین بیچ زمین کے سوا حق کے یعنے مہر لگا دونگا اونکے
دلو پر تو کہ سخن حق نسمجھیں ذوالنون مصری سے منقول ہے کہ خدا نہین چاہتا ہے کہ مدعیان باطل حکمت اور اسرار قرآنی دریافت
کرین لہذا قابلیت قبول اونکے دلوں سے سلب کرلی وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین یہہ متکبر سب نشانیاں صدق
نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایمان لاوین ساتھہ اوسکے عناد کے سبب وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا
اور اگر دیکھین راہ بھلائی کی نہ پکڑین اوسکو راہ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا اور اگر دیکھین راہ گمراہی کی پکڑین اوسکو
راہ اور پیروی کرین اوسکی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ یہہ پھیرنا دلونکا اونکے فہم آیات سے بسبب اوسکے ہے
کہ اونھوں نے جھٹھلایا آیتون ہماریکو اور تھے اونسے غافل کہا ہے کہ مراد غفلت سے عناد اور اعراض ہے نہ غفلت سہو اور جہل یعنے
جانتے تھے اور تصدیق نہین کرتے تھے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ اور جنھوں نے جھٹھلایا آیتون ہماریکو
کہ قرآن ہے یا نشانیوں قدرت ہماریکو اور ملاقات آخرت کی کو نابید ہوئے عمل اونکے کہ اس جہا نمین کئے هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
نہ جزا دئے جاوینگے مگر جو کچھہ کہ تھے دنیا مین کرتے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اور پکڑا قوم موسی نے
یعنے بنایا سامری اور پیروؤں اوسکے نے پیچھے جانے موسی کے طور پر گہنے اونکے سے کہ قبطیونکی لوٹ مین ہاتھہ لگا تھا بچھڑا گائے کا کہ بدن بیروح
تھا واسطے اوسکے آواز تھی گائے کیسی لکھا ہے کہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے اسواسطے کہ قوم فرعون کو خبر نہو بہانہ عروسی کا کیا اور بعضے فرعونیوں
سے جو آشنا تھے اونسے زیور عاریت مانگ لیا بعد عبور دریا کے اور غرق فرعون کے اور قبطیونکے وہ گہنا اونکے پاس رہگیا جب موسی علیہ السلام
طور کو گئے سامری نے ہارون علیہ السلام کے پاس آکر کہا وہ گہنا جو بنی اسرائیل کے پاس ہے اوسے خرید فروخت کرتے ہین اور تصرف
اوسمین حرام ہے کیونکہ اوسوقت مال غنائم حلال نتھا مومنون پر ہارون علیہ السلام نے کہا کہ سب وہ مال جمع کرین اور سامری کے سپرد
کیا کہ امانت رکھہ سامری زرگری جانتا تھا سونا چاندی اوسکا گلا کر ایک گوسالہ کی شکل ڈھالا اور اوسمین حکمت عملی کی کہ آواز گائے کیسی
نکلنے لگی لکھا ہے کہ سامری نے وقت غرق ہونے فرعون کے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا گھوڑے پر سوار اونکے گھوڑیکے سم کے نیچے کی خاک
اٹھالی تھی وہ اوس گوسالہ کے دہن مین ڈالدی اللہ تعالی نے اوسکو زندہ کردیا آواز کرنے لگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ
جو آواز گوسالے کی بنی اسرائیل نے سنی سجدہ مین گر پڑے اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا کیا نہ دیکھا اونھوں نے کہ وہ گوسالہ نہ
بولتا ہے اونسے اور نہ دکھاتا ہے اونکو راہ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ پکڑلیا اوسکو ساتھہ خدا کے اور تھے وہ ظالم کہ وضع عبادت غیر موضع
کی وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا اور جب ڈالی گئی پشیمانی بیچ ہاتھون انکے یعنے پائی پشیمانی جیسے کوئی چیز ہاتھہ
مین پاوے اور یہہ لفظ عرب مین کنایت ہے پشیمانی سے حاصل یہہ ہے کہ جب پشیمان ہوئے عبادت گوسالہ سے اور دیکھا اونھوں نے یہہ
کہ وہ تحقیق گمراہ ہوئے قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ کہا اونھوں نے ندامت سے اگر نہین رحم
کریگا ہمکو پروردگار ہمارا ساتھہ قبول توبہ کے اور نہ بخشیگا ہمکو البتہ ہوجاوینگے ہم ٹوٹا پائیوالونسے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ
غَضْبَانَ اَسِفًا اور جب پھر آیا موسی طور سے طرف قوم اپنی کے غصے سے بچتاتا ہوا لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے موسی کو طور پر خبر
کردی تھی قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ کہا موسی نے بری ہے جو کچھہ جانشینی کی تمنے میرے پیچھے میری اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ
کیا شتابی کی تمنے حکم پروردگار اپنے سے اور عبادت گوسالے کی کرنے لگے اتنا صبر نکیا کہ مین آؤن اور حکم خدا تمکو پہنچاؤن وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ

اور ڈالدئے موسیٰ علیہ السّلام نے تختے جنپر توریت لکھی تھی اور یہہ غصہ تھی اللہ ہی کیواسطے کیا تھا بیچ ہیں لکھا ہی کہ الواح پھینکے نہیں
رکھدئے ہاتھہ سے اور جمہور اوسپر ہیں کہ تختی پھینکدی اور ٹوٹ گئی چھے حصے اور جو اونمیں مکتوب تھا آسمان پر لیگئے اور ایک حصہ
ساتواں رہگیا کہ ہدایت اور رحمت تھی پس حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے غصے سے تختی ڈالدی وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ
اور پکڑا سر بھائی اپنے کا کہ ہارون علیہ السلام تھے کھینچتا تھا اوسکو طرف اپنے غصے سے نہ اہانت سے کیونکہ گمان موسیٰ علیہ السّلام کا
یہہ تھا کہ ہارون علیہ السّلام نے گوسالہ پرستی سے قوم کو منع نہیں کیا قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ
کہا ہارون نے ای بیٹے ماں میری کے اگرچہ سگے بھائی ایک ماں باپ کے تھے لیکن واسطے نرم کرنے دل موسیٰ علیہ السّلام کے ماں کو یاد کیا اور
کہا کہ میں نے تقصیر نہیں کی تحقیق قوم نے ناتواں سمجھا مجھکو اور نزدیک تھے کہ مار ڈالتے مجھکو میرے بہت منع کرنیکے سبب سے ،،
فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پس نہ خوش کر ساتھہ میرے دشمنونکو کہ اہانت میری سے اونکی مراد حاصل
ہو اور نہ کر مجھکو ساتھہ قوم ظالمونکے یعنے مجھے گوسالہ پرستونمیں مت شمار کر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ کہا موسیٰ
علیہ السّلام نے ہارونؑ کی یہہ باتیں سنکر ای پروردگار میرے بخش مجھکو اس عمل میں کہ بڑے بھائی سے بے ادبی کی یا یہہ کہ لوحین پھینک
دیں اور بخش بھائی میرے کو اگر تقصیر اسنے کی ہو منع میں گوسالہ پرستی کے اور داخل کر ہمکو بیچ رحمت اپنی کے **بیت** رکھہ ہمدینا پناہ عصمت
میں + اور یعنے ریاض جنت میں + وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور تو بہت رحمت کرنیوالا ہی سب رحمت کرنیوالوں سے **فرد** تم رحمت ہی
ظاہر جسجگہہ جس سے کہ ای رافت + ہم رحمت نے اوسکے کردیا سیراب ہی اسکو + اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تحقیق جنھونے کہ جہالت سے پکڑا بچھڑے کو ساتھہ خدائی کے البتہ پہنچیگا اونکو غصہ پروردگار اونکے سے
اور ذلت بیچ زندگانی دنیا کے غصہ یہہ تھا کہ حکم فرمایا کہ ایکدوسرے کو قتل کرو اور ذلت جزیہ ہی وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ اور جیسی سزا دی
گوسالہ پرستونکو اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم جھوٹھہ باندھنے والونکو وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اور جنھونے
عمل کئے بد صغیرہ اور کبیرہ سے یا شرک لائے پھر توبہ کی پیچھے اوسکے اور ایمان لائے سمجھ لیجئے کہ اگر سیات سے مراد گناہ ہیں سوا شرک
کے تو آمنو کے معنے یہہ ہیں کہ تصدیق کی اوسکی کہ اللہ تعالیٰ توبہ گنہگارونکی قبول فرماتا ہی اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق
پروردگار تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنیوالا ہی گناہ اونکے مہربان ہی انپر ساتھہ قبول کرنے توبہ کے وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ
اور جب چپکا ہوا موسیٰ سے غصہ سکون کو یہاں تعبیر ساتھہ سکوت کے فرمایا حاصل یہہ ہی کہ جب غصہ ہوا ٹھنڈا اَخَذَ الْاَلْوَاحَ لیں باقی
تختیاں جو ڈالدی تھیں وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ اور بیچ لکھے اونکے ہدایت گمراہی سے تھی اور رحمت
تھی یعنے پاک ہونا گناہوں سے واسطے اون لوگونکے جو وہ عقاب پروردگار اپنے سے ڈرتے ہیں لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کیطرف
سے خطاب ہوا کہ بعضے سردارونکو بنی اسرائیل کے واسطے عذر کرنے عبادت گوسالہ کے طور پر لا موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا قوم نے
قبول کیا وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا اور چن لئے موسیٰ نے قوم اپنی میں سے ستر مرد واسطے وعدے ہمارے کے
اور ایک قول یہہ ہی کہ ایک گروہ بنی اسرائیل نے کہا کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام نہیں کیا جو تختیونپر لکھا ہی موسیٰ کا کلام ہی اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ای موسیٰ بنی اسرائیل کے سردارونمیں سے ایک جماعت کو اپنے ساتھہ کوہ طور پر لا تا کہ کلام میرا سنیں اور اوسپر گواہ ہوں حضرت
موسیٰ ستر آدمی ہمراہ اپنے لیکر طور پر گئے جب وہاں پہنچے ابر نمود ہوکر درمیان موسیٰ کے اور اونکے حائل ہوگیا موسیٰ پردۂ ابر میں در آئے
سردار قوم سجدہ میں گرے حق تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا امر اور نہی اور وعدہ اور وعید فرمایا جب ابر کھل گیا موسیٰ نکلے اور قوم سے کہا
کہ کلام الٰہی سنا اونھونے کہا سنا لیکن متکلم معلوم نہوا ہم ایمان جب لاوینگے کہ خدا کو آشکارا دیکھینگے یہہ کہتے ہی تھے کہ صاعقہ نے آکر اونکو
جلا دیا موسیٰ علیہ السّلام مضطرب ہوکر نیازمندی کرنے لگے فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جب پکڑا اون ستر آدمیونکو صاعقے نے اور

سبکو جلا دیا یا آواز مہیب آئی سنتے ہی دہشت سے سب مرگئے یا لرزہ اندام ہین اونکے پڑا ایسا کہ بند بند اونکا جدا ہونے لگا موسیٰ علیہ السلام ڈرے کہ یہ مرجا وینگے تو مجھے بنی اسرائیل کہینگے کہ سردار ونکو ہمارے تو لیجا کر مار آیا قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ کہا موسیٰ نے اے پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا اونکو پہلے اس سے اور مجھکو بھی یعنی المعالی ہین ہی کہ اونھین ہلاک کرنا بسبب گوسالہ پرستی کے اور مجھے باعث قتل قبطی کے اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا کیا ہلاک کرتا ہے تو ہمکو بسبب اس چیز کے کہ کیا ہو قوفونے ہم مین سے یعنے قوم ہمارے مین سے کہ گوسالہ کو پوجا یا رویت طلب کی اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ نہین یہہ مگر آزمایش تیرے بندونسے کہ اپنی باتین سنائین تو اونکو طمع رویت ہوئی اور گوسالہ سے آواز نکالی تو اونکو اوسکے پرستش کی رغبت ہوئی سمجھ لیجئے کہ ان ہی الا فتنتک کہنا کمال جرأت ہی جناب کبریا مین مگر یہہ کہ گستاخی محب ترک ادب نہین بلکہ عین ادب ہی **نظم** گستاخی عاشقان نہین ترک ادب + کیون جوش و خروش عشق ہی اسکا سبب ++ رافت تھا مقام بسیط موسیٰ کا نہین + کب کہتے فتنتک بدرگاہ رب + اور یہہ بھی اسی مقام بسیط سے ہی کہ موسیٰ نے کہا تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ گمراہ کرتا ہی تو ساتھ اس فتنے کے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ تو ہی دوست اور مددگار ہمارا ہی بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر بخشنیوالا ہی وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اور لکھ واسطے ہمارے بیچ اس دنیا کے نیکی کہ قبول توبہ ہی یا توفیق طاعت یا روزی حلال اور بیچ آخرت کے نیکی کہ مغفرت ہی یا جنت یا سعادت رویت اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ تحقیق ہمنے توبہ کی طرف تیرے قَالَ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ کہا اللہ نے عذاب میرا پہنچاتا ہون اوسکو جسے چاہون یعنے کفار کو وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور رحمت میری نے سما لیا ہر چیز کو دنیا مین مومن اور کافر کو ساتھ جان ڈالنے اور روزی دینے کے اور یہہ بھی ظہور رحمت الٰہی ہی خلق پر کہ آپسمین ایکدوسرے پر مہربانی کرتے ہین یا رحمت توبہ کی ہی کہ علی العموم فایض ہی اور محققون نے لکھا ہی کہ رحمت دو ہین ایک رحمت ذاتیہ ہی کہ اوسے رحمت مطلقہ کہتے ہین وہ دینا ہی بے سوال اور بے ثبوت استحقاق معطی لہ کے جیسے وجود مین لانا اور چشم اور گوش اور عقل و ہوش عنایت فرمانا دوسری رحمت وجوبیہ ہی کہ اوسے مقیدہ بھی کہتے ہین وہ بھی نتیجہ اوسی رحمت مطلقہ کا ہی جیسے بعد وجود دینے کے استعداد استفادہ کا اور قابلیت استفاضے کی عطا کرتا ہی **نظم** ایک رحمت تھی تیری وہ ابتدا + نیستی سے تو نے ہستی کی عطا + مرحمت فرمائے پھر ادراک و ہوش + بینی و دندان ولب اور چشم و گوش + بے سوال و بے لیاقت سب دیا + فضل سے تو نے کیا جو کچھ کیا + دوسری رحمت تیری بعد از وجود + خلق استعداد ہی ارب ودود + جس سے پائی ہمنے ہی راہ ہدیٰ + ورنہ گمراہی مین پڑتے ابتدا + تو ہی راہ دین پر لایا ہمین + اپنا رستہ تو نے دکھلایا ہمین + تیری ہی رحمت کا ہی یہہ سب ظہور + ای میرے مولیٰ میرے رب غفور + اور رحمت وجوبیہ کو مقیدہ اسواسطے کہتے ہین کہ مقید ساتھ کئی شرطون سے ساتھ اقوال اور افعال کے ہی چنانچہ فرمایا فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ پس البتہ لکھونگا وہ رحمت واسطے اون لوگونکے کہ بچینگے شرک سے اور دینگے زکوٰۃ فرض اور وہ لوگ وہ ہین کہ ساتھ آیتون ہماری کے ایمان لاتے ہین قتادہ رح نے کہا کہ یہود اور نصاریٰ نے آرزو اس رحمت کی کر کر کہا کہ ہم بھی آیتون پر ایمان رکھتے ہین اور زکوٰۃ مال ادا کرتے ہین ہمارے واسطے بھی یہہ رحمت ثابت ہوئی حق تعالیٰ نے اونکا رشتہ امید قطع کر کر اس رحمت کو مخصوص کیا ساتھ اسی امت کے اور فرمایا کہ مومنان پرہیزگار کہ جنکے واسطے یہہ رحمت ہی اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ وہ لوگ ہین کہ اخلاص دل سے پیروی کرتے ہین پیغمبر کی جو نبی ہی نانویسندہ اور ناخواندہ اور یہہ کمال تعریف آپ کی ہی کہ بن لکھے پڑھے عالم امور ظاہر و باطن تھے اور یہہ معجزات آپکے سے ہی **بیت** میرا محبوب بن پڑھنے کے سب علمون سے ماہر ہی + وہ امی ہی ولے علم دو عالم اوسپہ ظاہر ہی + بحر الحقائق مین ہی کہ عرب اصل اور منشا کو ام کہتے ہین جیسے مکہ کو ام القریٰ کہتے ہین کہ سب شہرونکا مبدا و منشا ہی اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ اصل سب کتابون کی ہی ایسے ہی حضرت بھی امی ہین یعنے اصل موجودات ہین کہ آپہی کے نور سے سبکا

ظہور ہی لولاہ لما اظہرت الربوبیۃ مؤید اس معنی کا اور لولاک لما خلقت الافلاک شاہد اس دعوی کا ہی بیت اصل سب کے
آپ ہین جو ور ہی سو فرع ہی + ناسخ ادیان اونکا دین اور اونکی شرع ہی + اَلَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وہ پیغمبر جو پاتے ہین نام اور تعریف اوسکی لکھی ہوئی نزدیک اونکے بیچ توریت کے لکھا ہی احمد الضحوك القتال یرکب
البعیر ویلبس الشملۃ تا آخر اور انجیل مین قول عیسی علیہ السلام ہی انی ذاهب الی ربی وربکم والفارقلیطا جاء تا آخر يَاْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ حکم کرتا ہی وہ نبی امی اونکو جو اوسکی پیروی کرتے ہین ساتھ بھلائی کے کہ توحید ہی اور منع کرتا ہی انکو
نامعقول سے کہ شرک ہی یا معروف اخلاق نیک ہین یا صلۂ رحمی ہی یا انصاف ہی اور منکر اخلاق قبیحہ ہین یا قطع رحم ہی یا بے انصافی
ہی وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اور حلال کرتا ہی واسطے اونکے پاکیزہ چیزین جیسے بحیرہ اور سائبہ یا چربی کہ یہود
پر حرام تھی اور حرام کرتا ہی اوپر اونکے ناپاک چیزین جیسے مردار اور لوہو اور سوّر یا مال پلید سود کا اور رشوت کا وَيَضَعُ عَنْهُمْ
اِصْرَهُمْ اور اوتار رکھتا ہی اونسے بوجھ اونکے یعنے تخفیف کرتا ہی اپنی امت سے ثقیل چیزونکو جیسے شریعت موسی مین تھا کہ جس عضو
سے گناہ ہو قطع کرتے اور جسقدر جامہ نجاست سے آلودہ ہوتا کاٹ ڈالتے وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور طوق جو تھی اوپر اونکے
موسی کے زمانے مین کہ قتل نفس تھا توبہ مین اور قصاص تھا بے عفو اور دیت کے اور مال غنیمت جلایا جاتا تھا فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس نبی امی کے بنی اسرائیل مین سے اور تعظیم
کی اوسکی اور مدد کی اوسکی دشمنون پر اور پیروی کی اوسی نور کی کہ اوتارا گیا ہی ساتھ اوسکے مراد نور سے قرآن ہی کہ کمال روشن ہی کیونکہ
دین دنیا کے امور اوس سے ظاہر ہین سمجھ لیجئے کہ لفظ معہ کا دلالت کرتا ہی بقائے قرآن پر کہ نازل کیا ہی اور ساتھ اوسکے باقی رہیگا
بخلاف الواح موسی کے کہ اکثر آسمانکو چلی گئین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہہ لوگ کہ ایمان لائے اور تعظیم اور نصرت اور متابعت کی وہ
ہین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے رحمت اور ثواب سے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بسبیل عموم کہ اے لوگو تحقیق مین پیغمبر ہون اللہ کا طرف تمھارے سبکے وہ اللہ کہ واسطے
اوسکے ہی پادشاہی آسمانون کی اور زمین کی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ کہ جلاتا ہی اور مارتا ہی
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور پیغمبر
اوسکے کے جو نبی ہی ان پڑھا لکھا وہ پیغمبر جو ایمان لاتا ہی ساتھ اللہ کے اور باتون اوسکی کے جو انبیا پر اوتاری ہین اور پیروی کرو اوس
پیغمبر کی تو کہ تم راہ راست پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور قوم موسی کی سے ایک جماعت ہی کہ راہ
دکھاتی ہی خلق کو ساتھ حق کے اور حق اور راستی کے عدل کرتے ہین درمیان خلق کے بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے عبد اللہ بن سلام
اور اصحاب اوسکے ہین رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہی کہ بعد وفات موسی علیہ السلام کے اور خلیفے اونکے حضرت یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل
گمراہ ہوگئے کفر اور عصیان اختیار کیا قتل انبیا پر کمر باندھی بعضے وہین راہ راست پر رہے اور اللہ سے دعا کی کہ درمیان ہمارے اور
قوم کے جدائی ڈال اللہ تعالی نے زیر زمین اونکے واسطے راہ کشادہ کردی اوس راہ سے وہ چین کے ملک سے پرے نکلگئے وہان اپنے گھر
بناکر رہنے لگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا شب معراج مین اوسطرف گذر ہوا آپنے دس سورتین قرآن کی اونپر پڑھین وہ سب ایمان لائے
آپ پر اب سب مسلمان ہین نماز پڑھتے ہین زکوۃ دیتے ہین جمعہ ادا کرتے ہین یہہ آیت اونکی شان مین نازل ہوئی ہی پھر حقتعالی اخبار قوم موسی کی اخبار
فرماتا ہی وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور کلڑے کئے ہمنے قوم موسی مین سے بارہ قبیلے جماعتین سبط ولد ولد کو کہتے ہین مراد اولاد یعقوب
علیہ السلام ہی اسباط بدل ہی اثنی عشرہ سے اور امم بدل ہی اسباط سے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے جب پانی مانگا اوس سے قوم اوسکی نے یہہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو سمجھ لیجئے کہ بنی اسرائیل وادی مین

سرگردان تھے گرمی آفتاب کی لگی پیاس نے غلبہ کیا حضرت موسیٰ سے پانی مانگا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر وحی کی کہ ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو مار اور
وہ پتھر اونکو جنگل مین مل گیا تھا اوسنے آواز کی تھی کہ اے موسیٰ مجھے اٹھالے مین تیرے کام آونگا پس موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھٹ نکلے اوس پتھر مین سے بارہ چشمے موافق عدد اسباط کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جان لیا ہر
شخص نے گھاٹ اپنا وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور سائبان کیا ہمنے اوپر انکے بادل کا کہ دھوپ سے ایذا نہ پاوین وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوَىٰ اور اتارا ہمنے اوپر اونکے من اور سلوی كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ کھاؤ پاکیزہ اوس چیز کی سے کہ دی ہمنے تمکو اور ذخیرہ
نہ کرو اونھون نے خلاف کہنے کے ذخیرہ کیا من وسلوی اترنا موقوف ہوگیا وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہ ظلم کیا انھون
نے ہمکو ذخیرہ کرنیمین ولیکن تھے نافرمانی سے جانون اپنی کو ظلم کرتے وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر جب
کہا واسطے بنی اسرائیل کے بعد جنگ قوم جبارونکے اور فتح اونکے رہو تم اوس بستی مین کہ اریحا یا ایلیا ہے اور کھاؤ اوسمین سے میوے اور اناج جہان چاہو
وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ اور کہو دور کر گناہ ہمارے ہمسے اور داخل ہو دروازہ مین اوس بستی کے سجدہ کرتے
ہوئے یا عاجزی سے جھکتے ہوئے بخشدینگے تمکو خطائین تمھاری سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ البتہ زیادہ دینگے ہم ثواب اور درجے احسان کرنیوالون کو
فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے ظلم کیا تھا اپنے پر اونمین سے باتکو سوا اوسکے جو کہی گئی تھی واسطے
اونکے یعنے حطہ کی جگہہ حنطہ کہا اور مسخراپن سے اناج مانگا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ پس بھیجا ہمنے اوپر اونکے
عذاب آسمان سے کہ صاعقہ تھا یا وبا بسبب اوسکے کہ تھے ظلم کرتے کہ لفظ کو غیر موضع اوسکے مین رکھا وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ
الْبَحْرِ اور سوال کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو بستی سے جو تھی اوپر کنارے دریاے شور کے طرف ملک شام کے اور اوس بستی کا نام ایلیہ تھا
مدین اور طور کے درمیان تھی یا مقنا نام تھا درمیان مدین اور عینونا کے تھی اور شریعت توریت پر وہان عمل تھا تعریف سنیچر کی اونپر لازم تھی
شکار مچھلی کا اوسدن کرنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہونا منع تھا اونھون نے خلاف امر کا کیا زبان داؤد علیہ السلام سے ملعون ہو کر مسخ ہوگئے
اونکا احوال ظاہر کرنیکو حق تعالی نے خطاب ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ یہود سے خبر اوس بستی والونکی پوچھ إِذْ يَعْدُونَ فِي
السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ جب تعدی کرتے تھے بیچ ہفتے کے کہ مچھلی کا شکار منع تھا اور کرتے
تھے جب آتی تھین اونکے پاس مچھلیان جسدن ہفتہ کرتے تھے ظاہر اور جسدن نہ ہفتہ کرتے نہ آتین اونکے پاس یہہ آزمایش تھی اللہ کی کہ ہفتے
کے دن جو شکار منع تھا مچھلیان پانی پر تیرتی پھرتی تھین اور سوا ہفتے کے اور دن کوئی مچھلی نظر نہ آتی تھی كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ
اسیطرح آزمایش کرتے تھے ہم اونکی بسبب اوسکے کہ تھے فسق کرتے سمجھ لیجئے کہ شہر ایلیہ والے ہفتے کے دن مچھلیان بہت دیکھکر للچاتے تھے
کہ کسیطرح پکڑین لیکن اوسدن شکار جو منع تھا دست انداز نہوتے تھے آخر حیلہ کیا کہ حوض کھودی اور نالے دریا سے حوضون تک لے آئے پھر
ہفتے کے دن جو مچھلیان دریا پر تیرتین اونکو گھیر کر اون نالونکی راہ سے حوضونمین لاکر راہ نالون کی بند کر دیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے
کئی بار جو یہہ عمل کیا اور عذاب کا اثر ظاہر نہوا دلیر ہوگئے تعظیم سبت کی موقوف کی اور وہ شہر والے تین گروہ ہوئے ایک گروہ یہہ فعل کرتی
تھی اور ایک منع کرتی تھی اور ایک نہ منع کرتی تھی نہ یہہ فعل کرتی تھی اور منع کرنیوالونکو ملامت کرتی تھی چنانچہ حق تعالی خبر دیتا ہے وَإِذْ
قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا اور پوچھ اہل کتاب سے خبر اونکی جب کہا ایک
جماعت نے اوس شہر والونمین سے جو نہ فعل کرتی تھی نہ منع کرتی تھی اونکو جو منع کرتی تھی کیون نصیحت کرتے ہو تم اوس قوم کو کہ اللہ ہلاک
کرنیوالا ہے اونکو دنیا مین بسبب نافرمانی اور ترک تعظیم ہفتے کے یا عذاب کرنیوالا ہے اونکو آخرت مین دوزخ کا عذاب سخت قَالُوا مَعْذِرَةً
إِلَىٰ رَبِّكُمْ کہا منع کرنے والون نے کہ یہہ نصیحت کرنی ہماری واسطے عذر کرنیکے ہے طرف پروردگار تمھارے کے یعنے ہمپر امر معروف واجب
ہے اسواسطے ہم اونکو نصیحت کرتے ہین کہ عند اللہ ہم معذور ہون وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ اور شاید کہ وہ بچین اس گناہ سے فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا

بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ پس جب بھولگئی گروہ شکار کرنیوالی جو کچھ کہ نصیحت کی گئی تھی ساتھ اوسکے نجات دیا ہمنے اون لوگونکو
کہ منع کرتے تھے برائی سے اور نا فرمانی سے وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اور پکڑا ہمنے اون لوگونکو کہ
ظلم کرتے تھے ساتھ شکار کے کہ منع تھا ساتھ عذاب سخت کے بسبب اوسکے کہ تھے فسق کرتے اور گروہ متوقعہ مین کہ نہ فعل کرتے تھے
نہ منع اختلاف ہی کہ نجات پائی یا ہلاک ہوئی توقف اونکے امر مین اولی ہی پس عذاب اوس گروہ کیسے ارشاد فرماتا ہی فَلَمَّا عَتَوْا
عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ پس جب سرکشی کی اوس چیز سے کہ منع کی گئی تھی اوس سے کہ شکار مچھلی کا تھا قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ کہا
ہمنے اونکو ہوجاؤ بندر ذلیل لکھا ہی کہ منع کرنیوالے جب ناامید ہوئے نصیحت قبول کرنے اونکیسے تو وہ اپنے اور اونکے درمیان دیوار
کھینچ لئے نہ وہ ادھر آوین نہ یہہ ادھر جاوین ملاقات آپسمین ہوا کیا ان اپنے اپنے محلے سے نکلکر دیکھا تو محلہ فاسقان سے آواز نہین
آتا تلاش کی تو سبکو بندر پایا ہر بندر گرد اپنے قرابت والیکے روتا ہوا پھرنے لگا اور منہہ اونکے جا بیسے ملتا تھا تین روز زندہ رہے چوتھے
دن سبکے سب مرگئے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جب پکار دیا پروردگار تیرے نے البتہ بھیجیگا اوپر یہود کے تا روز قیامت وہ شخص کہ پہنچاوے اونکو برا عذاب مانند قتل اور اجلا اور ضرب اور جزیہ
کے کہا ہی کہ بخت نصر بابلی نے پہلے قتل اور قید اونکو کیا پھر فارس کے پادشاہ کرتے رہے اور تاج و تخت چھینتے رہے یہانتک کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپنے فرمایا کہ مقاتلہ کرو اونسے کہ اسلام لاوین یا جزیہ قبول کرین یہہ حکم تا قیامت باقی ہی کافرون کے
حق مین اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالون کو
اور مغفرت چاہنے والونکو مہربان ہی کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے نہین پکڑتا وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا اور ٹکڑے کردیا ہمنے بنی اسرائیل
کو بیچ زمین کے جماعتین بڑی کوئی ولایت نہین ہی کہ جسمین یہودی نہون مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ بعضے اونمین سے نیک کار ہین دین موسوی
پر ثابت یا مراد اس سے وہ ہین جو ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے ہین یا وہ لوگ ہین کہ شب معراج مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم پر ایمان
لائے وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ اور بعضے اونمین سے سوا اوسکے بدکار ہین یعنے کافر اور فاسق وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ اور آزمایا ہمنے اونکو ساتھ بھلائیونکے مانند عیش اور غنا اور صحت کے اور برائیونکے مثل شدت اور فقر اور مصیبت نفس کے
اور مال کے شاید کہ وہ پھر آوین طرف خدا کے اور معصیت سے طرف طاعت کے اُنھون نے نعمت مین بجائے شکر کفر ظاہر کیا کہ کہنے
لگے ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء یعنے اللہ فقیر ہی ہم غنی ہین اور محنت مین صبر کی جا آغاز نالائق کلام کیا کہ ید اللہ مغلولۃ یعنے حقتعالی
کا ہاتھ بستہ ہی یعنے دیتا نہین کسیکو شی فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ
سَيُغْفَرُ لَنَا پھر جگہہ پر بیٹھے اونکے پیچھے اونسے برے جانشین کہ وارث ہوئے کتاب توریت کے یعنے سیکھا علم توریت کا آباسے لیتے ہین
اسباب اس جہانکا جو ناقص ہی یعنے حرام رشوت ہی اپیچ حکم کے اور کہتے ہین البتہ بخشا جاویگا واسطے ہمارے اونکے زعم مین یہہ تھا کہ گناہ دن
کے راتکو اور راتکے دنکو بخشے جاتے ہین اور وہ رشوت لینے کو گناہ نہین جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اور اگر آوے اونکے پاس اسباب مانند
اوسکے لیوین اسکو حاصل یہہ ہی کہ امید مغفرت کی رکھتے ہین اور رشوت لینے مین اور حرام کھانے مین اسقدر سرگرم ہین اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ
مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ کیا نہین لیا گیا اوپر اونکے عہد توریت مین یہہ کہ نہ بولین اوپر اللہ کے مگر سچ اوھون نے جھوٹھ
اللہ پر باندھا کہ گناہ دن کے راتکو اور راتکے دنکو بخشتا ہی اور جانتے ہین کہ جھوٹھ باندھتے ہین کیونکہ توریت اونکے پاس ہی وَدَرَسُوْا مَا
فِيْهِ اور پڑھا ہی اوھونے جو کچھ کہ بیچ اوسکے ہی اور یہہ حکم اوسمین نہین ہی وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور فلاح گھر آخرتکی
بہتر ہی اسباب دنیا سے واسطے اون لوگونکے کہ پرہیز کرتے ہین حلال جاننے سے کسی حرام کے اور جھوٹھ بولنے سے اوپر مالک علام کے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ نعمت عقبی بہتر ہی مال دنیا سے اور یعقلون ساتھ یائے تحتانیہ کے بھی قرأت ہی وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ

بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور جو لوگ محکم پکڑتے ہین قرآن کو اور قائم رکھتے ہین نماز کو تخصیص نماز کی باوجود اسکے کہ تمسک بکتاب مشتمل ہے
اوپر اقامت جمیع عبادات کے اسواسطے ہے کہ نماز ستون دین ہے دین کا قائم رکھنا نماز کے قائم رکھنے سے ہے اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ
تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب نیکی کرنیوالون کا وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ اور یاد کر جب اوٹھایا ہمنے
پہاڑ اوپر اونکے گویا کہ وہ سایبان ہے اور جانا اونھون نے کہ وہ گر پڑیگا اونپر اگر حکم توریت کا نہ قبول کرینگے کیونکہ خدا نے اوس سے خبر دی تھی کہا
خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ لو جو کچھہ کہ دیا ہمنے تمکو احکام سے ساتھہ قوت کے اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھہ بیچ اسکے
ہے امر اور نہی توکہ تم بچو وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جب لیا پروردگار تیرے نے فرزندان آدم سے پیٹھون اونکی سے اولاد اونکی کو اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی کے اس اقرار پر جو کیا اونھون نے
یا بعضونکو اوپر بعضونکے گواہ کیا اور کہا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى کیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا کہا بلکہ البتہ تو ہی پروردگار ہمارا حق تعالی
نے اولاد آدم کو نکالا بعضونکو پیٹھون بعضونکی سے اور یہان ذکر آدم علیہ السلام کا نفرمایا کہ سبکو معلوم ہے کہ وہ کل بشر کے باپ ہین ابو عبد اللہ
اپنے صحیح مین روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے عہد اولاد آدم سے وادی
نعمان مین کہ نزدیک عرفات کے ہے لیا اوسے نعمان سحاب کہتے ہین یا بطن نعمان اور لباب مین ہے کہ دہیا زمین ہے ولایت ہند مین
وہان عہد لیا اور حضرت آدمؑ کے نکلنے کے بعد بہشت سے یہہ واقع ہوا اور مدارک مین ہے کہ جمہور مفسرین اسپر ہین کہ بعد خلق آدم کے
اور بعضون نے کہا ہے قبل دخول بہشت کے میدان مین دروازہ بہشت کے کہ عرض اسجگہہ کی تیس ہزار سال راہ تھی اللہ تعالی نے اولاد آدم
کی صلب آدم سے نکالی مثل چیونٹیونکے اور اونمین عقل اور گویائی پیدا کی اور پوچھا کہ مین ہون پروردگار تمھارا اونھون نے اقرار کیا اور کہا شَهِدْنَا
شاہد ہوئے ہم اپنے اقرار پر اور بعضون نے کہا ہے ذریت آدم نے اقرار کیا اللہ تعالی نے فرشتونکو کہا کہ گواہ رہو اونھون نے کہا گواہ ہوئے ہم یا
خود جناب الہی فرماتا ہے کہ اقرار ذریت پر گواہ ہوئے ہم اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت
کے تحقیق تھے ہم اس اقرار سے غافل اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ
یا کہو تم سوا اسکے نہین کہ شریک کیا اللہ کا باپون ہمارے نے پہلے ہمسے اور رہتے ہم اولاد پیچھے اونکے اونکی پیروی کی ہمنے کیا پس ہلاک کرتا ہے اور
عذاب دیتا ہے ہمکو ساتھہ اوس چیز کے کہ کیا جھوٹھون نے یعنے باپون ہمارے نے سمجھہ لیجئے کہ یہہ بات مشرکونکی مسموع نہوگی کیونکہ عہد توحید کا
ہر شخص سے لیا ہے تقلید دوسرونکی شرک مین عذر نہین سمجھہ لیجئے کہ عہد الست کا بیخبر بھول گئے ہین اور بیدار دلونکے کانمین تا حال وہی ندا
ہے **بیت** روز ازل سے یہہ دل دیوانہ مست ہے + کانونمین ابتلک وہی بانگ الست ہے + علی سہل اصفہانی قدس سرہ سے پوچھا
کہ روز بلی یاد ہے کہا ہان کل تھا عبد اللہ انصاری رح نے کہا کہ یہہ بھی سخن نقصان ہے کل کیا آج ہے اوسدنکی ابھی رات نہین آئی صوفی
کو وہی دن ہے **بیت** آج کل صوفی کا احوال ایک ہے + ماضی و مستقبل و حال ایک ہے + منصور حلاج رح نے کہا کہ مخاطب اور
مجیب وہی تھا **بیت** خود الست و خود بلے اوسنے کہا + غیر کب تھا جو کہا اوسنے کہا + وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ
اور جسطرح میثاق بیان کیا ہمنے اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیون کو اپنی قدرت کی توکہ وہ پھر آوین تقلید سے طرف تحقیق کے
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا اور پڑھہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر قوم اپنی کے یا اوپر یہود کے قصہ اس شخص کا کہ دیا ہمنے
اوسکو علم آیتون اپنی کا یعنے کتابون کا جو اتاری تھین ہمنے وہ امیہ بن ابی صلت تھا عرب والا اوسنے کتب سماویہ پڑھکر معلوم کیا تھا
کہ یہہ زمانہ پیغمبر کے مبعوث ہونیکا ہے وہ جانتا تھا کہ مین ہی پیغمبر ہونگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حسد سے آپ پر
ایمان نہ لایا فَانْسَلَخَ مِنْهَا پس نکل گیا ان آیتون سے بواسطہ کفر اور عناد کے جیسے سانپ کچلی سے نکل آتا ہے فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ پس پیچھے لگا لیا اوسکو شیطان نے پس ہوگیا گمراہون سے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ابو عامر راہب تھا کہ حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فاسق لقب رکھا تھا مسجد ضرار کی بنا کا ساعی وہی تھا حضرت کی صفت اوسنے کتب الہیہ مین دیکھی تھی اور اوسکو
پہچانتا تھا اور ایمان آپ پر لایا تھا آخر کار انکار کیا اور کافر ہوا اور اشہر یہہ ہے کہ وہ شخص بلعم ابن باعور تھا کنعانیون او رجبارین سے
صحیفے ابراہیم علیہ السّلام کے پڑھے تھے دعوت اسما مین کامل تھا اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے قصد لڑائی کا قوم جبارین
سے کیا اوسنے اپنی جورو کے کہنے سے رشوت قوم سے لیکر بد دعا حضرت موسیٰ کو کی حق تعالیٰ نے اسم اعظم بھلا دیا ایمان اوسکا لے لیا ملعون
ہوا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے ہم اوسکو بسبب ان آیات صحف کے یا ان کلمات کے کہ مشتمل تھے اوپر اسم اعظم کے
درجون مین وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ولیکن وہ دنو ہمتی سے لگ گیا طرف زمین کے یعنے پست ہوا اور پیروی کی آرزو
اپنے کی کہ رشوت لی اور جورو کی بات مانی فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ پس مثال اوسکی خست مین مانند مثال کتے کے ہے إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ
أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ اگر بوجھ رکھے یا حملہ کرے تو اوپر اوسکے زبان لٹکا دے یا چھوڑ دے اوسکو زبان لٹکا دے غرض یہہ ہے کہ کتے کا دہتکارنا
اور نہ دہتکارنا یکسان ہے وہ اپنی صفت نہین چھوڑتا بلعم سگ صفت کا بھی یہی حال ہے کہ دنارت اور خسّت اپنی سے نہ باز رہا خواب
مین اوسنے دیکھا کہ بنی اسرائیل کو دعا بد مت کر اوسنے نمانا پھر جب لشکر موسیٰ علیہ السّلام کی طرف متوجہ ہوا کہ اوپر نفرین کرے گدھے نے
اوسکی سواری کے کہا کہ دیکھ اسباب سے باز آ تب بھی اوسنے کچھ خیال نہ کیا سچ ہے کہ بادتقدیر کیا کیا بوالعجبے دکھاتی ہے اگر جانب فضل سے
چلتی ہے تو مثل بہرام گبر کے ہزارونکو راہ دین کا عشقبازی کرتی ہے اور جو جانب عدل سے چلتی ہے مانند بلعم کے سیکڑونکو اسم توحید سے
پھرا کر ساتھ سگ خسیس کے دمساز کرتی ہے **بیت** کسیکو عشق صمد وہ دے ہے صنم پرستی سے دل پھرا کر + ہٹھائے تنجا نہین کسیکو حرم سے
جی صاف بس اٹھا کر + ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا یہہ مثل کہی گئی مثل ہے اوس گروہ کی کہ بسبب تکبر اور انکار کے جھونے
جھٹھایا آیتون ہماریکو کہ قرآن ہے اور یہہ گروہ کفار سکے کے ہین فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پس بیان کر قصے کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ تو کہ وہ فکر کرین اور
سمجھکر نصیحت قبول کرین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس گروہ سے یہود ہین کہ توریت کی آیتین جھٹھاتے تھے کیونکہ نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
چھپاتے تھے فرمایا کہ قصہ بلعم باعور کا اونکو سنا یا شاید کہ وہ پند پذیر ہون سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا
يَظْلِمُونَ بری ہے مثال اوس قوم کی جھونے جھٹھایا آیتون ہماریکو جان بوجھکر اور جانون اپنے کو تھے ظلم کرتے تقدیم مفعول کی دلالت کرتی
ہے کہ وبال ظلم کا انکے سوا انکے اور کو نہین پہنچا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي جسکو راہ دکھاوے اللہ پس وہ ہے راہ پانیوالا وَمَنْ يُضْلِلْ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ اور جسکو گمراہ کرے پس یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے دونون جہان مین وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
اور تحقیق پیدا کئے ہمنے واسطے دوزخکے بہت جنون سے اور آدمیون سے کہ حکم ازلی اونکی شقاوت پر صادر ہوا اور علم قدیم ہمارے مین اونکا کفر پر
رہنا اور شرک پر مرجانا چھپا نہین ہے لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا واسطے اونکے دل ہین کہ مطلقا نہین سمجھتے ساتھ اونکے **بیت** زنگار
سے انکار کے آئینہ دل ہی کدر + کرتے نہین صیقل اوسے مقصد کا منہہ کیا دیکھین پھر وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا اور واسطے اونکے آنکھین
ہین کہ کسی وجہ سے روئے حق نہین دیکھتے ساتھ اونکے **بیت** نہ کبھی آنکھہ اوٹھا بصنع خدا + نظر اعتبار سے دیکھا + وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ
بِهَا اور واسطے اونکے کان ہین کسیطرح سے سخن حق نہین سنتے ساتھ اونکے **بیت** وعظ و قرآن سن بسمع قبول + ورنہ کیا فائدہ کیا جو
عدول + أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ یہہ لوگ مانند چارپایونکے ہین بلکہ زیادہ تر گمراہ ہین کیونکہ چارپایون پر تکلیف شرع نہین اور یہہ
باوجود تکلیف شرع کے خواب و خور مین دنیائے فانی کے عمر صرف کرتے ہین اور قدم راہ آخرت مین کہ نعمتین وہان کی باقی اور لذتین دائمی ہین نہین
دھرتے أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ یہہ لوگ وہی ہین غافل اور غفلت مین اپنے کامل **نظم** آدمی مین عقل و شہوت ہے بھری + روح ہے اور
جسم ہے ایمولوی + عقل گر شہوت پہ غالب اوسکی آئے + تو فرشتے سے بھی بالا رتبہ پائے + اور جو شہوت غالب آئی عقل پہ + تو بہایم
سے بھی ہے گمراہ تر + جو کہ شہوت سے نہین آتے نکل + وہ ہی کالانعام ہین بلہم اضل + لکھا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا اوسنے حق تعالیٰ

کو ساتھ نام اللہ کے یاد کیا پھر رحمن کے ابو جہل نے کہا کہ پیغمبر اور اصحاب اونکے کہتے ہین کہ ہمارا ایک خدا ہی اُسکی عبادت کرتے ہین یا ہم یہہ شخص
دو خدا اونکو یاد کرتا ہی تب یہہ آیت نازل ہوئی وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا اور واسطے اللہ کے ہین نام اچھے پس پکارو اوسکو ساتھ
اون کے مراد اوس سے نود و نہ نام ہین کہ جسکے حق مین حدیث مین آیا ہی من احصاہ دخل الجنۃ جسنے گھیرا اونکو یعنے یاد کیا اون ناموکو
داخل ہوا بہشت مین وہ یہہ ہین هو الله الذی لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز
الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع
المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي الكبير الحفيظ المقيت الحسيب
الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي الحميد
المحصي المبدئ المعيد المحيي المميت الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الفرد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر
الاول الآخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر التواب المنعم المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاكرام
المقسط الجامع الغنی المغنی المانع المعطی الضار النافع النور الهادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور صاحب
کشاف نے کہا ہی کہ واسطے اللہ کے صفات نیک ہین مانند عدل اور احسان اور جزا اور رحمت کے پس اوسکی تعریف ساتھ ان صفات کے
کرو اور کہا ہی بعضون نے کہ متخلق ہو ساتھ اخلاق ربانی کے اور متصف ہو ساتھ صفات حقانی کے وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ
اَسْمَاۗىِٕهٖ اور چھوڑ دو متابعت اونکی جو کجراہی کرتے ہین بیچ نامون اوسکے جہل سے یعنے جو نام کہ شریعت مین نہین اون نامون سے اللہ کو
پکارتے ہین جیسے اعراب یا ابا المکارم اور یا ابیض الوجہ اور نصاری یا ابا المسیح اور حکما علۃ الاولی کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ الحاد
اشتقاق اسماء اصنام ہی اسماء الہی سے جیسے لات اللہ سے اور عزی عزیز سے اور منات منان سے سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
البتہ جزا دئے جاوینگے ملحد جو کچھہ کہ تھے کرتے سمجھہ لیجئے کہ ذکر اون لوگون کا کہ واسطے دوزخکے پیدا کئے ہین مذکور کر کر ذکر اہل بہشت کا فرماتا
ہی وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور اون لوگون سے کہ پیدا کیا ہمنے واسطے بہشت کے کہ ایک جماعت ہی
کہ وہ راہ دکھاتے ہین ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہین اپنے حکمو مین اور وہ جماعت مہاجر اور انصار اور پیرو اونکی ہی رضوان اللہ علیہم
اجمعین وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ اور جنھون نے جھٹھایا آیتون ہماریکو یعنے کفار مکہ البتہ درجہ بدرجہ
کھینچینگے اونکو ہلاکت کی طرف اسطرح سے کہ نہ جانین وہ یعنے جب گناہ کرتے ہین تو نعمت اونکو زیادہ دیتے ہین تا کہ طغیان اور سرکشی مین
زیادتی کرین امام قشیری نے کہا ہی کہ استدراج عطائی برہی اور نسیان شکر یعنے نعمت عطا کرتا ہی اور دل سے شکر بھلاتا ہی یہانتک
کہ مستحق عذاب کے ہوتا ہی وَاُمْلِيْ لَهُمْ اور ڈھیل دونگا مین اونکو مدت تک پھر مواخذہ کرونگا مین اونسے اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ تحقیق
مکر میرا یعنے گرفت میری مضبوط ہی سمجھہ لیجئے کہ کید چھپا فریب ہی اسیواسطے استدراج کو کہ ظاہر مین احسان باطن مین خذلان ہی کید
کہا لکھا ہی کہ ایکرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل التحیات کوہ صفا پر چڑھکے ایک ایک قریش کو عذاب الہی سے ڈراتے تھے ایک
سردار نے قریش کے کہا کہ آج تم دیوانے ہوئے ہو کہ تمام شب چلاتے ہو یہہ آیت اتری اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ کیا
نہین فکر کرتے یہہ معاند کہ نہین ہی واسطے صاحب اونکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنون یہہ وہی عاقل ہی کہ پہلے اظہار دعوت کے
کہ جسے امین کہتے تھے تم اب بعد دعوت کے کیون دیوانہ کہتے ہو اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ نہین وہ مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے ظاہر اَوَلَمْ
يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین نظر کرتے بیچ بادشاہی آسمانونکے اور زمین کے بعضون نے کہا ہی کہ ملکوت آسمان
نجوم ہین اور شمس اور قمر اور ملکوت زمین دریا ہین اور جبل اور شجر وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اور جو کچھہ پیدا کیا اللہ نے ہر چیز سے کہ کمال
قدرت صانع اور جمال وحدت خالق اونپر کھلجائے وَاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ اور یہہ کہ شتاب ہی یہہ کہ نزدیک

ہووے اجل اونکے یعنے کیون نہین نظر کرتے اسبات پر کہ شاید اجل اونکی نزدیک آپہنچی ہوا ور پہلے مونکے کام وہ کرین کہ موجب نجاح
دوسرا اور باعث فلاح دین و دنیا ہووے **بیت** پیغام اجل سے پہلے رکھہ زین + برتوسن فکر دررہ دین فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ
يُؤْمِنُوْنَ پس ساتھہ کونسی باتکے بعد قرآنکے ایمان لاوینگے یہہ مشرک جو قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ یہہ **بیت** حقایق کا دوعالم کے ہی
جامع + ہی ہمن کل شئی اس سے لامع مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ جسکو گمراہ کرے اللہ اور قرآن پر ایمان نلاوے پس نہین کوئی راہ
دکھانیوالا واسطے اوسکے کہ راہ سیدھی پر لاوے وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور چھوڑتا ہی اونکو بیچ سرکشی اونکی سرگردان رہ
لکھا ہی کہ قریش نے یا یہود نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتاؤ کہ قیامت کب آویگی اگر تم پیغمبر ہو اور یہہ سوال واسطے امتحانکے تھا وہ
جانتے تھے کہ سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا یہہ آیت اُتری يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا سوال کرتے ہین تجھکو قیامت سے کب ہی
وقت قائم ہونے اوسکیکا سمجھہ لیجیئے کہ قیامت کو ساعت اسواسطے کہا کہ ساعت بساعت قائم ہوگی یا حساب سب خلایق کا اوسمین کم ساعت
سے ہوجاویگا یا باوجود اس درازی کے اللہ کے نزدیک ایکساعت ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ کہہ سوا اوسکے نہین کہ علم اوسکا نزدیک
پروردگار میرے کے ہی کسی فرشتہ مقرب کو اور پیغمبر مرسل کو اوس سے مطلع نہین کیا لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ نہ ظاہر کریگا قیامت کو وقت اوسکے
پر مگر وہی ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بھاری ہی جاننا اوسکا بیچ آسمانونکے اور زمین کے یعنے اہل آسمان اور زمین پر بسبب ہیبت اوسکے
کے اور گویا حکمت اوسکے اخفا کی یہی ہی لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً نہ آویگی تمپر قیامت مگر ناگہان يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا سوال کرتے
ہین تجھسے آنیکا اوسکے اور وقت کا اوسکے اسطرح کہ گویا تو مہربان ہی اور دوست رکھتا ہی سوال اس سے اور حالانکہ تجھے کچھہ کام
نہین اس سوال سے کیونکہ سوا اللہ کے کسیکو علم اسکا نہین ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ دوسرے بار تاکید اور مبالغے سے سوا اسکے
نہین ہی کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ کے ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اوسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا
وسیط مین ہی کہ مکے والونے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تمھارا تمکو کیون نہین خبر کردیتا کہ نرخ غلے کا گران یا ارزان ہوگا کہ تم ارزانی
مین لے رکھو اور گرانی مین بیچ ڈالو تا کہ تمکو نفع ہو یہہ آیت اُتری قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہہ نہین اختیار رکھتا
مین واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہے اللہ اور مجھے بتاوے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اور اگر ہوتا مین
کہ بن بتائے اللہ کے جانتا غیب کو البتہ بہت لیتا بھلائی سے کہ مال اور منفعت اور فتح اور غنیمت ہی وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اور نہ لگتی مجھکو
برائی کہ فقر اور مرض اور رنج اور ہزیمت ہی اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا منکرونکو اور خوشخبری
دینے والا واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین مجھپر اور جو مین لایا ہون اوسپر هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا
زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم علیہ السلام ہین اور پیدا کیا اوس سے جوڑا اوسکا کہ حوا ہین تو کہ
آرام پکڑین حضرت آدم طرف حوا کے اور اُلفت کرین اونسے فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ پس جب ڈھانکا آدم علیہ السلام
نے حوا کو یعنے خلوت کی اوس سے بوجھہ اوٹھایا حوا نے بوجھہ ہلکا یعنے حاملہ ہوئی نطفہ آدم اوسکے رحم مین درآیا پس چلی گئی ساتھہ اوس بوجھکے
یعنے آتی جاتی تھی فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ پس جب بوجھل ہوئی حوا یعنے حمل
بڑھ گیا دعا مانگی آدم اور حوا نے اللہ پروردگار اپنے سے کہ اگر دیگا ہمکو فرزند تندرست خلقت مین چست صورت مین درست البتہ
ہونگے ہم شکر کرنیوالونسے اس نعمت پر ایک قول یہہ ہی کہ جب حوا حاملہ ہوئین شیطان انجان شکل بنکر آیا اور پوچھنے لگا کہ تمھارے پیٹ
مین کیا ہی حوا نے کہا مجھے معلوم نہین کہا کوئی درندہ یا اور چارپایہ ہوگا پھر پوچھا کہ کہانسے نکلیگا حوا نے کہا مین نہین جانتی کہا منہہ
سے یا کان سے یا ناک سے نکلیگا یا پیٹ تمھارا پھاڑکر نکلیگا حوا ڈرین اور یہہ احوال حضرت آدم سے کہا وہ بھی اندیشناک ہوئے
پھر ابلیس دوسرے بار اور شکل بناکر آیا اور اونسے سبب غم کا پوچھا اونھونے یہہ سب احوال کہا ابلیس بولا کہ کچھہ غم نہ کھاؤ مجھے اسم

اعظم یاد ہے اور مستجاب الدعوات ہون اللہ سے دعا کرونگا کہ اس حمل کو مثل تمھارے بشر درست خلقت پیدا کرے اور آسانی سے باہر نکالے لیکن اس شرط پر کہ عبد الحارث اوسکا نام رکھو اور حارث نام ابلیس کا تھا فرشتون مین حوا نے اوس ملعون کے فریب مین آکر قبول کیا فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا پس جب دیا اللہ نے اونکو فرزند درست خلقت کیا دونون نے واسطے اللہ کے شریک بیچ اوس چیز کے کہ دیا تھا اونکو اور شریک کیا بیچ نام کے نہ بیچ عبادت کے کہ عبد اللہ کی جگہہ عبد الحارث نام رکھا صاحب کشاف نے اور قاضی بیضاوی نے کہا ہے کہ نفس واحد قصی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین ہے حق تعالی نے اوسکو زوجہ اوسکی جنس سے عربی قریشی دی اور دونون زن اور شوہر نے شرط کی کہ اگر خدا فرزند شایستہ عطا کریگا تو شکر اوسکا کرینگے اللہ نے چار فرزند دئے اونھون نے نامون مین شریک اللہ کے پیدا کئے کہ عبد مناف اور عبد العزی اور عبد قصی اور عبد الدار نام رکھا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پس بلند ہے اللہ اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہین قصی اور اولاد اوسکی اور قول اول پر ضمیر یشرکون کی شامل ہے سب مشرکون کو اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ کیا شریک لاتے ہین اللہ کی عبادت مین اوس چیز کو کہ نہین پیدا کرتے کچھ اور قدرت بھی نہین رکھتے پیدا کرنیکی اور وہ پیدا کئے جاتے ہین یعنے اللہ کے مخلوق ہین اور مخلوق خالق نہین ہوتا وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ اور نہین کر سکتے بت واسطے پوجنے والون اپنے کے مدد کہ نفع پہنچاوین یا ضرر دفع کرین اور نہ اپنی جانونکو مدد کرتے ہین کہ کوئی انکو توڑے یا نجاست لگاوے تو مانع ہون وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانو مشرکونکو طرف ہدایت کے نہ پیروی کرین تمھاری سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ برابر ہے اوپر تمھارے یا پکارو تم انکو طرف دین حق کے یا تم چپکے رہو سمجھ لیجیے کہ یہہ آیت خاص ایک قوم کفار کے حق مین ہے جیسے ابو جہل اور سوا اوسکے کہ ہرگز ایمان نہ لائے اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ تحقیق کہ جنکو پکارتے ہو تم اے مشرکو سوا خدا کے اور الہ جانتے ہو بندے ہین مثل تمھارے مملوک اور مسخر فرمان الہی کے پس پکارو تم اونکو پس چاہیے کہ جواب دین تمکو اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ الہ ہین کیونکہ الہ وہ ہے کہ اپنے عابدونکی دعا اجابت کرے اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ کیا واسطے اون بتونکے پانون ہین کہ اپنے کام کو چلتے ہین ساتھ اونکے جیسے تم چلتے ہو اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ یا واسطے اونکے ہاتھ ہین کہ چیزونکو پکڑتے ہین ساتھ اونکے جیسے تم پکڑتے ہو اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ یا واسطے اونکے آنکھین ہین کہ دنیا مین دیکھتے ہین ساتھ اونکے جیسے تم دیکھتے ہو اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا یا واسطے اونکے کان ہین کہ عالم مین سنتے ہین ساتھ اونکے جیسے تم سنتے ہو اور تم آپ قائل ہو کہ اونکے نہ پانون ہین چلنے والے نہ ہاتھ ہین پکڑنے والے نہ آنکھین ہین دیکھنے والی نہ کان ہین سننے والے پس تم اونسے فاضل تر ہوئے اور نہایت جہل ہے کہ فاضل مفضول کو پوجے سمجھ لیجیے کہ یہہ آیت جہل کفار مین نازل ہوئی ہے بعد الزام کھانے کے کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہمارے خداؤنکی برائی مت کرو مبادا تم کسی آفت مین پھنسو حقتعالی نے فرمایا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بلاؤ تم شریکون اپنے کو کہ اللہ کے پیدا کئے ہین اور میری دشمنی رکھتے ہو جاؤ پھر مکر کرو مجھسے جتنا تم سے ہو سکے پس مت دو ڈھیل مجھکو مین قائم ہون اللہ کی حمایت پر تمھارے مکر سے نہین ڈرتا **بیت** دو عالم کی عداوت سے ہے کیا ڈر ÷ نگہبان ہے میرا اللہ اکبر + اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ تحقیق دوست میرا اللہ ہے جسنے اتارا ہے قرآن اور وہی دوستی کرتا ہے صالحونکی وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ اور جن لوگونکو کہ پکارتے ہو تم اور عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے نہین کر سکتے مدد تمھاری اور نہ جانون اپنی کو مدد دیتے ہین وقت توڑنے بگاڑنے کے وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانو کافرونکو طرف دین راست کے نہ سنینگے سمع قبول سے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اور دیکھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ ظاہر مین آنکھین کیے ہوے ہین طرف تیرے اور حال یہہ ہے کہ وہ نہین دیکھتے تجھکو نظر بصیرت سے بصورت دیکھتے ہین اور بمعنی تجھ سے غافل ہین **مصراع**

حقیقت مین تیرے عرفان سے بہہ سخت جاہل ہین + سلطان محمود غازی نے حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ سے پوچھا کہ سر
اسبائمین کیا ہی کہ سلطان العارفین قدس سرہ نے فرمایا کہ جسنے بایزید کو دیکھا آتش دوزخ اوسپر حرام ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہہ بات نہین فرمائی اور کفار اور یہود اور منافق آپکو دیکھتے تھے حضرت شیخ نے کہا کہ اس دیکھنے کو رویت ظاہری پر حمل مت کر
معلوم ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اوس زمانہ مین چند شخصون نے کہ خاصان صحابہ سے تھے دیکھا ہوگا اور وقت بایزید مین
بھی تھوڑے سے لوگ جمال بایزید سے بینا ہوئے ہونگے **بیت** تاب نظارہ کہان دیدۂ بیچار یکو + چاہیے اور ہی دیدہ تیرے نظار یکو
خُذِ الْعَفْوَ پکڑ درگذر اس آیت کو جامع اخلاق نیک سے فرمایا ہی اختیار کر عفو کو یعنے لوگونسے آسانی چاہ مشکل پکڑ نیسے ہوجاوینگے
تباہ یا صفت عفو اختیار کر اور گناہ سے گناہگار ونکے درگذر وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ اور حکم کر اور ونکو ساتھ بہتر
اقوال و افعال کے اور منہہ پھیرلے جاہلون سے اور اونسے مت جھگڑ بعضون نے کہا ہی عرف وہ خصلت ہی جسے عقل پسند کرے اور
شرع قبول فرمائے ابو حمزہ بغدادی نے کہا کہ نفس بڑا جاہل ہی لائق تر ہی اس سے اعراض کرنا کشاف مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ حقیقت اس سخن کی کیا ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہی کہ پیوند کر اوس سے جو تجھہ سے
قطع کرے اور عطا کر اوسکو جو تجھے محروم رکھے اور عفو کر اس سے جو تجھہ پر ستم کرے **بیت** جو تجھے زہر دے اوسے دے قند +
جو کرے قطع اوسسے کر پیوند + سمجھہ لیجیے کہ حقیقت مین اصول مکارم اخلاق یہی ہین کہ اوس حکیم مطلق جلشانہ نے فرمائے وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ اور اگر وسوسہ کرے تجھکو شیطانی طرفسے وسوسہ ڈالنے والا بس پناہ پکڑ ساتھہ اللہ کے شر اسکیسے
ما زائدہ ہی بعد ان شرطیہ کے اور نزغ بمعنی نازغ ہی إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق وہ سننے والا ہی جو توکہے جاننے والا ہی جو تو دل
مین رکھے إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے ہین اللہ سے یا
پرہیز کرتے ہین شرک سے اور معاصی سے جب مس کرتا ہی اونکو وسوسہ شیطان یاد کرلیتے ہین خدا کو اور اوسکے وعید سے اندیشہ کرتے ہین
پس ناگہان وہ دیکھنے لگتے ہین راہ صواب کو اور خطرۂ شیطانی کو دفع کرکر طریق رحمانی پر چلنے لگتے ہین وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ
ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ اور بھائی کافرونکے کہ شیاطین ہین کھینچتے ہین کافرونکو بیچ گمراہی کے پھر نہین تھمتے گمراہ کیئے جاتے ہین وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ
قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا اور جب نہین لاتا تو پاس اونکے آیت قرآن کی وقت خواہش اونکیکے کہتے ہین کیون نہین کھینچ لاتا اوسکو کہے والے جب
آیت طلب کرتے اور نزول مین اوسکے تاخیر ہوتی تو کہتے بطریق استہزا کیون نہین بناتا آیت جیسی اور آیتین بنائی ہین حق تعالی نے فرمایا کہ
قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَى إِلَيَّ مِنْ رَبِّي کہہ سوا اسکے نہین کہ مین پیروی کرتا ہون اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے پروردگار
میرے سے اور تصنیف کرنیوالا قرآنکا نہین ہون مین هَذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ یہہ قرآن دلیلین ہین کہ جنسے
حق ظاہر ہوجاتا ہی نازل ہوا پروردگار تمھارےسے اور راہ دکھانیوالا ہی اور رحمت ہی واسطے اوس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین خدا
اور رسول پر اسباب نزول مین ہی کہ ایک جوان انصاری حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور جو حضرت پڑھتے تھے سو وہ بھی ساتھہ پڑھتا
جاتا تھا یہہ آیت اتری وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز مین بس سنو
اوسکو اور چپکے ہور ہو امام کے ساتھہ مت پڑھتے جاؤ تو کہ تم رحم کیئے جاؤ ظاہر اس آیت سے یہہ نکلتا ہی کہ سکوت لازم ہی جہان قرآن
پڑھا جاوے لیکن عامہ علما خارج نماز کے مستحب کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد سکوت ہی وقت خطبہ جمعہ کے اور خطبہ مشتمل ہوتا
ہی آیات قرآنی کو وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار اپنے کو بیچ جی اپنے کے
عاجزی سے اور ڈر سے **بیت** امید فضل پہ تیرے سب اپنی زاری ہی + بخوف عدل سدا جیکو بیقراری ہی + وَدُونَ الْجَهْرِ
مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ اور کم جہر بات سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلون سے ذکر خدا کے

الثلث

یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے اور صبح و شام ذکر کرنے سے غرض دوام ذکر ہے اور یہہ وقت افضل اوقات شبانروزی ہین اسواسطے اونکو ذکر فرمایا لکھا ہے کہ کفار مکہ سجدے سے جناب الٰہی کے نفرت کرتے تھے لما نامرنا وزادھم نفورا سو حق تعالی نے فرمایا اے حبیب میرے اگر کافر سجدے میرے سے سرکشی کرتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین نہین تکبر کرتے عبادت اللہ کی سے اور تسبیح کرتے ہین اسکی اور اوسیکو سجدہ کرتے ہین یہہ آیت تعریض مشرکان اور تنبیہ مومنان ہے اسیواسطے بعد تلاوت اوسکے سجدہ کیا چاہئے اور سجدے تلاوت کے چودہ جگہہ قرآن مین ہین اور دو مقام پر اختلاف ہے ایک سورۂ حج کے آخر مین کہ بمذہب امام شافعی اور امام احمد سجدہ ہے اور نزدیک امام اعظم کے اور باقی ائمہ کے نہین دوسری سورہ صاد مین بمذہب امام اعظم سجدہ ہے اور بمذہب باقی ائمہ نہین اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے سجدہ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے پر خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین واجب ہے فی الحال اور اگر فوت ہوجاوے تو قضا اوسکی لازم ہے اور نزدیک دوسرے اماموں کے سنت ہے پس اونکے مذہب کے موافق اگر فوت ہوجاوے تو قضا لازم نہین اور محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ مین اس سجدیکو سجدۂ ملائکہ کہا ہے پس ساجد کو چاہئے کہ خصایص ملکی حاصل کرے تو کہ حقیقت کو اوس سجدیکی پہنچے نکتہ اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد یہان کھلتا ہے اور سر فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود یہان ظاہر ہوتا ہے شیخ الاسلام نے کہا جو سر کہ سجدہ مین نہین سفیہ ہے اور جس کف مین جود نہین کفچہ ہے بیت یہان افضل جود سے ہے بزرگی سجود سے + یہہ دو ہون تو بہ ہے ہونا وجود سے + **سورۂ انفال** مدنی ہے پچھتر آیتین ہین ایکہزار دوسو چوراسی کلمے ہین پانچہزار دوسو چورانوے حرف ہین فواصل اوسکے مدم قطرب ہین اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورۂ اعراف کے یہہ ہے کہ اعراف مین احوال جزا کا کافرونکے کہ بیچ آخرت کے ہوگی تھا اور اسمین بیان ذلت اونکے اور قتل اور قید کا دنیا مین ہے

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَۃً

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ سوال کرتے ہین تجھہ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ لینے کفار کے کہ اس امت پر حلال ہین یا نہین بعضون نے لکھا ہے کہ اہل بدر لوٹین کفار کی اختلاف کرتے تھے جوان کہتے تھے کہ ہم لڑے ہین ہمارا حق ہے اور بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار تمھارے تھے ہمارا حصہ بھی ہے آخر حضرتؐ کے پاس آکر پوچھا حق تعالی نے یہہ آیت اونکے جواب مین اتاری قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ کہہ کہ حکم لوٹونکا واسطے اللہ کے ہے اور رسول کے ہے کہ حکم الٰہی سے جسکو چاہے بانٹے فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ پس ڈرو اللہ سے اور جھگڑا مت کرو اور درست کرو معاملے آپس کے عبادہ بن صامتؓ نے کہا کہ اہل بدر کے حق مین یہہ آیت آئی ہمنے اختلاف کرکر راہ عدل سے انحراف کیا تھا حقتعالی نے حکم تقسیم کا اپنے رسول کو فرمایا اور ہمنے معاملات کو درست کیا وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکیکی بیچ تقسیم غنایم کے اگر ہو تم ایمان والے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ سوا اوسکے نہین کہ مومنان کامل وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ڈرجاتے ہین دل اونکے قطعہ ہیبت سے جلال کبریای کی + عظمت سے کمال کبریای + ہوجاتا ہے رنگ فق اونکا + دہشت سے سوال کبریای کی + یا اوسکے انعام اور افضال پر نگاہ کرکر اور اپنی تقصیر اعمال پر ترسان ہوتے ہین وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر اونکے آیتین اسکی یعنے قرآن زیادہ کرتی ہین وہ آیتین اونکا ایمان یعنے جو آیت نازل ہوتی ہے اور وہ سنتے ہین تصدیق اور یقین اونکا اور زیادہ ہوتا ہے حقایق سلمی مین ہے کہ برکت تلاوت سے نور یقین باطن مین اونکے پیدا ہوتا ہے اور زیادتی طاعت کی اوپر ظاہر اونکے ہویدا ہوتی ہے بحر الحقایق مین ہے کہ ایمان حقیقی ایک نور ہے کہ بقدر وسعت روزنۂ دل کے باطن مین چمکتا ہے پس جب اہل دل آیات قرآنی سنتے ہین روزنہ دل اونکا برکت اوسکی سے کشادہ تر ہوجاتا ہے اور نور ایمان اوسمین سے زیادہ تر آتا ہے پس نور جمال مین مستغرق ہوجاتے ہین بیت

غرق نور شہود ہین یہہ لوگ + صاحب فضل وجود ہین یہہ لوگ + وَّعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین
نہ دنیا اور اہل دنیا پر کیونکہ جو غلبۂ نور الٰہی سے مضمحل اور فانی ہوا پروای ماسوا اوسکو کیا رہی بلکہ مشاہدۂ ماسوا دیدۂ شہود اوسکیسے
اوٹھ گیا نظم غرق دریا مین جو کوئی ہو گیا + اوسکو جز دریا کے کیا سوجھے بھلا + جسطرف نظرین اوٹھاوے آب ہے + آپ ہی ہین اوسکو
خورد و خواب ہے + اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ مومنان کامل وہ ہین کہ اخلاص سے قایم رکھتے ہین نماز کو ساتھ
شرایط اور آداب اوسکے اور اوس چیز سے کہ دی ہے ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین راہ الٰہی مین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یہہ لوگ کہ اعمال
باطنی کو کہ دہشت اور توکل ہے ساتھ اعمال ظاہری کے کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہے جمع کرتے ہین وہ ہین ایمان والے ساتھ تحقیق کے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو منافق نہو وہ مومن حق ہے لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ واسطے اونکے درجے
ہین نزدیک پروردگار اونکے اور بخشش ہے گناہون کی اور رزق ہے باکرامت صاف کدورت اکتساب سے اور خالی خوف حساب سے
امام قشیری نے کہا ہے کہ رزق کریم وہ ہے کہ مرزوق کو شہود رازق سے باز نرکھے نظم رزق مین رزاق کے غافل نہو + چھوڑ دے
اسباب کو اے نیکخو + معطی ہر خیر و شر اللہ ہے + بے سبب سوئے مسبب راہ ہے + رکھنا پھر تیری نگہ سوئے سبب + سو عجب ہے سو عجب
ہے سو عجب + اصل دیکھیگا تو اصل ہو گا تو + فرع دیکھیگا تو احول ہو گا تو + لکھا ہے کہ قافلہ قریش کا اسباب مال لیکر شام سے پھرا تھا
ابو سفیان اوسمین سردار تھا جبرئیل نے آکر حضرتؐ کو خبر کی آپنے مسلمانون سے احوال کہا سبنے کثرت مال اور قلت رجال معلوم کر کر قصد
لوٹنے کا کیا اور مدینے سے باہر نکلے ابو سفیان نے سنکر ضمضم غفاری کو طرف مکے کے روانہ کیا کہ جلد قریش سے مدد لاوے ابو جہل بہت
لوگونکو ساتھ لے مدد قافلے کو بدر کیطرف چلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وادی ذفران مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر لشکر کفار کے آنیکی خبر کی
مدارک مین ہے کہ حضرتؐ نے صحابہؓ کو کہا کہ قافلہ لوٹنے پر خوش ہوا کہ حرب کفار پر بعضون نے کہا کہ حرب کی ہم مین کہان طاقت ہے اگر قافلہ
ہاتھ لگے تو مناسب ہے حضرتؐ اس بات سے ناخوش ہوئے اور اکابر صحابہ نے حرب اختیار کیا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ مین گویا جنگ گاہ
دیکھ رہا ہون یہان ابو جہل مرا پڑا ہو گا اور یہان امیہ بن خلف اور یہان فلانا اور یہان فلانا اور جو آپنے فرمایا تھا وہی ہوا ایک قدم
کسیکا مقتل سے نہ بدلا سو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھکو بدر مین کہ ہزیمت گاہ کفار ہے اللہ سبحانہ لیجاویگا كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ
بِالْحَقِّ جسطرح سے نکالا تجھکو پروردگار تیرے نے گھر تیرے سے کہ مدینہ ہے ساتھ حق کے وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ اور تحقیق ایک
گروہ مسلمانون مین سے البتہ ناخوش رکھتے ہین بدر کے جانے کو بے اسباب اور رنج سفر کے سبب نہ بطریق مخالفت امر رب يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ
بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ جھگڑا کرتے ہین تجھ سے بیچ اختیار حق کے کہ جہاد ہے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا اونپر کہ جہاد واجب ہے یا بعد اوسکے کہ معلوم کیا
اونھون نے تیرے بتانیسے کہ اعدا پر فتحیاب ہونگے اور باوجود اسکے لیے جاتے ہین كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ گویا کہ ہانکے
جاتے ہین طرف موت کے اور گویا کہ وہ دیکھتے ہین اسباب اور علامات موت کی اور یہہ صورت بسبب قلت عدد اور مدد کے اور کمی زاد
اور استعداد اونکے کے تھی کیونکہ تمام لشکر تین سو پانچ آدمیونکا تھا اور ستر اونٹ تھے اور دو گھوڑے اور چھ زرہ اور آٹھ تلوارین وَاِذْ
يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ اور یاد کر وجب وعدہ کرتا تھا تم کو اللہ
ایک دو جماعتون مین سے کہ قافلہ اور لشکر کفار ہے یہہ کہ وہ واسطے تمھارے ہے اور دوست رکھتے تھے تم یہہ کہ بن شوکت والا ہووے
یعنے قافلہ واسطے تمھارے کیونکہ سن لیا تھا تمنے کہ قافلے مین چالیس سوار سے زیادہ نہین اور لشکر نو سو پچاس مرد کا ہے پس تم سہل
کیطرف مائل تھے وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اور ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ آیتون اپنی کے کہ ذات الشوکت
کی لڑائی کے حق مین نازل کی ہے یا ساتھ وعدون فتح کے کہ پیغمبر اپنے سے کئے یا ساتھ کلمات ازلی کے کہ قتل اور قید مین کفار کے لوح
محفوظ پر لکھے وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ اور کاٹے جڑ کافرونکی لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ تو کہ ثابت اور ظاہر

کرے دین اسلام کو کہ حق ہے اور جھٹلاوے اور مٹا دے کفر کو کہ باطل ہے اور اگرچہ برا جانین اور ناخوش رکھین اسبات کو کافر اِذْ تَسْتَغِيثُونَ
رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اور یاد کرو جسوقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے اور کہتے تھے اغثنا یا غیاث المستغیثین رب
انصرنا علی عدوك اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ الہی اگر اس گروہ مومنونکو ہلاک کریگا تو اور
کوئی نہوگا کہ تیری عبادت کرے پس قبول کی اللہ نے دعا واسطے تمھارے اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یہہ کہ مدد دونگا تمکو
ساتھہ ہزار فرشتونکے پیچھے سے اور لانے والے یہہ ہزار مقدمہ لشکر ملائکہ ہین اور پیچھے فوج ہے اونکے اور تفسیر ثعلبی مین مجاہد سے منقول
ہے کہ روز بدر سوا ان ہزار کے اور نے قتل نہین کیا اور آل عمران مین کہ ثلاثہ اور خمسہ گذرا جہت بشارت تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ
ہزار تھے پیچھے اونکے پھر ہزار تھے اسیطرح پانچہزار فوج تھی وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ اور نہین کیا اوس
امداد کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمھارے فتح کی اور تو کہ آرام پکڑین ساتھہ اوسکے دل تمھارے اور ہیبت دہشت قلت ذلت
کی تم سے دور ہو وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ اور نہین مدد مگر نزدیک سے اللہ کے اور نہ نزدیک سے فرشتونکے اور یا اور کسیکے
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہے دوستونکو اپنے فتحیاب کرتا ہے حکمت والا ہے دشمنونکو اپنے خراب کرتا ہے إِذْ يُغَشِّيكُمُ
النُّعَاسَ اور یاد کرو جسوقت کہ ڈھانکتا تھا تمکو اونگھنے سے أَمَنَةً مِّنْهُ امن اوسکی طرف سے سمجھہ لیجئے کہ اس رات کہ جسکے دنکو
مقابلہ کفار سے منظور تھا صحابۂ کرام کے دلمین دغدغۂ عظیم تھا اس سبب سے کہ منزل اونکی ریگستان تھی پانوٗن ریت مین گڑے جاتے تھے
اور پیاسے تھے اور پانی نتھا حق تعالی نے اونکو سلا دیا اکثر صحابہ کو احتلام ہوگیا صبحکو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تمھین نماز پڑھنی ہے اور
بعضے محتلم ہین اور بعضے محدث اور پانی نہین ہے اور پانوٗن ریت مین دھسے جاتے ہین اور کافر زمین سخت پر ہین اور پانی پر قادر ہین
اور تم کہتے ہو ہم دوستان خدا ہین اور پیغمبر ہم مین ہین یہہ کیونکر ہو حق تعالی نے مینہہ برسایا چنانچہ فرمایا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ
مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ اور اتارتا تھا اوپر تمھارے آسمان سے یا ابر سے پانی تو کہ پاک کرے تم کو
حدث سے ساتھہ اوسکے اور دور کرے تمسے وسوسہ شیطان کا کہ کہتا تھا نصرت اور جنابت آپسمین جمع نہین ہوتین لکھا ہے کہ مینہہ ایسا
برسا کہ نالے بہہ نکلے صحابۂ کرام نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانورونکو پانی پلایا اور ریت جو درمیان اونکے اور کفار کے تھی مینہہ
سے دب گئی اور خطرۂ شیطانی دفع ہوا وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ اور تو کہ باندھ لیوے اوپر دلون تمھاریکے صبر
اور استقلال اور ثابت رکھے بسبب اوسکے قدمون تمھاریکو معرکۂ جنگ مین یا بسبب باران کے زمین ریت کی ہین کہ جب مینہہ برسا
ریت دب گئی پانوٗن مسلمانونکے مستحکم ہوئے اور کفار کی منزل مین کیچڑ ہوگیا قدم اونکے پھسلنے لگے إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي
مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وحی بھیجتا تھا پروردگار تیرا طرف فرشتونکے جو مدد کو مسلمانونکی آئے تھے
اور مضمون وحی کا یہہ تھا کہ مین ساتھہ تمھارے ہون ساتھہ امداد اور اعانت کے یا مددگار اور نگاہدار تمھارا ہون شر اعدا سے
پس ثابت رکھو یعنے دل بڑھاؤ اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین بڑے بڑے ثواب محاربۂ کفار کے بیان کرکر یا بشارت فتح کی دے کر
مدارک مین ہے کہ فرشتے آدمیون کی شکل صف مومنونکے آگے جاتے تھے کہ بشارت ہو تم غالب ہوا ور خدا تمھارے ساتھہ ہے مردانہ
رہو دشمن تھوڑے ہین فتح تمھاری ہے پس یہہ معنی ہوئی کہ اے فرشتو تم بشارت دو کہ مین سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ البتہ ڈالونگا بیچ دلون اون لوگونکے کہ کافر ہوئے رعب پس مارو اے فرشتو کافرونکو اوپر گردنون کے سمجھہ
لیجئے کہ فرشتون کو جو حکم قتال کرنیکا ہوا تو یہہ نہین سمجھتے تھے کہ کس عضو پر ضرب کی چاہیئے ارشاد ہوا کہ مارو سر پر وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ
كُلَّ بَنَانٍ اور مارو ان مین سے ہر پوری پر مراد اس سے ہر بند اعضا ہے یا تمام دست و پا ہے ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
یہہ ضرب اوپر اونکے اسواسطے ہے کہ اونھون نے خلاف کیا اللہ کا اور رسول اوسکے کا وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

اَلْعِقَابِ اور جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اوسکا پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے مخالفونپر دنیا مین ساتھ گرفتاری
کے اور آخرت مین ساتھ خواری کے ذٰلِکُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ یہہ ہے عقوبت اے کافرو پس چکھو اسکو اور تحقیق
واسطے کافرونکے ہے عذاب آگ کا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو جسوقت کہ ملاقات کرو تم اون لوگونسے کہ کافر ہوئے لشکر باندھکر واسطے حرب تمھارے پس مت پھراؤ اونسے پیٹھونکو یہہ حکم
اول اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان دس کافر سے نہ بھاگے پھر آیت الآن خفف اللہ عنکم سے منسوخ ہوگیا چنانچہ عنقریب آوے گا
وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ اور جو کوئی پھیر دے اونسے اوس دن پیٹھ اپنی مگر حرفت کرنیوالا
واسطے لڑائی کے کہ پیچھے ہٹکر دشمن کو فریب دے تاکہ وہ غافل ہوا اور پھر پھر کر مارلے یا جگہہ پکڑنیوالا طرف مسلمانون کے یعنے ادھر کے
غول سے اودھر کے غول مین جاوے اور جو کوئی ہو غیر ان دو وجہ کی پیٹھ پھیرے اعدا سے فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ
جَهَنَّمُ پس تحقیق پھر آیا ساتھ غصے کے اللہ کیطرفسے اور جگہہ رہنے کی اوسکے دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہہ پھر جانے کی ہے
دوزخ لکھا ہے کہ جب دونون لشکر مقابل ہوئے مسلمانون نے حملہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی جو وعدہ کیا ہے وفا
کر جبرئیل آئے اور کہا کہ مٹھی مٹی کی اوٹھا کر کافرونکی طرف پھینکو آپنے شاہت الوجوہ کہکر پھینکی آنکھونمین کافرونکے پڑگئی وہ آنکھین ملنے لگے
فرشتون نے مارنا شروع کیا اور مومنون نے ہتیار لگائے ستر سردار عرب کے مارے گئے اور ستر کو گرفتار کرلے آئے بعد اوسکے اہل
بدر فخر کرنے لگے ایک کہتا تھا ہمنے مارا دوسرا کہتا تھا ہمنے اسیر کیا حق تعالیٰ نے آیت اتاری کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ
پس نہین مارا تمنے اونکو اپنی قدرت سے اور لیکن اللہ نے مارا اونکو کہ تمھین قوت دی اور غالب کیا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ رَمٰى اور نہین پھینکا تونے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشت خاک کو روبروے اعدا جسوقت پھینکا تونے اور پھینکنا تیرا ایسا
نتھا کہ تمام لشکر کی آنکھونمین پڑجاوے لیکن اللہ نے پھینکا تھا اوسکو کہ ہر ایک کی آنکھ مین پہنچ گیا اضافت فعل ساتھ عبد کے کسب کی
راہ سے اور خلق کی راہ سے اللہ کیطرف صاحب تاویلات نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے راہ دکھائی صحابہ کرام کو ساتھ فنا افعال کے
کہ اونسے سلب فعل کرکر اثبات طرف اپنے فرمایا کہ فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلہم لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام بقا باللہ کے تھے سلب
کیا فعل اونسے کہ وما رمیت اور نسبت دی فعل کی طرف اونکا اذ رمیت اور اثبات اپنے سے کہ ولکن اللہ رمی تا افادہ معنی تفصیل
کرے جمع مین فیکون الرامی محمد رسول اللہ صلعم باللہ لا بنفسہ **نظم** ما رمیت اذ رمیت پڑھکے جان + رتبہ پیغمبر آخر زمان +
جو وہ کرتے تھے خدا سے تھا ظہور + نفس کا اونکے نتھا اوسپر عبور + یہین سے مرتبہ آپکا اور اور پیغمبرونکا دریافت کرو کہ داؤد کے فعل
کی نسبت طرف داؤد کے کی کہ وقتل داؤد جالوت اور حضرت کے فعل کی نسبت طرف اپنے فرمائی کہ ما رمیت اذ رمیت و
لکن اللہ رمی بڑا فرق ہے کہ بندے کے فعل کی اضافت طرف اپنے فرمائی کہ وہ قدیم اور منزہ آفات اور حوادث سے ہے **بیت**
ایک با خدا ہے یک مین خودی کا نشان ہے + اسمین اور اومین فرق زمین آسمان ہے وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اور یہہ جو کچھ
حق تعالیٰ نے کیا اسواسطے ہے تو کہ آزمایش کرے مومنونکو ساتھ نعمت کے اپنی طرفسے آزمایش نیک امام جعفر صادق نے کہا ہے کہ بلا حسن
یہہ ہے کہ اونکو نفوس اونکے سے فانی کرکر ساتھ ہویت اپنی کے باقی فرمائی امام قشیری نے کہا کہ بلائے حسن یہہ ہے کہ مبتلا مشاہدہ
کرے کہ مبتلا کو عین بلا مین مشاہدہ ہے **نظم** جب اوسکی طرف سے رنج و غم جان لیا + یعنے کہ جو دکھ ہے سو اوسینے ہے دیا + رافت
رحمت کو ہمنے رحمت سمجھا + جو درد دل آیا راحت جان لیا + اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہے فریاد اور دعا
تمھاری جاننے والا ہے نیتین تمھاری اسیواسطے دعا قبول فرمائی ذٰلِكُمْ یہہ ہے بات کہ دیکھی وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ
الْكٰفِرِيْنَ اور یہہ بھی ہے کہ اللہ سست کرنیوالا ہے مکر کافرونکا لکھا ہے کہ کافرون نے مکے سے نکلتے ہوئے کعبہ شریف مین جاکر دعا کی

تھی کہ الہی فتح دے اندونون لشکرونمین سے اوس لشکر کو جوراہ یافتہ تر ہے اور دین اوسکا فاضلتر ہی اور ساتھ تیرے دوست تر
ہی اور ابوجہل ناہل نے بھی وقت جنگ کے دعا کی تھی کہ اللھم انصر احب الفئتین الیك سواللہ سبحانہ فرماتا ہے مکے والون کو
خطاب کرکر کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اگر فتح چاہتے ہو تم پس تحقیق آئی تمھارے پاس فتح اوس دین کی جو دوست تر ہے
نزدیک میرے وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر باز رہتے ہوا ہے کافرو جو باقی رہے ہو جنگ بدر سے عناد پیغمبر سے پس وہ بہتر
ہی واسطے تمھارے قتل دنیا اور عذاب آخرت سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ اور اگر پھرو تم ساتھ لڑائی مسلمانوں کے پھر آوینگے ہم ساتھ فتح
اونکے کے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور ہرگز نہ کفایت کریگی تمسے ای کافرو جماعت تمھاری
کچھ اگرچہ بہت ہو یعنے کچھ بلا دفع نہ کرسکے گی اور تحقیق اللہ ساتھ ایمان والونکے ہے یاری اور مددگاری مین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور پیغمبر اوسکے کی اور مت منہہ پھیرو اوسے
مراد آیت سے امر باطاعت پیغمبر ہے اور نہی مخالفت اونکی سے اور ذکر طاعت حق کا اسواسطے ہے کہ تا آگاہ ہوں کہ طاعت حق باطاعت
رسول ہے . **بیت** . جسنے طاعت اونکی کی طاعت خدا کی اوسنے کی * ماننا حکم اونکا ہے بس عین حکم ایزدی * پس حکم رسول سے مت
عدول کرو وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اور حال آنکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا ہوں وہ پیغمبر میرا ہے یا سنتے ہو مواعظ قرآن کو وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مت ہو مانند اون لوگونکے کہ کہتے ہین سنا ہمنے اور حال آنکہ وہ نہین سنتے جیسے اہل کتاب یا کافر یا منافق
کہ سنتے ہین اور عمل نہیں کرتے گو یا کہ نہین سنتے . **بیت** . سنکے جو مانے نہین سنتا ہے وہ کس کام کا * فی الحقیقت کرہی رکھتا کان گروہ
نام کا * اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ تحقیق بدتر چلنے والے زمین پر کے نزدیک اللہ کے بہرے
گونگے ہین حق بات کے سننے کہنے سے وہ جو نہین سمجھتے حق کو سمجھ لیجئے کہ بدتر جانوروں سے انکو اسواسطے فرمایا کہ عقل سے اونھون نے جو
سبب فضل ہے سب حیوانات پر منہہ پھرایا اور نفس خسیس کو اپنا حاکم ٹھہرایا تبیان مین ہے کہ مراد اس سے ایک جماعت ہی عبد الدار کی
کہ اسمین سے سوا دو شخص کے کوئی ایمان نہین لایا مصعب بن عمیر اور ابن حرملہ رضی اللہ عنہما وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ اور اگر
جانتا اللہ بیچ اونکے بھلائی فائدہ اٹھانے کی آیات قرآنی سے البتہ سناتا اونکو یعنے توفیق سننے نافع کی دیتا وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا
وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور اگر اب سنا دے انکو البتہ پھر جاوین ایمان سے طرف کفر اور نفاق کے اور وہ منہہ پھیرنیوالے ہین قول حق سے
اور ایک قول ہے کہ کفار مکہ نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصی بن کلاب کو جلاؤ کہ وہ مرد مبارک تھا اگر وہ تصدیق کریگا تمھاری
اور ایمان تمپر لاویگا تو ہم بھی لاوینگے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر خدا اونکو سنا دے کلام قصی کا تو بھی ایمان نہین لاوینگے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو واسطے اللہ کے اور واسطے رسول
کے جب پکارے تمکو رسول واسطے اس چیز کے کہ زندہ کرے تمکو وہ علم دین ہے کہ حیات دل اس سے ہے یا عقائد صحیحہ اور اعمال
فاضلہ ہین کہ موجب حیات ابدیہ ہین یا جہاد ہے کہ سبب بقا تمھاری کا ہی کہ اگر ترک کروگے دشمن غلبہ کرکر تمکو ہلاک
کر ڈالینگے یا شہادت ہی کہ حیات ہے اللہ کے نزدیک یا قرآن ہے کہ زندہ کرنیوالا دل مسلمانون کا ہے وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اور جانو یہہ کہ اللہ حایل ہوتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اوسکے یہہ تمثیل ہے نہایت قرب حق کی ساتھ بندہ
کے اور تنبیہ ہے اوس پر کہ حق تعالی مطلع ہے بندیکے اسرار پر یا یہہ معنی ہین کہ مقلب القلوب ہے تصرف کا دلمین جسطرح کہ چاہتا ہے
کشف الاسرار مین ہے کہ علما دلکو پاتے ہین ولمن کان قلب عبارت اس سے ہے اور عرفا دلکو گم کرتے ہین یحول بین المرء وقلبہ اشارت
اس سے ہے بدایت مین دل سے کار ہے اور نہایت مین دل حجاب دیدار ہے . **بیت** . مدتون تک دل مین ہمنے اوسکا نظارا کیا
اب جو دل پردہ ہوا تو اوسکو صد پارا کیا وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور یہہ بھی جانو کہ تم طرف اوسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزا اعمال

کی پاؤگے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ اور ڈروا وس فتنے سے کہ وبال اوسکا نہ پہنچے ان لوگون کوکہ
ظلم کرتے ہین تم مین سے خاص کر بلکہ عام ہو ظالم کو اور غیر ظالم کو اثر اوسکا پہنچے وہ آخر زمانہ مین ہوگا کہ بدعت بہت شایع ہوگی
امر معروف اور نہی منکر مین رعایت کرینگے جہاد مین سستی لاوینگے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو یہہ کہ اللہ
سخت عذاب کرنیوالا ہی اوسپر کہ ضرر ظلم کا اوسکے اور ونکو پہنچے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ
اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ اور یاد کرو ای مہاجرو جسوقت کہ تھے تم تھوڑے ناتوان گنے جاتے تھے بیچ زمین مکے کے پہلے ہجرت
سے ڈرتے تھے یہہ کہ اوچک لیجاوین تمکو کفار قریش یا خوف رکھتے تھے یہہ کہ جو مکے سے نکلینگے مشرکان عرب تاراج کرینگے
فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ پس جگہہ دی تمکو اللہ نے مدینے مین اور قوت دی تمکو ساتھہ مدد اپنی کے یا انصار کو مددگار کیا تمھارا
یا فرشتون کو معین کیا بدر مین وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور روزی دی تمکو پاکیزہ لوٹین کفار کی کہ پہلی امتو پر
حرام تھین تو کہ تم شکر کرو اس نعمت پر امام ثعلبی نے کہا ہی کہ بعضے صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتین اورون سے کہتے تھے منافق
منکر مشرکونکو خبر کر دیتے تھے یہہ آیت آئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت خیانت
کرو اللہ کی اور رسول کی ظاہر کرنے مین باتنکے اور ایک قول ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو حصار بنی قریظہ
پر بھیجا یہود نے مشورتا پوچھا کہ حضرت ہم سے کیا کرینگے ابولبابہ نے کہا اشارت سے کہ گردنین تمھاری مارینگے پھر سمجھا کہ مین نے
خیانت کی واسطے اسکے مسجد نبوی مین اکر ستون مسجد سے اپنے آپکو باندھا یہانتک کہ توبہ اونکی قبول ہوئی اور یہہ آیت اُتری اور بعضون
نے کہا ہی خیانت منکر و خدا کی ترک فرائض مین اور رسول کی ترک سنت مین وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور مت خیانت
کرو امانتون اپنی مین کہ آپسمین رکھتے ہو اور تم جانتے ہو کہ وبال بہت ہی خیانت کا اور واجب ہی ضبط رکھنا امانت کا وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ اور جانو تم کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہی کہ ساتھہ اوسکے اللہ تعالی تمھین آزماتا ہی پس
چاہئے کہ دوستی مال کی اور الفت فرزند کی تمکو گناہ مین نڈالے **بیت** مال وولد فتنہ ہین فتنے سے رہ دور دور + واسے ہی اوسپر
کہ جو فتنے کا چاہنے ہی ظہور وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور جانو یہہ کہ اللہ نزدیک اوسکے اجر بڑا ہی پس طلب ثواب مین کوشش کرو
اور جمع مال اور حب اولاد سے باز رہو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو اگر پرہیزگاری
کروگے اللہ کی کریگا واسطے تمھارے فتح کہ جس سے مبطل اور محق مین امتیاز ہوجاویگا بحر المعانی مین ہی کہ حق تعالی بسبب تقوے
کے افاضہ کریگا تمپر اسرار جلال اور القا کریگا انوار جمال اپنے تو کہ فرق کرو تم درمیان حدوث اور قدم کے اور پہچانو تم اسرار
وجود اور عدم کے اور صوفیہ وجدیہ کہتے ہین متقی وہ ہی کہ فعل اوسکے افعال الہی مین فانی ہوئے ہون اور صفات اوس کی
صفات حق مین گم گئے ہون اور ذات اوسکی ذات مولی مین نیست اور نابود ہوگئی ہو **نظم** ہم رافت تو نہ پوچھہ ہم سے اسرار
وجود + آتے ہی نظر نہین ہین اطوار وجود + جو نیست ہوگیا ہو خبر وہ ہستی کی بتائے + یہان ہی نہ وجود اور نہ آثار وجود وَيُكَفِّرْ
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور دور کریگا تمسے برائیان تمھاری اور بخشیگا واسطے تمھارے اور اللہ صاحب
فضل بڑا ہی لکھا ہی کہ جو اجازت ہجرت کی ہوئی اور صحابہؓ مدینے کو گئے سوا ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما کے کوئی حضرتؐ کی خدمت مین
نرہا قریش دار الندوہ مین جمع ہوئے ابلیس شیخ نجدی کی شکل بنکر آیا وہان مشورہ کر رہے تھے سب ایک نے کہا پیغمبر کو محبوس کرو اور
آب و نان مت دو آپ مرجاوینگے ابلیس نے یہہ بات نہ پسند کی اور کہنے لگا کہ اکثر اہل مدینہ ایمان لائے ہین یار انکے اکثر وہان گئے
ہین اور بنی ہاشم اس شہر مین بہت ہین سب اتفاق کر کر تم سے لڑینگے اور اونکو چھڑا لینگے دوسرے نے کہا کہ اونکو اس ولایت سے
نکالدو جہان چاہین چلے جاوین ابلیس نے کہا جہان جاوینگے لوگ جمع کر کر تم سے مقابلہ کرینگے ابوجہل نے کہا کہ میری رائے مین تو یہہ

آتا ہی کہ ہر قوم مین سے ایک ایک شخص جمع کر کر اونکو مار ڈالین خون اونکا تمام قبائل مین منتشر ہوجاوے بنی ہاشم سب سے نہین لڑ سکینگے بالضرور دیت پر راضی ہوجاوینگے ابلیس نے یہہ بات پسند کی ابوجہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص بلا کر مقرر کیا کہ شب کو قتل کرین جبرئیل نے آکر حضرت کو اس مشورے کی خبر کی حضرت نے علی مرتضی کو اپنے بچھونے پر سلایا اور صدیق اکبر رض کو ہمراہ لے غار کو گئے حق تعالی وہ نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلواتا ہی وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ اور یاد کر اوسکو کہ جسوقت مکر کرتے تھے ساتھ تیرے وہ لوگ جو کافر ہوئے تو کہ بند کر رکھین تجھکو یا مار ڈالین تجھکو ساتھ تلوارون مختلف کے یا نکالدین تجھکو مکے سے وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ط اور مکر کرتے تھے وہ اور جزا دیتا تھا اونکو اوپر مکر اونکے اللہ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ اور اللہ بہتر جزا دینے والا ہی مکار ونکا اور جزا مکر کی یہہ ہی کہ اونکا مکر اونہین کی طرف رد کرتا ہی اور وہ کنوان اونکے گرنیکو کھودتے ہین اللہ انہین کو اوسمین گراتا ہی **بیت** اور کے گرنیکو جو کھودے ہی چاہ + کیون نہ وہ خود گرے اسمین تباہ + لکھا ہی کہ نضر بن حارث ملعون تجارت کیواسطے فارس کو گیا تھا وہان سے قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید کر کر لایا اور کہنے لگا کہ لو یہہ افسانہ شیرین تر لایا ہون مین کہانیون محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سے جو ہمارے سامنے پڑھتے ہین حقتعالی اوسکے عناد کی خبر دیتا ہی کہ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اور جسوقت پڑھی جاتی ہین اوپر نضر اور متابعت والون اوسکے آیتین قرآن ہمارے کی کہتے ہین تحقیق سنا ہمنے اس کلام کو اگر چاہین ہم البتہ کہہ لیوین مانند اسکے اور یہہ سب لاف زنی تھی کیونکہ جب حق تعالی نے فرمایا تھا عرب والونکو فاتوا بسورة من مثله تو عاجز آئے تھے اس کہنے سے کہ ہم مثل اوسکے بنالینگے یہہ عناد اور جھگڑا تھا اور دوسرے یہہ کہا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ نہین مگر یہہ کہانیان پہلون کی اور ہم بھی ایسی کہانیان بہت جانتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر فرمایا کہ وائے تجھپر یہہ کلام اللہ کا اللہ کیطرف سے نازل ہوا ہی نضر نے مقابلہ مین اس سخن کے دعا کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اور یاد کر اوسکو کہ جب کہا نضر نے اور اوسکے ساتھیون نے یا اللہ اگر ہی یہہ قرآن حق نازل نزدیک تیرے پس برسا اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل پر برسائے تھے یا لے آ ہمپر عذاب درد دینے والا غرض اس دعا سے اظہار یقین کا اپنے تھا بطلان قرآن پر وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اور نہین تھا اللہ کہ عذاب کرتا اونکو اگرچہ وہ بددعا کرتے تھے اور حالانکہ تو بیچ اونکے تھا جس قوم مین کہ پیغمبر ہوتا ہی عذاب نہین اترتا خصوصا کہ تو رحمت عالمین کی ہی وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور نہین ہی اللہ عذاب کرنیوالا اونکو اور حالانکہ وہ بخشش مانگتے ہین یعنے درمیان اونکے استغفار کرنے والے ہین یا بالفرض وہی استغفار کرین اور استغفار اونکا ایمان ہی حضرت مرتضی علی سے منقول ہی کہ زمین مین دو امان تھین ایک جو گذر گئی اور وہ پیغمبر ہمارے تھے اور ایک باقی ہی وہ استغفار ہی **فرد** مستغفر جرائم و زیارت رہ تو رافت + توبہ گنہ سے کرنا موجب نجات کا ہی وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ اور کیا ہی واسطے اونکے یہہ کہ نہ عذاب کرے اونکو اللہ اور حالانکہ وہ بند کرتے ہین طواف مسجد حرام سے پیغمبر کو اور مسلمانونکو اور نہین وہ لائق والی ہونے اسکے یہہ رد ہی قول کفار کا کہ کہتے تھے نحن ولاة مسجد الحرام ہم ہین مختار اور صاحب اختیار حرم کے ہین حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ باوجود شرک کے ولایت حرم کے لائق نہین اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین لائق والی ہونے اوسکے مگر بچنے والے شرک سے اور لیکن اکثر اونکے نہین جانتے کہ ولایت حرم کی حق اونکا نہین اور بعضے جانتے ہین اور عناد رکھتے ہین وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً اور نہین ہی دعا مشرکون کی نزدیک کعبے کے مگر سیٹیان بجانا اور تالیان عادت بعضے کفار کی تھی کہ مرد و زن برہنہ طواف کرتے تھے اور سیٹیان

تالیان بجاتے جاتے تھے اور ایک قول یہہ ہی کہ جب حضرت نماز پڑھتے تھے تو وہ بھلا نیکو یہہ عمل کرتے تھے اس تقدیر پہ مراد
صلوٰۃ سے نماز ہی فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو ای کافرو عذابکو کہ قتل اور قید ہی روز بدر میں اور جلنا آگ
کا ہی روز حشر میں بسبب اوسکے کہ تھے تم کفر کرتے اعتقاد میں اور عمل میں لکھا ہی کہ بعد جنگ بدر کے بارہ سرداروں نے عرب کے
مقرر کیا کہ ایک ایک شخص ہر روز لشکر کفار کو طعام دے پس ہر روز ہر ایکشخص دس یا نو اونٹ ذبح کر کر کھلاتا تھا سو اللہ سبحانہ فرماتا
ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے خرچ کرتے ہیں مال اپنے اور
اونٹونکو خریدا کر ذبح کر کے کفار کو کھلاتے ہیں تو کہ بند کریں لوگونکو راہ اللہ کی سے کہ متابعت اللہ و رسول کی ہی بعضوں نے کہا ہی
کہ ابوسفیان نے بعد جنگ بدر کے دو ہزار عرب واسطے حرب احد کے سوا اپنے لوگونکے رکھے اور پچاس ہزار مثقال طلا تھا وہ خرچ لشکر
کا کیا اور حرب احد کو گئے یہہ آیت اُتری کہ مال اپنے کو خرچ کرتے ہیں فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ
پس البتہ خرچ کرینگے مال اپنے کو پھر ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر اونکے افسوس اور پشیمانی کیونکہ مال گیا ہوا ہاتھ نہ لگیگا اور مقصود نہ ملیگا پھر مغلوب
ہونگے آخر کار یعنے فتح مکہ کے دن اور یہہ معجزہ قرآن کا ہی کہ خبر آئندہ کی دی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ اور وہ لوگ جو
کافر ہوئے طرف دوزخ کے اکھٹے کئے جائینگے اور یہہ مغلوب ہونا کافرونکا اسواسطے ہی لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ تو کہ جدا کرے
خدا ناپاک کو کہ کافر ہی پاک سے کہ مومن ہی وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ اور کرے
ناپاک کافرونکو بعض اوسکا اوپر بعض کے پس تو کہ وہ کرے اوسکو اکھٹا پس کرے اوسکو بیچ جہنم کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ
لوگ پلید وہ ہیں ٹوٹا پانیوالے احوال اور اموال اپنے میں قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ کہہ واسطے ان
لوگونکے جو کافر ہوئے ہیں جیسے ابوسفیان اور اصحاب اوسکے اگر باز آئیں کفر سے اور عداوت پیغمبر سے بخشا جاوے واسطے انکے
جو کچھ گذر گیا ہوں انکیسے وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ اور اگر پھر کریں عداوت اور مقاتلہ پیغمبر کا پس تحقیق گذری
ہی عادت پہلوں کی کہ پیغمبروں پر لشکر چڑھالاتے تھے وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اور لڑو ای مومنو
اہل کفر سے یہانتک کہ نہ رہے فتنہ یعنے شرک اور ہووے دین تمام خالص کہ توحید ہی یا عبادت واسطے اللہ کے فَاِنِ انْتَهَوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ پس اگر باز رہیں کفر سے ساتھ ایمان کے یا جنگ سے ساتھ قبول جزیے کے پس تحقیق اللہ ساتھ اوس چیز
کے کہ کرتے ہیں یہہ دیکھتا ہی مناسب اوسکے سزا دیگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ اور اگر پھر جاویں قبول حق سے اور
باز نرہیں لڑائی سے پس جانو یہہ کہ اللہ دوست ہی تمھارا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اچھا دوست اور یار ہی کہ دوستونکو اپنے ضایع
نہیں چھوڑتا اور اچھا مددگار ہی کہ مومنونکو مشرکونپر غالب کرتا ہی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اور جانو تم ای مومنو یہہ کہ جو کچھ لوٹ لو کافروں سے ساتھ قہر کے کسی سے
پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی پانچواں حصہ اوسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والوں رسول کے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب
ہیں اور واسطے یتیمونکے کہ مسلمان محتاج ہوں اور واسطے فقیرونکے کہ مسلمان ہوں اور واسطے مسافروں مومنونکے سمجھہ لیجئے کہ
جمہور علما کہتے ہیں کہ ذکر اللہ کا یہاں واسطے تعظیم اور برکت کے ہی اور غنیمت میں سے چار حصے مقاتلوں کے ہیں اور پانچواں حصہ
پانچ جگہہ منقسم تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ذی القربی اور یتیمی اور مساکین اور ابن السبیل میں حصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا اب مسلمانونکے کام میں لاؤ یا امام کو دو یا اُن چار حصوں میں جو باقی ہیں ملا دو اور امام اعظم کے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات سے حصہ آپکا اور ذی القربی کا ساقط ہی سارا خمس باقی تین حصونمیں صرف کیا چاہئے اور امام مالک کے نزدیک امام
کی رائے پر موقوف ہی جہاں ضرور ہو وہاں صرف کریں اور ابوالعالیہ اور ربیع منفرد ہیں اس قول میں کہ خمس موافق آیت

کے چھہ قسم کریں ایک اللہ کے واسطے دو کعبے کی عمارت اور زینت پر صرف کریں اور باقی پانچوں جگہہ جو مذکور ہیں بانٹیں اور مسائل
تقسیم غنائم کے کتب فقہ میں مذکور ہیں پس ای مقاتلو خمس غنیمت کو موافق فرمانیکے تقسیم کرو اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا
عَلٰی عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اگر ہو تم حقیقت میں ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کی
ہمنے او پر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دن فیصلے کے یعنے دن بدر کے جس دن کہ ملی تھیں دو جماعتیں مسلمانوں کی اور کافروں کی
وہ تاریخ سترہویں رمضان کی دن جمعہ کا دوسرا برس ہجرت کا تھا وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اللہ او پر ہر چیز کے قادر ہے
تھوڑے مومنوں کو دن بدر کے او پر بڑے لشکر کفار کے غالب کر دیا اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى
وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور یاد کرو جسوقت کہ تھے تم کنارے وادی پر مدینہ کیطرف ریت میں پاؤں گڑتے تھے پانی نتھا اور وہ
دشمن تمھارے کنارے پر مدینہ سے زمین محکم میں اور پانی پر قادر تھے اور سوار کاروان کے ابوسفیان وغیرہ نیچے تھے تم سے تین
فرسخ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ اور اگر وعدہ قتال کا مقرر کرتے تم دشمنوں سے جو پرے کنارے پر تھے اور اونکے فوج کی کثرت اور ہتیاروں کی
زیادتی سے لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِيْعٰدِ البتہ اختلاف کرتے بیچ وعدے اپنے کے خوف سے کہ تم کم تھے اور بے سلاح اور وہ بہت تھے
اور ہتھیار بند وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ولیکن اللہ نے کیا درمیان تمھارے اور اونکے بغیر وعدے کے تو کہ تمام کرے اللہ
اوس کام کو کہ تھا کرنا علم میں اوسکے وہ فتح دوستوں کی تھی اور شکست دشمنوں کی لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ
بَيِّنَةٍ تو کہ ہلاک ہو جاوے وہ شخص جو ہلاک ہوتا ہے دلیل سے اور جیتا رہے جو شخص کہ جیا ہے دلیل سے یعنے واقعہ بدر کا
آیات عظیم سے جسنے دیکھا مر یا جیا اوسکو حجت اور عذر نہیں یا مراد من ہلک سے اہل کفر ہیں اور من حی سے اہل اسلام یعنے صدور کفر اور اسلام
اوسنے اوپر حجت واضحہ کے ہے جو کافر ہوا بطلان اوسکا ظاہر ہے اور جو اسلام پر ثابت رہا حقیقت اوسکی روشن ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ البتہ سننے والا ہے اقوال مومن اور کافر کے جاننے والا ہے احوال انکے نقل ہے کہ اس شب کہ صبحکو جسکی جنگ
بدر واقع ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا لشکر قریش کا نہایت قلیل ذلیل تعبیر فرمائی کہ دوست غالب ہونگے اور
دشمن مغلوب مسلمان یہہ خواب اور یہہ تعبیر سنکر خوش ہوئے سو اس نعمت کا اللہ تعالی مذکور فرماتا ہے کہ یاد کر ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا جسوقت کہ دکھلاتا تھا تجھکو اللہ بیچ خواب تیرے کے تھوڑے تو کہ تو نے اصحاب کو کہا
وہ دلیر ہوئے اور فتح پائی وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اور اگر دکھلاتا تجھکو اونکو بہت اور
تو کہتا صحابہ سے البتہ سستی کرتے تم ای اصحاب اور البتہ جھگڑتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ لڑے یا بھاگے ولیکن اللہ نے سلامت
رکھا تمکو سستی سے اور جھگڑنے سے یا ضرر اعدا سے اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ در تحقیق وہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو مردانگی
اور نامردی سے وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِیْۤ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا اور یاد کرو ای اصحاب جسوقت دکھاتا تھا اللہ تمکو وہ کافر جب ملے
تم اونسے بیچ آنکھوں تمھاری کے تھوڑے تو کہ دل تمھارا قوی ہوا اونکے مارنے پر اور خواب پیغمبر کا سچ ہو لکھا ہے کہ ابن مسعود رضی
اللہ عنہ نے دیکھکر کہا کہ دشمن ستر ہونگے اونکے پاس والیسے کہا کہ قریب سو آدمی کے ہونگے اور حالانکہ وہ نوسو پچاس تھے
وَيُقَلِّلُكُمْ فِیْۤ اَعْيُنِهِمْ اور تھوڑا دکھلاتا تھا تمھیں بھی بیچ آنکھوں اونکی کے تو کہ دلیرانہ حملہ کریں اور خوب مسلح ہوکر نہ آویں نقل ہے
کہ ابوجہل نااہل نے کہا اونسے کہ ہتھیار کیا کروگے رسیوں سے باندھ لو پھر جب جنگ شروع ہوا حق تعالی نے مومنونکو نظر میں مشرکونکی
دوگنا اونسے کر دیا یرونهم مثليهم رای العين اسیواسطے دل شکستہ ہو کر شکست کھا گئے یہہ بڑی نشانی قدرت کاملہ الہی
کی ہے کہ قریب ہزار آدمی کے جو کافر تھے سو کر کر مومنوں کو دکھایا اور مومنونکو کہ قریب تین سو کے تھے ایکہزار نوسو کر کر کافرونکی
نظر میں جلوہ گر فرمایا اور یہہ معاملہ اسواسطے کیا لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا تو کہ تمام کرے اللہ وہ کام کہ تھا کرنا اوسکا علم

مین اوسکے وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اورطرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً
فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت ملاقات کرو اوس گروہ کفار سے کہ تم سے
لڑے پس ثابت رہو قدم میدان جنگ سے مت اٹھاؤ اور یاد کرو اللہ کو بہت دل اور زبان سے تو کہ تم فتح پاؤ اعدا پر لکھا
ہی کہ مراد ذکر تکبیر ہی وقت تلوار مارنیکے یا بد دعا کرنی کافرونکی کہ اللهم اخذلهم واقطع دابرهم سمجھ لیجئے کہ اس آیۃ
مین تنبیہ ہی کہ بندہ کو کوئی شغل ذکر الٰہی سے باز نرکھے **بیت** ذکر سے غافل نرہ تو یک نفس ۞ ذکر دو جنگ کی فلاح ہی بس
وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکیکی جہاد مین اور ثابت قدم رہو معرکۂ قتال مین وَلَا
تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ اور مت جھگڑو آپسمین پس سست ہوجاؤگے اور جاتی رہیگی ہوا تمھاری یعنے دولت
اور قوت یا باد فتح تمھاری کہ حق تعالی فتح کیوقت باد چلاتا ہی اوسے ریح النصرۃ کہتے ہین حدیث مین ہی النصرة بالصبا و
اهلكت عاد بالدبور **بیت** نفس و شیطان پر ابھی پاوین ظفر ۞ باد فضل حق مدد فرمائے گر وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو بیچ لڑائی کے اِنَّ
اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالونکے ہی مددگار وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ
اور مت ہو مانند اون لوگونکے کہ نکلے گھرون اپنے سے اتراکر اور دکھانیکو لوگونکے مراد اس سے اہل مکہ ہین کہ قافلے کی حمایت کو
مکے سے چلے ہین راہ مین خبر پائی کہ قافلہ بدر سے سلامت گذر گیا راہ سے پھرنے لگے ابوجہل نے کہا چلو بدر کو چلین شراب پئین تا
آوازہ دبدبے کا ہمارے عرب مین منتشر ہو سو حقتعالی مومنونکو فرماتا ہی کہ تم اونکی طرح گھرونسے مت نکلو کہ وہ تکبر اور ریا کرتے
تھے وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور بند کرتے تھے لوگونکو راہ اللہ کی سے وَاللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ اور اللہ ساتھ اوسکے کہ یہہ
کرتے ہین عالم ہی اور اون کا مونہہ جزا دیگا لکھا ہی کہ قریش جب مکے سے نکلکر پاس منزل کنانہ کے پہنچے ڈرنے لگے کہ انمین اونمین
قدیم سے کینہ تھا چاہا کہ پھر چلین ابلیس نے سراقہ بن مالک کی شکل بنکر کہ سردار کنانہ کا تھا اونسے آکر ملاقات کی اور کہا کہ تم اچھی حمایت
کو چلے ہو مین ضامن ہون کچھ تمھین ضرر بنی کنانہ سے نہین پہنچیگا اور مین بھی تمھارا رفیق ہون پھر ابلیس کئی شیطان اپنے ساتھ
لے اونکے ہمراہ بدر کو چلا اوس قصہ کی حق تعالی خبر دیتا ہی وَاِذْ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ اور یاد کرو جسوقت زینت دی
واسطے اونکے شیطان نے عمل اونکے کو بیچ عداوت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ
جَارٌ لَّكُمْ اور کہا ابلیس نے نہین غالب تمپر آجکے دن کوئی لوگونسے کہ لشکر تمھارا بڑا ہی اور آراستہ ہی اور مین حمایت کرنیوالا
ہون تمھارا قوم کنانہ سے فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰی عَقِبَیْهِ پس جسوقت نمودار ہوئین دونون جماعتین پھر گیا شیطان اوپر
دونون ایڑیون اپنے کے یعنے مکر او رحیلہ کرکر بھاگ گیا لکھا ہی کہ دن بدر کے فرشتے اترتے تھے شیطان اونکو دیکھکر بھاگنے لگا اوس
وقت حارث بن ہشام کے ہاتھ مین اوسکا ہاتھ تھا حارث نے کہا ای سراقہ اس حالت مین ہمکو چھوڑتا ہی شیطان نے ہاتھ اوسکے
سینے پر مارا وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ اور کہا مین بیزار ہون تمسے اِنِّیْۤ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ تحقیق مین دیکھتا
ہون جو کچھ کہ نہین دیکھتے تم یعنے فرشتونکو کہ مسلمانونکی مدد کو آئے ہین تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی
کہ جھوٹھ کہا اوس دشمن خدا نے اگر خدا سے ڈرتا کام اوسکا یہانتک کیون پہنچتا وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا
ہی اوسکو جو اس سے نہین ڈرتا نقل ہی کہ کفار بدر شکست کھا کر جب مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے لشکر کو تو نے شکست دلوائی
سراقہ نے قسم کھائی کہ مجھے تمھاری شکست سے تمھارے جانیکی خبر معلوم ہوئی پس سب نے جانا کہ وہ شیطان تھا کہ سراقہ کی شکل بنکر آیا تھا
اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور یاد کرو جسوقت کہ کہتے تھے منافق مدینے کے اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے
کے بیماری ہی شک کی اور نفاق کی یعنے منافق مکے کے یا مشرک اور اصح یہہ ہی کہ ایک گروہ قریش نے اسلام ظاہر کیا اور باوجود

قدرت کے ہجرت سے محروم رہا اور جب قریش جنگ بدر کو گئے وہ اونکے ساتھ ہوئے یہہ نیت کرکے جو لشکر بڑا ہوگا اوسطرف ہوجاوینگے
وہان ترک ہجرت کا مدد ہین انکو لایا اور مسلمانونکو کم دیکھکر کہنے لگے غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ فریب دیا ہے اوس گروہ مسلمانون کو دین انکے
نے کہ باوجود قلت کے اور عدم قدرت کے مقابلہ ایسے لشکر کا کرتے ہین اللہ تعالیٰ نے اونکا جواب فرمایا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ
اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب ہے حکمت والا متوکل کی مدد فرماتا ہے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ اور کاشکے دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت قبض کرتے ہین روحونکو ان لوگونکی جو کافر ہوئے فرشتے منافق
مکے کے جنگ بدر مین مارے تھے اونکے حق مین کہا يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ مارتے ہین فرشتے گرز آگ کے مونہون انکے پر اور
پیٹھون اونکی پر وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ اور کہتے ہین کہ چکھو عذاب جلنے کا کہ مقدمہ عذاب دوزخ ہے اور یہہ بھی کہتے ہین فرشتے
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہہ مار دھاڑ بسبب ان عملونکے ہے کہ آگے بھیجے ہاتھون تمہارے نے گناہون سے
اور ترک ہجرت سے اور بسبب اوسکے ہے کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندونکے کہ بے گناہ مواخذہ کرے اور عذاب کرنا کافرونپر
عین عدل ہے اللہ تعالیٰ پھر واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتا ہے کہ عادت مشرکان قریش کی ساتھ تیرے كَدَاْبِ اٰلِ
فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مانند عادت قوم فرعون کے ساتھ موسیٰ کے ہے اور اون لوگون کے جو آگے اونسے تھے یعنے عاد
اور ثمود ساتھ پیغمبرون اونکے اور وہ عادت یہہ تھی کہ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ کافر ہوئے ساتھ نشانیون
اللہ کے یعنے وحدانیت خدا کے یا معجزات انبیا کے پس پکڑا انکو اللہ نے ساتھ گناہون اونکے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
تحقیق اللہ زور آور ہے عذاب سخت کرنیوالا منکرونپر اور ڈھٹھائیوالونپر ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یہہ گرفت اور عذاب پہلون کا بسبب اوسکے ہے کہ اللہ نہین تھا بدلنے والا نعمت کو کہ انعام کی تھی اوسنے کسی
قوم کے یہانتک کہ بدل ڈالے وہ قوم جو کچھہ کہ بیچ نفسون انکے ہے ساتھ بدتر اوسکے سمجھہ لیجیے کہ یہہ تہدید قریش کی ہے کہ
اونھون نے اپنے حال کو کہ بت پرستی اور مردارخواری تھا ساتھ عناد پیغمبر کے اور تکذیب قرآن کے اور ایذا مومنونکے بدتر کیا وَاَنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ سننے والا ہے کلام مشرکون کا جاننے والا ہے عقائد باطلہ اونکا پھر دوسرے بار فرماتا ہے کہ
عادت کفار قریش کی تیرے جھٹلانے مین كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مثل عادت قوم فرعون کے ہے اور ان لوگون
کے جو پہلے اونسے تھے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ جھٹلایا نشانیون پروردگار اپنے کو فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پس ہلاک کیا ہم نے انکو
ساتھہ گناہون اونکے یا قریش تکذیب قرآن کی کرتے تھے بدر مین اونکو قتل مین مبتلا کیا وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ڈبودیا ہمنے قوم
فرعون کو وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ اور سب تھے ظالم اوپر نفسون اپنے کے ساتھ کفر اور عصیان کے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق بدتر چلنے والونکے بیچ زمین کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہین کہ کافر ہوئے مراد اس سے معاندان قریش
ہین جیسے ابو جہل اور عتبہ اور مثل اونکے یا اکابران یہود ہین جیسے کعب بن اشرف اور حی بن اخطب اور مانند اونکے فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ
پس وہ نہین ایمان لاتے اور دوسرے بدترین دواب اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وہ لوگ ہین کہ عہد
باندھا تمنے اونسے وہ بنی قریظہ تھے کہ حضرت نے ساتھ اونکے عہد کیا تھا پھر توڑ ڈالتے ہین عہد اپنا تفسیرون مین لکھا ہے کہ بنی قریظہ نے
عہد کیا تھا کہ اعدائے پیغمبر کی مدد نکرینگے پھر روز بدر مشرکونکو ہتھیار و سلاح دئے پھر کہنے لگے ہم بھول گئے دوسرے بار پھر عہد کیا حرب
خندق کے دن ابوسفیان سے ملکر عہد توڑا وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ اور وہ نہین بچتے عہد شکنی سے یا نہین ڈرتے عقوبت غدر سے فَاِمَّا
تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ پس اگر پاوے تو اونکو بیچ لڑائی کے پس بھگا دے بسبب قتل کرنے اونکے اون لوگونکو جو
پیچھے اونکے ہین بیچ تیرے لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ

اور اگر ڈرے تو اوس قوم سے کہ تجھ سے عہد کیا ہی یعنے خیانت سے اور عہد شکنی سے اونکی یعنے قرائن اور علامات سے تجھکو معلوم
ہو کہ یہہ نقض عہد کرینگے پس پھینکدے طرف اونکے عہد اونکا یعنے پہلے قتال کے اونسے کہدے کہ ہمنے عہد تمھارا توڑا تاکہ تو
اور وہ ہوون برابر علم مین ساتھ عہد شکنی کے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا خیانت کرنیوالون کو
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا اور نہ گمان کرین وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ وہ آگے نکلگئے عذاب ہمارے سے اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ
تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے یعنے کافر یہہ نہ سمجھین کہ ہم اونکے عذاب دینے سے عاجز ہین مراد اوس سے
گریختگان بدر یا شکنندگان عہد ہین اور تحسبن ساتھ تاء فوقانی کے بھی قرأت ہے یعنے مت گمان کر اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اون لوگونکو جو کافر ہوئے کہ آگے نکل گئے تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ
مِّنْ قُوَّةٍ اور تیار کرو اے مومنو واسطے گریختگان بدر اور شکنندگان عہد کے جو کچھ کر سکو تم قوت سے یعنے اسباب اور آلات حرب
سے کہ لشکر اوس سے قوت پائے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منبر پر فرماتے تھے
الا ان القوة الرمی بعضے علماء نے کہا کہ تحقیق رمی کی ساتھ ذکر کے دلیل ہی کہ تیر و کمان قوی ترین سلاح ہی شیخ الاسلام نصرآبادی
رح نے کہا ہی کہ اس آیت مین قوت رمی فرمائی ہی ہان سچ ہی لیکن رمی تین قسم ہے رمی ظاہر بہ تیر و کمان ہے اور رمی
باطن بہ تیر آہ سحرگاہ ہے کہ کمان خضوع سے نکلے اور رمی حقیقی سہام خطرات کو قوس دل سے پھینکنا ہی اور توجہ بحق رکھنی اور انقطاع
ماسوی سے کرنا شیخ ابو علی رودباری نے کہا کہ قوت اعتقاد ہے اوپر حمایت کبریا کے اور واثق ہونا ہی اوپر عنایت مولی کے
فرد بھروسا تجھکو اگر ہے سلاح و لشکر پر + کرم پہ اپنے خدا کے ہے اعتماد مجھے + بعضون نے کہا ہے مراد قوت سے حصار ہے
یعنے قلعہ تیار کرو واسطے دفع کفار کے وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ اور باندھے
گھوڑونکے سے یعنے اور تیاری کرو ربط کرنے سواری گھوڑونکی سے تو کہ ڈراؤ تم ساتھ اس استعداد کے دشمن خدا کو اور دشمنون اپنے
کو کہ کفار مکہ ہین اور اور کافرونکو سوا کفار مکہ کے لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ نہین جانتے تم اونکو اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ جانتا ہے اونکو
مراد اس سے یہود ہین یا منافق یا مجوس اور مدارک مین ہی کہ کفرہ جن ہین کہ گھوڑونکی دوڑ سے ڈرتے ہین وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور جو خرچ کرو کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کے سلاح مجاہدونکے واسطے بناؤ یا نفقہ دو
پورا پہنچایا جاویگا طرف تمھارے ثواب اوسکا اور تم نہین ظلم کئے جاؤگے ساتھ نقصان ثواب کے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور اگر چاہین مشرک واسطے صلح کے پس چاہ تو بھی واسطے اونکے یعنے وہ صلح کرین تو تم بھی صلح کرو اور توکل کر
اوپر اللہ کے یعنے مت ڈر کہ مکر اور حیلہ کیواسطے صلح کی ہی اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق وہ ہے سننے والا اقوال لوگونکے جاننے والا اچھے
اور بیچ اونکا اگر مکر کرینگے تجھے نگاہ رکھیگا اور وبال مکر اونکیکا انہین پر ڈالیگا چنانچہ فرماتا ہے وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ
حَسْبَكَ اللّٰهُ اور اگر ارادہ کرین یہہ کہ فریب دین تجھکو ساتھ صلح کے جنگ سے پس تحقیق کفایت کرنیوالا تیرا اللہ ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ
بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وہ ہے جسنے قوت دی تجھکو ساتھ مدد اپنی کے ساتھ بھیجنے فرشتونکے اور ساتھ سب مسلمانونکے
یا ساتھ انصار کے اور الفت ڈالی درمیان دلون اونکیکے یعنے اوس اور خزرج کے کہ ایکسو بیس برس سے عداوت تھی اور مدام آپسمین
لوٹ مار رکھتے تھے تیری برکت سے اللہ نے اونکے دلونمین الفت دی لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اگر خرچ کرتا تو جو کچھ بیچ زمین کے ہے سارا مال و متاع نہ الفت ڈالتا درمیان دلون انکے لیکن اللہ نے الفت ڈالی درمیان دلون اونکے اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے کرے حکمت والا ہے جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہی لکھا ہے کہ انتالیس آدمی تینتیس مرد اور چھہ زن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم پر ایمان لائے تھے جب حضرت عمر ایمان لائے پورے چالیس ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اى پیغمبر کفایت ہی تجھکو اللہ اور جنھون نے پیروی کی ہی تیری مسلمانونمین سے ابن عباس رضی نے بھی کہا ہی کہ سبب نزول اس آیت کا اسلام عمر ہی اس تقدیر پر یہہ آیت مکی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ غزوہ بدر مین قبل قتال سے واسطے تقویت خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے یہہ آیت نازل ہوئی يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ای پیغمبر رغبت دے مومنونکو اوپر لڑائی کفار کے اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ اگر ہووین تم مین بیس صبر کرنیوالے میدان جنگ مین غالب آوین دوسی مشرکونپر یہان شرط بمعنی امر ہی یعنے چاہیئے کہ ایک مسلمان تم مین سے دس کافرونسے لڑائی مین نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ اگر ہووین تم مین سے سو غالب آوین اللہ کی مدد سے ہزار پر ان لوگون سے جو کافر ہوئے اور یہہ غالب آنا تمھارا اونپر بسبب اسکے ہی کہ وہ قوم ہین کہ نہین سمجھتے خدا کو اور روز قیامت کو پس نجات اور درجات سے غافل ہو کر دم جنگ مسلمانونکے سامنے نہین ٹھہر سکتے بعد نزول اس آیت کے مسلمانونپر ایک کا مقابلہ ساتھ دس کے گران آیا حق تعالے نے اس آیت کو منسوخ کر کر فرمایا اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا اب کہ یہہ حکم تمپر بھاری ہوا ہلکا کیا اللہ نے تمسے اور جانا یہہ کہ بیچ تمھارے ضعف بدن ہی فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ پس اگر ہووین تم مین سے سو صبر کرنیوالے غالب آوینگے دوسو پر یہہ شرط بھی بمعنی امر ہی یعنے ایک مسلمان دو کافرونسے نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور اگر ہووین تم مین سے ہزار غالب آوینگے دو ہزار پر ساتھ حکم اللہ کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ ساتھ صبر کرنیوالونکے ہی بیاری اور مددگاری پس جو صبر کریگا ظفر پائیگا **نظم** صبر ہی موجب رضائے خدا + ہوگا صابر تو فتح پائیگا + صابرونکے ہی ساتھ اعانت حق + صبر کرنا کہ ہو حمایت حق + لکھا ہی کہ ستر سردار کفار کے جنگ بدر مین مسلمان پکڑ لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورت کی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ سب آپکے کنبے قبیلے کے ہین فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دو اللہ ہدایت کریگا تو پھر ایمان لے آوینگے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ امام کافرونکے ہین حکم کرو کہ ہم سبکی گردنین مارین اور الحمد للہ کہ آپ فدیے سے مستغنی ہین اور گروہ انصار مین سے عبد اللہ بن رواحہ نے اور اصح یہہ ہی کہ سعد بن معاذ نے کہا کہ جیسے عمر نے کہا تھا حضرت کو قول صدیق اکبر پسند آیا فدیہ لینا مقرر کیا مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ نہ لائق تھا واسطے نبی کے یہہ کہ ہووین واسطے اسکے بندیوان اور اونھین فدیہ لیکر چھوڑ دے یہانتک کہ بہت مارے انہین سے بیچ زمین کے کیونکہ قتل کرنا سبب قلت اور ذلت کفار کا ہی اور موجب عزت اسلام اور ظہور شوکت ابرار تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ارادہ کرتے تھے تم اسباب دنیا کا کہ سریع الزوال ہی وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ اور اللہ چاہتا ہی واسطے تمھارے ثواب آخرت کا کہ بہشت اور نعمت بیزوال ہی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہی دوستونکو دشمنون پر غلبہ دیتا ہی حکمت والا ہی جو بندونکے ساتھ کرتا ہی حکمت سے کرتا ہی لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا اللہ کیطرفسے کہ پہلے گذرا ہی یعنے لوح محفوظ مین مکتوب ہوا ہی کہ بے نہی صریح عذاب نکرے یا ناتوانی پر مواخذہ نہ کرے یا اہل بدر کو عذاب نکرے یا لوٹ کفار کی تمپر حلال کرے البتہ لگتا تم کو اور پہنچتا بیچ اوس چیز کے کہ لیا تھا تم نے فدیے سے عذاب بڑا حدیث مین ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر عذاب اترتا تو سوا عمر اور معاذ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ یہہ دونون قتل کفار پر راضی تھے نہ فدیے پر اور صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے غنائم بدر سے ہاتھ کھینچے یہہ آیت آئی کہ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا پس کھاؤ اوس چیز سے کہ غنیمت لی ہی تمنے حلال پاکیزہ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے مخالفت امر اسکے مین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ تمھارے مہربان ہی کہ مال غنیمت کا تمپر حلال کیا اور امتون پر حرام تھا اسباب نزول مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو کہ اسیرونمین تھے کہا کہ اپنی ذات کا فدیہ اور دونون بھانجونکا کہ عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث ہین اور اپنے حلیف

کاکہ عتبہ بن مجدم ہی دو عباس نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم روا رکھتے ہو کہ تمھارا چچا لوگون کے آگے ہاتھ پھیلا کر مال جمع کر کرد ے
حضرت نے فرمایا کہ وہ بدرے زر کے کہ مکے سے نکلتے ہوئے ام فضل کو دئے تھے اور یہہ کہا تھا اونمین سے دو عباس نے کہا
تجھکو کسنے خبر کی مین نے چھپا کر یہہ بات کی تھی حضرت نے کہا کہ مجھکو میرے پروردگار نے پیغام بھیجا عباس نے کہا کہ شاہد
ہو کہ وحدانیت حق پر اور تمھاری رسالت پر مین گواہی دیتا ہون پھر فدیہ اپنا اور تینون کا دیا اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل
کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ اى پیغمبر کہہ واسطے ان لوگون کے کہ بیچ ہاتھون تمھارے کے ہین قیدیوان لوگون سے اگر جانیگا اللہ کہ بیچ دلون تمھارے کے بھلائی
ہی ایمان اخلاص سے دیویگا تمکو بہتر اس سے کہ لیا گیا تمسے یعنے مال جو فدیہ مین دیا تمنے اور بخشیگا تمکو وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور
اللہ بخشنیوالا گناہ کا ہی جو حالت شرک مین واقع ہوا مہربان ہی کہ تمکو توفیق اسلام کی دی لکھا ہی کہ عباس رضی نے کہا کہ اللہ نے مجھسے
دو وعدے کئے ایک یہہ کہ جو مال مجھسے لیا اس سے بہتر اوسکا سو دیا کہ اب میرے پاس بیس غلام ہین ہر ایک بیس ہزار درم کی میرے
واسطے تجارت کرتا ہی اور سقایہ زمزم بھی مجھے دیا ہی کہ تمام اموال عرب سے دوست تر رکھتا ہون دوسرا وعدہ مغفرت کا ہی امید
ہی کہ وہ وفا کرے اور مجھے بخشے اور وعدہ کریم مین خلاف کو راہ نہین **بیت** ہولی نہین ہی وعدہ خلافی کریم سے مگر نقض
عہد ہووے تو ہووے لئیم سے وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ اور اگر ارادہ کرین بندیوان
کہ مسلمان ہوئے خیانت تیرے ساتھ عہد شکنی کے یا دین سے پھرنے کی پھر تحقیق خیانت کی تھی اللہ کی پہلے اسکے ساتھ کفر کے پس قادر کیا اللہ نے
تمکو اوپر تیرے کہ روز بدر تیرے ہاتھ مین گرفتار ہوئے بعد اوسکے بھی ممکن ہی کہ تجھے اوپر قادر کرے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے
والا ہی مآل بندونکا حکم کرنیوالا ہی اوپر احوال اونکے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا خدا اور رسول کی محبت مین اور جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے کہ سلاح اور نفقہ غازیون مین
صرف کیا بیچ راہ اللہ کے اور یہہ قوم مہاجرین وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور جن لوگونے جگہہ دی
مہاجرونکو اور مدد کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے گروہ انصار ہین یہہ لوگ بعضے اونکے دوست بعضے کے ہین اور میراث مین
متولی ہین سمجھ لیجئے کہ پہلے حکم تھا مہاجر اور انصار بسبب ہجرت اور نصرت کے آپسمین ایکدوسرے میراث لین وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا
مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ وطن چھوڑا نہین واسطے تمھارے کارسازی انکے سے
کچھ یہانتک کہ وطن چھوڑین وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ اور اگر مومنان غیر
مہاجر مدد چاہین تم سے بیچ دین کے یعنے اونمین اور کفار مین لڑائی ہوا اور تم سے مدد طلب کرین پس اوپر تمھارے واجب ہی مدد کرنا
اونکا مگر اوپر اوس قوم مشرکون کے کہ درمیان تمھارے اور درمیان اونکے عہد ہی وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے
کہ کرتے ہو تم وفا اور نقض عہد سے دیکھتا ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے بعض اونکے دوست
بعضے کے ہین یاری اور مددگاری مین إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ اگر نہ کرو تم جو کہا ہمنے دوستی آپسمین حاصل
ہوگا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد بڑا یعنے جو مومن آپسمین پیار نہ رکھین اور ایکدوسرے کے یار اور مددگار نہون تو ہم اونکی بسرآئی اہل کفر
ظہور کرین بڑا فساد برپا ہو سمجھ لیجئے کہ تعاون اور توارث اور مہاجر اور انصار بیان کر کر اور ترک اوسکے پر تہدید فرما کر پھر جزائے ہجرت
اور نصرت اونکے کی خبر دیتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ
حَقًّا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگون نے تصدیق اور تسلیم کی جگہہ دی مہاجرونکو اور
مدد کی پیغمبر کی جنگ مشرکونمین یہہ لوگ وہ ہین ایمان والے ساتھ تحقیق کے لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ واسطے اونکے بخشش ہی اللہ کیطرف

سے اور رزق ہی باکرامت بے رنج اور بے منت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ اور جو
لوگ کہ ایمان لائے پیچھے صلح حدیبیہ کے اور وطن چھوڑا مانند ابوبصیر اور ابوجندل کے اور جہاد کیا کفار سے ساتھ تمھارے ملکر پس یہہ گروہ تم
مین سے ہی یعنے لاحق یا سابق ایک ہی ایمان اور ہجرت اور جہاد مین وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اور
قرابت والے بعضے اونکے سزاوار تر ہین ساتھ بعض کے میراث لینے مین بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ کے یہہ آیت ناسخ ہی توارث کی
اوس جماعت کی کہ سبب ہجرت اور نصرت میراث لیتے تھے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے موارثیہ سے دانا ہی
یا حکمت جاننے والا ہی اسکی کہ پہلے میراث لینے مین ہجرت اور نصرت معتبر رکھے پھر رحم اور قرابت کا اعتبار کیا کسیکو اوسکے کام مین
اور احکام مین دم مارنیکی جگہہ نہین نظم جو چاہے سو کرے سلطان ہی وہ + نمانے اوسکو جو شیطان ہی وہ + ہمارے عیب مین جو ہوتا
ہی بہتر + وہی کرتا ہی وہ رحمان ہی وہ +

سورة التوبہ

مدنی ہی ایکسو انتیس آیتین ہین دو ہزار چار سو
نوے کلمے ہین ایکہزار آٹھ سو اور ستاسی حرف ہین اور فواصل اسکے نر ہین اور اس سورة کو برات اور فاضحہ اور مخزیہ کہتے ہین کہ اسمین
بیزاری کفار سے ہی اور فضیحت کرنیوالی اہل نفاق کو اور رسوا کرنیوالی منافقون کو ہی اور سورۂ عذاب بھی اسکا نام ہی اور ترک بسم اللہ
اسواسطے ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یوہین امر فرمایا ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی اور علی مرتضی رضؓ سے ہی کہ بسم اللہ سبب امان
ہی اور یہہ سورة دفع امان کیواسطے نازل ہوئی ہی ساتھ تلوار کے اور حذیفہ سے ہی کہ تم اوسکا نام رکھتے ہو توبہ اور حالانکہ یہہ
سورة عذاب ہی اور روایت کی بخاری نے یہہ آخر سورة ہی جو نازل ہوئی اور لکھا ہی مفسرین نے کہ صحابہ مین اختلاف ہی کہ انفال
اور توبہ ایک سورة ہی یا دو پس فرجہ درمیان چھوڑا اور بسم اللہ نہین لکھی اور ان دونون سورتون کو قرینتین کہتے ہین عثمان رضؓ ذی النورین
سے روایت ہی کہ کاتب خاتمہ یسئلونک عن الانفال اور فاتحہ براة من اللہ کا مین تھا حضرت صلعم نے چالیس یا تینتیس آیتین اوائل سورة
براة کی لکھوا کر ابوبکر صدیق کو دین اور امیر حاج کرکے کہ روانہ کیا کہ وہان لوگونکے روبرو پڑھین کئی دنکے بعد علی مرتضی رضؓ کو بلا کر ناقۂ
غضبا پر سوار کر کر ابوبکر رضؓ کے پیچھے بھیجا اور امر کیا کہ آیتین اوس سے لیکر آپ پڑھو جو سبب اوسکا پوچھا آپنے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر
کہا کہ ادا اس پیغام کو نکرے کوئی مگر تو یا وہ جو تجھہ سے ہو پس علی مرتضی رضؓ ابوبکر صدیق رضؓ سے جا ملے اور آیتین لیکر دن عید نحر کے نزدیک
جمرۂ عقبہ کے لوگون کے سامنے پڑھین کہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بیزاری ہی خدا کی طرف سے
اور رسول اوسکے کی طرف سے ان لوگون کے کہ عہد باندھا تھا تمنے مشرکو نسے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مشرکان عرب سے عہد
لیا تھا سب نے عہد شکنی کی سوا بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ مضمون اوسکا بیزاری ہی مشرکون سے بسبب
عہد توڑنے کے حاصل یہہ ہی کہ جیسے اونھونے عہد خدا اور رسول کا توڑا رسول نے بھی بفرمان خدا نقض عہد اونکا کیا اور ارشاد ہوا
پیغمبر کو کہ اونکو کہہ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ پس سیر کرو بیچ زمین کے یعنے آؤ جاؤ مسلمان تم سے کچھہ تعرض نہین کرینگے چار مہینے
روز نحر سے کہ روز تبلیغ ہی دہم ربیع الآخر تک اور ایک قول یہہ ہی کہ آیہ اوائل شوال مین نازل ہوئی ہی پس مدت اواخر محرم
تک ہی امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ مدت بعضے معاہدون کی کہ عہد توڑا چار مہینے سے کم تھی اونکو مہلت چار مہینے کی دی تا کہ اپنی درستی
کرین اور بعضون کی چار مہینے سے زیادہ تھی اونکو بھی چار ماہ پر اقتصار کیا تا تدبیر اپنی کرلین اور جنھونے عہد اپنا نہین توڑا اونکو انقضاء
مدت تک امان دی اور شکنندگان عہد کو کہا وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ اور جانو یہہ کہ تم نہین عاجز
کرنیوالے ہو اللہ کو اپنے عذاب سے ہر چند تمکو مہلت دی اور یہہ کہ اللہ رسوا کرنیوالا ہی کافرونکو ساتھ قتل کے دنیا مین اور ساتھ
جلانیکے عقبی مین بیت حرق وقتل دین و دنیا را قتا للمشرکین + نص سے ثابت ہی کہ ان اللہ مخزی الکافرین + وَاَذَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اور پکارنا ہی اللہ کی طرف سے اور رسول اوسکی کی طرف سے لوگونکو دن بڑے حج کے

یعنے عید نحر کے حج اکبر اسواسطے کہا کہ معظم افعال حج کے اسی دن مین ہین جیسے طواف اور نحر اور حلق اور رمی یا اکبر اس اعتبار سے
کہا کہ عید دن اہل کتاب کے موافق پڑا تھا وہ دن یا یہہ کہ عزّت مسلمانون کی اور ذلّت کافرونکی ظاہر ہوئی تھی پھر تفسیر مضمون
پکار نیکا یہہ ہے کہ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ تحقیق اللہ بیزار ہے مشرکون سے اور عہد اونکے سے اور رسول اوسکا بھی بیزار
فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ پس اگر توبہ کرو تم کفر اور غدر سے پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَیْرُ
مُعْجِزِی اللّٰهِ اور اگر پھر جاؤ تم توبہ سے اور ترک کفر سے پس جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے اللہ کو یعنے اوس سے نہ بھاگ سکوگے
وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اور بجائے بشارت ڈرا اون لوگونکو جو کافر ہوئے ساتھ عذاب درد دینے والیکے آخرت مین
سمجھ لیجیے کہ حکم عہد شکنونکا بیان کر کر بنی نضر اور کنانہ کے حق مین کہ حدیبیہ مین عہد کیا تھا اور ثابت رہے عہد پر فرماتا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ
عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْئًا مگر وہ لوگ کہ عہد باندھا تھا تم نے مشرکون سے پھر نہ کم کیا اونھون نے تم سے
کچھ عہد تمہارا یعنے نہ توڑا وَّلَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْكُمْ اَحَدًا اور نہ مدد کی اور پر قتال تمہارے کسیکو اعدا تمہارے سے فَاَتِمُّوْٓا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ
اِلٰى مُدَّتِهِمْ پس پورا کرو طرف اونکے عہد اونکا مدت اونکی تک اور مثل عہد شکنونکے چار مہینے کی مہلت مت دو اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ
الْمُتَّقِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو اور ایفائے عہد بھی تقوی سے ہے شیخ نصرآبادی نے کہا ہے کہ متقی کی چار نشانیان
ہین حفظ الحد[1] و بذل المجهود[2] والوفاء بالعهود[3] والقناعت بالموجود نظم متقی کی نشانیان ہین چار + حفظ احکام شرع
ہے اک یار + دوسری جسقدر کہ مجھ سے ہو + مال و اسباب دے فقیرونکو + تیسری عہد توڑنیسے ڈر + چوتھی موجود پر قناعت کر
سمجھ لیجیے کہ حقتعالی نے حکم معاہدان مشرک کا بیان کر کر مشرکان غیر معاہد کے حق مین فرمایا ہے فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس جب تمام ہوجاوین مہینے امن کے کہ بیس دن ذالحجہ کے ہین اور تمام ماہ محرم کا پس مارو مشرکونکو جہان
پاؤ اونکو حل اور حرم مین اور ایک قول یہہ ہے کہ یہہ آیت معاہدونکی شان مین آئی ہے اور اشہر حرم چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ اور
ذی الحجہ اور محرم اور حرم باعتبار تغلیب کے کہا کہ ذی الحجہ اور محرم اسمین ہین اور اس قول پر کہ زمانہ نزول سورۃ کا یہن نہ وقت تبلیغ
پورا ہونا مدت کا بعد تمام ہونے مہینونکے حرام کی ہے کہ ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم مین ہے غرض بعد گذرنے ان مہینونکے قتل کرو
مشرکونکو کہ عہد نہین کیا اونسے یا جھونے عہد تمہارا توڑا ہے جہان پاؤ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ اور پکڑو
اونکو قید مین اور بازرکھو اونکو طواف مسجد حرام سے اور بیٹھو واسطے اونکے ہر گھات کی جگہہ پر تو کہ ادھر ادھر سے نکلکر شہرونمین اور
گانونمین نہ پھیل جاوین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ پس اگر توبہ کرین شرک سے اور قایم رکھین
نمازکو اور دیوین زکوۃ کو پس چھوڑ دو راہ اونکی جہان چاہین جاوین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا گناہان گذشتہ اونکے
کا ہے مہربان ہے ساتھ دینے ثواب بیحساب کے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى یَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ
مَاْمَنَهٗ اور اگر کوئی مشرکونمین سے بعد گذرنے مہینون حرام کے پناہ مانگے تجھ سے پس پناہ اور امن دے اوسکو یہانتک کہ سنے کلام
اللہ کا کہ قرآن ہے پھر اگر اسلام نہ لاوے پہنچا دے اوسکو جگہہ امن اوسکی مین کہ گھر اوسکا ہے پھر اس سے مقاتلہ کر ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا یَعْلَمُوْنَ یہہ امان دینا اسواسطے ہے کہ وہ ایک قوم ہے کہ نہین جانتی خدا کو اور قرآن نہین سنا ہے پس امان دے کہ قرآن سنین
اور تدبر اور تفکر کرین كَیْفَ یَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِیْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ کیونکر ہو یہہ استفہام بمعنی انکار ہے یعنے نہین ہے
واسطے مشرکونکے عہد نزدیک اللہ کے اور نزدیک رسول اوسکے کے بعد ظہور اسلام کے اور امتیاز کے درمیان حق اور باطل کے اِلَّا
الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مگر جن لوگون سے عہد کیا تھا تم نے نزدیک مسجد حرام کے یعنے حدیبیہ مین کہ نزدیک مکہ معظمہ کے ہے
اور وہ بنی ضمرہ اور بنی کنانہ تھے کہ حضرت نے عہد کیا تھا اونسے فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَهُمْ پس جبتک سیدھے رہین واسطے

تمھارے سیدھے رہو تم واسطے اونکے یعنے وہ عہد نہ توڑین تو تم بھی مت توڑو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
پرہیزگارونکو کہ عہد پر اپنے استقامت رکھتے ہین كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ط کیونکر عہد پر رہیے
مشرکونکے اور نہ مارے اونکو اور حال یہہ ہے کہ اگر غالب ہون اور فتح پاوین وہ اوپر تمھارے نہ رعایت کرین بیچ تمھارے قرابت کی اور نہ
وفائے عہد کی يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ خوش کرتے ہین تمکو ساتھ موہنون اپنے کے ایمان اور اطاعت کے وعدے کرکے
یا کلام شیرین کرکے اور انکار کرتے ہین دل اونکے اسّے جو زبان سے کہتے ہین یعنے دل اور زبان اونکی ایک نہین **بیت** دلمین بدی
ہے اور ہین کہتے زبان سے قول نیک ＊ اوسکا ہو رسوا غلام جسکے زبان و دل ہون ایک ＊ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ اور اکثر اونکے باہر ہین
دائرۂ فرمان سے اور سرگشتہ ہین قول ایمان سے اور تھوڑے بدنامی کے سبب عہد شکنی سے پرہیز کرتے ہین اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
ثَمَنًا قَلِيْلًا مول لیتے ہین بدلے آیتون اللہ کے مول تھوڑا متاع دنیا سے ابوسفیان نے بعضے مشرکونکو طمع دنیا کی دیکر مسلمانون کے
قتل کیواسطے جمع کیا اوھونے تکذیب قرآن کی اور لالچ مین پڑکر اہل اسلام کی لڑائی کو آئے فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ پس باز رکھتے ہین
لوگونکو راہ حج خانۂ خدا سے یا طاعت خدا سے اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تحقیق وہ مشرک برا ہے کام جو کچھ کہ ہین کرتے بعضون
نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہود ہین کہ عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑتے تھے اور آیات توریت کو تھوڑے مول بیچکر لوگونکو متابعت
دین اسلام سے باز رکھتے تھے لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ط نہین رعایت کرتے یہود یا ناقضان عہد بیچ کسی مسلمانکے
قرابت کے اور نہ وفائی کے عہد کے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین حد سے نکلجانیوالے شرارت اور سرکشی مین
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ پس اگر توبہ کرین کفر سے اور قائم رکھین نماز کو اور دیوین
زکوٰۃ کو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے **بیت** تم پہ جو ہے عنایت مولی ＊ اونکے حق مین بھی ہوگی وہ اعطا وَنُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور مفصل بیان کرتے ہین ہم آیتونکو واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ اور اگر توڑین مشرک قسمین اپنی پیچھے عہد باندھنے اپنے کے ساتھ تمھارے اور طعن کرین بیچ دین
تمھارےکے اور عیب نکالین احکام اسلام مین فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ پس لڑو سرداران کفر کیسے تحقیق وہ
لوگ نہین قسمین واسطے اونکے حقیقت مین کیونکہ سچی قسمین ہوتین تو نہ توڑتے پس مقاتلہ کرو اونسے لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ تو کہ وہ
باز رہین شرک سے یا طعنہ زنی سے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ کیا نہ لڑو گے تم اوس قوم سے کہ توڑا اونھونے قسمون
اپنی کو کہ تم سے کھائین تھین حدیبیہ مین سمجھ لیجئے کہ قول و قرار جو درمیان حضرت کے اور قریش کے تھے اونمین سے ایک یہہ بھی تھا
کہ خلفا ایکدوسرے کو نہ ستاوین اور قتال پر اونکے ساتھ ایکدوسرے کے مدد نکرین سو یہہ عہد توڑا کہ بنی بکر کو کہ خلفا اونکے تھے سلاح
سے اور جوانونسے مدد دی تا بنی خزاعہ سے کہ خلفا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنگ کیا یا مراد عہد شکنونسے بنی قریظہ ہین کہ احزاب
کے دن ابوسفیان کی مدد کی وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ اور قصد کیا مشرکون نے نکالدینے کا پیغمبر کے مکے سے اور دارالندوہ
مین مشورہ کیا چنانچہ پیچھے مذکور ہوا لباب مین ہے کہ قریش نے حدیبیہ مین قصد کیا کہ حضرتکو واسطے عمرہ کے واسطے مکہ مین آنے دین
پھر جب ہوا عادہ اوسکے پورے کرلین تو خفیف کر نکالدین یا مراد اس سے یہود ہین کہ مدینے سے نکالنے کا حضرتکے قصد کیا تھا
وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ط اور حال یہہ ہے کہ اونھونے ابتدا کی نقض عہد کی تم سے پہلے بار اَتَخْشَوْنَهُمْ کیا ڈرتے ہو تم لڑائی انکیسے
فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پس اللہ سزاوار تر ہے یہہ کہ ڈرو تم عقاب اوسکے سے ترک قتال کفار مین پس لڑو تم
کافرونسے اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھ عذاب الٰہی کے بیچ ترک کرنے حکم اسکے کے قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ
وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ لڑو اونسے کہ عذاب کرے اونکو اللہ ساتھ ہاتھون تمھارے کے کہ تمھاری تلوارونکے تلے مرے پڑے ہون اور رسوا

کرے اونکو مقہور مغلوب کرکے اور نصرت دے تمکو اوپر اونکے وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ اور شفا دے سینون قوم ایمان
والونکو یعنے بنی خزاعہ یا دو جماعت کہ یمن اور سبا سے آکر مکے مین ایمان لائی تھی اور مشرکونکے ہاتھ سے بہت ایذا پائی تھی شکایت اوس کی
حضرت سے کی آپنے فرمایا ابشروا فان الفرج قریب وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ اور دور کرے اللہ بسبب فتح پانے تمہارے
کفار پر غصہ دلون اونکیکا کہ بواسطے آزار کفار کے غمناک تھے وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ اور توبہ دیتا ہے اللہ اور پھر آتا ہے
ساتھ فضل اپنے کے اوپر جسکے کہ چاہتا ہے اس آیت مین اللہ تعالی نے بعضے کفار کے توبہ کی خبر دی سو وقوع مین آئی کہ ابو
سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو اور سوا اونکے ایمان سے مشرف ہوئے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا
ساتھ توبہ بعضونکے حکم کرنیوالا ہے ساتھ قبول توبہ کے أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ کیا
گمان کرتے ہو تم اے مومنو کہ قتال کفار سے کارہ ہو بعضونے کہا ہے خطاب منافقونکو ہے یہہ کہ چھوڑے جاؤ تم جسپر کہ ہو اور حال آنکہ
ابھی نہین جانا یعنے نہین ظاہر کیا اللہ نے اون لوگون کو کہ جہاد کرتے ہین تم مین سے بیچ راہ اوسکیکے وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ
وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً اور نہین پکڑتے سوا اللہ کے اور بغیر رسول اوسکیکے اور بدون ایمان والون کے دوست
دلی کہ اوس سے بھید کہین یعنے بمجرد دعوی ایمانکے تمہارے ہاتھ تم سے نہ اوٹھا دینگے اور اللہ نے تم سے جہاد اور عدم الفت
مشرکان نہین جانی وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ خبردار ہے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم لکھا ہے کہ جب عباس رضی اللہ
عنہ اسیر ہوئے مسلمانونے اونکو شرک اور قطع رحم پر سرزنش کی اونھونے کہا کہ میری نیکیان نہین بیان کرتے علی مرتضی رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ تمہاری کیا نیکی ہے کہا کہ مین ساتھ عمارت مسجد حرام کے قیام کرتا ہون اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرتا ہون اور حاجیون کو
شربت دیتا ہون اور قیدیون کو قید سے چھڑاتا ہون یہہ آیت اوتری مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ نہین
لائق واسطے مشرکونکے یہہ کہ آباد کرین مسجدون اللہ کی کو مسجد حرام کو بلفظ جمع ذکر کیا واسطے تعظیم کے کہ قبلہ مساجد ہے اور مشرکونکو
آباد کرنا مسجد حرام کا روا نہین شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ در آنحال کہ گواہی دیتے ہین اوپر جانون اپنی کے ساتھ کفر کے
کہ سجود اصنام ہے یا تکذیب سید انام علیہ الصلوۃ والسلام ہے یعنے جمع کرنا دو چیزون مخالف کا کہ عمارت بیت اللہ اور عبادت
غیر اللہ ہے درست نہین أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ یہہ لوگ مشرک نابود ہوئے عمل اونکے بسبب شرک کے وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ
اور بیچ آگ کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین کفر کی جہت سے إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ سوا اوسکے نہین کہ آباد کرتے ہین مسجدون اللہ کی کو وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور
دن قیامت کے اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور نہین ڈرتے دین کے کامون مین مگر اللہ سے فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن
يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ پس نزدیک ہے یہہ لوگ کہ ہو وین راہ نجات پانیوالونسے سمجھ لیجئے کہ ایمان بخدا تمام نہین ہوتا مگر ساتھ ایمان
رسول کے اسواسطے ایمان باللہ پر اختصار کیا اور نجات کو بصیغہ توقع واسطے قطع طمع مشرکونکے لائے یعنے ابتداء اوس گروہ کی
کہ جامع الکمالات علمیہ اور عملیہ کے ہین دائر درمیان لعل اور عسی کے ہے پس حال اونکا کہ بسطرح سے ناقص ہین ظاہر ہے کہ کیا
ہوگا **بیت** یاران معرکہ کو جبجا عتاب ہووے * روباہ بیسرتونکو وہان کیونکہ تاب ہووے * اور دوسرا نکتہ یہہ ہے کہ
اعتماد اعمال پر نہ کیا چاہئے کہ جو اپنے عمل پر مغرور ہے فیض ازلی سے مہجور ہے **بیت** اپنے اعمالونپہ جو مغرور ہے * شکل
شیطان قرب حق سے دور ہے * لکھا ہے کہ حرم والے ایام جاہلیت مین حاجیونکو شہد اور ستو پلاتے تھے حضرت کے زمانہ مین یہہ
منصب حضرت عباس کو ملا تھا اور عمارات مسجد حرام شیبہ بن طلحہ کے متعلق تھی بعد ہجرت کے عباس اور شیبہ اپنی بڑائی حضرت مرتضی
علی سے کرنے لگے عباس نے کہا کہ مین ساقی حجاج ہون شیبہ نے کہا مین متصدی عمارت مسجد حرام ہون حضرت علی نے ساتھ

اسلام اور جہاد کے اسنا فخر کیا حقتعالی نے تصدیق علی مین یہہ آیت اُتاری اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ کیا کیا ہے تمنے پانی پلانیوالون کو حاجیونکے اور خدمت کرنیوالونکو مسجد حرام
کے مانند اوس شخصکے کہ ایمان لایا ہے ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے اور جہاد کیا ہے بیچ راہ اللہ کے لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللّٰهِ
نہین برابر ہوئے یہہ دونون گروہ نزدیک اللہ کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا ہے گروہ مشرکونکو
کہ ساتھہ شرک کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین اَلَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ
دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے اون چیزونپر جو اللہ کی طرفسے آئین اور ہجرت کی دیار اپنے سے اور جہاد کیا مشرکون
سے بیچ راہ اللہ کے ساتھہ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بڑے ہین درجہ مین نزدیک اللہ کے اون لوگونسے کہ پانی پلاتے ہین
حاجیونکو اور خدمت کرتے ہین مسجد حرام کی اور یہہ باتین نہین رکھتے وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ اور یہہ لوگ اون کمالات والے وہ
ہین مراد پانیوالے دونون عالم مین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ بشارت دیتا ہی انکو
پروردگار اونکا ساتھہ مہربانی کے اپنی طرفسے اور ساتھہ رضامندی کے اور ساتھہ بہشتونکے کہ واسطے اونکے بیچ اُن بہشتونکے نعمت
ہی پایدار خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا درانحال کہ یہہ گروہ ہمیشہ رہینگے بیچ ان بہشتون کے ہمیشہ کہ نکلنے کے ہی نہین إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ
أَجْرٌ عَظِيمٌ تحقیق اللہ نزدیک اُسکے ہی ثواب بڑا کہ جسکے آگے ناچیز ہی تمام نعم دنیا کشف الاسرار مین کہا ہی کہ رحمت واسطے عاصیونکے
ہی اور رضوان واسطے مطیعونکے اور جنت واسطے کافہ مومنین کے رحمت کو اسواسطے مقدم کیا کہ اہل عصیان ناامید نہون کہ ہرچند
گناہ عظیم ہو لیکن رحمت حق اوس سے عظیم تر ہی **قطعہ** اگرچہ حد سے زیادہ گناہگار ہین ہم + خطا و جرم سے ازبسکہ شرمسار ہین ہم +
ولے فزون ہی گناہونسے اپنے رحمت حق + اوسیکے رافت عاصی امیدوار ہین ہم + لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور
ہجرت ہوئے بعضے صحابہ امر خدا کو محبت زن و فرزند پر ترجیح دیکر ترک خانمان کرکر مدینے کو گئے اور بعضونکو الفت مال اور ولد
اور زن وغیرہ کی مانع ہجرت کی ہوئی یہہ آیت اُتری يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا
الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو باپون اپنے کو اور بہائیون اپنے کو دوست اگر دوست رکہین کفر کو اوپر ایمان
کے اور تمکو ہجرت سے باز رکہین وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور جو کوئی دوستی کرے اونکی پس یہہ لوگ دوست
رکھنے والے وہ ہین ظالم کہ دوستی کو غیر محل مین وضع کرتے ہین کیونکہ دوستی مسلمانون سے چاہیئے نہ مشرکون سے بعد اس آیت کے اُترنے
کے وہ لوگ جو ہجرت سے باز رہے تھے کہنے لگے کہ اب ہم اپنے اقرباؤنمین ہین اور تجارت کرتے ہین جو ہجرت کرینگے سب قرابت والونکو
اور مال و اسباب کو چھوڑنا پڑیگا بیکس اور بے مال ہوجاوینگے ہم یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ
وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ
وَرَسُولِهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہووین باپ تمھارے اور فرزند تمھارے اور بھائی تمھارے اور جوروین تمھاری اور
کنبا تمھارا اور مال جو کمائے ہین تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو بے فائدہ مند ہوجانے اوسکیسے اور گھر کہ پسند کرتے ہو اونکو دوستر
طرف تمھارے اللہ سے اور رسول اوسکیسے وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ اور جہاد سے بیچ راہ اللہ کی کے
پس انتظاری کرو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا یا عذاب اپنا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا گروہ
فاسقونکو سمجھہ لیجیئے کہ اس آیت مین تہدید عظیم ہی کیونکہ کم لوگ ہین کہ مال اور فرزند سے دین کو دوستر رکھتے ہین اور حظوظ دنیا سے
لذات عقبی کو زیادہ تر چاہتے ہین آدمی کو چاہیئے کہ مردانہ ہوکر ابراہیم کی شکل ہاتھہ دنیا سے اُٹھاکر متوجہ بخدا ہووے اور صفحہ
دل سے محبت غیر حق دھووے اور جستجوے مولی مین زن و فرزند کیا اور مال و منال کیسا اپنے آپ کو بھی کھووے **نظم**

تیرا طالب خانماں انکو کیا کرے + خانماں کیا اپنی جانکو کیا کرے + چاہتا ہی تجھکو وہ تو اوس سے مل + بن تیرے دونوں جہانکو کیا کرے + مشکوۃ مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یومن احدکم حتی اکون احبّ الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین نقل ہی کہ احمد بن یحیی دمشقی رح ایکدن اپنے والدین کے پاس بیٹھے تھے قرآن مین قصہ قربانی کا اسمعیل علیہ السلام کے پڑھا والدین نے کہا ای احمد اٹھ ہمنے تمھین براہ خدا چھوڑا یہہ ولنے اوٹھکر کعبے کو گئے مدت وہان رہے پھر دمشق مین آکر حلقہ در ہلایا مان نے پوچھا کون ہی دروازے پر کہا مین احمد ہون مان نے کہا ایک بیٹا اپنا تھا احمد اوسے براہ خدا دیا ہمنے اب احمد و محمود سے ہمین کیا کام ہی بیت جو کچھ تھا سو فدا کر دیا براہِ دوست + نہین اب اپنی تمنا بجز نگاہ دوست لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ تحقیق یاری اور مددگاری کی تمھاری اللہ نے ایمومنو بیچ مقامِ بہت کے مثل حرب بدر اور بنی نضیر اور بنی قریظہ اور احزاب اور صلح حدیبیہ اور جنگ خیبر اور فتح مکہ کے اور دن حنین کے حنین مقام ہی درمیان مکے اور طائف کے وہان لشکر ہوازن اور ثقیف سے محاربہ واقع ہوا بیان اوسکا بطور اجمال یہہ ہی کہ بعد فتح مکے کے یہہ دونون قبیلے متفق ہوکر مسلمانون سے لڑائی کو تیار ہوئے یہہ خبر حضرتکو پہنچی بارہ ہزار یا سولہ ہزار مرد انکو لیکر چلے اور وہ چودہ ہزار تھے ایک صحابہ نے کہا لن نغلب الیوم من قلۃ نہین مغلوب ہونگے ہم آجکے دن قلت لشکر کے سبب یہہ بات حضرت نے ناپسند کی اور اوسی عجب کے باعث پہلے لشکر اسلام نے شکست پائی حق تعالی وہ قصہ مسلمانونکو یاد دلواتا ہی کہ مدد دی تمکو دن حنین کے اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ جسوقت خوش لگی تمکو بہتایت تمھاری فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ پس نہ کفایت کیا تمسے کچھ یعنے نہ دفع کیا تمھاری کثرت نے کچھ ضرر دشمن کا اور تنگ ہوگئی اوپر تمھارے زمین اس وادی کی ساتھ اوسکے کہ کشادہ تھی پھر پھر گئے تم جنگ دشمن سے پیٹھ پھیر کر لکھا ہی کہ تمام لشکر اسلام شکست کھا گیا حضرت چار آدمیون سے کھیت مین کھڑے رہے کہ علی اور عباس اور ابوسفیان بن حارث اور عبد اللہ ابن مسعود تھے حضرت اوسدن اشتر پر سوار تھے اور باواز بلند کہتے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور حملہ کرنیکو دشمن پر تیار ہوتے تھے عباس اور ابوسفیان رکاب اور لگام پکڑے تھے نہین چھوڑتے تھے اور کمال شجاعت پر آپ کی استدلال کرتے تھے کہ تنہا ایسے بڑے لشکر پر جاتے ہین اور نسب اپنی بیان فرماتے ہین القصہ جب حضرت کو حملہ کرنیکو نہ چھوڑا آپنے فرمایا پکارو اصحاب کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بلند آواز تھے پکارا اصحاب کچھ کم سو جمع ہوگئے حضرت نے دعائے موسی علیہ السلام کہ روز فلق بحر پڑھے تھے پڑھی کہ اللھم لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان پھر بالہام الہی اشتر سے اُتر کر مشت خاک اٹھا کر شاہت الوجوہ کہکر طرف لشکر کفار کے پھینکی اللہ کی قدرت سے کوئی کافر نہ بچا کہ جسکی آنکھ مین نہ پڑی ہو سب آنکھین ملنے لگے اور شکست کھا گئے مسلمانونکے دلونمین آرام آیا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پھر اتاری اللہ نے تسکین اپنی یعنے رحمت اپنی کہ سبب سکون اور آرام قلوب ہی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانون کے جو عباس رضی اللہ عنہ کے بلانیسے آئے تھے وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا اور اتارا لشکر کہ اپنی آنکھون سے نہ دیکھا تمنے اونکو لیکن کفار دیکھتے تھے وہ فرشتے تھے سفید لباس پہنے سرخ عمامہ باندھے شملہ چھٹا ہوا پشت پر ابلق گھوڑونکی سوار پانچہزار یا آٹھ ہزار یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور عذاب کیا اللہ نے اون لوگونکو جو کافر ہوئے کہ بہت مارے گئے اور چھ ہزار اولاد اور اہالی اونکے پکڑے آئے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور زیادہ چالیس ہزار سے گوسفند غنیمت مسلمانونکے ہاتھ لگی وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اور یہہ جو واقع ہوئی جزا ہی کافرون کی ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ پھر توبہ دیگا اللہ کفر سے پیچھے اوس لڑائی کے اوپر جسکے کہ چاہے اور وہ وقوع مین آیا کہ بعد جنگ حنین کے بعضے ہوازن اور ثقیف والونمین سے حضور مین حضرت کے

الثقلین کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی گناہ توبہ کرنیوالونکا مہربان ہی اونپر کہ بعد
توبہ کے مواخذہ نہین کرتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ اى لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اوسکے نہین کہ مشرک پلید ہین
بسبب خبث باطن اور ناپاک عقیدے کے یا اس باعث سے کہ نجاسات سے پرہیز نہین کرتے یا جنابت سے غسل نہین کرتے ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نجس العین ہین کتے کیطرح فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا پس نہ نزدیک آوین مسجد حرام کے اس پیچھے
برس انکے جو یہہ ہی اوُ وہ نوان برس تھا ہجرت سے یا سال حجة الوداع کہ دسوان برس تھا امام اعظمؒ نے کہا کہ مراد منع کفار حج
اور عمرہ سے ہی نہ مسجد مین آنیسے مسجد حرام ہو یا اور مسجدین اور امام مالک کے نزدیک خاص دخول مسجد حرام سے نہی ہی وَاِنْ خِفْتُمْ
عَيْلَةً اگر ڈرو تم اہل مکہ فقر سے بسبب نہ آنے انکے کہ وہ موسم حج مین آکر لباس اور طعام خرید و فروخت کرتے ہین اونکی تجارت
موقوف ہونیسے تمھاری معاش مین خلل آویگا فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ پس البتہ دولتمند کریگا تمکو اللہ فضل اپنے
سے اگر چاہیگا سو یون ہین کیا کہ بلاد یمن مین سے دو بلدے مسلمان ہوئے وہ ہر برس مکے مین آتے تھے اور طرح طرح کے اطعمہ لاتے
تھے اور سوا اونکے اور ہر طرف سے لوگ آنے لگے اور انواع تجارات سے منافع دکھانے لگے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ جاننے والا
ہی احوال بندونکا حکمت والا ہی ایک در بند کرتا ہی تو دوسرا کھولتا ہی **نظم** مالِع رزقِ خلایق رازقِ مطلق نہین + بے سبب
دیتا وہ روزی اور بے اسباب ہی + ایک در کو اگر رزق کے کرتا ہی بند + کھولتا ہی دوسرا وہ فاتح الابواب ہی + سمجھہ لیجئے
کہ حق تعالی بعد مقاتلے بت پرستون کے ساتھہ محاربے کتابیون کے حکم فرماتا ہی قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ مار و
اى مسلمانو اور لڑائی کرو اون لوگونسے جو نہین ایمان لاتے ساتھہ خدا کے یعنے یہود کہ تشبیہ کے قایل ہین اور نصاری تثلیث کے اور
نہ ساتھہ دن قیامت کے کہ یہود کہتے ہین بہشت مین اکل و شرب نہین اور نصاری معاد روحانی ثابت کرتے ہین پس یہہ دونو فرقے
ایمان آخرت پر بھی جیسا کہ چاہئے نہین رکھتے وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور نہین حرام جانتے اوس چیز کو کہ حرام
کیا ہی اللہ نے اور رسول اوسکے نے یعنے جسکی حرمت کتاب اور سنت سے ثابت ہی وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ اور نہین قبول کرتے دین سچا کہ اسلام ہی اون لوگونسے کہ دئے گئے ہین کتاب توریت اور انجیل یہہ بیان الذین لا یومنون
کا ہی پس لڑائی کرو اونسے اى مسلمانو حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ یہانتک کہ دیوین جزیہ یعنے خراج ع ۴
جو جو ان سے مقرر ہوا تھہ اپنے سے اور وہ ذلیل ہون یعنے جزیہ آپ لاکر کھڑے ہو اور جبتک نہ قبول ہو نہ بیٹھین ظاہر اس آیة
سے تخصیص جزیے کی ساتھہ اہل کتاب کے نکلتی ہی اور مجوس ملحق ہین اونھین مین کہ مشابہہ اون سے ہین آپ سمجھہ لیجیے
کہ یہان ائمہ کا اختلاف ہی اور ہر ایک کیلئے دلیلین ہین کہ اپنے اپنے مقام پر مسطور ہین امام اعظم کہتے ہین کہ جزیہ سب مشرکو نسے
لیا چاہئے سوا مشرکان عرب کے کہ حکم اونکا ساتھہ شمشیر کے ہی یا اسلام کے اور امام شافعیؒ کہتے ہین کہ جزیہ سوا کتابی کے اور سے
نہین اور امام مالکؒ کہتے ہین سب کفار سے جزیہ ہی مگر مرتد سے نہین کہ اوسکو حکم قتل ہی ہی وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ اور
کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہی **مصرعہ** پاک ہی اللہ اوس سے جو یہہ کہتے ہین پلید + سمجھہ لیجیے کہ عزیر علیہ السلام شرخیا
کے بیٹے یعقوب علیہ السّلام کی نسل لاوی کی اولاد سے ہین چودہ واسطونسے ہارون بن عمران کو پہنچتے ہین جب بخت نصر پیدا
ہوا توریت جلادی اور بیت المقدس کو ڈبا دیا اور علماء توریت کو قتل کیا اور جو باقی رہے تھے اونکو پکڑ لے گیا اونہین عزیر بھی تھے
اگرچہ حافظ توریت تھے لیکن خورد سالی کے سبب اونکو حساب مین نہ لایا جب یہہ اوسکے قید سے بعد مدت کے چھوٹے بیت المقدس
کو چلے راہ مین اللہ تعالی نے ایک قریے مین اونکو مارا بعد سو برس کے پھر جلایا چنانچہ یہہ قصہ سورۂ بقر مین مفصل گذرا ہی پھر
جب اپنی قوم مین یہہ پہنچے ہزار طرح سے کہتے تھے مین عزیر ہون کوئی نہین مانتا تھا آخر امتحان لکھنے پڑھنے پر توریت کے کیا

تفسیر امام ثعلبی مین ہے کہ پانچ قلمین دست راست کی انگلیونمین باندھ دین پانچون سے یہہ توریت یا د لکھتے تھے جب تمام کی لوگون نے کہا کہ ہم کیا جانین کہ یہی توارت ہے ہمتے نہ کبھی سنی نہ پڑھی ایک شخص نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا ہی اور اُسنے اپنے باپ سے سنا تھا کہ واقعہ بخت نصر مین توریت ایک ظرف مین مضبوط کر کر فلانے پہاڑ کے شگاف مین رکھدی ہی مین نے ادرا ور لوگون نے جو وہان جا کے دیکھا مقرر رکھی تھی ـــ لے آئے اور حضرت عزیر نے جو لکھی تھی اس سے مقابلہ کیا ایک حرف کا فرق نتھا حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بعد سو برس کے عزیر کے دلمین توریت القا کی یہہ اوسکا بیٹا ہی معاذ اللہ پس پہلے یہود اسبات کے قائل ہوئے اور بعضے یہود مدینہ کے بھی یہی بات کہتے تھے وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ اور کہا نصاری نے عیسے بیٹا اللہ کا ہی سمجھ لیجئے کہ حمایت کے سبب قدرت حق کو بھولگئے وجود فرزند کا بن باپ کے محال سمجھا یا معجزات اونکے مثل احیائے موتی اور ابرائے اکمہ اور ابرص دیکھکر یہہ سخن بیہودہ بکنے لگے ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ یہہ جو مذکور ہوا سخن اونکا ساتھ موہنون اونکے ہی جھوٹھہ بیہودہ مہمل بے حقیقت يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ مشابہ ہوتے ہین بات سے اون لوگونکے کہ کافر ہوئے پہلے اُنسے یعنی بنی مُدلج کہ کہتے تھے فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور بعضے کفار عرب کہ اللہ سبحانہ کو ابو اللات اور ابو العزی کہتے تھے قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ماریو اونکو اللہ یا لعنت کیجیو انپر اللہ کہانسے پلٹائے جاتے ہین راہ حق سے طرف باطل کے یہہ استفہام بطریق التعجب ہے اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ پکڑا یہود اور نصاری نے عالمون اپنے کو اور درویشون اپنے کو پروردگار سوا اللہ کے کہ اونکے حلال حرام پہ چلتے ہین یا اونکو سجدہ کرتے ہین اور مسیح بیٹے مریم کو یعنی اسکو بھی خدا کہتے ہین وَمَا أُمِرُوا اور حالانکہ نہین حکم کئے گئے عیسے اور احبار اور رہبان کی پرستش کا کسی کتاب مین إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا مگر یہہ کہ بندگی کرین معبود ایک کی کہ اوسکی وحدانیت مین لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پاک ہے اوسے جو شریک کرتے ہین **بیت** کل عالم کا مالک ہی اور سبکا معبود ایک ہی + ہم ہین بد اور ہم سے بدی ہی نیکی ہی اوس سے نیک ہی + **بیت** وہ حق ہی نہین کوئی جسکا شریک + کہ اللہ ہی وحدہ لاشریک + يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہین یہود اور نصاری یہہ کہ بجھا دین روشنی اللہ کی کہ قرآن ہی یا نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا معجزات ہین اور دلائل روشن ہین اوپر تنزیہہ اور تقدیس حق تعالیٰ کے زن و فرزند سے ساتھ موہنون اپنے کے کہ بیہودہ بکنے لگتے ہین وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور نہین قبول رکھتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو کہ دین اسلام اور اعلام توحید ہی اور اگرچہ ناخوش رکھین کافر هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وہ ہی جسنے بھیجا رسول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ساتھ قرآن کے محض ہدایت ہی اور ساتھ دین حق کے کہ اسلام ہی اور اسواسطے بھیجا تو کہ غالب کرے دین اپنے کو اوپر دین سارے کے یعنی سب دینونکے احکام منسوخ کر دیے اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اسباتکو سمجھہ لیجئے کہ صورت بعد نزول عیسے علیہ السلام کے وقوع مین آویگی کہ سوا دین اسلام کے کوئی دین روئے زمین پہ نرہیگا **بیت** اٹھا کر منہہ سے برقعہ چشم دکھلا دے کہ تا پیارے + نہ کوئی پوجنے والا رہے گنگا و جمنا کا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بہت عالمونسے اور درویشونمین سے یہود اور نصاری کے البتہ کھاجاتے ہین مال لوگون کے ساتھ رشوت کے بیچ حکم کے اور بند کرتے ہین خلق کو دین اللہ کے سے کہ اسلام ہی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جو لوگ کہ حرص اور بخل کے سبب جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو بیچ راہ اللہ کے یعنی زکوٰۃ نہین دیتے سمجھہ لیجئے کہ حدیث مین ہی مَا أُدِّيَ زَكَوٰتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ جسکی زکوٰۃ دی گئی ہی وہ کنز نہین یعنی کنز وہ ہی جسپر وعید مرتب

ہی اور وعید یہہ ہی کہ فرمایا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس بشارت دے اون جمع کرنیوالون زکوٰۃ نہ دینے والون کو ساتھ عذاب
دردناک کے يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ جسدن کہ گرم کیا جاویگا یعنے آگ
لگائی جاویگی اوپر خزانونکے بیچ آتش دوزخکے پس داغ دئے جاوینگے ساتھ اوس درہم و دینار سوزانکے ماتھے اونکے کہ فقرا کو دیکھکر
چین بجبین ہوتے تھے اور کروٹین اونکی کہ درویشونسے پہلوتہی کرتے تھے اور پیٹھین اونکی کہ مسکینونسے پھرلتے تھے سمجھ لیجئے کہ
اشرف اعضائے ظاہرہ یہی تین ہین کہ شامل ہین تینون اعضائے رئیسہ کو کہ دماغ اور دل اور جگر ہین پس یہہ تینون اوسدن
معذب بداغ ہونگے اور کہینگے فرشتے هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یہہ ہی جو جمع کیا تھا تمنے واسطے
منفعت اپنے کے دنیا مین اور زکوٰۃ اوسکی نہین دیتے تھے اور آج سبب مضرت تمہارے کا ہوا اور تمہاری جانپر بلا لایا پس چکھو تم وبال
اوسکا کہ تھے تم جمع کرتے سمجھ لیجئے کہ ذخیرہ جسپر وبال نہ متفرع ہو اعمال صالحہ ہی اگر کوئی خزینہ مال کرے تو ذخیرۂ اعمال کرے اور
کنوز اعراض فانیہ کی جستجو کرین تو رموز اسرار باقیہ کی آرزو کرے **بیت** ایکدانہ فقیر کو دینا + جمع سے خرمنونکے بہتر ہی + سمجھ لیجئے کہ
سال شمسی تین سو پینسٹھ دنکا ہی تقریبًا پانچ مہینے اکتیس اکتیس دنکے ایک تیس کا چار تیس کے دو انتیس کے چنانچہ ایک بیت مین
مذکور ہین **بیت** لا و لا لب لا و لا لا شش مہ ست + لل کط و کط لل شہور کو تہ ست + اور سال قمری تین سو چوّن دنکا کم و
بیش تخمینًا اور متعبدان اہل کتاب حساب اپنے اعیاد کا ماہ قمری اور سال شمسی پر رکھتے ہین تیسرے برس سال اونکا تیرہ مہینے
کا ہوتا ہی اور حکم الٰہی مین بارہ مہینے کا ہر سال ہی سو بنا اعمال اہل اسلام کے شہور قمری پر رکھکر احکام صوم اور حج زکوٰۃ کے اوسپر
مرتب کر کر عدد اوسکا فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تحقیق گنتی مہینون کی کہ پسندیدہ
ہی نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے یا بیچ حکم اوسکے اور لکھا ہی اللہ نے اس حکم کو يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ جسدن کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اون بارہ مہینون مین سے چار حرام ہین تین ہین متصل
ہین ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور ایک علیحدہ ہی رجب ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہہ ہی حساب درست مہینونکے شمار کا
فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ پس مت ستم کرو بیچ ان چار مہینونکے آپسمین لڑکر اور بیحرمتی انداونکی کرکر جمہور علما کہتے ہین کہ حرمت
مقاتلے کی ان مہینونمین منسوخ ہی اور مراد ظلم سے گناہ ہی اور اگرچہ ترک گناہ سب مہینون مین لازم ہی لیکن تخصیص
ان چار مہینون کی شرافت کے سبب ہی کہ ان مہینونمین گناہ کرنا ایسا ہی جیسا حرم مین یا حالِ احرام مین کیا وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ
كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً اور لڑو مشرکونسے اکٹھے ماہہائے حرام مین اور غیر اونکے مین جیسے کہ لڑتے ہین یہہ تم سے اکٹھے
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگارونکے ہی ساتھ مددگاری اور حفظ کے لکھا ہی کہ ایام جاہلیت
مین لوگ جو قتل اور غارت پر عادی تھے تین مہینے متصل تحمل نہین کرسکتے تھے ایک شخص قلمس کنانی نے موسم حج مین پکارکر کہا کہ ای
معاشر عرب اس سال مین اللہ نے محرم تمپر حلال کیا اوسکے بدلے صفر کی حرمت کی سب سنکر خوش ہوئے دوسرے سال کہا اب
محرم حرام ہی صفر حلال اسیطرح کبھی کوئی مہینا حرام کردیا کبھی کوئی جس ماہ حرام مین قتال منظور ہوتا اوسکی حرمت اور مہینے پر
ڈالدیتا پھر اختصاص اشہر حرم کا نہ تھا بمجرد عدد باقی رہنے کہ سال مین چار مہینے گنتی کی ہی حرام ہین اور اس عمل کو نسئ
کہتے تھے یہہ آیت اتری کہ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ سوا اسکے نہین کہ نسئ یعنے آگے پیچھے کرلینا مہینونکا زیادت ہی بیچ
کفر کے کیونکہ حلال جانتا اوسکا کہ حرام کیا اللہ نے اور حرام سمجھا اوسکا کہ حلال کیا اللہ نے کفر دوسرا ہی کہ اونکے کفر مین مل گیا
يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا گمراہ کئے جاتے ہین یا گمراہ کرتا ہی اونکو اللہ ساتھ اس عمل کے وہ
لوگ جو کافر ہوئے گمراہی زیادہ سے زیادہ حلال کرتے ہین نسئ کو اشہر حرم سے ایک برس اور اسکی جا دوسریکو حرام کرتے ہین

اور حرام کرتے ہین اوسکو ایک برس اوسکے بدلے دوسرے حلال کرتے ہین اور جس ماہ حرام کو ایک برس حرام کیا اوسکو دوسرے برس
حلال ٹھہرلیتے اور جسکو حلال کیا تھا حرام ٹھہرا دیتے ہین لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللهُ تو کہ موافق کرین اور
تمام کرین گنتی کو اوس چیز کی کہ حرام کی اللہ نے کہ وہ اشہر حرم چار مہینے جانتے تھے پس حلال کرتے واسطے موافقت عدد کے اوسکو کہ
حرام کیا اللہ نے بے رعایت وقت کے زُيِّنَ لَهُمْ سُوْءُ أَعْمَالِهِمْ زینت دئے گئے ہین واسطے اونکے برے عمل اونکے شیطان کی طرف
سے وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم کافرونکو **نظم** جاہلان عرب مہینے چار ۞ نہین دیتے تھے خلق کو
آزار ۞ ای مسلمانو چاہیئے تمکو ۞ کہ کسی مہ مین دکھ کسیکو نہ دو ۞ رنج کے جز نہین ہی ثمرۂ رنج ۞ پاؤگے کب ہی بہ تخم ترنج ۞ نقل ہے
کہ نویں برس ہجرت سے حضرت نے غزوۂ تبوک کا قصد کیا ہوا گرم تھی اور خشک سالی کے سبب مدینے والے بدحال تھے جب امر جہاد
کا ہوا تو بعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زاد اور گرمی ہوا دیکھکر ساتھ کراہت طبعی کے سستی کرنے لگے یہہ آیت اتری يَا أَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہے واسطے
تمھارے کہ اعلائے کلمۂ دین کے لئے جسوقت کہ کہا جاتا ہے واسطے تمھارے نکلو بیچ راہ اللہ کے اور جہاد کرو بوجھل ہو جاتے ہو
طرف زمین کے کاہلی اور سستی سے یا اپنے کھیتونکو دیکھنے لگتے ہو أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ کیا راضی ہو تم ساتھ
زندگانی دنیا کے ثواب آخرت سے فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيْلٌ پس نہین فائدہ زندگانی دنیا کا مقابل آخرت
کے اور نعمت اوسکے مگر تھوڑا اور کوئی عاقل بڑی نعمت چھوڑکر چھوٹی کی طرف نہین مایل ہوتا **نظم** چھوڑکر باقی کو فانی کو نہ لے
شیر کے بدلے تو پانی کو نہ لے ۞ یعنے وہانکی نعمتونکے بدلے تو ۞ یہانکے عیش زندگانی کو نہ لے ۞ إِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا
اگر نہ نکلوگے حرب کفار کو کہ مامور ہوئے ہو عذاب کریگا تمکو اللہ عذاب دردناک کہ غلبۂ دشمن ہی یا اور کسی سبب سے تمھین کردے گا
ہلاک وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا اور بدل کریگا تمکو ساتھ قوم غیر تمھارے کہ فرمانبردار ہون جیسے یمن اور فارس
والے اور نہ ضرر کرسکوگے اللہ کو کچھ کہ بے نیاز ہے یا رسول اوسکو کہ پناہ عصمت مین اللہ کے ہے وَاللهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۵
اور اللہ اوپر ہر چیز کے تغیر اور تبدیل سے قادر ہے إِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي
الْغَارِ اگر نہ مدد دوگے پیغمبر اسکیکو پس تحقیق مدد دی ہے اسکو اللہ نے اور مستقبل مین بھی اوسکو بن مدد نہ چھوڑیگا جیسا کہ ماضی مین نہ
چھوڑا تھا جسوقت کہ قصد نکالنے کا اوسکے کیا تھا کافرون نے مکے سے اللہ نے حکم نکلنے کا دیا تھا در آنحال کہ دوسرا دونون کا تھا اور مدد
دی تھی اوسکو جسوقت کہ وہ دونون تھے بیچ غار ثور کے کہ وہ غار پہاڑ کے اوپر جانب یمن مکے کے ہے شب پنجشنبہ غرۂ ماہ ربیع الاول کو
حضرت گھر مین ابوبکرؓ کے آ اونکو ساتھ لے وہان رانکو رہے تھے رات ہی رات مین اللہ نے سر غار پر درخت مغیلان اُگایا اور کبوترون
سے گھونسلا بنوا کر انڈا دلوایا اور در غار پر مکڑی سے جالا تنوایا صبحکو کفار ڈھونڈھتے ہوئے جو در غار پر پہنچے ابوبکر صدیقؓ نے کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہہ زیر قدم نگاہ کرینگے ہمکو دیکھ لینگے آپنے فرمایا ماظنك باثنين الله ثالثهما وہ احوال اللہ تعالی
بیان فرماتا ہے إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا جسوقت کہ کہا پیغمبر نے واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ ساتھ
ہمارے ہے مددگار فَأَنْزَلَ اللهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ پس اتاری اللہ نے رحمت اپنی کہ سبب تسکین ہے اوپر رسول اپنے کے اور اشہر یہہ ہے
کہ اوپر صدیق کے کہ بجہت محبت کے اوپر حال حضرت کے نہایت مضطرب تھے **فرد** ثانی اثنین اذ هما فی الغار ۞ یعنے صدیق فخر صحب
کبار ۞ **بیت** جن پہ نازل سکینۂ حق ہے ۞ دل اونھونکا خزینۂ حق ہے ۞ وَأَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور قوت دی اللہ نے پیغمبر
اپنے کو ساتھ لشکر فرشتونکے کہ نہین دیکھا تمنے اونکو یعنے اون فرشتون کو کہ غار مین حفاظت کرتے تھے یا مراد اس سے ملائکہ ہین کہ بدر اور
احزاب اور حنین مین اترے تھے وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى اور کی بات اون لوگون کی جو کافر ہوئے نیچے وَكَلِمَةُ اللهِ هِيَ

الْعُلْيَا اور بات اللہ کی وہ ہے او بچی اور کافرونکی بات جو سبب دعوت کفر ہے پس وہ خوار اور ذلیل کی اور اللہ کی بات جو دعوت
اسلام یا توحید یا کلمہ شہادت ہے وہ مرتبے اور قدر میں رفیع اور جلیل کی وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب ہے عزیز کرتا ہے اہل
موحدونکو حکمت والا ہے ذلیل کرتا ہے مشرکونکو سمجھہ لیجیے کہ مقصود لانے قصہ غار سے اثنائے امر غزوہ تبوک میں یہہ ہے کہ اگر تم
اسی کار زار جہاد میں پیغمبر کی مدد نہ کروگے تو میں کرونگا جیسے غار میں میں نے مدد کی تھی اور اتنے دشمنوں میں سے سلامت نکالا انہیں
نصرت میرے ہاتھ میں ہے وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ **بیت** چاہ تو مجھ سے مدد ایہر دوزن + پائیگا نصرت وہی میں جسکو دون +
فتح مجھ سے چاہ نہ لشکر سے تو + آپ مجھ سے مانگ نہ ہر شخص سے تو + جسکی کی میں نے مدد بہ تر ہوا + جسکو چھوڑا میں نے وہ ابتر ہوا +
اِنْفِرُوا خِفَافًا وَّثِقَالًا نکلو واسطے غزوہ تبوک کے ہلکے اور بھاری یعنے سوار اور پیدل یا تندرست اور بیمار یا جوان اور پیر یا درویش
اور تونگر یا بے سلاح اور مسلح یا کوارے اور بیاہے یا دبلے اور موٹے یا میان اور خدمتگار سلمی نے کہا ہلکے طاعت کرنیوالے ہیں اور بھاری
مخالفت کرنیوالے امام قشیری نے کہا خفاف وہ ہیں کہ بند شہود ماسوائے سے آزاد ہیں اور ثقال وہ ہیں کہ بقید تعلقات مقید ہیں بحر الحقائق
میں ہے کہ خفاف مجذوب ہیں جو کشش عنایت حق سے براہ سلوک آئے ہیں اور ثقال سالک ہیں جو بپرورش ہدایت سے متوجہ بجذبہ
حقانی ہوئے ہیں یہہ دونوں گروہ راہ پر ہیں لیکن ایک ببال کشش پرواز کرتا ہے اور ایک بپائے کوشش راہ چلتا ہے جو
پانون سے چلتا ہے وہ ایک قدم میں عالم کو زیر کرتا ہے اور جو بال اقبال سے اڑتا ہے ایکدم میں بساط مشاہدہ ماسوی کو طے
کرتا ہے **بیت** عارف حق جز شادی عالم اور نہ کچھ غم دیکھے ہے + کون و مکان کو دم میں طے کر اور ہی عالم دیکھے ہے + جب بعضے لوگ
غزوہ تبوک کے جانیسے کچھ کچھ بہانے کرنے لگے فرمان ہوا کہ عذر غیر مقبول ہے غزوہ تبوک کو جاؤ وَجَاهِدُوا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ اور جہاد کرو ساتھہ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بیچ راہ اللہ کے ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ نکلنا اور
حرب کرنا بہتر ہے واسطے تمہارے نہ نکلنے سے اور نہ لڑنیسے اگر ہو تم جانتے ثواب جہاد کا اور عقاب تخلف کا لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب لوگونکو غزوہ تبوک کا حکم کیا تین فرقے ہوگئے ایک نے خوشی سے قبول کیا وہ اکابر انصار اور مہاجر تھے دوسرے نے
حکم خدا اور رسول کو مانا اگرچہ نفس پر اونکے گران تھا وہ ضعفائے مومنین تھے تیسرے نے اجازت رہنے کی چاہی وہ منافق تھے اون کی
شان میں یہہ آیت آئی کہ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ اگر ہوتا اسباب دنیا نزدیک ملنے کے اور سفر میانہ
آسان البتہ چلتے تیرے ساتھہ واسطے طمع مال دنیا کے وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ اور لیکن دور کی اوپر اونکے راہ دراز کہ مشقت سے
قطع ہوسکیگی وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ اور البتہ قسم کھاوینگے ساتھہ اللہ کے یہہ معجزہ قرآنکا ہے کہ احوال آیندہ
کا بیان کردیا کہ جب تم غزوہ تبوک سے آؤگے تو متخلف بطریق اعتذار تمہارے پاس آکر کہینگے کہ قسم ہے اللہ کی اگر طاقت سفر کرنے کی
رکھتے ہم البتہ نکلتے ہم ساتھہ تمہارے يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ہلاک کرتے ہیں جانون اپنی کو جھوٹھی قسم کھا کر یعنے مستحق عذاب کا اپنے آپکو
کرتے ہیں وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ البتہ جھوٹھے ہیں عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ معاف کرے اللہ تجھے یہہ ع
دعا ہے اللہ کیطرف سے پیغمبر کو درود ہو جیسا تیرا اور سلام اور یہہ عادت ہے لوگون کی کہ دعا عفو اور رحمت کی بوقوع خطا کرتے ہیں
جیسے پانی پلانیوالیکو کہتے ہیں غفر اللہ لک اور جواب عاطس میں حامد کہتا ہے یرحمک اللہ اور بعضے کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعضے اذن چاہنے والون کو اجازت تخلف کی دی تھی حق تعالی نے اوسسے عفو فرمایا اس تقدیر پر یہہ خبر ہے اور
معنے یہہ ہیں کہ معاف کیا اللہ نے تجھ سے لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ کیون پروانگی دی تو نے اونکو رہنے کی اور بہانے اونکے مانے تجھے
چاہیتا تھا کہ پروانگی میں جلدی نکرتا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ یہانتک کہ ظاہر ہوجاتے واسطے
تیرے وہ لوگ جو سچ بولنے والے ہیں بہانیوالون میں اور جان لیتا تو جھوٹھونکو لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

الآخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ نہین پروانگی مانگتے تجھسے وہ لوگ کہ تحقیق بہ یقین ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے اور دن
آخر کے بیچ اوسکے کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور اللہ جانتا ہے پرہیزگار ونکو اِنَّمَا
يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ سوا اوسکے نہین کہ پروانگی
مانگتے ہین تجھسے بیچ تخلف کے وہ لوگ کہ نہین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور شک مین ہین دل اونکے کہ اسلام حق
ہے یا نہین پس وہ بیچ شک اپنے کے متردد ہین وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ
اور اگر ارادہ کرتے نکلنے کا منافق واسطے غزوہ تبوک کے البتہ تیار کرتے واسطے اوسکے سامان سفر کا ولیکن ناخوش رکھا اللہ نے اٹھنا
اونکا پس باز رکھا اونکو اور دہشت اور کاہلی دکا وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ اور کہا اونکو بیٹھ رہو گھر ونمین ساتھ بیٹھنے والون
کے یعنے ساتھ عورتون اور لڑکون اور بیمارون اور لنگڑون لولونکے یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا اونمین سے بعضون
نے بعضونکو کہا لکھا ہے کہ جب لشکر اسلام غزوہ تبوک کو چلا عبداللہ بن ابی بھی نکلا دوسرے کو چیین رہگیا اور تخلف کر کر اپنے لوگونکو لیکر
پھر آیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ اگر اسمین خیر ہوتی ہمارے ساتھ آتا احسان مانو کہ شرارت سے چھوٹے حقتعالی نے موافق قول حضرت کے
آیت نازل کی لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا اگر نکلتے ابن ابی وغیرہ درمیان تمھارے نہ زیادتی کرتے تمکو مگر فساد اور تباہی
وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ اور البتہ گھوڑے دوڑاتے درمیان تمھارے ساتھ غمازی اور فساد بازی کے چاہتے واسطے
تمھارے فتنہ یعنے مخالفت درمیان تمھارے ڈالتے یا جنگ آدمیونسے تمکو ڈراتے وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ اور بیچ تمھارے جاسوس
ہین واسطے اونکے کہ تمھاری خبرین اونکو پہنچاتے ہین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ جانتا ہے ظالمونکو یعنے منافقونکو لَقَدِ ابْتَغَوُا
الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ تحقیق چاہا تھا اونھونے فتنہ پہلے اسسے غزوہ احد مین کہ تجھسے پھر گئے تھے یا خندق مین کہ کہتے تھے یا اہل یثرب لا مقام لکم وَقَلَّبُوْا
لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ اور الٹ پلٹ کیا واسطے تیرے کامونکو یہانتک کہ آئی مدد الٰہی وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور ظاہر
ہوا حکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے دولت اور نصرت تیری کو لیکن جب خدا چاہتا ہے کراہت کسیکی تاثیر نہین کرتی بیت ترا کی
بھجوا کر شہ جسکو بلا لیوے ✢ کیا ڈر اوسے حاجب کا کیا خوف ہے دربان کا ✢ لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جند بن قیس کو کہا
کہ کیون نہین میل کرتا تو طرف قتال اہل روم کے کہ وانسے کنیزکین اور لونڈیان خوبصورت لے جند بن قیس نے کہا کہ انصار جانتے ہین کہ
مین مشغول بہ نسا ہون ڈرتا ہون کہ زنان بنی اصفر کو دیکھکر صبر نکر سکونگا فتنے مین پڑ جاؤنگا یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ
لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ اور بعضا اونمین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے پروانگی دو واسطے میرے بیچ تخلف اوس غزوے کے اور مت فتنے مین ڈالو
مجھکو اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا خبردار رہو وہ بیچ فتنے کے گر پڑے کہ اونکا نفاق ظاہر ہوگیا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق
دوزخ گھیر رہی ہے کافرونکو اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر پہنچے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اندوہگین کرتی ہے اونکو بسبب
حسد کے کہ رکھتے ہین وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ اور اگر پہنچے تجھکو مصیبت
جنگ مین جراحت اور شکست جیسی احد مین ہوئی کہتے ہین تحقیق پکڑلی تھی ہمنے احتیاط کام اپنے کی پہلے اسسے کہ دور اندیشی کر کے
لڑائی کو نہین گئے تھے اور پھر جاتے ہین اور وہ خوش ہوتے ہین قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا کہہ ای پیغمبر ہرگز نہ پہنچیگا ہمکو
مگر جو کچھ کہ لکھا اللہ نے واسطے ہمارے لوح محفوظ مین غنیمت سے اور ہزیمت سے دولت سے اور نکبت سے عشرت سے هُوَ مَوْلٰىنَا وہی
کارساز ہمارا ہے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ کے چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے نظم توکل کر واسطے اور سیر ✢ کہ
تم نخل مقصد کا پاؤ ثمر ✢ نتیجہ توکل کا ای دوستو ✢ حصول مرادات ہے جان لو ✢ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ
کہہ ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ تم نہین منتظر ہو واسطے ہمارے مگر ایک کے دو بھلائیون سے کہ نصرت ہے اگر مارینگے ہم اور شہادت

ہی اگر مارے جاوینگے ہم وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا اور ہم منتظر ہین واسطے تمہارے
یہہ کہ پہنچاوے تمکو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھون سے فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ پس منتظر رہو اوس چیز کے کہ واسطے
ہمارے چاہتے ہو سمجھہ لیجئے کہ منافق جیسے انتظار کرتے تھے دو مین سے ایک کا واسطے مومنان صادق کے ایسے ہی سچے مسلمانونکو ارشاد ہوا
کہ کہو ہم بھی منتظر ہین کہ تمکو ان دونون مین سے ایک ہو یا اللہ تعالی ہلاک کرے تمکو عذاب نازل کرکے جیسے پہلے مخالفون کو کیا تھا یا ہمارے
ہاتھونسے تمہین قتل کرکے جہنم کو پہنچاوے لکھا ہی کہ جد بن قیس نے حضرت سے کہا کہ مین پردا نگی رہنے کی چاہتا ہون میرا جانا حرب بنی
الاصفر کو مشکل ہی لیکن مال سے اپنے مددگاری آپکے لشکر کی کرونگا یہہ آیت اتری کہ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ کہہ اے پیغمبر
جواب مین اوسکے خرچ کرو خوشی سے اور رغبت سے یا ناخوشی سے اور نفرت سے ہرگز نہ قبول کیا جاویگا تمسے انفقوا امر ہی بمعنی خبر اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا
فٰسِقِيْنَ تحقیق تم ہو قوم نکلے ہوئے دائرۂ اسلام سے اور نفقہ کافر کا مقبول نہین وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ اور نہین منع کیا اونکو اسباب سے کہ قبول کئے جاوین اونسے نفقے اونکے مگر یہہ کہ انھونے کفر کیا ساتھ اللہ کے
اور ساتھ رسول اوسکے وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى اور نہین آتے نماز کو جماعت پیغمبر مین مگر وہ کاہلی کرتے ہین یعنے کسالت
اور کراہت سے آتے ہین نہ صدق اور ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور نہین خرچ کرتے راہ خدا مگر وہ ناخوش رکھتے ہین
کیونکہ دینے مین نہ امید ثواب رکھتے ہین اور نہ دینے مین خوف عقاب فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ پس نہ خوش لگے تجھہ کو مال
منافقونکا اور نہ اولاد اونکی کیونکہ کثرت اموال اور اولاد وبال ہی انکو یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تو کہ عذاب کرے اونکو ساتھ ان چیزونکے بیچ زندگانی دنیا کے
کہ مال کے جمع اور نگہبانی مین رنج اوٹھاوین اور اولاد کے درد دکھہ مین مبتلا ہون وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور نکلجاوین جانین
اونکی غم کھاتے کھاتے اور الم اٹھاتے اٹھاتے اور وہ کافر ہون یعنے کفر پر مرین نہ مال اونکا ہاتھ پکڑے نہ اولاد فریاد کو پہنچے **بیت**
اجل کا جب ابدل پیام آئے ہی + نہ مال اور نہ اولاد کام آئے ہی + وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ اور قسم کھاتے ہین ساتھ اللہ کے
یہہ کہ وہ تم مین سے ہین یعنے اہل اسلام مین ہین وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ اور نہین وہ تم مین سے ولیکن وہ ایک قوم
ہین کہ ڈرتے ہین تم سے کہ اونکو قتل اور اسیر کرو پس ساتھ تقیئے کے اظہار اسلام کرتے ہین لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا
لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اگر پاوین وہ جگہہ پناہ کی جیسے قلعہ اور جزیرہ یا غار پہاڑکی یا سوراخ گھسنے کے البتہ پھرجاوین طرف اوسکے
تمہارے ڈر سے اور وہ ڈرتے ہون کہ کسیکے منع کرنیسے باز نہ ہین جیسے گھوڑا سرکش منہہ زور کہ روکیسے نہ رکے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرماتے تھے ابوالجواظ منافق نے کہا کہ دیکھتے ہو اپنے صاحب کو کہ صدقات تمہارے رودار ونکو دیتے ہین اور
گمان کرتے ہین کہ ہم عدل کرتے ہین یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ اور بعضے منافقون مین وہ ہین کہ عیب کرتے
ہین تجھکو بیچ باٹنے خیرات کے بعضونے کہا ہی کہ یہہ آیت بیچ شان ابن ابوالجوبصرہ یعنے جرقوس بن زہیر کے کہ سر خوارج تھا آئی ہی
کہ وقت قسمت کرنے غنائم حنین کے حضرت نے واسطے تالیف قلوب نو مسلمانونکے اونکو مال بہت دیا تھا اوسپر اوسنے طعن کیا تھا یا طلا
غیر خالص کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا اور حضرت نے وہ سب چار شخصونکو اشراف عرب سے دیا اوسنے کہا عدل کرو یا رسول
اللہ حضرت نے فرمایا کہ دلیری ہی تجھپر اگر مین عدل نکرونگا تو کون کریگا حضرت نے اونکا اور اوسکے قوم کا مارقین لقب رکھا اور
بعضونے کہا ہی کہ معتب بن قشیر نے حضرت کی تقسیم پر عیب کیا تھا ملعون ہوا وغرض اوسکی اپنا نفع تھا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی
فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا پس اگر دئے جاوین خیرات مین سے جیسا وہ چاہتے ہین خوش ہون وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ
اور اگر نہ دئے جاوین خیرات مین سے موافق خواہش اونکی کے ناگاہ وہ غصہ کرتے ہین اور ناخوش ہوتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ

اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور اگر وہ راضی ہوتے اوس چیز سے کہ دی ہی اونکو اللہ نے اور رسول اوسکے نے
غنیمت اور صدقہ سے اور کہتے کفایت ہی ہمکو اللہ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ شتاب ہے کہ دیگا ہمکو اللہ فضل اپنے
سے اور غنیمت اور رسول اوسکا دیگا زیادہ اس سے کہ اب دیا ہے اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت
کرنیوالے ہین البتہ بہتر ہوتا اونکے حق مین کیونکہ رضا بالقسمت موجب بہجت ہی اور جزع کرنا اوسمین باعث محنت ابراہیم ادہم نے
کہا جو تقدیر پر راضی ہوا غم و ملال سے چھوٹا **بیت** تقدیر پہ راضی ہو تدبیر سے کیا حاصل + تدبیر کا کیا لکھیہ تقدیر کا رہ قائل ++
سمجھہ لیجئے کہ حقتعالی اب مصارف صدقات کے بیان فرماتا ہے کہ لوگ نادان سمجھ لین کہ جو حضرت نے تقسیم فرمائی عین صواب تھی
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سوا اسکے نہین کہ زکوٰۃ واسطے فقیرونکے اور مسکینونکے ہی امام اعظم رح کے نزدیک فقیر وہ ہی کہ غنی
نہو کچھہ رکھتا ہو اور مسکین وہ ہی کہ کچھہ نہ رکھتا ہو اور شافعی رح کے نزدیک برعکس اوسکے ہی وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا اور واسطے عمل کرنیوالون
کے اوپر اوسکے یعنے جو لوگ تحصیل کرین مال زکوٰۃ کو وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ اور اُن لوگونکے کہ الفت دلائے جاتے ہین دل اونکے یعنے اسلام
لائے ہین اور ابھی یقین اونکی خالص نہین ہین اور مؤلفۃ القلوب اشراف عرب تھے جیسے ابوسفیان اور عتبہ بن حصین اور اقراع بن
حابس اور سوا اونکے حضرت صلعم نے غنائم حنین مین سے اونکو حصہ کامل دیا تھا اور بعد ظہور اسلام اور غلبہ مسلمانونکے ایسے لوگونکا حصہ باجماع
صحابہ ساقط ہی کیونکہ وہ جس غرض کیواسطے تھا وہ پوری ہوگئی وَفِي الرِّقَابِ اور بیچ آزاد کرنے گردنونکے یعنے جو غلام کہ اپنے مالک کو
لکھدے کہ اتنا مال جو دون تو آزاد ہون اوسقدر مال اوسکو دیکر آزاد کراوے اور ایسے جو کافرونکی قید مین پڑے اوسکو دیکر چھڑا دے
یہہ مذہب امام اعظم کا ہی اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہین کہ مال زکوٰۃ مین سے غلام خریدکر آزاد کردے وَالْغٰرِمِيْنَ اور واسطے
قرضدارونکے کہ قرض لیکر بیجا صرف نہین کیا اور گناہ مین نہین دیا وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بیچ راہ اللہ کے یعنے واسطے مجاہدونکے اور حاجیون
کے اور طالب علمونکے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے مسافرونکے کہ مال اپنے سے دور ہوئے ہین اون گروہونکو دینا زکوٰۃ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ
فرض ہی طرف سے اللہ کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی مستحقونکو زکوٰۃ کے حکم کرنیوالا ہی ساتھہ قسمت کے جیسی کہ چاہیے سمجھہ
لیجئے کہ مصرف زکوٰۃ کے آٹھہ فرمائے اونمین سے ایک مؤلفۃ القلوب نکلگئے باقی سات رہے سو اونکو نظم مین کرکر لکھتا ہون تا ہر ایک یاد باآسانی
کرلے **نظم** کل فقیر و عامل و مسکین و مہجور غزا + قرضدار و جو غریب از مال خود ہووے جدا + اور مکاتب بھی کہ ہو آزاد ہین جائے زکوٰۃ
دے زکوٰۃ ان سبکو تو ای فی بحیات + نا روا ہی زوج کو اولاد کو آبا کو مان + اور غلام اپنے کو گر آزاد ہو بعض اوسکا جان + اور مدبر اور
مکاتب اپنے کو جائز نہین + ایسے ہی ام الولد کو اور غنی کو کر یقین + نیدہ زاد بکو نہ دے ذمی کو لی گر ہو فقیر + لی کفن لی قرض مردین
تو کر خرچ ای امیر + لی بنا مسجد نہ پل لی لے غلام آزاد کر + ہاشمی کو لی موالی اونکے کو ای باخبر + لکھا ہی کہ جلاس اور اصحاب اوسکے
جیسے رفاعہ اور سماک اور منافق کہ ظاہر مین ایمان لائے تھے اور سینہ اونکا حضرت صلعم کے کینے سے بھرا تھا آپکی شان مین اپنی مجلسون مین
بیٹھہ کر سخنان بیہودہ کہتے تھے اور جو کوئی کہتا کہ چپ رہو اگر حضرت سنینگے تو تم رسوا ہوگے تو کہتے کہ حضرت گوش شنوا رکھتے ہین ہم قسم
کھالینگے تو وہ اعتبار کرجاوینگے یا نبتل بن حارث ہمیشہ حضرت کو برا کہتا تھا جب اوسے منع کیا تو کہنے لگا کہ پیغمبر مرد سخن شنوا ہین ہم جو
کہتے ہین وہ سنکر قبول کرلیتے ہین یہہ آیت اتری وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ اور بعضے انمین سے وہ ہین
کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر کو اور کہتے ہین کہ وہ مرد خوش شنوا ہی یعنے جو لوگ کہو سنکر مان لیتے ہین قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ کہہ اونکو کہ سننے والا
بھلائی کا ہی واسطے تمھارے یعنے جو تم خدمت کی راہ سے کہتے ہو وہ نہین بلکہ قبول کرنیوالا نیکی کا ہی يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ایمان لاتا ہی ساتھہ اللہ کے اور باور کرنیوالا ہی واسطے مسلمانونکے اور قبول کرنیوالا ہی باتین انکی
واسطے خلوص نیت انکی کے اور رحمت ہی واسطے اون لوگونکے جو ایمان ظاہر کرتے ہین تم مین سے یعنے یہہ نہین ہی کہ پیغمبر صدق اور

کذب تمھارا نہین جانتا بلکہ پردہ پوشی تمھاری کرتا ہی اور اپنی رحمت سے مہربانی فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر خدا کو واسطے اونکے عذاب ہی درد دینے والا آخر نہین يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ
قسمین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے واسطے تمھارے اے مسلمانو کہ ہم منافق نہین تو کہ راضی کرین تمکو اپنے سے وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ
اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ اور اللہ اور رسول اوسکا سزاوار تر ہین اوسکے کہ راضی کرین اونکو منافق اگر ہین ایمان والے سمجھہ
لیجئے کہ واحد لانا ضمیر کا دلالت اوپر ہیر ایک ہونے دونون رضا ؤنکے کرتا ہی یعنے رضامندی اللہ کی وابستہ بر رضامندی رسول ہی
اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا کیا نہین جانا اونھون نے یہہ کہ جو کوئی خلاف کرے اللہ
کا اور رسول اوسکا پس سزاوار تر ہی اوسکے کہ ہو واسطے اوسکے آگ دوزخکی درانحال کہ ہمیشہ ہو رہنے والا بیچ اوسکے ذٰلِكَ الْخِزْيُ
الْعَظِيْمُ یہہ ہمیشہ رہنا دوزخ مین رسوائی بڑی ہی منقول ہی مجاہد سے کہ منافق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سخن آزما اور منہ در لائے
کہتے تھے اور آپ کی باتون کو باستہزا ادا کرتے تھے بعضے اونمین سے تمنا کرتے تھے کہ کیا ہوتا کہ ہمین سو کوڑے مارتے اور آسمان سے
آیت نہ آتی کہ سبب فضیحت ہمارے کا ہوتی ہی یہہ آیت اتری يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ڈرتے ہین
منافق یہہ کہ اتاری جاوے اوپر مومنونکے ایک سورہ قرآن سے کہ خبر دیوے اونکو ساتھہ اوس چیز کے کہ بیچ دلون منافقونکے ہی کفر اور
نفاق سے قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ ٹھٹھا کرو یہہ امر واسطے تہدید کے ہی یعنے مت
ہنسو کہ جزا پاؤگے اور جزا یہہ ہی کہ تم فضیحت ہوگے تحقیق اللہ نکالنے والا ہی اور ظاہر کرنیوالا ہی اوس چیز کا کہ ڈرتے ہو ظاہر کرنے اوسکے
سے یعنے بداخلاقی اور بدطینتی جو تمھاری ہی لکھا ہی کہ غزوۂ تبوک مین ودیعت بن ثابت ساتھہ جماعت منافقون کے آگے آگے حضرت
کے جاتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو اس مرد کو یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چاہتے ہین قلعہ شام کو لین اور قصور ملوک مین رہین یہہ بات آپنے
کشف باطن سے معلوم کر کر عمار یاسر کو کہا کہ پوچھو اوس سے کیا کہتا ہی اگر انکار کرے تو بتا دیجو کہ یہہ یہہ باتین کہتا ہی تو عمار نے جا کر
کہا وہ عذر کرنیکو حضرت کے پاس آیا کہ مین بطریق ہزل اور کھیل کے جیسے داب رہگذریون کا ہی کہتا تھا یہہ آیت نازل ہوئی وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ اور اگر پوچھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونسے کہ کیا کہتے تھے البتہ کہینگے سوا اسکے نہین کہ
ہم مثل مسافرونکے بحث کرتے ہین ہر نوع کی باتونمین اور کھیلتے ہین قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ کہہ اونکو بطریق توبیخ
کیا ساتھہ اللہ کے اور آیتون اوسکی کے اور رسول اوسکے کے تھے تم ٹھٹھا کرتے اور اونسے ٹھٹھا کرنا گمراہی ہی لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ مت عذر کرو کہ عذر تمھارا دروغ محض ہی تحقیق کافر ہوئے تم پیغمبر پر طعن کرنیسے پیچھے ظاہر کرنے ایمان اپنے کے اِنْ نَّعْفُ
عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے کہ توبہ کرے سمجھہ لیجئے کہ وہ مخشی بن ضمیر تھا کہ اوسنے توبہ کی اور دعا
جناب الہی مین کہ شہادت پاؤن سو شہید ہوا حرب یمامہ مین نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ عذاب کرینگے ہم گروہ دوسرے کو
بسبب اوسکے کہ تھے وہ گنہگار مصر اوپر نفاق کے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ منافق مرد کہ تین سو تھے اور منافق
عورتین کہ ایکسو ستر تھین بعض اونکے بعضو نسے ہین مشابہ نفاق مین يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ
حکم کرتے ہین ساتھہ نامعقول کے کہ کفر ہی یا معصیت یا تکذیب پیغمبر اور منع کرتے ہین ایمان سے کہ ایمان ہی یا طاعت یا متابعت
پیغمبر اور بند کرتے ہین ہاتھون اپنے کو خیرات اور صدقات سے یا اٹھانیسے واسطے دعا کے یا مددگاری سے حاجتمندونکے نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ
بھول گئے اللہ کو کہ اوسکا کہنا مانا پس بھول گیا اونکو کہ فضل اپنا اٹھا لیا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ تحقیق منافق زن و مرد وہ
ہین فاسق کہ دایرۂ ایمان سے خارج ہین وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وعدہ کیا ہی
اللہ نے منافق مردونکو اور منافق عورتون کو اور کافرونکو مردہون یا زن آتش دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے هِيَ

حَسْبُهُمْ وہ آگ کفایت ہے اونکو واسطے عذاب کے وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور دور کیا ہے رحمت دینی سے اونکو اللہ نے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ
اور واسطے اونکے آخرت مین عذاب ہے دائم قائم كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا اے
منافقو ہو تم مانند اون لوگونکے کہ تھے پہلے تمسے امم ماضیہ مین تھے سخت تر تم سے قوت مین اور زیادہ مال مین اور اولاد مین
فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ پس فائدہ اوٹھایا اونھون نے ساتھ حصے اپنے کے آرزوؤن فانی سے فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا
اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا پس فائدہ اٹھایا تمنے بھی ساتھ حصے اپنے کے لذتون فانی
سے جیسا فائدہ اٹھایا تھا اون لوگون نے کہ پہلے تھے تمسے ساتھ حصے اپنے کے اور بحث کی تمنے جیسے بحث کی تھی اونھونے أُولَٰئِكَ
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یہہ لوگ کھوئے گئے عمل اونکے بیچ دنیا کے کہ مال اور اولاد دیے اونسے وفا نکی اور
آخرت کے کہ ثواب اونکا نابود ہوگیا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ اور یہہ وہ ہین ٹوٹا پانیوالے دوجہان مین أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن
قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ کیا نہین آئی منافقونکو کہ لذات دنیاے فانیہ مین مغرور ہین اور حاصل کرنے مرے نعمات باقیہ
کیسے مہجور ہین خبر عذاب کی اون لوگونکے کہ پہلے اونسے تھے قوم نوح کے جو طوفان سے ڈوبگئی اور گروہ عاد کی کہ باد صرصر سے ہلاک ہوئی
اور جماعت ثمود کی کہ آواز سخت سے مرگئی وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ اور قوم ابراہیم کی کہ انواع عذاب مین
مبتلا ہوئی نمرود مردود کو پشہ لنگ نے ہلاک کیا اور رہنے والون مدین کے کہ قوم شعیب تھی اونمین سے جو برادر ہین سے انکے قلعے
مین رہتے تھے وہ زلزلے سے مرے اور بیچارونکی طرح جو جنگل مین رہتے تھے انپر آگ برسی سب جلگئے اور رہنے والے بستیونکے
یعنی قوم لوط کے کہ زیر و زبر ہو کر ہلاک ہوئے أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلونکے فَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ پس نتھا اللہ کہ ظلم کرے اونکو ولیکن تھے وہ جانون اپنی کو ظلم کرتے ساتھ کفر اور تکذیب
کے تاکہ مستحق عذاب کے ہوئے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بعضے
اونکے دوست بعضونکے ہین مدد اور معاونت مین يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ
الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حکم کرتے ہین ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت ہے اور منع کرتے ہین برائیونسے کہ کفر اور
معصیت ہے اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اور فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور پیغمبر اوسکے کی جمیع امور مین کہ
أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ یہہ لوگ شتاب رحمت کریگا اونپر اللہ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہے جو چاہے کرے حکمت والا
ہے ہر شی کو اپنے موضع موقع پر رکھتا ہے وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والونکو اور ایمان والیونکو جنتونکا کہ چلتے ہین نیچے درخت
اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اوسکے اور گھرون پاکیزہ کا بیچ بہشتون پایندہ کے جنات عدن نام ایک شہر کا ہے
بہشت مین کہ چشمہ تسنیم اوسمین ہے یا اعلی درجون بہشت کا ہے امام ثعلبی نے کہا ہے کہ نہر ہے جنت مین کہ دونون کنارون پر
اوسکے باغ ہین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ اور رضامندی ہے طرف سے اللہ کے بہت بڑی بہشت سے اور نعمت وہانکی سے
نظم ہر ایک نعمت تیری ہے یون تو بہتر + وے تیری رضا ہے سب سے اکبر + رضا ہے منشاء جملہ کرامات + رضا ہے مبداء احسان
وخیرات + رضا تیری ہے بس مطلوب میری + نہین کچھ اور شی مرغوب میری + احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ حق تعالی پکاریگا یا اہل
جنت وہ کہینگے لبیک ربنا وسعدیك والخير في يديك پس فرماویگا کہ خوش ہوئے تم کہینگے کیا ہے واسطے ہمارے کہ خوش نہون
ہم اور حالانکہ دیا ہے ہمکو تونے وہ کچھ کہ کسیکو خلق سے عطا نہین کیا حقتعالی فرماویگا کیا دون نہین تمکو فاضلتر ان عطاہاے بہشتون
سے کہینگے وہ کیا چیز ہے کہ اوسسے فاضلتر ہو خطاب ہوگا کہ اتارون مین تمپر رضامندی اپنی اور ہرگز تمپر خشمگین نہون یہان سے معلوم

ہوا کہ رضوان الہی سے فاضلتر کوئی نعمت نہیں **بیت** سوا تیری رضا کے کچھ نہیں درکار یا رحمان + مجھے دے روضۂ رضوان کہ ہی
وہ موضع رضوان + ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ خوشنودی اللہ کی ہی مراد پانا بڑا کہ تمام نعمات دنیا سے بہتر بلکہ نعیم جنت سے فاضلتر
ہی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ای پیغمبر جہاد کر کافروں سے ساتھ تلوار کے اور منافقوں سے ساتھ
الزام حجت کے اور اقامت حدود کے اونپر اور سختی کر اوپر اونکے وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے اونکے کی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ
اور بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ لکھا ہی کہ وقت تیاری کرنے غزوۂ تبوک کے جلاس ابن سوید گدھے پر سوار قبا کیطرف سے
مدینے کو آتا تھا لوگون کو اوس سفر سے نفرت دلانیکو کہنے لگا کہ اگر جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہین حق ہو تو اوس گدھے سے کہ
سوار ہون اوسپر بدتر ہون مصعب نے کہ اوسکا ربیبہ تھا یہہ بات حضرت سے کہی آپنے جلاس کو بلا کر مصعب کے روبرو پوچھا وہ
قسم کھا گیا کہ مین نے نہین کہا مصعب نے دعا کی کہ الٰہی اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر کہ صادق سخن معلوم ہو یہہ آیت اتری يَحْلِفُوْنَ
بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا قسم کھاتے ہین ساتھ اللہ کے کہ مطلق نہین کہا اسبات کو وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ اور تحقیق کہا اونھونے کلمہ کفر کا کہ طعن
کرنے لگے دین مین اور شک لانے لگے کام سید المرسلین مین وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا اور کافر ہوئے بعد اسلام
اپنے کے اور قصد کیا اوس چیز کا کہ نہ پہنچے اوسکو سمجھ لیجئے کہ مقصود انکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مہاجروں کا مدینے سے
نکال دینا تھا یا ابن ابی کے سر پر تاج سلطنت رکھکر بادشاہ بنانا تھا وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ اور
نہین عیب کیا اور کینہ رکھا ساتھ پیغمبر کے اور مسلمانونکے مگر اسبات کا کہ دولتمند کیا اونکو اللہ نے اور رسول اوسکے نے فضل اپنے
سے کہ اہل مدینہ مفلس تھے حضرت کے قدم کی برکت سے غنائم بہت ہاتھ لگین غنی ہو گئے موجب عداوت کا نہین مگر تونگر ہو جانا انکا
بعضے کہتے ہین مولا ئے جلاس مارا گیا تھا حضرت نے بارہ ہزار درم دلوا دئے تونگر ہو گیا اور دو ہزار درم زیادہ دیت سے اپنے
فضل سے دلوائے تھے سو تعریضا فرمایا کہ سبب کینے کا نہین مگر وہ غنا فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ پس اگر توبہ کرین نفاق سے ہوگا
بہتر واسطے اونکے وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور اگر پھر جاوین توبہ سے اور نفاق پر رہین عذاب
کریگا اونکو اللہ عذاب دردناک بیچ دنیا کے ساتھ قتل ہونیکے اور آخرت کے ساتھ جلنے کے وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ
اور نہین واسطے اونکے بیچ زمین کے کوئی دوست کہ دستگیری کرے اور نہ یار اور مددگار کہ عذاب اونسے دور کرے منقول ہی کہ جلاس
نے بعد نزول آیت کے توبہ کی مخلصان امت مین سے ہوا لکھا ہی کہ ثعلبہ انصاری زاہد صحابہ سے تھا حضرت سے ایکدن کہنے لگا
کہ دعا کرو کہ مین تونگر ہو جاؤن آپنے بہت سمجھایا نہ مانا آخر آپنے دعا کی گوسفند ان مین اسکے اسقدر برکت ہوئی کہ حوالی مدینے
مین جگہہ رہنے کی نرہی جنگل کو گیا وہان اقامت کی نماز جماعت سے محروم ہوا نماز جمعہ کو مدینے مین آتا تھا پھر وہ بھی چھوٹ
گیا جب حضرت نے عامل صدقات کو زکوٰۃ لینے کو اوسکے پاس بھیجا مال کی محبت دلمین یہہ سمائی کہ زکوٰۃ نہ دینے سکا کہنے لگا کہ
پیغمبر کہ ہم سے طلب کرتے ہین جزیہ ہی یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور بعض منافقوں مین سے وہ شخص ہی کہ عہد کیا ہی اللہ سے اگر دیگا اللہ ہمکو فضل اپنے سے مال البتہ خیرات
دیوینگے ہم اور زکوٰۃ نکالینگے اور البتہ ہوئینگے ہم صالحون سے فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ فَاَعْقَبَهُمْ
نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ پس اثر دیگیا وہ بخل اور منع زکوٰۃ اونکو نفاق کا کہ اونکے دلمین سما گیا ہی زائل نہین
ہوسکا اوسدن تک کہ ملاقات کرینگے عمل اپنے سے یعنے جزا اوسکیسے ملینگے اور وہ دن قیامت کا ہوگا بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ
وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ بسبب اوسکے کہ خلاف کیا تھا اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اوس سے اور بسبب اوسکے کہ تھے جھوٹ بولتے اَلَمْ
يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ کیا نہین جانتے وہ خلاف کرنیوالے وعدکے یہہ کہ اللہ جانتا ہی

بھید اونکا جو نفاق اور عہد شکنی دلمین اونکے بھری ہی اور مصلحت اونکی کہ کہتے ہین آپسمین کہ یہہ زکوٰۃ جزیہ ہی اور یہہ کہ اللہ جاننے
والا ہی چھپی چیزونکا اس آیت مین تہدید عظیم ہی نظم جاننا رافت ہی تو یہہ بات خوب ۔ یعنے ہی اللہ علام الغیوب ۔ ظاہر و
باطن گنہ سے کر حذر ۔ نہ بچ معاصی سے جو ہی اللہ کا ڈر ۔ سر و نجوی آشکار اوسپہ ہی ۔ تیرا اخفا سب ہویدا اسپہ ہی ۔ لکھا ہی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو واسطے مددگاری خرچ لشکر تبوک کے ارشاد کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب
مال و اسباب دنیوی جو رکھتے تھے لے آئے اور حضرت عمرؓ آدھا مال لائے اور حضرت عثمانؓ تین سو اونٹ تیار اور ہزار مثقال
سونا لائے اور عبدالرحمن بن عوف چالیس اوقیئے طلا اور چار ہزار درم لائے اور عباس اور طلحہ اور سعد اور محمد سلمہؓ بھی مال لائے
سب نے حضرتؐ کے روبرو ڈھیر لگا دیا آخر کو عاصم بن عدی سو وسق خرما کہ دو ہزار چار سو من ہوتا ہی لایا پھر ابوعقیل انصاری
ایک صاع خرما لایا اور کہا کہ امشب صبح تک مزدوری پر پانی کھینچا مین نے دو صاع خرمے ملے ایک صاع واسطے عیال کے چھوڑ آیا
ہون اور ایک یہان لایا ہون حضرتؐ نے فرمایا اوسکو سب صدقات کے اوپر رکھو منافق بطریق عیب کہنے لگے کہ عبدالرحمن اور
عاصم نے مال اپنا برباد کیا اور خدا اور رسول ابوعقیل کے ایک صاع کی پروا نہین رکھتے وہ لالچ کے واسطے لایا ہی کہ اس صدقات
مین سے کچھ ہاتھ لگے یہہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وہ لوگ کہ عیب کرتے
ہین رغبت کرنیوالونکو اور زیادہ دینے والونکو مسلمانونمین سے بیچ خیراتونکے یعنے عبدالرحمن اور عاصم کو کہ ریا کی نسبت کرتے ہین
وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ اور اون لوگونکو بھی عیب کرتے ہین جو نہین پاتے مگر محنت اپنی یعنے ابوعقیل کو کہ کہتے ہین خدا
اور رسول صاع خرما اوسکے سے بے پروا ہی فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ پس ٹھٹھا کرتے ہین اونسے سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ٹھٹھا کرتا ہی اللہ
اونسے یعنے جزا اونکے ہنسی کی دیتا ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکے عذاب ہی دردناک اس ٹھٹھے بازی کے بدلے
انوار مین ہی کہ عبداللہ بن ابی کا بیٹا کہ عبداللہ اوسکا بھی نام تھا خالص مسلمان تھا باپکے مرض مین حضرتؐ کے حضور آکر عرض
کرنے لگا کہ حضرتؐ استغفار کرین میرے باپکے واسطے آپنے استغفار کیا یہہ آیت اتری اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ بخشش مانگ
واسطے اونکے کہ منافق ہین یا نہ بخشش مانگ واسطے اونکے مراد یہہ ہی کہ دونون امر عدم افادہ مین مساوی ہین اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اگر بخشش مانگیتو اونکے ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے اونکے لکھا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ
اگر ستر سے زیادہ طلب بخشش کرون آیت آئی کہ سواء علیہم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم لن یغفر اللہ لهم پھر بعد نزول اس آیۃ
کے منافقون کیواسطے حضرتؐ نے استغفار نہ کیا یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ مراد ستر سے کثرت ہی نہ عدد معین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ یہہ قبول نہونا استغفار کا اسواسطے ہی کہ وہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور رسولؐ اسکیکے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ
اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقونکو فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خوش ہوئے پیچھے رہے ہوئے کہ غزوہ سے ساتھ بیٹھے رہنے اپنے کے برخلاف رسولؐ کے اور ناخوش رکھا یہہ کہ
جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بیچ راہ خدا کے وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ اور کہا اونھونے مسلمانونکو مت نکلو بیچ
گرمی کے ایک تو نہ گئے دوسرے مسلمانونکو منع کرتے تھے غزا مین جانیسے قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا کہہ اونکو کہ آگ دوزخکی سخت تر
ہی گرمی مین یہہ نسبت اوس آگ کی اور اونھونے جو مخالفت کی مستحق جلنے کے دوزخمین ہوئے لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ اگر ہوتے وہ سمجھتے
کہ آخر اس آگ مین جلینگے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا پس چاہیے کہ ہنسین تھوڑا اور چاہیے کہ رووین بہت یہہ خبر ہی کہ بصیغہ
امر وارد ہوئی تو کہ دلالت کرے اوسپر کہ قیامت کو لازم ہی کہ ہنسنا اونکا تھوڑا اور رونا اونکا بہت ہوگا اور ہوسکتا ہی کہ خندہ
اور گریہ فرح اور غم سے ہوا اور قلت کو حمل عدم پر کرین یعنے اونکو آخرت مین غم ہوگا بے فرح اور رونا ہوگا بے سرور جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

يكسبون بدلے اوس چيز كے كہ تھے كماتے نفاق سے اور بد اخلاق سے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ
لِلْخُرُوْجِ پس اگر پھر پہنچاوے تجھكو اللہ تعالى مدينے مين طرف ايک گروہ كے منافقان متخلف مين سے پس اذن مانگے تجھ سے واسطے
نكلنے كے اور غزوہ كے بعد غزوہ تبوک كے فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا پس كہہ ہرگز نہ نكلو تم ساتھ ميرے
كبھی اور ہرگز نہ لڑو ميرے ساتھ ہوكر كسی دشمن سے يہہ خبر بمعنی نہی ہے اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخَالِفِيْنَ
تحقيق كہ تم راضی ہوئے ساتھ بيٹھ رہنے كے پہلے بار غزوہ تبوک مين پس بيٹھ رہو پھر بھی ساتھ پيچھے رہنے والونكے كہ لڑائی كی قابليت نہين
ركھتے جيسی عورتين اور لڑكے جہاد كام مردان دلاور اور بہادران نڈر كا ہے **بيت** نامرد كيا لڑيگا يہہ كام مرد كا ہے + يہہ سان
چاہئے بہادر ميدان نبرد كا ہے + لكھا ہے كہ پيغمبر خدا صلی اللہ عليہ وسلم ابن ابی كی عيادت كو تشريف لے گئے اوسنے عرض كيا كہ اپنا
پيراہن مجھے كفن كيواسطے عنايت ہو اور دفن مين ميرے آپ قدم رنجہ فرماوين اور نماز جنازے پر ميرے آپ پڑھين اور بخشش طلب
كرين حضرت صلعم نے پيراہن مبارک اپنا عطا كيا اور جنازے پر جا كر چاہا كہ نماز پڑھين امير المومنين عمر رض نے اوسكی برائيان اور نفاق ياد
دلوايا اور چاہا كہ نماز نہ پڑھين حضرت نماز پڑھنے ہی لگے يہہ آيت نازل ہوئی بعضے كہتے ہين كہ بعد نماز پڑھنے كے نازل ہوئی كہ وَلَا
تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اور مت نماز پڑھ اوپر كسی كے منافقون سے كہ مرجائے كبھی ابدًا ظرف لا تصل كا ہے يعنے كبھی نماز
مت پڑھ يا ظرف مات كا ہے يعنے كوئی كفر پر مرے وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور مت كھڑا ہو اوپر قبر اوسكی كے دفن كيواسطے يا دعا كے يا
زيارت كے اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ تحقيق منافق كافر ہوئے ساتھ اللہ كے كہ شرک لائے اور ساتھ رسول ؑ
اوسكے كہ حكم نمانا اور مرگئے اور حالانكہ وہ طريق ايمان سے باہر نكلے تھے وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اور نہ خوش لگے تجھكو كثرت
مال منافقون كی اور قوت اولاد اونكی يہہ خطاب حضرت كو ہے اور مراد امت ہے يعنے متعجب مت ہو مال منافقون پر اگرچہ بہت ہے
اور كثرت اولاد اونكے پر اگرچہ افزون ہين اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا سوا اسكے نہين كہ ارادہ كرتا ہے اللہ يہہ
كہ عذاب كرے اونكو ساتھ مال اور اولاد كے بيچ دنيا كے كہ جمع كرين اور نگہبانی كرين مال كے ہميشہ رنج كھينچين اور درستی اسباب
معاش اولاد مين مدام محنت زدہ رہين وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُوْنَ اور نكلجاوين جانين اونكی بحسرت تمام اور وہ كافر ہون
يعنے كفر پر رہين ايک درويش نے كہا كہ اغنيا اشقی الاشقيا ہين مال جمع كرتے ہين انواع انواع كی پريشانی اور زحمت سے اور نگاہ
ركھتے ہين اقسام اقسام كی محنت اور مشقت سے پھر آخر مرجاتے ہين اور چھوڑ جاتے ہين لاكھ حسرت سے **نظم** كرنا اے دل جستجوئے جمع مال
كيونكہ ہے از بسكہ بد اسكا مآل + كام آتا كچھ نہين يہہ مائدہ + ان لٹانے مين ہے اسكے فائدہ + دم كا يہہ ساتھی ہے جب نكلے ہے دم
چھوٹ جاتا ہے بصد افسوس و غم + وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ
مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقَاعِدِيْنَ اور جسوقت كہ اتاری جاتی ہے سورہ قرآن كی تمام يا بعض يہہ كہ ايمان لاؤ ساتھ اللہ
اور جہاد كرو ہمراہ پيغمبر اوسكے پروانگی مانگتے ہين تجھ سے گھر بيٹھنے كی دولت اور طاقت والے منافقون سے اور كہتے ہين كہ چھوڑ
ہمكو تو كہ ہون ہم ساتھ بيٹھنے والونكے گھرونمين رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ راضی ہوئے
ساتھ اوسكے كہ ہووين ساتھ پيچھے رہنے والونكے اور مہر لگائی گئی اوپر دلون اونكے كے نفاق كی پس وہ نہين سمجھتے جہاد كی سعادت كو
اور تخلف كی شقاوت كو لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ليكن پيغمبر اور جو لوگ كہ ايمان لائے
ہين ساتھ اوسكے جہاد كيا اونہون نے ساتھ مالون اپنے كے اور جانون اپنی كے وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اور يہہ لوگ واسطے اونكے ہين نيكيان دوجہان كی اور يہہ لوگ وہ ہين چھٹكارا پانيوالے عذاب سے اور ملنے والے درجات
كو اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا تيار كين ہين اللہ نے واسطے اونكے بہشتين چلتی ہين

نیچے مکانون انکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہے مراد پانا بڑا وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور آئے عذر کرنیوالے گنوار وقتے جدم غزوہ تبوک
کو چلنے لگے اور کہنے لگے کہ مال کم عیال بہت رکھتے ہین ہم وہ بنی اسد اور غطفان تھے اور عذر اسواسطے لائے تو کہ اذن دیا جاوے
واسطے اونکے رہنے کا اور بیٹھ رہے وہ لوگ جو جھوٹھ بول گئے اللہ سے اور رسول اوسکے سے بیچ ادعا ایمانکے مراد منافق ہین کہ نہ
آئے نہ عذر کیا سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شتاب پہنچیگا ان لوگونکو جو کافر ہوئے اعراب ہین سے عذاب درد
ناک ساتھ قتل کے دنیا ہین یا جلنے کے آخرت ہین لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا
يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ نہین ہے اوپر ناتوانونکے نہ اوپر بیمارونکے اور نہ اوپر اون لوگونکے کہ نہین پاتے وہ
چیز کہ خرچ کرین اپنے اسباب راہ بنانے پر جیسے قوم جہینہ اور بنو عذرہ اور مزینہ یعنے ان تینون فرقون پر نہین گناہ جب خیر خواہی
اور فرمانبرداری کرین واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے سمجھ لیجئے کہ نصح اصلاح فعل ہے باخلاص نیت مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ
سَبِيْلٍ نہین اوپر احسان کرنیوالونکے کہ خیرخواہ ہین کچھ راہ عتاب کی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اوسکا کہ بسبب
عذر کے غزا سے محروم رہا مہربان ہے معذورونپر کہ رخصت رہنے کی فرمائی وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ
مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین گناہ اوپر ان لوگونکے کہ جسوقت درماندگی سے آئے تیرے پاس تو کہ سواری دیتو اونکو کہا تونے نہین
نہین پاتا ہین وہ چیز کہ سوار کرون مین تمکو اوپر اوسکے تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ پھر گئے
اور آنکھین اونکی بہتی تھین آنسوؤنسے بسبب غم کے کہ نہین پاتے وہ چیز کہ خرچ کرین اس سفر ہین سمجھ لیجئے کہ اس قوم کو بکائین کہتے
ہین وہ سات آدمی تھے بعضونے کہا ہے کہ بشیر نام ایکشخص تھا وہ اپنے سات بیٹونکو لیکر حضور نبوی ہین حاضر ہوکر عرض کرنے لگا
کہ پیادہ ہین ہم اور ارادہ جہاد کا ہے اگر سواری عنایت ہو تو رکاب مبارک ہین چلین حضرت نے فرمایا ہتو سواری حاضر نہین ہے وہ
روتے ہوئے مجلس شریف سے اوٹھکر چلے کہ اگر ہمارے پاس سواری ہوتی تو کیون اس نعمت سے محروم رہتے حضرت عثمان رض
وغیرہ نے اونکو خرچ اور سواری دیکر ہمراہ لے لیا پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسطرح اگر لوگ تخلف کرین تو کچھ حرج اور عتاب
نہین اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ سوا اوسکے نہین کہ راہ عتاب کی اوپر اون لوگونکے ہے اور اذن مانگتے
ہین تجھ سے اور حال آنکہ وہ دولتمند ہین اور خرچ سواری اونکی تیار ہے رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ راضی ہوئے ساتھ اسبات کے کہ ہوویں ساتھ پیچھے رہنے والونکے اور مہر لگائی اللہ نے اوپر دلون اونکے پس وہ
نہین جانتے مآل کار اپنا جو اس نافرمانی پر مترتب ہے يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ عذر لاوینگے منافق طرف تمہارے
بیچ تخلف کا جب پھر جاؤگے تم تبوک سے طرف اونکے اور مدینے مین داخل ہوگے قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا
اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ کہہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مت عذر لاؤ جھوٹھے ہرگز نہ باور کرینگے ہم واسطے تمہارے کیونکہ تحقیق بتلادی ہین
ہمکو اللہ نے بعضی خبرین تمہاری کہ کیون نہین ساتھ چلے تم غزا مین اور ارادہ تمہارا کیا تھا وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور اب دیکھیگا اللہ عمل تمہارے اور رسول اوسکا کہ نفاق سے توبہ کرتے
ہو یا اسپر ثابت رہتے ہو پھر پھیرے جاؤگے تم قیامت ہین طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس چیز کے
کہ تھے تم کرتے چھپانے نفاق کے اور ظاہر کرنے وفاق کے سے اور وہ خبر دینا غصے اور عتاب سے ہوگا سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ
اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ شتاب قسمین کھاوینگے اللہ کی واسطے تمہارے جسوقت پھر جاؤگے تم سفر سے طرف اونکے تو کہ منہ پھیرو تم
عتاب اور سرزنش اونکی سے سمجھ لیجئے کہ یہہ اعجاز قرآن سے ہے کہ پہلے ہی خبر دی قسم کھانیکی بعضے منافقونکے اور یہہ یونہی ہوا کہ

جند بن قیس وغیرہ نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے مدینے مین آئے مسجد مین آکر قسم کھائی کہ نکلنے پر قادر نہ تھے
سو حق تعالی نے اونکا جھوٹھ ظاہر کردیا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ پس منہ پھیر لو اونسے اِنَّهُمْ رِجْسٌ تحقیق وہ پلید ہین اور غصہ اور
ملامت کہ سبب میل طرف توبہ کے ہے بیچ حق اونکیکے بے فائدہ ہے کیونکہ خباثت اونکی لایق طہارت کے نہین وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور
جگہہ رہنے اونکیکی دوزخ ہے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بدلے اوس چیز کے کہ تھے کرتے کفر اور نفاق سے يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا
عَنْهُمْ قسمین کھاوینگے منافق واسطے تمہارے تو کہ راضی ہو تم اونسے ابن ابی نے بعد آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوے تبوک سے
قسم کھائی کہ پھر کسی سفر مین آپسے تخلف نہ کرونگا اور عبد اللہ ابن ابی سرح نے حضرت عمر فاروق کے روبرو اسی طرح قسم کھائی حقتعالی
فرماتا ہے کہ قسم اونکی تمہاری رضامندی کیواسطے ہے نہ واسطے رضائے خدا کے فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ پس اگر راضی ہوگئے تم اے مسلمانو منافقون جھوٹون سے پس تحقیق اللہ نہین راضی ہوتا گروہ فاسقون سے یعنے رضا تمہاری
باوجود غضب الہی کے فائدہ نہین رکھتی سمجھ لیجیے کہ مراد آیت سے نہی مومنونکو ہے کہ انسے راضی نہون اور جھوٹھے عذر اونکے نمانے
اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ گنوار حوالے مدینہ منورہ کے اور بنو تمیم
اور بنو اسد اور غطفان سخت تر ہین کفر مین اور نفاق مین کیونکہ گانوٴن مین رہے اور عالمون کی صحبت نہ پائی یا اسواسطے کہ سخت
دل اور متوحش ہین اور سزاوار تر ہین کہ نہ جانین حدین اوس چیز کی کہ نازل کین ہین اللہ نے اوپر پیغمبر اپنے کے فرائض اور سنن
شرع سے سمجھ لیجیے کہ اعراب جو مذکور ہوئے وہی مراد ہین یہہ جمع خاص ہے نہ عام کہ سب گنوار اونکو شامل ہو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
اور اللہ جاننے والا ہے احوال اونکا حکمت والا ہے کہ اونکو چھوڑ رکھا ہے وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
بِكُمُ الدَّوَآئِرَ اور بعضے گنواروں سے جو منافق ہین وہ شخص ہین کہ پکڑتے ہین اوس چیز کو جو خرچ کرتے ہین نفقے اور صدقے مین
ڈانڈ اور تاوان کیونکہ اوسپر امید ثواب کی نہین رکھتے اور انتظار کرتے ہین ساتھ تمہارے گردشونکا زمانیکے کہ تم اے مسلمانو تباہ
ہو جاؤ تو وہ نفاق سے چھوٹین عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ اوپر انہین کے ہو گردش برائی کی وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا
ہے جو وہ زبان سے کہتے ہین جاننے والا ہے جو دل مین رکھتے ہین وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور بعضے
گنوارونمین سے وہ شخص ہین کہ ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے جیسا جہینہ اور مزینہ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ
عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اور پکڑتے ہین جو کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ اللہ کے جہاد مین اور صدقات مین اسباب قربت کا
نزدیک اللہ کے اور وسیلہ ساتھ دعاؤن پیغمبر کے اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ خبردار ہو تحقیق وہ نفقہ کرنا اونکا یا دعائین پیغمبر
کی سبب نزدیکی کا ہے واسطے اونکے بارگاہ الہی مین سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ شتاب داخل کریگا اونکو اللہ بیچ بہشت
اپنی کے کہ محل نزول رحمت ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے اون لوگونکا جو اوسکی راہ مین خرچ کرتے ہین مہربان ہے اونپر جو اوسکا قرب ڈھونڈھتے ہین وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اور پیشی پکڑنیوالے پہلے یعنے
وہ لوگ جو ایمان مین سبقت رکھتے ہین اوپر عام مومنونکے ہجرت کرنیوالونسے مکے سے طرف مدینے کے وہ اہل بدر ہین یا جو قبل
ہجرت کے اسلام لائے ہین یا جنھون نے طرف دو قبلون کے نماز پڑھی ہے یا اہل بیعت رضوان ہین اور مدینے کے مدد دینے والون
سے وہ بیعت عقبۂ اولی والے ہین یا عقبۂ ثانیہ والے کہ ستر تھے یا جو مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے قبل بیعت عقبہ
ثانیہ کے وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ اور وہ لوگ جو پیروی کرتے ہین اونکی ساتھ ایمان کے اور طاعت کے وہ سب صحابہ ہین
مہاجر اور انصار کہ متابعت سابقون کی کرتے ہین بلکہ سب مسلمان قیامت تک کہ پیروی پہلون کی کرتے ہین رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ اونسے ساتھ قبول طاعت اونکی کے اس رضا مین سابق لاحق سب داخل ہین اور راضی ہوئے وہ

اللہ سے ساتھ اون نعمتون کے کہ دین اور دنیا مین اونکو عنایت فرمائین وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا اور تیار کین ہین اللہ نے واسطے اونکے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے ہمیشہ
یہہ تاکید خلود کی ہے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہے مراد پانا بڑا وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ اور اون لوگون سے جو
گرد تمھارے ہین منافق ہین جیسے اسلم اور اشجع اور غفار اور ایک قوم جہنیہ اور مزینہ سے کہ کلمہ شہادت پڑھتے ہین
نماز روزہ کرتے ہین وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ اور بعضے لوگ مدینے کے بھی سرکشی کرتے ہین اوپر نفاق کے لَا تَعْلَمُهُمْ
نہین جانتا تو اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ دلمین چھپائے رکہتے ہین ظاہر مین سب آثار ایمان کے اونمین پائے جاتے ہین نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ
ہم جانتے ہین اونکو کہ دانائے غیب ہین سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ شتاب عذاب کرینگے ہم اونکو دو بار ایک عذاب دنیا مین ایک قبر مین یا دونو
دنیا ہی مین ایک اخذ زکوٰۃ کا ایک تکلیف جہاد کا ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ پھر پھیرے جاوینگے طرف عذاب بڑے کے کہ آتش
دوزخ کا ہے قیامت مین اور حقیقت مین عذاب عظیم دوری اونکی ہے اللہ کی درگاہ سے اور مہجوری ہے رویت تعالی اللہ سے **بیت**
گر وصل ہو تو رنج نہین کوئی شاق ہے * سب سے بڑا عذاب عذاب فراق ہے * لکھا ہے کہ دس سچے مسلمان بھی غزوہ تبوک سے
رہگئے تھے جب تہدید مین اللہ کیطرف سے متخلفونکے حق مین نازل ہوئین تو سنکر اونمین سے سات آدمیون نے اپنے آپکو ستون مسجد سے
باندھ دیا اور سبکو قسم دلوا دی کہ کوئی نہ کھولے جبتک اللہ کا حکم نہ آوے جب حضرتؐ تبوک سے مدینے مین آئے موافق عادت کے
مسجد کو گئے دیکھا اور حال معلوم کیا فرمایا کہ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ جبتک امر الہی نہ آویگا نہ کھولونگا یہہ آیت اتری وَاٰخَرُوْنَ
اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا اور وہ لوگ ہین غیر منافقون سے کہ حضور نبوی مین اقرار کرتے ہین ساتھ گناہون
اپنے کے ملا دیتے تھے عمل نیک کو کہ غزوہ مین حضرت کے ساتھ گئے تھے اور عمل بد کو کہ غزوہ تبوک سے رہگئے تھے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْهِمْ شتاب ہے اللہ یہہ کہ توبہ قبول فرمائے اونکی اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکا مہربان ہے اون پر
سمجھ لیجیے کہ اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور پشیمان ہونا اوسپر روشنی دل ہے بنور ایمان کہ قباحت اوسکی مشہور ہوئی ہے والا ظلمت غفلت
سے کوئی گناہ اوسے بڑا نظر نہ آتا بلکہ بسبب مناسبت کے عمل زشت نیک معلوم ہوتا اور تخم عذاب ابدی اپنے واسطے بوتا ۔ **بیت**
پشیمان ہوکے باز آنا گناہون سے سعادت ہے * برائی کو بھلائی جاننا آفت شقاوت ہے * غرض بعد نزول اس آیت کے حضرتؐ نے اونکو
کھلوایا وہ شکرانہ مین اس نعمت الہی کے مال اپنا آپکے پاس لائے اور عرض کیا کہ اسی نے آپکی دولت خدمت سے باز رکھا تھا یہہ لیکر
اللہ کی راہ پر تصدق کردو آپنے فرمایا کہ مال لینے کا مجھے حکم الہی نہین یہہ آیت اتری کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ
بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ لے مالون اونکے مین سے زکوٰۃ فریضہ تاکہ پاک کرے تو اونکو گناہون سے یا حب مال سے کہ موجب عصیان ہے یا نجاست
بخل سے اور پاکیزہ کرے تو اونکو کدورات باطنی سے یا زیادہ کرے تو حسنات اونکے ساتھ اوس زکوٰۃ کے اور دعا خیر بھیج اوپر اونکے اور
بخشش مانگ واسطے اونکے اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ دعا تیری تسکین ہے واسطے دلون اونکے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا
ہے دعا تیری جاننے والا ہے مستحقون کو دعا کے اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ کیا نہین جانتے
توبہ کرنیوالے یا وہ لوگ جو توبہ نہین کرتے یہہ کہ اللہ وہ ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ کو بندون اپنے سے اور قبول کرتا ہے صدقے اون کے
وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور یہہ کہ اللہ وہ ہے توبہ قبول کرنیوالا مہربان توبہ کرنیوالونپر وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ
وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور کہہ کہ عمل کرو اے توبہ کرنیوالو یعنے بعد قبول توبہ کے استقامت کرو اوسپر یا کہہ اون لوگونکو کہ توبہ نہین
کرتے کرو جو چاہو یہہ امر تہدید کا ہے پس البتہ دیکھیگا اللہ عمل تمھارے اچھے اور برے اور رسول اوسکا اور ایمان والے وَسَتُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور البتہ پھیرے جاؤگے تم ساتھ موت کے طرف دانائے نہان و آشکار کے

پس آگاہ کریگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور اونکی جزا دیگا سمجھ لیجیئے کہ اون دس مسلمانونمین جو غزوہ تبوک کو نہین گئے تھے سات نے اپنے آپکو ستون مسجد سے باندھا تھا باقی تین کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے حضرتؐ کے پاس آئے اور اپنی خطا پر قائل ہوئے حضرتؐ نے حکم کیا کہ کوئی انسے ہم مجلس اور ہمکلام نہو اونکی شان مین یہہ آیت اتری وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ اور دوسرے کئی شخص ہین کہ ڈھیل کئے ہین واسطے حکم اللہ کے یا عذاب کریگا اونکو اگر گناہ پر قایم رہے یا توبہ دیگا اونکو اگر پشیمان اپنے گناہ پر ہوئے سمجھ لیجیئے کہ تردید بندونکے واسطے ہے والا خدا اسے تردید یا نہین ہے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے لکھا ہے کہ بارہ منافقون نے کہ ثعلب بن حاطب و نبتل بن حارث اور ودیعہ بن ثابت اور گروہ اونکے تھے ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد بنائی تھی قصہ مختصر اسکا یہہ ہے کہ ابو عامر راہب اشراف قبیلہ خزرج سے تھا علم توریت اور انجیل کا رکھتا تھا حضرتؐ کی نعت بیان کرکے مدینے مین اوسنے لوگونکو مشتاق آپکا کیا تھا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے لوگ حضرتؐ کے پاس آنے لگے اوسکے پاس جانا موقوف کیا اوسے حسد آیا حضرتؐ سے دشمنی کرنے لگا اور بعد غزوہ بدر کے مدینے سے بھاگ کر مکے مین کفار سے جاملا اور حرب احد مین اونکے ساتھ ہوکر آیا اول تیر لشکر اسلام پر اوسنے لگایا حضرتؐ نے اوسکا لقب فاسق رکھا پھر حرب حنین مین آیا وہان سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا کہ لشکر جمع کرکر مسلمانون پر لاوے وہانسے نامہ منافقون کو لکھا کہ مسجد قبا کے مقابل ایک مسجد بناؤ تو مین مدینے مین آکر اوسمین درس علم کا کہونگا اونھون نے مسجد بنائی حضرتؐ جب غزوہ تبوک کو جانے لگے وہ بنانیوالے مسجد کے آئے اور آپسے عرض کیا کہ ہمنے ضعیفون بیچارون کیواسطے مسجد بنائی ہے غرض رکھتے ہین کہ آپ اوسمین نماز پڑھین تاکہ آرزو ہماری برآوے حضرتؐ نے فرمایا کہ ابتو مین غزا کو چلا ہون وہان سے آکر دیکھونگا جب حضرتؐ پھرے اوس غزا سے اور نزدیک مکہ کے آئے تو پھر وہ آکر عرض کرنے لگے کہ چلیئے جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائے وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ اور جن لوگون نے کہ پکڑی ہے اور بنائی ہے مسجد واسطے ضرر پہنچانے مومنون کے اور تقویت کفر کے اور جدائی ڈالنے مسلمانونکے کہ مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین اور گھات لانیکو واسطے اوس شخص کے کہ لڑا ہے اللہ سے اور رسول اوسکے سے پہلے اس مسجد بنانیسے مراد اس سے ابو عامر راہب ہے کہ حرب احد اور حنین مین لڑنیکو آیا تھا وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰی اور البتہ قسمین کھاوینگے جو کوئی پوچھیگا کہ یہہ مسجد کیون بنائی کہینگے کہ نہین ارادہ کیا ہمنے اس مسجد کے بنانیمین مگر بھلائیکا کہ نماز ہے اور ذکر اور توسیع ضعفا پر وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ البتہ وہ جھوٹے ہین اپنی قسمون مین لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا مت کھڑا رہ تو واسطے نماز کے بیچ اوسکے کبھی ہرگز لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ البتہ وہ مسجد کہ بنیاد رکھی گئی ہے اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے مراد اوس سے مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا ہے کہ حضرتؐ اول جو حوالی مدینہ مین تشریف لائے محلہ بنی عمرو بن عوف مین چودہ دن رہے وہان مسجد قبا بنائی پہلے مسجد مدینے مین وہی بنی ہے ابن عمر سے منقول ہے کہ جب حضرت کسی غزوے کو جاتے تھے وہان دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور روایت ہے کہ دوگانہ مسجد قبا مین اجر عمرے کا رکھتا ہے حق تعالی نے فرمایا کہ وہ مسجد بنا اوسکی تقوی پر ہے اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ سزاوار تر ہے یہہ کہ کھڑا ہو تو بیچ اوسکے واسطے نماز کے فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا بیچ اوسکے مرد ہین پاکیزہ طینت دوست رکھتے ہین یہہ کہ پاکی کرین سب پلیدیونسے لیئے ہمیشہ طہارت پر رہین بعضون نے کہا ہے کہ ناپاک نہ سووین منقول ہے کہ بعد نزول اس آیت کے حضرتؐ نے اہل قبا سے پوچھا کہ کونسا طہر ہے کہ اللہ نے تمھاری تعریف کی اونھون نے کہا کہ استنجا احجار سے کرکے پانی سے پاک کرتے ہین ہم اور بعضونکے نزدیک طہارت گناہ سے اور بری خصلتونسے ہے وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکی کرنیوالونکو اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ۝ آیا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت

دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری کے اور پرہیزگاری کے خدا سے اور طلب رضامندی اوسکی بہتر ہی یا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت امور
دین اپنے کی اوپر کنارہ دریا کے کہ کڑاڑا پانی کی جھلک سے بہتا ہو نزدیک گرنیکے پس وہ زمین گر پڑے ساتھہ اس عمارت کے
یا اوس بنا ہنوالیکے بیچ آگ دوزخ کے سمجھہ لیجیے کہ یہہ مثل اون لوگونکے واسطے ہی کہ بنیاد دین کی اپنے امور باطلہ پر رکھتے
ہین انجام کار اونکا جہنم ہی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا طرف مقصود کے قوم ظالمون کو
لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ہمیشہ رہیگی عمارت اونکی جو بنائی اونھون نے اوپر اغراض فاسدہ کے
بسبب شک اور نفاق کے کہ بیچ دلون اونکے ہی زائد اوپر شک اور نفاق کے کہ رکھتے ہین کہا ہی کہ مراد تخریب بنا اونکے کا
ہی کہ بعد رجوع تبوک کے اونھون نے چاہا کہ حضرتؐ اونکی مسجد مین آوین اور نماز پڑھین آیت آئی لا تقم فیہ ابدا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اوس مسجد کو توڑ کر جلادو اور وہان مدینے کا گھورا ڈالو حقتعالی فرماتا ہی کہ ہمیشہ ہوگی جزا بنا اونکی
واسطے زائد شک اور نفاق اونکے یعنے مدام غم اور حسرت اسکی خرابی کا کھاتے رہینگے اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ مگر یہہ کہ ٹکڑے
ٹکڑے کئجاوین دل اونکے اس حیثیت سے کہ قابلیت ادراک کی اونمین نرہے یا ساتھہ قتل کے دل اونکے پارہ پارہ ہون یا ساتھہ
مرگ کے یا قبر مین یا دوزخ مین اور ایک جماعت کا قول یہہ ہی کہ ساتھہ توبہ اور استغفار اور ندامت کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور ع ۱۳
اللہ جاننے والا ہی کہ اونھون نے کس نیت پر مسجد بنائی ہی حکم کرنیوالا ہی خرابی اوسکی کا ساتھہ حکمت کے لکھا ہی کہ جب لیلۃ العقبہ
مین ستر یا کچھہ آدمیون نے مدینے کے حضرتؐ سے بیعت کی عبداللہ رواحہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرط کرو کچھہ اللہ تعالی
کی اور اپنے واسطے آپنے فرمایا شرط اللہ کیواسطے یہہ ہی کہ اوسکی عبادت کرو اور کسیکو اوسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور میرے واسطے یہہ ہی
کہ مجھے نگاہ رکھو جیسے اپنے مال اور جان کو نگاہ رکھتے ہو اونھون نے کہا کہ ہم اسپر قائم ہونگے تو جزا ہمکو کیا ملیگی فرمایا کہ بہشت انصار
نے کہا خرید و فروخت سودمند ہی ہمنے اس بیع مین فائدہ اوٹھایا ہرگز اقالہ نکرینگے حق تعالی اس بیع وشری سے خبر دیتا ہی اِنَّ
اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ تحقیق اللہ نے مول لیا ہی ایمان والون سے جانین اونکی اور
مال اونکے کہ جہاد مین جاتے ہین اور خرچ کرتے ہین بدلے اوسکے کہ واسطے اونکے جنت ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ تمثیل واسطے حقیقت مول لینے
کے نہین بلکہ یہہ مراد ہی کہ جان اور مال اپنے جو مسلمان براہ خدا صرف کرتے ہین اوسکے عوض مین اللہ تعالی اونکو بہشت مین ثواب
عنایت فرماویگا کیونکہ بیع وشری وہان ہوتا ہی جہان دو شخصون کی ملک ہو یہان تو جان اور مال اللہ ہی کا ہی العبد والمال
لمولاہ پس یہہ شوق دلانا چاہا دکھا ہی کہ ای بندے تو جان و مال میری راہ مین دے مین بہشت دونگا کہ نفس مایۂ شر اور شرور اور
مال سبب طغیان و غرور ہی اندونون ناقصون عیب والونکو فدا کر کر بہشت باقی بے عیب کو لے **نظم** سنگ دیکر گہر کو لے
ایدل + خاک کے بدلے زر کو لے ایدل بد خانہ دو چار دنکا کر کر ترک + پھر ہمیشہ کے گھر کو لے ایدل + کشاف اور عین المعانی
مین منقول ہی کہ ایک اعرابی مسجد کے دروازے سے گذرتا تھا حضرتؐ نے جو یہہ آیت پڑھی انوار کلام الٰہی کے اوسکے دل پر چمک گئے
کہنے لگا یہہ کلام کسکا ہی کہا اللہ کا پوچھا کہ خرید فروخت کب ہوئی تھی کہ میثاق کے دن جب ذرات ذریات کو خطاب الست بربکم سنایا
تھا کہا واللہ بیع بہت سودمند ہی ہرگز اقالہ نکرونگا جب نفوس معیوب اور اموال فانی ہمارے عوض بہشت باقی مرغوب
دیتا ہی ہرگز اس بیع کو نچھوڑونگا بلکہ جان و مال اپنے اوسکی راہ مین دونگا **بیت** میثاق مین ٹھہری ہی جو تجھسے کہ بیاری
اوس بیع مین ہرگز مین اقالہ نکرونگا + ایک عزیز نے کہا کہ جو کوئی غلام خریدے اور عیب پر اوسکے دانا ہووے وہ رد نہین کرسکتا
اللہ تعالی نے ہمین خریدا اور ہمارے عیبون پر مطلع تھا امید ہی کہ درگاہ اپنی سے رد نفرماوے **نظم** رد نفرمائیگا اپنی رافت وہ
فضل سے اوسکے بھروسا ہی مجھے + دیکھہ کر عیب میرے سرتاپا + لطف نے اوسکے خریدا ہی مجھے + لعبہا ان خرید کے جسکے واسطے

خریدا ہی اوسکا بیان فرماتا ہی کہ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَیُقۡتَلُوۡنَ لڑتے ہین یہہ مسلمان جنکی جانین خریدی
ہین بیچ راہ اللہ کے اور طلب رضا اوسکی کے پس کبھی مارتے ہین دشمنونکو اور کبھی مارے جاتے ہین اونکے ہاتھ سے وَعۡدًا عَلَیۡہِ
وعدہ دیا ہی اللہ نے اونکو اوپر اس خرید و فروخت کے وعدہ دینا کر حَقًّا سچا ثابت اور باقی کہ خلاف اوسمین نہین ہی فِی
التَّوۡرٰىۃِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ وَالۡقُرۡاٰنِ بیچ توراۃ کے اور انجیل کے اور قرآن کے یہہ آیت دلیل ہی کہ یہود اور نصاریٰ بھی مامور تھے ساتھ
قتال کے وَمَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ مِنَ اللّٰہِ اور کون شخص ہی بہت پورا کرنے والا قول اپنے کو خدا سے کہ کریم خلاف وعدہ نہین کرتا ہی
فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ پس خوشوقت ہو تم ساتھ سودے اپنے کے جو سوداگری کی ہی تمنے ساتھ اوسکے وَذٰلِکَ ہُوَ
الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ اور یہہ وہ ہی مراد پانا بڑا مدارک مین ہی منقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کہ ای مومنو قیمت تمھاری نہین مگر بہشت
پس مت بیچو اپنے آپکو مگر ساتھ اوسکے یعنے عوض متاع غرور دنیاے فانی کے اپنے آپکو مت دو کہ قیمت تمھاری نعیم باقی جاودانی
ہی بیت بدنیا نہ اپنا شرف دیجیے + گہر کے عوض مت خذف لیجیے + اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ یہہ توبہ کرنیوالے
ہین گناہون سے یا رجوع کرنیوالے ہین طرف اللہ کے عبادت کرنیوالے ہین ساتھ اخلاص نیت کے یا قائم ساتھ شرائط خدمت کے
تعریف کرنیوالے ہین خدا کی یا پہچاننے والے ہین ہر لحظے اور لمحے نعمتین کبریا کی اَلسَّآئِحُوۡنَ روزہ رکھنے والے ہین یا سیر کرنیوالے طلب
علم مین یا آپسے جانیوالے ہین شوق لقائے جانفزائے مولی مین بیت چھوڑے جو خودی خدا کو پاوے + اس سر کو نہ سمجھے تا نہ سر جاوے
الرّٰکِعُوۡنَ رکوع کرنیوالے ہین نماز مین یا عجز اور نیاز کرنیوالے درگاہ بے نیاز مین السّٰجِدُوۡنَ سجدے کرنیوالے ہین خلوت مین یا
قرب طلب کرنیوالے ہین درگاہ رب العزت مین اَلۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ حکم کرنیوالے ہین ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت اور
سنت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وَالنَّاہُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ اور منع کرنیوالے ہین نامعقول سے کہ کفر اور معصیت اور ارتکاب
بدعت ہی سمجھ لیجیے کہ یہان واو تنبیہہ ہی یا واسطے انضاد کے درمیان امر اور نہی کے جیسے ثبات و انکار یا بجہت اتحاد امر اور نہی کے
کہ گویا شی واحد ہین ایک دوسرے مین ضم ہوئے ہون وَالۡحٰفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰہِ اور نگاہ رکھنے والے ہین احکام الٰہی کو یا نگاہ رکھنے
والے ہین اوامر حق کو ساتھ جوارح کے اور اسرار حق کو ساتھ قلوب کے وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اور بشارت دے مومنونکو جنمین یہہ صفتین
ہین وضع مظہر موضع مضمر مین دلیل ہی کہ ایمان اس صفات کو پہنچاتا ہی اور حذف مبشر بہ اشارت ہی طرف تعظیم اور تکثیر
اوسکے کے لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین ابوطالب کے بعد ناامید ہونے ایمان اوسکے سے وعدہ کیا تھا کہ
تیرے واسطے مغفرت طلب کرونگا جبتک کہ مجھے نہی نہ آویگی سو بعد وفات اوسکے استغفار کرتے تھے صحابہ نے یہہ بات معلوم کرکر کہا
کہ ہم کیون نہ اپنے آبا اور اقربا کیواسطے استغفار کرین کہ ابراہیم علیہ السلام نے واسطے پدر اپنے کے کیا ہی اور پیغمبر ہمارے ابی طالب
کیواسطے کرتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ یَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِکِیۡنَ وَلَوۡ کَانُوۡۤا اُولِیۡ قُرۡبٰی
نہین لایق واسطے پیغمبر کے اور واسطے اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین کہ بخشش مانگین واسطے مشرکون کے
اور اگرچہ ہووین صاحب قرابت کے مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ پیچھے اوسکے کہ روشن ہو واسطے اونکے یہہ کہ
شرک لانیوالے رہنے والے دوزخ کے ہین وَمَا کَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰہِیۡمَ لِاَبِیۡہِ عَنۡ مَّوۡعِدَۃٍ وَّعَدَہَاۤ اِیَّاہُ اور نہ تھا بخشش
مانگنا ابراہیم کا واسطے چچا یا باپ اپنے کے مگر واسطے وفا کرنے وعدے اپنے کے کہ وقت مناظرے کے وعدہ کیا تھا باپ اپنے سے کہ کہا
تھا سَاَسۡتَغۡفِرُ لَکَ رَبِّیۡ تبیان مین ہی کہ باپ نے حضرت ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ مین ایمان لاؤنگا اور ابراہیم نے وعدہ کیا تھا کہ مین استغفار
کرونگا تیرے واسطے جو تو ایمان لاویگا فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗۤ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّاَ مِنۡہُ پس جب ظاہر ہوا واسطے ابراہیم کے یہہ کہ باپ
اوسکا دشمن ہی واسطے خدا کے یعنے کفر پر موا توفیق ایمان کی نپائی یا وحی سے معلوم ہوا کہ آذر ایمان نہین لاویگا بیزار ہوا اس سے

اور استغفار موقوف کیا اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ تحقیق ابراہیم بہت آہین بھرنیوالا بردبار تھا یعنے نرم دل اور متحمل تھا سمجھ لیجیے
کہ حلم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کا یہان تک تھا کہ آذر اونکو کہتا تھا لارجمنک اور وہ جواب دیتے تھے ساستغفر لک سمجھ لیجیے
کہ اس آیت مین عذر پیغمبر کا اور مسلمانون کا بیان فرمایا ہی کہ اُنہون نے قبل منع سے جو استغفار کیا اوسپر مواخذہ نہوگا وَمَا کَانَ
اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى یُبَیِّنَ لَهُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ اور نہین ہی شان اللہ تعالی کی کہ گمراہ ٹھہراوے کسی قوم کو
پیچھے اوسکے کہ راہ دکھائی ہی اونکو ساتھ اسلام کے یہان تک کہ بیان کرے واسطے اونکے کہ کس چیز سے بچین بعضون نے کہا ہی کہ
یہہ آیت اون لوگونکی شان مین ہی کہ پہلے تحویل کعبے سے موئے تھے یا پہلے تحریم خمر سے شربت اجل پیا تھا کہ اونپر مواخذہ اون فعلونکا
نہین اِنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احوال اول اور آخر اونکے سے دانا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ واسطے اوسیکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی جو چاہے سو کرے کوئی اوسکا مانع مزاحم نہین یُحْیٖ وَ
یُمِیْتُ زندہ کرتا ہی مُردونکو اور مارتا ہی زندونکو وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہین واسطے تمھارے سوا
اللہ کے کوئی یار اور نہ مددگار ہوسکتا ہی کہ یہہ خطاب کفار کو ہو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو کہ بغیر اوسکے تمھارا نہ کوئی یار ہی کہ عقاب
اوسکے سے بچاوے اور نہ مددگار ہی کہ عذاب اوسکے سے چھڑاوے لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ تحقیق ساتھ رحمت کے یا ساتھ
قبول کرنے توبہ کے پھر آیا اللہ اوپر نبی اپنے کے کہ منافقونکو اذن تخلف کا دیا تھا یا تنزیہہ بیان کرتا ہی اللہ پیغمبرؐ کے گناہونسے لیغفر لک
اللہ ما تقدم من ذنبك وما تاخر مین یا ترغیب توبہ پر دلاتا ہی کہ محتاج توبہ کے سب ہین یہانتک کہ پیغمبر اور اصحاب اسکے
کیونکہ ہر ایک کا ایک مقام ہی کہ مادون اوسکا بہ نسبت اوسکے ناقص ہوگا پس توجہ کرنا ساتھ مادون کے کہ توبہ اس سے توبہ لازم
ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وانی لاستغفر اللہ کل یوم سبعین مرۃ اشارت اوسی طرف ہی اور محققونکے نزدیک یہہ معنے مناسب
مرتبے پیغمبرؐ کے نہین کیونکہ توجہ اونکی بغیر حق غیر متصور ہی سلمی نے کہا ہی کہ ذکر توبہ کا پیغمبرؐ کے اسواسطے ہی تو کہ مقدمہ امت کی توبہ
کا ہوا اور توبہ تابع کے مقدمہ تصحیح قبول کرے بہر تقدیر توبہ قبول کی اللہ نے پیغمبرؐ سے وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ اور وطن چھوڑنیوالون اور مدد دینے والونسے مانیے کے جنھونے پیروی کی پیغمبرؐ کی بیچ وقت سختی کے سمجھ لیجیے کہ
لشکر تبوک کو جیش العسرۃ کہتے ہین کہ بڑی اوسمین تنگی اور سختی تھی سواریون کی یہہ قلت تھی کہ دس شخصونمین ایک اونٹ تھا اور کھانے
کی یہہ تنگی تھی کہ دو آدمی ایک کھجور پر گذران کرتے تھے اور پانی کی یہہ سختی تھی کہ باوجود کم ہونے سواریونکے اونٹ کو ذبح کرکے آلایش
پیٹ کی اور انتڑیون کی سے اپنے دہن کو تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تھی پس اللہ تعالی صفت اونکی فرماتا ہی کہ اس سختی مین متابعت
پیغمبرؐ کی کرتے ہین مِنْ بَعْدِ مَا کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ پیچھے اوسکے کہ نزدیک تھا سختی سے کہ کج ہوجاوین
دل ایک گروہ کے اونمین سے پھر پھر آیا اوپر اونکے یعنے ثابت رکھا اللہ نے ایمان اونکا اور توبہ قبول کی اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ
تحقیق اللہ ساتھ اونکے شفقت کرنیوالا ہی جو توبہ کی اُنھونے مہربان ہی ساتھ تفضیل کے اونپر وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا
اور توبہ دی اور بخشش کی اوپر اُن تین شخصونکے کہ پیچھے چھوڑ دیگئے تھے غزوے سے اور اونکا معاملہ موقوف تھا حکم الہی پر چنانچہ پیچھے گذرا
ہی کہ اونسے کوئی ہم مجلس ہمکلام نہو وہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے اونکے بعد چالیس دنکے فرمایا کہ اپنی
عورتونسے دور رہون اور زن ہلال کی بیچ خدمت اپنے شوہر کے کہ نامرد ہوا تھا گئی اور بشرط عدم مباشرت وہ بہت تنگ آئے حتٰی
اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یہان تک کہ جب تنگ ہوئی اوپر اونکے زمین ساتھ اوسکے کہ کشادہ تھی یہہ کنایت کمال
پریشانی پر ہی وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ اور تنگ ہوگئی اوپر اونکے جانین اُنکی شدت غم سے وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا
اِلَیْهِ اور جانا اُنھونے یہہ کہ نہین پناہ غضب الہی سے مگر طرف اوسیکے اور بخشش مانگی کرم اوسیکے سے ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا پھر

توفیق توبہ کی دی اللہ نے اونکو تو کہ توبہ کی اونھون نے اور حق کی طرف پھرے سچ ہی کہ جب تک توفیق توبہ وہ عنایت نکرے
شرف قبولیت نہ پاوے اور ہرگز توبہ درست نہ ٹہرے **بیت** گر نہووے تیری توفیق رفیق ٭ بحر عصیان کے نکلین نہ غریق ٭ القصہ بعد
پچاس دنکے یہہ آیت آئی اور توبہ اونکی قبول ہوئی اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنیوالا ہی مہربان ہی
توبہ کرنیوالونپر یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے مخالفت اوسکے امر
مین مت کرو اور ہو تم ساتھ سچون کے بیچ اقوال کے جیسے اون تینون نے کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے سچ
کہا اور عذر جھوٹے نہ لائے اور بسبب راستی کے کہ من صدق نجا ہی دوست نجات پائے **نظم** صدق ہی موجب نجات اے دل
صدق سے دیکھ رہ نہ تو غافل ٭ راستگو کو ہمیشہ راحت ہی ٭ اور جھوٹیکو رنج و زحمت ہی ٭ بعضون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب یہود
اور نصاری کو ہی کہ اے ایمان لانیوالو موسی اور عیسی پر ڈرو اللہ سے مخالفت پیغمبر خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مین اور ہو ساتھ
صادقونکے کہ اصحاب اخیار اور امت بزرگوار حضرت سید الابرار ہین مَا کَانَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَمَنْ حَوْلَھُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ
یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ نہین روا واسطے مدینے والون کے اور اون لوگونکے جو گرد اونکے ہین گنوار ونمین سے یہہ کہ پیچھے رہجاوین
حکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ نہی ہی بصیغۂ نفی اور تخصیص اعراب کی واسطے قرب کے ہی اور جان نے اونکے کہ ہی
خروج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف غزوہ تبوک کے وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِھِمْ عَنْ نَّفْسِہٖ اور نہ یہہ کہ رغبت کرین بیچ آرام جانون
اپنی کے چھوڑکر جان اوسکی کو یعنے نہین لایق کہ حضرت رنج سفر کھینچین اور یہہ آرام کرین اپنے گھر ونمین بیٹھے لکھا ہی ابو خیثمہ
انصاری مدینہ مین رہگیا تھا کئی دنکے بعد اپنے گھر مین جو گیا دیکھا کہ دونون جوروین اوسکی تختونپر بیٹھی ہین اور سرد پانی گرم کھانا
اوسکے واسطے تیار کیا ہی اوسکو حضرت یاد آئے کہا اوسنے کہ پیغمبر ہوائے گرم مین صعوبت سفر اوٹھاوین اور مین بیٹھا یہہ عیش
کرون قسم خدا کی یہہ کھانا پینا نہ کھاؤن پیونگا جبتک کہ حضرت کی زیارت سے مشرف نہونگا پس تھوڑا سا خرچ راہ لیکر چلا منزل تبوک
مین آپسے جا ملا ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ لَا یُصِیْبُھُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یہہ عیش اور آرام چھوڑکر پیغمبر کے پاس جانا
اسواسطے ہی کہ وہ جو ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہون نہین پہنچتی اونکو پیاس اور نہ محنت اور نہ بھوک بیچ راہ اللہ کے
وَلَا یَطَئُوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْکُفَّارَ اور نہین چلتے کسی مکان مین مکانون کفار کے سے ساتھ سم اسپ کے یا کف شتر کے یا پاؤن
اپنے کے چلنا ایسا کہ غصے مین لاوے کافرونکو وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اور نہین لیتے دشمنون
سے کچھ لینا یعنے کسیطرح کی آفت کہ مارے جاوین یا اسیر ہون یا شکست کھائین یا زخمی ہون مگر لکھا جاتا ہی واسطے انکے بسبب
اوسکے عمل نیک یعنے کچھ اون چیزونمین سے جو کفار کیطرف سے اونکو پہنچے مستحق ثواب کے ہوتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ جو ترس دشمن سے دل مین اونکے آوے ستر حسنہ نامۂ اعمال مین اونکے لکھتے ہین اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق
اللہ نہین ضایع کرتا ثواب نیکی کرنیوالون کا یعنے مجاہدونکا وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَۃً صَغِیْرَۃً اور نہین خرچ کرتے خرچ کرنا چھوٹا جیسے
ایک صاع کھجور ابو عقیل کی وَّلَا کَبِیْرَۃً اور نہ بڑا جیسے حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے مال بہت دیا تھا وَّلَا
یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ اور نہین کاٹتے کسی جنگل کو مگر لکھا جاتا ہی واسطے اونکے ثواب اوسکا اور وہ لکھنا واسطے حق کے ہی
لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ تو کہ جزا دیوے اونکو اللہ بہتر اوس چیز سے کہ جو راہ حق مین تھے کرتے اور جو احسن جزا دیگا
تو جزائے حسن بھی دیگا واسطے توفیر اور تکثیر ثواب کے یہہ بیچ مین ہی کہ اگر مثلاً غازیکی ہزار طاعت ہی اور ایک تکبیر ہی اللہ تعالی اسکا
ثواب بڑہا دیگا اور نو سو نو اور نوجو باقی ہین اوس ایک کے طفیل اونہین بھی قبول کریگا اور ہر ایک کا ثواب اوسکے برابر عنایت
فرماویگا تو کہ مرتبہ مجاہدونکا سب پر ظاہر ہو **بیت** ثواب و اجر دینا غازیونکو ہی وہ جو رافت ٭ تفضل ہو تو ایسا ہو عنایت ہو

تو ایسی ہو + لکھا ہی کہ طرح طرح کے ڈراوے جو متخلفون کے حق مین اُترے اور آیات تہدیدات کی نازل ہوئین مسلمانون نے دلمین
ٹھان لیا کہ جب آوازہ جہاد کا ہوگا سبکے سب ہم تیار حرب کیواسطے ہووینگے یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا
كَافَّةً اور نہین ہی روا مسلمانونکو کہ نکلجاوین سارے جہاد کو کیونکہ معیشت کی کامومنین خلل پڑجاویگا فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ
مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ پس کیون نہ نکلے ہر فرقے سے ایک جماعت جہاد کو اور باقی رہین تو کہ سمجھ سکین بیچ دین
کے اور فقہ پڑھین اور عبد الرزاق ابن ہمام سے مروی ہی کہ مراد اصحاب حدیث ہین وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا
إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ اور تو کہ ڈراوین فقہا قوم اپنی کو جب پھر جاوین غزوے سے طرف اونکے شاید کہ وہ بچین اس ربع
چیز سے کہ جس سے وہ ڈرائے جاوین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو لڑو اون لوگون سے جو پاس تمھارے ہین کافرونمین سے جیسے یہود کہ گرد مدینے کے ہین یا اہل روم کہ ولایت شام مین ہین
اور شام مدینے کے نزدیک ہی وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً اور چاہئے کہ پاوین کافر بیچ تمھارے سختی بہ نسبت اپنے یعنے گفتگو مین
پہلے قتال سے یا صبر مقابلے پر یا شجاعت وقت محاربے کے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھ پرہیزگارون
کے ہی حفظ اور اعانت اور نصرت مین فتوحات مکیہ مین ہی کہ حق تعالی بقتال کفار اقرب فرماتا ہی اور کوئی دشمن نفس امارہ
کافر سے بدتر نہین اور نزدیکترین دشمنان ہی ساتھ تیرے کہ اعدی عدوک نفسک التی ہین پس قتال مین اوس کے
کہ جہاد اکبر ہی مشغول ہونا اولی اور انسب ہی **نظم** دشمنان برونکو قتل کیا + دشمن اندرونکو کیون چھوڑا + اسکا بھی کیجیئے گا +
استیصال + لازم و فرض عین ہی یہہ قتال + قد رجعنا من الجہاد صغیر + راقتاب الی جہاد کبیر + صف شکن ہی بہادر دانا +
خود شکن جو ہی سو ہی مردانا + مرد مردان ہو کہ تا ہو فرد + آپسے جو گیا وہی ہی مرد + نفس کو جسنے خوار رکھا ہی + خوار کیا بلکہ مار
رکھا ہی + پائی اوسنے ہی زندگانی ہی + زندگی وہ کہ جاودانی ہی + طالب حق ہی تو عمل تو کر + موتوا او قبل ان تموتوا پہ + موت
سے پہلے جو کوئی ہی موا + وہی شادان حال حق سے ہوا وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا
اور جب اُتاری جاتی ہی کوئی سورت قرآن سے پس بعضے منافقین مین سے وہ ہین کہ کہتے ہین کسکو تم مین سے زیادہ کیا اوسکو اس سورت
نے ایمان یعنے منافق انکار اور استہزا سے دوسرے منافقون سے کہتے ہین یا ضعفائے مومنین سے کہتے ہین وہ شخص کون ہی کہ اس سورت
نے اوسکا ایمان زیادہ کیا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین صدق دل سے
پس زیادہ کیا اس سورت نے اونکا یقین اور ثبات یا مردین اور وہ خوش ہوتے ہین اونکے نزول پر وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ اور جو لوگ کہ بیچ دلون اونکے بیماری ہی شک اور نفاق اور بغض اسلام کی پس زیادہ
کی اس سورت نے اونکو نجاست ساتھ نجاست اونکے یعنے شک ساتھ شک کے کہ پہلی سورتونمین شک رکھتے تھے اسمین بھی شک
لائے اور کفر اوپر کفر کے زیادہ کیا وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ اور مرگئے اور وہ کافر تھے یعنے دم مرگ تک کافر رہے اور کافر موئے
أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ کیا نہین دیکھتے یہہ منافق یہہ کہ وہ بلاؤن
مین ڈالے جاتے ہین قحط اور مرض وغیرہ سے یا نفاق اور جھوٹھ اونکا مسلمانونپر ظاہر ہوجاتا ہی بیچ ہر برس کے ایکبار یا دوبار
پھر نہین توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہین وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ اور جسوقت نازل کی جاتی ہی
کوئی سورت قرآن کی کہ جسمین انکا عیب ہوتا ہی نظر کرتے ہین بعض اونکے طرف بعض کے یعنے آنکھون سے اشارے کرتے ہین
اسمین انکار اور تمسخر پر اس سورت کے یا غصے کی راہ سے اپنے عیب سنکر اور باہم کہتے ہین هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا کیا
دیکھتا ہی کوئی ایک مسلمانون سے تمکو پس اگر کوئی دیکھے تو بیٹھے جاتے ہین نہین تو اوٹھ کھڑے ہوتے ہین پھر پھر جاتے ہین مجلس

مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سے صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ پھیر دیا اللہ نے دلون اونکیکو فہم قرآن سے یا قبول ایمان سے یا سبب
نیکیون سے کہ یہہ کلام خبری ہی کہ احتمال دعا کا رکھتا ہی یعنے پھیر اوے اللہ دلون اونکیکو سب نیکیون سے بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ
بسبب اسکے کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے حقکو لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ تحقیق آیا ہی ای آدمیو تمھارے پاس پیغمبر
ساتھہ حکم الٰہی کے جنس تمھارہین سے یعنے بشر تو کہ بسبب جنسیت کے مخالطت کرو اور فائدہ اوٹھاؤ یا آیا ہی ای اعرابو تمھارے
پاس پیغمبر متکلم تمھاری لغت پر یا قبیلے تمھارے سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی قبیلہ نہ تھا عرب مین مگر حضرتؐ کی قرابت اوسسے
تھی اور قرات شاذہ مِنۡ اَنۡفَسِكُمۡ زبر سے بھی ہی یعنے نفیس تر اور شریف تر تم مین سے حسب اور نسب مین عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ شاق
ہی اوپر اوسکے یہہ کہ رنج مین پڑو تم بسبب اوسکے اور بعضے عزیز پر وقف کرتے ہین اور صفت پیغمبرؐ کی ٹھہراتے ہین اور علیہ ما عنتم
کی یہہ معنی کہتے ہین کہ اوپر اوسکے ہی وہ کہ کرتے ہو تم گناہ سے یعنے تدارک اوسکا دن قیامت کے وہی کرینگے ساتھہ شفاعت کے بیت
گناہ ہین بیحساب رافت اگرچہ اپنے پہ شکر یہہ ہی + کہ کر دئیے ہین خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ
رَّحِيۡمٌ حرص کرنیوالا ہی پیغمبرؐ اوپر اسلام تمھارے کے ساتھہ مسلمانون کے شفقت کرنیوالا مہربان ہی سمجھہ لیجئے کہ ایک وجہ فضل کی پیغمبرؐ
ہمارے کے اوپر تمام انبیا کے یہہ بھی ہی کہ حقتعالی نے کسی نبی کو ساتھہ دو ناموں اپنے کے مخصص نہین فرمایا مگر آپکو کہ اپنی شان مین ارشاد
کیا ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور حضرت کی شان مین فرمایا بالمؤمنین رؤف رحیم فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِيَ اللّٰهُ پس اگر
پھر جاوین منافق یاری اور مددگاری سے اور تخلف کرین فرمانبرداری سے پس کہہ کفایت ہی مجھکو اللہ تمھارے شر سے بچاوے گا
اور تمپر مجھکو غالب فرماویگا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ اوپر اوسیکے
توکل کیا مین نے اور وہی ہی پروردگار عرش بڑیکا عرش کے معنے تخت کے ہین اور مراد اس سے ملک وسیع ہی یا وہی عرش عظیم
کہ قبلۂ دعا اور مطاف ملائکہ ہی اور اسمین اشارہ ساتھہ کمال قدرت اور ضبط الٰہی کے ہی کہ وہ اللہ جو عرش کو باوجود اس عظمت
کے کہ آٹھہ ہزار رکن رکھتا ہی اور روایت ہی کہ تین لاکھ قاعدے ہین ہر قاعدے سے دوسرے تک تین لاکھ برس کی راہ ہی قدرت
کاملہ اپنی سے نگاہ رکھتا ہی مجھے شر منافقون سے کیون نہ نگاہ رکھیگا کہ حافظ بندگان اور ناصر سرافگندگان وہی ہی **نظم**
یاری اوس سے چاہ یاری دہ ہی وہ + التجا کر اوسّے سب سے بہہ ہی وہ + جسکی ای رافت مدد پر وہ ہو + رنج و آفت سے وہ
جگ کے وہ چھوٹا **سورۂ یونس** مکی ہی مگر ایک آیت ومنہم من یؤمن بہ ومنہم من لا یؤمن تا آخر ایکسو نو آیتین
ہین کلمات ایکہزار آٹھہ سو تیس ہین حروف پانچہزار پانچسو ستائیس ہین فواصل لمن ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۂ توبہ کے یہہ
ہی کہ سورۂ توبہ مذمت مین کافرونکے اور منافقون کے تھی یہہ سورہ یونس ذکر توحید مین اور رد مقالہ کافرون مین اور حال ہلاک
انکے مین ہی یا یہہ کہ آخر سورت توبہ مین آیہ لقد جاءکم رسول ذکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین تھی اول اس سورت مین کو وحی کا آنکی ہی واللہ اعلم بحقائق الامور

سُوۡرَةُ يُوۡنُسَ مَكِّيَّةٌ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	وَهِيَ مِائَةٌ وَّتِسۡعُ اٰيٰتٍ

الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن ہین معانی انکی پنہان ہین مگر جسپر کہ اللہ کھولے بعضون نے کہا ہی کہ الف انا کا لام اللہ کا رے
رحمٰن کی ہی یعنے انا اللہ الرحمٰن مین اللہ ہون بخشنے والا یا الرٰ نام اس سورت کا ہی اور خبر مبتدا محذوف کی ہی ای ہذہ السورۃ
الر یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور حرف قسم محذوف ہی اور اشارہ جناب الٰہی سے طرف حبیب اپنے کے ہی کہ قسم ہی الف کی
یعنے آلائے میرے کی کہ تجھپر ہین ازل سے اور قسم ہی لام کی یعنے لطف میرے کی کہ ساتھہ تیرے ہی بیچ وجود کے اور قسم ہی رے کی
یعنے رافت میرے کی کہ تجھپر ہی ابد تک اور جواب قسم کا محذوف ہی کہ ان ہذا الکتاب حق یا جواب قسم کا ان ربکم اللہ الذی خلق
السموات ہی اور درمیان مین جملہ معترضہ واقع ہی یا جواب قسم کا ساتھہ ترک لام کے بطریق شاذ یہہ ہی تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ

یہہ سورت آیتین ہین قرآن حکمت والے کی یا محکم کی کہ اوسمین اختلاف اور تناقض نہین یا کوئی نسخ نکر سکیگا یا تغییر پراوسکے کوئی
قدرت نپاویگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب حضرت پر نبوت آئی سرداروں نے قریش کے انکار کیا اور کہنے لگے کہ عجب
ہی کہ اللہ تعالی تمام عالم پر آدمیون مین سے پیغمبر بھیجے اور اونمین سے بھی یتیم کو ابوطالب کے اس شرافت سے مشرف کرے اللہ
تعالی نے فرمایا اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ کیا ہوا واسطے لوگون کے تعجب یہہ کہ وحی
بھیجی ہمنے طرف ایکمرد کے جنس اونکی ہین سے اوپر قبیلے اونکیکے ڈرا لوگونکو عذاب خدا سے سبب تعمیم کا یہہ ہی کہ کوئی شخص ایسا
نہین کہ جسمین کچھ برائی نہو الا ماشاء اللہ پس ڈرانا سب کیواسطے ہی پھر تخصیص کی بشارت ساتھ مومنونکے کیونکہ کفار مین کوئی
صفت ایسی نہین کہ موجب بشارت ہو اور فرمایا وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور خوشخبری دے اُن
لوگون کو جو ایمان لائے ہین یہہ کہ واسطے اونکے ہی قدم راستی کا نزدیک پروردگار اونکے کے یعنے ایمان اور طاعت یا سابقہ ازلی
کہ اللہ نے وعدہ راست کیا نجات مومنونکا یا مقام صدق ہی کہ اوسمین زوال اور ملال نہین یا ایمان صادق ہی یا رضوان الٰہی
ہی یا دعائے ملائکہ ہی حق مومنین مین یا اعمال نیک ہین کہ پہلے بھیجے یا سلف صدق کہ برکت اونکی خلف کو پہنچتی ہی یا ولد صالح
ہی کہ پہلے موا یا التقدیم اس امت کی ہی کہ حق تعالی نے کرامت کی ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحن الآخرون السابقون
یا شفیع صدق کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین عین المعانی مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قدم صدق سے پوچھا فرمایا کہ ہی شفاعتی
توسلون الی ربکم سچ ہی کہ واسطے ہم گنہگارون نہ کارونکے کوئی وسیلہ آمرزش کا برابر شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین بیت زرفتا
دلمین کر تو خطرہ گنہ ہرسے ہین نیرے تو کہا ہی + یقین سمجھ یہ کرکہ ہوگا شفیع وہان تجھسے پر خطا کا قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ
کہا کافرون نے بعد آنے پیغمبر کے اور دیکھنے معجزات اونکیکے تحقیق یہہ مرد البتہ جادوگر ہی ظاہر اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تحقیق پروردگار تمھارا اللہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو کہ
بزرگترین اجسام عالم ہین ساتھ قدرت بیقصور اور حکمت بے فتور کے بیچ چھ دنکے ایام دنیا سے پھر قرار پکڑا جیسا کہ اوسکے لائق ہی اور ہمارے فہم
اور ادراک سے فائق ہی اوپر عرش کے کہ اعظم مخلوقات ہی تدبیر کرتا ہی کام کی تمام عالم کے موافق حکمت اپنی کے مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ
بَعْدِ اِذْنِهٖ نہین کوئی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے مگر پیچھے اذن دینے اوسکیکے یعنے جسکو وہ اذن دیگا شفاعت کا جسکے حق مین
اوسکی وہ شفاعت کریگا یہہ کلام رد ہی شفاعت آلہہ باطلہ کا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ یہہ کہ اللہ موصوف بصفت خلق اور
تدبیر اور استوا ہی پروردگار تمھارا ہی پس عبادت کرو اوسکی اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم یا نہین تفکر کرتے تم کہ مستحق
عبادت کے وہی ہی نہ بت اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا طرف اوسیکے ہی بازگشت تمھاری سبکی ساتھ مرنے اور پھر اٹھنے کے نہ طرف اور کے
پس تیار ہو واسطے جواب سوال اوسیکے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا ہی اللہ نے سچا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ تحقیق وہی پہلے
بار کرتا ہی پیدایش پھر دوبار کریگا اوسکو کہ مارکر جلاویگا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ تو کہ جزا دیوے ان لوگونکو
کہ ایمان لائے اور عمل کئے نیک ساتھ انصاف اونکے کے یا بدلا دے اونکو ساتھ عدل اونکے کے یعنے رعایت عدل کی جو کی ہی انھون
نے امور دین مین یا ایمان کیونکہ یہہ عدل قوی ہی اور اسکے مقابل مین شرک ہی کہ ظلم عظیم ہی اور یہہ معنے اخیر کے اگلی آیت سے خوب
چسپان ہین کہ مقابلے مین واقع ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ اور وہ لوگ کہ کافر
ہوئے واسطے اونکے پینا ہی آب گرم دوزخ سے کہ دل و گردہ اونکا جلاوے اور عذاب ہی دردناک بسبب اوسکے کہ تھے وہ کفر
کرتے ساتھ خدا اور رسول کے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وہ ہی اللہ جسنے کیا سورجکو روشن اور چاند کو اجالا سمجھے
کہ اگر روشن بالذات ہو تو ضیا ہی اور جو بالعرض ہو تو نور انوار مین ہی کہ حقتعالی نے اس آیت مین تنبیہ فرمائی کہ آفتاب خود روشن

ہی اور ماہتاب کی روشنی عارضی ہی جتنا مقابل شمس کے ہوتا ہی اتنا چمکتا ہی وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ اور مقرر کین واسطے ہر ایک کے
چاند اور سورج سے منزلین اوپر آسمانکے مقدار سیر اونکیکے اور مشہور یہہ ہی کہ مقرر کین واسطے چاند کے منزلین لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
وَالْحِسَابَ تو کہ جانو تم گنتی برسونکی ذکر مہینونکا اسواسطے نہ کیا کہ سال مین آ گئے اور تو کہ جانو حساب وقتونکا معاملات مین مہینون
سے اور دنون سے مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہین پیدا کیا اللہ نے اونکو جو مذکور ہوئے مگر ساتھ حق کے نہ واسطے کھیل کے یا
بمعنی لام ہی یعنے واسطے بیان حق کے يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ مفصل بیان کرتا ہی اللہ اور بصیغہ متکلم مع الغیر بھی قرات
ہی یعنے مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیونکو اپنی قدرت کی واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین یعنے اندیشہ اونمین کرتے ہین اور فائدہ
اوٹھاتے ہین اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ تحقیق بیچ آنے
جانے رات کے اور دنکے یا اختلاف مین نور اور ظلمت اونکیکے اور بیچ اس چیز کے کہ پیدا کی اللہ نے آسمانون مین اور زمین مین البتہ
نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اوسکیکے اور علم اور قدرت اوسکیکے واسطے اوس قوم کے کہ ڈرتے ہین کہ کیا پیش
آوے اور قیامت مین کیا ہو کیونکہ ڈر اور دہشت باعث ہوتا ہی اونکو تفکر اور تدبر پر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا تحقیق جو لوگ کہ نہین امید رکھتے دیدار ہمارے کی یعنے منکر ہین آخرت کے کہ محل لقای ہی اور راضی
ہوئے ساتھ زندگانی دنیا کے اور آرام پکڑا ساتھ اوسکے یعنے دنیائے فانی کی لذتون مین خوش رہے نعیم جاودانی اور لذائذ جاودانی
بھول گئے یا دنیا مین رہے اسطرح کہ گویا ہرگز یہان سے جاوینگے نہین اور یہہ نہ جانا کہ اجل ہر دم نقارہ کوچ کا بجا رہی ہی **نظم**
یہہ اسکا سنتے ہی کوس رحلت + ہوتی ہی غم سے یہہ اپنی نوبت + کہ عقل ہی نہ رہی ہی رافت + نہ ہوش اپنا بجا رہا ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ
عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۙ اور جو لوگ کہ وہ نشانیون ہماری سے غافل ہین اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یہہ لوگ کہ
انکی آگ ہی دوزخکی بسبب اوسکے کہ تھے کماتے کفر اور شرک اور نفاق سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ
تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک راہ دکھاویگا اونکو پروردگار اونکا آخرت مین ساتھ نور ایمان اونکیکے بہشت کی تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ چلتی ہین نیچے مکانون اونکیکے نہرین بیچ جنتون با نعمت کے دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ
اللّٰهُمَّ پکارنا بہشتیونکا حق تعالی کو بیچ بہشت کے وقت طلب کرنے آرزو اونکی کے یہہ ہی کہ کہینگے پاکی ہی تجھکو یا اللہ اور یہہ ذکر بجہت
تلذذ ہوگا نہ واسطے عبادت کے اور جب یہہ کلمہ کہینگے جو اونکی خواہش ہوگی وہ ملیگی وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ اور دعا اونکی اوپر ایک
دوسرے کے بیچ بہشت کے یا درود حق کی یا تحیت ملائکہ کی سلام ہی وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور آخر پکارنا
اونکا یہہ ہی کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی لکھا ہی کہ جب مومن بہشت مین داخل ہو کر انوار عظمت
الہی مشاہدہ کرینگے حمد اور ثنا اوسکی بجا لاوینگے اور فرشتے اونکو سلام کر کر جناب الہی کی طرف سے ساتھ طرح طرح کے کرامات اور علو مقامات
کی بشارتین دینگے اور وہ اللہ تعالی کی تعریف کر کر ختم کلام اوپر کرینگے کہ الحمد للہ رب العالمین اور لذت تسبیح تحمید کی اونکو سب
لذتون سے بہشت کے خوشتر لگیگی **نظم** ذکر نام اوسکا کرے جیکو نہ کیونکر ملتذ + دھیان مین جسکے کہ ہو رونگٹا ہر ملتذ + ذوق
تسبیح کا اوسکے ہی اوٹھایا جسنے + دخل کیا ہو وہ لقند اور ہو بشکر ملتذ + عین المعانی مین ہی کہ ایک نے حرم محترم حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے سے قیدی کو کھول دیا وہ بھاگ گیا آپنے سنکر کھولنے والے پر نفرین کی یہہ آیت آئی وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ
الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ اور اگر شتاب دیوے اللہ واسطے لوگونکے برائی دعائے بد سے جیسا کہ جلدی مانگتے ہین
یہہ بھلائی کو دعائے نیک سے پوری کیجاوے طرف انکے اجل انکی اور ہلاک ہوجاوین یعنے جیسی دعائے خیر قبول ہوتی ہی ایسی
دعائے بد بھی اگر قبول ہو تو جلد ہلاک ہوجاوین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ الہی مین تجھسے عہد کرتا ہون اسمین اختلاف نکیجیو

کہ مین بھی بشر ہون اگر کسی مسلمانکو ایذا دون یا لعنت کرون یا مارون یا گالی دون تو وہ اوسکے حق مین دعائے خیر کیجیو اور سبب پاک
ہونے گناہونکا فرمائیو اور وسیلہ قرب اپنے کا دن قیامت کے اوسکے کیجیو بعضے مفسرین نے لکھاہی کہ کفار نزول عذاب مین استعجال
کرتے تھے یہہ آیت اتری کہ ہم عذاب مین جو یہہ مانگتے ہین جلدی نہین کرتے فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ
پس چھوڑ دیتے ہین ہم اون لوگون کو کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہمارے کی یعنے حشر پر ایمان نہین لاتے یا نہین ڈرتے ہمسے لشکر کے دن
بیچ سرکشی انکے لوکہ ضلالت مین سرگردان ہوتے ہین وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا اور جب پہنچتی ہی
آدمیکو برائی یعنے کافر کو رنج اور سختی یا ولید بن مغیرہ کو یا عتبہ بن ربیعہ کو پکارتا ہی ہمکو اوپر کروٹ اپنی کے یعنے تکیے کے پہلو پر یا بیٹھے یا
کھڑے فائدہ تردید کا تعمیم دعا ہی سب احوال مین یا واسطے قسمون اوصنفون رنج کے ہی فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ
اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ پس جب کھولدیتے ہین ہم اس سے رنج اوسکا یعنے دور کرتے ہین بسبب اخلاص دعا اوسکی کے چلاجاتاہی اوسی راہ
کفر پر کہ تھا دعا کے مقام سے گذرجاتاہی پھر دعا نہین کرتا گویا کہ نہین پکارا تھا ہمکو طرف دفع کرنے رنج کے کہ لگا تھا اوسکو كَذٰلِكَ زُيِّنَ
لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اسیطرح زینت دیاگیاہی واسطے حد سے نکلجانیوالونکے جو کچھ کہ تھے وہ خلاف امر اور نہی کے کرتے وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا اور تحقیق ہلاک کیا ہمنے اہل قرنونکے کو پہلے تمسے اے مکے والو جب ظلم کیا اونھون نے ساتھ جھٹھلانے
پیغمبرونکے وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا اور حالانکہ آئے تھے پاس اونکے پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون روشن کے اور
معجزون ظاہر کے اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاوین اگر نہ مرتے اور زندہ رہتے فساد استعداد کے سبب كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ اسی
طرح جیسی کہ جزا دی ہمنے اون کو ساتھ ہلاک کرنے اونکے بسبب جھٹلانے پیغمبرونکے جزا دینگے ہم گروہ مشرکونکو اہل مکہ سے کہ پیغمبر ہمارے کو
جھٹلاتے ہین ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ پھر کیا ہمنے تمکو ای مشرکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تم مین مبعوث ہین جانشین پہلونکا بیچ زمین کے پیچھے اہل قرنونکے کہ ہلاک ہوئے تو کہ دیکھین ہم عالم شہادت مین بعد اوسکے کہ جاناہی
ہمنے عالم غیب مین کہ تم کیونکر عمل کرتےہو اچھے اور برے تو کہ اونکے موافق جزا دین تمکو نیک کی نیک اور بد کی بد نظم جز آئینہ تیرے
فعل کا ہی + جو تو کرتاہی اوسمین ہی ہویدا + جو کام اچھے کئے تو ہین وہ ظاہر + جو فعل بد کئے تو ہین وہ ہیدا + حدیث مین ہی کہ
بعض کفار قریش نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ایسی آیت لاؤ کہ جسمین عادات عرب کو عبادات لات اور عزی کی سے منع نکرے
اور مذمت بتونکی جسمین نہو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ
غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر مشرکان مکہ کے آیتین ہماری یعنے قرآن درآنحال کہ واضح ہین کہتے ہین وہ لوگ
کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہماری یا نہین ڈرتے وعید ہمارے سے پیغمبر کو لے آ قرآن سوا اسکے کہ تو پڑھتاہی تو یعنے وہ کتاب کہ
جسمین ذکر بعث اور حشر اور ثواب اور عقاب کا اور عیبونکا ہمارے بتونکے نہو یا بدل ڈال قرآن کو یعنے آیت عذاب کی جگہہ آیت رحمت
بنا اور غرض اونکی اوس سے یہہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متابعت اونکے خواہشونکی کرین اور وہ پھر آپکو الزام دین اللہ تعالی نے فرمایا
قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ کہہ انکو کہ نہین لائق اور روا واسطے میرے یہہ کہ بدلڈالون مین قرآنکو طرف جی اپنے کیسے یا نہین ممکن اور
قدرت مجھکو کہ تغیر دون قرآنکو اپنی طرف سے اور زیادہ اور کم کرڈالون اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ نہین پیروی کرتاہون مین مگر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف
میرے حقتعالی سے بن بڑھانے گھٹانیکے اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ تحقیق مین ڈرتاہون اگر نافرمانی کرون پروردگار اپنے
کی تبدیل قرآن مین عذاب دن بڑے سے کہ قیامت ہی قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ کہو اگر چاہتا اللہ نہ
پڑھتا مین اوسکو جو مجھپر نازل ہوا ہی اوپر تمھارے اور نہ جتاتا تمکو ساتھ اوسکے یا نہ دانا کرتا تمکو اللہ ساتھ قرآنکے پس یہہ فضل
اور رحمت اوسکا ہی کہ مجھکو حکم کیا ساتھ پڑھنے کے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھنے اوسکے کے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ پس تحقیق

رہا تھا مین بیچ تمھارے ایک عمر کہ مقدار اوسکی چالیس برس تھی پہلے نزول قرآن سے یعنے اس مدت مین کہ مین مبعوث نتھا نہ مین
قرآن پڑھتا تھا نہ تم ساتھ اوسکے دانا تھے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے اور نہین عقل کرتے کہ جو کوئی چالیس برس تم مین رہا اور
نہ کسی عالم کی صحبت کی اور نہ کچھ علم سیکھا ایسا کلام پڑھے کہ فصحاء عرب بلاغت اوسکی سے حیران اور بلغاء ناظم ادب فصاحت اوسکی سے
سرگردان ہون البتہ استدلال کیا چاہئے کہ ایسے شخص سے ایسا کلام سرزد ہونا خرق عادت ہے پس قرآن شریف معجزۂ رسالت ہے اور وسیلہ
دلالت اور قرآن کلام الٰہی ہے کہ مجھپر نازل ہوا کسی بشر کی طاقت نہین کہ مثل اسکے بنا سکے اور مین تغیر و تبدیل اوسمین نہین کرسکتا محض افترا
تمھارا ہے کہ کلام میرا جانتے ہو فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ پس کون شخص ہے ظالمتر اوس کسی سے کہ
باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹلاوے آیتون اوسکیکو اور اونسے کفر کرے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ تحقیق ثابت یہہ ہے کہ نہین
نجات پاوینگے گنہگار یعنے کفار وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اوس چیز
کی کہ نہین ضرر دیتی اونکو اگر نہ عبادت کرین اوسکی اور نہ نفع دیتی اونکو اگر تمام عمر اوسکی عبادت مین صرف کرین کیونکہ معبود اونکے پتھر ہین وہ
کیا نفع ضرر دے سکین اور حالانکہ معبود وہ چاہئے کہ ثواب عقاب پر قادر ہو تو کہ بندے بامید نفع اور دفع ضرر اوسکی عبادت کرین
يَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور کہتے ہین وہ بت پرست یہہ بت شفاعت کرنیوالے ہین ہماری نزدیک اللہ کے یعنے دنیا مین
جو ہمپر مشکل آتی ہے یہہ اللہ سے کہکر آسان کرواتے ہین اور اگر فرضا بعث اور حشر ہو جیسے مسلمانون کا اعتقاد ہے تو خدا سے سفارش کرکر
عذاب سے چھڑا دینگے قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ کہہ کیا خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھ اوس چیز کے
یعنے اوسکے شریک کی کہ نہین جانتا بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے انتفاء علم کا واسطے انتفاء معلوم کے ہے یعنے زمین و آسمان مین
اوسکا شریک ہی نہین سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاکی ہے اوسکو اور بلندی اوس چیز سے کہ شریک ٹھہراتے ہین وَمَا كَانَ
النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور نہ تھے لوگ مگر جماعت ایک متفق دین اسلام پر زمانۂ آدم علیہ السلام مین یا بعد طوفان نوح کے
کہ کشتی والے ہی رہگئے تھے یا متفق کفر پر زمان بعثت ابراہیم علیہ السلام مین فَاخْتَلَفُوْا پس اختلاف کیا پیغمبرونکے آنے کے سبب کہ
بعضے ایمان لائے اور بعضے کفر پر رہے یا عرب سب دین اسمٰعیلی پر تھے پھر عمر بن لحی نے احکام جاہلیت کے اختراع کئے مختلف ہوگئے
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اور اگر نہوتی ایکبات کہ پہلے ہوگئی پروردگار تیرے سے یعنے حکم ازلی واقع ہے تاخیر مین اوس عذاب کے
کہ جھوٹے سچے مین فرق کردے جو یہہ نہوتا لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اونکے بیچ اوس چیز کے کہ بیچ
اوسکے اختلاف کرتے تھے یعنے عذاب آتا مبطل کو ہلاک کرتا اور محق کو بچاتا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہتے ہین
مشرکان مکہ کیون نہین اُتاری گئی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی یعنے معجزہ پروردگار اوسکیسے اون معجزونمین سے جو ہم طلب کرتے
ہین کہ مکے مین نہرین بہنے لگین یا باغات ہو جاوین یا آسمان ٹوٹ پڑے یا فرشتے ظاہر گواہی رسالت پر آوین یا خانۂ زرین مین تو
بیٹھے یا آسمانپر چڑھجاوے سمجھ لیجئے کہ یہہ سب سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہے ویقولون لن نؤمن لك حتی تفجر لنا من الارض
ینبوعا الخ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا پس کہہ جواب مین اونکے کہ سوا اوسکے نہین کہ علم غیب واسطے اللہ کے ہے شاید کہ
تمھارے طلب کے موافق معجزے آنےمین کچھ فساد ہو کہ باز رکھے آیات کو نزول سے پس تم منتظر رہو اپنی خواہش کے موافق معجزہ
اُترنیکے اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے انتظار کرنیوالون سے ہون تو کہ دیکھون کہ عذاب تمپر آتا ہے یا
معجزہ مطلوب تمھارا ظاہر ہوتا ہے وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْۤ اٰيَاتِنَا اور جسوقت
چکھاتے ہین ہم لوگون کو یعنے مکے والونکو رحمت یعنے صحت پیچھے بیماری کے کہ لگی ہوا اونکو یا فراخی بعد تنگی اور قحط کے ناگہان اونکو
مکر ہوتا ہے بیچ نشانیون ہمارے کے یعنے اونپر طعن کرتے ہین اور پیغمبر کے حق مین مکر کرتے ہین لکھا ہے کہ مکے والے سات برس بلائے

قحط مین مبتلا رہے جب رحمت الٰہی نے دفع اوسکا کیا کلام حق کو جھٹلانے لگے پیغمبر پر مکر لانے لگے جناب الٰہی سے حکم ہوا کہ قُلِ اللّٰهُ
أَسْرَعُ مَكْرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ ہی جلد تر دینے والا اجزا مکر کی تمھارے تئین اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ
تحقیق بھیجے گئے ہمارے یعنے ملائکہ حفظ لکھتے ہین جو کچھ مکر کرتے ہو تم جب فرشتون سے ہمارے تمھاری تدبیر خفی مخفی نہین تو ہم سے کب
ہوگی هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وہی اللہ جو چلاتا ہی تمکو بیچ خشکی کے جانور وغیرہ اور بیچ تری کے کشتیون پر حَتّٰى إِذَا
كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ یہانتک کہ جب ہوتے ہو تم بیچ کشتی کے وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ اور چلتی ہین کشتیان ساتھ اون لوگون کے جو
اونمین بیٹھے ہین ساتھ باد اچھی موافق کے وَّفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَّجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ اور خوش
ہوتے ہین وہ ساتھ اس باد کے ناگاہ آجاتی ہی اون کشتیون پر باد تند اور آجاتی ہی اونپر موج دریا کی ہر مکان سے یعنے آگے
پیچھے ادھر اودھر سے وَّظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اور تحقیق جانتے ہین یہہ کہ اونسے گھیرا کیا اونکو
چارونطرفسے پکارتے ہین اللہ کو واسطے دفع ہونے اس بلا کے درآنحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے عبادت اور کہتے ہین
لَئِنْ أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشّٰكِرِينَ اگر نجات دیگا تو ہمکو اس بلا سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالون سے نعمت نجات پر فَلَمَّا
أَنْجٰهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ پس جب نجات دی اونکو اس بلا سے کہ ڈرتے تھے جس سے ناگہان وہ سرکشی کرتے ہین
بیچ زمین کے اور وہی کام کرتے ہین جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد بغیر حق کے یہہ تاکید ہی يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ
مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اے لوگو سوا اوسکے نہین کہ سرکشی تمھاری اوپر جانون تمھاری کے ہی یعنے وبال اوسکا تمھین پر پڑتا ہی لے لو
فائدہ لینا کر زندگانی دنیا کا متاع منصوب ہی اور مصدر فعل محذوف کا ہی چنانچہ قرات حفص کی ہی اور مرفوع بھی قرأت آئی
ہی کہ بغیکم علی انفسکم مبتدا ہی اور متاع الحیوة الدنیا خبر یعنے سرکشی تمھاری برخورداری زندگانی دنیا ہی کہ کئی دن کی
منفعت ناپائدار ہی لذت اوسکی جلد جاویگی اور عقوبت اوسکی باقی رہیگی **نظم** دنیائے بے ثبات سے رغبت حذر کرو + اپنے پہ مت
ستم کرو اللہ کا ڈر کرو + ایکشب کا جاؤ جو چلا ہی پھر نہ یہہ نہ تم + دیکھو تم اس سرائے مین مت اپنا گھر کرو + ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ پھر طرف ہمارے ہی بازگشت تمھاری قیامت کو پس خبر دینگے ہم تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور
مناسب اوسکے جزا دینگے إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ
سوا اسکے نہین کہ مثال زندگانی دنیا کی جلد جانیمین مانند پانی کے ہی کہ اوتارا ہمنے اوسکو آسمان سے یا ابر سے پس ملگئی ساتھ اوسکے
روئیدگی زمین کی اوس چیز سے کہ کھاتے ہین لوگ جیسے اناج اور میوے اور چارپائے جیسے گھاس اور بیلین حَتّٰىٓ إِذَآ أَخَذَتِ
الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قٰدِرُونَ عَلَيْهَآ یہانتک کہ جب پکڑتی ہی زمین بناؤ اپنا یعنے سرسبز ہوتی ہی +
اور زینت پکڑتی ہی گوناگون بوٹونسے اور رنگارنگ پھولونسے اور جانتے ہین اہل اس زمین کے یہہ کہ قادر ہین اوپر کاٹنے اور توڑنے
اوسکے أَتٰهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ناگہان آتا ہی اوس زمین پر حکم ہمارا ساتھ خرابی
کے رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہین ہم اوسکو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بسی تھی کل کو كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ جیسی اس تمثیل کی
تفصیل کی اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان قدرت اپنے کی واسطے اوس قوم کے کہ دھیان کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ پانی روح
ہی کہ آسمان سے اترے اور بدن مین ملکر قوت پکڑے پھر کام کئے انسانی اور حیوانی جب ہر طرح پورا ہوا اور اوسکے متعلقونکو اوسپر بھروسا
ہوا ایکایک حکم ہمارا پہنچا کہ مرگ ہی جیسی کھیتی پک کر زرد ہو کر کٹے یا کوئی فوج کچی کو آکر کاٹ لے ایسی ہی موت ناگہان آتی ہی اور کیا
کیا حسرت دکھاتی ہی **بیت** نکر آفت غرور زندگانی + کہ دم بھر کی ہی کل دنیائے فانی + بعضون نے کہا ہی کہ یہہ مثال دنیائے
ناپائدار کی ہی کہ پہلے اقبال پیچھے ادبار رکھتی ہی جیسی کھیتی پہلے تروتازہ ہوتی ہی پھر خشک بے رونق ایسی ہی ابتدا دنیا کی دولت

اور نعمت ہی اور انتہا حسرت اور ندامت **نظم** چھوڑ دنیا کو کہ ہی یہہ جون سراب + ہی نمایش ظاہری باطن خراب + گرچہ خوش آتا ہی
تجھکو اوسکا مال + لیک بیچ اسکے کہ ہی یہہ بد مآل + خوب ہی اوّل یہہ اور آخر ہی زشت + بعد سبزی زرد ہوجاتی ہی کشت +
تازہ و تر پہلے پھر خشک زبون + جون زراعت ہی دلا دنیائے دون + بعضون نے کہا ہی کہ تمثیل آب باران کے ساتھ مال جہان کی
ہی کہ تدبیر سے لوگون کی نہین برستا بلکہ امر الٰہی سے آتا ہی ایسے ہی مال کوشش سے نہین ہاتھ لگتا جو پاتا ہی اوسکو حکم ربانی اور
تقدیر یزدانی سے پاتا ہی **بیت** رافت تجھے ملتا نہین زر تیرے ہنر سے + کب جرح سے باران نہیری تدبیر سے برسے + اور آب
باران جبتک جاری ہی پاک ہی لیکن جو ایک جگہہ ٹھہر جائے اور اوصاف ثلثہ اوسکے متغیر ہوجاوین پلید ہی ایسے ہی مال دنیا مین
جبتک خیرات ہوجاری ہی مقبول ہی جب دم بند ہوگیا صدقات سے مردود ہی **نظم** مال دنیا جیسے ہی آب روان + فیض پاتے
اوس سے ہین اہل جہان + بند جب دم ہوگیا پھر گندہ ہی + بندمت کر مالکو گر بندہ ہی + اور آب باران جو بقدر حاجت برسے تو
سبب آبادی کا ہی اور جو زیادہ ہوا موجب خرابی کا ہی ایسے مال جو مقدار احتیاج ملے تو فائدہ قدر ہی اور جو زیادہ ملا کہ خزانے
جمع ہوگئے باعث ارتکاب معاصی کا اور تفاخر کا ہوتا ہی ان الانسان لیطغیٰ ان راٰہ استغنیٰ **بیت** کثرت مال ہی خرابی
دین + وہ نرکھہ جسکی احتیاج نہین + اور آب باران اگر درخت گل کو پہنچے طراوت اور لطافت اوسکی زیادہ کرے اور جو نخل خار
کو لگے حدت اور شوکت اوسکی بڑھاوے ایسے ہی مال دنیا بھی جو مرد صالح کو ملے صلاحیت بڑھاوے اور اگر مفسد کے ہاتھ لگے
فساد زیادہ کرے **نظم** محک امتحان ہی یہہ مال + نیک و بد کھولدیتا ہی فی الحال + جو کرے خرچ ہی بجائے نیک + ہی
وہ نیک اور ہی اوسکی رائے بھی نیک + اور رکھو تا مقام بدین ہی جو + فہم بد ادسکا اور بد ہی وہ + اور آب باران جو زمین پر
برستا ہی تو ایک جا نہین ٹھہرتا ادھر اودھر بہنے لگتا ہی ایسے ہی مال دنیا بھی ایکے ہاتھ مین نہین رہتا کبھی کسیکے پاس کبھی کسیکے
جاتا ہی **بیت** گل دنیا کہ اسی رآفت و فاکی بو سے خالی ہی + نہین کچھ کام آنیکا مثال نقش قالی ہی + سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ
دنیے بندونکو طرف دنیا کے کہ محل آفات ہی نہین بلاتا بلکہ طرف منزل سلامتی کے دعوت کرتا ہی وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ
اور اللہ بلاتا ہی بندون اپنے کو طرف گھر سلامتی کے کہ بہشت ہی جنہون نے ایسے اعمال کئے کہ موجب دخول بہشت ہین اور بہشت
کو دار السّلام اسواسطے کہا کہ وہان فرشتے بہشتیونکو یا بہشتی آپسمین ایک دوسریکو سلام کرینگے یا سلام نام اللہ کا ہی اور اضافت بہشت
کی طرف اوسکے واسطے تعظیم کے ہی جیسے ان طہرا بیتی مین فصول مین ہی کہ اللہ تعالیٰ بندونکو بلاتا ہی اوس گھر سے کہ جسکا اول
بکا اوسط غنا آخر فنا ہی طرف اوس گھر کے جسکا مبدا عطا اور میانہ رضا اور منتہی لقا ہی اور بلاتا سبکو ہی طرف جنت کے وَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے کہ دار السّلام کو گئی ہی اور وہ اسلام
ہی یا طریق سنت سمجھ لیجئے کہ دعوت عام ہی بدلالت حضرت رسالت پناہی اور ہدایت خاص ہی وابستہ بتوفیق الٰہی **بیت**
رافت بلائے سبکو ہی وہ دیکھنے والے + وہان مسند قبول پہ بٹھلائے کسکو ہی لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ واسطے ان لوگونکے
کہ نیکی کرتے ہین یعنے ایمان لائے ہین جزائے نیک ہی یعنے بہشت اور زیادتی جزا سے ساتھ فضل کے لکھا ہی کہ جیسے جزائے حسنہ ہی ایک
کے عوض ایک اور زیادتی ایک کی دس یا زیادہ جیسے مغفرت ہی اور زیادہ رضائے رب العزت مدارک مین ہی کہ زیادت محبت ہی
کہ دلونمین بندونکے دی ہی یا جو کچھہ دنیا مین عطا کئی اور آخرت مین اوسکا حساب نہ لے اور بعضے کہتے ہین کہ زیادت سحاب ہی کہ بلا
بہشتیونکے سر پر آئیگا اور موافق خواہش اونکے ہر چیز برسائیگا اور جمہور محققونکے نزدیک زیادت لقائے مولیٰ ہی کہ سب سے اولیٰ ہی اہل بہشت کو
بمحض کرم اس سے مشرف فرمائیگا سچ ہی **بیت** نعمت نہین لقائے دلدار سے زیادہ + دار البقا مین کیا ہی دیدار سے زیادہ
وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اور نہ ڈھانکیگی منہہ بہشتیونکے کو سیاہی اور نہ ذلّت یعنے اونکے چہرونپر اثر مذلت اور خواری کا

نہ ہوگا اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ یہہ لوگ نیک کار رہنے والے بہشت کے ہین هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے
ہین بلیت نہ نعمت یہ آویگا اونکی زوال + نہ دولت کو ہوویگا وہان انتقال + بخلاف اس دنیا کے متاع وغرور کے کہ زوال اور فنا
ضرور ہی وَالَّذِيۡنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثۡلِهَا وَتَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ اور جن لوگون نے کہ کمائین برائیان مانند شرک
اور کفر اور نفاق کے بدلا برائیکا مانند برائی کے ہی کہ کسب کی ہی نہ زیادہ اوسپر اور ڈھانکیگی اونکو ذلت یعنے آثار مذلت کے اونپر
ظاہر ہونگے مَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ نہین واسطے اونکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا كَاَنَّمَاۤ اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ قِطَعًا مِّنَ
الَّيۡلِ مُظۡلِمًا گویا کہ اوڑھائے گئے ہین منہہ اونکے ٹکڑے رات کے اندھیری رات کیسے یعنے غم اور اندوہ سے مانند شب تیرہ منہہ اون کے
ہوئے کالے اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین بلیت
چھوٹینگے اور نہ نکلینگے ہرگز عذاب سے + دوزخ مین وہ مدام جلینگے کباب سے + وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا
مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَشُرَكَآؤُكُمۡ اور جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم اون سبکو پھر کہینگے ہم واسطے اون لوگون کے کہ شریک لاتے تھے کھڑے رہو جگہہ
اپنی پر تم اور شریک تمھارے جو تمنے سوا میرے پوجے ہین بت تو کہ دیکھو کہ ہم کیا کرتے ہین تم سے فَزَيَّلۡنَا بَيۡنَهُمۡ پس جدا کرینگے ہم
درمیان کافرون اور بتون اونکے اور پوچھینگے ہم کافرون سے کہ کیون بتونکی عبادت کرتے تھے وہ کہینگے کہ اونھون نے ہمکو اپنی
عبادت کا امر کیا تھا وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝ اور کہینگے شریک اونکے یعنے بت ہمارے حکم سے گویا ہو کر تھے
تم ہمکو عبادت کرتے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے افرایت من اتخذ الهه هواه کافر کہینگے غلط ہی تحقیق نے ہمکو اپنی پرستش
کا حکم کیا تھا بت کہینگے فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اِنۡ كُنَّا عَنۡ عِبَادَتِكُمۡ لَغٰفِلِيۡنَ پس کفایت ہی اللہ شاہد درمیان
ہمارے اور درمیان تمھارے تحقیق تھے ہم پرستش تمھاری سے غافل کیونکہ نہ دیکھتے تھے ہم نہ سنتے تھے نہ عقل اور فہم رکھتے تھے هُنَالِكَ
تَبۡلُوۡا كُلُّ نَفۡسٍ مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ وَرُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝ اس مقام پر آویگا ہر ایک
جی کو بدلا اوس عمل کا جو پہلے کیا تھا یعنے نفع اور ضرر اپنے اعمال کا دیکھینگے اور پھیرے جاوینگے سب جی طرف اللہ کے یعنے طرف
ثواب اور عقاب خدا کے کہ مولی اونکا برحق ہی اور کھویا جاویگا اونسے جو کچھ کہ تھے باندھ لیتے شفاعت بتون کی سے اور حالانکہ
بت اونسے بیزار ہونگے قُلۡ مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ کہہ کہ کون شخص رزق دیتا ہی تمکو آسمان سے اور زمین سے
مینہہ برساکر اور گیاہ اگا کر اَمَّنۡ يَّمۡلِكُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ یا کون شخص ہی کہ مالک ہی کانون کا اور آنکھونکا یعنے کسکو قدرت
ہی کہ کان آنکھ بناوے اور آفتونسے بچاوے وَمَنۡ يُّخۡرِجُ الۡحَـىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَيُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَـىِّ اور کون نکالتا ہی زندہ
کو کہ حیوانات اور نباتات ہین مردہ سے کہ نطفہ اور دانہ ہی اور کون نکالتا ہی مردہ کو کہ نطفہ اور دانہ ہی زندہ سے کہ حیوانات اور
نباتات ہین وَمَنۡ يُّدَبِّرُ الۡاَمۡرَ اور کون تدبیر کرتا ہی کام کی تمام عالم کے یہہ تعمیم بعد تخصیص ہی اور جو یہہ سوال کریگا تو تو کافر بجہت
کمال وضوح اور ظہور کے عناد اور مکابرہ نہین کرسکینگے فَسَيَـقُوۡلُوۡنَ اللّٰهُ پس البتہ کہینگے جواب مین کہ یہہ سب کچھ کرتا ہی اللہ اور جو یہہ
اقرار بڑی حجت ہی واسطے باطل کرنے طریق اونکے کہ بتونکو پوجتے ہین فَقُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ پس کہہ اے حبیب میرے اونکو کہ بعد اس
اقرار کے آیا پس نہین ڈرتے عذاب سے ایسے خدا کے کیون بتون کو شریک کرتے ہو فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الۡحَـقُّ پس یہی ہین حسین کہ ایسی
صفتین ہین اللہ پروردگار تمھارا بے شک بے شبہہ فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَـقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ پس کیا ہی پیچھے حق کے مگر گمراہی فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ
پس کہان سے پھیرے جاتے ہو حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذٰلِكَ حَقَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيۡنَ فَسَقُوۡۤا
اَنَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ اسیطرح جبکہ ربوبیت حق کو سزاوار ہی ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا یعنے عذاب خدا کا اوپر اون لوگون کے کہ
فاسق ہوئے یعنے دائرۂ اسلام سے نکلکر کفر پر قائم ہوے کہ وہ نہین ایمان لاوینگے قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآٮِٕكُمۡ مَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَـلۡقَ ثُمَّ

يُعِيدُهٗ کہہ کیا ہی شریکون تمھارے مین سے یعنے بتون مین سے کہ اللہ کا شریک ٹھہراکر پوجتے ہو وہ شخص کہ پہلے بار کرے پیدایش پھر دوبارا
کرے اوسکو یعنے جلاوے بعد موت کے اور جو کفار کہ پہلے بار کے پیدا کرنیکا اقرار کرتے تھے اور اعادیکا انکار حقتعالی نے فرمایا قُلِ
اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ ہی پہلے بار کرتا ہے پیدایش پھر دوبارا کرتا ہے
اوسکو پس کہان سے پلٹائے جاتے ہو راہ سیدھی سے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ کہہ کیا ہی شریکون تمھارے مین
سے وہ شخص کہ راہ دکھاوے پیغمبر اور کتابین بھیجکر اور دلایل قدرت اپنے کے قایم کر کر طرف حق کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللّٰهُ
يَهْدِيْ لِلْحَقِّ کہہ اللہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى
کیا پس وہ شخص کہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے سزاوار تر ہے اسبات کا کہ پیروی کیا جاوے یا وہ شخص کہ آپہی راہ نہین پاتا مگر یہہ کہ
راہ بتایا جاوے تفسیر زاہدی مین ہے کہ بت پرست بتونکو چار پایون پر باندھکر جابجا پھراتے تھے پس حقتعالی نے فرمایا کہ برابر ہے وہ کہ تمکو
راہ دکھاوے یا تم اوسکو راہ دکھاو ؛ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ پس کیا ہے تمکو کہ کیونکر حکم کرتے ہو کہ برابر کرتے ہو اوس شخصکو کہ طرف اسکے
محتاج ہو ساتھ اوس شخصکے کہ وہ محتاج ہے اور قادر اور عاجز کو یکسان جانتے ہو **نظم** عز و قدرت کہ دونون مین صد بین
دیکھ یکسان نہ اونکو نور العین + یہہ کہان وہ کہان بڑا ہی فرق + اسمین اوسمین ہے بعد غرب و شرق ؛ عز مخلوق سے ہے وابستا
اور قدرت بخالق دوسرا + خلق عاجز ہے اور وہ قادر ہے + شبہ کیا ہے یہہ بات ظاہر ہے وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اور نہین پیروی
کرتے اکثر کافرونکے معتقدات اپنے مین مگر گمان سے کہ خیالات واہیہ مین اپنے ٹھہرا رکھا ہے جیسے قیاس غائب کا شاہد پر اور مخلوق کا
خالق پر اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا تحقیق گمان نہین کفایت کرتا علم اور اعتقاد حق مین کچھ یعنے گمان قائم مقام یقین کے نہین
ہو سکتا لکھا ہے کہ کافرونکا گمان تھا کہ بت اونکی شفاعت کرینگے سو حقتعالی نے فرمایا کہ گمان اونکا سود نکریگا اور باز نہ رکھیگا عذاب
حق سے کچھ ذرا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین متابعت گمان سے اور اعراض حجت
اور برہان سے وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین ہے یہہ قرآن باوجود دلائل اعجاز کے یہہ کہ باندھ
لیا جاوے اور کہا جاوے کسی سے سوا خدا کے یعنے کسی بشر کی طاقت نہین ہے کہ قرآن بنالے وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
ولیکن خدا نے بھیجا ہے اوسکو واسطے سچا کرنے اوس چیز کے کہ پہلے اوس سے ہے کتب منزلہ سے یعنے باوجود اعجاز کے گواہ پہلی کتابونکا
بھی ہے وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور واسطے بیان کرنے اوس چیز کے کہ لکھی گئی ہے امر اور نہی
سے نہین کچھ شک بیچ اوسکے کیونکہ اترا ہے پروردگار عالمون کی طرف سے لیکن کافر اوسپر ایمان نہین لاتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ
کہتے ہین کہ باندھ لیا ہے اس کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ کہہ کہ اگر مجھ سے ایسا کلام بن سکتا ہے
تو پس لے آو تم بناکر ایک سورت مانند اسکے فصاحت بلاغت مین کیونکہ تم نظم بلیغ اور نثر فصیح مین مشہور زمانہ ہو اور جو تمسے نہ بن سکے
تو مدد چاہو وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور پکارو جسکو پکار سکو تم سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے اور اوسے بنواو بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ کافر جھوٹے
ایک سورت نہ بنا سکے بلکہ جھٹھلایا اوس چیز کو کہ نہین گھیرا علم اوسکا یعنے خوبی آیتونکی سمجھی نہین اور انکار کرنے لگے اور نہین آئی اونکے
پاس تحقیق اوسکی یعنے نہین کھلی اونپر معنی اور حقیقت قرآن کی یا تکذیب کی اوس چیز کی کہ نہین جانتے تھے بیچ قرآن کے ذکر بعث اور
جزا اور وعید اور عقوبت کیسے اور نہین آئی اونکے پاس وہ چیز کہ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور مقرر آویگی اور پھر ندامت کچھ کارگر نہوگی
بیت جبکہ ہو جائیگا جو ہونا ہے + پھر ندامت نہ کام آویگی كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ
جیسے کہ جھٹھلاتے ہین تیرے زمانیکے کافر اسیطرح جھٹھلایا تھا اپنے پیغمبرونکو اون لوگون نے کہ پہلے تھے اون سے پس دیکھ کیونکر

ہوا انتہا کار ستمگارون مکذبون کا اور یہہ بھی اونہین کیطرح عذاب دئےجاوینگے اس آیت مین تسلی حضرتؐ کی ہی اور تہدید اہل ضلالت
کی وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ اور بعضے اونمین سے کہ جھٹلاتے ہین وہ شخص ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ قرآن کے دلمین کہ حق ہی لیکن عناد
سے ظاہر نہین کرتے وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین ایمان لائے ساتھ قرآن کے جہل اور نادانی سے وَ
رَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہی مفسدونکو اور معاندونکو اور بعضونے یہہ معنے کہے ہین کہ بعضے قوم مین سے
تیرے ایمان لاوینگے ساتھ قرآنکے اور بعضے اونمین سے نہین ایمان لاوینگے ساتھ قرآنکے اور کفر پر مرینگے وَإِن كَذَّبُوكَ اور اگر جھٹلاوین
تجھکو یہانتک کہ تو ناامید ہوجاوے اونکے ایمان لانیسے تو عم مت کھا فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ پس کہہ واسطے میرے جزا عمل میرکی ہی اور واسطے تمھارے
سزا کام تمھارکی أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ تم بےتعلق ہو اوس چیز سے کہ کرتا ہون مین اور مین بےتعلق ہون اس چیز سے کہ کرتے ہو تم نہ
تمھین میرے عمل پر مواخذہ ہوگا نہ مجھے تمھارے عمل پر پکڑینگے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے وَمِنْهُم مَّن
يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ اور بعضے کفار سے یا یہود سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب قرآن پڑھتا ہی تو اور امت کو احکام شرع
کے سکھاتا ہی سننے کیواسطے أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ کیا پس تو سناتا ہی بہرونکو استفہام بمعنی نفی ہی یعنے اون کے
سنانے پر تو قدرت نہین رکھتا اور اگرچہ ہین کہ باوجود بہرے ہونیکے نہین سمجھتے یعنے بہراپنے کے ساتھ انکے بیعقلی بھی ملی ہی حاصل یہہ ہی کہ جو
بہرا ہوا اور کچھ عقل رکھے تو وہ تخمین صورت سے بفراست بوجھ بھی لے اور جو سمع اور عقل دونون نہون تو وہ کیونکر دریافت کرے **ہدایت** والے
اوس شخص پر افسوس جسمین نہ سماعت نہ فراست ہووے وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ دیکھتے ہین طرف تیرے اور
دلائل نبوت مشاہدہ کرتے ہین اور کمال عناد سے ایسے انجان ہوجاتے ہین کہ گویا کچھ دیکھا ہی نہین أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ
کیا پس تو راہ دکھاتا ہی اندھونکو یعنے قدرت نہین رکھتا تو ہدایت پر اونکی اور اگرچہ ہین کہ باوجود اندھے ہونیکے نہین دیکھتے دیدۂ بصیرت سے
یعنے بصارت تو نہین بصیرت سے بھی محروم ہین غرض یہہ ہی کہ جو اندھا ہوشیار ہو وہ بن دیکھے بھی کچھ چیز دریافت کرلے اور جو نابینا بیوقوف
ہو وہ کیا سمجھے خاک **ہدایت** خاک مقصود وہ دیکھے جسمین نہ بصارت نہ بصیرت ہووے إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ
أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا لوگونکو ساتھ کسی چیز کے کہ اونسے حواس اور عقل لیلے ولیکن لوگ جانون اپنی کو ظلم کرتے ہین کہ
حواس اور عقل کو کہ اللہکی دلائل قدرت کے ادراک کیواسطے ہین واہیات مین خرچ کرتے ہین اور منافع اور فوائد اونکے سے محروم
رہتے ہین **ہدایت** دیکھنے سننے کو تیرے ہین فقط یہہ کان آنکھہ + ورنہ کیا ہی سمع درکار اور بصر کیا چاہئے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد
کر اوسدنکو کہ اکھٹا کریگا اللہ کافرونکو اور بحشر ہم ساتھ لون کے بھی قرأت ہی یعنے اکٹھا کرینگے ہم اور ہول سے اوسدنکے دنیا مین رہ
لینے کی مدت اور قبر مین رہنے کی درازی معلوم ہوگی كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ گویا کہ نہ رہے تھے مگر ایکساعت دنسے
امام زاہدی نے لکھا ہی کہ معتزلہ اسی آیت سے استدلال نفی عذاب قبر کے کرتے ہین کہ اگر کافر قبر مین معذب ہوتے تو مدت دراز قبر کو
ساعت کیون کہتے جواب اونکا وہی ہی جو پہلے لکھہ آئے ہم کہ اوسدن دہشت ہیبت ایسی معلوم ہوگی کہ مدت عذاب قبر جسکے مقابلے مین
ایکساعت نظر آئیگی اور جب قبرونسے اٹھینگے يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ایکدوسرےکو پہچانینگے آپسمین گویا کہ زمانہ جدائی کا کم ہوا ہی سمجھ لیجیے کہ
یہہ احوال اول بعث مین ہوگا پھر جب متواتر ہیبت قیامت کی آئیگی تو آشنائی اور پہچان آپس کی سب بھلائیگی قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ
كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ تحقیق زیان پایا اون لوگون نے کہ جھٹلایا ملاقات اللہکی کو یعنے بعث اور جزا کو اور نہوئے
راہ پانیوالے ساتھ ایمان کے وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اور اگر دکھاوین ہم تجھکو بعضی چیز جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو
عذاب سے سمجھ لیجیے کہ وہ ہلاکت جماعت کفار کی تھی روز بدر مین أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا قبض کرلیوین تجھکو قبل اس معاملے سے تو جان
کہ حق ہی وہ ہوگا مقرر اگر دنیا مین ہوا اور تو نے نہ دیکھا فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پس طرف ہمارے ہی بازگشت اونکی آخرت مین دکھاوینگے

عذاب اونکا ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ پھر اللہ بعد اس معاملے کے یا بعد قبض کرنے تیرے کے گواہ اور آگاہ ہے اوپر اوس چیز
کے کہ وہ کرتے ہین اور موافق عملون اونکے کے جزا دیگا وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ اور واسطے ہر امت کے امم ماضیہ سے پیغمبر ہے کہ اونکو حق کیطرف
دعوت فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ پس جب آتا ہے پیغمبر اونکا اونکے پاس اللہ کیطرف سے
اور وہ جھٹلاتے ہین اوسکو فیصل کیا جاتا ہے درمیان پیغمبر اور جھٹلانیوالونکے ساتھہ انصاف کے کہ رسول نجات پاتا ہے اور وہ ہلاک
ہوتے ہین اور پیغمبر کہ وہ نہین ظلم کئے جاتے یعنے ثواب پیغمبر کا نہین کم ہوتا اور عذاب جھٹلانیوالونکا زیادہ نہین ہوتا استحقاق سے لکھا ہے
کہ بعد نزول آیت و اما نرینک کے کفار مکہ عذاب موعود مین استعجال کرنے لگے یہہ آیت اتری وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
اور کہتے ہین کافر استبعاد اور استہزا کی راہ سے کب ہے یہہ وعدہ اگر ہو تم سچے وعید مین سمجھہ لیجئے کہ مخاطب پیغمبر اور مسلمان ہین کہ مشرکونکو
ڈراتے تھے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہہ نہین اختیار رکھتا مین واسطے جان اپنی کے ضرر کا اور نہ فائدہ
کا مصرع نہ دافع نقصان ہون نہ نفع رسان ہون + مگر جو چاہے اللہ پس مین کیونکر شتاب عذاب لاؤن لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ
واسطے ہر ایک امت کے وقت مقرر ہے ہلاکت کا اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ جب آتا ہے وقت عذاب
اونکا پس نہین پیچھے رہتے ایکساعت اور نہ آگے بڑھتے ہین نظم اجل جب آئے ہے ہوتی نہین ہے پھر پس و پیش + ہزار طرح مدد پہ
کھڑے ہون یار اور خویش + نہ کام آئیگی فریاد کی تیری کچھہ فریاد + جو آج کرنا ہے کرلے اگر ہے دور اندیش + قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ
بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تمنے یعنے بتاؤ مجھہ کو اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا کہ جسکے نازل ہونیکی جلدی کرتے ہو رات کو وقت
خواب تمہارے کے یا دنکو وقت طلب معاش تمہارے کے البتہ پشیمان ہوگے اپنی جلدی سے پس جو معاملہ اسطرح کا ہے مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ
الْمُجْرِمُوْنَ کس چیز کی جلدی کرتے ہین عذاب سے یعنے کس نوع کا عذاب چاہتے ہین گنہگار یعنے کفار اور حالانکہ سب قسم عذاب برا
ہے کہ لکھا ہے جب یہہ آیت نازل ہوئی کفار نے کہا کہ ہمین باور نہین عذاب کا اگر آتا ہے تو شتاب آوے کہ ہم ایمان لاوین یہہ آیت اتری
کہ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ کیا پیچھے استعجال سے جسوقت واقع ہوگا عذاب اور دیکھہ لوگے ایمان لاؤگے تم ساتھہ اوسکے پس کہا انکو
آٰلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ کیا اب ایمان لائے اور تحقیق تھے تم تکذیب اور استہزا کی راہ سے ساتھہ نزول عذاب کے جلدی کرتے
ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ پھر کہا جاویگا بعد اترنے عذاب کے واسطے اون لوگونکے کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے
ساتھہ شرک اور تکذیب کے کہ ایمان یاس کا مقبول نہین ہے چکھو عذاب ہمیشہ کا کہ الم اوسکا دائمی ہے هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ
نہین جزا دئے جاؤگے مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ تھے تم عمر بھر کسب کرتے کفر اور عصیان سے لکھا ہے کہ حیی بن اخطب یہودی مدنی ہجرت سے پہلے
مکے مین تجارت کو آیا تھا حضرت کا شور نبوت سنکر مجلس شریف مین حاضر ہوکر قرآن سنکر کہنے لگا کہ جو دعوی تم کرتے ہو اور جو کلام پڑھتے ہو یہہ
سچ ہے یا باطل یہہ آیت اتری وَيَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ اور خبر پوچھتے ہین تجھسے قرآن کی اور دعوے نبوت کی کیا سچ ہے وہ بعضون نے
کہا ہے وعید کو یا بعث کو پوچھتے تھے کہ حق ہے یا نہین جواب آیا قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ کہہ ہان قسم ہے پروردگار میرے کی تحقیق
دعوے نبوت میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب موعود البتہ حق ہے وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب کرنیسے وَلَوْ اَنَّ
لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ اور اگر ہو واسطے ہر جی کے جن نے ظلم کیا ہے اپنے پر ساتھہ کفر کے یعنے واسطے ہر کافر
کے جو کچھہ بیچ زمین کے ہے مال اور اسباب البتہ بدلا دیوے ساتھہ اوسکے تو کہ اپنی جانکو عذاب سے چھڑاوے وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
اور چھپاوینگے پشیمانی اپنی کو جو بتونکی پرستش سے حاصل ہوئی ہے کہ مبادا اونسے ملامت سنین یا مبہوت ہوجاوینگے دہشت سے عذاب کی
اور قدرت تکلم کی نہین رکھینگے یا پاوینگے آلام حسرت اور ندامت کو اپنے اندر یا اسرار بمعنی اظہار ہے اور یہہ لغات متضادہ سے ہے یعنے مشرک
اظہار ندامت اعمال اپنے کا کرینگے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جسدم کہ دیکھینگے عذاب وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور فیصل کیا

درمیان مومنون اور کافرونکے یا رئیسون اور تابعدارونکے یا ظالمون اور مظلومونکے ساتھ انصاف کے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ
نقصان ثواب اور زیادتی عقاب کے اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے
ہی اور زمین کے ہی پس فدیے کی کافرونکے احتیاج نہین رکھتا اور ثواب اور عذاب پہنچانے پر قادر ہی اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّلٰکِنَّ
اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ خبردار ہو تحقیق وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عقاب کے سچ ہی اسمین اختلاف محال ہی اور لیکن اکثر کافر ظالم نہین جانتے
کیونکہ دنیا مین مغرور ہین اور عقبی کے پہچاننے سے دور ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور طرف اسکے
پھیرے جاؤگے تم مرگ کو یا بعد مرگ اوٹھکر یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وہ ای لوگو
تحقیق آئی ہی تمکو نصیحت پروردگار تمھارے سے اور شفا اور دوا اوس چیز کی کہ بیچ سینون کے ہی امراض جہالت سے وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اور ہدایت اور رحمت ہی واسطے مسلمانون کے یعنے قرآن شریف کہ نازل ہوا ہی لوگو نپر کتاب جامع ہی پند اور شفا اور ہدایت
اور رحمت کو کہ بیان ترغیب اعمال نیک اور قبائح افعال بد اسمین سچ یہی نصیحت ہی اور بیماری شک اور شبہ کی اور عقائد فاسدہ کی
کھوتا ہی یہی شفا ہی پھر جب یہہ دونون باتین اوسمین ہوئین تو عین ہدایت اور محض رحمت ہوا یا قرآن مواعظ نفوس ہی اور شفائے صدور
اور ہدایت ارواح اور رحمت اسرار ہی یا موعظت ہی واسطے عوام کے اور شفا واسطے خواص کے اور ہدی واسطے اخص خواص کے اور
رحمت واسطے سب کے ہی **بیت** رحمت عام ہی کلام خدا ٭ ہی عجب ہی کلام نام خدا ٭ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ کہہ شادی کرو
ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اوسکیکے فضل قرآن ہی اور رحمت دین اسلام یا فضل قرآن ہی اور رحمت یہہ کہ ہمکو اہل اسکا کیا یا فضل
قرآن ہی اور رحمت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا فضل توفیق ہی اور رحمت عصمت یا فضل معرفت ہی اور رحمت توفیق دریافت
اوسکی یا فضل نعم ظاہری ہین اور رحمت نعم باطنی یا فضل دخول جنت ہی اور رحمت نجات دوزخ یا فضل پردہ اٹھنا ہی اور رحمت
دیدار دیکھنا یا اشارہ فرمایا کہ بندے میرے فضل اور رحمت میری پر اعتماد کرین اور اپنی طاعت عبادت پر گھمنڈ نہ کرین کہ کسی پر بھروسا
نہین سوا فضل میرےکے اور کسی پر اعتماد نہین سوا رحمت میرےکے ہر ایک جا سرمایہ ہی اور سرمایہ مومنونکا فضل میرا ہی اور ہر ایک کا خزانہ ہی
اور خزانہ مسلمانونکا رحمت میری ہی بعضونے کہا ہی کہ معنے آیت کے یہہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میرےکے اوتری موعظہ اور شفا
فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا پس ساتھ اوسکے کہ اتری چاہیئے کہ خوش ہون اسواسطے کہ ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ وہ بہتر ہی اوس چیز سے
کہ اکٹھا کرتے ہین دولت دنیا سے کہ ناپائدار ہی قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْہُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا کہہ مشرکان
عرب سے کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو جو کچھ کہ اتارا ہی اللہ نے واسطے تمھارے رزق سے یعنے چارپائے جنکا کھانا حلال ہی پس
کیا تم نے اسمین سے حرام اور حلال یعنے بعضون کو کہا کہ حلال ہی اور بعضونکو حکم کیا کہ حرام ہی جیسے بحیرہ اور سائبہ اور بعضونکو کہا کہ
یہہ کسی پر حرام کسی پر حلال ہی ما فی بطون ھذہ الانعام خالصۃ لذکورنا ومحرم علی ازواجنا قُلْ آٰللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی
اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ کہہ کیا اللہ نے اذن دیا ہی واسطے تمھارے حرام اور حلال ٹھہرانیمین یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو وآللہ امرنا بھا یعنے
بیت حکم اللہ نے کیا ہی ہمین ٭ حلت و حرمت مواشی ہین وَمَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور کیا
ہی گمان اون لوگون کا کہ باندھہ لیتے ہین اوپر خدا کے جھوٹھہ تحلیل حرام اور تحریم حلال مین کہ خدا اونسے کیا کریگا دن قیامت کے روز
جزا ہی اس ابہام مین بڑی تہدید اور سخت وعید ہی اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَشْکُرُوْنَ تحقیق اللہ البتہ
صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے کہ کتابین اتارین اور رسول بھیجے ولیکن اکثر اونکے نہین شکر کرتے اس نعمت عظمی پر وَمَا تَکُوْنُ فِیْ
شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْہُ مِنْ قُرْاٰنٍ اور نہین ہوتا تو ای حبیب میرے بیچ کسی حال کے اور نہین پڑھتا تو اسکیطرف سے کچھ قرآن وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُھُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ اور نہین کرتے تم ای آدمیو کچھ کام مگر ہوتے ہین اوپر تمھارے حاضر جب دم تم شروع کرتے

ہو بیچ اس کام کے وَلَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ
مُّبِينٍ اور نہین پوشیدہ علم پروردگار تیرے سے کچھ جو برابر ہو بھنگے کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اور نہ کچھ چھوٹی اوس ذرہ سے اور نہ بڑی اُسّے
مگر لکھی ہے بیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ ہے حاصل یہہ ہے کہ کوئی قول اور فعل اوسّے چھپا نہین جزا ہر ایک کی موافق اوسکے دیگا اسی آیت
سے وعدیکا ثواب مومنون کو اور وعید کا عذاب کافرونکو نکلتا ہے اور ثواب اہل ایمان سے خبر دیکر فرماتا ہے أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہین ڈر اوپر اونکے مصیبت اور رنج پہنچنے کا اور نہ وہ غمگین ہوونیگے
مطلب فوت ہونیسے عین المعانی مین ہے کہ اولیا وہ لوگ ہین کہ جسکے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے بحر الحقایق مین ہے کہ مراد اولیا
سے وہ ہین جو خلاف نفس کرتے ہین کشف الاسرار مین ہے کہ اولیا عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہین ظاہر اونکا احکام شریعت
سے آراستہ اور باطن اونکا انوار حقیقت سے روشن ہے بعضون نے کہا ہے کہ اولیا وہ ہین جو آپس مین دوستی برائے خدا کرتے ہین اون کو
نہین خوف موقف عظام مین اور نہ وہ اندوہگین ہونگے ہول قیامت سے اور بعضے کہتے ہین کہ اولیا مسلمان پرہیزگار ہین کیونکہ اونکی
صفت مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ اولیا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اوس چیز پر کہ حقتعالیٰ کیطرفسے
آئی ہے اور رہین پرہیزگاری کرتے اس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ واسطے اون کے
ہے خوشخبری بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے سمجھ لیجئے کہ دنیا مین بشارت وہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین
فرمایا رویائے صالحہ ہین کہ مسلمان اپنے حق مین دیکھتے ہین یا دوسرے مسلمانونکے حق مین دیکھتے ہین یا بشارت فرشتونکی ہے کہ وقت
نزع کے مسلمانونکو دیتے ہین مدارک مین ہے کہ بشارت دنیا مین محبت لوگونکی ہے ساتھ مومنونکے اور نام نیک اونکا ہے تبیان مین
ہے کہ بشری دنیا مین یہہ ہے کہ مسلمان اپنی جگہہ پہلے مرگ سے جنت مین دیکھ لے اور بشارت آخرت مین سلام فرشتونکا ہے مومنوپر
سلمی نے کہا بشارت دنیا وعدہ لقا ہے اور مژدہ آخرت تحقق اس وعدیکا شیخ الاسلام نے کہا کہ ولی کو دو بشارتین ہین دنیا مین شناخت
کی اور عقبیٰ مین نواخت کی یہان سرور مجاہدہ اور وہان نور مشاہدہ یہان صفا و وفا اور وہان رضا و لقا بیت وہ مرد حق ہین جو
رکھتے ہین یہان وفائے عہد اور صفائے باطن + میسر اونکو وہان ہے رافت رضائے مولیٰ لقائے مولیٰ + لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ
نہین بدلنا کلام خدا کے کو یعنے وعدہ الٰہی مین خلاف نہین ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ خوشخبریان جنکا وعدہ کیا ہے یہی مراد پانا بڑا
کہ نہ کسی کے فہم مین آتا ہے نہ عقل مین سماتا ہے وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ اور نہ چاہئے کہ غمگین کرے تجھکو اے حبیب میرے بات کافرونکی
کہ میرا شریک ٹھہراتے ہین اور تیری نبوت کو جھٹھلاتے ہین اور تیرے قتل کی تدبیر لگاتے ہین یا کلام بے ادبانہ تیری شان مین کہتے ہین إِنَّ
الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہے ساری تیرے دین کو عزیز فرماویگا اور تجھے غلبہ دیگا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وہ ہے
سننے والا بیہودہ باتین اونکی جاننے والا ارادہ اور نیتین اونکی اور مناسب اوسکے سزا کو پہنچاویگا أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانونکے ہے عالم ملائکہ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے عالم جن اور انس
مین اور جب یہہ کہ اشرف سب سے ہین اوسکے بندے پیدا کئے ہوئے ہین تو اور کون ایسا ہے جو دعویٰ خدائیکا کرے ذوی العقول کو
صلاحیت شرکت کی اوسکی ربوبیت مین نہین ہے پھر جمادات کو شریک ٹھہرانا کمال ضلالت اور نہایت جہالت ہے نظم جہل اس سے
سوا ہے کیا کہ کوئی + پتھرونکو شریک حق ٹھہرائے + اپنے ہاتھونسے جو تراشے ہین + تف ہے معبودان بتونکو بنائے وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ
يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ اور کس چیز کی پیروی کرتے ہین وہ لوگ جو عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے شریکونکی کہ شرکت ربوبیت مین
محال ہے إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ نہین پیروی کرتے مگر گمان کی کہ اپنے گمان مین بتونکو شریک حق کا جانتے ہین
اور نہین وہ مگر جھوٹھ کہتے نسبت شرکت مین سمجھ لیجئے کہ بعد نفی شرکت کے کمال قدرت اپنی بیان فرماتا ہے تو کہ استدلال وحدانیت پر

اوسکے کرکرجاہین کہ مستحق عبادت کے وہی ہے نہ غیر کہ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا وہ ہے اللہ جسنے
پیدا کیا کمال قدرت اپنی سے واسطے تمھارے رات اندھیری کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اوسکے اور دنکو دکھانیوالا روشن تو کہ اپنے کاروبار اوسمین بجالاو اِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ تحقیق بیچ پیدا کرنے رات دنکے اور نور اور ظلمت اونکے البتہ نشانیان
ہین اوپر توحید صانع حکیم کے واسطے اوس قوم کے کہ سنتے ہین قرآن کو گوش ہوش سے اور اوسکی معانی مین فکر کرتے ہین قَالُوا اتَّخَذَ
اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ کہتے ہین ایک گروہ بنی مدلج سے کہ پکڑی ہے اللہ نے اولاد کہ فرشتے ہین پاک ہے اللہ اولاد پکڑنے سے
هُوَ الْغَنِيُّ وہ ہے بے احتیاج اولاد سے کیونکہ ضعیف ہو تو اوس سے قوت پکڑے یا فقیر ہو تو اوس سے امیر ہو یا ذلیل ہو تو اوس سے
عزیز ہو یا حقیر گمنام ہو تو اوس سے نام پیدا کرے یہہ سب علامتین احتیاج کی ہین اور وہ تو آپ زبردست بادشاہ غالب نامور
ہے اوسکو کیا احتیاج ہے **بیت** نیاز اوسکو نہین وہ غنی مطلق ہے + اوسکی رکھتے ہین سب احتیاج وہ حق ہے + یا یہہ کہ
ولد جزو والد کا ہوتا ہے اور یہہ صورت ترکیب کی ہے اور جو مرکب ہے ممکن ہے اور جو ممکن ہے غیر کا محتاج ہے اور واجب
الوجود غنی مطلق ہے پس وہ کسیکا محتاج نہین **بیت** غنا صفات الٰہی سے جان اے رافت + غنی ہے ایک وہی اور جو ہے سو
محتاج لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ واسطے اوسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانونکے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے إِنْ عِنْدَكُمْ
مِنْ سُلْطَانٍ بِهَٰذَا نہین ہے تمھارے پاس اے مشرکو کوئی دلیل ساتھ اوسکے کہ خدائے پاک کا فرزند ٹھہراتے ہو أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ
مَا لَا تَعْلَمُونَ کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے دروغ اور افترا جو کچھ نہین جانتے قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق وہ لوگ کہ باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ اولاد بناتے ہین اور شریک ٹھہراتے ہین نہین چھٹکارا
پانیوالے **بیت** یعنی دوزخسے نہ نکلینگے نہ کھینچینگے بہشت + کیونکہ ایسے ہی کئے کام اونھونے ہین زشت + مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ
إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ اونکو فائدہ اندک ہے بیچ دنیا کے کہ چند روز کی مہلت ہے
پھر طرف ہمارے ہے بازگشت اونکی پھر چکھاوینگے ہم اونکو عذاب سخت اونکی سبب اوسکے کہ تھے قرآن اور پیغمبر پر کفر کرتے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
نَبَأَ نُوحٍ اور پڑھ اوپر قوم اپنی کے جو مکے والے ہین خبر نوح علیہ السلام کی إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي جس
وقت کہا واسطے قوم اپنی کے جو مشرک تھے اے قوم میری اگر ہے دشوار اوپر تمھارے رہنا میرا سمجھ لیجئے کہ ساڑھے نوسو برس
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت طرف اللہ کے کی اور جفائین اونکی سہین جب بہت تنگ آئے تب فرمایا کہ اگر تم پر شاق
ہے رہنا میرا وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ اور نصیحت کرنی میری ساتھ نشانیون وحدانیت خدا کے اور تم تصدیق نہین کرتے اور مجھکو ایذا
پہنچاتے ہو فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ پس اوپر اللہ کے توکل کی مین نے فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ پس مقرر کرو تم کام اپنے کو باجمع کرو خدا وندان
امر کو یعنے رؤسائے قوم کو وَشُرَكَاءَكُمْ اور ملاؤ شریکون اپنے کو یعنے جو تم نے اپنے زعم مین شریک اللہ کے ٹھہرا رکھے ہین حاصل یہ
ہے کہ تم سب اتفاق کرو میرے قصد مین ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً پھر چاہئے کہ نہووے کام تمھارا میرے قصد مین اوپر تمھارے چھپا
یعنے ظاہر متوجہ میری طرف ہو ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ پھر تمام کرلو طرف میرے جو چاہتے ہو اور پورا کرلو جو ارادہ رکھتے ہو اور
مت ڈھیل دو مجھکو تو کہ چھوٹ جاؤ ملامت اقامت اور شفقت نصیحت میری سے فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ پس اگر
پھر جاؤ تم اور میرا کہنا نمانو پس نہین مانگتا مین تم سے اوپر ادائے رسالت اپنی کے مزدوری کہ تمھارے نماننے سے وہ جاتی رہے إِنْ
أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ نہین مزدوری میرے پیغام پہنچانے کی مگر اوپر خدا کے کہ وہ مجھے اوسپر ثواب دیگا تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وَأُمِرْتُ
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہوؤن مین فرمانبرداری سے اللہ کے پس خلاف حکم اوسکے نکرونگا مین اور اجر پیغامبری
اپنے کا غیر اوسکے سے نچاہونگا مین سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل ہے اوپر کمال توکل توسع اسلام کے فَكَذَّبُوهُ پس جھٹھلایا قوم نے

نوح علیہ السلام کو اور اوپر قائم رہے فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ پس بچا دیا ہمنے نوح علیہ السلام کو غرق ہونیسے اور اونکو
جو ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے اور وہ بقول اصح اسی زن و مرد تھے وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور کیا ہمنے
کشتی والونکو جانشین بیچ زمین کے بعد ہلاک ہوئے عالم کے اور غرق کیا ہمنے اون لوگونکو کہ جھٹھلاتے تھے نشانیون ہماری کو کہ نوح کو دین
تھین یعنے معجزے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ پس دیکھ نگاہ عبرت سے اے دیکھنے والے کہ کیونکر ہوا انجام کار ڈرائے گیون کا یعنے
مشرکون قوم نوح علیہ السلام کا اس آیت مین بھی تسلی حضرت کی ہے اور تہدید اہل کفر و ضلالت کی ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا
اِلٰى قَوْمِهِمْ پھر بھیجے ہمنے بعد نوح علیہ السلام کے پیغمبر طرف قوم اونکی سے یعنے ہر پیغمبر کو ایک قوم پر بھیجا ہود علیہ السلام کو قوم عاد پر
اور صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر اور ابراہیم علیہ السلام کو قوم بابل پر اور شعیب علیہ السلام کو قوم ایکہ اور اہل مدین پر فَجَآءُوْهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ پس آئے پیغمبر ہمارے ان امتون کے پاس ساتھ دلیلون روشن کے پس نتھے
وہ امتون والے کہ ایمان لاوین اون پیغمبرون پر بسبب اوس چیز کے کہ جھٹھلاتے تھے ساتھ اوسکے پہلے پہنچنے سے رسولونکے یعنے قبل بعثت
کے جھٹھلانے کی اونکی عادت تھی بعد بعثت کے بھی اسی طریقے پر رہے یا ایمان نہ لائے ساتھ اوس چیز کے کہ جھٹھلایا تھا جسکو پہلے اسّے
روز میثاق مین كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ جیسی مہر لگائی تھی دلون پر جھٹھلانیوالون پہلی امتون کے ایسے ہی مہر لگاتے ہین
ہم اوپر دلون حد سے گذرنیوالون کے بیچ تکذیب کے کہ قریش وغیرہ سے ہین اس امت مین ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ پھر بھیجا ہمنے پیچھے اون پیغمبرونکے موسیٰ اور ہارون کو طرف ولید
بن مصعب کے یا قابوس کے کہ فرعون اوس زمانیکا تھا اور سرداروں اوسکیکے ساتھ معجزون روشن ہمارے کے جیسے عصا اور ید بیضا
پس تکبر کیا انھون نے اور نمانا اور تھے قوم گنہگار فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ پس جب آیا اونکے
پاس حق نزدیک ہمارے یعنے موسیٰ علیہ السلام اور توراۃ اور معجزات لائے کہا انھون نے عناد اور فساد سے تحقیق یہہ البتہ جادو
ہے ظاہر قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ کہا موسیٰ نے اون لوگون کو جو جادو بتاتے تھے کیا کہتے ہو تم واسطے سخن
راست اور معجزہ روشن کے اوس وقت کہ آیا تمھارے پاس کہ یہہ جادو ہے اَسِحْرٌ هٰذَا کیا جادو ہے یہہ جو ہمنے تمھین دکھایا
استفہام انکاری ہے یعنے جادو نہین ہے یہہ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ اور نہین چھٹکارا پاتے جادوگر اور نہین پہنچتے مراد کو قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا
لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کہا سرداروں نے قوم فرعون کے حضرت موسیٰ کو کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دیوے
ہمکو اوس چیز سے کہ پایا ہے ہمنے اوپر اوسکے باپون اپنے کو یعنے آبا ہمارے عبادت فرعون کی کرتے آئے ہین تو اوس سے ہمین
پھراتا ہے وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ اور ہووے واسطے تم دولون بھائیونکے کہ موسیٰ اور ہارون ہو بڑائی اور
بادشاہی بیچ زمین مصر کے وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہم واسطے تم دولون کے تصدیق کرنیوالے وَقَالَ فِرْعَوْنُ
ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اور کہا فرعون نے اپنے مصاحبون سے لے آؤ میرے پاس ہر ایک جادوگر دانا اپنے حق مین موسیٰ کے
مقابلے کیواسطے پھر ساحر جمع ہوئے اسطرح جو سورہ اعراف مین گذرا ہے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ
مُّلْقُوْنَ پس جب آئے جادوگر مقابلے مین موسیٰ علیہ السلام کے کہا واسطے اونکے حضرت موسیٰ نے ڈالو جو کچھ ہو تم ڈالنے والے رسیان
اور لاٹھیان فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ پس جب ڈالین جادوگرون نے رسیان اور لاٹھیان اپنی اور حرکت
مین حرارت ہوا سے آکر سانپ سے نظر آنے لگے کہا موسیٰ نے جو کچھ لائے ہو تم وہ جادو ہے نہ وہ جو مین لایا ہون اور اہل فرعون
اوسکو جادو کہتے ہین اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ تحقیق اللہ شتاب باطل کرتا ہے جادو تمھارے کو اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ
تحقیق اللہ نہین سنوارتا کام مفسدونکا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور ثابت کریگا اللہ حق کو جو مین لایا ہون

ساتھ باتون اپنی کے یعنے حکم اور قضا اپنی کے یا ساتھ وعدے نصرت اور غلبہ کے کہ مجھ سے کیا ہی اور اگرچہ ناخوش رکھین گنہگار
کفار اور اونپر آوے دشوار فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ پس نہ ایمان لائے واسطے موسیٰ کے ابتداء بعثت مین مگر اولاد
قوم اسکیکے کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے مصر کو آئے بنی اسرائیل کو طرف اللہ کے دعوت کی بڑے بوڑھون نے قبول نہ کیا اور
بعضے جو ایمان لائے عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اوپر ڈر کے فرعون سے اور سردارون اونکیسے حاصل یہہ ہی کہ بعضے بنی
اسرائیل ایمان لائے موسیٰ ع پر باوجود اسکے کہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے باپون اور سردارونسے اَنْ يَّفْتِنَهُمْ اوس سے کہ
عذاب کرے اونکو فرعون یا آبا اونکے اونکو فرعون کے پاس لیجاوین اور وہ پھر کفر مین ڈالے وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ
اور تحقیق فرعون غالب ہی بیچ زمین مصر کے وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ اور تحقیق وہ البتہ حد سے گزرنیوالونسے ہی تکبر اور سرکشی مین
یہانتک کہ دعوی خدائیکا کرتا ہی اور بنی اسرائیل کو اپنی بندگی پر لاتا ہی وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ اور کہا موسیٰ نے مومنون کو جو ڈرتے تھے ای قوم میری اگر ہو تم ایمان لائے ساتھ اللہ کے
اور جانتا ہی تمنے کہ نفع اور ضرر پہنچانا اوسی کے اختیار مین ہی پس اوپر اوسیکے توکل کرو اگر ہو تم فرمانبردار سمجھ لیجیے کہ توکل
اسقاط خوف اور رجا کا ہی ما سوی اللہ سے بلکہ باہر آنا ہی رویت اسباب سے اور کمال اوسکا توجہ الی اللہ اور نسیان ما سوی
ہی نظم جو کوئی غرق توکل مین ہوا + عشق کی مست وہی مل مین ہوا + باغ گیتی کا اوسے ہوش ہی کیا + محو وہ اور ہی ہی گل
مین ہوا + جب حضرت موسیٰ نے اونکو کہا کہ توکل کرو فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا پس کہا اونھونے اوپر اللہ کے توکل کی ہم نے
اور دعا متوکلون کی جو اجابت مقرون ہی پس زبان نیاز سے دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ای
پروردگار ہمارے مت کر ہمکو محل عذاب کا واسطے قوم ظالمون کے یعنے اونکو ہم پر مسلط مت کر تو کہ عذاب پاوین ہم اونکے ہاتھون سے
وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور نجات دے ہمکو ساتھ مہربانی اور بخشش اپنی کے قوم کافرونسے یعنے اونکے قہر اور مکر سے
یا اونکی ملاقات سے لکھا ہی کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر یہہ لوگ ایمان لائے فرعون نے کہا کہ مساجد اور معابد اونکے جو بازارون
اور محلون مین ہین خراب کر دو اور نماز سے منع کیا حق تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ گھرون مین اپنے عبادت خانے مقرر کرو تو کہ کافر
مطلع ہون چنانچہ فرماتا ہی وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسیٰ اور
بھائی اوسکیکے یہہ کہ جگہہ دو واسطے قوم اپنی کے بیچ شہر مصر کے گھرونمین کہ وہان عبادت حق کیا کرین تثنیہ لانا ضمیر کا اشارہ ہی
کہ تخصیص معابد اور تعیین قبلہ متعلق ہی ساتھ اماموں قوم کے سو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام تھے وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ اور کرو گھرون اپنے کو مسجدین قبلہ رو یعنے کعبہ معظمہ کیطرف اور موسیٰ علیہ السلام کعبہ کی جانب نماز پڑھتے تھے اور قائم
رکھو نماز کو وہین ضمیر جمع کی اسواسطے ہی کہ مساجد بنانا ہین اور نماز پڑھنی سب سے تعلق رکھتی ہی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بشارت
دے ای موسیٰ مومنونکو ساتھ بھلائی کے دنیا اور عقبی کی ضمیر واحد لانا اسواسطے ہی کہ بشارت کام صاحب شریعت کا ہی اور وہ
موسیٰ علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور کہا موسیٰ نے
دعا ہی مین ای پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہی فرعون کو اور سردارون اوسکیکو اسباب آرایش کا اور مال بیچ
زندگانی دنیا کے ابن عباس رض نے کہا کہ مصر سے حبشہ تک تمام پہاڑ معادن ذہب اور فضہ اور زبرجد کے فرعون کے تصرف مین
تھے اس سبب سے تمام قبطی مالدار تھے سو وہی سبب ضلالت اور اضلال اونکا ہوا موسیٰ علیہ السلام نے دعا مین وہ بیان کیا اور
پھر واسطے عجز کے تکرار کیا کہ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ای پروردگار ہمارے اونکو یہہ کچھ دیا اسباب مال دنیا کا تو کہ گمراہ
کرین بندون تیرے کو راہ عبادت تیری سے اور فرعونکی عبادت کی طرف بلاوین رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ ای پروردگار ہمارے

بیٹ ڈال اوپر مالون اونکے کہ صورت اونکی محو ہوکر اور رہی کچھ نجائے تو کہ شرکت اون کی خاک مین ملجائے سو ویسا ہی ہوا چنانچہ
قتادہ رضہ نے کہا کہ دینار اور درہم اونکے پتھر ہوگئے اوسی ہیئت اور نقش پر کہ تھے اور اسدی نے کہا کہ اموال اونکا نقد اور اطعمہ
اور اشجار اور اثمار پتھر ہوگیا اون نو معجزون مین سے حضرت موسیٰ ع کے یہہ بھی ایک معجزہ تھا پھر حضرت موسیٰ ع نے دعا کی کہ وَاشْدُدْ
عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا اور سختی ڈال اوپر دلون اونکے یعنے مہر لگا دے پس نہ ایمان لاوین موسیٰ علیہ السلام نے وحی سے معلوم
کیا تھا کہ وہ ایمان نہین لاینگے اسواسطے یہہ دعا کی کہ دل اونکے سخت کردے تو کہ ایمان سے نہ کھلین حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ
یہانتک کہ دیکھین عذاب دردناک کہ وہ غرق ہونا ہے دریائے قلزم مین قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فرمایا اللہ نے کہ تحقیق قبول
کی گئی دعا تمھاری دونون بھائیونکی لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی اور ہارون علیہ السلام نے آمین کہا تھا اور آمین
کہنے والا بھی دعا مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہا کہ دونون کی دعا قبول ہوئی فَاسْتَقِیْمَا پس مستقیم رہو تم دونون دعوت
مین اور الزام حجت مین اور جلدی مت کرو کہ جو تم چاہتے ہو اپنے وقت پر وہی ہوگا لکھا ہے کہ بعد چالیس برس کے اثر اس دعا کا
ظاہر ہوا وَلَا تَتَّبِعَآنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور ہرگز مت پیروی کیجیو جلدی کرنیمین راہ ان لوگونکی کہ جہالت سے نہین جانتے
کہ وعدہ اللہ کا سچا ہے اپنے وقت پر ظہور کریگا مصرعہ وقت پر موقوف ہر ایک کام ہے + جب وقت عذاب کا آیا حضرت
موسیٰ کو وحی ہوئی کہ اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکلجاؤ کہ وقت عذاب کا قبطیون پر آن پہنچا حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر طرف شام
کے چلے جب دریا کے کنارے پہنچے فرعون اپنے لشکر سمیت پیچھے آیا دریا پھٹ گیا بنی اسرائیل پار اُتر گئے وہ ڈوب گیا چنانچہ
حق تعالیٰ فرماتا ہے وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا اور اُتار لیگئے ہم بنی اسرائیل
کو دریا سے سلامت پس پیچھا کیا اونکا فرعون اور لشکر اوسکے نے سرکشی سے اور تعدی سے جب کنارے دریا کے پہنچے گھوڑا فرعون
کا بوسے جبرئیل کی گھوڑی کی کہ سوار ہوکر آئے تھے دریا مین در آیا تمام لشکر اوسکی متابعت سے دریا مین کودا حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ
قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یہانتک کہ جب پالیا اوسکو ڈوبنے نے
اور اوسنے جانا کہ ہلاک ہوجاؤنگا کہا ایمان لایا مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ خدا کہ دعوت موسیٰ سے ایمان
لائے ہین ساتھ اوسکے بنی اسرائیل اور مین فرمانبردارون سے ہون مدارک مین ہے کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تین عبارت
مین تکرار کیا کہ کسیطرح قبول ہو لیکن فوت وقت کے سبب مقبول نہوا پھر حقتعالیٰ نے یا جبرئیل نے اوسکے جواب مین کہا آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ
قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ کیا اب ایمان لاتا ہے تو کہ اختیار نرہا اور حالانکہ نافرمانی کر چکا تو پہلے اس سے اور کہا میرے پیغمبر
کا نہ مانا اور تھا تو مفسدون سے کہ آپ گمراہ تھا اور ونکو گمراہ کرتا تھا مفسرین نے لکھا ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام نے آکر فرعون
سے کہا کہ ایک امیر نے اپنے بندیکو مال اور نعمت اپنے سے پرورش کیا اور اپنے ملک پر اختیار دیا وہ کفران نعمت کرے اور حکم مولیٰ
سے پھرے اور دعوی خواجگی کا کرے اوسکا کیا حال ہے اسکا فتوی لکھدو فرعون نے لکھا کہ کہتا ہے ابو العباس ولید بن مصعب
کہ جو بندہ کہ خدمت سید اپنے کے سے باہر آوے اور کفران نعمت کرے حکم اوسکا یہہ ہے کہ دریا مین اوسکو غرق کرین جبرئیل ع نے
جب فرعون غرق ہونے لگا تو وہی خط اوسکو دکھایا اور کہا کہ تیرے ہی فتوے پر عمل ساتھ تیرے کیا ہے فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ
پس آج نجات دینگے ہم تجھکو ساتھ بدن تیرے کے پانی سے یعنے لشکر تیرا سب ڈوب جاویگا اور تیرے بدنکو ہم پانی پر اچھال دینگے
لکھا ہے کہ جب فرعون معہ لشکر غرق ہوگیا بنی اسرائیل کو ایک دغدغہ پیدا ہوا کہ فرعون ڈوبا نہین کشتیان تیار کر کر بار اچھا لکرے
اللہ تعالیٰ نے بدن فرعون کا پانی پر تیرا دیا اوسکے بدن بے روح کو دیکھکر بنی اسرائیل کی تسلی ہوئی اور بعضے علما نے بدن کو معنی
زرہ کہا ہے اور لوہیکا تیرنا پانی پر نشانی ہے قدرت الہٰی کی اور زاد المسیر مین ہے کہ جو باقی رہی تھی قوم فرعون کی مصر مین وہ

کہنے لگے کہ فرعون غرق نہین ہوا جزیرونمین دریا کے شکار ماہی مین مشغول ہے حق تعالی نے دریا کو حکم کیا اوسنے بدن فرعونکا
کنارے پر پھینکدیا تو کہ سب مصر والے دیکھ لین اور معنے ننجیک کے نلقیک علی نجوۃ من الارض کے ہین پھر بتقدیر حق تعالی نے فرمایا کہ بدن
تیرے کو دریا سے باہر لاوینگے لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ تو کہ ہو تو واسطے ان لوگونکے جو پیچھے تیرے ہین نشانی کہ ساتھ تیرے
ع ۹ عبرت پکڑین اور جانین کہ جو بندہ ہو کر دعوی خدائی کا کرے اوسکا یہی حال ہے وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ
اور تحقیق بہت لوگو نمین سے نشانیون قدرت ہماری سے البتہ غافل ہین نہ اونمین فکر کرتے ہین نہ اونسے عبرت پکڑتے ہین وَلَقَدْ
بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ اور تحقیق جگہہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو بعد ہلاک فرعون کے اور قوم اوسکے جگہہ دینا راستی
کا یعنے جو صدق وعدے ہمارے کے لائق تھا اور وہ ولایت شام کی تھی پھر مصر وَّرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی انکو ہمنے پاکیزہ
چیزونسے بعضے کہتے ہین یہان مراد بنی اسرائیل سے یہود زمانہ پیغمبر کے ہین کہ اونکو یثرب مین جگہہ دی اور کھجورین تر اور خشک
عنایت کین فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ پس اختلاف کیا اونھونے امر دین مین اپنی یا شان مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
یہان تک کہ آیا اونکے پاس علم توریت کا اور احکام اوسکیکا اور اسمین اختلاف کیا ساتھہ تاویل کے اوس وقت تک کہ عالم ہوئے
صفات اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اسمین تحریف اور تغیر کرنے لگے اور بعضونے کہا ہے کہ وہ علم قرآن کا ہے کہ اترا اور
سبب اختلاف یہود کا ہوا اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا
درمیان اونکے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تھے بیچ اوسکے عناد سے یا جہل سے اختلاف کرتے حکم توریت سے یا امر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔــلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ
پس اگر ہو تو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ نازل کی ہے ہمنے طرف تیرے قصص اور احکام سے پس پوچھ اون لوگون سے کہ پڑھتے
ہین کتاب پہلی تجھسے یعنے اہل کتاب کیونکہ جو تجھپر نازل ہے وہ ثابت ہے اونکے نزدیک کتاب تو نہین مراد کتاب سے یہان
جنس کتب ہے اور مخاطب یہان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہے اور زاد المسیر مین ہے کہ ان بمعنی ما نافیہ ہے یعنے پس
نہین تو بیچ شک کے لیکن اہل کتاب سے سوال کر واسطے زیادتی بصیرت کے لَقَدْ جَاۗءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ
تحقیق آیا ہے تیرے پاس کلام سچا پروردگار تیرے سے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھ لیجئے کہ اسطرحکے جہان خطاب آئے ہین
ظاہر مین مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین لیکن بالقول اصح خطاب اور ہے کو ہے کیونکہ حضرت معلوم اور محفوظ ہین شک اور شبہہ سے
بیچ اوس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے آپ پر اور اسی قسم سے یہہ خطاب بھی ہے وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ اور مت ہو تو اون لوگونسے کہ جھٹھلاتے ہین آیتون اللہ کی لوکہ قرآن ہے پس ہو جاویگا تو اگر جھٹھلاویگا تو زیان کارون سے
اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ ثابت ہوئی اوپر اونکے بات پروردگار تیرے کی جو لوح محفوظ
مین لکھی ہے کہ وہ کفر پر مرینگے اور فرشتونکو اوسکی خبر کر دی ہے نہ ایمان لاوینگے کیونکہ اللہ کی بات جھوٹھی نہین بعضونے کہا ہے کہ
مراد کلمہ سے لاملان جہنم ہے یا ہولاء فی النار ولا ابالی ہے وَلَوْ جَاۗءَتْھُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ اور اگرچہ آوین
اونکے پاس سب نشانیان یہان تک کہ دیکھین عذاب دردناک جو اونکے واسطے مقرر ہوا اور بعد نزول عذاب کے ایمان اون کو
فائدہ نکرے جیسے قوم فرعون کو اور امتون پہلیونکو نفع نہ دیا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ تبیان مین ہے کہ اکثر نحوی کہتے ہین کہ لولا یہان
بمعنی ما نافیہ کے ہے یعنے نتھا کوئی قریہ یعنے رہنے والے اوسکے کہ عذاب نازل ہونیکے وقت اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ
يُوْنُسَ ایمان لایا ہو پس نفع دیا ہو ایمان اوسکے نے اوسوقت مگر قوم یونس علیہ السلام کو کہ وہ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْھُمْ عَذَابَ
الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰھُمْ اِلٰى حِيْنٍ جب ایمان لائے اٹھا لیا ہمنے اونسے عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا

کے اور فائدہ دیا ہمنے اونکو وقت پہنچنے اجلون اونکی تک سمجھہ لیجیے کہ موافق اس ترجمے کے کہ لکھا گیا استثنا الا قوم یونس کا متصل
ہی اور نفع ایمان یاس کا مخصوص ساتھہ اس قوم کے ہی اور حکم سے آیت فلم یک ینفعهم ایمانهم لما راوا باسنا کے یہہ قوم مستثنا
ہی اور ایک جماعت مفسرین نے آیت کے یہہ معنے کیے ہین کہ پس کیون نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لائے ہوتے قبل معاینہ عذاب
سے اور شتابی کی ہوتی پہلے حلول اوسکیسے تا نفع کرتا اوسکو ایمان اوسکا لیکن قوم یونس کی کہ علامات عذاب کے دیکھنے ہی ایمان
لے آئی وقت حلول تک دیر نہ کی اس تقدیر پر استثنا منقطع ہی اور قصہ یونس علیہ السلام کا مختصر یہہ ہی کہ وہ اولاد یہودا ابن
یعقوب علیہم السلام کے تھے بعد سلیمان علیہ السلام کے حق تعالی نے اونکو نبوت عطا کر کر طرف اہل نینوا کے زمین موصل مین کہ لاکھ
آدمی تھے بلکہ بیس ہزار اوپر بھیجا چالیس برس اونھون نے اللہ کیطرف دعوت کی لوگون نے نمانا اور ایذائین پہنچائین آخر تنگ
آکر اونھون نے بد دعا کی اللہ نے قبول کر کر فرمایا کہ کہدے اپنی قوم کو کہ تین دن یا چالیس دنکے بعد عذاب آویگا یونس علیہ السلام نے
قوم سے کہکر پہاڑ کی راہ لی ایک کھوہ مین جا چھپے جب وقت عذاب کا آیا اللہ تعالی نے مالک کو فرمایا کہ ایک جز ابر سموم دوزخ اوس
قوم پر بھیج وہ حکم بجالایا ابر سیاہ دھواندھار پر شرار نمودار ہو کر گرد شہر کے گھر گیا لوگون نے جانا کہ یونس علیہ السلام سچ کہتے تھے
جمع ہو کر بادشاہ کے پاس آئے وہ مرد عاقل تھا کہنے لگا کہ یونس علیہ السلام کو ڈھونڈھو بہتیرا تلاش کیا نہ پایا بادشاہ نے کہا کہ
یونس گئے تو خدا جسکی طرف ہمین بلاتے تھے وہ تو باقی ہی اور دانا ہی اور شنوا ہی اب کچھہ علاج اور نہین مگر یہی کہ عاجزی اوس کی
درگاہ مین کرین ہم پس بادشاہ گرو سر و پا برہنہ ٹاٹ پہنکر رعیت کو ہمراہ لے صحرا کو گیا مرد جدے عورتین جدی بچے جدے زاری
جناب باری مین کرنے لگے اور پکارے کہ امنا بما جاء یونس علیہ السلام اول ذی الحجہ سے دسوین محرم تک اسیطرح روتے
رہے چالیس دن تک نالہ و فغان سے نہ تھمے عاجزی اور بیچارگی اپنی بیان کرتے تھے **نظم** چارہ سازی کر کہ ہم بیچارہ ہین + دشت
مین آفات کے آوارہ ہین + بن تیرے رکھتے نہین ہین اور ہم + تو ہی فرما کس سے چاہین غور ہم + اپنے در سے تو نے گر ہانکا ہمین
پھر بھروسا کسکے ہی در کا ہمین + جانکر تجھکو خدا آئے ہین ہم + زاری و عجز و فغان لائے ہین ہم + کون ہی تیرے سوا مشکلکشا +
کھولدے مشکل ہماری یا خدا + بعضے کہتے تھے الہی یونس علیہ السلام نے ہمکو کہا تھا کہ خدا نے میرے فرمایا ہی بندے سے خرید و اور
آزاد کرو ہم بندے تیرے آئے ہین ہمین اپنے کرم سے عذاب سے آزاد کر بعضے کہتے تھے کہ خدایا ہمین یونس علیہ السلام نے خبر دی
تھی کہ میرے مالک نے فرمایا ہی کہ بیچارون اور دردمندون کی دستگیری کر ہم بیچارے درماندے ہین اپنے فضل سے ہمارا ہاتھ پکڑ
بعضے کہتے تھے کہ ای پروردگار ہمارے یونس علیہ السلام تیرا فرمایا کہتے تھے کہ جو کوئی تمپر ستم کرے اوس سے درگذرو ہم گنہگار اوپر
اپنے ستم کرے آئے ہین ہمسے خطائین عفو کر بعضے کہتے تھے کہ الہا یونس علیہ السلام ہمین کہتے تھے کہ پروردگار میرے نے کہا ہی کہ
سائل کو رد مت کرو ہم سائل تیری درگاہ مین آئے ہین ہمین رد مت فرما **نظم** ائے بھلا تیرے در پر آئے ہین + مت ڈرا امید
کر کر آئے ہین + ہمکو نا امید مت چھوڑ ای کریم + رحم زاری پر ہماری کر رحیم + قاضی الحاجات ہی تو ای خدا + حاجتین بر لا تو ہی
حاجت روا + بن تیرے کہہ کسکے در پر جائین ہم + اپنی یہہ بیچارگی دکھلائین ہم + تو ہی بیچارونکا ہی یک چارہ ساز + سبکا تیرے
در پہ ہی روئے نیاز + القصہ چالیسوین دن کہ عاشورہ محرم اور جمعہ تھا اثر مناجات کا ظاہر ہوا کہ سحاب ظلمت ابر رحمت سے بدل
گیا اور انپر برسنے لگا یونس علیہ السلام بعد چالیس دنکے نینوا کی طرف آئے کہ قوم کی خبر لون کیا حال ہی جب نزدیک شہر کے پہنچے
رحمت حق دیکھکر ڈرے کہ مین نے عذاب سے ڈرایا تھا سو یہان رحمت اتری اگر مین شہر مین جاؤنگا تو مجھکو جھٹھاوینگے یہہ
سوچکر پھر صحرا کو چلے باقی قصہ اونکے جانیکا اور دریا مین مچھلی کے نگلنے کا سورہ انبیا اور صافات مین آویگا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ
لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ ایمان لاتے جو کوئی بیچ زمین کے ہین سبکے سب لکھا ہی کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لانے پر قوم کے بہت حریص تھے جب ایمان نہ لائے دل آپکا غبار ملال سے مکدر ہوا حق تعالی نے یہہ
آیت نازل کی کہ ایمان لانا میرے ارادے پر موقوف ہے اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ کیا تو زبردستی کرتا ہے لوگونکو
یہانتک کہ ہوجاوین ایمان لانیوالے بغیر ارادے میرے کے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت منسوخ ہے ساتھہ آیت قتال کے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ
تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین ممکن کسیکو یہہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور توفیق اور قضا اوسکیکے وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ
عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ اور کردیتا ہے اللہ پلیدی یعنے عذاب کرتا ہے اللہ اوپر اون لوگونکے کہ نہین سمجھتے نشانیان قدرت اوسکے کی
اور یجعل ساتھہ نون کے بھی قرأت ہے یعنے کرتے ہین عذاب یا غصہ کرتے ہین ہم یا مسلط کرتے ہین ہم شیطان کو قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکونکو جو نشانیان قدرت حق کی طلب کرتے ہین کہ دیکھو کیا کچھہ بیچ آسمانون
کے ہے اور زمین کے ہے عجایب عجایب پیدایش اللہ کی تو کہ قدرت حق تمپر ظاہر ہو وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ
اور نہین دفع کرتا دیکھنا نشانیونکا اور سننا کلام ڈرانیوالونکا یعنے رسولونکا عذاب الہی کو اوس قوم سے کہ نہین ایمان لاتے یا اوس گروہ
سے کہ بیچ علم اور حکمت میری کے واقع ہے کہ ایمان نہین لاوینگے فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ پس نہین
انتظار کرتے یہہ مشرک مگر دنونکا یعنے واقعونکا مانند واقعون اون لوگونکے کہ گذرے ہین پہلے اونسے جیسے قوم عاد اور ثمود اور اصحاب
ایکہ اور اہل موتفکہ اور مراد واقعون سے نزول عذاب ہے قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ کہہ پس منتظر رہو عذاب کے کہ تمپر
نازل ہوگا تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے انتظار کرنیوالون سے ہون ہلاک ہونے تمھارے کا ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر نجات
دی ہمنے پیغمبرون اپنے کو جب عذاب جھٹلانیوالونپر اترا اور نجات دی اون لوگونکو جو ایمان لائے اونپر كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اسیطرح ثابت ہوا اوپر ہمارے وقت ہلاک ہونے مشرکونکے نجات دینا ایمان والونکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب اونکے رضی
اللہ عنہم قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَا اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ
الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے مکے والو اگر ہو تم بیچ شک کے صحت دین میرے سے اور مین تمھین بتادون دین اپنا پس
نہین عبادت کرتا مین اون لوگونکو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے بتونسے اور فرشتونسے ولیکن عبادت کرتا ہون مین اللہ کو وہ جو قبض
کرتا ہے یعنے مارتا ہے تمکو سمجھہ لیجئے کہ تخصیص وفات کی تہدید ہے کیونکہ مشرکونکا بعد موت کے وقت عذاب کا ہے وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین ایمان والونسے ساتھہ احکام الہی کے اور اخبار انبیا کے وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
حَنِيْفًا اور امر کیا گیا ہون یہہ کہ سیدھا کر منہہ اپنے کو یعنے خالص کر عمل اپنے کو واسطے دین میرے کے درآنحال کہ مایل ہو تو سب دینون
سے طرف اسلام کے وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور مت ہو مشرک لانیوالونسے یہہ خطاب متوجہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے وَلَا تَدْعُ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ اور مت عبادت کر سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہ نفع دے تجھکو اگر عبادت کریگا اوسکی اور نہ ضرر دے تجھکو اگر نہ عبادت
کریگا اوسکی فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ پس اگر کی تونے ایسونکی عبادت پس تحقیق تو اوسوقت ظالمونسے ہے کہ وضع عبادت اور دعا غیر موضع مین کی
وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اگر لگاوے تجھکو اللہ کچھہ مرض یا شدت یا فقر پس نہین کھولنے والا واسطے اوسکے
مگر وہ کہ اللہ ہے وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ اور اگر ارادہ کرے ساتھہ تیرے صحت اور راحت اور غنا کا پس نہین کوئی پھیرنیوالا
فضل اوسکیکو سمجھہ لیجئے کہ یہان فضل موضع ضمیر مین واقع ہے سو دلیل ہے اوسپر کہ اللہ تعالی فضل کرنیوالا ہے نیکیان پہنچاتا ہے
بندونکو بغیر استحقاق اونکیکے يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ پہنچاتا ہے فضل اپنے کو ساتھہ اوس شخص کے کہ جسکو چاہتا ہے بندون
اپنے سے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اور وہ ہے بخشنے والا پس اوسکی مغفرت سے بسبب اپنی معصیت کے نا امید مت ہو مہربان ہے
پس ساتھہ طاعت اوسکیکے امید رحمت کی رکھو قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ کہہ اے لوگو تحقیق آیا ہے تمھارے

پاس کلام سچا یا پیغمبر صادق پروردگار تمھارے سے اور کچھہ عذر نہین رہا تمکو فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی ساتھ ایمان اور متابعت نبی آخرالزمان کے پس سوا اوسکے نہین کہ راہ پاتا ہے واسطے جان اپنی کے کہ اوسکا نفع اوسیکو ملتا ہے وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو کوئی گمراہ ہوا ساتھ انکار اور جھٹھانیکے پس سوا اوسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر نفس اپنے کے کہ وبال گمراہی کا اوسیکی طرف پھرتا ہے وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین ہین اوپر تمھارے داروغہ کہ تمھارے کام میرے سپرد ہون بعضونے لکھا ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہے ساتھہ آیت سیف کے وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰىٓ اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ اور پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے ساتھہ عمل کرنے اور پہچاننے کے اور صبر کر ایذا پر جو پہنچے تجھکو یہانتک کہ حکم کرے اللہ ساتھہ نصرت تیری کے یا امر کرے ساتھہ قتال بت پرستونکے اور جزیہ لینے کتابی کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ بہتر ہے سب حکم کرنیوالونسے کیونکہ حکم مین اوسکے مطلق خطا اور جور نہین یا جاننے والا ہے چھپی چیزون کا اوسے احتیاج شاہد ونکی نہین بیت ذرہ ذرہ کا اوسے ہی علم کچھہ اخفا نہین + سب ہین محکوم اوسکے رافت وہ ہے خیر الحاکمین +

سورۂ ہود

مکی ہے ایکسو تئیس آیتین ہین اور ایکہزار ستانوے کلمے ہین اور سات ہزار پانچسو سینتیس حرف ہین فواصل اسکے د ق ظلم لطن ضر رہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۂ یونس کے یہہ ہے کہ ختم سورہ یونس کا ساتھہ ذکر نزول قرآن کے اور اتباع وحی کے تھا شروع سورۂ ہود کا ساتھہ ذکر احکام آیات قرآنی کے ہوا اور تناسب لفظی بھی ظاہر ہے کہ مقطع اوسکا هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ہے اور مطلع اسکا اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ

سورۃ هود مکیۃ وهی مائۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وثلث وعشرون آیۃ

الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ قرآنی ہین یا بہ نسبت اصطلاح وضعی اور عرفی مراد اونکی سمجھہ سے باہر ہے یہہ اللہ کا بھید ہے کہ وہی جانے یا جسے وہ جتادے وہ سمجھے شعبی سے کسینے معانی مقطعات کی پوچھی کہا کہ سر الٰہی ہے مت پوچھو بعضونے کہا ہے کہ معنی الر کی انا اللہ اری ہین یعنے مین اللہ ہون کہ دیکھتا ہون طاعت مطیعونکی اور معصیت عاصیونکی اور ہر ایک کو موافق عمل اوسکے جزا اور سزا دونگا پس یہہ کلمہ وعدہ اور وعید دونونکو شامل ہے نظم سوچ رافت کہ یہہ کلام مجید + مشتمل ہے بوعدہ اور بوعید + مومنونپر تو فرح لاتا ہے + کافرونکو بہت ڈراتا ہے كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ یہہ ایک کتاب ہے کہ محکم کی گئی ہین آیتین اوسکی ساتھہ حجتون اور دلیلونکے یا منتظم ہوئی ہین ساتھہ نظم محکم کے کہ کچھہ خلل اور نقصان کا اوسمین دخل نہین ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ پھر جدا جدا کی گئین ہین سورتین اور آیتین یا تفصیل کی گئی ہین ساتھہ اون چیزونکے کہ جنکی بندونکو احتیاج ہے نزدیک حکمت والے یا حکم کرنیوالے خبردار کیسے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ مت عبادت کرو مگر اللہ کو اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ تحقیق مین واسطے تمھارے اوسکی طرف سے ڈرانیوالا ساتھہ عذاب کے شرک اور طغیان پر اور خوشخبری دینے والا ساتھہ ثواب کے توحید اور ایمان پر ہون وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور یہہ کہ بخشش مانگو پروردگار اپنے سے واسطے گناہان گذشتہ اپنے کے پھر توبہ کرو طرف اوسکے گناہون سے زمان آئندہ مین تو کہ فائدہ دے تمکو فائدہ اچھا یعنے عمر تمھاری بڑی کرے توکہ لوگ تمسے نفع لین یا بیچی اور تندرستی سے رکھے ایکوقت مقرر تک کہ آخر عمر مقدر ہے محققون نے کہا ہے کہ متاع حسن رضا ہے اوس چیز پر جو ہاتھہ لگی نعمت سے اور صبر ہے اوس شی پر جو پیش آوے محنت سے لطائف امام قشیری مین ہے کہ برخورداری نیک وہ ہے کہ حاجت لوگون کی تیرے ہاتھہ سے برآوے بیت خلق کو نفع رافتا پہنچا کہ متاع حسن یہی ہے بس + وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اور دیویگا ہر بڑائی والیکو ثواب بڑائی اوسکے کا دنیا اور دین مین ابن مسعود سے مروی ہے کہ ذوفضل وہ شخص ہے کہ حسنات جسکے فاضل ہون سیئات اوسکیسے اور جرجانی رح نے کہا کہ صاحب فضل وہ ہے کہ دیوان ازل مین جسکے نام پر فضل لکھا ہو کہ وہ البتہ بعد وجود مین آنیکے مشرف اوس سے ہوگا بیت ازل مین جسکو لکھا ہے سعید اے رافت + ابدتلک وہ سخاوت سے بہرہ ور ہوگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ اور اگر پھر جاؤ تم ای کافرو

اسلام سے اور متابعت میری سے پس تحقیق ڈرتا ہون مین اوپر تمھارے عذاب بڑے دن کے سے کہ قیامت ہی یا دن بدر کا ہی یا روز شدت اور مشقت کا کہ کفار قحط مین مبتلا ہوئے تھے یہانتک کہ مردار کھاتے تھے اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ طرف اسکے ہی بازگشت تمھاری وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی پھرانا اور ثواب دینا اور عذاب کرنا اوسکے اختیار مین ہی لکھا ہی کہ بعضے مشرک کہ عداوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اوسے مصلحت زمانہ سے ظاہر نہین کرتے تھے ایکدن آپس مین ملکر کہنے لگے کہ جب پردے چھوڑے اور اپنے آپکو کپڑون مین چھپا دین ہم اور دلون مین دشمنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھین ہم تو کوئی کسطرح آگاہ ہو حقتعالی نے یہہ آیت نازل کی اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ خبردار ہو کہ کافر پھیرتے ہین سینے اپنے عداوت حبیب میرے مین یعنے دلون مین دشمنی رکھتے ہین تو کہ چھپ جاوین اللہ سے اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ خبردار ہو جس وقت پیٹتے ہین وہ کپڑے اپنے بچھونے پر لپیٹتے ہوئے جانتا ہی اللہ جو کچھ چھپاتے ہین سینون مین اپنے اور جو ظاہر کرتے ہین زبانون سے اپنی **بیت** علم حق مین ظاہر و اخفا ہی ایک + تیرا پنہان اور پیدا ہی ایک اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی بات کو یا ذات الصدور دل ہین کہ اسکے مضمرات اوپر ظاہر ہین **بیت** خطرۂ دل سے خدا آگاہ ہی + سر سینے کا علیم اللہ ہی + اسباب نزول مین ہی کہ یہہ آیہ اخنس بن شریف کی شان مین نازل ہوئی ہی وہ بڑا خوش تقریر تھا حضرت کی خدمت مین آکر اپنی خیرخواہی اور دوستی کو تقریر دلچسپ مین بیان کرتا تھا لیکن ظاہر اوسکا خلاف باطن تھا **بیت** اندرون اوسکا بھرا ظلمت سے تھا + اور برون دیکھو تو پر طلعت سے تھا + حق تعالی نے اوسکو یہہ آیت بھیجکر ظاہر کردیا تا کوئی صفائی ظاہری اوسکی دیکھکر ظلمت باطنی اوسکی سے غافل ہو **نظم** روشنی پر ظاہری رافت نہ جا + دیکھ باطن کو جو ہی اہل صفا + مار ہی ظاہر مین پرنقش و نگار + لیک باطن مین بڑا ہی زہردار + ایسے ہی حالِ منافق جانیو + صورت و معنی یہہ مین پہچانیو نیک صورت مین ہین اور معنی مین زشت + جسطرح سے ہووے زر اندود خشت + صورت ظاہر کا کیا ہی اعتبار + چاہئے باطن مصفا بیغبار جسکا باطن صاف ہی آئینہ وار + دیکھتا ہی جلوۂ روئے نگار + اور زنگ آلودہ باطن جسکا ہی + جلوہ کہہ وہ پر کدورت کسکا ہی + وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہی رزق اوسکا یعنے سب حیوانات کو رزق دیتا ہی لفظ علی کا بسبب کمال فضل و رحمت کے لایا والا اوسپر لازم کچھ چیز نہین بعضون نے کہا ہی کہ علی بمعنی من ہی یعنے روزی سبکی اللہ سے ہی یا علی بمعنی الی ہی یعنے رزق سبکا مفوض بحق تعالی ہی چاہے کشادہ کرے چاہے تنگ کرے **سے** ہی رزق الی اللہ سبکا رافت سمجھ علی اللہ رزقنا کو + ستم ہی منسوب اپنی جانب اگر بن روزی خدا کو + وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا اور جانتا ہی اللہ جگہہ قرار حیوانات کی حالت حیات مین اور آرام گاہ کی اونکے بعد وفات کے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ مستقر مسکن حیوانات ہی زمین اور آب اور ہوا مین اور مستودع جائے قرار اونکی ہی پہلے اس استقرار کے جیسے صلب اور رحم اور بیضہ **سے** عالم مستقر و مستودع + ہی خدا ہی کو اور سکو ودع + كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ہر ایک جو بیان کیا دواب اور ارزاق اور مستقر اور مستودع سے بیچ کتاب روشن اور بیان کرنیوالی کے ہی کہ لوح محفوظ ہی وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ اور اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ چھہ دنکے ایام دنیا سے کہ اول اتوار آخر جمعہ تھا اور تھا پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے عرش اوسکا اوپر پانی کے بعضے تفسیرون مین لکھا ہی کہ پہلے حق تعالی نے یاقوت سبز پیدا کیا پھر اوسنے نظر ہیبت سے دیکھا وہ پانی ہوگیا پھر باد کو پیدا کرکے پانی کو اوسپر رکھا اور عرش کو پانی پر قرار دیا اور عرش کا پانی پر رکھنا اور پانی کا ہوا پر عجائب قدرت الہی ہی اور حقتعالی نے پیدا کیا آسمان اور زمین اور عرش اور پانی اور ہوا کو لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ آزمانیوالونکا کرے تو کہ ظاہر ہوجاوے کون تم مین سے بہتر ہی عمل مین یعنے شکر مین اوس نعمت پر یا تصدیق مین عرش کے ٹھہرنے پر اوپر پانی کے اور پانیکی قرار پر اوپر باد کے وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ اور اگر کہے تو اے محمد صلی اللہ

علیہ وسلم قوم اپنی کو البتہ تم اوٹھائے جاؤگے بعد موت کے البتہ کہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہین یہہ بات جو بعث کی کہتے ہو مگر جادو ظاہر
یعنی فریب کے یا بطلان کے وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اور اگر ڈھیل دیوین ہم اونسے عذاب کو
کہ وعدہ کیا ہے ہمنے طرف ایک مدت گنی ہوئی تک یعنے وقت معلوم تک البتہ کہینگے ٹھٹھے سے کس چیز نے بند رکھا ہے عذاب کو اَلَا یَوْمَ
یَاْتِیْهِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ خبردار ہو جسدن آویگا اونکے پاس عذاب وہ دن بدر کا ہے نہ پھیرا جاویگا اونسے کسی وجہ سے یا عذاب قتل
جبرئیل کا ہے مستہزئین کو چنانچہ انا کفیناک المستہزئین سے نکلتا ہے کہ سورہ حجر مین آویگا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور
گھیر لیویگی اونکو وہ چیز کہ تھے ساتھ اوسکے جہل سے ٹھٹھا کرتے اور جلدی مانگتے تھے اوسکو حاق فعل ماضی یہان موضع مستقبل مین واسطے
تحقیق وقوع کے واقع ہے گویا کہ گھیر لیا ہے اونکو عذاب نے وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اور اگر چکھا وین ہم آدمی
کو اپنی طرف سے رحمت یا نعمت کہ لذت اوسکی معلوم کرلے پھر کھینچ لیوین ہم اوس سے اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ تحقیق وہ البتہ ناامید ہے بسبب بیصبری
کے اور نہ رکھے اعتماد اوپر کرم ہمارے کے ناشکر ہے بیچ نعمت گذشتہ کے وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ
عَنِّیْ اور اگر چکھا وین ہم اوسکو نعمت مثل غنا اور صحت کے بعد سختی کے کہ لگی تھی اوسکو جیسے فقر اور بیماری البتہ کہیگا گئین برائیان مجھہ سے
یعنے مصیبتین جو مجھ سے نہین دور ہووین اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ تحقیق آدمی البتہ خوشیان کرنیوالا اور مغرور نعمت پر یعنی خوش ہے اور فرح اور
فخر نے اوسکو شکر نعمت سے غافل کیا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ مگر جن لوگون نے کہ صبر
کیا محنت اور بلا پر اور عمل کئے نیک یعنے شکر ادا کیا نعمت اور عطا پر یہہ لوگ صابر شاکر واسطے اونکے بخشش ہے گناہونکی اور ثواب ہے بڑا
کہ اقل اوسکا جنت ہے سمجھ لیجئے کہ اجر کبیر نعمت مشاہدہ حق ہے کہ تمام نعمتین بہشت کی اوسکے مقابلے مین محقر ہین **بیت** تیرے لقا کیلئے
مانگتے ہین جنت ہم * یہہ سب نعم سے بڑی جانتے ہین نعمت ہم * لکھا ہے کہ کفار عرب عناد حضرت سے رکھتے تھے اور ٹھٹھے سے کہا کرتے
تھے کہ اللہ نے کیون نہ خزانہ تمکو دیا یا فرشتہ تمہاری التصدیق کو اوتارا آپ اونکے استہزا سے تنگدل ہوئے اللہ تعالی نے واسطے خوشی حضرت
کے کہ ادائے رسالت کئی جاوے اور رد اور انکار کفار سے تنگدل نہون یہہ آیت نازل کی کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ پس
شاید کہ تو چھوڑ دینے والا ہے امام ماتریدی نے کہا ہے کہ یہان استفہام بمعنے نہی ہے یعنے مت چھوڑ بعضے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے طرف
تیرے مخالف رائے مشرکونکے وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ اور تنگ ہوجاتا ہے ساتھ
اظہار اوسکے سینہ تیرا اوس خوف سے کہینگے کیون نہ اوتارا گیا اوپر اوسکے خزانہ کہ لوگونکو بانٹتا سب تابع رہتے یا کیون نہ آیا ساتھ اوسکے
فرشتہ کہ گواہی نبوت پر دیتا سو تو اس گفتگو سے انکی ادائے رسالت سے مت ہٹ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے
ڈرا دینا تیرا کام ہے پس تو انسے خصومت کر اور رد اور انکار سے کسیکے دلتنگ مت ہو وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے
کارساز ہے **نظم** غیر حق سے اپنے منہہ کو موڑ لو * کام اپنے سب خدا پر چھوڑ لو * کر توکل اوسپہ وہ ہے کارساز * اوسکی ہی درگہ مین لا
روئے نیاز * جاننا اونکے کہنے سے مت ہو ملول * ہے وکیل اللہ تیرا ای رسول اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کافر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے باندھ لیا ہے قرآن کو یعنے اپنی طرف سے بنا لیا ہے اللہ کا کلام نہین قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ پس لے آؤ دس مین
مثل قرآن کے فصاحت بلاغت مین باندھ لئے ہوئے اپنی طرف سے حاصل یہہ ہے کہ تمہارے گمان مین یہہ ہے کہ قرآن مین نے بنا لیا ہے تو
تم بھی بنا لاؤ کہ فصحائے عرب ہو مجھ سے زیادہ قدرت رکھتے ہو کہ عالم قصص اور اخبار اور مشاق انشا و اشعار ہو وَّادْعُوْا مَنِ
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور پکارو یاری اور مددگاری کیواسطے جسکو پکار سکو تم سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے اسمین
کہ یہہ کلام بنایا ہوا ہے اور جو وہ دس سورہ بنانے مین عاجز ہوئے تو آیہ آئی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ پھر عجز اونکا ایک سورت ہی بنانے
مین سب پر کھل گیا فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ پس اگر نہ قبول کرین واسطے تمہارے سورتین بنا لانا جو اونسے کہا ہے خطاب پیغمبر مین ضمیر

جمع کی واسطے تعظیم کے ہی یا مومنین ہین کہ وہ بھی حضرتکی حمایت کرکر کہا کرتے تھے کہ پیغمبر کو جو تم مفتری کہتے ہو تمہین بنالاؤ مثل قرآنکے پس اللہ تعالی
فرماتا ہی کہ وہ اگر جواب نہ دے سکین فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ پس جانو تم یہہ کہ وہ اتارا گیا ہی ساتھ علم خدا کے کہ خاصہ اوسیکا ہی اور وہ علم ہی
کہ معاش اور معاد مین کام آوے عباد کے جلالین مین لکھا ہی کہ فاعلموا خطاب واسطے مشرکون کے ہی وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اور جانو یہہ کہ نہین مستحق
عبادت مگر وہ کہ عالم ہی اوس چیز کا جو غیر اوسکا نہین جانتا اور قادر ہی اوپر جو سوا اوسکے کوئی نہین کر سکتا فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس آیا ہو تم
فرمانبرداری کرنیوالے اور استفہام بمعنی امر بھی ہو سکتا ہی یعنے ثابت رہو اسلام پر جو اعجاز قرآن کا تمپر محقق ہوا اور جو خطاب مشرکون کیطرف
کئے جیسے جلالین مین ہی تو بھی استفہام بمعنی امر ہی یعنے اسلام لاؤ بعد اس حجت قاطعہ کے کہ قرآن ہی کلام الہی کوئی مثل اوسکے نہین بنا سکتا مَنْ
کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا جو کوئی ہی اپنی ہمت سے ارادہ کرتا ہی زندگانی دنیا کا اور آرایش اوسکے کا عوض عمل نیک اپنے کے
مراد اس سے منافق ہین یا اہل ریا یا یہود اور نصاری اور زاد المسیر مین ہی کہ عام ہی سب لوگونکو کہ جو کوئی بدلے اعمال حسنہ کے دنیا مانگے
نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُبْخَسُوْنَ پورا دینگے ہم طرف اونکے جزا عملون اونکی بیچ دنیا کے صحت اور دولت سے اور مال اور اولاد
کی کثرت سے اور وہ بیچ دنیا کے نہ کم کئے جاوینگے یعنے اونکی جزا کچھہ کم نہ کرینگے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ یہی ہین وہ لوگ
کہ نہین واسطے اونکے بیچ گھر آخرت کے مگر آگ دوزخکی کیونکہ صورت اعمال کا اجر اونکو دنیا مین دیا اور نیت فاسدہ کا عذاب باقی رہا سو آخرت کے
واسطے آمادہ کیا وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْھَا اور کھویا گیا جو کچھہ کیا تھا بیچ دنیا کے کیونکہ ثواب آخرت کا متفرع نیت اخلاص پر ہی سو انکی نیتین
اعمال مین خالص نہین وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور جھوٹھا ہوا حقیقت مین جو کچھہ کہ تھے وہ عمل کرتے ریا اور سمعہ اور غیر اوسکیسے اَفَمَنْ کَانَ
عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ آیا پس جو شخص کہ ہو اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے اور پیچھے آتا ہی اوسکے ایک شاہد اللہ
کیطرفسے کہ قرآن ہی برابر ہوگا اوس شخص سے کہ زینت دنیا مانگی اور اعمال بوجہ ثواب نکرے بعضون نے کہا ہی کہ دلیل والے مومنین اہل کتاب ہین
یا ہر مومن مخلص ہی اور شاہد پیغمبر ہین یا صاحب بینہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور تابع اونکے شاہد ہین کہ جبرئیل علیہ السلام ہین یا وہ فرشتہ ہی جو
حافظ اور نگہبان آپکا تھا یا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین یا صورت مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ جسنے دیدۂ انصاف
سے ادھر دیکھا انوار حق اور آثار صدق چہرۂ شریف مین مشاہدہ کئے **بیت** جسنے دیکھا وہ چہرۂ والا + کہا سبحان ربی الاعلی + اور بعضے کہتے
ہین کہ بینہ قرآن ہی اور یتلوہ بمعنی قرأت ہی اور شاہد جبرئیل علیہ السلام یا لسان حضرت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام یا اعجاز اور نظم قرآن ہی
اور اگر یتلوہ بمعنی بینہ ہو تو شاہد انجیل ہی اور زاد المسیر مین ہی کہ انجیل تابع قرآن کے ہی تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل ہوئی
ہی وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰٓی اور پہلے انجیل سے یا قرآن سے تابع اوسکے تھی کتاب موسی کی یعنے توریت کیونکہ وہ بھی تصدیق مین نبی
امی کے اور بشارت مین وجود باجود اونکے کے تابع ہی اور موافق ہی قرآن کے اِمَامًا وَّرَحْمَۃً درآنحال کہ توریت پیشوا تھی دینداروں کی اور
رحمت تھی اونکی جنپر نازل ہوئی تھی اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ یہہ لوگ صاحب بینہ ہین ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ مِنَ
الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُہٗ اور جو کوئی کفر کرے ساتھ قرآن کے گروہون سے کہ عداوت کئے ہین پس آگ دوزخکی ہی جگہہ وعدے اوسکی
ضرور وہان جاویگا فَلَا تَکُ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْہُ پس مت ہو بیچ شک کے اوس وعدہ گاہ سے اِنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
لَا یُؤْمِنُوْنَ تحقیق وہ وعدہ حق ہی پروردگار تیرے سے ولیکن اکثر لوگ نہین ایمان لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اور کون
شخص ہی ظالم تر یعنے کافر تر اوس شخص سے کہ باندھہ لیتا ہی اوپر اللہ کے جھوٹھہ یعنے نفی وحی کی اوسکے کرتا ہی یا اثبات شریک کا واسطے
اوسکے کرتا ہی اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّھِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْھَادُ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اور یہہ لوگ مفتری روبرو لائے جاوینگے
اوپر پروردگار اپنے کے اور کہینگے گواہ یعنے کراما کاتبین یا پیغمبر واسطے ہر امت کے یا اعضا اور جوارح اونکے گواہی دینگے کہ یہہ لوگ وہ ہین جو
عناد سے جھوٹھہ بولتے تھے اوپر پروردگار اپنے کے ساتھہ پکڑنے اولاد اور شریک کے اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ خبردار ہو لعنت ہی اللہ کی

اور ظالمونکے یعنے کافرونکے اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور وہ کافر کہ بند کرتے ہین لوگونکو راہ اللہ کی سے اور چاہتے
ہین ساتھ اوسکے کجی یعنے بیان کرتے ہین اللہ کی راہ کو کہ دین ہی ساتھ کجی کے راستی سے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ اور وہ ساتھ آخرتکے
وہ کافر ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کفر اونکے کے ہی ساتھ قیامت کے اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ اَوْلِيَآءَ یہہ لوگ کافر نہ تھے عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے یعنے بیچ دنیا کے اور نتھا واسطے اونکے سوا اللہ کے کوئی دوست
کہ عذاب اللہ کا اونسے اوٹھا دیتا بلکہ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ دوگنا کیا جاویگا واسطے اونکے عذاب یعنے دو بار معذب ہونگے اسواسطے کہ خود گمراہ
ہین اور ونکو گمراہ کرتے ہین مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ نہ تھے کہ دنیا مین طاقت رکھتے سننے کی حق باتکے کیونکہ ایسے
سننے سے بہرے تھے اور نتھے دیکھتے آیات قدرت کو کیونکہ اوسکے دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ یہی لوگ ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو یعنے اونکا زیان اونھین پر پڑا اور کھویا گیا اونسے جو کچھ کہ تھے باندھ لیتے
بتونکی شفاعت سے اور فرشتونکی سفارش سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ نہین شک اور شبہہ یہہ کہ وہ بیچ گھر آخرتکے وہی ہین ٹوٹا
پانیوالے بڑے سب ٹوٹا پانیوالونسے کیونکہ عبادت بتونکی بدلے عبادت خدا کے اختیار کی ہے اور متاع دنیائے فانی عوض نعیم عقبی باقی کے لی ہے اور اس سودے مین ٹوٹا ظاہر ہے
نظم دیکے دین را فانیہ لو دنیا + کہ یہان رنج وہان ہی آسایش + بدلے باقی کے لو نہ فانی کو + کہ یہ بیع غبن ہی فاحش + اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اخلاص سے اور عمل کئے اچھے اور عاجزی
کی طرف پروردگار اپنے کے یا آرام پکڑا ساتھ ذکر رب اپنے کے یا واسطے پروردگار اپنے کے ماسوی اللہ سے منقطع ہوئے یہہ لوگ بسنے والے
جنت کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ جنت پرنعمت کے قائم دائم ہین مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ مثال
دونون فرقون کی کہ مومن اور کافر ہین مانند اندھے اور بہرے کے اور مانند دیکھنے والیکے اور سننے والیکے ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا کیا برابر
ہوتے ہین یہہ دونون فرقے یعنے برابر نہین اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے سو تم اس مثال مین اور تامل نہین کرتے سو تم اس تشبیہ مین
سمجھ لیجئے کہ کافرونکو اندھے اور بہرے سے تشبیہ دی کہ آیات قدرت حق کو اور کلام قادر مطلق کو دیکھتے سنتے نہین اور تشبیہ مومن کو بینا اور شنوا سے دی
کہ وہ بخلاف کافر مشاہدہ کرنیوالے قدرت حق کے اور سننے والے کلام قادر مطلق کے ہین بحر الحقائق مین ہی کہ اندھا وہ ہی جو حق کو باطل اور باطل کو
حق دیکھے اور بہرا وہ ہی جو حق کو باطل اور باطل کو حق سنے اور بینا وہ ہی کہ حق کو حق دیکھے اور متابعت کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اُسسے
بچے اور شنوا وہ ہی کہ حق کو حق سنے اور اسپر عمل کرے اور باطل کو باطل سنے اور اُسسے حذر کرے اور حقیقت مین بصیر وہ ہی کہ دیدہ بصیرت اوسکے نے
ساتھ کحل بےبصر کے جلا پائی ہو اور سمیع وہ ہی کہ گوش ہمت اوسکی نے ساتھ گوشوارہ بےسمع کے گردن اُٹھائی ہو جو ساتھ حق کے دیکھیگا اور جو ساتھ
حق کے سنے گا سوا حق کے نہ سنے گا نظم جو گوش کہ راز فنا بحق ہووے وا + وہ بات کسی کی کب سُنے غیر خدا + جو دیدہ کہ حق بین ہی وہ کب دیکھے ہی +
کونین مین موجود کوئی حق کے سوا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اوسکی کے پس کہا نوح علیہ السلام نے انکو اِنِّيْ
لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ تحقیق مین واسطے تمھارے ڈرانیوالا ہون ظاہر یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کی اگر تم اوسکی عبادت
نہ کروگے اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن درد دینے والے کیسے دنکی صفت ساتھ الیم
کے قبیل اسناد مجازی کے ہی واسطے وقوع الم کے بیچ اوسکے فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا پس کہا
سردارون نے جو لوگ کہ کافر ہوئے تھے قوم نوح علیہ السلام سے نہین دیکھتے ہم تجھکو مگر آدمی مانند اپنے یعنے ایسا مرتبہ تیرا نہین دیکھتے
ہم کہ سبب تخصیص تیرے کا ہو ساتھ نبوت کے عجب بیوقوف تھے کہ صورت انبیا کی اپنی ہمشکل دیکھکر ہمسری کرنے لگے حقیقت اونکی دریافت
نہ کی نظم ہمسری کرنے لگے با انبیا + بولے جو کچھ ہم ہین سو ہین اولیا + آدمی ہم ہین سو یہہ ہین آدمی + اونمین کیا بیشی ہے کیا
ہم مین کمی + جو ہمین ہی خواب و خور سو اونکو ہی + اور جو حاجت ہی ہمین وہ انکو ہی + یہہ نہ کی دریافت اندھے پن سے تھی + +

یہان زمین و آسمان کا فرق ہی + گوکہ صورتمین ہین یکسان سب بشر + پر بمعنی فرق ہی کرتو نظر + حسن اور خس کی ہی صورت گرچہ ایک
لیک معنو نمین یہہ گھاس اور وہ ہی نیک + ایسے ہی یہہ اور وہ ہمشکل ہین + ظاہرا یا بنا بشرب و اکل ہین + پر بمعنی یہہ کہان اور وہ
کہان + ہی بڑا فرق زمین و آسمان + انبیا و اولیا ہین پاک فہم + یہہ کدورت مین بھرے پابند وہم + وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا
الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ اور نہین دیکھتے ہم کہ پیروی کی ہو تیری مگر اون لوگون نے کہ وہ رذالی ہمارے ہین ظاہر سمجھہ مین یعنے
تمپر ایمان لائے ہین بے فکر و بے تامل یا یہ پیرو تمھارے اراذل ہین بادی الرای مین یعنے جو اونپر نظر کرتا ہی رذال پن اونمین دیکھتا
ہی وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ اور نہین دیکھتے ہم واسطے تمھارے یعنے تمکو اور پیرو تمھارو نکو اوپر
ہمارے کچھہ بڑائی جسکے سبب سے ہمپر متابعت تمھاری لازم ہو بلکہ گمان کرتے ہین ہم تمکو جھوٹھہ بولنے والے یعنے تمکو دعوے نبوت مین اور
پیروی کرنیوالونکو تمھارے علم مین ساتھہ تصدیق تمھارے کے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ کہا نوح علیہ السلام نے ای قوم میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہوئین اوپر دلیل روشن کے پروردگار
اپنے سے اور دی ہو اللہ نے مجھکو رحمت نزدیک اپنے سے کہ نبوت ہی پس چھپائی گئی وہ دلیل اوپر تمھارے عمیت بضم عین اور تشدید
میم بمعنی اخفیت کہ لکھی گئی قرأت حمزہ اور کسائی اور حفص کی ہی اور باقی قاری عَمِيَت پڑھتے ہین یعنے چھپی رہی اوپر تمھارے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا
وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ کیا لگا دیونگے ہم تمکو وہ رحمت یا لازم کر دینگے ہم تمکو قبول اوسکا یہان بعضونے استفہام بمعنی اثبات کہا ہی یعنے لازم
کر دینگے ہم تمکو ماننا اونکا اور بعضون نے بمعنی نفی کہا یعنے نہین لازم کر دینگے ہم تمکو ماننا اوسکا اور حالانکہ تم اوسکو ناخوش رکھنے والے ہو قتادہ
نے کہا کہ اگر نوح علیہ السلام طاقت رکھتے لازم کر دیتے اونپر قبول نبوت لیکن یہہ ہدایت اختیار مین پروردگاری کے ہی جسکو چاہے
گمراہ کرے جسے چاہے ہدایت فرمائے + او سیکے مملوک ہین سب جسکو جو چاہے وہ دکھائے وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اور ای قوم میری نہین
مانگتا مین تمسے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھہ مال جو تمپر گران ہو اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہین بدلا میرا مگر اوپر اللہ کے لکھا ہی کہ سردارون
نے قوم کے کہا ای نوح رذالونکو اپنی مجلس سے نکالدے تا کہ ہم ساتھہ تیرے ہم جلیس ہون نوح علیہ السلام نے جواب مین کہا وَمَآ اَنَا
بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نہین ہون مین ہانکنے والا اون کو جو ایمان لائے ہین اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ تحقیق وہ ملنے والے ہین جزا پروردگار اپنے
سے اور دولت قرب سے مشرف ہونگے پس مین کیونکر اونکو اپنی مجلس سے نکالون وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ولیکن مین دیکھتا ہون تم کو
ایک قوم کہ نہین جانتی قدر اونکی وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اور ای قوم میری کون شخص مدد دے مجھکو اور باز رکھے
عذاب خدا سے اگر ہانکدون مین اونکو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ آیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم قوم نے کہا ای نوح تو وصف اونکے بیان کرتا ہی اور
یہہ ظاہر مین تجھہ سے موافقت رکھتے ہین اور باطن مین مخالفت نوح علیہ السلام نے کہا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
اور نہین کہتا مین تمسے کہ نزدیک میرے خزائن اللہ کے علم کے ہین اور نہین جانتا مین غیب کو تو کہ باطن سے لوگون کو خبر دون وَلَآ اَقُوْلُ
اِنِّيْ مَلَكٌ اور نہین کہتا مین کہ تحقیق مین فرشتہ ہون تو کہ تم کہو وما انت الا بشر مثلنا نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے وَلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ اور نہین کہتا مین واسطے اون لوگون کے کہ حقیر دیکھتی ہین آنکھین تمھاری اور جہت فقر اونکے تم اونکو رذالے کہتے ہو
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا کہ ہرگز نہ دیویگا اونکو اللہ بھلائی کیونکہ اللہ تعالی نے اونکیے واسطے بہتر چیز تیار کی ہی اوس سے کہ تمکو دنیا مین دی
ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اللہ دانا تر ہی اوس چیز سے کہ بیچ نفسون اونکے ہی صدق اور اخلاص سے اور اگر مین حکم اونکے اسلام
کے ظاہر کرون اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق مین اوس وقت ہو جاؤن ظالمون سے کیونکہ انبیا کو حکم کرنا ظاہر پر چاہیئے قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ
جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہنے لگے ای نوح تحقیق جھگڑا کیا تو نے ہمسے پس بہت کیا
تو نے جھگڑا ہمسے پس لے آ ہمارے پاس جو کچھہ کہ وعدہ دیتا ہی تو ہمکو عذاب سے اگر ہی تو سچون سے وعید دینے مین قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ

اللهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ کہا نوح علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ لے آویگا تمھارے پاس عذاب کو اللہ اگر چاہیگا جلد یا دیرمین
اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو تعذیب اپنے سے وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ
اور نہ فائدہ دیگی تمکو نصیحت میری اگر چاہون مین یہہ کہ نصیحت کرون تمکو اگر ہو اللہ ارادہ کرتا یہہ کہ گمراہ کرے تمکو هُوَ رَبُّكُمْ وہ
پروردگار تمھارا ہے اور تصرف کرنیوالا تم مین موافق ارادے اپنے کے وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اوسی کے پھیرے جاوگے تم اور جزا
اپنے کئے کی پاوگے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین باندھ لیا ہے نوح نے وحی کو اپنی طرف سے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے نوح کو
کہا کہ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ کہہ اگر باندھ لیا ہے مین نے اوسکو پس اوپر میرے ہے وبال گناہ
کرنے میرے کا اور مین بے تعلق ہون اوس سے کہ گناہ کرتے ہو تم کہ افترائے وحی کی نسبت میری طرف کرتے ہو وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ
يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ اور وحی کی گئی طرف نوح کے یہہ کہ وہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے
قوم تیری سے مگر جو ایمان لاچکے پس مت غم کھا ساتھ اوس چیز کے کہ ہین کرتے جھٹھلانے اور ایذا پہنچانے سے اور جو فائدہ دعوت کا منقطع
ہوا عذاب آن پہنچا حکم ہوا کہ اے نوح کوشش کر وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا اور بنا کشتی کو ساتھ نگاہداشت ہمارے کے یا ساتھ آنکھوں ملایکہ کے کہ مددگار اور موکل
تیرے ہین اور ساتھ وحی ہمارے کے کہ تجھکو کی ہے اوسکے بنانے مین ابن عباس رض نے کہا ہے کہ نوح علیہ السلام نہین جانتے تھے کہ کشتی کسطرح بناوین وحی آئی
کہ بنا مثل سینہ مرغ کے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ اور مت گفتگو کر ساتھ میرے بیچ حق اون لوگونکے کہ ظلم
کرتے ہین یعنے اونکا دفع عذاب مجھ سے مت چاہ تحقیق وہ ڈوبائے جاوینگے حدیث مین ہے کہ نوح علیہ السلام نے جب کشتی مانگی حکم ہوا
تا درخت کی شاخ لگائی بیس برس مین وہ درخت تیار ہوا اس مدت مین کوئی فرزند متولد نہوا اور اطفال بالغ ہوگئے اونھون نے
بھی متابعت آبا کی کی اور دعوت نوح علیہ السلام سے آبا کی کشتی بنانے مین مشغول ہوئے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ اور بناتا تھا نوح کشتی
کو وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ اور جب گذرتے تھے اوپر اوسکے سردار قوم اوسکی سے ٹھٹھا کرتے تھے اس سے کیونکہ بیابان
مین پانی سے دور کشتی بناتے تھے بعضے کہتے تھے کہ کشتی بناتے ہو پانی کہان ہے اور بعضے کہتے تھے کہ اول نبی تھی اور آخر بڑھئی ہوے
قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ کہا نوح علیہ السلام اگر ٹھٹھا کرتے ہو تم ہم سے پس ہم بھی ٹھٹھا کرینگے تم سے جیسے
ٹھٹھا کرتے ہو تم فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ پس البتہ جانوگے تم کون شخص ہے کہ
آویگا اوسکے پاس عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو دنیا مین کہ وہ غرق ہے اور اُترآویگا اوپر اوسکے عذاب ہمیشہ رہنے والا آخرت مین کہ وہ حرق ہے
پس نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی دو برس مین تین سو گز لنبی پچاس گز چوڑی یا بارہ سو گز طول مین اور تین سو گز عرض مین اور تیس گز بلند
یا تینتیس گز اور اوسمین تین طبقے بنائے اور ہر جاندار کے جوڑے حکم الٰہی سے جمع کئے طیور کو اوپر کے طبقے مین رکھنا مقرر کیا اور سباع اور بہایم کو نیچے کے
درجہ مین اور آدمیونکو درمیان کے گھر مین ساتھ اسباب ضروری کھانے پینے کی جگہہ ٹھہرائی حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ یہانتک کہ جب
آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب کے اور جوش مارا پانی نے تنور سے کہ پتھر کا تھا حوا علیہا السلام اوسمین روٹیاں پکاتی تھین وہ میراث مین نوح علیہ السلام
کو پہنچا تھا اور نشانی عذاب کی اوسمین سے پانی نکلنا تھا جب یہہ ظاہر ہوا قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ کہا ہمنے نوح کو کہ
چڑھالے بیچ کشتی کے ہر قسم سے جوڑا دو عدد نر اور مادہ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ اور اہل اپنی کو بھی کشتی مین
چڑھا مگر جن پر کہ چل چکا پہلے سے اوپر اونکے حکم ہمارا ساتھ ہلاکت کے مراد اوس سے کنعان اور داعلہ ہین کہ پسر اور زن نوح علیہ السلام
کے تھے اور چڑھا اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ اور نہین ایمان لائے تھے ساتھ نوح علیہ السلام کے مگر تھوڑے
لوگ کہ زوجہ مسلمہ اونکی تھین اور تین بیٹے حام اور سام اور یافث اور جورویں اونکی اور بہتر مرد اور زن سوا اونکے کہ سب ملکر حضرت نوح
سمیت اسی آدمی تھے پس نوح علیہ السلام نے سبکو کشتی کے پاس بلاکر کھڑا کیا اور سرپوش کشتی پر ڈھانکا پھر اوپر زمین سے پانی نے جوش

ماراادھرآسمان سے آب بلا اترا وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اور کہا حضرت نوح نے اونکو سوار ہو بیچ کشتی کے
ساتھ نام اللہ کے یعنے بسم اللہ کہو وقت چلانے کشتی کے اور تھامنے اوسکے پھر تسمیہ تعلیم کرکر کہا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا
بخشنے والا مومنوں کا ہے مہربان ہے اونپر کہ بلائے طوفان سے نجات دیتا ہے سمجھ لیجیے کہ مجریہا میں امالہ ہے نزدیک حفص کے اور امالہ کبری
میل دینا فتح کا ہے طرف یے کے اور امالہ صغری میل دینا الف کا ہے طرف یے کے وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور کشتی چلتی تھی ساتھ
اونکے درمیان موجوں کے کہ بڑائی میں تھیں مانند پہاڑوں کے وَنَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ اور پکارا نوح نے بیٹے کنعان اپنے کو اور تھا ایک
کنارہ میں اور نوح علیہ السلام اوسکو مسلمان جانتے تھے اور وہ منافق تھا اونسے ظاہر اسلام کرتا تھا اور باطن میں ساتھ کفار کے دین میں
موافق تھا غرض نوح علیہ السلام نے کمال شفقت سے کہا يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ای بچے میرے سوار ہو کشتی میں ساتھ
ہمارے اور مت ہو ساتھ کافروں کے کہ غرق ہوجاویگا قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ کہا کنعان نے بعضے کہتے ہیں نام اوسکا یام
تھا شتاب جگہہ پکڑ لیتا ہوں میں طرف پہاڑ کے کہ کمال بلندی سے بچا لیگا مجھ کو ڈوبنے پانی کے سے قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا
مَنْ رَّحِمَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ نہیں بچانیوالا کوئی آجکے دن عذاب خدا سے مگر جسکو رحم کرے اللہ بعضے کہتے ہیں کہ عاصم بمعنی معصوم ہے
اور فاعل بمعنی مفعول آتا ہے جیسے ماء دافق اور عیشۃ راضیۃ یعنے نہیں کوئی بچایا گیا عذاب خدا سے مگر جسکو بخشے اللہ یہہ باتیں کرتے ہی تھے
کہ موج طوفانی نے شدت پکڑی وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ اور حائل ہوگئی درمیان باپ بیٹے کے موج پس ہوگیا غرق
ہونیوالوں سے سمجھ لیجیے کہ نوح علیہ السلام کوفہ سے یا ہند سے یا اور کسی مقام سے دسویں تاریخ رجب کی کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی تمام روئے
زمین پر پھری جب واقعہ طوفان کا نہایت کو پہنچا اور کفار سب ڈوب گئے حکم الٰہی آیا وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ
غِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ اور کہا گیا یعنے فرمایا ای زمین نگلجا پانی اپنا جو نکلا ہے اور ای آسمان تھم جا اور
کھنچلے پانی جو برسایا ہے اور خشک کیا گیا پانی روئے زمین کا اور تمام کیا گیا کام حسب امر الٰہی ہوا تھا کہ کافر ڈوبجاویں اور مومن بچ جاویں
اور ٹھہری کشتی اوپر کوہ جودی کے زمین موصل میں یا شام میں دسویں تاریخ محرم کی عاشورہ کے دن اور طوفان چھ مہینے رہا وَقِيْلَ بُعْدًا
لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور کہا گیا دوری ہے رحمت حق سے اور ہلاکت ہو جو واسطے قوم ظالموں کے اور جو نوح علیہ السلام ساتھ قوم کے کشتی سے
اترے واسطے ادائے شکر کے روزہ رکھا صوم عاشورہ سنت ہوا وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ
وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ اور پکارا نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو پس کہا ای پروردگار میرے تحقیق بیٹا میرا کنعان اہل میرے سے
تھا اور تو نے فرمایا تھا کہ اہل تیری کو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہوگیا اور تحقیق وعدہ تیرا سچ ہے اور تو بہتر حکم کرنیوالا حکم کرنیوالوں سے
ہے کیا حکمت ہے اسمیں امام ماتریدی نے تاویلات میں کہا ہے کہ نوح علیہ السلام کفر سے اوسکے آگاہ نہ تھے اگر آگاہ ہوتے یہہ سوال نکرتے
کیونکہ حق تعالی نے فرمایا تھا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور جو یہہ سوال کیا قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ کہا حقتعالی نے ای نوح
تحقیق وہ نہیں ہے اہل دین تیرے سے اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ تحقیق اوسکا عمل ہے ناشایستہ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پس مت
سوال کر مجھ سے اس چیز کا کہ نہیں ہے تجھکو ساتھ اوسکے علم یعنے جسکے پوچھنے کا جواز معلوم نہو تجھے وہ مت پوچھ یا جسکا علم نہو تجھکو جیسے
کفر کا اپنے بیٹے کے وہ مت پوچھ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ تحقیق میں نصیحت کرتا ہوں تجھکو اس سے کہ ہوجاوے تو جاہلوں
سے ساتھ سوال غیر جائز کے قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ کہا نوح علیہ السلام نے ای پروردگار میرے
تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بعد اوسکے یہہ کہ سوال کروں میں تجھ سے وہ چیز کہ نہیں مجھکو واسطے اوسکے علم وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَ
تَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ اور اگر نہ بخشیگا تو مجھکو اور نہ رحم کریگا مجھپر ہوجاؤنگا میں زیان کاروں سے قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ
بَرَكٰتٍ عَلَيْكَ کہا گیا ای نوح اتر کشتی سے ساتھ سلامتی کے کہ حاصل ہے ہماری طرف سے یا ساتھ سلام اور تحیت کے کہ ہماری طرف سے ہے تجھپر اور برکتوں

کے اور پھر تیرے یعنے تیری نسل چلی جائیگی تو آدم ثانی ہوگا ایک قوم ہی کہ کشتی والونمین سے سوا اولاد نوح کے اور کسیکی نہین رہی نسب تمام عالم مین تینون
بیٹونکی اونکے ہی عرب اور فرس اولاد سام مین ہین ترک اولاد یافث مین ہنود اولاد حام ہین وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ اور سلام اور برکت اوپر
جماعتون کے اون لوگونمین سے جو ساتھ تیرے ہین یا وہ لوگ کہ نکلینگے اُن جماعتونکے سے جو ساتھ تیرے ہین یعنے مومنین وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ
اَلِيْمٌ اور جماعتین ہونگی ناشی تیرے ساتھ والونسے کہ البتہ فائدہ دینگے ہم اونکو دنیا مین بیچ فراخی عیش اور کشادگی رزق کے پھر لگیگا اونکو ہماری طرفسے
عذاب دردناک آخرت مین مراد اس سے کافر ہین لکھا ہی کہ کوئی مسلمان مرد اور عورت نہین قیامت تک مگر داخل ہی اس اسلام اور برکت مین اور
کوئی کافر نہین مگر داخل ہی اس تمتع اور عذاب مین تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ یہہ قصہ کہ مذکور ہوا خبرون غیب کی سے ہی کہ بھیجے
بواسطے جبرئیل کے وحی کی ہی اوسکو طرف تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا نہ تھا تو کہ جانتا اوسکو
تو اور نہ قوم تیری کہ قریش ہین پہلے اسسے فَاصْبِرْ پس صبر کر ایذائے قوم پر اور رنج تبلیغ احکام پر جیسے نوح نے صبر کیا اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ تحقیق
عاقبت نیک واسطے پرہیزگارونکے ہی دنیا مین ساتھ فتح پانیکے اوپر اعداکے اور آخرت مین ساتھ درجون اعلاکے ✦ صبر کلید در مقصود ہی +
در دو جہان باعث بہبود ہی + چاہیے مراد اپنی تو رہ باشکیب + ہی وہی بے بہرہ جو ہی ناشکیب + وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے
طرف قوم عاد کے بھائی اونکے ہود کو ذکر برادر کیا واسطے اظہار نسبت کے ہی چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا ہود نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہین واسطے تمہارے کوئی معبود برحق سوا اوسکے اور تم اوسکے شریک بتونکو ٹھہراتے
ہو اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ نہین تم مگر جھوٹھ باندھنے والے اوپر خدا کے شریک ٹھہرانے مین يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ای قوم میری نہین سوال کرتا
مین تمسے اوپر تبلیغ رسالت کے مزدوری کچھ سمجھ لیجیے کہ سب پیغمبرون نے اپنی قوم سے بے طمعی اپنی ظاہر کی ہی کیونکہ نصیحت جب فائدہ مند ہوتی ہی
کہ بے لگاؤ ہو نظم طمع کی بو جسمین نہووے وہ پند + ہوتی ہی رافت بجہان سودمند + وعظ بہر طمع کا ہی رایگان + نفع کچھ اسکا ہی نہ
یہان اور نہ وہان اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ نہین مزدوری میری مگر اوپر اوس شخص کے کہ محض قدرت اپنے سے پیدا کیا مجھکو
کیا پس نہین سمجھتے تم تو کہ سچے کو جھوٹھے سے اور سچ کو جھوٹھ سے تمیز کرو لکھا ہی کہ عادیون نے دعوت ہود علیہ السلام کی قبول نہ کی حق تعالی نے
اوسکی شامت سے تین سال مینہہ نہ برسایا اور عورتون اونکیکو بانجھ کر دیا اور وہ کھیتیان بوتے تھے اور دشمنی رکھتے ہین واسطے زراعت کے طرف پانی
کے اور واسطے دفع اعدا کے طرف اولاد کے محتاج ہوئے ہود علیہ السلام نے کہا وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اور ای قوم میری بخشش
مانگو پروردگار اپنے سے پھر پھر آؤ عبادت غیر اوسکے سے طرف اوسکے يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا بھیجیگا آسمان کو اوپر تمہارے
برسنے والا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ اور زیادہ دیگا تم کو زور طرف زور تمہارے کے یعنے فرزند دیگا تمکو تو کہ اونکی مدد سے دفع دشمنان پر قادر ہوگے
پس میرا کہا مانو وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ اور مت پھر جاؤ مجھسے اور حکم الہی سے در آنحال کہ مصر ہو گناہو پر قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ کہا
اونھون نے ای ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کچھ دلیل ظاہر اوپر صحت نبوت اپنی کے اور حالانکہ ہود علیہ السلام نے معجزے اونکو دکھائے تھے
اونھون نے اونکو حساب مین نہ لاکر کہا وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ اور نہین ہم چھوڑنیوالے معبودون اپنے کو کہنے تیرے سے کہ تو کہتا
ہی ایک اللہ کی عبادت کرو اور سبکو ترک کرو وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ
بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ نہین کہتے ہم تیری شان مین مگر یہہ کہ آسیب پہنچایا ہی تجھکو بعضے معبودون ہمارے نے ساتھ برائی کے سمجھ لیجیے کہ
عادی کہتے تھے ہود علیہ السلام کو کہ تو جو دشنام ہمارے اصنام کو دیتا ہی سبب تھے اونھون نے دیوانہ کر دیا ہی کہ جو خلاف عقل باتین تجھ سے سننے
مین آتی ہین قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم
بھی شاہد رہو تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ سوا خدا کے یعنے عبادت
اوسکی مین غیر کو شریک کرتے ہو پس مکر کرو تم مجھسے سب تم اور تمہارے بت پھر مت ڈھیل دو تم مجھکو ہلاک کرنے مین یہہ بھی معجزہ ہود علیہ السلام

کا تھا کہ تن تنہا مقابل جمع کثیر کے زور آورون مالدارونکے ہوئے اور اسقدر مبالغہ کیا کہ تم سب جمع ہو اور اتفاق کر کر میرے ہلاک مین سعی کرو اور وہ
با وجود اس اقتدار کے اور اختیار کے کچھ ضرر ہود علیہ السلام کو نہ پہنچا سکے **بیت** ز فنا اللہ کا جو ہوا وسے خطر اسی کیا ٭ حامی جب ہو وسے خدا پھر خوف
اعدا کا ہی کیا ٭ اور ہود علیہ السلام نے جو بکرم حقتعالی اعتماد رکھتے تھے کہا اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ تحقیق مینے توکل کی اوپر اللہ کے
کہ پروردگار ہے میرا اور پروردگار تمھارا ہی اور اپنی فہم او سپر چھوڑ دی مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا نہین کوئی چلنے والا مگر اللہ پکڑ رہا ہی
پیشانی اوسکی یعنے مالک اوسکا ہی اور قادر اور غالب او سپر پیشانی پکڑنا تمثیل مالکیت اور قدرت اور تصرف اوسکی کی ہی اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ سیدھی کے ہی کہ حق اور عدل ہی جو او سپر توکل کریگا اوسکو ضایع نچھوڑیگا بحر الحقایق مین ہی کہ صراط مستقیم
وہ ہی کہ حق پر تمام ہو نہ ساتھ غیر اوسکے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ پس اگر پھر جاؤ تم مجھسے اور ثابت رہو پھرنے پر پس تحقیق پہنچائی
ہی مینے تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا تھا مین ساتھ اوسکے طرف تمھارے ہلاک کریگا تمکو اللہ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ اور جانشین کر دالیگا میرا
پروردگار میرا کسی قوم کو سوا تمھارے وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْئًا اور نہ ضرر کروگے اللہ کو کچھ پھر جانیسے اور دعوت حق نماننے سے اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
حَفِيْظٌ تحقیق پروردگار میرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہی ۵ قول و فعل و حال بندونکا نگہبان ہی خدا ٭ نیک و بد جیسکے ہونگے ویسی ہو گا
جزا ٭ جب کفار قوم ہود کے علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام ان باتوں سے پند پذیر نہوئے حکم الٰہی اونکے عذاب پر آیا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا
وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اور جب آیا حکم ہمارا ساتھ اوسکے اور وہ چار ہزار آدمی تھے کہ سبکو ساتھ ہود کے بچا دیا ہمنے عذاب سے ساتھ
رحمت کے اپنی طرف سے وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ اور نجات دی ہمنے اونکو عذاب گاڑھے سے اور وہ ہوائے گرم دوزخ کی تھی کہ اونکے نتھنون
سے گھسکر شرمگاہوں سے نکل گئی تمام اندامونکو اونکے ٹکڑے ٹکڑے کر گئی وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ اور یہہ تھے عاد یعنے آثار جو دیار احقاف مین
دیکھتے ہو قوم عاد کا ہی کہ انکار کیا انھونے ساتھ نشانیوں پروردگار اپنے کے وَعَصَوْا رُسُلَهٗ اور نافرمانی کی پیغمبرون اللہ کے سمجھ لیجئے کہ ایک پیغمبر
کا حکم نماننا سب پیغمبرونکا خلاف امر کرنا ہی وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اور پیروی کی حکم ہر سرکش عناد کرنیوالے کی یعنے نافرمانی
کی اوسکی کہ اونکو طرف اللہ کے بلاتا تھا اور فرمانبرداری کی اسکی جو اونکو طرف کفر کے راہ دکھاتا تھا وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اور پیچھے بھیجے گئے بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کے اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ خبردار ہو تحقیق قوم عاد نے کفر کیا
تھا ساتھ پروردگار اپنے کے اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ٭ خبردار ہو لعنت ہی واسطے قوم عاد کے کہ قوم ہود تھے بعد کی معنی دوری
رحمت کی ہین اور بعضونے ہلاکت کی لکھی ہین یعنے ہلاکت ہو جو قوم عاد کو اور دعا ہلاکت کی بعد ہلاکت کے دلیل استحقاق عذاب ہی اور
یہہ عاد اولی تھی کہ حضرت ہود علیہ السلام جنپر مبعوث تھے نہ عاد ارم کہ وہ عاد ثانیہ تھے وہ قوم ثمود کے ساتھ ہلاک ہوئے وَاِلٰى
ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اونکے صالح کو مراد اسسے اخوت نسبی ہی قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا صالح نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین کوئی واسطے تمھارے کوئی مستحق عبادت سوا اسکے هُوَ اَنْشَاَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ اوسینے پیدا کیا تمکو زمین سے یعنے آدم کو کہ پدر تمھارا ہی خاک سے پیدا کیا اور تم سب اوسکے نطفے سے ہوئے وَاسْتَعْمَرَكُمْ
فِيْهَا اور زندگانی اور بقا دی تمکو بیچ زمین کے مدارک مین ہی کہ عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے تین سو برس سے ہزار برس تک کی تھی یا تھین
قدرت دی اوپر عمارت زمین کے تو کہ محل کتنے بنائے اور نہرین کھودین اور درخت لگائے فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ بخشش مانگو اسسے
یعنے ایمان لاؤ تو کہ تمکو بخشے پھر رجوع کرو طرف عبادت اوسکی کے عبادت غیر اوسکی سے اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ تحقیق پروردگار میرا نزدیک ہی
دعا قبول کرنیوالا قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ کہا اونھون نے ای صالح تحقیق تھا تو بیچ ہمارے امید رکھا گیا
پہلے اسسے کہ دعوی نبوت کا کرتا ہی تو یعنے ہم چاہتے تھے کہ تجھے پادشاہ اپنا کرین یا مشیر کار اپنا ٹھہراوین یا امید رکھتے تھے ہم کہ
ہمارے دین مین تو متدین ہوگا اب جو تو یہہ باتین کرتا ہی وہ امید قطع ہوئی ہماری اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ

مِمَّا يَدْعُوْنَا اِلَيْهِ مُرِيْبٍ کیا منع کرتا ہی تو ہمکو یہہ کہ عبادت کرین ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے اور تحقیق ہم البتہ بیچ
شک کے ہین اوس چیز سے کہ پکارتا ہی تو ہمکو طرف اوسکے کہ توحید اور ترک عبادت اصنام ہی شک قلق مین ڈالنے والا اور گمان عقل کھونے
والا قَالَ يٰقَوْمِ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ کہا صالح علیہ السلام نے
ای قوم میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہوؤن اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی اوسنے مجھ کو اپنی طرف سے رسالت کہ رحمت ہی
پس کون مدد دیویگا مجھکو اور چھڑاویگا عذاب خدا سے اگر نافرمانی کروؤن اوسکی تبلیغ رسالت مین پس مین تمکو طرف اللہ کے پکارتا ہون اور تم مجھکو
طرف بت اپنے کے بلاتے ہو اور مجھسے جھگڑتے ہو فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ پس نہ زیادہ کروگے تم مجھکو سوا زیانکاری کے لکھا ہی کہ قوم
ثمود نے بعد جھگڑنے کے معجزہ طلب کیا چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا دعا سے صالح علیہ السلام کے پتھر سے ناقہ نکلا پھر صالح علیہ السلام نے یہہ معجزہ
دکھا کر ناقہ کے حق مین وصیت شروع کی وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ اور کہا ای قوم میری یہہ ہی
اونٹنی خدا کی واسطے تمہارے نشانی اوپر کمال قدرت اوسکے پس چھوڑ دو اوسکو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین خدا کے یعنے رزق اوسکا تمپر نہین اور
نفع اوسکا واسطے تمہارے ہی وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ٭ اور مت ہاتھ لگاؤ اوسکو ساتھ برائی کے پس پکڑ لیگا تمکو
عذاب نزدیک یعنے اسیوقت عذاب آئیگا مہلت نہ دکھائیگا فَعَقَرُوْهَا پس پانوؤن کاٹ ڈالے اوسکے اور تفصیل اسکی سورہ قمر مین آویگی پھر بچے
اوسکے پہاڑ پر چڑھکر تین آواز کئے صالح علیہ السلام اوسوقت قوم مین نہ تھے جب تشریف لائے لوگون نے احوال اوسکا بیان کیا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا
فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ط پس کہا صالح علیہ السلام نے کہ فائدہ اٹھاؤ زندگانی سے بیچ گھر اپنے کے تین دن بدہ جمعرات جمعہ اور ہفتہ کو تم پر
عذاب آویگا ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ٭ یہہ وعدہ ہی کہ نہین جھوٹھہ کیا گیا لکھا ہی کہ بدہ کے دن منہہ اونکے زرد ہوگئے جمعرات کے دن
سرخ ہوئے جمعہ کو سیاہ پھر ہفتے کے دن عذاب آیا فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا پس جب آیا حکم ہمارا
ساتھ عذاب اونکے نجات دی ہمنے صالح کو اور اون لوگونکو جو ایمان لائے تھے ساتھ اوسکے ساتھ فضل اور بخشش کے ہماری طرف سے ساتھ عمل اونکے
وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اور رسوائی سے اوس دن کی اور ہوسکتا ہی کہ مراد دن قیامت کا ہو اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ٭ تحقیق پروردگار
تیرا وہی زور آور نجات مومنین پر ہی غالب ہلاک اعدا پر ہی وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ اور پکڑا ان لوگونکو کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے
ساتھ کفر کے آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی زاد المسیر مین ہی کہ تین دن جو وعدہ حیات رکھتے تھے گھرونمین بیٹھکر قبرین کھودین اور
عذاب کے منتظر رہے جب چوتھے دن آفتاب طلوع ہوا اور عذاب نہ آیا گھرون سے نکلکر ایکدوسرے کو پکارنے لگے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام صورت
اصلی پر اپنے ظاہر ہوئے پانوؤن زمین پر سر آسمان پر کھولے ہوئے مشرق سے مغرب تک زرد قدم سبز بال سفید دندان پیشانی نورانی رخسارے
چمکتے ہوئے بال سرخ برنگ مرجان افق چھپ گیا ثمود یہہ حال دیکھتے ہی گھرونمین جا قبر مین در آئے جبرئیل علیہ السلام نے نعرہ مارا کہ موتوا
علیکم لعنۃ اللہ ایکبارگی سب مر گئے گھرونمین اونکے زلزلہ پڑا چھتین گر پڑین فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس فجر اٹھے یعنے ہوگئے بیچ گھرون
اپنے کے مردے زانو پر گرے ہوئے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ نہ بستی تھی بیچ گھرونکے وسیط مین ہی کہ حقتعالی نے اوس آواز سے جہانتک قوم ثمود
تھی مشرق اور مغرب اور جنگل اور پہاڑ مین سبکو ہلاک کردیا مگر ایک ابو رغال کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابو رغال کون تھا فرمایا کہ
قبیلہ ثقیف کا باپ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَا۠ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ خبردار ہو تحقیق قوم ثمود نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ خبردار ہو
لعنت ہووے واسطے قوم ثمود کے وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى اور تحقیق آئے بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے کہ گیارہ یا
بارہ یا نو یا سات یا آٹھ تھے بعضے کہتے ہین تین تھے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اوپر صورت جوانون سادہ رو صاحب جمال کے ابراہیم
علیہ السلام کے پاس ساتھ خوشخبری بیٹے کے یا ہلاک قوم لوط کے یا دوام خلت کے یا ظہور سید انبیا کے کہ خاتم پیغمبرونکے ہوئے ایسے باپکو ایسا
بیٹا چاہئے نظم پدر ہو وے تو ایسا ہو پسر ہو وے تو ایسا ہو ٭ صدف ہو وے تو ایسا ہو گہر ہو وے تو ایسا ہو ٭ منور کردیا سارا جہان مشرق سے تا

مغرب + اگر چرخ رسالت پر قمر ہووے تو ایسا ہو + سمجھ لیجیے کہ جو کہتے ہین تین فرشتے آئے تھے وہ تفصیل اوسکی یون بیان کرتے ہین کہ ہلاکت قوم
لوط علیہ السلام کیواسطے جبرئیل آئے تھے اور مژدہ ولد ابراہیم علیہ السلام کو اسرافیل لائے تھے اور محافظت کیواسطے لوط علیہ السلام اور اہل انکیکے
اور مکان سے انکے مؤتفکات مین میکائیل آئے تھے غرض جب یہہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے قَالُوا سَلَامًا کہنے لگے کہ سلام
بھیجتے ہین ہم تمپر سلام بھیجا کر قَالَ سَلَامٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے انکے جواب مین سلام ہے تمپر اور یہہ نہ پہچانا کہ فرشتے ہین مہمان سمجھکر
مہمانخانہ مین بٹھا دیا فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ پس نہ دیر کی کہ لے آیا گائی کا بچہ تلا ہوا اور دسترخوان بچھا کر کہا کھاؤ اونھونے ہاتھ نہ ڈالا
فَلَمَّا رَاٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً پس جب دیکھے ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہاتھ اونکے کہ مطلق نہین پہنچتے طرف
کھانیکے انجان ہوئے اونسے اور جیمین چھپایا اونسے خوف کیونکہ اس زمانہ مین جو کوئی کسی سے قصد بد رکھتا تھا اوسکا کھانا نہین کھاتا تھا پس
اونکی نگہبانی سے ڈرے کہ چور ہونگے اور ایذا کچھہ مجھے دینگے پھر جب فرشتون نے ابراہیم علیہ السلام کو ترسناک دیکھا قَالُوا لَا تَخَفْ اِنَّا اُرْسِلْنَا
اِلٰى قَوْمِ لُوطٍ کہا اونھونے ای ابراہیم مت ڈر تحقیق ہم فرشتے ہین بھیجے گئے طرف قوم لوط کے تو کہ عذاب کرین وَامْرَاَتُهُ قَائِمَةٌ اور
بی بی ابراہیم علیہ السلام کی سارہ بنت ہارون کھڑی تھی پردے کے پیچھے فرشتونکی باتین سنتی تھی یا واسطے خدمت کے مہمانونکے سرہانے کھڑی تھی
کیونکہ بوڑھی تھی فَضَحِكَتْ پس ہنسی واسطے خوشی کے کہ ابراہیم علیہ السلام کا ڈر گیا یا ہلاک اہل فساد کیواسطے بعضے کہتے ہین کہ ہنسنا اوسکا تعجب
کا تھا قوم لوط کی غفلت پر باوجود قرب عذاب کے یا تعجب یہہ تھا کہ فرشتے انسان بن آئے یا تعجب اوسکا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام تین شخصون
سے ڈر گئے باوجود اتنی حشمت اور خادمونکے غرض ہر طرح جب بی بی سارہ ہنسی فَبَشَّرْنَاهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَاءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوبَ پس
بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ بیٹے کے کہ اسحاق نام ہے اور پیچھے اسحاق کے یعقوب وجہ تخصیص بشارت کی بی بی سارہ کو یہہ ہے
کہ عورتونکو فرزند کی بہت خوشی ہوتی ہے اور دوسری ابراہیم علیہ السلام کا بی بی ہاجرہ سے اسمعیل نام فرزند تھا اور بی بی سارہ سے کچھ اولاد نہ تھی
پس جب مژدہ فرزند کا سنا قَالَتْ يَا وَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا کہا ای عجب ہے مجھکو کیا جنونگی مین اور حالانکہ مین بڈھیا
ہون کہ ایک کم سو برس کی عمر تھی اور یہہ خاوند میرا در آنحال کہ بوڑھا ہے کہ ایکسو بیس برس کی یا ایکسو بارہ برس کی عمر تھی اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ تحقیق
یہہ بات جو کہتے ہو تعجب کی ہے سمجھ لیجیے کہ تعجب عادت کی راہ سے کیا نہ قدرت کی راہ سے قَالُوا اَتَعْجَبِينَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کہا فرشتون نے
بی بی سارہ کو کیا تعجب کرتی ہے تو حکم اللہ کے سے **بیت** وہ قادر ہے برحق جو چاہے کرے + عجب کیا ہے بوڑھونکو فرزند دے رَحْمَتُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ رحمت ہے اللہ کی اور برکتین اوسکی اوپر تمہارے ای گھر والو سمجھ لیجیے کہ برکات یہہ ہین کہ تمام انبیائے
بنی اسرائیل ابراہیم علیہ السلام سے اور بی بی سارہ ہی سے ہوئے اِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ تحقیق اللہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ
اِبْرٰهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اسکو خوشخبری ولاد کی جھگڑنے لگا فرشتون
ہمارے بیچ شان قوم لوط علیہ السلام کے لکھا ہے کہ فرشتونکو کہا کہ تم ہلاک کروگے اوس قریے کو جسمین سو مومن ہون کہا نہین کہا اگر نوے ہون
کہا نہین اسیطرح دس دس کم کر کر دس تک پہنچے پھر پانچ پھر ایک کا پوچھا فرشتون نے کہا کہ جسمین ایک بھی مومن ہوگا اوسکے ہلاک کا ہمین حکم
نہین ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا اِنَّ فِيهَا لُوطًا تحقیق اس گانو مین لوط اور بیٹیان اوسکی ہین فرشتون نے کہا کہ ہم لوط اور اہل اوسکے کو وہان
سے نکال لیونگے اِنَّ اِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيبٌ تحقیق ابراہیم علیہ السلام تحمل والا تھا شتابی بدکارونسے بدلے کی نہین کرتا تھا آہین بھرنیوالا تھا اور
تاسف کرنیوالا آدمیونپر رجوع کرنیوالا طرف جناب الٰہی کے تھا سمجھ لیجیے کہ مذکور ان صفات کا دلالت کرتا ہے اوسپر کہ ابراہیم علیہ السلام کا فرشتون
سے جھگڑنا بسبب نرمی دل اور رحم کے تھا اور امید رکھتے تھے کہ عذاب ابھی نہ آوے تو شاید وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا يَا اِبْرٰهِيمُ اَعْرِضْ
عَنْ هٰذَا ای ابراہیم منہ پھیر لے اس جھگڑے سے اِنَّهُ قَدْ جَاءَ اَمْرُ رَبِّكَ تحقیق اب آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب اونکے
وَاِنَّهُمْ اٰتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ اور تحقیق وہ آنیوالا ہے انکو عذاب نہ پھیرا جاویگا ساتھ جھگڑے کے اور دعا کے فرشتون نے ابراہیم

علیہ السلام کو رخصت کر کر مؤتفکات کی راہ لی وہ چار بستیاں تھیں ہر ایک میں لاکھ مرد شمشیرزن تھے جب سدوم کے قریب پہنچے لوط علیہ السلام
وہاں تھے اونکو سلام کیا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور جب آئے فرشتے ہمارے لوط کے پاس ناخوش
ہوا ساتھ انکے اور تنگ ہوا ساتھ انکے دلمیں سمجھ لیجیے کہ کراہت مہمانداری کی نہ تھی بلکہ اونکی اچھی شکلیں دیکھکر بدی قوم کی سے اندیشہ
ناک ہوئے وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ اور کہا یہہ دن ہی سخت مجھپر لکھا ہی کہ حق تعالی نے فرشتونکو کہدیا تھا کہ جبتک لوط چار بار
بدی پر قوم کی گواہی نہ دے ہلاک نکیجیو لوط علیہ السلام نے مہمانونکو دیکھکر کہا کہ تمھیں خبر بدکاری اس شہر والونکی نہیں پہنچی تھی کہا کیا کہا شرم
آتی ہی مجھکو لیکن کہتا ہوں میں کہ بدترین عالم یہہ قوم ہیں جبرئیل نے میکائیل کیطرف اشارت کی کہ یہہ ایک گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام انکو
لیکر شہر کو چلے دروازہ میں پہنچکر وہی بات پھر کہی شہر میں آکر پھر کہی گھر میں پہنچکر پھر اوسیکا اعادہ کیا چار گواہیاں ہو چکیں بعضوں نے
مہمانونکو لوط علیہ السلام کے دیکھکر اورونکو خبر کردی یا زن نے لوط علیہ السلام کی اکابر قوم کو کہدیا وہ دروازہ پر لوط علیہ السلام کے آئے
وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ اور آئی لوط علیہ السلام کے پاس قوم اوسکی دوڑتی ہوئی طرف اوسکے وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ
السَّيِّئَاتِ اور پہلے اس سے کیا کرتے تھے برائیاں لواطت اور کبوتر بازی اور صغیر زنی محلونمیں اور سرراہ بیٹھنا استہزا کیواسطے جب
قوم نے دروازہ پر لوط علیہ السلام کے آکر مہمانونکو طلب کیا قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ کہا لوط علیہ السلام نے اے قوم میری
یہہ ہیں بیٹیاں میری اونکو نہ مانگو وہ بہت پاکیزہ ہیں واسطے تمھاری تزویج ساتھ انکے بشرط ایمان ہوگی ایمان لاؤ اور انسے نکاح کرو
یا شریعت میں انکی تزویج مومنونکے ساتھ کفار کی ہو سکتی ہوگی حضرت لوط علیہ السلام نے کمال فتوت اور کرم اور حمیت سے بیٹیونکو فدا مہمانونکا
کیا بعضونے کہا ہی کہ مراد بنات سے انہیں کی عورتیں ہیں کیونکہ ہر پیغمبر پدر امت کا ہی تربیت اور شفقت کی راہ سے یعنے اپنی بیبیونکو
چاہو کہ تمپر حلال ہیں فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي پس ڈرو الله سے اور بچو گناہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو بیچ مہمانوں میرے کے
أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ کیا نہیں تم میں سے کوئی مرد راہ یافتہ کہ تمھیں پند دے اور بدکاری سے باز رکھے قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا
فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ کہا اونھوں نے اے لوط تحقیق جانتا ہی تو کہ نہیں واسطے ہمارے بیچ بیٹیوں تیری کے کچھ حاجت وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا
نُرِيدُ اور تحقیق تو جانتا ہی جو کچھ ارادہ کرتے ہیں ہم اوسے فاحشہ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ کہا لوط نے
جواب میں اونکے کاش ہوتی واسطے میرے ساتھ قطع تمھاری قوت کہ دفع کرتا میں تمکو یا جگہہ پکڑتا میں طرف قلعہ محکم کے لکھا ہی کہ لوط علیہ السلام
نے دروازہ بند کر لیا تھا دیوار کی آڑ میں مجادلہ کرتے تھے اونھوں نے دیوار میں شگاف کر کر چاہا کہ اندر آویں لوط علیہ السلام مضطرب اور اندوگین
ہوئے فرشتوں نے جو اونکا یہہ حال دیکھا قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ کہا اے لوط تحقیق ہم بھیجے گئے پروردگار تیرے کے
ہیں اور اونکے عذاب کو نازل ہوئے ہیں دل قوی رکھ کہ یہہ ہرگز نہ پہنچ سکینگے طرف تیرے واسطے ضرر اور ایذا کے یعنے کچھ تجھکو ضرر نہ دے
سکینگے تو یہاں سے باہر نکل اور ہمیں ساتھ اونکے چھوڑ دے جبرئیل نے پھر آگے بڑھکر پر اپنے اونکے منہوں نے ملے سب اندھے ہوگئے اور لوط علیہ السلام
کے گھر سے بھاگے اور کہتے تھے حذر کرو مہمانان لوط سے جادوگر ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا
يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ پس لے چل لوگوں اپنے کو ایک ٹکڑے رات کے یعنے تھوڑی رات گئی اور چاہیے کہ نہ التفات کرے اور
نہ منہہ موڑے تم میں سے کوئی یعنے سب اہل اپنے کو لیجا کر بی بی اپنی کو کہ وہ کافرہ ہی إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ تحقیق وہ پہنچنے والا
ہی بی بی تیری کو جو کچھ پہنچیگا انکو یعنے وہ بھی مثل باقی کفار کے ہلاک ہوگی لوط علیہ السلام نے نہایت تنگدلی سے کہا کہ کب ہلاک ہونگے جبرئیل علیہ السلام نے کہا
إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ تحقیق وقت وعدہ عذاب اونکا صبح ہی لوط نے کہا ابھی صبح دور ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ
کیا نہیں ہی صبح نزدیک یعنے نزدیک ہی فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا پس جب آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اونکے جبرئیل کو کہا اوسنے اپنے پر و نیر اس
شہر کو اٹھا لیا یہانتک کہ آواز سگ اور خروس مرغ اونکی اہل آسمان نے سنی پھر حکم کیا ہمنے اوسنے گرا دیا اور ہمنے ساتھ قدرت کاملہ کے

جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا کیا ہمنے اوپر اس شہر کا نیچے اوسکے یعنے الٹ دیا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ اور برسائی ہم نے
بارش اوپر اوس شہر کے الٹنے کے بعد پتھر کنکر کی یا سجیل نام پہاڑ کا ہی کہ آسمان پر ہے یا نام آسمان دنیا کا ہی یا سجین ہی کہ نام دوزخ
کا ہی یعنے وہ پتھر آسمانی تھے یا جہنمی اور وہ تھے مَّنضُودٍ مُّسَوَّمَةً تہ بتہ نشان کئے ہوئے ساتھ لکیروں سیاہ اور سفید کے یا نام اسکے جسکی
ہلاک کے واسطے مقرر تھا اور وہ تیار ہوئے تھے عِندَ رَبِّكَ نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے عذاب اونکے زیادتی ہیں ہی کہ بڑا انکا
مٹکے برابر تھا اور چھوٹا سبو کے اور ایک قول یہہ ہے کہ پتھر واسطے اوس جماعت کے برسے جو اس دیار میں نتھے جہان کوئی اس قوم کا تھا
وہاں اوسکے نام کا پتھر سر پر اوسکے گرا اور ہلاک کیا لکھا ہی کہ ایک شخص اس قوم کا حرم میں تھا چالیس دن اوسکے نام کا پتھر ہوا میں معلق
رہا جب وہ وہاں نکلا سر پر گرا اوسکو ہلاک کر ڈالا وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ اور نہیں وہ پتھر عذاب کا ظالموں سے دور کیونکہ وہ مستحق
اوسکے ہیں کہ پتھر اوپر برسیں بیت کیا عجب ظالموں پہ برسیں سنگ + کہ اوسکے ہیں لائق اونکے ڈھنگ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا
اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے یا طرف اہل بلدہ مدین کے بھائی اونکے شعیب علیہ السلام کو قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ
غَيْرُهُ کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہیں واسطے تمہارے کوئی مستحق عبادت کے سوا اوسکے وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيزَانَ اور مت کم کرو ناپ کو اور تول کو إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو بیچ تونگری اور نعمت کے یعنے تم کچھ محتاج نہیں کہ
خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو تمہیں چاہیئے کہ اپنے مال میں سے لوگونکو دو نہ کہ اورونکا حق رکھو وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝
اور تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے بسبب اوس خیانت کے عذاب دن گھیرنے والے کے سے سمجھ لیجئے کہ وصف دنکا ساتھ احاطہ کے کہ صفت عذاب
ہی واسطے وقوع اوسکے ہی بیچ دن کے یعنے اوس دن عذاب تمہیں گھیر لیگا پھر کسیطرف چھوٹکر نجا سکوگے اور وہ دن قیامت کا ہی یا دن
عذاب و ہلاکت اونکے کا اور بعد نہی نقصان کیل اور وزن کے امر کیا ساتھ پورا کرنے اونکے اور یہہ نہایت مبالغہ ہے وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ اور اے قوم میری پورا کرو ناپ اور تول کو ساتھ انصاف کے اور وہ قوم سوا اوس تول ناپ کے خیانت سے اور یہہ کرتے تھے
کہ جو مول لیتے اوسکی قیمت میں سے بھی رکھہ لیتے تھے اور درہم اور دینار کے کنارونمیں سے کاٹ لیتے تھے سو فرمایا وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
اور مت کم کر کے دو لوگونکو چیزیں یعنے قیمت میں سے مت رکھو اور درہم اور دینار میں سے مت کاٹو وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور
مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ باقی رکھا ہوا خدا کا حلال بعد ترک حرام کے سے بہتر ہی
واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝ اور نہیں میں اوپر تمہارے نگہبان کہ قبایح سے بچاؤں یا عذاب سے چھڑاؤں
بلکہ میں رسول ہوں ناصح اور پیغام رسا مجھے پیغام پہنچا دینا ہی فقط بیت تم سے کرے جو جور وکسکا دل و دماغ ہے + میں ہوں
رسول کبریا کام میرا ابلاغ ہی + لکھا ہی کہ انبیا علیہم السلام دو قسم تھے بعضونکو حرب کفار کا حکم تھا جیسے موسیٰ اور داؤد اور سلیمان
علیہم السلام اور بعضونکو نتھا شعیب علیہ السلام اونمیں سے تھے کہ رخصت جنگ نہیں رکھتے تھے تمام دن قوم کو نصیحت کرتے تھے تمام شب
نماز پڑھتے تھے قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ کہا قوم نے
اے شعیب کیا نماز تیری حکم کرتی ہی تجھکو یہہ کہ چھوڑ دیں ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے بتوں سے یا یہہ کہ ترک کریں ہم جو
کچھ کہ کرتے ہیں ہم بیچ مالوں اپنے کے جو کچھ کہ چاہیں نہی ہی کم ناپنے یا کم تولنے یا قیمت رکھہ لینے یا درہم یا دینار کا کنارہ کاٹنے سے
إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ۝ تحقیق تو البتہ تحمل والا بھلا آدمی راہ یافتہ ہی اپنے زعم میں یا یہہ بات اٹک کر کہتے تھے مراد اوسکی
ضد لیتے تھے قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا کہا شعیب نے اے قوم میری کیا
دیکھا تمنے اگر ہوں میں اوپر دلیل ظاہر کے پروردگار اپنے سے اور دیا ہی اوسنے مجھکو اپنی طرف سے رزق نیک یعنے نبوت اور رسالت یا
مال حلال بے خیانت یا مجھے دولت کمال اور تکمیل اوسنے دی اور سعادت روحانی عطا کی روا ہی کہ میں اوسکی وحی میں خیانت کروں

وَمَا اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْھٰکُمْ عَنْہُ اور نہین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ مخالفت کرون تمھاری طرف اوس چیز کے کہ منع کرتا ہون
تمکو اوس سے یعنے جس سے تمھین منع کرونگا اوس سے آپ بھی باز رہونگا یہہ نہین کہ تمکو منع کرون اور آپ کرنے لگون اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ
مَا اسْتَطَعْتُ نہین ارادہ کرتا ہون مگر کام سنوارنا تمھارا جبتک کہ طاقت رکھون وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ اور نہین توفیق میری
مگر بیچ کام سنوارنے کے یا بیچ پہنچنے منزل مقصود کے مگر ساتھ مدد اور ہدایت اوسکے عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ اوپر اوسکے توکل کی مینے
کہ وہ سب چیز پر قادر ہے اور غیر اوسکے سب عاجز ہین اور طرف اوسی کے رجوع کرتا ہون جس چیز مین کہ نیت کرتا ہون وَیٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ
شِقَاقِیْٓ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ ھُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ اور اے قوم میری نہ باعث ہو تمکو مخالفت میری یہہ کہ
پہنچ جاوے تمکو مانند اوس چیز کے کہ پہنچی تھی قوم نوح علیہ السلام کو طوفان سے اور قوم ہود علیہ السلام کو باد صرصر سے اور قوم صالح کو
آواز تند سے وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْکُمْ بِبَعِیْدٍ اور نہین قوم لوط کی تم سے دور یعنے مکان اور زمان مین تم سے نزدیک ہین اگر اقوام گذشتہ
سے عبرت نہین پکڑتے تم تو اونسے عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھ ایمان کے
پھر رجوع کرو طرف عبادت اوسکی کے پرستش غیر اوسکی سے اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہے استغفار کرنے
والونکا دوست رکھنے والا ہے توبہ کرنیوالونکو وودود بمعنے فاعل اور مفعول دونون آیا ہے یعنے وہ دوست رکھنے والا ہے بندونکا
اور دوست رکھا گیا ہے کہ بندے اوسے دوست رکھتے ہین حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ نے شرح اسماء اللہ مین معنے ودود
کے یہہ لکھے ہین کہ دوست رکھنے والا نیکی کا سب خلق کے اور دوست رکھا گیا دلونکا جو بیچ ہین یعنے وہ نیکونکو دوست رکھتا ہے نیک اوسے
دوست رکھتے ہین اور حقیقت مین محبت اوسکی فرع محبت حق ہے کیونکہ اصل حسن اور احسان کہ موجب وداد ہے سوا اوسکے ثابت نہین

نظم عشق بیوجہ نہین ہے رافت + حسن جانان سبب الفت ہے + اوسکا مکھڑا ہے جو وہ رشک پری + ہم دیوانونکے لئے آفت ہے

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَہُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ کہا اونھونے اے شعیب نہین سمجھتے ہم بہت جو کچھ کہ کہتا ہے تو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور
کسیکے مال مین خیانت نکرو اور یہہ واسطے قصور عقل اور عدم تفکر اوسکے تھا یا عناد کی راہ سے کہتے تھے والا حضرت شعیب خطیب الانبیا
تھے اونکی بات کسطرح نہین سمجھتے تھے اور کہا اونھونے وَاِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْنَا ضَعِیْفًا اور ہم دیکھتے ہین تجھکو درمیان اپنے ضعیف بصر یا کم
زور وَلَوْلَا رَھْطُکَ لَرَجَمْنٰکَ اور اگر نہوتی قوم اور برادری تیری کہ ہمارے دین مین ہین اور ہم اونکو عزیز رکھتے ہین البتہ سنگسار
کرڈالتے ہم تجھکو وَمَآ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ اور نہین تو اوپر ہمارے قدر اور مرتبے والا ایسا کہ عزت تیری مانع رجم کی یا موجب رحم کے ہو
قَالَ یٰقَوْمِ اَرَھْطِیْٓ اَعَزُّ عَلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ کہا شعیب علیہ السلام نے اے قوم میری کیا برادری میری عزیز تر ہے اوپر تمھارے اور دوست تر ہے اللہ سے وَاتَّخَذْتُمُوْہُ
وَرَآءَکُمْ ظِھْرِیًّا اور پکڑا تمنے امر الٰہی کو پیچھے پیٹھ اپنی کے ڈالا ہوا یعنے میری برادری کا لحاظ کیا اور اوسکے حکم کو پس پشت ڈالا اِنَّ
رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم گھیرنیوالا ہے یعنے آگاہ ہے اس سے کچھ چھپا نہین جزا موافق
اوسکے دیگا وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ اور اے قوم میری عمل کرو اوپر جگہہ اپنے کے یا حال اپنے کے کہ رکھتے ہو شرک اور
بخس سے مین بھی عمل کرنیوالا ہون اور اپنے کام مین قائم سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ یَّاْتِیْہِ عَذَابٌ یُّخْزِیْہِ وَمَنْ ھُوَ کَاذِبٌ البتہ جانوگے
تم کون شخص ہے کہ آویگا اوسکو عذاب کہ رسوا کرے اوسکو یا بفضیحت تمام ہلاک کرے اور کون ہے کہ وہ جھوٹھا ہے یعنے شتاب تم جانوگے کہ مین حق پر
ہون یا تم وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ رَقِیْبٌ اور منتظر رہو اوسکے جو مین کہتا ہون تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے منتظر ہون وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا
نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا اور جب آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو اور اون لوگونکو کہ ایمان لائے تھے
ساتھ اوسکے ساتھ رحمت کے ہماری طرف سے وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَۃُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ اور پکڑا اون لوگونکو
کہ ظلم کیا تھا آواز تندنے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی اونھونے کہا موتوا جمیعا یعنے مرجاؤ سب پس صبح اٹھے بیچ گھرون اپنے کے موئے زانو

پرگرے كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اوسکے أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ خبردار ہو ہلاکت اور لعنت ہی قوم مدین کو جیسی
کہ ہلاکت اور لعنت ہوئی قوم ثمود کو اہل مدین کو قوم ثمود سے تشبیہ اسواسطے فرمائی کہ ہلاکت دونوں کی ایکطرح کے عذاب سے تھی کہ صیحہ جبرئیل علیہ
السلام تھا تیسیر میں ہی کہ ابن عباس رض نے فرمایا کہ نہیں ہلاک ہوئیں دو امتیں ایک عذاب سے مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام لیکن
قوم ثمود کو آواز تند جبرئیل نے کہ تحت سے ہوا تھا اور قوم مدین کو فوق سے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ اور بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانیونکے اور معجزے ظاہر کے کہ عصا اور ید بیضا تھا طرف فرعون کے اور
سردارون اوسکیکے پیروی کی اونھوننے حکم فرعون کی بیچ نماننے موسیٰ علیہ السلام کے وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ اور نتھا حکم فرعون کا درست
اور صواب اور جو یہان متابعت فرعون کی کئی تو وہان قیامت میں بھی اسکے تابع ہونگے يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ
آگے چلیگا فرعون قوم اپنی کے بیچ دن قیامت کے پس جا کھڑا کردیگا اونکو آگ پر وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ اور برا ہی گھاٹ لا کھڑا کیا گیا
یعنے بری جگہہ پر کھڑا کردیگا وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور تحقیق پیچھے بھیجی گئی فرعون اور قوم اوسکی کو بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن
قیامت کے بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ بری ہی بخشش دی گئی اونکو یعنے لعنت دنیا اور آخرت کی ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا
قَائِمٌ وَحَصِيدٌ یہہ ہیں بعضی خبرین بستیونکی بیان کرتے ہیں ہم اوپر تیرے اونمین سے بعضے قائم ہیں اور بعضی جڑ سے کٹگئی قائم وہ ہے
کہ آثار اوسکے باقی ہیں جیسے دیار عاد اور ثمود اور جڑ سے کٹے وہ ہیں کہ کچھ آثار اوسکے نہیں رہے جیسے دیار قوم نوح علیہ السلام وَمَا
ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ اور نہیں ظلم کیا تھا ہمنے ان بستی والون پر ساتھ ہلاک کرنے اونکیکے اور لیکن ظلم کیا اونھوننے جانون اپنی
پر ساتھ ایسے عمل کرنیکے کہ موجب عذاب کے تھے فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ
پس نہ نفع کیا یا نہ دفع کیا اونکے معبودون اونکے نے جو عبادت کرتے تھے سوا اسکے کچھ جب آیا حکم پروردگار تیریکا ساتھ عذاب اونکے کے
وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ اور نہ زیادہ کیا اونکو سوا زیان اور ہلاک کرنیکے وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور
اسیطرح پکڑنا ہی پروردگار تیریکا جسوقت کہ پکڑتا ہی اہل بستیونکو اور حالانکہ ظالم ہون إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ تحقیق پکڑنا اوسکا
دردناک ہی سخت اوس پکڑ سے کسیکو رہائی کی نہیں إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ تحقیق بیچ اوسکے کہ ذکر کئے
ہمنے قصے البتہ عبرت ہی واسطے اوس شخصکے کہ ڈرتا ہی عذاب آخرت سے ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ یہہ دن
قیامت کا ایک دن ہی کہ جمع کئے جاوینگے واسطے اوسکے لوگ اور وہ ایک دن ہی حاضر کیا گیا کہ اہل آسمان و زمین اوسمین حاضر
ہونگے وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ اور نہیں ڈھیل کرتے ہم اوسکو مگر واسطے ایکوقت گنے ہوئے کے یعنے جبتک کہ وہ وقت
نہین آیا قیامت قائم نہوگی يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ جبدن کہ آویگا وہ روز قیامت نہ بولیگا کوئی جی بات فائدے کی
مگر ساتھ حکم اللہ کے سمجھ لیجئے کہ یہہ ایک موقف خاص میں ہوگا اور ایک موقف میں کوئی بولیگا نہیں هذا يوم لا ينطقون ولا
يؤذن لهم فيعتذرون فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ پس بعضے اونمین سے بدبخت ہیں دوزخی اور بعضے نیکبخت جنتی شقیق بلخی قدس
سرہ نے کہا کہ علامت سعادت کی پانچ ہیں نرمی دل اور کثرت گریہ اور نفرت دنیا اور کوتاہی امل اور شرمندگی اور نشانیان
شقاوت کی بھی پانچ ہیں سختی دل اور خشکی دیدہ اور رغبت دنیا اور طول امل اور بیحیائی شیخ ابوسعید خراز رح نے کہا کہ حق تعالے
نے اس سورہ میں دو کار عظیم بیان فرمائے ایک سیاست جباری اور سطوت قہاری کہ کفار کی بیخ دنیا داکھیڑی دوسری حکم ازلی
کہ سعادت اور شقاوت میں خلق کے مقرر ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت اس خبر کے سے اور دہشت اس حکم کے سے فرمایا
کہ بوڑھا کیا مجھکو سورہ ہود نے فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ
آگ کے ہیں واسطے اونکے بیچ اوسکے چلانا ہی آواز سخت سے اور آواز ضعیف سے زفیر آواز شدید کو کہتے ہیں اور استعمال اسکا

ابتدا میں ساتھ گدھے کی آواز کے ہے اور شہیق کا آخر میں **فرد** فریاد اشقیا کو سنتا ہی کون را فت ﷺ دوزخ کے رنج سے گر
جلائے ہیں گدھے سے ﷺ اور وہ اوسی وا ویلا میں خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ آگ کے
جب تلک رہینگے آسمان اور زمین یہہ کلمہ عرف عرب میں ہمیشگی کے واسطے آتا ہی یہہ نہیں کہ جبتک آسمان زمین ہیں جب ہی تک یہہ
آگ میں رہینگے پھر نہیں رہینگے کیونکہ نص سے دوام اہل نار اور انقطاع دوام ارض وسما ثابت ہے پس یہہ معنے ہیں کہ اشقیا ہمیشہ
دوزخ میں رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ اونکو عذاب نار سے عذاب زمہریر میں گرفتار کرے یا اور طرح کے
عذاب دے کہ دوزخ میں طرح طرح کے عذاب ہیں ایک یہہ بھی ہے کہ آگ سے جلا دے پس استثنا خلود سے عذاب نار کے ہے
نہ خلود سے دوزخ کے اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ تحقیق پروردگار تیرا کرنیوالا ہی جو کچھ کہ چاہے انواع عذاب اور تعذیب سے
وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور جو لوگ کہ نیکبخت کئے گئے پس بیچ
بہشت کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے جبتک کہ رہیں آسمان اور زمین آخرت کے کہ موافق آیت یوم تبدل الارض
غیر الارض والسموات کے بدلے اس آسمان و زمین کے ہونگے فتوحات مکیہ میں ہے کہ دوام آسمان و زمین باعتبار جوہر انکے
کے مراد ہے نہ باعتبار صورت کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فوق اور تحت ہی کیونکہ عرب والے جو بالائے سر ہے اوسے
آسمان کہتے ہیں اور جو زیر قدم ہے اوسے ارض کہتے ہیں پس جبتک تحت اور فوق ہوں نیکبخت جنت میں رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ
مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ اونکو نعیم جنان سے زیادہ تر مرتبہ دے کہ رویت اور رضوان ہے یا اور ایسی نعمت دے کہ اوسکی ماہیت نہ
جانے کوئی مگر وہی کہ عالم تمام معلومات کا ہے اور نکتہ فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین مؤید اس قول کا ہی کچھ شرح
اوسکی بیچ سورہ توبہ کے آیت ورضوان من اللہ اکبر میں مذکور ہوئی ہے سمجھ لیجئے کہ اس استثنا میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں ذکر
اونکا موجب طوالت ہی معالم میں ہے کہ اللہ اس استثنا کا دانا تر ہے عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ بخشش ہی غیر کاٹی گئی یعنے کہیں نہیں
تھمیں بے نہایت چلی گئی ہے فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا یَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ پس مت ہو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ عبادت کرتے ہیں یہہ گروہ
مشرک کہ گمراہی ہی آخر ہلاک کردیگی جیسے کفر پہلی امتوں کا موجب عذاب کا اونکے ہوا سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہے اور مراد امت ہے مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ نہیں عبادت کرتے مشرک بتوں کی مگر
جیسی عبادت کرتے تھے باپ اونکے پہلے اونسے یعنے ساتھ باطل کے وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ تحقیق ہم پورا
دینے والے ہیں اونکو حصہ اونکا عذاب سے دراں حال کہ وہ حصہ نہ کم کیا گیا ہو وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ
اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت پس اختلاف کیا گیا بیچ اوسکے یعنے قوم نے اختلاف کیا بعضے اوسپر ایمان لائے اور بعضے
کافر ہوئے جیسے تیری قوم نے اختلاف کیا قرآن میں وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے
گذری پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر عذاب انکے کے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان قوم موسی علیہ السلام کے تو کہ مبطل ہلاک
ہوجاتا اور محق نجات پاتا وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ اور تحقیق کفار قوم تیرے کے البتہ بیچ شک کے ہیں قرآن سے شک کہ گھبرا
دینے والا ہی یعنے وہ گمان کہ نفس کو مضطرب کرے اور دلکو قلق میں ڈالے اور عقل کو پراگندہ کرے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ رَبُّكَ
اَعْمَالَهُمْ اور تحقیق ہر ایک مخلوقوں میں سے جب جاویگا روبرو اوسکے البتہ پورا دیگا اونکو پروردگار تیرا جزائے عمل اونکی کشاف
میں ہی کہ لام لما کا توطیہ قسم ہے اور تنوین عوض مضاف الیہ اور ما زائدہ ہے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے وان کلهم لیوفینهم اور بعضوں
نے کہا ہی کہ ان نافیہ ہے اور لما بمعنی الا ہے یعنے نہیں کوئی مگر تمام دیگا پروردگار جزا عمل اونکی اِنَّهٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ تحقیق
وہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہیں خبردار ہے **بلیت** جزا دیگا جیسا انکا ہے ﷺ کہ سب کا ہے وہ خبردار ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ

وَمَنْ تَابَ مَعَكَ پس سیدھا رہ جسطرح سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جنھون نے کہ توبہ کی کفر سے اور ایمان لائے ساتھ تیرے استقامت وہ ہے کہ مستقیم ہو امر اور نہی پر امام قشیری نے کہا کہ مستقیم وہ ہے کہ راہ حق سے نہ پھرے جبتک کہ منزل وصل کو نہ پہنچے جرجانی نے کہا کہ طالب کرامت مت ہو طالب استقامت ہو بیت طلب کر تو رافت سدا استقامت * سمجھ استقامت کو فوق کرامت * محمد بن فضل نے کہا وہ چیز کہ ہونے اوسکے سے سب نیکیان نیک ہووین اور نہونے اوسکے سے سب بدیان بد ہون استقامت ہے شیخ الاسلام نے یہہ بات سنکر کہا کہ اوسنے بہت نیک کہا دلیل اسکی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے کہا استقامت نظام الدین اولیا سے اونکے پیر شیخ فریدالدین گنج شکر نے پوچھا کہ تیرے واسطے کیا دعا کرون کہا استقامت ابو علی سنوسی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ مین دیکھا مین نے پوچھا کہ سبب شیب کا آپکے سورہ ہود مین کیا چیز ہے فرمایا فاستقم کما امرت سچ ہے کہ نظم استقامت کمال مشکل ہے جیسے ہی امر کسکو حاصل ہے * ہان رسول خدا ہی ورا * ہین امام اس مقام کے بخدا * اور جسپر کہ ہووے فضل حق * بار کر دے ٹھا بہ ابن ذورقا * جسکو حق نے دیا نہین یہہ مقام * اوسکا بے فائدہ ہے رنج تمام * ابو علی دقاق نے کہا کہ استقامت وہ ہے کہ سر اپنے کو ماسوی اللہ سے محفوظ رکھے نظم خطرہ ماسوا نہ دلمین سمائے * اور سر مین خیال غیر نہ آئے * جی مین رافت بندہ اوسیکا ہو دھیان *:* کچھ نہو بیک لبا اوسیکا ہو دھیان * یہی پس استقامت ایجان ہے * یہی فوق کرامت ایجان ہے * وَلَا تَطْغَوْا اور مت حد سے گذرو اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ ساتھ چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور نجھکو طرف اون لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے اونسے دوستی نکرو اور اونکا کہا نمانو اور اونکے مددگار نہو ظلم مین سفیان ثوری رح نے کہا کہ جو کوئی قلم واسطے ظالمونکے تراشے یا سیاہی اونکی دوات مین ڈالے یا کاغذ اونکے ہاتھ مین دے لکھنے کو وہ بھی ظلم مین اونکا شریک ہے ایک نے پوچھا کہ اگر ظالم جنگل مین پیاسا مرجاوے پانی دین کہا نہ کہا جو مرجاوے کہا مرجانے دو مصرعہ ایسے جینے سے موت ہے بہتر * پس حقتعالی کمال رحمت اپنی سے فرماتا ہے کہ میل طرف ظالمون کے مت کرو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس لگیگی تمکو آگ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی دوست کہ عذاب تم سے دفع کرے پھر نہ مدد کئے جاؤگے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اور قائم کر نماز کو دونون طرف دن کے اور کتنی ساعتین رات کی سمجھ لیجئے کہ دن طرف اعلی مین نماز صبح ہے اور طرف اسفل مین نماز ظہر اور عصر ہے اور ساعات شب مین نماز مغرب اور عشا ہے لکھا ہے کہ عمر بن غزیہ رض خرمے بیچتا تھا ایک زن صاحب جمال خرمے خریدنیکو آئی کہا خرمے اچھے گھر مین ہین وہ گھر مین گئی اوسکو بوسہ لیا پھر اوسیوقت پشیمان ہوکر حضور نبوی مین روتا ہوا آیا اور احوال اپنا عرض کیا آیت اتری کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ تحقیق نیکیان یعنے نمازین پانچوقت کی لیجاتی ہین اور محو کرتی ہین برائیونکو کہ سوا کبیرون کے ہون حضرت ع نے پوچھا کہ نماز عصر کی تونے میرے ساتھ پڑھی تھی اوسنے کہا پڑھی تھی فرمایا یہہ کفارہ اوس گناہ تیرے کا ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ خاص اوسیکے واسطے ہے فرمایا نہین عام سب لوگونکے واسطے ہے جیسا کہ صحیحین مین ابن مسعود رض سے مروی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ نام اوس شخصکا ابو الیسر تھا قبیلہ انصار سے چنانچہ شرح مشکوۃ مین اور مؤید اس حدیث کے ہے حدیث ابو ہریرہ کی کہ کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة الخمس والجمعة ای صلوة الجمعة ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینهن اذا اجتنب الکبائر رواہ مسلم یعنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچون اور نماز جمعہ تا نماز جمعہ دیگر اور روزے رمضان کے تا روزہ ماہ رمضان دیگر دور کرنیوالے ہین گناہونکے کہ درمیان انکے واقع ہوئے ہین جسوقت پرہیز کئے جاوین گناہ کبیرہ سے کہ وہ نہین بخشے جاوینگے مگر ساتھ توبہ کے روایت کیا ہے اسکو مسلم نے اور جو کوئی کہے کہ جو صغائر نماز پنجگانہ سے بخشے گئے تو جمعہ کیواسطے کیا رہے اور جو جمعہ سے معاف ہووینگے تو رمضان کسکا کفارہ ہوگا کہتے ہین ہم کہ یہہ اعمال سب مکفر ہین اگر ایک نہوا دوسرا ہوجاتا ہے مثلاً اگر ایک نے نمازین قصور کیا جمعہ مکفر ہوگا اور اگر جمعہ مین یا دونون مین تقصیر کی رمضان مکفر ہوگا اور جب سبکو خوب ادا کیا نور علی نور ہے

مثل اوس شخص کے کہ بہت چراغ روشن کئے کہ ہر ایک روشنی خانیکے واسطے کافی ہی **بیت** نور طاعات سے ہی اسی رافت + ماحی ظلمت و
معاصی ہی + بحر الحقائق مین ہی کہ انوار ذکر اور مراقبہ کے بیچ دونون طرف دنکے اور ساعات شبکی ظلمات کو ان اوقات کے کہ حوائج نفسانی مین
صرف ہوئے ہین دفع کرتے ہین بعضونے کہا ہی کہ حسنات کہنا ان اربع کلمات کا ہی کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ یہہ فرمان اور یہہ وعدہ نصیحت ہی واسطے ذکر کرنیوالون کے وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اور صبر
کر بجا لانے پر امر کے اور رہنے پر نہی سے پس تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا اجر اور ثواب نیکی کرنیوالونکا سمجھ لیجیے کہ **بیت** مظہر بجائے مضمر لانے
مین ہی اشارت + یعنے ہی صبر احسان احسان سے گذرمت فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ پس کیون نہوئے ان قرنون
مین سے کہ پہلے تمسے تھے صاحب عقل اور شعور کے يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ کہ منع کرتے تھے
مفسدونکو فساد دینے بیچ زمین کے تاکہ عذاب نہ اُترے لیکن تھوڑے تھے ان لوگو مین سے کہ نجات دی ہمنے اونکو عذاب سے گذرے ہوؤن
مین سے کہ وہ منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ اور پیروی کی اُن لوگون نے کہ کافر تھے اوس چیز کی کہ
دولت دی گئی تھی بیچ اوسکے یعنے اپنی آرزؤن کی متابعت کی وہ ہین گنہگار کفار وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ
اور نہ تھا پروردگار تیرا کہ ہلاک کرے بستیونکو ساتھ شرک کے اور حالانکہ اہل اوسکے صلاح مین لانیوالے ہون درمیان ایکدوسرےکے کامون کو
یعنے فقط شرک سے ہلاک نہین کرتا جبتک کہ فساد اور ظلم ساتھ اوسکے نہ ملے یہین سے کہتے ہین کہ الملك يبقى بالعدل مع الكفر ولا يبقى
بالظلم مع الاسلام **نظم** عدل سے جان ہی بقائے ملک + ظلم ہو وے تو کیون نہ جائے ملک + رہتا ہی ملک کا فر عادل + اور نہ با ظلم مسلم
عادل + وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگون کو امت ایک دین واحد پر وَلَا يَزَالُوْنَ
مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ اور ہمیشہ زمین کے اختلاف کرنیوالے حق اور باطل مین جیسے یہود اور نصاری اور مجوس مگر جنکو مہربانی کریگا
پروردگار تیرا اور راہ ایمان کی دکھاویگا جیسے مکے والے جو مسلمان ہین یا یہہ کہ مختلف زمین کے روزی مین کوئی تونگر کوئی درویش ہوگا
مگر جسپر کہ رحم کرے رب تیرا اور راہ قناعت کی دکھاوے وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ اور اسیواسطے پیدا کیا ہی اونکو اور واسطے رحمت کے پیدا کیا ہی
راہ پانیوالون کو وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی جو فرشتون سے
کہی تھی کہ البتہ مین بھرونگا دوزخکو گنہگار جنون سے اور آدمیون سے اکٹھے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ
اور ہر ایک بیان کرتے ہیم اوپر تیرے خبرون سے پیغمبرونکی وہ چیز کہ ثابت کرتے ہین ہم ساتھ اوسکے دل تیرے کو یعنے فائدہ اخبار رسل سے یہہ ہی
کہ دلکو تیرے آرام دیتے ہین ہم اور یقین تیرا زیادہ کرتے ہین ہم اوپر ادائے رسالت کے ثابت رہ اور ایذائے کفار پر صبر کر وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ
الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور آیا ہی تیرے پاس بیچ اس سورہ کے حق اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے ایمان والون کے
معالم مین ہی کہ تخصیص اس سورہ کی واسطے تشریف کے ہی والا حق سب سورتون مین قرآن کے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ھذا اشارت
طرف اخبار مذکورہ کے ہی اس سورہ مین وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے ان لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے اس حالت پر کہ ہو تحقیق ہم بھی عمل کرنیوالے ہین اوپر اس حال کے
کہ رکھتے ہین وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اور منتظر رہو ہمارے زمانے بدلنے کے تحقیق ہم بھی منتظر ہین تمھارے عذاب کے وَلِلّٰهِ غَيْبُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی علم پوشیدہ چیزونکا آسمانون کے اور زمین کے وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اور طرف اوسکے
پھیرا جاتا ہی کام سارا یا پھرتا ہی یرجع ساتھ صیغہ مجہول کے قرات حفص کی ہی اور بصیغہ معلوم اورون کی فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ
عَلَيْهِ پس عبادت کر اوسکی کہ مرجع سبکا وہی ہی اور توکل کر اوپر اوسی کے تقدیم عبادت کی اوپر توکل کے اشارہ ہی کہ نفع توکل کا
عابدون کو پہنچتا ہی اور توکل مجرد گفتار بے اعتبار ہی **بیت** ساتھ توکل کے عبادت بھی کر + ورنہ توکل نہین کچھ کام کا

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین ہے پروردگار تیرا بے خبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم تعملون ساتھ فوقانیہ کے قرأت حفص کی ہے اور یعملون ساتھ تحتانی کے بھی اور ونکی قرأت آئی ہے یعنے نہین پروردگار تیرا غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین بندے تیسیر مین کعب احبار سے نقل کیا ہے کہ فاتحہ توریت آیت اول سورۂ انعام ہے اور خاتمہ اسکا آیت آخر سورۂ ہود ہے **سورۂ یوسف** علیہ السلام مکی ہے ایکسو گیارہ آیتین ہین ایکہزار سات سو ستر اور چھے کلمے ہین سات ہزار ایکسو چھیاسٹھ حرف ہین فواصل لم نوہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ ہود کے یہہ ہے کہ اسمین قصے انبیاؤنکے تھے اسمین بھی ایک نبی کا قصہ ہے کہ احسن قصص ہے

سُوْرَۃُ یُوْسُفَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَۃٌ وَّاِحْدٰی عَشَرَ اٰیَۃً

الٓرٰ یہہ حروف متشابہات قرآنی ہین لا یعلم تاویلہ الا اللہ کذا فی کشف الاسرار بعضون نے کہا ہے کہ ان حروف سے مراد اسماء الٰہی ہین الف سے اللہ لام سے لطیف رے سے رؤف یا صفات ہین الف سے انفراد لام سے لطف رے سے رحمت گویا قسم کھائی ہے انکی حرف قسم محذوف کرکے کہ قسم ہے انفراد میری کی ساتھ ربوبیت کے اور لطف میرے کی ساتھ عارفان لطائف احدیت کے اور رحمت میری کے ساتھ کافۂ خلقت کے اور جواب قسم کا محذوف ہے کہ انا انزلنا الیک من الآیات حق یا الف انا کا ہے اور لام اللہ کا اور رے ارے کی یعنے انا اللہ ارے ما جری علی یوسف من البلوی من الجب والسجن والشکوی ثم جعلناہ ملک الدنیا یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور جواب قسم کا بغیر ایراد ان عبرہ کے بطریق شاذ یہہ ہے کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ یہہ آیتین کتاب بیان کرنیوالے کی ہین بحر مواج مین ہے کہ الٓرٰ مبتدا ہے پہلا اور تلک مبتدا ہے دوسرا اور آیات الکتاب المبین خبر مبتدا دوم کی ہے اور یہہ جملہ مبتدا اول ہے اور ایراد تلک کا کہ واسطے بعید کے ہے اور یہان مشار الیہ قریب ہے واسطے تعظیم کے ہے تم کلامہ اور کتاب مبین یہہ سورہ ہے کہ ظاہر ہے اعجاز اسکا یا ہویدا ہین معنے اسکے نازل کرنیوالو نپر یا روشن کرنیوالی ہے یہہ سورت قصے کو کہ یہود نے سوال کیا تھا بحر روایت ہے کہ علماء یہود نے بعضے اشراف قریش عرب سے کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرو کہ سبب انتقال آل یعقوب علیہ السلام کا شام سے طرف مصر کے کیا تھا یہہ سورت نازل ہوئی بحر مواج مین ہے کہ ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ یوسف علیہ السلام کا پوچھا یہہ سورت نازل ہوئی حضرت صلعم نے اوسکے اوپر پڑھی اوسنے جو موافق توریت کے بے کم وزیاد دیا پایا پوچھا کہ من علمک حضرت صلعم نے فرمایا علمنی ربی صدق حضرت صلعم کا اوسپر ظاہر ہوا اسلام لایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا تحقیق اوتارا ہمنے اس سورت کو پڑھنا عربی زبان مین لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تو تم سمجھو اور حجت تم پر لازم ہو کیونکہ اگر اور زبان مین بھیجتے ہم نہ سمجھتے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم بیان کرتے ہین اوپر تیرے بہتر بین قصہ کہ پڑھا جاوے معالم مین ہے کہ بہتر واسطے شامل ہونے اوسکے ہے عجائب اور غرائب اور حکمتون اور عبرتون پر عین المعانی مین ہے کہ یہہ قصہ سب قصون سے احسن القصص ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے صاحب اوسکا بھی سب آدمیون سے احسن الوجہ تھا بحر مواج مین ہے کہ احسن القصص اسواسطے ہے کہ اور قصے دشمنون مین ہوتے ہین یہہ درمیان دوستونکے واقع ہے یا اور قصے یا دوستی کے سبب سے ہوتے ہین یا دشمنی کے اسمین بعضون کی دوستی بعضون کی دشمنی کا بیان ہے یا یہہ صرف قصہ ہے امر اور نہی اسمین نہین بخلاف اور قصون کے کہ متضمن اوامر اور نواہی ہین یا یہہ قصہ تمام ایک صورت مین ہے بخلاف اور قصص کے کہ کچھ کہین ہین کچھ کہین یا اس قصے مین بعد ذکر ایذا کے بیان عفو یوسف ہے بخلاف اورون کے لعبد ایذا ذکر وقوع انتقام ہے یا اس قصے مین صبر ہے بلا پر اور شکر ہے نعما پر اور احسان ہے ایذا پہ کہ احسن اخلاق کرتا ہے یا اس قصے مین ذکر ابرار ہے بے ذکر کفار یا یہہ قصہ متضمن بہت حکایتون کو ہے طرح طرح کے کہین خواب کے کہین چاہ کے کہین بکنے کے کہین حشمت کے یوسف کے کہین محبت زلیخا کی کہین وصال یعقوب علیہ السلام کی یا یہہ قصہ نجات پانیکا اور مطلوب کو پہنچنے کا ہے اسواسطے احسن القصص ہے بحر الحقائق مین ہے کہ احسن اسواسطے ہے کہ مشابہت تمام ساتھ احوال انسان کے رکھتا ہے اگر تاویل کرین یوسف کو ساتھ دل کے اور یعقوب کو ساتھ روح کے اور حبل کو ساتھ نفس کے اور قوی اور حواس کو ساتھ برادران یوسف کے لکھا ہے کہ بعضے صحابہ نے حضرت سے یہہ قصہ پوچھا

آیت نازل ہوئی کہ ہم خبر دیتے ہیں نیک تر خبر وں کی بِمَآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ساتھ اسطرح کے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ سورۃ مفرد
وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ اور تحقیق تھا تو پہلے نزول اس سورت سے غافلوں سے یعنے یہہ قصہ نہیں جانتا تھا اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ
یاد کر اوسوقت کو کہ کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے کہ یعقوب علیہ السلام تھے لکھا ہی کہ یوسف ؑ بارہ برس کے تھے کہ شب جمعہ
کنار پدر میں خواب راحت میں مشغول تھے ناگاہ سراسیمہ ہوکر بیدار ہوئے یعقوب علیہ السلام نے کہا ای بیٹے کیا ہوا تجھے کہا یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ
رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ای باپ میرے تحقیق دیکھا میں نے خواب میں گیارہ ستارے اور سورج اور چاند اور میں کوہ
بلند پر چڑھا تھا گرد اوسکے نہریں جاری اور درخت سبز تھے کہ آسمان سے یہہ ستارے اور آفتاب اور ماہتاب اُترے اور میں اونکو
دیکھتا تھا رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ دیکھا میں نے اونکو واسطے میرے سجدہ کرتے ہوئے **بیت** مہ و مہر گیارہ ستار ونکے ساتھ مجھے
سجدہ کرتے تھے سب آج رات ۔ سمجھ لیجئے کہ ضمیر ہم کی اور ساجدین کی واسطے ذوی العقول کے مخصوص ہی اور یہان کواکب اور شمس و
قمر کے باعتبار معنی تعبیری کہ گیارہ بھائی اور خالہ اور باپ یوسف علیہ السلام کے ہیں یہہ خواب سنکر یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یوسف کو مرتبہ
رفیع ملیگا گیارہ ستارے گیارہ بھائی ہیں اوسکے اور مہر و ماہ میں اور بی بی میری ہم سب اوسکی تعظیم بجالاوینگے پھر سوچے کہ اگر بھائی یہہ
خواب سنینگے تعبیر سمجھ کر قصد جان کا اوسکے کرینگے اس سبب سے قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰۤی اِخْوَتِکَ فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا
کہا ای بچے میرے لفظ تصغیر کا واسطے محبت کے کہا مت بیان کیجیو خواب اپنے کو اوپر بھائیون اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے ہلاکت
تیری کے مکر کرنا بسبب وسوسہ شیطان کے اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہی ظاہر وَ
کَذٰلِکَ اور جسطرح سے تجھے برگزیدہ کیا ساتھ اوس خواب کے کہ دلیل شرف اور نشانہ تفوق تیرے کا ہی اوپر بھائیونکے اسی طرح
یَجْتَبِیْکَ رَبُّکَ برگزیدہ کریگا تجھکو پروردگار تیرا ساتھ بادشاہی اور فرمان روائی کے وَیُعَلِّمُکَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ اور سکھا دیگا
تجھکو تعبیر تمام خوابونکی یا تاویل باتون مشکل کی جو کتب منزلہ میں ہیں وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَعَلٰۤی اٰلِ یَعْقُوْبَ اور پوری کریگا
نعمت اپنی کہ نبوت ہی اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوب کے یعنے تیرے بھائیونکے یہہ معنے اونکے قول پر ہیں جو یوسف علیہ السلام
کے بھائیونکو پیغمبر کہتے ہیں یا اور نسل یعقوب ؑ کی کہ انبیا اونمیں پیدا کریگا یہہ تعبیر خواب کی یعقوب علیہ السلام نے فرمائی سجدہ کرنیکو تعبیر ساتھ
بادشاہت کے کیا کہ اوسوقت سلاطین کو سجدہ کرتے تھے اور تعظیم کو سر جھکاتے تھے بعضے کہتے ہیں کہ تعبیر خواب کی احادیث تک ہی اور
ویتم سے جملہ علیحدہ ہی معطوف کذلک پر اور ہوسکتا ہی کہ داخل تعبیر میں ہو اور متعلق ہو کذلک کا اور انقیاد اجرام نیر کو تعبیر ساتھ
حصول علم تاویل احادیث کے کیا کیونکہ علم بھی نور ہی اور ستارے بعد موت اونکے باقی رہینگے یہہ دال ہی کہ یوسف علیہ السلام کی عظمت
اور رفعت بعد مرگ رہے اور آخرت کی بھی مملکت ملے اور گیارہ ستارے گیارہ بھائی ہیں اور یہہ اونکے حق میں بھی بشارت ہی اتمام
نعمت کی کہ کوکب درخشندہ ہیں اسیواسطے آل یعقوب کو اوپر یتم نعمت کے معطوف کیا اس طریق پر یہہ سب داخل ہی تعبیر خواب میں
اسیواسطے کہا ہی کہ بیٹے یعقوب علیہ السلام کے سب پیغمبر ہیں اور بعضے کبائر جو اونسے ہوئے ہیں جیسا کہ عقوق پدر اور ایذا برادر
اور دروغ فاکلہ الذئب اور قطعیت رحم حالانکہ انبیا کبائر سے معصوم ہیں جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ احوال اونسے قبل بلوغ یا بعد
بلوغ قبل نبوت ہوئے ہیں اور جائز ہی کہ نبی سے کبیرہ قبل وحی کے بسبیل ندرت واقع ہو اور معتزلہ انبیا کو قبل وحی اور بعد وحی کے
معصوم کہتے ہیں اور اونکے اعمال قبل بلوغ ٹھہراتے ہیں لیکن یہہ خلاف اہل تواریخ ہی کیونکہ اہل تواریخ نے اسوقت میں اون کو
کبار لکھا ہی اور ظاہر ہی کہ باپ نے جو یوسف علیہ السلام کو اونکے سپرد کیا تھا تو بڑے ہی ہونگے صغار کے کیا حوالے کرتے اور انھوننے
خود کہا ہی انا کنا خاطئین قبل بلوغ کے گناہ کہان ہی اور یعقوب علیہ السلام نے وعدہ استغفار کا کیا ہی کہ سوف استغفر لکم ربی
یہہ بھی دال ہی کہ وقت عصیان کے کبار تھے کیونکہ صغار پر گناہ کہان ہی جو محتاج استغفار کا ہو سوال ہوسکتا ہی کہ بچپن میں

کچھ خطا ہوا ور بعد بلوغ وہ برا معلوم ہوا ور گناہ سمجھکر استغفار کرے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کئی باتین خلاف واقع کے کہی تھین
اور تاویل درست تھین پھر کہا اطمع ان یغفرلی خطیئتی جواب ابراہیم نے بیچ حالت بزرگی اور پیغمبری کے کہا تھا اور مقام کمال
مین ترک اولی بھی ذلت ہے اسواسطے مانگی مغفرت ہے واللہ اعلم بحقایق الامور کلہا پس یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اے یوسف
تمام کریگا اللہ نعمت اپنی اوپر تیرے اور بھائیون تیرے کے کما اتمہا علی ابویک من قبل ابراہیم واسحق جیساکہ پورا کیا تھا نعمت کو
اوپر دو دادا تیرے کے پہلے اسوقت سے یا پہلے تجھ سے ابراہیم کے اور اسحاق کے ان ربک علیم حکیم ﴿۶﴾ تحقیق پروردگار تیرا جاننے
والا حکمت والا ہے جو لایق ہے وہی کرتا ہے لقد کان فی یوسف واخوتہ ایت للسائلین تحقیق ہین بیچ قصے یوسف علیہ السلام
کے اور بھائیون انکے کے نشانیان قدرت کی اور دلیلین حکمت کی واسطے پوچھنے والون کے اور غیر اونکے اگرچہ یہہ قصہ ایک معجزہ ہے
لیکن سمین حکایات ہین ہر حکایت آیت ہے اسواسطے آیات کہا سمجھ لیجئے کہ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے یوسف اور بنیامین
دونون یہہ ایک مان سے تھے اور چھے یہہ ایک مان سے یہودا اور روبیل اور شمعون اور لاوی اور زبالون اور یشجر اور یہہ مائین دونون
آپسمین بہنین تھین اور چار دوسرے دو لونڈیون سے تھے دان اور نفتالی اور جاد اور آشر جب یوسف علیہ السلام نے یہہ خواب باپ سے
کہا باپ نے وصیت اوسکے اخفا کی اور مژدہ اجتبا اور اتمام نعمت دیا بعضے بیان یوسف علیہ السلام کے بھائیونکی یہہ بات سنتی تھین
شام کیوقت جو بھائی اونکے گھرمین آئے اونھون سے یہہ حال بیان کیا اونکو حسد آیا اور تدبیر دفع یوسف مین مشغول ہوئے اذ قالوا
لیوسف واخوہ احب الی ابینا منا ونحن عصبۃ یاد کر اوسکو جسوقت کہا بھائیون نے یوسف کے آپسمین البتہ یوسف اور بھائی اسکا
بنیامین پیارے ہین طرف باپ ہمارے کے ہمسے اور حالانکہ ہم ہین جماعت زبردست اور وہ کم زور کم سال پس لائق تھا کہ ہمین دوست رکھتا
اور جوان دو ضعیفونکو ہم دس اقویا سے زیادہ چاہتا ہے ان ابانا لفی ضلال مبین ﴿۸﴾ تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ غلطی ظاہر کے ہے
راہ صواب سے یعنے اس معاملے مین رائے اوسکی خطا پر ہے **بیت** رکھے دل نے الفت ہے ہمسے نہین + پدر ہے پڑا فی ضلال مبین + تیسیر
مین ہے کہ شیطان نے جو یہہ بات سنی پیر مرد بنکر اونکے پاس آیا اور کہا یوسف تم سبکو غلام کریگا کہا پھر تدبیر کیا ہے کہا اقتلوا یوسف
او اطرحوہ ارضا یخل لکم وجہ ابیکم وتکونوا من بعدہ قوما صالحین مار ڈالو یوسف کو یا ڈالدو اوسکو کسی زمین مین تا خالی
ہو واسطے تمھارے منہہ باپ تمھارا یعنے کہ وہ نہوگا تو تمھین کو چاہیگا اور ہوجاؤ تم پیچھے گمانے یوسف کے سے قوم صلاحیت والے یعنے توبہ
کرنیوالے بعضے کہتے ہین کہ یہہ بات دان نے کہی قال قائل منہم لا تقتلوا یوسف والقوہ فی غیبت الجب یلتقطہ بعض السیارۃ
ان کنتم فاعلین کہا ایک کہنے والے نے اونمین سے کہ یہودا تھا یا روبیل مت مارو یوسف کو کہ بہت سخت ہے کشتن بیگناہ اور ڈالدو اوسکو
بیچ گہرے کوئے کے تا اٹھالیوے اوسکو کوئی راہ گیر اور کسی اور ملک کو لیجاوے غرض تمھاری اوسکا گما نا ہے سو یون کرو اگر ہو تم کام کرنیوالے
ساتھ مشورت میری کے **نظم** کہین دشت مین ہو ایک ایسا کوا + کہ وہان کاروانکے ہو منزل کی جا + اسے اوس کنوئیمین گرا آئیے + دکھانا
ہی جو کچھ دکھا آئیے + کہ تا پانی بھرنے لئے وہان جو آئے + تو اسکو نکال اپنے ساتھ جائے + غلام اپنا کر کر اسے پال لے + یہان
ہم ہون خوش وہان یہہ جیتا رہے + اسی بات کو سب نے کر کر پسند + کہا بس یہہ تدبیر ہے ارجمند + اسی پر غرض کرکے سب اتفاق
پدر کے گئے پاس با صد وفاق + کہ حیلے سے یوسف کو لیجائیے + جو ٹھانا ہے دلمین سو کر آئیے + حاصل قصے کا یہہ ہے **نظم**
کہ اخوان یوسف پدر پاس آ + لگے عرض کرنے یہی ماجرا + کہ کچھ اندنون جی رہے ہے اداس + کرین سیر سبزہ تو آوین حواس + اجازت
اگر ہو تو یوسف کو بھی + لئے جائین اوسکا بھی خوش ہوئے جی + ہے سبزہ وہان لہلہاتا ہوا + بہار آئی ہے گل ہے پھولا ہوا + یعقوب
علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اوسکے ہجر مین گرفتار ہونگا بھائی مایوس ہوکر یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور تماشے اور سیر کا اونکو
شوق دلایا وہ بھائیونکو لیکر حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت مین آئے اور اجازت چاہی یعقوب علیہ السلام فکر مین ڈوبے قالوا یا ابانا

ابَانَا مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے ای باپ ہمارے کیا ہی واسطے تیرے کہ نہین
ہین جانتا تو ہمکو اوپر یوسف کے اور حالانکہ ہم واسطے اوسکے خیرخواہ ہین اور نہایت مہربان اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا
لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ بھیجدے اوسکو ساتھ ہمارے کل صحرا کو کہ پیٹ بھر کھاوے میوے وہانکے اور کھیلے تیر چلا کر اور شتر دوڑا کر اور ہم واسطے
اوسکے محافظت کرنیوالے ہین **نظم** یہہ لڑکا ہی کھیلیگا کھاویگا وہان ＋ ہین ہم نیک خواہ اوسکے اور مہربان ＋ تامل کیجیے نہین کچھہ زبون ＋
کہ ڈر کیا ہی انا لہ حافظون ＋ قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ کہا یعقوب
علیہ السلام نے تحقیق مین غمگین کرتا ہی مجھے یہہ کہ لیجاؤ تم یوسف کو میرے پاس سے کیونکہ اوسکی جدائی مجھپر شاق ہی اور بنا دیکھے اوسکے
صبر نہین آسکتا ہی اور ڈرتا ہون یہہ کہ کھاجاوے اوسکو بھیڑیا کیونکہ جہان تم چلے ہو وہان اوسکی کثرت ہی اور تم یوسف سے غافل رہو
نظم کہا سنکے یعقوب نے بس وہین ＋ کہ ہوتا ہی دل میرا اندوہگین ＋ نہین چاہتا اوسکو لیجاؤ تم ＋ جدائی کا غم اوسکی دکھلاؤ تم ＋
کرو غفلت اور سخت دھڑکا ہی یہہ ＋ نہ کھاوے کہین گرگ لڑکا ہی یہہ ＋ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ
کہا برادران یوسف علیہ السلام نے کہ اگر کھاجاوے اسکو بھیڑیا اور حالانکہ ہم جماعت زبردست ہین ہر ایک ہم مین سے دس شیرونکے مقابلے
کی قوت رکھتا ہی تحقیق ہم اوسوقت زیانکار ہونگے ہون جب یعقوب علیہ السلام نے مبالغہ بیٹونکا سنا اور یوسفؑ کا دل بھی طرف گشت
دشت کے مائل دیکھا چارنا چار کوہ مفارقت دلپر دھرا اور رضا بالقضا دیکر یوسف کو نہلا کر شانہ کیے ہوئے عنبرین سلجھا کر پوشاک نفیس پہنا کر
تا شجرۃ الوداع کہ دروازہ کنعان پر تھا ساتھہ آئے اور روتے تھے اسطرح **نظم** کہ سنکر تڑپتا تھا ہر ایک کا دل ＋ تھے لیجانیوالونکے
دل سخت سل ＋ قمیص خلیلی کہ جنت کا تھا ＋ پھر اکیا کہون سو کرامت کا تھا ＋ جب آتش مین ڈالا تھا اونکے تئین ＋ تو بھیجا تھا اسنے بس وہین ＋
اوسی سے ہوئی نار گلزار تھی ＋ کہ بردًا سلامًا ہوئی نار تھی ＋ وہ بازو پہ باندھا اوسکے تعویذوار ＋ کیا رخصت اوسکو بصد اضطرار ＋ یوسف
علیہ السلام نے جب باپکو گریان دیکھا ایسے روئے کہ مروارید خوشاب اشک الماس مژہ مین پروئے اور کہا ای پدر سبب اسقدر اضطراب کا
آپکے کیا ہی یعقوب علیہ السلام نے فرمایا **بیت** دل ترے جانیسے گھبراتا ہی آہ ＋ تو نہین جانتا ہی جی جاتا ہی آہ ＋ ای یوسف تو مجھے
فراموش مت کیجیو مین تجھے نہین بھولنے کا **مصرعہ** یاد تیری مین رہونگا جبتلک ہی دم مین دم ＋ اور بیٹونکو نگہبانی یوسف مین مبالغہ تمام
فرمایا اونھونے یوسف علیہ السلام کو اپنے کاندھے پر چڑھا لیا اور لیچلے **نظم** بظاہر دم مہر بھرتے ہوئے ＋ محبت بصد رنگ کرتے ہوئے
کبھی چومتے سر کبھی دست و پا ＋ چلے گود مین لے بہرو ولا ＋ جو پنہان ہوئے چشم یعقوب سے ＋ تو دل کے نکالے حسد خوب سے ＋ حضرت یعقوب
علیہ السلام کو جبتک یہہ نظر آتے رہے دیکھہ دیکھہ زار زار روتے رہے جب مد نگاہ سے آگے بڑھے آپ واویلا کرتے اپنے گھر آئے فَلَمَّا
ذَهَبُوْا بِهٖ پس جب لیگئے بھائی یوسف علیہ السلام کو تو پھر **نظم** جفا پر جفا اور غضب پر غضب ＋ لگے کرنے اوس نازنین پر وہ سب ＋
کہ صحرائے پرخار مین جا اوتار ＋ دیا گود سے اپنے بس ایکبار ＋ چلے لیکے کاندھے پہ گھر سے چڑھا ＋ سلوک آگے جنگل مین پھر یون کیا ＋ چلایا پیادہ
اوسے مار مار ＋ رلایا بانشت ستم زار زار ＋ وہ نازک قدم جسپہ گل بار تھا ＋ جراحت رسان اوسکو ہر خار تھا ＋ کف پا وہ گلبرگ سے کیا
کہون ＋ ہوئے خار صحرا سے جون لالہ خون ＋ چھپے کیون نہ پھر دل مین خار الم ＋ کہ اوس گل کو یہہ رنج ہو اور ستم ＋ اور نصیحت باپکی بھلا کر
بجائے رحم رحم کو تیار ہوئے اور رحمت کی جا زحمت انواع انواع کی دینے لگے اور طعن و تشنیع کرنے لگے کہ ای جھوٹے خواب والے کہان
ہین وہ ستارے جو سجدہ تجھکو کرتے تھے کہ آج ہمارے ہاتھہ سے چھوڑا دین یوسف علیہ السلام نے کہا ای بھائیو میرے لڑکپن پر رحم کرو اور
اسقدر ایذا اوندو کچھہ التفات نکیا اور طمانچہ رخسارہ رشک گل پر مارا اور خاک خواری پر گرسنہ و تشنہ گھسیٹتے لے چلے یہان تک کہ قریب ہلاکت
پہنچے یہودا نے یہہ حال دیکھکر کہا کہ اسقدر ستم مت کرو تمنے عہد کیا ہی پھر قصد قتل کا کیون کرتے ہو غصہ سبکا دبا وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ
الْجُبِّ اور مقرر کیا یہہ کہ گراوین اوسکو بیچ گہرے کنوئیکے اور وہ کنوان تین فرسخ پر کنعان سے تھا حوالی بیت المقدس مین یا زمین اردن مین ملہہ

اوسکا تنگ اور نیچے سے کشادہ ستر گز کا بلکہ زیادہ گہرا تھا **نظم** کنوان تنگ و تاریک ایسا تھا وہ + کہ ظالم کی جسطرحسے گور ہو + دہن
اوسکا جون اژدہا کا دہن + بلا سے وہ کا فزانے تھے من + پس یوسفؑ کو وہان لیجاکر ہاتھ باندھے اور کمر مین رسن باندھکر کنوئین
لٹکایا دامن پیراہن جو سنگ سر چاہ سے الجھا پیراہن گلے سے اوتارا **بیت** جو آدھے کنوئین تک یہہ پہنچے تو پھر + رسن کو دیا کاٹ
تا جائے گر + خطاب الٰہی جبرئیل علیہ السلام کو ہوا کہ ادرک عبدی یوسف علیہ السلام زمین تک نہین پہنچے تھے کہ جبرئیل نے آکر اپنے پر پر بٹھا
سِل پر کہ کنوئین مین پڑی تھی بٹھا دیا اور پیراہن خلیلی جو اونکے بازو سے بندھا تھا کھولکر پہنایا بحر مواج مین ہی کہ یوسف علیہ السلام
کنوئین مین روئے آواز گریہ کا جو بھائیون نے سنا جانا کہ زندہ ہی سر چاہ پر آکر پتھر مارنے لگے یہودا نے منع کیا اور پانی اوس کنوئین کا
شور تھا اونکے گرتے ہی شیرین ہو گیا اور جانور موذی اونکو پیغمبر جانکر اپنے سوراخ لنسے نہ نکلے مگر بچھونے قصد حملے کا کیا جبرئیلؑ نے
آواز کی وہ کور ہو گیا نسل اوسکی کور رہیگی اور یہہ دعا تعلیم کی اللّٰهم یا کاشف کل کربة و یا مجیب کل دعوة و یا جابر کل
کسر و یا عیسر کل عسیر و یا صاحب کل غربة و یا مونس کل وحشة یا لا اله الا انت سبحانك واسئلك ان تجعل
لی فرجا و مخرجا و ان تقذف حبك فی قلبی حتی لا یکون لی هم و لا ذکر غیرك و ان تحفظنی و ترحمنی یا ارحم
الراحمین جب آفتاب غروب ہوا یہودا رحم کھا کر کوئین پر آیا اور پکارا کہ ای یوسف کیا حال ہی زندہ ہی یا مردہ یوسف نے کہا تو
کون ہی کہا مین یہودا کہا حال اوس کا کہ ماں مر گئی ہو باپ سے جدا ہو بھائیون نے جفا کی ہو وطن سے دور بلا مین گرفتار ہو کا
پیاسا ہو نہ زمین پر مثل زندونکے نہ زیر زمین مانند مردونکے ہو گیا ہو یہودا کے دل مین آیا رونے لگا بھائی اوسکی آواز سنکر دوڑے اور
ملامت کی اور ایک سِل لا کر سر چاہ پر رکھدی کنوان اندھیرا ہو گیا آسمان نظر آتا تھا سو بھی موقوف ہوا یوسف علیہ السلام روئے زمین و
آسمان اونکے نالے سے نالان ہوئے فرشتون نے دعا کی حق تعالی نے طعام و شراب بہشت جبرئیلؑ کے ہاتھ پہنچوایا اور رحمت اور لطف
فرمایا اور چاہ تاریک کو روشن کیا اور بشارت درجات کی دی جراحت کو راحت کی کہ غربت کربت کو انس محبت سے بدلا اور وحی حالت طفلی مین
مثل عیسیٰؑ اور یحییٰؑ کے قبل بعثت کے نازل کی اور جبرئیلؑ کو حکم کیا کہ وہان مونس اور رفیق اونکے رہین لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام سترہ برس کے
تھے یا سولہ برس کے کہ دولت وحی سے مشرف ہوئے اور یہہ مدت اوس زمانہ مین بچپن کی تھی تینتیس سال یا چالیس سال مین آدمی سلا
بلوغت کو پہنچتا تھا وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِ اور وحی بھیجی طرف یوسف کے بواسطۂ جبرئیل **نظم** کہ ای میرے مقبول مت ہو اداس + مین ان سبکو
پہنچاؤنگا تیرے پاس + اور اس چاہ سے مسند جاہ پر + بٹھاؤنگا تجھکو بہ چشم تر + دکھایا تجھے ہی اونھون نے جو غم + زیادہ اوتھین
اوس سے دونگا الم + برابر ہی تیرے سامنے لاؤنگا + تجھے اونکے سو عجز دکھلاؤنگا + لَتُنَبِّئَنَّهُمۡ بِاَمۡرِهِمۡ هٰذَا وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ البتہ تو
خبر دیگا اونکو ساتھ اس کام انکے کہ تجھ سے کیا ہی اور اس رنج سے کہ تجھکو پہنچایا ہی اور حالانکہ وہ نہ سمجھتے ہونگے کہ تو وہی ہی بجہت علو
شان تیری کے اور یہہ معاملہ تھوڑی مدت مین ظہور مین آیا چنانچہ یہہ قصہ آگے آتا ہی پھر برادران یوسفؑ نے ایک بکری کو ذبح کر کے پیرہن
یوسف علیہ السلام کو اوسکے خون مین آلودہ کیا وَجَآءُوۡۤ اَبَاهُمۡ عِشَآءً يَّبۡكُوۡنَ اور آئے باپ اپنے کے پاس عشا کیوقت روتے حضرت
یعقوب علیہ السلام نے جو آواز رونیکا بیٹوں کے سنا سراسیمہ ہو کر گھر سے باہر نکل آئے اور کہا ای بیٹو کیا ہوا تمھین اور میرا یوسف کہان ہی
کہ تم مین نہین نظر آتا بحر مواج مین روایت ہی کہ یعقوب علیہ السلام یوسف کے آنیکے وقت صغر کنیزک کو اپنے ساتھ لیکر استقبال یوسف کو
شہر کے باہر گئے اور بلندی پر کھڑے ہو کر دیکھنے لگے جب آفتاب غروب ہوا صغر کو کہا کہ پکارا وسنے آواز کی کہ ای اولاد یعقوب این یوم
ینظرکم وہ جنگل مین تھے آواز صغر کی سنکر اپنے کپڑے پھاڑ نالہ و فغان بر لائے کہ یا یوسفاہ یعقوب علیہ السلام نے صغر سے پوچھا کہ کیسی آواز
غمناک ہی اوسنے کہا کہ کلمہ غم یوسف کا کہتے ہین آپ مارے غم کے بیہوش ہو گئے جب یہہ آئے دیکھا کہ باپ بیہوش ہین آپس مین کہا کیا کیا
بھائی کو وہان ضایع کیا باپ کو یہان ہلاک کیا آخر آپ کو اوٹھا کر گھر لائے وقت صبح کے جو ہوش آیا پوچھا کہ یوسف کہان ہی اور تمھارے

ساتھ کیون نہین آیا قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ کہا اونھون نے ای باپ ہمارے ہم گئے تھے صحرا کو آگے نکلے تھے ہم دوڑنے مین اور تیر چلانے مین اور چھوڑ گئے تھے یوسف کو تنہا نزدیک اسباب اپنے کے پس کھا گیا اوسکو بھیڑیا وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ اور نہین تم ہرگز یقین کرنیوالے واسطے قول ہمارے کے اور اگرچہ ہون ہم سچے لیکن بدگمانی کے سبب آپ جھوٹا جانینگے اور دلیل دوسری بھیڑیے کے کھانیکی یوسف کو ہمارے پاس پیراہن اوسکا ہی وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ اور لے آئے اوپر کرتے اوسکے لوہو جھوٹھا یعقوب علیہ السلام نے جو کرتا یوسف علیہ السلام کا لوہو سے بھرا دیکھا **بیت** غم سے بیدم ہو لگ گئے رونے + اشک خونی سے منہہ لگے دھونے + بحر مواج مین روایت ہی کہ یعقوبؑ جب ہوش مین آئے اور بھائی یوسف کے گرگ کے کھانیکا عذر لائے آپنے پوچھا وہ گرگ کہان ہی ایک بھیڑیا پکڑ لائے تھے کہا یہہ ہی یعقوب علیہ السلام نے اوس سے کہا کہ تو ہی یوسف کا کھانیوالا ہی وہ گویا ہوکر بولا کہ مین اونکے گوسفند ونکے گرد نہین جاتا تمھارے بیٹے کو کسطرح کھاتا آپنے بیٹون کو کہا سن لو یہہ کیا کہتا ہی اور تم کیا کہتے ہو پس کمال اندوہ سے آبادی سے نکلکر وادی مین آئے اور پکارتے پھرتے تھے کہ یا قرة عینی و یا ثمرة فؤادی فی ای واد طرحوك وفی ای بحر غرقوك وبای سیف قتلوك **نظم** ای قرۂ عین و ثمرۂ دل + تجھبن مجھے زندگی ہی مشکل + کس دشت مین آہ تجھکو چھوڑا + کس بحر مین ہی تجھے ڈبویا + کس سیف سے جان تجھکو مارا + کیون تیرا نہین ہی یہان گذارا + جانی تیرے غم مین میری جان ہی + کس جا ہی کدھر ہی تو کہان ہی + اسطرحکے کلمات کہکر روتے تھے فرشتونکو اونکے رونے پر رونا آتا تھا لکھا ہی کہ اگرچہ یعقوبؑ کے دلمین داغ غم ہلاکت یوسفؑ کا سما گیا لیکن اطراف پیرہن درست دیکھکر نادرستی سخن پر اُن کے خیال آ گیا کہ عجب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو کھا گیا اور اوسکے کرتے کو کچھہ تعرض نہ کیا **بیت** بدن پھاڑا نہ کرتے کو کیا چاک + عجب تھا دشمن جان گرگ ناپاک + لکھا ہی کہ یعقوب علیہ السلام کو اگر تردد اس واقعہ ہائلہ کا نہوتا تو اغلب ہی کہ خبر فوت یوسف سنکر مرجاتے اور اسیدم اپنی جان سے گذرجاتے **بیت** کسکو طاقت ہی جئے اوسکی سنائی سنکر + جی رہے کیا سفر دوست جانی سنکر + بحر مواج مین ہی کہ پیراہن یوسف علیہ السلام نے تین اثر دکھائے اور تین عقدے مشکلات کے کھولے اول پیراہن خون آلودہ یوسفؑ نے کہ درست تھا خبر دریدگی یوسف کو نادرست کیا دوم اوس پیراہن نے کہ زلیخانے پھاڑا تھا خبر پاکی یوسف کو ظاہر کیا سیوم اوس پیراہن نے کہ بشیر لایا بوئے حیات یوسف سنگھائی اور چشم یعقوبؑ کھلنے لگتی ہی اوسکے بینائی پائی القصہ یعقوب علیہ السلام نے غصے ہو کر کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ای بیٹو یہہ بات نہین ہی جو تم کہتے ہو بلکہ بنا لیا ہی واسطے تمھارے نفسون تمھارے نے ایک کام بڑا ہلاکت یوسف سے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس صبر بہتر ہی صابر رہون اور شکایت اس حکایت کی سوا خدا کے نکرون وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ اور اللہ سے مانگی گئی ہی مدد یعنے اوسی سے مدد چاہتا ہون مین اوپر اوس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم ہلاکت یوسفؑ سے **بیت** مدد چاہتا ہون رب جلیل + شکایت نہین یہہ فصبر جمیل + یہان کا قصہ تو یہان رہا اب وہ تکا احوال سنئے کہ بھائی یوسف علیہ السلام کو جو کوئے مین ڈال آئے تو جو تھے دن مژدہ نجات اونکو بھیجا وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ اور آیا قافلہ نزدیک کنوئین کے کہ مدین سے مصر کو جاتا تھا پس بھیجا اونھون نے وارد اپنے کو یعنے بہشتی کو طرف اس کنوئین کے وارد اوسے کہتے ہین جو قافلہ کا پانی بھرے اوس قافلہ کا بہشتی مالک بن زعر الخزاعی تھا مدین کا رہنے والا جب وہ کنوئین پہ آیا فَأَدْلَى دَلْوَهُ پس لٹکایا اوسنے کنوئین مین ڈول اپنا وحی یوسف علیہ السلام کو آئی کہ ای یوسف ڈول مین بیٹھ معالم مین ہی کہ دیوارین اوس چاہ کی فراق یوسف مین روتی تھین اور مالک ڈول کھینچنے مین حیران ہوا **نظم** جو مالک نے کھینچا کنوئین سے وہ ڈول + تو پانی سے پائی گران اوسکی تول + کہا ڈول کا ڈول کچھہ اور ہی + خدا جانے آج اوسکا کیا طور ہی + پھر کنوئین مین جھک کر دیکھا اور اوس ماہ کو مشاہدہ کیا قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلَامٌ کہا کہ ای خوشوقتی ہی کہ یہہ لڑکا ہی بعضونے کہا ہی کہ بشری نام صاحب اسکا تھا اسکو اپنی مدد کیواسطے بلایا یعنے ای بشری آ کہ یہہ لڑکا ہی مین اور تو دونون ملکر اوسے کھینچین پس دونون نے ملکر حضرت یوسف کو کنوئین سے

نکالا مصر عم درہے بہا پایا پانی کے مول + وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً اور چھپا رکھا اوسکو قافلے والونسے پونجی کرکے مصر مین چلکر بیچینگے بعضے
کہتے ہین کہ ضمیر اسروہ کی راجع ہے طرف بھائیونکے یعنے بھائیون نے احوال اوسکا چھپا رکھا اور قافلے والونسے آکر کہا یہہ غلام ہمارا
ہے بھاگا ہوا وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہین بیٹے یعقوب کے ساتھ باپکے یا بھائی کے یا قافلے
والیکے ساتھ پوشیدہ کرنے احوال یوسف علیہ السلام کے لکھا ہے کہ جب بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا زبان عبری مین کہا کہ جو
ہم کہین اوسکے خلاف اگر تو بولا تو مار ڈالینگے یوسف علیہ السلام چپکے کھڑے ہوئے اونھون نے مالک کو کہا کہ یہہ غلام ہمارا بھگوڑا نافرمان
کم خدمت ہے اوسکو تم خرید کر کسی شہر کو لیجاؤ کہ اوسکی پھر خبر ہم نہ سنین مالک نے کہا کہ مبلغ جو ہمارے پاس تھے اوسکی اشیا خرید لی اب چند
درم کھوٹے رہے ہین بھائیون نے کہا تم جانتے ہو کہ قیمت اسکی بہت ہے لیکن تم کو ہم دیتے ہین جو ہو تمھارے پاس وہ دو پس یوسف علیہ
السلام کو ہاتھ پکڑکر مالک کے ہاتھ مین دیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ اور بیچا اوسکو بھائیون نے ساتھ قیمت ناقص کے
کہ درہم تھے گنے گنائے ہوئے سمجھ لیجیے کہ عادت اوسوقت یہہ تھی کہ چالیس سے کم درہم گنتے تھے اور زیادہ ہوتے تھے تو تولتے تھے
مالک نے اپنے درہم گنے سترہ تھے یا بیس ہر ایک بھائی نے دو درم اٹھالئے وسیط مین ہے کہ یہودا نے کچھہ نہ لیا غرض مالک نے یوسف کو
خریدا **نظم** جو مالک تھا خود حسن کے مصر کا + وہ یون مفت مملوک مالک ہوا + کہون کیا ہے یہان سخت جانے بکا + کہ وہ بے بہا اس بہا
پر بکا + عوض چند درہم کے وہ مہ لقا + کہ جس نے کل مصر روشن کیا + بہا جسکے ایک لب کی ہے مصر تام + رخ و زلف کا مول ہے
روم و شام + وہ نا قدر دانون کے ہاتھون مین آ + باین قیمت سست ہے وہ بکا + عجب کھیل ہین ایزد پاک کے + کہ گوہر دیا مول مین خاک
کے + بحر مواج مین روایت ہے کہ ایکدن یوسف نے اپنا حسن و جمال آئینے مین دیکھکر عجب اور تعجب سے کہا تھا کہ ایسا اگر کسیکا غلام ہو تو
کیا اوسکی قیمت ہو جب یہہ اوس ثمن مذکور پر بکے گئے جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا اطلع علی قیمتك حتے تطلع علی جرهتك حسن پر اتنا
یہہ احسان جتا کرمت کر کہ تکبر ہی ہے الغرض بھائیون نے قیمت مذکور پر بیچکر بیع نامہ لکھوا یا اور کہا ہوشیاری سے رکھیو کہ گریز پا ہے اور عہد لیا کہ
سوا کمل کے نہ پہناوے اور قوت سے زیادہ نہ کھلاوے اور بغیر اونٹ کے نہ سوار کرے اور مصر مین پہنچکر بند پا کھولے **نظم** بھائیون نے
جو کیا یوسف کے ساتھ + کیا کہون پھٹتا ہے دل سنکر وہ بات + لیکن اسنے کیا سلطان مصر + کر دئے بندے سب اشراف مصر +
وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ اور تھے بھائی بیچ شان یوسف علیہ السلام کے بے رغبتون سے یعنے نہین چاہتے تھے کہ وہ اونکے ساتھ رہین
یا قافلے والے خریدتے نہین اونکے بے رغبت تھے کیونکہ سن لیا تھا بھاگنا اور نافرمانی کرنا انکا پس مالک یوسف علیہ السلام کو مصر مین لایا اوسوقت
مین بادشاہ وہان کا ریان بن ولید عملیقی تھا اور مختار کار قوطے دار تھا عزیز اوسکو کہتے تھے اوسکے ہر کارون نے جو جمال یوسف پر نظر کی حیران
رہگئے اور خبر جاکر عزیز کو پہنچائی **نظم** کہ عبرانی آیا ہے ایسا غلام + خجل حسن سے جسکے ماہ تمام + نہ آنکھونسے دیکھا ہے ایسا جمال + سنا ہے نہ کانون
سے ایسا کمال + پری ہے نہ غلمان ہے لے حور ہے + سراپا مگر شعلۂ نور ہے + نزاکت وہ ایسی کہ گل ہو خجل + لطافت وہ ایسی کہ جو لبوے
دل + وہ چہرہ کا عالم کہ عالم ہو غش + بیک جلوہ ہر جن و آدم ہو غش + وہ قامت قیامت وہ آفت خرام + وہ گات اک غضب اور ستم وہ کلام
سراپا غرض عقل سے ہے برون + بیان سے سوا حسن حد سے فزون + اور عزیز کی زن تھی راعیل نام یا فگارا اور زلیخا اوسے کہتے تھے ساتھ
ضم زا اور فتح لام کے غرض عزیز نے مالک کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کو نخاس مین لا دوسرے دن مالک یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر بازار
مین لایا اور کہا اے یوسف **نظم** الٹ برقعہ رخسے دکھا ٹک جھلک + کہ بھر جائے نور ارض سے تا فلک + کیا دور یوسف نے رخسے نقاب
کہا سب نے نکلا ہے آفتاب + کھڑا سر پہ پھر قیامت ہے + قیامت کی روشن علامت ہے یہہ + خرید ار ہو نکلا [illegible] **نظم** ہوا شور ایک
چاندنی چوک مین + ہر اک چاہتا تھا کہ اوس مہ کو لین + رکھے جو کوئی جتنی تھا دسترس + وہ دینے کی رکھتا تھا سو ہوس + انھین مین تھی
اک عورت چرخہ زن + معاش اوسکی باصد محن تھا یہہ فن + خرابی سے کاتا جو کچھہ سوت تھا + اگرچہ وہی اوسکا بس قوت تھا + وہ لے کے بصد

شوق حاضر ہوئی + خریداروں کی صف میں ظاہر ہوئی + ندا کی منادی نے پھر ایکبار + کہ اے لوگو ہو جاؤ تک ہوشیار ؛ خریدار تم میں سے ہے کونسا
وہ قیمت کرے آکے با صد بکا + مہ چرخ خوبی ہے میرا غلام + غلام اوسکو کہنا ہے ننگ تمام + عجب بخت ہیں اوسکے جو اوسکو لے + بہت کم ہے
قیمت اگر جان دے + اُٹھا بدرہ سونیکا ایک شخص نے + کہا لے اور اس بدر خوبی کو دے + ہزار اشرفی ہے زر سرخ کی + جو سودا کرے ہے
تو کرلے ابھی + لگا دینے سو بدرے پھر دوسرا + خریدار یوسف بصد جان ہوا + کہا تیسرے نے کہ اس سے فزون + میں ہموزن یوسف کے آ
مشک دون + لگا کہنے پھر شخص چوتھا یہہ بات + کہ یہہ بھی میں دیتا ہوں اور اوسکے ساتھ + در و لعل ہموزن یوسف کے لے + خوشی سے نہ
ساتھ ایک تاسف کے لے + غرض لینے والونکا پھر ماجرا + کہوں کیا کہ تھا کچھ بیان سے سوا + جو آیا سو قیمت بڑھاتا ہوا + فزون مال و دولت
لگاتا ہوا + زلیخا نے سنکر اس احوال کو + مضاعف کیا قیمت حال کو + لکھا ہے کہ زلیخا سلطان مغرب کی بیٹی تھی کمال حسین اور نہایت
نازنین ایکرات اوسکو **نظم** خیال الم تھا نہ کچھ وہم و غم + عجب خواب راحت سے تھی لیس بہم + کہ ناگاہ یکبار سے آیا جوان + وہ کیسا جوان جو
سراپا تھا جان + اٹھا پردہ اور جھٹ سے سنمکھ ہوا + زلیخا کا جی دیکھتے ہی گیا + وہ ٹکڑا کہ آفت کا ٹکڑا تھا جو + تجلی حق تھی نہ ٹکڑا تھا
وہ + زلیخا کی پڑتے ہی اوس پر نگاہ + ہوئی اسقدر آہ حالت تباہ + کہ نازک وہ تن اور گل سا بدن + تڑپنے لگا خاک میں با محن + صبح کو
بیدار ہوکر رونے پیٹنے لگی لیکن کسی سے یہہ احوال خواب نہ کہا اور تنہا بیٹھکر اوسکا تصوّر باندھکر مضمون ان ابیات کا بیان کرتی تھی **نظم**
کہ ایجان تو گل ہے کس باغ کا + جو باعث ہوا ہے میرے داغ کا + تو کس چرخ کا ماہ ہے سچ بتا + کہ عالم کیا مجھپہ ظلمت کدا + گھر ہے تو کس
کان کا میری جان + کہ تجھ بن میں گھر میں ہوں گوہر فشان + میرا دل لیا بن بتائے بتا + کہاں تجھکو ڈھونڈھوں میں اے دلبرا + ترا نام کیا ہے
مکان ہے کہاں + جہاں تو ہو واں کر میں پہنچوں وہاں + اسیطرح دیوانہ وار پکارتی تھی اور نالہائے زاری کر کر بکا کرتی تھی پھر ایک شب
خواب میں یوسف کو دیکھا **نظم** وہ قد دیکھتے ہی یہہ پر اضطرار + اُٹھی سرو قد ہوکے بے اختیار + سر اونکے قدم پہ دھرا اور کہا + کہ میرے پیارے
میرے دلربا + لب لعل کو ٹک شکر ریز کر + سخن سے دہن کو گہر ریز کر + میں ہوں بندگی میں تیری مبتلا + چھوڑا مجھکو اپنا بتا کر پتا + میرا دل لیا
تو نے ایجان جان + اور اپنا بتایا نہ نام و نشان + فرشتہ ہے تو یا پریزاد ہے + کہ یوں دلربائی میں استاد ہے ترا حسن ہے یا ہے نور
خدا + یہہ چمکا یہہ جلوہ ہے کیا + لب یوسفی پھر تو گویا ہوئے + تبسم میں آکر یہہ کہنے لگے + کہ میں ایک اولاد آدم سے ہوں ؛
اسی خاک اور آب آدم سے ہوں + فرشتہ ہوں میں نے پریزاد ہوں + نہ میں دلربائی میں استاد ہوں + ولیکن ہوں آئینہ حسن غیب
نہیں ہیں البتہ کچھ شک و ریب + ہوا ہے وہی مجھ میں پرتو فگن اوسی نور سے میرا جھلکے ہے تن + اگر دعوئے عاشقی ہے تجھے حقیقت
میں تو جانکر یوں مجھے + تصور میں میرے ہی تو رہ سدا + کسی آن دل سے نہ مجھکو بھلا + جو پیوند ہونا تو ہونا میرے + جو دلبند ہونا تو
ہونا میرے + میرے عشق کا تیرے دل پر ہے داغ + تیرے غم میں مجھکو نہیں ہے فراغ + زلیخا نے جو یہہ کلام محبت التیام یوسف علیہ السلام
کا سنا اور بھی زیادہ مبتلا ہوئی اور خواب سے اٹھی دھوم میں نالہ و فغان سے مچاتی ہوئی اور آنکھوں نے دریائے سرشک بہاتی ہوئی
بیت گریبان کیا ٹکڑے داماں تلک + کیا پارہ داماں گریباں تلک + کبھی دم سرد بھرتی تھی کبھی نالۂ پر درد کرتی تھی خواصوں نے
اوسکا یہہ حال مشاہدہ کر کر بادشاہ کو خبر کی لیکن کچھ کارگر نہوئی تدبیر مدبرنے ہر چند علاج کیا کچھ فائدہ نہوا آخر کو سب نے پادشاہ
سے عرض کیا کہ **نظم** دوا ایسے سودا کی زنجیر ہے + یہی ہے اگر کچھ بھی تدبیر ہے + وہیں زر کا ایک مار پیچان بنا + در و لعل کے اسمین
جڑے لگا + دیا پائے نازک میں فی الحال ڈال + ہوا آکے باہم جمال و جلال + کیا قید میں سرو آزاد کو + ہوا عشق قمری کا طوق گلو + وہ
پانوں بھی زنجیر پر خشم میں + کہ جوں مردمک حلقۂ چشم میں + القصہ جب زنجیر اوسکے قدمبوس ہوئی تو وہ کہتی تھی کہ **نظم** عبث
میرے پانو میں زنجیر کی + کہ میں بن پھنسائے ہی ہوں گی پھنسی + وہ زنجیر ہے میرے سودا کی جو + تو موج غبار رہ یار ہو + اور اسمیں
گرفتاری میں ذرات کا تھی آہ و زاری میں جو ایک شب تڑپ تڑپ کر آنکھ لگ گئی پھر یار تیسرے جمال یوسف علیہ السلام سے خواب میں

مشرف ہوئی بے اختیار بکمال اضطرار سے اونکے پانوٗن پر گری اور نام و نشان پوچھنے لگی یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا شہر مصر
ہی اور وہان کا مین عزیز ہون بلیت سنا جبکہ یہہ مژدہ راحت رسان + زلیخا کے بس آگئی جان مین جان + اور اٹھتے ہی خواب
سے خواصان تخت کو بلاکر کہا کہ میرے باپکو خبر کرو کہ سودا میرا دفع ہوا ہاپ سنتے ہی آیا اور زنجیر پانوٗنسے کاٹ کر بڑی خوشی کی پھر اطراف
سے پیغام بادشاہونکے واسطے شادی کے آنے لگے جبکا ایلچی آتا باپ اوسکو خبر کرتا یہہ نہ قبول کرتی تھی دلمین اوسکے یہہ تھا کہ عزیز مصر کا پیغام
آوے تو قبول کرون اور عزیز مصر کا یہہ مرتبہ نتھا کہ پیغام بھیجتا آخر اوسنے ایکدن اپنی ہمجولیون سے کہا کہ سوا عزیز مصر کے کسی کا پیغام
مجھکو قبول نہین اوسکے باپ نے یہہ احوال سنکر سب رسولونکو سلاطینونکے رخصت کیا اور کہا کہ دختر یہہ جو اختر خوب ہی اہل مصر سے
کب کی منسوب ہی اور ایک نامہ عزیز کو لکھا کہ حسن دختر نیک اختر کا میرے کہ مہر سپہر عصمت ہی روم اور شام مین شہرت ہی تمام
بادشاہونکے پیغام آتے ہین لیکن یہہ کسیکو قبول نہین کرتی مگر تیری طرف مائل ہی اور عقد نکاح سے تیرے اوسکی توجہ دل ہی خدا
جانے کہ اس سے کیا حاصل ہی جب یہہ پیغام عزیز کو پہنچا فخر اور شرف اپنا سمجھہ کر بہزار جان سے قبول کیا زلیخا یہہ سنکر گمان یوسف ۴
مین خوش ہوئی القصہ باپنے بڑا مال و اسباب دے زمین مصر کو روانہ کیا بڑی دھوم سے شادی عقد نکاح ہوئی بعد نکاح کے جو معلوم کیا
کہ جسکو مین نے خواب مین دیکھا تھا وہ نہین ہی رونے تڑپنے لگی اور آسمان کی طرف منہہ کرکر **نظم** لگی کہنے ایچرخ یہہ کیا کیا + مجھے بیوطن کرکے
رسوا کیا + دکھایا کسے اور پھنسایا کہان + مین آئی کہان اور تو لایا کہان + مین جسکی دیوانی ہون وہ یہہ نہین + ہی فرق اسمین اوس مین
کہین کا کہین + کرون اب بتا کیا کدھر جاؤن مین + نہ یکھون یہہ غم کاش مرجاؤن مین + وہان اقربا مجھہ سے میرے چھٹے + یہان کام مجھہ کو پڑا
دیو سے + مین دھوکھے مین آئی پریوش کے یہان + سو نکلا یہہ بھوت الامان الامان + دیا ہاتف غیب نے یون جواب + کہ سن ای زلیخا
نکھا پیچ و تاب + پھنسایا تجھے تو نکالینگے ہم + تیرے سر سے اس جنکو ٹالینگے ہم + تجھے اسلئے لائے ہین ہم یہان + کہ آتا یہین ہی وہ
محبوب جان + نہ دیونگے تجھپر اسے دسترس + چلیگا نہ بس تجھہ پہ کچھہ اوسکا بس + پھنساتے تجھے گر نہ اس دام مین + تو تعطیل ہوتی تیرے
کام مین + زلیخا نے جسدم یہہ مژدہ سنا + تو سو سجدہ شکر لائی بجا + کری واے ویلا وہ موقوف کل + کہ مقصود کا تاشگفتہ ہو گل + پھر
زلیخا عزیز کے یہان رہنے لگی لیکن اللہ تعالی نے عزیز کو اوسپر قادر نہین کیا جب یوسف بازار مصر مین آئے زلیخا نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہہ
وہی ہی کہ جسکے واسطے مین ملک چھوڑکر یہان آئی ہون عزیز کو کہا کہ کیون نہین اس غلام کو کہ شہرہ حسن اوسکا تمام شہر مین پڑا ہی خریدتا
نظم عزیز اس سے کہنے لگا میری جان + خزانہ بھلا اسقدر ہی کہان + یہہ مشک اور یہہ گوہر یہہ لعل اور یہہ دُر + کہ صندوق ہین میرے
سب جنسے پُر + سوا اوسکے میرا خزینہ ہی جو + دھرا ہی جو ظاہر دفینہ ہی جو + اگر سبکا سب دیجئے تول تول + تو دونا بھی ہو یا نہو اوسکا
مول + زلیخا نے سنکر پھر آستے کہا + گھر سے ہر اک درج میرا بھرا + ہر اک گوہر اوسکا کہ ہی بے بہا + بقیمت ہی اس سلطنت سے سوا
وہ سب مول مین دیکے جلد اوسکو لے + یہہ سو درجے بہتر ہی اوس درج سے + عزیز نے کہا کہ بادشاہ اوسکو خریدا چاہتا ہی کہا بادشاہ
سے جاکر عرض کر کہ ہمارے فرزند نہین ہی اگر حکم ہو تو ہم خرید لین عزیز نے بادشاہ سے عرض کیا اور اجازت لیکر زلیخا کو مژدہ دیا زلیخا نے تمام
مال اپنا دیکر خریدوا یا عزیز خرید کر یوسف علیہ السلام کو مکان زلیخا مین لایا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ اور کہا
اوس شخصنے کہ مول لیا تھا یوسف کو اہل مصر سے یعنے عزیز نے واسطے زن اپنی کے یعنے زلیخا کے باحرمت کر جگہہ اوسکی یعنے اوسکو اچھی طرح
رکھہ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا شاید کہ نفع دے ہمکو کہ ہمارا کاروبار اوٹھالے یا پکڑین ہم اوسکو فرزند لکھا ہی کہ عزیز عقیم تھا
اوسنے کہا کہ بیٹا کر اسکو پالینگے کیونکہ آثار دولت اور وجاہت کے اوسکے چہرے سے ظاہر ہین بحر مواج مین ہی کہ بعضے کہتے ہین یوسف علیہ السلام
وقت بکنے کے ناخوش ہوئے اور مالک سے کہا کہ یہہ جواہر اور زر میری قیمت مین کیون لیتا ہی مین تو حُر ہون تو نہین جانتا مین کون ہون
مین یوسف بن یعقوب بن ابراہیم ہون مالک نے کہا اسوقت کہ مین خرید تا تھا تمنے کیون نہ کہا کہا مقتضائے وقت تھا پس مالک نے عزیز سے کہا

کہ مین نے اسکو بیس درم دیکر لیا ہی زیادہ مین تجھ سے نہین لیتا اتنے ہی دے اور سایۂ لطف مین اپنے اسکی پرورش کر پھر مالک نے یوسف علیہ السلام سے کہا کہ مین نے اسقدر مال اپنا چھوڑا اور تمھارا کہنا مانا اب تم میرے حقمین دعا کرو کہ اللہ تعالی مجھے فرزند اور مال دے یوسف علیہ السلام منتظر وحی کے ہوئے جبرئیل آئے اور کہا کہہ یا من یعز و یذل یا من یصنع و یرفع یا من یعطی و یمنع یا من هو علی کل شیء قدیر ارزق هذا الشیخ اولادا ذکورا اور بعضے کہتے ہین کہا کہ اکثر الله لك من المال والاولاد فی غیر فتنة ونقل العز والمنع الیك مالک اپنے گھر گیا زن اوسکی حاملہ ہوئی دو پسر لائی اسیطرح بارہ بار مین چوبیس بیٹے ہوئے یا اوسکی بارہ حرم مین تھین ہر حرم کے دو دو بیٹے ہوئے توامان لکھا ہی کہ تین شخصون نے فراست سے تین شخصونکو نافع جانا اور ایسا ہی ظہور مین آیا اول یوسف علیہ السلام کو عزیز نے دوم آسیہ زن فرعون نے موسی علیہ السلام کو سیوم ابو بکر صدیق نے عمر بن خطاب کو باوجود اپنے بیٹونکے خلیفہ اونکو کیا پس جیسا ان تینون نے سمجھا تھا ویسے ہی یہہ تینون نفع رسان نکلے وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ اور یہی کہ یوسف کی محبت عزیز کے دلمین ڈالی ہمنے اسیطرح قدرت دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے تا کہ تصرف کرے اوسمین وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اور تو کہ سکھلاوین ہم اوسکو تعبیر خوابونکی یا معانی کتب الہی کی وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ اور اللہ غالب ہی اوپر کام اپنے کے کوئی اوس سے کچھ نہین نکال سکتا اور کوئی اوسکے حکم کو نہین ٹال سکتا یا غالب ہی امر یوسف مین کہ بھائیون نے کیا چاہا تھا اور اوسنے کیا کیا اونھون نے تباہی چاہی اوسنے بادشاہی دی **بیت**

نہین ہوتا کسیکی کچھ بدی سے ÷ وہی ہوتا ہی جو حق چاہتا ہی

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ اوسیکے ارادہ مین سارے ہین کام وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا اور جب پہنچا یوسف قوت جوانی اپنے کو اٹھارہ برسکی عمر مین یا بیس برسکی بعضون نے کہا ہی کہ درمیان تیس اور چالیس برس کے دیا ہمنے اوسکو حکم کہ نبوت ہی یا حکمت کہ علم باعمل ہی اور دانش بیچ دین کے وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اور اسیطرح بدلا دیتے ہین ہم نیک کارونکو لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام جب عزیز کے گھر آئے زلیخا کا عشق زیادہ ہوا اور یوسف علیہ السلام سے احوال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ اور چاہا یوسف کو اوس عورت نے کہ یوسف بیچ گھر اوسکے کے تھا جان اوسکی سے یعنے زلیخا نے اوس سے اپنی مراد چاہی اور اوس محل مین کہ ہفت خانہ تھا لے گئی وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور بند کئے دروازے اور کہا آؤ جلدی کر کہ مین واسطے تیرے ہون یوسف علیہ السلام نے جو یہہ حال دیکھا قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ کہا پناہ پکڑتا ہون مین اللہ کی تحقیق وہ پرورش کرنیوالا میرا ہی نیک کی اوسنے منزل میری بارگاہ قرب مین یا عزیز سردار بڑا ہی اوسنے اچھی طرح رکھا ہی مجھے اور تجھکو واسطے نیک رکھنے میرے کے حکم کیا ہی پس مین حرمت اور حق نعمت اوسکا بھلا کر دست خیانت حرم مین اوسکے کیونکر دراز کرون إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق نہین فلاح پاتے ظالم کہ حق نہین پہچانتے اور نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین یا زناکار کہ زنا بدتر سب ظلمونکا ہی لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے یہہ مضمون بیان کیا کہ **نظم**

خدا ہی محیط زمین و زمان ÷ اوسے سب ہی معلوم سر نہان ÷ کوئی کام اس سے نہین ہی چھپا ÷ وہ سب دیکھتا ہی برا اور بھلا ÷ بھلا اسکے پھر سامنے اسطرح ÷ مین ڈرتا ہون عصیان کرون کسطرح ÷ قیامت مین شرمندہ مجھکو کرے ÷ سزا میرے اعمال کی مجھکو دے ÷

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ اور البتہ تحقیق قصد کیا زلیخا نے مخالطت کا ساتھ یوسف کے اور قصد کیا یوسف نے ساتھ دفع اوسکے کے بھاگ کر اگر نہوتا یہہ کہ دیکھی اوسنے دلیل پروردگار اپنے کی البتہ قصد مخالطت کا اوسکے کرتا یعنے صورت حضرت یعقوب کی دانتونکے تلے انگلی دبائے نظر آگئی یا نور عصمت الہی اور لمعۂ نبوت یوسفی تھا کہ حائل ہوگیا درمیان یوسف کے اور اس چیز کے کہ موجب غضب الہی تھی یا سقف خانہ پر لا تقربوا الزنا لکھا دیکھا یا دیوار پر جو برابر انکے دیکھنے تھے دیکھا تو لکھا تھا لا تقربوا الزنا دوسری دیوار پر جو نظر کی وان علیکم لحافظین لکھا پایا تیسری دیوار پر جو نگاہ کی واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله مسطور تھا چوتھی دیوار پر جو نظر پڑی یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور لکھا دیکھا جو سر اٹھایا اننی معکما اسمع واری لکھا پایا یا چھت پر جو آنکھ پڑی صورت یعقوب یا صورت عزیز دیکھی کہ اشارت بھاگنے کو کرتے تھے بعضے کہتے ہین کہ زلیخا نے

اپنے بت پر چادر ڈالدی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جو معبود کہ اندھا بہرا ہی اوس سے تو شرم کرتی ہی پس جو کوئی معبود بینا شنوا رکھتا ہی وہ کیون
نہ شرم کرے بعضے کہتے ہین کہ یعقوب علیہ السلام کی آواز آئی کہ اسمک مکتوب فی الانبیاء وانت تعمل عمل السفہاء بعضے کہتے ہین کہ ایکشخص کو دیکھا
کہ کہتا ہی ای یوسف اگر تونے یہہ کام کیا مرتبۂ نبوت سے گر پڑیگا پس یوسف علیہ السلام اس سے بچگئے کذلک لنصرف عنہ السوٓء والفحشاء اسیطرح
کیا ہمنے تو کہ پھیر دین ہم اوس سے برائی کہ خیانت حرم عزیز ہی اور بیحیائی کہ زنا ہی انہ من عبادنا المخلصین تحقیق وہ بندون ہمارے خالص کیے
گیون سے تھا لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام جو زلیخا سے بھاگے نظم بہر در کہ پہنچے وہ در کھل گیا + مقفل وہ گو قفل آہن سے تھا + زلیخا بھی پس دیکھتے ہی شتاب
پکڑنیکو دوڑی بلا اضطراب + واستبقا الباب اور دوڑے دونون دروازیکو ساتوین دروازے پر زلیخا نے دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ لیا اور
کھینچا یوسف علیہ السلام نکل گئے وقدت قمیصہ من دبر اور پھاڑا زلیخا نے کھینچکر کرتا یوسف ع کا پیچھے سے نظم پکڑ جانب پشت سے دامن آہ +
جو کھینچا گیا پھٹ وہ پیراہن آہ + وے روکنے سے نہ مطلق رکے + ادھر اسنے کھینچا وہ اودھر جھکے + غرض در سے باہر ہوئے جب نکل + زلیخا کھڑی
رہگئی ہاتھ مل + تڑپھنے لگی بیقراری کے ساتھ + زبان پر تھا جاری یہہ زاری کے ساتھ + کہ ہی ہی میرا طائر مدعا + میرے دام مین پھنسکے جاتا رہا
والفیا سیدہا لدا الباب اور پایا اون دونون نے شوہر زلیخا کو کہ عزیز تھا نزدیک دروازے کے عزیز نے یوسف اور زلیخا کو مضطرب دیکھکر
جانا کہ کچھ ایسی صورت واقع ہوئی ہی کہ یہہ دونون پریشان ہین پہلے اس سے کہ وہ احوال پوچھے زلیخا نے دلیرانہ قالت ما جزاء من اراد باہلک
سوٓء کہا کیا سزا ہی اوس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتھ تیری اہل کے بدی کا مراد اسنے اپنی جان لی اور اس کلام سے غرض یہہ تھی کہ آپ صاف نکل
جائے خطا یوسف علیہ السلام پر ٹھہرائے پھر کہنے لگی کہ جو حرم تیری کا قصد کرے سزا اوسکی کیا ہو الا ان یسجن او عذاب الیم مگر یہہ کہ قید کیا جاوے
یا عذاب درد دینے والا یعنے کوڑے لگائے جاوین یوسف ع نے جو یہہ بات سنی قال ہی راودتنی عن نفسی کہا اسنے چاہا تھا مجھکو جان میری
سے اور مین نے نہ مانی تھی اور بھاگا تھا مین عزیز نے کہا ہم کیونکر سچ جانین کوئی اور بھی اس ماجرے سے خبردار ہی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ لڑکا چار
مہینے کا جھولے مین تھا وہ شاہد میرا ہی اور وہ زلیخا کی خالہ کا بیٹا تھا عزیز نے کہا چار مہینے کا بچہ کیا بولیگا یوسف ع نے فرمایا کہ اللہ میرا قادر ہی
گویا کرنے پر اوسکے عزیز نے اوس بچے سے پوچھا قدرت الٰہی سے وہ گویا ہوا کہ یوسف صادق وشہد شاہد من اہلہا اور گواہی دی
گواہ نے اہل زلیخا سے لکھا ہی کہ وہ پسر عم زلیخا تھا کہ اوسنے حکمت سے کہا ان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت وہو من الکذبین
اگر ہی کرتا یوسف کا پھٹا ہوا آگے سے پس سچی ہی زلیخا اور یوسف ہی جھوٹون سے کیونکہ یہہ صورت دلیل اوسکی ہی کہ زلیخا دفع کرتی تھی یوسف ع کو
کہ کرتا آگے سے پھٹا وان کان قمیصہ قد من دبر فکذبت وہو من الصادقین اور اگر ہی کرتا پھٹا اوسکا پیچھے سے پس جھوٹی ہی زلیخا اور
وہ سچون سے ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی کہ یوسف اوس سے بھاگا اور وہ پیچھے دوڑی اور اپنی طرف اوسکو کھینچا کہ پیرہن اوسکا پیچھے سے پھٹا
فلما رای قمیصہ قد من دبر قال انہ من کیدکن پس جب دیکھا عزیز نے کرتا یوسف کا پھٹا ہوا پیچھے سے منہہ طرف زلیخا کے کرکر غصے
سے کہا تحقیق یہہ کام مکر تمھارے سے ہی یعنے تم عورتون کی سے ان کیدکن عظیم تحقیق مکر تمھارا بڑا ہی جلد دلمین گذر کرتا ہی اور جی مین
اثر کرتا ہی نظم یہہ سچ ہی کہ آفت ہی مکر زنان + خرابی کن عزت مردمان + پھر اوس مکر سے کیون نہ دل ہو دو نیم + لکھا جسکو قرآن مین
ہی عظیم + پھر عزیز نے یوسف علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوکر بطریق اعتذار کہا یوسف اعرض عن ہذا ای یوسف منہہ پھیر لے اسبات سے
اور چھپا اسکو نظم زلیخا ہی جھوٹی تو سچا ہی لیک + تیرے اوسکے حق مین یہی بس ہی نیک + کہ اس رازکو تو نہ افشا کرے + اسے تا بمقدور
اخفا رکھے + ہی قول بزرگان فی عقل و ہوش + کہ باشد بہ از پردہ در پردہ پوش اور زلیخا کو کہا واستغفری لذنبک اور بخشش مانگ ای زلیخا واسطے
گناہ اپنے کے تفسیر زاہدی مین ہی کہ عذر چاہ یوسف سے کہ غریب ہی اور تو نے اوسکو آزردہ کیا ہی انک کنت من الخاطئین تحقیق تو ہی
تھی خطاکارون سے یہان تذکیر واسطے تغلیب کے ہی لکھا ہی کہ اگرچہ عزیز نے اسکو چھپایا لیکن یہہ عشق ایسی بلا ہی کہ کوئی چھپنا ہی بیت
چھپائے سے کوئی چھپتا ہی عشق و مشک ای رافت + چھپاؤ لاکھہ رنگ و بو سے عالم جان جاتا ہی + القصہ بیت زلیخا کا جب عشق ظاہر ہوا

زبان ملامت کی سب نے وا + وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ اور کہا کتنی بی بیون نے بیچ شہر مصر کے اس مقام مین کہ جسکو عین الشمس کہتے تھے اور
وہ پانچ تھین عورتین خواصونکی یعنے حاجب اور ساقی اور خبازا ور زندان بان اور صاحب دوا کی اور مضمون کلام یہہ تھا کہ امْرَاَةُ
الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ عورت عزیز کی زلیخا طلب کرتی ہے غلام اپنے کو نفس اسکے سے یعنے چاہتی ہے کہ کام اوسکا بر لاوے
نظم ہوئیں طعنہ زن عورتین مصر کی + کہ نبدیکی اپنے یہہ نیازی ہوئی + لیا جسکو مول اوسکو لو دل دیا + سمجھا شمع غیرت دے یہہ کیا کیا
خریدا جسے اوسپہ شیدا ہوئی + زلیخا کی عقل و خرد کیا ہوئی + عجب پر عجب اور ہے یہہ سنو + کہ خواہان یہہ ہے اور گریزان ہے وہ +
اسے الفت اور اوسکو نفرت ہے واہ + یہہ ہے عزت دختر بادشاہ + یہہ نزدیک جاوے وہ بھاگے ہے دور + یہہ کرتی ہے عجز اوسکو ہے سو
غرور + قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا تحقیق پھٹ گیا ہے غلاف دل زلیخا کا جہت محبت سے یعنے عشق یوسف کا اوسکے دلمین سما گیا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تحقیق ہم دیکھتے ہین زلیخا کو بیچ گمراہی ظاہر کے کہ باوجود اسکے کہ عزیز سا شوہر رکھتی ہے فریفتہ غلام زرخرید ہوئی ہے فَلَمَّا
سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ پس جب سنا زلیخا نے مکر اونکا یعنے باتین جھوٹی اونکی بھیجا آدمی طرف اونکے اور استدعا کی کہ دعوت
مین حاضر ہون لکھا ہے کہ چالیس عورتون کو بلایا وہ پانچون طعنہ زن بھی اونمین تھین جب وہ آئین عزت کی اونکی وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً
اور تیار کین واسطے اونکے مسندین یا مہیا کیا واسطے اونکے طعام پاکیزہ یا سنوارا مجلس طعام کو کیونکہ حدیث مین ہے کہ وہ تکیہ لگا کر کھاتین
تھین پس واسطے اونکے نظم مہیا کی بزم عشرت وہ بس + کہ خرناز و نعمت نتھا ہمنفس + کہ آراستہ جشن شاہو نکی شکل + ہر اک قسم کا جسمین
تھا شرب و اکل + ترنج اور چھری بھر دی ہر ایک کو + کہ کاٹو اسے تا مزیدار ہو + چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ
سِكِّيْنًا اور دی ہر ایک کو اونمین سے چھری تاکہ ترنج تراش کر طعام پر چھڑک کر کھاوین یا چھری سے گوشت کاٹ کر تناول کرین اور زلیخا
نے اون عورتونسے نظم کہا پھر کہ یوسف کو بلواؤنمین + جو خواہش تمھین ہو تو دکھلاؤنمین + کہا سب نے لوہکو تو آرزو + یہی ہے کہ دیکھین
وہ روئے نکو + اوسے دیکھکر کھائین اپنا ترنج + تراشینگے پھر سو خوشی سے ترنج + زلیخا نے یہہ سنکر نزدیک یوسف کے آ جامہ مرصع پہنایا اور
تاج مکلل سر پر سجا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ اور کہا نکل یوسف و پران عورتونکے یوسف علیہ السلام نے اِبا کی زلیخا نے بہت مبالغہ کیا یہانتک
کہ یوسف علیہ السلام کو باہر جلوہ فرمایا فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ پس جب دیکھا اون عورتون نے یوسف علیہ السلام کو بزرگ پایا اونکو حسن و جمال
مین ایکبار آشفتہ دیدار ہوکر بیخود ہوگئین وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اور کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے اور کچھہ درد معلوم نہوا نظم کہانکا ترنج اور کہان
کی چھری + رہا نہ کسیکا نہ بس جی مین جی + گئی عقل تو ہاتھ سے یکقلم + ہر اک نے کئے ہاتھ اپنے قلم + بجائے ترنج اپنے ہاتھون کو کاٹ + کئے خون
سے سارے دامن کے پاٹ + حقایق سلمی مین ہے کہ حق تعالی ساتھ اس آیت کے مدعیان محبت کو سرزنش کرتا ہے کہ مخلوق رویت مخلوق مین
اس تبے کو پہنچے کہ قطع ید کا الم کچھ محسوس نہوا تمکو چاہیئے کہ شہود پر تو جمال خالق مین ایسے محو ہو کہ کچھہ بلا و عنا سے متالم نہو بیت چاہیئے رافت محو ہو
ایسا دیکھکے اوسکا ایک ہی جھمکا + دھیان نہووے دلکو اصلا رنج و بلائے عالم کا + القصہ عورتین مصر کی جو بیخودی سے بخود آئین زبان آفرین
مین گشادہ کی وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اور کہا پاکی ہے واسطے اللہ کے صفت عجز سے بیچ پیدا کرنے ایسے محبوب کے نہین ہے
یہہ آدمی کہ یہہ حسن اور جمال آدمی نے کہان پایا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ نہین یہہ مگر فرشتہ بزرگ ۞ یہہ انسان نہین ہے فرشتہ ہے
یہہ + بنور الٰہی سرشتہ ہے یہہ + صاحب وسیط نے جابر رض سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل مجھپر آئے اور
کہا کہ اللہ نے تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اے حبیب میرے حسن روئے یوسف کو نور کرسی سے کسوت دی ہے مینے اور کسوت حسن
روئے تیرے کی نور عرش سے مقرر کی ہے مینے وما خلقت خلقا احسن منک یعنے نہین پیدا کیا مین نے کسی مخلوق کو نیکتر تجھہ سے سچ ہے کہ یوسف
کا جمال تھا اور حضرت کا کمال نظارۂ جمال یوسفی مین ہاتھ کٹے اور ظہور کمال محمدی مین زنار ٹوٹے نظم حسن یوسف پہ کٹے گر ہاتھ تو آفت
کیا عجب + پائے جانان پر میرے کٹتے ہین لاکھون کے گلے + الغرض زلیخا نے جو حیرانی اور آشفتگی عورتون کی دیکھی قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ کہا پس یہی ہے وہ شخص جو ملامت کرتی ہو تم مجھکو بیچ دوستی اوسکیکے اب جانا تمنے کہ حق میری جانب ہے سب نے کہا نظم
بجا ہے جو اوسپر تیرا دل گیا + کہ یہہ دلربا یونکا ہے دلربا + جو کھولے یہہ رخ برقعہ پاک سے + تو چھپا کین مہ وخور بھی افلاک سے + تجھے
طعنہ کرنا ہے بس ناسزا + کہ تیری نہین اسمین مطلق خطا + اِسے جو کہ دیکھیگا مرجائیگا + سراپا قیامت ہے یہہ دلربا + زلیخا نے سنکر کہا مجھکو
آہ + اسی نے کیا ہے خراب اور تباہ + اسی کی مین الفت مین آوارہ ہون + اسی کی محبت مین بیچارہ ہون + ملامت مجھے ہے اسی کے
سبب + ہے رسوائیان اسکے باعث سے سب + وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ اور البتہ تحقیق چاہا مین نے اوسکو جان
اوسکی سے اور طلب کی آرزو اپنی اوس سے پس نگاہ رکھا اوسنے اپنے آپ کو اور مجھہ سے نہ کھل کھیلا نظم کسی ہنج سے اونکا للچا نہ دل
براجا نکے مجھپہ آیا نہ دل وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ اور اگر نہ کریگا جو کچھہ کہتی ہون مین اسکو البتہ
قید کیا جاویگا اور البتہ ہو ویگا ذلیلون سے کیونکہ نظم ہوئی اب مین عاجز ہون تدبیر سے + ہوا آخر ہی جاؤنگی تاخیر سے + سو مین نے
مقرر ہے اب یہہ کیا + کہ زندان مین دون اوسکو رہنے کی جا + کہ شاید دل سخت نرم اوسکا ہو + کرے پھر بخود وہ میری آرزو + یہہ سن
عورتین جو کہ تھین اہل بزم + نصیحت کی جانب ہوئین رہ بعزم + لگین کہنے یوسف کو ای مہ لقا + جہانمین کسیکو نہین ہے بقا + یہہ جو
نیک ہے یادگار زمان + بر آور دل حاجت بیدلان + خدا نے کیا تمکو سلطان حسن + دیا سب تجھے جو ہے سامان حسن + زلیخا تیرے عشق
مین ہے خراب + اوسے کر مئے وصل سے کامیاب + تڑپتی ہے یہہ جیسے کچھہ ترس کھا + نہ بے ترس ہو اسقدر دلربا + نیاز اوسکا دیکھہ
اسقدر کر نہ ناز + تکبر نہین خوب ای سرفراز + کہین عاجز آ انتقام اوسکا لے + بہ تنگ آکے وہ تجھکو ایذا ندے + بٹھاوے نہ زندان مین تجھکو
وُہ + کہ ہے سخت جائے بلا ای نیکخو + تو اپنے پہ اور اسپہ ٹک رحم کر + نہ اوسکو رلا اور نہ تو نوحہ گر + نہ غم مین اوسے تو گرفتار کر + نہ قید
اختیار آپ ای یار کر + اگر تیرا اوسپر کسیطرح سے + نہین دل تو مل ہمسے سو فرح سے + کہ ہر ایک ہم مین سے ہے شاہ حسن + تو ہی مہر حسن
اور ہم ماہ حسن + یوسف علیہ السلام نے جب اون عورتونکی یہہ باتین سنین کہ فقط زلیخا ہی کیطرف سے نہین سمجھاتی تھین بلکہ اپنی ہی طرف بھی
رغبت دلاتی تھین تنگ آکر قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ کہا ای پروردگار میرے قید دوست تر ہے طرف
میرے اوس چیز سے کہ بلاتی ہین یہہ عورتین مجھکو طرف اوسکے نظم مجھے انکی صحبت سے زندان ہے خوش + مقید اگر تن ہے تو جان ہے
خوش + ولے روئے نامحرمان پر نظر + نہ میری پڑے ایمیرے دادگر + وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ
اور اگر نہ پھیریگا مجھہ سے مکر اور فریب اونکا اور مجھکو نہ بچاویگا جھک جاؤنگا طرف اونکے اور ہو جاؤنگا جاہلون سے ساتھہ کرنے اوس کام
کے جو نہ کیا چاہیے فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ پس اجابت کی واسطے دعا اسکیکے پروردگار اوسکےنے نظم جو یوسف نے زندانکی کی التجا + قبول
اونکی حق نے کئی وہ دعا + اگر چاہتے اس سے مخلص رہا + تو بے قید چھٹتے بفضل خدا + فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ پس پھیر دیا اوس سے مکر
اون عورتونکا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تحقیق وہ سننے والا ہے دعا اوسکی جو اوسکی طرف پناہ پکڑتا ہے جاننے والا ہے حال اوس کا
جو غیر اوسکے سے گریز کرتا ہے لکھا ہے کہ جب وُہ عورتین حضرت یوسفؑ سے نا امید ہوئین زلیخا سے کہا کہ صلاح یہہ ہے کہ دو تین دن اسکو
قید مین ڈالدے شاید وہان کی تکلیف دیکھکر سر تسلیم تیرے خط فرمان پر رکھے زلیخانے یہہ بات قبول کی اور عزیز کے پاس جاکر کہا بیت
ہوئی مین تو بدنام اس شہر مین + نہ اس شہر مین بلکہ کل دہر مین + نظم ہوا ایک عالم مین شہرا ہے یہہ + کہ یوسف پہ سو جان سے شیدا
ہے یہہ + کرے اسکی تدبیر جو غور سے + تو ہے دفع تشہیر اسطور سے + کہ زندان مین اسکو کرو تم اسیر + سمجھہ جائین تا سب صغیر و کبیر
کہ یوسف کا عشق اسکو مطلق نہین + سخن محض بہتان ہے یہہ حق نہین + اگر عشق کا کچھہ بھی ہوتا اثر + بٹھاتی نہ معشوق کو قید کر + عزیز
کو یہہ بات پسند آئی اور حکم کیا کہ زندان مین لیجاؤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ پھر ظاہر
ہوا واسطے اونکے اور دلمین آیا پیچھے اوسکے کہ دیکھین اونھونے نشانیان عصمت اور بیگناہی یوسف کی مانند گواہی کودک او چاک

پیراہن اور قطع ایدی یعنے با وجود مشاہدہ ان دلائل کے رائے ہین اونکے بھی ٹھہرا کہ واسطے صلاح کے البتہ قید کرین یوسف کو ایک مدت تک
پس یوسف کو زندان مین لائے زندان اونکے سرو قامت اور گلرخسار سے گلستان بنا اور قیدی خندان ہوئے بلیت جوز ندان مین تھے
پابزنجیر لوگ ہوا انکے مقدم سے دور اونکا سوگ • وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ اور داخل ہوئے ساتھ یوسف علیہ السلام کے بیچ قید
کے دو جوان ایک ملک ریان کا ساقی تھا اور ایک طباخ بادشاہ کو گمان ہوا کہ یہہ مجھکو زہر دیتے ہین سو ان دونون کو بھی اوسیدن قید کیا
یوسف زندان مین احوال قیدیون کا پوچھا کرتے تھے اور اونکے خوابونکی تعبیر فرمایا کرتے تھے اون دونون نے خواب دیکھا یا فقط ساقی
نے دیکھا یا نہ ساقی نے نہ طباخ نے دیکھا یوسف سے بنا خواب دیکھے آزمایش کی قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّيْ اَرٰىنِيْ اَعْصِرُ خَمْرًا کہا ایکنے ان
دونون مین سے یعنے ساقی نے تحقیق مین دیکھتا ہون اپنے تئین خواب مین کہ ایک باغ ہے وہان درخت تاک کا ہے تین خوشے انگور کے
پختہ لٹکتے ہین اور کاسہ بادشاہ کا میرے ہاتھ مین ہے نچوڑتا ہون اوسمین انگور کو تسمیہ انگور کا ساتھ شراب کے باعتبار مایؤل کے
ہے وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ اور کہا دوسرے نے یعنے طباخ نے تحقیق مین دیکھتا ہون
اپنے تئین کہ مطبخ بادشاہی مین اٹھارہا ہون اوپر سر اپنے کے روٹیان کہ کھاتے ہین جانور اوسمین سے اور اوڑا لیجاتے ہین نَبِّئْنَا
بِتَاْوِيْلِهٖ خبر دے ہمکو ساتھ تعبیر اوسکے کے یعنے ان دونون خوابونکی تعبیر بتا اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان
کرنیوالون سے ساتھ قیدیون کے پس ہمپر بھی احسان کر تعبیر اس خواب کی بتا یوسف نے چاہا کہ تعبیر خواب کی جلد کہون کیونکہ ایک کی
تعبیر مین مصیبت متوجہ تھی خواب اونکے سے اعراض کر کہ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ
اَنْ يَّاْتِيَكُمَا کہا یوسف علیہ السلام نے نہ آویگا تمھارے پاس کھانا کہ دئے جاؤ گے تم وہ مگر مین خبر دونگا تمکو ساتھ تاویل
اوسکے کے یعنے بتا دونگا رنگ اور مزہ اوسکا پہلے اس سے کہ آوے تمھارے پاس یعنے غیب کی خبر تمکو دونگا اونھون نے کہا
نجومیون اور کاہنون سے ایسی باتین ہم نے سنی ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ معجزہ میرا ہے نہ ستارہ شناسی اور
کہانت ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ یہہ اوس چیز سے ہے کہ سکھائی ہے مجھکو پروردگار میرے نے ساتھ الہام اور وحی کے اسواسطے
کہ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ تحقیق مین نے چھوڑ دیا ہے دین اس
قوم کا کہ نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور وہ ساتھ آخرت کے وہی کافر ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید
کفر اون کے کے ہے ساتھ آخرت کے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور پیروی کی
مین نے دین باپون اپنے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
نہین روا واسطے ہمارے یہہ کہ شریک لاوین ساتھ اللہ کے کوئی چیز بلکہ اوسی کی عبادت کرتے ہین
ہم ساتھ یگانگی کے ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ہ
یہہ توحید فضل اللہ کے سے ہے اوپر ہمارے کہ ساتھ وحی کے آگاہی دی اور اوپر سب لوگونکے کہ انبیا اونکو
اون کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور لیکن اکثر لوگ کہ پیغمبر اون کے پاس آئے نہین شکر کرتے اوس
فضل اور بخشش کا يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اے
دو یار زندان کے کیا خداوند پراگندہ کہ تم رکھتے ہو سونے کے چاندی کے لوہے کے لکڑی کے
پتھر کے یا اعلی اور اوسط اور ادنی بہتر ہے یا اللہ بہتر ہے اکیلا ذات اور صفات مین غالب سب پر مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ نہین عبادت کرتے تم سوا خدا کے مگر نامونکی یعنے کتنی چیزونکی
باعتبار نامونکے کہ بے دلیل نام کہ لیا ہے تمنے اونکا اور باپون تمھارے نے نہین اتاری اللہ نے واسطے عبادت اونکے کوئی دلیل و دلالت

کرے اور بتحقیق ذالون اُن کی کے لیس تم نہین پوجتے مگر اسماء بے مسمی کو اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ نہین حکم ساتھ عبادت کے مگر واسطے اللہ کے
کہ مستحق عبادت کا وہی ہی اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ حکم کیا ہی خلق کو پیغمبرونکی زبانی یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اوسیکو ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ
وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ یہہ ہی دین سیدھا قائم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے راہ سیدھی کو جنگلونمین جہالت کے بھٹکتے پھرتے ہین
یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ خَمْرًا اے دو یار قید خانے کے جو ہی ایک تم مین کا کہ ساقی بادشاہ کا ہی تین دن
بعد قید سے چھوٹیگا پس پلاویگا خاوند اپنے کو شراب جیسی پہلے پلاتا تھا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِہٖ اور جو
ہی دوسرا کہ طباخ ہی پس سولی دیا جاویگا اور مدت تک وہین چھوڑ دینگے تو کہ مضمحل ہوجاویگا پس کھاوینگے مرغان شکاری مغز سر
اوسکے سے یہہ تعبیرین سنکر ایک نے اون دونون مین سے کہا ہمنے جھوٹھ کہا ہی کچھ خواب نہین دیکھا یوسف علیہ السلام نے فرمایا قُضِیَ الْاَمْرُ
الَّذِیْ فِیْہِ تَسْتَفْتِیٰنِ مقرر کیا گیا وہ کام جو تھے تم بیچ اوسکے طلب تاویل کی کرتے اب جو مین نے کہا اوسکے خلاف نہوگا وَقَالَ لِلَّذِیْ
ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنْہُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے اُس شخص کے کہ گمان کیا کہ وہ نجات پاویگا اون دونون مین
سے یعنے ساقی کہ کہا یاد کیجیو مجھکو نزدیک خاوند اپنے کے یعنے احوال میری بیگناہی کا عرض کیجیو اپنے بادشاہ سے **نظم** یہہ کہنا کہ زندانمین ہی یک
غریب + عدالت سے سلطانکی ہی بےنصیب + وہ بیجرم محبوس ہی اوسپہ شاہ + تفضل سے فرمائین یکدم نگاہ + لکھا ہی کہ تیسرے دن جو یوسف
نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ بادشاہ نے طباخ کو کہ خیانت اوسکی ثابت ہوئی سولی پر کھینچا اور ساقی کو کہ امانت اسکی دریافت ہوئی وہی منصب
پہلا عنایت کیا لیکن جب وہ قرب سلطانی مین پہنچا مست بادہ دولت ہوا **مصرعہ** گیا بھول یوسف کی بات اپنا خواب فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ
ذِکْرَ رَبِّہٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ پس بھلا دیا اوسکو شیطان نے یاد کرنا یوسف کا نزدیک مربی اپنے کے پس رہے یوسف بیچ قید کے کئی برس سمجھ
لیجئے کہ بضع عدد مبہم ہی درمیان تین سے نو تک کے کہتے ہین کہ سات برس واقع کے زندانمین رہے اور مشہور یہہ ہے کہ اول سے آخر تک بارہ
برس زندانمین رہے ہین معالم التنزیل مین ہی حسن بصری رض سے منقول کہ ایکدن جبرئیل ع زندان مین آئے یوسف ع نے اونکو پہچانکر
کہا یا اخ المرسلین کیا ہی کہ دیکھتا ہون مین تم کو منزل مین گنہگارونکی جبرئیل نے کہا یا طاہر الطاہرین حضرت رب العالمین نے تمکو سلام پہنچایا
ہی اور فرماتا ہی کہ شرم نہین رکھتا تو کہ آدمی کو سبب خلاصی کا اپنے جانتا ہی اور اس سے سفارش چاہتا ہی قسم ہی عزت اور جلال
اپنے کی کہ کئی برس تجھکو قید مین رکھونگا یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس حالت مین مجھ سے راضی ہی یا نہین جبرئیل نے کہا ہان خوش ہی
یوسف علیہ السلام نے کہا **بیت** خوش ہی وہ دوست تو ماتم کیا ہی + قید خانے مین مجھے غم کیا ہی + پھر جو مدت محنت کی پوری
ہوئی یوسف علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض احوال کیا ظہور اجابت اوسیدم ہوا کہ بادشاہ نے خواب مہیب دیکھا صبح کو حکما اور
ندما کو بلایا وَقَالَ الْمَلِکُ اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُہُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ اور کہا ملک ریان نے تحقیق خواب مین دیکھتا ہون
سات بیل موٹے کھا جاتے ہین اون کو سات بیل دبلے اور اون کا پیٹ پھولتا نہین وَسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ
اور دیکھتا ہون سات خوشے سبز ترو تازہ دانے بھرے ہوئے اور سات دوسرے خشک کئے ہوئے پس یہہ خوشے خشک اون
خوشون سبز پر لپٹ گئے اور خاک کے تلے کر چھپا دیا یٰٓاَیُّہَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ اے سردارو
اور معبرو فتوی دو یعنے جواب دو مجھکو بیچ تعبیر خواب میرے کے عقل سے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ
کہا اونھونے یہہ پریشان خواب ہی وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ اور نہین ہم ساتھ تعبیر اون خوابونکے جاننے والے کیونکہ ہم سچے خوابون
کی تعبیر جانتے ہین اور یہہ کچھ جھوٹھی سی ہی بادشاہ اونکے جواب سے نہی ہوا اور فکر مین ڈوبا کہ یہہ مشکل کس سے کھلے ساقی نے جو بادشاہ کو متفکر دیکھا
یوسف علیہ السلام کا حال یاد آیا تو وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْہُمَا وَادَّکَرَ بَعْدَ اُمَّۃٍ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِہٖ فَاَرْسِلُوْنِ اور کہا اوس شخص نے کہ نجات
پائی تھی ان دونون مین سے اور یاد کیا کہنا یوسف علیہ السلام کا کہ اذکرنی عند ربک تھا بعد مدت کے مین خبر دونگا تمکو ساتھ تعبیر اسکے پس بھیجو مجھکو

زندانہین کہ وہان ایک شخص ہے وہ بڑا کامل ہے علم تعبیر مین بادشاہ نے خوش ہوکر کہا کہ جا جلد خبر لا ساقی سوار ہوکر زندانہین آیا اور کہا یُوسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیقُ اَفْتِنَا فِی سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ یَاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یَابِسَاتٍ اے یوسف اے بڑے سچے جواب دے ہمکو بیچ سات بیل موٹون کے کہ کھاتے ہین اونکو سات بیل دبلے اور سات خوشے سبز اور سات خشک کے سب حکما حیران ہین تو اس خواب کی تعبیر بتا لَعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ تو کہ پھر جاؤن مین طرف لوگون اور بادشاہ اور مصاحبون اوسکے شاید کہ وہ برکت تیری سے تعبیر اس خواب کی جانین یا شرف اور فضل تیرا معلوم کرین قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا کہا یوسف علیہ السلام نے کھیتی کروگے تم سات برس محنت سے بیل موٹے اشارت اسی سے ہے فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْکُلُوْنَ پس جو کچھ کہ کاٹو تم غلون سے پس چھوڑدو تم اوسکو بیچ خوشون اوسکے مگر تھوڑا اسمین سے جو کھاؤ تم یعنے سب اناج بالون مین رہنے دو کہ خراب نہو کھانیکے قدر صاف کرو تم ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْکُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ پھر آوینگے پیچھے اُن برسون کے سات برس سخت بیل دبلے کہ عبارت اسی سے ہے کھا جاوینگے جو کچھ پہلے رکھا تھا تمنے ذخیرہ واسطے اون برسونکے مگر تھوڑا سا جو بچا رکھو تم واسطے بیج کھیتونکے ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ پھر آویگا پیچھے اون برسون قحط کے ایک برس بیچ اوسکے مینہہ برسیگا جاوینگے لوگ یا فریاد کو پہنچائے جاوینگے لوگ اور بیچ اس برس کے نچوڑینگے نچوڑنیکی چیزین جیسے انگور اور تل اور زیتون اور یہہ کنایہ کثرت میوہ جات سے ہے یا اشارہ دودھ دہنے سے ہے پستان گاؤ اور گوسفند کے سے اور یہہ عبارت فراخی سال سے ہے اور جب حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر فرمادی ساقی نے حضور ملک مین آکر سنادی پادشاہ کو بہت پسند آئی یوسف علیہ السلام کو بلوایا کہ اونکی زبان سے مین خود سنون وَقَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ اور کہا بادشاہ نے کہ لے آؤ میرے پاس اوسکو فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ پس جب آیا اوسکے پاس ایلچی کہا یوسف نے پھر جا طرف خاوند اپنے کے پس پوچھ اس سے یعنے اوس سے عرض کر کہ وہ پوچھے اور کھوج کرے کہ کیا حال ہے اون عورتونکا جنون نے کہ مجلس زلیخا مین کاٹے تھے ہاتھ اپنے اِنَّ رَبِّیْ بِکَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھ مکر اور فریب انکیکے دانا ہے یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ بیگناہی اونکی بادشاہ پر ظاہر ہوجاوے یہہ بات بادشاہ کو کہلا بھیجی جب ایلچی آیا اور پیغام یوسف ع کا بادشاہ کو سنایا بادشاہ نے فرمایا کہ ان عورتونکو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ سب حاضر ہوئین پھر واسطے تحقیق کرنے اس امر کے قَالَ مَا خَطْبُکُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ کہا بادشاہ نے کیا حال تھا تمھارا جس وقت طلب کیا تمنے یوسف کو جان اوسکی سے یعنے اوسسے مراد دلی چاہی قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ کہا ان عورتون نے پاکی ہے واسطے اللہ کے نہین جانتی ہم اوپر یوسف کے کچھ برائی نہ تھوڑی نہ بہت جب زلیخا نے دیکھا کہ اب سوا سچ کے کام نہین آتا اوسنے بھی بیگناہی یوسف پر اقرار کیا قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ کہا عورت عزیز کی نے یعنے زلیخا نے اب کھل گیا حق اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ مین نے طلب کیا تھا یوسف کو جان اوسکی سے اور آرزو اوسکے وصل کی کی تھی اور تحقیق وہ البتہ سچون سے ہے نظم گنہ اپنے جانب بتانے لگی + صدا حصحص الحق کی آنے لگی + لگی کہنے یوسف تو ہے بیگناہ + مین ہون اوسکی الفت مین گم کردہ راہ + طلب وصل پہلے کیا مین نے تھا + تمنا جو پھر اوسنے میرا کہا + تو زندان مین مین نے بٹھایا اوسے + میرے غم نے غم مین پھنسایا اوسے + جو احسان کہ اوسسے کرین بادشاہ + سزاوار ہے اوسکے وہ رشک ماہ + ہوا اسکے خوش پادشہ یہہ کلام + کہا لاؤ اوسکو بعز تمام + وہ لائق ہے بستان کے سرو جمال + نہ زندان کے قابل مہ خوش خصال ++ غرض بادشاہ نے یوسف علیہ السلام کو فرمایا کہ غرض میری سزا دلوانی نہین ہے ذٰلِکَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ یہہ تحقیقات اس واسطے کی مین نے تو کہ جانے عزیز یہہ کہ مینے نہین خیانت کی اسکی غائبانہ اور تحقیق اللہ نہین مطلب کو پہنچاتا مکر کو خیانت کرنیوالونکے پس یوسف ع نے چاہا کہ آگاہ کردون اسبات پر کہ یہہ جو مینے اپنی طہارت جتانیکے واسطے پارسا تھا اپنے عمل کے تکبر لانیکے واسطے نہین کہا بلکہ شکر کیا ہے جینے اوپر نعمت عصمت کے اور اوپر توفیق الٰہی کے بیچ ترک معصیت کے بیت نفس دغا سے کیا کام برآوے اور آفت + اگر نہ حامی و مدد حضرت ربانی ہو ++ اسواسطے یہہ تقریر کی کہ

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اور نہین پاک کرتا ہون نفس اپنے کو یعنے نہین کہتا ہون کہ نفس میرا خواہش اور آرزو دل سے بیرا ہی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ
بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ تحقیق نفس حکم کرنیوالا ہی ساتھہ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا **نظم** نفس جو امارہ بالسوء ہی ٭ حکم کرتا ہی بدی کا
لی بری ٭ معصیت سے بچنا بہت مشکل ہی کار ٭ ہان مگر ہو رحمت پروردگار ٭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہی اُس
قصد کا جو فعل مین نہ آوے مہربان ہی ساتھہ عصمت کے حمایت فرماوے لکھا ہی کہ بادشاہ سے جو باتین یوسفؑ کی پھر کہین اور زیادہ مشتاق دیدار
کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ یوسف کو میرے پاس تاکہ چھوڑ دون مین اسکے واسطے اپنے اور تمام
کام اپنے سپرد کرون اسکے تیسیر مین ہی کہ بادشاہ نے ستر چوبدارون کو ستر مرکب آراستہ کرکر تاج اور خلعت شاہانہ دیکر زندان کو بھیجا بڑی اہتمام سے
یوسف علیہ السلام کو بلوایا اور آپ استقبال کو آیا اور بغلگیر ہوکر لیجاکر پاس اپنے تخت پر بٹھایا **بیت** بٹھایا قرین اپنے بالائے تخت ٭ عجب شاہ
نے واہ کچھہ پائے بخت ٭ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ پس جب باتین کین بادشاہ نے حضرت یوسف سے اور تعبیر خواب کی
پوچھی اور جواب دلپذیر سنا کہا تحقیق تو ای یوسف آج نزدیک ہمارے مرتبے والا امانت والا ہی جو منصب چاہے مانگ اور جو آرزو ہو کہہ قَالَ اجْعَلْنِيْ
عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ کہا یوسف علیہ السلام نے مقرر کر مجھہ کو اوپر خزانون زمین مصر کے یعنے میرے سپرد کر حاصل ولایت مصر کا نقد اور جنس سب اِنِّيْ
حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ تحقیق مین نگہبانی کرنیوالا ہون کچھہ چیز ضایع نکرونگا خوب جاننے والا ہون کام ملک کے جو بہتر ہوگا وہی کرونگا یا نگاہ رکھنے والا احساب
کا ہون مین اور دانا لغتون کا جو کوئی کہے گا سمجھہ جاؤنگا لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام بہتر زبان جانتے تھے سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت دلیل ہی اسکی کہ مدح
اپنی وقت حاجت کے روا ہی اور مذمت نفس اپنے کی اسوقت خطا ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی انا سید ولد آدم ولا فخر
اور فرمایا ہی کنت نبیًّا و آدم بین الماء والطین اور اسیطرح عالم اگر اپنے علم کی بڑائی کرے اس نیت سے کہ لوگ آکر پڑھین اور فایدہ لین درست
ہی اور یہہ بھی اسی آیت سے نکلتا ہی کہ جو کوئی امانت دیانت رکھتا ہو اور استعداد اوسکو کسی کام کا ہو وہ بادشاہ سے طلب کرے اور وہ کام نااہل کے
واسطے نچھوڑے کیونکہ یوسفؑ نے مانگا ہی کہ اجعلنی علی خزائن الارض اور اپنی تعریف کی ہی کہ انی حفیظ علیم لکھا ہی کہ بعد ایک برس کے بادشاہ
نے منصب محافظت خزائن کا یوسفؑ کو دیا اور تخت زرین پر بٹھایا یا مرصع بانواع جواہر تھا اور تاج مکلل سر پر دھرا اور اختیار تمام مملکت کا سونپا
حدیث مین ہی کہ اگر یوسف علیہ السلام یہہ منصب نہ مانگتے اسی وقت ہوتا انکے مانگنے سے ایک سال کا وقفہ ہوا اور عزیز کا منصب بھی بادشاہ نے
اونکو سپرد کیا بعد تھوڑی مدت کے عزیز مر گیا **نظم** ہوئے جب یہہ مختار با صد تمیز ٭ تو اس رشک کا داغ کھا کر عزیز ٭ ملا تختہ خاک سے تملا ٭ یہہ بیٹھے یہ تخت
اور وہ جگ سے اُٹھا ٭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ اور جب کہ بادشاہ کو مہربان کیا ایسی ہی جگہہ دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے
یعنے حاکم کیا يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ جگہہ پکڑتا تھا اسمین سے جہان چاہتا تھا لکھا ہی کہ وہ زمین ہر طرف سے چالیس فرسخ تھی نُصِيْبُ
بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ پہنچا دیتے ہین ہم رحمت اور نعمت اپنی دین اور دنیا کی جسکو چاہین اور نہین ضایع کرتے ہم ثواب
احسان کرنیوالونکا وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ اور البتہ ثواب آخرت کا بہتر ہی واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے اور
تھے پرہیزگاری کرتے فواحش سے جیسے یوسف علیہ السلام کہ بسبب تقوی کے قعر چاہ سے مرتبہ جاہ کو پہنچے اور تمام ملک پر مصر کے حاکم ہوئے **نظم** کیا حکم
پھر مصر کے ملک مین ٭ کہ سب اشتغال زراعت کرین ٭ کئی عالی انبار خانے بنا ٭ برس سات تک جمع غلہ کیا ٭ کسی کو نہ کرتے تھے خوشہ معاف ٭ مگر آپ
دیتے تھے قدر کفاف ٭ فراخی کے گذرے جو وہ سات سال ٭ تو تنگی پھر آئی پڑا سخت کال ٭ ہوئے مردم مصر حاضر تمام ٭ بدرگاہ یوسف علیہ السلام ٭ دیا
سال اول تو غلہ اونھین ٭ عوض نقد اموال کے بیچ مین ٭ دویم سال زیور لیا بس تمام ٭ سیوم سال لین سب کنیز و غلام ٭ مواشی لیے انکے چوتھے برس ٭
لیے سال پنجم عقار انکے بس ٭ ششم سال فرزند انکے لیئے ٭ برس ساتوین خود وہ بندے ہوئے ٭ کیا شہ نے اظہار پھر سب یہہ حال ٭ کہا شہ نے
تیرا ہی سب ملک و مال ٭ عجب قدرت حق کے رازون ہین کھیل ٭ محبون پہ فضل اسکا ہی ریل پیل ٭ ذرا سوچ تو اسمین نکتہ ہی کیا ٭ کہ سب مصر کو انکا بردہ
کیا ٭ بکے تھے جو یوسف وہان مصر مین ٭ تو مردم سبک دیکھتے تھے انھین ٭ خدا نے کیا سب کو انکا غلام ٭ نبی پہ ہمارے اور اُسپر سلام ٭ سمجھہ لیجیے کہ بعد

مرے عزیز کے عشق یوسف علیہ السّلام مین زلیخا کا مال اسباب لٹانا اور مکانات شہر چھوڑ کر جنگل مین جھونپڑی بنانا اور نہ پینا نہ کھانا دن رات رونا اور
آنکھونکا کھونا پھر دعائے یوسف علیہ السّلام سے جوان ہوکر ہم آغوش مقصود ہونا اور یوسف علیہ السّلام کے عقد نکاح مین آنا اور دو بیٹیونکا تولد پانا تا آخر
وفات تمام قصہ مفصّل مثنوی مین کہ مسمّٰی بموج عشق ہے لکھا گیا ہے چنانچہ اسکی اشعار یہان بھی جابجا مسطور ہوئے ہین لہذا عنان کمیت قلم اس میدان
بیان سے معطوف کرکے یعنی تحریر اس تمام قصّے کی بجہت طوالت کے خصوص عدم منصوص کے موقوف کرکے مقصد اصلی کہ صاف صاف ترجمہ قرآن اور بالالزام
یہان ہی بیان ہوتا ہی کہ جب اثر قحط کا زمین کنعان مین پہنچا اولاد یعقوب علیہ السّلام پر تنگی رزق کی ہوئی باپ سے عرض کیا کہ مصر مین بادشاہ ہی تمام
قحط مارون کی وہ پرورش کرتا ہی فرماؤ تو وہان جاکر ہم بھی طعام گرسنگان کنعان کے واسطے لاوین یعقوب علیہ السّلام نے اجازت دی اور بنیامین
کو اپنی خدمت مین رکھا اور دسون بیٹون کو مع پونجی اور شتر دیکر رخصت کیا اور ایک اونٹ پونجی سمیت بنیامین کے حصے کا بھی ہمراہ کر دیا وہ رخصت
ہوکر مصر کو چلے وَجَاۤءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ اور آئے بھائی یوسف کے کنعان سے ملازمت یوسف
علیہ السّلام مین پس داخل ہوئے او پر اون کے اداب خدمت بجا لائے پس پہچانا یوسف علیہ السّلام نے اون کو اول نظر مین اور وہ واسطے یوسف علیہ
السّلام کے ناشناس تھے کیونکہ بہت مدت گذری تھی بقول اصح چالیس برس کے بعد ملے تھے یوسف علیہ السّلام جلون کے اندر بیٹھے تھے اسواسطے
انکو نہ پہچانا پھر یوسف علیہ السّلام نے انسے پوچھا کہ تم کون ہو جاسوس سے معلوم ہوتے ہو انھون نے کہا معاذ اللہ ہم سب بیٹے یعقوب نبی اللہ کے
ہین کہا تمھارے باپ کے کئی بیٹے ہین کہا بارہ تھے ایک کو صغرسن مین بھیڑیا کھا گیا اور ایک باپ کی خدمت مین ہی اور ہم دس آپ کی ملازمت
مین حاضر ہوئے ہین یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہان کوئی ایسا ہی کہ تمھین پہچانے انھون نے کہا نہین لوگ مصر کے ہمکو نہین جانتے یوسف علیہ السّلام
نے فرمایا کہ تم مین سے ایک یہان رہے اور تم جاؤ اور اس بھائی کو بھی ساتھ لے آؤ تا کہ احوال تمھارا محقق ہو جاوے انھون نے قرعہ ڈالا بنام شمعون پڑا
پس وہ ٹھیرا ہو یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ انسے قیمت لو اور گندم دو وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جب تیار کیا یوسف علیہ السّلام نے واسطے انکے
سامان انکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ گندم کا بھر دیا انھون نے کہا کہ ایک اونٹ بھی ہے ہمارے بھائی کا جو باپ کے خدمت مین رہ گیا ہی وہ بھی
بھر دو یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ ہم آدمیون کے شمار سے دیتے ہین نہ اونٹون کے انھون نے بہت مبالغہ کیا قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ
کہا یوسف علیہ السّلام نے کہ لے آؤ میرے پاس بھائی اپنا جو باپ تمھارے سے ہی سگا اور مان سے سوتیلا اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ
کیا نہین دیکھتے تم کہ مین پورا دیتا ہون ماپ اور حق کسیکا نہین رکھتا اور مین بہتر مہمانی کرنیوالا ہون بیت بخل او خست کی باتین مطلقًا مجھمین
نہین ہے کرتا ہون احسان بمہمان ہون مین خیر المنزلین ؀ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ پس اگر نہ لاؤگے تم اوسکو
میرے پاس پس نہین ناپ یعنے طعام واسطے تمھارے نزدیک میرے اور نہ پاس آئیو میرے اور نہ ولایت یمن مین میرے قدم دھریو قَالُوْا سَنُرَاوِدُ
عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ کہا انھون نے شتاب طلب کرینگے ہم مکر باپ اسکے سے اور کوشش کرینگے ہم اسمین اور ہم البتہ کرنیوالے ہین اس چیز کو کہ
کہتے ہین وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ اور کہا یوسف علیہ السّلام نے واسطے جوانون اپنے کے یعنے خدمتگارون اپنے کے جن کے
سپرد غلے کا ماپ تھا رکھدو پونجی انکی بیچ تھیلیون انکے کے جو قیمت گندم مین لی ہی لکھا ہی کہ وہ چمڑا اور جند پاپوشین تھین انکو دیانتدار جان کر رکھوادیا
کہ اپنے مکان پر جاکر جو دیکھینگے تو پھر دینے کو آوین گے اسی واسطے کہا لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید کہ وہ
پہچانین پونجی اپنی کو جب پھر جاوین طرف لوگون اپنے کے اور اونٹون کے تھیلے کھولین شاید کہ وہ پھر آوین اور میرے بھائی کو لاوین فَلَمَّا رَجَعُوْۤا
اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ پس جب پھر آئے بیٹے یعقوب علیہ السّلام کے طرف
باپ اپنے کے کہا انھون نے ای باپ ہمارے منع کیا گیا ہمسے ناپ گندم کا یعنے پادشاہ مصر نے حکم کیا کہ بنیامین کو لاؤ تا کہ حصّہ اسکا پاؤ پس بھیج ساتھ ہمارے
بھائی ہمارے کو تا ناپ کو لاوین اپنے واسطے اور اسکے واسطے غلہ اور تحقیق ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہین آفات سے قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ
اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ کہا یعقوب علیہ السّلام نے ای فرزندو نہین امانت دار جانتا مین تمکو اوپر بنیامین کے مگر جیسا امانت دار

جاتا تھا تمکو اوپر بھائی اسکے کے پہلے اس سے کہ کہا تھا تمنے انا لہ لحافظون اور مین تمھاری محافظت پر بھروسا نہین رکھتا فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا
پس اللہ بہتر ہی در انحال کہ حفاظت کرنیوالا ہی یہہ قرات حفص کی ہی حفظا بھی اور ونکی قرات ہی یعنے اللہ بہتر ہی از روئے حفاظت کے وَهُوَ
اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہی سب رحم کرنیوالون سے شاید کہ ساتھ محافظت اسکی کے مجھہ پر رحم کرے اور غم دو فرزندون کا نہ دکھاوے
وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ اور جب کھولا انھون نے اسباب اپنا پائی پونجی اپنی جو پادشاہ کو دی تھی بیچ شلیتون
اپنے کے کہ حکم یوسف علیہ السلام سے پہرے گئے تھے طرف انکے قَالُوْا يَا اَبَانَا مَا نَبْغِيْ کہا انھون نے ای باپ ہمارے کیا چیز چاہین ہم احسان
اسکے سے ورا اسکے کہ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا یہہ ہی پونجی ہماری کہ ہمنے دیکر غلہ خریدا تھا پھیری گئی طرف ہمارے پس اس عطا اور بخشش
پر پھر جاوینگے ہم خدمت پادشاہ مین وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ اور اناج لاوینگے ہم واسطے لوگون اپنے کے اور محافظت
کرینگے ہم بھائی اپنے کی جانے آنے مین اور زیادہ لاوینگے ہم ناپ ایک اونٹ کا حصہ بھائی کا ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ یہہ ناپ ہی آسان اور اندک
پادشاہ ہمین دینے مین دریغ نکریگا قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ کہا یعقوب علیہ السلام نے ہرگز نہ بھیجونگا مین بنیامین
کو ساتھ تمھارے یہان تک کہ دو تم مجھکو عہد ایسا ہو کہ ساتھ ذکر خدا کے تبیان مین ہی کہ فرمایا یہان تک کہ قسم کھاو بمرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سید المرسلین
کی لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ کہ البتہ لے آؤ تم میرے پاس اسکو مگر یہہ کہ گرد لایا جاوے عذاب ساتھ تمھارے اور تم سب ہلاک ہوجاؤ انھون نے قبول کیا
اور قسم کھائی مرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بنیامین کے حق مین برائی نکرینگے فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ پس جب دیا
انھون نے باپ کو عہد اپنا کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین ہم عہد اور پیمان سے کارساز اور نگہبان اور گواہ اور آگاہ ہی
وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ اور کہا یعقوب علیہ السلام نے شفقت سے ای بیٹو میرے مت داخل ہوجیو
شہر مصر مین دروازے ایک سے اور داخل ہوجیو دروازے متفرق سے کیونکہ تمھارا اجمال اور شان اور شوکت دیکھہ کر کسی کی نظر نہ لگ جاوے اور اس شہر کے
چار دروازے تھے سمجھہ لیجیے کہ یعقوب علیہ السلام نے اول مہر پدری ظاہر کی اور آخر عجز بندگی آشکارا کیا کہ کہا وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
اور نہین دفع کرتا مین تم سے ساتھ نصیحت مذکورہ کے قضائے الٰہی سے کچھہ چیز ~~بیت~~ دفع نہین ہوتی خدا سے قدر ✤ کرنا عبث کیون ہی قدر سے حذر ✤
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم مگر واسطے اللہ کے بیچ ہر چیز کے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اور اسیکے پس چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے
نہ اوپر غیر اسکے کہ حاجتون کا بر آنا اور بلاؤنکا ٹل جانا توکل کا پھل پاتا ہی **بیت** باغ جہا مین جو گل ہی ✤ ثمرہ دار توکل ہی ✤ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ
حَسْبُهٗ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ اور جب داخل ہوئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے اسیطرح جسے کہ حکم کیا تھا انکو باپ انکے نے کہ دروازون متفرق سے جاییو
مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہ تھا کہ دفع کرے اُنسے تدبیر یعقوب کی قضاء خدا سے کہ انکے حق مین واقع تھی کچھہ چیز بلکہ تہمت چوری کی بنیامین پر لگی اور بھائی اندوہگین
ہوے اور مصیبت یعقوب پر دوگنی ہوئی پس کچھہ فایدہ مند نہوئی تدبیر یعقوب علیہ السلام کی اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا مگر ایک خطرہ تھا بیچ دل یعقوب کے یعنے شفقت
اوپر اولاد کے تھی کہ اُسوقت کر ڈالا اسکو اور وصیت ساتھہ اسکے کردی وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور تحقیق یعقوب علیہ السلام صاحب علم تھا واسطے
اس چیز کے کہ سکھائی تھی ہمنے اسکو وحی سے اور اسی سبب اسنے کہا تھا وما اغنی عنکم اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسرار قضا و قدر کو یا نہین سمجھتے کہ تدبیر اوپر تقدیر کے غلبہ نہین کرسکتی بیت
تدبیر سے کیا حاصل تقدیر پہ رہا یدل ✤ تقدیر پہ رہا یدل تدبیر سے کیا حاصل ✤ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اور جب داخل ہوئے بیٹے یعقوب کے یوسف پر تخت پر جلون کے اندر بیٹھے تھے پوچھا کہ کون ہو تم
انھون نے کہا ہم کنعانی ہین آپنے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لے آؤ سو باپ سے عہد و پیمان کر کر لائے ہین ہم یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ معلوم ہو بیٹھیو وہ کنار مسند کے بیٹھے حکم ہوا کہ خوان طعام کا آراستہ کر کر لاوین
کھانا حاضر ہوا یوسف نے فرمایا کہ ایک ایک خوان پر دو دو بھائی سگے بیٹھہ کر کھاؤ وہ کھانے لگے بنیامین اکیلا ہگیا روتے روتے بیہوش ہوگیا گلاب اسپر چھڑک کر ہوش مین لاکر پوچھا کہ ای جوان
کنعانی موجب رونیکا کیا ہی بنیامین نے کہا کہ ای پادشاہ آپنے فرمایا کہ دو دو بھائی سگے باہم کھاوین مجھے اپنا یوسف بھائی یاد آیا کہ اگر وہ ہوتا تو اکیلا کیون رہجاتا میرے ساتھہ وہ کھاتا اس غمسے مین
رو رو کر بیخود ہوگیا یوسف نے فرمایا کہ وہ کہان گیا کہا اسکو بھیڑیے نے کھالیا یوسف نے پوچھا کہ تیرے روبرو کھایا کہا مین نہین گیا تھا بھائیون کی خبر دی بھائیون سے پوچھا انھون نے کہا ہمارے سامنے یہہ واقعہ پیش آیا
یوسف نے کہا کہ تمھارے سامنے کیا کہ تم مین ایسا زور آور ہے کہ شیر کو پکڑ کر پھاڑ ڈالتا ہی کہا ہان یہہ ہے شمعون کہا ایک دخت جرسے اکھیڑتا ہی کہا ہان یہہ ہے روبیل کہا ایک نعرہ شہر مین کرتا ہی تو ہر حاملہ کا حمل

گر پڑتا ہی کہا ہان یہہ ہیودا ہی پھر یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم ایسے قوی کہ سب موجود تھے پھر کیون کر بھیڑئے نے کھایا سب خجالت سے سرنگون ہوئے
پھر بنیامین کی جو محبت کمال دیکھی فرمایا کہ آؤ تاکہ مین بھائی تیرا ہون اور تیرے ہمراہ کھاؤن پس خوان اسکے حصّہ کا ان جیلون کے اندر منگوایا اور اسکو بھی بلوایا
اور اس جالی سے اٰوٰی اِلَیْهِ اَخَاهُ جگہہ دی طرف اپنے بھائی اپنے کو اور یوسف علیہ السّلام نے نقاب ڈالے ہاتھہ طرف طعام کے دراز کیا بنیامین دیکھتے
ہی رویا یوسف علیہ السّلام نے پوچھا کہ اب کیون روتا ہی کہا ای بادشاہ ہاتھہ آپکا ہو بہو میرے بھائی کا ہاتھہ ہی یہہ سنتے ہی یوسف علیہ السّلام بے طاقت
ہوگئے اور تحمل نکر سکے نقاب چہرے سے اُلٹ دی اور بنیامین کو قَالَ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ کہا تحقیق مین ہون بھائی تیرا پس
غمگین مت ہو ساتھہ اس چیز کے کہ تھے کرتے بھائی بیچ حق میرے بنیامین نے جو منہہ یوسف علیہ السّلام کا دیکھا اور یہہ کلام سُنا پھر بیہوش ہوگیا جب ہوش
آیا ہاتھہ گردن مین یوسف علیہ السلام کے ڈالا اور تعجب سے بزبان حال کہا **بیت** کہ یارب یہہ بیداری ہی یا ہی خواب ٭ کہ مطلوب ہی روبرو بے حجاب ٭
پھر دامن یوسف علیہ السّلام کا پکڑ کر کہا کہ اب مین جدا تم سے نہونگا یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ ای برادر محبت پدر بہت تغیر ہی اگر بے بہانہ رکھہ لونگا غم
اُنہ اور زیادہ ہوگا اگر تیری صلاح ہو تو ایک نالایق کام کی تہمت سے **مصرع** پر جدا ہون کسی طرح تیری خدمت سے ٭ پس یوسف علیہ السّلام نے
فرمایا کہ بارے بھائیون کے پاس جا اور اس امر کو مخفی رکھہ بنیامین پردے سے باہر نکلا اور یوسفؑ نے حکم کیا کہ کنعانیون کی تیاری کرو فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ
بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ پس جب تیار کیا واسطے انکے سامان انکا رکھہ دیا ایک نوکر محرم راز نے بامر یوسف علیہ السّلام کے اسکو پیالہ
پانی پینے کا بادشاہ کے جو سونیکا یا زبرجد کا مرصع بجواہر تھا اور واسطے عزت اور نفاست طعام کے اسکو پیمانہ کرلیا تھا بیچ شلیتے بھائی یوسف علیہ السّلام کے
اور سب بھائیون کے شلیتے بھر کر لاد کر اجازت دی کہ جاؤ سب کے سب چلے جب شہر سے باہر نکلے ملازمان یوسفؑ پیچھے انکے گئے ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ
اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ پھر پکارا ایک پکارنیوالے نے ای قافلے والو تحقیق تم چور ہو ولیکن یہہ معنے ٹھہرا کر اوسف کو تمنے باپ سے چرایا تھا
یا پکارنیوالے نے یہہ بات آپ سے کہی یوسفؑ نے نہین فرمایا تھا غرض جب یہہ آواز یعقوبؑ کے بیٹون کے کان تک پہنچی قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا
تَفْقِدُوْنَ کہا انھون نے اور منہہ پھیر کھڑے ہوئے اوپر اون کے کہ کیا چیز کھوئی گئی تمہاری جسے ڈھونڈھتے ہو قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ
وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ کہا انھون نے کھویا گیا پیالہ بادشاہ کا کہ پیمانہ غلے کا کیا تھا اور واسطے اس شخص کے کہ لے آوے اسکو
بوجھہ اونٹ کا غلہ مقرر ہی اور مین کہ پکارنیوالا ہون ساتھہ اسکے ضامن ہون قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا
سَارِقِيْنَ کہا انھون نے قسم ہی اللہ کی تحقیق جانتے ہو تم کہ ہم مردم امین ہین پہلے تمنے ہماری پونجی ہمارے شلیتون مین رکھہ دی تھی سو پھیر لائے
ہم اور تم دیکھتے ہو کہ ہمنے اونٹون کے منہہ باندھہ دئیے ہین تاکہ کسی کی کھیتی نہ کھاوین نہین آئے ہم کنعان سے تو کہ فساد کرین بیچ زمین مصر کے اور لوگونکا
مال ناحق تصرف مین لاوین اور نہین چور ہم اور چوری ہمارا کام نہین ہی قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ کہا انھون نے کیا ہی سزا اسکی
اگر ہو تم جھوٹھے قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ کہا برادران یوسف علیہ السّلام نے سزا اسکی یہہ ہی جو شخص کہ پایا جاوے چوریکا
مال بیچ شلیتے اسکے پس وہ ہی بدلا اسکا یعنے اسکو غلام کرلین یہہ ہمارے باپ کے دین مین ہی كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ اسی طرح سزا دیتے ہین ہم
چورون کو پس اونکو پھر اکر مصر مین لائے اور درگاہ یوسف علیہ السّلام مین اونٹ بٹھائے فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ
وِّعَآءِ اَخِيْهِ پس شروع کیا موذن نے یا یوسفؑ نے ساتھہ شلیتون انکے کے یعنے بھائیون کے پہلے شلیتے بھائی اپنے کے سے واسطے نہ آنے تہمت
کے کھولے پھر نکال لیا اس پیالے کو شلیتے بھائی اپنے کے سے كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ اسیطرح تعلیم کیا ہمنے واسطے یوسف کے ساتھہ الہام کے
پس بھائی یوسف کے شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو طعن کرنے لگے مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ نہ تھا یوسف کہ لے
بھائی اپنے کو بیچ دین بادشاہ کے کیونکہ حکم بادشاہ کا چور کے مارنے اور تعزیر دینے کا تھا نہ غلام کرنیکا پس یوسف علیہ السّلام نے نہ پکڑا اپنے بھائی کو مگر
ساتھہ چاہنے اللہ کے اور حکم اسکے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بلند کرتے ہین ہم درجون مین علم اور حکمت کے جسے چاہین وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ
اور اوپر ہر جاننے والے کے جاننے والا ہی درجہ اسکا بلندتر ہی پھر یوسف علیہ السّلام نے فرمایا کہ تمنے کیا کیا تم تو کہتے تھے ہم پیغمبر زادے ہین

قَالُوْۤا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ کہا انھون نے اگر چرا وے یہہ کیا تعجب ہی پس تحقیق چرایا تھا بھائی اسکے نے پہلے اس سے
یعنے یوسف نے مدارک مین ہی کہ یعقوب علیہ السلام کے گھر مرغ تھا ایک سائل نے دروازے پر سوال کیا اسوقت کچھ حاضر نتھا یوسف علیہ السلام نے وہی
سائل کے حوالہ کیا بھائیون نے تہمت چوری کی لگائی بحر مواج مین ہی کہ انڈا تھا یا بچہ ہرن کا تھا کہ سائل کو دیا تھا بعضے کہتے ہین کہ بت طلائی تھا
جد مادری کے گھر سے خفیہ لاکر اُسے زمین مین جہان سردار پڑے تھے گاڑ دیا تھا اور سوا اسکے بھی اقوال ہین فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ
یُبْدِهَا لَهُمْ پس چھپایا اس بات کو یوسفؑ نے بیچ جی اپنے کے اور نہ ظاہر کیا اوسکو واسطے انکے قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا کہا ساتھ اپنے کہ
تم بُرے ہوا زروئے منزلت دزدی کے کہ بیٹے کو باپ سے چرا کر جدا کر دیا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ اور اللہ دانا تر ہی ساتھ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم
پس یوسفؑ نے بنیامین کو اپنے علاقے والون کے سپرد کر دیا بھائیون نے بہتیرا چاہا نہ چھوڑا روبیل غضبناک ہوا بال تن کے کھڑے ہو گئے یہانتک کہ
کپڑون سے باہر نکل آئے اور کہنے لگا ای بادشاہ بھائی کو میرے چھوڑدے نہین تو ایسی فریاد کرونگا کہ شہر مین ہر زن حاملہ کا حمل گر پڑیگا یوسفؑ نے
بھو روبیل کو غضبناک دیکھا چھوٹے بیٹے سے کہا کہ اسکی پیٹھ کو چھو کر چلا آ اسکے چھونے ہی غصہ سمجھ گیا بھائیون کیطرف دیکھ کر کہنے لگا
کہ تم مین سے کسی نے مجھے چھوا کہا نہین کہا بجد ایہان کوئی نسل یعقوب سے ہی کیونکہ جب کسی ایک کو انمین غصہ آتا تھا اور دوسرا کوئی نسل یعقوب سے مس
کرتا تو غصہ بجھ جاتا تھا معالم مین ہی کہ دوسری بار پھر غضبناک ہو کر قصد تخت کا یوسف علیہ السلام کے کیا یوسف نقاب ڈالے ہوئے تخت سے اُتر آئے
اور اُسے پکڑ لیا اور ہاتھ سر پر لاکر زمین پر گرا دیا اور کہا ای کنعانیو تم اپنے زور پر گھمنڈ کرتے ہو اور جانتے ہو کہ تمپر کوئی غالب نہین ہو نیکا قطعہ خدا نے بلند
اور کیا لیست ہی ہر زبردست پر ایک زبردست ہی انھون نے دیکھا کہ زور سے کام نہین نکلتا زاری شروع کی قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ
اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا کہا ای عزیز تحقیق واسطے اسکے باپ ہی بوڑھا بزرگ یوسف کے ہلاک ہونے کے بعد اس سے محبت رکھتا ہی فَخُذْ اَحَدَنَا
مَكَانَهٗ پس لے لے ایک کو ہم مین سے غلامی مین جگہہ اسکے اور بنیامین کو چھوڑدے اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان
کرنیوالون سے اپنے حق مین پس احسان اپنا ہمپر تمام کر قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ کہا
یوسفؑ نے پناہ ہی اللہ کی یہہ کہ لیوین ہم سوا اس شخص کے کہ پائی ہی چیز اپنی نزدیک اسکے اور اگر اور کو پکڑ لین ہم اسوقت ظالمون سے ہون تمہارے
مذہب مین فَلَمَّا اسْتَیْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا پس جب ناامید ہوئے وہ یوسفؑ سے اور جانا کہ بنیامین کو نہین دیتا اکیلے بیٹھے مصلحت کرتے ہوئے
اور طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگے قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ کہا بڑے بھائی انکے نے عمر مین کہ
روبیل تھا یا عقل مین کہ یہودا تھا کیا نہین جانتے تم یہہ کہ باپ تمہارے نے تحقیق لیا تھا اوپر تمہارے عہد خدا کا حفاظت مین بنیامین کے حق مین برائی
نکرینگے اور اب یہہ ماجرا پیش آیا وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ اور پہلے اس سے کیا تقصیر کی تھی بیچ شان یوسف کے فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ
حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ پس ہرگز نہ ٹلونگا مین اس زمین مصر سے یعنے اس شہر سے باہر نہین نکلنے کا یہان تک کہ پروانگی دے آنے کی
واسطے میرے باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے باپ کے پاس جائیکا یا بھائی کے رہائی کا وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ اور وہ بہتر حکم کرنیوالا ہی کہ سچ حکم کرتا
ہی کسیکی رعایت اسکے حکم مین نہین اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ پھر جاؤ طرف باپ اپنے کے پس کہو ای باپ ہمارے تحقیق
بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ اور نہین گواہی دیتے ہم مگر ساتھ اس چیز کے کہ جانتے ہین ہم کہ
پیالہ بادشاہ کا اسکے شلیتے مین سے نکلا اور نہین ہین ہم واسطے غیب کے نگہبان یعنے ظاہر چوری اسکی دیکھی ہمنے اور باطن کی خبر نہین رکھتے ہم کہ واقع
مین اسپر تہمت کی اور پیالہ اسکے شلیتے مین رکھدیا یا اُسنے آپ چرالیا وَسْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَالْعِیْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا اور پوچھ لو اس
بستی والون سے کہ تھے ہم بیچ اسکے یعنے مصر مین کسیکو بھیجکر خبر منگواؤ اور پوچھ لو اس قافلہ سے کہ منہ لائے ہم بیچ اسکے وہ ہمسایہ یعقوب علیہ السلام
کے تھے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین بیٹے یعقوبؑ کے روبیل کے حکم سے یا یہودا کے کنعان کو گئے اور جو کچھ بھائی نے کہا تھا عرض کیا
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا کہا یعقوب علیہ السلام نے بلکہ بنالی واسطے تمہارے نفسون تمہارے نے ایک بات کہ چاہی تھی تمنے اور آپسمین

صلاح کی ہے اور نہیں تو بادشاہ مصر کا کیا جانتا ہی کہ سزا چوری کی غلام کرنا ہی فَصَبۡرٌ جَمِيلٌ پس صبر بہتر ہی **بیت** صبر کرتا ہوں میں کہ صبر جمیل
اجر دیویگا مجھکو رب جلیل + عَسَى اللّٰهُ أَن يَأۡتِيَنِي بِهِمۡ جَمِيعًا شتاب ہی کہ اللہ لے آوے میرے پاس اُن سب کو یعنے یوسف اور بنیامین اور اسکو
جو مصر میں رہگیا ہی إِنَّهُۥ هُوَ الۡعَلِيمُ الۡحَكِيمُ تحقیق اللہ وہی ہی جاننے والا احوال میرا حکمت والا بیچ اس چیز کے کہ کرتا ہی پس یعقوب علیہ السلام کو نہیں چاہیے وَتَوَلَّىٰ
عَنۡهُمۡ وَقَالَ يَٰٓأَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ اور منہہ پھیرا بیٹوں سے اور کہا ای افسوس اوپر فراق یوسف کے کشاف میں ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ یعقوب کو
کتنا غم تھا فراق یوسف کا کہا برابر ستر ماؤنکے کہ جنکے فرزند مرگئے ہوں فرمایا اجر انکو کسقدر ملا کہا برابر سو شہیدونکے سچ ہی کہ کوئی شغل مفارقت سے شغل یعقوب کے نہیں جلا جاتا
برس یا اسی برس وقت فراق سے تا زمانہ وصال آنکھیں یعقوب علیہ السلام کی رونیسے نہیں تھمی اور بار فراق سے پشت دوتا ہوگئی وَٱبۡيَضَّتۡ عَيۡنَاهُ مِنَ ٱلۡحُزۡنِ فَهُوَ
كَظِيمٌ اور سفید ہوگئیں آنکھیں انکی غم سے پس وہ بھرا ہوا تھا بیچ غصے کے یعنی دل انکا اولاد کے غصے میں بھرا تھا اور ظاہر نہیں کرتے تھے **بیت** درد ایک ہی کہ
چھپا رکھا ہی + اور دلمیں میرے کیا رکھا ہی + بیٹوں نے جو افسوس اور بیتابی باپ کی دیکھی قَالُواْ تَٱللَّهِ تَفۡتَؤُاْ تَذۡكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ
حَرَضًا أَوۡ تَكُونَ مِنَ ٱلۡهَٰلِكِينَ کہا قسم ہی خدا کی ہمیشہ رہیگا تو ساتھ نالہ و زاری کے یاد کرتا یوسف کو یہانتک کہ ہوجاویگا تو مضمحل یا ہوجاویگا
تو ہلاک ہوجانیوالوں سے قَالَ إِنَّمَآ أَشۡكُواْ بَثِّي وَحُزۡنِيٓ إِلَى ٱللَّهِ کہا ای بیٹو سوا اسکے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں میں غم اپنے کی اور اندوہ اپنے کیطرف
اللہ کے نہ طرف تمہارے اور غیر تمہارے کے کیونکہ چارہ ساز بیچاروں کا اور حاجت روا درماندوں کا وہی ہی **نظم** چارہ سازی کر بیچارہ ہوں
ای میرے مولی بہت آوارہ ہوں + دیدۂ غم دیدہ کو دیدار دے + جلوہ دکھلا طالب نظارہ ہوں + بحر مواج میں ہی کہ ہمسایہ نے یعقوب علیہ السلام
سے کہا کہ اسقدر ضعیف نحیف تم ابھی سے کیوں ہوگئے اپنے باپ کی عمر کو تو پہنچے ہی نہیں کہا کہ فراق یوسف میں کہ اللہ تعالی نے مبتلا کیا وحی ہوئی کہ
میرا گلہ خلق سے کرتا ہی پس نادم ہوئے اور استغفار کیا بعد اسکے جو پوچھتا تھا چپ رہتے تھے اور انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ کہتے تھے سمجھ لیجیے کہ یعقوب
علیہ السلام انبیاے عظام سے تھے پس یہ بلا فرقت کے اور الم کے مہاجرت کا انپر کس سبب سے آیا بعضے کہتے ہیں کہ اوپر وحی ہوئی کہ اس بلا میں تجھے
مبتلا نہیں کیا ہمنے مگر اس باعث کہ ایکدن تونے گوسفند ذبح کیا تھا ایک سایل مسکین آیا اسپر تونے التفات نہ کیا وہ غمگین ناخوش ہوکر چلا گیا
اسکی آزردگی سے تو اس بلا میں پڑا **قطعہ** دل آزردہ سایل کو مت کر تو رافت + کہ آزردگی اسکی لاتی بلا ہی + جو کچھ پاس ہووے خوشی سے اُسے دے +
کہ نالے بلاؤں کو وارد عطا ہی + بعضے کہتے ہیں کہ ایک کنیزک کے فرزند کو جدا کرکر بیچ ڈالا تھا وہ اسکے فراق میں باقی عمر بھر روتی رہی حق تعالی
نے انکو فراق یوسف میں اتنی ہی مدت مبتلا رکھا بعضے کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک گوسفند ذبح کیا تھا اسکا جوڑا اسکے فراق میں تڑپتا رہا اسکے
عوض اللہ نے ہجر یوسف میں تڑپایا **بیت** کسی کی جدائی کسی سے نچاہ + کہ لگتا رگ جان میں ہی تیر آہ + لکھا ہی کہ جب یعقوب علیہ السلام نے
انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ کہا اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ ای یعقوب قسم ہی مجھکو اپنی عزت اور جلال کی اگر یوسف اور بنیامین مردہ ہوتے
تو بھی تیرے اس نالہ و زاری کے سبب جلا کر تیرے پاس پہنچاتا یہی مژدہ تھا کہ یعقوب علیہ السلام نے سنکر کہا وَأَعۡلَمُ مِنَ ٱللَّهِ مَا لَا تَعۡلَمُونَ اور جانتا
ہوں میں اللہ کیطرف سے جو کچھ کہ تم نہیں جانتے حیات یوسف سے اور مرنے اسکے سے میرے پاس کہتے ہیں کہ ملک الموت ایکدن انکی زیارت کو آئے
تھے یعقوب نے فرمایا قسم ہی تمکو روح یوسف کی تمنے قبض کی ہی کہا نہیں اس امید پر یعقوب علیہ السلام نے کہا يَٰبَنِيَّ ٱذۡهَبُواْ فَتَحَسَّسُواْ
مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَاْيۡـَٔسُواْ مِن رَّوۡحِ ٱللَّهِ ای بیٹو میرے جاؤ پس خبر لو یوسف کی اور بھائی اسکے کی اور مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے
إِنَّهُۥ لَا يَاْيۡـَٔسُ مِن رَّوۡحِ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلۡقَوۡمُ ٱلۡكَٰفِرُونَ تحقیق نہیں ناامید ہوتا رحمت اللہ کی سے مگر قوم کافر پس یعقوب علیہ السلام نے نامہ لکھا
اس مضمون کا کہ یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ سے طرف بادشاہ مصر کے معلوم ہو کہ ہم وہ اہل بیت ہیں بلا کو ہمپر موکل کیا ہی
دادا میرا ابراہیم کو ہاتھ پاؤں باندھ کر آتش نمرود میں ڈالدیا اللہ تعالی نے انکو نجات دی باپ میرے اسحاق کی چھری حلق پر دھری خدا نے واسطے انکے
فدیہ بھیجا میرا ایک بیٹا تھا کہ اسکو سب بیٹوں میں سے زیادہ چاہتا تھا بھائی اسکو صحرا کو لیگئے اور پیراہن اسکا خون آلودہ میرے پاس لائے اور کہنے لگے کہ
بھیڑیا اسکو کھا گیا میں اسکے فراق میں اسقدر رویا ہوں کہ آنکھیں میری سفید ہوگئیں ہیں اسکا برادر اعیانی تھا اس سے تسلی رکھتا تھا میں تو نے

اسکو چھوڑ رکھا ہے اور ہم اس خاندان کے نہین ہین کہ چوری کرین باہم سب کی چیز چراوین اگر اس فرزند کو بھیجدے تو نبھا والا اوپر تیرے دعا کرونگا کہ اثر
اوسکا فرزند ہفتمین تیرے کو پہنچیگا والسلام پس یہہ نامہ بیٹون کو دیا اور کچھ اسباب پشم اور روغن وغیرہ سے تیار کر کر حوالے کیا اور مصر کو بھیجا جب وہ مصر مین
پہنچے وہان جو بھائی رہگیا تھا اُس سے ملے اور متفق ہوکر بارگاہ یوسف کو چلے فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ
وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے کہا ای عزیز لگی ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی
اور بیے نوائی اور لائے ہم پونجی حقیر تھوڑی کہ بے اعتبار پس پورا دے واسطے ہمارے ناپ اور خیرات کر اوپر ہمارے قیمت سے زیادہ دیکر یا ہماری پونجی قبول کر کر
إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ تحقیق اللہ ثواب دیتا ہی صدقہ دینے والون کو پھر نامہ یعقوب علیہ السلام کا دیا یوسف علیہ السلام نے جو وہ نامہ پڑھا
روتے روتے اختیار سے نکل گئے قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ کہا ای بھائیو آیا جانتے ہو تم کہ کیا کیا تھا تمنے ساتھ یوسف کے
اور بھائی اسکے یہہ مجمل کہا تفصیل نکی اور یوسف سے جو کیا وہ تو ظاہر ہی اور بنیامین سے یہہ کرتے تھے کہ اسکو ذلیل اور خوار رکھتے تھے پس یوسف نے
فرمایا کہ کیا قباحت اسکی تمنے جانی اور کیا توبہ اُس سے کی إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ جو اسوقت تم جاہل تھے یعنے کم عمر اور شوخ تھے یا جاہل تھے حقوق پدر
اور قطع رحم اور موافقت ہوائے نفس سے یہہ بات نصیحت سے کہی نہ غصے سے پھر نقاب الٹ دی اور تاج اوتار ڈالا بھائیون نے جو صورت دیکھ لی قَالُوا
أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ کہا تحقیق تو ہی ہی یوسف یہان استفہام تقریری ہی قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي کہا مین یوسف ہون اور یہہ
بھائی میرا ہی ابنیامین قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے ساتھ سلامت اور کرامت کے إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ
لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اللہ سے ڈرے اور صبر کرے اوپر طاعت کے یا معصیت سے پس تحقیق اللہ نہین ضایع
کرتا ثواب احسان کرنیوالون کا سمجھ لیجئے کہ وضع مظہر موضع مضمر مین واسطے آگاہی کے ہی کہ صابر پرہیزگار نیک کار ہی جب بھائیون نے یوسف کو پہچانا نا
تخت کی طرف سر جھکا کر چاہا کہ پانون چومین یوسف علیہ السلام تخت سے اتر کر اُنسے ملے قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ
کہا بھائیون نے قسم ہی اللہ کی کہ حسن صورت اور کمال سیرت مین تحقیق پسند کیا تجھکو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق ہم تھے خطاوار ان کامون مین جو کئے ہمنے ر
قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا یوسف علیہ السلام نے جواب مین انکے نہین کچھ سرزنش اوپر تمہارے آج کے دن اور مین پھر بار دیگر ہرگز گناہ تمہارا
تمہارے منہہ پر نہ لاؤنگا بحر مواج مین روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکے کے دن دروازے پر کعبے کے کھڑے ہوکر کہا ای قریش تم کیا
گمان کرتے ہو مین تم سے کیا معاملہ کرونگا انھون نے کہا احسان کروگے بزرگ اور بزرگ زادے اور کریم ہو فرمایا کہ مین وہ کہتا ہون جو اخی یوسف
نے اپنے بھائیون کو کہا تھا کہ لا تثریب علیکم الیوم ایک روایت ہی کہ ابوسفیان نے پیغمبر کو کلام یوسف ع یاد دلوایا آپ نے فرمایا غفر اللہ لك
ولمن علمك القصہ یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ بخشیگا اللہ واسطے تمہارے کہ اقرار تمنے اپنی گناہ پر کیا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہی رحم کرنیوالون سے بیت بخشنے ایکبات مین ہی لاکھ گناہ * ارحم الراحمین ہی اللہ * پس یوسف علیہ السلام نے بھائیون
کے دل خوش کرکر واسطے تسلی پدر بزرگوار دل افگار کے کہا اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا لیجاؤ کرتا میرا یہہ اور وہ پیراہن خلیلی تھا کہ جبرئیل علیہ السلام
نے کوے مین انکو پہنایا تھا اور وحی یوسف علیہ السلام کو ہوئی تھی کہ اسکو کنعان کو بھیجو پس انھون نے کہا کہ لیجاؤ فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا
پس ڈالدو اوسکو اوپر منہہ باپ میرے کے تا پھر آوے بینائی اور آنکھین انکی پہلی حالت پر آوین وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ اور لے آو میرے پاس
اہل اپنی سب کو لکھا ہی کہ یہودا نے کہا ای یوسف کرتا خون آلودہ باپ کے پاس مین لے گیا تھا یہہ کرتا مجھے دو مین لیجاؤن شاید کہ خوشی اس
کرتے کی تدارک خون کا اس پیراہن کے کرے یوسف علیہ السلام نے کرتا حوالہ کیا اور اسباب راہ کا واسطے باپ کے اور تمام متعلقون کے تیار کر کر بھائیون
کو دیا یہودا سب کو لیکر کنعان کو چلا وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اور جب جدا ہوا قافلہ یعنے شہر مصر سے نکل کر صحرا مین پہنچا باد صبا نے حقتعالی سے
حکم مانگ کر بوئے پیراہن یوسف کو مشام یعقوب مین پہنچایا قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ کہا باپ انکے نے
اپنے پوتون سے جو حاضر تھے تحقیق مین پاتا ہون بو یوسف کی اگر نہ بہکا ہوا کہو تم مجھکو یعنے یہہ نہ کہو کہ بڑھاپے کے سبب عقل جاتی رہی ہی

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ کہا انھون نے قسم ہی اللہ کی تحقیق تو اب تک البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہی افراط محبت یوسف مین کہ
اُسیکا ذکر کیا کرتا ہی اور توقع اسکی ملاقات کی بعد چالیس برس کے یا اسّی برس کے رکھتا ہی فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا
پس جب آیا خوشخبری لانیوالا یعنے یہودا لکھا ہی کہ یہودا ساتھ نو بھائیون کے سر و پا برہنہ دوڑتا ہوا کنعان کو پہنچا اور باپ کے پاس آکر ڈالدیا کرتے
کو اوپر منہ باپ کے پس ہوگیا بینا یعنے یعقوب علیہ السلام کی آنکھین کرتا لگتے ہی روشن ہوگئین پھر یعقوب علیہ السلام نے اپنے پوتون کو یا سب اولاد کو
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کہا کیا نہ کہتا تھا مین واسطے تمھارے تحقیق مین جانتا ہون الہام خدا سے جو کچھ تم نہین
جانتے اور وہ حیات یوسف کی تھی اور میرا ملنا اس سے پس خوشی خوشی اسباب راہ کا تیار کر کر سب لوگون کو اپنے لیکر مصر کو چلے اور بیٹے آکر باپ کے
پانوٴن پر گرے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ کہا انھون نے ای باپ ہمارے بخشش مانگ اللہ سے واسطے ہمارے گناہون
ہمارے کی تحقیق ہم ہی تھے خطا کرنیوالے قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ کہا یعقوب نے شتاب بخشش مانگونگا مین واسطے تمھارے پروردگار
اپنے سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تحقیق وہ بخشنے والا گناہ توبہ کرنیوالون کا ہی مہربان اوپر بندون کے ہی دعا مین تاخیر کی شب جمعہ تک
یا وقت سحر تک یا چاہا کہ معلوم کرین کہ یوسف نے عفو کیا یا نہین یا تاخیر کی یہانتک کہ مصر کو پہنچے پھر شب کو بعد نماز تہجد قبلہ رو کھڑے ہوئے اور یوسف
کو پیچھے اپنے کھڑا کیا اور اور بھائیون کو پیچھے اُنکے اور آپ نے دعا کی بیٹون نے آمین کہی حق تعالی نے قبول فرمائی القصہ جب یعقوب علیہ السلام
نزدیک مصر کے پہنچے یوسف علیہ السلام ساتھ ملک ریان کے اور تمامی اشراف مصر کے لشکر آراستہ کر کر استقبال کو باپ کے نکلے یعقوب بیٹون سمیت
ایک ٹیلے پر چڑھ کر تماشا اس لشکر کا کرتے تھے جبرئیل نے آکر کہا کہ تجمل پر اس لشکر کے کیا تعجب کرتے ہو اوپر دیکھو کہ فوج فرشتون کی زمین سے آسمان
تک جمع ہو کر تمھارے شادی پر مسرور ہین جب کہ مدت فراق تمھاری اور یوسف کی تمھارے اندوہ اور بربادی پر غمگین اور رنجور تھے پھر یوسف نے
جو باپ کو دیکھا سواری سے اتر کر چاہا کہ سلام کرین جبرئیل نے کہا کہ ٹھہر جا تا کہ باپ تمھارا تمھین سلام کرے حدیث مین ہی کہ یعقوب بھی پیادہ
ہوئے اور جب نگاہ انکی جمال یوسف پر پڑی السلام علیک یا مذہب الاحزان پھر دونون نے ہاتھ گردنون مین ایکدوسرے کے ڈالے اور شادی سے
رونے لگے **قطعہ** عجب دولت ہی بخت اسکے نے پائی ❊ ملے جو یار سے بعد از جدائی ❊ ادھر شادی سے یہ گریہ کناں ہو ❊ اُدھر آنکھون سے وہ
گوہر فشان ہو ❊ گلے مل دونون باہین ڈال رووین ❊ جدائی کی کدورت دل سے دھووین ❊ یہ بیطومار الم اپنا کرے باز ❊ کرے وہ حال عجز اپنے کو
آغاز ❊ گلے پچھلے بیان کر کرکے یون شاد ❊ دل برباد عاشق ہووے آباد ❊ غرض مصر کے پاس ایک موضع تھا کہ وہان یوسف علیہ السلام نے مکان
رفیع الشان بنایا تھا وہین آکر یوسف علیہ السلام اترے فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ پس جب داخل ہوئے اوپر
یوسف کے اس مکان مین جگہ دی یوسف نے طرف اپنے باپ کو اور خالا اپنی کو کہ بجائے مان تھی اور پھر باپ کے گلے ملے اور خالہ کو پوچھا اور بھائیون کو
پیر پھر بائیکی وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ اور کہا کہ داخل ہو مصر مین اگر چاہے خدا امن سے قحط اور بلا اور رنج کی استثنا داخل
ہی امن مین نہ دخول مین اور جب مصر مین آئے یوسف علیہ السلام نے اپنے مکان مین اوتارا وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا
اور چڑھایا باپ اور خالا اپنی کو اوپر تخت اپنے کے اور گر پڑے باپ اور خالا اور بھائی واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوئے تعظیم کا اس زمانہ مین
سجدہ تعظیم کا دستور تھا یوسف علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کے خوشی ظاہر کی وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ اور
کہا ای باپ میرے یہ ہی تعبیر خواب میری کی کہ دیکھی تھی پہلے اس سے لڑکپن مین قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا تحقیق کر دیا اسکو پروردگار
میرے نے سچ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ اور تحقیق احسان کیا ساتھ میرے رب میرے نے جس وقت نکالا مجھکو زندان سے
کوئے کا ذکر بھائیون کے شرمندگی کے واسطے نہ کیا وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ اور لے آیا تمکو بادیہ سے اور وہ ایک گانون تھا زمین فلسطین
مین بیچ ولایت شام کے کنعان کے قریب یوسف علیہ السلام نے واسطے اظہار شکر نعمت کے فرمایا کہ اللہ نے مجھے زندان سے چھڑا کر تخت
پر بٹھایا اور تمھین بادیہ سے لاکر مجھے دکھایا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ پیچھے اس سے کہ فساد کیا شیطان نے

اور مخالفت ڈالدی درمیان میرے اور درمیان بھائیون میرے کے اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ تحقیق پروردگار میرا لطف کرنیوالا اور نیکی پہنچانیوالا ہی
واسطے جس چیز کے کہ چاہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ تحقیق وہی جاننے والا تدبیر کا محکم کار تقدیر کا بحر مواج مین ہی کہ چوبیس برس بعد اس واقعہ کے
یعقوب علیہ السلام نے اس عالم سے انتقال فرمایا اور بموجب وصیت کے یوسف ع نے زمین شام مین لیجاکر نزدیک مزار اسحاق ع کے کہ باپ انکے تھے
دفن کیا پھر تئیس برس پیچھے یوسف ع نے باپکو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین ای یوسف مین مشتاق ہون تیرے دیدار کا شتاب تین دن مین میرے
پاس آئیو یوسف ع نے بیدار ہوکر بھائیون کو بلایا اور وصیت کی اور یہودا کو ولی عہد کیا اور بیٹون کو اسکے سپرد کرکر جناب الٰہی مین دعا کی کہ
رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ای پروردگار میرے تحقیق دی تو نے مجھکو بادشاہی اور سکھائی تو نے مجھکو
تعبیر خوابون کی اور تاویل کتابون کی فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ای پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
تو ہی ہی دوست اور کارساز میرا بیچ دنیا کے اور آخرت کے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ مار مجھکو در انحال کہ مطیع تیرا ہون
اور ملا مجھکو ساتھ صالحون کے سوال انبیا معصوم ہین یقین ہی کہ دین اسلام پر مرین یہہ دعا کسواسطے کی جواب یہہ دعا جواز قدرت پر ہی نہ حکمت
اور عصمت پر اور دوسری یہہ ہی کہ تعلیم کے واسطے ہی نہ بجہت شک کے بیچ عصمت کے لکھا ہی کہ مراد صالحون سے پیغمبر ہمارے ہین صلّی اللّٰہ علیہ وعلی
جمیع الانبیاء وسلّم تسلیما لکھا ہی کہ یوسف ع نے یہہ خواب اپنی زلیخا سے بیان کرکر کہا **نظم** مجھے آرزو وہان کے جانے کی ہی ✤ تمنا وفات اپنی پانیکی
ہی ✤ یہہ عالم ہوا مجھپہ اب تنگ ہی ✤ وہ عالم مین دیکھون یہہ آہنگ ہی ✤ یہان کیا کرونگا مین لے تاج وتخت ✤ ملون وہان جو ماباپ سے
تب ہین بخت ✤ یہہ کہکر اٹھا ہاتھہ پھر کی دعا ✤ کہ ای میرے مالک میرے کبریا ✤ خوش آتا نہین دار فانی مجھے ✤ تو دے خانۂ جاودانی مجھے ✤ یہہ ملک اور
یہہ مال یہہ تخت وتاج ✤ یہہ شوکت یہہ حشمت یہہ ثروت یہہ راج ✤ نہین مجھکو درکار میرے خدا ✤ مجھے دولت قرب کا حظ چکھا ✤ زلیخا نے جسدم سنی یہہ
دعا ✤ تڑپ کر لبِ اشک خونی بہا ✤ لگی کہنے ہی یہہ دعا پر اثر ✤ سو کاش اس سے پہلے ہی مین جاؤن مر ✤ اکیلی بکنج الم بیٹھکر ✤ لگی پیٹنے
سر کو سوآہ بھر ✤ تڑپنے لگی خاک پر پھیر وہ آہ ✤ لگی بھرنے سو نالۂ جانکاہ ✤ کیا ٹکڑے ٹکڑے وہ گل سا بدن ✤ ملا خاک مین زیور اور بانک پن
کہان کے تھے کپڑے کہان کا لباس ✤ کرین دھجیان سب کے ہوے بے حواس ✤ نہ سدہ پانون کی اور نہ سر کی خبر ✤ نہ باہر کا ہوش اور نہ گھر کی خبر ✤
دیوانی غرض ہو بہو بن گئی ✤ یہہ وحشت سے کچھہ دلمین بس ٹھن گئی ✤ لگی کرنے آخر کو پھر یہہ دعا ✤ جناب خدا مین بصد التجا ✤ کہ ای مرہم سینہ چاکان عشق
دوائے دل دردناکان عشق ✤ میرا سینہ شق ہجر یوسف سے تھا ✤ سو وہان مرہم وصل تو نے دھرا ✤ نہ اس وصل مین فصل کر ای اله ✤ جدائی سے ایسے
مجھے دے پناہ ✤ نہ دکھلا وہ دن جب دونون وونہو ✤ بن اسکے میری زندگی ہو نہو ✤ وہ جگ مین نہو اور رہون مین حیات ✤ نکیجو نکیجو یہہ بات ✤
الٰہی رہون مین جو جانان کے بن ✤ نہ دکھلا نہ دکھلا وہ دن ✤ میری جان ہمراہ جانان کے جائے ✤ جو موت آئے تو یون ہم موت آئے ✤
خرامان وہ جب بخلد برین ✤ رکاب اسکے مین جاؤن مین بھی وہین ✤ مین اس زندگانی کو صدقے کرون ✤ کہ وہ جان جان جائے اور مین رہون ✤
یہی کرتی اللّٰہ سے تھی دعا ✤ وہ شیدائے محبوب بس ہاتھہ اٹھا ✤ لکھا ہی کہ بعد تین دن کے اس خواب سے جبرئیل ع نے سیب جنت کا لاکر یوسف
علیہ السلام کو سنگھایا اور سونگھتے ہی آپ نے باغ اس جہان سے طرف روضۂ رضوان کے انتقال فرمایا **نظم** گئی روح یوسف بخلد برین
پڑا تہلکہ ایک بروئے زمین ✤ فغان کا گیا شور وغل تا فلک ✤ تڑپنے لگے انس وجن وملک ✤ زلیخا نے سنکر کہا کیا ہی شور ✤ یہہ نالون کی قوت
یہہ آہون کا زور ✤ زمین وزمان نوحہ گر کیون ہی آج ✤ کسی نے کہا سرور تخت وتاج ✤ گیا تختہ گور مین چھوڑ تخت ✤ الم اسکا جانون یہی سب کے
سخت ✤ یہہ سنتے ہی کھینچ آہ بیخود ہوئی ✤ گری خاک پر یون کہ گویا موئی ✤ ہوا تیسرے روز جو اسکو ہوش ✤ صدا پھر اسی غم کی پہنچی بگوش ✤
گری پھر یہہ غش کھاکے یک آہ بھر ✤ کہا سب نے شاید گئی اب یہہ مر ✤ رہی تین دن تک پڑی غش مین او ✤ بروز چہارم بخود آئی جو ✤ تو پوچھا کہ احوال
یوسف ہی کیا ✤ مفصل کہو مجھسے یہہ ماجرا ✤ کہا سب نے وہ تو یہان سے گئے ✤ لبسوئے جنان اس جہان سے گئے ✤ انھین دفن بھی کردیا
زیر خاک ✤ کنارے پہ دریا کے ہی قبر پاک ✤ معطر کرے قبر انکی خدا ✤ صلوٰۃ اور سلام اپنی بھیجے سدا ✤ یہہ سنکر زلیخا پہ وہ غم ہوا ✤ کہ جس غم سے عالم پہ

ماتم ہوا + اکھیڑا اپنے سر کی لٹین ایکبار + دو تھپڑ وہ رخسار پر اپنے مار + گریبان کو پھاڑا اور ملی منہہ سے خاک + جگر نشتر غم سے کر چاک چاک + نکل گھر سے
باہر ہوئی بیحواس + سراسیمہ ماتم زدہ سخت اداس + گئی قبر یوسف پہ نعرہ زنان + لگی کہنے اے نازنین دلستان + نظر سے میرے تو جو پوشیدہ ہے + تو
کس کام کا پھر میرا دیدہ ہے + یہہ کہتے ہی آنکھون کو اپنے نکال + دیا خاک مین قبر یوسف کے ڈال + کہا پھر یہہ بھر نالہ جانکاہ + کہ اے میرے پیارے
میرے بادشاہ + تن نازنین تیرا ہو زیر خاک + مین اوپر زمین کے رہون سینہ چاک + کسی طرح مجھکو یہہ بھاتا نہین + مجھے اپنا جینا خوش آتا نہین +
یہہ کہتے ہی ایک آہ بھر مر گئی + جو کچھہ عشق کا کام تھا کر گئی + گری گور یوسف پہ بیجان ہو + ملی خاک مرقد سے وہ خاک ہو + اٹھا کر وہین کر دیا دفن
بھی + بہم قبر یوسف کے قبر اسکی کی + گئی خاک مین خاک ہو یہان تن و گل + ہوئی روح سے روح وہان متصل + محبت کا بھی کچھہ عجب کام ہے + کہ آغاز
بد نیک انجام ہے + دکھاتی ہے پہلے تو درد فراق + ملاتی ہے پھر یہہ پس از اشتیاق + پیے شربت مرگ معشوق گر + تو رہتی ہے عاشق کو بھی مار کر +
بس اے رافت اس عشق کی داستان + کہیگا تو کیا تیری کیا ہے زبان + خموشی ہے اولی یہان ہو خموش + نہین جوش مین پختگی کا نہ جوش + دعا پر تو کر ختم
یہہ داستان + کہ پورا ہوا قصۂ راستان + الٰہی مجھے بھی دے الفت کا جام + بحق محمد علیہ السلام + محبت پہ وہ جو ہو تیر لطیف + دُرِ عشق کا تیرے دل ہو
صدف + مدے عشق مخلوق مین اضطراب + تو اپنے محبت کا دے پیچ و تاب + مین ہر حال تیرے رہون عشق مین + جیون اور مرون اور اٹھون عشق مین +
جہان مین رہون تیرا شیدا رہون + محبت مین تیرے دِوانا رہون + مقاصد جو مین ہین میرے بر لا تمام + بحق نبی و آل کرام + بحر معراج مین ہے کہ ایک سو بیس
برس کی عمر تھی یوسف علیہ السلام کی کہ اس عالم سے انتقال کیا اہل مصر نے دفن مین آپ کے اختلاف کیا ہر ایک چاہتا تھا کہ یہہ برکت میرے محلے سے جاوے
آخر سب نے مشورہ کر کر صندوق سنگ مرمر کا بنا کر عین دریائے نیل مین دفن کیا تاکہ برکت سب پر برابر پہنچے اور فضل سبکا کسی پر نہ آوے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ
الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ یہہ جو مذکور ہوا قصہ یوسف علیہ السلام کا خبرون غیب کی سے ہے کہ ہم واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کے وحی کرتے ہین ہم اسکو
طرف تیرے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ اور نہ تھا تو نزدیک بھائیون یوسف کے جسوقت مقرر کیا انھون نے کام اپنا
یعنے جمع کین عقلین اپنی اوپر ڈالنے کے یوسف کو کوے مین اور وہ مکر کرتے تھے ساتھہ یعقوب اور یوسف علیہما السلام کے اور جھٹھانیوالے بھی یہہ
بات جانتے ہین کہ تو نہ وہان تھا نہ کسی سے تو نے احوال سنا اور تو نے قصہ سارا جیسا تھا ویسا بیان کیا ہے پس ظاہر دلیل ہے کہ وحی سے تو نے
معلوم کیا وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین اکثر لوگ اور اگرچہ حرص کرے تو انکے ایمان لانے پر ایمان لانیوالے بسبب عناد
کے اور دلون مین رچ جانے کفر اور فساد کے وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین مانگتا تو انسے اوپر پہنچانے احکام ربانی کے یا اوپر پڑھنے
قصص قرآنی کے کچھہ بدلا مثل اور قصہ خوانون کے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین قرآن مگر نصیحت اللہ کیطرف سے واسطے عالمون کے اور مشرک
مکے کے فقط تیرے ہی معجزہ سے منہہ نہین پھیرتے وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ اور کتنی نشانیان
ہین قدرت کی اور دلیلین ہین اوپر وجود صانع کے بیچ آسمانون کے اور زمین کے کہ عناد رکھنے والے گذرتے ہین اوپر انکے اور وہ انسے منہہ پھیر لینے والے
ہین **مصرع** نہ ان مین فکر کرتے ہین نہ عبرت انسے لیتے ہین + وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور نہین ایمان لاتے اکثر انکے
ساتھہ اللہ کے مگر وہ شرک لانیوالے ہین مراد اونسے کفار مکہ ہین کہ کہتے تھے رب ہمارا اللہ ہے اور پھر کہتے ہین فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین یا یہود کہ عزیر کو
ابن اللہ کہتے تھے یا نصارا ہین کہ مسیح کو ابن اللہ کہتے تھے اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ کیا نڈر ہوئے اس بات سے کہ آوے انکے پاس عقوبت ڈھانکنے والی عذاب خدا کے سے یا آوے اونکے پاس قیامت ناگہان اور وہ نہ
جانتے ہون آنا اسکا اور کارسازی اسکی نکی ہو قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعوت کرنا طرف توحید کے راہ
میری ہے اور اسپر ثابت ہون بلاتا ہون خلق کو طرف خدا کے عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ اوپر بینائی ظاہر اور حجت روشن کے مین اور جسنے
متابعت کی میری سمجھہ لیجیے کہ انا تاکید ضمیر مستتر ہے جو ادعوا مین ہے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور پاکی بیان کرتا ہون واسطے
اللہ کے اور نہین مین شریک لانیوالون سے امام زاہد نے لکھا ہے کہ کافرون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہین آدمیون کو رسالت پر کیون بھیجا وہ

چاہتا تو فرشتون کو اتارتا حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ
سے ساتھہ رسالت کے مگر مردون کو کہ وحی بھیجی تھی ہمنے طرف انکے رہنے والے بستیون کے سے نوحی نون سے حفص کی قرات ہی اور یوحی ساتھہ یے کے
بھی قرأت آئی ہی یعنے وحی بھیجی گئی طرف انکے حسن بصریؒ سے منقول ہی کہ اہل بادیہ اور عورت اور جن سے کوئی پیغمبر نہین ہوا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي
الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہین سیر کرتے کافر بیچ زمین شام اور یمن اور دیار عاد اور ثمود کے پس دیکھین
نگاہ عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام ان منکرون اور مکذبون کا کہ پہلے انسے تھے پس اقرار پیغمبر کرین اور تکذیب قرآن سے حذر کرین وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور البتہ گھر آخرت کا یعنے جنّت اور نعمت وہان کی بہتر ہی لذات فانیہ دنیا سے واسطے ان لوگون کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین
شرک اور نافرمانی سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ وہ بہتر ہی **بیت** کہان دنیا کہان عقبیٰ بہہ زعم وہ مامن ہی؟ یہہ گلخن ہی وہ
گلشن ہی وہ گلشن ہی یہہ گلخن ہی؛ پس چاہئے کہ معاند تیرے زمانیکے اپنی دولت اور زندگانی پر گھمنڈ نکرین کہ پہلی امتون کو بھی ہمنے مہلت دی تھی
حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا یہان تک کہ جب نا امید ہوئے پیغمبر ایمان انکے سے اور گمان کیا پیغمبرون نے یہہ کہ اون سے
لوگون نے جھوٹھہ بولا یعنے کافرون نے وعدہ ایمان کا جھوٹھا کیا یا کافرون نے گمان کیا کہ ان سے پیغمبرونانے دروغ کہا وعدے اور وعید مین
جَآءَهُمْ نَصْرُنَا آئی پیغمبرون کے پاس مدد ہماری یعنے عذاب اس قوم پر اُترا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ پس نجات دیا گیا جو شخص کہ چاہتے تھے ہم یعنے
پیغمبر اور پیرو انکے وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب ہمارا قوم کافرون سے جسوقت اُترا اوے لَقَدْ كَانَ فِيْ
قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ تحقیق ہی بیچ قصون انبیاؤن کے اور امتون انکی کے یا بیچ قصے یوسف اور بھائیون انکے کے نصیحت واسطے
صاحب عقل کے امام جعفر صادقؓ سے منقول ہی کہ مراد اولی الالباب صاحب اسرار ہین پس پند پذیران قصون سے صاحب اسرار ہوتے ہین اور
حقایق کلام الٰہی کے آئینہ دل بے غل انکے مین جلوہ دکھاتی ہین **بیت** دل صاف ہو تو صورت محبوب در آوے؛ آئینہ مکدر ہو تو پھر کیا نظر
آوے؛ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ نہین قرآن بات کہ باندھ لیجاوے ولیکن سچا کرنیوالا ہی اسچیز
کو کہ آگے اسکے ہی کتب الٰہیہ سے وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور تفصیل واسطے ہر چیز کے ہی کہ دین اور دنیا
مین احتیاج پڑے اور راہ دکھانیوالا ہی سالکون کو اور رحمت ہی واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین ساتھہ توحید خدا کے اور نبوت محمد مصطفیٰ
صلّی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے سمجھہ لیجئے کہ اس سورہ مین ذکر مسرّت یوسف کا بعد مضرت کے اور وصل یعقوب علیہ السّلام کا ساتھہ یوسفؑ کے بعد
فرقت کے ہی اور بیان پہنچنے یوسف کا بعد عبودیت کے ساتھہ سلطنت کے اور بعد مملوکیت ساتھہ مالکیت کے اور مراد پانا زلیخا کے ہی پس
یہہ سورت متضمن انواع انواع کے مطالب کی اور طرح طرح کے مآرب کی ہی اور مقطع اسکا کہ یلھدی ورحمۃ للعالمین ہی اس مرتبے مین کہ
ہی اس سے بالاتر کوئی مرتبہ متصوّر نہین **بیت** عجب مطالب عجب مآرب عجب حکایات نادرہ ہین؛ نہ کیونکہ احسن قصص کا کہئے کہ اسمین
آیات ظاہرہ ہین سورۃ رعد مکی ہی مگر دو آیتین ایک ولایزال الذین کفروا دوسری قل کفی باللہ شہیدا تیتالیس آیتین ہین اور سات
سو پچپن کلمے ہین اور تین ہزار پانچ سو چھہ حرف ہین اور فواصل اسکے نقر وعیل ہین اور ربط اور تطبیق اسکی ساتھہ سورت یوسف کے یہہ ہی کہ خاتمہ
سورہ یوسف کا ساتھہ ذکر عبرت اولوا الالباب کے ہی اور اس سورہ مین مدح انکی ساتھہ مرباب کے

ثلث واربعون اٰیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۃ الرّعد مکیّۃ وھی

الٓمّٓرٰ تاویل ان حروف کی وہی ہی جو پیچھے مذکور ہوئی کہ الف اللہ کا اور لام لطیف کا اور میم ملک کی اور رے رافت کی حضرت حق کے ہی یا الف
انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم اور رے ارے کی ہی یعنے انا اللہ اعلم واری من العرش الی الثریٰ اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ طرف انا اللہ الملک الرحمٰن کے ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ مجموع نام ہی اس سورت کا واللہ اعلم بمرادہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ یہہ ہین آیتین قرآن کی وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ اور وہ چیز کہ اتاری گئی طرف تیرے ای محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پروردگار تیرے سے سچ ہی پکڑ اسکو اور عمل کر اسپر وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ مکے والوں میں سے نہیں ایمان لاتے اسپر لسبب نہ فکر کرنیکے معانی اسکے میں اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ
عَمَدٍ تَرَوْنَهَا خدا وہ ہی جسنے اٹھایا یعنے پیدا کیا اٹھا ہوا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے کہ اسپر قایم ہوں دیکھتے ہو تم کہ آسمانوں کو ستون نہیں بعضے کہتے ہیں
کہ اٹھایا آسمانوں کو بغیر ان ستونوں کے کہ تم دیکھو پس لازم آتا ہی کہ ستون ہیں لیکن نظر نہیں آتے فوائد السلوک میں ہی کہ اللہ تعالی نے جنہیں بلند
آسمانوں کی ان قایموں سے قایم کیں کہ اور اک سے باہر ہیں اور وہ عدل ہی کہ بالعدل قامت السموات **بیت** عدل سے قایم ہی رافت کل جہان
عدل سے برپا زمین و آسمان ❊ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قصد کیا ساتھ پیدا کرنے عرش کے یا قرار پکڑا اوپر عرش کے بے کیف کہ اور اک سے ہمارے
باہر ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کیا سورج اور چاند کو واسطے مصالح عباد کے جو کچھ چاہا انکی حرکتوں سے اور ہر حد معین کے كُلٌّ يَّجْرِيْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ہر ایک چاند اور سورج چلتا ہی واسطے وعدے مقرر کئے گئے کہ دور اپنا تمام کرے یا جب تک چلتا ہی کہ سیر انکی منقطع ہو یا قیامت
تک يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تدبیر کرتا ہی اللہ کام ملک اپنے کی **بیت** کسی کو عزت کسی کو ذلت جہان میں رافت وہ دے رہا ہی ❊ بیانت وموتنا اسنے
کیں ہیں پیدا نہیں ہی خالق مگر خدا ہی ❊ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ تفصیل سے بیان کرتا ہی آیتوں کو نہ آن کی
یا نشانیوں کو قدرت کی کہ تم ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے یا ساتھ پانے جزا اپنی کے کہ قیامت کو ہیگا یقین کرو اور جانو کہ جو قادر خلق اشیا پر
ہی قدرت رکھتا ہی اعادۂ احیا پر وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا اور اللہ وہ ہی جسنے کھینچا زمین کو پانی پر واسطے رہنے
حیوانات کے اور پیدا کئے بیچ اسکے پہاڑ محکم میخیں بیچ اسکے اور نہریں جاری وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ اور ہر ایک میوون
سے پیدا کئے بیچ زمین کے جوڑے دو قسم مثلاً سیاہ اور سفید اور خورد اور بزرگ اور ترش اور شیرین اور گرم اور سرد اور جنگلی اور باغی اور مثل انکے سمجھ
لیجئے کہ اثنین تاکید زوجین کی ہی اور ایسا کلام عرب میں بہت آتا ہی يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ڈھانک دیتا ہے بیچ رات کے دن کو کہ روشنی
سے اندھیرا ہو جاتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق بیچ ان نشانیوں قدرت کے کہ مذکور ہوئیں البتہ آیتیں روشن ہیں
واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں **نظم** شب و روز کر فکر رافت کہ جگمیں ❊ مصفا کوئی ہی مکدر کوئی ہی ❊ ان اضداد کو دیکھ کر جان بیشک ❊ کہ صانع
بھی انکا مقرر کوئی ہی ❊ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاءٍ
وَّاحِدٍ اور بیچ زمین کے قطعے ہیں ملے ہوئے ساتھ ایکدوسرے کے بعضے قابل زراعت کے اور بعضے شورہ زار اور بعضے ریگستان اور
باغ ہیں انگوروں کے اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں کہ بعضے شاخیں ایک جڑ سے اوگی ہیں اور بعضے ایسے نہیں بلکہ متفرق الاصول ہیں
یعنے ہر ایک شاخ ایک ایک بیخ سے اوگی ہی پلائے جاتے ہیں یہ سب پانی ایک سے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ اور بزرگی
دیتے ہیں ہم بعضوں کو انمیں سے اوپر بعض دوسروں کے بیچ میووں کے رنگ روپ مزے بو میں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۵
تحقیق بیچ اسکے کہ ذکر کیا گیا البتہ نشانیاں روشن ہیں واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور تامل کرتے ہیں کہ میوونکا رنگ ہونا درختوں پر
باوجودیکہ ایک پانی سے پرورش پاتے ہیں نہیں ہو سکتا مگر ساتھ ارادہ قادر مطلق کے تبیان میں ہی کہ یہہ مثل ہی بنی آدم کی کہ کوئی گورا ہی
کوئی کالا کوئی خوش آواز ہی کوئی بدصوت کوئی نیک اخلاق ہی کوئی بد اخلاق باوجودیکہ باپ سبکا ایک ہی مدارک میں ہی کہ یہہ مثل اختلاف
قلوب ہی بیچ آثار اور انوار اور اسرار ہر دل کے ایک صفت ہی اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہی بعضا دل ہی کہ موصوف ساتھ انکار اور استکبار
کے ہی کہ قلوبهم منكرة وهم مستكبرون اور بعضا دل آرام پکڑنیوالا ساتھ ذکر خدا کے ہی کہ وتطمئن قلوبهم بذكر الله **بیت**
منکر میں مطمئن میں تفاوت نہ سمجھو کم ❊ فرق اسمیں اور اسمیں زمین آسمان کا ہی ❊ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا
لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اور اگر تعجب کرے تو کافروں کے نہ ایمان لانے پر ساتھ دلایل وحدت کے پس عجب یہی ہی بات انکی کہ کہتے ہیں کیا جسوقت
کہ ہو جاوینگے ہم مٹی کیا ہم البتہ بیچ پیدایش نئی کے ہونگے یعنے پھر ہمکو زندہ کرینگے **نظم** محل تعجب ہی یہہ انکی بات ❊ کہ وہ جان کر
خالق کاینات ❊ نہیں فکر کرنے کہ جسنے کیا ❊ عدم سے وجود زمین و سما ❊ اعادہ اسے پھر ہی دشوار کیا ❊ وہ قادر ہی سب پر یہہ ہی کار کیا

أُولٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ یہہ لوگ وہ ہین جو کافر ہوئے ساتھہ پروردگار اپنے کے واسطے کافر ہونیکے ساتھہ قدرت اسکی کے اوپر حشر اور نشر کے وَأُولٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ یہہ لوگ ہین کہ طوق ہین بیچ گردنون انکی کے گمراہی کے اور انکو امید رہائی کی نہین یا قیامت کے دن طوق آتشین انکے گردنون مین پڑینگے اور علامت کفار کی دوزخ مین یہی ہوگی وَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ اور یہہ لوگ رہنے والے آتش دوزخ کے ہین هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین حدیث مین ہی کہ نضر ابن حارث وغیرہ ٹھٹھے بازی سے جلدی عذاب مانگتے تھے حق تعالی نے فرمایا وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ اور شتابی کرتے ہین تجھہ سے ساتھہ عقوبت کے پہلے عافیت سے اور حق تعالی نے عذاب ہلاکت کا اس امت کے اور تعذیب مکذبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تاخیر تا قیامت فرمائی ہی وہ تاخیر حسنہ ہی اور عذاب ہلاکت سیئہ اور کافر شتابی عذاب طلب کرتے ہین پہلے احسان الہی سے کہ انپر ساتھہ تاخیر عذاب کی ہی اور تعجب ہی انسے کہ عذاب مانگتے ہین وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ اور تحقیق گذری ہین پہلے انسے عقوبتین اوپر مکذبون کے بعضے زمین مین دھس گئے ہین بعضون کی شکلین بدل گئی ہین اور یہہ جانتے ہین پس کیون نہین عبرت پکڑتے اور اپنے واسطے مثل اسکے کیون مانگتے ہین وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب بخشش کا ہی واسطے لوگون کے کہ کافر ہین اگر ایمان لاوین اوپر ظلم اونکے کے کہ شرک اور کفر رکھتے ہین کیونکہ ایمان دور کرنیوالا ہی گناہ کو زمان کفر کے وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ سخت عذاب کرنیوالا ہی کافرونپر اگر کفر ہی پر رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ صاحب مغفرت کا مومنون پر ہی بسبب توبہ اور استغفار کے اور سخت عذاب کرنیوالا کافرون پر ہی بجہت انکار اور استکبار کے سمجھہ لیجیے کہ محققین کہتے ہین کہ اس آیت مین خوف اور رجا دونون ہین فرمایا کہ بخشنے والا ہی تاکہ رحمت اسکی سے ناامید نہ ہون اور سخت عذاب کرنیوالا تاکہ ہیبت اسکی سے نڈر نہون اور حدیث مین ہی کہ اگر عفو الہی نہ ہوتا عیش کسی ایک کو گوارا نہ ہوتا اور اگر وعید حق نہ ہوتا سب لوگ عفو پر اسکے تکیہ کر کر عمل سے باز رہتے **بیت** امید عفو ہی تو ہی خوف عذاب بھی ✿ ذو مغفرت ہی تو ہی شدید العقاب بھی ✿ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ اور کہتے ہین وہ جو کافر ہوئے کیون نہین اتارے گئے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اسکے سے یعنے معجزہ جو ہم طلب کرتے ہین مانند عصاے موسی اور احیاے عیسی کے إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہی یعنے تجھے واسطے ڈرانے ہی کے بھیجا ہی اظہار معجزات مین تجھے کیا اختیار ہی وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہی یعنے ایک پیغمبر ہی کہ معجزہ اسکا موافق اس زمانے کے مخصوص ہی جیسے زمانہ موسی مین سحر کا چرچا تھا انکو عصا عنایت ہوا اور عہد عیسی مین طب کا رواج تھا انکو احیاے موتی کا معجزہ دیا اور تیرے وقت مین فصاحت کا شہرہ ہی سو قوی ترین معجزات تیرے لیے قرآن بھیجا کہ مثل ایک ٹکڑے جسکے کے تمام فصحا اور شعرا سے نہ بن سکا اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ اللہ جانتا ہی کہ جو کچھہ کہ اٹھاتی ہی ہر عورت پیٹ مین اپنے نر اور مادہ اور گورا اور کالا اور اچھا اور برا اور بڑا اور چھوٹا وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ اور جو کچھہ کہ کم کرتی ہین رحم اور جو کچھہ کہ بڑہاتی ہین یعنے بعضے کے جسم مین کچھہ نقصان ہوجاتا ہی بعضے کا عضو کوئی زائد ہوجاتا ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد زیادہ اور کم سے عدد اولاد ہی کیونکہ رحم مین ایک فرزند سے چار تک ہوتے ہین نزدیک امام اعظم رح کے اور انواع مین امام شافعی رح سے منقول ہی کہ یمن مین ایک عورت پانچ بار جنی اور ہر بار پانچ پانچ فرزند لائی یا مراد مدت حمل ہی کہ اقل اسکی باتفاق چھے مہینے ہین اور اکثر امام اعظم رح کے نزدیک دو برس اور امام شافعی رح کے نزدیک چار برس اور امام مالک رح کے نزدیک پانچ برس ہین وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ اور ہر چیز نزدیک اسکے اندازے پر ہی کہ اس سے کم اور زیادہ نہین ہوتی عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ جاننے والا ہی پوشیدہ کا اور ظاہر کا بڑا برتر سب سے سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ برابر ہی تم مین سے علم حق مین جو شخص کہ چھپاوے بات کو اپنے جی مین اور جو کوئی پکار کر اسکو کہے ساتھہ دوسرے کے اور جو شخص کہ وہ چھپانیوالا ہی یعنے عمل اپنے چھپاتا ہی ساتھہ رات کے اور راہ چلنے والا ہی یعنے ظاہر کرنیوالا ہی عمل اپنے ساتھہ دن کے حاصل یہہ ہی کہ کوئی چیز کسی طرح اس سے پوشیدہ نہین کہ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ واسطے اسکے چوکیدار ہین فرشتے کہ ایک کے پیچھے ایک

آنیوالے ہین یا واسطے اس شخص کے کہ چھپاتا ہی اور ظاہر کرتا ہی قول و فعل اپنے کو فرشتے ہین جو کیدار دن رات مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے سے محافظت کرتے ہین اسکو حکم خدا کے سے اور جو کچھ اس سے صادر ہوتا ہی لکھ لیتے ہین اور انکو
کرام کاتبین کہتے ہین تبیان مین ہی کہ وہ دس فرشتے دن کے ہین اور دس رات کے اور صحیح اور اشہر یہہ ہی کہ دو فرشتے ہین دن کے اور دو رات کے لکھا
ہی کہ حق تعالی نے ملایک واسطے محافظت آدمیون کے پیدا کئے ہین کہ ذلت مضرت سے انکی نگہبانی کرین کعب احبار سے منقول ہی کہ اگر خدا فرشتون کو
نگہبان آدمیون کا نہ کرتا جن انکو زمین مین سے اٹھا لیجاتے بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر یحفظونہ کی عاید طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی یعنے حق
تعالی کے فرشتے ہین کہ محافظت کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ضرر اعدا سے چنانچہ عامر ابن طفیل سے اور اربد بن ربیعہ سے آپکو محفوظ رکھا اور قصہ
اسکا عنقریب آتا ہی إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ تحقیق اللہ نہین بدلتا اس معاملہ کو کہ ساتھ ایک قوم کے ہو عافیت
اور نعمت سے یہان تک کہ بدل ڈالین وہ جو کچھ کہ بیچ جی انکے کے ہی یعنے اوصاف جمیلہ اپنے بدل ڈالین ساتھ اخلاق رذیلہ کے یا تغیر دین زبانکو
ذکر سے اور بدل ڈالین دلکو دھیان اسکے سے کہ جبتک دل غافل نہین فیض الہی منفصل چلا آتا ہی **بیت** زبان پر نام اسکا اور دلمین دھیان اسکا
ہی عجب برکت ہی وارد اور عجب فیضان اسکا ہی وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ اور جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ کسی قوم
کے عذاب اور ہلاک کا پس نہین پھیرتا واسطے اسکے یعنے کوئی نہین پھیر سکتا اپنے سے اور دوسرے وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ اور نہین
واسطے اس قوم کے سوا اللہ کے کارساز دفع عذاب مین هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ وہی ہی جو دکھاتا
ہی تمکو بجلی کہ لمعۂ آتشی ہی سریع الزوال بادل سے ظاہر ہوئی ہی باران کی نشانی ہی واسطے ڈر مسافر کے اور اس کی کہ مینہ اسکو ضرر کرتا ہی اور واسطے
طمع مقیم کے اور اس گروہ کے کہ باران کے محتاج ہین اور پیدا کرتا ہی ہوا مین بادل بھاری پانی بھرے وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ اور تسبیح کہتا ہی رعد ساتھ
تعریف اسکی یعنے تسبیح اور تحمید بولتا ہی سبحان اللہ وبحمدہ اور رعد فرشتہ ہی کہ بادلون کو چلاتا ہی اور برق تازیانہ ہی اسکا حقایق سلمی مین ابن
ریحانہ رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ رعد آواز فرشتون کی ہی اور برق اور سوز اور باران رونا انکا ہی وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ اور تسبیح کہتے ہین سب
فرشتے یا وہ جو مددگار رعد کے ہین ڈر اللہ کی سے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ اور بھیجتا ہی کڑک نے والی بجلی پس
پہنچا دیتا ہی اسکو جسے چاہے کہ ساتھ اسکے ہلاک کرے مانند اربد بن ربیعہ کے لکھا ہی کہ نویں برس ہجرت سے عامر ابن طفیل نے اربد بن ربیعہ یا اربد
ابن قیس لقیس کو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کو چلتے ہین ہم جب ہم انکو باتون مین مشغول کرین تو پیچھے سے آکے تلوار گردن مین ماریو پھر مجلس
شریف مین آئے عامر نے آپکو باتون مین لگایا بہت دیر تک پھر کہا کہ مین جاتا ہون لشکر جرار سوار و پیادہ کا تمپر لاؤنگا اربد کو لیکر اٹھا حضرت نے
فرمایا اللّٰهُمَّ اكْفِهِمَا بِمَا شِئْتَ باہر نکل کر اربد کو کہا کہ وہ وصیت کیا ہوئی اسنے کہا کہ جسوقت مین نے چاہا کہ تلوار ماروں تو درمیان میرے اور انکے حایل
ہو گیا القصہ جب مدینے سے باہر نکلے صاعقہ نے اربد کو جلا دیا اور عامر بھی برے حالون سے موا بعضے کہتے ہین کہ ایک یہود نے حضرت کی جناب مین آکر
کہا کہ یا ابا القاسم بتا مجھکو کہ اللہ کس چیز کا ہی سر وارید کا یا یاقوت کا یا سونیکا اسیوقت سحاب غضب الہی سے صاعقہ ظاہر ہوا اور اسکو جلا دیا
اور یہہ آیت اتری کہ صاعقہ بھیجتا ہی وہ جسپر چاہتا ہی کافرون سے وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ اور وہ جھگڑتے ہین بیچ شان اللہ کے کہ کس چیز کا
ہی یا جدال انکا تکذیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی صفات حق مین کہ واحد لاشریک عالم برحق اور قادر مطلق ہی وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ اور اللہ سخت
عذاب والا ہی اوپر جھگڑنیوالونکے لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ واسطے اللہ کے ہی پکارنا سچا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہی یا اسیکو سزاوار ہی کہ پکارے ساتھ عبادت
کے یا واسطے اسیکے پکارنا ہی قبول کیا گیا کہ جب اسے پکارین اجابت فرماتا ہی وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا
كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ اور وہ لوگ کہ پکارتے ہین سوا اللہ کے بتونکو نہین جواب دیتے انکو ساتھ کسی چیز کے سراد ونکی انکی سے مگر مثل اجابت
واسطے اس کسیکے ہی کہ کھولنے والا ہو دونون ہتھیلیون اپنی کو طرف پانی کے یعنے پیاسا کنوئے پر پہنچکر کہ ڈول اور رسی نہ رکھتا ہو دونون ہاتھ
کھولکر فریاد اور زاری سے پانی مانگے لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ تو کہ پہنچے منہ اسکے کو اور نہین پانی پہنچنے والا منہ اسکے کو کیونکہ پانی جماد ہی نہ

السجدة

طلب کرنیوالے کو جاتا ہی نہ جواب کی قدرت رکھتا ہی نہ خلاف طبع اپنے مرکز سے حرکت کر سکتا ہی اور ایسے ہی بت وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ
ضَلٰلٍ اور نہین پکارنا کافرون کا بتونکو مگر بیچ گمراہی کے اور ناامیدی کے وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا اور واسطے اللہ کے سجدہ
کرتا ہی جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی از روئے خوشی کے جیسے مسلمان کہ آسانی اور دشواری مین فرمان الٰہی قبول کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین
وَّكَرْهًا اور از روی ناخوشی کے جیسے کافر کہ وقت شدت اور محنت کے بضرورت سجدہ کرتے ہین وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ اور سجدہ کرتے ہین
سائے اہل آسمانون کے اور اہل زمین کے اللہ کو صبح کے وقت طرف مغرب کے اور شام کیوقت طرف مشرق کے تخصیص دو وقت کی اسواسطے ہی کہ
سایہ دراز ہوتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ دوسرا سجدہ ہی محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ یہہ سجود ظلال اور سجود عام ہی بندے کو چاہئیے کہ
تصدیق ان چیزون پر کر کے سجدہ بجا لائے اور لکھا ہی کہ اسرار اس عالم کے سے ایک یہہ ہی کہ کوئی حادث نہین ہی مگر اسکا سایہ ہی اور وہ سایہ ساجد
بجناب الٰہی ہی اور قایم بعبادت حق بہرحال خواہ وہ حادث مطیع ہو خواہ عاصی اگر مطیع اور مومن ہی تو اپنے سائے کے ساتھ آپ سے سجدہ مین ہی
اور اگر کافر ہی تو سایہ اسکا اس طاعت مین نایب مناب اسکے ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ طوع اور رغبت صفت ان لوگون کی ہی کہ لطف ازلی نے
نہال ایمان چمنستان دل مین اُنکے لگایا ہی اور نفرت اور کراہت خاصہ انکا ہی کہ قہر لم یزلی نے تخم خذلان مزرعۂ دل مین انکے ڈالا ہی **بیت**
کہین لطف سے کی ہی بندہ نوازی ٭ کہین قہر سے کی ہی بس بے نیازی ٭ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کون ہی پروردگار اور آفریدگار آسمانون کا اور زمین کا یعنے کافرون سے پوچھ پھر جواب مین انکی طرف سے قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ ہی کیونکہ انکو
سوا اسکے جواب ہی نہین ہی اور جب جواب بھی ہی تو الزام دے انکو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ کہہ کہ کیا پکڑا ہی تمنے سوا اسکے معبودون
کو کہ دوست رکھتے ہو انکو یعنے جانتے ہو تم کہ آفرینندۂ زمین و آسمان وہی ہی پھر غیر اسکے کو کیون پوجتے ہو اور دوست اور کارساز اپنا سمجھتے ہو
کہ وہ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا نہین مالک واسطے جانون اپنی کے نفع کے اور نہ ضرر کے یعنے نہ اپنے آپکو نفع پہنچا سکتے ہین اور نہ ضرر
دفع کر سکتے ہین پس دوسرے کو کیونکر نفع دینگے اور ضرر دفع کرینگے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ
کہہ کیا برابر ہوتا ہی اندھا کہ بت پوجتا ہی اور دیکھنے والا کہ عبادت خدا کرتا ہی یا کیا برابر ہوتی ہی اندھیری شرک اور انکار کی اور روشنی توحید
اور معرفت کی اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ کیا مقرر کیا ہی کافرون نے واسطے خدا کے شریکونکو کہ پیدا کیا
انھون نے مانند پیدایش خدا کے پس مل گئی پیدایش اوپر انکے اور نجانا کہ خدا نے کون سا پیدا کیا ہی اور شریکون نے کونسا پیدا کیا ہی حاصل یہہ ہی کہ
کافر ایسے شریک اللہ کے ٹھہراوین جو مانند اسکے پیدا بھی کرین تب مستحق عبادت کے ہون جیسے اللہ ہی سو ایسے کہان ہین پس ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ کہہ اللہ ہی ہی پیدا کرنیوالا ہر چیز کا اور شریک نہین رکھتا بیچ خلقت کے تا کہ شریک ہو اسکا بیچ عبادت کے
وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اور وہی ہی اکیلا الوہیت مین غالب سب چیز پر اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا اتارا ہی اسنے
جانب آسمان سے یا ابر سے پانی پس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے کے چھوٹے بڑے تنگ فراخ یا ساتھ اس اندازے کہ اللہ نے مقرر کیا کہ نفع
پہنچاوین ضرر نہ دین فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا پس اٹھا لئے آب روان نے جھاگ چڑھے ہوئے وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ اور اسی چیز سے کہ دہکاتے
ہین لوگ یہہ قرات حفص کی ہی اور توقدون ساتھ تاء فوقانیہ کے بھی قراءت ہی یعنے دہکتے ہو عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
زَبَدٌ مِّثْلُهٗ اوپر اسکے بیچ آگ کے جیسے سونا چاندی تانبا لوہا اور سوا انکے واسطے چاہنے گہنے کے یا اسباب کے مثل ہتھیارون اور برتنون کے
جھاگ ہین مانند اس جھاگ کے کہ پانی پر ہی كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ جیسے کہ مذکور ہوا اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ حق اور باطل
مشابہت دیتا ہی سخن حق کو افادے اور ثواب مین ساتھ اس پانی کے کہ واسطے منافع خلق کے آسمان سے برسے اور ساتھ اس دھات کے کہ زیور
اور اسباب بنے اور جھوٹی بات کو قلت نفع اور سرعت زوال مین ساتھ اس جھاگ کے کہ پانی پر اور دھات پر ہو فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً
پس جو کہ جھاگ ہی پانی پر کا اور میل دھات پر کا پس جاتا رہتا ہی در انحال کہ ناکارہ ہی وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اور جو کہ

وہ چیز ہی کہ نفع دیتی ہی لوگون کو جیسے پانی صاف اور دھات گلائی ہوئی بن میل کی پس رہتی ہی بیچ زمین کے تو کہ اس سے لوگ فائدہ اٹھاوین
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اسیطرح بیان کرتاہی اللہ مثالین واسطے سمجھانے لوگون کے اہل تاویل نے لکھاہی کہ مراد باران سے قرآن ہی کہ حیات
قلوب اہل ایمان ہی اور نالے دل ہین کہ موافق استعداد اپنی کے اس سے فیض اٹھاتے ہین اور جھاگ نفسانی خطرے ہین لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ
الْحُسْنٰى واسطے اُن لوگون کے کہ اجابت کی واسطے پروردگار اپنے کے نیکی ہی یا بہشت ہی وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ اور جن لوگون نے کہ نہ اجابت کی واسطے اللہ کے اگر ہو واسطے اُنکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہی سارا نقد اور جنس اور مانند اسکے
ساتھ اسکے یعنے جسقدر کارخانہ دنیا کا ہی اتنا ہی اور جو کافرون کے تصرف مین دن قیامت کے ہو لَافْتَدَوْا بِهٖ البتہ بدلا دیوین ساتھ اسکے تاکہ
عذاب سے چھوٹین مردود وہی ہرگز عذاب سے نہ چھوٹینگے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ یہہ لوگ واسطے انکے برا حساب ہی کہ نیکیان انکی قبول
نہین کی جاوینگی اور برائیان اُنکی نہین بخشی جاوینگی وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور بُرا ہی بچھونا کہ
آگ کا ہی اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى کیا پس جو شخص کہ جانتا ہی یہہ کہ جو کچھ اتارا گیا ہی طرف تیرے
پروردگار تیرے سے سچ ہی یعنے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ مانند اسکے کے کہ وہ اندھا ہی دل سے اور انکار قرآن کا کرتا ہی یعنے ابوجہل نا اہل اِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ سوا اسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین صاحب عقل کے قرآن مجید سے اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ
الْمِيْثَاقَ وہ لوگ کہ پورا کرتے ہین عہد خدا کے کو کہ دن میثاق کے کیا ہی اور نہین توڑتے عہد کو وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ اور وہ لوگ کہ ملاتے ہین اسچیز کو کہ حکم کیا ہی اللہ نے ساتھ اسکے یہہ کہ ملائے جاوے یعنے صلہ رحمی
کرتے ہین یا ایمان سب کتابون اور رسولون پر لاتے ہین جدائی انہین نہین ڈالتے اور ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے اور خوف کرتے ہین سختی حساب
کے سے وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ اور وہ کہ صبر کرتے ہین نفس کی مخالفت پر یا جہاد پر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے کی
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور قایم رکھتے ہین نماز فرض کو اور خرچ کرتے ہین
اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو پوشیدہ اور ظاہر اور دفع کرتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو یعنے بدلے برائی کے بھلائی کرتے ہین جو کوئی اُنپر ظلم کرتا ہی عفو
کرتے ہین جو محروم رکھتا ہی اُسے دیتے ہین جو روٹھتا ہی اس سے ملتے ہین اور مناتے ہین **نظم** ز اقامت درخت سے ہو کم ٭ سنگ زن اپنے کو
ثمر دے تو ٭ نکتہ حلم کو صدف سے سیکھ ٭ سر جو کاٹے اُسے گہر دے تو ٭ بعضے کہتے ہین کہ مراد حسنہ سے حلم ہی اور سیئہ سے سفاہت ہی یعنے دفع
کرتے ہین ساتھ حلم کے سفاہت کو یا ساتھ اسلام کے فحش کو یا ساتھ معروف کے منکر کو یا ساتھ توبہ کے گناہ کو یا ساتھ طاعت کے معصیت کو چنانچہ
حدیث مین ہی کہ من اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا **بیت** بعد ہر سیئہ کے کر حسنہ ٭ تاکہ وہ سیئہ ہو محو دلا ٭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ
یہہ لوگ کہ موصوف ساتھ ان صفتون کے ہین واسطے انکے ہی سرانجام نیک یعنے جزا عمل کی انکے اور وہ آخرت مین جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ بہشت مین کہ ہمیشہ رہینگے کہ داخل ہونگے اُنمین وہ اور جو کوئی لایق ہی باپون اُنکے سے
اور بی بیون اُنکی سے اور اولاد انکی سے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ اور فرشتے داخل ہونگے اوپر ان کے ہر دروازے سے
اُنکے گھرون کے عین المعانی مین ہی کہ مقدار دن رات اس دنیا کے مین تین بار اُنکے پاس آوینگے اور کہینگے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہی
اوپر تمہارے یعنے مژدہ دوام سلامتی ہی تمکو سبب اسکے کہ صبر کیا تمنے قوت القلوب مین ہی کہ صبر کیا فقر پر دنیا مین اور صبر دوست تر صفت ہی اللہ
کے نزدیک چنانچہ حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا کہ ایسا کر کہ فقیر ہو کہ فقیر خدا کو پہنچتا ہی نہ غنی **نظم** فقر ہی صیقل جلاء دل ٭
فقر ہی موجب صفائے دل ٭ خلعت رحمت خدا ہی فقر ٭ عزت و دولت رسا ہی فقر ٭ فقر ہی آفتاب چرخ یقین ٭ روشن اس سے ہوئے ہین ملت و دین ٭
اس سے بندہ خدا کو ملتا ہی ٭ سوچیے تو یہہ فقر کیسا ہے ٭ سبب انجذاب دلہا ہی ٭ یہی جب غور کی تو ہوتا ہی ٭ باعث قرب و وصل با محبوب ٭
موجب ربط طالب و مطلوب ٭ سمجھے گا فقیر کو نہ حقیر ٭ ہی جہان مین فقیر شیخ کبیر ٭ لیک ہوتا فقیر ہی وہ بشر ٭ جس مین ہوسکے یہہ چار ہین جوہر ٭

دال ہین جب یہ اسکے چارون حرف + ایک ایک حرف مین ہی وصف نسگرف + فا ہی فاقہ کشی کی اسمین عیان + بائے یا دخدا ہی ای یاران
قاف ہی اسمین پھر قناعت کا + حرف را اسمین ہی ریاضت کا + جسمین چارون یہ وصف پیدا ہین + اسکے حق مین یہ حرف پھر کیا ہین + فائے
فضل اور قاف قربت ہی + یائے لیسر اور رائے رویت ہی + ورنہ فائے فضیحت اسکو ہی + قاف قہر خدا ہی لی دریلی + حرف یا یاس رحمت
اسکو ہی + رائے رسوائی رافت اسکو ہی + معارج النبوۃ مین نقل ہی کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ معراج کی رات بہشت مین ایک محل
دیکھا مین نے یاقوت سرخ کا اسکا دروازہ کھولکر اندر گیا مین اسمین ایکخانہ تھا اسکے بھی کواڑ کھول اندر گیا مین وہان ایک صندوق تھا
جبرئیل سے پوچھا مین نے اسمین کیا ہی اسنے کہا اسمین سر ہی اسرار الٰہی سے مین نے حق تعالیٰ سے درخواست کی وہ صندوق کھل گیا دیکھا مین نے
ایک گدڑی تھی حلوون مین پیچیدہ خطاب ہوا کہ یہہ مرقعہ فقر ہی مین نے کہا الٰہی یہہ مجھے عنایت ہو فرمایا ای محمّد یہہ تیرے اور تیری امت کیواسطے
ہی نہین دنیا مین یہہ کسیکو مگر جسکو کہ بہت دوست رکھون اسکے برابر مجھے کوئی چیز عزیز نہین **بیت** گلیم فقر کے دیہیم سلطان کب برابر ہی +
یہہ بہتر ہی وہ بدتر ہی وہ بدتر ہی یہہ بہتر ہی + فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ پس اچھی ہی پچھاڑی گھر کی یعنے سرانجام اس سرای کا کہ انھون نے پایا وَالَّذِينَ
يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اور جو لوگ کہ توڑتے ہین
اس چیز کو کہ حکم کیا خدا نے ساتھ اسکے یہہ کہ ملائے جاوین یعنے صلہ رحمی کرین یا ایمان لاوین سب پیغمبرون پر اور سب کتابون پر اور فساد کرتے
ہین بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے یا معصیت کے یا فتنہ انگیزی کے أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ یہہ لوگ واسطے
اُنکے ہی لعنت اور واسطے اُنکے ہی برائی گھر کی دنیا و آخرت مین اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اللہ کشادہ کرتا ہی روزی کو
واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا اور خوش ہوئے مکّے والے ساتھ زندگانی دنیا کے اور
اس چیز کے اسباب دنیا سے کہ اسکو دیا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ اور نہین زندگانی دنیا کی بیچ مقابل آخرت کے مگر اسباب
تھوڑا ناپائدار وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ اور کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کیون نہین اتاری گئی اوپر
محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نشانی پروردگار اسکے سے اسطرح کی کہ ہم چاہتے ہین قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ
کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی مراد اس سے وہ لوگ ہین کہ بعد ظہور معجزون کے انکار کرتے ہین یا باوجود شہود ہزار معجزون کے گمراہ
کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی طرف اپنے بن معجزہ دکھائے اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہی طرف اسکے اور وہ کون ہین الَّذِينَ آمَنُوا
وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہین دل اُنکے ساتھ ذکر اللہ کے یعنے جب اللہ کا ذکر سنتے ہین
آرام آجاتا ہی انکے دل کو یا دل انکے ساتھ توحید کے آرام پکڑتے ہین یا ساتھ ذکر رحمت اسکیکے یا کلام اسکے کے کہ قوی ترین معجزات کا ہی فصول
مین ابن عیینہ سے منقول ہی کہ مراد ذکر سے پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین کہ دل مومنون کے ساتھ اُنکے آرام پاتے ہین أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ
الْقُلُوبُ خبردار ہو ساتھ یاد اللہ کے آرام پکڑتے ہین دل مومنون کے مجاہد نے کہا کہ مراد اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین حقایق سلمی
مین ہی کہ آرام دل عوام ساتھ تسبیح اور تہلیل کے ہی اور اطمینان دل خواص ساتھ صفات اعلی کے ہی اور قرار دل علمای ربانی ساتھ حقایق
اسماء حسنی کے ہی لیکن موحد آرام نہین پاتے مگر بلقا کہ وہی ہی مقصد اقصی **بیت** زندگانی ہجر مین ای یار کچھ بھاتی نہین + بن تیرے
دیکھے ہوئے دیدار کل آتی نہین + الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے
خوشحالی ہی واسطے اُنکے اور اچھی بازگشت ہی طوبی بشارت شادی کی اور راحت و فرح اور نعمت کی ہی یا نام بہشت کا ہی لغت حبشہ مین
اور اشہر یہہ ہی کہ طوبی درخت ہی بہشت عدن مین کہ جڑ اسکی منزل مقدس نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم مین ہی اور شاخین اسکی ہر قصر جنت مین
گئی ہین اور چشمہ سلسبیل کا اور کافور کا اسکے تلے سے بہتا ہی كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لِتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ
الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ جیسے کہ پہلے تجھ سے پیغمبر بھیجے تھے اسیطرح بھیجا ہمنے تجھکو بیچ امت کے کہ گذر گئے ہین

پہلے اس سے امتین تو کہ پڑھے تو اوپر ان کے وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یعنے قرآن اور حال یہہ ہی کہ وہ کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے
کہ رحمن نام اسکا ہی مراد اس سے مشرکان مکہ ہین کہ جب انکو کہا سجدہ کرو رحمن کو قالوا وما الرحمن کہنے لگے کون ہی رحمن اور صلح حدیبیہ مین بھی جب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ لکہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل بن عمرو نے کہا نہین جانتا ہین رحمن کو قُلْ هُوَ رَبِّي
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ کہہ رحمن ہی پروردگار میرا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ اوپر اسیکے توکل کیا مین نے
مدد دینے مین اور تیرے غالب کرنے مین اور طرف اسیکے توبہ کرنا اور پھرنا میرا ہی لکھا ہی کہ بعضے قریشیون نے کہا ای محمد اگر چاہتے ہو تم کہ ہم متابعت
تمہاری کرین تو قرآن سے پہاڑ گرد مکہ کے دور کرو تا کہ زمین ہماری کشادہ ہوجاوے اور زمین کو شگافتہ کرو تو کہ نہرین جاری ہون اور ہم زراعت
کرین اور قصی بن کلاب کو ہمارے باپون سمیت زندہ کرو تو کہ وہ تمہاری رسالت کی گواہی دین یہہ آیت اتری وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ
الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ اور اگر کوئی کتاب ہوتی کہ اس عالم مین چلائے جاتے ساتھ پڑھنے اسکے کے پہاڑ یا کاٹی جاتی
ساتھ تلاوت اسکی کے زمین یا بلائے جاتے ساتھ برکت اسکی کے مردے البتہ یہی قرآن ہوتا کہ متضمن کمال اعجاز اور نہایت تذکیر و انذار ہی نہین
ہی ایسا جیسا کہ کافر کہتے ہین کہ قرآن سے یہہ باتین واقع ہون بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا بلکہ واسطے اللہ کے ہین کام سب یعنے قدرت اسکی اوپر
سب چیز کے ہی جسوقت چاہے یہہ آیتین ظاہر کرے یا یہہ ترجمہ ہی اور اگر کوئی قرآن ہوتا کہ چلائے جاتے ساتھ اسکے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھ اسکے
زمین یا بلائے جاتے ساتھ اسکے مردے تو بھی ایمان نہ لاتے بلکہ واسطے اللہ کے ہی کام سارا یعنے عذاب اور ثواب ہدایت اور ضلالت أَفَلَمْ
يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا کیا پس نہین نا امید ہوئے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین باوجود اسکے کہ جانا
ہی یہہ کہ اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا لوگون سبکو صاحب کشاف نے کہا ہی کہ یاس بیچ لغت نخع کے معنی علم ہی یعنے کیا نہین جانا مومنون
نے کہ ہدایت اسیکی اختیار مین ہی وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ دَارِهِمْ اور ہمیشہ وہ لوگ
جو کافر ہوئے ہین پہنچیگی انکو بسبب اسکے کہ کرتے ہین تکذیب اور عناد سے مصیبت ٹھونکنے والی اور بیخ و بنیاد سے اکھیڑنے والی یا اتریگا تو کہ محمد
ہی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک گھرون انکے سے یعنے موضع حدیبیہ مین مراد کفار مکے کے ہین کہ حضرت کے تکذیب کے وبال سے مدام بلا مین رہتے
تھے اور لشکر اسلام گرد اگرد انکے جاکر اموال اور مواشی انکے لوٹتا تھا سو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ بلا انکو پہنچتی رہیگی حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ
یہان تک کہ آوے وعدہ اللہ کا کہ موت ہی یا قیامت یا فتح مکہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ تحقیق اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ پس واسطے تسلی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ اور تحقیق ٹھٹھا کیا
گیا ساتھ پیغمبرون کے پہلے تجھ سے جیسے کہ یہہ لوگ کرتے ہین ساتھ تیرے پس ڈھیل دی مین نے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے اور عیش
اور آرام مین نے چھوڑا پھر پکڑ لیا مین نے انکو ساتھ عقوبت کے فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس کیونکر تھا عذاب میرا انکو یہہ بات بسبیل تہدید ہی
أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ کیا پس جو شخص کہ وہ کھڑا ہی اوپر ہر جان کے یعنے خبردار ہی یا نگہبان یا بدلا
دینے والا ہی ساتھ اس چیز کے کہ کماتا ہی وہ نفس نیکی اور بدی سے برابر ہی ساتھ اس شخص کے کہ ایسا نہو یعنے خدا کارساز اور نگہبان بندون کا ہی برابر
نہین ہی عاجز اور ضعیف کے کہ بت ہین اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اللہ کے شریک یعنے بت کہ انکو پوجتے ہین قُلْ سَمُّوهُمْ کہہ کہ نام رکھو
انکے اور وصف کرو یعنے جو اللہ کے شریک تمنے ٹھہرائے ہین انکے نام اور اوصاف کہ لایق انکے ہون بتاؤ اور دیکھو کہ لایق شرکت کے اور مستحق عبادت
کے ہین یا نہین مراد یہہ ہی کہ اللہ کو حی اور قادر اور خالق اور رزاق اور سمیع اور بصیر اور علیم اور حکیم کہتے ہین اور ان نامون مین سے ایک کا
بھی اطلاق بتون پر نہین ہو سکتا أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھ اس چیز کے کہ نہین جانتا بیچ زمین کے
یعنے شریک اپنے کو الوہیت مین اور یہہ نجانتا اسواسطے ہی کہ نہین شریک اسکا نفی علم یہان واسطے انتفا معلوم کے ہی أَمْ بِظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ
یا نام رکھتے ہو بتون کے شرکا ساتھ ظاہر کے بات سے یعنے فقط نام رکھ لیتے ہو بغیر اعتبار معنی کہ جیسے زنگی کہتے ہین کافور اور بزرگ کو صغیر

عقل سے دور بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ بلکہ زینت دیا گیا ہے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے مکر اور جھوٹھ
انکا اور بند کئے گئے وہ راہ راست اور دین درست سے وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ
دکھانیوالا لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ واسطے کافرون کے ہے عذاب بیچ زندگانی دنیا کے قتل اور قید اور قحط اور
اور مصیبتون کا اور البتہ عذاب آخرت کا سخت تر اور دشوار تر ہے انپر وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ اور نہیں واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ صفت اس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہین پرہیزگار اسمین جابجا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ چلتے ہین
نیچے درختون یا مکانون اسکے کے نہرین أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا میوہ اسکا ہمیشہ رہیگا کبھی منقطع نہوگا بخلاف میوون دنیا کے اور ایسے ہی
سایہ اسکا کوتاہ نہوگا مثل سایون دنیا کے بلکہ دراز رہیگا امام قشیری نے کہا ہے کہ ایمان والے آج ظل عنایت مین ہین اور کل سایہ حمایت مین ہونگے
اور عارف دنیا اور عقبی ظل عنایت مین ہین کہ ہمیشہ ظلیل ہے بیت تیرا گر سایہ عنایت ہے + دو جہان مین ہمین کفایت ہے تِلْكَ عُقْبَى
الَّذِينَ اتَّقَوْا یہہ بہشت آخر کام اُن لوگون کا ہے جو پرہیزگار ہین وَعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ اور انتہائے کار کافرونکا آگ ہے دوزخ کی
وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ اور جو لوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے یہود مین سے عبد اللہ بن سلام اور یار انکے
اور نصاری مین سے چالیس بحرانی اور آٹھہ یمنی اور تیس حبشی خوش ہوتے ہین ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی ہے طرف تیرے قرآن سے وَمِنَ الْأَحْزَابِ
مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ اور بعضے جماعتون سے کہ کتابی کافر ہین جیسے یہودیت سے ہے حی بن اخطب اور کنانہ بن الربیع وغیرہ اور نصاری مین سے
ابید اور عاقب وغیرہ وہ شخص ہے کہ انکار کرتا ہے بعضے اسکے کو کہ مخالف شریعت انکی کے ہے قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ
کہہ انکو کہ سوا اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ عبادت کرون مین اللہ کو ایک جان کر اور نہ شریک لاؤن مین ساتھہ اسکے مانند تمہارے کہ
عزیر اور مسیح کو خدا کہتے ہو إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ طرف اسیکے پکارتا ہون مین لوگون کو اور طرف اسیکے ہے بازگشت میری وَكَذَٰلِكَ
أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا اور جیسے کہ کتابین نازل کین ہمنے پہلے پیغمبرون پر موافق زبان امتون انکی کے ایسے ہی اُتارا ہے ہمنے قرآن کو کہ محکم
ہے نسخ اور تغییر کا اسمین دخل نہین یا حکم کرنیوالا ہے درمیان حق اور باطل کے مترجم زبان عربی مین تاکہ فہم اور حفظ مین انکو سہل ہو وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
أَهْوَاءَهُمْ اور اگر پیروی کریگا تو خواہشون مشرکون کی کہ تجھے اپنے آبا کے دین کے طرف بلاتے ہین یا آرزوئن یہودون کے کہ رجوع تیری اپنے
قبلہ کی طرف کہ بیت المقدس ہے چاہتے ہین بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اس چیز کے کہ آئے تیرے پاس علم سے یعنے بت پرستون کے دین کا جھوٹھ
ہونا جان لیا تونے یا نسخ حکم نماز طرف قبلہ یہود کے پہچان لیا تونے پھر اب جو پیروی کریگا انکی تو مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ نہین
واسطے تیرے عذاب خدا سے کوئی دوست اور نہ بچانیوالا لکھا ہے کہ یہود طعن کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کی طرف بہت مصروف ہین
اور ہمیشہ عورتون سے صحبت رکھتے ہین اگر پیغمبر ہوتے تو یہہ بات نہوتی یہہ آیت اتری وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً اور البتہ تحقیق بھیجے ہمنے پیغمبر پہلے تجھہ سے اور کرین ہمنے واسطے انکے بی بیان اور اولاد وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ
إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے یہہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھہ حکم اللہ کے یہہ جواب ہے مشرکون کا کہ کہتے تھے حکومت سے فلانا معجزہ
ظاہر کرو سو حق تعالی نے فرمایا کہ کوئی نبی اپنے آپ سے معجزہ نہین کر سکتا مگر اللہ اپنی قدرت سے جسوقت مناسب جانتا ہے ظاہر کرتا ہے لِكُلِّ
أَجَلٍ كِتَابٌ واسطے ہر وعدہ کے ایک لکھت ہے جب اسکا وقت پہنچا ظہور مین آیا یا واسطے ہر وقت کے ایک حکم ہے لکھا گیا کہ نہین ٹلتا یا واسطے
ہر موت کے موتون بندون کے سے ایک کتابت ہے نزدیک اللہ کے کہ اسکو سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ مٹاتا اللہ
ہے خدا جو چاہتا ہے ساتھہ حکمت کے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے ساتھہ حکمت کے وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ اور نزدیک اسکے اصل کتاب ہے کہ لوح
محفوظ ہے کوئی کتاب نہین مگر اسمین لکھی ہے سمجھہ لیجئے کہ تفسیر محو و اثبات کے بہت اقوال ہین بعضے کہتے ہین کہ حفظہ جو اعمال و اقوال بندہ کے
لکھتے ہین اور اس دفتر کو بارگاہ کبریا مین لیجاتے ہین محو کرتا ہے اسمین سے جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے بعضے کہتے ہین کہ احکام شرایع

موافق زمانے کے اور مصلحت خلق کے نسخ کرتا ہی اور حکم دوسرے اثبات کرتا ہی یا محو کرتا ہی جوان کو اور اثبات کرتا ہی بڑہاپے کو علماے دین کہتے ہین کہ محو کرتا ہی جو چاہے مگر چہہ چیزین قایم رکہتا ہی سعادت اور شقاوت موت اور حیات رزق اور اجل یہہ اَن مٹ ہین زاد المسیر مین ہی کہ نزدیک اللہ کے دو کتابین ہین سوا ام الکتاب کے مٹانا اور ثابت رکہنا انسے تعلق رکہتا ہی لوح محفوظ ان مٹ ہی ابو الدردا نے پیغمبر خدا سے نقل کیا ہی کہ جب تین ساعت رات باقی رہتی ہی حق تعالی نظر کرتا ہی بیچ اس کتاب کے کہ سوا اسکے کوئی اسپر نظر نہین کرتا اور جو چاہتا ہی اسمین سے مٹاتا ہی اور جو چاہتا ہی لکہتا ہی فصول مین ہی کہ محو کرتا ہی رقم انکار قلوب ابرار سے اور اثبات کرتا ہی اسکی جگہہ رموز اسرار سلمی نے محمد رازی سے نقل کی ہی کہ شبلی سے سنا مین نے کہ مٹاتا ہی شہود عبودیت اور لوازم اسکے سے جو چاہتا ہی اور ثابت کرتا ہی شہود ربوبیت اور لوامع اسکے سے جو چاہتا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ دل خایف سے ریا لیجاتا ہی اور اخلاص رکہتا ہی شک دور کرتا ہی الیقین ثابت کرتا ہی بخل محو کرتا ہی سخاوت اثبات کرتا ہی حرص اٹہاتا ہی قناعت رکہتا ہی حسد دفع کرتا ہی شفقت قایم کرتا ہی اور دل راجی سے اختیار لیجاتا ہی اور تسلیم رکہتا ہی تفرقہ محو کرتا ہی جمع اثبات کرتا ہی اور دل محب سے رسوم انسانیہ دور کرتا ہی اور نعوت ربانیہ رکہتا ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ محو کرتا ہی حظوظ نفسانی کو اور اثبات کرتا ہی حقوق ربانی کو یا شہود خلق مٹاتا ہی اور شہود حق ثابت کرتا ہی یا آثار بشریت محو کرتا ہی اور انوار احدیت ثابت کرتا ہی ادہر سے گہٹاتا ہی اور ادہر سے بڑہاتا ہی جیساکہ اول آپ تہا آخر بہی آپ ہی رہتا ہی شیخ الاسلام نے فرمایا کہ الٰہی جلال عزت تیرے نے جائے اشارت نہین چہوڑی اور محو و اثبات تیرے نے رسی اضافت کی توڑی مجہے گہٹایا تجہے بڑہایا یہانتک کہ آخر مین وہی رہگیا جو اوّل مین تہا **بیت** پہلے وہ تہا مین نہ تہا جب مین ہوا وہ گم گیا + اب یہہ گم جانا میرا اثبات کا اسکا دلا + وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ اور اگر دکہاوین ہم تجہکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو عذاب سے یا قبض کر لیوین ہم تجہکو پہلے اس سے پس سوا اسکے نہین کہ اوپر تیرے پہنچا دینا ہی پیغام کا اور بتا دینا ہی احکام کا فقط اور اوپر ہمارے حساب لینا ہی انکا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اور کیا نہین دیکہا اہل مکہ نے کہ ہم چلے آتے ہین یعنے حکم ہمارا چلا آتا ہی زمین کفار کو گہٹاتے ہین ہم اسکو کنارون اسکے سے یعنے انکے قبضے سے نکالکر مسلمانون کے تصرف مین لاتے ہین یا یہہ بات یہود کو فرمائی ہی کہ زمین اور ملک اور قلعے انسے لیکر مسلمانون کو دیتے ہین وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ اور اللہ حکم کرتا ہی ساتہہ نقصان زمین یہود کے اور ادبار انکے کے اور ساتہہ زیادتی بلاد اسلام کی اور اقبال انکے کے نہین کوئی رد کرنیوالا اور پیچہے ہٹانیوالا واسطے حکم اسکے کے وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور وہ جلدی لینے والا ہی حساب بعد عذاب دنیا کے کہ قتل اور اجلا ہی انسے جلد حساب کریگا آخرت مین وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور تحقیق مکر کیا ان لوگون نے یعنے یہودون نے یا مشرکون نے کہ پہلے تہے ان یہود یا کفار سے کہ زمانے تیرے مین ہین ساتہہ پیغمبرون اپنے کے فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا پس واسطے اللہ کے جزا ہی سب مکرون انکے کی يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ جانتا ہی جو کچہہ کماتا ہی ہر نفس نیکی اور بدی سے اور جزا اسکی تیار کرتا ہی وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ اور شتاب جان لیوینگے کافر یہود اور بت پرست کہ قیامت کو واسطے کس کے ہی عاقبت نیک اس گہر کی وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا اور کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے مشرکان مکہ سے یا رؤسا یہود سے کہ نہین تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجا ہوا اللہ کا ساتہہ نبوت اور دعوت کے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ کہہ کفایت ہی اللہ گواہی دینے والا درمیان میرے اور درمیان تمہارے ساتہہ اسکے کہ مین رسول اللہ ہون اور دوسرے وہ شخص ہی کہ پاس اسکے ہی علم کتاب کا یعنے لوح محفوظ کا اور وہ جبرئیل علیہ السلام ہی کہ وحی لوح محفوظ سے لاتا ہی یا علم قرآن کا ہی اور وہ مومنین ہین یا علم توریت کا ہی اور عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے ہین رضی اللہ عنہم چنانچہ علی مرتضی رض سے زاد المسیر مین مروی ہی واللہ اعلم بالصواب

سورۃ ابراہیم علیہ السلام مکی ہی باون آیتین ہین سات سو اکتیس کلمے ہین تین ہزار چار سو چون تیس حرف ہین فواصل اسکے آ و م ن ظ ر ص ل ب ز ل ہین اور ربط اور تطبیق اس سورہ کی ساتہہ سورہ رعد کے یہہ ہی کہ سورہ رعد مین بیان توحید وہاب اور اوصاف خدا اور قرآن اور اولوا الالباب اور

ذکر کفر اور زشتی افعال اور قبح اعمال کفار تھا اس سورہ ابراہیم مین تسلّی دل پیغمبر اور ذکر اوصاف اور مدح سرور اور احوال انبیا اور جفاکشی اور جبر اور تحمّل انکا ایذائے قوم پر اور ہلاک ہونا امتون کا بیان فرمایا ✦

اثنتان وخمسون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ ابراھیم مکیۃ وھی

الٓـرٰ ابو منصور ماتریدی نے شرح تاویلات مین لکھا ہی کہ حروف مقطعہ آزمایش ہین واسطے تصدیق مومن اور تکذیب کافر کے اور اللہ بندون کو ساتھہ جس چیز کے چاہے آزماوے بعضے کہتے ہین الف اناکا اور لام اللہ کا اور رے ارے کی ہی یعنے انا اللہ ارے یا یہہ حروف نام قرآن کے ہین الر یعنے قرآن کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ ایک کتاب ہی کہ اتارا ہی ہمنے اسکو طرف تیرے یا الر نام اس سورہ کا ہی مبتدا اور کتاب بطریق اسم جنس جزا ہذہ السورۃ کتاب اور بتاویل انا اللہ ارے تقدیر کلام کی ہذا کتاب ہی اور تنکیر کتاب کی واسطے تعظیم کے ہی یعنے ہذا کتاب عظیم انزلناہ الیک لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ تو کہ نکالے تو لوگون کو بسبب دعوت کرنیکے ساتھہ مضمون اسکے کے اندھیرون سے کفر اور نفاق اور شک اور بدعت کے طرف روشنی ایمان اور اخلاص اور یقین اور سنت کے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھہ حکم پروردگار انکے کے یا ساتھہ توفیق اسکے کے امام قشیری نے کہا کہ تا کہ نکالے تو ظلمت تدبیر سے طرف نور شہود تقدیر کے بحر الحقائق مین ہی کہ ظلمات حقیقت عبودیت سے طرف نور تجلّی صفت ربوبیت کے صاحب تاویلات نے کہا کہ ظلمات کثرت سے طرف نور وحدت کے یا ظلمات حجب افعال سے اور اسما اور صفات سے طرف نور وحدت ذات کے اور حقیقت یہہ ہی کہ کوئی ظلمت برابر پندار ہستی کے نہین جو یہہ زنگار آئینہ دل سے ساتھہ صیقل لا الہ کے بنفی خواطر دور ہو اور اثبات الا اللہ جلوہ دکھاوے اور لمعان تجلّیات الہیہ مرآت باطن مین پرتو فگن ہو کر سالک کو اس سے اور غیر اسکے سے چھڑا دے حتی کہ اسکو اپنا شعور رہے نہ شعور عدم شعور یہ مرتبہ فناء اتم کا ہی کہ سالک نہ آپ رہتا ہی نہ اسکی صفات بعد اسکے صفات بعد اسکے قیام اسکا ساتھہ اسکے ہی اگر کہتا ہی اس سے کہتا ہی اگر سنتا ہی اس سے سنتا ہی بلکہ آپ درمیان سے اٹھہ ہی جاتا ہی کہتے سننے والا اور ہی ہوتا ہی یہہ مرتبہ لقائے اکمل کا ہی **نظم** نہ رہتا ہی سالک نہ اوسکا وجود ✦ نہ اوسکی صفات اور نہ اسکا شہود ✦ خدا ہی خدا ایک رہجائے ہی ✦ بن اسکے نظر کچھہ نہین آرے ہی ✦ لکھا ہی کہ انواع اضلال ظلمات مین داخل ہین اور اقسام ہدایت کو نور شامل ہی یعنے ساتھہ دعوت قرآن کے لوگون کو گمراہی سے براہ راست پہنچاوے چنانچہ فرماتا ہی اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ تو کہ نکالے تو لوگون کو ظلمات سے طرف نور کے یعنے طرف راہ عزت والی تعریف کی گئی کے اور وہ راہ دین اسلام کی ہی پس بیچ صفت عزیز حمید کے فرماتا ہی اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ معبود بحق وہ کہ واسطے اسکے ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَوَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ اور وائی ہی واسطے کفر کرنیوالون قرآن کے عذاب سخت سے کہ انکو پہنچیگا اِلَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وہ کافر جو دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے منع کرتے ہین ایمان لانے سے پیغمبر اور قرآن پر اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی یعنے کہتے ہین کہ یہہ راہ کج ہی منزل مقصود کو نہین پہنچتی اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ یہہ لوگ بیچ گمراہی کے ہین دور حق سے بعد حقیقت مین ضلال کے ہی اور وصف ضلال ساتھہ اسکے قبیل اسناد مجازی کے ہی زاد المسیر مین ہی کہ قریش کہتے تھے کیا حال ہی کہ سب کتابین زبان عجمی نازل ہوئے ہین اور کتاب کہ اوپر محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آتی ہی عربی ہی یہہ آیت اتری کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھہ زبان قوم اسکے کے تو کہ بیان کرے واسطے انکے اوامر اور نواہی اور وہ سمجھین اور عذر نکرین کہ ہم زبان اس نبی کی نہین سمجھتے پس جس قوم میں پیغمبر آیا ہی اسی قوم سے ہوا ہی اور اسمین پیدا ہوا اور مبعوث ہوا ہی کیونکہ ہر پیغمبر کو پہلے دعوت اپنے نزدیکون کی کرنی چاہئے بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر قومہ کی راجع طرف حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہی یعنے سب کتابین لغت عرب پر نازل ہوئے ہین اور جبرئیل علیہ السلام نے ترجمہ اسکا جدی جدی زبانون مین موافق قوم ہر نبی کے کیا ہی لباب مین ہی کہ نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھہ زبان ایک قوم کے کہ جسپر مبعوث ہوا اور نجھے ۴

بھیجا ہمنے ساتھ زبان قوم انکی کے تاکہ بیان کرے واسطے انکے پس گمراہ کرتا ہے الله جسے چاہے اوربیان کے لوگون کے سمجھ لیجئے کہ بعضے مفسرین نے جو یہہ خدشہ کیا ہے کہ جو پیغمبر کہ مبعوث امم مختلفہ پر ہوچاہئے کہ اسپر کتب متعدد
اور بزبانون انکے کے اترین جواب اسکا یہہ ہے کہ اختلاف السنہ موٗدی باختلاف کلمہ ہے اور اضاعت فضل اجتہاد و تعلم الفاظ و معانی ہر لغت ہین کہ ساتھ
زبان انکے کے ہے اور حرمان علوم سے جو منشعبہ ہین انسے پس نزول اسکا ساتھ ایک لغت کے محض فضل اور عین حکمت ہے فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ پس گمراہ کرتا ہے الله جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہے عزت والا غالب بیچ
حکم مین حکمت والا گمراہ کرنا اور راہ دکھانا اسکا بوجہ حکمت ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
اور تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانیون قدرت اپنی کے یا ساتھ معجزات روشن کے مانند عصا اور ید بیضا کے اور کہا ہمنے یہہ کہ نکال قوم اپنی کو
اندھیرون سے جہالت اور شبہہ کے طرف روشنی علم اور یقین کے یا باہر لا قوم قبطیون کو کہ اسپر مبعوث ہے تو اندھیرون کفر کے سے طرف روشنی
ایمان کے وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ اور نصیحت دے انکو ساتھ دنون خدا کے یعنے ساتھ ان دنون کے کہ عذاب کیا تھا الله نے کافرون کو جنمین یا یاد
دلوا بنی اسرائیل کو وہ دن کہ جن دنون فرعونیون کے ہاتھ مین گرفتار تھے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور
ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی کی واسطے ہر صبر کرنیوالے کے بلا پر شکر کرنیوالے کے عطا پر وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ اور یاد کر جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے یعنے بنی اسرائیل کے ای قوم
میری یاد کرو نعمت الله کی کہ دی تھی اوپر تمھارے جسوقت کہ نجات دی تمکو لوگون فرعون کے سے کہ چکھاتے تھے تمکو برا عذاب کہ تمکو بندگی مین
اپنے پکڑ کر سخت کام بتاتے تھے وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ اور ذبح کرتے تھے بیٹون تمھارے کو کہ نجومیون نے کہا تھا
بنی اسرائیل مین لڑکا پیدا ہوگا کہ فرعون کے ہلاک کا سبب ہوگا اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمھاری کو واسطے خدمت لی بیون اپنی کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ
بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اس بخشش کے آزمائش تھی پروردگار تمھارے کیطرف سے بڑی یا بیچ اس نجات کے نعمت تھی وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ
لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اور یاد کرو ای بنی اسرائیل جب آگاہ کیا تمکو پروردگار تمھارے نے اگر شکر کروگے تم اوپر نعمت میری کے البتہ زیادہ
دونگا مین تمکو نعمت وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ اور اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اوپر نعمت میری کے تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہے
اوپر ناشکرون کے سمجھ لیجئے کہ شدت عذاب دنیا مین نعمت لے لینا ہے اور آخرت مین عذاب دینا شیخ ابو عبدالرحمن سلمی نے ابو علی جوزجانی سے نقل
کیا ہے کہ اگر شکر کروگے نعمت اسلام پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ ایمان کے اور اگر شکر کروگے ایمان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ احسان
کے اور اگر شکر کروگے احسان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ معرفت کے اور اگر شکر کروگے معرفت پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھ مقام وصلت
کے اور اگر شکر کروگے وصلت پر زیادہ کرونگا درجہ قربت کا اور اگر شکر کروگے قربت پر زیادہ کرونگا انس اور مشاہدت اس کلام سے
معلوم ہوتا ہے کہ شکر ترقی بخشنے والا مدارج اعلیٰ کا اور چڑھانیوالا معارج کا ہے **بیت** موجب افزونی نعمت ہے شکر ٭ شکر کز راحت
عجب دولت ہے شکر ٭ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور کہا موسیٰ نے ای گروہ میری
اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین سارے جن اور آدمی پس تحقیق الله بے پرواہ ہے عبادت اور شکر تمھارے سے تعریف کیا گیا
ہے بغیر تعریف کرنے خلق کے سے اور ہر ذرہ مخلوقات کا شکر نعمت اسکی مین گویا ہے اور زبانین تمام اشیا کی تسبیح اور حمد مین اسکے ناطق
بیت دو جگ مین فیض نعمت معمور ہے اسیکا ٭ ہر ذرہ کی زبان پر مذکور ہے اسکا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ
عَادٍ وَّثَمُوْدَ کیا نہین پہنچی تمکو خبر ان لوگون کی کہ پہلے تم سے تھے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی یہہ تتمہ کلام موسیٰ کا ہے یا ابتدا سخن ہے
حضرت حق فرماتا ہے زمانے والون کو ہمارے پیغمبر کے وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور ان لوگون کے کہ پیچھے انکے تھے لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ
نہین جانتا گنتی انکی بسبب کثرت کے مگر الله تبیان مین ہے کہ الله تعالیٰ نے بہت ایسی امتون کو عرب مین ہلاک کیا ہے اور نشان انکا
نہین چھوڑا کہ سوا الله کے کوئی انسے آگاہ نہین سالم مین ابن عباس سے نقل ہے کہ درمیان عدنان اور ابراہیم علیہ السلام کے تیس قرن گذرے

انکے لوگون کی کسیکو سوا اللہ کے خبر نہین جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ آئے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھہ
دلیلون ظاہر کے کہ اللہ کی کتابین ہین یا انکے معجزے تھے پس پھیر لئے ہاتھہ اپنے بیچ منہ اپنے کے یعنے امتون نے ہاتھہ اپنے دانتون مین پکڑے خشم
رسل سے یا ہاتھہ منہ پر رکھے تعجب سے یا انگلیان منہ مین پکڑین کہ چپ ہو بعضون نے کہا ہی کہ ہاتھہ اپنے منہ پر پیغمبرون کے رکھے کہ مت بولو
وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ اور کہا انھون نے تحقیق ہمنے کفر کیا ساتھہ اسکے اپنے زعم مین ساتھہ اسچیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھہ اوسکے وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ
مُرِيبٍ اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم ہمکو طرف اسکے کہ توحید اور ایمان ہی شک قلق مین ڈالنے والیکے یا تہمت
مین ڈالنے والیکے یعنے باوجود شک کے پیغمبرون کو تہمت اغراض فاسدہ کی دیتے تھے قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ کہا پیغمبرون انکے نے
کہ ہم تمکو اللہ کیطرف بلاتے ہین کیا بیچ وجود اللہ کے شک ہی اور حال یہہ ہی کہ اتنی دلیلین اوپر وجود اسکے کے قائم ہین کہ کچھہ شک رہا ہی نہین
فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنیوالا ہی آسمانون کا اور زمین کا يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى پکارتا
ہی تمکو طرف ایمان کے تو کہ بخشے واسطے تمھارے جب ایمان لاؤ تم بعضے گناہ تمھاری یعنے جو قبل ایمان سے کئے ہین اور تو کہ ڈھیل دیوے تمکو عذاب
دینے مین ایکوقت مقرر تک کہ موت ہی قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا کہا انھون نے جواب مین پیغمبرون کے نہین ہو تم مگر آدمی مثل ہمارے
شکل صورت مین کچھہ فضل تمکو ظاہر مین ہمپر نہین پھر تم کیون مخصوص نبوت پر ہو کر ہمین کہتے ہو کہ ایمان لاؤ تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ بند کردو ہمکو ساتھہ دعوی پیغمبری کے اس چیز سے کہ تھے عبادت
کرتے باپ ہمارے بتون کی پس لے آؤ ہمارے پاس دلیل روشن اوپر صحت دعوے اپنے کے یا اوپر استحقاق اپنے کے ساتھہ فضیلت نبوت کے گویا کہ وہ جو معجزہ
دیکھتے تھے اعتبار نہین کرتے تھے اور عناد کے سبب اور معجزہ طلب کرتے تھے جیسے کہ معاند ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ
إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ کہا واسطے انکے پیغمبرون انکے نے نہین ہم مگر آدمی مثل تمھارے یعنے
شرکت جنسیت مین مقرر کہتے ہین ہم ولیکن اللہ تعالی احسان کرتا ہی اوپر جسکے کہ چاہے نعمت نبوت کی بندون اپنے سے وَمَا كَانَ لَنَا
أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور نہین ہی واسطے ہمارے یہہ کہ لے آوین تمھارے پاس کوئی دلیل یعنے جو معجزہ کہ تم چاہتے ہو مگر ساتھہ حکم اللہ
کے یعنے ہم اپنی طرف سے بغیر اللہ کے چاہنے کے کچھہ نہین کر سکتے وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کرین
ایمان والے وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا اور کیا ہی واسطے ہمارے یہہ کہ نہ توکل کرین اوپر اللہ کے اور حالانکہ تحقیق
دکھائین اسنے ہمکو راہین ہماری کہ اُنسے پہچانے اسکو اور جانین کہ سب کام اسیکے اختیار مین ہی وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا اور البتہ صبر
کرینگے ہم اوپر اسکے کہ ایذا دیتے ہو تم ہمکو ساتھہ جھٹھلانے کے اور مخالفت کرنیکے وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ
توکل کرین توکل کرنیوالے یعنے ثابت رہین وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا اور کہا ان لوگون
نے کہ کافر ہوئے واسطے پیغمبرون اپنے کے البتہ نکالدیوینگے ہم تمکو زمین دیار اپنے سے یا البتہ پھر آوگے تم بیچ دین ہمارے کے یا مراد پھر آنے سے
وہ لوگ ہین جو انکی قوم سے ایمان لائے تھے فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ پس وحی بھیجی طرف پیغمبرون کے پروردگار انکے
نے اور قسم کھائی کہ البتہ ہلاک کرینگے ہم کافرون کو وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور البتہ بساوینگے ہم تمکو زمین انکے مین پیچھے ہلاکت انکے
کے ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ یہہ وعدہ سچا ہی واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہی کھڑے ہونے سے مقام حکم میرے مین دن قیامت
کے اور ڈرتا ہی ڈرانے میرے سے ساتھہ عذاب کے وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ اور فتح مانگی پیغمبرون نے اوپر ہلاکت دشمنون کے یا
حکم طلب کیا پیغمبرون نے اور امتون نے یعنے کہا کہ ہم مین سے جو جھوٹا ہو عذاب اوسپر آوے اللہ نے حکم فرمایا پیغمبر اور ایمان لانے والے بچگئے اور نامراد
ہوا اور نا امید رہا خلاصی عذاب سے ہر ایک سرکش دشمنی کرنیوالا ساتھہ حق کے یا منہ پھیرنیوالا طالب خدا سے مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَى
مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ آگے اسکے دوزخ ہی یعنے حشر کے دن اسکو دوزخ مین ڈالینگے اور پلایا جاویگا پانی سے کہ وہ پیپ ہی دوزخیون کے بدن سے نکلے ہوئے

اور پلایا جاویگا پیپ کے پانی سے یتجرعه ولا یکاد یسیغه ویاتیه الموت من کل مکان وما هو بمیت ایک ایک گھونٹ پیگا اسکو اور نہ
نزدیک ہوگا کہ گلے سے اُتار سکے اسکو تلخی اور گندگی کے سبب اور آویگی اسکو شدت اور سختی موت کی ہر جگہہ سے یا ہر جانب سے اعضاؤن اسکے سے یہانتک
کہ ہر جڑ بال کے سے اور جڑ انگلیون کے سے اور نہین وہ مرنیوالا تو کہ چھوٹ جاوے عذاب سے نہین المعالم مین ہی کہ روح اسکی گلے مین اٹک رہیگی نہ باہر نکلیگی
کہ مرجاوے نہ اندر بدن مین جاویگی کہ زندہ ہو بلکہ موافق حکم لا یموت فیہا ولا یحیی کے درمیان مرنے جینے کے چھوڑ دینگے ومن ورائه عذاب غلیظ اور
آگے اسکے باوجود اس شدت کے عذاب ہی گاڑھا یعنے اس سے بھی بدتر کہ ہمیشگی ہی دوزخ مین مثل الذین کفروا بربہم اعمالہم کرماد
ن اشتدت به الریح فی یوم عاصف صفت ان لوگون کی کہ کافر ہوئے ساتھہ پروردگار اپنے کے یہہ ہی کہ عمل انکے مانند راکھہ کے ہین
کہ شدت کے ساتھہ اسکے باؤ نے بیچ دن آندھی والیکے حاصل یہہ ہی کہ کافر صورۃً جو عمل اچھے کرتے ہین جیسے صلہ رحمی اور بردہ آزاد کرنا اور مہمانون
کو کھلانا یا اور مثل انکے مانند راکھہ کے ہین کہ آندھی اڑا لیجاوے پھر کوئی اس راکھہ کو جمع نکر سکے اور نفع ملے ایسے ہی قیامت کے دن لا یقدرون
مما کسبوا علی شیء نہ قدرت پاوینگے کافر اسمین سے کہ کمایا ہی دنیا مین اوپر کسی چیز کے کیونکہ وہ سب ناچیز ہوگیا ہوگا مطلق اثر ثواب اسکا
نہ ملیگا ذلک هو الضلال البعید یہہ سمجھہ انکی کہ ہمنے نیکی کی ہی وہی گمراہی ہی دور راہ حق سے الم تر ان الله خلق السموات والارض
بالحق کیا نہین دیکھا تو نے ای دیکھنے والے یا نہین جانا تو نے یہہ کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ اسطرح کے کہ حق تھا پیدا کرنے کا
ان یشأ یذهبکم ویات بخلق جدید اگر چاہے لیجاوے تمکو ای مکے والو اور معدوم کر دے اور لے آوے خلقت نئی جگہہ تمہارے کہ کفر اور
تکذیب مین تمہاری طرح نہون وما ذلک علی الله بعزیز اور نہین یہہ معدوم کرنا اور موجود کرنا اوپر اللہ کے دشوار کیونکہ وہ قادر بالذات
ہی اور قدرت اسکی اختصاص نہین رکھتی کہ یہہ کرے وہ نکر سکے بلکہ سب اسکو یکسان ہی **بیت** کام دشوار ہووے یا آسان ہو اسکی قدرت کے
آگے ہی یکسان ہو وبرزوا لله جمیعا اور ظاہر ہونگے اور نکلینگے قبرون سے واسطے حکم اللہ کے اور محاسبے اسکے کے سب مردے کافر اور مسلمان سمجھہ لیجیے
کہ صیغہ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے واقع ہی فقال الضعفاء للذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فهل انتم مغنون عنا من عذاب
الله من شیء پس کہینگے ناتوان کافر یعنے کمینے واسطے ان کافرون کے کہ تکبر کرتے تھے یعنے اشراف قوم کے جو کہ دنیا مین وہ کمینے تابع تھے تحقیق
تھے ہم واسطے تمہارے تابع جھٹلانے مین پیغمبرون کے اور کہا نہ ماننے مین رسولون کے پس کیا ہو تم دفع کرنیوالے ہم سے عذاب خدا کے کو کچھہ یعنے اس
عالم مین تمہارے تابع تھے اب اس عالم مین کچھہ عذاب اللہ کا ہم سے دفع کرو قالوا لو هدنا الله لهدینکم کہینگے وہ متکبر عذر لاکر کہ ای قوم
اگر ہدایت کرتا ہمکو اللہ البتہ ہدایت کرتے ہم تمکو یعنے وہ اگر راہ نجات کی عذاب سے دکھاتا ہمکو تو تمکو بھی ہم دکھا دیتے لیکن طریقہ چھٹکارے کا مسدود
ہی اور ہماری شفاعت تمہارے حق مین درگاہ کبریا مین مردود ہی پھر ناامید ہوکر کہینگے کہ آؤ جمع ہوکر گریہ وزاری جناب باری مین کرین شاید
کہ قبول ہو اور عذاب سے چھوٹین پس پانچ سو برس اور روئین تڑپینگے اور مژدہ نجات نہ پہنچیگا کہینگے سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا
من محیص برابر ہی اوپر ہمارے تڑپین ہم یا صبر کرین ہم یعنے فائدہ نہین کسی ایک سے نہین پہنچا نہین واسطے ہمارے جگہہ بھاگ جانیکی عذاب دوزخ سے
وقال الشیطان لما قضی الامر اور کہیگا شیطان جسوقت فیصل کیا جاویگا کام یعنے جب اللہ تعالی حکم فرماویگا کہ بہشتی بہشت مین جاوین
اور دوزخی دوزخ مین سب دوزخی جمع ہوکر شیطان کو ملامت کرینگے وہ دوزخی نکل کر منبر آتشین پر کہیگا ای بدبختو ملامت کرنیوالو ان الله
وعدکم وعد الحق تحقیق اللہ نے وعدہ کیا تھا تمکو وعدہ سچا کہ حشر اور جزا ہوگی ووعدتکم فاخلفتکم اور وعدہ دیا تھا مین نے تمکو
جھوٹھا کہ نہ قیامت ہوگی نہ حساب اور اگر فرضا ہوگا بھی تو بت شفاعت کرینگے پس خلاف کیا تھا مین نے تم سے سو آج ظاہر ہوگیا وما کان
لی علیکم من سلطان اور نہ تھا واسطے میرے اوپر تمہارے کچھہ غلبہ کہ زبردستی تمکو کافر اور عاصی کرتا یا نہ تھی واسطے میرے اوپر حجت قول میرے کے دلیل
الا ان دعوتکم فاستجبتم لی مگر یہہ کہ پکارا تھا مین نے تمکو ساتھہ وسوسہ اور فریب کے نہ حجت اور دلیل سے پس قبول کیا تمنے واسطے میرے
جلدی اور تھوڑی تمنے اپنے مآل کار مین فلا تلوموني ولوموا انفسکم پس مت ملامت کرو تم مجھہ کو فقط وسوسہ ڈالنے کے کیونکہ مین دشمن تھا

تمھارا اور دشمن تمھارا ہے بڑا کام دشمن کے حق مین چاہتا ہے اور ملامت کرو اپنی جانون کو کہ میرا کہا مان لیا اور اللہ نے جو فرمایا کہ یفتنکم الشیطان وہ نہ سنا
مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ نہ مین ہون چھڑانیوالا اور فریادرس تمھارا عذاب سے اور نہ تم ہو چھڑانیوالے اور فریادرس میرے اِنِّي كَفَرْتُ بِمَآ
اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ تحقیق مین نے کفر کیا آج ساتھ اس چیز کے کہ شریک کیا تھا تمنے مجھکو ساتھ خدا کے فرمانبرداری مین پہلے اس سے دنیا مین
یعنے شرک تمھارے سے بیزار ہوا مین اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق ظالم یعنے مشرک واسطے اونکے ہے عذاب دردناک دایم قایم
وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اور داخل کئے جاوینگے وہ لوگ
کہ ایمان لائے اور کام کئے نیک بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین درانحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ساتھ حکم پروردگار اپنے
کے سمجھ لیجیے کہ حق تعالی ملایک کو حکم فرماویگا وہ انکو اعزاز اکرام سے ریاض دار السلام مین داخل کرینگے تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ دعا ملاقات انکے کی
بیچ بہشت دار السلام کے سلام ہوگی کہ دال اوپر سلامتی آفات کے ہے یعنے فرشتے انکو سلام کرینگے یا وہ آپسمین ایکدوسرے کو سلام کرینگے اَلَمْ تَرَ
كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً کیا نہین دیکھا تونے اور نہین جانا ہے بندۂ بینا اور دانا یہ خطاب ہر ایک کو ہے جو مستحق خطاب
کے ہو کہ واسطے سمجھانے تمھارے کے کیونکہ بیان کی اللہ نے مثال کلمۂ پاکیزہ کی کہ کلمۂ توحید ہے یا دعوت اسلام كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا
فِي السَّمَآءِ مانند درخت پاکیزہ کے ہے کہ نخل خرما ہے یا نہال بہشتی جڑ اسکی محکم زمین مین اور شاخین اسکی بیچ آسمان کے تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ
بِاِذْنِ رَبِّهَا دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے سمجھ لیجیے کہ درخت خرمے کے تقدیر پر جن چھ مہینے مین کہ انمین شگوفہ لگ کر پک
نفع کھانیکا پہنچاتا ہے وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور بیان کرتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگون کے تو کہ وہ نصیحت
پکڑین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ اور مثال کلمۂ ناپاک کی کہ کلمۂ کفر ہے یا دعوت
عبادت اصنام مانند درخت ناپاک کے جیسے حنظل کہ کڑوا اور بدبودار ہے اور باوجود اس خباثت کراہت کے جسم پکڑ گیا ہے اوپر سے زمین کے نہین واسطے
اسکے قرار اور استحکام یعنے نہ جڑ اسکی زمین مین ہے نہ ڈالیان اسکی ہوا پر **نظم** نہ جڑ زمین مین ہے اسکی کہ ہو ثبات و قرار ٭ نہ شاخ نکلی ہوئی جسمین ہوے
برگ و بار ٭ فقط خاک پر ایک بیل سے ہے کانٹون دار ٭ کہ نفع کچھ بھی نہین اور رنج ہے بسیار ٭ سمجھ لیجیے کہ حق تعالی نے تشبیہ دی نہال ایمان کو
کہ جڑ اوسکی دل مومن مین ثابت ہے اور اعمال اسکے طرف اعلی علیین کے بلند اور ثواب انکے سے ہر وقت بہرہ مند ہے ساتھ درخت خرمے کے کہ بیخ
اسکی مضبوط اور شاخین اسکی مرتفع اور ہر وقت نافع خلق ہے اور مثال دی کلمہ کفر کو اور عبادت اصنام کو کہ دل کافر مین پیدا ہے اور بسبب عدم
حجت کے استحکام نہین اور عمل بھی جو مقصد قبول کو پہنچے اس سے صادر نہین ہوتا ساتھ درخت حنظل کے کہ نہ اصل کو اسکے قرار ہے نہ فرع کو
اسکے اعتبار **نظم** ایمان کا بھی عجب شجر سایہ دار ہے ٭ نافع ہے ہر روش کہ پر از برگ و بار ہے ٭ اور کفر کے شجر مین نہ میوہ نہ سایہ ہے ٭ غیر از
ضرر نہ نفع ہے اسمین نہ پایہ ہے ٭ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگون کو کہ جو ایمان
لائے ساتھ بات محکم کے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے بیچ زندگانی دنیا کے کہ کچھ بلا آوے وہ اس سے نہین پھرتے جیسے زکریا اور یحیی
اور جرجیس اور شمعون اور مانند انکے پیغمبرون مین سے علیہم السلام یا ثابت رکھتا ہے مومنون کو بیچ دنیا کے یعنے دم مرگ تا کہ خاتمہ انکا اوپر اسی کلمے کے
ہوتا ہے وَفِي الْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے یعنے قبر مین کہ پہلی منزل ہے آخرت کی منزلون مین تو کہ جواب منکر نکیر کا بوجہ صواب دیتا ہے یا دنیا سے
مراد قبر ہے اور آخرت سے موقف سوال وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ اور گمراہ کرتا ہے اللہ ظالمون کو کہ کلمۂ توحید کے طرف نہ دنیا مین راہ پاتے
ہین اور نہ وقت سوال قبر کے وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنے جسکو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے کلمۂ توحید پر جسکو
چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا کیا نہین دیکھا تونے طرف اُن لوگون کے کہ بدل ڈالا انھون نے نعمت کو
اللہ کے کفر سے یعنے شکر نعمت کو ساتھ کفران نعمت کے یا نفس نعمت کو ساتھ کفر کے پس وہ نعمت اللہ نے انسے لے لی مراد اس سے مکے والے ہین کہ
اللہ تعالی نے اپنے حرم مین انکو بسایا اور کشایش رزق کی کی اور نعمت وجود باجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمایا اور انھون نے ناشکری کی

سات برس قحط میں مبتلا رکھا اور بعضوں کو انمیں سے حرب بدر میں مقتول اور مغلوب کیا حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ مراد اس
قوم سے دو قبیلے ہیں بنی امیہ اور بنی مغیرہ کہ نعمت حق کو تغیر دیا وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ اور اتارا قوم اپنی کو گھر ہلاک کے بیچ کہ جہنم ہی جہنم
عطف بیان دار البوار کا ہی يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے بیچ اسکے وَبِئْسَ الْقَرَارُ اور بُری ہی جگہہ قرار کی دوزخ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا اور
مقرر کئے واسطے اللہ کے شریک بیچ عبادت کے کہ انکو پوجتے ہیں یا بیچ نام کے کہ انکو اِلٰہ کہتے ہیں لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ تو کہ گمراہ کریں لوگونکو
راہ اللہ کی سے کہ طریق توحید ہی قُلْ تَمَتَّعُوْا کہہ کہ فایدہ اٹھاؤ دنیا میں ساتھ آرزؤں اپنی کے یعنے چھوڑ دو کہ عمر اپنی بتوں کی عبادت میں گماویں
یہہ امر واسطے تہدید کے ہی یعنے دو چار روز اسی طرح گذار رو فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ پس تحقیق بازگشت تمہاری طرف آگ دوزخ کے ہی
قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے امر کر واسطے بندوں میرے کے
جو ایمان لائے ہیں کہ قایم رکھیں نماز کو اور خرچ کریں اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو پوشیدہ اور ظاہر یعنے خیرات چھپا کر دیں کہ نفل انفاق بہتر ہی
اور زکوٰۃ ظاہر دیں کہ فرض میں اظہار اولیٰ ہی اور یہہ چیزیں کریں مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ پہلے اس سے کہ آوے وہ
دن کہ نہ بیچنا ہی بیچ اسکے اور نہ دوستی یعنے دن قیامت کا کہ اسمیں نہ خرید و فروخت ہی کہ تدارک اپنے تقصیر کا کرے اور نہ دوست کسیکا کوئی ہی
کہ اس سے نفع لے بلکہ اغلب دوست دشمن ہو جاوینگے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور اتارا آسمان سے پانی پس نکالا
بسبب اس پانی کے میوؤں سے رزق واسطے تمہارے وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا واسطے تمہارے کشتی کو تو کہ
چلتی ہی بیچ دریا کے ساتھ حکم اسکے کے جس جگہہ کہ چاہتے ہو تم وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ اور مسخر کیا واسطے تمہارے نہروں کو یعنے تیار کیا واسطے نفع
اور مصرف تمہارے کے وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ اور مسخر کیا واسطے نفع اور روشنی تمہارے کے سورج کو اور چاند کو در انحال کہ ہمیشہ
پھرنیوالے ہیں وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور مسخر کیا واسطے تمہارے رات اور دن کو کہ آگے پیچھے چلے آتے ہیں ایک سونے اور راحت کیواسطے
دوسرا کسب معیشت کے لئے وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ اور دی تمکو بعضے ہر چیز سے کہ سوال کرتے ہو تم اسکو اور نہیں سوال کرتے ہو تم
اسکو یعنے جسکی تمھیں احتیاج ہی وہ خواستہ اور ناخواستہ تمھیں دی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور اگر گنو تم نعمتیں اللہ کی کہ اپنے
فضل اور کرم سے تمھیں دیں ہیں نہ گن سکوگے انکو سلمی نے کہا ہی کہ مراد اس نعمت سے پیغمبر ہمارے ہیں اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ تحقیق
انسان البتہ ظلم کرنیوالا ناشکر ہی ظلم کرتا ہی کہ شکر نعمت سے غافل ہی اور کفران کرتا ہی کہ حقیقت منعم سے جاہل ہی یا ظلوم ہی کہ محنت میں جزع اور
شکایت کرتا ہی اور کفار ہی کہ نعمت میں بخل کرتا ہی اور کسی کو نہیں دیتا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ
اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے بیچ مناجات اپنی کے اے پروردگار میرے کر اس شہر کے کو امن والا اور ایکطرف کر مجھکو اور
بیٹوں میرے کو اس سے کہ عبادت کریں ہم بتوں کی رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ اے پروردگار میرے تحقیق بتوں نے گمراہ کئے
بہت لوگوں میں سے یعنے یہہ سبب گمراہی کا بہتوں کے ہوئے فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ پس جو کوئی پیروی کرے میری دین میرے میں پس تحقیق وہ
مجھسے ہی یعنے میری ملت میں ہی وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جسنے نافرمانی کی میری سوا شرک کے پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان
ہی یا قادر ہی کہ بخشے انکو اور رحمت کرے انپر ساتھ توفیق توبہ کے یا بعد توبہ کے رَبَّنَآ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ اے پروردگار ہمارے تحقیق
میں نے بسائی ہی یعنے اولاد اپنی مراد اس سے اسماعیل علیہ السلام ہیں کہ جب بی بی ہاجرہ سے یہہ پیدا ہوئے زمین شام میں بی بی سارہ نے کہا کہ مجھے رشک
آتا ہی ہاجرہ اور بیٹے اسکے کو لیجا کر ایسی جگہہ بسا کہ پانی اور آبادانی نہو حضرت ابراہیم نے تامل کیا وحی نازل ہوئی کہ جو سارہ کہتی ہی وہی کر پس ابراہیم
براق پر بیٹھے اور ہاجرہ اور اسمعیل کو اپنے ساتھ سوار کر کر تھوڑی دیر میں شام سے زمین حرم میں آ کر وادی مکے میں چھوڑ گئے اور دعا کی کہ الٰہی میں نے
انکو بسایا بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ بیچ میدان بن کھیتی کے یعنے پانی نہیں جو کھیتی کی جاوے نزدیک گھر تیرے باحرمت کے کہ زمانہ

آدم علیہ السلام میں تھا اور نہیں تو دعا کے وقت ابراہیم علیہ السلام کے کہاں تھا رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ
ای پروردگار ہمارے بسایا ہی میں نے انکو تاکہ قائم رکھیں نماز کو اور تیری عبادت کریں پس کر دلوں کو بعضے لوگوں کے کہ جذب محبت سے جھکتے ہوں
طرف انکے دعا ابراہیم علیہ السلام کی مقبول ہوئی بعد جانے انکے کے زمانہ اندک میں چشمہ زمزم کا قدم جبرئیل یا اسمٰعیل سے ظاہر ہوا لوگوں نے ارادہ اقامت
کا وہاں کیا اور دن بدن شوق آدمیوں کا اسطرف زیادہ ہی سمجھ لیجیئے کہ اگر من تبعیضیہ مِنَ النَّاس میں نہ ہوتا فارسی اور رومی اور ہندی اور ترکی اور یہودی
اور نصرانی حرم میں ازدحام کرتے اور پروانہ وار شعلہ جمال اسکے پر گرتے پھر ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ
اور رزق دے ان بلدے والوں کو میووں سے تو کہ وہ شکر کریں تیری نعمتوں کا یہہ دعا بھی مقبول ہوئی باوجود اسکے کہ مکہ میں کھیتی کا ہی طرح طرح کے میووں
سے بھرا ہی تفسیر انوار میں ہی کہ سب فصلوں کے میوے وہاں ہر فصل میں موجود ہیں اور جو تکرار دعا کا دلیل تضرع اور نیاز کی ہی پھر دعا کی کہ رَبَّنَآ
اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ای پروردگار ہمارے تحقیق تو جانتا ہی جو چھپاتے ہیں ہم اور جو ظاہر کرتے ہیں مصرع بنیائے نہان و آشکا
تو ہی ۞ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ اور نہیں چھپا اوپر اللہ کے کچھ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ سب تعریف واسطے خدا کے ہو جسنے محض فضل اپنے سے بخشا مجھ کو اوپر بڑھاپے کے اسمٰعیل جو ستھہ برس
کی عمر میں یا ننانوین سن میں اور اسحٰق تو دو برس کی عمر میں یا ایک سو بارہ برس کی سن میں اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ تحقیق پروردگار میرا البتہ سننے والا
ہی دعا کا اور قبول کرنیوالا ہی کہ دعا واسطے فرزندوں کے کی تھی سو مقبول ہوئی رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ای پروردگار میرے کر مجھ کو
قایم رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری کو بھی قایم رکھہ اسپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ ہمیشہ اولاد ابراہیم میں سے لوگ اوپر فطرت اسلام کے
ہوئے ہیں اور ہونگے قیامت تک رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ای پروردگار میرے کرم کر اور قبول کر دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ای پروردگار میرے بخش مجھکو اور ماں باپ میرے کو جو ایمان لاویں اور سب ایمان والوں کو جسدن قایم ہووے حساب خلق کا
سمجھ لیجیئے کہ دعاے ایمان والدین قبل نہی سے تھی اور ہنوز یاس انکے ایمان سے نہوئی تھی یا مراد آدم اور حوا ہیں اور ابن عباس رض نے کہا کہ مراد
مومنوں سے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اور ہرگز مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تو کہ غافل ہی اس چیز سے کہ کرتے ہیں ظالم یہہ خطاب ظاہر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن مراد غیر آپکے ہی اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ
تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ سوا اسکے نہیں کہ ڈھیل دیتا ہی عذاب انکے کو واسطے اسدن کے کہ خیرہ ہو جاوینگے بیچ اسکے نظریں ہول اور دہشت دیکھ کر
یا چڑھ جاوینگے نظریں مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ دران حال کہ صاحب نظروں کے دوڑتے ہونگے طرف اسرافیل علیہ السلام کے کہ انکو عرصہ محشر میں
بلاوین گے اونچا کئے ہوئے سروں اپنے کو لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ نہ پھر آوینگی طرف انکے نظریں انکی کہ اپنے آپ کو دیکھیں وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ
اور دل انکے گرے ہوئے ہونگے یا خالی ہونگے فہم اور خرد سے بسبب غلبہ دہشت اور حیرت کے وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا لوگوں کو
یعنے مکے والوں کو اسدن سے کہ آویگا انکو عذاب اور وہ دن موت کا ہی یا قیامت کا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ
دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ پس کہینگے وہ لوگ کہ ظلم کرتے تھے ساتھ شرک اور تکذیب کے ای پروردگار ہمارے ڈھیل دے ہمکو یعنے ہمیں دنیا میں
بھیج اور عذاب ہمارے کو مہلت دے ایکوقت نزدیک تک تا کہ قبول کریں ہم پکارنے تیرے کو یعنے اس شخص کے کو کہ توحید کیطرف بلاوے
اور پیروی کریں ہم رسولوں کی اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ جواب میں انکے فرشتے کہینگے کیا نہ تھے تم کہ قسم کھاتے تھے
پہلے اس سے دنیا میں کہ نہیں واسطے تمہارے زوال مراد یہہ ہی کہ کہتے تھے ہم دنیا ہی میں رہینگے آخرت کو نہیں جاوین گے وَسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور رہتے تھے تم بیچ گھروں ان لوگوں کے کہ ظلم کیا تھا انھوں نے جانوں اپنی پر بسبب کفر کے مثل فرعون اور عاد اور ثمود کے
وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ اور ظاہر ہوا تھا واسطے تمہارے کیونکر کیا ہمنے ساتھ انکے یعنے آثار نزول عذاب کے انکے مکانوں میں دیکھ لیے تھے
تم نے وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ اور بیان کیں ہمنے واسطے تمہارے مثالیں احوال انکے سے وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ اور تحقیق

مکر کیا تھا ان لوگون نے مکر اپنا اور نزدیک اللہ کے ہی جزا مکر انکے کی وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ اور نہ تھا مکر انکا کہ ٹل جاوین اُس سے
پہاڑ شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مشابہت پہاڑ کی دی یعنے کافرون نے حیلے اٹھائے کہ شریعت کو جو ثبات اور استحکام مین مثل کوہ ہی زایل کرین سو کیا
محال ہی کہ یہہ امر محال ہی جیسے کوہ کو جاسے لے اُٹھا کاہ کی کب مجال ہی دین خدا کو مردود کم کرے یہہ محال ہی ؛ یا یہہ معنی ہین کہ تحقیق تھا مکر انکا
سختی اور ہول مین ساختہ و پرداختہ تا کہ جگہہ سے ٹل جاوے اس مکر سے پہاڑ معالم مین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یہہ آیت نمرود کی شان مین ہی کہ جب
ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ آتش سے سلامت نکل آئے کہنے لگا کہ ابراہیم بڑا خدا رکھتا ہی کہ آگ سے بچا دیا آسمان پر جاکے مین دیکھون اسکو میرن
نے کہا کہ آسمان بہت بلند ہی اسپر چڑھنا محال ہی نمرود نے نہ سُنا اور ایک باٹ بنوائی اونچی تین برس مین تیار ہوئی اسپر چڑھ کر جو دیکھا تو آسمان
ویسا ہی اونچا نظر آیا دوسرے دن وہ باٹ گر پڑی قصہ اسکا سورہ نحل مین آویگا پھر جب وہ گری اور لوگ بہت ہلاک ہوئے نمرود مردود نے غصے
ہو کر کہا کہ آسمان پر جا کر خدا ابراہیم سے کہ منارا میرا گرایا ہی جنگ کرونگا پھر چار کرگسون کو خوب طرح سے پال کر موٹا اور قوت ور کیا اور ایک صندوق
بنوایا اسکو دو کھڑکیان رکھین ایک نیلے ایک اوپر اور چارون کونون پر چار نیزے لگائے محکم پھر نیزے پر ایک ایک مردار لٹکا دیا اور چارون
طرف صندوق کے چارون کرگسون کو باندھ لیا اور نمرود مردود ایک رفیق کو ساتھ لے اس صندوق مین بیٹھا کرگسون نے جو مردار اوپر دیکھا اُڑے
صندوق کو لئے ہوئے بعد ایکدن اور ایک رات کے اوپر کی کھڑکی کھولکر جو دیکھا آسمان ویسا ہی بلند تھا نیچے کی کھڑکی کھولی رفیق نے کہا
دیکھے اُسنے دیکھ کر کہا کہ پانی ہی پانی نظر آتا ہی پھر بند کرکے ایکدن اور ایک رات اور اوڑنے دیا پھر اوپر کی کھڑکی کھولکر دیکھا تو وہی حال آسمان کا
تھا نیچے کھڑکی کھول کر دیکھا تو دھوان اور اندھیرا تھا اور کچھ نہ سوجھتا تھا ڈرا اور نیزون کو جھکا دیا مردار نیچے لٹک گئے کرگسون نے نیچے اترنے کا ارادہ
کیا اترتے اترتے زمین پر آگئے اور وقت اترنے کے کرگسون کے پرون کی آواز ایسی ہیبت ناک تھی کہ پہاڑ مقامون اپنے سے زایل ہو جاوین
فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ پس ہرگز مت گمان کر اللہ کو خلاف کرنیوالا وعدے اپنے کا پیغمبرون اپنے سے یعنے وعدہ فتح کا
جو فرمایا ہی کہ انا لننصر رسلنا اور ولاغلبن انا ورسلی اسمین خلاف نکیا ہی نہ کریگا اور تجھے اعدا پر فتح یاب کریگا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
ذُو انْتِقَامٍ تحقیق اللہ غالب ہی بدلا لینے والا اولیا کا اعدا سے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ اُسدن کہ بدلے جاوینگی مین
دوسری زمین سے اور بدلے جاوینگے آسمان دوسرے آسمانون سے تیسیر مین ہی کہ بدلنا زمین کا برابر کردینا پہاڑ اور درخت اور دریا کا ہی اور بدلنا
آسمانون کا سیاہ کردینا سورج اور تارونکا ہی اور معالم مین ایک قول ہی کہ آسمانون کو بہشت کردینگے اور زمینون کو دوزخ اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
سے منقول ہی کہ زمین کو بدلینگے چاندی کی زمین سے اور آسمان سونیکے آسمان سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول بھی مؤید اسی کا ہی کہ کہا دن قیامت
کے زمین نقرہ پاک کی ہوگی کہ اسپر کچھ گناہ نکیا وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور ظاہر ہونگے سب لوگ قبرون اپنی سے واسطے محاسبے اللہ
اکیلے غالب کے وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ اور دیکھیگا تو گنہگارون مشرکون کو اُسدن جکڑے ہوئے باہم بیچ
زنجیرون کے بواسطہ شرکت کے عقاید و اعمال مین باہم قرین کیا ہوا ہر ایک کو ساتھ اس شیطان کے کہ وسوسہ ڈالنیوالا اسکا تھا بیچ طوقونکے
سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ کرتے اُنکے گندھک کے ہونگے کہ آتش تیز اور بوے سخت اسکی سے معذب ہونگے لکھا ہی کہ گندھک دوزخ اور
یہان کے مین فرق ایسا ہی جیسا آتش دوزخ اور آتش دنیا مین وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ اور ڈھانک لیگی مونہون انکے کو آگ ؛
لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ یہہ متعلق برزوا کا ہی یعنے قبرون سے نکلینگے تو کہ جزا دیوے اللہ ہر جی کو جو کچھ کیا ہی اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے والا ہی حساب بندونکا هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ
اُولُوا الْاَلْبَابِ یہہ قرآن یا جو نصیحت اس سورۃ مین پہنچا دینا ہی واسطے لوگون کے یا کفایت ہی واسطے اون کے تو کہ پند دئے جاوین ساتھ اسکے اور
تو کہ ڈرائے جاوین ساتھ اسکے اور تو کہ جانین تامل کر کر بیچ دلایل قدرت کے کہ اسمین مذکور ہین یہہ بات کہ سوا اسکے نہین کہ وہی معبود اکیلا اور
تو کہ نصیحت پکڑین صاحب عقل کے اور باز رہین مناہی سے اور نہ پھرین اوامر الٰہی سے **نظم** سراسر قرآن وعظ اور پند ؛ اسے گوش دل سے سن ای خردمند ؛

اور امر جو اسمین ہین سولا بجا ٭ تو اہی سے جان اپنی رافت بچا ٭ لگا دلپہ اپنے نہ عصیان کا داغ ٭ اشارہ اسی پر ہی ہذا بلاغ ٭ سورہ حجر مکی ہی ننانوے آیتین اور چھسو چون کلمے ہین دو ہزار سات سو اکہتر حرف ہین فواصل اسکے لمن ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ ابراہیم کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر وحی اور تبلیغ کے تھا ابتدا اس سورہ حجر کی ساتھہ ذکر کتاب حمید اور قرآن مجید کے فرمائی ٭

سُورَةُ الحِجرِ مَكِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | تسع وتسعون اية

الٓرٰ حروف مقطعہ مین قول علما کے بہت ہین بعضے کہتے ہین کہ انکی معانی مین گفتگو کرنی حرام ہی ینابیع مین ہی کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معنی ان حروف کے پوچھے فرمایا کہ اگر مین انمین کلام کرونگا متکلف ہونگا اور اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اپنے کو ارشاد کیا ہی کہ کہہ ما انا من المتکلفین اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف اشارہ طرف ایک نام کے ہی چنانچہ یہان الٓر مین الف طرف اسم اللہ کے اور لام طرف اسم جبرئیل کے اور رے طرف اسم رسول کے ہی یعنے کلام اللہ بواسطہ جبرئیل بجانب رسول نازل ہوا تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ یہہ آیت کہ اتری ہین آیتین سورت کی اور قرآن روشن کی یا بیان کرنیوالے حق اور باطل کی بعضون نے کہا ہی کہ کتاب اور قرآن ایک ہی لیکن دو نام لائے تا کہ ہر نام دلالت اوپر معنے کے کرے اور تنکیر قرآن کی واسطے تعظیم کے ہی رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ بہت وقت دوست رکھینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ کاشکے ہوتے مسلمان اور یہہ آرزو انکی دنیا مین ہوگی وقت فتح پانے مسلمانون کے یا دم مرگ ہوگی یا قبر مین یا دن قیامت کے یا وقت حساب کے یا اسوقت کہ گنہگار موحدون کو دوزخ سے نکالینگے اور مشرکون پر دروازے دوزخ کے بند کر دینگے پھر وہ سمجھینگے کہ اب خلاصی ہماری آتش دوزخ سے نہ ہوگی آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم بھی اہل اسلام سے ہوتے نقل ہی کہ خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ کے پاس غوث الاعظم اور ابن سقہ چلے راہ مین ایک شخص نے پوچھا کہان جاتے ہو کہا فلان غوث الوقت کی زیارت کو کہا کہ مین بھی چلتا ہون اگر صاحب کشف ہونگے خطرہ میرے دل کا معلوم کر لینگے جب تینون انکی خدمت مین پہنچے حضرت غوث الاعظم کو بشارت دی انھون نے کہا شتاب ہی کہ منبر پر کھڑے ہو کر کہے تو کہ قدمی علی رقبۃ کل ولی اللہ اور ابن سقہ کو کہا ختم تیرا دین اسلام پر ہوگا اور اس شخص ثالث کو کہا کہ تا نرمہ گوش غرق دنیا مین ہوگا پس جو انھون نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ غوث الاعظم کو وہی رتبہ ملا اور ابن سقہ بھی بدین اسلام موا اور وہ شخص ثالث زن نصاری پر مبتلا ہو کر غرقہ لجہ دنیا ہوا وقت نزع کے اُس سے پوچھا کہ تو مسلمان تھا اور علم رکھتا تھا کچھہ اسلام سے اسدن یاد رکھتا ہی کہا کہ قرآن حفظ تھا سب بھول گیا مگر ایک آیت یاد ہی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین معاذ اللہ امتحان اولیا کا ایسا ہوتا ہی ربما بتخفیف با قراءت نافع اور عاصم کی ہی اور باقی بہ تشدید پڑھتے ہین ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ چھوڑ دے انکو یہہ امر اہانت اور حقارت کا ہی یعنے کافرون سے ہاتھہ اُٹھا تو کہ دنیا مین کھاوین اور فائدہ اٹھاوین اور غافل کرے انکو امید لمبی یعنے بہت جینے کا بھروسا کر معاد اور مآل سے بیفکر رہین پس البتہ جانینگے آخر کار کردار اور گفتار اپنے کو وَمَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ اور نہین ہلاک کیے ہمنے کوئی بستی والے مگر واسطے انکے لکھا ہوا ہی معلوم لوح محفوظ پر کہ کب تک سلامت رہینگے اور کب ہلاک ہونگے مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ نہین آگے نکل جاتی کوئی جماعت وقت ہلاک اپنی سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ہی اس سے **بیت** اجل سے نہین پیش و پس یک نفس ٭ نہو یک نفس بھی اجل پیش و پس ٭ وَقَالُوْا يَا اَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ اور کہا کافرون نے عرب کے ای وہ شخص کہ اتارا گیا ہی اوپر اسکے قرآن تحقیق تو دیوانہ ہی کہ ہمکو نقد سے طرف نسیہ کے بلاتا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ بات ٹھٹھے باری سے کہتے تھے کیونکہ اعتقاد نزول کا فرونکی کرین اور دیوانہ ٹھہراوین یہہ کہان ہو سکتا ہی لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور دوسری کہا کیون نہین لے آتا ہمارے پاس فرشتون کو گواہی پر اپنی رسالت کے اگر ہی تو سچون سے دعوی پیغمبری مین پس حق تعالیٰ جواب مین انکے فرماتا ہی کہ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہین اتارتے ہم فرشتون کو مگر ساتھہ وحی کے یا عذاب کے کہ فرشتہ بصورت اصلی وقت عذاب کے نازل ہوتا ہی جیسے قوم ثمود نے جبرئیل علیہ السلام کو وقت صبحے کے دیکھا تھا یا وقت مرگ کے کہ ہر ایک دیکھتا ہی ننزل بصیغہ متکلم اور نصب ملائکہ قراۃ حفص کی ہی اور حمزہ اور کسائی کی اور ساتھہ تے کے بصیغہ مجہول قرات ابو بکر کی ہی برفع ملائکہ وَمَا كَانُوْا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ اور نہین اسدن کہ فرشتے کو صورت اصلی پر بھیجونگا مین ڈھیل دئے گئے یعنے اسیوقت معذب

ہونگے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ تحقیق ہمنے اُتارا ہی قرآن کو کہ یاد کرموسنا ہی اور ذکر بمعنی شرف بھی آتا ہی یعنے کتاب کہ موجب
شرف خوانندگان ہی اور ہم واسطے اسکے نگہبان ہین تحریف سے یعنے شیطان نہ کلام باطل اسمین زیادہ کرسکیگا نہ حق مین سے کم کرسکیگا یا نگہبان ہین ہم باز
رکھینگے خلل سے یا نگاہ رکھنے والے ہین ہم اسکو دلمین جسکے کہ چاہین اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر لہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھرتی ہی یعنے نگہبان اسکے
ہین ہم ضرر پہنچانے سے دشمنون کے **نظم** عداوت سے دو جگ کے کچھ ڈر نہین ہی ✧ اگر دوست میرا نگہبان میرا ہو ✧ نہ شادی سے عالم مین پھر مین سماؤن ✧
جو غمخوار میرا وہ جانان میرا ہو ✧ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ اور تحقیق بھیجے تھے ہمنے پیغمبر پہلے تجھسے بیچ امتون پہلی کے
وَمَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور نہین آتا تھا اُنکے پاس کوئی پیغمبر سے مگر تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے جیسا کہ یہہ معاند تجھسے
کرتے ہین مراد اس سے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فقط آپ ہی کو قوم نے ایذا نہین دی تمام انبیا اسی بلا مین مبتلا تھے كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ
الْمُجْرِمِينَ جیسا کہ ٹھٹھا اور انکار کرنا انبیا سے پہلی امتون کے دلون مین ڈالا تھا اسیطرح دوڑاتے ہین ہم اس انکار اور استہزا کو بیچ دلون کافرون زمانے
تیرے کے لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ نہین ایمان لاتے ساتھ قرآن کے اور تحقیق گذر گئی ہی عادت اللہ کی بیچ ہلاک پہلون کے یعنے
جو کوئی انمین سے ہلاک ہوا ہی بسبب نہ قبول کرنے حق کے اور جھٹھلانے پیغمبر کے ہوا ہی سمجھ لیجیئے کہ یہہ وعید اہل مکے کے حق مین ہی کہ تکذیب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کی کی اور معجزات دیکھکر اور اور معجزے نئے نئے مانگنے لگے اور فرشتون کا اترنا گواہی رسالت دینے کو چاہنے لگے حق تعالی نے فرمایا وَلَوْ
فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ اگر کھولدیوین ہم اوپر اُنکے دروازے آسمان کے پس ہوجاوین فرشتے انکی نظر دلمین بیچ اس
دروازے کے چڑھتے اور اترتے لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا البتہ عناد اور رشک کے سبب کہینگے سوا اسکے نہین کہ مست ہوگئین ہین آنکھین ہماری
یا باندھہ دی ہی نگاہ ہماری کہ کچھہ کا کچھہ سوجھتا ہی یا اگر دروازہ آسمان کا کھولدین اور کافر اسپر جاکر عجائبات مشاہدہ کرین کہین کہ چشم بندی ہماری
کردی ہی یہہ جو ہم دیکھتے ہین خارج مین وجود نہین رکھتا سکرت کو ابن کثیر نے بتخفیف کاف پڑھا ہی اور باقی سب قرّا نے بتشدید پڑھتے ہین بَلْ نَحْنُ
قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ بلکہ ہم ایک قوم ہین جادو کئے ہوئے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمپر جادو کیا ہی جیسے اور معجزے دیکھکر کہتے تھے ہذا سحر مستمر
وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ اور تحقیق پیدا کئے ہمنے بیچ آسمانون کے بارہ برج صورت صفت خواص مین ایکدوسرے کے
مخالف اور زینت دی ہمنے انکو یعنے اُن برجون کو یا آسمان کو ساتھ ستارون کے واسطے دیکھنے والون کے سمجھ لیجیئے کہ آسمان کی مثل مانند خربوزے کے بارہ
پھانکین ہین انھین برج کہتے ہین آفتاب ہر سال سب طی کرتا ہی موسم گرمی سردی سے بدلتا ہی اور گرمی سے مینہ آتا ہی مینہہ سے آبادی مخلوق کی
ہوتی ہی پس حقتعالی فرماتا ہی کہ آسمان مین ہمنے برج پیدا کئے اور رونق دی انکو واسطے ناظرین کے کہ نگاہ عبرت سے دیکھین اور قدرت کاملہ پر اس
پیدا کرنیوالے کے دلیل پکڑین وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ اور نگاہ رکھا ہی ہمنے آسمان کو ہر ایک شیطان راندے گئے سے کہ اسپر چڑھے
اور احوال اخبار وہان کی معلوم کرے إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ مگر جس نے کہ چرالیا سننے کو یعنے فرشتون کی بات
جاکر چوری سے سن لی پس پیچھے لگتا ہی اسکے شعلہ روشن ابن عباس سے منقول ہی کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے عیسیٰ ع کے وقت تک شیطان
آسمانون پر جاتے تھے اور فرشتون سے جو اخبار لوح محفوظ پر تھی سب سنکر زمین پر آکر کاہنون سے کہتے تھے تب عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام پیدا ہوئے
تین آسمانون پر جانا شیطانون کا بند ہوا جب ولادت باسعادت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی سب آسمانون سے منع کیا جانا انکا اور واسطے
رجم انکے کے ستارے روشن مقرر ہوئے اور کہانت کا دروازہ بند ہوگیا **بیت** نہ کیون ممنوع ہو جانا فلک پر اب شیاطین کا ✧ کہ تیرے دور مین
کیا اوج ہو ملعون بے دین کا ✧ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ اور زمین بچھائی ہمنے
پانی پر خانہ کعبہ کے نیچے سے اور ڈالے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ اور اُگائی ہمنے بیچ زمین کے ہر ایک چیز کو تولی ہوئی ترازوے حکمت مین یعنے اندازہ
کی ہوئی ساتھ اندازہ معین کے جسطرح کہ ہمارے ارادے مین آیا یا وہ چیز کہ تولیت اور ناپین یا موزون کی معنی مستحسن کی یعنے کین ہمنے زمین مین
چیزین اچھی فائدہ مند درخت اور کھیتیان وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ اور کئے ہمنے واسطے تمہارے

بہیج زمین کے اسباب معیشتون کے لباس اور طعام سے اور کیا ہمنے واسطے تمہارے اسکو کہ نہین تم واسطے اسکے رزق دینے والے یعنے خادم اور غلام
یا سواریان اور انعام وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ اور نہین کوئی چیز کہ آدمی طرف اسکے محتاج ہو مگر ہین ہمارے پاس خزانے اسکے یعنے نیچے حکم
ہمارے کے ہی اور ہم قادر ہین اسکے پیدا کرنے پر بے تکلیف وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اور نہین اتارتے ہم اسکو مگر ساتھہ اندازہ معلوم کے کہ نہ کم
اس سے جاہئے نہ زیادہ وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰکُمُوْهُ اور بھیجا ہمنے باؤ کو بوجھل کرنیوالی یعنے پانی ڈالنے والی
ابر مین اور دانہ ڈالنے والی کھیت مین پس اتارا ہمنے آسمان سے پانی پس پلایا ہمنے تمکو وہ پانی اور اختیار دیا تمکو اوسپر وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ اور
نہین تم اس پانی کو ذخیرہ کرنیوالے کوئے یا حوض مین یعنے نگاہ رکھنے والے مگر ہم حافظ نگہبان اسکے ہین امام ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ
نہین ہو تم اللہ کے خزانہ رکھنے والے یعنے خزانے اسکے تمہارے ہاتھہ مین نہین اور جو تمہارے ہاتھہ مین خزانے ہین وہ بھی اسیکے ہین وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ
وَنُمِیْتُ اور تحقیق ہم جلاتے ہین اور مارتے ہین لطایف قشیری مین ہی کہ زندہ کرتے ہین ہم دلون کو بانوار مشاہدہ اور مارتے ہین انفسون کو بنار مجاہدہ
یا زندہ کرتے ہین موافقت طاعات مین اور مردہ کرتے ہین متابعت شہوات مین بحر الحقایق مین ہی کہ احیاے قلوب اولیا ہم ساتھہ انوار لمعات جمال
کے اور اماتت نفوس انکے کرتے ہین ہم ساتھہ سطوات نظرات جلال کے یا موت اور حیات دیتے ہین ساتھہ روح نکالنے اور ڈالنے کے وَنَحْنُ
الْوٰرِثُوْنَ اور ہم وارث ہین یعنے باقی بعد فنا سب خلق کے کیونکہ میراث اسکو کہتے ہین جو ایک کے مرنے کے بعد دوسریکو پہنچے پس سب فنا ہونیوالے
ہین اور حق تعالی ہی کو بقا ہی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ اور تحقیق ہم جانتے ہین آگے پھرنیوالون
کو تم مین سے اور تحقیق ہم جانتے ہین پیچھے رہنے والون کو یا ہم جانتے ہین پہلون اور پچھلون کو جو موئے ہین آدم علیہ السلام کیوقت سے تا
اسدم اور جیئین گے تا قیامت یا جو پیدا ہو چکے ہین اور جو پیدا ہون گے یا جانتے ہین ہم پہلے قرنون کو اور قرن امت محمدیہ کو یا جانتے ہین انکو جو
مقدم ہین صف جہاد مین یا طاعت مین اور انکو جو موخر ہین انہین اسباب نزول مین ہی کہ ایک عورت حسینہ حضرت کے پیچھے صف عورات مین
نماز پڑھتی تھی بعضے لوگ پیچھے کھڑے ہوتے تھے اسکو دیکھنے کو بعضے آگے کھڑے ہوتے تھے کہ رکوع مین زیر بغل سے جھانکین حق تعالی نے
فرمایا کہ مقدم اور موخر صف والون کو جانتے ہین ہم اور ہمپر کچھہ چھپا نہین وَاِنَّ رَبَّکَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ اور تحقیق پروردگار تیرا وہی اٹھا کریگا
انکو کہ مقدم اور موخر ہین اور جزا ہر ایک کی دیگا اِنَّهٗ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا اچھے اور ظاہر کا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے آدم کو خشک مٹی سے کہ ہاتھہ مارے سے بجے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے تبیان مین ہی کہ اللہ
تعالی نے آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا اسطرح کہ خاک پر مینہہ برسایا وہ گل گئی مدت تک اسے چھوڑ دیا تا کہ حما ہوئی یعنے کیچڑ ہو گئی پھر تپلا بنایا اور
مسنون بمعنی مصور ہی پھر چھوڑ دیا تو کہ خشک ہوئے اور مرتبہ صلصال کو پہنچے کہ ہاتھہ مارے سے بجنے لگے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ
اور جن کو کہ باپ پریون کا ہی پیدا کیا ہمنے اسکو پہلے آدم سے آتش بے دود سے کہ لوٹنی ابن مسعود سے مروی ہی کہ سموم دنیا ایک جز وہی ستر
اجزاے سے اس سموم کے کہ جس سے جن پیدا ہوا وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور یاد کر جب
کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے کہ تحقیق واسطے خلافت زمین کے مین پیدا کرنیوالا ہون بشر کو بجنے والے مٹی سے جو بنی ہو کیچڑ سڑے ہوئے سے
فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ پس جب درست کرون مین صورت اور ہیئت اسکی اور پھونک دون مین بیچ اسکے روح
آفریدہ اپنی سے کہ وہ ساتھہ اسکے زندہ ہو جاویگا پس گر پڑیو واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ پس سجدہ
کیا فرشتون نے سارون نے مگر ابلیس نے کہ تکبر کی راہ سے اَبٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ نانا یہہ کہ ہو ساتھہ سجدہ کرنیوالون کے آدم کو
قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ فرمایا اللہ تعالی نے ای ابلیس کیا ہی واسطے تیرے اور کیا غرض تھی تیری یہہ کہ نہوا تو ساتھہ سجدہ
کرنیوالون کے قَالَ لَمْ اَکُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کہا ابلیس نے کہ نہین مین لایق اسبات کے کہ سجدہ کرون مین
واسطے بشر کے کہ پیدا کیا تونے اوسکو مٹی بجنے والی سے جو تھی سڑے ہوئے کیچڑ سے یعنے اوسکو تونے برے عنصر سے پیدا کیا کہ خاک ہی سڑی بدبو اور مجھے

اچھے عنصر سے بنایا کہ آگ ہی پس روحانی لطیف کیونکر جسمانی کثیف کے آگے سر جھکاوے **بیت** صورت آدم پہ کی اُسنے نظر + معنی آدم سے تھا وہ بیخبر + دیکھہ کر ویرانہ خانہ پہ پھر گیا + یہہ سمجھا گنج مخفی ہی بھرا + قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو پس نکل آسمان سے یا بہشت سے یا گروہ ملائکہ سے یا صورت ملکی سے یا مرتبے سے کہ رکھتا ہی پس تحقیق تو راندہ ہوا ہی بھلائی اور بزرگی سے وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ تحقیق اوپر تیرے لعنت ہی دن قیامت تک لباب مین ہی کہ قیامت تک اوپر تیرے لعنت کرینگے پھر عذاب تجھے ہوگا کہ لعنت بھول جاویگا قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ کہا ابلیس نے ای پروردگار میرے پس مہلت دے مجھہ کو اُسدن تک کہ اٹھائے جاوینگے لوگ غرض اسکی یہہ تھی نہ مرون کیونکہ جانتا تھا کہ بعد بعث کے موت نہین حقتعالی نے قبول کرکر قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ فرمایا پس تحقیق تو ڈھیل دئیے گیون سے ہی دن وقت معلوم تک کے یعنے زمانہ فنا خلق تک ساتھہ نفخہ اولی کے کیونکہ مذہب جمہور یہی ہی کہ نفخہ اولی النفخ موت ہی اور نفخہ ثانیہ نفخہ احیا اور درمیان ان دونون النفخون کے بقول اشہر چالیس برس ہین پس ابلیس چالیس برس مردہ رہیگا پھر اٹھایا جاویگا قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ کہا ابلیس نے ای پروردگار میرے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا تونے مجھکو یا قسم ہی اسکی کہ گمراہ کیا تونے مجھہ کو البتہ زینت دونگا مین واسطے آدمیون کے گناہونکو بیچ زمین دنیا کے کہ گھر غرور کا ہی مدارک مین ہی کہ ابلیس نے دو بار قسم کھائی ہی گمراہ کرنے پر آدمیون کے ایکبار ساتھہ صفت ذات کے کہ فبعزتك لاغوينهم اور ایکبار ساتھہ صفت فعل کے کہ بما اغويتني اور فقہا نے فرق کیا ہی درمیان دونون کے اہل عراق کہتے ہین کہ قسم کھانا ساتھہ صفات ذاتیہ کے مثل قدرت اور عظمت اور عزت کے یمین ہی اور ساتھہ صفات فعلیہ کے جیسے رحمت اور غضب ہی یمین نہین اور اصح یہہ ہی قسم عرف پر ہی اسکو محاورے مین لوگون کے قسم کہتے ہین وہ قسم ہی اور نہین تو نہین اور بعضے کہتے ہین کہ بما اغويتني مین بے سببیہ ہی چنانچہ پہلے ترجمہ لکھا گیا وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ اور گمراہ کرونگا مین انکو سب کو مگر بندے تیرے انمین سے جو خالص کئے گئے ہین شرک جلی اور خفی سے مکر اور فریب میرا انمین اثر نکریگا قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ فرمایا اللہ تعالی نے یہہ اخلاص ایمان مین راہ ہی کہ حق ہی اوپر میرے رعایت اسکی سیدھی کہ کجی نہین رکھنے اور جلد مقصود کو پہنچاتی ہی یا علی بمعنی الی ہی یعنے اخلاص راہ ہی طرف میرے سیدھی إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ تحقیق بندے میرے اخلاص والے نہین واسطے تیرے اوپر انکے قوت اور غلبہ مگر جسنے پیروی کی تیری مگراہون سے ہی اور اسپر تجھے غلبہ ہی وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ اور تحقیق دوزخ جگہہ وعدے انکے کی ہی سب کے لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ واسطے دوزخ کے سات دروازے ہین لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ واسطے ہر ایک دروازے کے گمراہون مین سے ایک حصہ ہی قسمت کیا ہوا سمجھہ لیجئے کہ مراد دروازون سے طبقے ہین اور واسطے ہر طبقے کے ایک قوم مقرر معین ہی جہنم جائے گنہگاران اہل توحید ہی لظی مقام نرسایون کا ہی حطمہ مکان یہود ونکا سعیر جگہہ صابئون کی کہ بیدین ہین سقر مقر گبرونکا جحیم محل مشرکون کا ہاویہ کہ سب سے تلے کا درکہ ہی موضع منافقون کا ہی امام ابو منصور ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ مراد ابواب سے طبقات ہین اور جو مومن دوزخ مین ہمیشہ نہین رہنے کے انکے واسطے کوئی طبقہ نہین ہی پہلا طبقہ دہریون کا ہی دوسرا ثنویون اور مشرکون عرب کا تیسرا براہمہ کا کہ مطلقا منکر رسالت ہین چوتھا یہود کا پانچوان نصاری کا چھٹا مجوس کا ساتوان منافقون کا بحر الحقایق مین ہی کہ دوزخ کے [illegible] رذایل کے سات درہین حرص شر حقد حسد غضب شہوت کبر بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ کے سات دروازے اسواسطے ہین کہ ساتون اعضا آدمی کے کہ چشم اور گوش اور زبان اور بطن اور فرج اور دست اور پا ہین اگر نافرمانی کرین ایک ایک کو ایک ایک دروازے سے دوزخ مین داخل کرین **نظم** ساتون اعضاؤن کو اپنے راہ فنا + جب تلک ہو جرم وعصیان سے بچا + ہفت در دوزخ کے تا ہوجائین بند + واسطے تیرے یہہ سن لے وعظ و پند + تجھہ مین ہی دوزخ کے یہہ ساتون ہین در + ہوکے نافرمان نہو اللہ سے ڈر + بند رکھہ انکو کہ تا ہون بند وہ + کھل ہی وہ جاوینگے کھولا انکو جو + معصیت سے فتح اور طاعت سے بند + ہوتے ہین یہہ یاد رکھا ہی ہوشمند + إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ تحقیق بچنے والے پیروی ابلیس کے سے بیچ بہشتون کے اور چشمون کے ہین یعنے ایسے جنتون مین ہین کہ وہان نہرین شراب کی اور دودھ کی

اور شہد کی اور آب شیرین کی جاری ہین اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ کہینگے فرشتے انکو کہ داخل ہو بہشتون مین ساتھہ سلامتی کے سب آفتون سے
یا ساتھہ سلام کے دران حال کہ امن مین ہو زوال سے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اور نکالدالا ہمنے جو کچھہ بیچ
سینون انکے کے تھا ناخوشی سے دنیا مین حضرت امیر سے منقول ہی کہ امید رکھتا ہون کہ مین اور طلحہ اور زبیر ہون یا حسد سے وہان کے گھر درجے ایکدوسرے
کے دیکھہ کر رشک کھاوین دران حال کہ بھائی ہو جاوینگے آپسمین مہربانی اور دوستی مین اوپر تختون طلائی مرصع بجواہر کے امنی سامنے بیٹھے ہوئے لکھا ہی کہ بہشتی
پشت ایکدوسرے کی نہین دیکھینگے کیونکہ جہان بیٹھہ جاوینگے اور جدھر منہہ کرینگے تخت بھی انکے اسطرف پھر جاوینگے پس بہر حال منہہ ہی ایکدوسرے کا دیکھینگے
لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ نہ لگے گی انکو بہشت مین سختی اور محنت کیونکہ وہ گھر نعم اور راحت کا ہی اور نہ وہ بہشت سے نکالے گئے
ہونگے یعنے ہمیشہ بہشت مین رہینگے لکھا ہی کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے مسجد حرام مین آئے صحابہ کو ہنستے دیکھہ کر کہا کہ کیا ہی کہ تمکو
خندان دیکھتا ہون مین صحابہ اسبات سے عتاب آپکا سمجھے آپ وہان سے گئے اور حجرہ شریفہ تک نہین پہنچے تھے کہ پھر آئے اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ
السلام نے آکر مجھے پیغام پہنچایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کیون میرے بندون کو نا امید کرتا ہی نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبر دے بندون میرے کو
یہہ کہ مین ہون بخشنے والا اس کیتئین کہ بخشش چاہے مہربان اوپر اوسکے کہ توبہ کرے وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ اور یہہ کہ عذاب میرا عاصی پر کہ
توبہ اور استغفار سے پھرا ہی وہی عذاب دردناک نظم غفران ورحمت اپنی دونون بیان کر کر ٭ تعذیب کا بہہ ٹہر کا ارشاد کردیا ہی ٭ رافت
بہہ وعدہ لطف تاکید عفو کے ساتھہ ٭ سابق غضب سے لاکر دل شاد کردیا ہی ٭ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ اور خبر دے بندون میرے کو مہمانون
ابراہیم علیہ السلام کے سے کہ تین فرشتے تھے یا آٹھہ یا بارہ بشارت دینے کو انہین اور ہلاک کرنے کو قوم لوط علیہ السلام کے آئے تھے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ
فَقَالُوْا سَلٰمًا جسوقت داخل ہوئے اوپر اسکے کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا کر قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق ہم
تمسے ڈرنے ہین سمجھہ لیجئے کہ وجہ دہشت کی یہہ تھی کہ بے اذن اور بیوقت آئے تھے یا کھانا انکا نہین کھایا تھا پس فرشتون نے قَالُوْا لَا تَوْجَلْ
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ کہا مت ڈر تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھہ کو ساتھہ لڑکے علم والے کے یعنے اسحق کے کہ جب بلوغ کو پہنچیگا علم نبوت اسکو
حاصل ہوگا قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ کہا ابراہیم نے کیا بشارت دیتے ہو تم مجھہ کو اوپر اوسکے کہ لگا ہی مجھہ کو
بڑھاپا یعنے بڑہاپے مین بیٹا ہوگا پھر جوان ہو جاؤنگا پس ساتھہ کس چیز کے خوشخبری دیتے ہو تبشرون کو نافع بکسر نون ساتھہ تخفیف اسکے کے پڑھتا
ہی اور باقی ساتھہ فتح اور تخفیف کے قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ کہا فرشتون نے خوشخبری دیتے ہین ہم تجھکو ساتھہ راستی
اور درستی کے بیشک وشبہہ پس مت ہو تو نا امیدون سے کہ جو قادر بن ماں باپ کے پیدا کرنے پر ہی اسکو بڑہاپے مین اولاد دینا کیا مشکل ہی
قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے مین رحمت پروردگار اپنے سے نا امید نہین اور کون ہی کہ نا امید ہو رحمت
رب اپنے کی سے مگر گمراہ بیت جسنے اوسکی وسعت رحمت کو پہچانا نہین بواسنے راہ معرفت کو رافتا جانا نہین ٭ یقنط کو ابوعمرو اور کسائی بکسر
نون پڑھتا ہی اور ایسے ہی یقنطون کو سورۂ روم مین اور لا تقنطوا کو سورہ زمر مین اور باقی سب ساتھہ فتح کے تینون جگہہ جب ابراہیم علیہ
السلام نے کہی فرشتون کو دیکھا تامل کیا کہ یہہ سب ایک بشارت کیواسطے نہین آئے کچھہ اور بھی مہم ہوگی قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ کہا
پس کیا ہی مہم تمہارے ای بھیجے ہوئے اللہ کے قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ کہا انھون نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم
گنہگارون کے یعنے کافرون کے کہ قوم لوط علیہ السلام کی ہی تا انکو ہلاک کرین مگر کنبا لوط کا اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ اِنَّهَا لَمِنَ
الْغٰبِرِيْنَ تحقیق ہم نجات دینے والے ہین انکو سب کو مگر جورو اسکے کو مقرر کر رکھا ہی ہمنے یہہ کہ وہ پیچھے رہنے والون سے ہی شہر مین واسطے عذاب
کے لمنجوهم کو حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم پڑھتے ہین اور ایسے ہی لننجینه کو سورہ عنکبوت مین اور باقی فتح نون اور تشدید جیم
دونون جگہہ پڑھتے ہین لیکن انا منجوک کو ابن کثیر اور ابوبکر اور حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم اور باقی فتح نون اور تشدید جیم اور
قدرنا کو ابوبکر بتخفیف دال یہان اور سورہ نمل مین اور باقی بتشدید دونون جگہہ پڑھتے ہین [illegible] فرشتون نے

اپنے طرف کی واسطے قرب اور اختصاص کے والا فعل الٰہی ہے فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ پس جب آئے لوگون لوط کے پاس بھیجے ہوئے فرشتے قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ کہا لوط علیہ السلام نے بتحقیق تم ہو قوم ناپہچان قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ کہا فرشتون نے ہم ناپہچان نہین بلکہ آئے ہین تیرے پاس ساتھ اس چیز کے کہ تھی قوم تیری جہل اور عناد سے بیچ اسکے شک کرتی یعنے ہم عذاب کرنیکو انکے آئے ہین کہ تو نے وعدہ کیا تھا اور وہ شک جانتے تھے وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ اور آئے ہین ہم تیرے پاس ساتھ حق کے یعنے عذاب انکا حق ہے اور تحقیق ہم سچے ہین اس خبر مین فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ پس لیچل اس شہر سے راتمین اہل اپنی کو بیچ ایک ٹکڑے کے رات سے گذرے اور پیروی کر تو پچھاڑے انکے کے اور دوڑا لیچل وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ اور نہ پھر کر دیکھے تم مین سے کوئی شخص تو کہ وحشت عذاب کی نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہان حکم کئے جاتے ہو یعنے شام کو یا مصر کو وہان کے لوگ ہلاک نہ ہونگے وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُصْبِحِينَ اور مقرر کر دیا ہمنے طرف اسکے یعنے حکم کیا یا وحی بھیجی اس بات کی کہ تحقیق جڑ اس گروہ کی کاٹی جاویگی صبح ہوتے یعنے درانحال کہ صبح کرینگے سب مرے ہونگے کوئی باقی نہ رہیگا حدیث مین ہے کہ جو روے نے لوط علیہ السلام کے مہمانون کو جو خوبصورت دیکھا قوم کو خبر کر دی وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ اور آئے شہر سدوم والے خوشیان کرتے ہوئے اور آپسمین ایکدوسریکو مژدہ دیتے ہوئے بدفعلی کا خوبصورت لڑکون سے قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ کہا لوط علیہ السلام نے تحقیق یہہ ہین مہمان میرے پس مت فضیحت کرو مجھکو مہمانون کو چھیڑ کر وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ اور ڈرو اللہ سے بدفعلی مین اور مت رسوا کرو مجھکو مہمانون کے سامنے قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ کہا انھون نے کیا نہین منع کیا ہمنے تجھکو حمایت سے عالم کے لوگون کے یعنے غریبون کے کیونکہ بدفعلی انکی مخصوص غربا کے ساتھ تھی قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ کہا لوط علیہ السلام نے یہہ ہین بیٹیان میری یعنے لڑکیان امت میری کہ ہر نبی اپنی امت کا بمنزلہ باپ کے ہے اگر ہو تم کرنیوالے میرے کہے کو تو انسے نکاح کرو لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ قسم ہے زندگی تیری کی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق قوم لوط کی بیچ مستی گمراہی اپنی کے سرگردان تھی یا مستی غفلت اپنے مین گمراہ تھے ابن عباس سے تبیان مین منقول ہے کہ اللہ تعالی نے بزرگتر جناب پیغمبر ہمارے سے کسیکو پیدا نہین کیا اور کسیکے حیات کی قسم نہین کھائی سوا حیات آپکی کے

نظم
نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا کوئی
کرے انکی تعریف پھر کیا کوئی

قسم آپکے سر کی کھائی ہے جو آیۃ لعمرک یہہ بھجوائی ہے تاویلات ماتریدی مین ہے کہ حقتعالی اپنے مخلوق مین سے جسکی چاہے قسم کھاوے اور مخلوق کو کسیکی قسم سوا اللہ کے نہ کھانا چاہئے لکھا ہے کہ لوط علیہ السلام اہل اپنے کو شہر سے نکال لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام نے صبح دم آواز کی فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ پس پکڑا اس قوم کو آواز تند نے سورج نکلتے ہوئے اور اٹھا لیا جبرئیل نے انکے شہرون کو اور نزدیک آسمان کے لیجا کر الٹ دئے فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ پس کیا ہمنے اوپر اسکا نیچے اسکے یعنے زیر وزبر کر دیا ان شہرونکو اور برسایا ہمنے اوپر اونکے جو اس قوم مین سے اور شہر وغیرہ مین گئے تھے پتھرون کو کنکر سے یا پتھرون کو جو سجیل تھے یعنے نام ہر ایک کا لکھا تھا جسکی ہلاکت جس پتھر سے ہوئی انکا نام اس پتھر پر لکھا تھا سمجھہ لیجئے کہ سجیل مٹی کے ملے ہوئے پتھر کو کہتے یا اسم آسمان دنیا کا ہے یا نام دوزخ کا ہے اصل مین سجین تھا نون کو لام سے قرب مخرج کے سبب بدل ڈالا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم لوط کے البتہ نشانیان ہین واسطے چہرا پہچاننے والون کے کہ فراست سے صورت دیکھکر حقیقت دریافت کرلیتے ہین وہ کون ہین مسلمان ہین کہ حدیث مین ہے اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله لکھا ہے کہ مقبول ربانی خواجہ عبد الخالق عجدوانی قدس سرہ ایکدن معرفت مین کلام کرتے تھے کہ ایک جوان آیا صورت زاہدانہ بنائے خرقہ پہنے مصلی کاندھے پر ڈالے ایک گوشے مین آکر بیٹھ گیا بعد ساعت کے اٹھا اور کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اتقوا فراسة المؤمن الخ سر اس حدیث کا کیا ہے خواجہ نے فرمایا کہ سر اسکا یہی ہے کہ تو زنار اپنا توڑ اور ایمان لا کہا نعوذ باللہ کہ مین زنار رکھون خواجہ نے خادم کو اشارہ کیا خادم نے خرقہ کھینچا زنار ظاہر ہو گیا وہ جوان اسیوقت زنار توڑ ایمان لایا پھر خواجہ نے کہا کہ ای یارو آؤ تو کہ موافقت اس نو عہد کے لیں کہ زنار ظاہری توڑا ہے زنار باطنی اپنی قطع کریں خروش مجلس سے اٹھا سب قدم پر خواجہ کے

گرے اور تجدید بیعت کی نظم ظاہری زنار تار سوت توڑ ۴ اور باطن مین تو کل ناسوت چھوڑ ۴ یعنے زنار خودی سے باہر آ ۴ کفر راہ حق ہی اطلاق
انا ۴ عام کی توبہ ہی منہیات سے ۴ خاص کی توبہ ہی اپنی ذات سے ۴ رافت اسلام حقیقی ہی یہی ۴ کرنا اثبات خدا نفی خودی ۴ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ
اور تحقیق وہ شہر موتفکہ جسمین قوم لوط علیہ السلام کی تھی البتہ بیچ راہ چلنے کے ہی کہ قافلے والے ادھر سے آتے جاتے ہین اور آثار انکے دیکھتے ہین إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت حق کی واسطے ایمان والون کے وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ
لَظَالِمِينَ اور تحقیق تھے رہنے والے ایکہ کے یعنے قوم شعیب علیہ السلام کی البتہ ظالم ایکہ گھٹے ہوئے درختون کو کہتے ہین انکے شہر مین درخت
اور سبزہ بہت تھا اسواسطے کہتے ہین اور وہ شہر درمیان مکہ اور شام کے تھا شعیب علیہ السلام اہل مدین اور اہل ایکہ پر مبعوث تھے مدین والون
نے انکو نہ مانا صیحہ سے ہلاک ہوئے سورہ ہود مین قصہ انکا گذرا اور اہل ایکہ نے بھی نافرمانی کی فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ پس بدلا لیا ہمنے انسے ساتھ
عذاب یوم الظلہ کے کہ سورہ شعرا مین آویگا وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ اور تحقیق وہ دونون ایکہ اور مدین یا سدوم اور ایکہ اوپر رستے ظاہر کے ہین
کہ لوگ اُدھر سے گذرتے ہین اور دیکھتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ اور تحقیق جھٹلایا رہنے والون حجر کے نے قوم ثمود کی
تھی پیغمبرون کو یعنے صالح علیہ السلام کو اور تکذیب ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی ہی وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا اور دین ہمنے قوم ثمود کو آیتین اپنی
سمجھیے یعنے کہ صالح علیہ السلام پر کتاب اترنا معلوم نہین اسواسطے اکثر مفسرین نے آیات کو بمعنی معجزات کہا ہی اور ناقہ کا پتھر سے نکلنا عجب
معجزہ ہی انکا مشتمل امور نادرہ مانند بزرگی خلقت کے کہ کوئی شتر اس عظمت کا نہ تھا اور جلنے اسکے کی کہ نکلتے ہی پتھر سے واقع ہوا اور دودھ
دینے اسکے کے کہ تمام قوم ثمود کو کفایت کرتا تھا اور پانی پینے اسکے کے کہ روز نوبت اپنی مین تمام آب یکبار چڑھا جاتے تھے غرض یہہ سب
نشانیان قوم ثمود کو دکھائین ہمنے فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ پس تھے اُن نشانیون سے منہہ پھیرنے والے وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ
بُيُوتًا آمِنِينَ اور تھے تراشتے پہاڑون سے گھر درالحال کہ امن چاہنے والے تھے انمین عذاب سے یا امین تھے ڈہنے انکے سے اور کوملی
لگانے سے انہین چورون کے فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ پس پکڑا انکو عذاب آواز تند کی نے درالحال کہ صبح کرنیوالے تھے یعنے صبح
ہوتے اتوار کے دن آواز تند جبرئیل سے ہلاک ہوگئے چنانچہ سورہ ہود مین قصہ گذرا فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ پس نہ دفع کیا
انسے عذاب اس چیز نے کہ تھے کماتے مال اور زر سے اور تھے بناتے مکان اور گھر سے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ
پس نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور اس چیز کو کہ درمیان انکے ہی ملائک اور جن اور انس وغیرہ سے مگر ساتھ حکمت کے یا بسبب
ظہور حق کے یا واسطے بیان حق کے وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ اور تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہی اور اللہ بدلا تیرا جھٹلانے
والون سے لیگا پس درگذر کر درگذرنا نیک ہی بیت عفو کر حق النفس کو اپنے ۴ کہ ہی عفو اور صفح نیک و جمیل ۴ بعضے کہتے ہین کہ حکم اس
آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ تحقیق پروردگار تیرا وہی پیدا کرنیوالا انفس اور آفاق کا
جاننے والا اہل وفاق اور نفاق کا اسباب نزول مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کاروان بنی قریظہ اور بنی نضیر کے دیکھے بھرے
ہوئے انواع طیب اور جواہر اور اسباب اور لباس نفیس سے اور تیسیر مین ہی کہ سات کاروان قریش کے ایکدن مکے مین آئے اناج اور کپڑا
بھرے ہوئے بہر تقدیر بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر یہہ مال ہمارے ہاتھ مین ہوتا تو براہ خدا خرچ کرتے اور صاحب تیسیر نے کہا ہی کہ حضرت کی
خاطر مبارک مین گذرا کہ مسلمان ہوکے تنگی سے گذران کرتے ہین اور مشرک یہہ مال اسباب رکھتے ہین آیت اُتری کہ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا
مِّنَ الْمَثَانِي اور تحقیق دی ہمنے تجھ کو سات آیتین مثانی سے کہ قرآن ہی اور یہہ ہفت آیت بہتر ہین اُن سات کاروان سے سمجھ لیجیے کہ
مراد ان سات آیتون سے سورہ فاتحہ ہی یا ساتون سورتین اول قرآن کی ہین جنھین سبع طوال کہتے ہین یا ساتون حا میمین ہین کہ عرائس
قرآن ہین اور قرآن کو مثانی اسواسطے کہا کہ احکام اور قصے مکرر آتے ہین یا مراد مثانی سے لکھتا ہی یعنے الحمد کہ سات آیتین ہین اور نماز
مین مکرر پڑھی جاتی ہین یا دوبار نازل ہوئی یا متضمن ثنا الہی ہی وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ اور دیا ہمنے تجھے قرآن عظیم کہ نزدیک ہمارے

قدر اسکی بڑی اور ثواب قرات اسکے کا بہت ہی عطف قرآن کا سبع المثانی پر کہ فاتحہ ہی یا سبع طوال یا حوامیم ہین قبیل عطف عام کے ہی اوپر
خاص کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ مت لمبی کر دونون آنکھین اپنی طرف اس چیز کے کہ فائدہ دیا ہمنے ساتھ اسکے کئی قسمون
کو کافرون مین سے سمجھ لیجئے کہ کبھی رغبت سے ہی نہ نظر سے یعنے اقسام کفرہ کو کہ یہود اور نصاری اور مجوس اور بت پرست ہین جو دنیا مین دولت
دی ہی اسپر مایل نہو کہ قلیل اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہی بہ نسبت ان فضایل اور کمالات کے کہ تجھے عنایت فرمائے ہین **بیت** کیا قدر
ہی کسیکی ہو تیرے ذات کے آگے ؛ ذرہ ہی یہان تیرے کمالات کے آگے ؛ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر اصحابون اپنے کے مفلسی اور
درویشی کا کہ کارساز حقیقی مین ہون وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ اور نیچا کر بازو اپنا واسطے ایمان والون کے یعنے تواضع اور نرمی کر
انسے کشف الاسرار مین ہی کہ پست کرنا بازو کا حکایت خوش خلقی سے ہی **بیت** ہی کریم الخلق ذات پاک محبوب کریم ؛ چست ہی بالا پہ انکے خلعت
خلق عظیم وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ اور کہہ تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ظاہر بہ دلایل کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے عذاب اتاریگے
ہم تمپر كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ جسطرح عذاب اتارا ہمنے اوپر بانٹ لینے والون کے جنھون نے کیا قرآن کو ٹکڑے
ٹکڑے اور طرح طرح کی نسبت کرنے لگے کہ شعر ہی اور سحر ہی اور کہانت ہی اور مفتری اور اساطیر الاولین عین المعانی مین ہی کہ ایک کہتا تھا سورہ
بقر میرے واسطے ہی دوسرا کہتا تھا سورہ نمل میری ہی کوئی عنکبوت کو اپنی طرف مخصوص کرتا تھا اور یہہ سب باتین ٹھٹھے بازی کی نقلین لکھا ہی کہ حصے
کرنیوالے بارہ آدمی تھے کہ ولید بن مغیرہ نے موسم حج مین عقبات مکے پر بھیجے تھے کہ جو قافلہ آوے اسکو حضرت کی طرف سے پھیرا دین اور کہدین
کہ یہہ شاعر ہی ساحر ہی اور قرآن کو بصفات مذکورہ بیان کرین فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ پس قسم ہی پروردگار
تیرے کی البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے بانٹنے کا یا جھٹلانے کا نقل ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نبوت آئی تین
برس تک لوگون کو دعوت اسلام مخفی فرمائی پھر جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ پس آشکار کر اُس
چیز کو کہ حکم کیا جاتا ہی تو امر اور نواہی سے اور منہ پھیر مشرکون سے لکھا ہی کہ پانچ شخص اشراف قریش سے حضرت پر بہت ہنستے تھے اور درپے
ایذا دینیکے تھے ایکدن آپ جبرئیل کے ساتھ مسجد حرام مین بیٹھے تھے کہ وہ آئے اور آپ پر ہنسکر طواف کرنے لگے جبرئیل نے کہا کہ مین شر انکا
دفع کرتا ہون آپ سے پھر اشارہ کیا طرف ساق ولید بن مغیرہ کے اور کف پائے عاص بن وایل کے اور بینی حارث بن قیس کے اور روے
اسود بن یغوث کے اور چشم اسود بن مطلب کے وہ پانچون زمانہ اندک مین ہلاک ہو گئے ولید تیر تراش کی دوکان کیطرف نکلا پیکان تیر دامن سے
اوسکے اولجھ گیا اسنے تکبر سے سر جھکا کر دامن سے نہ چھڑایا پنڈلی پر اسکے زخم آیا اور رگ شریانی کٹ گئی واصل بجہنم ہوا اور عاص کے کف پا مین
کانٹا لگا پاؤن سوجکر مر گیا اور حارث کے ناک سے پیپ لہو جاری ہوا یہان تک کہ موا اور اسود بن عبد یغوث منہہ اپنا خاک و خاشاک پر مار مار کر
ہلاک ہوا اور اسود بن مطلب اندہا ہو کر غضب سے سر زمین پر مار مار کر مرا اور یہہ آیت اُتری کہ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ
يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ تحقیق ہمنے کفایت کیا ہی تجھہ کو ٹھٹھا کرنیوالون کے سے وہ جو مقرر کرتے ہین اور شریک ٹھہراتے ہین ساتھ
اللہ کے معبود اور جھوٹھا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس شتاب جانینگے مآل کار اور سزاے کردار اپنے کو وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ
بِمَا يَقُولُونَ اور تحقیق جانتے ہین ہم یہہ کہ تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا ساتھ اس چیز کے کہ کہتے ہین کافر اللہ کے شرکت کی بات اور قرآن کے طعن
کی اور ٹھٹھا کی ساتھ تیرے **بیت** سخن ناسزاے کفار ان ؛ خاطر پاک پر ہی تیرے گران فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ
پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یعنے کہہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو سجدہ کرنیوالون سے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ حقتعالے
نے فرمایا کہ تنگ دلی تیرے سے آگاہ ہون مین اور بیگانون کے سے خبر رکھتا ہون مین تو حضور دل سے نماز مین آ کہ میدان مشاہدہ ہی اور
ساتھ مشاہدہ دوست کے بار بلا اٹھانا سہل ہی **بیت** سر دادیم کہ تا بخیہ پیدا ما گر ہو ؛ کیا خوف بلا سامنے وہ یار اگر ہو ؛ ایک بزرگ
نے کہا کہ بازار بغداد مین دیکھا مین نے کہ ایک شخص کو سو کوڑے لگائے اور اسنے آہ نکی پوچھا اُس سے کہ ای جوانمرد اسقدر زخم کھائے تونے اور اُف

نہ کہا کہا ہاں نسخہ معذور رکھ مجھکو کہ محبوب میرا میرے سامنے تھا اور دیکھتا تھا کہ میرے واسطے اسکو تازیانے لگتے ہین اسکے نظارے مین درد زخم کا مجھکو کچھ معلوم نہوا **بیت** شکل گل سینہ میرا خندہ زنی سے پھٹ جائے ؛ تیرے گردن مین ہو ہاتھ اور جو گردن کٹ جائے ؛ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ اور عبادت کر پروردگار اپنے کی یہانتک کہ آوے تجھکو موت مراد یقین سے موقن بہ ہے کیونکہ موت ہر مخلوق کی متیقن ہے یعنے جبتک زندہ ہے عبادت اوسکی مت چھوڑ اور پرستش اسکی سے منہ نہ موڑ **نظم** رافتا جب تلک ہے دم مین دم ؛ خط طاعت سے مت نکال قدم ؛ دم بدم اسکا ہر اکدم بھر تو ؛ یاد اسکی بھلا نہ دم بھر تو ؛ ثمر زندگی عبادت ہے ؛ بار نخل وجود طاعت ہے ؛ سورہ نحل مکی ہے مگر چار آیتین مدنی ہین ان عاقبتم الخ اور والذین ھاجروا الخ اور والذین صبروا الخ اور وما صبرك الخ ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ آیتین ہین اکہتر ہزار تین سو اکتالیس ۱۳۴۱ کلمے ہین سات ہزار سات سو حرف ہین فواصل اسکے نمر ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ حجر کے یہہ ہے کہ اسمین وعید کافرون کا مذکور تھا اسمین اغلب وعدہ صحابہ کے حق مین اور تمام مومنون کے مسطور ہے اور اختتام سورہ حجر کا ساتھ ذکر موت کے تھا افتتاح اس سورہ نحل کا ساتھ ذکر قیامت کے ہوا اور موت اور قیامت مین بے شک مناسبت ہے

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ آیا حکم اللہ کا یعنے نزدیک پہنچا فرمان الٰہی بقیام قیامت یا بعذاب کفار پس مت جلدی کرو اسکو سمجھ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے قایم ہونیکی یا عذاب دنیا مین آنیکی وعید فرماتے تھے معاندون نے کہا جلد دکھاؤ وہ مین جو کہتے ہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ شتابی مت کرو انھون نے کہا کہ تمھارا کہنا اگر واقع ہوگا تو شریک حق کے ہماری مدد کرکے چھوڑا وینگے جناب الٰہی نے ارشاد کیا کہ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہے اللہ اور برتر اس چیز سے کہ وہ شریک لاتے ہین **نظم** نہ اسکا ہوا ہے نہوگا شریک ؛ کہ ذات اسکی ہے وحدہ لاشریک ؛ عذاب اوسکا آتا ہے جب پہنچے کہین ؛ وہ ٹالے سے دم بھر ٹلتا نہین يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ اتارتا ہے فرشتون کو ساتھ وحی کے یا قرآن کو یا روح کو یعنے ساتھ اس علم کے کہ زندہ کرتا ہے دلکو تبیان مین ہے کہ کوئی فرشتہ نہین اترتا مگر ساتھ اسکے روح ہوتی ہے نگہبان اسکی جیسے آدمیون کے نگہبان حفظہ ہین اور اتارتا ہے مِنْ اَمْرِهٖ حکم اپنے سے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اوپر جسکے چاہتا ہے بندون اپنے سے کہ لیاقت نبوت کی رکھتے ہین اوپر زمین کے ملائکہ سے انبیا کو کہتا ہے اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ یہہ کہ ڈرو ساتھ اسبات کے اور آگاہ کرو خلق کو یہہ کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر مین کہ خالق اور رازق سبکا ہون پس ڈرو مجھسے اور سوا میرے کسیکو مت پوجو **بیت** بندگی میری کر دین ہون خدا ؛ دوسرا مین اور نہین ہے دوسرا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو ساتھ حکم درست کے یا حکمت کے یا واسطے بیان حق کے تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ برتر ہے خدا اس سے کہ شریک لاتے ہین خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ پیدا کیا انسان کو نطفے سے کہ جماد بے حس ہے اور شکل صورت دیکر فہم عقل عنایت کیا پس ناگہان وہ جھگڑنیوالا ہے ظاہر یعنے جھگڑتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی بات دلیل سے ثابت کرے مراد اس سے ابی بن خلف ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین استخوان کہنہ آدمی کی لاکر کہنے لگا کہ من يحيي العظام وهي رميم حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وہ پہلے جماد محض تھا ہمنے اسکو حس اور نطق دیا اب ہم سے مجادلہ کرتا ہے نہین سمجھتا کہ جو اول بار پیدا کرنے پر قادر ہے اعادہ کرنا اسکو کیا دشوار ہے وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا اور چارپایون کو پیدا کیا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ واسطے تمھارے بیچ اسکے پوشش ہے گرم کرنیوالی یعنے لباس پشمین دافع سردی اور فائدے ہین دودھ اور کرائے اور سواری اور تجارت کے اور اسمین سے کھاتے ہو وہی دودھ گھی مکھن یا گوشت اور چربی اور کھانا سوا چارپایون کے جیسے پرندون کا اور شکار بحری اور بری کا گویا غیر معتد بہ ہے وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ اور واسطے تمھارے بیچ ان چارپایون کے زیب و زینت ہے گھر کی جسوقت کہ شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب صبح کو چرانے کو نکالتے ہو سمجھ لیجئے کہ لانے کو مقدم کیا اوپر لیجانیکے حالانکہ لیجانا پہلے ہی لانے سے اسواسطے کہ وقت لانیکے جمال زیادہ تر ہے کہ آب و گیاہ سے سیر ہوکر خوش آتے ہین اور جانیکے وقت بھوکھے پیاسے

جاتے ہیں اور غم جدائی کا بچوں کے کھاتے ہیں وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اور اٹھا لیجاتے ہیں بوجھ
تمھارے اسباب کے یا بدنوں کے طرف کسی شہر کے کہ نتھے تم پہنچنے والے اسکے وہ اسباب لیکر یا پیادہ مگر ساتھ آدھی جانوں کے یعنے ساتھ بڑے
رنج اور سختی کے مر مر کے وہاں پہنچتے ہو یہہ مکے والوں کو کہا کہ تجارت کے واسطے مال اسباب لیکر کسی شہر کو شام اور یمن کے نہ پہنچتے تم مگر ساتھ
بڑی مشقت کے پس اللہ تعالیٰ نے نعمت انعام کی تمکو انعام کی اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تمھارا شفقت کرنیوالا ہی کہ نعمت
دی بے خدمت مہربان ہی کہ چار پائے پیدا کر کر مشکل کام تمہر آسان کر دئے وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً اور پیدا کئے
گھوڑے اور خچر اور گدھے تو کہ چڑھو اونپر اور آرایش کرو اپنی ساتھ انکے آرایش کرنا کر وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور پیدا کرتا ہی جیسے انھیں پیدا کیا
اس چیز کو کہ نہیں جانتے تم حشرات اور ہوام اور طیور اور جانوران آبی سے بعضوں نے کہا ہی کہ مراد بہشت کی نعمتیں ہیں یا ملائکہ حافات اور صفات
ہیں یا مخلوقات ماورای کوہ قاف لباب میں ہی کہ سکوت اسکی تفسیر سے کہ اللہ فرماتا ہی مالا تعلمون اولیٰ ہی وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ اور
اوپر اللہ کے پہنچتی ہی سیدھی راہ یا اوپر اوسکے ہی بیان راہ راست کا کہ موصل بحق ہی یا اسپر ہی اقامت راہ مستقیم کی نہ بطریق وجوب بلکہ براہ فضل
اور رحمت یا اوسی کو ہی راہ حق یعنے دین اسلام وَمِنْهَا جَآئِرٌ اور بعضے ان میں سے کج ہیں کہ مقصود کو نہیں پہنچتی یعنے مال کافروں کی اہل ہوا اور
بدعتوں کی سمجھ لیجئے کہ راہ نیک کی اضافت طرف اللہ کے کی اور راہ بد کی نکی واسطے شرایط ادب کے جیسے خالق خنازیر کہنا ادب سے دور ہی
اگرچہ سب اسیکی پیدایش ہیں وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ اور اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا تمکو سب کو اور توفیق رفیق کر کر بقصد سبیل کہ دین
اسلام ہی پہنچاتا هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وہی جسنے اُتارا آسمان سے پانی یا بادل سے یا آسمان سے بادل پر یا
بادل سے زمین پر واسطے تمھارے اسمین سے پینا ہی وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ اور اسمین سے درخت ہیں یعنے گھاس کہ بیچ اسکے چراتے ہو
چارپایوں اپنے کو يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اُگاتا ہی واسطے تمھارے ساتھ آب باران
کے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انگور اور بعضے سب میوئن سے کہ دنیا میں ممکن نہیں کیونکہ سب میوے نہیں مگر بہشت میں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق ہی بیچ اس اگانے گھاس اور دانے کے البتہ نشانی روشن اوپر قدرت اور حکمت حق کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے
ہیں اور سوچتے ہیں کہ دانہ زمین میں پڑتا ہی اور پانی میں بھیگنے سے گل کر نیچے اور اوپر پھٹ نکلتا ہی تلے جڑیں اور پر شاخیں پھیلتی ہیں پھر
پھول اور پھل لاتا ہی ہر پھول کا رنگ اور بو علیحدہ اور ہر پھل کا لون اور طعم جدا ہوتا ہی اور یہہ اختلاف نہیں مگر فعل اسی فاعل مختار حضرت
آفریدگار کا ہی **بیت** دیکھہ گوناگون متاع دہر گل اور بار تو + رافتاکرد بد فعل فاعل مختار تو + وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا واسطے نفع تمھارے رات کو بجہت آسایش اور دن کو برائے آرایش کہ اسمین آرام کرو اور
اسمین بہشت کا سر انجام کرو اور آفتاب کو واسطے میوں اور کھیتوں کے کہ اسکی تابش سے روز بروز پختہ ہوں اور تم کھاؤ اور پیچو اور ماہتاب
کو کہ مہینے اور برس معلوم کرو اور کاروبار دنیا اور دین بجا لاؤ اور ستارے بھی مسخر ہیں واسطے پہچاننے راہوں کے ساتھ حکم اللہ کے کہ پروردگار
سب کا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ ترجمہ موافق قراءت حفص کے ہی کہ چار لفظوں کو منصوب ساتھ مفعولیت کے پڑھا ہی اور قمر پر وقف کیا ہی
اور والنجوم کو مرفوع پڑھا ہی مبتدا ٹھہرا کر اور مسخرات کو خبر اور بعضے قاریوں نے قمر پر وقف نہیں کیا اور سب پانچوں الفاظ کو مفعول
سخر کا ٹھہرا کر منصوب پڑھا ہی اور مسخرات کو مصدر یا حال کہا ہی اور بعضوں نے دو لفظوں کو یعنے لیل و نہار کو منصوب ساتھ مفعولیت
سخر کے پڑھا ہی اور وقف کر کر باقی شمس اور قمر اور نجوم کو مبتدا اور مسخرات کو خبر کیا ہی اور تینوں کو مرفوع پڑھا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیاں ہیں وحدانیت حق کی واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا
اَلْوَانُهٗ اور دوسرے مسخر کیا اس چیز کو کہ پیدا کیا ہی واسطے نفع تمھارے کے بیچ زمین کے مطاعم اور مشارب اور ملابس اور مراکب
اور مانند اسکے سے در انحال کہ مختلف ہیں رنگتیں اور شکلیں اور قسمیں انکی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہی

اوپر وحدانیت صانع حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ
حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا اور اللہ وہ ہی جسنے مسخر کیا دریا کو تو کہ کھاؤ اسمین سے گوشت تازہ شکار مار کر اور نکالو اسمین سے گہنا یعنے وہ چیز کہ جسسے گہنا
بنتا ہی جیسے موتی اور مونگا کہ پہنتے ہو اسکو سمجھ لیجیئے کہ زیور واسطے نسا کے ہی اور جو زینت نسا کی واسطے رجال کے ہی اسواسطے زیور پہننے کی نسبت
طرف انکے کی وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو پانی پھاڑنیوالی بیچ دریا
کے اور مسخر کیا دریا واسطے تمھارے اسواسطے تو کہ کشتیون مین سوار ہو کر سو واسکے سے کہ سبب کشایش رزق کا ہی اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اوپر
نعمت تسخیر دریا کے اور ترتیب کشتی کے کیونکہ بڑی نعمت ہی کہ مہالک کو سبب منافع کیا کشف الاسرار مین ہی کہ حقتعالی نے ظاہر مین بیچ زمین کے دریا
پیدا کئے جیسے قلزم اور عمان اور محیط اور سوا انکے اور واسطے عبور کرنیکے اوپر اونکے کشتیان مقرر فرمائین اور باطن مین بیچ نفس آدمی کے دریا بنائے
جیسے دریائے شغل اور غم اور حرص اور غفلت اور تفرقہ اور واسطے عبور کے انپر کشتیان تعین کین جو کوئی کشتی توکل مین بیٹھا دریائے شغل سے
ساحل فراغت کو پہنچا اور جو کوئی کشتی رضا مین سوار ہوا بحر غم سے ساحل فرح پر جا لگا اور جو کوئی کشتی قناعت مین در آیا لجہ حرص سے ساحل زہد پر
جا اُترا اور جو کوئی کشتی ذکر مین چڑہا عمان غفلت سے ساحل آگاہی پر جا ٹھہرا اور جو کوئی کشتی توحید مین متمکن ہوا قلزم تفرقہ سے ساحل جمعیت
پر اتر آیا **نظم** تفرقہ کثرت ہی اور وحدت ہی جمع ٭ محفل دلمین تو کر روشن یہہ شمع ٭ لا سے پہلے دو جہان کو نیست کر ٭ بزم الا اللہ مین تا
ہو گذر ٭ کرکے ترک اپنی خودی کو را فنا ٭ یا خدا ہو یا خدا ہو یا خدا ٭ وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ اور پیدا کئے اور ڈالے بیچ
زمین کے پہاڑ بڑے تا نہ ہل جاوے ساتھ تمھارے حدیث مین ہی کہ جب اللہ تعالی نے زمین پیدا کی پانی پر جنبش مین تھی فرشتون نے کہا کہ یہہ
قرارگاہ کسیکی نہ ہوسکیگی حق سبحانہ نے پہاڑ پیدا کئے تا قرار پکڑے تیسیر مین ہی کہ صاعدیائیل فرشتے کو پیدا کرکے کہا کہ پاؤن زمین پر رکھہ اسکی
گرانی پاسے قرار پکڑ گئی پھر پہاڑون کو میخ زمین کا کیا وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور پیدا کین بیچ زمین کے نہرین مثل سیحون اور
جیحون اور دجلہ اور فرات کے اور رستے ایک مکان سے دوسرے مکان کو تو کہ تم راہ پاؤ طرف منازل اور مقاصد اپنے کے وَعَلَامَاتٍ اور پیدا
کین نشانیان رستون کی واسطے چلنے والون کے ٹیلون اور پہاڑون سے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ اور ساتھہ ستارون کے جیسے ثریا اور بنات
النعش اور فرقدین ہین وہ یعنے قریش خشکی اور تری مین راہ پاتے ہین اگرچہ سب مسافر تارون سے رستہ معلوم کرتے ہین لیکن یہہ مشہور تھے
گرمی سردی کے سفر کرنے مین بہ نسبت اورون کے ستارہ شناسی مین زیادہ ہی تھے أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ آیا پس جو شخص کہ پیدا کرتا ہی
اُن سب مخلوق کو کہ مذکور ہوئے مانند اسکے ہی کہ نہین پیدا کرتا یہہ انکو ارشاد ہوا ہی جو عزیر اور عیسی اور ملائکہ اور اصنام کو پوجتے ہین خالق ساتھہ
مخلوق کے کچھہ مشابہت نہین رکھتا پھر عاجز کو ساتھہ قادر کے شریک کرنا نہایت جہل اور کمال عناد ہی أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے
تو کہ باز رہین فساد اعتقاد اپنے سے وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی کہ تمھین دین ہین نہ پورا گن سکو انکو **بیت**
گنون تو کیونکہ گنون ہین حصار سے باہر ٭ کہ نعمتین ہین خدا کی شمار سے باہر ٭ اور جو گننے سے نعمتون کے عاجز ہو پس کسطرح شکر انکا بجا لاؤگے **بیت**
جو احصائے نعمت سے عاجز ہو تم ٭ تو شکر اسکا کیونکر بجا لاؤگے إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ البتہ بخشنے والا ہی اگر ادائے شکر مین تقصیر واقع
ہو مہربان ہی کہ تقصیر شکر سے نعمت بند نہین کرتا وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ اور اللہ جانتا ہی جو کچھہ چھپاتے ہو تم عقاید سے اور
جو کچھہ ظاہر کرتے ہو تم اعمال سے وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ اور وہ الہ باطلہ جنکو پکارتے اور عبادت
کرتے ہین کفار مکے کے سوا خدا کے نہین پیدا کرتے کسی چیز کو یعنے نہین پیدا کرسکتے اور کیونکر پیدا کرین اور حال یہہ ہی کہ وہ پیدا کئے جاتے
ہین اور جو کوئی مخلوق ہی محتاج ہی وجود مین دوسرے کا اور محتاج ممکن ہی اور خالق واجب الوجود پس لائق شرکت حق کے نہین أَمْوَاتٌ
غَيْرُ أَحْيَاءٍ وہ باوجود مخلوقیت کے مردے ہین نہین زندے پتھر ہین نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ اور
نہین جانتے کہ کب اٹھائے جاوینگے وہ یا پوجنے والے انکے پس جب وقت بعث اپنے کا اور غیر کا نہین جانتے تو جزا کیونکر دے سکینگے اپنے

پجاریون کو اور معبود کو چاہیے کہ اپنے بندون کا حشر جانے اور جزا دینے کی طاقت رکھے لکھا ہی کہ دن قیامت کے بتون مین جان ڈالکر اٹھاوینگے
تو کہ اپنے پجاریون سے کہین اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود تمھارا معبود ایک اور یگانہ ہی فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ
پس جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے یعنے تصدیق بعث کی نہین کرتے دل اونکے منکر ہین اور وہ سرکشی تکبر کرنیوالے ہین قبول ایمان سے یا
متابعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ یہہ کہ اللہ جانتا ہی جو کچھہ کہ چھپاتے ہین کینہ پیغمبر سے اور جو کچھہ
ظاہر کرتے ہین دشمنی اور لڑائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ تحقیق وہ نہین دوست رکھتا تکبر کرنیوالون کو کہ توحید
خدا اور تصدیق پیغمبر سے سرکش ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور جب کہا جاتا ہی واسطے متکبرون کے کیا چیز اتاری ہی پروردگار تمھارے
نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتے ہین کہانیان ہین پہلون کی اور اس بات سے لوگون کو گمراہ کرتے ہین سو حقتعالی نے فرمایا
کہ یہہ عمل انکا اسواسطے ہی لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ تو کہ اٹھاوین بوجھہ اپنے گناہون کے
پورے دن قیامت کے اور بعضے گناہون ان لوگون کی سے کہ گمراہ کرتے ہین انکو بغیر علم کے یعنے عذاب اپنے کفر کا پورا اٹھاوین اور عذاب اس
قوم کا کہ جہل اور نادانی سے جنکو گمراہ کیا ہی موافق اضلال کے لین اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ خبردار ہو برائی ہی جو بوجھہ کہ وہ اٹھاتے ہین ؏
قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ تحقیق مکر کیا ان لوگون نے کہ پہلے تھے والون سے
تھے ساتھہ قصد اور تکذیب انبیا کے پس آیا فرمان اللہ کا خرابی عمارت انکے کو جڑونکے یا ستون کے طرف سے پس گر پڑے چھت اوپر انکے سے یعنے پہلے
چھت گرے پھر دیوارین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے "لاٹ نمرود مردود کی ہی کہ بابل مین پانچ ہزار گز کی لنبی دو فرسنخ کی چوڑی آسمان پر چڑھنے کو
بنائی تھی جب تیار ہوئی باد کو حکم ہوا اُسنے بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا ہر اسکا دریا مین جا رہا اور گھرون پر نمرودیون کے گر پڑی اور ایک آواز مہیب
ہوئی زبانین برہم ہوگئین سخن مختلف بولنے لگے لکھا ہی کہ ہر قوم جدی زبان مین بات کرتے تھے کہ دوسری قوم والے نہین سمجھتے تھے پہلے
زبان نمرودیون سب کی زبان سریانی تھی پھر بہتر زبانین مختلف عالم مین رواج پاگئین پس حقتعالی خبر دیتا ہی کہ مکر کیا تھا نمرود اور اتباع
اسکے نے پہلے اہل مکہ سے اور حکم کیا ہمنے خرابی عمارت انکے کا وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ اور آیا انکے پاس عذاب اس جگہہ سے
کہ نہین جانتے تھے یا ایسے مقام سے کہ توقع نہین رکھتے تھے مراد اس عذاب سے مسلط ہونا مچھر و نکا ہی لشکر نمرود پر لکھا ہی کہ ایک مچھر لنگڑا
سوراخ بینی سے دماغ نمرود مین جاکر چار برس رہا ہمیشہ مطرقہ سر پر اسکے لگاتے تھے فی الجملہ اُس سے آرام آتا تھا بیت رافت ایسا ہی
زبردست ہی وہ قادر پاک ✽ پشہ لنگ سے نمرود کو کرتا ہی ہلاک ✽ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ پھر دن قیامت کے رسوا کریگا انکو یا عذاب
کریگا ساتھہ آتش کے جیسا کہ دنیا مین معذب کیا لاٹ گرا کر اور مچھرون کو مسلط کر کر وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ
اور فرماویگا اللہ تعالی اسدن کہان ہین شریک میرے جو کہ تھے تم جھگڑتے پیغمبر اور مومنون سے بیچ شان انکی کے قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کہینگے وہ لوگ کہ دیئے گئے تھے علم یعنے پیغمبر اور فرشتے یا دانا کہ خلق کو طرف توحید کے بلاتے
تھے تحقیق رسوائی آج کے دن اور برائی اوپر کافرون کے ہی الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وہ کافر جو قبض کرتے تھے روحوت
انکی کو فرشتے اس حالت مین کہ وہ ظلم کرتے تھے جانون اپنی کو ساتھہ کفر کے اور جب موتکا معاینہ کرلیا فَاَلْقَوُا السَّلَمَ پس ڈالی انھون نے
صلح اور اقرار کیا ربوبیت اور وحدانیت حق پر یا گردن رکھی اور کہا مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ اور نہین کرتے ہم کچھہ برائی کفر اور ظلم سے یعنے
شرکت اور معصیت کے منکر ہونگے پس حقتعالی فرماویگا بَلٰٓى یونہین ہی یعنے کافر تھے اور معصیت کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھہ اسچیز کے کہ ہو تم کرتے اور اسکا بدلا دیگا اور بدلا یہی ہی کہ کہیگا فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا پس داخل
ہو دروازون دوزخ کے بیچ در انحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اسکے فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس البتہ بری ہی جگہہ تکبر کرنیوالون کی
روضہ مین لکھا ہی کہ احبار عرب نے موسم حج مین کچھہ لوگ مکے کو بھیجے تو کہ خبر حضرت کی تحقیق کر کر لاوین انھون نے آکر کفار سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم پر کیا چیز اتری ہی کفار نے کہا کہ قصے ہین پہلون کے وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور کہا گیا واسطے ان لوگون کے کہ بچتے ہین
شرک سے یعنے مومنون سے پوچھا گیا کیا چیز اتاری ہی پروردگار تمہارے نے قَالُوا خَيْرًا کہا انھون نے کہ نیکی یعنے قرآن کہ جامع نیکیون کا اور
خوبیون کا ہی دنیا اور دین کے لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ واسطے ان لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین قول فعل مین یا پڑھتے
ہین لا اله الا الله محمد رسول الله بیچ اس سرای دنیا کے بدلا بھلائی ہی کہ قتل اور لوٹنے سے بچتے ہین عزت اور حرمت پاتے ہین فتح یاب
ہوتے ہین وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ اور البتہ ثواب انکو سرائے آخرت مین بہتر ہی اس سے وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ اور البتہ اچھا ہی گھر
پرہیزگارونکا بہشت لکھا ہی کہ نیک سرای ہی وہ دنیا کہ جسمین تیاری آخرت کی کرین نظم من کلم نادرہ وفاخرہ ؛ دنیا ہی لیس مزرعۃ الآخرۃ
آج تو کھیت اپنے کو جوت اور ربو ؛ تاکہ نہ فردا تجھے ارمان ہو ؛ بویا نہ ہوئیگا تو کاٹیگا کیا ؛ غیر حسرت نہ کچھ ہاتھ آئیگا ؛ جَنَّاتُ
عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ گھر پرہیزگارون کا بہشتین ہمیشگی ہین کہ قیامت کو داخل ہونگے
ان مین چلتے ہین نیچے منازل انکے کے نہرین واسطے انکے ہی بیچ بہشتون کے جو چاہین اگر کوئی سوال کرے کہ شاید بہشتی درجے انبیا کے اور
منازل اولیا کے اور مراتب شہدا چاہین تو جواب انکا یہہ ہی کہ بہشت مین غبطہ اور حسد نہین کہ موجب اس تمنا کا ہو بلکہ ہر ایک بہشتی جس
مقام مین کہ ہی راضی ہی كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اسی طرح جزا دیتا ہی اللہ پرہیزگارون کو جو لوگ کہ قبض کرتے ہین روحون انکی کو فرشتے اس حالت مین کہ پاکیزہ ہین شرک
اور عصیان سے یا خوشوقت ہین ساتھ اسکے کہ خوشخبری دیتے ہین فرشتے اور تعظیم کہتے ہین سلامتی ہی اوپر تمہارے یا سلام خدا کا ہو تمپر
یا فرشتے سلام کرتے ہین اور بعد سلام کے کہتے ہین کل کہ مبعوث ہو داخل ہو بہشت مین بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے نیکیان اور بھلائیان
هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ نہین انتظار کرتے کافر مگر یہہ کہ آوین انکے پاس فرشتے روح قبض کرنیوالے
یا آوے حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب ہلاکت انکی کے كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کہ یہہ شرک اور تکذیب کرتے ہین اسیطرح
کیا تھا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور انکو پہنچا جو کچھ کہ پہنچا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہین ظلم کیا انکو اللہ نے
ساتھ ہلاک ہونے انکے کے ولیکن تھے وہ ساتھ کفر اور معصیت کے جانون اپنی پر ظلم کرتے فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ
مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ پس پہنچی انکو بحکم عدل سزا ان برائیونکی کہ کئیین تھین انھون نے اور گھیر لیا انکو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا
کرتے یعنے عذاب موعود سے وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ
دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ اور کہا ان لوگون نے جو شریک لاتے ہین اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم سوا اسکے کسی چیز کی ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ
حرام کرتے ہم بن حکم اسکے کسی چیز کو بحیرہ اور سایبہ وغیرہ ہمارے سمجھہ لیجئے کہ یہہ بات کفار ٹھٹھے سے کہتے تھے نہ صفائی باطن اور خلوص
عقیدت سے حسین بن فضل نے کہا کہ اگر کفار تعظیم اور اجلال معرفت حق سے یہہ کلام کرتے حق تعالی عیب انکا نفرماتا كَذَٰلِكَ فَعَلَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کفار مکہ کرتے ہین اسیطرح کیا تھا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے شرک اور تکذیب اور تحریم حلال کی اور تحلیل
حرام کی فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس نہین ہی اوپر پیغمبرون کے مگر پہنچا دینا ظاہر وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہی ہمنے بیچ ہر ایک امت کے ایک پیغمبر جیسے تجھہ کو اس امت پر بھیجا اور فرمایا ہی
ہمنے سب کو کہ قوم اپنی کو کہین یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور ایک کنارے رہو اور بچو پرستش اصنام سے سمجھہ لیجئے کہ سوا خدا کے جسکو پوجو وہی طاغوت
ہی فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ پس بعضے انمین سے وہ تھے کہ راہ دکھائی انکو اللہ نے اور توفیق ایمان کی
دی اور بعضے انمین سے وہ شخص ہین کہ ثابت ہوئی اوپر انکے گمراہی فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ پس
سیر کرو ای مشرکو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیوالونکا یعنے دیار عاد اور ثمود پر جاؤ دیکھو عبرت سے تاکہ ظاہر ہو تمپر کہ جو کوئی

ایسا کریگا اسی طرح ہلاک ہوگا جیسے یہہ ہوئے اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی هُدٰهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اگر
حرص کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہدایت انکی کے پس تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتا اس شخص کو کہ گمراہ کیا اونہین واسطے گمراہون کے کوئی مدد
دینے والون سے کہ عذاب دور کرے اُنسے لکھا ہی کہ ایک مومن واسطے تقاضے قرض اپنے کے کسی کافر کے گھر گیا تھا آپسمین گفتگو ہوئی مومن نے
کہا قسم اس خدا کی کہ بعد موت کے نفع اسکے کا امیدوار ہون کافر نے کہا تو بعد مرنیکے زندگی کی امید رکھتا ہی اسنے کہا ہان کافر نے سخت
قسم اپنے مذہب کے موافق کھا کر کہا کہ کوئی بعد موت کے نہین جینے کا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ
مَنْ یَّمُوْتُ اور قسم کھائی اُنھون نے ساتھ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ نہ اٹھاویگا اللہ تعالی اس شخص کو کہ مرجاتا ہی بَلٰی
ایجاب ہی بعد نفی کے یعنے اٹھاویگا انکو وعدہ کیا ہی اللہ نے وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ وعدہ کرنا کر کہ
اوپر اسکے ہی پورا کرنا اسکا ثابت ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ حقتعالی اوٹھاویگا تو کہ بیان کرے واسطے
انکے اس چیز کو اختلاف کرتے ہین بیچ اسکے امور بعث اور حشر کے سے وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّهُمْ کَانُوْا کٰذِبِیْنَ اور تو کہ جانین وہ
لوگ کہ کافر ہوئے یہہ کہ وہ ہین جھوٹھے انکار قیامت مین اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ سوا اسکے نہین کہ کہنا
ہمارا واسطے کسی چیز کے جب ارادہ کرتے ہین ہم پیدا کرنے اسکے کا یہہ ہی کہ کہتے ہین ہم اسکو ہو پس ہو جاتی ہی حاصل یہہ ہی کہ ہمارا پیدا کرنا مادے اور
مدد پر موقوف نہین پس پہلے جو بے مادہ قدرت پیدا کرنیکی رکھے اعادہ اس شئی کا باوجود مادے کے اسپر کیا مشکل ہو **بیت** جو کہ پہلے
عدم سے لایا ہی ٭ مشکل اسکو اعادہ پھر کیا ہی ٭ وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا اور جن لوگون نے کہ وطن چھوڑا
بیچ ادا کرنے حق حقتعالی کے اور واسطے رضا اسکی کے پیچھے اس سے کہ ظلم کئے گئے مراد اس سے وہ صحابہ ہین کہ قریش کے ہاتھ سے ستم پاکر حبشہ کو
ہجرت کر گئے تھے حقتعالی نے وعدہ فرمایا کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً البتہ جگہہ دیوینگے ہم انکو بیچ دنیا کے اچھی یعنے مدینہ منورہ اور
بعضون نے کہا ہی کہ غنیمت نیک وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ اور البتہ ثواب آخرت کا انکو بڑا ہی مال غنیمت سے کہ دنیا مین ملتا ہی لکھا ہی کہ
امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مہاجرون کو کچھہ دیتے تھے کہتے تھے کہ خدا تمھین اسمین برکت دے یہہ وہ ہی جو وعدہ کیا ہی اللہ تم کو
دنیا مین اور ذخیرہ واسطے تمھارے آخرت مین افضل ہی لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے کفار جانتے کہ عنایت الٰہی مہاجرون پر دونون
جہان مین ہی البتہ موافقت کرتے ساتھہ انکے ایمان اور ہجرت مین یا اگر مہاجر جانتے زیادہ کرتے جہد اور صبر اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ
یَتَوَکَّلُوْنَ مہاجر وہ ہین جنھون نے صبر کیا مفارقت وطن اور ایذا کفار پر اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین اور اپنے سب کام
اللہ کو سونپ دیتے ہین لکھا ہی کہ قریش کہتے تھے کہ خداتعالی بزرگتر ہی اس سے کہ آدمی کو پیغمبری پر بھیجے بلکہ فرشتے کو مبعوث کرے تو کہ خلق کو
دعوت طرف اسکے کرے وہ قول انکے مین یہہ آیت اتری کہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ اور نہین بھیجے پہلے تجھہ سے مگر مرد
آدمی کہ فرشتون کی زبانی وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بصیغہ غایب مجہول بھی قراءت ہی اور حاصل یہہ ہی کہ مشیت الٰہی اسی پر جاری
ہی کہ بشر کو رسالت پر بھیجے نہ ملک کو فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس سوال کرو اہل کتاب سے یعنے علما انکے سے اگر
ہو تم نہین جانتے تو کہ جانو کہ انبیاے گذشتہ سب بشر تھے مبعوث ہوئے تھے امتون پر بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ساتھہ معجزون روشن کے اور
کتابون لکھی ہوئی کے وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ اور اتارا ہمنے طرف تیرے قرآن کو کہ
سبب یاد حق ہی تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اتاری گئی قرآن مین طرف انکے اوامر اور نواہی سے اور تو کہ وہ فکر کرین اس مین
اور جانین کہ یہہ کلام مخلوق کا نہین اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ پس کیا نڈر ہوگئے وہ لوگ کہ مکر کرتے ہین برے واسطے ہلاک انبیا کے یا
ایذای پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ اس سے کہ دھساوے اللہ ساتھہ
انکے زمین کو مثل قارون کے یا آوے انکے پاس عذاب الٰہی اس جگہہ سے کہ نہین جانتے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر آیا اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ

یا پکڑلے انکو بیچ چلنے پھرنے انکے کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو یا ذلت کروٹ بدلنے کے جا درخواب مین فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ پس نہین وہ عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ یا پکڑلے انکو اوپر ڈرانے کے ہلاک پہلون کی سے یعنے عذاب سے پہلے لوگون کے ڈر مین اور اس ڈر مین انپر بھی عذاب اُتر آئے فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ پس تحقیق پروردگار تمھارا البتہ شفقت کرنیوالا بندون پر ہی مہربان ہی جلدی عقوبت مین انکے نہین کرتا اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ کیا نہین دیکھا کافرون نے طرف اسکے کہ پیدا کیا ہی اللہ نے ہر چیز سے پھرتے ہین سایہ اسکے سیدھی طرف سے اور بائین طرف سے سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور حالانکہ وہ ذلیل ہین اسکے آگے زاہدی مین ہی کہ اگر کافر مجھکو سجدہ نہین کرتے کیا باک ہی کہ سائے انکے مجھکو سجدہ ساتھ خشوع اور خضوع کے کرتے ہین وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ اور اللہ کے واسطے سجدہ کرتے ہین جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی علویات سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی چلنے والون سے اور فرشتے اور وہ یعنے فرشتے نہین تکبر کرتے عبادت اسکی سے تخصیص ملائکہ کی باوجودیکہ علویات مین داخل ہین واسطے تعظیم کے ہی یا واسطے طوع اور رغبت انکی کے سجدے مین اور مؤید اسیکا وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ہی يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ڈرتے ہین فرشتے عذاب پروردگار اپنے سے کہ ناگہان اُتارے اوپر انکے سے اور کرتے ہین ساتھ طوع اور رغبت کے جو کچھ کہ حکم کئے جاتے ہین سمجھ لیجیئے کہ یہان تیسرا سجدہ ہی فتوحات مین ہی کہ یہہ سجود عالم اعلیٰ اور ادنیٰ کا ہی کہ مقام ذلت اور خوف مین اللہ کو سجدہ کرتے ہین پس بندے کو چاہیئے کہ اس مقام پر یہہ دو صفتین پیدا کرکر گروہ ساجدین مین ملے بیت کرکے اپنے آپ کو رانت ذلیل ✣ خوف سے کر سجدۂ رب جلیل ✣ تنبیان مین ہی کہ سجدہ عبادت پیشانی رکھنے سے ہی زمین پر واسطے عبادت کے اور یہہ سجدہ ذوی العقول کا ہی اور سجود تذلل اور خشوع اور تسخیر غیر ذوی العقول کا ہی وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اور کہا اللہ نے مت پکڑو معبود دو اثنین واسطے تاکید کے ہی اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سوائے اُسکے نہین کہ وہ معبود ہی اکیلا یعنے وحدت لازم الوہیت ہی کیونکہ مرتبہ الوہیت شرکت کو نہین قبول کرتا چنانچہ دلایل سے ثابت ہوا ہی پس چاہیئے کہ خدا ایک ہو فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ پس مجھہ سے ڈرو سمجھ لیجیئے کہ یہان التفات غیبت سے طرف تکلم کے ہی اور یہہ ابلغ ہی واسطے ڈرانے کے وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی مخلوق اور مملوک وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا اور واسطے اسیکے ہی عبادت لازم اور واجب یا دین پسندیدہ یا جزائے دایم غیر منقطع یعنے ثواب مطیع کا اور عقاب عاصی کا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ کیا پس غیر خدا کے سے ڈرتے ہو اور حال یہہ ہی کہ ضار اور نافع غیر اسکے نہین وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ اور جو کچھ ساتھ تمھارے پہنچا ہی نعمت سے جیسے صحت اور غنا پس اللہ کے طرف سے ہی ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ پھر جب لگتی ہی تمکو سختی جیسے مرض اور قحط اور فقر پس طرف اسیکے فریاد کرتے ہو ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ پھر جب کھول دیتا ہی سختی کو تم سے ناگہان ایک فرقہ تم مین سے یعنے کفار سے ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین محقق کہتے ہین کہ شرک یہان بملاحظہ اسباب ہی کہ غافل اس فاعل حقیقی سے ہوکر وصول عطا اور حصول بلا مین نسبت طرف اسباب کے کرتے ہین نظم ضار و نافع حق تعالیٰ ہی ولا ✣ ہی اسی سے کلہم منع وعطا ✣ جانب اللہ سے ہی شر و خیر ✣ کرتے ہین مشرک اُسے نسبت بغیر ✣ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ تو کہ کفر کرین ساتھ اس چیز کے کہ دی ہی ہمنے نعمت اور کشف محنت سے فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس اٹھاؤ فائدہ یہہ امر تہدید کا ہی یعنے ای کافرو چند روز دنیا مین فائدہ اٹھالو پس جلد جانوگے آخر کام اپنے کو سمجھ لیجیئے کہ یہہ سخت تر وعید ہی کافرون کو وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اس چیز کے کہ نہین جانتے یعنے بتون کو کہ علم نہین رکھتے ایک حصہ اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو کھیتیون اور چارپایون سے چنانچہ سورہ انعام مین گذرا ہی وجعلوا للّٰہ مما ذرا من الحرث والانعام نصیبا الآیۃ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ قسم ہی اللہ کی البتہ سوال کئے جاؤگے قیامت کو اس چیز سے کہ تھے تم باندھ لیتے کہ بت خدا ہین یا حصہ کھیتیون اور چارپایون مین انکا شہراتے تھے وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ

اور مقرر کرتے ہیں واسطے خدا کے بیٹیاں بنی خزاعہ اور بنی کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے دختران خدا ہیں اور بنو ملیح کہتے تھے کہ حق تعالیٰ نے جن سے
بیاہ کیا ملائک پیدا ہوئے سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ پاک ہے اللہ ان باتوں سے جو وہ کہتے ہیں اور واسطے انکے ہے جو کچھ کہ چاہتے ہیں اولاد
وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ اور جب خبر دیا جاتا ہے ایک انکا ساتھ پیدا ہونے دختر کے ہو جاتا ہے منہ اسکا
کالا اندوہ اور شرمندگی سے درمیان قوم کے اور وہ بھرا ہوتا ہے غصے سے اپنے جورو پر کہ کیوں بیٹی لائی يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ
مَا بُشِّرَ بِهٖ چھپتا پھرتا ہے لوگوں سے بدی اور ناخوشی اس چیز کی سے کہ خبر دیا گیا ہے ساتھ اسکے اور فکر میں ہوتا ہے اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ
اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ آیا رکھے اسکو اوپر ذلت کے یا گاڑے اسکو زندہ بیچ مٹی کے جیسے بنو تمیم اور بنو نضر کرتے ہیں اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ
خبردار ہو برا ہے جو کچھ کہ حکم کرتے ہیں مشرک یعنے دختر کی انکے آگے کچھ قدر اور حرمت نہیں اور پھر جناب حضرت حق کو اسکی نسبت کرتے ہیں لِلَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ گھر آخرت کے صفت بد ہے یعنے حاجت زن اور فرزند اور کراہت
بیٹی کی اور جیتے اسکو گاڑ دینے کی وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى اور واسطے اللہ کے ہے صفت بلند یعنے بے پروائی اور پاکی جورو اور بچوں سے وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ع اور وہی غالب اور قادر ہلاک کفار پر حکم کرنیوالا ساتھ مہلت انکے کے اجل تک وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا
تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور اگر پکڑے اللہ کافروں کو ساتھ ظلم انکے کے نہ چھوڑے اوپر زمین کے کوئی چلنے والا
ساتھ شامت کفر کے اور لیکن ڈھیل دیتا ہے انکو ایک وقت مقرر تک کہ واسطے موت اور عذاب انکے کے ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ پس جب آویگا وقت مقرر انکا واسطے عذاب کے یا موت کے نہ پیچھے رہینگے ایکساعت اس سے اور نہ پہلے چلینگے
ایکساعت اس سے بلکہ معذب ہونگے یا مر جاوینگے اسی دم وقفہ لینے نہیں دینے کی اجل ایک ساعت وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ
اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ ناخوش کہتے ہیں واسطے اپنے یعنے بیٹیاں یا شرکت سرداری
میں اور بیان کرتے ہیں زبانیں انکی جھوٹھ یہہ ہے کہ واسطے انکے بہشت ہے لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ نہیں شک یہہ کہ
دن قیامت کے واسطے انکے آگ ہے اور یہہ کہ وہ آگے جلائے گئے ہیں آتش دوزخ میں سمجھ لیجیے کہ بعد مذمت مشرکوں کے واسطے تسلی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتا ہے تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق بھیجا تھا
ہمنے پیغمبروں کو طرف امتوں کے پہلے تجھ سے پس زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے کو تو کہ جھٹھایا انھوں نے انبیا کو فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس شیطان دوست انکا ہے آجکے دن یعنے تیرے زمانے کے کافروں سے دوستی رکھتا ہے اور اسیطرح عمل کو انکے نظروں
میں آرایش دیتا ہے تو کہ یہہ تجھ کو جھٹھاتے ہیں اور واسطے شیطان اور جھٹھانیوالوں کے دن قیامت کے عذاب دردناک ہے وَمَآ اَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور نہیں اتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو مگر
اسواسطے تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگوں کے وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہیں بیچ اسکے یعنے اللہ کی وحدانیت اور احوال قیامت میں اور نہیں "
اتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو مگر واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اسپر وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا ساتھ پانی کے زمین کو پیچھے موت اسکی کے یعنے تازہ
کیا زمین کو مینہ سے بعد پژمردگی کے یا اللہ نے اتارا آسمان سے قرآن کو کہ سبب حیات کا مومنوں کے ہے پس زندہ کیا ساتھ اسکے دلہائے
مردہ کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانی ہے ظاہر واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہیں
بگوش انصاف وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور تحقیق واسطے تمھارے بیچ وجود چارپایوں کے البتہ عبرت ہے یا دلالت ہے کہ
ساتھ اسکے عبور کرو جہل سے طرف علم کے اور دریافت کے نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا
لِّلشّٰرِبِيْنَ پلاتے ہیں ہم تمکو اس چیز سے کہ بیچ پیٹوں انکے کے ہے درمیان سے گوبر کے اور لہو کے دودھ خالص آسانی سے حلق میں

گذرنے والا واسطے پینے والوں کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چارپائے گھاس کھاتے ہیں پیٹ میں جاکر انکے پکتا ہی پھر تین طبقے پیدا
ہوتے ہیں نیچے کا گوبر درمیان کا دودھ اوپر کا خون پس لہو رگوں میں جاری ہوتا ہی اور دودھ پستان میں جاتا ہی اور گوبر اپنے مخرج سے
باہر آتا ہی سمجھ لیجئے کہ پیدا کرنے میں دودھ کے خار و گیاہ سے اور نکالنے میں اسکے ساتھ اس صفا اور لطافت کے گوشت اور لہو سے **بیت**
آیینۂ حکمت الٰہی ہی ÷ قدرت حکم بادشاہی ہی ÷ قوت القلوب میں ہی کہ تمامی نعمت ساتھ خلوص لبن کے ہی اگر کچھ بھی گوبر اور لہو ملا ہو نعمت
تمام ہوا اور طبع قبول نکرے اسی طرح معاملہ بندونکا ساتھ اللہ کے چاہئے کہ خالص ہو **نظم** اگر لعزت ریا دو دم ہوا ہو ملا ÷ خلوص اسمین نہیں وہ
قبول کیوں ہوگا ÷ کہ جہاں شرک خفی رافقا ریا بعمل ÷ وگر ہوا ہو تو آئی نہیں صفا بعمل ÷ ریا ہیں لوگوں پہ کھنی نظر ہی ای رافت ÷ ہوا ہیں اپنے
غرض کا گذر ہی ای رافت ÷ عمل میں ایک بھی ان دونوں میں سے گر ہووے ÷ تو عامل اسکا نہ مقبول و بہرہ ور ہووے ÷ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ
وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اور میووں کھجوروں سے اور انگوروں کے سے لیتے ہو تم اس سے مست کرنیوالی چیزیں
اور رزق اچھا یہہ آیت پہلے تحریم خمر سے نازل ہوئی ہی یا مراد سکر سے خرمہ اور انگور ہی ابو عبیدہ نے کہا ہی کہ سکر لغت حبشہ میں سرکے
کو کہتے ہیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ ان میووں تر او خشک کے اور فوائد انکے کے البتہ نشانی ہی روشن اوپر قدرت
حق کے واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہیں **بیت** سمجھ کر جو دیکھو تو ہر یک گیاہ ÷ ہی بر قدرت حقتعالی گواہ ÷ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ
اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اور وحی بھیجی پروردگار تیرے نے طرف مکھی شہد کے یعنے دلمیں انکے ڈالا یہہ کہ پکڑ تو پہاڑوں سے گھر وَّمِنَ
الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ اور درختوں سے اور ہر چیز سے کہ بلند کرتے ہیں اور مکان بناتے ہیں لوگ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ
سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا پھر کہا ہر میوے سے کہ چاہے تلخ یا شیریں سے مراد پھول ہیں پس چل راہوں پروردگار اپنے کی میں بیچ اس حالت کے کہ
فرمانبردار ہو اسکی سمجھ لیجئے کہ نگہبان شہد کی بموجب حکم الٰہی کے گل غنچے سے چرکر شکم سیر ہوکر شیرۂ شیرین فی کر کر زمستان کے واسطے ذخیرہ
کرتے ہیں سو اللہ تعالی فرماتا ہی يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ نکلتی ہی پیٹوں انکے سے بطریق لعاب پینے کی چیز یعنے
شہد مختلف ہیں رنگ اسکے سفید جوان مکھی کا اور زرد میانہ سال کا اور سرخ بوڑھیکا اور سیاہ اور سبز نادر ہی بعضوں نے کہا ہی کہ رنگ مختلف شہد کے
بسبب اختلاف فصلوں کے ہیں فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ بیچ شہد کے شفا ہی واسطے لوگوں کے امراض بلغمی میں بنفس خود اور تمام امراض میں اور داؤں
میں ملکر کیونکہ کوئی معجون ایسی نہیں کہ شہد جزو اسکا نہ ہو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک شخص نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ میرے بھائی
کو درد شکم ہی فرمایا شہد پلا پھر اسنے آکر کہا کہ پلایا فائدہ نہ بخشا فرمایا شہد پلا وہ پلا کے پھر آیا اور کہا کہ درد باقی ہی فرمایا شہد پلا غرض چوتھے
بار میں کہا جا شہد پلا سچا ہی اللہ اور جھوٹھا ہی شکم بھائی تیریکا اس نوبت میں شفائے کل ہو لی اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر فیہ کی راجع طرف
قرآن کے ہی کہ بیچ اسکے شفا دلوں کی ہی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ علیکم
بالشفائین القرآن والعسل شہد شفائی آلام ظاہر ہی اور قرآن دوائے اسقام باطن مرض قالب اس سے جاتے ہیں اور بیماری قلب اس سے
اور حقیقت یہہ ہی کہ سب امراض صوری اور معنوی کی قرآن دوا ہی اور تمام بیماریوں قلبی او قالبی کی شفا ہی **بیت** اسیدم آئی ہی جان میں
جان جو کوئی لیتا ہی نام تیرا ÷ شفائے امراض قلب و قالب نہ کیونکہ پھر ہو کلام تیرا ÷ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق بیچ امر
مگس شہد کے البتہ حجت ہی روشن اوپر قدرت ذو المنن کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں کہ کیا کیا صنائع عجائب اور امور غرایب نے ظہور کیا
ہی اسقدر حکمتیں ایسے جانور ضعیف میں پیدا ہوئی سوا قدرت قادر مطلق کے ممکن نہیں انقیاد ایسا رکھتی ہی کہ ہرگز راہ فرمان سے نہیں پھرتی
امانت وہ کہ میوہ تلخ کھا کر شہد شیریں دیتی ہی ورع یہہ کہ سوا اپنا کہ رونے کے نہیں کھاتی طاعت اسقدر کہ خلاف امر نہیں کرتی [illegible] اس حد کو پہونچ
جاتی ہی اور پھر وطن کو آتی ہی طہارت اس مرتبہ میں کہ ہرگز نجاست پر نہیں بیٹھتی اور اسے نہیں کھاتے صنعت اس درجہ میں کہ اگر تمام عالم
کے کاریگر جمع کرو شل خانہای مسدس اسکے کے نہ بنا سکیں پس جیسا کہ شہد اسکا آلام ظاہری کا [illegible]

ازالۂ اسقام باطنی ہوتا ہی کہ جہل ہی **بیت** قدرت حق کا تفکر کام جان شیرین کرے + ذوق اسکا وہ ہی جو بعد انفنا باقی رہے + وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اورنیستی سے ہستی مین لایا پھر قبض کریگا تمکو اور نیست کردیگا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ
الْعُمُرِ اور بعضے تم مین سے وہ شخص ہی کہ پھرا یا جاتا ہی طرف ناکاری عمر کے یعنے بڑھاپے کے کہ پچہتر برس ہین یا اسّی یا نوے لِكَيْ لَا يَعْلَمَ
بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھہ چیز یعنے پھر بچّون کا سا حال ہوجاوے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے کفار ہین
کیونکہ مسلمانون کی بڑھاپے مین عقل اور بزرگی اور زیادہ ہوتی ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ دانا ہی جہل طرف اسکے راہ نہین پاتا توانا
ہی عجز طرف قدرت اسکی کے نہین جاتا وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ اور اللہ نے زیادتی دی بعضے تمھارے کو اوپر بعضون کے
بیچ رزق کے **بیت** کوئی مہتر ہی کوئی چاکر ہی + کوئی مفلس کوئی تونگر ہی + فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
پس نہین وہ لوگ کہ زیادتی دئے گئے ہین مال مین پھیر دینے والے رزق اپنے کو اوپر انکے جو مالک ہوئے ہین سیدھے ہاتھہ انکے یعنے میان اپنے
غلامون کو اپنے مال نہین دیتے کیونکہ اگر اموال مین شریک کرین فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ پس والی اور موالی بیچ مالداری کے برابر ہون تیسیر مین
ہی کہ یہ خطاب مشرکان عرب کو ہی کہ تلبیے مین کہتے تھے لبّیك لاشریك لك الا شریك هو لك خدا تعالی نے فرمایا کہ تم اپنے غلامون کو
مال مین شریک نہین کر سکتے پس کیونکر روا رکھتے ہو کہ بت میرے شریک ہون الوہیت مین اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ کیا پس ساتھہ نعمت اللہ کے
انکار کرتے ہین کافر یجحدون بصیغہ غایب قرات حفص کی ہی اور بصیغہ حاضر بھی اورون کی قرات آئی ہی اور جب ثابت ہوا کہ سب نعمتین
دینے والا وہی ہی پس جسنے کہ بتون کو شریک ٹھہرایا وہ منکر نعمت اسکے کا ہوا **بیت** منکر نعمت خدا ہی وہ + دھیان بھی رکھنا شرک کا ہی جو
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا اور اللہ نے پیدا کین واسطے تمھارے جنس تمھاری سے جورویں تو کہ انکے ساتھہ آرام کرو وَّجَعَلَ لَكُمْ
مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً اور پیدا کئے واسطے تمھارے جورؤن تمھاری سے بیٹے اور بیٹیان یا پوتے یا اولاد جورؤن کی جو اور خاوند سے
رکھتی ہین وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی ہی تمکو پاکیزہ چیزون سے اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ کیا
پس ساتھہ باطل کے ایمان لاتے ہین مشرک اور ساتھہ نعمت اللہ کے وہ کفر کرتے ہین باطل وہ ہی جو بتون سے عقیدہ رکھتے ہین یا وہی جو حرام
کرتے ہین بحیرہ وغیرہ سے اور نعمت وہ ہی جو خدا نے حلال کیا ہی یا باطل شیطان ہی اور وہ جو اسکی طرف گرویدہ ہین اور نعمت وجود باجود حضرت
صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہی اور وہ جو آپ پر ایمان لاتے ہین وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا
وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہین مالک واسطے انکے رزق دینے کے آسمانون سے اور زمین سے مینہہ برساکر
اور غلہ اگاکر کچھہ اور نہین طاقت رکھتے کہ روزی دین یعنے کافر بتونکو پوجتے ہین اور وہ نہین رزق دے سکتے پس انکی پرستش خلاف عقل کے
ہی کیونکہ عبادت شکر نعمت کا ہی اور بڑی نعمت پیدا کرنا اور رزق دینا ہی سو یہہ دونون باتین اللہ ہی مین ہین نہ بتون مین فَلَا تَضْرِبُوْا
لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ پس مت بیان کرو واسطے خدا کے مثالین اسطرحکی کہ اسپر بتونکو قیاس کرو اور شرکت دو **بیت** جسکی نہین ہی مثال مثل ہی اسکی
محال + مثل ہی اسکی محال جسکی نہین ہی مثال + اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی فساد قول تمھارے کو اور تم نہین جانتے
کیونکہ اگر جانتے تو شریک نہ لاتے یا مثال دیتے ہو تم اللہ کی اور وہ جانتا ہی کہ اسطرح مثال دی چاہیے اور تم نہین جانتے پس اللہ تعالے نے
مثال اپنی اور بتون کی آپ فرماتا ہی ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ بیان کی اللہ نے مثال بندہ مول لئے ہوئے کے
سوا اسکا تب نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے نفع اور ضرر سے وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا اور
وہ شخص کہ دیا ہی ہمنے اسکو اپنی طرف سے رزق اچھا اور کوئی اسکا مزاحم نہین پس وہ خرچ کرتا ہی اس رزق مین سے چھپے اور ظاہر جسطرح
سے کہ چاہتا ہی اور کسی سے نہین ڈرتا هَلْ يَسْتَوٗنَ کیا برابر ہوتے ہین یعنے مساوی نہین ہوتے غلام بے بس ساتھہ میان اختیار
والون کے پس جب غلام عاجز ساتھہ مالک قادر متصرف کے برابر نہین تو بت کہ عاجز تر مخلوق ہین شریک اس قادر علی الاطلاق کے کیونکر ہو سکین

بیت مانند سے اپنے ہی وہ عالی ٭ شرکت سے ہی ذات اسکی خالی ٭ صاحب کشف المحجوب نے کہا ہی کہ ایکدن خلوت مین نزدیک ابو العباس شقانی کے گیا مین دیکھا کہ یہہ آیت پڑھتے ہین اور روتے ہین اور آہین بھرتے ہین سمجھا مین کہ دنیا سے انتقال کرتے ہین پوچھا مین نے کہ ای شیخ کیا حال ہی کہا کہ گیارہ برس مین ورد میرا یہانتک پہنچا ہی اب یہان سے نہین گذر سکتا آرے حادث قدیم کو کیا پاوے اور ممکن واجب تک کیونکر جائے **بیت** ہست کے نیست برابر کیا ہو ٭ قطرہ طوفان کے ہمسر کیا ہو ٭ بعضے کہتے ہین کہ یہہ ضرب المثل واسطے مومن اور کافر کے ہی اور مراد مومن سے امیر المومنین ابو بکر صدیقؓ ہین اور کافر سے ابو جہل نا اہل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب خوبیان اور تعریفین واسطے خدا کے ہین کہ دینے والا تمام نعمتون کا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر یعنے سب مشرک نہین جانتے اوسکی نعمتون کو اور ونکی طرف نسبت کرتے ہین پس مثال دوسری فرماتا ہی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ اور بیان کیا اللہ نے مثال طریق دو مرد کے ایک انمین سے گونگا ہی اور جو گونگا مادر زاد ہوتا ہی وہ بہرا بھی مقرر ہوتا ہی نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے کہ سمجھے اور بوجھے وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ اور وہ بوجھ ہی اوپر مالک اپنے کے جدھر بھیجے اسکو نہین لاتا بھلائی یعنے کچھ کام نہین کر آتا نہ ونکی حقیقت پہچانتا ہی نہ جواب جو کہین اوسکو جانتا ہی هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کیا برابر ہوتا ہی وہ گونگا اور وہ شخص کہ حکم کرتا ہی ساتھ انصاف کے یعنے سخن گوئی اور فہم درست رکھتا ہی اور امر بعدل کرتا ہی اور عدل ہی جامع فضایل نیک اور وہ اپنی ذات مین اوپر راہ سیدھی کے ہی اور سیرت اچھی کے اور طریقہ بھلائی کے کہ جس مطلب کے طرف منہ کرے جلد بمقصود کو پہنچے پس جیسے گونگا بے حاصل برابر اس کامل فاضل کے نہین اسیطرح اصنام بے اعتبار مساوات ساتھ حضرت پروردگار کے نہین رکھتے بعضے کہتے ہین کہ یہہ مثال مومن اور کافر کی ہی مراد مومن سے حمزہ بن عبد المطلبؓ ہین اور کافر سے ابی بن خلف یا مومن عثمان ذی النورینؓ اور کافر اسید بن ابی العیص غلام انکا ذی النورین اسکو اسلام کیطرف بلاتے تھے اور وہ انکو نفقہ فی سبیل اللہ سے منع کرتا تھا لکھا ہی کہ کفار قریش ٹھٹھے بازی سے جلدی قیامت کے آنے کی کرتے تھے یہہ آیت اتری وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی علم چھپے ہوئے چیز کا آسمانون کے اور زمین کے **بیت** وہی جانتا غیب کی بات ہی ٭ اُسے علم ارض وسمٰوات ہی ٭ یا مراد اس سے سطر ونباتات ہی وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اور نہین حال قیامت کا یعنے قایم ہونا اُسکا یا زندہ ہونا مردون کا اُسدن جلدی اور آسانی مین مگر مانند جھپکنے پلک کے ٭ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ بلکہ وہ نزدیکتر ہی یعنے اللہ تعالی کو قیامت کا قایم کرنا اور مردونکا جلانا آسان تر اور نزدیکتر ہی اس سے کہ پلک مارو کیونکہ پلک مارنے مین دو فعل ہین اوپر پہنچانا اور نیچے لانا اور اسمین ایک فعل پس ممکن ہی کہ پلک مارنیکے آدھے وقت مین واقع ہو اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے بعث اور حشر سے قادر ہی ایک آنمین زندہ سب خلایق کو کر سکتا ہی جیساکہ بتدریج کیا پس ابتدائے ظہور انکے کی خبر دیتا ہی تاکہ مبدا سے طرف معاد کے دلیل پکڑین اور فرماتا ہی وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا اور اللہ تعالی نے نکالا تمکو پیٹون ماؤن تمھاری کے سے کہ نہین جانتے تھے تم کچھ نفع اور نقصان اپنا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دیا واسطے تمھارے سننا اور دیکھنا اور دل لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو اُن نعمتون پر اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ کیا نہین دیکھا آدمیون نے کہ دلیل پکڑین اوپر قدرت الٰہی کے طرف مرغون کے کہ مسخر کئے ہوئے ہین واسطے اڑنے کے بیچ ادھر آسمان کے ہوا مین مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ نہین تھام رکھتا انکو ہوا مین مگر اللہ **بیت** خدا تھامتا ہی جو اُڑتے ہین طایر ٭ بثقل جسد ورنہ گرتے ہین طایر ٭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اڑنے پرندون کے البتہ نشانیان ہین واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین یعنے مومن نفع لیتے ہین اُس سے کیونکہ فکر کرتے ہین کہ اللہ نے مرغون کو ایسا پیدا کیا ہوا پر اڑتے ہین اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ یہہ اسمین در آتے ہین اور وہ انکو تھام رکھتا ہی ہوا مین خلاف طبع انکے پس اس فکر کے بازون سے ہوائے معرفت مین پرواز کر کر آشیان کرامت نشان تفکر ساعة خير من عبادة ستين سنة مین پہنچتے ہین **نظم** کچھ اور فکرون سے کیا ہی حاصل ٭ خیال صنع خدا کر ای دل ٭

عنایت اسکی ہوئی جو شامل حال ہو تو مرغ اڑتے ہوا سے مل مل ۞ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا
اور اللہ نے کیئے واسطے تمہارے گھرون تمہارے سے کہ پتھر اور مٹی اور لکڑی سے بنے ہوئے ہین آرامگاہ کہ وقت اقامت کے انمین رہو اور کیئے واسطے
تمہارے چمڑون سے جانورون کے گھر یعنے خیمے تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ کہ ہلکا جانتے ہو تم انکو اٹھا کر ساتھ لیجانے کے
واسطے دن سیر اور سفر اپنے کے اور دن مقام اور اترنے ہین اپنے کے وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَّمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ اور
پیدا کئے واسطے تمہارے بالون بھیڑون کے سے اور بالون اونٹون کے سے اور بالون بکریون کے سے اسباب پہننے کے اور بچھانیکے اور فایدہ
خرید وفروخت مین انکے بھی ایک مدت تک یعنے جب تک کہ وہ قیام رہین اور انسے نفع لے سکتے ہو یا جب تک کہ تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ
مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا اور خدا نے پیدا کیا واسطے راحت تمہارے کے اس چیز سے کہ پیدا کئے یعنے درخت اور پہاڑ اور
ابر سے سائے تو کہ گرمی آفتاب سے پناہ مین رہو اور واسطے تمہارے پہاڑون سے پوششین یعنے غار اور سوراخ کہ انمین سکونت کرو
وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ اور کئے واسطے تمہارے کرتے روئے اور ریشم اور صوف وغیرہ سے کہ
بچاتے ہین تمکو گرمی اور سردی سے ذکر سردی کا واسطے اکتفا احد الضدین کے نکیا اور دونون مین سے اسواسطے لائے کہ بلاد عرب مین گرمی زیادہ
ہی اور کئے واسطے تمہارے کرتے لوہے کے جیسے زرہ وغیرہ کہ بچاتے ہین تمکو تیغ اور تیر دشمن کے سے بیچ لڑائی تمہارے کے كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ جیسے یہہ نعمتین تمام کین اسیطرح تمام کرتا ہی نعمت اور نیکی اپنی کو اوپر تمہارے تو کہ تم اسلام لاؤ یا مطیع ہو حکم اسکے کے
فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس اگر پھر جاوین اسلام سے پس سوا اسکے نہین اوپر تیرے پہنچا دینا ہی پیغام کا ظاہر جب تو نے پیغام
انکو پہنچا دیا پھر اعراض انکا تجھکو کچھ زیان نہین کرتا يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ پہچانتے ہین مشرک نعمتین
اللہ کی کہ گنی گئی ہین اوپر انکے اور اقرار کرتے ہین کہ اللہ ہی سے ہین پھر انکار کرتے ہین انکو ساتھ عبادت کرنے غیر منعم کے یا کہتے ہین نعمتین
اللہ نے دی ہین بتونکی شفاعت سے یا سختی مین اقرار کرتے ہین آسانی مین انکار کرتے ہین یا زبان سے مقر اور دل سے منکر اور ہو سکتا ہی کہ نعمت
اللہ کی نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ اسکو معجزات سے پہچانا حق ہی اور عناد سے منکر ہوئے اور اکثر انکے کافر ہین یعنے سب انکے کافر
ہین سوا مجنون اور صبیان کے وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُونَ اور جس دن کہ کھڑا کرینگے ہم ہر امت مین سے پیغمبر اسکے گواہ اوپر ایمان کے اور کفر انکے کے پھر نہ اذن دیا جاویگا واسطے ان لوگونکے
کہ کافر ہوئے عذر چاہنے مین یا دنیا کے پھرانے مین اور نہ وہ عذر انکے قبول کئے جاوینگے نہ انکو اجازت عذر کرنیکی دینگے ورنہ عذر انکا قبول کرینگے اگر وہ عذر کرینگے
وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ اور جسوقت کہ دیکھینگے دن قیامت کے وہ لوگ کہ کافر ہین عذاب کو دوزخ کے اور اسمین ڈالے جاوینگے اور
فریاد کرینگے اور مالک سے تخفیف عذاب کی چاہینگے فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ پس نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب اور نہ وہ ڈھیل
دئے جاوینگے یعنے کوئی انسے عذاب نچھوڑینگے وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ اور جسوقت دیکھینگے قیامت کو وہ لوگ کہ شریک لائے ہین
شریکون اپنون کو یعنے بتونکو کہ وہ شریک اللہ کے کہتے ہین قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ کہینگے ای پروردگار
ہمارے یہہ ہین شریک ہمارے وہ جو تھے ہم عبادت کرتے تھے ہم سوا تیرے اور حکم انکا سنتے تھے ہم بیچ کفر کے فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ
لَكَاذِبُونَ پس ڈالینگے تب طرف انکے بات یعنے اللہ تو انکو گویا کریگا وہ جواب دینگے کہ تحقیق تم البتہ جھوٹے ہو ہرگز ہمنے تمکو نہین کہا تھا کہ تم ہمکو
پوجو یا تم ہمکو نہین پوجتے تھے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے تبیان مین ہی کہ نصاری اور یہود اور نبی مدلج عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام کو
بہشت مین دیکھینگے اور خود دوزخ مین ہونگے کہینگے الٰہی ہم انکو پوجتے تھے انکے امر سے پھر وہ دونون پیغمبر اور فرشتے کہینگے تم جھوٹے ہو وہ
شرمندہ ہونگے وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ اور ڈالینگے طرف اللہ کے اسدن صلح اور گناہونکا اقرار کرینگے یا اسلام لائینگے اور کچھ
نفع نکریگا **بیت** قابو سے نکل گیا ہی جو کار + ہاتھ آنا ہی اسکا سخت دشوار + وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور کھوئے جاوینگے انسے

ور جیز کہ تھے باندھہ لیتے جھوٹھہ شفاعت اور مددگاری بتون کی سے کیونکہ وہ بجاے شفاعت دیکھینگے اُنسے نفرت اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ زِدْنٰھُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا کَانُوْا یُفْسِدُوْنَ وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے ساتھہ خدا کے اور بند کیا انھون نے لوگون
کو راہ خدا کی سے یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے دیا زیادہ دینگے ہم انکو عذاب اوپر عذاب کے بسبب اسکے کہ تھے منع کرکے لوگون کو اسلام سے
فساد کرتے پس ایک عذاب انکے کفر پر دوسرا لوگون کو اسلام کے منع کرنے پر ہوگا بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کی سانپ اور بچھو بڑے بڑے قد
کے ہونگے اونکو کاٹینگے اور وہ انسے بھاگ کر آگ مین جا چھپینگے زاد المسیر مین ہی کہ پانچ نہرین از دہات کلا کر بہا وینگے تین نہرون مین مقدار
ساعات شب کے شبہاے دنیا سے انکو عذاب دینگے اور دو نہرین مقدار دن کے روزہاے دنیا کے سے اور بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کے
ساتھہ زمہریر کے ہوگی واللہ اعلم وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ شَھِیْدًا عَلَیْھِمْ مِّنْ اَنْفُسِھِمْ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسدن کو کہ کھڑا کرینگے
ہم بیچ ہر امت کے گواہ اوپر قول اور فعل انکے کے نفس انکے سے یعنے اس پیغمبر کو جو انپر مبعوث تھا وَجِئْنَا بِکَ شَھِیْدًا عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ اور لاوینگے ہم
تجھکو گواہ اوپر اس گروہ کے یعنے امت تیری کے کہ تصدیق پر مومنون کے اور تکذیب پر کافرون مشرکون کے گواہی دیگا تو وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ
تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ اور اتاری ہمنے اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن بیان کرنیوالا ہر چیز کو امور دین سے ساتھہ تفصیل اور اجمال کے صاحب مدارک نے
کہا ہی کہ بیان اس چیز کا کہ محتاج الیہ ہو شرعیات سے بیچ احکام منصوصہ کے ظاہر ہی اور وہ جو ثابت ہوا ہی ساتھہ سنت اور اجماع اور قیاس
کے اسکا مرجع بھی قرآن شریف ہی کیونکہ ہم مامور ہین ساتھہ متابعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اطیعوا الرسول فرمایا ہی اور آگاہ کیا ہی ہمکو
اوپر اجماع کے ساتھہ تہدید کے اوپر ترک اسکے کے کہ یتبع غیر سبیل المؤمنین اور ساتھہ عبرت اور استدلال کے کہ اصل قیاسی ہی ارشاد کیا ہی کہ فاعتبروا
یا اولی الابصار پس قرآن شریف بیان کرنیوالا ہر چیز کا ہوا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت جنت واسطے
مسلمانون کے خاص اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ تحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہی ساتھہ عدل کے یعنے ساتھہ توسط کے ہر چیز مین خواہ اعتقادین جیسے توحید کہ
متوسط ہی درمیان تعطیل اور تشریک کے اور قایل ہونا ساتھہ کسب کے کہ متوسط ہی درمیان جبر اور قدر کے اور خواہ عمل ہین جیسے تعبد ساتھہ ادا ے فرایض
کے کہ متوسط ہی درمیان بطالت اور ترہب کے اور خواہ اخلاق ہین جیسے جود کہ متوسط ہی بخل اور تبذیر کے درمیان اور شجاعت کہ متوسط ہی درمیان
جبن اور تہور کے وَالْاِحْسَانِ اور حکم کرتا ہی ساتھہ نیکی کے بیچ طاعت کے یا بحسب کمیت جیسے نوافل پڑھنا یا بحسب کیفیت جیسے کہ حدیث
شریف مین ہی تعبد اللہ کانک تراہ بیت جان اعمال ہی حضور خدا + کہتے احسان ہین اسیکو دلا وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی اور حکم کرتا ہی
ساتھہ دینے قرابت والون کے وہ چیز کہ جسکے محتاج ہون وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ اور منع کرتا ہی بیحیائی سے جیسے زنا اور
لواطت ہی اور فعل نا معقول ہی جیسے مارنا اور لوٹنا ہی اور سرکشی سے جیسے اپنے آپ کو بڑا جاننا اور تکبر کرنا ہی یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ
نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ ساتھہ امر اور نہی کے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت جامع خیر اور شر کی ہی کوئی بھلائی نہین کہ اسمین نہو یعنے اسکے
مامورات مین داخل ہی اور اسیطرح کوئی برائی نہین کہ اسکے منہیات مین مندرج نہو اسیواسطے اسکو آخر خطبہ جمعہ مین پڑھتے ہین عثمان بن مظعون
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اول مین شرم سے حضرت کے فرمانیکے ایمان لایا تھا دلمین نہ تھا یہانتک کہ ایکدن حضرت کے پاس بیٹھا تھا کہ یہہ آیت نازل ہوئی
جو شبہ دلمین میرے تھا سب دور ہوا اور دین اسلام کی تصدیق کی مین نے اور باہر نکل کر یہہ آیت ولید بن مغیرہ کے آگے پڑھی اوسنے کہا ای بھتیجے
میرے پھر پڑھہ پھر پڑھی مین نے کہا واللہ اسمین حلاوت ہی اور یہہ قول بشر کا نہین اور ابو جہل نے یہہ آیت سنکر کہا کہ خداے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ساتھہ نیک اخلاق کے حکم کرتا ہی لکھا ہی کہ سبب اسلام کا اکثم بن صنفی کے کہ اکابر عرب اور حکام انکے سے تھے یہی آیت ہی اور بیان
مامورات اور منہیات اس آیت کے مین علما کے بہت قول ہین چنانچہ کہتے ہین کہ عدل کلمہ شہادت ہی یا نفی شرکت ہی یا طاعت ہی
سر و جہر مین یا انصاف ہی یا اداے فرایض ہی یا تسویہ حقوق مین ہی یا حکم کرنا ساتھہ حق کے ہی اور احسان انعام ہی یا درگذر کرنا گناہون
سے ہی یا صبر کرنا امر اور نہی پر ہی یا ادا کرنا نوافل کا ہی یا نیکی کرنا عوض بدی کے ہی یا اخلاص کرنا عمل مین ہی یا مشاہدہ بیچ عبادت کے ہی

یا ایثار کرنا اوپر غیر کے ہی یا دوست رکھنا واسطے اور کے ہی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی واسطے اپنے اور بد جانتا واسطے دوسرے کے ہی وہ چیز کہ بد
جانتا ہی واسطے اپنے اور ایتاء ذی القربیٰ صلہ رحمی ہی اور نیکی کرنا ساتھہ انکے مال اور دولت سے اور اگر مفلس ہو تو خدمت گذاری کرنا ہی انکی ساتھہ
تن کے اور اگر ضعیف اور عاجز ہو تو دعا کرنا ہی انکے حق مین اور فحشا زنا ہی یا وہ فعل بد ہی جو پوشیدہ کرین یا بخل ہی یا اہانت شرع کی ہی یا افراط
گناہ مین ہی یا وہ ہی جسپر حد شریعت مین مترتب ہی یا مخالفت ہی درمیان قول اور فعل کے اور منکر وہ ہی کہ عقل جسکی منکر ہو یا شرع مین جسکی وجہ
ثابت نہو یا جسپر وعید الٰہی مقرر ہو یا خشم خدا جسپر ہو یا اصرار گناہ پر ہی اور بغی ظلم ہی یا کبر ہی یا تعظیم اور برائی اپنی بے سبب ہی یا عیب لوگون کے
نکالنے مین یا غیبت کرنی ہی یا طعن مسلمانون پر کرنا ہی یا تجاوز حق سے ہی طرف باطل کے لکھا ہی کہ استقامت ملک کہ ساتھہ تین چیزون
ماموربہ کے ہی اور اضطراب اسکا ساتھہ تین چیزون منہی عنہ سے اور ان چھون کے ثمرے ہین ماموربہ کے اچھے منہی عنہ کے برے چنانچہ عدل کا ثمرہ
ظفر اور نصرت ہی احسان کا پھل ثنا اور مدحت ہی صلہ رحمی کا فائدہ انس اور الفت ہی اور فحشا کا ثمرہ فساد ہی دین دنیا مین منکر کا پھل اٹھنا اعدا
کا ہی بغی کا نتیجہ محروم رہنا آرزوؤن سے ہی بعضون نے کہا ہی کہ عدل توحید ہی اور محبت خدا کی اور احسان دوستی سید انبیا کی علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور درود بھیجنا انپر اور ایتاء ذی القربیٰ محبت اہل بیت کی اور تعظیم صحابہ کی اور دعا واسطے انکے ہی رضی اللہ عنہم اجمعین وسیط مین ہی کہ عدل افعال
مین ہی اور احسان اقوال مین پس نکیا چاہئے مگر وہ جسمین عدل ہوا اور نہ کہا چاہیے مگر وہ جسمین احسان ہو حقایق سلمی مین ہی کہ فحشا کذب اور بہتان
اور جو برائی کہ افعال مین ہووے اور منکر معاصی اور جو بدی کہ افعال مین ہو بحر الحقایق مین ہی کہ عدل وہ ہی کہ جو تجھکو دیا ہی آلات جسمانی اور قوای
رحمانی اور علوم اور اموال سے سب کو راہ حق مین اور طلب حق مین صرف کرے کہ طلب غیر مین صرف کرنا ظلم ہی اور احسان وہ ہی کہ جو نیکی ہو سکے
قول اور فعل مین بجالائے تو اور ایتاء ذی القربیٰ یہہ ہی کہ اپنے نزدیکون سے بھلائی کرے اور نزدیکتر سب سے نفس تیرا ہی اسکو مہالک ہوا سے
بچاوے اور فحشا وہ چیز ہی کہ تجھکو خدا سے باز رکھے اور منکر وہ ہی کہ گمراہی اور بدعت اسپر مترتب ہوا اور بغی صفات نفسانی ہین انکو قوت ریاضت
سے کماوے کہ قواعد سلوک درستی پاوین کیونکہ بحکم اعدا عدوک الذی بین جنبیک بدترین دشمنون کا نفس ہی **نظم** نفس پلید و کافر ہی
اسکی عداوت ظاہر ہی * بیٹھہ کے یہہ آغوش مین آہ * کرتا ہی برباد و تباہ * تن مین اسکا گھر ہی بنا * کیون نہ چلاوے حکم اپنا * اٹھتے ہین جو کبر و عناد
اسکے ہی سب ہین شر و فساد * دلکی بستی کرکے خراب * بیٹھا ہی خود ہو نصرت یاب * سچ یہہ مثل ہی واقف ہائے * گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے *
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ اور پورا کرو عہد اللہ کے کو جب عہد باندھو تم مراد اس سے عہد الست کا ہی یا ہر عہد کہ درمیان لوگون کے
کرو اور اصح یہہ ہی کہ نزول آیت کا اس جماعت کے شان مین ہی جنہنے حضرت سے مکے مین عہد کیا تھا اور غلبہ قریش کا اور ضعف مسلمانون کا دیکھہ کر
ہچکے گئے تھے شیطان نے چاہا تھا کہ انکو فریب دے تاکہ نقض عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کرین اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کرکر انکو ثابت رکھا
اوپر وفائے عہد کے اور فرمایا کہ پورا کرو عہد کو وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا اور مت توڑو قسمون کو پیچھے مضبوطی انکی کے یعنے عہد کو
مت توڑو بعد مضبوط کرنیکے ساتھہ قسمون کے وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اور حال یہہ ہی کہ کیا ہی تم نے اللہ کو اوپر عہد اپنے کے ضامن
یا گواہ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھہ کرتے ہو تم **بیت** اسکو سب معلوم ہی کچھہ اسمین شک مت لاؤ تم * عہد کرکر توڑنا
کھا کر قسم پھر جاؤ تم * وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا اور مت ہو تم مانند اس عورت کے کہ توڑ ڈالا کاتنے اپنے کو
یعنے تارون کو پیچھے قوت اور مضبوطی کے ریزہ ریزہ لکھا ہی کہ عرب مین ایک عورت تھی نام اسکا ریطہ یا رابطہ یا خطیبہ تھا اور لقب حمقا یا جعرا
یا جروقا اسکی بہت لونڈیان تھین صبح سے دوپہر تک سوت آپ بھی کاتتی تھی اور لونڈیون سے بھی کتواتی تھی بعد دوپہر کے اوتابل سوت کو
دیکر خراب اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی ہمیشہ یہی عادت اسکی تھی حق تعالیٰ نے عہد باندھکر توڑنے کو اس سے تشبیہ دی کہ جیسے وہ ضایع کرتی
تھی اسطرح تم سر رشتہ عہد کو مت توڑو کہ بحکم اوفوا بعہدی اوف بعہدکم کے جزا وفا اپنے کی پاؤ **بیت** وفائے عہد چاہیے اس سے تو
مت توڑ عہد اپنا * کہ حکم اوفوا بعہدی کا یہہ ہی مت چھوڑ عہد اپنا * تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ

پکڑتے ہو تم عہد اور قسمون اپنی کو خیانت اور غدر اور مکر درمیان تمھارے اسواسطے کہ ہووے کوئی گروہ کفار کا وہ گروہ دوسرے سے عدد اور مال مین یعنے
مسلمانون سے مراد یہہ ہی کہ قریش کو مسلمانون سے زیادہ اور مال کو انکے افزون دیکھ کر چاہتے تھے کہ فریب اور حیلہ سے معاش کرین اِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهٖ
سوا اسکے نہین کہ آزمائش کرتا ہی تمکو اللہ ساتھہ وفائے عہد کے تو کہ لوگ معلوم کرین کہ عہد خدا اور بیعت پیغمبر پر کون ثابت رکھتا ہی وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ اور البتہ بیان کریگا واسطے تمھارے دن قیامت کے جو کچھ کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف کرتے بعث اور جزا مین
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور اگر چاہتا اللہ کر دیتا تمکو امت ایک متفق اوپر دین اسلام
کے ولیکن گمراہ کرتا ہی جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور البتہ پوچھے جاوگے تم محشر مین اس چیز سے کہ تھے
تم کرتے وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اور مت پکڑو قسمون اپنی کو غدر اور مکر درمیان اپنے ایکدوسرے کے
پس لغزش کھا جائینگے قدم تمھارے راہ اسلام سے بعد ثابت ہونے اسکے کے وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور چکھو گے
برائی اور رنج دنیا کا بسبب اسکے کہ بند کیا تمنے راہ خدا کی سے یعنے وفائے عہد سے وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور ہوگا واسطے تمھارے عذاب بڑا آخرت
مین سمجھہ لیجئے کہ یہہ تہدید عظیم ہی واسطے ضعفائے اہل اسلام کے کہ چاہتے تھے عہد پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پھر جاوین اور قریش اونسے وعدہ کرتے تھے
کہ اگر ہمارے دین مین تم آؤ تو بہت فائدے تمھین پہنچاوین حق تعالی نے فرمایا وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مت مول لو بدلے عہد
اللہ کے اور بیعت پیغمبر اسکی کے مول تھوڑا یعنے جو قریش کچھہ مال دینے کا تم سے وعدہ کرتے ہین اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
تحقیق وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہی نعمت دنیا کی سے اور ثواب آخرت کے سے وہ بہتر ہی واسطے تمھارے اس چیز سے کہ قریش وعدہ کرتے ہین
اگر ہو تم جانتے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ جو کچھہ نزدیک تمھارے ہی مال دنیا کے سے تمام ہو جاتا اور جو کچھہ نزدیک خدا
کے ہی خزانون رحمت کے سے باقی رہنے والا ہی صوفیہ وجودیہ کہتے ہین کہ جو عین ہی اعیان موجودہ فی الخارج سے دو اعتبار رکھتا
ہی ایک من حیث الحقیقت ہی کہ عبادت ظہور نور حق سے ہی صور مظاہر ممکنات ہین اور اسکو تجلی شہودی کہتے ہین دوسرے من حیث التشخص
والتعین اور اس حیثیت سے اسکو ممکن کہتے ہین اور خلق بھی نام رکھتے ہین اور تمام اور نقصان طرف موجودات ممکنہ کے اسی واسطے منسوب
کرتے ہین **نظم** غیر دکھلاتا بشکل و پوست ہی ٭ مغز و معنے مین وہی یک دوست ہی ٭ اسکا ہی ما عندکم ینفد بیان ٭ اسکا ہی ما عنده
باقٍ نشان ٭ اعتبار اول و آخر مین ہی جان ٭ اعتبار آخر و اول ہی بیان ٭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
اور البتہ جزا دینگے ہم ان لوگون کو کہ صبر کرتے ہین فقر اور فاقے پر یا تکلیف پر یا آزار کفار پر یا عہد اور پیمان پر اپنے کہ بیعت پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم
سے کر کر فقر پر صبر کیا اور عہد سے نہ پھرنے دینگے ہم انکو ثواب انکا کہ نعیم بہشت ہی با ثواب دو چند ساتھہ بہتر اس چیز کے کہ تھے اخلاص سے عمل
کرتے تفسیر زاہدی مین ہی کہ اگر ایک کی انمین سے سو طاعت ہو ایک جنس سے جیسے نماز یا روزہ یا زکوٰۃ یا صدقہ اور ایک ان سو مین سے بہتر
اور تمام تر ہو تو ثواب اسی ایک کا کہ بہتر ہی تمام دینگے ہم اور باقی کو بھی قبول کر کر ثواب ہر ایک کا برابر اس بہتر کے عطا کرینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً جو کوئی کام کرے اچھا مرد سے ہو یا عورت سے اور وہ مومن ہو کیونکہ عمل بغیر ایمان
کے ثواب نہین رکھتا پس البتہ زندگی دین گے ہم اسکو زندگی پاکیزہ یعنے رزق حلال دینگے کہ کھانا پینا اس کا پاک ہو یا حیوۃ طیبہ حلاوت طاعت
کی ہی یا قناعت اس قدر پر کہ احتیاج ہی یا عمل صالح ہی یا عافیت ہی یا رضا بقضا ہی اور ایک قول یہہ ہی کہ حیوۃ طیبہ بہشت مین ہوگی کیونکہ زندگانی
دنیا کی بغیر نقصان اور تفرقے کے نہین سمجھہ لیجئے کہ **نظم** ہی حیات طیبہ با چار چیز ٭ یاد رکھہ اسکو اگر ہی کچھہ تمیز ٭ پہلے عرفان خدا ہو وے اے امام ٭
پھر بحق ہووے تجھے صدق مقام ٭ منہج اسرار خدا جو ہو وقوف ٭ ما سوی اللہ سے ہو اعراض اے رؤف ٭ حقایق سلمی مین ہی کہ حیوۃ طیبہ استغنا
بحق ما سوای حق سے ہی **بیت** تو اسکا ہوا اُسے کر اپنا اتنی ہی ہوس ہی بس ٭ تیرے رافت کو کچھہ تجھہ بن نہین درکار یا اللہ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ بدلا دیوین گے ہم انکو ثواب انکا بہتر اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پس جب چاہے تو کہ پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے یعنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا اور یہہ امر واسطے استحباب کے ہی بقول جمہور اور واسطے وجوب کے بقول بعض اور ایک قول امام قرطبی نے اپنی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ استعاذہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا اور امت پر واسطے اقتدا انکی کے سنت ہی اور باقی بیان اسکا اول سورہ الحمد مین گذرا اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ تحقیق شیطان نہین واسطے اسکے غلبہ اور تسلط اوپر ان لوگون کے کہ ایمان لائے کیونکہ وہ ساتھ اللہ کے پناہ پکڑتے ہین اور اوپر پروردگار اپنے کے بیچ دفع وسواس اسکے کے توکل کرتے ہین اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ سوا اسکے نہین کہ تسلط اس کا اوپر اُن لوگون کے ہی کہ دوستی کرتے ہین اسکی اور وسوسہ اسکا قبول کرتے ہین اور وہ لوگ کہ وہ بسبب شیطان کے شریک لاتے ہین ساتھ خدا کے یا بہ کی ضمیر راجع طرف خدا کے ہی یعنے ساتھ خدا کے شریک کرتے ہین لکھا ہی کہ جب بعضے احکام منسوخ بھی ہوتے تھے تو کفار مکے کے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یارون سے ٹھٹھا کرتے ہین ایکدن ایک کام کا امر کرتے ہین دوسرے دن اس سے نہی کرتے ہین غالب یہہ ہی کہ اللہ پر افترا کرتے ہین اپنی طرف سے باتین بناتے ہین یہہ آیت اتری وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت ناسخ کو جگہہ ایک آیت منسوخ کے اور اللہ جانتا ہی اس چیز کو کہ اتارتا ہی ناسخ سے واسطے مصلحت بندونکے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ کہتے ہین کافر سوا اسکے نہین کہ تو باندھ لینے والا ہی دروغ اللہ پر اور اپنی طرف سے کہتا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین ایسا جو یہہ کہتے ہین بلکہ اکثر ان کے نہین جانتے حکمت نسخ کی اور اثبات احکام کی قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ کہہ کہ اتارا ہی قرآن کو روح پاکیزہ نے کہ جبرئیل علیہ السلام ہی پروردگار تیرے کی طرف سے ساتھ تسبیح کے لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو کہ ثابت رکھے ان لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور اعتقاد انکا ساتھ ناسخ کے راسخ کرے کہ کلام الہی جانین اور صلاح اور حکمت اسمین پہچانین وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اور نزول قرآن کا واسطے ہدایت کے ہی اور بشارت واسطے مسلمانون کے ساتھ بہشت کے حدیث مین ہی کہ عامر حضرمی کا غلام رومی تھا جبر نام یا دو غلام تھے اہل کتاب جبر اور یسار توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے جب ادھر سے گذرتے تھے ان کی قرائت سنتے تھے یا طایش نام غلام تھا اہل کتاب سے یا یعیش یا بلعام یا بخس یا عداس اور اصح یہہ ہی کہ ابوفکیہہ اسکو کہتے تھے رات کو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر قرآن سیکھتا تھا قریش کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام سے کلام سیکھکر ہم سے کہتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ اور تحقیق ہم جانتے ہین یہہ کہ وہ کہتے ہین سوا اس کے نہین کہ سکھاتا ہی اسکو آدمی یعنے جبر یا ابوفکیہہ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ زبان اس شخص کی کہ کج راہی کرتے ہین یعنے گمان کرتے ہین طرف اسکے کہ سکھاتا ہی عجمی غیر فصیح اور یہہ قرآن زبان عربی ہی روشن کہ تم باوجود فصاحت کمال اور بلاغت تمام کے کہ شاعر اور منشی عرب کے ہو مثل اسکے ایک آیت بنانے مین عاجز ہو پس یہہ دعوی تمہارا کہ غلام عجمی کلام اس فصاحت وبلاغت کا حضرت کو سکھاتا ہی جھوٹھا ہی ظاہر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آیتون کتاب اللہ کے اور نہین تصدیق کرتے کہ اللہ کیطرف سے ہین نہین ہدایت کرتا انکو اللہ طرف نجات کے یا بہشت کے اور واسطے اُن کے ہی عذاب درد دینے والا آخرت مین واسطے کفر کرنے کے ساتھ قرآن کے اور نسبت افترا کی کرنیکے اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حال یہہ ہی کہ مفتری وہی ہین اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ سوا اس کے نہین کہ باندھ لیتے ہین جھوٹھ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آیتون خدا کے یعنے قرآن کے اور کہتے ہین کہ بنایا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ اور یہہ لوگ مفتری وہ ہین جھوٹھ بولنے والے کہ کہتے ہین انما یعلمہ بشر **بیت** فی الحقیقت دروغ گو ہین وہی + جو پیغمبر پہ باندھتے ہین دروغ + حدیث مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتونکو جھٹلایا تو قریش مسلمانان درویش کے ایذا کے درپے ہوئے جیسے بلال اور خباب اور عمار اور ماں باپ عمار کے یاسر اور سمیہ رضی اللہ عنہم اور انکو زبردستی کفر مین ڈالنے لگے لاکن وہ اسلام پر

ثابت قدم تھے رنج اٹھائے اور دین سے نہ پھرے یہاں تک والدین عمار کے شہید ہوئے عمار بسبب ناتوانی اور ضعف بدن کے سبب تحمل ایذا کا نکر سکے
اُن کے موافق رضا کے کلمہ زبان سے بولے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کیا اور دین سے بیزار ہوا فرمایا غلط ہے عمار سر سے قدم
تک ایمان سے بھرا ہے اور ایمان گوشت اور خون اسکے مین رچا ہے عمار روتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے آپ نے دست مبارک
اپنے سے آنسو انکے پونچھے اور کہا اگر پھر اوین تجھے با کراہ تو پھر واسطے اون کے ساتھ اس کلمے کے اور یہہ آیت اللہ نے اتاری کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ
مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ جو کوئی کفر کرے ساتھ خدا کے پیچھے ایمان اپنے سے اور مرتد ہو جاوے جیسے حنظل اور طعمہ اور مقیش اور مثل انکے اللہ کے غضب
مین پڑے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ مگر جو کوئی کہ زبردستی کیا گیا اور دل اسکا آرام پکڑ رہا ہے ساتھ ایمان کے اور عقیدہ
اسکا نہین پھرا جیسے عمارؓ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ اور لیکن جو شخص کہ کھل جاوے ساتھ کفر کے سینہ اسکا یار
کھولے ساتھ کفر کے سینے کو یعنے جو خوش ہو کر کفر مین آوے اور اسپر اعتقاد لاوے پس اوپر اسکے ہے غضب اللہ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
اور واسطے ان کے ہے عذاب بڑا بسبب گناہ بڑے کہ ارتداد ہے ذٰلِكَ یہہ عذاب عظیم یا پھر جانا انکا دین اسلام سے بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ بسبب اسکے ہے کہ انھون نے دوست رکھا زندگانی دنیا کو اوپر نعمت آخرت کے اور دوسرے
اسواسطے ہے کہ اللہ نہین چاہتا کہ ہدایت کرے طرف موجبات ثبات ایمان کے قوم کفار کو یعنے مرتدون کو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ یہہ لوگ وہ ہین کہ مہر رکھی اللہ نے اوپر دلون انکے کے تو کہ حق بات نہ سمجھین اور اوپر کانون انکے کے تو کہ حق بات نہ سنین
اور اوپر آنکھون انکی کے تو نشانیان قدرت حق کی نہ دیکھین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین غافل لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نہین شک یہہ کہ وہ بیچ آخرت کے وہی ہین ٹوٹا پانیوالے کیونکہ سرمایہ عمر بازار دنیا مین کھو کر تہیدست گئے ہین **نظم**
ہاتھ خالی دل پر از حسرت گئے + یہان سے لے دولت نہ کچھ حشمت گئے + کیون نہ غصے مین ندامت انکو ہو + رنج و غم سے یک قیامت انکو ہو +
پاس کچھ رکھتے نہین ہیں یہ ہین + ہے بضاعت بے مدد بے مایہ ہین + آمد اس بازار مین دست تہی + لائے ہیں سو طرح شرمندگی + ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ
لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگون کے کہ ہجرت کرتے ہین طرف مدینے کے جیسے خباب اور جبیب اور
بلال پیچھے اسکے کہ ایذا دیئے گئے کفار کے ہاتھ سے ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر جہاد کیا انھون نے اور صبر کیا
اوپر جہاد کے تحقیق پروردگار تیرا پیچھے ہجرت اور جہاد اور صبر کے البتہ بخشنے والا ہے اُن سے گناہ پہلے مہربان ہے توفیق طاعت کی دیگا انکو
زمان آیندہ مین يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ یاد کر اس دن کو کہ آویگا ہر انسان جھگڑتا ہوا جان
اپنے کیطرف سے یعنے ملامت کرتا ہوا اپنے آپکو مبتلا گناہ گار کہیگا مین نے کیون گناہ کئے اور مطیع کہیگا مین نے طاعت زیادہ کیون نہ کئی یا
ہر ایک شخص سے اور مجادلہ کرے واسطے خلاصی نفس اپنے اور کہیگا نفسی نفسی اور پورا دیا جاویگا ہر انسان کو بدلا اسی چیز کا جو عمل کیا ہے ۞
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کئے جاوین گے جزا دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ
كُلِّ مَكَانٍ اور بیان کی خدا نے مثال طریق ایک بستی کے کہ تھی امن والی چین والی اور رہنے والے اسکے آسودہ آتا تھا اونکو رزق اُسکا
با فراغت ہر جگہہ سے یعنے طرف طرف سے فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ پس کافر ہوئے اہل اس بستی کے ساتھ نعمتون اللہ کے اور شکر نہ ادا کیا
فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ پس چکھایا اہل اسکے کو اللہ نے پہناوا بھوکھ کا اور ڈر کا بسبب اس چیز کے کہ
تھے وہ کرتے عمل برے ذوق کو استعارہ کیا ہے واسطے ادراک اثر ضرر کے اور لباس کو واسطے اس چیز کے کہ سبکو چھپا لیوے حاصل یہہ ہے
کہ خدا نے ایسا کیا کہ پا لیا انھون نے ضرر بھوک کا اور ڈر کا کہ اونکو شامل تھا ابن عباسؓ نے کہا کہ یہہ مثل اہل مکہ کے واسطے ہے کہ قتل اور
غارت سے بے غم تھے جب نعمت نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کفر کیا اللہ نے بدل ڈالی فراخی ان کی ساتھ قحط کے کہ سات برس
خشک سالی مین مبتلا رہے مارے بھوکھ کے مردار کھانے لگے اور لہو پینے لگے اور یہہ حضرت کی بد دعا کے سبب سے تھا اور امن انکا بدل ڈالا

ساتھ خوف کے کہ مسلمانوں کی دہشت سے سفر شام اختیار کیا جان اور مال اپنے سے ڈرتے تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ اور البتہ تحقیق آیا تھا اُن کے پاس ایک پیغمبر انہیں سے یعنے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پس جھٹھلایا اسکو پس پکڑا انکو عذاب نے
یعنے قحط اور ڈر نے اور حالانکہ وہ ظالم تھے اپنی جان پر ساتھ شرک لانے اور جھٹھلانے کے لکھا ہی کہ قریش نے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کہلا بھیجا کہ دشمنی ہم
مردون نے تم سے کی ہی عورتون اور بچون کا گناہ کیا ہی کہ قحط سے قریب بمرگ ہین حضرت نے اجازت فرمائی کہ مکے کو غلہ لیجاؤ اور یہہ آیت اتری کہ
فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا پس کھاؤ عورتون اور بچو مکے کے اس چیز سے کہ رزق دیا ہی تم کو اللہ نے بھجوایا ہوا پیغمبر کا حلال پاکیزہ بعضے
کہتے ہین کہ یہہ خطاب مسلمانون کو ہی کہ کھاؤ حلال طیب وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو نعمت اللہ کی کا اگر ہو تم اسکو عبادت
کرتے یا اسیکی فرمانبرداری کرتے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ سوا اسکے نہین کہ حرام کیا اوپر تمہارے مردار
اور لہو بہتا اور گوشت سور کا سب اجزا سمیت اور وہ چیز کہ آواز بلند کی جاوے سوا خدا کے ساتھ اسکے وقت ذبح کے یعنے جو بنام غیر خدا ذبح ہو فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بےبس ہوا اور محتاج ساتھ کھانے ان محرمات کے ہو نہ حد سے نکل جانیوالا ہو اور نہ ضرورت سے زیادہ کھانے
والا ہو پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ بےبس کا مہربان ہی بیچ رخصت اسکے کے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ
اور مت کہو واسطے اس چیز کے کہ بیان کرتے ہین زبانین تمھاری جھوٹھ اور وہ یہہ ہی کہ کہتے ہین یہہ حلال ہی یعنے جو پیٹ مین بچہ بحیرہ سائبہ کے ہو حلال ہی مردون پر ہمارے اور یہہ حرام
ہی یعنے جو کہ عورتون پر ہمارے اور کہتے ہو کہ یہہ حلال اور یہہ حرام ہی لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ تو کہ باندھو اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ اللہ نے ہمین یہہ امر کیا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ نہین چھٹکارا پاینگے عذاب دوزخ سے قیامت مین مَتَاعٌ قَلِيْلٌ فائدہ
ہی تھوڑا سا دنیا مین جسکے واسطے یہہ جھوٹھ باندھتے ہین اور وہ جلدی جاتا رہیگا وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب درد دینے والا کہ
ہمیشہ رہیگا آخرت مین وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور اوپر ان لوگون کے کہ دین یہود مین آئے حرام کیا ہم نے وہ کچھ کہ
بیان کیا ہم نے اوپر تیرے پہلے نزول اس سورہ سے یعنے سورہ انعام مین کہ فرمایا ہی وعلی الذین هادوا حرمنا کل ذی ظفر الاٰیة وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہین ظلم کیا ہمنے ساتھ حرام کرنے اُن چیزون کے ولیکن تھے وہ جانون اپنے کو ظلم کرتے کہ بسبب گناہون کے مستحق عذاب کے
ہوئے ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگون کے کہ کرتے ہین گناہ
بسبب غفلت اور نادانی کے کہ فکر آخر کام کا نہین کرتے پھر توبہ کرتے ہین پیچھے اس عمل بد کے اور نیکی کرتے ہین اور صلاح مین لاتے ہین کام اپنے اِنَّ
رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق رب تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنے والا ہی گناہون کو بسبب توبہ کے مہربان ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ بندون
کی اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا تحقیق ابراہیم تھا پیشوا فرمانبردار واسطے اللہ کے اور قایم امر اسکے پر سب ادیان باطلہ کو چھوڑکر آنیوالا طرف
دین حق کے یا تھا ایک امت جامع جمیع کمالات اور فضائل کہ وہ سب اکٹھے نہ تھے مگر بہت لوگون مین متفرق یا پہلے آگ مین ڈالنے سے روے زمین پر سوا
اسکے کوئی مومن نہ تھا پس وہ تنہا ایک امت تھا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا شریک لانیوالون سے جیسے قریش گمان کرتے ہین اور تھا شَاكِرًا
لِّاَنْعُمِهٖ شکر کرنیوالا واسطے نعمتون اللہ کے اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قبول کیا اللہ نے اسکو ساتھ نبوت کے اور ہدایت کی اسکو کہ
لوگون کو بلاوے طرف راہ سیدھی کے کہ راہ توحید ہی وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً اور دی ہم نے اسکو بیچ دنیا کے نیکی کہ ذکر نیک ہی یا اولاد صالح ہی
یا محبت ہی کہ ولمین عالم کے اسکی ڈالدی سب اہل ملل دوست رکھتے ہین اسکو اور تعریف کرتے ہین یا نسل اسکے سے پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا یا درود
اسپر ملی ہوئی ساتھ درود خاتم انبیا کے کہے کہ اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد كما صليت علی ابراهيم وعلی ال ابراهيم انك حميد مجيد
وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ ابراہیم بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہی واسطے درجون بلند کے امام ماتریدی نے کہا نیکی اسکی جو دنیا
مین دی حسنات اسکی کم نکرینگے بیچ آخرت کے ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا پھر وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ کہ پیروی
کر توحید مین دین ابراہیم کی کہ پھر آیا تھا سب دینون سے طرف اس کے یا متابعت کر دعوت حق مین یعنے جیسے وہ نرمی اور مدارا کرتے تھے اور دلیلین

موافق فہم ہر ایک کے لا کر طرف حق کے بلاتے تھے ویسا ہی تو کر سمجھہ لیجیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر بہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اسواسطے ہی کہ بعد ان کے مبعوث ہوئے نہ یہہ کہ اُن سے کچھہ کم تھے کہ بحکم انا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ حضرت سب انبیا سے افضل اور اکمل تھے ف وہ سب سے اعلی وہ سب سے افضل وہ سب سے ارفع وہ سب سے اکمل ہے وہ سب سے احسن وہ سب سے اجمل وہ تاج ہی فرق انبیا کا ؛ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تھا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام شرک لانے والوں سے یہہ تعریض کفار قریش کی ہی کہ کہتے ہیں تھے ہم دین باپ ابراہیم کا رکھتے لکھا ہی کہ حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو امر کیا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ جمعہ کے دن سب کام چھوڑ کر عبادت میری کرین موسی علیہ السلام نے کہا بعضون نے مانا اور اکثر پھر گئے اور ماننے والوں میں بھی اختلاف پڑا کسی نے کہا ہم سنیچر کو اختیار کرتے ہین کہ اس دن اللہ پیدایش عالم کی سے فارغ ہوا ہی کسی نے کہا کہ اتوار بہتر ہی کہ ابتدا آفرینش خلق ہی اللہ تعالی نے مخالفت اور نا فرمانی کی شامت سے تعظیم سنیچر کی اپر فرض کی چنانچہ فرماتا ہی إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ سوا اسکے نہین کہ مقرر کی گئی تھی تعظیم ہفتے کی اوپر ان لوگوں کے کہ اختلاف کرتے تھے بیچ اسکے یہہ تھی کہ کچھہ کسب نہ کرین نہ کسی کام مین مشغول ہون شکار نہ پکڑین سوا اللہ کی عبادت کے کچھہ نکرین اور یہہ تکلیف بہت شاق تھی زاد المسیر مین ہی کہ موسی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہفتے کو متاع سر پر رکھے جاتا تھا کہا گردن مارو اسکی پس گردن کاٹ کر بدن اسکا پھینک دیا چالیس دن تک مرغان مردار خوار نے اسکو کھایا وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ حکم کریگا درمیان اُن کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے سرکشی اور جہل سے بیچ اسکے اختلاف کرتے یعنے بیچ اس دن کے کہ مقرر واسطے عبادت کے تھا حدیث مین ہی کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالی نے واسطے عبادت کے دن جمعہ کا لکھا اوپر ان کے جو پہلے مجھہ سے تھے انھون نے اسمین اختلاف کیا اللہ نے مجھے طرف اسکے راہ دکھائی فلنا الیوم ولیھود غدا وللنصاری بعد غد پس واسطے ہمارے جمعہ اور یہود کے ہفتہ اور نصاری کے اتوار ہی ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ بلا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلق کو طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھہ بات محکم کے یعنے ساتھہ دلیل کے کہ حق کو ثابت کرے اور شبہہ کو دور کرے وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور ساتھہ نصیحت نیک کے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اور جھگڑا کر اُن سے ساتھہ اس چیز کے کہ وہ نیکتر ہی یعنے ساتھہ نرمی اور خوشخوئی کے لکھا ہی کہ حکمت واسطے دعوت خواص کے ہی اور موعظہ حسنہ واسطے ارشاد عوام کے اور جدال واسطے دفع معاندون کے سمجھہ لیجیئے کہ تین طریقے دعوت کے بیان فرما کر کہ حکمت اور موعظت اور جدال ہی اشارت طرف وصول تین مقام کے کیا کہ حقیقت اور طریقت اور شریعت ہی حقیقت وہ کہ بندے کو بیواسطہ اللہ سے حاصل ہو اور شریعت وہ کہ حصول اسکا بواسطہ رسل ہو اور طریقت رعایت ادب ہی پس اول حکمت بیان کی کہ موہبت جبرئیل بیواسطہ جبرئیل حضرت پر فایض ہوئی کہ عبارت حقیقت سے ہی پھر موعظہ حسنہ کہ رعایت ادب اور نیکوئی اور نرمی اور خوشخوئی کی ہی کہ طریقت ہی پھر جدال بطرز نیک کہ مختص بشریعت ہی کہ بنا اسکی تکلیف احکام پر اور بیان اوامر حلال اور حرام پر ہی اور توضیح اسکی محتاج دلایل اور حجج کے ہی اور اس کلام سے دعوت حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام طوایف خواص وعوام پر نکلتی ہی ف بھیجا ہی حق نے آپکو کافۂ انام پر دعوت انھون کی عام ہی سب خاص وعام پر إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ تحقیق پروردگار تیرا وہی دانا تر ہی ساتھہ اس شخص کے کہ گمراہ ہو گیا راہ حق سے کہ اسلام ہی اور وہی خوب جانتا ہی ساتھہ راہ پانے والوں کے اور تجھہ پر کہ پیغمبر ہی سوا پیغام پہنچانے کے نہین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کو جو مثلہ کیا ہوا دیکھا نہایت غمگین ہوے اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر فتح اللہ نے مجھے دی ستر آدمیوں کو عوض تیرے مین مثلہ کرونگا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی کہ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ اور اگر ایذا دو تم اس شخص کو کہ ایذا دی ہی تم کو یعنے بدلا لو تم پس ایذا دو اور بدلا لو برابر اس چیز کے کہ ایذا دیے گئے ہو تم ساتھہ اسکے یعنے ایک کو مثلہ کیا ہی تم بھی ایک کو کرو نہ ستر کو وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ اور اگر صبر کرو تم اور ایذا ندو البتہ وہ بہتر ہی واسطے صبر کرنیوالوں کے بدلا لینے سے وضع مظہر بجاے مضمر مخبر بنا ے حق ہی اوپر ان کے کہ صبر کرتے ہین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے بدلا نہ لیا معاف کیا کفارہ قسم کا دیا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ اور صبر کر مصیبت پر روز احد کے اور نہین

صبر تیرا ساتھ توفیق اور مدد اللہ کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کہا اوپر پھر جانے کافرون کے تجھ سے یا اوپر غلبہ کفار کے اوپر لشکر تیرے کے وَلَا تَكُ
فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہین اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ تحقیق اللہ ساتھ
ان لوگون کے ہی کہ پرہیز کرتے ہین شرک اور گناہ سے اور ساتھ ان لوگون کے ہی کہ وہ احسان کرنیوالے ہین یعنی موحد اور مخلص ہین سمجھ لیجیے کہ
تقوی اشارت بتعظیم خدا ہی اور احسان عبارت شفقت کرنے سے ہی بخلق کبریا اور یہہ دو صفتین مدار کار اسلام و ایمان ہین ٥ احسان سے
خلق ہوتی ہی شاد + تقوی سے ہی وار دین آباد + جسمین کہ یہہ دونون ہووین واثق + راضی ہی پہر اس سے خلق و خالق + سبحان اللہ عجب
حسن مقطع اس سورہ کا اور عجب شان ہی کہ متضمن تقوی اور احسان کا ہی تقوی کہ قبول دین اسلام اور ترک و مناہی ہی جامع اتیان
جمیع اوامر اور اجتناب ہمہ نواہی ہی اور احسان کو نیک کاری بخلق باری ہی متضمن خوشنودی عالم اور وسیلہ سرداری ہی ٥ یا الٰہی التقوی
واحسان دے + زندگی و مرگ مین ایمان دے + شرک و عصیان و مناہی سے بچا + دین و دنیا مین تباہی سے بچا + قول ثابت پر تو رکھہ ثابت
مدام + کلمۂ توحید پر کر اختتام + سورہ بنی اسرائیل مکی ہی کہ مگر آٹھہ آیتین وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک الخ ایکسو
گیارہ آیتین ہین کوفیون کے قراءت مین اور ایک سو دس بصریون کے قراءت مین ایک ہزار پانچ سو تینتیس کلمے ہین چھہ ہزار ایک سو چھتیس
حرف ہین فواصل اسکے را ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ نحل کے یہہ ہی کہ اسکے مقطع مین ذکر صبر اور تقوی کا تھا اسکے مطلع مین قصۂ معراج مذکور
ہوا الحکم الصبر مفتاح الفرج صبر سبب فرح ہجوم ہی بمصداق ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا تقوی وسیلہ خروج غموم ہی اس سبب سے
ذکر معراج کا بعد ذکر صبر اور تقوی کے مناسب ہوا کہ اسکے مطلع مین ربط غالب ہوا

وهي مائة واحدى عشر اٰية	بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم	سورة بني اسرائيل مكيّة

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پاکی اور بے عیبی ہی اسکو واسطے کرامت کے لیگیا بندے اپنے کو ایک رات یعنی ایک
آن رات کی مین مسجد حرام سے اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ طرف مسجد دور تر کے سے کہ بیت المقدس ہی وہ جو برکت دی ہمنے گرداگرد
اسکے کو کہ زمین شام کی ہی برکت دین کی دی کہ مہبط وحی اور معبد انبیا کیا اور برکت دنیا کی بخشی کہ اشجار اثمار اور انہار بہار سے گھیر لیا اور لیگئے ہم
اس بندے محبوب مقبول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا تو کہ دکھاوین ہم اسکو نشانیان قدرت اپنے کی سے کہ آن واحد مین مکہ
سے لا کر بیت المقدس مین امام انبیا فرمایا پھر وہان سے فوق السما لیجا کر جو کچھہ دکھانا سنانا تھا سنایا اور دکھایا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق
اللہ سبحانہ وہی سنانیوالا ہی دوست اپنے کو باتین شفقت کی دکھانیوالا ہی آیتین اپنے قدرت کی یا سننے والا ہی باتین کفار کی کہ معراج کو جھٹلاتے
ہین دیکھنے والا ہی مومنون کو کہ تصدیق لاتے ہین یا ضمیر عاید طرف پیغمبر کے ہی یعنی حضرت شنوا تھے جو خطاب کہ انکو ہوتا تھا بینا تھے جو چیز کہ انکو دکھاتے
تھے بحر الحقایق مین ہی دکھاوین ہم نے انکو آیتین کہ مخصوص ہین ساتھہ جمال اور جلال ہمارے کے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق وہ شنوا ہی ساتھہ
شنوائی ہمارے کے بینا ہی ساتھہ بینائی ہمارے کے **نظم** حد ہی اسکو جسنے دکھا کر لمعہ اپنی قدرت کا + عرش پہ لا چکا یا قدم لمحے مین ہمارے حضرت کا + مکے سے
اقصی مین لیجا جتنے ہین پیمبر سبکو بلا + آپکا ثابت فضل کیا وہان منصب دیکے امامت کا + فرش سے لیجا عرش دکھایا عرش سے لایا فرش پہ پھیر +
آمد و رفت یہہ دم مین تھی کیا کھیل ہی اسکی صنعت کا + انکو بلایا شب کو وہان اطلاق مکان بھی تھا نہ جہان + حق ہی حق تھا آپ نہی آپ اور نام
نتھا وہان کثرت کا + کثرت کیا اور عالم کیا کون کہان اور بزم کدھر + مجلس تھی نی محفل تھی عالم تھا عجب یک وحدت کا + سمجھہ لیجیے کہ وقت وقوع
معراج مین روایات متعدد ہین اکثر کہتے ہین ربیع الاول مین بارھوین برس نبوت سے ہوا بعضے کہتے ایک برس پانچ مہینے پہلے ہجرت سے ہوا اس تقدیر
پر شوال کی گیارھوین تاریخ ہوتا ہی ایک قول مین رجب کی ستائیسوین شب ہی اکثر محدثین اسی پر ہین ایک روایت مین سترھوین رمضان کی
بارھوین سال بعثت سے ہی اور شب دوشنبہ پر اکثر علما و محدثین کا اتفاق ہی اور اصل معراج مین کسی فرقۂ اسلامیہ کا اختلاف نہین منکر اصل معراج
کا کافر ہی کہ منکر نص سبحان الذی اسری کا ہی **بیت** جو کہ ہین منکر معراج رسول برحق + بخت وہ کور ہوئے چون شب یلدا مین سیاہ + آیت اسری کی

نہین سوجھتی ایسی روشن + چشم ہی اور بصارت نہین سبحان اللہ + اور اس باب مین احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہین کہ قریب بحد تواتر پہنچی ہین چنانچہ
تیس صحابہ کبار نے حدیث معراج کی روایت کی ہی ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمانؓ ذی النورین علی بن ابی طالبؓ عبداللہ بن مسعودؓ عبداللہ بن عباسؓ عبداللہ
بن عمرؓ عبداللہ بن زبیرؓ عبداللہ بن اوفیؓ عبداللہ بن عائذؓ ابوذر غفاری ابوایوب انصاری جابر بن عبداللہ انصاری ابی بن کعب حذیفہ الیمانی ابوسعید
خدریؓ ابوہریرہؓ عباس بن عبدالمطلب انس بن مالک مالک بن صعصعہ عمران بن الحصین بلال حبشی ابوامامہ باہلی اسامہ بن زید ابو دردا بلال بن سعد
ابوسلمہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ صدیقہ ام ہانی رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن اختلاف کیفیت معراج مین واقع ہی بعضے کہتے ہین خواب
مین ہوا بعضے کہتے ہین بیداری مین بعضے کہتے ہین روح کو ہوا بعضے کہتے ہین جسد کو بعضے کہتے ہین روح اور جسد دونون کو لیکن صحیح یہہ ہی کہ بیداری مین
روح اور جسم سے معراج ہوا چنانچہ دلیل اسکی خود آیت شریفہ اسریٰ بعبدہ ہی اسم عبد کا موضوع واسطے شخص کے ہی کہ عبارت جسد باروح سے ہی اگر
روح سے خواب مین ہوتا تو اسریٰ بروح عبدہ فرمایا ہوتا دوسرے خواب مین ہوتا تو فضیلت آپ کی کیا ہوتی اور معجزات مین کیون شمار ہوتا کہ خواب مین
تو جو کوئی بہشت کو دیکھے ہوسکتا ہی تیسرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے فرض عشا کی تم مین پڑھی اور دوگانہ بیت المقدس مین اور
زیر تحت العرش خواب کی نماز محسوب کب ہوتی ہی پس ثابت ہوا کہ آپ جسم باروح سے گئے اور جانے مین مسجد حرام سے اقصیٰ تک نص صریح ہی انکار اسکا
کفر ہی اور اطباق سموات سے گذرنے مین احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہین انکار اسکا فسق ہی اور وراء اسکے جانا اور عجائبات طرح طرح کے مشاہدہ
کرنا یہہ احادیث احاد سے ثابت ہی انکار اسکا موجب محرومی ثواب اور درجات اخروی ہی اور مکان مین بھی معراج کے اختلاف ہی ایک روایت مین
ہی کہ فرمایا آپ نے مین مکے مین تھا اپنے گھر مین کہ سقف خانہ شگافتہ ہوئی اور جبرئیل آئے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حرم مین تھا مین کبھی
فرمایا حجر مین تھا مین بیچ مسجد حرام کے کہ جبرئیل آئے ساتھ میکائیل کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا خانہ ام ہانی مین تھا مین اکثر محدثین اسیطرف
میل رکھتے ہین اور تطبیق ان روایات مین یون ہوسکتی ہی کہ اس رات آپ ام ہانی کے گھر ہونگے اور وہ خانہ درمیان مروہ اور کوہ صفا کے ہی
داخل حرم شریف مین ہی اور کفالت کے وقت ابوطالب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی گھر مین تھے اسواسطے اسکی اضافت اپنی طرف فرماکر کہا
کہ مین اپنے گھر مین تھا اور آپکو پہلے مسجد حرام مین لے گئے تھے تا طواف بجا لاکر عزیمت بیت المقدس کی فرماوین اس جہت سے حجر مسجد مین فرمایا
واللہ اعلم بالصواب پس سب روایتون کی تطبیق ہوئی دیگر یہی نکلا کہ خانہ ام ہانی بنت ابی طالب مین تھے بموجب روایت اشہر کہ معراج واقع ہوا اور قصہ
اسکا تفصیل وار کتاب علیحدہ مین لکھا گیا اور یہان بطور اختصار تحریر ہوتا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز عشا کے گھر مین ام ہانی بنت ابی طالب
کے نیم خواب مین تھے کہ جبرئیل بامر خدا براق لیکر آئے کہ سفید رنگ دراز حمار سے کوتہ بغل سے تھا اور قدم اسکا مد نگاہ سے آگے پڑتا تھا سینہ
اسکا یاقوت سرخ کا قوائم زمرد سبز کے دُم مرجان کی سر اور گردن یاقوت کے زین بہشتی کسا دونون رکابین یاقوت سُرخ کی لٹکتی تھین پیشانی
پر اسکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا **قطعہ** براق برق جولان مہ طلعت باد پیمائی + سبک رفتار خوش ہیئت سراپا شکل زیبائی + فرشتہ خو
قمر افسر ملمع بال و عنبر دم + قرنفل بوئے و خور پیکر مرصع بال و لولو سُم + سریع السیر مردم رو مزین زین فلک پیما + کثیر الخیر عنبر ابجن آئین الملک آسا +
پس حضرت آواز پر جبرئیل سنکر اٹھ بیٹھے جبرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو سلام کہا ہی اور نزدیک اپنے بلایا ہی تاکہ کرم فرماوے ایسی
کرامتون سے کہ کسی کو نہ پہلے آپ سے کیا نہ بعد آپ کے کریگا اور نہ اسکو سنا نہ خطرہ گذرا قلب مین کسی بشر کے ہرگز اٹھئے تیار ہوجیے **بیت** شب قدر
وصل سے یہہ نہین خواب کی ہی یہہ شب + کہ براق ہی مہیا فاذا فرغت فانصب + پھر جبرئیل نے ردائے نور اوڑھائی اور نعلین زمرد سبز پاؤن
مین پہنائین اور کمربند یاقوت سرخ سے کمر باندھی اور تازیانہ زمرد سبز ہاتھ مین دیا کہ مرصع چار سو مروارید سے تھا اور ہاتھ پکڑا بیت الحرام
مین لائے **بیت** کون لایا کس کو لایا کسنے بلوایا ہی واہ + داعی ایسا مدعو ایسا رہبر ایسا چاہیئے + اور آب زمزم سے نہلاکر سینہ بے کینے کو
شق کیا اور قلب مطہر کو آب بہشت سے دھو حکمت سے پر کیا آپ نے سات طواف وداع ادا کر کے حطیم مین لحظہ جلسہ استراحت فرمایا پھر جبرئیل نے
براق کی رکاب پکڑی اور میکائیل نے باگ اور آپکو سوار کیا اسی ہزار فرشتے یمین اور اسی ہزار یسار براق کے مشعلین نور عرش کی روشن کئے ہوئین

رکاب سعادت میں چلتے تھے آپ باگ کھینچنے لگے جبرئیل نے کہا چھوڑ دیجئے یہ مامور ہے جاتا ہے جہاں جاتا ہے آپ نے باگ چھوڑ دی وہ
روان ہوا جبرئیل نے آپ کو وصیت کی کہ اگر راہ میں آواز ہو التفات نکیجو اور جواب کسی کے پکارنے کا ندیجو اور مجھے بیت المقدس میں دیکھو گے
جب آپ نے تھوڑی راہ طے کی جانب راست سے کسی نے پکارا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت شتابی کر کہ تو راہ بھول گیا آپ نے بموجب وصیت
جبرئیل کے التفات نہ کیا پھر اسیطرح آواز سامنے اور پس پشت سے آئی لیکن آپ نے جواب ندیا پھر ایک عورت زیور پہنے ہوئے براق کے
آگے کھڑی ہو کر کہنے لگی کہ ایکساعت توقف کرو یا محمدؐ کہ آپ سے کچھ سرہی اسکی طرف بھی ندیکھا اور براق کو چمکا کر نکل گئے پھر تین شخص ملے
ایک پیر ایک کہل ایک جوان پیر اور کہل کو ندیکھا جوان پر نگاہ کی آپ نے پھر دو قدح سامنے آئے ایک شیر ایک خمر کا قدح شیر دست راست
میں اور قدح خمر دست چپ میں آپ کے دیا شیر پیا اور خمر کو ترک کیا آپ نے پھر دو جام حاضر ہوئے ایک پانی کا ایک شہد کا دونوں
پیئے آپ نے اور طیبہ اور طور سینا اور مولد عیسیٰ میں اتر کر دوگانہ ادا کیا پھر چلے ایک شخص کو دیکھا کہ پشتارہ ہیزم کا باندھتا ہے اور طاقت
اٹھانے کی نہیں رکھتا اور اسپر اور لکڑیاں رکھتا ہے پھر ایک کو دیکھا کہ ڈول کوئیے میں ڈالتا ہے اور خالی نکلتا ہے القصہ مسجد اقصیٰ میں پہنچکر جبرئیل
سے احوال کہا جبرئیل نے کہا کہ اول داعی یہود تھا اسکی اجابت کرتے تو امت آپ کی بعد آپ کے میل طرف یہودیت کے کرتی دوسرا داعی نصاریٰ
تھا جو اسکا جواب دیتے امت ترسا ہو جاتی اسیطرح تیسرے کی اجابت کرتے تو امت شرک اختیار کرتی چوتھے کی کرتی تو امت گبر اور آتش پرست
ہو جاتی اور زن آراستہ دنیا تھی جو اسپر نگاہ کرتے تو امت آپکی کمال حرص سے دنیا کو آخرت پر اختیار کرتی اور پیر دولت تھی اور کہل بخت
دولت اور بخت پر نگاہ نکی خوب کیا کہ ہر ایک ناپایدار ہے اور جوان عاقبت تھی اسپر نظر فرمائی بجا ہوا کہ سبب حصول نعمت دوجہان ہے اور
دودھ کا قدح جو پیا راہ مستقیم اللہ نے تمہاری امت کو دی اور خمر کا پینا حرام کیا اور پانی اور شہد دونوں جو آپ نے پیئے بجا ہوا کہ سبب
بقائے امت ہے تا قیامت اور پانی سبب شست وشوی عمل ناسزائے امت ہے اور پشتارہ ہیزم باندھنے والا امر حریص تھا اور ڈول خالی نکالنے
والا ریا والا کہ رنج اور محنت کھینچیگا اور تہی دست قیامت کو اٹھیگا پھر جبرئیل نے آپکو براق سے اتارا اور فنائے مسجد میں جہاں مراکب انبیا
کا تھان تھا براق کو ریشم کے ڈوری سے بہشت کے باندھا پھر آپ مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے انبیاؤں نے کہ استقبال کو آپ کے اترے
تھے شرایط تحیات کے ادا کیئے جبرئیل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تقدم وصل رکعتین باخوانک من المرسلین آپ نے دوگانہ پڑھوایا پھر
جبرئیل ہاتھ پکڑ آپکا صخرہ بیت المقدس پر لائے دیکھا آپ نے کہ صخرہ سے آسمان تک ایک سیڑھی ہے کہ ایک سر اسکا یاقوت سرخ کا دوسرا زمرد سبز
کا ایک پایہ نقرہ کا دوسرا طلا کا مکلل ساتھ درر اور یواقیت کے ہے اور دو پر زمرد کے ہیں ایسے کلان کہ اگر ایک بچھاوے سب زمین ڈھپ جاوے
اسکو معراج کہتے ہیں اور اسکے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر ہزار برس کی راہ تھا اور ہر مقام پر ایک ملک مقرب متعین تھا کہ پچاس ہزار فرشتے
اسکے تابع تھے آپ براق پر سوار ہو چلے ہیں اس راہ سے آسمان اول کو پہنچے جبرئیل نے دروازہ ٹھوکا کہ ایک دانہ یاقوت کا تھا مقفل بقفل
مروارید اسمعیل فرشتہ دربان وہاں کا بولا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا ساتھ تیرے کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہا تجھے بلانیکو آپ کے بھیجا تھا کہا ہاں اسنے دروازہ کھولا آپ اوپر گئے فرشتوں کو دیکھا کہ صف بصف استادہ قیام میں ہیں سبوح
قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پڑھتے ہیں آپ نے جبرئیل سے پوچھا کہ انکی یہی عبادت ہے کہا جیسے پیدا ہوئے ہیں تا قیام
قیامت انکی یہی عبادت ہے حق تعالیٰ سے طلب کرو کہ تمہاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپ نے دعا کی حق تعالیٰ نے قیام نماز میں
فرض کیا پھر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی آپ نے سلام کیا انھوں نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح
الحمد للہ الذی اکرمک وجعلک من نسلی وہاں دو دروازے تھے راست اور چپ آدم کے ادھر دیکھ کر ہنستے تھے ادھر دیکھ روتے
تھے آپ نے جبرئیل سے پوچھا اسنے کہا جانب راست در بہشت ہے اور جانب چپ دوزخ بہشت میں اولاد اپنی دیکھ کر خوش ہوتے ہیں
دوزخ میں دیکھ کر روتے ہیں پھر وہاں کے عجائبات دیکھ کر آگے چلے آسمان دوم پر پہنچے جبرئیل نے اسکا دروازہ بھی اسیطرح کھلوایا

وہان فرشتے صفین باندھے رکوع مین تھے جبرئیل نے کہا جبسے یہہ پیدا ہوئے ہین سر اٹھا کر آسمان سیوم کو نہین دیکھا انکی یہی عبادت ہے تم بھی دعا کرو کہ تمھین
اور تمھاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپ نے دعا کی رکوع نماز مین فرض ہوا پھر آگے چلے یحیی اور عیسی علیہما السلام سے جا کر ملے انھون نے کہا مرحبا
بالاخ الصالح والنبی الصالح اور دعا کی پھر اسیطرح تیسرے آسمان پر جا کر دیکھا فرشتے صفین باندھے ہوئے سجدہ مین ہین آپ نے جبرئیل سے پوچھا ان کی
یہی عبادت ہے کہا ہان تم بھی دعا کرو تا تمکو بھی یہہ عنایت عبادت ہو آپ نے دعا کی سجدہ نماز مین فرض ہوا لکھا ہے کہ دو سجدہ اسواسطے ہوئے کہ ان
فرشتون نے آپ کے جواب سلام کو سر اٹھایا تھا پھر سجدہ مین پڑ گئے تھے وہان یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے بھی مرحبا کہا اور دعا کی آپکو
ساتھ خیر کے پھر یون ہی آسمان چہارم پر جا کر ادریس علیہ السلام سے ملے انھون نے بھی مرحبا کہا اور دعا کی اور مریم مادر عیسی اور آسیہ زن فرعون
استقبال کو آپ کے آئین مریم کے ستر ہزار محل مروارید سفید کے اور ستر ہزار زمرد سبز کے تھے اور آسیہ کے ستر ہزار یاقوت سرخ کے اور ستر ہزار مرجان
تر کے تھے اور عزرائیل کو دیکھا اُنسے احوال قبض روح کا پوچھا اور کہا کہ امت کی میرے جان آسانی سے نکالیو انھون نے کہا کہ جناب الٰہی سے ستر ہزار بار یہی
خطاب مجھکو آتا ہے اور فرشتون کی جماعت دیکھی کہ دوزانو بیٹھے تسبیح مین مشغول تھے آپ نے اپنی اور امت کیواسطے وہ عبادت مانگی حق تعالی نے
قعدۂ اخیرہ فرض کیا اور بیت المعمور دیکھا ایک دانہ یاقوت سرخ کا بنا ہوا اور دوارے زمرد سبز کے لگے ہزار قندیل لعل اور یاقوت کے لٹکتے ہوئے منبر
زر سرخ کا منارا سیم خام کا پانچ سو برس کی راہ بلند تھا اور جبسے وہ بنا ہے قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز دریا ئے نور مین نہا کر روائے نور دوش
پر ڈالکر لبیک کہتے ہوئے طواف اسکا کرتے ہین اور کرینگے ہر دن نئے آتے ہین تا قیامت نوبت اُنکی دوبارہ نہین آئیگی جیسی بیت المقدس مین امامت
انبیا کی کی تھی ویسی ہی وہان آپ نے امامت ملائکہ کی کی وہ جماعت دیکھکر آپ نے چاہا کہ میری امت کی بھی ایسی ہی جماعت ہو حکم ہوا کہ ایسی ہی جماعت
تیرے امت کی بھی ظاہر کرونگا دن جمعہ کے ثواب عبادت عابدون اس مقام کے کا امت ضعیف تیرے کو دونگا پھر آسمان پنجم پر لیطریق مسطور گئے
اور ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے مرحبا کہا اور دعا کی آپکو ساتھ خیر کے اور گروہ ملائکہ کو دیکھا کہ کھڑے تسبیح کہتے تھے نگاہ پاؤنکی
انگلیون پر تھی آپ نے وہ عبادت طلب کی اللہ تعالی نے عنایت کی کہ عبادت خشوع سے ہے نماز مین پھر آسمان ششم پر اسیطرح جا کر موسی
سے ملے مرحبا کہا انھون نے اور دعا بخیر کی اور کہا الحمد للہ الذی ارلنی وجہک اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ شب حضور ہے امشب ضعفای امت
کو مت بھولیو اور ایک روایت ہے کہ موسی علیہ السلام سے آسمان چہارم پر ملے اور ادریس سے بہشت مین اور نوح علیہ السلام سے یہان اور میکائیل
کو دیکھا کرسی پر ترازو سامھنے دھری تھی ہر کفہ اسکا زمین آسمان سے بڑا تھا ڈنڈی مشرق سے مغرب تک دراز تھی طوما رحساب کے رکھے تھے کہا
انھون نے بشارت ہو آپ کو خیر اور برکت مثل امت تمھاری کے کسیکی نہین میزان انکی اثقل سوا زین امم ہے بیت حال خوش اسکا ہے جو
آپ کا پیرو ہے گروہ ✦ اور جو کوئی مخالف ہے اُسے ہے اندوہ ✦ اور وہان عابدون کو قیام مین خشوع خضوع سے پایا پھر آسمان ہفتم پر پہنچ مذکور
گئے فرشتون کی عبادت دیکھی وہان کے سب قیام مین متذلل تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح اور وصیت کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کہو کہ زمین بہشت قابل زراعت ہے درخت اسمین لگا وین آپ نے کہا کیونکر
لگا وین کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھکر پھر سدرۃ المنتہی کو پہنچے کہ وہ ایک درخت
ساق اسکی زر سرخ کی شاخین اسکی بعضے مروارید سفید کی بعضے زمرد سبز کی بعضے یاقوت سرخ کی اور پچاس ہزار سال کی راہ بلند اور اتنے فرشتے اسپر ہین
کہ عدد انکا سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا تمام درخت کو چھپائے ہین اذ یغشی السدرۃ ما یغشی ایک شاخ اسکی ایک دانہ زمرد سبز سے لاکھ برس کی
راہ بلند تھی اور سر شاخ پر پتہ تھا کہ وسعت اسکی برابر ہفت آسمان کے تھے اس پتے پر بساط نور بچھے تھے محراب اسکی یاقوت سرخ کی تھی بلندی اسکی
ہژدہ ہزار سالہ راہ تھی وہان مقام جبرئیل کا تھا آپ نے وہان دوگانہ ادا کیا سب ملائکہ سدرہ نے آپ کی اقتدا کی پھر ایک چشمہ دیکھا آپ سے جبرئیل نے کہا یہہ
سلسبیل ہے اسمین سے دو نہرین جاری تھین ایک نہر کوثر ایک نہر رحمت اور ایک فرشتہ عظیم کو دیکھا کہ ستر ہزار سر ہر سر مین ستر ہزار رو ہر رو
مین ستر ہزار دہن اور ہر سر پر ستر ہزار گیسو ہر گیسو مین ہزار ہزار موتی ہر موتی مین دریائے نور رواں اسمین مچھلیان تیرتی تھین ہر مچھلی دو سو

برس راہ دراز تھی اور پشت پر ماہی کے لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جبرئیل نے کہا اسکو حق تعالیٰ نے دس ہزار سال پہلے خلقت آدم سے پیدا
کیا ہی اُسنے آپ کی تعظیم کے لئے جو بال کشادہ کیا آسمان زمین کو گویا کہ ڈھانپ لیا پھر آپ کو بغل مین لیکر کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو اللہ نے
تمھین اور تمھاری امت کو برکت رمضان سے بخشا اور ایک صندوق وہان دھرا تھا مقفل ساتھ لا الٰہ قفل نور کے سے کہا کہ اسمین برات ہی صائمان
امت تمھارے کی آتش دوزخ سے پھر وہان سے آگے چلے جبرئیل نے رخصت طلب کی آپنے ہاتھ پکڑکر انکا ایک قدم آگے رکھا جبرئیل ہیبت جلال
الٰہی سے لرزان ہوئے آپ نے اشارہ ہاتھ کا کیا پانصد سالہ راہ کہ ایکقدم مین طی کرگئی تھی قطع کرکر اپنے مقام پر پہنچگئے فرمان پوشیدہ ہوا کہ
ای حبیب میرے کیا فکر کرتا ہی درازی قیامت کا یہان ایک اشارہ دست تیرے سے پانصد سالہ راہ جبرئیل نے قطع کیا کہ ایکقدم مین لا یا تھا فردا ے
قیامت لب ہلانے مین شفاعت کے اگر پچاس سالہ راہ بیکدم قطع کریگا کیا عجب اور ایک روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھا مین جبرئیل نے کہا مقدم ہو مین نے کہا تم آگے چلو اسنے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللہ منی مین آگے ہوا جبرئیل
ایک حجاب پر پہنچا زربفت کے جبرئیل نے وہ پردہ ہلایا آواز ہوا کون ہی کہا جبرئیل ہون مین اور میرے ساتھ محمد ہین ایک فرشتے نے ورائے
حجاب سے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ورائے حجاب سے ندا ہوئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ
ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی انا اللہ لا الٰہ الا انا فرشتے نے کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ ورائے حجاب سے ندا ہوئی انا
ارسلت محمدا فرشتے نے کہا حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی ودعا الی عبدی انا دعوتھم الیٰ بالی افلح
من اجاب داعی فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا لا الٰہ الا اللہ
ندا آئی صدق عبدی لا الٰہ الا انا پھر ندا سنی مین نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکمل اللہ بك الشرف علی الاولین والاخرین ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم شرف اور فضل دیا تمکو اولین اور آخرین کے اور ساتھ کمال کے پہنچایا مین نے جبرئیل سے پوچھا احوال اس فرشتے کا جبرئیل نے کہا کہ قسم اس
خدا کی جسنے تمکو براستی مبعوث کیا ہین کہ اقرب خلق ہون عند اللہ کبھی مین نے اس فرشتے کو نہین دیکھا مگر اوسوقت کہ انکے ہمراہی مین یہان آیا پھر ورائے
حجاب سے فرشتے نے ہاتھ نکالکر مجھے اٹھا لیا جبرئیل کھڑا رہ گیا مین نے کہا جبرئیل چلو ایسی مقام پر مجھ سے تخلف مت کرو اسنے کہا ای محمد
وما منا الا لہ مقام معلوم نہین کوئی ہم مین سے مگر اسکا مقام معین ہی کہ وہان سے تجاوز نہین کرتا امشب آپکے احترام کے جہت سے یہان پہنچا ہین
والا مقام میرا وہی نزدیک سدرہ کے ہی مین نے کہا ای جبرئیل مین جانتا تھا کہ تو ساتھ خداوند مقام کے خورسند ہی لیکن تو ہنوز مقام ہی مین
پابند ہی پھر مین تنہا روان ہوا حجاب بہت ظلمت اور نور کے قطع کیے جب ستر حجابون سے گذرا کہ ہر حجاب دوسرے حجاب سے پانصد سالہ راہ تھا اور
غلظت بھی ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ تھی براق رہ گیا رفرف سواری کے واسطے حاضر ہوا کہ آفتاب سے زیادہ چمکتا تھا اسپر سوار ہو کر پایہ عرش مجید تک
پہنچا مین اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے فرمایا جب جبرئیل میرے ہمراہی سے رہگیا تو میکائیل نے آکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب وقت
میرے خدمتگاری کا ہی قدم مین نے میکائیل پر رکھا اور وہ اٹھاکر مجھے لیچلا پہنچا دریا ہائے آب سے گذار دریا ہائے آتشین سے اُتار حجابون تک پہنچاکر
کہ ہر ایک حجاب ہزار سالہ راہ تھا رخصت ہوا پھر اسرافیل نے آکر شرائط تعظیم بجا لاکر اپنے بال پر بٹھا کر اول حجابون سے گذارا پھر سات دریا پیش آئے ہر ایک
کا پہنایت ستر ہزار درجے آسمان سے زمین تک زیادہ تھا انسے پار ہوا تو پھر آواز تسبیح تہلیل کا کسی فرشتے کے سنا ایسا خلق سے غائب ہوا کہ گویا
دونون جہان عظمت خداوندی مین مضمحل اور متلاشی ہوگئے پھر اسی ہزار حجابون پر پہنچا کہ اگر انکا وصف بیان کرون ساری عمر دنیا کی صرف ہو تو
اسکا ادا نہ یک حرف ہو اسرافیل نے اپنے پرون پر مجھے سب سے گذارا پھر حجاب قدرت ظاہر ہوا اُسے بھی قطع کیا پھر حجاب عظمت کو پہنچا وہان
اسرافیل عذرخواہ ہو کر مرخص ہوا رفرف پھر پیدا ہوا کہ بساط نوری ہی درخشان تسبیح تہلیل خوان آوازہ تسبیح اور غلغل تہلیل اسکے سے تمام ملکوت گونجتا
ہی اسپر مین نے قدم رکھا اُسنے بیک حرکت قریب ساق عرش کے پہنچایا پھر ہیبت کے حجاب پیش آئے انمین سے ستر ہزار حجاب زر کے تھے پھر ستر
ہزار حجاب نیلم کے پھر ستر ہزار حجاب مروارید کے پھر ستر ہزار حجاب زمرد کے پھر ستر ہزار حجاب یاقوت سرخ کے پھر ستر ہزار حجاب نور کے پھر ستر ہزار

حجاب ظلمت کے پھر ستّر ہزار حجاب آب کے پھر ستّر ہزار حجاب آتش کے پھر ستّر ہزار حجاب باد کے اور دل ہر حجاب کا ہزار سالہ راہ تھی رفرف پر سوار ان سب
حجابوں سے پار ہو کر پردہ داران عرش پر پہنچا میں ستّر ہزار پردے دیکھے ہر پردے کی ستّر ہزار طناب تھی ہر طناب ستّر ہزار فرشتوں کے گردن پر دھری
تھی اور بزرگی ہر فرشتے کی کیا بیان ہو کہ ایک شانہ سے دوسرے شانہ تک ستّر ہزار سالہ راہ تھی اور یہہ پردے بعضے مروارید سفید کے بعضے یاقوت سُرخ کے
اور بعضے جواہر کے تھے اور ہر پردے پر ستّر ہزار فرشتے ملازم تھے ہر فرشتے کے ستّر ہزار فرشتے تابع تھے رفرف نے سب پردوں سے مجھے گذارا یہانتک کہ
درمیان میرے اور عرش مجید کے ایک پردہ رہگیا رفرف میرے زیر قدم سے غائب ہو گیا پھر ایک صورت اسپ کی ایکدانہ مروارید کی بنی ہوئی تھی تسبیح
خوان منہہ سے نورافشان اسنے آکر مجھے اپنے پر سوار کر کر اس پردے سے گذار کر ساق عرش پر پہنچا دیا جب میں حجاب کبریا کو پہنچا وہ بھی ناپدید ہو گئے
میں بے سواری رہگیا خطاب آیا کہ ای حبیب میرے درگذر نگاہ کی میں نے حجاب کبریائی گذر گیا پھر خطاب ہوا اُدْنُ مِنِّیْ یعنے نزدیک ہو مجھہ سے
ہر بار کہ ساتھہ اس خطاب کے مخاطب ہوتا تھا قدم آگے بڑھاتا تھا ہر قدم میں اسقدر مسافت طی کرتا تھا جسقدر زمین سے وہانتک غرض ہزار بار خطاب
اُدْنُ مِنِّیْ سنا وہان سے مرتبہ دنیٰ کو پہنچا پھر درجہ فتدلّٰی کا پایا وہان سے خلوت خانہ قاب قوسین او ادنیٰ کو گیا اور محرم اسرار
فاوحی الی عبدہ ما اوحیٰ ہوا **نظم** دیکھا جو وہ عقل میں نہ آوے ✦ نی وہم نہ درک میں سماوے ✦ اللہ سے سنا کلام قدسی ✦ پہنچا یا یہان
پیام قدسی ✦ بے پردہ و بے نقاب دیکھا ✦ اللہ کو بے حجاب دیکھا ✦ نظارہ کیا اسی نظر سے ✦ دیکھا اسے اپنے چشم سر سے ✦ جو رازو نیاز وہان
ہوئے تھے ✦ جو نازو نیاز وہان ہوئے تھے ✦ ہی اسکا بیان بیان سے باہر ✦ ہی اسکا نشان نشان سے باہر ✦ اور شمہ اس مقام کا تفسیر آیت
دنیٰ فتدلّٰی میں انشاء اللہ لکھا جاویگا **نظم** محمد سید کونین صاحب تاج لولاکا ✦ کہ جسکے قد پہ ہی کیا چست و زیبا خلعت اسریٰ کا ✦
ہوا وہ زیب صدر بارگاہ قدس وہان جاکر ✦ جہان کے جو مداروں میں نہیں رتبہ ہی موسیٰ کا ✦ نہ دست وہم پہنچے پایۂ اسرار کو اسکے ✦ ظہور دو جہان
سایہ ہی جس شے کے سراپا کا ✦ اٹھایا یہان قدم اور جاکے رکھا عرش اعلیٰ پر ✦ تصوّر سے برون ہی سر دنیٰ کا اور تدلّٰی کا ✦ مقام عالی اسکا آئے کیونکر
فہم میں جسکے ✦ بیان ہی سرتبوں میں قاب قوسین ایک ادنیٰ کا ✦ اور اللہ تعالیٰ نے جو جو کلام منظور تھے کر کر دست قدرت سینہ پر میرے دھر کر علوم اولین
اور آخر کھول دیئے بعضے علوم ایسے تھے کہ جنکے سننے کا تحمّل لوگوں سے نہ ہو سکتا انکے اخفا کا حکم فرمایا اور خواتیم سورہ بقرہ عنایت کی پھر امر فرمایا
کہ ثنا کہہ میں نے بالہام ربانی کہا التحیات للہ والصّلوٰۃ والطیّبات حق تعالیٰ نے فرمایا السّلام علیك ایّها النّبیّ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر میں نے کہا السّلام علینا وعلی عباد اللہ الصّالحین جب ملائکہ ملکوت نے یہہ رتبہ میرا مشاہدہ کیا یکبارگی سب پکارے اشھد ان
لآ الٰہ الّا اللہ واشھد انّ محمّدا عبدہ ورسولہ منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی سفر سے مراجعت کرتا ہی کچھہ تحفہ دوستوں کیواسطے
لیجاتا ہی تم یہہ کلام میرا اور اپنا اور ملائکہ کا لیجاؤ تا کہ امت تمھاری نماز میں پڑھکر مشرف بسعادت ابدی ہو سمجھہ لیجیے کہ تین چیزیں آپ نے عرض
کیں تحیات صلوات طیبات انکے عوض چار چیزیں ملیں سلامت نبوت رحمت برکت تین کو مفرد فرمایا برکت کو جمع لائے تو کہ سمجھا جاے کہ
ابدالاباد تک ترقی اور تزائد میں ہی ہرچند برکت مفرد بھی دلالت تزائد پر کرتی ہی خصوصًا جب جمع مذکر ہو لہذا برکت ظہور آپ کے سے زمین و زمان
میں مشرق سے مغرب تک اطراف واکناف عالم میں غلغلہ نبوت اور دبدبہ رسالت پڑگیا اور نقارہ فتوت اور کوس جلالت بجنے لگا القصّہ حضرت صلّی اللہ
علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب اسرار فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ تمام ہوئے تو خطاب آیا ای محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم تجھہ پر اور تیری امت پر پچاس وقت نماز اور
چھہ مہینے کے روزے مقرر کئے اور جو کوئی میری وحدانیت کا اقرار کریگا اور شرک سے بچیگا اس کے واسطے بہشت ہی جو انکار کریگا اور شرک
لائیگا اسکے واسطے دوزخ ہی ای محمد سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر بیچ حق امت تیری کے ای محمدؐ تو گرامی تر ہی نزدیک میرے تمام
خلقت سے تجھے دن قیامت کے ایسی کرامتوں سے مکرم فرماؤنگا کہ تمام خلایق تعجب کریگی **نظم** ای محمد دریکتا ے صفا تیرے لئے ✦ میں نے
پیدا ہی کیا سب کچھہ سما سے تا سمک ✦ دو جہان اور تین روحیں چار عنصر پانچ حس ✦ چھہ جہت اور سات کوکب آٹھہ خلد اور نہ فلک ✦ پھر
واسطے سیر بہشت اور دوزخ کے ارشاد کیا میں نے بہشت کا مکان دیکھا او عجائبات وہان کے مشاہدہ کئے پھر دوزخ کے درکے دیکھے

بعد سیر کے بارگاہ معلی مین حاضر ہوا خطاب ہوا ای محمد نعیم بہشت اور شدائد دوزخ کے دیکھے عرض کیا مین نے الٰہی ان نعمتون کا بھی شمار تو ہی جانے جو بہشت مین ہین اور ان شدائد سے بھی تو ہی بچاوے جو دوزخ مین ہین ارشاد ہوا کہ جا خلق کو ساتھ ایمان اور نعیم جنان کے دلالت فرما اور عذاب دوزخ سے ڈرا اور وقت رخصت کے کئی نصیحتین کین اوّل یہہ کہ تجھہ کو جب کچھہ حزن آوے تو مجھے یاد کر کہ اُس دم مین تجھہ سے تیرے نفس سے زیادہ تر نزدیک ہون دوم یہہ کہ دعائے مظلوم سے ڈر کہ درمیان میرے اور دعائے مظلوم کے کوئی حجاب نہین اور البتہ مستجاب ہے اگرچہ کافر ہو سیوم یہہ کہ صبر کر شدائد پر اور تکبر سے بچ دنیا پر مغرور نہ ہو اور اس سے آرام مت پکڑ اور اسپر فخر مت کر کہ جا ہو الی ہے کسی سے اسنے وفا نہین کی مین نے عرض کیا کہ تیری ہی عبادت کرتا ہون مین اور تجھہ ہی سے ڈرتا ہون مین اور تجھہ ہی سے امید رکھتا ہون مین تو نے ہی پیدا اور مشرف بہ نبوت فرمایا پھر خطاب ہوا ای محمد نمازین وقتون مین ادا کیجیو اور امر معروف اور نہی منکر افشا کیجو کہ قوام دین اسی پر ہے اور آجکی رات جو دیکھا سنا ہے اپنی امت سے بیان کیجو مین نے کہا الٰہی میرے قول کی تصدیق کون کریگا فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ القصہ شرایط اداب کے بجا لاکر مین رخصت ہوا عرش پر آیا عرش تحیت میری بجا لایا پھر کرسیون پر گذرتا ہوا اطباق سمٰوات پر اترا موسیٰ سے انکے مقام پر ملاقات ہوئی انھون نے پوچھا کیا فرض ہوا تمپر اور تمھارے امت پر مین نے بیان کیا انھون نے کہا کہ جاؤ اپنی امت کیواسطے تخفیف چاہو کہ وہ متحمل اس بار کی نہوگی مین نے جناب الٰہی مین جاکر عرض کیا پانچ وقت کی نماز معاف ہوئی پھر موسیٰؑ نے بھیجا پھر مین گیا پھر بھیجا پھر مین گیا یہان تک کہ پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روزے سال مین رہ گئے آواز ہوا اطباق سمٰوات اور اقطار زمین مین کہ فرض ہوئی محمد اور محمدیون پر پانچ وقت کی نماز دن رات مین اور مہینے کے روزے سال مین اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ آخر بار جو موسیٰؑ نے کہا کہ یہہ پانچ نمازین بھی بخشوا آؤ اور تیس روزے پھر گیا مین لیکن شرم آئی مجھے کہ تخفیف طلب کرون حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ ای محمدؐ جو کوئی یہہ پانچ نمازین پڑھیگا وقتون مین انکے اور ماہ رمضان کے روزے رکھیگا اور امیدوار ثواب کا رہیگا مجھہ سے تو پچاس نمازکا ثواب جو پہلے مقرر ہوئی تھین کرامت کرونگا اور ثواب صوم شش ماہہ کا جو اوّل معیّن کئے تھے دونگا اور بعضے روایات مین ہے بمقتضاے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ثواب دس مہینے کے روزونکا دونگا اور چھ ایام شوال ساتھہ رمضان کے کوئی ضم کریگا تو ثواب دو مہینون کا اور دیگر تمام سال کے روزونکا ثواب عنایت کرونگا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ مین نے جب تخفیف اُن پانچ مین نہ چاہی ندا آئی کہ فرایض کی ثقل مین نے بندون سے اٹھالی پانچ نمازین تجھہ پر اور تیری امت پر رکھین پچاس جو ازل مین لکھہ دین تھین وہی ہین کہ پانچ حال مین ہین اور پچاس قال مین پانچ حساب مین پچاس ثواب مین پانچ تکلیف مین پچاس تشریف مین پانچ شمار مین ٭ پچاس اسرار مین **بیت** واہ کیا لطف ایزدی ہے ٭ پانچ ہین دے پچاس کے درجے ٭ اور کیفیت نزول مین آپ کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہین جبرئیل کے پرون پر اطباق سمٰوات سے اترکر رونق افروز دولت خانہ ہوئے اور حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جانے آنے مین براق پر سوار تھے اور بعضے کہتے ہین کہ جانے مین براق پر گئے اور آنے مین بے براق آئے اور حکمت براق پر لیجانے مین اظہار کرامت تھی اور لانے مین بے براق اظہار قدرت اور بعضون نے طریق نزول مین لکھا ہے کہ جب آپ نے یہہ الطاف و کرم الٰہی اپنے حق مین مشاہدہ کئے شکرگذاری مین منعم برحق کے محراب مشاہدہ مین سجدہ بجا لایا سر سجدہ سے جو اٹھایا اپنے آپ کو اپنے بستر پر کہ جس سے اٹھکر تشریف لے گئے تھے پایا ہنوز جامہ خواب گرم تھا آب وضو جنبش مین تھا مقام سجدہ حطیم مین عرق پیشانی سے تر تھا **بیت** جانے اور آنیکا تھا وہان ایک زمان ٭ آمد و رفت آپ کی تھی تو امان ٭ صبح کو آپ نے مجلس شریف اپنے مین سارے مشاہدات شب کے بیان فرمائے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلا شک و شبہ تصدیق کیا صدّیق پر بصدیق خطاب آیا پھر سب مسلمانون نے اقرار کیا سزاوار سعادت ابدی ہوئے کافرون منافقون نے انکار کیا بدبخت ابدی ہوئے **بیت** جسنے اقرار کیا اہل سعادت سے ہوا ٭ جسنے انکار کیا اہل شقاوت سے ہوا ٭ یہہ ہے قصہ معراج کا کہ کتب احادیث اور سیر سے نکالکر بطور ایجاز و اختصار بیان ہوا اب چند امثلہ واسطے ازالہ غبار انکار بے بصران شبہ کر کے کہ وقوع معراج مین شک لاتے ہین مذکور ہوتے ہین تمثیل اوّل جرم آفتاب کا کہ ایک سو چھیاسٹھہ کرہ ارض برابر ہے اور لمحہ مین کئی ہزار سالہ راہ قطع کرتا ہے جب ایسے جرم جسم سے اسطرح کی سرعت سیر عندالعقل بعید نہو تو وہ آفتاب فلک رسالت کہ سو ہزار اجرام فلکی اور جواہر مجردہ ملکی استفادہ نور وجود اسکے سے کرتے ہین بامداد سبحان الذی اسریٰ اگر پارہ شب مین بام ہفت آسمان سے گذرکر بمقام دنیٰ فتدلیٰ ترقی فرماوے تو کیا عجب تمثیل دوم جادوگر کشمیر کے

باوجود اس خبث ضمیر کے خم کا مرکب بنا چوب جاروب کا تازیانہ لے راہبری شیطان سے گھڑی بھر میں حدود کشمیر سے لے کوہ دماوند تک سیر کرتے ہیں جب کہ خم کی سواری سینکھہ کا کوڑا شیطان کے رہنمائی سے اتنی بڑی مسافت ایسی تھوڑی ساعت میں طی ہو تو پھر جب راکب سید المرسلین ہوا اور مرکب براق مرغزار علیین اور تازیانہ یاقوت و زبرجد خلد بریں اور رہبر جبرئیل امین اور عناق پکڑے اسرافیل مہین اور بدرقہ حضرت رب العالمین تو طرفۃ العین میں مسجد حرام سے اجرام علوی پر پہنچنا کیا عجب ہے **بیت** ساحرونکا ہووے قائل اور نبی کا جو نہو ٭ حیف ہے اسکے خرد پر کیونکہ ملعون وہ نہو ٭ تمثیل سیوم ابلیس کہ بدترین خلق ہے لحہ میں شرق سے غرب تک پھر آتا ہے جب ایسے بدترین خلق سے یہہ سرعت ظہور میں آوے تو اس بہترین کائنات سے ایک آن میں زمین سے عرش تک طی کرنے میں کیا شبہ راہ پاوے تمثیل چہارم عیسیٰ آسمان چہارم پر اور ادریس سیر سمٰوات کر کر بہشت میں داخل ہوئے جسم اور روح سمیت اور یہہ دونوں واقعی نص سے ثابت ہیں پھر پیغمبر ہمارے گو کہ بمراتب اُنسے رفیع الشان ہیں کیا مانع ہے کہ آسمان پر جاویں اور پھر آویں تمثیل پنجم چوب تر کہ بواسطہ رطوبت ذاتی ثقل رکھتی ہے باز کے پاؤں میں باندھتے ہیں کہ اسکے گرانی کے سبب پرواز سے باز رہے لیکن اگر وہ چوب تاب آفتاب میں خشک ہو جاوے اور ثقل کہ لازمہ رطوبت ہے اُس سے زایل ہو تو پھر باز کا پرواز کرنا کیا عجب ہے اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہباز قضائے انا من نور اللہ کے تھے آشیانہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین میں نزول فرمایا تھا چوب گران سنگ انما انا بشر مثلکم قدم کرم آپ کے میں باندھی تھی تا اُس ثقل نفسانیت کے سبب امت میں قرار پکڑیں پھر جو تابش آفتاب عنایت سے ثقل بشریت دور ہوئی جسم روح سمیت فوق العرش پرواز کر گیا اسمیں اچنبھا کیا ہے تمثیل ششم بازیگر بیضہ مرغ میں سوئی سے سوراخ کر آلایش نکال شبنم بھر سوراخ موم سے بند کر دھوپ میں رکھتے ہیں آفتاب کے تاب سے شبنم گرم ہو رکاب ہوا پر قدم دھر قصد عالم بالا کرتی ہے اور مع بیضہ اوڑنے لگتی ہے یوں ہی سمجھ لو کہ وجود باوجود محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام بیضہ مرغ لاہوت تھا مشعبدان تقدیر ازلی نے بصنعت لم یزلی سوزن تشریح الم نشرح لک صدرک سے سینہ بے کینہ میں سوراخ کیا پھر طبایع بشریت اور اخلاط جسمیت نکالکر شبنم گرم بھر کر تاب آفتاب تجلی میں رکھا جب حرارت عشق نے جوش شوق پیدا کیا تو مد کشاکش سبحان الذی اسریٰ سے قصد ہوائے کبریا کیا اور اس گنبد خضرا سے اڑکر سریر منبر دنیٰ فتدلیٰ پر جلوس فرمایا **بیت** جانب یار کوئی آپ سے کیا جاتا ہے ٭ جذبہ شوق سے البتہ کھنچا جاتا ہے ٭ تمثیل ہفتم قاعدہ شریعت ہے کہ دو چیز جو غالب مغلوب بہم ہوں تو حکم غالب کو ہے جیسے دودھ اور پانی ملا کر کسی لڑکے کو پلائیں اگر شیر غالب ہو تو حکم رضاع ثابت ہے والا نہیں ایسے اگر آب دہن خون آلودہ نکلے تو حکم غالب پر ہے اگر خون غالب ہے تو ناقض وضو ہے والا لا اسیطرح نقود میں اگر نقرہ غالب ہے حکم جید کا ہے اور غش غالب ہے حکم کھوٹے کا ہے اس نہج کے مسایل شرعیہ بہت ہیں اسی پر قیاس کیجئے جب روح پرفتوح محمدی جسد پر غالب ہوئی جسد حکم روح کا پیدا کر کر فضائے عالم ملکوت پر طیران ہوا اسمیں جائے تعجب کیا ہے **بیت** غلبہ روح سے تن میں جو لطافت آئی ٭ اُڑ گیا عرش سے بھی فوق یہہ رفعت پائی ٭ تمثیل ہشتم روایت ہے کہ جب روح بندیکے بدن سے نکلتی ہے تو بعضے روح طرفۃ العین سے بھی کم میں آسمانوں کو طی کر ساق عرش پر قندیل میں متمکن ہو جاتی ہے پھر جسم لطیف آپکا کہ کروروں درجہ روح سے پاک ہے اگر لحہ میں مسافت کون و مکان طی کر کر بالای عرش مجید پہنچے کیا بعید ہے تمثیل نہم منکرین کوتاہ نظر نہیں دیکھتے کہ نور باصرہ ان کا کھولتے ہی آنکھہ احساس سیارات فلک ہفتم کرتا ہے پھر جسم پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نور دیدہ فلک اور قرۃ العین انس و ملک ہے اور لاکھہ درجہ روشنائی چشم سے الطف ہے اگر ایک آن میں قطع مسافت زمین و آسمان فرماوے تو کیا محال ہے تمثیل دہم فلک الافلاک باوجود اس عظمت کے کہ محیط جمیع اجسام ہے ایکدن رات میں دورہ اپنا تمام کرتا ہے کہ مقدار مسافت اسکی کسی مہندس کی عقل ادراک نہیں کر سکتی پھر وہ صانع مطلق کہ جسنے کرہائے افلاک کو بنا کر حرکت دی ہے جب چاہے کہ جوہر جسم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو لحہ میں تاج تارک افلاک اور ہمارے ہمای اوج سماک فرماوے تو کیونکر تعجب آوے **بیت** دیکھہ انکے بدن کی چالاکی ٭ چرخ کی عقل چرخ کھاتی ہے ٭ حاصل کلام یہہ ہے کہ واقعہ معراج واسطے بتین بدایع حکمت اور اظہار صنایع قدرت کے ہے اگر کوئی منصف دیدۂ انصاف سے تمام عجایب اور غرایب مصنوعات میں نظر کرے تو یقین جانے کہ کمیت خواص اور کیفیت اختصاص ہر فرد مخلوقات میں ساتھہ یک صورت معین اور ہیئت مخصوص کے ادراک عقل جزوی سے باہر ہے بلکہ تمام وقایع عالم کے

قبیل خوارق عادات سے سمجھے لیکن کثرت مشاہدے کے سبب مستنکر او مستبعد نہین معلوم ہوتے مثلاً اپنے ہی وجود مین کہ عالم صغیر ہی تامل ت دیکھے کہ نقش
بدیع فطرت کے صنع قدرت نے کھینچا اور حیز عدم سے فضائے وجود مین کون لایا اور ظلمت رحم مین انفصال اجزا اور انقسام اعضا اس ترکیب ترتیب سے
کرنے کی اور قندیل مظلم قالب شعشعۂ مصباح حیات سے کسنے روشن فرمائی اور حواس ظاہری اور باطنی کسنے دئے غرض یہہ سب کچھ صنایع قدرت کاملہ
الہیہ مین کہ عقل ادراک سے ہر ایک کے قاصر ہی **مصرعہ** جو کام خدا کا ہی سو ہی عقل سے باہر ہ سمجھ لیجئے کہ یہہ تمثیلات واسطے ظاہر بینون کے ہین
اور اہل باطن کے واسطے کچھ مثال تمثیل درکار نہین وہ خود ایسے معاملے مشاہدہ کرتے ہین حضرت علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ اکثر مین بعد نماز
صبح کے اذکار سے فارغ ہو مراقبہ کرتا ہون اور اس عالم سے نکلکر اور ہی عالم مین جاتا ہون وہان سو سو برس دو دو سو برس ہزار ہزار سال مشغول
بعبادت رہتا ہون ہر سال تین سو ساٹھ دن گذارتا ہون ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہون ہر سال ایکماہ رمضان کے روزے رکھتا ہون
اور اداے موافق وظیفے اپنے کے بجا لاتا ہون پھر جب مراقبے سے سر اٹھاتا ہون تو آفتاب طلوع ہوتا ہی نماز اشراق کی یہان ادا کرتا ہون اور
خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب مین لکھا ہی کہ ایک مریدون حضرت جنید بغدادی کے سے دجلہ مین نہانے کو گیا غوطہ جو لگایا ہندوستان مین
نکل آیا وہان متاہل ہوا فرزند وجود مین آیا مدت عمر گذاری پھر دوسری بار آپ کو دجلہ مین دیکھا کپڑے کنارے پر دھرے تھے نکلکر پہن کر خانقاہ
جنید مین حاضر ہوا دیکھا تو لوگ اسی دن کے وضو مین مشغول تھے اور یہہ بھی شیخ نے فرمایا ہی کہ سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہی تو ایکدم مین
ہزار سالہ عبادت طاعت کر سکتا ہی اسیواسطے بزرگان طریقت نے فرمایا ہی کہ ایک نفس زندہ باطن کا ہزار سالہ عابد سے بہت بزرگ
ہی ایکساعت مین صد بار ختم قرآن کرتے ہین آیتہ آیتہ حرفاً حرفاً اور احوال حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ قدم مبارک رکاب مین
لانے پہلے اس سے قدم دوم رکاب ثانی مین ڈالین تمام کلام اللہ ختم فرماتے تھے جب آپ کی امت والونکا یہہ مقام ہی تو اس فخر اولین اور
آخرین کے معراج مین کیا کلام ہی **بیت** روح پہ انکے ای خدا بھیج ابد تلک مدام + تازہ بتازہ سو صلوٰۃ لاکھون ہون نو بنو سلام + باقی رہا ہی یہان
کئی خدشے جو مفسرین اس آیت شریف مین لکھتے ہین اب وہ بیان ہوتے ہین اول یہہ کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً مین پہلے تنزیہ نقایص
سے فرمائی اور تنزیہ نقایص سے وقت ذکر نقایص کے ہو نہ کہ ذکر معراج مین جواب اسکا یہہ ہی کہ شبہ کران کو رباطن وقوع معراج مین انکار
کرتے تھے اور جسم سے اطباق سموات سے گذرنا محال خیال کرتے تھے گویا کہ اللہ تعالی کو قادر اس امر پر نہین سمجھتے تھے اسواسطے پہلے تنزیہ
عجز اور نقصان سے اپنے فرما کر لیجانا اپنے بندۂ مقبول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ارشاد کیا دوسرا خدشہ یہہ ہی کہ اسری رات کے لیجانے کو
کہتے ہین شب اسکے مفہوم مین پڑی ہی پھر ذکر لیلا کا کیا فائدہ ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ لیلا کا لانا واسطے تعظیم کے ہی ساتھ تنکیر کے معنے اسری بعبدہ
لیلاً عظیما اگر لیلا کو ساتھ تنکیر کے نہ لاتے فائدہ تعظیم کا نہ ہوتا خدشہ تیسرا یہہ ہی کہ لیلا ظرف منصوب ہی اقتضا استیعاب کا کرتا ہی اور حالانکہ جانا اور آنا
اور اطباق سموات سے کہ گذرنا اور مقامات بہشت اور دوزخ ملاحظہ کرنا اور انبیا سے ملنا اور عجائبات ملکوت دیکھنا اور مقام دنی فتدلی پر عبور کرنا
ایک آن مین رات کے ہوا ہی جواب اسکا یہہ ہی ظرف منصوب اگرچہ تقاضا استیعاب کا کرتا ہی لیکن یہان تبعیض شب مستفاد ہی ساتھ اخبار اور
احادیث نبوی کے اور جلالین مین ہی کہ لیلا منصوب علی الظرف ہی اور اسری سیر اللیل کو کہتے ہین اور فائدہ اسکے ذکر کا اشارہ بہ تنکیر ہی طرف تقلیل مدت کے
خدشہ چوتھا یہہ ہی کہ اس آیت سے اسری مسجد حرام سے ثابت ہی اور اکثر روایات جو خانہ ام ہانی سے آئے ہین وہ کس راہ سے ہین جواب اسکا پیچھے بیان
اختلاف مکان معراج مین گذرا اور اعظام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما کر اکرام موسی علیہ السلام ارشاد کیا کہ وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی
لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ۲ اور دی ہمنے موسی کو توریت اور کہا ہمنے موسی کو یا کتاب کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے اور کہلا ہمنے انکو
یہہ کہ نہ پکڑو سوا میرے کارساز کہ مہم اپنی اسپر چھوڑو ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ای ذریت اسکی کہ اٹھایا تھا ہمنے یعنے چڑھایا تھا کشتی مین ساتھ نوح کے مراد
سام ہی کہ ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کہ جد بنی اسرائیل ہین اسکی اولاد سے تھے یعنے یاد کرو نعمت نجات طوفان کی سے کہ تمہارے آبا کو دی تھی اور شکر اسکا بجا لاؤ
اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا تحقیق نوح علیہ السلام تھا بندہ شکر کرنیوالا ہر حال مین **بیت** اکل و رکوب و لبس و قعود و قیام مین + شکر خدا کرے تھا وہ ہر ایک کام مین +

یہہ ترغیب ہی واسطے اولاد کے کہ مانند اپنے باپ کی کر کرِ شکرگذاری مین جناب باری کے سرگرم رہین بحکم لئن شکرتم لازیدنکم شکر سبب مزید نعمت ہے
وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ اور مقرر کیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب توریت کے اور بیان کیا ہمنے کہ تم البتہ
فساد کروگے بیچ زمین شام کے دو بار سمجھ لیجیے کہ اول فساد انکا احکام توریت سے مخالفت کرنا اور حکم ارمیاء علیہ السلام کا کہ پیغمبر انکے تھے نہ ماننا تھا
دوسرا فساد یحییٰ علیہ السلام کا قتل کرنا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ہلاک کا قصد کرنا تھا سو اوس قصہ کی حق تعالیٰ نے خبر دی کہ تم دو بار فساد کروگے وَلَتَعْلُنَّ
عُلُوًّا کَبِیْرًا اور بلندی پکڑو گے بلندی بڑی یعنے سرکشی کروگے طاعت پروردگار سے اور تکبر کروگے آفریدگار سے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا
عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ پس جب آیا وعدہ عذاب فساد اول ان دونون مین کا بھیجے ہمنے اور مسلط کیے اوپر تمہارے بندے کہ واسطے ہمارے تھے یعنے پیدایش ہماری
یہان اضافہ خلق ہے نہ اضافہ مدح کیونکہ بقول اصح مراد اس سے بخت نصر ہے اور بعضون نے کہا ہے جالوت یا سخاریب یا رئیس عمالقہ پس صفت انکی بیان کی کہ
اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ صاحب جنگ سخت کے بعضون نے کہا ہے کہ سبب آواز انکی مثل رعد اور تحصین مانند برق پس در آئے درمیان مین
گھرون تمہارے کے واسطے قتل اور لوٹ اور اسیر کرنے کے وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا اور تھا یہہ حکم وعدہ کیا گیا یعنے ضرور تھا کہ واقع ہووے ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّةَ
عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا پھر پھیر دیا ہمنے واسطے تمہارے دست کو یعنی غلبہ کر اوپر انکے کہ تمکو لوٹا مارا تھا اور مدد دی
ہمنے تمکو ساتھ مالون ہر نوع کے اور کثرت بیٹون کی اور کیا ہمنے تمکو زیادہ گنتی مین اس سے کہ پہلے قتل سے تھے تو کہ جمع ہو کر اپنا بدلا دشمنون سے لو اِنْ اَحْسَنْتُمْ
اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ اگر بھلائی کروگے تم بھلائی کروگے واسطے جانون اپنی کے کیونکہ ثواب اسکا تمہین کو ملیگا وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا اور اگر برائی کروگے
تم پس وبال اسکا واسطے اسی جان تمہاری کے ہوگا مدارک مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ کہا مین نے ہرگز کسی سے نیکی نہین کی اور برائی بھی کسیکو نہین
پہنچائی پھر یہی آیت پڑھی یعنے جو کچھ آدمی کرتا ہے ساتھ اپنے کرتا ہے بیت نیک و بد ہمنے جو جہان سے کیا ✤ نہ جہان سے خود اپنی جان سے کیا فَاِذَا جَآءَ
وَعْدُ الْاٰخِرَةِ پس جب آیا وعدہ عذاب پچھلے بار کا یعنے فساد دوم کا اور درمیان دونون فسادون کے دوسو دس برس تھے بھیجا قوم طیطوس رومی کو تمپر
لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَکُمْ تو کہ برا کردین وہ لوگ منہون تمہارے کو یعنے غم کے آثار تمہارے چہرون پر ظاہر ہون وَلِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ کَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ
مَرَّةٍ اور تو کہ داخل ہون بیت المقدس مین جیسے کہ داخل ہوئے تھے اسمین پہلے بار یعنے جیسے اول بار قوم بخت نصر نے آکر مسجد کو خراب کیا تھا ویسے ہی
لشکر طیطوس رومی کا آوے وَّلِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا اور تو کہ ویران کرین جسپر غالب آوین ویران کرنا سمجھ لیجیے کہ اس قصے مین اختلاف بہت
ہے اصح اور اشہر یہہ ہے کہ جب سلطنت بنی اسرائیل کی ولایت شام مین صدیقی کو پہنچی کہ مرد ضعیف اور اعرج اولاد سلیمان علیہ السلام سے تھا تو بادشاہون نے
اطراف کے چاہا کہ ملک اپنا چھین لین اول سخاریب موصل کا بادشاہ آیا پھر سلما سلطان آذربیجان دونون کے آپسمین لڑائی ہوئی دونون لشکر تباہ
ہوگئے غنیمت انکی بنی اسرائیل کے ہاتھ لگی دوسرے بار بادشاہ روم اور ملک طفالیہ اور سلطان اندلس تینون لشکر جرار کر لیکر آئے ہر ایک اپنی سلطنت
چاہتا تھا آخر آپسمین جنگ ہوا تینون لشکر خراب ہوگئے انکی بھی لوٹ بنی اسرائیل نے لی جب پانچ لشکرون کا مال اسباب بنی اسرائیل کو ملا تو تکبر اور
عصیان کرنے لگے حکم توریت سے پھر گئے ارمیا کا کہنا نہ مانا یہہ فساد پہلا تھا کہ کیا انھون نے اور اپنے آپ کو غضب الٰہی مین ڈالا اللہ تعالیٰ نے بخت نصر
مجوسی کو کہ کاتب سخاریب تھا اور بعد فوت اسکے کے بادشاہ ہوا تھا بھیجا اُسنے آکر بنی اسرائیل سے جنگ کیا اور غالب ہو کر بیت المقدس خراب
کی توریت جلادی ستر ہزار بنی اسرائیل کو بے پردہ کیا یہہ عذاب اول تھا پھر کورش ہمدانی یہہ خبر سنکر آیا اور بہت مال اور تین ہزار معمار اور مزدور لایا تیس
برس عمارت ولایت ایلیا مین مشغول رہا تا کہ جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہوگئی بنی اسرائیل خوش ہوئے اور مال اولاد انکی زیادہ ہوئی پھر مخالفت حق
سے کرنے لگے یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا اور عیسیٰ کے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا یہہ فساد دوسرا تھا عذاب دوم انکو پہنچا کہ طیطوس نے انپر غلبہ کیا پھر
مسجد کو ویران کیا مال اسباب انکا لوٹ کرلے گیا اور حق تعالیٰ نے توریت مین بعد وعدے ان دونون عذاب کے انسے کہا تھا کہ عَسٰی رَبُّکُمْ
اَنْ یَّرْحَمَکُمْ نزدیک ہے کہ پروردگار تمہارا بعد عقوبت دوسری کے اگر توبہ کروگے تم یہہ کہ رحم کرے تمکو اور پھر تمکو مالدار کردے وَاِنْ عُدْتُّمْ
عُدْنَا اور اگر پھر آؤگے تم بار دیگر ساتھ نافرمانی کے پھر آوینگے ہم تیسرے بار ساتھ عذاب کے وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا اور کیا ہی ہمنے

دوزخ کو واسطے کافروں کے قیدخانہ کہ وہاں ڈالدینگے اور اسمیں سے نکل نسکینگے بنی اسرائیل نے نوبت سیوم عود کیا ساتھ جھٹھانے پیغمبر صلی اللہ علیہ و
سلم کے اور ساتھ قتل اور جلا اور جزیہ اور خواری کے معذب ہوئے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ یہہ قرآن ہدایت کرتا ہی اس راہ کی
کہ وہ بہت سیدھی ہی اور پائندہ تر ہی سب راہوں سے کہ امر اور نہی کی ہیں وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا
اور بشارت دیتا ہی مؤمنوں کو وہ جو عمل کرتے ہیں اچھے یہہ کہ واسطے انکے ہی ثواب بڑا یعنے بہشت وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا اور یہہ کہ وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے تیار کیا ہی ہمنے واسطے انکے عذاب درد دینے والا یعنے آتش دوزخ اسمیں مؤمنوں
کو دو بشارتیں ہیں ثواب انکے کی اور عقاب اعدا انکے کی وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ اور دعا کرتا ہی آدمی بخدا وقت غصے کے ساتھ بدی
نفس اور اہل اور مال اپنے کے مانند دعا مانگنے اسکے کے ساتھ نیکی کے مراد نضر بن حارث ہی کہ عذاب اللہ سے مانگتا تھا کہ امطر علینا حجارۃ من السماء
وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور ہی آدمی جلدی کرنیوالا دعا میں نظم عاقبت کار نہیں سوجھتا + مانگنے لگتا ہی شتابی دعا + چین نہ سرّا میں نہ ضرّا میں ہی
صبر نہ سرما میں نہ گرما میں ہی + وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ اور کیا ہی ہمنے رات کو اور دن کو دو نشانیں کہ آگے پیچھے آتے ہیں دلالت اوپر قدرت
حق کے کرتی ہیں فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ پس محو کی ہمنے نشانی کہ رات ہی یعنے اندھیرا لگا دیا ساتھ طلوع آفتاب کے وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ اور کی ہمنے نشانی کہ دن ہی دکھانیوالی ہر چیز کو تو کہ چاہو تم اسکے روشنی میں زیادت معیشت میں پروردگار اپنے سے بعضوں نے کہا
ہی کہ نشانی دن کی آفتاب ہی اور نشانی رات کی ماہتاب اور محو کرنا نشانی شب کا نقصان نور ماہ ہی اور لباب میں ابن عباس رض سے نقل ہی کہ
پہلے ماہ اور مہر دونوں نور مشابہ آپسمیں تھے اس سبب سے امتیاز رات دن میں نہ تھا حق تعالی نے جبرئیل کو بھیجا انھوں نے منہہ اپنا چاند سے ملایا نور
اسکا محو ہو گیا اور سورج اپنے حال پر رہا پس موافق اس قول کے اس آیت کے یہہ معنے ہوئے کہ نور چاند کا محو کیا ہمنے اور سورج کو روشن چھوڑا تو کہ
تم بیچ دن کے اپنا کسب معاش کرو وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ اور تو کہ جانو تم اختلاف حرکات مہر و ماہ سے گنتی برسوں کی اور
حساب اپنے کاموں کا وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا اور ہر چیز کو جسکی تمکو دین اور دنیا میں احتیاج ہی مفصل بیان کیا ہمنے اسکو قرآن
میں بیان کرنا کر وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ اور ہر آدمی کو خواہ مسلمان ہو خواہ کافر لگا دیا ہمنے اسکے عملنامہ اسکا بیچ گردن
اسکے کہ اس سے چھٹکارا نہیں یعنے جو کام کہ روز ازل میں مقدر کئے ہیں وہ بسان طوق گردن میں ہی مخلصی اس سے ممکن نہیں زاد المسیر میں مجاہد سے
منقول ہی کہ ہر مولود کی ایک کتاب ہی کہ گردن میں اسکے لٹکتی ہی اور اسمیں لکھا ہی کہ شقی ہی یا سعید بعضے کہتے ہیں کہ اعراب فال پکڑتے تھے
ساتھ اڑنے جانوروں کے جانب یمین سے اڑتا تو یمن سمجھتے تھے اور شمال سے شامت جانتے تھے سو یہاں استعارہ فرمایا ہی طایر کو
ساتھ ان چیزوں کے کہ سبب خیر اور شر کے ہیں عین المعانی میں ہی کہ طایر وہ کتاب ہی کہ قیامت کو اڑکر بندیکے ہاتھ میں آویگی اور فی عنقہ
کے معنی یہہ ہیں کہ عہدہ اسکا بیچ گردن اسکے کے ہی وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اور نکالینگے ہم واسطے ہر آدمی
کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ عملنامہ اسکا ہی دیکھیگا اسکو کھولا ہوا تبیان میں ہی کہ آدمی کا نزع کی حالت میں عملنامہ لپیٹ دیتے ہیں
اور جب مبعوث ہوگا تو پھر کھولکر ہاتھ میں دینگے اور کہینگے اِقْرَاْ كِتٰبَكَ پڑھ نامہ اعمال اپنا اور اسدن سب پڑھے ہونگے ہر ایک کو خطاب
ہوگا کہ اپنا نامہ لکھا ہوا پڑھ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا کفایت ہی نفس تیرا آج اوپر تیرے حساب کرنیوالا یعنے اب دیکھ لے کہ تو نے
کیا کیا ہی اور کس سزا کے لائق ہی حضرت امیر کا قول ہی کہ حاسبوا قبل ان تحاسبوا آج دفتر اعمال اپنا سامھنے رکھہ کر دیکھہ کہ کیا نیک اور بد کیا
ہی کہ وقت فرصت ہی اور اسکا تدارک کر کہ کل کو کچھہ نہیں ہوسکیگا الیوم عمل بلا حساب وغدا حساب بلا عمل کشف الاسرار میں لکھا
ہی کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج جو کچھہ تو سنے اور کہے اور کام کرے شام کو مجھہ سے کہہ بیچارے نے احوال سارے دن کا اپنے شام کو باپ
سے کہا باپ نے فرمایا کل بھی اسیطرح کہہ دیجیو بیٹے نے عرض کیا کہ اور جو رنج اور محنت ہو اٹھالوں اور جو فرماؤ بجا لاؤں لیکن اسکی طاقت میں
نہیں رکھتا باپ نے کہا ای بیٹے یہہ آگاہ کیا ہی میں نے تجھکو کہ ہشیار رہ اور روز حساب سے غافل نہو اکیدن کے حساب دینے کی طاقت تجھہ کو

اپنے باپ کو نہین حساب ساری عمر کا اللہ تعالی کو کیونکر دے سکیگا نظم ایکدن کا جبکہ مشکل ہوگیا + کیونکر ساری عمر کا دیگا حساب + کار ہائے زشت سے بچ
رافتا + تا جزا کے دن نہووے توخراب + مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ جنے راہ پائی سیدھی پس سوا اسکے نہین کہ راہ پائی واسطے جان اپنی کے نجات
اسکو ہوگی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو گمراہ ہوا پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے اوپر اپنے کہ گمراہی اسکی اسیکو ہلاک کریگی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ گناہ دوسرے کا ولید بن مغیرہ لوگون کو کہتا تھا کہ میری متابعت کرو مین بوجھ گناہونکا
تمھارے اٹھا لونگا سو حق تعالی نے فرمایا کہ ہر ایک اپنے گناہ کا بوجھ آپ اٹھاویگا نہ دوسرا اور وہ جو حدیث مین ہے کہ ان المیت لیعذب ببکاء
اهله وہ محمول ہے وصیت میت پر ساتھ رونے کے اہل اپنے کے یا راضی ہونے اسکے پر پس اپنے اس گناہ پر معذب ہوتا ہے نہ دوسرے کے اور تعذیب
اطفال مشرکان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ دوزخ مین نہین جائینگے غلمان اہل بہشت ہونگے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور نہین
ہم عذاب کرنیوالے کسی قوم کو یہانتک کہ بھیجین ہم پیغمبر انپر تا کہ انکو راہ راست پر بلاوے اور حجت انپر لازم کرے وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا
مُتْرَفِيْهَا اور جب ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ ہلاک کرین ہم کسی بستی والون کو حکم کرتے ہین ہم دولتمندون اس بستی کے کو طاعت کا زبانی اس پیغمبر کے کہ انپر
مبعوث ہے فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا پس نافرمانی کرتے ہین وہ پیغمبر کی اور سرکشی کرتے ہین بیچ اس بستی کے پس ثابت
ہوتا ہے اوپر انکے کلمہ عذاب جو ازل مین لکھہ لیا ہے پس ہلاک کرتے ہین ہم اور خراب کرتے ہین منازل انکے کو ہلاک کرنا اور خراب کرنا وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ
الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ اور بہت ہلاک کئے ہمنے اہل قرنون سے پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے عاد اور ثمود اور سوا انکے اور قرن ایکسو بیس برس کا ہے
یا ایکسو چالیس یا ایکسو اسی یا وہ مدت ہے کہ عمر اس زمانیکے لوگون کی تمام ہوگی وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا اور کفایت ہے
پروردگار تیرا ساتھہ گناہون بندون اپنے کے خبردار کہ چھپے گناہ انکی جانتا ہے دیکھنے والا کہ خطائین ظاہر انکی دیکھتا ہے لکھا ہے کہ منافق لڑائیون مین
مسلمانون کے ساتھہ جاتے تھے اور غرض انکی لوٹ تھی نہ جہاد اللہ تعالی نے فرمایا کہ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ
ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ جو کوئی ہے پستی ہمت سے چاہتا دنیا شتاب جانیوالے کو یعنے اور لذت اسکے کو شتاب دیتے ہین ہم واسطے اسکے بیچ دنیا کے جو چیز کہ
چاہتے ہین ہم نعمتون سے واسطے جس کسیکے کہ چاہتے ہین ہم طالبان دنیا سے پھر تیار کرتے ہین ہم واسطے اسکے دوزخ بیچ آخرت کے يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا
مَّدْحُوْرًا داخل ہوگا اسمین برے حال سے راندہوا رحمت خدا کے لایزال سے وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا اور جو کوئی چاہتا ہے آخرت کو اور سعی کرتا ہے واسطے اسکے جو حق سعی اسکیکا ہے یعنے بہشت چاہتا ہے اور عمل نیک اسکے
ملنے کے واسطے بجالاتا ہے اور حال یہہ کہ وہ ایمان والا ہے پس یہہ لوگ جنمین یہہ تینون شرطین جمع ہین طلب اور سعی اور ایمان ہے سعی انکی قدر دانی
کی گئی اور مقبول اور پسند کی گئی كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ہر ایک کو ان دو گروہ سے کہ طالب دنیا کے اور طالب عقبی کے ہین مدد
دیتے ہین ہم اس گروہ کو اور اوس گروہ کو بخشش پروردگار تیرے کے سے وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا اور نہین ہے بخشش پروردگار تیرے کی
بند کی گئی مومن سے اور کافر سے مومن کو دوجہان مین ہے اور کافر کو دنیا ہی مین اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ دیکھہ کہ کیونکر زیادتی
دی ہمنے بعضے آدمیونکو اوپر بعض کے کہ کسی کا رزق کشادہ کیا کسیکا تنگ یا کسیکو طلب آخرت دی اور کسیکو دنیا کا آہنگ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ
وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا اور البتہ آخرت بڑی ہے درجون مین اور بڑی ہے بزرگی دینے مین یعنے دنیا سے آخرت مین بڑا تفاوت ہے کیونکہ بہشت کا تفاوت
ساتھہ درجون کے ہے نیچے کے درجہ سے اوپر کے درجہ تک فرق زمین آسمان کا ہے اور تفاوت دوزخ کا سات درکون سے ہے ہر اوپر کے درکے سے
نیچے کے درکے تک اسیقدر مسافت ہے لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا مت مقرر کر ای آدمی ساتھہ اللہ کے
معبود اور پس بیٹھہ رہیگا تو دوزخ مین ہمیشہ مذمت کیا گیا یعنے موصوف سب برائیون سے چھوڑا گیا یعنے محروم سب بھلائیون سے وَقَضٰى رَبُّكَ
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کیا پروردگار تیرے نے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر مکلفون کے یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اسی کو کیونکہ عبادت عبارت تعظیم سے ہے
اور یہہ بجا ہے مگر اسکو جسکی نہایت عظمت ہو وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور نیکی کرو ساتھہ ماں باپ کے نیکی کرنا سمجھہ لیجئے کہ اپنی عبادت ساتھہ احسان

والدین کے بلاکر فرمائی اسواسطے کہ وہ سب قریب ہین وجود اور تربیت اولاد ہین اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا اگر پہنچے نزدیک تیرے
بڑہاپے کو ایک اُن دونون مین سے یا دونون یعنے جیتے رہین یہانتک کہ بوڑھے ہون اور محتاج خدمت تیرے ہون فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ پس مت کہہ
انکو اف سمجھ لیجئے کہ اف بکسر فا ساتھہ تنوین کے اور بغیر تنوین کے اور بفتح فا بغیر تنوین کے پڑہا ہی اور یہہ کلمہ ہی کہ جب آدمی تنگ آتا ہی کسی چیز سے یا اسپر
کچھہ گران گذرتا ہی یا آلودہ ساتھہ ناپاکی کے ہوتا ہی تو کہتا ہی پس حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ کلمہ مت کہہ یعنے والدین سے تنگ مت آ اور صحبت انکی سے
گران خاطر مت ہو وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا اور مت ڈانٹ انکو اور بات انکیکا جواب سخت مت دے اور کہہ واسطے ان دونون کے بات
تعظیم کی اور ادب اور حرمت کی یعنے انکا نام لیکر مت پکار اور بعضون نے کہا ہی کہ انکے ساتھہ اسیطرح باتین کر جیسے غلام گنہگار عاجز ساتھہ میان غصہ ناک
اپنے کے کرے سمجھہ لیجئے کہ نہر ڈانٹ دیکو کہتے ہین اور یہہ خدشہ جو واقع ہوتا ہی کہ بعد اُف کے نہر کی کیا حاجت ہی جب اُف حرام ہوا تو نہر بطریق
اولی حرام ہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ نہی نہر سے بعد گناہ کے ہی اور نہی اف سے اوپر تقدیر عجز اور ضعف اور عدم جریمہ کے ہی پس ولا تنھرتاسیس ہی
نہ تاکید وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ اور نیچا کر واسطے ان دونون کے بازو ذلت اور تواضع کا یعنے انسے بڑائی اور تکبر مت کر بلکہ ملائمت
اور تلطف کر مہربانی سے اوپر انکے اسواسطے کہ کل تو محتاج انکا تھا تربیت مین اور آج وہ محتاج تیرے ہین خدمت مین اور تقویت مین وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا اور کہہ ای پروردگار میرے رحم کر ان دونون پر جیسا پالا ان دونون نے مجھکو در انحال کہ چھوٹا تھا مین سمجھہ لیجئے کہ حقیقت
دعائے رحمت کی دل سے حق والدین مین یہہ ہی کہ اگر مومن ہین تو انکو بہشت مین پہنچا اگر کافر ہین تو راہ طرف اسلام ایمان کے دکھا اور اللہ کی خوشی ماں باپ
کے راضی ہونے مین ہی من رضی عنہ والداہ فانا عنہ راض پس حقوق سابق انکے ساتھہ حقوق لاحق کے نہ بھلایا چاہئے سمجھہ لیجئے کہ نہی تافیف
کی دال ہی اوپر نہی کے ضرب وشتم کے اور تمام قسمون ایذا کے اور نہی نہر سے بتقدیر عدم جریمہ بطریق اولی دلالت اس سئے کا کرتی ہی اور اسکو کتب اصول مین
دلالت النص کہتے ہین اور حقوق والدین کے کلام اللہ مین اور حدیث مین قریب حق اللہ مذکور ہین چنانچہ اس آیت مین کہ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا
اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ہی اور حدیث الا اخبرکم باکبر الکبائر الاشراك باللہ وعقوق الوالدین ہی اور حدیث مین ہی کہ
رضاء اللہ فی رضاء الوالدین وسخط اللہ فی سخطہما اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاکم وعقوق الوالدین فان الجنۃ یوجد
ریحہا من مسیرۃ الف عام ولا یجد ریحہا عاق ولا قاطع ولا شیخ زانی ولا من اذی جارہ اور حدیث مین ہی کہ ایک لڑکے نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر شکایت باپ کی کہی کہ میرا مال لیتا ہی آپ نے اسکے باپ کو بلوایا وہ آیا پیر ضعیف تھا عرض کرنے لگا کہ جب یہہ بچہ تھا اور مین قوی مالدار تو جو
یہہ چاہتا تھا میرے مال مین سے خرچ کرتا تھا مین خوشی سے دیتا تھا اور اب جو مین ضعیف ہون اور یہہ قوی اور مین فقیر اور یہہ غنی تو مال اپنا مجھے نہین دیتا
آپ روئے اور فرمایا کہ اس ماجرے کو جو سنگ اور کلوخ سنے گا گریان ہوگا پھر حکم شرع بیان کیا کہ انت ومالك لابیك نقل ہی کہ خالد جب قید ہوئے
تو یحیی پسر انکا بندیخانہ مین قندیل لٹکتا دیکھکر اسمین آفتابہ رکھہ آب گرم کر صبح کے وضو کے لئے لایا خالد نے وضو کیا دوسرے شب قندیل وہان سے
دور ہوا یحیی نے آفتابہ تمام شب اپنے بغل مین رکھا تا گرمی تن سے پانی سرد نہو صبح کو جو وضو کو دیا خالد نے کہا کہ پانی ہوا سے سرد نہین ہوا یحیی نے دونون
شب کا ماجرا بیان کیا خالد نے خوش ہوکر دعا کی کہ الہی جیسا سردی آب سے یحیی نے مجھے بچایا اور حق میرا ادا کیا ایسی ہی گرمی آتش دوزخ سے اسکو
بچائیو اور رحم فرمائیو **نظم** رہ رستا خیز مین چاہے جو چلنا ✤ تو بھلا دل سے نہ حق والدین ✤ لطف مین انکے عطائے حق سمجھہ ✤ قہر مین انکے جلائے حق
سمجھہ ✤ ہی رضا انکی رضائے ایزدی ✤ انکا غصہ ہی بلائے ایزدی ✤ حق نے تجھکو انسے ہی پیدا کیا ✤ نیستی سے دی ہی جو ہستی دکھا ✤ انکے باعث
سے ہوئی تیری نمود ✤ تخم انکا ہی تیرا نخل وجود ✤ کرنا ناراضی پھر انکو ای فرید ✤ ہی فتوت اور مروت سے بعید ✤ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ
پروردگار تمہارا خوب جانتا ہی اس چیز کو کہ بیچ جیون تمہارے کے ہی رضامندی ماں باپ کی یا ناخوشی انکی اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ
لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا اگر ہوگے صالح یعنے بھلائی کرنے والے ساتھہ ماں باپ کے پس تحقیق اللہ ہی واسطے توبہ کرنیوالون کے عقوق والدین سے بار جوع
کرنیوالے کے بیچ جناب اسکے کے بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اور دے قرابت والیکو حق اسکا نفقے سے اور

حسن معیشت کر سکتا ہے اسکے اور دے مسکین کو اور مسافرون کو حق انکا زکوٰۃ سے امام اعظم نے فرمایا کہ حق قرابت والون کا نفقہ دینا ہی اگر محتاج ہون
اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ذی القربیٰ سے قرابت والے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور حق انکا خمس دینا ہی جو اللہ نے مقرر کر دیا ہی تفسیر
امام ثعلبی مین مذکور ہی کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے ایک مرد شامی سے پوچھا کہ قرآن پڑھا ہی تو نے کہا ہان فرمایا سورہ بنی اسرائیل مین نہین
پڑھا وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ کہا پڑھا ہی کہا کیا تم اہل قرابت ہو کہ خدا نے امر کیا ہی حق دینے کا تمہارے امام نے فرمایا ہان وہ اہل قرابت ہم
ہین وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اور بیجا مت خرچ کر مجاہد نے کہا کہ برابر کوہ احد کے اگر سونا نیک جگہہ خرچ کرے اسراف نہین اور اگر ایک دانہ
بجائے بد خرچ کرے اسراف ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بھائی شیطانون کے یعنے مثل انکے ہین شرارت
اور مال ضایع کرنے مین عرب والے جو کوئی عادت جس قوم کی کرتا تھا اسکو بھائی کہتے تھے لکھا ہی کہ کفار مال اپنا ریا اور سمعہ مین خرچ کرتے تھے اور
ایک مہمان کیواسطے کئی اونٹ ہلاک کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انکی برائی بیان کی کہ اسراف مال مین یہ مثل شیطان کے ہین وَکَانَ الشَّیْطٰنُ
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا اور ہی شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے والا پس چاہئے کہ اسکا کہا کوئی نمانے لکھا ہی کہ بعضے صحابہ جو مسکین فقیر
تھے جیسے بلال اور صہیب اور خباب رضی اللہ عنہم بعضے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ چیز مانگتے تھے اور آپ کے پاس اسوقت وہ نہ ہوتی
تھی تو شرم سے منہہ پھیر لیتے تھے یہہ آیت اتری وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا اور اگر
منہہ پھیر لے تو محتاج اصحابون سے واسطے چاہنے رحمت پروردگار اپنے کے کہ امید رکھتا ہی تو انکی پس کہہ واسطے انکے بات آسانی کی یعنے نرمی کی بات
دعا کر واسطے انکے ساتھہ آسان کھینچنے کے بوجھہ فقیر کا اور یا وعدہ دے انکو لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے جب حضرت سے وہ کچھہ مانگتے تھے اور پاس
نہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ یرزقنا اللہ و ایاکم اسباب نزول مین لکھا ہی کہ ایک زن مسلمہ اور یہودیہ کی بحث ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ سے
سخی تر ہین اور موسیٰ کی سخاوت یہہ تھی کہ مال آدھو آدہ کر کر اور جو زیادہ ہوتا وہ سایل کو دیتے تھے یا نرم باتون سے اُسے خوش کرتے تھے القصہ
آزمایش کے واسطے زن یہودیہ نے اپنے بیٹے کو حضرت کے پاس بھیجا اُسنے آکر کہا کہ مان نے میرے آپکا پیرہن مانگا ہی آپنے حجرہ مین جا کر گلے سے
اُتار کر حوالے کیا اور آپ ننگے بیٹھہ رہے بلال نے تکبیر کہی صحابہ منتظر آپ کے نکلنے کے تھے اور آپ بسبب برہنگی کے باہر نہین آسکتے تھے حق تعالیٰ نے
یہہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ اور مت کر ہاتھہ اپنے کو بندھا ہوا طرف گردن اپنی کے جبتک کہ کھول سکے **بیت**
یعنے دے راہ حق مین مال پاک + جب تلک ہوسکے نکر امساک + وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ اور مت کھولدے ہاتھہ کو نہایت کھولدینا **بیت**
یعنے حد سے زیادہ دے نہ لٹا + کہ وہ اسراف اور ہی بیجا + فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا پس بیٹھہ رہیگا تو ملامت کیا ہوا ہیچ بخل کے پچتاتا یا محتاج
اور درماندہ سمجھہ لیجئے کہ حقتعالیٰ امر بہ سخاوت بیان فرماتا ہی کہ درمیان بخل اور اسراف کے ہی **نظم** نہ امساک سے ہاتھہ گردن مین باندھہ + نہ اسراف
سے مال سب دے لٹا + میانہ روی کر دلا اختیار + کہ یہی ہی راہ اہل سخا + پس بدلیل خیر الامور اوسطها راہ توسط اختیار کرنا بہتر ہی اِنَّ
رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ تحقیق پروردگار تیرا کھولتا ہی رزق کو واسطے جسکے چاہے اور بند کرلیتا ہی واسطے جسکے چاہے اور
فراخی اور تنگی رزق مین حکمت الٰہی ہی کہ کوئی طاقت اعراض کی نہین رکھتا اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی ساتھہ مصالح بندون
اپنے کے دانا بینا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ہم رزق دیتے
ہین انکو اور تمکو پس غم روزی کا انکے مت کھاؤ کہ **بیت** جسنے جان دی ہی دیویگا وہ نان + نان وہی دیویگا جو دیتا ہی جان اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً
كَبِيْرًا تحقیق مار ڈالنا انکا ہی خطا بڑی کہ قطع تناسل اور انقطاع نوع ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً اور مت نزدیک جاؤ زنا کے
تحقیق زنا ہی بےحیائی وَسَآءَ سَبِيْلًا اور بری ہی راہ **بیت** مت زنا کے قریب ہو کہ وہ سخت + بیحیائی ہی اور بدراہی + وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور مت مار ڈالو اس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے قتل اسکا یعنے مسلمان اور صاحب امان کو مگر ساتھہ حق
کے کہ قصاص اسپر لازم ہو یا مرتد ہو جاوے یا زنا کرے بشرط احصان وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ

فِّي الْقَتْلِ اور جو کوئی مارا جاوے در انحال کہ مظلوم ہو یعنے مستوجب قتل کا نہو پس تحقیق کیا ہمنے واسطے والی وارث اسکے کے غلبہ اور تسلط کہ قصاص لیوے
قاتل سے یا دیت پس چاہیے کہ نہ زیادتی کرے وارث مقتول کا بیچ قتل کے یعنے بعد قتل کے مثلہ نکرے یا غیر قاتل کو نمارڈالے کیونکہ جاہلیت میں دستور تھا
کہ جو کوئی کسیکو قتل کرتا تو وارث اسکا قاتل کو نہین مارتا تھا بلکہ سردار کو اس قوم کے قتل کرتا تھا حق تعالی نے اس سے منع فرمایا کہ چاہیے کہ وارث سوا
قاتل کے اور کو نہ قتل کرے اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا تحقیق وہ وارث مقتول مظلوم کا ہے مدد دیا گیا بیچ قصاص کے ساتھہ امر اور احکام شرع کے
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور مت پاس جاؤ مال یتیم کے اور نہ اسمین تصرف کرو مگر ساتھہ اس نیت کے کہ شرعًا اور عرفًا وہ بہت
اچھی ہے حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہانتک کہ پہنچے یتیم جوانی اپنی کو وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اور پورا کرو عہد کو جو آپسمین کرتے ہو یا عہد کو اللہ سے کہ احکام
شرع ہین بجالاؤ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا تحقیق صاحب عہد کا ہے سوال کیا گیا یعنے عہد کے نقض اور وفا سے پوچھینگے سلمی نے کہا ہے کہ اللہ تعالی کے
عہد مین جوارح انسان پر یہی کہ اداب نگاہ رکھے اور نفس پر یہہ کہ ادا ے فرایض کرے اور دل پر یہہ کہ ڈرے اور روح پر یہہ کہ مقام قرب سے دور نہو
اور سر پر یہہ کہ مشاہدہ ماسوائی نکرے اور ہر عہد سے پوچھا جاویگا بیت راہ مین تیرے یکقدم کسکو ہے تاب چل سکے ۞ عہدہ عہد سے تیرے کیونکہ کوئی
نکل سکے ۞ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ اور پورا کرو ناپ کو جب ناپو تم واسطے اوروں کے اور تولو ساتھہ ترازو سیدھی
کے ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یہہ بہتر ہے تمکو خیانت سے اور نیکتر ہے بازگشت مین وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور مت پیچھے چل
اس چیز کے کہ نہین تجھکو ساتھہ اسکے خبر یعنے گمان کی پیروی مت کر جبتک نجانے تو مت کہہ کہ جانا مین نے جبتک نہ دیکھے مت کہہ کہ دیکھا مین نے
جبتک نہ سنے مت کہہ کہ سنا مین نے محمد بن حنیفہؓ نے کہا ہے کہ معنے اس آیت کی یہہ ہین کہ گواہی جھوٹھی مت دے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا تحقیق کان اور آنکھہ اور دل ہرایک انمین کا ہے نفس اپنے سے سوال کیا گیا یعنے انسے پوچھینگے کہ صاحب تمہارے نے
تم سے کیا کیا یا کان سے پوچھینگے کہ تونے کیا سنا اور کیون سُنا اور آنکھہ سے پوچھینگے کہ تونے کیا دیکھا اور کیون دیکھا اور دل سے پوچھینگے کہ تونے کیا
جانا اور کیون جانا بیت غیر حق کی سن نہ دیکھہ اور نہ سمجھہ ۞ اس سے چھٹکارا تو وہان پا جائیگا ۞ کیا سنا کیا دیکھا سمجھا تھا جو کچھہ ۞ گوش و چشم و
دل سے پوچھا جائیگا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اور مت چل بیچ زمین کے اکڑتا ہوا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا تحقیق تو ہرگز
نہ پھاڑ سکیگا زمین کو اور ہرگز نہ پہنچ سکیگا پہاڑون کو از روئے درازی قامت کے یعنے جو زمین کو نہ پھاڑ سکے اور پہاڑ سے ہمسری نکر سکے اسکو تکبر کرنا
اور اکڑنا کیا چاہیے بیت اکڑکے مت پانون رکھہ زمین پر نہ اس تکبر سے پاک ہوگا ۞ دلا نور خاک کے برابر کہ خاک تھا اور خاک ہوگا ۞ كُلُّ ذٰلِكَ
سب یہہ لا تجعل مع اللہ سے یہانتک گیارہ امر اور چار نہی کہ مذکور ہوئے ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ یہہ الواح موسی مین لکھے تھے كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ
رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ہے برائی انکی یعنے جو یہان نہی نزدیک پروردگار تیرے کے ناپسند ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ یہہ جو گذرا
احکام سے اس چیز مین سے ہے کہ وحی کیا ہے طرف تیرے پروردگار تیرے نے حکمت سے کہ پہچاننا ہی اسکا ضرور ہے اور عمل کرنا اسپر مامور ہے وَلَا تَجْعَلْ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اور مت مقرر کر ساتھہ اللہ کے معبود دوسرا سمجھیے کہ مطلع اور مقطع ان احکام کا توحید کو ٹھہرایا کیونکہ اصل جمیع احکام توحید بلکہ کلام
اول مین نہی شرک سے فرما کر نتیجہ اسکا جو دنیا مین اسپر مترتب تھا بیان کیا کہ فتقعد مذموما مخذولا اور آخر مین جو عذاب اسپر متفرق ہوگا آخرت مین وہ ارشاد کیا کہ اگر شرک
لاویگا فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا پس ڈالا جاویگا بیچ دوزخ کے در انحال کہ ملامت کیا گیا ہوگا فرشتون اور مومنون سے راندا گیا ہوگا دوزخ مین اور دور رکھا گیا رحمت حق سے
سمجھیے کہ بعد نہی شرک سے عتاب ان لوگون کو فرمایا ہے جو فرشتون کو بیٹیان اللہ کی کہتے ہے اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا کیا پسند کیا
تمکو پروردگار تمہارے نے ساتھہ بیٹون کے اور پکڑین واسطے اپنے فرشتون مین سے بیٹیان خلاف عادت تمہارے کہ تمکو بیٹیون سے عار آتی ہے اور بیٹون سے فخر اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا
تحقیق تم کہتے ہو بات بری کہ نسبت ولد کی کرتے ہو طرف اللہ سبحانہ کے اور اپنی جانون کو اسپر فضل دیتے ہو کہ اچھی چیز کو اپنی طرف ٹھہراتے ہو اور بری کو اسکے جانب بتاتے ہو وَلَقَدْ
صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس قرآن کے پاک ہونا اپنا اولاد سے تو کہ
نصیحت پکڑین اور سمجھین اور نہین زیادہ کرتا انکو تکرار اس بات کا مگر نفرت اور رمیدگی حق سے قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اگر ہوتے ساتھ اسکے معبود اور جیسے کہ کہتے ہیں کافر یا جیسے کہتے ہو تم ای مشرکو حکایۃً بھی قرأت ہی اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا تو ضرور البتہ ڈھونڈھتے طرف صاحب عرش کے راہ کہ دفع اسکا کرتے جیسے سلوک کرتے ہیں حاصل یہہ ہی کہ اللہ سبحانہ نے ان کے عیب اور برائیوں کی آیتیں اتاریں اگر وہ خدا یا شریک خدا کے ہوتے تو اللہ سبحانہ سے جھگڑتے اور عجز اور برائیوں اپنے کی نفی کرتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا پاک ہی وہ اور برتر ہی اس چیز سے کہ کہتے ہیں بلند ہی بڑا تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ تسبیح کرتے ہیں واسطے اللہ کے آسمان ساتوں اور زمین اور جو کوئی بیچ انکے ہی فرشتہ اور آدمی اور جن وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور نہیں کوئی چیز مخلوق مگر تسبیح کرتے ہیں خدا کی ساتھ تعریف اسکیکے کہ صفاتیں کامل رکھتا ہی نقصان اور زوال سے پاک ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ جو زمین و آسمان میں زندہ ہیں وہ تسبیح کہتے ہیں زبان قال سے اور باقی لسان حال سے کہ دلالت کرتے ہیں ساتھ اپنے امکان و حدوث کی اوپر صانع واجب قدیم کے اور یہہ تنزیہ حق کی ہی امکان اور حدوث سے پس سب اشیا تسبیح کرنیوالی ہوئیں وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ اور لیکن نہیں سمجھتے تم ای مشرکو تسبیح انکی کیونکہ تمھاری نظر صحیح اور عقل صاف نہیں اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا تحقیق اللہ تعالی ہی تحمل والا کہ تمھاری غفلت پر شتابی عذاب میں نہیں کرتا بخشنے والا ہی انکو جو اسکی بات پر ایمان لاتے ہیں حقایق سلمی میں ابو عثمان مغربی سے منقول ہی کہ تمام مکنونات باختلاف لغات تسبیح الٰہی کہتے ہیں لیکن اسکو نہیں سنتا مگر عالم ربانی کہ اسکے دل کے کان کھلے ہیں۔

بیت باغ دہران تفضل سے ہی جسکے سرسبز + پتہ پتہ ہو نہ کسطرح ثنا خوان اسکا + بحر الحقایق میں ہی کہ ہر ذرہ موجودات کی زبان ہی ملکوتی اس سے تسبیح کہتا ہی اور اسے زبان سے چوب خشک نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں تسبیح کہی تھی اور شہادت اعضا کہ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء اشارہ طرف اسکے ہی اسی زبان سے ہوگی لکھا ہی کہ ابو جہل وغیرہ نے چاہا کہ وقت قرآن پڑھنے کے حضرت کو ایذا دیں اللہ تعالی نے انکی نظروں سے آپکو چھپایا اور یہہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا اور جسوقت پڑھتا ہی تو قرآن کو کرتے ہیں ہم درمیان تیرے اور درمیان ان لوگوں کے جو نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے پردہ چھپایا ہوا تو کہ تجھکو نہ دیکھیں اور آزار نہ دیں بعضے کہتے ہیں کہ جورو ابولہب کی ام جمیل بعد نزول سورہ تبت یدا کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پتھر مارنیکو لائی آپ قرآن کی تلاوت وہاں کرتے تھے اسکو نظر نہ آئے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے پوچھنے لگی کہ صاحب تیرا کہاں ہی کہ میری ہجو کی ہی اسلئے اس سے بدلا لوں حضرت صدیقؓ نے کہا کہ وہ شاعر نہیں جو کسی کی ہجو بناویں اسنے کہا کہ فی جیدھا حبل من مسد کیا ہی وہ کیا جانتا ہی کہ گردن میں میرے کیا ہوگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیقؓ کو فرمایا کہ اس سے پوچھ کہ اس گھر میں کسی اور کو بھی دیکھتی ہی تو حضرت صدیق نے پوچھا اسنے کہا کہ مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہی تو قسم ہی خدای کعبہ کی کہ نہیں دیکھتی میں یہاں سوا ابن ابی قحافہ کے اور اپنے گھر کو چلی آئی اللہ نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم تجھکو وقت قرآن کے تلاوت کے کافروں کی نگاہ سے چھپاتے ہیں وَّجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کردیتے ہیں ہم اوپر دلوں انکے کے پردے تاکہ نہ سمجھیں قرآن کو اور وہ پردے حایل ہو جاتے ہیں درمیان دل انکے کے اور فہم قرآن کے اور ڈالتے ہیں بیچ کانوں انکے بوجھ تو کہ نہ سنیں قرآن کو سمجھ لیجئے کہ قرآن معجزہ ہی لفظًا اور معنًا پس منکران قرآن کے واسطے ثابت کی وہ چیز کہ مانع ہی انکو فہم معنے اور ادراک لفظ سے وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اور جسوقت کہ یاد کرتا ہی تو پروردگار اپنے کو بیچ قرآن کے اکیلا پھر جاتے ہیں کافر اوپر پیٹھوں اپنی کے بھاگتے ہوئے توحید کے سننے سے کیونکہ وہ یہہ چاہتے ہیں کہ انکے خداؤں کو اپنے خدا کے ساتھ یاد کرے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ ہم خوب جانتے ہیں اس نیت کو کہ سنتے ہیں کافر قرآن کو ساتھ اسکے کہ غرض انکی طعن اور ہنسی ہی اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤی جسوقت کہ کان رکھتے ہیں طرف تیرے اور جسوقت کہ وہ مصلحت کرتے ہیں پنہان آپسمیں ساتھ ایک دوسرے کے کہ کلام ہمارے کو شعر اور سحر بناتے ہیں عین المعانی میں ہی کہ نضر بن حارث نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہیں ابوسفیان نے کہا کہ میں بعضے باتیں انکی سچ جانتا ہوں ابو جہل نے کہا مجنون ہی ابولہب نے کہا کاہن ہی کسی نے کہا شاعر ہی یہہ آیت اس جماعت کی شان میں ہی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے ہیں ظالم یعنے مشرک صحابہ کو کہ تم نہیں پیروی کرتے مگر مرد جادو کئے گئے کی یعنے اسکو جادو کیا ہی اور عقل اسکی زایل ہو گئی ہی یا مسحور معنی ساحر ہی

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا دیکھہ کیونکر بیان کرتے ہین کافر واسطے تیرے مثالین اور تجھے مجنون اور ساحر اور
کاہن اور شاعر ٹھہراتے ہین پس گمراہ ہوئے وہ طریق حق سے پس نہین پا سکتے راہ کو طرف صواب کے یا نہین پا سکتے راہ طرف طعن تیرے کے ایسا کہ معقول ہو بلکہ
حیران اور سرگردان ہین وصف مین تیرے ایسا کلام کرتے ہین کہ آپسمین نقیض ہے کہ کبھی شاعر کہتے ہین اور شاعر کو کمال عقل درکار ہے اور کبھی مجنون
کہتے ہین اور وہ زوال عقل ہے وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا اور کہتے ہین کافر کہ منکر بعث کے ہین آیا جب
ہوجاوینگے ہم بعد موت کے مدت مین ہڈیان اور گلے ہوئے کیا پھر اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین بعید جانتے تھے کہ خاک خشک مخلوق تر و تازہ کیونکر
ہوگی قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ کہہ ہوجاؤ تم پتھر یا لوہا اور پیدایش اس قسم سے کہ بڑی لگے بیچ سینوں تمہارے
مانند آسمان اور پہاڑ کے اور مثل اس چیز کے کہ زندہ ہونا اسکا بہت دور ہے البتہ حق تعالی انکو مارے اور جلائے یہہ تمثیل ہے یعنے فی المثل اگر ایسے ہوجاؤ تم
تو بھی وہ مرگ اور بعث پر تمہارے قادر ہے ظہور مین لاویگا فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا پس البتہ کہینگے کون پھیر لاویگا ہمکو اور زندہ کریگا بعد موت کے
قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ کہہ وہی جسنے پیدا کیا تمکو پہلے بار کہ خاک تھے پس جو خاک میں جان ڈال سکتا ہے بداہت ہے وہ خاک کو زندہ بھی کر سکتا
ہے نہایت ہے فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ پس شتاب جھکاوینگے طرف تیرے سرون اپنے کو تعجب سے یا ہلاوینگے سرون اپنے کو انکار سے وَيَقُوْلُوْنَ
مَتٰى هُوَ اور کہینگے کب ہوگا یہہ بعث اور حشر قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا کہہ شتاب ہے یہہ کہ ہو نزدیک کیونکہ جو ہونیوالی چیز ہے اسکو نزدیک ہے کہا
چاہئے اور بعث ہونیوالی ہے يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ جسدن بلاویگا تمکو اللہ واسطے محاسبے کے بآواز اسرافیل ساتھہ نفخہ اخیر کے واسطے اٹھنے کے
قبرون سے پس جواب دوگے تم اللہ کو یا اسرافیل کو اس حالت مین کہ قایل ہوگے ساتھہ تعریف الہی کے حدیث مین ہے کہ خلایق قبرون سے اٹھیگی خاک سر سے ڈالتی
ہوئی اور کہتی ہوئی سبحانك اللهم وبحمدك اور بعضون نے حمد کو معنی امر کہا ہے جیسے آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ مین یعنے حمل بامر ترتیب پس
یہہ معنی ہوئی کہ بلاویگا تمکو اللہ پس جواب دوگے تم اسکو ساتھہ امر اسکے کے وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا اور جانوگے قیامت کی دہشت ہیبت سے
کہ بیچ قبرون اپنی کے نہین رہے تھے تم مگر تھوڑا یا آخرت کو دیکھہ کر زندگی تھوڑی جانوگے اسکی نسبت پس عاقل کو چاہئے کہ آج بھی زندگی دنیا کی آخرت کے
مقابلہ کم گنے اور اس کم اور فانی کو بیچکر عوض اس بہت اور باقی کے صرف کرے تو کہ کل عذاب حسرت اور ندامت نہ چکھے ۵ صرف کر عمر بکار باقی †
کہ یہہ فانی ہے وہ دار باقی ٭ لکھا ہے کہ مشرک مکے کے صحابہ کو قول اور فعل سے ایذا پہنچاتے تھے انھون نے حضرت سے عرض کیا اور لڑائی کی اجازت
چاہی یہہ آیت آئی وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور کہہ واسطے بندون میرے کے یعنے مومنون سے کہہ کہ کہین کافرون سے وہ بات جو
بہت اچھی ہے یعنے مقابلے مین جفا انکے کے غصہ نکرین بلکہ دعا کرین کہ يهديكم الله یعنے ہدایت کرے تمکو اللہ تبیان مین ہے کہ ایک شخص نے حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالی دی انھون نے اسکا بدلا چاہا اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری اور ساتھہ عفو کے فرمایا بعضے کہتے ہین کلمہ احسن شہادتین ہے
اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله یا امر کرنا ہے ساتھہ معروف کے اور نہی کرنا ہے ساتھہ منکر کے یا کلمہ احسن یہہ ہے کہ
کسیکو سوا نیکی کے نہ یاد کرے اور جو کوئی سختی کرے اسکے بدلے نرمی کرے **بیت** اگر ہے منظور تجھکو رافت براہ احسن قدم کا دھرنا ٭ جفا کے بدلے
وفا تو کرنا دغا کے بدلے دعا تو کرنا ٭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ تحقیق شیطان دشمنی ڈالتا ہے درمیان آدمیون کے کہ غصے کے عوض غصہ دلاکر عناد
اور فساد بڑھاتا ہے اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا تحقیق شیطان ہے واسطے آدمیون کے دشمن ظاہر کہ ہرگز صلاح انکی
نہین چاہتا ہلاک کرنیکے درپے ہے رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے تمکو اور دانا تر ہے ساتھہ احوال تمہارے کے یہہ خطاب مومنون کو ہے
انکو فرماتا ہے اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ اگر چاہے رحم کرے تمکو اور ظلم کافرونکے سے چھڑاوے یا اگر چاہے عذاب کرے تمکو اور کفار کو
تمپر مسلط فرماوے یا رحمت کرے ساتھہ ہدایت کے یا توبہ کے اور عذاب کرے ساتھہ ضلالت کے یا اقامت کے اوپر گناہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خطاب
کافرون کو ہے انکو فرماتا ہے کہ اگر چاہے رحم کرے تمکو اور عذاب دنیا مین نہ دے اور اگر چاہے دنیا مین عذاب دے پس مشیت متعلق ساتھہ عذاب دنیا کے
ہے اور تعذیب آخرت مین حکم مطلق ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا اور نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کافرون کے داروغہ

کہ انکو کفر سے بچاوے اور ایمان کا انکے ضامن ہو اور اگر خطاب مومنوں کو ہی تو یہہ معنی ہیں کہ تو ضامن اعمال کا مومنوں کے نہیں سمجھا کہ مواخذہ انکے کاموں پر ہو گا وَرَبُّكَ
اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور پروردگار تیرا دانا تر ہی ساتھ ان لوگوں کے کہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہیں یعنے احوال انکا خوب جانتا ہی اور انکے حق میں
جو صلاح ہی وہ کرتا ہی انوار میں ہی کہ قریش تعجب کرتے تھے اور بعید جانتے تھے کہ کیوں یتیم ابو طالب کا پیغمبر ہوا اور کتنے بھو کھے ننگے اسکی متابعت کریں اللہ تعالی نے یہہ آیت
نازل کی کہ ہم خوب جانتے ہیں احوال اہل آسمان اور زمین کا پس جسکو چاہتے ہیں نبی کرتے ہیں وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ اور البتہ تحقیق بزرگی دی
ہمنے بعضے پیغمبروں کو اوپر بعضے کے ساتھ فضل ذاتی کے نہ مالی کے جیسے ابراہیم کو ساتھ خلت کے اور موسیٰ کو ساتھ مکالمت کے اور محمدؐ کو ساتھ معراج اور رویت اور شفاعت
کے صلوۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اور دی ہمنے داود کو کتاب زبور پس بزرگی اسکی ساتھ اسکے ہی نہ ساتھ بادشاہی کے کیونکہ زبور کی ڈیڑھ
سو سورہ ہیں اسمیں حکم حلال اور حرام اور حدود اور فرائض کا کچھہ نہیں بلکہ ثنا الٰہی اور نصایح اور نعت جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور ذکر زبور کا واسطے
آگاہی کرنیکے ہی اوپر فضیلت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اسمیں لکھا ہی کہ انحضا تم الانبیاء وامتہ خیر الامم اور آیت وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ میں اشارہ
اسیطرف ہے بیت توصیف وثنا ومدح تیری + تورات و زبور میں ہی تحریر + لکھا ہی کہ قریش قحط میں مبتلا ہوئے اللہ تعالی نے انکے الزام کو یہہ آیت
نازل کی کہ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافروں سے کہ بلاؤ ان لوگوں کو کہ گمان
کرتے ہو تم کہ وہ خدا ہیں سوا اللہ کے تو کہ اس بلا کو تم سے ٹالیں پس نہیں اختیار رکھتے وہ کھولنا سختی کا یعنے قحط کا تم سے اور نہ بدل ڈالنا اسکا کہ تم سے اٹھا کر اور
لوگوں پر ڈالدیں لکھا ہی کہ بنو ملیح فرشتوں کو اور بنو خزاعہ جنوں کو پوجتے تھے اور جن خود ایمان لائے اور وہ کفر ہی پر رہے اور یہہ آیت آئی کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ
یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ یہہ گروہ فرشتوں اور جنوں کے جنکو پکارتے اور پوجتے ہیں کافر وہ ڈھونڈھتے ہیں طرف پروردگار اپنے کے
وسیلہ یعنے تقرب کرتے ہیں ساتھ طاعت اور عبادت کے بیچ درگاہ اللہ کے اَیُّهُمْ اَقْرَبُ کونسا انمیں سے بہت نزدیک ہی مرتبے میں یعنے وہ جو مقرب
درگاہ ہیں فرشتوں سے اور جنوں سے توسل کرتے ہیں ساتھ حق سبحانہ کے پس غیر مقرب خود بطریق اولی متوجہ اودھر ہوں حاصل یہہ ہے کہ معبود تمہارے
محتاج معبود برحق کے ہیں وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اور امید رکھتے ہیں رحمت اسکے کی اور ڈرتے ہیں عذاب اسکے سے اِنَّ عَذَابَ
رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہی لایق اسکے کہ اس سے خوف کریں اور جو معلوم ہوا کہ یہہ بھی مثل اور بندوں کے امید اور خوف
میں ہیں پس عبادت کے لایق کسطرح ہوں وَاِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا اور نہیں کوئی
بستی مگر ہم ہلاک کرنیوالے ہیں اہل اسکے کو ساتھ موت کے پہلے دن قیامت کے یا عذاب کرنیوالے ہیں ہم اسکو ساتھ قتل اور قحط وغیرہ کے عذاب سخت یعنے
اگر بستی والے مومن اور صالح ہیں تو انکو ہلاک کرتے ہیں ساتھ موت کے اور جو کافر اور فاسق ہیں تو عذاب کرتے ہیں ساتھ قتل وغیرہ کے كَانَ ذٰلِكَ
فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ہی یہہ حکم بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لکھا ہی کہ قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے چاہتے تھے کہ کوہ صفا کو سونے کا
کردو اور پہاڑ مکے کے ہٹا دو کہ زمین کھل جاوے ہم کھیتیاں کریں اور نہریں جاری کر دو کہ ہم باغات لگاویں حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَمَا مَنَعَنَآ
اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ اور نہیں منع کیا ہمکو یہہ کہ بھیجدیویں ہم معجزے جو یہہ چاہتے ہیں مگر یہہ کہ جھٹلایا تھا ساتھ اسکے پہلوں نے
یعنے پہلی امتوں نے معجزے مانگے تھے اور ہمنے پیغمبروں کے ہاتھوں سے ظاہر کئے تھے پھر جنھوں نے جھٹلایا تھا انکو ہلاک کیا تھا اگر اس امت کی خواہش
کے موافق معجزے ظاہر کریں تو ہم جانتے ہیں کہ یہہ ایمان نہیں لاینگے اور عذاب ہلاک انپر اتارا جاویگا اور ہمنے ازل میں حکم کیا ہی کہ انکو ہلاک نکرینگے کیونکہ
انکے نسل سے مسلمان پیدا کرینگے وَاٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً اور دی ہمنے قوم ثمود کو اونٹنی انکی خواہش سے دلیل ظاہر یعنے آیتیں جو سبب جھٹلانیکے
ہلاک ہوئے ہیں انمیں سے ایک قوم ثمود ہی کہ صالحؑ سے معجزہ طلب کیا اور اللہ نے پتھر سے اونٹنی نکالی فَظَلَمُوْا بِهَا پس کافر ہوئے ساتھ اوسکے اور
کونچیں ماریں اسکی اور سب ہلاک ہوگئے وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا اور نہیں بھیجتے ہیں ہم معجزوں مانگے ہوؤں کو مگر واسطے ڈرانیکے عذاب
ہلاک سے پس اگر بعد ظہور معجزہ کے کفر پر رہے تو ہلاک ہوجاتے ہیں وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ اور یاد کر جسوقت کہا ہمنے واسطے تیرے اور
وعدہ کیا کہ غم مت کھا تحقیق پروردگار تیرے نے یعنے عذاب اسکے نے گھیر لیا ہی لوگوں کو یعنے ہلاک کریگا قریش کو تعبیر ساتھ لفظ ماضی کے واسطے تحقیق

وقوع کے ہی وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ اور نہین کی ہمنے وہ خواب جو دکھلائی تجھکو مگر آزمایش واسطے لوگون کے مراد اس
سے وہ خواب ہی کہ سال حدیبیہ مین دیکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرہ کیا اور طواف اور سعی اور حلق بجالائے پھر صحابہ گئے اور اس برس عمرہ میسر نہوا منافق
طعن کرنے لگے کہ یہہ خواب سچ نہوگا اور حالانکہ حکم الٰہی یہہ تھا کہ سال آیندہ مین تعبیر اس واقعہ کی وقوع مین آوے سمجھہ لیجئے کہ علما اس قول مین تردد رکھتے ہین
اسواسطے کہ سورت مکی ہی اور یہہ قصہ مدنی مگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ خواب مکے مین دیکھا ہوگا اور بیان بعضون نے کہا ہی کہ وہ خواب جو سبب فتنے آدمیونکا
ہوا وہ یہہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ مین دیکھا تھا کہ ایک قوم بنی امیہ سے بندرون کی طرح منبر شریف پر دوڑنے کودتے پھرتے ہیے اور فتنہ یہہ تھا کہ
ایام حکومت مین انکے واقع ہوا اور بعضے رؤیا کو بمعنے رویت کے کہتے ہین یعنے جو تجھکو دکھایا شب معراج مین اور تو نے دیکھا کہ سبب فتنہ کا خلق کے ہوا کیونکہ
بعد حدیث معراج کے ضعفائے اہل اسلام مرتد ہوگئے اور منافق طعن کرنے لگے اور کفار زیادہ تر منکر ہوئے اور مسلمان تصدیق کرنے لگے وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ
فِی الْقُرْاٰنِ اور نہین کیا ہمنے درخت ملعون کو کہ تھوہر ہی بیچ قرآن کے مگر واسطے فتنہ لوگون کے لکھا ہی کہ جب مشرکون نے سنا کہ درخت تھوہر کا دوزخ
مین ہی عجب کیا اور ابوجہل نا اہل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین کہ دوزخ کی آگ پتھر کو جلا دیتی ہی اور پھر کہتے ہین کہ درخت وہان ہی یہہ نہایت تعجب
ہی اور تعجب انکا بیجا ہی کہ درخت سبز سے آگ لیتے تھے چنانچہ حق تعالیٰ نے کہا جعل لکم من الشجر الاخضر نارا اور کچھہ فکر نہین کرتے تھے کہ جسنے آگ درخت
مین رکھی کیا عجب ہی کہ وہ درخت آگ مین پیدا کرے جو قادر کہ پر وبال سمندر کا آگ مین نہین جلنے دیتا اور دل کو شتر مرغ کے انگارے کھا لینے نہین جلاتا
وہ زمین درخت اگانے پر توانا ہی اور درخت تھوہر کو ملعون اسواسطے کہا کہ کھانے والے اسکے کافر ہین لعنت متوجہ طرف انکے ہی یا ملعونہ بمعنی مکروہ
مقبوحہ ہی جیسے طعام ملعون مکروہ کو کہتے ہین اور بعضون نے شجر کو تاویل ساتھہ ابوجہل کے کیا ہی یا حکم بن عاص کے کہ پدر مروان ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ شجر یہود ہین وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا اور ڈراتے ہین ہم کافرون کو طرح طرح سے کہ آگ اور زقوم اور سوا انکے ہی پس
نہین زیادہ کرتا ڈرانا انکو مگر سرکشی بڑی اور جو تکبر انکا شیطان کے ورغلانے کے سبب تھا اس آیت کے پاس شیطان کے تکبر کرنیکی خبر دی کہ وَاِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اور یاد کر جب کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو آدم کو واسطے تعظیم اسکی کے پس سجدہ کیا انھون نے
مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے کیون نہ سجدہ کیا قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا کہا کیا سجدہ کرون مین واسطے اس شخص کے کہ پیدا
کیا تو نے مٹی سے پس اللہ تعالیٰ نے اسپر لعنت کی اور اپنے درگاہ سے ہانکا قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ کہا ابلیس نے دوسرے بار خبر
دے مجھہ کو کہ اس شخص کو کہ بڑائی دی تو نے اوپر میرے کہ امر سجدہ کیا کیون بڑائی دی مین بہتر ہون اس سے کہ آگ سے ہون اور یہہ خاک سے لَئِنْ اَخَّرْتَنِ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلًا اگر ڈھیل دیویگا تو مجھکو اور نہ ماریگا قیامت تک البتہ جڑ سے اکھیڑ ڈالونگا اولاد اسکی کو اغوا کرکے
اور ایسا کرونگا کہ عذاب تیرے سے ہلاک ہوجاوین مگر تھوڑے کہ انکو گمراہ نکرسکونگا بسبب عصمت اور حمایت تیری کے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ
جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جا یہہ امر واسطے اہانت کے ہی یعنے دور ہو قرب درگاہ سے اور اپنے مہم کیطرف جا پس جو کوئی پیروی
کریگا تیری اور حکم مانیگا تیرا اولاد آدم مین سے پس تحقیق دوزخ ہی جزا تمھاری جزائے تمام یعنے عذاب دوام سمجھہ لیجئے کہ یہان غلبہ دیا ہی مخاطب کو اوپر
غائب کے یعنے دوزخ ہی جزا تیرا کہا ماننے والون کی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ اور بہکا جسکو بہکا سکے تو اولاد آدم مین سے
ساتھہ آواز اپنے کے یعنے ساتھہ بلانے کے طرف فساد کے لکھا ہی کہ صوت شیطان کے غنا اور مزامیر ہی تفسیر زاہدی مین ہی ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ
کل صوت یدعوك الی الفساد فهو صوته جو آواز کہ منہ سے نکلی اور بیچ رضائے حق نہو وہ آواز شیطان کی ہی وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَرَجِلِكَ
اور کھینچ لا اوپر اونکے سوارون اپنے کو اور پیادون اپنے کو یعنے شیطانون کو کہ مددگار تیرے ہین وسوسے ڈالنے مین سبکو جمع کرکے ورغلانے کو وَشَارِكْهُمْ فِی
الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ اور شریک بن انکا بیچ مالون انکے کے تو کہ وہ حرام کا جمع کرین یا سود کا لین یا گناہ مین خرچ کرین اور بیچ اولاد انکی کے
تو کہ زنا سے حاصل کرین یا عبد العزیٰ اور عبد الشمس اور مثل انکے نام رکھین اور وعدہ دے انکو جھوٹا مانند شفاعت بتون کے یا تاخیر کے بیچ توبہ کے یا
انکار بعث اور حشر اور بہشت اور دوزخ کے وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ دیتا انکو شیطان مگر فریب کہ خطا کو صواب کی شکل

آراستہ کرتا ہی اِنَّ عِبَادِيۡ لَيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ تحقیق بندے میرے جو خالص ہین نہین واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ یعنے سب کو تو گمراہ کریگا مگر اونکو
نکر سکیگا امام قشیری رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ بندہ حق وہ ہین کہ بیچ بند غیر کے نہون بلیت جسکے تو بند مین ہی بندہ اسیکا ہی تو + قید کونین سے چھوٹ حق کا جو بندہ
ہی تو + وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيۡلًا اور کفایت ہی پروردگار تیرا نگہبان بندون کا گمراہ کرنے ابلیس کے سے رَبُّكُمُ الَّذِيۡ يُزۡجِيۡ لَكُمُ الۡفُلۡكَ فِي الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا
مِنۡ فَضۡلِهٖ پروردگار تمھارا وہ ہی کہ اپنی قدرت سے چلاتا ہی واسطے تمھارے کشتی بیچ دریا کے تو کہ چاہو فضل اسکے سے روزی اپنی کہتے ہین کہ فضل نفع ہی
یا وہ چیز ہی کہ جسکی احتیاج ہو اور بغیر پار اترنے دریا کے ہاتھ نہ لگے اِنَّهٗ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا تحقیق وہی ساتھ تمھارے مہربان کہ مشکل کامون کو کرتا ہی تم پر
آسان اور اسباب اُن چیزون کے کہ جنکی تمھین احتیاج ہی تیار کرتا ہی وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ۚ اور جب پہنچتی ہی تمکو
سختی یعنے ڈر ڈوبنے کا بیچ دریا کے کھوئے جاتے ہین خاطر تمھارے سے جنکو کہ پکارتے ہو اور پوجتے ہو مگر وہی کہ واحد لا شریک ہی کہ اس دم سوا اسکے کسی کو
نہین یاد کرتے اور نجات اپنی سوا اوات پاک اسکی کے کسی سے نہین چاہتے فَلَمَّا نَجّٰىكُمۡ اِلَى الۡبَرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ پس جسوقت نجات دیتا ہی تمکو ڈوبنے سے اور پہنچاتا ہی
طرف جنگل کے منہ پھیرتے ہو توحید سے اور پھر بتون کو پوجنے لگتے ہو وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ كَفُوۡرًا اور ہی آدمی ناشکر نعمت خدا اپنے کا اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمۡ
جَانِبَ الۡبَرِّ کیا پس نڈر ہوئے تم دریا سے صحرا مین اس سے کہ دھسا دیوے تمکو طرف جنگل کے یعنے بے غم مت ہو جو قادر ہی دریا مین ڈبانے پر وہ توانا ہی
زمین مین دھسانے پر اَوۡ يُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا یا بھیجدیوے اوپر تمھارے مینہ پتھرونکا یعنے قادر ہی کہ تمکو سنگسار کرے ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَكُمۡ
وَكِيۡلًا پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے کوئی نگہبان کہ تمکو اس سے نگاہ رکھے اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ يُّعِيۡدَكُمۡ فِيۡهِ تَارَةً اُخۡرٰى یا نڈر ہوئے تم اس سے کہ لیجاوے تمکو بیچ
دریا کے دوسری مرتبہ یعنے آرزو دلمین تمھارے ڈالے تو کہ تم دوسری بار کشتی مین سوار ہو فَيُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيۡحِ فَيُغۡرِقَكُمۡ بِمَا كَفَرۡتُمۡ پس بھیجے
اوپر تمھارے کشتی توڑنے والی باد سے یعنے ایسی باد چلاوے کہ کشتی کو توڑ ڈالے پس غرق کر دے تمکو بسبب اسکے کہ ناشکری کی تمنے ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَكُمۡ
عَلَيۡنَا بِهٖ تَبِيۡعًا پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے اوپر ہمارے بدلے اُس ڈبودینے کے پیچھا کرنیوالا کہ ہم سے اسکا عوض لے وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِيۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰهُمۡ
فِي الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيۡلًا اور البتہ تحقیق عزت بخشی ہمنے اولاد آدم کو اور سوار کیا ہمنے انکو بیچ
صحرا کے اوپر چارپایون کے اور بیچ دریا کے اوپر کشتیون کے اور رزق دیا ہمنے انکو طعامون پاکیزہ سے اور بزرگی دی ہمنے انکو بہتون پر ان لوگون سے کہ
پیدا کئے ہین ہمنے بزرگی دینا سوال بنی آدم بحکم لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سب مخلوق سے افضل ہین خلقت مین پھر علی کثیر کیون کہا جواب
اگر تفضیل اوپر کل مخلوقات کے کہتے تو عموم کل مین بنی آدم بھی تھے مفضل بیچ مفضل علیہ کے داخل ہوکر تفضیل الشی علی نفسہ لازم آتی ہی اور بعضے ائمہ نے کثیر بمعنی کل
کہا ہی جیسے ومایتبع اکثرھم الا ظنا مین اور کل مخلوقات سے غیر بنی آدم مراد لئے ہین سمجھ لیجئے کہ کرامت انسان کی دو قسم ہی ایک جسدی ایک روحی جسدی
سب آدمیون کو شامل ہی مومن ہون یا کافر اور وہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے پتلا بنایا انسان کا ہاتھون سے اور صورت رحم مین کھینچی اچھی شکل دی مزاج
قریب باعتدال عنایت کیا سیدھا قد اور ہاتھون سے پکڑنا اور راہ طرف معیشت کے چلنا اور ضرر سے بچنا اور انگلیون سے کھانا اور زینت لباس پوشاک سے
کرنا اور سمجھنا اور بولنا اور اشارت کرنا سکھایا اور طرح طرح کی صفتین اور کاریگریان بتائین اور روحی دو قسم ہی عام اور خاص عام وہ ہی جسمین کہ مومن
اور کافر شریک ہین جیسے روح پھونکنا اور صلب آدم سے نکالنا اور قول الست بربکم سننا اور بلٰی جواب مین کہنا اور بندگی پر عہد باندھنا اور فطرت اسلام
پر پیدا ہونا اور پیغمبر انپر بھیجنا اور کتابین انکے واسطے اُتارنا اور خاص وہ ہی کہ انبیا اور اولیا اور مسلمان ساتھ اسکے مخصوص ہین جیسے نبوت اور رسالت اور ولایت اور
ہدایت اور ایمان اور اسلام اور احسان اور ارشاد اور اکمال اور اخلاق اور آداب اور سیر الی اللہ اور فی اللہ اور باللہ اور عبور مقامات قرب پر اور ترقی عالم ناسوت
سے ساتھ جذبات لاہوت کے اور فنا از خود اور بقا بحق اور طی کرنا مقامات الٰہیہ کہ جسکے حد اور نہایت نہین محمد بن کعب نے کہا ہی کہ بزرگی آدمیون کی یہہ ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم انمین سے ہین حقایق سلمی مین ہی کہ گرامی کیا ہمنے آدمیونکو ساتھ معرفت اور توحید کے اور اٹھایا ہمنے انکو بیچ صحرائے نفس اور دریائے قلب کے اور بعضون
نے کہا ہی کہ پردہ ہی جو ظہور رکھتا ہی نعوت اور صفات سے اور بحر وہ ہی جو منور ہی حقایق ذات سے اور تاویلات کاشی مین ہی کہ بر عالم اجساد ہی اور بحر
عالم ارواح اور اٹھانا آدمیون کا بیچ ان دونون کے ترکیب انکی ان دونون سے اور روزی دی ہمنے انکو طیبات اور معارف سے اور بزرگی دی ہمنے انکو اوپر

مخلوقات کے ساتھ اسکے کہ انکو ساتھ علیموں انکے کے بنایا کیا اور جنس ملائکہ سے مستثنیٰ ہیں یا خواص ملائکہ سمجھ لیجئے کہ فضیلت بشر اور ملک میں علما کا اختلاف ہی جمہور اہل سنت اسپر ہیں کہ رسل بنی آدم افضل تر ہیں اخص ملائکہ سے اور رسل ملائکہ افضل ہیں اولیائے بنی آدم سے اور اولیائے بنی آدم شریف تر ہیں اولیائے ملائکہ سے اور صلحا اور اہل ایمان بنی آدم افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور عوام ملائکہ بہتر ہیں فاسق مومنین بنی آدم سے امام قشیری نے کہا کہ مراد بنی آدم سے مسلمان ہیں کیونکہ کافر ساتھ نص ومن یہن اللہ فما لہ من مکرم کے تکریم سے کچھ نصیب نہیں رکھتے اور تکریم مومنوں کی اس سے ہی کہ ظاہر انکا ساتھ توفیق مجاہدہ کے آراستہ کیا اور باطن انکا ساتھ تحقیق مشاہدہ کے منور فرمایا اور جیسے کہ کافہ مومنین کو تکریم عام سے مشرف کیا ایسے ہی امت محمدیہ کو علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات ساتھ تکریم خاص کے اختصاص دیا اور انمیں سے ایکمرتبہ رضا ہی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور درجہ محبت ہی کہ یحبہم ویحبونہ اور تشریف ذکر ہی کہ فاذکرونی اذکرکم پس یہہ آیت دلیل ہی افضلیت اور جامعیت انسان کی پر واللہ اعلم بالصواب یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمۡ یاد کر اسدن کو کہ بلاوینگے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشوا انکے کے یعنی ساتھ اس پیغمبر کے کہ اسپر مبعوث تھا جیسا کہ کہینگے یا امت موسیٰ اور یا امت عیسیٰ یا ساتھ اس کتاب کے کہ انپر نازل تھی جیسے کہ کہینگے یا اہل القرآن یا اہل الانجیل یا ساتھ امام کے کہ جسکے مذہب میں تھے جیسے کہ کہیں یا حنفی اور یا شافعی یا ساتھ دین اور ملت کے کہ جسپر تھے جیسا کہ کہینگے یا مسلم اور یا یہودی کا اور یا مجوسی اور بعضوں نے کہا ہی کہ امام جمع ام کی ہی یعنی دن قیامت کے لوگوں کو ساتھ ماؤنکے پکارینگے واسطے کرامت عیسیٰ علیہ السلام کے اور اظہار شرف امامین رضی اللہ عنہما کے یا واسطے اسکے کہ اولاد زنا کی رسوا نہو اور لباب میں یہا ہی منقول علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ اسدن ہر قوم کو ساتھ امام زمانے انکے کے اور کتاب منزل اور نسبت پیغمبر انکے کے پکارینگے اور ایک قول یہہ ہی کہ تعلق انساب کا قطع ہوگا اور نسبت اعمال کی باقی رہیگی پس ہر قوم کو ساتھ عمل نامے اسکے کے پکارینگے کہ ای اس کتاب والے فَمَنۡ اُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ یَقۡرَءُوۡنَ كِتٰبَهُمۡ وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا پس جس کسی کو دیا جاویگا اعمال نامہ اسکا بیچ سیدھے ہاتھ اسکے کے پس وہ لوگ پڑھینگے اعمالنامہ اپنا خوش ہو بار بار کیونکہ اسمیں ہوگا نیکیوں کا شمار اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب اپنے میں برابر تاگیکے یعنی ذرہ قصور نہوگا انکے ثواب میں اور یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ جسکے نامہ اعمال بدست چپ دینگے خجالت اور حیرت سے زبان اسکی لکنت کھائے گی اور پڑھنے سے بند ہو جائیگی وَمَنۡ كَانَ فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا اور جو کوئی ہی بیچ اس دنیا کے اندھا یعنی دیدۂ دل اسکا راہ صواب نہیں دیکھتا پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہی یعنی راہ جنت کا نہیں پاتا اور بہت کھویا ہوا ہی راہ کو یعنی اندھے سے بھی زیادہ تر گمراہ ہی محققوں نے کہا ہی کہ جو کوئی دنیا میں اندھا ہی طاعت سے عقبیٰ میں اندھا ہی ثواب سے جو یہاں روی توبہ نہیں دیکھتا وہ وہاں مجال مغفرت نہیں دیکھنے کا لکھا ہی کہ بنی ثقیف نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر جب ایمان لاوینکہ ہمکو ایک برس بت پرستی معاف کردو اور زمین طایف کی کہ آرام گاہ ہماری ہی مثل حرم مکہ کے محرم کرو اور ہمکو نماز میں رکوع سجود معاف کرو اور جو کوئی پوچھے کہ یہہ تمنے کیوں کیا کہو کہ اللہ کا ہمیں یوں ہی حکم ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے لیکن زبان سے کچھ نفرمایا عمر فاروق نے غصہ کیا یہہ آیت نازل ہوئی وَاِنۡ كَادُوۡا لَیَفۡتِنُوۡنَكَ عَنِ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَهٗ اور تحقیق چاہتے تھے بنی ثقیف کہ البتہ بہکا دیویں تجھکو اُس چیز سے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے تو کہ باندھ لیوے تو اوپر ہمارے سوا اسکے کہ وحی کی ہی ہمنے یعنی کہے کہ خدا نے حکم کیا ہی وَاِذًا لَّاتَّخَذُوۡكَ خَلِیۡلًا اور اسوقت تو ایسا کہے البتہ پکڑیں تجھکو دوست اور بعضوں نے کہا ہی کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ استلام حجر اسود نہیں کرنے دیتے کہ ہم کہ ہمارے بتوں کو مس کرو اگرچہ سر انگشت سے ہو حضرت کو شوق طواف حرم بہت تھا خاطر مبارک میں گذرا کہ کیا ہوگا جو میں یہہ کرلونگا اللہ تعالیٰ جانتا ہی کہ میں انسے بیزار ہوں یہہ آیت آئی کہ یہہ چاہتے ہیں کہ تجھکو بہکا دیویں وحی ہماری سے اور پھر دوست پکڑیں وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰكَ لَقَدۡ كِدۡتَّ تَرۡكَنُ اِلَیۡهِمۡ شَیۡـًٔا قَلِیۡلًا اور اگر نہوتا یہہ کہ ثابت رکھتے ہم تجھکو راستی پر اپنی مدد وعصمت سے البتہ تحقیق نزدیک تھا تو کہ جھک جاوے طرف آرزو انکے کے کچھہ تھوڑا سمجھ لیجئے کہ یہہ خطور مذکور نزدیک محققوں کے محقق نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ تو ہیچ قصد جھک جانیکے تھا اگر ہم نہ ثابت رکھتے لیکن عصمت ہماری نے مدد کی باز رہا تو اس سے کہ نزدیک ہو جھکنیکے اور یہہ تصریح ہی کہ نزدیک جھکنیکے نہیں ہوئے پس جھکنا کہاں اور میل کس جا تبیان میں ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے لیکن واسطے ڈرانے امت کے تو کہ میل طرف مشرکوں کے نکریں یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِذًا لَّاَذَقۡنٰكَ ضِعۡفَ الۡحَیٰوةِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا اسوقت کہ جھک جاتا تو طرف آرزو کفار کے البتہ چکھاتے ہم تجھکو دوگنا عذاب زندگانی کا دنیا میں اور دوگنا عذاب موت کا آخرت

مین پھرنہ پاتا تو واسطے اپنے اوپر دفع عذاب ہمارکے مدد دینے والا کہ بسبب اسکے عذاب سے بچتا بعد نزول اس آیت کے حضرت نے فرمایا اللّٰہمّ لاتکلنی الیٰ نفسی
طرفۃ عین **بیت** ای خدا اپنی طرف تو مجھکو موڑ ۞ ایکدم مجھکو تو بس مجھ مین نچھوڑ ۞ لکھا ہی کہ اہل مکہ نے حضرت کے نکالنے مین مشورہ کیا سب نے ملکر یہہ
بات ٹھہرائی کہ یہان تک عداوت کروالسے کہ آپ نکل جاوین یہہ آیت آئی وَاِنْ كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا اور تحقیق چاہتے ہین مکے والے
کہ لغزش دین تجھکو زمین مکّے سے تو کہ نکالدین تجھکو اس سے وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا اور اسوقت پڑینگے پیچھے تیرے مگر تھوڑی مدت اور
وہ یہہ ہوا کہ بعد ہجرت کے تھوڑا زمانہ گذرا کہ واقعۂ بدر واقع ہوا اور ہلاک ہوگئے اور ایک قول یہہ ہی کہ یہود کو حضرت کی اقامت سے مدینے مین حسد آیا
کہنے لگے کہ ای ابوالقاسم مقام انبیاء سابق کا زمین شام ہی اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمھین مانین تو جاؤ وہین رہو آپ نے ارادہ سفر شام
کا کیا یہہ آیت اتری کہ یہود چاہتے ہین کہ تجھے زمین یثرب سے دور ڈالین اور اگر ایسا ہوا تو یہہ نرہینگے بعد تیرے مگر زمانہ اندک حضرت نے ارادہ موقوف
کیا اور تھوڑی مدت بعد قبایل یہود مارے اور نکالے گئے پس اس قول پر یہہ آیت مدنی ہی اور بقول اوّل مکی ہی پس فرماتا ہی کہ عادت رکھی ہی ہمنے سُنَّةَ
مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا عادت ان شخصون کی کہ تحقیق بھیجا ہمنے انکو پہلے تجھ سے پیغمبرون اپنے سے
اور وہ عادت ہلاکت امتون کی ہی ساتھ جھٹانے پیغمبرون کے اور نہ پاویگا واسطے عادت ہمارے کے تغیر اور تبدیل اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ
اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ قایم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج کے اندھیری رات کے تک اور نماز فجر کو قرآن فرمایا اسواسطے کہ قراءت قرآن
اسمین فرض ہی اور بعد ڈھلنے سورج کے نماز ظہر اور عصر کی ہی اور تاریکی شب مین نماز مغرب اور عشا کی ہی چار ون یہہ اور فجر کی ملکر پانچ نمازین
ہوئین اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تحقیق نماز صبح کی ہی دیکھی گئی یعنے دیکھتے ہین اوسکو فرشتے دن اور رات کے فرشتے رات کے آخر دیوان
اعمال شب مین لکھتے ہین اور فرشتے دن کے اول نامۂ اعمال روز مین وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ اور تھوڑے لیے رات کو پس بیدار
ہو ساتھ قرآن کے یعنے نماز کی زیادتی ہی واسطے تیرے اوپر نمازون فرض کے یا فضیلت ہی یا غنیمت ہی یا کرامت ہی مخصوص ساتھ تیرے یہہ بیان
نماز تہجد کا ہی عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا شتاب ہی یہہ کہ بھیجے تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود مین یعنے اس مقام مین کہ قایم
اُسکا سراہا ہوگا ساتھ تعریف کرنیوالون کے اور وہ مقام نوری ہی زیر عرش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان شفاعت کرینگے اور خلق اولین اور آخرین
آپکی ستایش کرینگے اور آپ سب سے مشرف ہونگے زاد المسیر مین ہی کہ اللہ تعالی عرش پر دن قیامت کے آپکو بٹھاویگا لباب مین ہی کہ عمر فاروقؓ نے کہا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے تفسیر مقام محمود مین فرمایا کہ نزدیک فرماویگا مجھکو اللہ اور بٹھاویگا ساتھ اپنے عرش پر امام ثعلبی نے کہا ہی کہ استوی اللہ سبحانہ
کا عرش پر ایسا نہین کہ مماس اور مکان اسکا ہو بلکہ اسی صفت پر اب بھی ہی جیسا کہ پہلے عرش پیدا کرنیکے تھا ازل سے ابد تک قایم ساتھ ذات اپنی کے ہی
پس بٹھانا حضرت کا عرش پر یا زمین پر نسبت ساتھ ذات اُسکی کے یکسان ہی اور مقصود عرش پر بٹھلانے سے تعظیم اور تکریم حضرت کی ہی عین المعانی مین
ہی کہ مقام محمود عرش پر ایک مقام ہی کہ آپ کو ملیگا اور ایک قول ہی کہ مقام محمود وہان ہی جہان لواء حمد حضرت کے دست مبارک مین دینگے اور کوئی پیغمبر
نہوگا کیا آدم علیہ السّلام کیا غیر انکے مگر نیچے اوس لوا کے ہونگے **بیت** حمد کر تجھکو لوا حشر دیویگا خدا ۞ آدم و من دونہ زیر لوا ہوونگے سب ۞ فتوحات
مین ہی کہ مقام محمود مرجع جمیع مقامات او منظر تمام اسماء الٰہیہ ہی کہ مختص ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہی دروازہ شفاعت کا وہان کھلیگا **بیت** تیرا مقام
ہی محمود اور محمد نام ۞ سراہنے کے سزاوار ہی یہہ نام و مقام ۞ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اور کہہ ای پروردگار
میرے داخل کر مجھکو قبر مین داخل کرنا اچھا بے ندامت کے اور نکال مجھکو گور سے نکالنا سچا ساتھ کرامت کے یا داخل کر مجھکو مدینے مین بغنیمت اور نکال مکے سے
سلامت یا لا مکے مین واسطے فتح کے اور خارج کر وہان سے طرف حنین کے یا داخل کر بہشت مین اور نکال دنیا سے یا لا ساتھ دعوت نبوت کے اور نکال عہدۂ تبلیغ رسالت
سے وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا اور دے مجھکو نزدیک اپنے سے غلبہ مدد کرنیوالا وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور کہہ کہ آیا حق یعنے دین
اسلام اور گم ہوا باطل یعنے شرک یا حق قرآن ہی اور باطل شیطان ہی جہان قرآن پڑھا جاتا ہی وہان سے شیطان بھاگتا ہی **بیت** سامھنے حق کے نمودار ہو
باطل تا چند ۞ دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند ۞ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا تحقیق باطل ہی گم ہوجانیوالا امام قشیری نے کہا ہی کہ حق وہ ہی جو واسطے

خدا کے ہو اور باطل وہ جو واسطے ماسوا کے ہو صاحب تاویلات نے کہا کہ حق وجود ثابت واجب ہی جل شانہ کہ ازلی ابدی ہی اور باطل وجود بشریت امکانی ہی کہ
قابل فنا اور زوال کے ہی اور جب ظہور تجلیات حقانی ہوتا ہی وجود موہوم ممکن محو ہوجاتا ہی **بیت** جلوۂ حق سے ہم میں رہے کیا ؛ ان الباطل کان زہوقا ؕ
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ اور اتارتے ہیں ہم اوپر تیرے قرآن میں سے جو کچھ کہ وہ شفا ہی واسطے بیماریوں کے کہ ظاہری ہوں یا شفا ہی واسطے
بیماریوں باطنی کے کہ جہل او رشبہہ ہی جیسی سورۂ فاتحہ اور آیتیں شفا کی کہتے ہیں جو کوئی مریض انکو پڑھے یا لکھکر پیئے شفا پاتا ہی لکھا ہی کہ محمد اسمٰعیل سخت
بیمار ہوئے یہانتک کہ ادائے فرائض سے عاجز آئے ایک شب بہت روئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رویا میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای اسمٰعیل بہت دل
تنگ ہوا تو اس مرض سے انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں دل تنگ اس مرض سے نہیں بلکہ غم مجھکو یہہ ہی کہ طاقت فرائض نہیں رہی آپ نے فرمایا
چھہ آیتیں کلام اللہ میں شفا کی ہیں وہ پڑھ انھوں نے صبح تلاش کیں سورۂ توبہ میں آیت ویشف صدور قوم مؤمنین پائی اور سورۂ یونس میں
یا ایها الناس قد جاءتکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور اور سورۂ نحل میں یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء
للناس اور سورۂ بنی اسرائیل میں یہی آیت وننزل من القران ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین اور سورۂ شعرا میں واذا مرضت فهو یشفین اور چھٹی
آیت نہ ملی پھر زیارت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صنعا میں مشرف ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھٹی آیت نہیں معلوم
فرمایا وہ حم فصلت میں ہی قل هو للذین امنوا هدی وشفاء پس یہہ آیتیں انھوں نے پڑھیں فی الحال شفا پائی یا من بیانیہ ہی یعنے سب قرآن
شفا ہی امراض صوری اور معنوی اور قلبی اور قالبی سے وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور رحمت ہی واسطے مومنوں کے کہ اس سے نفع لیتے ہیں وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا خَسَارًا اور نہیں زیادہ کرتا ظالموں کو مگر ٹوٹا اور ہلاکت کہ جھٹلاتے ہیں اور اسپر ایمان نہیں لاتے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ
اور جب نعمت بھیجتے ہیں ہم اوپر آدمی کے ساتھہ صحت او رتونگری اور بے غمی کے منہہ پھیر لیتا ہی یاد ہماری سے اور دور کرلیتا ہی کروٹ اپنی یعنے تکبر
کرتا ہی اور راہ حق سے کنارہ لیتا ہی مراد اس سے کافر ہی کہ جب اسکو اللہ نعمت دیتا ہی کتاب اوتارنے کی اور پیغمبر بھیجنے کی اور ظاہر باطن کی تو یہہ
حال اسکا ہوتا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا اور جب لگتی ہی اسکو بیماری اور بیقراری اور ڈر ہوتا ہی ناامید فضل الٰہی سے اور مسلمان نعمت
میں شکر کرتا ہی اور محنت میں امید فرح کی رکھکر صبر کرتا ہی قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ کہہ کہ ہر ایک عمل کرتا ہی اوپر طریق اپنے کے خیر او رشر او ر
ہدایت اور ضلالت سے یعنے کافر نعمت میں اعراض او رمحنت میں یاس اور مومن راحت میں شکر اور رنج میں صبر لکھا ہی کہ مشاکلہ طبیعت ہی یا عادت
یا دین یا مقدار قوت اور طاقت کے اور حاصل سب معنوں کا یہی ہی کہ ہر ایک اپنے لائق کرتا ہی جو جسکے سزاوار ہی وہ اس سے ظہور میں آتا ہی شبلی قدس سرہ
سے پوچھا کہ کون سی آیت قرآن میں امیدواری کی زیادت ہی کہا قل کل یعمل علی شاکلته کہا کہ اس میں امید کی کیا چیز ہی کہا کہ بندے سے جفا اور
خطا ہوگی اور جو کچھ کہ لئیمی اسکی کے لائق ہی اور اللہ سے وفا اور عطا ہوگی اور جو کچھ کریمی اسکی کی سزاوار ہی **بیت** مجھہ سے گناہ ہو کیونکہ میں لائق اسیکے
ہوں ؛ تجھہ سے کرم ہو کیونکہ تو لائق اسیکے ہی ؛ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا پس پروردگار تمھارا خوب جانتا ہی اس شخص کو کہ بہت
جاننے والا ہی راہ کو اور صواب کے نزدیک تر ہی یا نیکتر ہی از روئے دین اور مذہب کے لکھا ہی کہ کفار عرب نے نضر بن حارث اور ابی بن خلف و عقبہ
بن ابی معیط کو مدینہ میں بھیجا تو کہ یہود سے احوال حضرت کا پوچھیں انھوں نے آکر یہود سے ملکر احوال پوچھا یہود نے کہا تعجب ہی اے اہل عرب کے ہم
جانتے ہیں کہ زمانہ ظہور پیغمبر کا نزدیک ہی اور تمھارے کلام سے بو احوال نبی کی آتی ہی تم انسے واسطے آزمائش کے پوچھو کہ طواف مشرق اور مغرب کا کسنے
کیا اور کیا احوال ہی ان جوانوں کا جو زمانہ گذشتہ میں گم گئے ہیں اور روح کیا ہی اگر تینوں سوال کا جواب دیا یا تینوں کا نہ دیا تو جانو کہ پیغمبر نہیں اور
جو دو کا جواب دیا اور روح کا کچھہ نکہا تو پیغمبر ہی وہ مکہ میں آئے اور مجلس کی اور حضرت سے تینوں سوال پوچھے اللہ کیطرف سے دو سوالوں کا جواب
آیا اور قصہ بیان فرمایا چنانچہ سورۂ کہف میں آویگا اور قصہ روح میں یہہ آیت اتری وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ اور سوال کرتے ہیں تجھہ کو کیفیت
جان کی سے جس سے بدن انسان کا زندہ ہی قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ کہہ کہ جان امر پروردگار میرے سے ہی یعنے اس پیدائش سے ہی جو امر کن سے
پیدا ہوئی بغیر مادے کے اور ان چیزوں میں سے ہی کہ مخصوص ہیں ساتھہ علم اللہ کے اور سوا اللہ کے کوئی اسکو نہیں جانتا وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

اور نہین دئے گئے تم علم سے مگر تھوڑا ساتھ نسبت علم اللہ کے شیخ ابو مدین مغربی نے کہا ہی کہ یہہ تھوڑا علم جو ہمین اللہ نے دیا ہی یہہ بھی ہمارا نہین بلکہ عاریت
ہی نزدیک ہمارے اور بہت کو اسکے نہین پہنچے ہم پس ہم ہمیشہ جاہل ہین اور جاہل کو دعوی دانش کا نچاہئے **بیت** عالم وہی ہی علم اسیکا شعار ہی ٭ اپنے
ہین جو ہی علم سو وہ مستعار ہی ٭ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا اور اگر چاہین ہم البتہ لیجاوین
ہم وہ چیز کہ قرآن سے وحی کی ہمنے طرف تیرے یعنے سینون سے اور مصحفون سے محو کردین ہم پھر نہ پاوے تو واسطے اپنے ساتھ اسکے اوپر ہمارے کارساز کہ بعد
محو کرنے اسکے کے سینون مین اور مصحفون مین پھیر لے آوے اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ مگر رحمت ہی پروردگار تیرے کی طرف سے کہ اسکو باقی رکھتا ہی اور محو
نہین کرتا اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا تحقیق فضل اسکا ہی اوپر تیرے بڑا کہ تجھے سید اولاد آدم اور خاتم النبیین کیا اور لواء الحمد اور مقام محمود دیا
اور قرآن تجھپر نازل کیا اور امت مین تیرے باقی رکھا **بیت** کسکی زبان ہی اسکی بڑائی بیان کرے ٭ اللہ نے دیا جیسے فضل کبیر ہے ٭ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ
الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر جمع ہون آدمی اور جن کہ تو مبعوث اپر ہی اور اتفاق کرین اوپر
اسبات کے کہ لاوین مانند اس قرآن کے فصاحت اور بلاغت اور اچھپنے نظم اور درستی معنی اور اخبار غیب اور خلو عیب مین نہ لا سکینگے مثل اس کے بیچ ان
صفتون کے باوجود اسکے کہ درمیان انکے فصحا اور بلغا اور شعرا ہین یہہ آیت جواب مین نضر بن حارث کے نازل ہوئی ہی کہ جن اور انس مثل اسکے نہین بنا سکینگے
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا اور اگرچہ ہوین بعض انکے واسطے بعضونکے ہم پشت اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
اور البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہی ہمنے واسطے لوگون کے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے اور نوع اور قسم سے **نظم** ذکر قرآن مین ہیئے تادیب ٭ کہین
ترغیب ہی کہین ترہیب ٭ امر و نہی و قصص ہی اور اخبار ٭ وعدۂ جنت و وعید نار ٭ نفع کو خلق کے ہی سب مذکور ٭ منکر اوسکا نہین مگر ہی کفور ٭ فَاَبٰٓى
اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا پس انکار کیا اکثر لوگون نے اور نچاہا مگر ناشکری کو کہ حق سے منہہ پھیرا یا لکھا ہی کہ بعد الزام کھانے اعجاز قرآن سے ابوجہل اور
عتبہ اور شیبہ نے اور اور قریشیون نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ کوئی شہر تنگ عیش اور کم آب مانند بلدۂ ہمارے کے نہین پس پہاڑون کو ہماری
بستی کے دور کرو تو کہ زمین صاف زراعت کے واسطے کھل جاوے اور نہرین مثل عراق اور شام کے جاری کر دو اور اپنے خدا سے کہو کہ فرشتون کو صدق دعوے مین
تمہارے بھیجے اور تمہارے محل سونے چاندی کے کر دے تو کہ تم سے افلاس جاوے اور آسمان کو ہمارے سر پر اتارے تو کہ ہم عذاب سے اسکے آگاہ ہون اور عبداللہ بن امیہ
مخزومی نے کہا کہ ایمان نہین لاینگے ہم تمپر جب تک کہ ایک نردبان رکھکر آسمان پر چڑھو اور ہم دیکھتے ہون اور وہان سے ہر ایک کے نام کا ہمارے نسخہ لاؤ کہ ہم
پڑھین اور جانین کہ تم پیغمبر ہو یہہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا اور کہا انھون نے ہرگز نہین ایمان لاینگے
ہم واسطے تیرے یہان تک کہ پھاڑے واسطے ہمارے زمین تلے سے چشمہ آب کہ ہرگز خشک نہو اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ
خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا یا ہووے واسطے تیرے باغ کھجورونکا اور انگورونکا پس پھاڑ لاوے تو نہرون کو درمیان اسکے پھاڑ لانا کر اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا
زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا یا ڈالدے تو آسمانون کو جیسا کہتا ہی تو کہ اونسقط علیہم کسفا اوپر ہمارے ٹکڑے ٹکڑے
یا لے آوے تو خدا کو اور فرشتون کو مقابل یعنے ظاہر دکھا وے ہمکو یا لے آوے انکو اپنی رسالت کے شاہدی پر اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى
فِي السَّمَآءِ یا ہو واسطے تیرے ایک گھر زر سے کہ وہان بیٹھے تو یا چڑھ جاوے تو اوپر آسمان کے وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ
اور ہرگز نہ مانینگے اور نہ ایمان لائینگے ہم واسطے چڑھ جانے تیرے کے آسمان پر یہان تک کہ اتار لاوے تو اوپر ہمارے کتاب اللہ کی طرف سے کہ پڑھین ہم اسکو
اور اسمین تیری تصدیق لکھی ہو قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ کہہ کہ پاک ہی پروردگار میرا اس سے کہ اسپر حکومت کرین یا اس سے کہ اسکی قدرت مین کسی کو شریک
کرین اور تم جو کچھ مجھسے مانگتے ہو اور سوا اسکے ان باتون کی کسی کو قدرت نہین هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا نہین ہون مین مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا
مثل اور پیغمبرون کے اور انھون نے اپنی قوم پر ظاہر نہین کیا تھا مگر معجزہ جو مناسب قوم کے تھا اور ظہور معجزونکا اللہ کے ارادہ سے ہی نہ انکے اختیار سے
سمجھ لیجئے کہ یہہ مجمل جواب انکی باتون کا ہی اور مفصل متفرق آیات مین ہی جیسا کہ پہلے گذرا وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ الآیۃ اور
وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا الآیۃ اور وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ الآیۃ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ

بَشَرًا رَّسُوْلًا اور نہ منع کیا لوگون کو یعنے مکے والون کو اس سے کہ ایمان لاوین جسوقت آوے انکے پاس حق زبانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہہ کہ
کہا انھون نے کیا بھیجا اللہ تعالی نے انسان کو پیغام پہنچانیوالا یعنے اسنے منع کیا انکو ایمان سے کہ بشریت مانع رسالت ہی اور وہ اسبات مین نہ سمجھے اس مین کیونکہ
جنسیت موجب الفت اور انسیت کے ہی اور مخالفت بسبب نفرت کے پس رسول جنس اسکے سے چاہیے جنپر آوے تو کہ فائدہ اور استفادہ درمیان مین ان دونو کے
اور جب کافرون نے کہا کہ رسول خدا فرشتہ چاہیے نہ آدمی اللہ تعالی نے رد شبہ مین انکے فرمایا قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ
لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا کہہ اگر ہوتے آدمیون کی جگہہ بیچ زمین کے فرشتے کہ مثل آدمیون کے چلا کرتے اپنے قدمون پر آرام سے زمین مین البتہ
اُتارتے ہم اوپر انکے آسمان سے فرشتے کو پیغام پہنچانیوالا یعنے انکے جنس سے بھیجتے تو انکی ہدایت کرتا کیونکہ تعلیم اور تعلم مین مناسبت اور جنسیت شرط ہی اور
زمین مین جو آدمی تھے پس رسول بھی انپر آدمی بھیجا اسباب مین ہی کہ کافرون نے کہا کہ گواہ رسالت کا تمھارے کون ہی یہہ آیت اتری کہ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ کہہ کفایت ہی اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا تحقیق وہ ہی ساتھہ بندون
اپنے کے خبر رکھنے والا احوال چھپے انکے کی دیکھنے والا اعمال ظاہر انکے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ اور جسکو ہدایت کرے اللہ یعنے حکم کرے ساتھہ
ہدایت کے اور توفیق دے پس وہی ہی راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ اور جسکو گمراہ کرے یعنے حکم کرے ساتھہ گمراہی اسکے کے
اور چھوڑ دے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے گمراہون کے دوست کہ مدد دین انکو سوا اللہ کے وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اور اکٹھا کرینگے ہم
انکو دن قیامت کے اوپر مونہون انکے کے عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا اندھے اور گونگے اور بہرے یعنے نہین دیکھینگے ایسی چیز جس سے آنکھین انکی روشن ہون
کیونکہ دنیا مین نشانیان قدرت حق کی نہین دیکھتے ہین اور نہین کہینگے ایسی بات جو مقبول ہو کیونکہ دنیا مین حق بات نہین کہتے ہین اور نہین سنینگے ایسی بات
جس سے خوش ہون کیونکہ دنیا مین کلام حق نہین سنتے ہین صحیحین مین انس بن مالک رض سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیونکر مونہون پر
چلینگے فرمایا جو لیجاتا ہی اوپر قدمون کے انکو وہ قادر ہی کہ لیجاوے اوپر مونہون کے انکو لیکن یہہ ہی کہ وہ پرہیز کرینگے اوپر مونہون اپنے کے ہر پلیدی اور
خواری سے مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جگہہ رہنے کی انکے دوزخ ہی كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا جب بجھنے لگے گی انکا گوشت پوست جلا کر جیسے دنیا کی آگ
کو بیا کر شعلہ مارنے سے تھم جاتی ہی زیادہ کرینگے ہم واسطے انکے آگ دہکانا کہ جسم نو ہووے دیکر جلاوینگے ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ
عذاب سزا انکی ہی بسبب اسکے کہ انھون نے کفر کیا ساتھہ نشانیون ہمارے کے کہ معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین یا آیتین قرآن کی وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا اور کہا کیا جب ہووین گے ہم ہڈیان اور خاک گلی ہوئی کیا ہم اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین سمجھہ لیجیے کہ وہ
جو منکر پیدایش جدید کے تھے تو ہر ساعت سو بار جلین گے اور پھر گوشت اور پوست انکا تازہ کر دینگے تا کہ عذاب کھینچین اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ کیا نہین دیکھا انھون نے تحقیق کہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو
قادر ہی اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند انکے بار دیگر یعنے انھین کو جیسے آگے تھے ویسا پھر بنا دے اور جلائے وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ اور مقرر کیا واسطے
انکے کے یا واسطے اعادے حیات انکے کے ایکوقت کہ نہین شک بیچ اسکے اور وہ فنا کا زمانہ مرگ ہی اور اعادے کا ساعت قیامت فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ
اِلَّا كُفُوْرًا پس انکار کیا اور نہ چاہا ظالمون نے باوجود واضح ہونے حق کے مگر کفر کرنا اور نہ ماننا حشر اور بعث کا قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ
رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو کہ اگر تم مالک ہو اور تصرف مین لاو خزانون رحمت پروردگار میرے کو کہ خلق کو
دیتا ہی اسوقت البتہ بند کر رکھو تم اور بخل کرو ڈر خرچ ہو جانیکے سے سمجھہ لیجیے کہ اگر کوئی بندہ خزائن نعم الہی کا مالک ہو البتہ سخاوت اسکی سخاوت حق کے
برابر نہو کیونکہ وہ کچھہ اپنے واسطے بھی رکھے اور کم ہونے سے خزانون کے ڈرے اور اللہ تعالی اپنے وجود مین ان دونون سے منزہ ہی **بیت** نہ خوف
نقصان مال اسے ہی ٭ نہ احتیاج اسکی ذات کو ہی ٭ بجود و عطا طرح طرح سے ٭ وہ پالے کل کائنات کو ہی ٭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا اور ہی
آدمی بخیل اور جمع کرنیوالا مال کا اور تنگی کرنیوالا خرچ کرنے مین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور البتہ تحقیق دین ہمنے موسی کو نو
نشانیان ظاہر کہ نو معجزے ہین عصا اور ید بیضا اور من و سلوی اور طوفان اور جراد اور قمل اور ضفادع اور دم اور نقص ثمرات اور بعضون نے

سوا معجزے گئے ہین تو یہہ اور پھٹ جانا دریا کا اور جاری ہونا پانی کا پتھر سے اور سر پر لانا پہاڑ کا بنی اسرائیل کے اور کھلجانا عقدہ زبان موسیٰ کا
اور واقع ہونا قحط کا اور محو ہونا مالو نکا بنی اسرائیل کے کہ پتھر ہو گیا تھا اژدہا بنکر عصا کا نگل لینا رسیون کے سانپو نکو ساحرون کے اور تخصیص عدد کی
منافی زیادت کے نہین بلکہ نکیہ تسع آیات کی مشہور ہی اسیواسطے امثال انکے ہین اور وہ جو حدیث صفوان مین ہی کہ دو یہودیون نے حضرت سے نو آیتین
پوچھین اور آپ نے جواب دیا کہ شرک مت لاؤ اور خون ناحق مت کرو اور زنا اور سرقہ اور اکل ربوا اور لواطت اور سحر اور قذف محصنات سے دور
رہو اور جہاد سے مت بھاگو مراد آیات سے احکام عام ہین کہ ہر ملت مین ثابت تھے اسیواسطے آخر کو آپ نے فرمایا کہ خاصۃً تمھارا کہ یہود ہو یہہ ہی کہ ہفتے
کے دن حد فرمان سے مت گذرو فَسْئَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ پس سوال کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل سے یعنے علماے بنی اسرائیل
سے ان آیتون کا تو کہ سچ کہنا تیرا مشرکون پر ظاہر ہو جاوے یا پوچھہ یہود سے جب آیا انکے پاس موسیٰ کہ کیا گذرا درمیان اسکے اور فرعون کے
فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا پس کہا واسطے موسیٰ کے فرعون نے تحقیق مین البتہ گمان کرتا ہون تجھہ کو ای موسیٰ جادو کیا ہوا
اور عقل گما ہوا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے البتہ تحقیق جانا ہی تو نے
دل مین اگرچہ زبان سے نہین کہتا کہ بے شبہہ نہین اتارا ان نو نشانیون کو مگر پروردگار آسمانون کے نے اور زمین کے نے واسطے دکھلانے کے کہ
ہر ایک دلیل ہی اوپر نبوت میری کے وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا اور تحقیق مین گمان کرتا ہون تجھہ کو ای فرعون ہلاک کیا گیا یا مغلوب
یا ناقص العقل اور یہان ظن بمعنی یقین کے ہی اکثر مفسرین نے لکھا ہی یعنے یقین جانتا ہون مین فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ
وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا پس ارادہ کیا فرعون نے یہہ کہ بھگاوے موسیٰ اور قوم اسکی کو یعنے نکالدے زمین مصر سے پس ڈبو دیا ہمنے فرعون کو اور انکو جو
ساتھہ اسکے تھے سب کو وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور کہا ہمنے پیچھے غرق ہونے فرعون کے واسطے بنی اسرائیل کے کہ رہو تم زمین
مین جہان سے فرعون تمکو نکالتا تھا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا پس جب آویگا وعدہ آخرت کا یعنے قیامت ہوگی لے آوینگے ہم تمکو لپیٹ کر
یعنے انکو اور تمکو میدان حشر مین ملے جلے اٹھاوینگے پھر حکم کرینگے درمیان تمھارے تمیز کا نیک بختون کے بدبختون سے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ
اور ساتھہ حق کے اتارا ہمنے اسکو اور ساتھہ حق کے اترا ہی تبیان مین ہی کہ با بمعنی علی ہی اور مراد حق سے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین یعنے وعلی محمد نزل
اور اوپر محمد کے اترا ہی مدارک مین ہی کہ شیخ محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے قارورہ انکا ایک طبیب ترسا پاس لے گئے راہ مین ایک مرد نیک رو خوشبو لباس پاکیزہ
پہنے ملا احوال پوچھنے لگا ماجرا کہا اسنے کہا سبحان اللہ دوست خدا کے مدد دشمن خدا سے چاہتے ہین جاؤ اور ابن سماک سے کہو کہ ہاتھہ اپنا درد کی جگہہ رکھکر
کہے وبالحق انزلناہ وبالحق نزل اور آنکھون سے غائب ہو گیا یہہ احوال آکر شیخ سے کہا شیخ نے ہاتھہ موضع درد پر رکھہ کر یہہ آیت پڑھی فی الحال شفاء
پائی لکھا ہی کہ وہ خضر علیہ السلام تھے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بشارت دینے والا مطیعون
کو ساتھہ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیون کو ساتھہ عقاب کے سلمیؒ نے کہا کہ مژدہ دینے والا انکو جو مجھہ سے منہہ پھراتے ہین اور ڈرانیوالا انکو جو منہہ میری طرف
لاتے ہین یعنے تاکہ بدکارونکو خوشخبری دے ساتھہ توسیع رحمت اور کمال عفو میرے کے تو کہ منہہ طرف درگاہ میری کے لاوین اور نیک کارون کو ڈراوے نظر ہیبت
اور جلال قہر میرے سے تو کہ اوپر اعمال اپنے کے اعتماد نکرین وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُكْثٍ اور قرآن کو جدا جدا کیا ہمنے اسکو یعنے سورت سورت اور
آیت آیت اتاری تو کہ پڑھے تو اسکو اوپر لوگون کے اوپر آہستگی کے کیونکہ یہہ واسطے حفظ کے آسان تر ہی اور فہم کے نزدیکتر ہی وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا اور اتارا
ہمنے اسکو آہستہ آہستہ اتارنا بیس برس کی مدت مین قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا کہہ لوگون کو کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ قرآن کے یا نہ ایمان لاؤ یہہ امر تہدید کا
ہی حاصل یہہ ہی کہ ایمان تمھارا کچھہ کمال ذات اسکا زیادہ نہین کرتا اور بے ایمانی تمھاری کچھہ اسکو نقصان نہین پہنچاتی اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا
یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا تحقیق وہ لوگ کہ دیئے گئے ہین علم پہلے نزول قرآن سے یعنے جنہون نے کتب آسمانی پڑھی ہین اور حقیقت وحی کی
جانتے ہین اور علامتین نبوت کی پہچانتے ہین جیسے یہود مین سے عبد اللہ بن سلام اور یار انکے اور نصاری مین سے نجاشی اور اصحاب اسکے یا طلباء دین سے مثل
سلمان اور ابوذر اور ورقہ بن نوفل اور مانند انکے جب پڑھا جاتا ہی اوپر انکے قرآن گر پڑتے ہین اوپر ٹھوڑیون اپنی کے سجدہ کرتے ہوئے واسطے تعظیم امر

خدا کے اسواسطے شکرانہ وعدہ حق کے کرکے کتا یون میں پڑھا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا اور قرآن شریف کے اترنے کا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ
كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا اور کہتے ہیں پاک ہے پروردگار ہمارا خلاف کرنے وعدے اپنے سے تحقیق ہے وعدہ پروردگار ہمارے کا البتہ کیا گیا یعنے واقع بے شک
وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ اور گر پڑتے ہیں اوپر ٹھڈیوں اپنے کے یعنے اوپر مونھوں اپنے کے ذکر ذقن کا اسواسطے ہے کہ ذقن نسبت بہ بینی اور جبین کے قریب ہے
ساتھ زمین کے یہی وجہ صاحب کشاف نے لکھی ہے اور صاحب تقریب نے اسکو کہا ہے کہ سجدے میں بینی اور جبین نزدیک تر زمین ہے لیکن تحقیق یہہ ہے کہ وقت ر
سجدے یون ہے اور وقت جاتے سجدے کو ذقن ہے نزدیک ہے زمین سے او شک نہین ہے کہ یہان سجدہ موجود نہین بلکہ منوی ہے پس صاحب کشاف کا قول درست
ہے لکھا ہے کہ سجدہ اوّل واسطے شکر کے ہے اور یہہ سجدہ واسطے تاثیر کے موضع قرآنی سے ہے اسیواسطے اس سجدے میں فرمایا کہ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا سجدہ
روتے ہیں اور زیادہ کرتا ہے سننا قرآن کا اونکو عاجزی کرنا سمجھ لیجئے کہ یہہ چوتھا سجدہ ہے فتوحات میں اسکو سجود العلما کہا ہے اور لکھا ہے کہ حقیقت اس سجود
کی تجلّی سے ہے کیونکہ عاجزی وقوع تجلّی سے ہوتی ہے جتنی تجلّی زیادہ اتنی عاجزی زیادہ اس اقدیر پر یہہ سجود تجلّی ہے اور ساجد کو چاہیے کہ برکت سے اس سجدے کے
فیض تجلّی سے بہرہ مند ہو اور عجز اور خضوع اور انکسار اور خشوع زیادہ کرے ماتجلّی اللہ لشیئ الاخضع لہ نہین تجلّی کرتا اللہ کسی شی پر مگر وہ کہ عاجزی کرتی ہے واسطے
اسکے **بیت** جسپہ یک ذرہ تجلّی تیری پڑجاتی ہے + آپ میں وہ نہین رہتا یہہ شکست آتی ہے + لکھا ہے کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سجدہ میں پڑھتے تھے یا اللہ
یارحمٰن مشرکون نے آپس میں کہا کہ یہہ ہمین دو خداؤن کی عبادت سے منع کرتے ہین اور آپ دو خداؤنکو یاد کرتے ہین یہہ آیت اتری کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ
اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ کہہ پکارو اللہ کو یا پکارو رحمٰن کو کہ دونون لفظ ذات واحد پر اطلاق کرتے ہین اور مقصود دونون سے ایک ذات ہے بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب
نے حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہا کہ خدا نے توریت میں ذکر رحمٰن کا بہت کیا ہے اور تم اس نام سے کم یاد کرتے ہو یہہ آیت آئی کہ یہہ دونون اسم حسن اطلاق میں برابر ہین
اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی جسکو پکاروگے تم نیکتر ہے اور ساتھ اسکے حق کو پکاروگے پس واسطے اسی کے ہین نام بہت اچھے بعضے دال اوپر صفات
جلال کے اور بعضے مشتمل اوپر صفات اکرام کے ابن جبیر نے کہا کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سب نمازون میں قرات جہر پڑھتے تھے جب ونکی نمازین مسجد حرام
مین پڑھتے مشرک سیٹیان اور تالیان بجاتے اور لہو اور لغو کرتے تھے تو کہ غلطی حضرت کو پڑجاوے اور قرآن بھولجاوے اللہ نے فرمایا کہ وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا اور نہ آواز بلند کر ساتھ نماز اپنے کے یعنے پکار کر مت پڑھ تو کہ مشرک ٹھٹھے نکرین اور نہ بہت
آہستہ کر ساتھ اسکے یہانتک کہ نہ سنین وہ جماعت جو تیرے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور ڈھونڈھ درمیان بلند اور آہستہ کے راہ میانہ کیونکہ توسط ہر امر میں بہتر ہے
لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق قرآن آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ساتھ خدا کے مناجات کرتا ہون مین اور وہ حاجت میری جانتا ہے اور عمر فاروق بلند پڑھتے تھے
کہ شیطانکو بھگاتا ہون اور سوتونکو جگاتا ہون مین حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بعد نزول اس آیت کے ابوبکر کو فرمایا کہ قدرے آواز بلند کر اور عمر کو کہا کہ قدرے آواز اپنی
پست کر اور بعضے کہتے ہین معنی آیت کے نہ جہر کر سب نمازون میں اور نہ اخفا بلکہ درمیان کا راہ اختیار کر یعنے دن کی نمازون میں اخفا اور رات کی میں جہر وَقُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے نہین پکڑی اولاد یہہ رد یہود و نصاری اور بنو مدلج کا ہے کہ اللہ کی اولاد ثابت
کرتے ہین وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ اور نہ ہین واسطے شریک بیچ بادشاہی اسکیکے یہہ رد مشرکون کا ہے کہ بتونکو شریک حق ٹھہراتے ہین وَلَمْ
یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ اور نہ ہے واسطے اسکے دوست بچانیوالا ذلت سے یعنے حق سبحانہ دوست نہین رکھتا کہ اسکی مدد سے ذلت سے عزت پاوے
وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا اور بڑائی کر اسکو بڑائی کرنا یعنے بزرگ کر جان اسکو وصف سے وصف کرنیوالون کے اور پہنچانیوالون کے **نظم** دیکھین اسے ہے وہ لقا
سے بھی ورا + ہے جلوہ نما ہے اس ادا سے بھی ورا + جو دیدمین وہم مین گمان مین آوے + وہ اس سے ورا ہے بل ورا سے بھی ورا + لکھا ہے کہ معنی یہہ نہین
کہ تکبیر کرنا یعنے اللہ اکبر کہنا امام ثعلبی نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بندے کو اللہ اکبر کہنا بہتر ہے دنیا اور مافیہا سے اور اس آیت
کو آیۃ العز کہتے ہین جو لڑکا بنی مطلب سے گویا ہوتا تھا حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اسکو یہہ آیت سکھاتے تھے سورۃ کہف مکی ہے مگر دو آیتین مدنی ہین
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ اور فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ الآیہ ایکسو دس آیتین ہین ایکہزار پانچ سو ستّر کلمے ہین چھ ہزار تین سو آٹھ حرف ہین فواصل اسکے امین اور نظم
اور تطبیق اس سورہ کی ساتھ سورۂ بنی اسرائیل کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھ تحمید اور تکبیر کے تھا ابتدا اسکی ساتھ حمد اور ثنا کے ہوئی اور یہہ بھی ہے کہ

افتتاح سورہ بنی اسرائیل کی ساتھہ تسبیح کے تھی اور افتتاح اس سورہ کہف کی ساتھہ تحمید کے ہی وہان تنزیہ نقصانات سے تھی یہان توصیف بکمالات اور
یہہ بھی ہی کہ اول سورہ بنی اسرائیل مین اسری بعبدہ فرمایا اضافت پیغمبر کی طرف ذات پاک اپنے کے کی اور اس سورہ کہف مین بھی آنحضرت کی اضافت اپنی طرف فرمائی کہ ارشاد کیا

سورۃ الکہف مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	مائۃ وعشر ایۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے اُتاری اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کتاب یعنے قرآن مجید سمجھہ لیجیے کہ نزول قرآن پر حمد فرمائی اسواسطے کہ بڑی نعمت اللہ کی ہی اوپر بندون پر وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا اور نہ کی واسطے قرآن کے کجی ساتھہ اختلاف لفظ او تفاوت معنی کے یا عدول حق سے طرف باطل کے قَیِّمًا درانحال کہ قرآن قایم رکھنے والا ہی ہمیشہ دین کو یعنے منسوخ نہ ہوگا یا سیدھا ہی یعنے معتدل حال افراط او تفریط سے یا معتمد علیہ اور مرجع الیہ ہی یا قائم ہی بمصالح عباد تاویلات مین ہی کہ ضمیر لہ کی راجع ہی طرف عبد کے اور یہہ معنی ہین کہ نکی واسطے بندے اپنے کے میل طرف غیر اپنے کے اور کیا اسکو مستقیم بیچ سب احوال کے لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ تو کہ ڈراوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کافرون کو عذاب سخت سے کہ ہلاکت ہی یا عذاب دوزخ ہی نزدیک اللہ کے سے وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اور بشارت دیوے ایمان والونکو جو عمل کرتے ہین نیک اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مّٰكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا یہہ کہ واسطے انکے ہی ثواب اچھا درانحال کہ رہنے والے ہونگے بیچ اس ثواب کے ہمیشہ سلمی نے کہا عمل صالح وہ ہی کہ اللہ ہی کے واسطے ہوا اور اجر حسن وہ ہی کہ مشرف بلقا ہو وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور ڈراوے ان لوگون کو کہ نادانی سے کہتے ہین پکڑی ہی اللہ نے اولاد اور کہنے والے یہود اور نصاری اور بنو مدلج ہین مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ نہین ان کہنے والون کو ساتھہ اس بات کے کہ کہتے ہین کچھہ علم اور نہ باپون انکے کو کہ باپون کی تقلید کرین كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ بڑی بات ہی جو نکلتی ہی موہنون انکے سے سب باتون سے زیادہ جو کفار کہتے ہین اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا نہین کہتے مگر جھوٹھہ اور بڑا ہی جھوٹھہ ایسا کہ نزدیک ہی آسمان و زمین پھٹ جاوین اور پہاڑ ہل جاوین تکاد السموت یتفطرن وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باتین سنکر غمناک ہوتے اور انکے ایمان لانیکی جو امید رکھتے تھے ٹوٹ گئی اللہ تعالی نے واسطے تسلی دل مبارک آپ کے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ پس شاید تو ہلاک کرنیوالا ہی جان اپنے کو پیچھے پھرنے انکے کے تجھہ سے یا پیچھے انکار انکے کے تجھہ کو یعنے انکا کام اپنے پر سہل کرلے اسقدر غم نہ کھا اور اپنا دل مت کڑھا اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا اگر نہ ایمان لاوینگے ساتھہ اس بات کے اور انکے کفر اور عصیان پر اپنی جان کو مت کھوا ازروے اندوہ کے یا افسوس کے یا جزع کے یا غضب کے اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا تحقیق ہمنے کیا ہی اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی معادن اور نباتات اور حیوانات سے زینت واسطے اہل زمین کے یا ما بمعنی من ہی اور مراد انبیا یا علما یا حافظان قرآن ہین کہ زیب و زینت جہان ہین یا رجال اللہ ہین اس سبب کہ قیام عالم انکے وجود سے ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد ما علی الارض سے مرغوب چیزین ہین جو شرع مین حرام ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے انکو آرایش دی نگاہ مردم مین لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزماوین ہم انکو یعنے معاملہ آزمانیوالون کا کرین تو کہ ظاہر ہوجاوے کونسا انمین سے بہتر ہی عمل مین یعنے کون ہی کہ ان حرامون سے بچے وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا اور تحقیق البتہ کرنیوالے ہین ہم اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی پہاڑ اور درخت او حیوانون سے زمین بے شجر بن گھاس کے یعنے آخر کو ان سب عمارتون کو خراب کرینگے پس دل اس سے مت لگا اور زینت ناپایدار پر فریفتہ مت ہو **نظم** اس جہان کو نہین بقا رافت + اسکی الفت مین ہی ہزار آفت + دل لگانے کے یہہ نہین لایق + کھینچیے افسوس اسکا بس شایق + ظاہری ہی نمایش اسکی بس + سو بھی باقی نہین ہی چند نفس + لکھا ہی کہ یہود نے قریش کو سکھا دیا تھا کہ سوال کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تین چیزونکا ایک روح کا سو وہ سورہ بنی اسرائیل مین گذرا اور ایک اصحاب کہف کے احوال کا سو یہان مذکور ہوتا ہی اور ایک ذوالقرنین کے احوال کا سو وہ آخر مین اسی سورہ کے آویگا پس قریش آپسمین کہتے تھے کہ قصہ اصحاب کہف کا نادر ہی جواب اسکا جو وہ چاہین تعجب ہی اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ایسا نہین جو یہہ کہتے ہین آیا گمان کیا ہی تونے یہہ کہ رہنے والے غار کے اور پتھر کھودے ہوئے کے کہ تین سو نو برس سوتے رہے تھے نشانیان قدرت ہماری مین سے اچنبھا یعنے قصہ انکا بنسبت آیات قدرت

ہمارا ہے کہ زمین آسمان کے پیدا کرنے میں ظاہر ہیں کچھ اتنا عجب نہیں ہے اور رقیم بعضون نے نام انکے نسب کا کہا ہے یا اس جنگل کا جسمین کہ وہ پہاڑ بنانخلوس تھا اور
حدیث مرفوع بنا ہے کہ اصحاب رقیم تین شخص تھے مینہ کے سبب سے غار میں چھپے تھے پر غار کے سل ڈھہ گئی ہر ایک کہنے لگا اپنا اپنا نیک عمل بیان کرے کیا جیسے تو فہم
ضرور ہے ہراہ فیجا لفت ہوئے نفس اور پر والدین اللہ تعالیٰ نے سل ور غار سے اٹھا لی انھون نے نجات پائی ما ستہ نکل آئے لیعنے ان قصوں میں اصحاب کہف کے
احوال مختلفہ بہت ہیں جو مشہور تر اور صحیح بیان ہوا وہ ترجمے میں لکھا جاویگا اور ابتدا اس قصے کی یہ ہے کہ دقیانوس نام ایک بادشاہ جبار تھا ملک
شام میں وہ ممالک روم تصرف میں لانے لا شہر افسوس میں پہنچا وہان بتخانہ بناکر لوگون کو بت پرستی کا امر کرنے لگا جو اوسکا کہنا مانتا تھا نجات دیتا تھا
والا قتل کرتا تھا بعضے کہتے ہیں کہ رعایا اور لشکر کو اپنے سجدے کا حکم کرتا تھا چھہ جوان صالح خدا پرست نے گوشہ اختیار کر کر دعا اور زاری جناب باری میں کی کہ اسکے
فتنے سے ہمین بچا دقیانوس نے انکو بلا کر زیور انکا اتار کر ہر چند اپنے دین کیطرف پھرایا وہ توحید الٰہی پر راسخ رہے اور اسکا کہنا نہ مانا آخر کو اُسنے کہا کہ تم جوان خورد سال
ہو جاؤ تین دن کی تمھین ڈھیل دی اپنے حق میں بہتر سوچ کر آئیو اور دقیانوس وہان سے اور شہر کو چلا گیا انھون نے غنیمت جانا اپنے گھروں میں آکر کچھ کچھ مال زاد
راحلہ لیکر شہر سے بھاگے بعضے کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا دقیانوس نے اوسکو مار کر تباہ کیا چھے بیٹے اسکے قید کر کے لے آیا اور انکو اپنی خدمت میں رکھے ایک کو کس رانی
کی خدمت دی ایکدن اُس سے کچھ خدمت میں قصور ہوا دقیانوس نے حکم اسکے قتل کا کیا اسکے بھائی رات کو اُسے لیکر بھاگے اور کہنے لگے آپسمین کہ یہ ستمگار جھوٹا ہے
اپنی علیحان دفع نہین کر سکتا ہے خدائی کے کب لایق ہو جب شہر افسوس سے باہر نکلے ایک چرواہا ملا اُسنے انسے احوال پوچھا انھون نے کہا کہ طلب خدا میں جاتے
ہیں ہم کہا کون ہے خدا کہا جسنے زمین و آسمان بنایا ہے اُسنے کہا مین بھی اسکا طالب ہون چلو مین بھی تمھارے ساتھ ہون اسکے ایک کتا بھی ہمراہ تھا اُسنے
ہر چند ارادہ ساتھ سے نہ ملا اور اللہ نے اُسے زبان دی اُنسے کہنے لگا اے دوستان خدا مجھے مت دفع کرو دوستان خدا کا دوست ہون تمھاری پاسبانی
کرونگا اور بھید نکلنے کا نہیں وہ سب سنکر کلام سگ نادم ہوئے اور اسے بھی ساتھ لئے چلے حوالی شہر افسوس کے ایک پہاڑ تھا بنانخلوس نام اسمین غار تھا جیرم نام
ساتون وہ اور آٹھوان کتا طرف اُسکے چلے سو وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذۡ اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى الۡكَهۡفِ یاد کر جسوقت کہ آئے اور جگہ پکڑی جوانون نے طرف
غار جیرم کے فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا پس کہا اونھون نے اے پروردگار ہمارے دے ہمکو نزدیک اپنے سے
رحمت یعنے بخشش یا روزی یا امن دشمن سے اور تیار کر واسطے ہمارے کام ہمارے سے کہ مفارقت کفار ہے نیکی اور ثواب فَضَرَبۡنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ
سِنِيۡنَ عَدَدًا پس پردا مارا ہمنے اوپر کانون انکے کے کہ باتین نہ سنین یعنے سلایا انکو بیچ غار کے برس کتنے ایک معدودات تقدیر فات عدد ہے یعنے گنے ہوئے
ثُمَّ بَعَثۡنٰهُمۡ لِنَعۡلَمَ اَىُّ الۡحِزۡبَيۡنِ اَحۡصٰى لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا پھر جگایا ہمنے انکو تو کہ جانین ہم جو کچھ علم ازلی مین جانا ہے یا جانین بندے ہمارے کہ بیچ اس قصے کے کونسا
دونون جماعتون مین سے خوب گننے والا تھا اس چیز کو کہ رہے تھے مدت سے غار میں اور دونون جماعت سے اصحاب کہف مراد ہین کہ تین سو نو برس سو کر جاگ کے اختلاف
کیا آپسمین بعضے کہنے لگے ایکدن یا بعض دنکے سوئے بعضون نے کہا خدا جانتا ہے کہ کس قدر درنگ کی ہمنے نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَـقِّ ہم بیان کرینگے اوپر
تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصہ انکا ساتھ حق کے اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًى تحقیق وہ کتنے جوان تھے کہ دل سے ایمان لائے تھے ساتھ
پروردگار اپنے کے اور زیادہ کئے تھے ہمنے انکو ہدایت کہ ثبات اور یقین عنایت کیا تھا وَّرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا۟ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا اور باندھ دیا تھا ہمنے ایمان اوپر دلون کے جسوقت کہ کھڑے ہوئے وہ روبرو دقیانوس کے اور
اسنے انکو کہا کہ بتون کو پوجو پس کہا انھون نے پروردگار ہمارا پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہے ہرگز نہ عبادت کرینگے ہم سوا اسکے کسی معبود کی تحقیق
کہا ہمنے اسوقت کہ دوسرے کو پوجا سخن خطا اور کلام جھوٹا هٰۤؤُلَاۤءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً اس قوم ہماری نے یعنے شہر افسوس کے رہنے والون
نے پکڑے ہیں دقیانوس کے ڈر سے کہ مار نہ ڈالے سوا اللہ کے معبود اور جھوٹے لَوۡلَا يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ کیون نہین لاتے کافر اوپر پرستش اصنام
اور استحقاق عبادت انکے کے دلیل ظاہر اور حجت روشن یعنے دقیانوس لوگون کو قتل سے ڈرا کر بت پرستی پر لاتا تھا نہ ساتھ حجت اور دلیل کے فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ
افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا پس کون شخص ہے ظالم تر اس شخص سے کہ باندھے جھوٹ اوپر اللہ کے جھوٹ کہ اسکے شریک ٹھہراوے سمجھ لیجئے کہ ابتدا قصے میں گذرا کہ دقیانوس
نے بعد معاودت کے ان جوانون کو تین دن کی ڈھیل دی پھر وہ وہان سے بھاگے یملیخا کہ بڑا انمین تھا اُسنے راہ مین کہا انسے وَاِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ

اِلَّا اللّٰہَ اور جب ایک گوشہ ہو جاؤ تم اہل شرک سے اور اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہین وہ سوا خدا کے فَاْوٗۤا اِلَی الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ
يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا پس جگہہ پکڑو طرف غار کے تو کہ پھیلاوے واسطے تمھارے پروردگار تمھارا بخشایش اپنی سے دونون جہان مین اور تیار کرے
واسطے تمھارے کام تمھار لیسے سبب آرام کا اور نفع کا دین اور دنیا مین لکھا ہی کہ جوان متفق ہو کر پہاڑ پر آئے اور چروا ہا ملکر انکو انھین غار مین لیگیا وہان
جا کر سو رہے دقیانوس بعد تین دن کے شہر افسوس مین جو پھر آیا احوال جوانونکا پوچھا سنا کہ وہ بھاگ گئے انکے باپون کو بلا کر کہا جلد حاضر کرو انھین انھون نے
کہا ای بادشاہ ہم سے کچھ روپے لیکر اس پہاڑ مین جا چھپے ہین دقیانوس نے وہان جا کر جو دیکھا غار مین تکیہ کئے پایا جانا کہ جاگتے ہین کہا کہ دروازہ غار
کا پتھر سے بند کرو کہ یہین مر رہین لوگون نے پتھرون سے چن دیا دو شخص امیرون مین سے اسکے مومن تھے انھون نے نام اور احوال جوانون کا پتھر پر کھدوا کر
دیوار غار مین لگوا دیا کہ اگر کوئی ادھر آوے تو انکے احوال سے مطلع ہو جاوے اور نام انکے یہہ ہین بقول اشہر یملیخا مکسلمینا کشفوطط بتیونس کشافطیونس
اور قطیونس یوانس یوس اور نام انکے کتے کا قطمیر ہی اور وہ غار جنوب کیطرف پہاڑ کے ہی سورج وقت طلوع اور غروب کے دونون جانب اسکے
جھکتا ہی اور عفونت دور کر کر ہوا کو اعتدال پر لاتا ہی اور غار مین دھوپ نہین جاتی تو کہ رنگ اور جسم انکے متغیر نہون اور کپڑے انکے پرانے نہون چنانچہ
حق سبحانہ فرماتا ہی وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ اور دیکھے تو ای دیکھنے والے سورج کو جب طلوع کرتا ہی جھک جاتا ہی
غار انکے سے داہنی طرف آنیوالے کے کیونکہ مقابل قطب شمالی کے پڑا ہی وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اور جب غروب ہوتا ہی کترا جاتا ہی انسے
بائین طرف وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ اور وہ بیچ میدان فراخ کے ہین غار سے کہ ہوا سے خوش لگتی ہی تعفن سے نڈر ہین ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ
خبر اصحاب کہف کی نشانیون قدرت اللہ کی سے ہی مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ جسکو ہدایت کرے اللہ تعالی پس وہی راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ
فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اسکے کوئی دوست راہ دکھانیوالا وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ اور گمان کرے تو
انکو جاگتے کیونکہ آنکھین انکی کھلی ہین اور حال یہہ ہی کہ وہ سوتے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ یہی حال جوانمردان طریقت کا ہی اگر ظاہر انکا دیکھو تو جلوہ گرے
ہمیدان اعمال ہین اور باطن پر انکے لحاظ کرو تو سب سے فارغ البال ہین **نظم** مست ہین باطن مین ظاہر ہوشیار + معنے مین بیکار صورت مین بکار +
تم سمجھتے ہو کہ ہین ہم مین ملے + اور وہ حالانکہ ہین سب سے جدے + تم مین بیٹھے ہین ولے تم مین نہین + اٹھ گئے ہین وہ کہینکے پس کہین + پھرتے چلتے ہین
وہ برروئے زمین + پیک ہین وہ برتر از عرش برین + ابن عباس سے مروی ہی کہ اصحاب کہف کو چھہ مہینے بعد کروٹ بدلواتے ہین کہ جسم انکا
زمین نکھاوے اور بعضے کہتے ہین ہر برس عاشورہ کے دن غرض کروٹ بدلنا انکا ثابت ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ
وَذَاتَ الشِّمَالِ اور کروٹین لواتے ہین ہم انکو یعنے فرشتے ہمارے حکم سے کروٹین لواتے ہین انکو داہنی طرف اور بائین طرف وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ
بِالْوَصِيْدِ اور کتا انکا پھیلا رہا ہی دونون ہاتھ اپنے چوکھٹ پر غار کے رنگ اسکا زرد ہی یا سرخ یا خاکی یا سر اسکا سرخ اور پیٹھہ سیاہ اور پیٹ سفید
اور روم ابلق اور نام قطمیر یا قطفور یا قطمور یا حمران یا زیان یا صہبا تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ جو کوئی دن رات مین نوح علیہ السلام پر درود بھیجے
اسکو ضرر نہین پہنچانیکا اور جو کوئی یہہ آیت وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید لکھکر اپنے پاس رکھے کتے کے ضرر سے بچے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ
لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا اگر جھانکے تو اوپر انکے البتہ پیٹھہ پھیرے انسے بھاگ کر اور البتہ بھر جاوے تو انسے رعب اور ڈر کر مراد یہہ ہی کہ
شکل انکی وحشت ناک ہو رہی ہی آنکھین کھلی ہین بال اور ناخن بڑھ گئے ہین اندھیرے مین پڑے ہین کسیکو دیکھنے کی انکے طاقت نہین اور یہہ خطاب
جو مذکور ہوئے ظاہر مین حضرت کی طرف ہین لیکن مراد غیر آپکے ہین القصہ دقیانوس جو دروازہ غار کا بند کرکر اپنے شہر کو آیا تو تھوڑی مدت مین مر گیا ملک
اور مال تصرف مین اورون کے گیا **بیت** چشم جب وا کی تو دیکھا زندگانی کا یہہ حال + بلبلا جیسے کہ پانی پر بنے اور ٹوٹ جائے + پھر کئی بادشاہ ہوئے
یہانتک کہ نوبت ملک صالح تندروس کی پہنچی کہ مرد مومن اور خدا پرست تھا لوگ اسکے زمانیکے حشر اجساد کے منکر تھے اسنے بہت نصیحت کی کسی نے نمانا
حق تعالی نے دلیل حشر اجساد کی انکو دکھانے کو اصحاب کہف کو جگا دیا چنانچہ فرماتا ہی وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ اور جیسا کہ انکو سلایا ہمنے اسیطرح اٹھایا
اور جگایا ہمنے انکو کہ بدن انکا بسبب طول زمانیکے تغیر ہوا تھا اور نہ پیراہن انکا پرانا سلایا ہمنے ساتھہ حکمت کے اور جگایا ہمنے ساتھہ قدرت کے

لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ تو کہ سوال کریں ایکدوسرے سے آپس میں او حال اپنا جانیں اور یقین انکا کمال قدرت پر ہمارے زیادہ ہو وَقَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ
کہا ایک کہنے والے نے انمین سے کہ تملیخا تھا عمر مین سب سے بڑا کتنا رہے تم یہاں غار مین غرض اسکی یہہ تھی کہ مدت خوابکی معلوم کر کر نمازین جو فوت ہوئی
ہون قضا کرین اور وہ غار مین صبح کو داخل ہوئے تھے جو دیکھا کہ آفتاب ذرّت چاشت کو پہنچا ہی قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا انھون نے رہے ہم
یہان ایکدن اگر کل سوئے ہون یا تھوڑا دن مین سے اگر آج ہی سوئے ہون پھر جو ناخن اور بال بڑھے دیکھے قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا بعضون نے
بعضونکو کہ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہی جتنا رہے تم فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا پس بھیجو ایک
اپنے کو ساتھہ روپئے اپنے کے جو یہہ ہی طرف شہر کے پس چاہئے کہ دیکھے کونسا انمین سے ہی پاکیزہ کھانا یعنے جاکر طعام حلال اور پاکیزہ تر تلاش کرے کیونکہ
ان کے زمانے مین اس شہر مین لوگ چھپے ہوئے ایمان والے بھی تھے غرض یہہ تھی کہ انکا ذبح کیا ہوا ڈھونڈھے فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ
پس لے آوے تمھارے پاس رزق اسمین سے اور چاہئے کہ نرمی کرے باتون مین خرید کے وقت سمجھ لیجیئے کہ باعتبار حروف کے نصف قرآن درمیان
تے اور لام کے ہی وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا اور نہ جتاوے ساتھہ تمھارے کسی کو یعنے خبر تمھاری کسی سے اس شہر مین نکہے اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا
عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا تحقیق رہنے والے اس شہر کے کہ اکثر متابعت کرنیوالے دقیانوس کے ہین اگر مطلع
ہونگے یا قادر ہونگے یا غالب آوینگے اوپر تمھارے سنگسار کرینگے تمکو یا پھیر لیجاوینگے تمکو بیچ دین اپنے کے اور ہرگز نہ چھٹکارا پاوٗگے تم اسوقت کہ
انکا دین قبول کروگے ہمیشہ یعنے مدام عذاب مین رہوگے یملیخا کہ سب سے عقلمند تر اور کلان تر تھا وصیت قبول کر کر شہر کو چلا دروازہ شہر کا نوع دیگر پایا
جب اندر گیا بازار اور محلات اور صورت اور رنگ لوگون کے دیگرگون دیکھہ کر حیران ہوا آخر نان بائی کے دوکان پر جاکے درم اُسے دئیے کہ نان دے
اُسنے سکہ دقیانوسی دیکھہ کر سمجھا کہ خزانہ اسنے پایا ہی وہ درم اور شخص کو دکھائے اُسنے اور کو یہانتک کہ تمام بازار مین خبر ہوگئی کوتوال نے بلاکر ڈرایا
کہ خزانہ بتا یملیخا نے کہا مین نے خزانہ نہین پایا کل گھر سے یہہ درم لیکر مین گیا تھا آج بازار مین لایا ہون پوچھا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہی یملیخا نے بتایا کوئی
شہر والا نہین جانتا تھا سب نے جھٹھلایا یملیخا نے کہا ڈر کر کہ مجھے دقیانوس پاس لیچلو کہ وہ میرے مہم سے آگاہ ہی لوگ ہنسے کہ دقیانوس کو موئے قریب
تین سو برس کے ہوئے تو ہم سے ٹھٹھے بازی کرتا ہی یملیخا نے کہا تم مجھسے کھلی کرتے ہو کل ہی تو مین اس سے بھاگ کر پہاڑ مین چھپا ہون اور آج نان
خریدنے کو نکلا ہون غرض اسکو بادشاہ کے پاس لیگئے اور احوال کہا بادشاہ سوار ہوکر غار پر گیا یملیخا نے غار مین جاکر یارون کو خبر کی بادشاہ سل کو جو در غار پر لکھی
لگی تھی پڑھہ کر احوال معلوم اور نام معلوم کر کر لوگون سمیت اندر گیا دیکھا انکو کہ شکلین تازہ اور کپڑے نئے پہنے ہین حیران ہوا اور سلام کیا انھون نے جواب دیا سورہ
اللہ تعالی فرماتا ہی کہ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ اور جیسے کہ انکو جگایا ہمنے اسیطرح مطلع کیا ہمنے تندروس رومی اور قوم اسکی کو اوپر انکے لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقٌّ تو کہ جانین یہہ کہ وعدہ خدا کا ساتھہ حشر اور بعث کے سچ ہی کیونکہ سونا اور جاگنا انکا مشابہت تمام رکھتا ہی موت اور بعث سے وَّاَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيْهَا اور جانین یہہ کہ قیامت نہین شک بیچ اسکے پس اللہ تعالی نے آگاہ کیا انکو اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ جسوقت کہ جھگڑتے تھے اس
زمانیکے لوگ آپسمین بیچ کام دین اپنے کے بعضے کہتے تھے حشر فقط روح کو ہوگا بعضے کہتے تھے روح اور جسد دونون کو پس انکو دیکھہ کر ظاہر ہوگیا کہ روح اور
جسد باہم مبعوث ہونگے کیونکہ نظم سہ صد و نہ سال جسنے حق نے سلا ✽ پھر دئے جیسے کہ تھے ویسے جگا ✽ نی تغیر انکے ابدان مین ہوا ✽ نی لباس انکا باین
مدت پھٹا ✽ اسکو قدرت ہی کہ سبکو مار کر ✽ دم مین جان بخشی کرے بار دگر ✽ ہمکو پہلے نیست سے کر اسنے ہست ✽ لاکے یہان سکھلائے کیا کیا بند و بست ✽ ہست سے
پھر نیست کردیگا وہی ✽ جان اُسنے دی ہی اور لیگا وہی ✽ پھر قیامت کو اٹھاویگا ہمین ✽ مار کر یعنے جلاویگا ہمین ✽ قادر مطلق کے رافت ہین یہہ کھیل ✽ فیض اسکا
خلق پر ہی ریل پیل ✽ لکھا ہی کہ جوانون نے بادشاہ کو دعا دی اور اپنے مکانون پر سوگئے حق تعالی نے روحین انکی قبض کرلین تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ انکو دیکھون جبرئیل نے آکر کہا کہ تم دنیا مین انکو نہین دیکھنگے لیکن اپنے اخیار اصحاب مین سے چار شخصون کو بھیجو تو کہ انکو دعوت
تمھارے دین کی کر آوین آپ نے فرمایا کیونکر بھیجونا انکو بھیجون کہا ردا مبارک اپنی بچھاؤ اور صدیق اور فاروق اور علی اور ابوذر رضی اللہ عنہم کو چارون کونون پر بٹھاؤ
اور باؤ کو کہ مسخر سلیمان کی تھی بلاکر فرماؤ کہ انکو وہان پہنچا آپ نے اسیطرح کیا باؤ نے دم مین تا بہ غار پہنچا دیا صحابہ اترے پتھر کو در غار سے اٹھایا کتہ بھونک کر

حملہ کرنے لگا جب صحابہ کو دیکھا سر ہلا کر اشارہ کیا کہ آؤ یہہ غار مین گئے جوانون سے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اللہ تعالیٰ نے روحین انکی انکے بدان مین ڈالدین
انھون نے اٹھکر جواب سلام کا دیا صحابہ نے کہا کہ تمکو محمد بن عبداللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سلام کہا ہی انھون نے کہا وعلی محمّد رسول اللہ الصّلوۃ والسّلام پھر دعوت اسلام کی کی انھون
نے دین اسلام قبول کیا اور حضرت پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کو سلام کہا اور ویسے ہی لیٹ رہے پھر وقت خروج امام مہدی موعود رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونگے امام انکو سلام کرینگے وہ جواب
دیکر پھر مرجاوینگے اور قیامت کو مبعوث ہونگے القصہ بادشاہ تندروس نے اور قوم اسکی نے جو احوال کہ پہلے مذکور ہوا دیکھا فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا پس کہا انھون
نے بناؤ اوپر انکے عمارت تا کہ موضع انکا پہچانا جاوے یا دیوار کھینچ دو تو کہ لوگون کی نگاہ سے چھپ جاوین رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ پروردگار انکا دانا تر ہی ساتھہ کام اسکے
کہ ان لوگون سے کہ جھگڑتے ہین بیچ حق انکے کے قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا کہا ان لوگون نے کہ غالب آئے تھے اوپر دین انکے کے یعنے
وہ لوگ کہ حشر اجساد کے قایل تھے انھون نے کہا البتہ بناوینگے ہم اوپر انکے مسجد کہ اسمین نماز پڑھین سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ شتاب ہی کہ کہینگے یہود یا
نصاری مین سے یعقوبیہ کہ اصحاب کہف تین ہین چوتھا انکا کتا ہی انکا وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ اور کہینگے نسطوریہ ترسایون مین سے
پانچ ہین چھٹا انکا کتا ہی بات پھینک نے ہین بن دیکھے وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ اور کہتے ہین مسلمان ساتھہ اخبار رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے
سات ہین اور آٹھوان انکا کتا ہی قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم کہہ پروردگار میرا داناتر ہی ساتھہ گنتی انکے کے مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ نہین جانتے گنتی انکی
مگر تھوڑے آدمی کہ پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم ہین اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اجمعین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اصحاب کہف سات شخص ہین اور نام انکے یہہ ہین
یملیخا مکسلمینا مسلینا مرنوش دبرنوش شاذلوس اور نام چرواہے کا مرطوس ہی اور کتّے کا قطمیر ہی اور اور روایات مین اور اور بھی آئے ہین چنانچہ مشہور
وہ ہین جو پہلے ہم لکھہ آئے ہین عبداللہ بن عمر رضی سے منقول ہی کہ اگر کسی گھر کو آگ لگے یہہ نام لکھہ کر ڈالدو بجھہ جاویگی اہل تاویل نے کہا ہی کہ اصحاب کہف بدلاء
سبعہ ہین کہ ساتون اقلیمین عالم کے وجود باجود انکے سے قایم ہین اور کہف خلوتخانہ انکا ہی اور کتّا نفس حیوانی ہی یا اشارہ ہی طرف لطایف خمسہ و عقل اور قوت
قدسیہ کے کہ متعلق بکہف بدن ہین اور دقیانوس نفس امارہ ہی **نظم** کہتے ہین رافت جنھین اصحاب غار ÷ کہف جسم اپنے مین ہین وہ تین چار ÷ قلب و روح سر و اخفی و خفی ÷
قوت قدسیہ و عقل جلی ÷ ڈرکے دقیانوس نفس بد سے او ÷ غار تن مین بیٹھے ہین روپوش ہو ÷ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا پس مت جھگڑا کر ای محمد صلّی اللہ
علیہ وسلّم بیچ شان اصحاب کہف کے اگر اہل کتاب جھگڑین مگر جھگڑا ظاہر یعنے انکے جہل کے جواب مین گفتگو مت کر قرآن مین جو آیا ہی وہ پڑھدے وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم
مِّنْهُمْ أَحَدًا اور مت سوال کر بیچ شان اصحاب کہف کے اہل کتاب مین سے کسیکو لکھا ہی کہ جو تینون سوال جو مذکور ہوئے حضرت سے پوچھے آپ نے فرمایا
کل انکا جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالی نکہا گیارہ دن کم زیادہ وحی نآئی قریش طعن کرنے لگے آپ کی خاطر ملول ہوئی اللہ تعالی نے یہہ آیت اُتاری وَلَا تَقُولَنَّ
لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ اور ہرگز مت کہیو کسی چیز کو کہ تحقیق مین کرنیوالا ہون اسکو کل مگر یہہ کہ اگر چاہے اللہ تعالی وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا
نَسِيتَ اور یاد کر ارادے پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے انشاء اللہ کہنا یا یاد کر پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے اپنے آپ کو کیونکہ حقیقت ذکر کی فنائے ذاکر ہی
بیچ مذکور کے **نظم** نرہے ذاکر نہ ذکر اسکا رہے ÷ نی جزو باقی نہ فکر اسکا رہے ÷ غرق سب ہوجائین بحر نور مین ÷ یعنے رافت ہون فنا مذکور مین ÷ اور ہوسکتا ہی کہ اشارہ
طرف فنائے قلبی کے ہو کہ عبارت نسیان ماسوی سے ہی یعنے ذکر کر پروردگار اپنے کا جب نسیان ماسوا ہوا کہ اسوقت کا ذکر ترقی بخش درجات قرب ہی کیونکہ حضور و
جمعیت ہی **بیت** خطرات ماسوا سے ہوئے دلکو جب رہائی ÷ تو بذکر کیفیت کیا رگ و ریشہ مین سمائی وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا
اور کہہ کہ شتاب ہی یہہ کہ ہدایت کرے مجھہ کو پروردگار میرا طرف اس چیز کے کہ نزدیکتر ہی شان اصحاب کہف سے بھلائی مین اور وہ اخبار انبیا علیہم السّلام ہی وَلَبِثُوا
فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا اور رہے وہ جوانمرد بیچ غار اپنے کے وقت خواب کے تین سو برس اور زیادہ رہے نو برس لباب مین ہی کہ
تینسو برس شمسی تھے جسکے تین سو نو برس قمری ہوئے کیونکہ شمسی برس قریب گیارہ دنکے سن قمری سے بڑا ہی اور حساب کے راہ سے تین سو برس دو مہینے انیس دن
قمری کم ہوتے ہین واللہ اعلم حدیث مین ہی کہ ترسایون نے کہا ہم تین سو کو جانتے ہین نو کو نہین پہچانتے آیت اتری تا کہ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ اللہ خوب جانتا ہی اس مدت کو کہ رہے وہ واسطے اسیکے ہی غیب آسمانون کا اور زمین کا أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ کیا خوب دیکھنے والا ہی
ہر موجود کا اور کیا خوب سننے والا ہی ہر چیز کا مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ نہین واسطے زمین آسمان والون کے سوا اسکے کوئی دوست کہ اونکے کام اٹھالے

وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا اور نہین شریک کرتا اللہ تعالی اپیچ حکم اپنے کے کسی کو موجودات علوی اور سفلی سے وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ اور پڑھ
جو کچھ وحی کی گئی ہی طرف تیرے کتاب پروردگار تیرے سے کہ قرآن ہی لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ نہین کوئی بدلنے والا باتون اسکے کوکہ بیچ نشان اصحاب کہف کے نازل کین ہین
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا اور ہرگز نہ پاویگا تو سوا اسکے جگہہ پناہ کی کشاف مین لکھا ہی کہ ایک قوم نے روساء کفار مین سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہہ پشمینہ
پوش بے قدر مثل صہیب اور عمار اور خباب رضی اللہ عنہم کے جو تمھاری مجلس مین رہتے ہین انکے کپڑون کی بدبو ہمین ایذا پہنچاتی ہی اگر انکو مجلس مین نہ آنے دو تو ہم آپکے
پاس بیٹھین یہہ آیت نازل ہوئی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ اور روک رکھ جان اپنی کو ساتھ ان لوگون کے کہ عبادت کرتے
ہین پروردگار اپنے کی صبح کو اور شام کو مراد اس سے دونون طرف دن کے ہین یا نماز فجر اور عصر کی ہی یا سب اوقات ہین یعنے دن رات مین عبادت حق مین مشغول
ہین یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہین رضامندی اللہ کی یا چاہتے ہین اللہ ہی کو نہ غیر اسکے کو بیت مقصد ہی وہ مراد ہی وہ مدعا ہی وہ ❊ در کار کچھ نہین ہی مجھے
گو میرا ہی وہ ❊ بعضے کہتے ہین یہہ آیت مدنی ہی اور سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ بعضے مولفہ قلوب مثل عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس وغیرہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہم اشراف عرب ہین ساتھ سلمان اور ابوذر اور فقراء مسلمانان کے نہین بیٹھتے اگر تم انکو دور کر دو تو ہم پاس آپکے بیٹھین اور احکام شرع سیکھین یہہ آیت اتری
کہ صبر کر ساتھ صحبت درویشون کے کہ اوقات اپنی صبح و شام واسطے رضائے خدا کے عبادت مین کاٹتے ہین وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ اور چاہیے کہ نہ پھر جاوین
دونون آنکھین تیری اُنسے یعنے اُنسے نگاہ مت پھرا اور التفات غیرون کی طرف نہ فرما تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا چاہتا ہی تو بناؤ زندگانی دنیا کا سمجھ لیجیے
کہ حضرت کا ہرگز میل طرف دنیا اور آرایش دنیا کے نہ تھا پس یہہ معنی ہین کہ مت عمل کر اسکا جو مایل طرف بناؤ دنیا کے ہی کیونکہ جو طرف دنیا کے میل کرتا ہی وہ
فقرا سے منہہ پھیر کر اغنیا سے ملتا ہی وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا اور مت کہا مان اس کسیکا کہ غافل کیا ہی ہمنے دل اسکا یاد اپنے سے وہ
امیہ بن خلف تھا اور یار اسکے یا عیینہ اور مددگار اسکے وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا اور پیروی کی اُسنے خواہش نفس اپنے کی اور ہی کام اسکا حد سے نکلا ہوا الثلثة
یا تباہ اور ضایع یا موجب حسرت اور ندامت اور ہلاکت کا وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ اور کہہ انکو کہ جو کچھ مین لایا ہون
یعنے قرآن حق ہی پروردگار تمھارے کی طرف سے پس جو کوئی چاہے ایمان لانا ساتھ اسکے پس ایمان لاوے اور جو کوئی چاہے نہ ایمان لانا پس کفر کرے امام زاہد نے
کہا ہی کہ یہہ امر تو عید اور تہویل کا ہی نہ اجازت اور اباحت کا اور ابن عباس نے فرمایا ہی کہ امر بمعنی اخبار ہی یعنے جو ایمان لایا چاہے ایمان لاوے اور جو کفر کرنا
چاہے کفر کرے اور چاہیگا وہی جو چاہیگا اللہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ اسکے ارادے مین تغیر تبدیل نہین فقط چاہے مومن چاہے وہ کافر کرے ❊ جو وہ
چاہے سو وہی ظاہر کرے ❊ ہین ارادے اسکے سب یہہ کام ❊ ہوتے ہین جو رات دن اور صبح و شام ❊ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا
تحقیق ہمنے تیار کر رکھی ہی واسطے کافرون کے آگ کہ گھیر لیا ہی انکو پردون اسکے نے حدیث ابو سعید خدری مین ہی کہ پردے آتش کے چار دیوارین ہین
کہ موٹا پا ہر ایک کا چالیس برس کی راہ ہی وہ گرد کافرون کے ہونگے وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس
سے فریاد کو پہنچے جاوینگے ساتھ پانی کے مانند تانبے گلے ہوئے کے کہ بھون ڈالتا ہی منہونکو کمال گرمی سے بِئْسَ الشَّرَابُ برا پینا ہی وَسَآءَتْ
مُرْتَفَقًا اور بری ہی وہ آگ فائدہ اٹھانے مین اور مکان بود و باش مین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ
عَمَلًا تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ خدا اور رسول اور کتاب کے اور عمل کئے نیک تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب اس شخص کا کہ اچھا کرتا ہی عمل
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ یہہ لوگ مسلمان واسطے انکے ہین بہشتین ہمیشہ رہنے کی
چلتی ہین نیچے محلون انکے سے نہرین گہنا پہنائے جاوینگے بیچ اُن بہشتون کے کڑے سونیکے زاد المسیر مین ابن جبیر سے منقول ہی کہ بہشتیونکے تین کڑے
ہونگے ایک چاندیکا ایک سونیکا ایک موتی اور ایک یاقوت کا وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ اور پوشاک پہنینگے کپڑے سبز لاگی
اور تافتے کی موافق آرزو اپنی اپنی کے مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَی الْاَرَآئِكِ تکیہ کئے ہوئے بیچ بہشت کے اوپر تختون کے جیسے دولتمندون کی عادت
ہی نِعْمَ الثَّوَابُ اچھا ہی ثواب بہشت اور نعمت وہان کی وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا اور خوب ہی تکیہ گاہ یا جنت آرام کی جگہہ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا
رَّجُلَیْنِ اور بیان کرو واسطے مومنون اور کافرون کے مثال دو مردکے کہ دو بھائی بنی اسرائیل سے تھے ایک مومن تھا یہودا یا یملیخا اور دوسرا کافر تھا

فطروس یا قطرس آٹھ ہزار دینار انکو میراث پدر پہنچی مومن نے چار ہزار اپنے حصے کے براہ خیر صرف کئے اور کافر نے زمین اور ملک اور اسباب خانہ خریدا
حق تعالی مال اور حال انکے سے خبر دیتا ہی کہ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا کئے ہمنے واسطے
ایک کے دونوں میں سے کہ قطروس تھا دو باغ انگوروں سے اور گھیر دئیے ہمنے اُن دونوں کو ساتھ کھجوروں کے اور کی ہمنے درمیان ان دونوں کے کھیتی تو کہ
وہاں قوت اور میوہ جمع ہوں كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا دونوں باغوں نے دیا میوہ اپنا اور نہ کم کیا اسمیں سے کچھ جیسے
ایک برس میوہ کم آتا ہی ایک برس زیادہ سو ان باغوں میں ہر سال پورا آیا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا اور پھاڑ دی ہمنے درمیان دونوں باغوں کے
نہر تاکہ سیراب رہیں وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ اور تھا واسطے اس کافر کے سب میوہ یعنے سوا انگور اور کھجور کے اور بھی دئیے تھے خاص کرنا انکا ذکر واسطے غلبے کے ہی
لکھا ہی کہ یہودا جو مومن تھا محتاج ہو کر بھائی قطروس اپنے سے کہ کافر تھا کچھ مانگنے آیا اُسنے کہا کہ مال میرا اور تیرا برابر تھا میں زمین اور باغ اور متاع اور غلام
رکھتا ہوں تو کیوں محتاج مفلس ہو گیا یہودا نے کہا اے بھائی تو نے اس مال سے باغ دنیا خریدے میں نے عقبی کا باغ رضوان تو نے یہاں بنایا خانہ
خشتی میں نے وہاں تیار کیا مکان بہشتی تو نے بیاہ کیا میں نے مہر حور العین دیا تو نے غلامان و کنیزک خریدے میں نے غلمان و حور لیئے قطروس اسکو ملامت
کرنے لگا کہ زر نقد بوعدہ نسیہ دیکر اپنے آپ کو تو نے خوار اور محتاج کیا فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا پس کہا قطروس
نے واسطے یار اور بھائی اپنے کے کہ یہودا تھا اور وہ سوال جواب کرتا تھا میں زیادہ تر ہوں تجھ سے مال میں اور عزیز تر ہوں آدمیوں کو یعنے اولاد اور غلام اور کنیز رکھتا
ہوں پھر ہاتھ پکڑا یہودا کا وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ اور داخل ہوا باغ اپنے میں اور حالانکہ وہ ستم کرنیوالا تھا جان اپنے پر ساتھ تکبر کے یہہ کہ
بجہت محبت دنیا قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا کہا کہ میں گمان نہیں کرتا یہہ کہ ہلاک ہووے یہہ باغ کبھی یا یہہ دنیا نابود اور فانی ہو وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ
قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا اور نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قایم ہونیوالی اور اگر پھیر اگیا میں موافق زعم تیرے کے طرف
پروردگار اپنے کے جیسے کہ تو کہتا ہی اور اٹھایا مجھ کو البتہ پاؤنگا میں بہتر اس باغ سے جگہہ پھر جانیکی یعنے میں لیاقت اس بات کی رکھتا ہوں کہ وہاں بھی مجھے
بہشت ملے جیسے یہاں یہہ باغ ملا قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا کہا قطروس
کو بھائی اسکے نے کہ یہودا تھا اور حالانکہ وہ جواب سوال کرتا تھا اُس سے آیا کفر کرتا ہی تو بسبب انکار بعث کے اور تردد اسکے کے ساتھ اس قادر مطلق کے کہ پیدا
کیا ہی تجھ کو مٹی سے کہ اصل مادہ تیرا ہی پھر منی سے کہ مادہ قریب ہی پھر تندرست کیا تجھ کو مرد لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا لیکن میں
کہتا ہوں وہ ہی اللہ پروردگار میرا اور پیدا کرنیوالا میرا خاک اور نطفے سے اور نہیں شریک لاتا میں ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو سمجھ لیجئے کہ لٰکنّا رسم خط
میں ساتھ الف کے لکھتے ہیں کیونکہ اصل اسکا لٰکن اَنَا ہی نون کو نون میں ادغام کردیا ہی اور الف کو حذف کردیا ہی پس مقصود باقی رہ گیا ہی اسی واسطے
بے الف پڑھتے ہیں وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور کیوں نہ جس وقت کہ داخل ہوا تو باغ اپنے میں کہا تو نے جو چاہے
اللہ وہی ہوتا ہی نہیں قوت کسی کو مگر ساتھ اللہ کے یعنے تو نے جو کہا کہ یہہ باغ کبھی ہلاک نہیں ہونیکا لازم تھا کہ یہہ کہتا اگر خدا چاہیگا تو رکھیگا پھر کیوں
نہ کہا اور اقرار اپنے عجز کا کرتا تھا سو کیوں نہ کہا کہ جو کچھ باغ زمین تیرے ہاتھ لگا ہی اللہ ہی نے دیا ہی بیت وہی دے ہی وہی لے ہی وہی معطی وہی مانع
زیان و سود اس سے ہی وہی ضار اور وہی نافع اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا اگر دیکھتا ہی تو مجھ کو کمتر آپ سے از روئے مال اور اولاد کے
فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ پس شتاب ہی پروردگار میرا یہہ کہ دیوے مجھ کو بہتر باغ تیرے سے دنیا میں یا آخرت میں بسبب ایمان میرے کے
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ اور بھیجے اوپر باغ تیرے کے بسبب کفر تیرے کے عذاب سخت آسمان سے فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا پس ہو جاوے
باغ تیرا زمین بنجر پھسلنی کہ پاؤں رکھتے ہی ریت جائے اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا یا ہو جاوے پانی اسکا خشک پس ہرگز
نہ کر سکے تو واسطے اس پانی کے طلب کرنا پس جب تلاش مقدور سے باہر ہو تو پانا اور نہر دوڑ آنا کیا ممکن ہی لکھا ہی کہ اللہ نے بات مومن کی سچ کردی عذاب
ہلاکت کا اس باغ پر آیا وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ اور گھیر لیا عذاب الٰہی نے میوہ باغ کے یعنے عذاب کافر کے باغ پر اترا سب نبا اور درخت
اور پھل خراب ہو گئے پس صبح اٹھا ملتا تھا دونوں ہتھیلیاں اپنی افسوس سے اور پشیمان تھا عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا اوپر اس چیز کے کہ خرچ کی تھی

بیچ تیاری کے اس باغ کے وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور حالانکہ بنائیں اس باغ کی گری ہوئی تھیں اوپر چھتوں اپنے کے یعنے پہلے چھتیں گریں پھر اوپر انکے دیواریں یا مینو گرے ہوئے اپنے درخت اکثر پڑے ہوئے تھے پھر لقدیر جب قطروس نے یہہ حال دیکھا تھا افسوس سے ملتا تھا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا اور کہتا تھا ای کاش کے میں نہ شریک لایا ہوتا ساتھ پروردگار اپنے کے کسیکو تو کہ میرا باغ لبسبب شرک میرے کے خراب نہ ہوتا وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا اور نہ ہوئی واسطے اسکے کوئی جماعت کہ مدد دیویں عذاب دور کرنے میں باغ سے اسکے سوا خدا کے اور نہوا قطروس بدلا لینے والا حاصل یہہ ہے کہ کسی کو قدرت ہی نہ تھی کہ مدد کرے اور نہ آپ اسکو طاقت تھی کہ اللہ سے عوض لے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ اس جگہہ یعنے وقت زوال نعمت کے یا دن قیامت کے یا مقام جزا میں مدد دینا اور یاری کرنا واسطے اللہ کے ہے ثابت ندا ور کے هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا وہ بہتر ہے ثواب دینے میں ان لوگوں کو جو اس سے امید رکھتے ہیں اور بہتر ہے انجام دینے میں ان بندوں کو جو اس سے ڈرتے ہیں سمجھہ لیجیئے کہ اہل تاویل کہتے ہیں کہ تمثیل رجلین کی ساتھہ نفس کافر اور قلب مؤمن کے ہے اور جنتین ہوا اور دنیا ہے کہ بھری ہے شہوتوں کے انگوروں سے اور لذتوں کے کھجوروں سے اسی طرح تمام احوال ہے واللہ اعلم وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ اور بیان کرو واسطے لوگوں کے مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے اُتارا ہمنے اسکو ابر سے یا جانب آسمان سے پس مل گئی ساتھہ اسکے روئیدگی زمین کی اور بڑھی اور کمال کو پہنچے اور زمین اس سے تر و تازہ ہوئی فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ پس ہوگیا دوسرے دن وہ سبزہ تر و تازہ خشک چورا چورا اور اڑاتے ہیں اسکو باویں وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے سنوارنے اور بگاڑنے اور جمانے اور اکھاڑنے کے قادر سمجھہ لیجیئے کہ مثال دی زندگانی دنیا کی ساتھہ گھاس کے کہ مینہہ سے سبز ہوکر بڑھے اور کمال کو پہنچے اور وقت کاٹنے کا آوے کہ اُس سے نفع لیں ناگاہ مینہہ موقوف ہو وہ خشک ہوکر چورا چورا ہوجاوے اور ہوا سے اُڑ جاوے کچھہ کام میں نہ آوے ایسے ہی آدمی زندگی اور تازگی جو رکھتا ہے خوش ہوتا ہے یکایک جب اجل آتی ہے درخت وجود اسکا صرصر فنا سے خشک ہوجاتا ہے اور خرمن آرزو کو باد خزان نیستی اڑا لیجاتی ہے **بیت** بہار عمر کس دلفریب و رنگین ہے ٭ پہ کچھہ حصول نہیں نقش قالین ہے ٭ لکھا ہے کہ سردار عرب کے اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے کہ مال اور بیٹا نہیں رکھتے ہیں اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مال اور بیٹے آرایش زندگانی دنیا کے ہیں نہ توشہ راہ آخرت کے کیونکہ یہہ سب فنا ہوجاوینگے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا اور باقی رہنے والیں نیکیاں بہتر ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب میں اور بہتر ہیں آرزو رکھنے میں سمجھہ لیجیئے کہ باقی رہنے والیں نیکیاں یا نمازیں ہیں پانچوں وقت کی یا یہہ پانچوں کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا یہہ تینوں کلمے ہیں لا الہ الا اللہ واستغفر اللہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلّم یا باتیں اچھی ہیں جو لوگوں کے دل خوش کریں یا نیتیں نیک ہیں کہ سبب قبول ہونے اعمال کے ہیں یا بیٹیاں صالحات ہیں جو بحکم کن سترا من النار سب چھٹکارے کے ماں باپ کے ہوں یا وہ عمل ہیں جنمیں کچھہ طمع اور غرض نہو بلکہ خالص اللہ کے واسطے ہوں تو کہ نتیجہ انکا ہمیشہ باقی رہے **نظم** جان رانت باقیات الصالحات ٭ وہ عمل ہیں جو کہ ہوں اخلاص سات ٭ سمعہ سے دور اور ریا سے پاک ہوں ٭ خاک سے تا صاعد افلاک ہوں ٭ سمعہ کیسا اور کہاں کی ہے ریا ٭ اپنے سے بھی رویت اعمال تھا ٭ اس انا کو دور کرکے کر عمل ٭ تا عمل میں ہو نہ نقصان و خلل ٭ وہ عمل جنمیں کہ ہووے یہہ خلوص ٭ نزد رب ہیں خیر من حکم النصوص ٭ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا اور یاد کر اسدن کو کہ چلاویں گے ہم پہاڑوں کو جڑ سے اکھیڑ کر ہوا پر اور دیکھیگا تو زمین کو صاف نکلی ہوئی پہاڑوں کے تلے سے اور مردے سب زمین پر قبروں سے نکلے ہوئے اکٹھا کرینگے ہم انکو موقف میں پس نچھوڑینگے ہم انمیں سے کسی کو بن جمع کئے وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا اور روبرو لائے جاوینگے اوپر حساب پروردگار اپنے کے صف باندھہ کر اور حق تعالی فرماویگا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس ننگے اکیلے بن خادم اور حشمت اور مال دولت کے جیسے کہ پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلے بار کہ کچھہ چیز نہیں رکھتے تھے بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا بلکہ گمان کیا تھا تمنے یہہ کہ نکرینگے ہم واسطے تمہارے وعدہ گاہ واسطے محاسبے کے یا وقت واسطے ظہور وعدے کے یہہ خطاب خاص بعث کے منکروں کے واسطے ہے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ اور رکھی جاویگی کتاب اعمال کی ہاتھوں میں اہل حشر کے یا نامہ اعمال انکا ترازو میں پس دیکھیگا تو گنہگاروں کو ڈرتے اس چیز سے کہ بیچ

نامے لکھے ہی گناہ سے کہ بھولے ہونگے یعنے جب اُن گناہوں پر مطلع ہونگے کہینگے وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا
كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا اور کہینگے ای وای ہمکو کیا ہی واسطے اس کتاب کے کہ مطلقاً نہین چھوڑتی چھوٹا گناہ اور نہ بڑا مگر گن لیا ہی اُسکو اور ضبط اور نگاہ رکھا ہی
وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا اور پاوینگے جو کچھ کیا تھا حاضر وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا اور نہین ظلم کرتا پروردگار تیرا کسیکو کہ نیکی کم کردے یا گناہ بڑہاوے
وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ اور یاد کر جسوقت کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا انھون نے مگر
ابلیس نے نہ کیا كَانَ مِنَ الْجِنِّ تھا جنسے یعنے قوم بنی الجان کے بین سے بعضے کہتے ہین کہ جن ایک گروہ ملائکہ ہی کہ آگ سے پیدا ہوا ہی ابلیس اسمین
تھا اور سردار اس گروہ کے اور سب فرشتے نور سے پیدا ہین لیکن قول اول صحیح ہی کیونکہ دو دلیلین اسکی اسی آیت مین مذکور ہین ایک تو یہہ کہ ذریت اسکی ثابت کی
ہی اور فرشتون کی ذریت نہین دوسری یہہ کہ فرمایا فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ پس باہر نکلا حکم پروردگار اپنے کے سے فا سببیہ ہی یعنے نافرمانی کی اس
سبب سے کہ اصل مین جن تھا أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ آیا پکڑتے ہو تم شیطان کو اور اولاد اوسکی کو دوست سوا میرے
یعنے انکو دوست مت پکڑو اور میری نافرمانی مت کرو اور حال یہہ ہی کہ شیطان اور اولاد اسکی واسطے تمہارے دشمن ہی بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا برا ہی
واسطے ظالمون کے شیطان اور اولاد اوسکی بدلا اللہ تعالی سے بعضے کہتے ہین ذریت بمعنی اتباع ہی اور یہہ نام بطریق مجاز ہی اور اکثر کہتے ہین کہ
اسکی ذریت ہی جب اللہ تعالی نے اسکو راندا پہلوے چپ اسکی سے اسکے جورو پیدا کی تا اُسسے بعد دیگر بیا بان اولاد ہوئی انہین سے ایک لاقیس ہے
کہ طہارت مین وسوسہ ڈالتا ہی ایک دلہان ہی جو نماز مین خطر لاتا ہی ایک زلنبور ہی کہ بازارون مین جھوٹھ اور کم فروشی سکھاتا ہی ایک اعور ہے
کہ زنا کاری کی راہ دکھاتا ہی ایک واسم ہی کہ جو بسم اللہ نہین کہتا اسکے ساتھ کھاتا ہی ایک مدہش ہی کہ علما کو ہواے مختلف پیلاتا ہی ایک
لبشر ہی کہ مصیبت زدون سے گریبان پھڑواتا ہی اور رمال اکہڑواتا ہی اور رلواتا اور پٹواتا ہی ایک مسوط ہی کہ جھوٹھی باتین بناتا ہی **بیت** یارب پناہ مین
تو ہمین اپنے رکھہ مدام ٭ شرون سے سبکے جتنے شیاطین ہین تمام ٭ مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ نہین حاضر کیا تھا مین نے شیطان اور اولاد
اسکی کو وقت پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے تو کہ اُنسے مشورت کرون یا مدد چاہون وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ اور نہ وقت پیدا کرنے جانون انکے کے سمجھ لیجیے کہ اعتقاد
بعضے کفار کا تھا کہ جن غیب کی باتین جانتے ہین سوا اللہ تعالی نفی کرتا ہی اسکی کہ وہ آسمان زمین پیدا کرنیکے وقت نتھے تو کہ غیب انکا جانین اور پیدائش اپنی
بھی نہین جانتے پھر کیونکر عبادت مین میرے انکو شریک کرتے ہو وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا اور نہین ہون مین پکڑنیوالا گمراہ کرنیوالون کو
کہ شیطان اور اولاد اسکی ہی بازو اپنا یعنے مددگار **بیت** وہ خالقیت دو جہان مین ہی بے نیاز ٭ حاجت نہین ہی یار و مددگار کی اسے ٭ وَيَوْمَ يَقُولُ
نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ اور یاد کر اسدن کو بھی کہ کہیگا اللہ یا فرشتہ حکم الٰہی سے مشرکون کو کہ واسطے شفاعت اپنی کے یا واسطے عذاب دور کرنے اپنے
کے پکارو شریکون میریکو جو دعوی کرتے تھے تم کہ یہہ شریک ہین میرے اضافت شرکا کی طرف اپنے اوپر زعم انکے فرمائیگا اور اسمین توبیخ بھی انکو دکھائیگا
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ پس پکارینگے کافر بتون کو اور فریاد کرینگے بت انکو اور نفریاد کو پہنچینگے انکے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا اور کرینگے
ہم درمیان کافرون اور معبودون انکے کے جاے ہلاک یعنے دوزخ کے جنگلون مین سے ایک جنگل کہ مہلکہ عظیم ہوگا اسمین ان سب کو عذاب دینگے عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ موبق وادی عمیق ہی جہنم مین کہ ساتھ اسکے جدا کرینگے لا الٰہ الا اللہ کہنے والون کو ماسوا اسکے سے وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ
النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا اور دیکھینگے گنہگار یعنے کفار آتش دوزخ کو چالیس برس کی راہ سے پس یقین جانینگے یہہ کہ
وہ گرنیوالے ہین اسمین اور نہ پاوینگے اس آگ سے جگہہ پھر جانیکی کیونکہ چارون طرف انکے احاطہ کیے ہوگی وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس قرآن کے واسطے لوگون کے ہر مثال سے کہ جسکے محتاج ہین مصیبتون سے پہلے امتون کے کہ عبرت
پکڑین اور دلیلون سے قدرت کاملہ اپنے کے کہ دل سے دیکھین وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا اور ہی انسان زیادہ سب چیز سے کہ اللہ نے
پیدا کی ہی جھگڑنیوالا یعنے آدمی از روے جدال سب مخلوق سے زیادہ تر ہی اور خصومت اسکی حق کام مین بیشتر ہی ابن عباس نے کہا کہ مراد اس سے
نضر بن حارث ہی کہ قرآن شریف مین جھگڑتا تھا یا مراد ابی بن خلف ہی کہ بعث اور حشر کا منکر تھا وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَى

اور نہ منع کیا مکہ والون کو اس سے کہ ایمان لاوین اور تصدیق کرین جب آوے پاس انکے ہدایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا قرآن مجید وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا
أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ اور نہ منع کیا اُس سے کہ بخشش مانگین پروردگار اپنے سے پیچھے ایمان لائینگے مگر یہہ کہ آوے اونکے پاس عادت خدا کی کہ ہلاک
کرنے مین پہلون کے تھی أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا یا آوے انکے پاس عذاب سامھنے اور ہلاک کردے یعنے دن بدر کے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ
وَمُنْذِرِينَ اور نہین بھیجتے ہم پیغمبرون کو مگر خوشخبری دینے والے مومنونکو ساتھہ رحمت کے اور ڈرانیوالے کافرون کو ساتھہ زحمت کے وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ اور جھگڑا کرتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھہ جھوٹھہ کے اور بیہودہ پن کے کہ معجزے دیکھہ کر اور واہی باتین بطریق اعجاز
طلب کرتے ہین اور یہہ کسواسطے چاہتے ہین تو کہ زائل کردیوین ساتھہ اس جھگڑنیکے حق کو کہ قرآن ہی یا دین حضرت سید انام ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاتَّخَذُوا
آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا هُزُوًا اور پکڑا انھون نے آیتون کتاب میریکو یا نشانیون قدرت میریکو اور اس چیز کو کہ ڈرائے گئے تھے ساتھہ اسکے قیامت اور عذاب
سے ٹھٹھا یعنے قرآن اور مواعید اخروی کو ٹھٹھا جانا وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ اور کون شخص
ہی ظالم تر اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہی پس منہہ پھیر لیا اس سے اور نہ قبول کیا اور بھول گیا جو کچھہ آگے بھیجا ہی
ہاتھون اسکے نے کفر اور معاصی سے اور فکر نکیا کہ اسکا پھل کیا ملیگا إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا تحقیق کیے ہمنے اوپر
دلون انکے کے پردے اس سے کہ سمجھین اسکو اور بیچ کانون انکے کے بوجھہ ہی بلیت پردے اور بوجھہ کے سبب سے اوہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین حق کو
وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا اور اگر بلاوے تو انکو طرف قرآن اور ایمان کے پس ہرگز راہ نہ پاوینگے اسوقت کہ بلاوے تو ہرگز کبھی
مراد اس سے وہ کفار ہین کہ علم الٰہی مین جنکا نہ ایمان لانا ٹہرا ہی وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرا بخشش کرنے والا ہی صاحب
رحمت والا لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ اگر پکڑے اللہ انکو ساتھہ اس چیز کے کہ کماتے ہین گناہ اور شرک اور تکذیب پیغمبر اور قرآن سے
البتہ جلد لاوے واسطے انکے عذاب دنیا مین بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا بلکہ واسطے عذاب انکے کے وعدہ ہی یا وقت وعدہ کا ہی کہ
بدر کا دن ہی یا قیامت ہی کہ جب وہ وعدہ آویگا نہ پاوینگے سوا اللہ کے پناہ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا اور
یہہ بستیان جنکے قصے بیان کئے ہمنے جیسے احقاف اور موتفکات ہلاک کیا ہمنے رہنے والون انکے کو جب ظلم کیا انھون نے اوپر اپنے ساتھہ کفر اور عصیان
اور تکذیب اور مجادلے کے اور کیا ہمنے واسطے ہلاک اُنکے کے وعدہ گاہ کہ جب وہ آیا پھر ایکدم ادھر اودھر نہین ٹلتا پس قریش کیون نہین عبرت پکڑتے اور
نافرمانی سے باز رہتے العبد من وعظ بغیرہ لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے بعد غرق ہونے فرعون کے بنی اسرائیل کو جمع کر کر خطبہ پڑہا سب شور و
فغان برلائے اور الفاظ معانی اسکے سے حیران ہوئے ایک سردار قوم نے کہا یا کلیم اللہ کوئی روئے زمین پر تم سے دانا تر ہی موسیٰ علیہ السلام نے کہا مین
نہین جانتا کہ تمام عالم مین مجھہ سے دانا تر اور کوئی ہو بعضے کہتے ہین کہ بعد خطبہ پڑھنے کے انکے دلمین یہہ بات آئی اللہ نے وحی بھجوائی کہ مجمع البحرین مین
ایک بندہ ہی میرا کہ مختص کیا ہی مین نے اسکو ساتھہ علم خاص کے ایک خواص اپنے سے ہمراہ لیکر وہان جا اور مچھلی بھنی ہمراہ لیجا کہ وہ تجھے راہ بتاویگی
موسیٰ علیہ السلام تیاری کر کر چلے وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا موسیٰ نے
واسطے جوانمرد شاگرد اور خادم اپنے کے کہ یوشع علیہ السلام تھے کہ طلب مین خضر علیہ السلام کے نہ ٹلونگا مین یعنے ہمیشہ چلا جاونگا یہانتک کہ پہنچون مین
جگہہ ملنے دو دریا کے کہ مکان اسکا ہی وہان بحر فارس اور روم ملے ہین أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا یا چلا جاؤن برسون تک یا اسی برس تک کہ حقبہ ہی
غرض سفر سے منہہ نہین پھیرنے کا ای یوشع تو میری موافقت مرافقت کریگا یوشع نے کہا ہان مین ساتھہ ہون جہان جاؤ بلیت چھوڑون جو
رفاقت تیری مین وہ نہین ہونگا جون سایہ تیرے ساتھہ سے ہرگز نہ ٹلونگا پس یوشع کئی نان اور ماہی بریان لیکر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ ہوئے
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا پس جب پہنچے دونون جگہہ ملنیکے درمیان اُن دونون دریاؤن کے وہان کنارے پر ایک سل تھی اسپر بیٹھہ گئے موسیٰ علیہ
السلام سو گئے یوشع علیہ السلام نے اس چشمے مین وضو کیا قطرہ پانی کا انکے ہاتھہ سے جو ماہی بریان پر گرا وہ زندہ ہو کر دریا مین چلی گئی یوشع حیران
رہگئے پھر موسیٰ علیہ السلام جاگے اور کچھہ احوال یوشع کا اور مچھلی کا نہ پوچھا سیدھا رستہ لیا اور مارے جلدی کے نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ

فِي الْبَحْرِ سَرَبًا بھول گئے مچھلی اپنی پس پکڑی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے خشک جدھر مچھلی جاتی تھی پانی اوپر جاتا تھا نیچے راہ بن جاتی تھی خشک زمین
نکل آتی تھی فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا پس جب گذر گئے جگہہ ملنے دونون دریاؤن کے سے کہا
موسی علیہ السّلام نے واسطے جوان یوشع اپنے کے کہ چاشت کا وقت ہوا دے ہمکو کھانا ہمارا چاشت کا کہ بھوکے ہین کھا کر دم بھر آرام کرین تحقیق ملے ہم اس
سفر اپنے سے کہ کیا ہمنے رنج اور سختی کو جب یوشع علیہ السّلام دسترخوان کھولا قصہ مچھلی کا انکو یاد آیا قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ
الْحُوْتَ کہا یوشع نے کیا دیکھا تمنے جب جگہہ پکڑی تھی ہمنے طرف سل کے پس تحقیق مین بھول گیا مچھلی کو یعنے قصے اسکے کو کہ تجھ سے نہ کہا وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ
اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ اور نہین بھلا دیا مجھکو ذکر مچھلی کا مگر شیطان نے یہہ کہ یاد دلاؤن مین اسکو تجھے وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا اور
پکڑلی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے عجب کہ جدھر جاتی تھی زمین خشک ہوتی تھی راہ فراخ نکلتی تھی قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ کہا موسی علیہ السّلام
نے یہہ قصہ مچھلی کا ہی جو کچھ تھے ہم چاہتے کیونکہ اللہ تعالی نے وحی کی تھی کہ یہہ مچھلی راہ دریا مین بتاویگی طرف مطلوب کے فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا
پس پھر آئے دونون اوپر نشان قدمون اپنے کے نقش دیکھتے یہان تک کہ وہان پہنچے جہان سے مچھلی دریا مین گئی تھی دیکھا تو راہ خشک دریا
مین بنا ہی فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا پس پایا دونون نے ایک بندے کو بندون ہمارے سے یعنے خضر علیہ السّلام کو کہ دی
تھی ہمنے اسکو رحمت نزدیک اپنے سے سمجھ لیجئے کہ جو نبوت کے انکے قایل ہین وہ رحمت وحی اور نبوت کو کہتے ہین اور جو نبوت کے قائل نہین وہ رحمت
طول عمر کو کہتے ہین وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اور سکھلایا ہمنے خضر کو اپنے پاس سے علم کہ خاص ساتھ ہمارے ہی اور کوئی نہین جانتا مگر جسکو ہم سکھا وین
ذو النون مصری نے کہا کہ علم لدنی وہ ہی کہ حکم کرے خلق پر ساتھ مواقع توفیق اور خذلان کے بعضون نے کہا ہی وہ علم ہی کہ بیواسطہ کسب کے حاصل ہو کسی سے
پڑھا نہو صاحب کشف الاسرار نے کہا ہی کہ جاننے والا اس علم کا محقق ہی کہ پاکر بات کہتا ہی سلطان العارفین نے ایک گروہ دانشمندون سے کہا
کہ حاصل کیا ہی تمنے علم میت سے اور مین نے حی لایموت سے نظم علم کسبی ہی دلا علم عوام ٭ علم خاصان جان ہی وہی تمام ٭ ہی معلم انکا حی لایموت ٭
جو کہ عالم کو ہی دیتا رزق و قوت ٭ اور ہین اُستاد اونکے مردگان ٭ فرق ہی انمین اور انمین یہہ عیان ٭ لکھا ہی کہ جب خضر علیہ السّلام کے مقام پر پہنچے
خضر تکیہ لگائے چادر اوڑھے بیٹھے تھے موسی علیہ السّلام نے سلام کیا خضر علیہ السّلام نے منہ کھول کر جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو کہا مین موسی
ہون بنی اسرائیل کا اللہ تعالی نے بھیجا ہی کہ تم سے صحبت رکھون اور کچھ سیکھون سمجھ لیجئے کہ اگر یہان کوئی خدشہ کرے کہ پیغمبر صاحب شریعت
کو چاہیئے کہ اعلم ہو سب سے جن پر مبعوث ہی پھر یہہ کیونکر تعلیم لین تو جواب اسکا یہہ ہی کہ اصول اور فروع دین مین اعلم چاہیئے اور ما سوا اسکے
تعلیم لینا منافی نبوت نہین اور مؤید اسی قول کا ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ انتم اعلم بامور دنیاکم تم زیادہ جانتے
ہو مجھ سے دنیا کے کام قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا کہا خضر علیہ السّلام کو موسی علیہ السّلام نے
آیا پیروی کرون مین تیری اوپر اس شرط کے کہ سکھاوے تو مجھ کو اس چیز سے کہ سکھایا گیا ہی تو کچھ بھلائی قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ
صَبْرًا کہا خضر نے تحقیق تو ہرگز نہ سکیگا ساتھ میرے صبر موسی علیہ السّلام نے کہا کیون نہ صبر کر سکونگا کہا اسواسطے کہ تو پیغمبر ہی حکم تیرا ظاہر پر ہی
شاید مجھ سے کوئی کام ایسا صادر ہو کہ ظاہر مین ناشایستہ معلوم ہو اور تو حکمت اسکی نجانے اور صبر نکر سکے وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ
تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا اور کیونکر صبر کریگا تو اوپر اس چیز کے کہ نہین گھیرا تو نے اوسکو سمجھ سے یعنے تیرا علم اُسے نہین پہنچا قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا کہا موسی علیہ السّلام نے البتہ پاویگا تو مجھ کو اگر چاہا اللہ نے صبر کرنیوالا اس چیز پر جو تجھ سے دیکھون مین
اور نافرمانی نکرونگا مین واسطے تیرے کسی حکم کی قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ کہا خضر نے ای موسی پس اگر پیروی کرے تو
میری پس مت سوال کیجو مجھ کو کسی چیز سے یعنے جو کام مین کرون اور وہ تیرے خیال مین صحیح نہ معلوم ہو تو اسکی وجہ مت پوچھو حَتّٰٓى اُحْدِثَ
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا یہان تک کہ شروع کرون مین واسطے تیرے اس چیز کا بیان کہ تو سمجھ جاوے موسی علیہ السّلام نے قبول کیا اور دونون اکٹھے چلے اور
یوشع علیہ السّلام پیچھے ہو لئے فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا پس چلے دونون کنارے دریا کے اور ایک

کشتی والون سے کہا کہ ہمین سوار کرو وہ پہلے راضی نہوئے پھر جو خضر علیہ السلام پہچانا تعظیم کر کر سوار کیا یہان تک کہ جب سوار ہیئے بیچ کشتی کے اور درمیان دریا کے پہنچے خضر علیہ السلام نے قوم سے چھپا کر تبر سے پھاڑا کشتی کو قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کیا پھاڑا تو نے کشتی کو تو کہ ڈبا دیوے لوگون اسکے کو کیونکہ سوراخ ہے سبب پانی آنیکا اور پانی آنا کشتی مین سو جب غرق ہونیکا ہے لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا البتہ تحقیق لایا تو ایک چیز بھاری دلون پر قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا کہا خضر نے کیا نکہا تھا مین نے کہ تو ہرگز نکر سکیگا ساتھ میرے صبر قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا کہا موسیٰ علیہ السلام نے مت پکڑ مجھکو ساتھ اس چیز کے کہ بھول گیا مین اور مت ڈال اوپر میرے کام میر لیئے دشواری یعنے استاد سخت گیری مت کر اگر بھولے سے یہہ خطا مجھ سے ہوئی تو مضایقہ مت جان فَانْطَلَقَا پس کشتی سے اتر کر چلے دونو خشکی مین جب ایک گانون کے پاس پہنچے تو باہر بستی کے لڑکے کھیلتے تھے انہین ایک لڑکا خوبصورت خوش قد سبزہ آغاز حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا یہان تک کہ ملے اس لڑکے سے جو مذکور ہوا اور اسکو اکیلا بلا کر دیوار کے پیچھے سمجھ لیجئے کہ باعتبار کلمات کے یہان نصف قرآن ہے فَقَتَلَهٗ پس مار ڈالا اسکو ذبح کر کر یا گلا گھونٹ کر قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ کہا موسیٰ علیہ السلام نے آیا مار ڈالا تو نے جان پاک کو بغیر بدلے جان کے کہ اسنے کسیکو نہین مار ڈالا تھا یعنے بغیر قصاص کے تو نے کیون قتل کیا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا البتہ تحقیق لایا تو چیز بری قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا کہا خضر علیہ السلام نے کیا نہ کہا تھا مین نے تجھ کو پہلی ملاقات مین کہ تحقیق تو ہرگز نکر سکیگا ساتھ میرے اور کامون میرے کے صبر قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ کہا موسیٰ علیہ السلام نے اگر سوال کرون تجھ سے کسی چیز سے جو تو کرے مثل ان افعال ناپسندیدہ کے پیچھے اسکے پس مت صحبت مین رکھ مجھکو قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا تحقیق پہنچا تو میرے پاس سے عذر کو یعنے جو پھر تیسری بار تجھ سے مخالفت کرون تو ترک صحبت میری سے تو معذور ہے حدیث مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اوپر بھائی موسیٰ میرے کے کہ شرم سے کہا فلا تصاحبنی اگر صبر کرتا اور ساتھ مصاحب اپنے کے درنگ کرتا البتہ چیزین نادر دیکھتا فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا پس پھر چلے دونون یہانتک کہ آئے دونون لوگون پاس ایک گانون کے کھانا مانگا اہل اسکے سے کہ ہم مسافر ہین بھوکے دروازہ نہین کھولتے اور بستی مین آنے نہین دیتے تو کچھ کھانا تو دو سمجھ لیجئے کہ شام کو جو دروازہ اسکا بند کرتے تھے تو پھر کسیکے واسطے نہین کھولتے تھے اور یہہ شام کو وہان پہنچے دروازہ کھلوایا انھون نے نکھولا تو انھون نے کھانا مانگا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا پس انکار کیا گانون کے لوگون نے یہہ کہ ضیافت کرین انکی وہ دونون رات کو بھوکے باہر بستی کے رہے صبح کو پھر چلے فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ پس پائی دونون نے بیچ نواحی اس بستی کے ایک دیوار جھکی ہوئی چاہتی تھی یہہ کہ ٹوٹ جاوے یعنے گرنے کو ہو رہی تھی پس سیدھا کھڑا کر دیا اسکو خضر علیہ السلام نے ڈھا کر پتھر اور گارے سے اسکی جڑ مضبوط کر دی سمجھ لیجئے کہ ارادہ دیوار کا بطریق مجاز ہے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اس گانون والون نے ہمکو نہ مکان دیا نہ طعام تو نے کیون انکی دیوار بنائی لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا اگر چاہتا تو البتہ لیتا اوپر تعمیر اس دیوار کے مزدوری قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ کہا خضر علیہ السلام نے یہہ ہے جدائی درمیان میرے اور درمیان تیرے تو نے کہا تھا تیسری بار اگر کچھ پوچھون تو صحبت مین مجھے نہ رکھنا سو وہ وقت فراق کا آن پہنچا سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا اب خبر دونگا مین تجھکو ساتھ حقیقت اس چیز کے کہ نہ کر سکا تو اوپر اسکے صبر اور صورت ظاہری دیکھکر اسکی تو نے انکار کیا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وہ جو کشتی تھی پس تھی واسطے فقیرون کے کہ دس بھائی تھے پانچ بیمار صاحب فراش اور پانچ ملاح کہ واسطے تحصیل معیشت کے محنت کرتے تھے بیچ دریا کے پس ارادہ کیا مین نے اللہ کے حکم سے یہہ کہ عیب ڈالدون اسمین سوراخ کر کے وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا اور حال یہہ ہے کہ تھا پرے راہ انکی کے پادشاہ جلندی کر کر چھین لیتا تھا ہر کشتی کو چھین کر مین نے اسواسطے اسکو معیوب کیا کہ پادشاہ کے کام کی نہ رہے

الحزب

کام مین رہے وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور وہ جولڑکا تھا پس تھے ماں باپ اُس کے
ایمان والے اور وہ طبیعت مین کافر تھا پس جانا ہمنے یا ڈرے ہم یہہ کہ گرفتار کرے والدین کو سرکشی اور کفر مین کیونکہ محبّت شفقت اولاد پر بہت
ہوتی ہے کہین اس الفت کے مارے کفر اور فسق مین اسکے شریک نہ ہو جاوین فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ
رُحْمًا پس ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ بدلا دیوے انکو پروردگار انکا فرزند بہتر اس سے از روے پاکیزہ کے کہ گناہ اور بداخلاقی سے پاک ہو اور
نزدیک تر از روے رحمت کے اور مہربانی کے مہربان باپ کے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے عوض اسکے بیٹی دی کہ ایک پیغمبر نے اسکو نکاح مین لیا ستر
پیغمبر نسل اسکے سے پیدا ہوئے وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا اور وہ جو دیوار تھی پس تھی
واسطے دو لڑکون یتیم کے بیچ شہر کے ان دونون کا اصرم اور صریم نام تھا اور تھا نیچے اسکے خزانہ واسطے ان دونون کے اگر وہ دیوار گر پڑتی خزانہ نکل آتا
لوگ لیجاتے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا اور تھا باپ اُن دونون کا نیک تھا نام اسکا کاشح تھا بعضون نے کہا ہے کہ درمیان ان دونون کے
اور پدر صالح کے سات واسطے تھے اللہ تعالیٰ نے انکے واسطے صلاح اس پدر کی نگہبانی کی فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا پس ارادہ
کیا پروردگار تیرے نے یہہ کہ پہنچین دونون یتیم جوانی اپنی کو وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اور نکالین خزانہ اپنا بخشش پروردگار
تیرے کی سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ اور نہین کیا مین نے یہہ کام جو تو نے دیکھا حکم اپنے سے بلکہ امر الٰہی سے کیا کہ اسنے چاہا خزانہ مستحقون
کو پہنچے لکھا ہے کہ وہ خزانہ چاندی سونا تھا اور بعضے کہتے ہین کتابین تھین اور اشہر یہہ ہے کہ ایک تختی تھی زبرجد کی اسپر لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ ایمان قضا و قدر پر لاوے کیونکر اندوہگین ہو اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ ایمان لایا قرآن
پر کیون اپنی جان رنج مین ڈالے اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ تصدیق مرگ کی کرے لعو کیونکر خوش رہے اور تعجب رکھتا ہون مین اس
شخص سے کہ ایمان حساب قیامت پر لاوے کیون غفلت کرے اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ دنیا کا انقلاب اور بدلنا احوال کا
جانے کسواسطے دل اس سے باندھے لا الٰہ الا اللہ محمّد رّسول اللہ تفسیر زاہدی مین ہے کہ اس تختی مین پانچ سطرین تھین سطر اول بسم اللہ الرحمن
الرحیم سطر دوم عجبت لمن ایقن بالموت کیف یفرح سطر سیوم مین عجبت لمن ایقن بالقدر کیف یحزن سطر چہارم عجبت لمن
ایقن بزوال الدنیا کیف یطمئن الیہا سطر پنجم لا الٰہ الا اللہ محمّد رّسول اللہ اور مدارک مین ہے کہ یہہ لکھا تھا عجبت لمن یوقن
بالقدر کیف یحزن عجبت لمن یوقن بالحساب کیف یغفل وعجبت لمن یعرف الدنیا وتقلبہا باھلہا کیف یطمئن الیہا
لا الٰہ الا اللہ محمّد رّسول اللہ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا یہہ ہے حقیقت اس چیز کی کہ نکر سکا تو اوپر اوسکے صبر کرنا
پس موسیٰ علیہ السّلام اور خضر علیہ السّلام آپس مین ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنے اپنے طرف چلے گئے سمجھ لیجیے کہ اس قصّے مین عجب اسرار
اور نکات ہین واسطے پیر اور مرید کے مرید صادق کو چاہیے کہ سوچ کر اس قصّے کو قدم راہ ارادت مین رکھے اور اعمال اور افعال پیر پر
کسیطرح اگرچہ بظاہر خلاف شرع معلوم ہون اعتراض اور انکار نکرے تاکہ تازیانہ ھٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سے بچے اور سوچے کہ
حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے نبی اولوالعزم صاحب شریعت نے کہ بمراتب خضر علیہ السّلام سے اعلیٰ اور ارفع تھے کس کسطرح تواضع اور
فروتنی حضور خضر مین کی اور اصناف رسوم ادب بجا لائے ہل اتبعک کہا اپنی جان کو متابع انکا کیا باوجود اس کمالات کے کہ رکھتے تھے
متابعت قبول کی اور علیٰ ان تعلّمن کہا تعلیم اور تعلم انکے کو نہ چھپایا اور مما علّمت مین من تبعیضیہ ذکر کیا کہ مشعر لطلب بعض علم انکے کے ہے یہہ
اشارہ طرف کثرت علوم انکے کے کیا اور جو چیز کہ انسے سیکھنی منظور تھی اسکو رشد کہا اپنے آپ کو گروہ ارشاد یافتہ مین ٹھہرایا اور پیروی
کرنیوالون مین کیا یہہ کمال اختیار متابعت اور نہایت التزام موافقت ہے اور پہلے یہہ سب آداب طریقت اختیار کر کر فیض طلب کیا **نظم**
سیکھ اس قصّے سے ہی راہ ادب ÷ تاکہ حاصل ہو تجھے فیضان رب ÷ فی الطّریقۃ با ادب ہے با نصیب ÷ بے ادب فیض حق ہو کیا نصیب
رکھے جو راہ ارادت مین قدم ÷ اسکو لازم ہے ادب ہر دم بدم ÷ ہو کے بس محکوم شیخ مقتدا ÷ امر کو اسکے بدل لاوے بجا ÷ شیخ کے افعال کا منکر نہ ہو ÷

گرچہ توجیہ اسکے کچھ ظاہر نہ ہو ۞ علم سے تیرے وراہین اسکے کام ۞ کام ہین الہام سے اسکے تمام ۞ روایت ہی کہ اہل کتاب نے قصہ روح کا اور اصحاب کہف کا اور ذوالقرنین کا حضرت سے پوچھا تھا کہ نبی ہونگے تو وے قصّے بیان کر دینگے اور روح کا نہین بیان کرینگے چنانچہ ہم پہلے بھی لکھہ آئے ہین سو ویسے ہی ہوا کہ روح کو بعلم الٰہی چھوڑا اور اصحاب کہف کا قصّہ اسی سورہ مین پہلے گذرا اور یہان حکایت انکے سوال کی ارشاد کرکر حق تعالیٰ قصّہ ذوالقرنین کا بیان فرماتا ہی وَيَسْـَٔلُونَكَ عَن ذِى ٱلْقَرْنَيْنِ اور سوال کرتے ہین تجھہ سے مشرکان مکہ بامتحان یہود ذوالقرنین سے کہ پادشاہ مغرب اور مشرق کا تھا اور اس مین اختلاف بہت ہی بعضے کہتے ہین کہ اسکندر فیلقوس یونانی تھا اور وذوالقرنین کے بہت وجہین لکھی ہین دونون طرف عالم کے کہ مشرق اور مغرب ہین قبضہ تصرّف مین اسکے تھے اسواسطے ذوالقرنین کہتے ہین یا تاج مین اسکے دو شاخین تھین یا کافرون کو نصیحت کرتا تھا انھون نے تیر مارا مرگیا اللہ نے پھر زندہ کیا پھر نصیحت کرنے لگا پھر کافرون نے دوسری طرف سر کے اسکے تیر لگایا پھر مرگیا پھر اللہ تعالیٰ نے جلایا اس سبب سے ملقب ساتھہ اس لقب کے ہوا یا رات کو جو چلتا تھا ایکطرف روشنی اور ایکطرف اندھیرا ہوتا تھا روشنی سے راہ دیکھتا تھا اور ظلمت سے دشمنون سے بچتا تھا اس باعث ذوالقرنین مشہور رہوا یا سر مین اسکے دو استخوان مرتفع تھے مثل شاخون کے یا علم ظاہر اور باطن اُسنے جمع کیا تھا یا دو گیسو رکھتا تھا دونون طرف سر کے لٹکتے واللہ اعلم اور اشہر یہہ ہی کہ یہہ اسکندر رومی تھا کہ نبوت مین اسکے اختلاف ہی جو نبی کہتے ہین انکی یہہ دلیلین ہین کہ ظہور خوارق جیسے زمانہ اندک مین مسافت روئے زمین طی کرنا اور ظلمت اور نور مسخر کرنا کام نبی کا ہی اور باطلاق انا مکنا له فی الارض تمکین کامل نبی کو ہوتی ہی اور اتینا من کل شئ سببا مین عموم کل شئ مین نبوت بھی داخل ہی کہ یہہ بھی ایک شئ ہی اشیا سے اور اللہ کیطرف سے خطاب یا ذوالقرنین مثل یا موسیٰ اور یا یحییٰ کے آیا ہی اور اسطرح کے خطاب انبیا کو ہوتے ہین اور جو اسکے نبوت کے قایل نہین وہ کہتے ہین کہ تمکن جہانداری اور تمکین شہریاری مراد ہی اور آیت من کل شئ مخصوص بعض ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ اسکندر سب اشیا کہان رکھتا تھا اور خطابات اسطرح کے غیر انبیا کو بھی ہوتے ہین بالہامات ربّانی چنانچہ واوحینا الیٰ امّ موسیٰ ہی غرض نبوت مین انکے احتمال ہی قطعی نہین اور زمان جواز نبوت مین گمان نبوت کا کرنا ممنوع نہین بعضے کہتے ہین کہ سکندر ذوالقرنین نبی نہ تھے ولی تھے عالم کو حکمت اور کرامت سے لیا تھا واللہ اعلم بالصواب قُلْ سَأَتْلُوا۟ عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم شتاب پڑھونگا مین اوپر تمہارے اسمین سے کچھہ مذکور إِنَّا مَكَّنَّا لَهُۥ فِى ٱلْأَرْضِ وَءَاتَيْنَٰهُ مِن كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا تحقیق ہم نے قدرت دی تھی اسکو بیچ زمین کے اور دیا تھا ہمنے اوسکو ہر چیز سے راہ کہ اس سے وہ چیز میسّر ہو جاوے سمجھہ لیجئے کہ کل شئ سے مراد وہ چیزین ہین کہ جنکی خلق محتاج ہی یا جو پادشاہون کے کام آوین تسخیر ملک مین اور حرب اعدا مین یا جو شئی اسنے چاہی اسکی راہ اسکو کھول دی لکھا ہی نور اور ظلمت اللہ تعالیٰ نے اسکے تابع کی زاد المسیر مین ہی سحاب کو تابع اسکے کیا تو کہ اسپر سوار ہو کر جہان چاہے جلد جاوے ایکدن روم سے نکل کر مصر کو مسخر کیا اور زنگیون سے حرب کر کر اونپر غالب آکر ارادہ مغرب کا کیا فَأَتْبَعَ سَبَبًا پس پیچھے چلا ایک راہ کے کہ اس سے مغرب کو پہنچ جاوے حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ ٱلشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِى عَيْنٍ حَمِئَةٍ یہان تک کہ جب پہنچا جگہہ ڈوبنے سورج کے یعنے وہان کہ جہان تمام ہوئی تھی آبادی اور عمارت جانب مغرب کے پایا سورج کو سامھنے نظر کے ڈوبتا تھا بیچ چشمے کیچڑ کے اور حمیۃ بھی قرأت ہی یعنے بیچ چشمہ آب گرم کے وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا اور پایا نزدیک اس چشمے کے اوپر کنارے دریائے محیط غربی کے ایک قوم کو کہ انھین ناسک کہتے ہین بت پرست سبز چشم سرخ مو نہایت مہیب شکل پہنا وا انکا چمڑا کھانا انکا گوشت وحشیون کا اور پانی کے جانورون کا قُلْنَا يَٰذَا ٱلْقَرْنَيْنِ کہا ہمنے ای ذوالقرنین سمجھہ لیجئے کہ یہہ ندا اگر نبی تھے تو وحی سے ہی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام سے ہی یا پیغمبر زمانہ کے زبان سے غرض ہر طرح اللہ نے فرمایا إِمَّآ أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّآ أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا یا یہہ کہ عذاب کرے تو انکو یعنے قوم ناسک کو اگر ایمان نہ لاوین اور یا یہہ کہ پکڑے تو بیچ حق انکے کے بھلائی اگر ایمان لاوین قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُۥ کہا ذوالقرنین نے اما پس جو شخص کہ ظالم ہی یعنے کفر پر اپنے ثابت ہی پس البتہ عذاب کرینگے

اسکو یعنے مین اور میرے ساتھی اسکو عذاب دینگے یہان دنیا مین ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا پھر پھیرا جاوے گا
طرف پروردگار اپنے کے وہان قیامت مین پس عذاب کریگا اللہ تعالی اسکو عذاب سخت اور برا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى اور ای پر جو شخص کہ ایمان لایا اور کام کئے نیک پس واسطے اسکے ہی یہان اور وہان بدلا نیکی کا وَسَنَقُوْلُ
لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا اور شتاب کہینگے ہم واسطے اسکے کام اپنے سے آسانی یعنے موافق طاقت اسکے کے حکم کرینگے لکھا ہی کہ لشکر ظلمت
کو قوم ناسک پر مسلط کیا وہ کان اور منہہ مین انکے در د آیا لاچار ہو کر ایمان لے آئے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا ایک راہ کے کہ مشرق
کو پہنچی اور قوم ناسک کو اپنے ساتھہ لیا اور لشکر نور کو آگے روانہ کیا اور لشکر ظلمت کو پیچھے رکھا اور جنوب کو جا کر قوم ہاویل کو مسخر کر کر اسیطرح
سے قوم ناسک کو کیا تھا مشرق کی طرف چلا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا
یہان تک کہ جب پہنچا جگہہ نکلنے سورج کے یعنے وہان جہان سے شروع ہوئی تھی بستی اور عمارت جانب مشرق کے پایا سورج کو کہ ہر صبح نکلتا
ہی اور دھوپ اسکی پڑتی ہی اوپر ایک قوم کے کہ نہین کیا ہمنے واسطے انکے بدون سورج کے وقت طلوع کے مین پر والباس دنیا سے کہ
درمیان انکے اور آفتاب کے آڑ ہو کیونکہ کچھہ پوشش انکی نتھی بسبب اسکے کہ مٹی وہان کی نرم او شکست تھی جب سورج نکلتا تھا سردابو نمین
گھس جاتی تھی یہان تک کہ بلند ہو کر انکے سرون سے ڈھل جاتا پھر نکلکر مچھلیان پکڑ کر سورج سے بھون کر کھاتے تھے اور وہ قوم منسک
تھی كَذٰلِكَ اسیطرح کیا سکندر نے قوم منسک کے ساتھہ جیسا کہ قوم ناسک کے ساتھہ کیا تھا کہ اہل مغرب تھے اسیطرح ایک راہ
مین بڑھکر قطر الیسر کیطرف گیا وہان قوم تاویل سے وہی سلوک کیا جو قوم ہاویل سے کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا اور
تحقیق گھیر لیا تھا ہمنے ساتھہ اس چیز کے کہ نزدیک اسکے تھی از روی آگاہی کے یعنے لشکر اور ہتھیار اور اسباب باوشاہت کا
جو اسکے پاس جمع تھا ہمارا علم سب پر محیط تھا سب ہم جانتے ہین ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا سکندر اور راہ کے مشرق سے
طرف شمال کے حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ یہان تک کہ جب پہنچا درمیان دو پہاڑ کے کہ انتہا ترکستان ہی اور پرے
اسکے زمین یاجوج اور ماجوج کی ہی وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا پایا ورے دونون پہاڑون سے ایک قوم کو عجب ڈیل ڈول
کا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا نہ نزدیک تھے کہ سمجھین بات کو اور سکندر کے لشکر والے انکی بات نہین سمجھتے تھے قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ
اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ کہا انھون نے مترجم کے زبانی ای ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے
ہین بیچ زمین ہمارے کے جب اُن پہاڑون سے ادھر نکل آتے ہین گیاہ اگر سبز پاتے ہین کھا جاتے ہین اور جو خشک پاتے ہین باندھہ
لیجاتے ہین اور چارپایون کو ہمارے مارتے ہین کھاتے ہین جو چارپائے نہین پاتے تو آدمیون کو مارکے کھاتے ہین اور وہ دو
گروہ ہین اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کے سے عین المعانی مین ہی کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا منی انکی خاک آلودہ ہوئی وہ
اس حال سے غمگین ہوئے حق تعالی نے ان دونون قوم کو اس سے پیدا کیا اور جو کہتے ہین انبیا کو احتلام نہین ہوتا انکے نزدیک
یہہ قول ضعیف ہی اور احوال اور اشکال مین انکے اختلاف ہی حضرت امیر سے منقول ہی کہ بعضون کا قد بالشت کا ہی بعضون کا بہت
لنبا حدیث مین ہی کہ بعضی انمین سے مثال شجر ارزند کے ہین کہ درخت ولایت شام مین ہوتا ہی ایکسو بیس گز کا دراز اور بعضے طول
عرض مین برابر ہین اور بعضے ایک کان کا اپنے بچھونا کرتے ہین اور ایک کا لحاف صفت مین انکے بعضون نے لکھا ہی کہ ریش دراز تا بزانو پاؤن
خورد شکم پہن گردن دراز چشم کبود مژہ زرد رخ سرخ اور اور کسی چیز سے خبر نہین کھاتے ہین اور سوتے ہین اور ایک مرتا ہی تو ہزار
پیدا ہوتے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا پس آیا کر دیوین ہم واسطے تیرے خرچ یعنے
کچھہ مال اپنے مالون مین سے مزدوری اوپر اسبات کے کہ کر دیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان انکے دیوار تو کہ وہ ادھر نہ آسکین
قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ کہا سکندر نے جو دسترس دی ہی مجھہ کو بیچ اسکے پروردگار میرے نے بہتر ہی

اس سے جو تم مجھے دو گے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے یعنے ساتھ پہلوانون کے یا ساتھ اُس چیز کے کہ جس سے استحکام ہین قوت
پاؤن ہین اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا تو کہ کردون ہین درمیان تمھارے اور درمیان انکے دیوار موٹی کہ ایک رو اسکا دوسرے
رو سے جڑا ہو اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ لے آؤ واسطے میرے ٹکڑے لوہے کے لکھا ہی کہ اینٹین لوہے کی بنوائین اور درمیان دونون پہاڑون
کے چار ہزار قدم بیسٹھ گز عرض ہین کھدوایا یہان تک کہ پانی نکل آیا پھر زمین پر پانی ہین ایک رو اسلونکا سنگ خارا کے رکھکر لوہے
کی اینٹین اسپر بچھائین حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا یہان تک کہ برابر کر دیا درمیان دونون پہاڑون کے پھر
ایندھن بہت سا اسپر ڈلوا کر دھونکنیان چارون طرف لگوا کر کہا کہ پھونکو اور دھونکو بیچ ان لوہون کے حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ
اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا یہان تک کہ جب کر دیا ان اینٹون کو لوہے کے آگ کے مانند کہا لے آو میرے پاس تو کہ ڈالون ہین
اوپر اُن دہکتے ہوئے آہنی اینٹون کے تانبا گلا ہوا پھر اسی طرح پر سو گز کی دیوار کی بلند مثل پہاڑ کے ڈھلکر یکسان ہموار تیار
ہوئی فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ پس نکر سکے یاجوج اور ماجوج یہہ کہ چڑھ آوین اوپر اس دیوار کے بسبب بلندی اور صفا کے
وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا اور نکر سکے واسطے اس دیوار کے سوراخ کرنا بواسطے سختی اور مضبوطی اسکی کے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ
کہا سکندر نے بعد تیار ہونے اسکے کے یہہ دیوار ہو جانا رحمت ہی پروردگار میرے کی طرف سے ان لوگون پر کہ یاجوج اور ماجوج کے
فتنے سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ پس جب آویگا وعدہ پروردگار میرے کا ساتھ نکلنے یاجوج اور ماجوج
کے کر دیویگا اُس دیوار کو ریزہ ریزہ اور انکی راہ صاف ہو جاویگی وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا اور ہی وعدہ پروردگار میرے کا سچ کہ
یاجوج اور ماجوج نکل آوینگے اور علامات قیامت سے یہہ بھی ایک علامت ہی وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ اور چھوڑ دیا
ہمنے بعضے انکے کو اُس دن کہ سد تمام ہوئی اس حالت ہین کہ موج مارتے ہین اور اضطراب کرتے ہین بیچ بعضون کے اور قدرت غالب آنے کی
اور دیوار توڑنے کی اور سوراخ کرنیکی نہین رکھتے یا چھوڑ دینگے ہم بعضے انکو اُس دن کہ نکلینگے موج مارتے بیچ بعضون کے اور بعضون
نے لکھا ہی کہ مراد اس سے دن قیامت کا ہی کہ انس و جن تحیر اور اضطراب سے آپس ہین برہم و درہم ہونگے وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ
جَمْعًا اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے واسطے قیامت کے پس اکٹھا کرینگے ہم سب خلایق کو اکٹھا کرنا واسطے حساب اور جزا کے میدان
حشر ہین وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا اور روبرو لاوینگے ہم دوزخ کو اُس دن واسطے کافرون کے روبرو لانا
اور یہہ دکھلانا دوزخ کو قبل دخول سے واسطے دہشت دلانے کے ہوگا الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وہ کافر
کہ نہین آنکھین دل انکے کی بیچ پردے کے یاد کرنے میرے سے یعنے جن آیتون سے کہ یاد کیا جاتا تھا ہین نزدیک ایمان والون کے انکو یہہ
نہین دیکھتے تھے وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا اور تھے کافر بسبب نہ سننے حق بات کے نکر سکتے تھے سننا میرے کلام حق کا سمجھ
لیجئے کہ بعد بیان سد کے مذکور صور کا فرمایا کہ درمیان یاجوج اور ماجوج کے اور اُس قوم کے جدائی ڈالے اور صور پھونکا جاویگا پس
سب کو جمع کر دینگے اور کافرون کو دوزخ دکھا دینگے پہلے ہی دخول سے دہشت دلا دینگے حدیث ہین ہی کہ یاجوج اور ماجوج ہر روز سد کو
کھودتے ہین شام کو تھوڑی رہ جاتی ہی کہتے ہین صبح کو سوراخ کر لینگے جب صبح کو آکر دیکھتے ویسے ہی ثابت پاتے ہین جب وعدہ اُنکے خروج
کا اور خرابی عالم کا پورا ہوگا انشاء اللہ کہینگے مقصود حاصل ہوگا سوراخ کر کر نکل آوینگے اور عالم کو تباہ کرینگے دریا پی جاوینگے جانورون
کو کھا جاوینگے درختون کو چاٹ جاوینگے آدمیون کو کھاوینگے مارینگے لوٹینگے بے ناموسی کرینگے قلعون ہین لوگ لئیے بیٹھینگے تمام جہان
ہین فتنہ برپا ہوگا مگر مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور کوہ طور امن ہین رہیگا چھ مہینے یہہ خرابی رہیگی پھر دعائے عیسیٰ علیہ السلام کے سے
سرون ہین انکے دانے نکلینگے ایک رات ہین سب مر جاوینگے بدبو پھیلیگی عنقا اتر کر سب کے لاشون کو اٹھا لیجاوینگے مینہہ برسیگا آلایش
انکی زمین سے دھولی جاویگی اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْۤ اَوْلِيَآءَ کیا پس گمان کیا ہی ان لوگون نے

جو کافر ہوئے یہہ کہ پکڑین بندون میرے کو کہ عیسیٰ اور عزیر اور فرشتے ہین یا سوا میرے دوست اور معبود اور انکو نفع پہنچے استفہام انکاری ہی یعنے
معبود پکڑنا انکا کچھ نفع نہین دیگا انکو اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا تحقیق ہمنے تیار کیا ہی دوزخ کو واسطے کافرون کے جگہہ
اترنے کی یا مہمانی اور اس مین تہکم ہی کہ وہان عذاب ہون گے کہ دوزخ جن کے آگے ناچیز ہی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِينَ
اَعْمَالًا کہہ اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کیا خبر دیوین ہم تمکو ساتھ زیان کارترین لوگون کے از روے عملون کی اَلَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وہ لوگ ہین کہ کھوئی گئی سعی ان کی طرف عملون نیک صورت کے بیچ زندگانی دنیا کے جب کہ راہب دیرون مین
بیٹھے نماز اور روزہ کرتے ہین اور سبب کفر ان کے اعمال انکے باطل ہین کچھ ثواب اُنپر مترتب نہین بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے خوارج ہین
یا روافض یا اور بدعتی یا وہ لوگ کہ ریا اور سمعہ کے واسطے عمل کرتے ہین اور اشہر یہہ ہی کہ کفار سے صلہ رحمی اور کھلانا فقرا کا اور آزاد کرنا گردنون
کا جو واقع ہوتا ہی یہان حکم اسکے بطلان کا فرمایا ہی وَهُمْ يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا اور وہ گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ
اچھا کرتے ہین کام اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهٖ یہہ لوگ ہین جنھون نے کفر کیا ہی ساتھ آیتون پروردگار
اپنے کے کہ قرآن ہی یا دلایل توحید اور ملاقات اسکے کے یعنے ساتھ بعث اور حشر کے کہ اسدم دیت ہوگی اہل اسکے کو فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
پس کھوئے گئے عمل انکے کہ صورت مین اچھے معلوم ہوتے تھے اور ثواب انپر کچھ نملے گا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا پس نہ
قایم کرینگے ہم واسطے اعمال انکے کے دن قیامت کے ترازو کہ اسمین تولین کیونکہ نابود ہوگئے ہونگے یا وزن اور مقدار نہ رکھینگے بلکہ
خوار اور بے اعتبار چھوڑ دینگے ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا یہہ ہی کام جو کیا گیا تباہ کاری انکے کا بدلا انکا دوزخ ہی
بسبب اسکے کہ کفر کیا انھون نے وَاتَّخَذُوا اٰيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا اور پکڑا آیتون میری کو اور پیغمبرون میرے کو ٹھٹھا اِنَّ الَّذِينَ
اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے کتاب اور رسول پر اور عمل
کئے اچھے ہینگے واسطے انکے بہشتین فردوس کے یعنے باغات درختون والے کہ اکثر انکو رہین مہمانی لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے فردوس کو
اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہی اور ہر روز دنون دنیا کے سے پچاس بار نظر کر کر فرماتا ہی ازدادی طیبا وحسنا لاولیائی
زیادہ کر حسن اور جمال اور تازگی اور کمال اپنا واسطے دوستون میرے کے واہ کیا مؤمنون کی منزل ہی نزل پس عجیب حاصل ہی اور اس مہمانی
مین اشارہ ہی کہ ایسی دولت انکو ملیگی جسکے سامھنے فردوس ایک ماحضر مختصر ہی اور وہ دولت کیا لقا ہی **بیت** رخسار یار کے مثل
جنّت نہین ہی کوئی * دیدار کے برابر دولت نہین ہی کوئی * بعضے کہتے ہین کہ فردوس بلند تر درجون جنت کا ہی کہ حضرت نے فرمایا
فاذا سئلتم اللہ فاسئلوا الفردوس اور ایک قول ہی کہ ایک نام ہی جنّت کے نامون مین سے کہ مؤمن وہان اترینگے خَالِدِينَ
فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے نہ چاہینگے اُن بہشتون سے بدلنا اور مکان کا کیونکہ سب مطلب انکے وہین موجود
ہونگے قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي کہہ اگر ہووے پانی دریائے محیط کا سیاہی واسطے لکھنے باتون پروردگار
میرے کے یعنے معانی قرآن کی یا معلومات اسکے کی لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي البتہ تمام ہوجاوے پانی دریا کا کیونکہ
جسم ہی اور ہر جسم متناہی ہوتا ہی پس نہایت کو پہنچ جاوے پہلے اس سے کہ تمام ہووین باتین پروردگار میرے کی کیونکہ غیر متناہی
ہین پس سیاہی نامتناہی کلمات کو نلکھہ سکیگی وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا اور اگرچہ لاوین ہم برابر دریائے محیط کے مدد اس سیاہی
کی یعنے جسقدر دریائے محیط ہی اتنی ہی اور سیاہی لاوین تو بھی کلمات ربانی کو نہ لکھہ سکین سبب نزول اس آیت کا یہہ
ہی کہ یہود نے مسلمانون کو کہا کہ تم قرآن مین پڑھتے ہو ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے جو شخص دیا
گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا نیکی بہت اور زعم مین محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یہہ ہی کہ انکو حکمت دی ہی پس علم تمھارا بہت ہوا اور پھر تم
پڑھتے ہو وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے نہین دئے گئے علم سے مگر تھوڑا تطبیق اسکی کیونکر ہوگی اللہ تعالی نے یہہ آیت

نازل کی کہ علم الٰہی بے نہایت ہی اگرچہ کسیکو علم بہت ہو لیکن مقابل علم حق کے کم سے کم ہی **بیت** قطرہ اس در کا ہی یہہ علم
جہان + ذرّہ اس خورشید کا ہی یک عیان + قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مثلکم یُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلّم سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے اور دعوی احاطے کا اللہ کی باتون کی نہین کرتا مین اسقدر ہی کہ بواسطے
جبرئیل کے وحی کی جاتی ہی طرف میرے یہہ کہ معبود تمہارا معبود ایک ہی بے شریک فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ پس جو
کوئی ہی امید رکھتا دیدار پروردگار اپنے کی بہشت مین یا جو کوئی ڈرتا ہی ملاقات پروردگار اپنے کے سے یعنے بازگشت اپنے سے
طرف اسکے دن قیامت کے فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا پس چاہیئے کہ عمل کرے عمل اچھے موافق رضائے الٰہی کے بحر الحقایق مین ہی کہ
عمل صالح متابعت پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہی اور چلنا طریق سنّت پر انکے ظاہر مین کہ ترک دنیا اور اختیار فقر اور دوام طاعت
وعبادت ہی اور باطن مین کہ جدا ہو کر خلق سے ملتا ساتھہ حق کے ہی **نظم** جو ہو تارک اسیکو ست ہی جان +
کہ ست خلق کو پیوست حق جان + منہہ اپنا خلق سے جسنے ہی موڑا + تعلق ما سوا اللہ سے ہی چھوڑا + وہ ہی میدان عرفان
کا بہادر + بیخبر عشق مولی بے بہادر + لکھا ہی کہ جندب بن زہیر عامری رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا
کہ مین عمل اللہ واسطے کرتا ہون لیکن جو کوئی اُس سے آگاہ ہوتا ہی خوش ہوتا ہون آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی اس عمل کو کہ جسمین
غیر اسکا شریک ہو قبول نہین کرتا موافق فرمانے آپ کے یہہ آیت اُتری وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اور چاہیئے بندے
کو کہ عمل اچھے رکھے نہ شریک لائے ساتھہ عبادت پروردگار اپنے کے کسیکو یعنے ریا اور سمعہ سے اعمال اپنے بچا وے کہ
ریا شرک اصغر ہی اور عملون کو تباہ و ابتر کرتی ہی +

نظم

شرک جو اصغر ہی بچو اس سے بھی
بندگی دکھلانے کو مت کیجیئے
اس سے سنو نکتۂ باریک اور
دمبدم اسکی ہی رہے جستجو
یاد مین سب اسکے بھلا دیجیئے
دیدۂ بینا ہو ہر یک موئے تن

ہو منو تم دور رہو اُس سے بھی
متقی کہلانے کو مت کیجیئے
پاؤ جو توفیق تو کر لو یہہ طور
اور نہ مطلق رہے کچھہ آرزو
رنگ محبّت کا دکھا دیجیئے
محو تجلّی رہے روح و بدن

بندگی بس خاص خدا کی کرو
جو کہ عمل ہو سو برائے خدا
ظاہر و باطن ہو برائے خدا
رکھتے ہو جو ہوس دو جہان
دل مین اسیکا رہے ہر دم خیال
ای میرے مولی میرے والی ولی

سمعہ سے دور اور ریا سے بچو
سب مین ہو ملحوظ رضائے خدا
چاہو خدا سے نہ سوائے خدا
خواہش دل اور تمنّائے جان
غیر کے خطرے سے ہو خطرہ کمال
مجھہ کو عطا کر یہہ طفیل نبی

اور جو مسلمان ہین بھائی میرے
فضل سے سب کو یہی رتبہ تو دے
وہان مین تیرے ہی رہین سب مدام
چاہین تجھی کو ہوا مطلب تمام

۹۵ حنفی ۱۲
قاضی نور محمد صاحب پلبسہ
خادم الشرع قاضی ابراہیم حاجی
حامی دین مبین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۲۱	اصوات	اموات	۲۵۵			
۲۰۴	۴	گرو	سرو	۲۹۹	۱۶		
ایضاً	۶	برزخ	بر زخ	۳۰۴	۱۳		
ایضاً	۷	ارر	اور	۳۱۷	۱۹	لی	
۲۰۵	۳۰	مئوید	موید	۳۲۱	۲۹	ندب	
ایضاً	ایضاً	بسر فرمایا	بسر فرمایا	۳۲۵	۳	ازواج	ارواح
۲۰۸	۱۲	او	واو	۳۲۸	۱۲	ابنا	ایبنا
۲۰۹	۱۱	معموم	معلوم	۳۳۱	۲۷	دیکھیہ بیرزاچہری بیدار بار	دیکھکر وہ چہرۂ دیدار بار
۲۱۰	۷	الیح	لہ	۳۳۲	۱۷	لاالجبرنک	لایجبرنک
۲۱۳	۳	منجیر	منجر	۳۴۴	۹	یون نہین فرمایا	یونہی فرمایا
۲۱۹	۱۹	آزمایش	آمیزش	۴۰۹	۱۸	بھتایا	جھٹایا
۲۲۰	۱۶	ذوالجلال	ذوالحال	۴۱۰	۹	العقو	العفو
۲۲۷	۲۴	چہ	بہیز	۴۱۱	۱۸	کنتَ	کنتُ
۲۳۲	۶	جسپ	جنب	ایضاً	۲۱	مَنَ	مِن
۲۴۷	۸	حسنہ	حنہ	۴۱۲	۵	قاصی بیضاوی	قاضی بیضاوی
ایضاً	۹	حسنہ	حنہ	۴۴۹	۱۱	ادر	اور
ایضاً	۱۸	رھا	رکھا	۴۵۴	۶	دوست	دولت
ایضاً	۲۴	×	اجبارون	۴۵۷	۱۸	عرس	عرش
۲۴۸	۴	قرص	فرص	۴۶۵	۶	عم	غم
ایضاً	۲۰	×	لی	ایضاً	۱۱	ر	کہ
۲۵۲	۱۹	یحی	لیحیی	۴۶۸	۴	حسر	خبر
۲۵۳	۵	ان مثل عیسی کمثل آدم	ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم	۵۴۰	۱۳	نظر ولبین	نظر ونیین
۲۵۵	۱۴	یاس	پاس	۵۵۱	۳۰	مسرکو	متسرکو
۲۵۶	۱۰	ارشاذ	ارشاد	۵۵۳	۲۶	نایدہ	فائدہ
۲۶۶	۴	ولی	دلی	۵۵۵	۵	اگر بعرب ربادودم سوابوملا	اگر سو سرکے ربا اور دم سوا ہو ملا
۲۶	۲۴	لو	کو	۵۶۵	۲۸	ششتر	ستتر
	۲۱	برلوا	برلوا	۵۶۶	۱	[illegible]	مگر
	۲۰	فرمان داری	فرمان برداری	۵۷۰	۱۶	انکی	اپنکی
	۵	پھسلی	پسلی	۵۷۳	۳	قضای	فضای
	۱	العور	اربعہ	ایضاً	۹	عناق	عناق
	/	حلائی	جلدی	۵۹۷	۱۳	بدلا	بدلا
		سبب	سب	۶۰۹	۴	[illegible]	[illegible]

۱

...دان بستان الفوائد الانساب | اوّل

عالم بی بدل و فاضل بی‌مثل رموز نکات صحت راحاوی و بالغ مولوی انور محمد فارغ لیشتراکت علامهٔ زمن مولوی
سرنانی فاضل اکمل و عالم اجل مسایل صحت راحاوی و محتوی مولوی فتح محمد محوی بهمراهی فرزند ارجمند خود سراپا تمیز جان ولد مولوی
بدلعزیز دقیقه در صحت اوّل مصحّحان اولی نگذاشته اند و بنظر ثانی مصحّحان ثانی نکته فروگذاشته را بفهرست غلطنامه مندرج ساخته معلن شدند

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶	۶	باز	بار	ایضاً	″	بکتا ہو	بکتیا ہو
۶	۷	نگرکرر	نکرر نکرر	۱۴۱	۲۸	کوررفند	گوسفند
۷	۱۱	سردن کی	شرّون کی	۱۴۵	۱۷	فرصیت	فرضیت
۱۱	۱۳	بسرنگونی	بسرنگونی	۱۴۸	۷	لعدو	لعد
۱۶	۲۶	مفاد	مفاد	ایضاً	۲۳	شب لو	شب کو
۲۲	۲۴	عرض	غرض	۱۵۲	۱۴	اورامر	اوامر
″	۲۸	مناسب	مناصب	۱۵۳	۲۲	اوکہ	اوکہ
۲۳	۱۰	معروف	مصروف	۱۵۴	۱	غایت	غائیہ
۵۴	۲۹	ولائر	ولاطائر	۱۵۶	۲۶	منسوب	مکتوب
۵۷	۱۸	ودیع	وقایع	۱۵۷	۲۵	جنانت	جنایت
ایضاً	۲۰	موانع	موانع	۱۵۸	۱۷	تاخہ	تاخیر
ایضاً	ایضاً	اسما	ایسا	ایضاً	۲۳	تحریب	تحریک
۶۱	۱۲	معاس	معاش	ایضاً	۲۶	موطن	متوطن
ایضاً	۱۵	بزک	بزرگ	۱۵۹	۹	سوال	شوال
۷۲	۱۵	اوپر	اوتر	۱۶۹	۲	رجہ	درجہ
۹۳	۵	تبن	مبن	۱۷۳	۹	احمال	احوال
۹۷	۶	لولرلو	توکرلو	۱۷۶	۱۰	جورو	جوّر
ایضاً	۱۷	بهو	بهود	۱۷۷	۲۷	ملتذ	متلذذ
۹۹	۸	ٹہانا	بٹھانا	۱۷۸	۶	مایونکی	مایؤلکی
۱۰۱	۱۱	حلاص	خلاص	ایضاً	۲۴	اتخافہ	اتخاذ
۱۲۱	۳	کہنی	کتنی	ایضاً	۲۵	×	لعنہ
۱۲۳	۱۹	جلت	حیات	۱۸۴	۳۰	تابع بہ متقدس	تابع
۱۳۸	۶	جرسی	چیزسی	۱۹۶	۱۹	ملک	[illegible]